جلد چہارم

۷ر جنوری تا ۲۴ر جون ۱۹۱۴

ابوالکلام آزاد

اترپردیش ردو کادمی
لکھنؤ

ک

گ

ل

الرسوم و الصور

الف

ب

پ

ت

ج

ح

د

ر

س

ش

ع

ف

ق

ک

گ

ل

م

و

اہم معروضات

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جارہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے :

جلد اوّل	۱۳، جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۲۵، دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳ شمارے
جلد دوم	۸، جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵، جون ۱۹۱۳ء	۲۴ شمارے
جلد سوم	۲، جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۴، دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵ شمارے
جلد چہارم	۷، جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴، جون ۱۹۱۴ء	۲۱ شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸، نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸ شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲، نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱، مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱ شمارے
جلد ہفتم	۱۰، جون ۱۹۲۷ء	تا	۹، دسمبر ۱۹۲۷ء	۲۴ شمارے

شماروں کی مجموعی تعداد ۱۴۶

- البلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کرلیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلّدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلّدات کی تفصیل یہ ہے۔

جلد اوّل اور جلد دوم	ایک ساتھ مجلد ہیں
جلد سوم اور جلد چہارم	ایک ساتھ مجلد ہیں
جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم	ایک ساتھ مجلد ہیں

- الہلال کا متن لائن نگیٹیو سے طبع ہوا ہے، تصویریں ہاف ٹون نگیٹیو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں (اور صفحات کے تسلسل میں بھی) کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم نقل مطابق اصل کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی، اسے اکادمی نے مرتب کرکے متعلقہ جلدوں میں شامل کردیا ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی اڈیشن کے صفحہ نمبر کا بھی اندراج کر دیا گیا ہے جو اشتہارات اور تصاویر کو بھی محیط ہے۔ اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے یہ لاگت سے کم قیمت پر فراہم کیا جارہا ہے۔

ان موضوعات کا کون سا ایسا نکتہ ہے جس کی تصریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزاد اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ ادھورا رہتا ہے تو موجودہ نسل ہمیشہ موردِ الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اترپردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی الف لیلوی داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جا رہا ہے اردو کے مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بجا طور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے۔ مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنسِ نایاب ہے۔ اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اتنے پراسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ جلوہ گری "ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے" کے ذیل میں آ جاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی۔ کم از کم اتنا دعویٰ تو وہ کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے اندازِ قد کی بہرحال غمازی کرے گی۔

اسلاف علم و ہنر اور سیم و زر کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں، اس کی حقانیت کا بارہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ تو مل گئی لیکن اس کے صحیح سالم اوراق کی فراہمی مرحلۂ جوئے شیر ثابت ہوا۔ میں ۱۹۵۸ء میں گورکھپور آ گیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں مصروف رہا بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کرائی تھیں، مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہوگی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا، قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چھ چھ کاپیاں ملیں لیکن دستبردِ زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنا دی تھی، اس نے میرے عزم و حوصلے کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سرورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض فائلیں ناقص الاول، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ——— اور اعجوبے کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کارڈ بنا لیے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے جن سے بعض علمی اشارات کی نشاندہی بھی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے الیکٹرواسٹیٹ عکس حاصل کر لیے۔ اصل مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں ہفتے دو ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کر دے۔ ماں کا حکم ہوا تو میرا بیٹا مشہود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور زیبا الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی الیکٹرواسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا۔ کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر غرض ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صحت یہ اختیار کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا فوٹو چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ الیکٹرواسٹیٹ کرا لیا جاتا تاکہ اس کی نگیٹیو بننے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پھاہے مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا الیکٹرواسٹیٹ کرا لیا جاتا۔ صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اوریجنل سے موازنہ کرتا تاکہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آ جائے لیکن ہم انسان ہیں، ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم عفو اور درگذر کے مستحق ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور بہرحال میں یاد رہیں گے، اُن میں سب سے پہلے جناب مصطفیٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین، گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ لکھنؤ کے گوشے گوشے سے ان کی فوٹو کاپیاں کرائیں۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بروقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الدین اور ڈاکٹر تحریر انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی، ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور تزئین کا بار سنبھالا، یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ شاگرد بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلسِ انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا، میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلسِ انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

"آزاد صدی تقریبات" کے لیے مجلسِ انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ اور پروفیسر ریاض الرحمٰن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے سرگرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید اطہر مسعود رضوی، پبلی کیشن آفیسر اور جناب رام کرشن ورما، سکریٹری اکادمی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں ہیں تو صدقِ دل سے میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ میں اتنا ضرور یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے احساسِ فرض کو کبھی مرنے نہیں دیا۔ میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعت تو میں مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

اترپردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
یکم اگست ۱۹۸۸ء

محمود الٰہی
چیرمین، مجلسِ انتظامیہ

جلد چہارم

الہلال

۷؍جنوری تا ۲۴؍جون ۱۹۱۴

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی

لکھنؤ

فہرست مضامین جلد الرابع

از

جنوری سنہ ١٩١٤ ع

تا

جون سنہ ١٩١٤ ع

القسم المنثور

الف

ب

پ

ت

ن

القسم المنظوم

الرسوم و الصور

الف

ب

پ

ت

ث

ج

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ و ۲ — کلکتہ : چہار شنبہ ۹ و ۱٦ صفر ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, January 7 & 14, 1914.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ -

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly " " 4 12

میر مسئول و محرر خصوصی
مسلسل کلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ و ۲ — کلکتہ : چہارشنبہ ۹ و ۱٦ صفر ۱۳۳۲ ہجری — جلد
Calcutta : Wednesday, January 7 & 14, 1914

فہرست

تصاویر

افکار و حوادث

صحبت دوشیں

بالتفات بیرزم در آرزو چہ نزاع ؟
نشاط خاطر مفلس ز کیمیا طلبی ست

بالاخر دسمبر کا آخری ہفتہ آیا اور متضاد امیدوں اور متخالف آرزوں کے ہجوم میں آگرہ کی صحبتیں شروع ہوئیں - کامل چھہ دن تک کانفرنس اور لیگ کی مجلس آرائیوں نے تماشائیان کار کو مشغول نظارہ رکھا اور پھر بغیر کسی معرکۂ کارزار کے گرم ہوے اور بغیر جدال و قتال کی صف بندیوں کے' بالاخر یہ آغاز شورش' اختتام سکون تک پہنچا :

همچو عیدے کہ در ایام بہار آمد و رفت !

هنگامہ فرمایان کار کیلیے اب پھر سال بھر تک میدان سرمشقی و طیاری باز ہے :

میان غالب و واعظ نزاع شد ساقی
بدا بہ لابد کہ هیجان قوۂ غضبی ست

اس فقیر کا ارادہ امسال آگرہ جانے کا نہ تھا' بعض مصالح و ضروریات کی بنا پر انڈین نیشنل کانگریس کرانچی کی شرکت کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور ۲۷ تک پہنچ جانے کی نسبت تار بھی دیدیا تھا :

اللہ رے گمرھی وہ بت خانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھہ !

لیکن روانگی سے چند دن پہلے یکایک اشاعت اسلام کے مسئلہ کا خیال ہوا' اور سونچا کہ اس اجتماع سے اگر اس تحریک کی تجدید و اشاعت کا کام نکل آے تو بسا غنیمت ہے - نیز بہت سے خطوط بھی پہنچے کہ اب کے لیگ میں آخری میدان رزم گرم ہونے والا ہے - وہ حریفان قدیم جو نومشقان کار کی شورش طبعیوں سے گھبرا کر عزلت گزیں سے ہوگئے تھے' اب باہر نکلیں گے' اور اپنی قوت بازو کے کرشمے دکھلائیں گے !

بہانۂ بخود آغاز کردہ در جنگ ست !

انور پاشا جدید وزیر جنگ

نئے سال کا پہلا نمبر

... ہے جو آج شائع ہوتا ہے - دفعتہ بعض اسباب ایسے پیش آئے جنکی وجہ سے ۷ - جنوری کا پرچہ نہ نکل سکا - اب دونوں نمبر ایک جا شائع کیے جاتے ہیں -

جن حضرات کا سالانہ یا ششماہی چندہ دسمبر تک ختم ہوگیا' انکی خدمت میں یہ آخری نمبر ہے جو روانہ کیا جائیگا - اس اثناء میں اگر انہوں نے آیندہ کیلیے وی - پی کی اجازت دیدی یا قیمت بھیج دی تو سلسلہ جاری رہیگا' ورنہ رجسٹر سے نام خارج کر دیا جائیگا -

(منیجر)

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو کوئی پرچہ [illegible] حساب سے قیمت لی جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لیے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کي شکایت نہ فرمائیں

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بھی واقفیت رکھتا هو - تنخواہ چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رہے جائنگے - نگہداشت پر آیندہ کی ترقی کا وعدہ -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل انفارمر - برید لاج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هوني چاهئیے -

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه کہ آپ " الہلال کلکته " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یه سچ هے کہ الہلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بھي نہیں هیں - لیکن ساتھه هی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی هوي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الہلال نہ صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار [illegible] هے اور پھر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام [illegible] کے گھر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر [illegible] سے دیکھه لیں -

اس کی وقعت [illegible] اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چھپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے

منیجر الہلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

36

خضاب سیہ تاب

هم نے خضاب کي [illegible] دات هے اسکی [illegible] یه هے کہ جتنے خضاب [illegible] تاب کو هلکر [illegible] خضاب مقدار میں [illegible] دیا جاتا هے [illegible] هے خضاب [illegible] شیشیاں دیکھنے میں [illegible] خضاب سیه تاب کی [illegible] خصوصا رنگ [illegible] سیه تاب کا رنگ [illegible] نہیں - [illegible] بال [illegible] مختصر یه کہ [illegible] اس وقت تک [illegible] یا کسي اور چیز سے [illegible] حاجت لگانیکے بعد بال [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار [illegible]

ملنے کا پته [illegible]

ليكن في الحقيقت ان باتوں سے كچهه بهي حاصل نهيں ' اور جو وقت اسميں صرف هوتا هے بهتر هے كه آسے فكر كار ميں خرچ كريں -

احباب كرام كو ياد هوگا كه مسلم يونيورسٹي فاونڈيشن كميٹي كے دوسرے اجلاس علي گڈه كے بعد اس عاجز نے ايك حرف بهي اسكے واقعات و نتائج يا اعلان فتح و شكست كي نسبت نهيں لكها حالانكه اسكے پہلے اجلاس لكهنؤ كا جو حال رها تها ' اور پهر مجوزه يونيورسٹي ڈيپوٹيشن كے شكست تك جو حالات پيش آئے تهے ' اور پهر باوجود سعي و جهد مخالفانه ' علي گڈه كے اجلاس ميں جو كهلي كاميابي الهلال كي آواز كو هوئي تهي ' اُن سب كي بنا پر صرف مجهي كو يه حق حاصل تها كه اگر كچهه كهنا پسند كرتا تو كهتا -

تاهم ميں نے ايك حرف بهي نهيں لكها اور نه جلسے ميں كها كه نظر كام پر اور حكم حتى الامكان صرف ظواهر امور هي پر لگانا چاهيے - اگر امن و صلح كے ساتهه هم سب ايك نتيجه تك پهنچ گئے تو چاهيے كه كهلے دل سے ايك دوسرے كو مبارك باد ديں -

ليگ كے گذشته اجلاس كے متعلق بهي ميرے آخرين كلمات يهي هونگے - خواه اسباب كچهه هي هوں ليكن جلسے كے متعلق طرح طرح كي افواهيں تهيں اور الحمد لله كه وه سب غلط نكليں - هر شخص نے خواه وه بعض اخبارات كي اصطلاح ميں (ليكن غير موجود في الخارج) حزب الاحرار ميں سے هو يا مستبدين ميں سے ' بد امني و اختلاف سے عموماً احتراز كيا اور صلح و امن كي خواهش متصل ظاهر كي - اگر يه اپنے ضعف كے علم كا نتيجه تها تو دلوں كے رازوں كے جاننے كا همارے پاس كوئي ذريعه نهيں ' اور اگر يه واقعي حسن نيت و صداقت فكر كا نتيجه هے تو اسپر جسقدر خوشي كي جاے كم هے - شكايت كے ساتهه شكر بهي كرنا چاهيے ' اور ملامت كے ساتهه تحسين كي آميزش عقلمندي كي علامت هے - خدا هماري نيتوں كو پاك كرے اور ارادوں ميں صداقت دے ' ملك و ملت كي خدمت كو اپنے اغراض كا آله نه بنائيں ' اور عزت دنيوي كے خواهشمند هوں پر دين پر دنيا كو ترجيح نه ديں - نيز شكوك كا خاتمه اور رنجشوں كا انسداد هو ' والعاقبة للمتقين !

مسئلهٔ البانيا كا دوسرا دور

۶ ماه حال كي شب كو ايك جهاز ويلونا كے ساحل پر لنگر انداز هوا ' جهاز ميں دو سو عثماني سپاه تهي جسميں افسر بهي تهے - جهاز سے لوگوں نے اترنا چاها مگر مقامي حكام نے فتح مسلم فوج كي مدد سے انهيں اترنے نه ديا اور فوجي قانون (مارشل لا) كا اعلان كرديا ' مگر عزت پاشا نے جنكي سركردگي ميں يه مهم تهي ' اترنے پر اصرار بهي نهيں كيا - نيز انهوں نے اندروني معاملات سے اپنے تعلق كے متعلق نهايت سختي سے انكار كيا هے ' يه عثماني سپاه اسوقت ٹريسٹ ميں هے -

مسافـــر تـــرک

الهلال نمبر ۲۵ جلد گذشته ميں هم نے طلب اعانت كے نام سے ايك غريب الديار ترك مسافر كا ذكر كيا تها جنكا نام حمدي بے هے اور جو كچهه عرصے سے كلكته ميں مقيم هيں - اُس نوٹ ميں بوجه اجمال كافي حالات شائع نهوسكے - اب انهوں نے عربي ميں ايك مراسلة لكهكر دي هے كه درج كردي جاے اور اسميں اپنے ضروري حالات بيان كيے هيں - وه لكهتے هيں :

حضرت منشي الهلال المنير -

تحية و سلاماً و بعد فاشكركم على ما كتبتـم عني في العدد ۲۵ من جريدتكم الغراء وادعوا الله بان يجزل لكم العطاء على ان عاونتم ابن سبيل معدم لا ولي له الا الله -

لكني ارى ان ما كتبتم لا يشفي الغلة فهل تسمحون لى بان اريكم بيانكم باخر و جيز يكشف القناع عن امري ؟

انا التعس البائس تركي ابن خمس و خمسين سنة ' مسقط راسي سلانيك ' وحرفتي خدمة الحكومة و لقد خدمت الدولية العلية في الاستانة و بعض البلاد العربية الى امد مديد -

محل راجـه بيربل (فتـم پور) سيكري - آگرہ

نفس في سلانيك لما اشهر اليونان الحرب على الدولة العلية فلما دخل هولاء سلانيك ' و هم حيئذ ذ اشبه بالوحوش الضارية بل الكلاب العاديه منهم بالانسان - ساموا المسلمين بانواع العذاب من السلب والنهب مما يطول شرحه ' مع انكم عارفوه بواسطة الجرائد العربيه و التركية و المكاتبين الافرنجين -

فلما بلغ سيل الزبي و لم يبق ملجأ ' اضطررت الى المهاجرة مع عائلتي فاتيت مصر حاسباً عسى ان نجد هنا ما نسد به رمقنا ونصون بـه اعراضنا - لكن انفق والدي فلم الف ما ينقذنا من هذا الفقر المدقع ' فقصدت الهند املاً انه سيفتح على باب هنا فاني كنت طالما سمعت من خصبه و ثروته و اتساع ابواب الارتزاق فيه لكن يا لله ! لم يكن حظي ها هنا باحسن منه في مصر ' فاني ها هنا منذ بضعة اشهر و لم ازل في اسر العدم و البطالة ' فلا عندي مال فا قوم به اود حياتي و حيات عائلتي ' و لا شغل فاكتسب به المال !

ان مسلمي الهند الكرام - يوثر منهم السماحة و السخاء و مواساة الفقراء و الغربا و انا ابن سبيل بعيد عن الخوان و الخلان ' معدم المال ' صاحب العيال ' كاسف الحال ' كثير البلبال ' فارفع اليهم سوالي بواسطة جريدتكم الغرا ' فيا ايها الاخوان الكرام ! هل فيكم من يواسيني بالنذر اليسير مما رزقكم الله ؟ و اعلموا ان المسلمين في اموالهم حق للسائل و المحروم ' و انكم لن تنالو البر حتى تنفقوا مما تحبون -

(سيد محمد حمدي بے
مسافرخانه حاجى موسى سيٹهه - كلكته)

خيال هوا كه جن لوگوں نے شكست ضعف كے نظارے سے هميشه عبرت حاصل كي هے ' اب چليں اور انكے اعلان فتح كے نتائج كا بهي تماشا ديكهه ليں - اگر يه تمام شور و هنگامه صرف اسي ليے هے كه ليگ پر قبضه كيا جاے' تو جنگ كي ضرورت كيا هے ؟ كم از كم ميں تو بغير جنگ كے بهي دينے كيليے طيار هوں بشرطيكه فكر و دماغ كو چهوڑ ديں :

بـمـلـك هستـي مـا و نـهـادة سلطـا نے
كه ما به صلـح دهيم ' او به جنگ مي طلبد !

بهرحال ليگ كے جلسے منعقد هوے' اور بغير كسي كرسي كے ٹوٹنے اور بغير كسي شانے كے زخمي هوے' اسطرح ختم بهي هوگئے كه واپسي كے وقت هر شخص اسي طرح صحيح و سالم نظر آتا تها ' جيسا كه شركت سے پہلے تها - نه تو رائٹ انريبل سيد امير علي كا قصه چهيڑا جاسكا ' نه لندن مسلم ليگ كے حقوق كي بحث نكلي ' نه " سيلف گورنمنٹ " كے نصب العين پر معركه آرائي هوسكي - اگر ارادے تهے تو ناكام رهے' اگر اميديں تهيں تو نا مراد هوئيں' اگر طيارياں تهيں تو بے سود نكليں - وہ تغيرات جنكي بنا حق اور سچائي پر هوتي هے' بغير مقابلے كے جسطرح كامياب هوتے هيں' ضرور هے نه سعي و مقابلے كے بعد بهي كامياب هوں - اب اسكا كون فيصله كرے كه فتح كسے هوئي اور شكست كسے ؟ اور جنگ كي طياريان كس نے كي تهيں اور صلح كا آرزومند كون تها ؟ نحن نحكم بالظواهر - بهرحال اس سے تو كوئي انكار نهيں كرسكتا كه عاقبت كار حق كيليے هے اور فتح يابي سعي باطل كو كبهي نهيں ملسكتي - وان الله لا يفلح الظالمون - پس اگر كسي گروه كا مقصد باطل سے جنگ آرائي كا اراده تها تو يقيناً اسے شكست ملني تهي اور ملي ' اور اگر كسي كے ساتهه حق و صداقت تهي تو اسكے ليے فتح يابي تهي اور فتح يابي هي هوئي : فوقع الحق و بطل ما كانوا يعملون :

وانه لحسرة على الكافرين وانه هوالحق اليقين' فسبح باسم ربك العظيـــم ! (۶۹ : ۸)	اور اسميں كچهه شك نهيں كه يه جو كچهه كه هوا' اسميں آن كافروں كيليے حسرت هے (جو هماري ذلت و رسوائي كے ديكهنے كے منتظر تهے) اور اسميں بهي كچهه شك نهيں كه يه ايك يقيني صداقت كا ظهور هے - پس اپنے پروردگار كي حمد كرو جس نے معاندين و مفسدين كو ناكام ركها !

كچهه عرصے سے جو تغيرات قوم كے سياسي معتقدات ميں هوے هيں' ايك گروه هے جو هميشه انهيں جهٹلاتا هے اور محض ايك فوري هيجان' چند اشخاص كي وقتي كاميابي ' اور بغير كسي محكم اور واقعي عقيدے كے ايك شورش ناجائز و لا حاصل سے تعبير كرتا هے ' يعني اسطرح وه چاهتا هے كه حكومت مستبده كسي سچي ملكي تحريك كي پامالي كيليے جو كچهه كيا كرتي هے' قبل اسكے كه وه كرے' خود هي اس خدمت كو اسكي جاه‌وں سے باحسن وجوه انجام ديدے : و اتخذوا من دون الله الهة ليكونوا لهم عزا - اور اسليے وه هر موقعه پر سعي كرتا هے كه اس تغير كي قوت كو اپنے افساد سياسي سے شكست دے - كئي تجربے هوچكے هيں اور يه گويا آخري تجربه تها - مثل سابق كے اس تجربے نے بهي ثابت كرديا كه يه تغيرات محض سطح كي لهريں نهيں هيں جنهيں هوا كي جنبش نے پيدا كرديا هو' بلكه تهه سے اٹهنے والا طوفان هے' اور گو اسكے استعمال اور كام لينے ميں بهت سے ارباب غرض و نمايش (جو پچهلے گروه سے صورت ميں تو مختلف ' مگر معناً انهيں كي طرح اغراض شخصيه كے پرستار هيں) غلط كارياں كررهے هوں' تاهم چونكه اصولاً يه تغير حق اور وقت كي قوت پر مبني هے' اسليے اس سے سر ٹكرانا لا حاصل هے - يه صرف حق هي كا معجزه هے كه اس سے جو شے ٹكراتي هے' خود چور چور هو جاتي هے پر اسكي پيشاني كو زخمي نهيں كرسكتي - طعن و تشنيع لا حاصل كي جگه بهتر هوگا كه اب هم دعا مانگيں كه خدا تعالى اس تجربهٔ آخري كو اون كيليے موجب تنبه و عبرت بنائے ' اور وه سمجهه جائيں كه دريا كے بہاؤ كے خلاف كشتي چلانے كا تجربه هميشه ناكام رها هے اور ناكام رهيگا : اولا يرون انهم يفتنون في كل عـام مرة او مرتين ثم لا يتوبون ولا هم يذكرون ! (۹ : ۱۲۷)

مشهور عمارت سكنـدره (آگره) كا ايك نظاره !

بتقريب اجتماع كانفرنس و ليگ آگره

اس بارے ميں بعض حضرات كي حالت عجيب و غريب هے - وه هر موقعه پر پہلے خود هي رازدارانه انتظامات ميں مصروف هوتے هيں اور مخفي مشورے شروع هو جاتے هيں : انما النجوى من الشيطان ليحزن الذيـن آمنـوا و ليس بضار هم شئياً الا باذن الله (۵۸ : ۱۲) ليكن جب موقعه آتا هے اور جماعت و اكثريت كي علانيه اور غير مشتبه قوت كے آگے انكے تمام انتظامات مخفيه ثابت هوتے هيں ' تو پهر بجاے اسكے كه اپني سعي باطل سے نادم و شرمسار هوں' بلا تامل كهنا شروع كرديتے هيں كه هماري مخالف جماعت نے بڑي بڑي سازشيں اور طياريان كي تهيں پر الحمد الله كه انكي ايك نه چلي ' اور نهايت امن و صلح سے تمام كارروائياں اختتام كو پهنچيں !

انكے مقابلے ميں دوسرا گروه هے جو اپني فتح يابي كا اعلان كرتا هے اور طرح طرح كے ذلت بخش طريقوں سے قديم گروه كو نا كامي و نامرادي كا طعنه ديتا هے -

مگو که نـکته سرایـان عشق خـاموش اند
که حرف نازک و اصحاب پنبه درگوش اند

الهلال ' یا دعوة الهیهٔ امر با لمعروف و نهي عن المنکر کي زندگی کے دوسرے سال کا یه عهد وسطی هے - تین ششماهي جلدیں مرتب هوچکي هیں اور یه چوتهي ششماهي جلد هے جس کا اولین نمبر شائع هورها هے : فالحمد لله في البدایة و الانتها ' و الشکر له في السراء و الضراء ' و نسال الله ان یرزقنا ' کمال الحسنی ' و سعادة العقبی ' و خیر الاخـرة و الاولی !

رب ادخلنـي مدخل صـدق ' و اخرجنـي مخرج صدق ' واجعل لي من لدنک سلطاناً نصیـرا (۱۷ : ۷)	اے پروردگار ! اس سفر میں جو میں نے اختیار کیا هے ' ایک بهتر مقام تک پهنچائیو ' اور دشمنوں کے هجوم سے نکالیو تو فتح وکامیابي کے ساتهه نکالیو - اور گو میں ضعیف و ناتواں هوں ' پر تو مجهے

کارزار حق و باطل میں فتح یابي کے ساتهه غلبه دیجیو !

فیضي حریف مجلس رندان بود مدام
هرگـز قدم ز دائرہ بیـروں نمـاندہ است

قارئین کرام کو یاد هوگا که جولائي سنه ۱۹۱۲ کو جب الهلال کا پهلا نمبر شائع هوا هے ' تو اسکے مقالهٔ افتتاحیه کا خاتمه اِن دعائیه سطور پر هوا تها :

" اُس خـدا‌ے حي و قیوم سے جس کے کان فریادوں کے سننے کیلیے هر وقت مستعد ' اور نغمهٔ " امـن یجیب المضطر اذا دعاه " سے عشق نواز هر قلب مشتاق هیں ' اور جسکي آنکهیں کسي حال میں بے خبر نهیں اور هر آن " ان ربـک لبا لمرصاد " کي ٹکٹکي لگائي هوئي هیں ' یه آخري التجا هے که اگر اُسکي ملة مرحومه اور اُس کے کلمهٔ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود هے ' اور اگر واقعي اُسکي راہ میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ هے ' جسمیں برسوں سے بغیر دهویں کے جل رها هوں ' تو اپنے فضل و لطف سے مجهے اتني مهلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکهه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کارو بار اور ایک دکاندارنه مشغله هیں جذمیں قومي خدمت اور ملت پرستي کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں ' تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبهل سکوں ' وہ میري عمر کا خاتمه کردے ' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحه کیلیے بهي کامیابي کي لذت نه دے - باغوں کے سرسبز و ثمردار درختوں کي کي جاتي هے ' مگر جنگل کے خشک درختوں کا بهتر هے - جس دل میں خلوص اور صداقت کو جگه نه ملي ' اُسے کامیابي کیلیے کیوں باقي رکها جاے ؟

ام حسب الذین اجترحوا السئیـات ان نجعلهـم کا لذین آمنوا و عملـوا الصالحات سواء محیاهم و ممـاتهـم ؟ سـاء ما یحکمون ! (۴۵ : ۲۱)	جولوگ که اعمال بد کے مرتکب هوتے هیں ' کیا انهوں نے یه سمجهه رکها هے که هم اُنهیں اُن جیسا کردینگے جو صاحب ایمان و اعمال صالحه هیں ؟ اور یه که ان دونوں کي زندگي اور موت

ایک هي طرح کي هوگي ؟ کبهي نهیں ' ایسا هونا ناممکن هے "

ڈیڑه سال کا زمانه گذرا که یه دعاء ایک قلب مضطر سے اٹهي تهي :

و امن یجیب المضطر اذا دعـاه و یکشف السوء و یجعـله خلفاء الارض ؟ ءالـه مع الله ' قلیلا ما تذکرون ! (۲۷ : ۶۲) -	اور خدا کے سوا کون هے جو ایک مضطر قلب کي پکار کو سنے ' اُسکے دکهه کو دور کرے ' اور زمین پر اسے اپنے خـلافت بخشے ؟ تمهاري فطرة خود اسکي شهادت دے رهي هے پر افسوس که بهت کم

هیں جو فکر و عبرت سے کام لیتے هوں !

دمے ز صـدق بر آور ' که آرزو بخشاں
هزار گنج اجابت بیک دعـا بخشند !

مقبـرهٔ اکبـر اعظـم - (اکبـرا باد)
به تقـریب اجتمـاع آگـ ه

صدق و کذب ' حق و باطل ' فتح و شکست ' کامیابي و نامرادي ' اور موت و حیات کا یه ایک فیصله تها جو الهلال نے خود هي علی الاعلان کردیا تها - اگر دل کا کهوٹ تها تو وہ بهي برسر بازار آگیا تها ' اور اگـر نیت کـي سچائي تهي تو وہ بهي راز مخفي نهیں رهي تهي - زندگي اگر ملنے والي تهي تو میں نے خود هي اسکا طریقه بتلا دیا تها ' اور موت اگر مقدر تهي تو خود هي اپني موت کا اعـلان بهي کر دیا تها ' پر وہ جو جسطرح قدیر و مقتدر هے ' اسي طرح حکیم و مدبر بهي هے ' جس طرح قهار و منتقم هے ' اسي طرح لطیف و کارساز بهي هے ' اور جو یقیناً اُن لوگوں کے ساتهه بد معامله نهیں جو هر طرف سے کٹکر صرف اُسي سے معامله کرنے والے هیں ' بالاخر اپني توفیق و نصرت کے ساتهه آیا ' اور اُس نے ظاهر هوکر بتلا دیا که اسکا دست اعانت فرما کس کے ساتهه هے ؟ اور یه که حق و باطل ' دونوں کے دعوے اور اعلانات یکساں نهیں هوسکتے - ایمـان و نفاق ' دونوں کو اسکي بارگاہ سے یکساں مقبولیت نهیں ملسکتي - سچائي اور جهوٹ ' دونوں اسکي سرپرستي کے مستحق نهیں هو سکتے :

افمن کان مومنـاً کمن کان فاسقـاً ؟ لا یستون - (۱۹ : ۳۲)	کیا وہ جو مومن و مخلص هے ' ایک فاسق و نافرمـان بندے کي طـرح هوسکتا هے ؟ کبهي نهیں !

اسلیے که اعمال کي کامیابي و نامـرادي اور نتائج کا حصول یا محرومي ' ضـرور هے که دونوں قسم کے کاموں کو ایک دوسرے سے الگ کردے که یه ایک قدرتي اور الهي مکافات عمل هے :

فـاتحة السنـة الثـالثـة

المجلــد الــرابــع

الحمد لله الذي بعث النبيين - مبشرين و منذرين - و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس في ما اختلفوا فيه ' وما اختلف فيه الا الذين ارتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغياً بينهم ' فهدى الله الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه ' و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

و الحمد لله الذي انزل الذكر تبياناً لكل شي و هدى و رحمة لقوم يو منون - و اختص هذه الامة بانه لا تزال فيها طائفة على الحق لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتى ياتي امره و هم ظاهرون - يدعون من ضل الى الهدى ' و يبصرون بنور الله اهل العمى ' و يحيون بكتا به الموتى ' و يصبرون منهم على الاذى ' فهم اولياء الله حقاً ' لا خوف عليهم و لا هم يحزنون -

فكم من قتيل لا بليس قد احيوه' وكم من ضال لا يعلم طريق رشده ' قد هدوه' وكم من مبتدع في دين الله بشهب الحق قد رموه ' جهاداً في الله و ابتغاء مرضاته ' و بياناً لحججه على العالمين و بيناته ' و طلباً للزلفى لديه و نيل رضوانه ' فاولائك على هدى من ربهم و اولائك هم المفلحون!

فسبحان من له في كل شي على علمه و حكمته اعدل شاهد - و لولم يكن الا ان فاضل بين عباده في مراتب الكمال و الفضل حتى عدل آلا لاف المولفة منهم بالرجل الواحد ' ذلك ليعلم عباده انه انزل التوفيق منازله ' و وضع الفضل مواضعه ' و انه يختص برحمته من يشاء ' و الله ذو الفضل العظيم !

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له كلمة قامت بها الارض و السماوات ' وفطرالله عليها جميع المخلوقات ' وعليها اسست الملة ' و نصبت القبلة ' و لاجل حفظها جردت سيوف الجهاد ' و بها امر الله سبحانه جميع العباد ' فهي فطرة الله التي فطر الناس عليها ' و مفتاح عبوديته التي دعا الامم على السن رسله اليها ' و هي كلمة الاسلام ' و مفتاح دار السلام ' و اساس الفرض و السنة ' و من كان اخر كلامه " لا اله الا الله " دخل الجنة -

و اشهد ان الحلال ما حلله ' والحرام ما حرمه ' و الدين ما شرعه' و ان الساعة آتية لا ريب فيها ' و ان الله يبعث من في القبور-

و اشهد ان محمداً عبده المصطفى و نبيه المرتضى - و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى - ان هو الا وحي يوحى - ارسله رحمة للعالمين - و قدوة للعالمين - و محجة للسالكين - و حجة على المعاندين - و حسرة على الكافرين - بعثه لايمان مناديا - و الى دارالسلام داعيا - و للخليقة هاديا - ولكتابه تاليا - وفي مرضاته ساعيا - و بالمعروف آمرا و عن المنكر نا هيا - ارسله بالهدى و دين الحق بين يدي الساعة بشيرا و نذيرا - و داعيا الا الله باذنه و سراجاً منيرا - و انزل عليه كتا به المبين - الفارق بين الهدى والضلال والغي والرشاد والشك واليقين - فشرح له صدره - ووضع عنه وزره - و رفع له ذكره - و جعل الذلة و الصغار على من خالف امره - وافترض على العباد طاعته و محبته والقيام بحقوقه - و سد الطرق كلها اليه - فلم يفتح لا حد الا من طريقه - فدعا الى الله و دينه سرا و جهارا - و اذن بذلك بين اظهر الامة ليلاً و نهارا - الى ان طلع فجر الاسلام و اشرقت شمس الايمان - و علت كلمة الرحمان - و بطلت دعوة الشيطان - و اضاءت بنور رسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت به القلوب بعد تفرقها و شتاتها - و امتلاءت به الارض نوراً و ابتهاجا - و دخل الناس في دين الله افواجا - فلما اكمل الله به الدين المبين - و اتم به النعمة على عباده المومنين - استاثر به و نقله الى الرفيق الا على - و المحل الاسنى - و قد ترك امته على الواضحة الغراء - والمحجة البيضاء - فسلك آله و اصحابه و اتباعه على اثره الى جنات النعيم - و عدل الراغبون عن هديه الى طرق الجحيم - ليهلك من هلك عن بينة - و يحيا من حي عن بينة - و ان الله لسميع عليم

فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين - و اصحابه و اتباعه المهتدين - صلوة دائمة بدوام السماوات والارضين -

و استغفره من الذنوب التي تحول بين القلب و هداه - و اعوذ با لله من شر نفسي و سيئات عملي استعاذة عبد فار الى مولاه - بذنوبه و خطاياه - و نسال الله تعالى ان يجعل لنا بجوده الذي هو سبب الوجود نورا ' يهدينا الاقبال عليه - و يميل بنا الى الاصغاء اليه - ويدلنا على حسن معاملة والقوة على النفاذ في طاعته - وان يجعلنا من جملة من عصمن ان يحرسهم من غائلة الشيطان - حيث قال : ان عبادي ليس لك عليهم سلطان - و جعلهم الشيطان و ذريته مثذوية اليمين - حيث قال : فبعزتك لاغوينهم اجمعين - الا عبادك المخلصين -

و السلام على الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولائك الذين هداهم الله - اولائك هم اولوا الالباب -

والنهار والفلـک التي تجري في البحر بماينفع الناس، وما انزل الله من السماء من ماء فاحيـا به الارض بعد موتها وبث فيها من کـل دابة، وتصريف الرياح والسحاب المسخـر بيـن السماء والارض؛ لايـات لقـوم يعقلون ! (۲ : ۲۱۲)

جهازوں کے آمد وشد میں جو سطح سمندر پر تیرتے ہوے جاتے ہیں اور جنسے انسانوں کے نہایت قیمتي منافع و فوائد وابستہ ہیں، بارش کے اُس پاني میں جو الله تعالی اوپر سے اُتارتا ہے اور جس سے زمین مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر لہلہا اُٹھتي ہے، ان ہر طـرح کے جانـوروں میں جو سطح ارضي پر پھیل گئے ہیں، اور نیز ہواؤنکے چلنے میں اور زمین و آسمان کے اندر گھرے ہوے بادلوں کے ٹکڑوں میں، غرضکہ ان تمام تولیدات ارضیہ اور انقلابات سماویہ میں الله کي قدرت و حکمت اور عبرت و موعظة کي بڑي بڑي نشانیاں ہیں اُن لوگوں کیلیے، جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں ! "

اگـر زمین کي حیـات نباتاتي کا ذکـر کیا ہے تـو اس سے في الحقیقت دل کي زندگي مراد ہے - اگر اختلاف ظلمت و نور پر توجه دلائي ہے تو یـہ روح کي ہدایت و ضلالت کے انقـلاب کـي تمثیـل ہے، اگـر انسـان کے رزق و اغذیہ کے پیدا وار کي مثال بیان کي ہے تو في الحقیقت اسکے اندر الله کي ربوبیت روحاني و معنوي چھپی ہوئـي ہے اور سمجھانا مقصود ہے کہ جو رب الارباب انسـان کي غذاء جسماني کا یہ سب کچھہ سامان رکھتا ہے، کیونکر ممکن ہے کہ اسکي روحاني غذا کا انتظام نہ کرے ؟

یہ روحاني غذا کیا ہے ؟ یہ ہدایت و سعادت انساني کي دعوة الهیه ہے جس کے لیے في الحقیقت روح انساني بھوکي پیاسي ہوتي ہے، اور جس طرح جسم حیواني مدتوں کي بھوک اور پیاس کے بعد بیقرار و مضطر ہوکر غذا کو پکارتا ہے، اسي طرح ضلالت کي شدت اور ہدایت کا فقدان بھي روح انساني کو ایک معنوي جوع و عطش میں مبتلا کردیتا ہے اور وہ اپني زندگي کیلیے اپني غذا کو دیوانہ وار پکارنے لگتي ہے - پس وقت آتا ہے کہ اُس حکیم علی الاطلاق، اُس فاطر الارض و السماوات، اُس مدبر الامر و الاشیا، اور اُس مسبب الاسباب حقیقي کي ربوبیت ظاہر ہوتي ہے جس نے انسان کي حیات جسماني کیلیے تمام دنیا کو طرح طرح کے اغذیہ و ثمرات کي بخشش سے ایک خوان کرم بنادیا ہے - اسکا دست مخفي غذاے روحاني کا بیج بوتا ہے، اور اپني نشو فرمائي سے اُسے یکایک سربلند و بالا قامت بنا دیتا ہے - پھر اسکي سعادت و ہدایت کي نعمتوں سے زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے بھر جاتے ہیں اور اس بخشش کي دعوت سے ارض الہي گونج اُٹھتي ہے :

امن خلـق السمـاوات والارض و انزل لـکم من السماء ماء فانبتنا بـه حدائق ذات بهجـة، ما کان لـکم ان تنبتـوا شجرها، ء إله مع الله ؟ بل هم قوم یعدلون ! (۲۷ : ۶۱)

"کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور کون ہے جس نے اوپر سے پاني برسایا ؟ اور پھر جب پاني برسا تو اسکي آبیاري سے نہایت حسین و شاداب باغ و چمن پیدا کیے ؟ (حالانکہ) تمھارے بس کي یہ بات نہ تھي کہ تم اُن کے درختوں کو اُگا سکو ؟ کیا خدا کے سوا ان کاموں کا کرنے والا اور بھي کوئي معبود ہے ؟ ہرگز نہیں مگر یہ نا سمجھہ لوگ ہیں کہ نا حق گمراہ ہو رہے ہیں ! "

یہ انسان کي روحاني غذا کا وہ تخم صالح ہے، جس کی کاشت ارض قلب و معنی میں انبیـا و مرسلین کے ہاتھوں ہوتي ہے، اور پھر مختلف ازمنـۂ ضلالت و ادوار مظلمہ میں انکے متبعین و مطیعین آتے ہیں، جو اس سنت انبیا کي تجدید و احیا کرتے ہیں، اور چونکہ اطاعت خدا و رسول کي راہ سے انکو شرف "معیت" و نسبت "متابعت" حاصل ہوجاتي ہے، اسلیے وہ سب کچھہ انکے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے، جو انکے مطاع و متبوع کے ہاتھوں ظاہر ہوا ہے :

مقبـرہ اعتمـا دالـدولـہ - (آگرہ)

و من یطـع اللـه و الرسول فاولـئـک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصـدیقیـن و الشهداء و الصالحین، وحسن اولائك رفیقا (۴ : ۷۱)

ترجمہ :— اور جو لوگ ہر طرف سے کٹکر صرف الله اور اُسکے رسول کے مطیع ہوگئے تو بے شک وہ اُن لوگوں کے ساتھي ہونگے جنکو الله نے اپني نعمتوں کے نزول کیلیے دنیا میں چن لیا ہے - اور جنمیں پہلي جماعت انبیا کي، پھر صدیقین کي، پھر شہدا اور صالحین امت کي ہے اور حق یہ ہے کہ اس معیت سے بڑھکر اور کونسي معیت ہوسکتي ہے ؟

(تمثیل اعمال انسانیه و دعوة الهیه)

انسان کي زندگي اور زندگي کے کاروبار کي بہترین مثـال اُس پاني کي سي ہے جو موسم برشکال میں آسمان سے گرتا ہے، اور یہ در اصل قرآن کریم کے امثلۂ حکمیہ میں سے ایک عجیب و غریب تمثیل ہے، جسپر میں آج ارباب فکر کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ توجہ دلانے کا وقت آگیا ہے - فرمایا کہ :

انما مثل الحیاة الدنیا کماء انزلنا ہ من السماء (۱۰ : ۲۵)

در حقیقت دنیا اور دنیا کے کاروبار کي زندگي کي مثال اُس پاني کي سي ہے جسے ہم اوپر سے برساتے ہیں -

اما الـذين امنوا وعملوا لصالحات فـلهـم جنت الماوى نـزلاً بـمـا كانوا يعملون - واما الـذين فسقوا فماواهم النار ' كلما ارادوا ان يخرجوا منـها أعيدوا فيها وقيل لهـم ذوقوا عذاب النار ' الذي كـنـتـم به تكـذبون - (۳۲ : ۱۹)

" (پس) جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ اختیار کیے ' تو انکے لیے کامیابی و فیروز مندی کی بہشت ہے ' جہاں وہ اپنی حیات سرمدی بسر کرینگے - مگر جن لوگوں نے احکام الہی سے سرتابی کی تو انکے لیے ناکامی و خسران کی آگ کے سوا اور کچھہ نہیں - وہ جب کبھی چاہیں گے کہ اس ذلت سے باہر نکلیں اور نکلنے کیلیے قدم بڑھائیں گے تو پھر اسی میں دھکیل دیے جائینگے ' اور انسے کہا جائیگا کہ اس آگ کا عـذاب اب اچھی طرح چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے "

گذشتہ دو ششماہی جلدوں کے مقالات افتتاحیہ میں اس عاجز نے دعوۃ ربانی کے کاروبار الہی کی طرف مختلف پہلوؤں سے توجہ دلائی ہے ' اور اس فضل مخصوصۂ امۃ مرحومہ کا تذکرہ کیا ہے جسکی بنا پر ہمیشہ حکمت الہیہ نے تعلیم قرانی کے احیاء و تجدید کیلیے گمراہی و تاریکی کے سخت سے سخت دور میں بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے چراغ ہدایت روشن کیے ہیں - لیکن تاہم الہـلال کے اولین نمبر کی اس دعا اور اسکے ان [illegible] و غریب نتائج کی طرف کبھی توجہ نہ دلائی گئی جسکی نیرنگیاں اپنی موجودہ حیات عمل کے ہر دن بلکہ ہر لمحہ میں دیکھہ رہا ہوں ' اور بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جنکے لیے خاموشی گویائی سے زیادہ پر امن ہے -

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبی ست
کہ اہل شوق عوام اند و گفتگو عربیست

[illegible] بھی یہی تھی - کیونکہ وقت محض ابتدائی اور ارباب نظر کی بصیرت افزائی کیلیے بعض سخت ابتلا موجود تھے - لیکن آج وقت آگیا ہے کہ اس دعاء افتتاحی کو پھر دھراؤں ' اور اسکی بنا پر جو حالات و مشاہدات ارباب ایمان و ایقان کے مطالعہ کیلیے موجود ہیں ' انکو واضح و آشکارا کردوں - اسکے لیے ایک مختصر تمہید ہوگی اور پھر اصل مطلب : وذکر ' فان الـذکری تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵)

گویند مگو سعدی چندیں سخن عشقش '
می گویم و بعد از من گویند بدستانہا

(طریق تمثیل و امثال قرانیہ)

تعلیمات الہامیۃ میں ہمیشہ تمثیل کی زبان اختیار کی گئی ہے کیونکہ طبیعت انسانی محسوسات و مرئیات کی تمثیل سے بہت جلد نتائج و مقاصد تک پہنچ جاتی ہے اور مطالب الہیہ و خفایاء حکمیہ کے درس و تفہیم کیلیے تمثیل و تشبیہ سے کام لینا ناگزیر ہے - یہی سبب ہے کہ تورات کے اکثر صحائف تمثیلوں کی زبان میں مرتب ہوے ہیں اور مسیح نے ہمیشہ تمثیل ہی کو اپنے مواعظ کا وسیلہ بنایا ' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ قران کریم کا بھی بڑا حصہ تمثیلوں ہی پر مشتمل ہے بلکہ فی الحقیقت اسکے بلند ترین معارف و سرائر انکی تمثیلوں ہی میں پوشیدہ ہیں :

ولقد ضربنا في هذا القران من كل مثل لعلهم يتذكرون - (۳۹ : ۲۹)

اور ہم نے اس قران مجید میں ہر طرح کی مثالیں بیان کیں - تا کہ شاید لوگ نصیحت پکڑیں اور غور کریں -

قران کریم کو پڑھو تو کہیں اختلاف لیل و نہار کا ذکر ہے ' کہیں ملکوت السماوات والارض کی طرف اشارہ ہے - کہیں آسمان کی تبدیلیوں ' بارش کے آثار ' برق و رعد کی گرج ' اور طوفان آب و باد کی شورش کی طرف توجہ دلائی ہے ' کہیں ان چار پایوں کا ذکر ہے جنکے ذکر میں گو انسان کی طبع غفلت سرشت کوئی ندرت نہیں پاتی لیکن فی الحقیقت وہ اپنے اعمال و خواص کے اندر قدرت الہی کے عجیب و غریب مظاہر رکھتے ہیں '

مسجد تاج آگرہ کا صحن
بتقریب اجتماع آگرہ

اور پھر کہیں ان تولیدات ارضیہ و بحریہ کا بیان ہے جن سے طرح طرح کے فوائد و منافع جمعیۃ بشریہ حاصل کرتی ہے - درختوں اور پھولوں کے اختلاف الوان و اشکال پر اس نے زور دیا ہے ' تصریف ریاح ' انبساط سحاب ' نشو و نماء ارض ' طلوع و غروب نجوم و سیارات کو اس نے بار بار دھرایا ہے ' اور علی الخصوص باران رحمت اور اسکے نتائج عجیبہ کو مختلف پیرایوں اور مختلف موقعوں میں ارباب عقل و فکر کے آگے پیش کیا ہے -

لیکن فی الحقیقت یہ سب کی سب تمثیلیں ہیں جنکے نقاب صورت کے اندر ایک اور ہی جمال حقیقت مستور ہے ' اور انکے الفاظ و ظواہر تمثیل سے کسی خاص مقصد و حکمت اور موعظۃ و بصیرت روحانی کا درس دینا مقصود ہے یعنی ہر حقیقت روحانیۃ کیلیے اس سے اشبہ و امثل ایک وجود جسمانی کو ممثل قرار دیا ہے ' اور ہر انقلاب قلبی کیلیے ایک انقلاب مادی سے مثال کا کام لیا ہے ' ولکن : ما یعقلها الا العالمون

ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل

" بے شک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں ' رات اور دن کے اختلاف میں

احتسـاب عمـومي
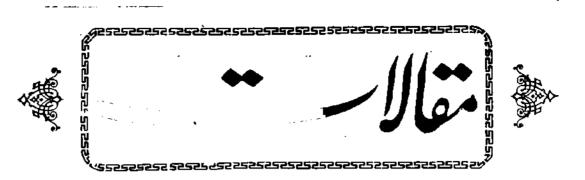
غفلت و تساهـل علماء حـق

مولانا و مخدومنا !!

السلام عليكم - آپ کے مجلۂ مقبولۂ الهلال میں طریق تسمیه و تذکرۂ خواتین کے زیر عنوان احتساب دیني کي نهایت اهم اور ضروري بحث چهڑ گئي هے - میں اجازت چاهتا هوں که اس ضروري مسئله پر اپنے نا چیز خیالات کا اظهار کروں - آپ فرماتے هیں که " اسلامي سوسائٹي میں احتساب عمومي کي قوت ایک زمانے میں اپنے پورے اثر کے ساتهه کار فرما تهي مگر اب وہ ناپید هے ' اور یهي فقدان احتساب یعني سوسائٹي کے دباؤ کا باقي نه رهنا بد عملي اور ترک اخـلاق حسنه کا اصلي سبب هے " بالکل بجا اور درست - لیکن کیا میں یه پوچهنے کي جرأت کرسکتا هوں که یه احتساب عمومي یا احتساب انفرادي یعني ایک فرد قوم کا دباؤ دوسري فرد قوم پر جو زمانۂ سلف میں اسلامي سوسائٹي میں پوري قوت کے ساتهه موجود تها اور اب نهیں هے ' کیوں جاتا رها ؟ اس قوت کے بے اثر اور زائل هوجانے کي آخر کوئي وجه تو ضرور هوني چاهیے ؟ جدید تعلیم یافته اصحاب کي دیني احکام سے بے پروائي ایک بڑا سبب هے ' مگر کیا خود اس بے پروائي کے بروے کار آنے کي بهي کوئي وجه بتائي جا سکتي هے ؟ میں جدید تعلیم یافته اصحاب کي طرف سے کوئي جواب اس الزام کا پیش کرنا نهیں چاهتا ' نه اونکي بریت کي کوشش اس مضمون پر قلم اوٹهانے کا باعث هے - یه در حقیقت اونکي ایک سخت غلطي اور بد بختي هے که اونهوں نے اوس مکمل اور وسیع نظام مذهبي کے احکام کے معاشرتي حصه کو جو انساني زندگي کے هر شعبه اور صیغه میں یکساں طور پر کار آمد اور مفید تها ' یورپ کي کورانه تقلید اور بیجا انقیاد پر قربان کردیا - لیکن یه سوال پهر باقي رہ جاتا هے که ایسا کیوں هوا ؟ یه ایک کهلي هوئي بات هے که انسان غالب اور فاتح قوم کي هر ادا پر شیفـته هوتا هے اور اوسکي نقل اوتارنے کي هر صورت سے کوشش کرتا هے - لیکن نقل نقل هي هوتي هے ' اور نقال اون تمام خوبیوں کو جنکي وہ نقل اوتارنا چاهتا هے ' اپنے اندر پیدا کرنے سے مجبور هوا کرتا هے - پس اس نقالي کي ابتدائي روک تهام اونهیں افراد کے ذمه هوا کرتي هے اور فطرتاً هوني چاهیے ' جو غالب اور فاتح قوم کي هر ادا میں دلفریبي اور محبوبي کي شان دیکهنے کے سحر سے مسحور نهیں هیں - ظاهر هے که یه فرقه صرف علماے دین کا هے جنهیں سچي اسلامي تربیت کي خوبیوں کا پورا احساس هے اور هوسکتا هے - پس اس قسم کي خرابیوں کا جو یورپ کي کورانه تقلید سے پیدا هوتي هیں روکنا اسي برگزیدہ گروہ کے ذمه بطور فرض کے عاید هوتا هے -

کها جاتا هے که یه مقدس اور برگزیدہ فرقه اپنے فرائض کي ادائـگي سے غافل نهیں هے - مجهے اس بـات سے انـکار نهیں که یه فرقه جهاں تـک امکان میں هے ایسي کوشش ضرور کرتا هے مگر یه نوجوان تعلیم یافته طبقه اسقدر ضدي اور متمرد هے که وہ اونکي نصیحت کو سننے تـک کے لیے تیار نهیں هے ' عمل کرنا تو کجا ؟ لیکن میرا سوال اب تـک حل نهیں هوا - کیا اس ضد اور تمرد کے پیدا هونے کي کوئي وجه نهیں تلاش کي جا سکتي ؟ کیا انساني تمدن کي تاریخ همیشه سے یهي سبق دیتي آئي هے که عام طور پر لوگ نصیحتوں کے سننے اور گرہ میں باندہ لینے کے مشتاق رهے هیں ؟ اور کیا یه صرف اسي زمانه کي خصوصیت هے که نصیحت کي طرف لوگ توجه نهیں کرتے ؟ میرا خیال هے که شاید همیشه سے نوع انسان کا ایک حصه اس امر کا عادي رها هے که اوسکو نصیحت کي جاے اور وہ نصیحت پر کاربند نه هو - پهر کیا یه بات تسلیم کي جائے که اگر وہ هادیان برحق جو الهام رباني کو دنیا میں پهیلانے آئے تهے باوجود اس کے که اونکي نصیحتوں پر اکثر عمل نهیں کیا گیا ' اپنے فرض سے سبکدوش سمجهے جاتے هیں محض اس بنا پر که انهوں نے دعوت حق کا کام انجام دیدیا ' تو اس زمانے کے مقتدایان مذهب بهي اپنے فرض سے سبکدوش تصور کیے جائیں ' جبکه وہ اپنا فرض انجام دے چکے ؟

یعني کیا اگر لوگ اوامر و نواهي پر کاربنـد نهیں هیں یا هونا نهیں چاهتے ' تو اسمیں مقـتدایان مـذهب کا کوئي قصور نهیں ؟ میں اس نتیجے کو تسلیم کرنے کے لیے بالکل تیار هوں ۔ اگر صرف یه ثابت کردیا جاے که مقتدایان مذهب نے اپنا فرض اوسي صورت سے انجام دیا جیسا کـه چاهیے تها - اگر در حقیقت وہ منشاء الـهام رباني کے موافق تبلیغ احکام کررهے هیں ' تو واقعي نتیجے کا بار اون کے ذمـه باقي نهیں رهتا ' وہ خود اپنے فـرض منصبي سے سبکدوش هوچکے ' کامیابي کے وہ ذمه دار نهیں هیں -

لیکن میرا خیال هے که اون لوگوں کو جنهیں یه دعوی هے که وہ اسلام کے پیرو هیں مگر وہ احکام اسلام کي پورا نهیں کرتے ' الزام دینے کے ساتهه هي همیں یه بهي ضرور خیال کرنا ضروري هے که آیا مقتدایان مذهب نے جنکا فرض تبلیغ احکام اسلام تها ' اپنے فرائض کي ادائگي میں کوتاهي کي یا نهیں ؟ یهاں پر کوتاهي سے مراد صرف عدم تبلیغ هي نهیں هے ' کیونکه بظاهر اسکا ثبوت ذرا مشکل معلوم هوتا هے اور میں اپنے مضمون کے مبحث سے دور جا پڑونـگا اگر میں اس بحث کو اوٹهاؤں ' بلکه میرا مقصد اس موقعه پر یه ظاهر کرنا هے که تبلیغ کے عملیه کام میں جن امور کے ملحوظ رکهنے کي ضرورت تهي ' وہ ملحوظ رکهے گئے یا نهیں ؟ بلا شبه سوسائٹي خود ایک زبردست مصلح هے ' بشرطیه اون اصول کا عملدرآمد اوس میں جاري هو جن پر عمل کرنا اوسکي ترقي کے لیے ضـروري هے - اگر ایسا عملدرآمد جاري نهیں هے ' تو اصول في نفسه اپني پابندي پر افراد کو مجبور نهیں کرسکتے - یه ظاهر هے که مسلمان اپنے سوشیل معاملات میں بهي مذهب هي کا منه دیکهتے هیں ' اور اس حقیقت سے انکار کرنا کفر هے که اسلام نے معاشرتي زندگي کے لیے ایک مکمل دستور العمل تیار کردیا هے ' مگر في زماننا اصول کا عمل

پس یه پاني هے جو برستا هے ' اور دهقان اپني جهوليوں ميں بيج ليکر آتا هے تا که زمين کے سپرد کردے - پهر بيج بويا جاتا هے اور پاني اسکو گلاکر اسکے اندر سے ايک شاخ حيات پيدا کرتا هے - ابتدا ميں وه ايک نهايت ضعيف و حقير وجود هوتا هے' جس کو هوا کي حرکت هلاديتي هے اور پاني کا زور زمين پر جهکا ديتا هے' مگر آفتاب اپني شعاعوں سے اسے گرم کرتا' اور زمين اپني بخشش کو اسکے ليے کهولديتي هے - يهاں تک که وه بڑهتا هے اور پهيلتا هے ' زمين کے اندر اسکے ريشے دور دور تک چلے جاتے هيں ' بلندي پر اسکي شاخيں اور ڈالياں قوت و استواري کے نشه ميں جهومنے لگتي هيں' انسانوں کے قافلے اسکے سايے ميں اترتے هيں' اور طيور کے غول اسکي ڈاليوں پر اپنے آشيانے بناتے هيں !

ان الله فالق الحب والنوی' يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي' ذلکم الله ' فاني يوفکون ؟ (٩٥ : ٦)

محلسراے شاهي قلعه آگره
ثمن برج

ترجمه — بيشک خدا هي هے جو زمين کے اندر بيج کے دانے کو (جبکه وه محض اميد و بيم کے عالم ميں هوتا هے) پهاڑ کر اميد و کاميابي کا ايک قوي درخت پيدا کر ديتا هے - وهي زندگي کو موت سے اور موت سے زندگي کو نکالتا هے - يهي عجائب کار و نيرنگ ساز تمهارا خدا هے پهر تم کدهر بهکے جا رهے هو؟

(موت اور حيات کے بيج)

پر ان ميں بعض بيج ايسے هوتے هيں جو کو اپنے پهولنے اور پهلنے کيليے وه سب کچهه پاتے هيں جو اس کام کيليے آسمان اور زمين دے سکتا هے' ليکن خود انکي زندگي کے اندر هي انکي موت چهپي هوتي هے' اور انکا اٹهنا هي انکے گرنے کا پيام هوتا هے - دهقان هل جوتتا هے ' زمين کو درست کرتا هے ' پهر اچهے وقت اور بهتر موسم ميں بيج بوتا هے' اور اسکي پرورش کيليے رات اور دن طرح طرح کي محنتيں اور مشقتيں گورا کرتا هے - انکو ٹهيک ٹهيک پاني بهي ملتا هے ' اور انتاب کي حرارت بهي انکے ساتهه بخل نهيں کرتي - وه کبهي کبهي پهوٹتے بهي هيں اور چند کونپليں بهي زمين سے باهر سر نکال ليتي هيں -

تاهم اميدوں کي اس روشني ميں مايوسي کي ايک ايسي تاريکي چهپي هوتي هے جو يکايک ظاهر هوکر پهيلتي هے' اور کچهه ايسے اسباب فراهم هوجاتے هيں ' جنکي وجه سے دهقان مغرور کي تمام تخم پاشي ضائع' اور اسکي تمام محنت اکارت جاتي هے !

اسي حالت کي طرف اشاره کيا هے جبکه فرمايا که :

حتی اذا اخذت الارض زخرفها و ازينت' و ظن اهلها انهم قادرون عليها ' اتاها امرنا ليلاً او نهارا' فجعلناها حصيدا کان لم تغن بالامس' کذلک نفصل الايات لقوم يتفکرون ! (١٠ : ٢٥)	يهاں تک که جب زمين نے فصل سے اپنا سنگها و کرليا اور نشو و نما کي اميدوں سے اچهي طرح بن سنور گئي اور کهيت والوں نے سمجها که اب وه اسپر قابو پاگئے که جب چاهينگے اسے کاٹ لينگے ' تو ناگاه يکا يک رات يا دن کے وقت همارا حکم عذاب اسپر آ نازل هوا - پس هم نے اسکا ايسا ستهراؤ کرديا که گويا کل کے دن کهيت ميں اسکا نام و نشان بهي نه تها !!

ليکن ايک قسم اس تخم پاشي کي هوتي هے جس کا هر دانه بار آور' جسکي هر محنت نتيجه خيز' جسکي هر آرزو اميد پرور' اور جس کي هر چيز نشو و افزايش کي دولت سے مالا مال هوتي هے - وه جب بويا جاتا هے تو سرتا سر نقصان هوتا هے - قيمتي دانے هوتے هيں جو خاک کے ذروں ميں چهپا ديے جاتے هيں' اور زنده انسانوں کي محنت و مشقت هوتي هے جو محض زمين اور مٹي پر لگا دي جاتي هے - جو کچهه صرف کيا جاتا هے وه نقد هوتا هے ' پر جس چيز کي اميد هوتي هے' وه بالکل موهوم هوتي هے - نشو و نما کيليے بارش کي ضرورت هے مگر اسپر قبضه نهيں' عمده موسم کے تمام اسباب و وسائل مطلوب هيں' ليکن انکا يقين نهيں - گويا قمار خانهٔ عمل کي ايک بازي هوتي هے جو لگائي جاتي هے اور تمام امور فلاح بکلي اپنے قبضهٔ تصرف سے باهر اور محض مستقبل اور اتفاق و تصادف کے هاتهه ميں هوتے هيں' تا هم جب موسم گذرتا هے او روقت ظاهر هوتا هے تو فطرة الهيه اپني نصرت و توفيق کے عجايب دکهلاتي هے ' اور هر طرف سے اسباب موافق اور وسائل مويد فراهم هونا شروع هوجاتے هيں - آفتاب اپني حرارت کا آتشکده وقف بخشش کرديتا هے' آسمان اور اسکے بادل گويا دهقان خوش طالع کے تابع و مطيع هوجاتے هيں اور جب اور جتني ضرورت پاني کي هوتي هے' اسکي زمين کو فوراً ميسر آ جاتا هے - هوا کے جهونکے آتے هيں تو گويا نشو و نمو کے فرشتے هوتے هيں جو کهيت کے ذره ذره کو پيام زندگي پهنچا ديتے هيں - زمين بهي اپني تمام مخفي دولت نمو اگلنے لگتي هے اور اس طرح اپني فياضي کا دروازه کهول ديتي هے گويا اسکے بعد کيليے اور کچهه

باقي نه رکهيگي - يهاں تک که اراده کيليے ظهور کا ' سعي کيليے نتيجه کا ' اميد کيليے کاميابي کا ' دعا کيليے قبوليت کا ' صداء نصرت کيليے جواب اعانت کا ' تلاش کار کيليے نظارهٔ مقصود کا ' آغاز کيليے اتمام کا ' اور دعوی و اعلان کيليے ظهور حجت و براهين کا آخري وقت آجاتا هے' اور وهي سر زمين خشک و وحشت زار' جس پر ايک فصل پہلے دهقان مضطر کي محنتوں نے اميد و بيم اور اضطرار دعا و انابت کے عالم ميں هل جوتا تها' اور جو ايک کام کر رها تها پر نهيں جانتا تها که کل کو اسکي محنتيں شرمندهٔ نامرادي هونگي يا دولت مراد سے مالا مال؟ حيات نباتاتي کي ايک جنت النعيم بن جاتي هے ' جس ميں هر طرف مکافات عمل اور نتائج اعمال کے مناظر جميله و مشاهدات حسينه ' سر سبز پتوں اور شاداب شاخوں کي صورت ميں چشم و بصيرة کو دعوت تعبير ديتے هيں : فتبارک الله احسن الخالقين !

البقيـــة تتلـــى

نقـــاد

اردو علم ادب اور ایک فرمانروا مصنف

علیا حضرة نواب سلطان جهاں بیگم بالقابها فرنفرماے بهوپال

ذوق علم اور امارت و ریاست ' ایک وجود میں بہت کم جمع هوے هیں - اگر تمام دنیا کي تاریخ نے امثال علم و کمال یکجا جمع کیے جائیں تو معلوم هوگا که علم کو فقر و افلاس سے ایک خاص مناسبت رهي هے - اسکا جمال مقدس همیشه جسم خاک آلود ' بوریاے شکسته' اور گلیم صد پیوند کے ساتهه جلوه آرا هوا هے اور تخت حکومت اور ایوان عیش و راحت کو بہت کم اسکي هم آغوشي نصیب هوئي هے ;

به سوز عشق شاهاں را چه کار ست؟
نه سنگ لعل خالي از شرار ست !

اللهـم احیني مسکیناً ' وامتني مسکیناً ' و احشرني في زمرة المساکین -

تاهـم مبدأ فیاض کي بخشش و سخا کي کوئي حد نہیں - بعض ایسے شاندار مستثنیات بهي اس کلیه میں موجود هیں جنکا وجود دربار شاهي و اجلال اور مجلس علم و کمال' دونوں کیلیے موجب افتخار رها هے :

و ما احسن الدین والدنیا لو اجتمعا

خصوصیت کے ساتهه تاریخ اسلام اس امتیاز خاص سے سرفراز رهي هے - اسلام کي علم پروري نے جو روح علمي اپنے پیروؤں میں پیدا کردي تهي ' اسکي کار فرمائیوں کو تخت حکومت کي مشغولیتیں نه روک سکیں - وه امراؤ شاهان اسلام جو صبح کو دربار شاهي میں نظم ممالک اور فتح بلدان کے احکام و اوامر نافذ کرتے تهے ' ایک وقت آتا تها که تخت حکومت کي جگه فرش مجلس پر' اور نیام شمشیر کي جگه قلمدان تصنیف و تالیف کے سامنے' اوراق کتب اور اجزاء صحائف کي جمع و تدوین میں مصروف هوجاتے تهے !

ابو هاشم خالد بن یزید بن معاویه نے فن کیمیا (کیمسٹري) اور طب میں کتابیں تصنیف کیں - قاضي ابن خلکان نے اسکا ترجمه لکها هے اور ابن الندیم نے کتاب الحرارت اور کتاب الصحیفه اسکي تصنیفات میں سے دیکهي تهي - خلیفه المعتز عباسي ایک اول درجه کا ادیب و مصنف تها - نوح ساماني کي تصنیف کا ذکر کیا گیا هے - صاحب ابن عباد کي شهرت اسقدر هے که تذکره کي ضرورت نہیں - ابو الفداء کي تاریخ مشهور هے - جمال الدین قفطي نے تاریخ الحکما ایوان امارت میں لکهي - سلطان محمد فاتح عثماني کي ایک تصنیف قسطنطنیه میں ابتک موجود هے - پادشاهوں کي خود نوشته سوانح عمریاں (آٹو بائیو گریفي) فارسي علم ادب کا ایک امتیاز خاص تسلیم کیا گیا هے - تزک بابري اور جهانگیري همارے پاس موجود هیں -

تصنیف و تالیف سے قطع نظر کرکے اگر محض علم و فن کے لحاظ سے دیکها جاے' تو تاریخ اسلام سے صدها خلفا و امرا کے نام چهانٹے جاسکتے هیں اور بلا خوف تغلیط دعوا کیا جاسکتا هے که علم و امارت کے اجتماع کي مثالیں جسقدر تاریخ اسلام پیش کرسکتي هے' دنیا کي کوئي متمدن قوم نہیں پیش کرسکتي -

لیکن انقلاب کا یه کیسا درد انگیز منظر هے که جس قوم نے تلوار کے سایے اور تخت کي خود فراموشیوں میں بهي حیات علمي بسر کي هو' آج اسکے مدارس و جوامع کے صحن اور علم و فن کي مجالس ذوق علمي سے خالي هیں' اور ایوان و دربار سے کیا امید کیجیے که خود همارے مدرسے اور دار العلوم هي اب مصنف پیدا کرنے سے عاجز هوگئے هیں :

آگ تهے ابتداے عشق میں هم
هوگئے خاک انتہا هے یه

و ما ظلمهم الله و لکن کانوا انفسهم یظلمون !

(فرمانرواے بهوپال)

لیکن الحمد لله که ایک نظیر موجوده عالم اسلامي میں ایسي موجود هے ' جو ریاست و ملک راني کے ساتهه شوق علم اور ذوق تصنیف و تالیف کو بهي جمع کرتي هے' اور مزید براں یه که وه صنف رجال میں سے نہیں هے جس کو اپنے تقدم کا همیشه غرور بیجا رها هے' بلکه اس صنف اناث میں سے هے جسکو دماغي و ذهني اشغال سے همیشه معذور سمجها گیا هے ' اور ' في الحقیقت اگر ایسي هي چند مثالیں هر دور میں ملتي رهیں تو بقول متنبي کے :

لفضلت النساء علی الرجال

في الحقیقت یه وجود گرامي آج نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي کے لیے موجب صد افتخار هے - حضور عالیه کي ذاتي قابلیت و لیاقت ' قوة تدبر و نظم ریاست ' سیاست داني و کار فرمائي' جوش ملي و اسلام خواهي' علم پروري و جود و سخا ' اعمال خیریه و کارهاے حسنه ' ایسے اوصاف جلیله و عظیمه هیں

اردو علم ادب کي ایک فرمانروا مصنفۂ محترمه :
علیا حضرة بیگم صاحبه بهوپال بالقابها

درآمد اس صورت سے هورها هے نه وه اکثر سوسائٹي میں جاري هو هي نہیں سکتے ' کیونکه جس صورت سے وہ عملدرآمد کے لیے پیش کئے جاتے هیں وہ صورت اکثر نا قابل العمل هوتي هے - میرا یه مطلب هرگز نہیں هے که هر شخص کي خواهش کے مطابق احکام مذهبي میں تنسیخ و ترمیم کردي جاے ' حاشا و کلا - مگر هر موقعه کي اهمیت کے لحاظ سے هر کام کا کم و بیش ضروري یا غیر ضروري هونا تو اسلام کے عملي نظام کا ایک بڑا خاصه هے - تعجب هے که جو لوگ اسلام کي خالص تعلیم کي ترویج کے مدعي هیں ' وہ سب سے زیادہ اس تناسب اور اعتدال کي طرف سے چشم پوشي کرتے هیں ' جسپر احکام اسلام کا قابل عمل هونا منحصر هے ' اور جسکي بنا پر خود اسلام محاسن و معائب کے مختلف مدارج اهمیت پر روشني ڈالتا هے -

دنیا میں قوانین کے عملدرآمد اور اونکو جزو زندگي بنانے کے لیے سب سے زیادہ ضروري اور اهم بات یه هے که چھوٹے اور بڑے جرائم کے لیے مختلف سزائیں مقرر کي جائیں ' تاکه جو طبیعتیں اسقدر بگڑي هوئي نہیں هیں که وہ بڑي سے بڑي سزا کو بھي بے پروائي سے دیکھیں ' اونپر بڑي سزاؤں کا خوف اور اثر قائم رهے - اسلام نے بھي صغائر اور کبائر کي تفصیل اسي اصول کو مد نظر رکھکر کي هے ' لیکن اس زمانے کے مقتدایان مذهب کا یه حساب هے که اون کے نزدیک چھوٹے سے چھوٹا جرم اور بڑے سے بڑا جرم مجرم کے دائرۂ اسلام سے خارج هوجانے کے معامله میں قریب قریب یکساں اثر رکھتا هے -

تھوڑي دیر کے لیے اوس سوسائٹي کا تصور باندھیے جہاں دفعه ٣٤ - پولیس ایکٹ کي خلاف ورزي کے ارتکاب پر بھي وهي سزا دي جاتي هے ' جو قتل عمد پر دي جاني چاهیے ' تو آپ کے سامنے اوس احتساب کي تصویر کھچ جائیگي ' جس کي اسوقت اسلامي سوسائٹي میں جاري رکھے جانے کي کوشش کي جا رهي هے -

نه صرف معمولي واعظ بلکه بعض ایسے علما بھي جن کا تبحر اور تفقه مسلم هے ' اس قسم کي باتیں کهنے میں ذرا تامل نہیں کرتے که کوٹ پتلون پهننا یا میز پر کھانا کھانا انسان کے کفر کي کافي سند هے -

پھر جب دائرۂ اسلام اسقدر تنگ هے ' جس سے انسان کا باهر هوجانا هر چھوٹي سے چھوٹي خلاف ورزي مسائل فروعي و فقهي پر لازم آتا هے ' اور جمهور عوام اپنے مقدس علما کي تقلید میں اسي بات کے قائل هیں ' تو احتساب عمومي کي وہ قوت کیونکر باقي رہ سکتي هے جو زمانۂ سلف میں موجود تھي ؟ جب ایسے صغائر کے ارتکاب پر بلکه ایسے افعال پر جنھیں بعض حالتوں میں صغائر میں شمار کرنا بھي مشکل هے بلکه محض بے ضرر اور گناہ وثواب کے خیال سے بالکل بے تعلق هونے کي وجه سے مذهبي احتساب کے دائرے کے اندر بھي واقع نہیں هیں ' کوئي شخص مسلم سوسائٹي میں عزت کا مستحق نہیں رہ سکتا یا کم ازکم جمهور عوام کي نظر میں مبغوض هوجاتا هے ' تو اوسے احتساب کا اندیشه کہاں تک باقي رہ سکتا هے ' اور اون افعال کے ارتکاب سے جو در حقیقت صغائر بلکه کبائر میں داخل هیں ' اوسے کون سي رکاوٹ اور کونسا دباؤ مانع آسکتا هے ؟

پس احتساب کي قوت کا زائل هوجانا در حقیقت نتیجه هے اس کے غلط استعمال کا ' یعني احتساب بیجا کي شدت کي وجه سے اون موقعوں پر جہاں اوسکا اثر في الواقع قوي هونا چاهیے تھا ' وهاں بھي وہ مضمحل هوگیا هے - اور اون لوگوں کو جو آزادي عمل کو اپني خواهشات نفساني کے لیے ایک آڑ بنانا چاهتے هیں ' ایک حیله هاتھه آگیا هے که وہ یوں بھي اسلامي سوسائٹي میں عزت کي نظر سے نہیں دیکھے جاسکتے - پھر کیوں اپنے عیش ونفس پرستي میں خلل ڈالیں ؟ میرے نزدیک یه نتیجه اس امر کا هے که علماے دین نے تبلیغ و اشاعت کا عملي فرض بجا لانا ترک کردیا هے ورنه تناسب کا وہ احساس جو صرف عمل کا نتیجه هے اس صورت سے مفقود نه هو جاتا اور اون کے پیش نظر همیشه یه بات رهتي که اساسي اصول کو محفوظ رکھتے هوے اکثر فروعي معاملات میں رفق و مدارات سے وہ کام نکلتا هے جو شدت و غلظت سے کبھي نہیں نکل سکتا ' اور غالباً بہت زمانه نہیں گذریگا که علماے دین کو یه بات بعد تسلیم کرني پڑیگي جسے وہ اب به خوشي تسلیم نہیں کرتے ' کیونکه اس وقت هم تاریخ اسلام کے ایک جدید دور میں داخل هو رهے هیں ' اور مستقبل امیدوں سے بھرا هوا هے - اشاعت اسلام کے عملي فرائض کا احساس پیدا هوتا جاتا هے ' اور اوس بات کي طرف اب توجه کو مبذول کرنے کے لیے ایک سامان غیب سے پیدا هوگیا هے جسپر اس عاجز نے رساله ید بیضا میں جو میري زیر نگراني نکلنے والا ایک ماهوار رساله تھا ' سنه ١٩٠٩ ع میں پروفیسر فلنت کي کتاب " تھي ازم " کے ترجمه کے مقدمه میں توجه دلائي تھي یعني یه که اسلام کے همه گیر اصول کي روشني کو بلاد مغرب تک پهونچانے کا وقت اب قریب آگیا هے - خداوند تعالی مدد کرے - آمین !

عبد الغفار - اختر - بي - اے (علیگ)

الهلال :

آپنے نهایت سنجیدگي سے ایک نهایت هي اهم اور اقدم مسئله پر بحث کي هے فجزاکم الله - لیکن ساتھه هي متعجب هوں که اُن تمام تحریرات سے کیوں آپ بے خبر رهے جو آغاز اشاعت الهلال سے اس بارے میں نکل چکي هیں اور جن میں نهایت واضح طور پر اس عاجز نے اپنے خیالات ظاهر کیے هیں - بهر حال آئنده نمبر میں اسکي نسبت عرض کرونگا -

اهـل قلـــم کو مـــژده

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعه فروخت کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هو تو شرائط و کمیشن بذریعه خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ٣٢ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

باجلاس جناب قاضي عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اڈن مل مرهن مل بذریعه اڈن مل دکاندار بازار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعي بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزي سکنه بازار سرانان مدعا علیه

دعوی مبلغ ٣٧ روپیه - ٣ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه روپوش هے اور باوجود تلاش کے کچھه پته مدعا علیه کا نہیں ملا اسلیے یه اشتهار دیا جاتا هے که اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ٢٠ جنوري سنه ١٩١٤ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پیروي مقدمه نہیں کریگا - تو بموجب دفعه (١٠٠) ضابطه دیواني تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آویگي - دستخط اور مهر عدالت سے آج بتاریخ ١١ ماه دسمبر سنه ١٩١٣ ع جاري هوا '

(مهر عدالت)

مذاکرۂ علمیه

عجائب الافلاک

و ملکوت السماوات

صفحة من علم الفلک الحديث

او لم ينظروا في ملكوت السماوات والارض و ما خلق الله من شي ؟

گرميوں کي راتوں ميں جبکه آسمان ابر و غبار سے صاف اور چهوٹے بڑے ستاروں سے جگمگا رها هو ' تو کون ايسا بيدل هے جسکي نظر ايک بار اس باصره نواز جمال طبيعي کي طرف نه اٹهه جائيگي ؟ ان ديکهنے والوں ميں کتنے هي ايسے هونگے جو ايک بار تو ضرور اپنے دل سے پوچهه ليتے هونگے که :

چيست اين گنبد طلسمين کار ؟

ليکن اگر آج جبکه فطرة کے نواميس و اسرار کے کشف و ادراک ميں انسان کو اسدرجه توغل و انهماک هے ' همارے دلوں ميں يه خيال پيدا هوتا هے تو آج سے بہت پہلے اسوقت بهي لوگوں کے دلوں ميں يه خيال پيدا هوچکا هے ' جبکه نواميس طبيعة سے انسان کے جهل اور عدم ارتقاء فکري کا يه حال تها که وه هر اثر طبيعي کے ليے ايک علحده خدا مانتا تها ' اور اسطرح اسکے هزارها خود ساختـه معبود تهے ' جنکے هياکل و معابد ميں اسکا سر نياز خم اور دست دعا بلند هوتا تها !

* * *

حيوان اور انسان ' دونوں ايک هي شے کو ديکهتے هيں - وه شے اگر حيوان کيليے ضرورت کي هوتي هے اور اسکو اسوقت اس شے کي حاجت بهي هوتي هے تو وه رکتا هے اور اس سے متمتع هوتا هے ' ورنه ايک غلط انداز نظر ڈالتا هوا گذر جاتا هے -

ليکن انسان بهرحال رکتا هے اور سوچتا هے که يه کيا هے ؟ کہاں سے آئي ؟ کيوں کر آئي ؟ وغيره وغيره -

يهي شے هے جسکو " تجسس و تفحص " کهتے هيں ' اور يهي انسان کے تمام علوم و معارف کا سرچشمه ' اور اسکے مساعي و مجاهدات فکريه کا محرک اصلي هے اور اسي ليے قرآن کريم نے جا بجا تدبر و تفکر پر زور ديا هے -

ليکن يه کيسي عجيب بات هے که اس تجسس کے عمل کا آغاز زمين اور اسکے قرب و جوار کي اشياء کے بدلے سب سے پہلے آسمان سے هوتا هے ؟

تم نے ديکها هوگا که بچے جب پوري طرح بولنے لگتے هيں اور اپني ماں کي آغوش ميں شب کو صحن ميں بيٹهتے هيں ' تو کون و ما في الکون کے متعلق انکے سوالات کا آغاز آسمان اور ستاروں هي سے هوتا هے - وه پوچهتے هيں که " آسمان کيا هے " ؟ کيا ستارے اسميں جڑے هوے هيں ؟ چاند بهي جڑا هے ؟ چاند کيا چلتا هے ؟ کيا اسکے بهي هماري طرح پانوں هيں ؟

اسکے مقابله ميں آب و آتش ' خاک و باد ' اشجار و اثمار ' حيوانات و جمادات ' يعني جو چيزيں زمين کے متعلق هيں ' انکي نسبت سوال کي نوبت بمشکل سن شعور تک پہنچنے کے بعد آتي هوگي -

نوع کا دماغ بالکل افراد کے دماغ کے مشابه هوتا هے - پس جسطرح که افراد کے دماغ پہلے سماء و ما في السماء کي تحقيق کي طرف متوجه هوتے هيں ' اسيطرح غالباً نوع کا دماغ بهي سب سے پہلے سماء و ما في السماء کي طرف متوجه هوا -

وجه تقدم خواه صرف يهي هو ' يا اسکے علاوه اور اسباب بهي هوں ' مگر تاريخ علوم کا يه ايک مسلمه مسئله هے که انسان کا قديم ترين سرمايۂ علمي آسمان هي کے متعلق هے -

* * *

دنيا کے قديم ترين لوا برداران علم هندوستاني ' مصري ' اور کلداني هيں اور تاريخ علوم کا يه ايک اهم مبحث رها هے که انميں سے شرف اوليت کا حقدار کون هے ؟

اس بحث کا نه تو يه موقع هے اور نه ضرورت هے اسليے هم اسکو قلم انداز کرتے هيں - شرف اوليت خواه کسي کو حاصل هو مگر تينوں قوموں ميں علوم فلکيه نهايت ترقي کرچکے تهے - انکے جانشين يوناني هوے - يونانيوں ميں بهي علوم فلکيه کي گرم بازاري رهي -

ان تمام امم پيشين نے علوم فلکيه کي بيحد خدمت کي اور بعض مسائل تو ايسے دريافت کيے که اگر آج با اين همه تقدم علوم و توسع ذرائع اکتشاف ' وه مسائل دريافت هوتے ' تو علمي دنيا صداهاے تحسين و آفرين سے گونج اٹهتي -

ان اسلاف کے دريافت کرده بعض قواعد ايسے هيں جن سے گو اسوقت کسي وجه خاص سے صحيح نتائج نه نکالے جاسکيں ' مگر وه قواعد بجاے خود بالکل صحيح اور بهترين قواعد هيں ' اور آج همارے بہت سے مسائل کا مبني و اساس -

مثلاً زمين ' آفتاب ' اور ماهتاب کو لو - زمين سے يه دونوں ستارے بہت دور هيں مگر ان دونوں کے بعد ميں کيا نسبت هے ؟ ارسترافس نے آج سے دو هزار دو سو برس پہلے قياس سے کہا تها کـه يـه نسبت انيس اور ايک کي هے - يعني چاند زمين سے جسقدر دور هے ' سورج اس سے ۱۹ گونه زياده دور هے - هرچند کـه ارسترخس کا يـه قياس صحيح نهيں ' آفتاب و ماهتاب کے بعد ميں اس سے کہيں زياده نسبت هے ' مگر با اين همه جس قاعده کي بنا پر اس نے يـه نتيجـه نکالا تها ' وه قاعده بالکل صحيح اور اسدرجه دقيق و غامض هے که اس زمانه کے فلکيين ميں سے عوام ايک طرف ' خواص کا ذهن بهي شايد وهاں تک نه پہنچتا -

* * *

تمام علوم کي طرح علم الفلک پر بهي تقدم و تاخر ' اور ترقي تنزل کے مختلف دور گزر رهے هيں - ايک زمانه وه تها که اوج

جنمیں سے ہر ایک وصف بجاے خود کسي انسان کے شرف و امتیاز کیلیے بہترین وسیلہ ہو سکتا ہے - ان سب پر مستزاد یہ کہ وہ بہ حیثیت ایک مصنفہ و اہل قلم کے بہي جلوہ افروز ہیں ' اور مسلسل تین مفید و دلچسپ کتابیں انکي تالیفات میں سے چہپ کر شایع ہو چکي ہیں -

ہر کام کي قیمت اسکے عوارض و اضافي حالات کي نسبت سے قرار دي جاتي ہے - اگر ایک فقیر علم ' مدرسۂ و خانقاہ کے حجرے میں بیٹھکر ' دنیا کے تمام تفکرات و ترددات سے قطع تعلق کرکے ' تصنیف و تالیف میں مصروف ہے تو اسکے اشغال علمیہ کے نتائج جسقدر بہي اعلی و اکمل ہوں ' ہونے ہي چاہئیں - و لکل فن رجال -

لیکن ایک فرماں رواے ریاست لاکہوں مخلوقات الہي کي نگراني و خدمت گذاري اور ایک پورے خطۂ ارضي کے نظم و ادارہ کے ساتھہ اگر ایک صفحہ بہي تالیف کرکے پیش کردے ' تو ہزار درجہ اس سے کہیں زیادہ موجب استحسان و شرف و احترام ہے !

میں ریاست بہوپال کي خدمات دیني و قومي کا تذکرہ نہیں کرونگا ' کیونکہ یہ امر اب اس درجہ واضح و آشکارا ہے کہ محتاج تفصیل نہیں - ہر شخص جو موجودہ قومي و دیني وعلمي کاموں کے حالات سنتا رہتا ہے ' اس سے بے خبر نہیں ہے کہ اس ایک ہي آفتاب جود و سخا کي روشني کس کس گوشے کو منور نہیں کر رہي ؟

رشک آیدم بہ روشني دیدہ ہاے خلق
دانستہ ام کہ از اثر گرد راہ کیست ؟

حق یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کي یہ ایک بہت بڑي بخشش توفیق ہے جو فرمانرواے بہوپال کو مرحمت ہوئي ہے - دولت و قوت ایک امانت الہي ہے ' جو صرف اسلیے ہے تاکہ ایک خادم و امانت دار کي طرح اسکي نگراني کي جاے ' اور اسکو بندگان الہي کي خدمت اور مرضات الہیہ کي راہ میں خرچ کیا جاے ' اور جس خوش طالع کو امارت و ریاست کے ساتھہ اسکے استعمال صحیح کي بہي قابلیت عطا ہو ' اس سے بڑھکر اس آسمان کے نیچے کوئي خوش بخت نہیں - زاہدان شب زندہ دار جو صائم الدہر اور دائم نوافل گذار ہوں ' مجاہدین في سبیل اللہ جو اپنے نفوس کو حفظ کلمۂ حق و صداقت کي راہ میں قربان کریں ' علماء شریعت اور صوفیاء طریقت ' جو اپني خدمات علم و تفقہ اور ارشاد و ہدایت سے خلق اللہ کو سعادت اندوز فرمائیں ' یہ سب کے سب بہي اُن مدارج عالیہ اور فضائل الہیہ سے محروم ہیں ' جو اُس خوش نصیب کو حاصل ہونگے -

پس اصل یہ ہے کہ اگر حق تعالے نے سرکار عالیہ کو خدمت ملک و ملت کي توفیق مرحمت فرمائي ہے ' تو اسکے لیے قوم کو جتنا انکا شکرگذار ہونا چاہیے ' اُس سے کہیں زیادہ خود انکو اللہ کا شکرگذار ہونا چاہیے ' اور انسان کو چاہیے کہ انسانوں کي مدح کم کرے پر خداے قدوس کي حمد و ثنا زیادہ بجا لاے -

ولئن شکرتم لازیدنکم ' ولئن کفرتم ' ان عذابي لشدید -

تمام ملک انکي سچي مدح سے گونج رہا ہے ' مگر میں مدح مزید کي جگہ یہ عرض کرونگا کہ وہ اور زیادہ شکر نعمت بجا لائیں ' اور سعي فرمائیں کہ اس سے بہي زیادہ کار ہاے خیر انکي ذات شاہانہ سے تعمیر و رواق پالیں - وقت ہے کہ انکي توجہ عالي کسي عظیم الشان دیني خدمت کي طرف مبذول ہو کہ ملت بیضاء اپني غربت اولی میں مبتلا ہوگئي ہے ' اور ایسے افراد عالیہ کي ازبس محتاج ہے -

بہرحال سردست مقصود حضور عالیہ کي تصنیفات ہیں ' جن میں سب سے پہلے ضخیم و مطول خود نوشتہ سوانح عمري یا تزک سلطاني ہے ' اور دو تازہ مطبوعات تربیت اطفال اور حفظان صحت کے متعلق ہیں -

اردو علم ادب اپنے صف مصنفین میں ایک ایسے وجود گرامي کي موجودگي پر جسقدر شادماں و نشاط کار ہو ' کم ہے - سوانح عمري کے مطالعہ کا ابتک مجہے موقعہ نہیں ملا - سردست آخري رسائل کے متعلق آیندہ نمبر میں کچھہ عرض کرونگا :

ولو کان النساء کمن ذکرنا
لفضلت النساء علی الرجال !

بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۴

قیمت ایک روپیہ نامي پریس - کانپور

جناب منشي رحمت اللہ صاحب رعد کے نامي پریس اور انکي خوشنما و دلچسپ تقویم نے اپني صوري و معنوي خوبیوں کے لحاظ سے جو شہرت تمام ملک بلکہ بیرون ہند تک میں حاصل کرلي ہے ' وہ محتاج بیان نہیں -

ہر سال ملک کو انکي تقویم کا انتظار ہوتا ہے ' انہوں نے سنگي طباعۃ کے جو نمونے اپني مطبوعات علي الخصوص سالانہ تقویم کي رنگین تصاویر اور مطلا و مذہب مینا کاري میں دکہلاے ہیں ' وہ انکي طبع صنیع اور کمال فن پر گواہي دیتے ہیں -

نئے سال کي جنتري بہي مرتب ہوکر شائع ہوگئي ہے - افسوس ہے کہ باوجود خاموش اور پرسکون زندگي کے وہ مسجد کانپور کے الم ناک حوادث سے محفوظ نہ رہسکے ' اور اسکي پریشانیوں کي وجہ سے تقویم کي ترتیب و اشاعت میں دیر ہوگئي -

سال تمام کا سب سے بڑا حادثہ مسجد مچھلي بازار کانپور کا واقعہ تھا اسلیے ابتدا میں اسکي تصویر دي ہے - معمولي تقویمي جداول و مطالب کے حسب معمول تاریخي حصہ علاوہ تاریخ افغانستان کا باتصویر ہے - مصوري و نقاشي کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون درج کیا ہے اور انگریزي کے با تصویر جغرافي نقشوں کے اصول پر تمام قطعات ارض کے نقشے بہي دیے ہیں ' جنمیں اُن ممالک کي مشہور بحري و ارضي پیداوار ' عمارتیں ' بحور و انہار اور خصوصیات ملکي دکہلاے گئے ہیں جو نہایت دلچسپ ہیں -

نمایش دستکاري خواتین ہند

اعـــلان

نمایش مندرجہ عنوان جسکا انعقاد ۱۶ مارچ سے ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع تک علیا حضرت دام اقبالہا نے منظور فرمایا تھا - وہ اب بوجہ قربت زمانہ دور فصل بجاے تواریخ مذکورہ کے یکم مارچ سے دہم مارچ سنہ صدر تک منعقد ہوگي بغرض اگاہي ہر خاص و عام اس نظر سے کہ نمایش مذکورہ نمایش اسپان کے ساتھہ ساتھہ منعقد ہو اطلاع دیجاتي ہے - فقط -

حسب الحکم فرمان رواے بہوپال

اودہ نراین - بسریا

چیف سیکریٹري فرمان رواے بہوپال

ـے هر رخ کا عکس ان آلات تصـویر پر پڑتا رهے ' اسطرح بغیر رصد گاهوں میں بیٹھنے کي زحمت گوارا کیے وہ تمام باتیں معلوم هو جاتي هیں جو کئي کئي دن تـک بیٹھنے کے بعد معلوم هوتي تهیں - یه آلات تصویر ستاروں کي هر نقل و حرکت کي تصویر لیلیتے هیں - گویا اب یہي آلات تصویر ان علماء راصدین کي قائم مقامي کرتے هیں جو رصد گاهوں میں لیل و نهار مراقب رها کرتے تھے !

اس طریقه سے علاوہ اقتصاد وقت و محنت کے ایک بڑا فائدہ یه هوا که ستارہ خواہ کتني هي دور هو' اسکا نور چاهے جسقدر هي کم هو ' اور حرکت و تغیر خواہ کتني هي خفیف هو ' مگـر لوح تصویر پر هر نقل و حرکت پوري پوري آ جاتي هے اور وہ دقیق و تاریک چیزیں جو آنکھه کے دیست رس سے باهر تهیں اور اسلیے رهجاتي تهیں ' اب کسي طرح نہیں رهسکتیں !

* * *

فن آلات سازي کي ترقي نے وہ وہ محیر العقول کرشمے دکھاے هیں که اگر آج سے چند صدیاں پہلے یه آلات هوتے تو صاحب آلات ساحر یا شعبدہ باز سمجھا جاتا - اگر آج سو برس پہلے کے لوگ زندہ هو جائیں اور دنیا کے موجودہ حالات دیکھیں ' تو غالباً اپنے آپ کو عالم خواب یا کسي طلسم کدہ میں سمجھیں' کیونکه آج اسرار و نوامیس طبیعت کے انکشاف اور آلات کي ترقي سے جو حیرت انگیز کام انجام پا رهے هیں ' ان تـک اسلاف کا وہ مخیله بھي نه پهنچا تھا ' جو ساحروں اور اجنه کي هوش ربا داستانیں تصنیف کیا کرتا تھا -

ترقي آلات کي ایک مثال وہ آله هے ' جس کو رنـگ نما (Spectrascope) (۱) کہتے هیں - اس آله سے نور کے مختلف رنگ جدا دیے جاتے اور ان رنگوں کے امتحان و اختبار سے اس جسم منور کے مادہ کا سراغ لگایا جاتا هے - مثلاً ایک جسم منور مسي هے ' تو اسکے نور کي تحلیل سے سبز خطوط پیدا هونگے ' یا اگر زنگ کا هے تو نیلگوں خطوط پیدا هونگے - وقس علي ذلک -

اس آله " رنگ نما " سے یه بھي معلوم هو جاتا هے که اس جسم منور کا قوام جامد هے یا کوئي گیس ؟ اور آیا وہ کسي گیس کے لفافه میں ملفوف هے یا نہیں ؟

* * *

جسطرح توپ کي سیٹي سے اسکے قرب و بعد اور سمت کا اندازہ هو جاتا هے ' اسیطرح اجرام سماویه کے نور سے انکي سمت و سرعت رفتار کا بھي علم هو جاتا هے - صرف شعاعوں یا انکے عکس کو دیکھکے علماء فلک معلوم کرلیتے هیں که یه ستارہ آ رها هے یا جا رها هے ' اور نیز یه که اسکي رفتار سریع هے یا بطي ؟ غرضکه اجرام سماویه کے متعلق هماري معلومات کا ایک بڑا ذریعه انکا نور هے - صرف ایک نور سے هم انکے مادۂ قوام' سمت رفتار' اور سرعت و بطي سیر کو معلوم کرلیتے هیں - لیکن اس آله " رنگ نما " سے استفادہ آسان نہیں ' کیونکه اس سے صرف خطوط نظر آتے هیں ' اور ان خطوط سے عناصر کا اندازہ کیا جاتا هے - بعض عنصر مثلاً لوهے سے متعدد اور مختلف اللون خطوط پیدا هوتے هیں - مگر چاندي کے خطوط اس سے مختلف اور سونے کے ان دونوں سے متبائن هوتے هیں - پس اصلي نقطه کار اس امر کي تمیز هے که کون خط کس عنصر کے سبب سے پیدا هوا هے ؟ اور آیا یه متعدد خطوط کسي ایک عنصر کا نتیجه هیں یا چند عناصر کے ' اور وہ عناصر کون کون هیں ؟

اسکے لیے ضرورت هے که راصد (رصد گاہ سے مطالعۂ فلک کرنے والا) تجربه کار' دقیق التمیز' اور صادق التخمین هو -

اس آله " رنگ نما " کے استعمال سے معلوم هوا هے که ستارہ شعري' جو هم سے کئي ملین پر هے' في ثانیه ۲۹ میل کے حساب سے هم سے دور هوتا هے' ڈیڑهه دن تـک یہي حالت رهتي هے' اسکے بعد اسي طرح رفتار سے وہ قریب هونا شروع هوتا هے -

علماء فلک نے پچاس ملین تصویریں ایسے ستاروںکي لي هیں جو مختلف مجامع میں منقسم هیں ' خود مجامع کي بھي دو قسمیں هیں - آله " رنگ نما " سے معلوم هوتا هے که ان دونوں قسموں کي سمتیں بالکل مقابل و محاذي هیں -

* * *

یه بھي دریافت هوا هے که همارا نظام شمسي یعني آفتاب مع اپنے تمام سیاروں کے ۱۳ میل في ثانیه کے حساب سے سماک رامح کي طرف بڑهرها هے ' اور جسطرح همارا نظام سماک رامح سے ملنے کے لیے اسکي طرف جا رها هے ' اسیطـرح خود سمـاک رامح بھي همارے نظام شمسي کي طرف بسرعت تمام آ رها هے -

قدیم علم الفلـک میں صرف ایک آفتاب مانا جاتا تھا ' مگر موجودہ علمـاء نے جـدیـد آلات رصـدیه کي مـدد سے ایک هزار ملین آفتاب دریافت کیے هیں - یه تمام آفتاب مع اپنے سیارات کے اس فضاے بسیط میں گردش کرتے رهتے هیں - جب کبھي دو آفتابوں میں تجاذب هوتا هے اور وہ قریب آ جاتے هیں تو انکي رفتار ۴ سو میل في ثانیه هوجاتي هے - اس حساب سے وہ ایک گھنٹه سے کم میں مقابل بھي هو جاتے هیں اور جدا بھي هو جاتے هیں -

آفتابوں کي کثرت ' انکي گردش ' اور تجاذب و تقارب کے وقت انکي سرعت رفـتار کي بنا پر علماء فلک کا خیال هے که دو آفتاب خواہ کتنے هي دور هوں' مگر انکا تصادم هر وقت ممکن هے - اور ظاهر هے که جسوقت دو ایسے آفتابوں میں جو ۴ سو میل في ثانیه کے حساب سے چل رهے هوں ' تصادم هوگا تو کیسي قیامت برپا هوگي !

* * *

یه هیں ان صدها غرائب افلاک میں سے چند عجائب' جو جدید علم الفلک نے همیں بتائے - پس اگر علم الفلک اپنے قدیمي مرکز پر رهتا تو یه تمام حقایق اسیطرح همیشه مستور و مخفي رهتے جسطرح که اس دور جدید سے پہلے تک رهے -

هم نے جو کچھه لکھا هے دراصل جدید علم الفلک کے بحر ذخار میں ایک قطرہ سے بھي کم هے - انشاء الله آیندہ بشرط فرصت کسیقدر تفصیل سے لکھینگے اور " هئیۃ جدیدۂ و قران " کا موضوع تو ابھي بالکل باقي هے -

(۱) یه نام دو لفظوں سے مرکب هے - ایک اسپیکٹرا اور دوسرا اسکوپ - اسپیکٹرا جمع هے اسپیکٹرم کي جو ایک لاطیني نژاد کلمه هے - اسپیکٹرم کے لغوي معني هیں وہ مختلف رنـگ جو آنکھیں بند کرنے کے بعد نظر آتے هیں - مگر اصطلاح میں نور کے ان رنگوں کو کہتے هیں ' جو ایک مثلث آله کے ذریعـه سے ' جسے (Priam) کہتے هیں جدا کرکے اس طرح دکھائے جاتے هیں' گویا وہ کسي جالي پر پھیلا دیے گئے هیں - اسکوپ کے معني هیں " نما " - پس اسپیکٹرا سکوپ کے لفظي معني هوے " الوان نور نما " اور یہي اس آله کي تعریف هے -

لیکن " الوان نور نما " کي ترکیب طویل و ثقیل تھي - اگر نور حذف کردیا جائے اور الوان کو رنـگ سے بدلدیا جائے تو یه " رنـگ نما " هوسکتا هے - یه ترکیب سهل و سہل هے اور بآساني زبانوں پر جاري هوسکتي هے - اسي لیے میں نے صرف رنگ نما کو اختیار کیا - البته اس صورت میں معني لغوي معني اصطلاحي سے کسیقدر عام هونگے مگر تداول و استعمال سے اس نقص کي تلافي هوجائیگي اور تهوڑے عرصے کے بعد " رنگ نما " سے بھي اسیطرح خاص آله متبادر هونے لگیگا ' جسطرح که آج خورد بین ' دوربین' مرغ باد نما ' وغیرہ سے خاص خاص آلات هي متبادر هوتے هیں (تفصیل کے لیے دیکھو مقاله مصطلحات علوم مندرجه الهلال جلد ۳ - نمبر ۱۶) منه -

ترقي پر تها - نئے ستاروں کے اکتشاف ' مقدار رفتار ' سمت رفتار ' ایام طلوع و غروب وغیرہ وغیرہ مسائل کي تحقیقات سے اسکے سرمایہ میں اضافـہ ہوتا رہتا تها - پهر وہ زمانـہ آیا کـہ تنزل شروع ہوا ' یہاں تک کـہ بالاخر رفتار ترقي جمود و سکون سے بدلگئي - اسوقت کے علم الفلک کا سرمایہ صرف اسلاف کے آراء و افکار تھے -

یہي حالت رهي یہاں تک کہ گلیلیو ایطالي (Galiles) پیدا ہوا - گلیلیو نے اس جمود کو حرکت سے بدلا اور اس انقلاب عظیم کي داغ بیل ڈالي جو هم اسوقت دیکهہ رہے هیں -

* * *

دراصل اس انقلاب کا سبب وہ چهوٹي سي دوربین تهي جو اس نے سنہ ۱۶۰۹ ع میں بنائي تهي -

اس دوربین سے اس نے ستاروں کے دیکهنے میں مدد لي - اس تجربـہ میں جب اسکو کامیابي ہوئي تو اسي اصول پر اس نے ایک بڑي دوربین بنائي - اس بڑي دوربین کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ مشتري کے گرد گردش کرنے والے چاند نظر آگئے -

گلیلیو کي دوربین ایک خاص حد تـک بڑهائي جا سکتي تهي - پس اگر آلات رصدیہ کي ترقي اس دوربین تـک آکے رک جاتي ' تو یقیناً یہ انقـلاب اســقدر عظمت و وسعت اختیار نہ کر سکتا -

لیکن بند ٹوٹ چکا تها اور عرصہ کے رکے ہوے پاني میں حرکت شروع ہوگئي تهي ' یہ قاعدہ ہے کہ جب کسي جمود طویل کے بعد حرکت شروع ہوتي ہے تو پهر بغیـر کسي شدید امتداد کے وہ نہیں رک سکتي - چند هي سال گزرے تھے کہ اسي اصول پر بلور سے دوربینیں بنائي گئیں جو بہت زیادہ بڑهائي جا سکتي تهیں ' چنانچہ اسي زمانہ میں هرشل نے اتني بڑي دوربین بنائي ' جسکا چونگا ۴۰ قدم (فیٹ) لمبا تها - اس دوربین سے اس نے وہ ستارے دیکھے ' جو گو حجم میں آفتاب سے بہت زیادہ بڑے هیں مگر با این همہ بعد مسافت کي وجہ سے کروروں سال میں انکي روشني هم تـک پہنچتي ہے - یہ یاد رکهنا چاهیے کہ نور کي رفتار في ثانیہ (سکنڈ) دو لاکهہ میل ہے -

* * *

دوربین کي اس غیر معمولي ترقي نے اکتشافات کا دروازہ کهولدیا ' اور ایسے ایسے عجیب و غریب حقائق هئیۃ بے نقاب ہوے ' جنکا وہم و گمان بهي قدما کو نہ تها -

تم نے بارها تاروں بهري رات میں چهوٹے چهوٹے صدها ستارے بکهرے ہوے دیکهے ہونگے ' مگر شاید کبهي تمهیں انکي اصلي حقیقـت کا وہم بهي نہ ہوا ہوگا ؟

یہ ترقي یافتہ دوربینیں بتاتي هیں کہ یہ ستارے جو همیں اسقدر صغیر الحجم مثل نقطے کے نظر آتے هیں ' دراصل همارے آفتاب کي طرح بڑے بڑے آفتاب هیں - انمیں سے بعض ایک هیں اور بعض دو کا مجموعہ - - انکے رنـگ اور رنـگ کي طرح انکا مادہ قوام یا مایہ خمیر بهي مختلف ہے - بعض کا قوام گیس سے ہے اور بعض چهوٹے چهوٹے ذرات سے مرکب هیں -

اسیطرح ایک ستارہ ہے جسے عرب " غول " کہتے هیں - اس ستارہ کي یہ حالت ہے کہ کبهي کبهي اسقدر ماند پڑجاتا ہے کہ بمشکل نظر آتا ہے - عنترہ عبسي ایک مشہور شہسوار اور نبرد آزما عربي شاعر ہے - وہ کہتا ہے :

والغـول بین یدي یظهـر تـارة
ویکاد یخفي مثل ضوء المشعل

ترجمہ — اور ستارہ غول کبهي تو اسقدر پر نور ہوتا ہے کہ خوب ظاہر و واضح نظر آتا ہے ' اور کبهي اسقدر ماند ہوجاتا ہے کہ مشعل کي روشني کي طرح معلوم ہوتا ہے کہ چهپ جانے کو ہے -

اس تغیر ظلمت و نور کے اسباب پہلے غیر معلوم تھے مگر اب تحقیق ہوگئے هیں - اصل یہ ہے کہ جسطرح هماري زمین کے گرد چاند گردش کرتا ہے ' اسي طرح اس ستارے کے گرد بهي ایک اور ستارہ گردش کرتا ہے - یہ دوسرا ستارہ خود روشن نہیں ہے بلکہ تاریک ہے - اسلیے جب وہ گردش کرتے کرتے غول کے اس حصے کے سامنے آجاتا ہے جو هماري زمین کے بالمقابل ہے تو غول کا نور کم ہوجاتا ہے اور هماري نظر سے قریبـاً مخفي و مستور ہوجاتا ہے - پهر یہ دوسرا ستارہ جسقدر هٹتا جاتا ہے ' اتنا هي غول بهي نظر آتا جاتا ہے ' یہاں تـک کہ بالکل درخشاں اور جگمگاتا ہوا نمایاں ہو جاتا ہے -

ستارہ " قطب " دراصل چار ستاروں کا مجموعہ ہے ' انمیں سے تین تو نہایت درخشاں هیں اور ایک کسیقدر کم روشن ہے -

" رجل الجبـار " دراصل دو آفتـاب هیں - اسمیں سے ایک سفید اور ایک نیلگوں ہے -

* * *

تم نے دیکها ہوگا کہ شب کو چمکتے ہوے تاروں میں چند ستاروں کے گچهے یا جهرمٹ نظر آتے هیں - موجودہ تحقیق یـہ ہے کہ اس قسم کے ستارے کم از کم ایک لاکهہ ۴۰ ہزار هیں - بلکہ اغلب یہ ہے کہ تمام ستاروں میں سے ایک ثلث اسیطرح مزدوج هیں -

جسطـرح همارا عالـم شمسي ہے ' اسیطـرح ان نجوم مزدوجہ کے بهي عوالم شمسیہ هیں - بالفاظ واضح تر جسطرح همارے عالم میں ایک آفتاب ہے - وہ اپني جگہ پر ساکن ہے ' اسکے گرد تمام دوسرے ستارے گردش کر رہے هیں ' اسیطرح ان نجوم مزدوجہ میں بهي ایک ستارہ مثل مرکز کے اپني جگہ پر قائم ہے اور باقي ستارے اسکے گرد پهر رہے هیں - البتہ همارے عالم اور ان ستاروں کے عوالم میں فرق یہ ہے کہ همارے عالم کے ستاروں کے حجم میں باهم بہت فرق ہے - مثلا همارا آفتاب مشتري سے ۱۰۴۷ گونہ بڑا ہے ' اور اپنے تمام سیارات و اقمار سے ۷۴۶ گونہ - مگر ان نجوم مزدوجہ کے عالموں میں شاید اسقدر تفاوت نہیں ' وهاں بڑے سے بڑا ستارہ چهوٹے سے چهوٹے ستارے سے چارگونہ بڑا ہے -

بعض علماء کہتے هیں کہ اغلب یہ ہے کہ ان ستاروں میں سے هر ستارہ همارے آفتاب کي مانند ہے ' یعني اتنا هي یا اس سے زیادہ بڑا ہے ' اور اسکے گرد دیگر سیارات گردش کرتے هیں - اس خیال کا جزء اول یعني کبر حجم تو ایک غیر مختلف فیـہ مسئلہ ہے - البتہ دوسرا جزء یعني اسکے گرد ستاروں کي گردش البتہ ایک حد تک محل نظر ہے - کیونکہ اسکے ثبوت کي کوئي دلیل نہیں ' اور برعکس اسکي نفي کي تائید میں دلائل ملتے هیں -

* * *

پہلے رصد کا قاعدہ یہ تها کہ رصد گاہ میں بیٹهکے آسمان کي طرف دیکهتے رہتے تھے - ظاہر ہے کہ یہ طریقہ کسقدر وقت ضائع کرنے والا اور موجب تعب و دقت تها ' مگر اختراعات کي کثرت اور آلات و ادوات کے توفر نے جہاں اور بہت سي انساني مصائب کو کم کیا ' وهاں اس علمي مصیبت کو بهي آسان کر دیا -

علماء نے رصد گاهوں میں بیٹهنا کم کر دیا ' اسکے بدلے دوربینوں کو اسطرح رکها کہ وہ ستاروں کے ساتهہ ساتهہ گهومتي جائیں - پهر ان دوربینوں سے آلات تصویر کو اسطرح ملا دیا کہ وہ بهي دوربینوں کے ساتهہ ساتهہ گهومتے رهیں ' اور اجرام سماویہ

اور بے معني خيالات شيــعيان اثنا عشري کے مقابل ميں حجت پــکڑنا آپ هي ايسے عــقلمند آدمي کا کام هوسکتا هے - آپ کو معلوم هے که شيــعيان اثنا عشري دين کو عين عقل اور عقل کو عين دين سمجهتے هيں ' اور سوا عــقل کے کسي دوسري شے کو اپنے اوپر حجت نهيں گردانتے ' با اين همه ان کي کثرت کا يه حال که ايک بڑا حصه معمورة ارض کا مجموع من حيث المجموع ان کے افراد سے آباد و معمور هے ' اور به افضال ازدي يهي گــروه صاحب ملــک و قوت و سطوت و شوکــت هيں - نه صرف ممالــک اسلامي ميں بلکه هر بر اعظم ميں حتے که يورپ ميں بهي - کيا آپ کو خبر نهيں که قسطنطنيه اور البانيا ميں بالخصوص لوگ بيحد مائل به تشيع هيں (مــلاحظه هو سفر نامــه آنريبل خواجه غلام الثقلين) اور روز افزوں تعداد شيعه مذهب اختيار کر رهي هے ؟ کيا يه شيعه تبريه يا صالحيه يا سليمانيه هيں ؟ يه فرقے اب سے صدها سال پيشتر فنا هوچکے -

آگے چاکر نهج البلاغة جلد ۲ - ۷ کی عبارت کا حواله ديتے هيں - اس حواله کو ديکهکر مجهے سخت تعجب آميز هنسي آئي کيونکه بظاهر مجهے آپ ايک ايسے شخص معلوم هوتے هيں جو برخلاف علماے اهل خلاف کے بظاهر شيعوں کي کبهي کبهي کچهه مختصرات ديکهه ليا کرتے هيں - چونکه بعض اوقات اجلاء بديهيات کي طرف بهي توجه دلانے کي ضرورت هوتي هے اس غرض سے عرض کرتا هوں که مهربان من ! آپ کو معلوم هونا چاهيے کــه نهج البلاغة شيعوں کے کتب اربعه ميں داخل نهيں هے بلکه وه ايک ادب کي کتاب هے ' جو بطور بياض شريف رضي عليه الرحمة نے بلحاظ اپنے مذاق ادب و عربيت کے جناب امير عليه السلام کے چند خطب و خطوط و کلمات حکمت و سياسيات سے منتخب فرما کر جمع فرمائي تهي - يهي وجه هے که اکثر مقامات پر مبتدا محذوف هے ' صرف خبر سے انتخاب شروع هوا هے ' اور نيز يهي سبب هے که اسناد اس ميں محذوف هے ' کيونکه وه کوئي حديث کي کتاب نهيں هے بلکه علم ادب کي ' اسي وجه سے وه اکثر ان خطوط کو بهي نقل فرما ديتے هيں جو بطريق اهل سنت انهيں پهونچے تهے - اسي قبيل سے يه فقره معلومه بهي هے جسے آپنے به کمال فخر و مباهات نهج البلاغة سے نقل فرمايا هے - مکرم بنده ! يه فقرات ايک خط کے هيں جو جناب امير عليه السلام نے معاويه کو لکها تها ' اور اس ميں مسلمات قوم کے موافق الزامي حجت معاويه اور اسکے اتباع پر اپنے خليفه برحق هونے کي قائم فرمائي هے نه که تحقيقي - معاذ الله حضرت کي شان ول فلاسفه اسلام هونے کي حيثيت سے نهيں زياده اس سے اجل ارفع تهي که وه اسے تحقيقي جواب خيال فرما سکيں - نعــوذ بالله فرض محال اگر ايسا هوتا تو سب سے پہلے ميں انکي امامت و خلافت سے دست بردار هوجاتا -

يه خيال صرف ميرا هي نهيں هے بلکه ابن ابي الحديد معتزلي جيسے مشهور فيلسوف و متکلم و مورخ شارح نهج البلاغة کا بهي هے - حسن اتفاق ديکهيے که يهي خط بعينسه نصر ابن مزاحــم منــقري تيمي نے کتاب القصص ميں اپني ذاتي سند سے نقل کيا هے جسکے رجال سب مشاهير محدثين اهل سنت هيں اور کوئي بهي شيعه نهيں هے ' نه خود نصر ابن مزاحم هي شيعه هے ' اور ابن حبان شديد النعنت ' امام جرح و التعديل ' دشمن اهل بيت اطهار عليهم السلام نے اسے اپني کتاب الثقات ميں درج کر ديا هے -

آگے چل کر آپ خلافت کو فروع دين سے قرار دے کر اسکے فروعي ثابت کرنے کے بمقابل شيعوں کے درپے هوے هيں ' گويا که آپ شيعوں پر الزامي حجت قائم کرنا چاهتے هيں - اس مقام پر مجهے پيشتر سے زياده هنسي آئي مقام انصاف هے - اگر اتفاقا خلافت آپکے نزديک فروع دين سے هے تو پهر آجتــک يه نزاع شيعه و سني کي کيوں منجر به دشت و خون و تاخت و تاراج هورهي هے ؟ شيعوں سے قطع نظر فرمائيے کيونکه وه هرگز اسے فروع دين سے نهيں مانتے ' اور نه جب تــک حجيت عقل کے قائل هيں هرگز مانينگے - وه اسے اصول دين بلکه دين کا جزو اهم و اقدم خيال کرتے هيں ' اور اسي بنياد پر ضرورت امام معصوم منصوص منصوب من الله کے قائل هيں اور اسي پر عقل نے انهيں مجبور کيا هے شيعوں کا عموما اور خاصة ميرا بضرورت عقل وهي خيال هے جو اقتساسي شاعر مجهه سے پيشتر مستنصر عباسي کے زمانه ميں فرما گيا هے :

ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

اس مقام پر يه ذکر کر دينا خالي از لطافت نه هوگا که يه آخري شعر اقتساسي کي ايک نظم کا هے جو اس نے اس موقع پر في البديهه مستنصر عباسي کے سامنے پڑهي تهي ' جب وه حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه کي زيارت کے واسطے مدائن ميں آيا تها ' اقتساسي شاعر اس کے همراه تها ' اسوقت مستنصر کو خيال جناب امير عليه السلام کے اس معجزه طي الارض کا گذرا جو نهايت مشهور هے که حضرت حسب خواهش حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه بوقت انتقال آن جناب کے في الفور بمعجزه طي الارض مدينه سے مدائن تشريف لائے ' جهاں حضرت سلمان حضرت عمر کي طرف سے گورنر مقرر تهے ' اور حضرت نے به نفس نفيس کل انتظام ان کي تجهيز و تکفين اپنے دست حق پرست سے فرمايا ' اور انهيں دفن فرما کر پهر اوسي شب کو قبل از نماز صبح مدينه ميں داخل هوگئے - يه خيال کر کے مستنصر نے طنزا اقتساسي سے کہا که يه بالکل غلات شيعه کي تراش معلوم هوتي هے - في الفور اقتساسي کهڑا هوگيا اور کهنے لگا :

انکــرت ليلــة اذ صار الــوصي الى
ارض المــدائــن لمــا ان لهــا طلبا
و غسل الطهــر سلمــاناً و عــاد الى
عراس يثرب والاصبــاح ما وجبــا
و قلت ذلك من قول الغــلاة وما
ذنب الغــلاة اذا لــم يوردو کــذبا
فاصف قبل رد الطــرف من سبــاء
بعرش بلقيس داني يخرق الحجبا
فانت في آصف لم تغل فيه بلى
في حيــدر انا غال ' ان ذا عجبــا
ان کان احمد خير المــرسلين فــذا
خير الوصيين او کل الحديث هبــا

خير يه تو ايک لطيفه بطور جمله معترضه درميان ميں آگيا - مقصود اس سے يه هے که امام منصوص منصوب من الله کا بعد نبي منصوب هونا اسي قدر بضرورت عقل معلوم هے جس قدر که نبي کا مبعوث برسالت هونا ' پس اگر نعوذ بالله تعالى آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے جناب امير عليه السلام پر نص جلي نهيں فرمائي هوتي تو هم کو قطعاً انکي نبوت سے انکار هوتا ' اور جس خدا نے انهيں منصوب و منصوص فرمانے کي پيغمبــر عليــه السلام کو تاکيدي هدايت نه فرمائي هوتي اسکي خدائي سے بضرورت عقل هم کو انکار کرنا پڑتا ' مگر يه سب فروض باطله هيں ' ورنه وهي عقل جس سے

مناظرہ

اتحاد شیعہ و اهل سنت

از جناب مولانا شیخ فدا حسین صاحب پروفیسر دینیات محمڈن کالج علی گڈہ

نصحت فلم افلح و غشوا فافلحوا
فاوردني نصحي بدار هوان
فان عشت لم انصح و ان مت فالعنوا
ذوی النصح من بعدي لكل لسان

قطعہ مذکورہ بالا کا مصداق اتم میری ذات ہے اور بس - میں نے اپنے مضمون منطبعہ الہلال بابت ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۳ میں کس قدر اهتمام بلیغ مذهبی مناظرات کے انسداد میں کیا تھا ' اور سني اور شیعوں کي فیما بین اتفاق و اتحاد قلبي نہ کہ ظاهري کي ضرورت ظاهر کي ' اور مخصوص اپنے فرقہ کو دعوت صلح و مصالحت دي - پھر کیا اسکا یہي نتیجہ تھا جو مولوي خادم حسین صاحب کے هاتھوں مجھے ملا ؟ اگر مولوي خادم حسین صاحب سنیوں کي آڑ پکڑ کر اور اپنے تئیں سني ظاهر کرکے میرے مضمون کا جواب نہ دیتے تو میں هرگز انکي تحریر کا جواب نہ دیتا - میں نے شیعہ سنیوں کے درمیان اتفاق کي دعوت دي تھي - قادیاني اور شیعوں کے درمیان نہیں ' مگر چونکہ انھوں نے اپنے تئیں سنیوں کے لباس میں جلوہ دیا ہے اس خیال سے کہ مبادا سادہ مزاج سنیوں کو انکي اس تحریر سے مزید نفرت و وحشت شیعوں کي طرف سے پیدا ہوجاے ' لامحالہ محض حسبة للہ اعلاء کلمة اللہ و احقاق حق کیلیے چند سطور لکھتا ہوں ' ورنہ بے نتیجہ قیل و قال و سوال و جواب مقصود نہیں -

مولوي صاحب نے اول میرے کل مضمون کا خلاصہ نہایت هي قابلیت کے ساتھہ تحریر فرمایا ہے - ازاں بعد اتفاق کو دیني و ملی میں تقسیم کیا ہے ' اور پھر دیني اتفاق کي تقسیم اصولي و فروعي میں کي ہے ' مگر حد و تعریف هر قسم کي بالکل محذوف اور پھر اصولي قسم اتفاق کو فریقین میں موجود بتایا ہے ' لیکن مجھے ان کي اس راے سے بالکل اختلاف ہے ' مشکل یہ ہے کہ اصولي اتفاق کي کچھہ تعریف نہیں لکھي ہے - المعني في بطن الشاعر کا حال ہے - رجما بالغیب کیا کہا جاے مگر تاهم اتنا ضرور عرض کرونگا کہ مولوي صاحب کے وسعت معرفت و اطلاع سے بہت بعید ہے کہ وہ اصولي اتفاق کو بین الفریقین موجود بتاتے هیں - توحید ' نبوت ' صفات ثبوتیہ و سلبیہ ' معاد و قرآن وغیرہ ' دیگر تفاصیل میں ضرور اختلاف اور سخت اختلاف ہے ' اگر مولوي صاحب نہیں واقف هیں تو سخت مقام افسوس ہے ' مگر با خبر حضرات علماء اهل سنت سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے -

رها فروعي اتفاق تو اسکا بھي یہي حال ہے کہ وہ ایک مجہول المعني لفظ ہے جس کي نہ تعریف ہے نہ حد ہے ' لیکن یہ جملہ سخت عجیب ہے کہ :

" با وجود علماء فریقین کي جانفشاں کوششوں کے الخ " -

معلوم نہیں وہ فروعي اتفاق کس شے کا نام ہے جس کے لیے اتني کوششیں کي گئیں اور وہ کون کون علماء فریقین تھے ' جنھوں نے معلوم نہیں اب یا کس زمانہ میں کیا کیا کوششیں فرمائي تھیں کہ باوجود ان کے پھر بھي بقول آپ کے سیلاب افتراق نہ رک سکا ؟

آگے چل کر ملي اور سیاسي اتفاق کے ذیل میں تحریر فرماتے هیں :

" کیا هی اچھا هو اگر هم فروعي اختلافات الخ "

سبحان اللہ جب آپ میري دعوت صلح بین الفریقین کي تحریر تک کو ٹھنڈے دل سے نہ دیکھہ سکے اور با وصف اس کے کہ اس میں کوئی شائبہ سخت کلامي یا دل آزاري یا مناظرہ مذهبي کا نہ تھا اس کے جواب میں خواہ مخواہ ایک دور از کار سخت دل آزار مذهبي مناظرہ کي بنیاد قائم کردي ' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر صلح هوتي بھي هو تو نہ هوسکے ' تو پھر یقولوں ما لا یفعلوں کا مصداق بننے سے کیا فائدہ ' اور اس قدر وقت عزیز فضول مذهبي چھیڑ چھاڑ میں ضائع کرنے سے کیا حاصل ؟

آگے چل کر آپ مشهد مقدس و علماء تبریز کي شهادت کا ذکر فرماتے هوے لکھتے هیں کہ " علماء نجف نے ایک فرمان واجب الاذعان الخ "

از براے خدا انصافاً فرمائیے کہ اگر علماء نجف نے کوئي ایسا فرمان واجب الاذعان جاري فرمایا اور بفرض محال اس کا کچھہ اثر نہ هوا تو انھوں نے کیا برا کیا ؟ میں نے بھي دعوت اتحاد کي تھي - قبل اس کے کہ کسي شیعہ کے طرف سے کوئي آواز اتفاق یا اختلاف کي بلند هو ' آپ هي نے سب سے پہلے دروازہ افتراق و اختلاف کا مسلمانوں پر کھول دیا - حضرات اهل سنت کے علماء کرام سے تو اتنا بھي نہ هوا کہ اپنے بھائیوں اور اتباع کو شیعوں کے ساتھہ اتفاق و اتحاد کي هدایت تحریری و تقریري فرماتے اور سختي کے ساتھہ دعوت دي هوتي ' پھر اگر علماء عراق نے ایسا کیا اور کچھہ اثر نہ هوا تو یہ فرمائیے کہ شیعوں سے قطع نظر فرما کر اهل سنت کو کہاں تک معذور رکھیں گے ؟ اگر شیعوں نے بقول آپ کے تبدیلي نہیں دکھلائي حالانکہ یہ خیال باطل ہے جسکے شواهد بطلان سے علي گڈہ کالج و مسلم یونیورسٹي و جنگ بلقان و مقدمہ کانپور علي رؤس الاشهاد زبان حال سے شهادت دے رہے هیں ' پھر بھي میں آپ سے پوچھتا هوں کہ سني حضرات نے شیعوں کے ساتھہ طرز عمل میں کیا تبدیلي دکھلائي ؟ اگر دکھلائي هو تو وہ بتلائي جائے اور اگر نہیں دکھلائي هو تو آپ اپني ذات کو ملامت کیجیے -

آگے چلکر آپ میرے مضمون کے بعض مطالب پر روشني ڈالنے کا دعوی فرماتے هیں - ازانجملہ نمبر (۱) میں تحریر فرماتے هیں -

" اگر نیت بخیر هو تو اس میں اتفاق راے الخ "

اسي کے معني خواہ مخواہ مذهبي مناظرہ کو درمیان میں لانا ہے ' جس سے میرے نفس مضمون کو کچھہ لگاؤ نہیں - آپ کا کیا ذکر ہے - هندوستان کے ایک ایک بچہ کو معلوم ہے کہ هندوستان میں لفظ شیعہ سے مراد شیعیان اثنا عشري هیں - هندوستان میں نہ زیدي رهتے هیں ' جو بغداد میں اثنا عشریوں کے کرور ویں حصہ سے بھي کم هیں - نہ تبري یا سلیماني یا صالحي جو حشرات الارض کي طرح باغواے شیطاني مثل برساتي کیڑوں کے ایک خاص فصل میں پیدا هوئے اور برباد و فنا بھي هوگئے - همارے اصحاب امامیہ اثنا عشریہ همیشہ انھیں کافر و نجس بدتر از سگ و خوک سمجھا کیے ' اور کلاب ممطورہ کے لقب سے ملقب کرتے رہے - فرق باللہ کے مہل

وہ مقصد حاصل نہوگا ' تو لا محالہ اس مقصد مشترک کي اہميت و عظمت اور محبوبيت و کشش آپکو مجبور کريگي کہ باہمي جھگڑوں کو ختم کرديں' يعني اس کے عشق کا جذبۂ قوي آپکے تمام جذبات نزاع و جدال پر غالب آجاے گا ' اور جمال مقصد کے نظارے کي محويت خود بخود ہر طرف سے ہٹا کر صرف اپنے ہي طرف کھينچ ليگي ! و لنعم ما قيل :

لـو يسمعون كمـا سمعت كـلامها
خـروا لـعـزة سجـدا و ركـوعـا !

اگر اسـلام کے تمام فرقوں کو نفس اسـلام عزيز ہے تو وہ اپنے تمام جھگڑوں کو يقينا اسکي حفاظت و اشاعت کي راہ ميں ترک کرديںگے' اور اگر اعلاء کلمۂ اسلام سے بڑھکر انکو خلافۂ شيخين اور امامت و وصيت علي و حسنين (رضي الله عنهم) و وجوب تقليد و عمل بالحديث ' و امين بالجہر ' و وضع اليدين على الصدر او تحت السرۃ کے مشاجرات محبوب و عزيز ہونگے تو يقيناً وہ انکي پرستش ميں سرشار رہيں گے ' اور نفس اسلام کے بقا ؤ حفظ پر اختلاف عقائد و تفريق باہمي کو ترجيح دينـگے' فوا اسفا على ما فرطتم في جنب الله !

و قال فريد الدين العطار :

ز نادانـي دل پر جہل و پر مکر
گرفتـار علي ماندي و بوبکـر
چو يکدم زين تخيل مي نرستي
ندانم تا خـدا را کے پرسـتي ؟

مجھے ذرا مہلت ملے تو چاہتا ہوں کہ ايک تاريخ مسلمانوں کے باہمي جنـگ و جدال کي مرتب کروں' جسميں دکھلايا جاے کہ صدر اول سے ليکر اس وقت تـک مختلف فرقوں کے باہمي نزاع و جدل نے مختلف قرون و سنين ميں اسلام کي اخلاقي و سياسي قوت کو کيسے کيسے جاں گسل و پر از ہلاکت نقصانات سے دوچار کيا ہے ؟ شايد اسکا مطالعہ لوگوں کيليے موجب عبرت ہو' اگر ...سي تاريخ مرتب کي گئي ' تو بہ صورت اجمال و ايجاز بھي دو تين جلدوں سے کم نہوگي کہ يہ داستان الم بہت طول طويل ہے :

سہ چيز ست آنـکہ پايانے ندارد :
شب من' درد من ' افسانۂ من !

ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعا لست منهم في شيء انما امرهم الى الله' ثم ينبئهم بما كانوا يفعلون (۶ : ۱۵۹)

مولانا فدا حسين صاحب کے مضمون کے متعلق چند امور کا عرض کرنا ضروري سمجھتا ہوں :

(۱) انھوں نے اپني تحرير ميں اسپر زور ديا تھا کہ باستثناء خلفاء راشدين' جن لوگوں کو شيعہ برا سمجھتے ہيں' سني بھي برا سمجھيں - اس عالم تعميم و اطلاق نے بحث کي صورت بدل دي' ليکن ميں جہاں تـک سمجھتا ہوں اسميں سوء نيت نہيں بلکہ سوء تعبير کا قصور ہے - غالباً مولانا فدا حسين کا اس سے مقصد يہ ہرگز نہ تھا کہ ازواج مطہرات کو بھي اہل سنت برا کہنے لگيں - انکا اشارہ زيادہ تر بالعموم امراء بنو اميہ و آل مروان کي طرف تھا کہ بہت سے سني انکي مدح سرائي کو بھي داخل مفہوم سنيت سمجھتے ہيں -

(۲) انھوں نے حضرات شيخين رضي الله عنهما کي تعريف کي ہے اور اپنے ہم مشربوں کو روکا ہے کہ انہيں برا نہ سمجھيں - يہ بے تعصبي و حقيقت شعاري نہـايت مستحسن اور قابل صد تحسين ہے' اور ميں سمجھتا ہوں کہ جن حضرات نے انکا رد لکھا ہے ' ضرور تھا کہ وہ جرح کے ساتھہ حق تعديل بھي ادا کرتے -

(۳) انھوں نے اسپر بھي زور ديا تھا کہ اہل سنت خارجيوں کو اپنے سے علحدہ کرديں - جہاں تک ميں سمجھتا ہوں ' خارجيوں سے انکا مقصد وہ لوگ ہيں جو باوجود ادعاء تسنن ' يزيد و شمر و ابن زيادہ کے فضائل و مناقب بيان کرتے ہيں' اور اس گذشتہ فرقے کو زندہ کرنا چاہتے ہيں' جو بقول علامہ ابن تيميہ ' يزيد کي نبوت کا قائل تھا !

(۴) البتہ مولوي صاحب کا يہ فرمانا کہ تمام اہل سنت عزا داري کے وہ تمام طريقے اختيار کرليں' جو برادران شيعہ اختيا کرتے ہيں' ميري سمجھہ ميں نہيں آتا - فرض کيجيے کہ ايک سني اپنے علم و تحقيق کي بنا پر جانتا ہے کہ فلاں طريقہ سے عزا و ماتم کرنا شارع نے ممنوع فرمايا ہے - تو ايسي صورت ميں وہ کيونکر اسميں شرکت کرے ؟ البتہ مجالس ذکر شہادت کا منعقد کرنا ' کتب مقتل و سوانح کا پڑھنا ' گريہ و زاري کرنا ' وغيرہ وغيرہ ايسے امور ہيں جو خواص اہل سنت تک کرتے ہيں' اور صاحب تحفہ تـک کا اسپر عمل تھا -

(۵) نہج البلاغۃ کي نسبت ميں سمجھتا ہوں کہ ايسے شواہد ملسکتے ہيں جن سے ثابت ہوگا کہ علمـاء شيعہ نے ہميشہ اسے ايک ادبي و حکمي حيثيت سے بہت زيادہ درجہ ديا ہے اور اسکے اقوال کو حجت مانا ہے - اگر ضرورت ہوئي تو ميں کتابوں کي طرف رجوع کرونگا - مقامات ياد ہيں - حوالے کي ضرورت ہے -

(۶) اصل يہ ہے کہ جو تحريريں اتحاد و اتفاق کي غرض سے لکھي جائيں ' ان ميں متنازعہ فيہ مسائـل کا تذکرہ ہونا ہي نہ چاہيے ' ورنہ پھر قال و اقـول شروع ہوجاتا ہے - خـلافت کے منصوص من الله ہونے کا اگر آپ ذکر نـہ چھيڑ ديتے تو سرے سے يہ بحث ہي شروع نہ ہوتي - ميں اسے تسليم کرتا ہوں کہ حضرات شيعہ کے اعتقاد ميں خلافت اصول دين ميں سے ہے نہ کہ فروع - نيز وجوب عدل و صفات باري تعالى ميں بھي اہل سنت اشاعرہ ' شيعہ ومعتزلہ سے مختلف ہيں - اہل سنت سے اگر مقصود اشاعرہ ہوں تو انکي کتابيں موجود ہيں اور وہ خلافت کو خلافت من حيث النبوت يا اصلاً في الدين تسليم نہيں کرتيں - اصل يہ ہے کہ معاف فرمائيگا' يہ بحث ہي ساري کي ساري سياسي تھي ' اب کيا ہوگيا ؟ ميں تو اب ان کيا کہيے کہ کيا سے مناقشات کے موقع پر مرحوم غالب کے حکم پر عمل کرتا ہوں :

بحث وجـدل بجـاے ماں ' ميکدہ جوے کانـدراں
کس نفس از جمل نزد ' کس سخن از فدک نخواست

(۷) اس تحرير ميں ايک موقع پر لکھا ہے کہ " آجکل بھي تمام دنياے اسلام ميں حتى کہ يورپ ميں بھي شيعہ ہي صاحب شوکت و عظمت و داراء کثرت نفوس ہيں " يہ صحيح نہيں - البانيا ميں نصيري فرقے کے قبائل ہيں' مگر انکو شيعہ اثنا عشري کہنا درست نہيں' قسطنطنيہ ميں سوا اہل ايران کے شيعہ بہت کم ہيں - خواجہ غلام الثقلين صاحب کا تو يہ بيان ہے کہ ايران ميں زيادہ تر بہائيت اندر ہي اندر کام کر رہي ہے -

(۸) اس راہ ميں سب سے بڑھکر اقدم کام يہ ہے کہ رسم تبرہ کا استيصال کلي کرديا جاے اور مثل حضرۃ مغفور حجۃ الله خراساني کے (جنکي شہادت في الحقيقت موجودہ عہد کے عظيم ترين ضائعات اسلاميہ ميں سے ہے) علماء شيعہ حرمت تبرہ کا اعلان کرديں - جب تـک يہ نہوگا ' اتحاد محال' خواب و خيال -

هم نے خدا کو جانا' اسي عقل سے ضرورت نبي کي بهي پهچاني' اور اسي عقل سے ضرورت امام معصوم منصوص من الله کي ماننا پڑي - اب آپ فرمائیے که جب آپ اسے فروع دین سے خیال کرتے هیں تو اصل دین نه هولي ' پهر آپ حضرت خلفاء راشدین کي امامت کو کیوں زبردستي لوگوں سے منواتے هیں' بحدیکه جو انکي امامت و خلافت کا منکر هو اسے کیا کیا کچهه کها کرتے هیں ' اور کم از کم ناجي نهیں سمجهتے ' یا کافر خیال کرتے هیں ' اور اگر انهیں برا کها جاے تو العظمة لله - کیا یه سب هنگامه محض فروعي هونے کي بنا پر ہے ؟ هرگز نهیں بقول غالب مرحوم:

پهر یه هنگامه اے خدا کیا ہے ؟

آپ لوگ زباني طور پر مسئله خلافت کو فروعي قرار دیتے هیں' مگر دل سے اصولي سے بڑه کر سمجهتے هیں' اس زبردستي کا کیا علاج ؟

اس پر طره یه که اپني اظهار وسعت نظر کے خیال سے آپ نے جناب علامه ابن مثیم علیه الرحمة کي شرح نهج البلاغه سے ایک عبارت نقل کي ہے - سبحان الله کیا شیعه جناب ابن مثیم کو بهي امام معصوم سمجهتے هیں ؟ یا آپ کا خیال ہے که عقل کے مقابله میں ابن مثیم علیه الرحمة کے قول کے سامنے وه سر تسلیم خم کردیں گے ؟ حالانکه در اصل وه عبارت بهي ذره برابر آپ کو نافع نهیں ہے ' کیونکه اس میں اسکے لیے کوئي نص نهیں ہے جو خلافت مصطلح علیها بین الشیعه اور بضرورت عقل واجب علی الله و علي الرسول ہے ' وه فروع دین سے ہے' بلکه لفظ خلافت بهي نهیں' ولایت تصیرة الامد کا ذکر ہے ' جو محض دنیاوي سلطنت تسلیم فرما کر ایسا ارشاد هوا ہے' اور همیں بهي اس ولایت کے جو خلفاء راشدین کو حاصل تهي دنیاوي هونے میں اور غیر دیني هونے میں کچهه کلام نهیں ہے بلکه اس کو دین سے کچهه علاقه هي نه تها اور نه اب ہے - هماري مصطلح علیها خلافت کوئي اور هي شے ہے ' جس پر هم جس قدر سختي کے ساتهه معتقد هیں زیبا ہے' مگر آپ کا اپني مصطلح علیها خلافت کے لیے اس درجه سخت و صلب هونا اور اس کي حمایت میں جان و مال و عرض و ناموس تک کو قربان کر دینا اور پهر زبان سے فروعي فروعي کہے جانا کس قدر عقلاً نازیبا ہے -

جناب ابن مثیم علیه الرحمة سے گذر کر آپ نے ابن ابي الحدید معتزلي کي عبارت سے بهي استشهاد فرمایا ہے - سبحان الله و بحمده ! نیوں جناب ' کیا ابن ابي الحدید بهي شیعوں کے امام هیں ' جن کے کلام سے هم پر حجت لائي جاتي ہے ؟ البته وه ان شیعوں میں سے تهے جنکي بابت میں شیعه هوکر کهتا هوں که ایک آنکهه میري سني ہے اور دوسري شیعه - ابن ابی الحدید اُن سنیوں میں سے ہے جنکا محبت اهل بیت اطهار پر ایمان ہے اور جو اس محبت میں شیعوں کو بهي محبت کي نگاه سے دیکهتے هیں ' وه خود اپنے ایک قصیده علویه میں فرماتے هیں :

و احب دین الاعتزال و انني
اهوی لاجلک کل من یتشیع

پهر اگر اس نے ایسا لکهه دیا تو هم سے کیا تعلق اور هم پر اس کا کلام کیونکر حجت هوسکتا ہے ؟ اصل یه ہے که هم پر بجز دلیل عقلي کسي کا کلام حجت نهیں -

الهلال:

بڑي مصیبت یه ہے که مناظره بڑهتا جاتا ہے اور صورت اتحاد ناپید تر هو جاتي ہے -

بهت سے لوگ جو اتحاد کے یه معني سمجهتے هیں که مناظرات و مباحثات روک دیے جائیں ' میں اسکا قائل نهیں - اگر حسن نیت کے ساتهه مناظرات جاري رهیں تو اس سے کشف حقیقت و احقاق حق کي راه میں مدد ملتي ہے - لیکن میں جس کام کو کررها هوں' اسمیں نه تو اسکي فرصت ہے نه گنجایش اور نه ضرورت - اگر توفیق الهي اسکے اتمام میں موفق هو تو ضمناً یه تمام مقاصد اُس ایک هي مقصد سے حاصل هوجائینگے -

الهلال میں میں نے جناب مولانا فدا حسین صاحب کي تحریر درج کردي گو اسکے بعض حصوں سے مجهے اختلاف تها - مقصود یه تها که شاید اتحاد فریقین کے مبحث پر کوئي مفید بحث شروع هوجاے - لیکن دیکهتا هوں تو اب وهي عام انداز کا مناظره شروع هوگیا ہے' اور وه مضیع وقت ' و مضر مصلحت ' و موجب ازدیاد نزاع و شقاق ہے نه که وسیلۂ اتحاد -

چونکه مولانا فدا حسین صاحب کي تحریر شائع هوئي تهي اسلیے ضرور تها که اسکے مخالف جو تحریرات آئي هیں وه بهي شائع کي جائیں ' مضامین تو بهت سے آے لیکن صرف دو شائع کردیے گئے - اب ایک کا جواب الجواب بهي شائع کردیتا هوں اور یه آخري تحریر اس باب میں ہے - آینده کوئي تحریر شائع نهوگي - اولین تحریر کي اشاعت کے بعد هي متعدد حضرات فریقین نے لکها که اس طرح کي تحریرات شائع نه کي جائیں که الهلال کا مقام دوسرا ہے' لیکن میں نے مناسب سمجها که بے طرفانه و بے تعصبانه دونوں طرح کے ایک دو مضمون شائع هوجائیں -

میرا اراده تها که بعد اندراج مراسلات و مکاتیب ' خود اپنے خیالات بهي به تفصیل اس موضوع پر ظاهر کرونگا' لیکن حیران هوں که کس کس چیز کو لکهوں ؟ هر اهم موضوع بحث کافي توجه کا طالب اور وقت اپني قدرتي مقدار میں کمي و بیشي کرنے کا عادي نهیں -

کسي دوسري جگه چند سطریں اتحاد فرق اسلامیه پر لکهي هیں اُنهیں بغور ملاحظه فرمائیے - اسمیں شک نهیں که اگر باهم متضاد اعتقادات کا استیصال کلي هوجائے تو یه اتحاد اصلي و حقیقي هوگا - اسکا طریقه همیں بتلا دیا گیا ہے : فان تنازعتم في شی فردوه الی الله والرسول - مگر بدبختانه بحالت موجوده ایسا هونا قریب قریب محال ہے -

پس اتحاد کي صرف ایک هي ممکن صورت ہے اور وه یهي ہے که چند مقاصد کو مشترک قرار دیکر اسکے لیے سب کا متفق هوجانا' اور پهر اپنے اپنے مخصوص اعتقادات پر بغیر تعصب جاهلانه قائم رهنا ' اگر شیعه اور سني کم از کم باهم ایک ایسا معاهده کرلیں اور سچے دل سے اُسپر عمل بهي کریں تو اسلامي دنیا کي اولین مصیبت عظیمه کا خاتمه ہے ' اور کچهه عجب نهیں که آگے چلکر خود بخود کسي دوسرے حقیقي اتحاد کي راه کهل جاے -

میں ایک نهایت هي اهم اور دقیق مطلب عرض کر رها هوں ' غور کیجیے - اگر آپ لوگ باهم ایک دوسرے سے لڑ رہے هوں' مگر ساتهه هي ایک مشترک مقصد محبوب و عزیز بهي اپنے سامنے رکهتے هوں' اور نیز آپ پر واضح هو جاے که جب تک آپ سب کے سب متفق هوکر اور اپني باهمي جنگ آرائي ترک کرکے اسکے لیے ساعي نهونگے'

حکومت یونان کو روانه کردو ' چنانچه گذشته پانچ دن سے اس فرقه کي هر عورت اس فراهمي میں مصروف هے - اپنے هر یوناني آشنا سے بوقت رخصت اعانت ملي کے نام سے کچهه نه کچهه طلب کیا جاتا هے ' اور جمع شـده رقم هر گهـر سے دوسري صبح کو بلا خیانت مس اور نیـا اور میـدام زلو رشدي نمبر ۴۲ و نمبر ۵۱۳ کو سپرد کردیجاتي هے - کل صبح تـک اس کل رقم کي مقـدار جو اور نیالي والي کمپني غلطه کو تفویض کي هے ' ۱۴۸۰ غرش اور ایک طلائي گهڑي هے - میدم والو نمبر ۵۱۳ بیمار هے - اسلیے ابهي تـک کوئي رقم جمع نهیں کرائي هے - بوقت داخله رقم عرض کیا جائےگا -

اضافۂ قیمت الہلال

الهـلال کي اشاعت ۴ محرم الحرام سنه ۱۳۳۲ هجري اور ۱۱ ماه مذکور میں ایـدیٹر صاحب کي جانب سے دو مضمون شـذرات کے نیچے " صدا بصحرا " اور " بعض مسایل مهمه " کے عنوان سے شایع هوے هیں - میں نے اس امر کي جانچ کي تهي که پبلـک کي طـرف سے ایدیٹر الهـــلال کي آواز پر کسنے کیا خیال ظاهر کیا ' جسکو نهایت دبي زبان سے ایدیٹر نے بهت هي قابلیت کے ساتهه چاها هے یعني ضخامت الهـلال اونکي جولاني طبع اور کثرت افـکار کے مقابله میں بهت کم هے ' اور هر هفته مضامین ایدیٹر کے منشاء کے موافق درج هونے سے رهجاتے هیں -

اسکے علاوه کاغذ ' سیاهي ' ٹایپ کي عمدگي ' اور کمپـوز کرنیوالونکي قلت ' ایدیٹر کي محنت سے قطع نظر کرکے بهي ضرور عام توجه کے قابـل مسئـله بن گیا هے - میـري اس راے سے عام هندوستاني ناظـرین یقیناً متفق هونگے که اسوقت هندوستان میں جسقدر اردو جرائـد شایع هو رهے هیں اونکے دیکهتے هوے الهـــلال هي ایک ایسا پرچه هے ' جسکا هر وقت شوق کے ساتهه انتظار رهتا هے - همارے ملکي بهائیوں کي سخت بد قسمتي هوگي که ایسے پرچه کو اپني نا قدرداني اور لا پرواهي سے با وصف اسکے که وه اوسکي خوبیوں کو تسلیم کرچکے هیں ' مالي امداد نه دیکر کمزور یا قلیل الاشاعت یا اوسکے موجوده طریق اشاعت میں کمي پیدا کردیں - یه میرے کورے الفاظ هي نهیں هیں بلـکه میں عملاً اپني هر تجویز کي پیروي اور اوسکے عمل درآمد پر تیار هوں - لهـذا هر دو مضامین متذکرة الصدر کے دیکهنے کے بعد میري راے یه قرار پائي هے که الهلال کي ضخامت موجوده اشاعت کے مقابله میں ڈیوڑهي کردیجاوے ' اور سالانه چنده میں ۷ روپیه اضافه کرکے پندره روپیه سال قرار پاے اور میں پیشگي ایک سال کا چنده جس روز سے یه انتظام عمل پذیر هو انشاء الله تعالی همیشه دینے کیلیے موجود هوں فقط -

سید محمد علي ' افسوس - وکیل ٹونـک از سرونج مالوه

حضرت مولانا دامت برکاتکـم -

السلام علیکم و رحمة الله " صدا به صحرا " کے عنوان سے دو تین هفته قبل جو مضمون " الهـــلال " میں طبع هوا تها ' اوسکے جواب میں ایک انکسار نامه ارسال خدمت اقدس کیا تها اور عرض کیا تها که الهلال کا سالانه چنده دس اور باره روپیه هونا چاهیے - ممکن هے که وه عریضه ملاحظه میں آیا هو - مجهے انتظار هے که پبلک اسکا تصفیه کسطرح کرتي هے ؟

میرا چنده ختم هوچکا هے ' سال نو کا چنده بذریعه مني آڈر ارسال خدمت گرامي کیا گیا هے ' اور میں نے دو روپے زیاده بهیجے هیں یعني دس روپے روانه کئے هیں ' امید هے که اضافه کرده چنده قبول فرمایا جائیگا کیونکه الهلال جس خاص اهتمام اور حسن و خوبي کے ساتهه اشاعت پاتا هے اس لحاظ سے اوسکا آٹهه روپیه چنده محض نا کافي هے - خریداران الهلال سے ضرور توقع هے که وه نهایت کشاده دلي کے ساتهه بلا کسی ترغیب انتظار کے بطور خود چنده کے اضافه میں تقدیم کرکے ایک بزرگ ترین فرض دیني و اخلاقي کو پورا کرینگے اور اپني ملي زندگي کا ثبوت دینگے -

ایزد متعال سے میري همیشه یهي دعا رهتي هے که وه آپکي عمر اور صحت میں ترقي دے ' اور اوسکي نصرت و حفاظت شامل حال رهے آمین -

خادم خریدار نمبر (۱۹۲۰)

قابل صد تکریم جناب مولانا صاحب دام فیضکم

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اس بات کے ظاهر کرنے یا کهنے کي شاید کوئي ضرورت نه هوگي که جناب کس خوش اسلوبي اور اعلی قابلیت سے اخبار الهلال نکال رهے هیں ' جو نه صرف همیں بیروني صحیح خبر هي بهم پهونچاتا هے بلکه اگر سچ پوچهیے تو اس نے همارے اخلاق ' مذهبي حالت ' اور مذاق کي درستگي میں بهت زیاده امداد دي هے - خدا آپکے ارادوں میں استقلال اور کامیـابي عطا فرماوے -

چونکه اب تیسري جلد ختم هونیوالي هے ' اور بهت سے اصحاب کا پچهلا چنده پورا هوکر نئے سرے سے اخبار جاري کرنیکا وقت هوگا اسلیے اگر جناب اخبار کا چنده بجاے ۸ روپیه کے ۱۰ روپیه کردیں ' تو شاید نامناسب نه هوگا - بلکه میں امید کرتا هوں که شایقین بڑي خوشي سے قبول کرینگے ' کیونکه اب یه امر پبلـک اور قاریین اخبار پر بخوبی روشن هوگیا هے که آپکو اس کام میں چه جائیکه مالي منفعت هو الٹا نقصان هے - میري تو یه خواهش هے که خواه آپ ۱۰ روپیه کا اعلان بهي نه کریں ' تب بهي شایقین کو چاهیے که جدید چنده خود بخود دس روپیه ارسال کردیں - فقط والسلام -

نعمت علي از لودیانه

حضرت مولانا دامت برکاتـکم

السلام علیکم و رحمة الله - الهلال مورخه ۴ محرم الحرام نمبر ۲۳ میں " صدا به صحرا " کے عنوان سے حضرت نے الهلال کے جن مصارف کے طرف اشاره فرمایا هے ' ضرور هے که خریداران الهلال بهت جلد اس طرف متوجه هوجائیں - الهلال جس غیر معمولي اهتمـام اور ظاهري و باطني حسن و خوبي کے ساتهه طبـع هوا کرتا هے وه قاریین سے مخفي نهیں هے ' اور پهر الهلال کي همیں جسقدر احتیاج هے ' سب جانتے هیں - اسلیے خریداران الهلال کا فرض اولین هے که وه چنده میں اضافه کردیں -

اگرچه حضرت نے صراحت نهیں فرمائي که کسقدر اضافه هونا چاهیے تاهم یه همارا فرض دیني هے که جمله حالات پر غور کرکے کوئي مناسب شرح مقرر کردیں ' میري راے تو یه هے که سالانه چنده اقل درجه باره روپیه هو ' تاکه حضرت کے ذاتي خساره میں کچهه کمي هو ' اور گونه اطمینان کے ساتهه اپنے مهتم بالشان مقاصد کي اشاعت میں مصروف رهیں -

جو اصحاب سردست اسقـدر زیادتي کا بار نهیں اوٹها سکتے - اونهیں اقل درجه دس روپیه سالانه دینا چاهیے - بهرحال قوم پر لازم هے که وه الهلال کي مدد کرے اور اپني زندگي کا ثبوت دے ' ورنه بے حسي اور بهي ذلیل کرائیگي - مجهے یقین هے که الهلال کي بے لاگ اور بے لوث قومي خدمات کسي مسلمان کو اوسکي معاونت سے محروم نه رکهینگے -
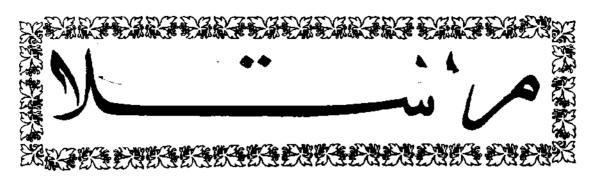
خریدار نمبر (۱۹۲۰) (از حیدرآباد دکن)

انگلستان میں تبلیغ اسلام

از داعي اسلام خواجه کمال الدین - ووکنگ

لارڈ هیڈلے بالقابه کا مشرف باسلام هونا نهایت با برکت ثابت ا - آپ کے علاوہ تین اور اعلی طبقه کے اراکین نے اسلام قبول کیا -

(۱) ایک نهایت اعلی طبقه کي لیڈي جو انگلستان کے ایک ڈیوک کي اقرب عزیزہ هیں نام کے اعلان کا ابهي وقت نهیں آیا -	زینب
(۲) واي کونٹ کگ دي لونڈر فرانسیسي لواے کونٹ -	مراهب الرحمن شیخ صلاح الدین دي کونڈر -
(۳) مسٹر جو کوائب جو ایک روسي امیرزادہ هیں انکا اسلام بہت نتیجه خیز هے جسکے متعلق پهر لکھونگا -	عطاء الرحمن شیخ جلال الدین محمد -

اسکے علاوہ ذیل کے نومسلم و نومسلمه طبقۂ متوسطه سے تعلق رکھتے هیں -

(اصلی نام)	(اسلامي نام)
مسز کلفورڈ	عائشه
مسز والر لیت ابراهیم	فاطمه ابراهیم
مسز مي	امة الرحمن قمر النسا
کپتان اسٹینلي مسکرریڈ	عبد الرحمن
مس للي رینسم	امة لہیه حلیمه
مسز جسفورڈ	ابهي نام کوئي تجویز نهیں هوا صرف خط کے ذریعه اسلام قبول کیا هے ' ملاقات بهي نهیں هوئي -

انکے علاوہ سیف الرحمن شیخ رحمت الله فاروق المعروف لارڈ هیڈلے بالقابه کے چار فرزند جو ابهي کم عمر هیں ' اور باقي نومسلموں کے سات بچے هیں ' جنمیں سے دو چار ۱۹ سال کے لگ بهگ هیں - اللهم زد فزد -

بات یه هے که اسلام کو بهیانک سے بهیانک صورت میں یہاں پیش کیا جا چکا هے - لارڈ هیڈلے کے اعلان اور آنکے مضامین نے یک لخت لوگوں کو متوجه کردیا هے - یه لوگ عیسائیت سے تو سخت بیزار هیں لیکن ایسے مذهب کے بهي متلاشي هیں جو معقولیت اپنے اندر رکھتا هو - اُن اصحاب کي طرف سر دست توجه کرنا میں ضروري نهیں سمجهتا جو دهریت کے هاتهه بک گئے هیں میرے نصب العین وہ هیں جو مذهب کي ضرورت کو تو مقدم سمجھتے هیں اور عیسائیت سے بیزار هیں ' اور اُن لوگوں کي تعداد لکھوکھا تک هے - همت ' استقلال ' تواتر ' دعا ' اخلاص ' جان توڑ محنت اور ان سب کے بعد توکل اور نصر من الله و فتح قریب -

مکتوب آستانۂ علیه

از مراسله نگار خصوصي

گذشته هفته کے ترکي اخبارات کے مطالعه سے آپ کو معلوم هوا هوگا که حکومت یونان ایک ڈریڈ ناٹ موسومه قسطنطنیه انگلستان کے ایک کارخانه میں بنوا نے کا آڈر دیچکي هے - رقم کي ادائي کا اس صورت سے قرا داد هوا هے که مجموعي رقم کے تین حصوں میں سے ایک حصه تو خاص حکومت یونان ادا کریگي ' اور مابقی دو حصے وہ یوناني افراد ' جو حکومت عثمانیه کي رعایا هیں قسطنطنیه کي کسي بینک کے ذریعه ادا کریں گے ' رچنانچه قر کے علاقه جات میں نهایت احتیاط و سرگرمي اور بہت هي خفیه طریقوں سے یوناني قوم کے با اثر افراد سے لیکر ادنے طبقه تک کا هر شخص اس کام کے واسطے رقم جمع کر رها هے ' اور آثار سے ثابت هوتا هے که زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر مطلوبه رقم جمع هو جائیگي - ترکي خفیه پولیس کے ایک افسر کي رپوٹ کا خلاصه درج ذیل هے - اس کے ملاحظه سے واضح هوگا که آج کل یوناني قوم ترکي حکومت کے مٹانے کي فکر کس انهماک کے ساتهه کر رهي هے ' اور اس سرگرمي کا کیا نتیجه نکلنے والا هے - جس کا اظهار اس قوم کے ذلیل سے ذلیل درجه اور پیشه کے لوگ کررهے هیں - عثماني جمعیة بحریه (دونا ه جمعیت) اور مدافعه ملیه جمعیة دو سال سے صرف اسلامبول هي میں نهیں بلکه ملک کے هر هر گوشه سے رقم جمع کررهي تهي ' مگر کچهه تو مسلمانوں کي ناعاقبت اندیشي اور کچهه افلاس کي بدولت اس وقت تک ایک رشادیه ڈریڈ ناٹ کے واسطے بهي کافي رقم جمع نهیں کر سکي -

اُدهر اس چهوٹي سي مخالف قوم کا یهه حال هے که دو ماہ کے اندر کافي سے زیادہ رقم کا جمع کر لینا بالکل یقیني هے - غافل مسلمانوں ! بے پروا مسلمانوں !! اگر هماري غفلت کا یهي حال هے تو وہ زمانه قریب هے که هماري مسجدوں پر صلیب چڑهائي جاے -

انسپکٹر خفیه پولیس غلطه کي رپورٹ مورخه ۷ محرم کا ایک حصه

سپاهي نمبر ۸۲ کي رپورٹ دیروزہ کي بنیاد پر آج میں نے حلقه نمبر ۱۸ کا دورہ کیا انکشافات درج ذیل هیں :-

ڈي مي ٹریس کمپني پیرا اور والي کمپني غلطه کے کارکنوں کے ذریعه محوله بالا حلقه کي تمام یوناني رنڈیوں کوایک هفته سے آمادہ کیا گیا هے که جس طرح اور یوناني تجار ' دمیشن ایجنٹ ' کشتي بان ' اور مختلف صناع قسطنطنین اعظم اسمي ڈریڈناٹ کے واسطے رقم فراهم کر رهے هیں ' تمهارا بهي ملي فریضه هے که تم بهي جسقدر ممکن هو ' رقم جمع کر کے مندرجه بالا کمپني کے ذریعه

خواه محصنات هوں یا غیر محصنه ' اپنا اصلي نام ظاهر کریں اور اُسي نام سے انکا بالاعلان تذکره بهي کیا جاے - اگر وه مضامین لکهیں تو انکے نیچے خود انکے نام کو درج کرنا چاهیے ' نه که انکے شوهر اور والد کے نام کو - یهي اسلام کی ساده و اصلي تعلیم هے - یهي خاندان نبوت کا اُسوهٔ حسنه هے - یهي صحابهٔ کرام و تابعین و جمیع سلف صالحین کا طرز عمل هے ' اور اسي پر آج تمام اسلامي ممالک میں مثل عرب و حجاز ' مصر و شام ' مراکش و مغرب ' اور جمیع بلاد عثمانیه میں عمل کیا جا رها هے - اور کوئي وجه نهیں که مسلمانان هند هندوستان کي رسم و رواج سے اس درجه مقید هوں که ان تمام نظائر و شواهد سے چشم پوشي کرلیں -

برادران هنود معاف فرمائیں اگر میں کهوں که اسلام هندوستان میں آکر اور تمام مقامات سے بهت زیاده مسخ هوا - عربی سادگي اور عجمي تکلف و تصنع ' ان دونوں عنصروں سے پہلے هي مرکب هوچکا تها ' اسیر هندوستان کي بت پرستي اور اقوام وثنیه کے رسم و رواج کے اضافه نے ایک ایسي صورت بنادي که آج اصلاح اعمال و جزئیات اعمال کا کام هندوستان میں اور تمام ممالک اسلامیه سے زیاده تر مشکل هوگیا هے اور چهوٹي چهوٹي باتوں کے اندر بهي هندوستان کي رسم و رواج کا کوئي نه کوئي عظیم الشان بت چهپا هوا هے - عورتوں کے ناموں کے مخفي رکهنے کا خیال بهي ایک ایسي هي رسم هے - بهتر هے که اس سے جلد کناره کشي کي جاے -

ابهي هندوستاني رسم و رواج کے بت سے نجات نهیں ملي تهي که تقلید فرنگ کا ایک نیا بتکده آباد کیا گیا هے - ارباب توحید کو چاهیے که دونوں کي پرستش سے رهائي حاصل کریں :

هم کعبهٔ و هم بتکده سنگ ره ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

مسئلهٔ تبلیغ اســلام

اور اخـتـلاف فرق اســلامیه

خواجه کمال الدین بي - اے

بزرگ من و محسن قوم تسلیم - الهلال کے جدید نمبر میں آپنے " اجتماع عظیم " کي سرخي سے تبلیغ اسلام کے متعلق جو کارروائي درج کي هے اور جسمیں آپکي تقریر بهی درج هے اُس سے یه پایا جاتا هے که جناب محترم خواجه کمال الدین صاحب کو مالي مدد دیجاوے - چنانچه فوراً اس پر غور کرنے کے بعد چند دوست اس بات کے لیے تیار هوگئے که لکهنؤ میں بهي چنده جمع کیا جاوے ' اور اپنے خیال کو قائم کرکے چنده وصول کرنیکے لیے روانه هوگئے - لیکن پبلک میں جو خیالات هیں اُنکے سننے کے سوا اور کچهه هاتهه نه آیا - مجبوراً خاموش هوکر بیٹهه رهے ' اب خیال یه هے که ایک مستقل اصول قرار دیکر اس کے لیے کوشاں هوں گے - لیکن جو سوالات هیں وه درج کیے جاتے هیں :

(۱) کیا خواجه کمال الدین قادیاني نهیں هیں ؟ اگر نهیں تو کیا لارڈ هیڈلے بالقابه قادیاني نهیں هوے ؟

(۲) کیا اشاعت و تبلیغ اسلام خواجه صاحب کے ذریعه سے کیجاویگي ؟

پس استدعا هے که اپنے خیالات کا اظهار بذریعه اخبار فرمائیے که آپکے خیالات مرزا صاحب قادیاني کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں کهانتک وسعت رکهتے هیں ' اور احمدي گروه کي شرکت اشاعت اسلام میں مضر هے یا نهیں ؟ (مختار احمد خاں از لکهنؤ)

لا ان :

عزیز من ! آجتک اشاعت اسلام کو جس چیز نے روکا هے ' یقین کیجیے که یهي تفرق و تشتت فرق اسلامیه اور عدم تشکیل وحدة اسلامیه هے - اسلام نے پہلے هي دن اسکا سد باب کردینا چاها تها - حیث قال : و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءهم البینات ' اولئک لهم عذاب عظیم (۳ : ۱۰۵) اور اختلاف کا علاج بهي بتلا دیا تها : فان تنازعتم فی شي ' فردوه الی الله و الرسول ان کنتم تومنون بالله و الیوم الاخر ' ذلک خیر و احسن تاویلا (۴ : ۵۹)

لیکن تفریق هوئي اور جو مصیبت مسلمانوں پر آني تهي آئي ' ازانجمله یه که اسلام کي جو تبلیغي قوت صدر اول میں مشارق و مغارب کو مسخر کر رهي تهي ' وه بالکل رک گئي اور مسلمانوں کي قوت بجاے اشاعت توحید کے ' باهمي جنگ و جدال میں صرف هونے لگي - اسي کا نتیجه بغداد کا قتل عام ' دولت عباسیه کا انقراض ' اور اسلامي تمدن و علوم کا خاتمه تها جو حملهٔ تاتار سے وقوع میں آیا - تلک الحملة التي کانت اول صدمة صدعت بناء قوة المسلمین صدعاً ' لم یلتم من بعده و بعد کما کان !

یقین کیجیے که اگر شهادت حضرة عثمان رضي الله عنه کے بعد سے باهمي نزاعات کا سلسله شروع نه هوا هوتا جو اب تک روبه ترقي هے ' تو آج تمام آباد کرهٔ ارضي پر صرف ایک هي قوم و ملت هوتي اور وه صرف ملت اسلامي تهي ' کیونکه یه وعدهٔ الهي تها ' و لن یخلف الله وعده و انما هم المخلفون : وما کان ربک لیهلک القری بظلم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

لیکن کیا اب بهي وقت نهیں آیا هے که آنکهیں کهلیں اور دین الهي کي عزت کو اپنے اعمال مظلمه سے اور زیاده ذلیل و رسوا نه کریں ؟ کیا گذشته غفلت انتها کیلیے کافي نهیں هے که مزید سرشاري کیلیے لوگ بیقرار هیں ؟ پهر کیا هے که موجوده دور مصائب و فلاکت کے احساس کا ادعا بهي کیا جاتا هے ' اور ساتهه هي اپني قدیمي خصوصیات جنگ و نزاع سے هٹنے کا اراده بهي نهیں هے ؟ افلم یدبروا القول ' ام جاء هم مالم یات آباء هم الاولین ؟ (۲۳ : ۶۸)

میں ایک لمحه کیلیے بهي اس اتفاق و اتحاد کا قائل نهیں که لوگ اپنے اپنے عقائد سے دست بردار هوجائیں جنکو وه اپنے نزدیک حق و صحیح سمجهتے هیں - یه یا تو نفاق هے یا مداهنت في الدین ' اور یا پهر " ردوه الی الله والرسول " کا نتیجه ' لیکن بظاهر اسکي امید نهیں اور ویسے فضل الهي کوئي خارق عادت دکهلا دے تو یه دوسري بات هے -

اب سوال یه هے که حفظ شریعت و ملت اور اشاعت اسلام جیسے مشترک مقاصد کے کام کو اسي باهمي اختلافات کي نذر کردیا جاے یا کوئي صورت عمل بهي پیدا کي جاے ؟

اگر اشاعت اسلام کا کام هر فرقه اپنا فرض سمجهتا هے ' تو کوئي وجه نهیں که هر فرقه اسمیں شریک نهو -

(اصول اتحاد فرق اسلامیه)

اسکي صورت صرف یه هے که هم لوگ اپنے عقائد کي ایک اصولي تقسیم کردیں - چند اولیات کو مشترک قرار دیں اور باقي امور کو مخصوص -

مراسلة واجوبتها

(۱)

طـريق تسمية و تـذكـرہ خـواتين

(از جناب مرزا عرفان علي صاحب ريٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر- آگرہ)

مکـرم و معظـم دام مجـدکـم - تسليم

مجھکو جناب سے نياز حاصل نہيں مگر جناب کي عظمت و شان علمي هر دل ميں جاگزيں ہے -

يوں تو معمولاً الهـلال بدر درخشاں کي طرح هر هفته چمکتا ہے' مگر ۳ دسمبر کا پرچه بعض ايسے دل چسپ مضامين کا مجموعه ہے جس سے غلامان اسلام کو خاص واسطه ہے -

سچ يه ہے که هم مسلمان هيں اور همارا مسلـمـان هونا هماري طرز معاشرت سے ظاهر هونا چاهيے' کيونکه سب سے پہلا ثبوت يہي ہے' يه نہيں که هم قسميں کها کها کر کسي کو باور کراديں که هم پيرو‌ے اسلام هيں -

تقرير طويل هوتي جاتي ہے' مجھے صرف دو باتيں پرچه متذکرہ بالا کے متعلق عرض کرني هيں' ان کو اس نظر سے عرض کرتا هوں که جناب انکو کسي پرچـه آينده ميں صاف کرديں تاکه کوئي شـک باقي نـه رهے -

اول يه که " طريق تذکرہ و تسميهٔ خواتين " کي نسبت الهلال نے صفحه ۳۲۹ کے اول کالم ميں جهاں اپني راے ظاهر کي ہے' وهاں يه فقرہ بهي لکها ہے که " اور جس نام سے اُسنے (عورت نے) جلسه نکاح ميں اپنے شوهر کي رفاقت دائمي کا اقرار کيا " اس ميں رفاقت دائمي کے اقرار کو اچهي طرح نہيں سمجها - اس سے آپکي مراد کيا ہے؟ براہ عنايت صراحت مزيـد فرما ديجيے - دوم مضمون کا جز لب لباب ہے' اور جو اُسکا ماحصل ہے' اُس سے مجھے پورا اتفاق ہے اور ميں تو اس خيال کا شخص هوں که اپنے نام کے ساتهه مسٹر کا لکها جانا بهي گوارا نہيں کـرتا - آپکو ياد هوگا که ميں نے جب آپکے مطبوعـه ليبل کو درست کيا ہے تو مسٹر کا لفظ قلمزد کر کے مرزا لکهديا تها' مگر شوهر کے نام کے ساتهه زوجه کو خطاب کرنا عقلي دلايل سے معيوب نہيں' اور شرعي بهي کوئي حکم نہيں' پس اعتراض کے قابل کيوں قرار ديا جاتا ہے؟ يه همنے مانا که مسز نه کهو تو اهليه' اهلخانه' زوجه' بيگم صاحبه' خاتون خانه و ديگر خطابات سے مثـلاً بهو بيگم' بڑي بهو' ممتاز محل وغيرہ کہنا کيا برا ہے' اور کيا اعتراض اسپر هو سکتا ہے؟ اسي سلسله ميں ميں اتنا اور بهي عرض کرونـگا که تحقير و تصغير پر ايک نظر ڈالتے هوے ديکهيے که اگر ايک غريب کي لڑکي فاطمه نامي ايک امير کبير اهل علم کي زوجه هو جاے' تو کيا اُسکي عزت افزائي اسميں نہيں که وہ اپنے شوهر کے نام کے ساتهه موسوم کيجاوے' اور بجاے فاطمه کہلانے کے نواب بيگم' بيگم صاحبه' يا اهليه محترمه ذيجاہ کہلاوے؟

اب ميں زيادہ سمع خراشي نه کرونگا' اس تکليف دهي کو معاف فرمائيـگا - غالباً آپ آل انـڈيا محمڈن کانفرنس آگرہ ميں تشريف فرما [illegible] زيارت سے مشرف هونگا- انشاء الله تعالے -

الهـــلال :

توجه فرمائي کا شکريه -

(۱) " جلسهٔ نکاح ميں جس نام سے اُس نے الخ " اس کا مطلب تو صاف واضح تها - يعنے وهي اصلي نام جو اُس وقت ليا گيا' اور جس نام کے ساتهه اُس نے اپنے شوهر کي دائمي رفاقت کا اقرار کيا - دائمي رفاقت سے نکاح مدني مراد ہے -

(۲) ميرا مقصود يه تها که مسز وغيرہ کا خيال محض يورپ کي تقليد سے پيدا هوا ہے' اور عورت کے نام کو چهپانا اور اسکے اعلان کو موجب حيا سمجهنا ايک ايسي رسم ہے جسکي شريعت ميں کوئي اصليت نہيں' نيز خاندان نبوت و صحابهٔ کرام کا طرز عمل بکلي اسکے خلاف - باقي با صطلاح فقه جواز و عدم جواز کي يہاں کوئي بحث نه تهي' اور جب ايک قدرتي طريقه اظهار نام حقيقي کا موجود ہے تو کونسي ضرورت ہے که مصنوعي طريقے ايجاد کيے جائيں؟ کيوں ايک مرد اپنے نام سے پکارا جاے' اور کيوں عورت نه پکاري جاے؟

اس مبحث ميں قابل غور امر يه ہے که " بيگم صاحبه فلاں' زوجهٔ فلاں' اهليهٔ فلاں' بهو بيگم' تاج دلہن" وغيرہ وغيرہ تراکيب سے اعلان و تسميه کا خيال کيوں پيدا هوتا ہے؟

دو حال سے خالي نہيں :

يا تو اسليے که عورتوں کا نام ظاهر کرنا بر بناے رسم و رواج معيوب سمجها جاتا ہے' اورگو هر مصنوعي نام بهي مثل علم کے هو جاتا ہے' ليکن رسم و رواج کي پرستش اجازت اعلان نہيں ديتي -

اور يا پهر بر بناے تقليد فرنگ که " مسز" کي جگه " بيگم" وغيرہ کي جستجو ہے -

اول صورت ميں شرعي امتناع کا يه پہلو نکلتا ہے که جس چيز کے اظهار سے شارع نے نہيں روکا اور نه کوئي عملي نمونه دکهلايا' محض رسم کي وجه سے اسپر اصرار کيا جاے اور اسطرح رسم و رواج کو حقيقت شرعيه پر ترجيح دي جاے -

ياد رکهيے که جب کسي غير شرعي امر پر رسماً سخت اصرار کيا جاے تو ضروري ہے که اسکو شدت و سختي کے ساتهه روکا جاے - کيونکه اس طرح غير شرعي امور کا مثل احکام شرع کے واجب الانقياد هو جانا ممکن ہے' اور همارے اعمال ميں اسکي صدها مثاليں موجود هيں -

آپنے فقها کے اقوال پڑهے هونگے که اگر کسي فعل مباح کو اس اُصرار کے ساتهه لوگ بجا لائيں که اسکے واجب و فرض سمجهے جانے کا خوف هو تو اس حالت ميں ايسے مباحات کا ترک واجب ہے' حفظاً لاحکام الشريعة والحقيقة -

دوسري صورت کي نسبت اُس مضمون ميں تفصيلاً عرض کرچکا هوں - يورپ ميں يه حالت عورتوں کے گذشته مسيحي اُسر و مملوکيۃ کا بقيه ہے' اور اُسکي تقليد کرنا يه معني رکهتا ہے که اسلام کي بخشي هوئي حريت کو تقليد [illegible] پر قربان کرديا جاے - ضمناً اس سے يه نتيجه نکلتا ہے که آپ کسي نه کسي وجه سے عورت کو حق اعلان ذاتي دينا نہيں چاهتے - حالانکه اسلام نے ديا ہے - تمام عبادات و معاملات ميں مسلمان عورت مثل مرد کے حق ذاتي کے ساتهه ايک وجود مستقل تسليم کي گئي ہے - پهر ايسا کرنا کب درست هوسکتا ہے؟

يہي وجوہ هيں جنکي بنا پر اس عاجز کي راے عام طرز عمل کے خلاف ہے' اور اسکو ضروري سمجهتا هوں که مسلمان خواتين

؎ لال:

جو عبارت آپنے نقل کي هے اسکا مطلب صرف اسقدر هے که کهانڈ کے صاف کرنے کي چیزوں میں سے ایک شے سور کي هڈي بهي هے اور یه بالکل ٹهیک هے ' لیکن حلت و حرمت کیلیے علاوہ دیگر مباحث فقهیه کے' یه سوال باقي رهجاتا هے که جو شکر هم استعمال کرتے هیں' آیا وہ بهي اسي سے صاف کي جاتي هے یا نہیں ؟

ایک زمانے میں مجهے خود اسکا خیال هوا تها اور میں نے تحقیق کیا تها - مجهے معلوم هوا تها که بهت سے طریقے هیں ' منجمله انکے ایک یه چیز بهي هے ' لیکن ضروري نهیں که وهي استعمال میں لائي جاے -

بهر حال یورپ کي بنائي هوئي چیزوں کا بالعموم مشتبه هونا اور هر طرح کي حـلال و حرام اشیا سے انکا ممزوج هوسکنا امر معلوم هے ' اور گو حضرات علما اسکو باصطلاح فقه متاخرین " عموم بلوی " سے تعبیر کرکے خاموش هو رهیں مگر میں اسے کافي نهیں سمجهتا' اور اسکا اصل علاج یه هے که ملک میں اُن اشیا کا بدل مہیا کیا جاے -

آپ صرف ایک شکر هي پر کیوں زور دیتے هیں ؟ مجهسے پوچهیے تو ایک بڑي فہرست پیش نظر رکهتا هوں - لیکن پهر کیا فائدہ؟ سلطان احتیاج کي قوت سب پر غالب هے' کتنے هیں جو وسائل راحت و لذائذ کو موجود پا کر پهر اس سے بر بناے اتقا احتراز کریں گے ؟ اصل علاج کیلیے کوشش کیجیے - صاف اور عمدہ قند کا بنانا بهت آسان هے - یه اُن مصنوعات میں سے نهیں هے جنکے لیے ملک طیار نهو لیکن آجتـک ایک کارخانه بهي نه بن سکا - پچهلے دنوں شیعـه کانفرنس میں کوئي صاحب اسکے لیے کمپني بنا رهے تهے یا بنا چکے هیں ' لیکن معلوم نهیں که پهر کیا نتیجه نکلا ؟

میں اُن بزرگوں سے متفق نهیں هوں جو کهتے هیں که جب تک ملک میں هر طرح کي دیسي چیزیں نه ملیں اُس وقت تـک سودیشي اور بائي کاٹ کا نام نه لو' کیونکه جب تـک اُسکا حس پیدا نهوگا' کارخانوں اور مصنوعات وطنیه کا انتظام بهي نهوگا - تا هم یه تو ایک بدیهي امر هے که جب تـک هر ولایتي چیز کا بدل ملـک میں مہیا نه هوجائے ' اُس وقت تـک کچهه بهي نهیں هوسکتا -

الحمد لله که حق سبحانه نے آپکو اور آپکے احباب مومنین کو توفیق دي که بربناے اشتباہ آسے ترک کر دیا - اور ترک بهر حال اولی و احوط هے -

پریمیم بانڈ (تمسکات سلطنتـہائے یورپ) خریدنے هوں یا مدقوق مسلول مریض کا علاج کرانا هو تو -

حکیم - ڈاکٹر - ایم - اے - سعید انصاري - بي - ایچ - اس - سي -
زبدة الحکمـاء - معالج خصوصي دق و سل
و موجد " اکسیر دق و سل "
شملـه یا لاهور سے خط و کتابت کیجئے - شکایت کا موقعہ نه هوگا -

بستر مرگ پر ایک نظر الوداعي!

چند ماہ میں نوجوان شاہ ایران احمد شاہ ' اپنے اسلاف کے تخت پر سریر آرا ' اور اسدن کي شام کو تاجپوشي هونے والا هے جس دن ناظم سلطنت ناصر الملک ابو القاسم اوسکے هاتهه عنان حکومت دیدیگا - اسلیے ان حالات کا مطالعه ' جو اسوقت ایران میں پهیلے هوے هیں ' نیز اس صورت حال کا امتحان ' جس سے نوجوان شـاہ ایران کو دو چار هونا پڑیگا ' یقینـاً موجب عبرت و بصیرت هونگے - ایران کے بستر مرگ پر یه گویا ایک الوداعي نظر هے جسکا یقیناً وہ حقدار هے -

سنه ۱۹۰۶ کا انقلاب اور ۳۰ - اگست سنه ۱۹۰۷ کا معاهدہ انگلستان و روس ' یه دونوں واقعات دو ایسے سیاسي کار فرما حالات پیدا کرتے هیں ' جنکے لیے کسي نه کسي حل کا دریافت هونا ضروري هے - یه دونوں واقعات ' جو وقوع میں قریباً متحد الوقت مگر در اصل ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ هیں ' ملـک کي آیندہ قسمتوں میں اسقدر وسیع حصه رکهتے هیں که انکے مجموعي اثر کي وجهه سے انکو نهایت قریبي طور پر باهم وابسته سمجهنا پڑتا هے - اسلیے مناسب سمجهتا هوں که ان دونوں سوالات پر بحث حسب تفصیل ذیل علحدہ علحدہ اجزاء میں کیجائے :—

(۱) دستوري حکومت -

(۲) معاهدہ انگلستان و روس -

(۳) نتائج -

شاہ ایران جب تـک اپني رعایا کي خواهش کے آگے سرنگوں هوئے اور انکو آئیني حکومت کے متعلق فرمان دینے پر مجبور نهیں هوا ' اسوقت تـک وہ برابر کسي طریقه ' کسي اصول ' یا کسي سیاسي فرد عمل کے بغیر حکومت کرتا رها - سچ یه هے که یه طریقهٔ حکومت اسقدر برا نه تها که کوئي شخص اسکو نظام کے بالکل نهونے کا الزام دیسکے - (گو یکسر طوائف الملوکي اور ظلم راني تهي - الهلال)

جو کچهه هو ' نتـائج کے مضرت رساں استبداد کي حیثیت ' مالیات حکومت میں کامل ابتري کي حیثیت سے لم محسوس کي گئي -

ایراني قوم کے بهترین عنصر شاہ کي اس حالت کو بے پروائي کے ساتهه نهیں دیکهه سکتے تهے - امراء اور ارباب دماغ اسلیے متحد هوے که شاہ کو حکومت کي کسي منتظم شکل پر مجبور کریں -

ایراني ارباب فکر کو ' جنمیں سے اکثر نے یورپ میں تعلیم پائي تهي ' آئیني حکومت کے اس حیثیت سے ناگزیر هونے کا یقین تها که ملک کي نجات کي لیے یهي ایک آخري امید هے -

گو امراء نے اپنے حقوق کو خطرہ میں پڑتے هوے نفرت کے ساتهه دیکها ' مگر شاہ کي استبدادي حکومت کو هلا دینے کے لیے ارباب انقلاب کے ساتهه اس امید میں شریک هوگئے که بعد کو بوقت فرصت طاقت پر قبضه کرکے سلطنت کو اپنے حسب دلخواہ

اب دیکھیے کہ تمـام مـدعیان اسلام فرقوں کے مشتـرک عقائد و مقاصد کیا کیا ھیں جن سے کسي کو انکار نہیں -

مثلاً کــلمۂ توحید و اقرار رسالت ' اعــلان و اشاعت قرآن ' حفظ بلاد و ثغور اسلامیۃ ' دفع کفار و اعداء اسلام ' یا اسي طـرح کے بعض دیگـر امـور -

اسکے مقابلے میں اپنے مخصوص عقائد کو بھي اپنے ذھن میں رکھہ لیں - مثلاً خلافت و امامت اوصیاء ' وجوب و عدم وجوب عدل ' تکفیر و عدم تکفیر فساق ' صحت انعقاد خلافت راشدہ ' وجوب تقلید شخصي و عمل بالحدیث ' مہدویت و مسیحیت مرزا صاحب قادیاني و انکار ازاں ' وغیرہ وغیرہ -

اسکے بعد آئندہ کیلیے طرز عمل یہ ھو کہ جب کبھي موقعہ آن مشترک عقائد و مقاصد کا آـے تو ھر قائل کلمۂ توحید خدمت و شرکت کیلیے مستعد ھوجاے' اور اپنے تمام باھمي نزاعات و مناقشات کو فراموش و نسیاً منسیا کرکے اسطرح تمام اھل قبلہ متحد و متفق ھوجائیں ' گویا ایک ھي خاندان کے فرزند ' اور ایک ھي شجرۂ محبت و اخوت کے برگ و بار ھیں -

لیکن اسکے بعد جب اپنے اپنے مخصوص عقائد و اعمال کے حدود میں آ جائیں تو بلا کسي مداھنت و نفاق کے اپنے اپنے عقائد پر نہایت مضبوطي و استواري کے ساتھہ قائم رھیں' اور شوق سے ھر جماعت اپنے اُن عقائد کا احقاق کرے' جسکو وہ حق سمجھتي ھے - مناظرہ کي مجلسیں منعقد کریں ' رسائل و کتب شائع کریں ' اپني اپني جانب لوگوں کو بـلائیں ' کوئي اس سے نہیں روکتا اور نہ کسي کے روکے یہ باتیں رک سکتي ھیں -

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظ ملت و مصلحت وقت کي بنا پر مدینہ کے یہودیوں سے معاھدۂ امن کرلیتے تھے' تو ھزار تعجب ھے ھم پر کہ ھم حفظ اسلام یا تبلیغ توحید کیلیے اپنے مخالف فرقہ کو شرکت کار کا موقعہ نہ دیں اور متحد نہوسکیں !

یہ نہ مداھنت ھے اور نہ تمام مختلف عقائد کو ایک جگہ جمع کردینا ' بلکہ متعصب سے متعصب فرقے بھي اگر آنکھہ کھولکر دنیا کو دیکھیں' اور وقت کي مصیبت کو سمجھیں تو اس طرح کے محدود و مشروط اتحـاد کو ایک لمحہ کیلیے بھي اپني فریقانہ ھستي کیلیے مضر نہ پائیں گے -

میں تو اب صرف ایسے ھي اتحاد کا متمني ھوں ' نہ کہ اُس اتحـاد عقـائد کے خوش آیند خواب کا ' جسکي تعبیـر آجتک نہ ملسکي -

(جـواب سـوالات)

یہاں تک تو میں نے اصولي طور پر اس مسئلہ کي نسبت اپنا خیال ظاھر کردیا کہ مستقل طور پر لکھنے کا موقع نہیں ملتا اور ضمني مواقع ھي کو غنیمت سمجھکر اپنے خیالات قلمبند کردیا کرتا ھوں - اب اسکے بعد امور مسئولہ عنہا کا جواب سن لیجیے :

(۱) مجھے معلوم ھے کہ خواجہ کمال الدین صاحب احمدي ھیں -

(۲) لارڈ ھیڈلے کي نسبت مجھے معلوم نہیں - ابھي تو وہ غریب مسلمان ھي ھوا ھے' اگر یہ جھگڑے اسکے آگے کیے گئے تو وہ حیران ھوکر پوچھے گا کہ کہاں جاؤں ؟ مسلمان ھونے کے بعد بھي نجات نہیں ملتي اور ھر فرقہ دوسرے فرقہ کي تکفیر کررھا ھے ؟

(۳) میں الحمد للہ اپنے انـدر اتني ایماني قوت رکھتا ھوں کہ جس امر کو حق تسلیم کرلوں اُسکا اُسي وقت اعلان بھي کردوں ' پس میري نسبت یـہ سوال محض عبث ھے - نہ تو میں کسي شخص کو مہدي یقین کرتا ھوں نہ مسیـح موعود ' میں اعتقـاد توحید و رسالت ' اور عمل صالح کو نجات کیلیے کافي سمجھتا ھوں - اسکے سوا مجھے اور کچھہ معلوم نہیں - قرآن کریم مسلمانوں کا حقیقي امام ھے : وکل شي احصیناہ في امام مبین -

(۴) خواجہ کمال الدین یا کوئي شخص اگر اشاعت اسلام کي خدمت مقدس انجام دے' تو تمام مسلمانوں کو اُن کا ساتھہ دینـا چاھیے اور بس' یہي میرا مقصد ھے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ سمجھنے کا کسي کو کیا حق ھے ؟

(۵) خواجہ صاحب کي نسبت مجھے یقین ھے کہ وہ خلوص و ایثار کے ساتھہ اس خدمت میں مصروف ھیں' اور بہترین وقت سمجھتا ھوں کہ اس وقت پوري قوت سے اس کام کو شروع کیا جاے' اور ایک عظیم الشان تبلیغي مجلس قائم کي جاے - مسلمانوں کو چاھیے کہ وہ اس اقدام سے متاثر ھوکر راہ کار اختیار کریں' نہ کہ اس کام کو صرف ایک ھي فرقہ کے ھاتھہ میں چھوڑ دیں - وہ مسلمان جو باھمي نزاع کے قصہ کو چھیڑکر اس کام کي مخالفت کرینگے ' نیز قادیان کے وہ متشددین جو عامۂ اھل اسلام کي تکفیر کرکے مخالف جذبات کو مشتعل کرینگے ' دونوں گروہ عند اللہ جوابدہ ھونگے اس نقصان عظیم کے ' جو خدا نخواستہ موجودہ تحریک کے قائم نہ رھنے کي صورت میں متصور ھے - ونسا ل اللہ تعالي ان یوفقنا و سائر اخواننا المسلمین لما یحبہ و یرضاہ - و تلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون في الارض علواً ولا فسادا ' والعاقبۃ للمتقین -

حکم استعمال قند انگریزی بصورت اشتباہ

ایک دن میں یہ کتاب پڑھہ رھا تھا :

The Geography of Commerce, by Spencer Trotter M. D.
Edited by Chusman, A. Harrick Ph. D.
Published 1909.

پڑھتے پڑھتے اسکے صفحہ ۱۱۵ - پر یہ فقرہ زیر سرخي :
Hog and Hog producst (سور اور سور کي پیدا وار کے متـعلق)
میرے نظر سے گذرا - فقرہ یہ ھے :

"The fat is made in to beard ; the bones are ground up for use as fertilizer ; or when burnut to charcoal are used in the Sugar refining process."

مجمـلا فقـرہ کا مطلب یہ ھے کہ سور کي ھڈیوں کو کوئلہ بنا کر مصري کے صاف کرنے میں استعمال کرتے ھیں -

جو خیال اس فقـرہ کو پڑھکر ایک مسلمان کے دل میں پیدا ھوسکتا ھے' اسکا آپ پورے طور پر اندازہ کرسکتے ھیں - میں نے اور میرے چند ایک دو اور ھـم خیال دوستوں نے استعمال مصري کو یکلم ترک کردیا - گو اس سے تـکلیف تو ھوتي ھے مگر ھم سب اس تـکلیف کو برداشت کرنیکے لیے تیار ھیں بشرطیکہ ھمارے مذھب میں خلل نہ واقع ھو -

یہاں کے چنـد علما سے بھي دریافت کیا گیا ' مگر کوئي تشفي بخش جواب نہیں ملا - لہذا آپکي طرف رجوع کرنا پڑا کیونکہ آپکي علمي و دیني لیاقت اور قابلیت مسلمہ ھے اور نیز آپکا بیش قیمت رسالہ الھلال کا بہت سا حصہ انھي امور پر مشتمل ھوتا ھے - مہرباني کرکے آپ جلد اسکے متعلق ایک قیمتي راے اپنے اس بیش قیمت رسالہ میں شائع کرادیں تاکہ میرے اور میرے دیگر مسلمان برادران ملت کي تشفي ھوجاے -

عبد الصمد بي - اے سکینڈ ماسٹر گورنمنٹ ھائي اسکول کوئٹہ

بیں سے بعض تو یہاں تک بڑھجاتے ھیں کہ اسکو ناقابل قرار یتے ھیں اور کہتے ھیں کہ اسن نے ان لوگوں کو دھوکا دیا' و اسکي نظامت کو امن و ترقي کي تمہید خیال کرتے تھے -

مگر یہ الزامات در حقیقت بہت بیجا ھیں -

ہم کو یہ یاد رکھنا چاھیے کہ ناظم نے آکسفورڈ میں تربیت الي ھے' اور یہ کہ دستوري حکومت کے اصول کے متعلق اسکا تخیل ماخوذ ھے ان بہترین سرچشموں سے جو بیلیال کے کمروں میں ہیں' اور ان مثالوں سے جو انگلستان کي سیاسي تاریخ پیش رتي ھے -

اس کہنے کے بعد کوئي یقین کرسکتا ھے کہ ایک ایسا شخص جسمیں قوم کي قیمت کا یقین اسدرجہ سرایت کرگیا ھو' خود اپنے پ کو دھوکا دیگا' اور ایسے رئیسوں اور جماعتوں سے اپني خواھشوں و بجبر منظور کرائیگا' جن پر اسے براے نام اقتدار حاصل ھے؟ ھمیں سے واقعہ نظر انداز نہ کرنا چاھیے کہ ایراني دستور ملک کي ضرورتوں کے لحاظ سے نہیں' بلکہ اسوقت صرف اس حیثیت سے بنایا گیا تھا کہ وہ شاہ کي خود مختارانہ طاقت کے مقابلہ میں مدافعت کا ایک ذریعہ ھو - اسلیے یہ اساس حکومت ھي جھوٹي ھے' اور دستوري کار روائیوں کو مفلوج بنا دیتي ھے -

ایک افسوسناک صداقت یہ ھے کہ اس فالج کے نتائج جو سابق حکومت کي وجہ سے نوجوان ایرانیوں کے دلوں پر گرا تھا' ناقابلیت اور فلاح عام کے کاموں سے نفرت کي شکل میں منعکس ھو رھے ھیں -

بہر حال یہ ھیں وہ حالات جسمیں سلطان احمد شاہ کہ نوجوان و عجلت پسند ھے' اپنے اسلاف کے ڈگمگاتے ھوے تخت پر بیٹھیگا -

[illegible] ملال :

یہ نیر ایسٹ کے مراسلہ نگار کا مضمون ھے - ایران کي موجودہ بد بختي کي اصلي علت یہ نہ تھي کہ دستوري حکومت اُسے راس نہ آئي - بلاشبہ ایران اسکے لیے تیار نہ تھا' تاھم اصلي شے دستوري انقلاب کے بعد روس کا محمد علي کو آلۂ کار بنانا اور اسکے ھاتھوں قوم کو تباہ کرانا' پھر سر ایڈورڈ گرے کا روس کے ساتھ سازشي اتحاد اور بالاخر اسکي قسمت کي گذشتہ تقسیم ھے -

بريد فرنگ

اقتراعیات انگلستان

جد و جہد حریت - ایثار و جاں نثاري - ثبات و استقلال عمل !

تاریخ انگلستان میں اقتراعیات (سفریجزم) کي تحریک ھندوستان کے لیے ایک بصیرت بخش و عبرت انگیز واقعہ ھے' خصوصاً انکا ثبات و استقلال کہ یہ جنس گرانمایہ و اکسیر کامیابي یہاں کے مردوں میں بھي کم یاب بلکہ نایاب ھے -

کوئي ھفتہ ایسا نہیں گزرتا کہ ولایتي ڈاک میں انکے تازہ واقعات نہ ھوتے ھوں بلکہ ابتو انگلستان کے اخبارات میں اور عنوانات کي طرح اقتراعیات بھي ایک مستقل عنوان ھوگیا ھے - حسب معمول گذشتہ ھفتہ کی ڈاک میں بھي چند تازہ واقعات آئے ھیں -

* * *

مسز پانکھرسٹ کے نام سے تو قارئین کرام نا آشنا نہ ھونگے - یہ وھي خاتون ھے جو اقتراعیات میں سے فوجي جماعت کي سرخیل ھے - اسکي آتشیں تقریریں' گرفتاري' قید' اور ترک خور و نوش کي عبرت پرور اور سبق آموز داستانیں بارھا آپ سن چکے ھیں - یہ مجاھدۂ راہ حریت جو غالباً آیندہ تاریخ انگلستان کي ایک ھیروئن اور کرامویل کي طرح عورتوں کي آزادي کے لیے ضرب المثل ھوگي' آج اپني نفاق و مداھنت سے غیر آلود آزادي کیوجہ سے ارباب حکومت کي نظروں میں پیکر بغاوت سمجھي جاتي ھے' اور انگلستان میں جسکو اپنے حریت زار و احرار پرور ھونے پر اسقدر ناز ھے' اسے چین سے رھنا نصیب نہیں ھوتا -

پیرس سے واپسي میں جب وہ وکٹوریا اسٹیشن پر پہنچي تو فوراً گرفتار کرلي گئي -

مگر وہ معمولي خاتون نہ تھي نہ اسکي گرفتاري کے لیے ایک وردي پوش کانسٹبل کا ھاتھ میں ھتکڑي لیے ھوے موجود ھونا کافي ھوتا - وہ جہاد و حریت کي ایک دیوي ھے جسکي پرستش انگلستان کی تمام اقتراعیات کرتي ھیں' اور جسکي قربانگاہ پر اپنا سر چڑھانا ھر سفریجٹ عورت اپني سعادت سمجھتي ھے - اسلیے اسکي گرفتاري کے واسطے مخصوص اور پر اسرار انتظامات کیے گئے تھے -

* * *

وکٹوریا اسٹیشن کا پلیٹ فارم ایک وسیع پلیٹ فارم ھے - اسکے ایک سرے پر جہاں بعد مسافت کي وجہ سے روشني اور اشخاص دونوں کي کمي تھي' یہ گرفتاري عمل میں آئي' اسلیے گرفتاري کے وقت مظاھرہ کے نام سے ایک آواز بھي بلند نہیں ھوئي - حالانکہ اگر کوئي دوسرا موقعہ ھوتا تو ایک محشر و ھنگامہ بپا ھوجاتا - ایک موٹر کار پوشیدہ طور پر تیار کھڑي تھي - مسز پانکھرسٹ کو اسمیں بٹھا کر پولیس فوراً اسٹیشن سے روانہ ھوگئي -

موٹر کار کي رفتار غیر معمولي طور پر تیز تھي -

گرفتاري کے وقت مسز پانکھرسٹ نے کسي قسم کا مقابلہ یا مقاومت نہ کي' کیونکہ وہ ان آھني ھتکڑیوں کو اپني کلائیوں کے لیے مرصع طلائي زیور سے زیادہ رونق بخش و عزت نہ سمجھتي ھے' مگر

طوائف الملوکی (Oligarchy) یا کسی ایسی [illegible] کے قالب میں ڈھال لینگے، جسمیں چند امراء حکومت فرمانروائی کرتے ہوں (یہ صحیح نہیں - الہلال)

قوم - یہاں خصوصیت کے ساتھہ اس سے مراد کاشتکار ہیں - آسانی سے اس تحریک میں شریک ہوگئی، کیونکہ اسکے بھولے اور سادے دلوں میں آزادی کے معنی، جسکے استعمال کے قابل وہ ابھی نہ تھے، خاصکر ٹیکس کے بارے نجات تھی !

ان تینوں عناصر کو جو ہنگامی طور پر متحد تھے، خلیق مگر ضعیف مظفر الدین شاہ اور اسکے کم نظر اور حیلہ طراز وزراء سے اپنی خواہشوں کے لکھوا لینے میں کچھہ بھی دقت نہ ہوئی - ۵ - اگست سنہ ۱۹۰۶ع کو شاہ نے مقبول علم دباؤ میں آکے ایران کیلیے پارلیمنٹ کی منظوری دیدی - ۹ ستمبر کو قوانین انتخاب شائع ہوے، اور ۷ - اکتوبر کو مظفر الدین شاہ نے جبکہ وہ بستر مرگ پر تھا، ایران کی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا -

پہلا قومی مجمع فوراً شاہنشاہی کے دستوری قانون کے بنانے میں مشغول ہوگیا - امرء باہم منقسم تھے - اسلیے انہوں نے مجلس کی رہنمائی ارباب دماغ کے ہاتھوں میں چلے جانے دی -

گو یہ موخر الذکر اپنی نیت میں مخلص تھے، مگر انہوں نے ان اصول کو نامکمل طور پر جذب کیا تھا، جو اس آزادی کی بنیاد تھے جس سے آج مغربی تمدنی بہرہ اندوز ہو رہا ہے - نوآموزی کے جوش میں انہوں نے تاریخ کو فراموش کرنے کی سنگین غلطی کی، اور اس فریب امید کی پرورش کی کہ ایک قوم، جسکا بیشتر حصہ محض جاہل اور بالکل غیر تربیت یافتہ ہے، وقت کی سست رفتار تدریجی ترقی کے بغیر کامل دنیاوی مجہولیت سے گزر کے منظم آزادی تک پہنچ سکتا ہے -

انہوں نے اس کا بھی خیال نہیں کیا کہ اگرچہ چند ضروری اصلاحات پر اصرار ناگزیر ہے مگر شاہ کی حکومت کی بیخکنی، اور ملک میں بجبر ایک ایسے اساسی اور جمہوری انقلاب کا پیدا کرنا کسقدر خطر ناک ہوگا، جو یورپ کی سب سے زیادہ تربیت یافتہ قوم کے لیے بھی للتی پذیرائی نہیں، اور ایرانی قوم کی سیاسی تعلیم کے مبلغ کے لحاظ سے تو بالکل خارج از تناسب ہے -

ایک " دستور " جو اس روح اور اس طریقہ پر ترتیب دیا گیا ہو، اسکی زندگی کے اختتام کے متعلق کوئی شک باقی نہیں رہسکتا !

نئی حکومت کے آغاز ہی میں یہ ثابت ہوگیا - بغیر کسی متعین فرد عمل، اور بغیر کسی طاقت یا دبار کے، حکومت پر ایک ایسی غیر منظم مجلس چھا گئی، جو ابتدائی دستوری حقوق سے ناواقفیت کے عالم میں طاقت کا دعوائے باطل کرنے لگی تھی -

سیاسی کلب صرف اسلیے قائم ہوے کہ اپنی خواہشوں پر دوسروں کو مجبور کیا جاے - اخبارات جو مفید ہوتے اگر کم و بیش کم عمر ہوتے، حریت کو فوضویت (انارکی) کے ساتھہ مدغم کرکے تباہ کن اصول کی تعلیم دینے لگے -

شاہ کہ نوجوان، شتاب کار، اور اس حقوق سے متمتع کے لیے بیچین تھا جو اسکے اباء و اجداد کو حاصل تھے، نہ اپنے حقوق سے دست برداری کا ارادہ کرسکا، اور نہ اس نے ایسا کرنا چاہا اس پر یہ مستزاد ہوا کہ اسکی خود رائی نے ان لوگوں کو بھی اس سے علحدہ کردیا جو اب تک نا طرفدار تھے - اسوقت سے اسکے لیے کوئی امید باقی نہ رہی تھی، اور بالاخر اس خون تشنہ، اور انقلابی حکومت کا خاتمہ جلا وطنی نے کیا - اسوقت سے ایران پا بزنجیر ہوے بغیر اپنی قسمت کی نگرانی کر سکتا تھا -

خانہ جنگی کے حادثہ کے بعد یہ معلوم ہوتا تھا کہ صلح و اتفاق کا دور پیش نظر ہے اور قوم کی دوبارہ زندگی کے آغاز نے ان تمام لوگوں کو مدد کی دعوت دی ہے جو دستوری حکومت کی واپسی کے لیے لڑے ہیں - مگر اس صلح کی عمر تھوڑی تھی - خود ارباب دستور میں اختلاف نمودار ہوا جو اپنی خیالی خواہشوں کو بزور منظور کرانا چاہتے تھے -

ان بے انتظامیوں کے باوجود مجلس کا انتخاب ہوا اور [illegible] نے مختلف جماعتیں ترتیب دیں -

یہ سیاسی سوالات نہ تھے جنکی وجہ سے بالاخر انکو غم سے دو چار ہونا پڑا - بلکہ یہ شخصی مصالح تھے - آخر کار معاملات ایسے نقطے تک پہنچگئے، جہاں کثرت اپنی خواہشوں کے منظور کرانے میں قلت پر کامیاب ہوئی اور وزراء بجاے اسکے کہ موزوں قومی پالیسی کی اشاعت، یا ضروری اصلاحات کے نفاذ کی کوشش کرتے، اور [illegible] جماعتیں حکمرانی کرنے لگیں -

یہ حالت تھی جبکہ ناصر الملک نظامت کا بارگراں اٹھانے کے لیے بلایا گیا -

ناصر الملک ایک تربیت یافتہ، اکسفورڈ کا ایم - اے، قابل تجربہ کار، ہوشیار، اور ایماندار آدمی ہے - اسے ملک کی ضرورتیں اور وہ فرد عمل معلوم تھی، جو ترتیب پانی چاہیے - مگر جسطرح اسے یہ معلوم تھا، اسیطرح وہ یہ بھی جانتا تھا کہ قانون دستور جسکی بنا پر وہ نگرانی اپنے ذمے لینے والا تھا، ایک ایسا ہتیار ہے جو صرف بادشاہ کی خود مختاری کو نیست و نابود کرنے کے لیے بنایا گیا ہے، اور اسلیے وہ ایک ایسا قانون ہے، جس نے خود [illegible] سے بھی ہتیار لیکے اسکی یہ حالت کردی ہے کہ سامان مدافعت سے تو تہیدست ... مگر سازش و مجبوری سے رو در رو ہے !

صرف فرض کا خیال اس پر غالب آیا، گو وہ نظامت کے قبول کرنے میں تردد سے لبریز اور ان مشکلات کے متعلق دھوکے میں نہ جو اسکو پیش آنے والے تھے -

دوسروں کو یہ دکھانے کے لیے کہ جو لوگ حکمرانی کے لیے بلائے جائیں، خواہ وہ حکمرانی کسی درجہ کی ہو، انہیں حکومت کے اصول کا علم ضروری ہے، اس نے (ناصر الملک نے) مسلسل وزرا اور وکلا کے ساتھہ کام کیا -

انکو غیر سرکاری نوعیت کی صحبتوں میں جمع کیا کوشش کی کہ مختلف جماعتوں کے بالاشتراک کام کرنے کے ایک بنیاد تیار کردے تاکہ آیندہ وہ متحدہ طور پر ایک ایسا ترتیب دیں جو ضروری اور اہم اصلاحات کا کفیل ہو -

اس امر کی تصدیق کے لیے کہ ناصر الملک نے کس اعتقاد اور ترک نفسانیت کے ساتھہ اس مشن کو اپنے ہاتھہ لیا ہے، انہے کام کرتے ہوے دیکھنا چاہیے -

ایرانی اپنی، اس خوش قسمتی پر کہ انکا سرگروہ ایک شخص ہے جو اس قدر روشن خیال اور اس درجہ بے لوث ساتھہ ملک کی بہبودی میں منہمک ہے، اپنے آپ کو آج تک زیادہ صحیح مبارکباد نہ دیسکے، اور نہ کوئی اعتماد اس سے بہتر حالت میں کیا گیا، تا ہم عدم مفاہمت اور باقاعدہ نے ناظم کی بہادرانہ کوششوں کو بیکار کردیا اور اسطرح اس آمید کو بھی مٹادیا جو دستوری حکومت کی قوت کے متعلق

اکثر سنتے ہیں کہ ناظم کو کمزوری اور اپنے اختیار محسوس کرانے میں ناکامی کا الزام دیا جاتا ہے، اور ان

میــر مجلس آل انـڈیـا مسلم لیـگ کي افتتاحي تقـریــر

آنریبل سر ابراهیم رحمت الله نائٹ ممبر امپیریئل کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانه اجلاس منعقد آگره میں ۳۰ - دسمبر کو جو پریسیڈنشل ایڈریس پڑھا اس کا اردو ترجمه حسب ذیل ہے :—

حضرات ! مسلم لیگ کے اس سالانه جلسه میں آپ نے مجھه کو بطور صدر دعوت دیکر میري جو عزت افزائي فرمائي ہے ' اس کا میں ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں - میں اس امر کا صاف صاف معترف هوں که ...... یه سب سے بڑي عزت ہے ' اور اس وجه سے اسکي قدر میري نظر میں اور بھي زیاده بڑھه جاتي ہے که یه عزت مجھه کو بلا تحریک غیرے ملي ہے -

ایک ایسے وقت میں جیسا که یه ہے ' جب که نهایت هي زوروں کے ساتھه اختلاف رائے واقع هوا ہے ' اور یه خیال عام طور پر پھیلا هوا ہے که مسلمانوں میں سیاسي نظر سے دیکھتے هوے دو راهیں قائم هوگئي هیں - ایسے وقت میں مجھکو یقین ہے که آپ اس امر کا اچھي طرح احساس فرمائینگے که آپ کے صدر کي حالت کس قدر پیچیده ہے ؟

حضرات آپ نے جس مشکل کام کے انجام دینے کے لیے مجھکو طلب فرمایا ہے اسے میں نے بطور فرض منصبي منظور کیا ' اور میں نے یه خدمت اس لیے اپنے ذمه لي ہے که مجھه کو اس امر کا یقین واثق ہے که آپ میرے ان فرائض کے ادا کرنے میں پوري پوري مدد اور اعانت فرمائیں گے ' اور مسلمان هونے کي حیثیت سے هم سب پر جو ذمه داري عائد ہے اس میں آپ حصه لیں گے - آج هندوستان کے مختلف مقامات سے مسلمانوں کے جو قائم مقام حضرات بهت بڑي تکلیف گوارا فرما کر یهاں اس جلسے میں تشریف فرما هوے هیں - یه امر میرے خیال میں اس بات کي حتمي دلیل ہے که همارے قوم میں رفاه عام اور سیاسي زندگي کي قومي روح موجود ہے - مجھے اطمینان ہے که میں آپ لوگوں پر بے خطر بھروسه کر سکتا هوں ' اس باره میں که میں جو صمیم قلب سے ان مشکلات کو جو همارے در پیش هیں ' سلجھانے کي کوشش کرنا چاهتا هوں - اس میں آپ لوگ میرا هاتھه بٹائیں گے ' اور مائل بمصالح رهینگے تاکه نتیجه یه هو که بعوض پھوٹ کے هم پھر سے مستحکم هوجائیں ' اور هم میں ایسي توانائي پیدا هوجاے ' اور هم ایسا طریق عمل اختیار کریں جس سے همارے دلي مقاصد میں ترقي هوتي چلي جاے -

تمام ایسي انجمنوں میں جیسي هماري یه انجمن ہے اختلاف رائے واقع هونا ضروري ہے - مختلف ذهن کے لوگ جب متحد مسائل پر اپني توجه مبذول کرتے هیں ' اور اس کے مختلف پهلوؤں پر کافي اور آزادانه بحث هوتي ہے ' تو راسخ نتیجه برآمد هوتا ہے ' اور عام دلچسپي کا باعث هوتا ہے - چونکه میرے ایسے خیالات هیں ' اس لیے هماري بهبودي و ترقي کے مسائل پر جو کچھه معقول بحث هو میں دل سے خیر مقدم کرتا هوں

مگر اتنا لحاظ ضروري ہے که جب کسي امر کا فیصله هوچکا ' تو سب دو به طیب خاطر منظور کرلینا چاهیے ' اور سب کو اسي کے مطابق سعي بلیغ سے عمل کرنا چاهیے -

اس دستور العمل کے لازمي طور پر یه معني نهیں هیں که جو فیصله ایک مرتبه هوگیا اسپر نظر ثاني نه کیجاے - کوئي دستور العمل اس جمهوري زمانه میں بنایا نهیں جاسکتا ' جو مثل قوانین میڈي اور " ایران قدیم " اٹل اور دائمي هوں - میري مراد یه ہے نه جو فیصله کیا جاے وه دستور العمل هو جاے - اس زمانه تک جب تک که عام اهل الراے تبدیل خیالات ' تقاضاے وقت ' مزید تجربه ' اظهار نقص و عیب ' جو پیشتر خیال میں نه آسکا یا اسي طرح کے اور وجوه کے لحاظ سے اس کو بدل نه دیں -

وجوه مذکورۂ بالا کے پاے جانے کے وقت سابق فیصلوں پر بھي نظر کي جاے - سب سے زیاده اور ضروري امر تو مجھے یه معلوم هوتا ہے که تمام مباحثے غیر شخصي اور غیر جانبداري کے اصول پر هوا کریں ' اور جو لوگ مخالفت میں اپنے تئیں قلت الراے پائیں انکو چاهیے که کثرت الراے کے صاف اور غیر مبهم فیصلوں کو به طیب خاطر منظور کرلیں ' اور اخلاصمندي سے تقلید سلوک عسکري کرکے عام مقصود کے پیشرفت کي کوشش میں شریک رهیں ' اسي طریقه پر جیسا که فیصله هوچکا هو -

جب تک همارے قومي مقصود کے پیشرفت کے لیے اس طرح سے هم کاربند نه هوں ' تب تک مجھے اندیشه ہے که هماري ترقي میں سخت رکاوٹ رهیگي ' اور بهت سخت مشکلوں کا پے در پے سامنا کرنا هوگا - لهذا اے حاضرین با تمکین ! میں آپ سے التماس کرتا هوں ' اور آپکے ذریعه تمام مسلمان قوم سے التماس کرتا هوں که همارے رفاه عام کے لیے عالي حوصلگي تحمل اور مخلصانه شرکت سے مشغول کار رهینگے -

اگر هم اسطرحپر تمام شخصي خیالات کو الگ رکھه کے کاربند رهیں گے ' اور همارے ذهن میں صرف قومي فائده کا خیال هوگا ' تو هماري ترقي نه فقط یقیني هوگی بلکه اتني رفتار سے هوگي جو هم میں سے عجلت پسند اصحاب کو بھي تشفي بخش هوگي -

کانپور کي مسجد

" آپ سب صاحب اس امر سے واقف هیں که مسلمانان هند کے دلوں پر مسئله مسجد کانپور نے بهت بڑا اثر کیا ' اور آپکو یه معلوم کرکے نهایت هي اطمینان اور تشفي هوئی هوگي که همارے معزز اور هر دلعزیز وائسرائے اعلی حضرت لارڈ هارڈنگ بهادر نے دور اندیشانه سیاسي قابلیت سے اسکا فیصله باحسن الوجوه فرما دیا -

حضور وائسرائے نے اپنے جدید پایۂ تخت هند یعنی دهلي میں داخلۂ سرکاري کے موقع پر جن شریفانه خیالات کا اظهار کیا تھا - وه میں آپ کو یاد دلانے کي اجازت چاهتا هوں - حضور موصوف اس وقت جدید لیجسلیٹو کونسل کے صدر تھے - جسکا اجلاس پهلي مرتبه دهلي میں هوا ' اس موقع پر آپ نے اپني یادگاري تقریر میں بیان فرمایا تھا که :

بهرحال اصل قصور کے بارے میں میرا جو کچھه خیال هو - مگر میں صرف آپ کو اور تمام باشندگان هند کو یقین دلانا چاهتا هوں که یه واقعه کسي طور پر بھي میري رائے پر کسي قسم کا اثر نه ڈالیگا ' جس طرح پر میں نے گذشته دو سال میں کام کیا ہے ' اسي طرح آینده بھي میں اپني طرز حکومت بدلے بغیر عمل کرونگا ' اور اس طریقه سے میں سر مو تجاوز نه کرونگا " -

کیا کوئي کهنے کي جرأت کرسکتا ہے که حضور لارڈ هارڈنگ نے اس موقع پر اهل هند سے جو مدبرانه وعدے کیے تھے ' ان پر وه صداقت کے ساتھه قائم نهیں رہے ؟ اس پدرانه شفقت نے جو انهوں نے همارے هم وطنوں سے ظاهر کي ہے - صحیح طور پر لوگوں کے دلوں پر فتح پالي ہے - یه واقعه صرف اس ملک کا تاریخي

گرفتاري کے بعد اسنے پولیس سے پوچھا : "کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں کیوں گرفتار کي گئي ہوں؟ ابھي تو میرا لائسنس ختم نہیں ہوا ہے ؟" اسکے جواب میں پولیس نے کہا: "تم نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا جنکي بنا پر چھوڑي گئي تھیں' اسلیے پھر گرفتار کي گئي ہو"

عدم ایفاء شرائط سے مراد غالباً مسز پانکھرسٹ کي وہ تقریر ہے جو اس نے پیرس میں کي تھي -

* * *

مگر ہمیشہ کي طرح یہ گرفتاري بھي زیادہ عرصہ تک نہ رہسکي اور پولیس کو مجبوراً چھوڑنا پڑا -

مسز پانکھرسٹ چہار شنبہ کو ہالوے کے قید خانے سے چھوڑي گئي' اور ابھي چند دنوں لندن میں رھکے پھر سوئٹزر لینڈ روانہ ہوگي -

* * *

جس خوش نصیب بچے نے آزادي و سر فروشي کي آغوش میں پرورش پائي ہو' اسکے متعلق یہ کہنا فضول ہے کہ وہ کیسا ہوگا ؟

مسز پانکھرسٹ کي طرح انکي صاحبزادیاں بھي اس جہاد حریت و حقوق میں اپني ماں کے دوش بدوش ہیں -

مس سلویا پانکھرسٹ دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں سہ شنبہ کو شوریڈچ ٹاؤن ہال میں گرفتار ہوئي تھي - گرفتاري کے بعد اپني ماں کي طرح اس نے بھي کھانا پینا چھوڑ دیا - اس سے اسکي حالت اسقدر نازک ہوگئي کہ پولیس کو مجبوراً چھوڑ دینا پڑا - یہ بھي ہالوے کے قید خانے میں تھي اور وہاں سے دوشنبہ کي شام کو چھوڑي گئي -

مسز پانکھرسٹ کي دوسري لڑکي مس کرائیٹبیل پانکھرسٹ ہے - وہ بھي اپني ماں اور بہن کي طرح سرگرم جہاد ہے اور اسي جرم میں جلا وطن ہوکے آجکل پیرس میں مقیم ہے -

* * *

لیکن یہ تو اقتراعي لیڈروں کا ذکر تھا جنکا کام یہ ہے کہ قول اور عمل سے اپني جماعت کي اس روح کو تازہ رکھیں جسکي بدولت یہ معرکہ آرائیاں ہو رہي ہیں' ورنہ اصلي کام کرنے والے تو اور ہي ہیں - جیسا کہ تمام منتظم و کارکن جماعتوں کا قاعدہ ہے -

اقتراعیات نے استعمال قوت کي جو صورتیں اختیار کي ہیں' انمیں سے ایک صورت آگ لگانا بھي ہے - آج انگلستان میں کتنے ہي مکان ہیں جو ان اقتراعیات کے ہاتھوں آتشزدگي کا لقمہ ہوچکے ہیں-

لیکن اگر مرد با ایں ہمہ ضرر رساني اپني جگہہ پر قائم ہیں تو ان خاتونوں نے بھي سر رشتہ استقلال اپنے ہاتھہ سے نہیں دیا ہے - وہ بھي اپنے کام میں لگي ہوئي ہیں اور برابر وہ حرکتیں کیے جاتي ہیں جنکو اگرچہ اب تک مرد برداشت کر رہے ہیں مگر شاید ہمیشہ برداشت نہ کرسکینگے -

مسرس فونس ' ایلیٹ اینڈکو دیونپورٹ کي ایک مشہور چوب فروش کمپني ہے - اسکے گودام کے احاطے کا رقبہ ایک ایکڑ ہے - اس وسیع احاطے میں ایک ہزار لکڑي جمع تھي - دوشنبہ کي صبح کو دفعتہ آگ لگي اور تھوڑي ہي دیر میں تمام احاطے کے اندر پھیلگئي - آگ کے بجھانے کي سخت کوشش کي گئي مگر ناکامي ہوئي اور یہ شعلے اس احاطے سے نکلکے قرب و جوار میں پھیلنے لگے - تھوڑي دور پر فیند رونڈ آبوٹس (ایک قسم کا پہیا ہے جس پر لڑکے چڑھتے ہیں) اور چند کاروانس (ایک قسم کي گاڑي ہے) رکھے ہوے تھے - ایک رونڈ آبوٹ میں جسکي قیمت ۲ ہزار پونڈ تھي' آگ لگ گئي - کل نقصان کا تخمینہ ۱۰ ہزار پونڈ ہوا ہے -

اس آتشزدگي کے بعد گورنمنٹ کو ایک گمنام خط موصول ہوا جسمیں لکھا تھا : " یہ آگ ہم اقتراعي عورتوں نے لگائي ہے اور یاد رکھو کہ جب تک تم ہمارے مطالبات پورے نہ کروگے' ہم اسیطرح تمھاري راحت و آرام اور جان و مال میں آگ لگاتے رہینگے" -

* * *

مسز پانکھرسٹ کي گرفتاري ایسي بات نہ تھي کہ اس سے اقتراعیات میں جنبش اور فدویت و اقدام کي کوئي مثال تازہ ظاہر نہ ہوتي -

دوشنبہ کو رچمونڈ پولیس کورٹ میں مسز بولٹر پیش ہوئیں - مسز موصوف پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے رچمونڈ میوز پولیس اسٹیشن کي کھڑکیاں توڑ ڈالي ہیں - انہوں نے اپنے اظہار میں الزام کا اعتراف کیا اور کہا :

" اسکے دو سبب ہیں' اول اور سب سے اہم وجہ تو یہ ہے کہ تم نے اس حریت کي دیوي مسز پانکھرسٹ کو گرفتار کیا ہے جو ترک خور و نوش کے واقعات سے نہایت نحیف و نزار ہوگئي تھي -

اس خبر نے مجھہ میں ایک غیر معمولي ہیجان پیدا کردیا ' میري پہلي خواہش یہ تھي کہ جسطرح ممکن ہو میں انکو قید خانے سے نکال لوں ' مگر مجھے نظر آیا کہ میں اپني اس خواہش میں کامیاب نہیں ہوسکتي' پھر میں نے خیال کیا کہ اگر میں اس میں کامیاب نہیں ہوسکتي تو مجھے بھي قید خانے کے باہر نہ رہنا چاہیے - لیکن اگر میں تمھارے پاس آتي اور قید ہونے کي خواہش ظاہر کرتي ' تو تم میري اس خواہش کو پورا نہ کرتے اور مجنون سمجھکے پاگل خانے بھیجدیتے ' اسلیے میں نے سونچا کہ مجھے کوئي ایسا جرم کرنا چاہیے جسکي سزا قید ہو ' چنانچہ میں آئي اور آکے ان کھڑکیوں کو توڑا - دوسري وجہ اسکي وہ مرض ہے جو مردوں میں پھیلا ہوا ہے "

مسز بولٹر نے اس مرض کي تشریح نہیں کي -

عدالت نے ان پر ۴۰ شلنگ جرمانہ اور در صورت عدم ادائیگي ۱۰ دن قید کي سزا دي - مسز بولٹر مصر تھیں کہ وہ قید خانے جائینگي ' کیونکہ اسي غرض سے انہوں نے کھڑکیاں توڑي ہیں مگر انکے شوہر نے انکي طرف سے جرمانہ ادا کردیا اور عدالت نے اسکو قبول کر لیا - چلتے وقت مسز بولٹر نے عدالت کو مخاطب کر کے کہا : " میں نہیں سمجھتي کہ مجھے کیا سزا دي گئي ؟ کیونکہ جرمانہ تو میرے شوہر نے ادا کیا - میري سمجھہ میں یہ بھي نہیں آیا کہ ان سے کیوں یہ جرمانہ لیا گیا ؟ حالانکہ وہ تو میرے ہمخیال نہیں - اگرچہ ویسے نہایت اچھے شوہر ہیں "

عدالت نے اسکا کچھہ جواب نہیں دیا اور مسٹر بولٹر اپني بیوي کو اپنے گھر لے آئے -

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الهـلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

دلوں سے اظہار امتنان اور وفاداري کا باعث ہوتا ہے ' جو سلطنت انگلستان کي بے بہا بضاعت ہے - آیا یہ رائے بلاشبه پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتي ہے کہ تمام هندوستان کے اسلامي قوم کے جلسوں اور انجمنوں نے جو متعدد رزوليوشن پاس کئے هيں ' اُن سے صاف ظاهر ہے کہ حضور وائسرائے بہادر کا عمل کس قدر عالمگير تها - کسي کي یہ خواهش نہیں ہے کہ گورنمنٹ فوراً ایک شورش کے سامنے اپنا سر جهکادے - بلکہ همارا منتہاے منشاء یہ ہے کہ هماري عرضداشت پر منصفانه توجه مبذول کي جائے ' اور جب کسي سرکاري عہده دار کے حکم کي ترمیم و تنسیخ کي ضرورت ثابت هو جائے تو ویسا عمل در آمد کرنے سے کسر شان کے خیالي خوف کي وجه سے باز نه رها جاے ' کیا کوئي شخص یہ کہسکتا ہے کہ همارا مطالبه کسي وجه سے نا معقول ہے ؟ (باقي آینده)

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شکرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهی رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذکريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲۰ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۴ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار کاکي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه کي قيمت يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) ياد ملتان پنجاب کے اولياے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بيني کا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - کتب ذيل کي قيمت ميں کوئي رعايت نہيں - [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ديڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموزالاطبا هندوستان بهر کے تمام مشہور حکيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انکي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا ہے اور جن خريداران نے جن نسخوں کي تصديق کي ہے انکي نام بهي لکهد ئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قيمت چهه روپيه ہے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] التجردان اس نا مراد مرض کي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه -

ملنے کا پته ـــ منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

زنده درگور مريضوں کو خوشخبري

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتي هيں ' زمانۂ انحطاط ميں جواني کي سي قوت پيدا کرديتي هيں ' کیساهي ضعف شديد کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي هيں ' اور همارا دعوی ہے کہ چاليس روز حسب هدايت استعمال کرنيسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بيان سے باهر ہے - ٹوٹے هوے جسم کو دوباره طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوه اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے ميں بهي عديم النظير هيں ' هر خريدار کو دوائي کے همراه بالکل مفت بعض ايسي هدايات بهي بهيجاتي هيں ' جو بجاۓ خود ایک وسيلۂ صحت ہے - قيمت في شيشي ایک روپيه محصول بذمه خريدار چهه شيشي کے خريدار کے ليے ۵ روپيه ۸ آنه -

منيجر کارخانۂ حبوب کا يا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

ا... الان

جنـاب محمد صفا بلك صاحب جريدة العدل نے [دليل الاستانه] نام ایک کتاب نہايت محنت و جانفشاني سے لکهي ہے ' جسميں تمام سلاطين آل عثمان مع امير المومنين و خليفه رسول رب العالمين مولانا سلطان محمد خان پنجم و شهزادگان موجوده الوقت و ديگر مشاهير خدام ملت کي تصاوير مختصر حالات کے ساتهه درج هيں -

اسکے سوا محلات شاهي مشہور مساجد نظارت جنگ حربيه يونيورسٹي اور دنيا ميں لاثاني قدرتي مناظر حسن کي پريوں يعني استامبول کي پہاڑيونکے نقشے بهي دکهائے گئے هيں - تصاوير و نقشجات کا مجموعه ۳۰۰ سے زیاده هيں -

اس کتاب کے مطالعه سے گويا آپ گهر بيٹهے هوے مقام خلافت کے لوگوں کي زيارت اور قسطنطنيه کي دلفريب خوبصورتي کو ديکهکر فتبارک الله احسن الخالقين کهينگے - مولف کا دعوی ہے کہ آجتک کسي نے خواه ايشيائي هو يا يورپين فرنگي ' ايسي جامع کتاب نہيں لکهي - باوجود ان خوبيوں کے قيمت صرف تين روپيه چهه آنه مع محصول ڈاک رکهي گئي ہے ' جو ذيل کے پته پر مؤلف موصوف سے مل سکتي ہے -

محمد صفابلك مالك و اڈيٹر جريدة العدل - قسطنطنيه

واقعه هونے کي غرض سے قابل قدر نہيں هے ' مگر وہ سبق جو اس قسم کي طرز سلطنت سکھاتي هے - و برطانيه عظمی اور هندوستان دونوں کے ليے ايک نعمت غير مترقبه هے - حضور لارڈ هارڈنگ نے اس امر کو ثابت کرديا هے که پدرانه همدردي صرف لفظوں هي سے نہيں (جن کا هم کو پہلے بہت سا تجربه هوچکا هے) مفيد هوسکتي - بلکه عملي طور پر کام لينے سے مطلب براري هوتي هے -

ميرے ليے يه امر هميشه تعجب انگيز هے که کيوں برطانوي اهل عمله هندوستان ميں اس امر کي مدبرانه کوشش نہيں کرتے جس کے ذريعه وہ عملي طور پر همدردي اور غور کرکے اس ملک کے باشندوں کے دلوں پر فتح پاليں - کيا ميں ان سے يه کہنے کي جرأت کرسکتا هوں که يه طريقه اختيار کرنا ان کے ليے کس قدر آسان هے ؟ هندوستانيوں کے نماياں خصائص سے ايک يه بهي هے که ان ميں احسان شناسي کا ماده بہت ترقي کرگيا هے - گذشته کشمکش کے زمانه ميں کتني مرتبه هندوستاني انگريزوں کے بچاؤ کے ليے ميدان ميں آئے هيں ' اور کتنے موقعوں پر انهوں نے انگريزوں کو بچانے کے ليے اپني جانيں تک ان پر قربان نہيں کردي هيں -

اگر هند کے سرکاري اهل عمله واقعي ايسي کوشش کريں که اپنا فرض منصبي سمجھکر هندوستان کے متعلقه مسائل پر هندوستان هي کے نقطۂ خيال سے غور کريں ' اور اگر وہ هميشه يه امر ملحوظ رکھيں تو وہ هندوستانيوں کے وجدان کي ايسي تسخير کرسکتے هيں که جو کسي اور ذريعه سے هرگز نہيں هوسکتي - هم پھر وہ فريادیں نه سنينگے ' جو هميشه همارے کانوں ميں اس ملک کي گورنمنٹ کي روز افزوں شکايتوں کے باره ميں گونجا کرتي هيں - يهي وہ طرز عمل هے جو لارڈ هارڈنگ نے اپنے پيش نظر رکھا هے ' اور جسے وہ عمل ميں لانا چاهتے هيں ' اور جس نے انکو هندوستانيوں ميں اسقدر هر دلعزيز بناديا هے -

کيا هندوستان کے ديگر اهل عمله اسپر ته دل سے عمل پيرا هونگے ؟ اگر ايسا هوا تو صرف يهي نه هوگا که ان کا راسته صاف هوجائيگا ' بلکه هندوستانيوں کے ان خادمان ملک کا بهي راسته صاف هوجائيگا ' جو باوجود سخت رکاوٹوں کے اهل عمله پر يه امر ثابت کرنے کي کوشش کررهے هيں که همدردي اور غور و خوض کا اثر کس قدر قوي هے -

عـذر کمزوري

ايک فرقه عرزه سرا ايسا هے جس نے پہلے بهي ايسا کہا هے - اور پھر بهي ايسا کہيگا که خير يه سب باتيں رعايا کي تاليف قلوب کے ليے تو بہت خوب هيں - ليکن سلطنت برطانيه کي شان و اقتدار کا لحاظ کہاں ؟ اگر گورنمنٹ سرکاري انتظامات کے مخالف هر ايک شورش کے آگے سر جھکايا کرے' تو حکومت کا کام ناممکن هو جائيگا - اور ايسي حالت ميں تو يه بہتر هے که اهل برطانيه اس ملک سے اپنا بوريا بدھنا باندھ کر چل ديں - برطانيه قوم کي طرف موجوده تنفر کا زياده تر باعث يهي فرقه غير ذمه دار لوگوں کا هے - اگرچه اس کے افراد برطانيه قوم سے هي کيوں نه هوں' يهي لوگ هيں جو ايسا خيال کرتے هيں که بہترين دستور العمل پنجۂ آهنين هے ' اور جو باعث هوئے هيں ان روز افزوں اشکالات کا جو سرکاري عمله کو در پيش آتي هيں -

ذرا هم ٹھنڈے دل سے منصفانه طور پر ان لوگوں کي پکار پر تو غور کريں که وہ کس نتيجه تک پهونچتي هے - اس کے معني تو صرف يه هوسکتے هيں که اگر کسي سرکاري عمله نے ايک مرتبه کوئي فيصله کرديا اور جيسا که اکثر هوتا هے ' بغير ان ذمه دار اصحاب سے مشوره ليے جو ان لوگوں ميں رهتے هيں ' جنکو ان فيصلوں کا اثر بھگتنا پڑتا هے ' اور اپنے فيصله پر يک طرفه اظهارات پيش کرکے گورنمنٹ کي منظوري لے لي ' تو پھر وہ فيصله کبهي رد نه کيا جائيگا - اگر وہ فيصله لوگوں کو منظور نه هو تو دو هي باضابطه طريقے ان کے ليے هيں - ايک يه که وہ گورنمنٹ کو عرضداشت پيش کريں' اور اس ميں يه بتلائيں که وہ فيصله کس قدر ضرر رساں هے ' اور نظر ثاني کي درخواست کريں ' اور دوسرا يه هے که مجلسيں کرکے اجلاس کونسل ميں سوالات دائر کرکے اور اخبارات کے ذريعه سے شورش جاري رکھيں -

اگر يه آفت زده لوگ پہلے علاج کي طرف رجوع کريں ' تو اکثر يه هوتا هے که سرکاري عمله کا فيصله کے ساتھه تعلق هے - ان ميں کوئي واقعي مخالفت فيصله سے نہيں پائي گئي - اور اگر دوسرے طريقے کے مطابق شورش جاري رکھي جائے' تو يه ادعا کيا جاتا هے که يه شورش چند غير قانع لوگوں کي ساخت و پرداخت هے' اور وہ خواه مخواه بيچارے عوام الناس کو برانگيخته کرتے پھرتے هيں - حالانکه وہ لوگ گورنمنٹ کے فيصلوں کو به طيب خاطر منظور کرنيکو تيار هيں' اور جب عذر لنگ ثابت هو گيا' اور سرکاري اهل عمله مجبور هوئے که اقبال کريں که هاں شورش بے بنياد نه تهي ' اور داد رسي کرنا ضروري معلوم هوا تو بهي بڑے زوروں سے يه بات پيش کي جاتي هے که فيصله کي تبديلي نه هونا چاهيے - اس ليے که اگر ايسا کيا جائيگا تو گورنمنٹ کي کمزوري سمجھي جائيگي ' اور سرکاري عهده داروں کا اقتدار بالکل جاتا رهيگا - لهذا سخت کوشش کي جاتي هے ' که فيصلۂ سابق برقرار رهے ' جس کے لازمي معنے يه هوتے هيں که ايسا دستور العمل قائم کيا جائے که جب کبهي کوئي سرکاري عهده دار کوئي فيصله کرے ' تو وہ اٹل هو - ايسي حالت ميں سوال پيدا هوتا هے که آيا وہ لوگ جو سرکاري عهده داروں کے احکام اور فيصلوں کي نظر ثاني اور ترميم کرانا چاهتے هيں ' کيا کريں ؟ خوش قسمتي سے يہاں بہت سے اعلی عهده دار هيں ' جو اس قسم کا عذر پيش نہيں کرتے ' بلکه نازک اور مشکل مسائل کو دانشمندانه اور مدبرانه طور پر سلجھاتے رهتے هيں ' اور اس طرح برطانيه اور هندوستان کي نہايت قابل قدر خدمت کرتے هيں

مجهے يقين هے که آپ ميري راے سے متفق هونگے که ايسے عهده داروں ميں سب سے ممتاز آجکل هندوستان ميں حضور لارڈ هارڈنگ بہادر هيں ' اور ان کا عمل نه صرف اعتراض سے بري هے ' بلکه نہايت قابل تحسين هے -

ميں سخت حيران هوں که وہ نکته چين حضرات جو وقتاً فوقتاً عذر کمزوري پيش کرتے هيں ' آيا وہ اس کے مفهوم تک بهي پهونچے هيں يا نہيں ؟ ميري دانست ميں تو اسکے صرف يهي معني هو سکتے هيں که هندوستان ميں سلطنت برطانيه ايسي ضعيف بنياد پر قائم هے که کسي عهده دار کے فيصله يا حکم کے خلاف لوگ اگر معقول داد خواهي کريں اور حکام بالا سے داد رسي کريں تو يه فعل اس بنياد کو ايسا صدمه پهونچاتا هے که چند ايسے صدمے اسکو ڈهادينے کے ليے کافي هيں - کيا کوئي حقيقت اور اس سے زياده دور از صداقت هوسکتي هے ؟ هند ميں سلطنت برطانيه کي بنياد ذاتي قوت ' نيک سلوک ' انصاف طبعي اور عدل گستري پر قائم هے - ايک منصفانه سلوک خواه اسکو ترحم سے تعبير کيجيے کسي حالت ميں بنائے سلطنت برطانيه کو مضر نہيں پڑ سکتا - بلکه ميري رائے ميں مزيد پشتي بان کا کام ديتا هے' اور لوگوں کے

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اهل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے - تازی ولایتی پودینه کی هری پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمی اور متلی - اشتها کم هونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

...ا کا موهنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکه - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلداده رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربه سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے بلکه موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی ہے نه تو سردی سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بھی ہے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق الله کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتھه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی ملحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه گلٹیاں

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں هوئی تو هیضه هو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتھه رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاری ہے' اور هیضه کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ... ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

بھی هو گئی هوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نه چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیه - چار آنه

" چھوٹی بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے

۱۰۰۱ ... ...

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳

کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

47 گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے هیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھه بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگالیجے - پھر اس سے ایک روپیه روزانه حاصل کر سکتے هیں - اور اگر کہیں آپ آدرشه کی خود باف موزے کی مشین ۱۰۵ - کو منگالیں

تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھه زیادہ حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاهیے تو چھه سو کی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور هر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

هم آپ کی بنائی هوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمه داری لیتے هیں - نیز اس بات کی که قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

هر قسم کے کاتے هوئے اون' جو ضروری هوں' هم محض تاجرانه نرخ پر مہیا کردیتے هیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هی کرنا نه پڑے - کام ختم هوا' آپ نے روانه کیا' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه هی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشه نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

سب ایجنٹ شاهنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیرز بازار - ڈھاکه

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہ قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مذطبیب۔ مشاہیر، اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم دیگر یعنی تمن افراد مختلف شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جا نگلی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ کسی کوئی تذکرہ دی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق سے ثابت کیا جا سکتا ہے +

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

اب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں " میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے خدا کرے کہ آئندہ بھی کامیاب ہوں "

جناب **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔ " تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے آپ نے شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو دیکھی بہتی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرور اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا "

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب۔ **اکبر** الہ آبادی۔ فرماتے ہیں۔ " زیتون، بادام، آملہ وغیرہ کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں ملا کر آپ نے حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب قابل تعریف ہے کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے ۔ سر دست یہی شعر کہنے کے لئے جی چاہتا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کیسی اچھا ہے + ہوا ہی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے "

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی " تاج روغن گیسو دراز شامل جسم کے اندرونی اجزاء۔ اعصاب دماغیات وغیرہ کو خشکی کی آفت سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں نہ یہ خوبی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گرانبہا۔ اور مفید ہونے میں تو عجیب الاثر چیز ہے "

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم اے۔ بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور " یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ و معطر تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا "

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب شرر** لکھنوی " ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ شرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے جو نہایت معطر، شیریں اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر متعدد اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا "

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** رضا صاحب اختر بی اے۔ سکریٹری میونسپل بورڈ غازی آباد: " اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے "

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں " تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچاتے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئیل کے شوروم کو اور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے "

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں " تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو تر دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے کہ نوم راحت کیلئے محرک کہنی بجا ہے "

جناب لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر زینلے **احمد** صاحب ایم ڈی آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔ " تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت اور مہک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا "

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ " تاج ہیر آئیل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ بجا و حقیقتاً قابل قدر ہے "

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک جی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں " روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اس سے کو خود مسلم ہیں انکی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں "

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۵۔ " اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس حاجت سے تمام مہیا لوگ تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء " حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے ہم سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آرائش و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں "

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۱۳۷۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء " تاج ہیر آئیل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کرچکا ہے۔ ہمیں بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے "

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۳ اپریل ۱۹۱۳ء " یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے "

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۴۔ ۱۸ اپریل ۱۹۱۳ء " یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مفرح مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا "

اردوئے معلیٰ علیگڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء " تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے والی انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی نیز نقرس کو رفع کرنے والی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا "

مندرجہ بالا بیانات کا اندازہ معلوم آپ نے کیا ہوگا ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر گر بہترین نقشہ آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی اس طرف مبذول ہونا چاہئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔

تاج روغن بادام و بنفشہ — فی شیشی عہ ۱ر
تاج روغن زیتون و یاسمن — فی شیشی عہ ر

تاج روغن آملہ و بنولہ
فی شیشی ۱۲ ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش بھیجنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

المشتہر — منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

53

الات ازاد

جو ارتهنه پنج کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم ظرافت رقم کا نتیجه اور اپنی علم شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم ادبا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدہ اولوالابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی او ر معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمری آزاد ۲ اد آنه علاوہ محصول -

سید فضل الرحمن نمبر ۲۲ تالتلا لین کلکته -

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت، میونسپلٹی کی کارروائی، مسجد کا انہدام، واقعہ جانکاہ ۳ - اگست، عدالت کی کارروائی، اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسرائے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ہیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شائع ہوئی ہے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاہئیں - اور الہلال کا حوالہ دیا جائے - قیمت ایک روپیه *

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکته

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کوآپریٹو سوسائٹی

سری نگر کشمیر

شال | چادرین | نافت | الوان | دوشالے | قلمی زرجات | اونی زرجات | امبرائیڈری | مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | شلاجیت | زیرہ | نقاشی | گبے | نمدے | پوستین | ریشمی تھان | ٹوپیان | گلوبند | لوئیان

55

ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسی اچھے مقام پر بود و باش کرنا چاہتا ہے جہاں وہ انگریزی دوا خانہ کھولکر قلیل معالجہ سے اپنی گذران کر سکے - ابتدء اگر ڈاکٹری یا غیر ڈاکٹری خدمت کا برائے نام معاوضہ ملنگے تو سہارے کو کافی ہوگا - بفضلہ تعالیٰ اپنے کام میں ہوشیار، بیس سال کا تجربہ محنتی، دیانت دار، ہر کام میں مستعد، انگریزی کی لیاقت انٹرنس تک، ڈاکٹری میں سوا سو روپیه ماہوار تک تنخواہ پائی ہے - علاوہ ڈاکٹری کے ایک بڑی تجارتی کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رہا - اگر کوئی صاحب مطلع کرینگے کہ آنکے یا کسی دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے پریکٹس کی گنجایش ہے یا ضرورت ہے تو باعث شکر ہی ہوگا -

پته

ڈاکٹر صولت - مقام آرون - براہ گونا - ریاست گوالیار - وسط ہند

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیه -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیه -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پائدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیه سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیه -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - نایٹ (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیه -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیه -

۶ - ۱۹ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیه آٹھہ آنہ -

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیه آٹھہ آنہ -

المشتہر :- ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکته

M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32

آثار ہند

تلک آثارنا تدل علینا
فاسئلوا بعدنا عن الآثار!

ارجمند بانو بیگم (ممتاز محل)
جسکی آرام گاہ " روضۂ تاج " ہے

صاحب قران اعظم (شاہجہان)
جس کی تعمیرات سے ہندوستان میں حسن و استحکام کا ایک نیا دور شروع ہوا

جمال ہند یا حسن " تاج " کا ایک بیرونی منظر!
جو شاہجہاں کی تمام تعمیرات میں ایک اول درجے کی یادگار ہے !

بہ تقریب اجتماع آگرہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس دلی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -
(۲) اگر کسی صاحب کو پتہ کی تبدیلی کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچہ کے لیے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -
(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 4 - 12

الهلال

3

مدير مسئول و خصوصي

سلطان ابوالكلام الدهلوى

مقام اشاعت

۷ - ۱ مكلاوڈ اسٹريٹ

کلکته

ٹيليفون نمبر ۶۴۸

قيمت

سالانه ۸ روپيه

ششماہی ۴ روپيه ۱۲ آنه

نمبر ۳ . کلکته : چهارشنبه ۲۳ صفر ۱۳۳۲ ھجری

Calcutta: Wednesday, January 21, 1914.

فہرست

آخر الانباء

اس هفتے جنوبي افريقه کے هندوستانيوں کے متعلق کوئي اهم خبر نهيں آئي - مقاومت مجهول بدستور موقوف هے اور گو بعض هندوستانيونکي رائے هے که اس سلسله کے دوباره شروع کرنے کا وقت آگيا هے ' مگر ريورينڈ اندريوز کا بيان هے که رئيس الاحرار مسٹر گاندهي کهتے هيں که وه اپنے همرطنوں کو شخصي طور پر يه نصيحت کرينگے که ابهي مقاومت مجهول شروع کر کے يونين گورنمنٹ کے مشکلات ميں اضافه نه کريں -

ايک طرف تو مسٹر گاندهي اسدرجه امن پسندي وصلح جوئي کا اظهار کررهے هيں دوسري طرف جنرل بوتها نے ابهي جوهانسبرگ کي اسپيچ ميں هندوستانيوں کے مسئله کا ذکر کرتے هوے يه اعلان کيا که جنوبي افريقه ميں تمام گورے اس موضوع پر يکدل اور يکخيال هيں که نه تو هندوستاني مطالبات کے آگے سر تسليم خم کرينگے اور نه بيروني مداخلت هونے پائيگي -

جنوبي افريقه ميں ريلوے ملازمين کا اسٹرائک اس طرح شروع هوا که استعفاف کي تحقيق کے متعلق گورنمنٹ نے ملازمين ريلوے کا مطالبه منظور نهيں کيا ' اس پر انهوں نے اسٹرائک کرديا هے - اسٹرائک کا آغاز اورنج کالوني سے هوا ' مگر بعد کو ٹرانسوال ميں بهي پهيل گئي - اسٹرائک والوں نے ريٹوريا اور ٹرانسوال ميں ڈائنامائٹ سے ٹرينوں کے اڑانے کي کوشش کي - پهلي کوشش ناکام رهي ' کيونکه زبردست ٹرين کے آنے سے ڈائنامائٹ ديکهه ليا گيا - دوسري کوشش ميں انکو کاميابي هوئي مگر صرف اسقدر که انجن اور لائن کو صدمه پهونچا - کوئي جان ضائع نهيں هوئي -

اسٹرائک کو فرو کرنے کے ليے گورنمنٹ نهايت سرگرمي سے کوشش کررهي هے - مزدوري پيشه جماعت کے سات ليڈر گرفتار کرليے گئے هيں ' جوهانسبرگ کي فيڈريشن آف ٹريڈ نے ان ماخوذين کي رهائي کا مطالبه کيا هے اور يه دهمکي دي هے که اگر انکو رها نه کيا گيا تو عام اسٹرائک هوجائيگي - ليکن جب ٹريڈ هال ميں اسکے متعلق لوگوں کي رائے معلوم کي گئي تو عام اسٹرائک کي تائيد ميں بهت کم هاتهه اٹهے اگرچه ماخوذين کي رهائي کي تائيد ميں اٹهنے والے هاتهه بهت تهے -

شذرات

زر اعانۂ مسجد کانپور

افسوس که کانپور فنڈ کے متعلق ابتک بعض لوگوں کا يه خيال هے که چونکه مقدمات ختم هوگئے' اسليے اب روپيه کي ضرورت نهيں رهي' اور وه جمع شده روپيه کے مصارف کے متعلق طرح طرح کے خيالات ظاهر کرتے هيں - چنانچه بعض مراسلات اس بارے ميں دفتر الهلال تک پهنچي هيں -

ليکن هم سمجهتے هيں که يه خيال بهت معدود هے اور تقريباً تمام مسلمان جنهوں نے اس فنڈ کي فراهمي ميں حصه وافر ليا هے' مسٹر مظهر الحق بيرسٹر اٹ لا کے اس خيال سے بالکل متفق هيں که يه روپيه بدستور مسجد کانپور کے نام سے جمع رهے' اور جس نيت سے ديا گيا هے' اسي ميں خرچ هو - مستحقين حادثۂ ۱۱ - اگست کيليے دو سو روپيه ماهوار اعانت کي ضرورت هے' اور بهت سے بچوں کي تعليم و تربيت کے مصارف اسکے علاوه هيں - پس يهي مناسب طريق کار هے که اس روپيه کو بالکل محفوظ رکها جاے اور صرف اسکي آمدني سے کانپور کے مصيبت زدگان کي ماهوار اعانت هو -

اسطرح ايک کافي رقم سے گويا قومي بيت المال کي بهي تاسيس هوجائيگي' اور روپيه هميشه جمع نهيں هوتا -

پس ميں تو اس رائے پر بالکل مطمئن هوں اور چاهتا هوں که بعض متعمدين کانپور و لکهنو کي ايک کميٹي بطور ٹرسٹيوں کے منتخب هوجاے تاکه صرف مسٹر مظهر الحق کي شخصي ذمه داري باقي نه رهے -

الهلال کي فهرست زراعانه کي کل رقم ۲۷۷۸ روپيه ۳ - آنه هے - مولوي شمس الهدى صاحب نے بانکي پور سے پندره روپيه بعد کو بهيجے تهے جو درج نهيں هوے تهے - اسکے اضافه کے بعد ۲۷۹۳ - تين آنه هوے -

ايک ريشمي اچکن جو پٹنه سے ايک بزرگ نے بهيجي تهي باقي هے - اسے فروخت کرديا جائيگا -

اس ميزان ميں پانچ سو روپيه مسجد مسوري کے جلسے کے شامل نهيں هيں جنکے اعلان سے فهرست کهولي گئي تهي - کيونکه وهاں جسقدر روپيه جمع هوا ' ميرے آنے کے بعد براه راست بهيجديا گيا -

اب هم يه تمام روپيه مسٹر مظهر الحق کو بهيجديتے هيں -

ضعفا و مولفة القلوب ' اور بہت سے منافقین و مفسدین بھي شامل کار ہوگئے : واذا لقو الذین آمنوا ' قالو آمنا ' واذا خلوا الی شیاطینهم ' قالوا انا معکم ' انما نحن مستهزؤن - اور بظاهر ایک ایسي حالت شروع ہوگئي جو خاموشي و افسردگي کا یقین دلانے لگي - بس اسي وقت کا انتظار کیا جا رہا تھا ' چونکہ وہ آگیا ' اسلیے اب اصلي ارادے اور منصوبے ظاهر ہونا شروع ہوگئے ہیں ' جنکے اولین تجربے کي قسط زمیندار پریس کا خاتمہ ہے اور آنے والے واقعات ابھي غفلت مزید کے منتظر ہیں : وما تخفي صدورهم اکبر ' قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون (۳ : ۱۱۴)

اصول کي محبت فروعات کے مناقشات سے بالا تر ہے ' اور حقیقت کے سوال کے سامنے اشخاص و مخصوص حالات کي بحث باقي نہیں رہتي - پس اس وقت ہمارے سامنے زمیندار نامي اخبار کي محض ضبطي کا سوال نہیں ہے جسکا مالک و ایڈیٹر ایک شخص خاص ہے اور جسمیں بہت سے لوگ مضامین لکھتے تھے ' بلکہ یہ ایک حق و قانون ' اور عدالة و حریت کا مسئلہ ہے ' اور ان واقعات و حوادث کا جو اسکي تہہ میں پوشیدہ ہیں - میرے دوستوں کو معلوم ہے کہ میں شخصاً زمیندار کي بہت سي کمزوریوں سے نہ صرف شاکي بلکہ واقعي طور پر متالم و متاذي تھا - میں اسکے طرز تحریر و انشاء مضامین کو پسند نہیں کرتا تھا - مجھے اسمیں بہت زیادہ عامیت اور سوقیت نظر آتي تھي - اسمیں عوام کے مذاق کو بہت زیادہ دخل تھا اور حقیقت کبھي کبھي اسکے استیلاء سے دب بھي جاتي تھي - اشخاص کي بحث کے انہماک کو میں پسند نہیں کرتا ' اور چاهتا ہوں کہ ہر شخص نکتہ چیني و احتساب کي بنیاد صرف اصول کے وعظ پر رکھے ' اور اسکے ضمن میں اگر اشخاص کي بحث ناگزیر ہو تو مضائقہ نہیں ' لیکن زمیندار میں اشخاص کا مسئلہ حد اعتدال سے گذر گیا تھا ' اور بسا اوقات جس عامیانہ و سوقیانہ انداز میں داد ظرافت دي جاتي تھي ' اس سے اخبار بیں پبلک کے مذاق کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا -

معہذا بعض اهم مسائل کے متعلق اسکي غلطیاں بھي شدید تھیں - مسئلۂ کانپور کے فیصلے پر جس طرح اس نے خوشي ظاهر کي اور جو مضامین لکھے ' انہوں نے فیصلہ کي صورت اصلي کے خلاف ایک دوسري صورت لوگوں کے ذهن میں پیدا کر دي -

اسکے مقامي اور معاصرانہ نزاعات بھي همیشہ مجھے دکھہ پہنچاتے رہے -

تاهم اس سے کوئي شخص انکار نہیں کرسکتا کہ اسکي نیکیاں اسکي غلطیوں سے زیادہ تھیں ' اور اسکا فائدہ ان بعض نقصانات سے بہت عظیم و اهم تھا ' جو اسکي غلطیوں اور کمزوریوں سے پیدا ہوسکتے تھے - اگر اسکي نسبت کہا جاے کہ : خلطوا عملاً صالحا و اخر سئیا - تو اسکے پاس اسقدر ذخیرۂ حسنات بھي موجود ہے جو اسکے کفارے کیلیے کافي ہوسکتا ہے :

وانما الحسنات یذهبن السئیات ! اور نیکیاں برائیوں کو محو کر دیتي ہیں -

روزانہ زمیندار کي اشاعت سے پہلے اخبار بیني صرف طبقۂ خواص میں محدود تھي ' اور علم بیداري و احساس کے پیدا ہونے میں یہ ایک ایسا مانع عظیم تھا ' جسکي وجہ سے کوئي تحریک اور کوئي آواز عام قوت و اثر پیدا نہیں کرسکتي تھي - جنگ طرابلس نے قوم کے تمام طبقات کو خبروں کا شائق بنایا ' اور زمیندار کي علم مقبولیت شروع ہوگئي - اسکي اشاعت بیس بیس ہزار روزانہ تک پہنچي ' اور اسکي ارزاني اور عام فہم ہونے نے اسے علم دکانداروں اور بازار کے بیٹھنے والوں تک پہنچادیا - ہر شخص جو اردو عبارت پڑھسکتا ہے ' علے الصباح اس طرح زمیندار کا خواهشمند ہوتا تھا ' گویا یورپ اور امریکہ کا ایک تعلیم یافتہ عادتاً صبح کے وقت مطالعہ اخبار کیلیے بیقرار ہے - اس نے گو ابتدا میں ہندوستان کے معاملات کے متعلق کچھہ نہ لکھا اور مسلمانوں کي سیاسي حالت پر بھي کوئي توجہ نہ کي ' تاهم اس نے جن جن معاملات کو لکھا ' آزادي اور جرأت کے ساتھہ لکھا ' اور اپنے پڑھنے والوں میں یقیناً زندگي کي ایک روح پیدا کردي -

اسکے بعد حالت میں مزید تغیرات ہوے اور زمیندار نے بیرون هند کے اسلامي مسائل کے علاوہ ہندوستان کے سیاسي مسائل کے متعلق بھي لکھنا شروع کیا - گو اس سے بے اعتدالیاں ہوئي ہوں لیکن اسمیں شک نہیں کہ اصولاً اس نے همیشہ آزادي کے ساتھہ اظہار خیال کي سعي کي -

وہ روزانہ تھا اور متفرق فروخت ہوتا تھا - ایک پیسہ یا دو پیسہ دیکر ہر شخص اسے خرید لے سکتا تھا - گذشتہ دو سال کے تغیرات و حالات نے خود بخود اسے مقبول عام بنا دیا تھا ' قوم کے ہر طبقہ میں روزانہ پڑھا جاتا تھا - ان تمام اسباب کي وجہ سے وہ ایک بہت بڑي قوت تھي جو حسن اتفاق سے پیدا ہوگئي تھي ' اور ایک ایسا وسیلۂ وحید تھا جسکے ذریعہ ہر روز ہزاروں مسلمانوں کے اندر بیک وقت زندگي پیدا کي جاسکتي تھي - اس قسم کے وسائل ہر وقت حاصل نہیں ہوسکتے ' اور نہ تغیرات و حوادث کا موسم همیشہ رہا کرتا ہے -

پس " زمیندار " کا بند ہونا في الحقیقة مسلمانان هند کیلیے ایک عظیم ترین ضائعات ملیہ میں سے ہے ' اور تمام قوم عند اللہ اس غفلت کیلیے جوابدہ ہے جس نے حریف قوي پنجہ کو ایسا کرنے کي فرصت دي ' اور پھر اسکے لیے بالکل خاموش اور مردوں کي سي بے حسي گوارا کرلي -

وقت نازک اور موسم مخالف ہے - غفلت کے جھونکے چلنے لگے ہیں ' اور جھنجھوڑنے والے هاتھہ بے حرکت سے ہوگئے ہیں - حریف قوي و شاطر ' مقابل فریب خوردہ ' دسائس و مطامع دلفریب ' اور ایمان کي آزمایش امتحان طلب ہے - سفر صرف ابھي شروع هي ہوا ہے ' اور تجربے کے زاد راہ سے مسافر تہي دست ہیں - نہو کہ قدرت کي بخشي ہوئي ایک هي فرصت هشیاري ضائع کردي جاے ' نہو کہ وہ ' جو برسوں کي جگہ مہینوں میں حاصل ہوا تھا ' پھر غفلت و سرشاري پر قربان کردیا جاے - فالحذر ! الحذر ! الحذر ایہا المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون ! !

همہ اندرز من بتو اینست
کہ تو طفلي و خانہ رنگین ست !

پھر کوئي ہے جو اس غفلت موت آور ' اس سرشاري مسموم ' اس سکون ممات ' اور اس عمل السحر باطل کے پردے کو چاک کرے ؟ فاین شرف السلام واین مجد المسلمین ؟ هل فقد المسلمون کل ذالک ؟ ام علی قلوب اقفالها ؟

بال بکشا و صفیر از شجر طوبی زن
حیف باشد چو تو مرغے کہ اسیر قفسی !

اب ڈیڑھ سال کا زمانہ گذر گیا کہ میں تمہارے سامنے ہوں - میں نے همیشہ اپني فریادیں بلند کي ہیں ' اور همیشہ وہ سب

انـــا لله و انـــا اليـــه راجعـــون ! !

اللــه اللــه ايهـا ال- -ا- رن ! هل بعد هذ الذل تسكتــون ؟

ابلغكــم رسالـــة ربي و انا لكم ناصـــح اميـــن!

اے لوگو ! میں تمھیں اپنے پروردگار کا حکم سناتا ہوں اور یقین کرو کہ میں تمہارے لیے ایک دیانت دار ناصح ہوں - میں کبھی اعلان حق میں خیانت نہ کرونگا - (۷۰ : ٦٥)

زمیـــندار پریس لاهور سے دو هـــزار روپیہ کي ضمانت لي گئي تھي - اسکے بعد دس هزار کي طلب کي گئي - اب وہ دس هزار بھي ضبط کرلیے گئے اور پریس کا تمام سامان اور مشینیں بھي ' جنکي قیمت کا پندرہ هزار تک تخمینہ کیا گیا ہے - بنیاد چند مضامین قرار دیے گئے هیں جو اجودھیا کے واقعۂ عید اضحی پر نکلے تھے ' اور ایک مضمون مسٹر ظفر علي خان کا جو انہوں نے لنڈن سے لکھکر بھیجا تھا - هندوستان کي فیاض و عادل گورنمنٹوں کي یہ انصاف پروري ہے کہ وہ پریس ایکٹ کے احکام نافذ کرتے ہوئے کبھي کبھي جرم کي نوعیت سے بھي مجرموں کو مطلع کردیتي هیں ' ورنہ سچ یہ ہے کہ " حق و آزادي " کے دو قدرتي جرموں کي موجودگي کے بعد اور کسي جرم کے قرار دینے کي ضرورت هي کیا ہے ؟

وجودک ذنب ' لا یقاس به ذنب

پھر آج همالہ کے اس جانب بسنے والوں میں سے کون ہے جو مجرم نہیں ہے ؟

ملکوں اور قوموں کي تاریخوں میں ایک وقت آتا ہے جبکہ انسانوں کیلیے زندگي کي خواهش ... هوجاتي ہے ' اور زندہ رهنے سے بڑھکر اور کوئي جرم نہیں هوتا -

جبکہ اونچي اونچي دیواروں اور آهني دروازوں کي آبادي بڑھجاتي ہے اور آهن گرکي صنعت کي سب سے زیادہ مانگ هوتي ہے - جبکہ درختوں کي ٹہنیوں میں رسیاں لٹکائي جاتي هیں ' اور جبکہ لکڑي کے تختے بنائے جاتے هیں تا کہ ان پر فرزندان آدم کھڑے هوں - یہ وقت آتا ہے اور انقلاب امم کے ایک قدرتي قانون کے ماتحت گذر جاتا ہے ' اور پھر بربادي و هلاکت کا هر وہ بیج جو زمین میں ڈالا گیا تھا ' نئے موسم کے شروع هوتے هي زندگي اور حیات قائم و دائم کا پھل پیدا کر دیتا ہے !

هندوستان بھي ایک ملک ہے جہاں قومیں بستي هیں اور وہ سب کچھہ اپنے اندر رکھتي هیں ' جو انسانوں کے دلوں کے اندر هوتا ہے - یہاں بھي انسان هیں جنکو زندگي محبوب اور زندگي کي قوت مطلوب ہے - یہاں کے بسنے والوں کے پہلو میں بھي دل ہے ' جو عزت کا خواهاں اور ذلت سے نفور ہے - یہاں کے رهنے والے بھي اس متاع عزیز ' اس جنس گرامي ' اور اس شاهد محبوب حق و حریت کے عشق کا حق رکھتے هیں ' جسکو اس آسمان کے نیچے هر آدم کے فرزند نے چاها ہے اور اسکے جمال مقدس کي هواداري میں اپني قیمتي سے قیمتي چیزوں کي بھي قرباني کردي ہے - پس کوئي وجہ نہیں کہ جو کچھہ هر جگہ هوا ہے ' اور جسکو انسانوں کي جماعتوں نے هر جگہ جھیلا ہے ' اس سے هندوستان مستثنی کردیا جائے ؟ کیا سبب ہے کہ سفر حیات ملي و فلاح ملکي کي قدرتي منزلوں سے گذرے بغیر وہ وهاں پہنچ جائے جہاں پہنچنے کیلیے همیشہ سے یکساں شرطیں قوموں کے سامنے پیش کي گئي هیں ؟

پھر اگر یہ سب کچھہ سچ ہے تو ابھي تو ان باتوں کا وقت نہیں آیا - کیا ہے جو ابتک هوا ہے ' اور کونسي منزل ہے جہاں سے کاروان هند کو گذر جانے کا فخر حاصل ہے ؟ اگر نظر بلندي پر ہے تو سامنے کي گري هوئي چیزوں کو کیوں دیکھو ؟ میں نے همیشہ تم سے سچ کہا ہے اور آج بھي میں تم سے سچ سچ کہتا هوں کہ یہ جو کچھہ کہ هوا اور هو رها ہے ' یقین کرو کہ اسکے مقابلے میں بہت هي حقیر و معمولي ہے جو کچھہ کہ هونا چاهیے ' اور جو کہ اپنے وقت پر هوگا - لیکن : و ان ادري اقرب ام بعید ما توعدون !

تاریخ کي زبان کو کوئي بند نہیں کر سکتا ' اور وہ جو سبق دیتي ہے وہ صرف ایک هي قسم کا ہے - دنیا میں بہت سي حقیقتیں ایسي هیں جنکو انسان جانتا ہے اور ان پر یقین رکھنے کیلیے مجبور هوتا ہے ' تاهم انکي صداؤں کو سننا پسند نہیں کرتا ' اور چاهتا ہے کہ لوگوں کي زبانوں سے نہ نکلیں - لیکن وقت آتا ہے جب وہ سننے پر مجبور هوتا ہے ' اور زبان سے اٹھي هوئي صدائیں نہیں بلکہ واقعات کے اجتماع و هجوم سے پیدا شدہ طاقتیں اسکے کانوں کو کھولکر بجلي کي کڑک اور بادل کي گرج کي طرح سب کچھہ سنادیتي هیں : فهل ینظرون الا سنة الاولین ؟ فلن تجد لسنت الله تبدیلا ' ولن تجد لسنت الله تحویلا (۳۵ : ۴۱)

تعجب همیشہ اس واقعہ پر هوتا ہے جو نادر و غریب هو ' اور شکایت همیشہ اس سے هوتي ہے جس سے توقع هو - مجھکو نہ تو اس واقعہ پر تعجب هوا اور نہ شکایت پیدا هوئي - میرے سامنے تاریخ ہے اور قوموں کي سرگذشتیں هیں - مجھے معلوم ہے کہ طاقت نے همیشہ غرور کیا ہے ' اور حکومتوں نے همیشہ حق و حیات کے سائلوں کو ایسا هي جواب دیا ہے - میں روز اول هي سے جانتا تھا کہ یہ سب کچھہ یکے بعد دیگرے هونے والا ہے ' اور وقت اور موسم کے تغیر کا انتظار کیا جا رہا ہے - جنگ طرابلس کے بعد هي بلقان کا ماتم شروع هوا ' اور وہ ابھي جاري هي تھا کہ مسجد کانپور کے واقعہ نے حیات ملي و حس غفلت کي بخشش سے تمام قوم کو مالا مال کردیا - پس ضرور تھا کہ تغافل سے کام لیا جائے ' اور ایک شاطرانہ حکمت تھي کہ رفق و مدارا سے وقت کي طاقت کو پہلے ضعیف کردیا جائے - پس اسکے لیے تمام سرو سامان مهیا کیا گیا اور کہا گیا کہ هم نرمي کرتے هیں ' همارے ساتھہ بھي نرمي کي جائے : ودوا لو تدهن فیدهنون ! جبکہ کوششیں کارگر هوگئیں تو بہت سے

الهلال

٢٣ صفر سنه ١٣٣٢

فاتحة السنة الثالثة

العدد الرابع

(٢)

انسان كي ساري مصيبت اس ميں هے كه وه جن چيزوں كو تمام عمر ديكهتا اور جانتا هے ' كبهي انپر غور و فكر نهيں كرتا ' پر هميشه أن چيزوں كي تلاش ميں رهتا هے جنهيں وه نهيں جانتا ' حالانكه اگر وه فكر زياده اور تلاش كم كرے تو يه بهتر هے اس سے كه تلاش لا حاصل هو اور حقيقت سے جهل - و لله درالشاعر:

هر كس نه شناسندهٔ رازست و گرنه
اينها همه رازست كه معلوم عوام است !

قران كريم بهي يهي كهتا هے :

وكاين من آية في السماوات و الارض يمرون عليها وهم عنها معرضون (١٢ : ١٠٥)

" آسمان و زمين ميں حكمت الهي كي كتنبي هي نشانهاں هيں جن پر سے لوگ بے سوچے سمجهے گزر جاتے هيں پر افسوس كه غور نهيں كرتے ! "

قران كريم بار بار اسي ليے بارش اور زمين كي حيات نباتاتي پر توجه دلاتا هے كه گو يه سامنے كي باتيں هيں جنهيں هر انسان ديكهتا اور كرتا هے ' ليكن انكے اندر حكمت الهيه كے جو عجائب و مواعظ پوشيده هيں ' انپر كوئي غور نهيں كرتا -

صرف اسي ايک بات پر غور كرو كه قدرت الهي كي يه كيسي نصرت اور فيضان فطرة كي يه كيسي فياضي هے ؟ كس بے چارگي اور بيكسي كے عالم ميں تم زمين سے اپنا معامله شروع كرتے هو اور كس طرح مجبور و بے بس هوتے هو جب اپني دولت تخم اسكے حوالے كر ديتے هو؟ كون كهه سكتا هے كه اسكا نتيجه كيا هوگا اور يه جو محنت كي جا رهي هے ' كن نتائج سے دو چار هوگي ؟ ليكن جب نصرت الهي موفق هوتي هے اور دانے بار آور هوكر اُٹهتے هيں ' تو نتائج اعمال كا كيسا عجيب منظر تمهارے سامنے هوتا هے ؟ كس كي حكمت هوتي هے جو ايک سياه اور خشک دانے سے سرسبز و ثمر دار شاخيں پيدا كر ديتي هے ؟ اور يه كس كا كارو بار هے جو ايک خشک دانه ليتا هے پر اسكے معارضے ميں هزاروں تر و تازه دانے واپس كرديتا هے ؟ پهر كون هے جو مضطر دلوں كي پكار كو سنتا ' اور مضطرب هاتهوں سے پهينكے هوے دانوں پر اپني قبوليت كي مخفي چادر ڈالديتا هے ' اور اس طرح ان ميں سے هر چهوٹے سے چهوٹے دانے كي پرورش كرتا هے كه كل كو وهي بڑے سے بڑا درخت بنكر حيرت افزاے انظار و افكار هوجاتا هے ؟

امن خلق السماوات و الارض و انزل لكم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما كان لكم ان تنبتوا شجرها ' اله مع الله؟ بل هم قوم يعدلون (٢٧ : ٦١)

كون هے جس نے آسمانوں اور زمين كو پيدا كيا اور آسمان سے تمهارے ليے پاني برسايا ' پهر اس كي آبياري سے (كيسے كيسے) خوش و شاداب باغ و چمن پيدا هوگئے ' حالانكه تم انسانوں كي قوت سے بالكل باهر تها كه اُن كے درختوں كو نشوو نما ديتے ؟ كيا الله كے سوا اور بهي كوئي هے ؟ هرگز نهيں !

(قوت الهي اور عمل شيطاني كے دو بيج)

يهي تمثيل انسان كي زندگي اور اسكے كارو بار كي هے كه :

انما مثل الحيوٰة الدنيا كماء انزلناه من السماء - حيات دنيوي كي مثال بارش كے پاني كي سي هے جو زمين پر گرتا هے - بهر بهت سے بيج اس سے زندگي حاصل كرتے هيں اور بهت سے ضائع جاتے هيں - ايک مشهور حديث نبوي هے كه: الدنيا مزرعة الاخرة - دنيا آخرة كيليے مثل ايک كهيتي كے هے ' جسميں آج دانے بوے جاتے هيں اور كل كو اسكي فصل كاٹي جائيگي - دراصل يه ايک اشارهٔ لطيف هے مكافات عمل كے قانون طبيعي كي طرف كه: فطرة كے ساتهه جو كچهه كيا جاتا هے ' ويسا هي جواب اسكي طرف سے ملتا هے ! وقال في المثنوي المعنوي :

از مكافات عمل غافل مشو
گندم از گندم برويد جو ز جو

ياد ركهو كه انساني كاروبار كے وه تمام اعمالات جو حق و صداقت سے خالي هوں ' شيطان كے هاتهه سے ڈالے هوے بيج هيں ' جو اسليے انسانوں كے اندر سے كام كرتا هے تاكه ضلالت اور گمراهي كا پهل پيدا كرے - ليكن دنيا ميں گمراهي كا پهل تو پيدا هوسكتا هے پر اسكي جڑ كبهي بهي مستحكم نهيں هوسكتي ' اور يه يقيني هے كه شيطاني تخم ' باوجود قواء ابليسيه كي عظيم الشان مادي طاقتوں كے بالاخر نشوو نماء الهي سے محروم رهے :

ومن يتخذ الشيطان وليا من دون الله فقد خسر خسرانا مبينا - يعدهم و يمنيهم وما يعدهم الشيطان الا غرورا (٤ : ١١٩)

اور جو شخص صداقت الهي كو چهوڑ كر شيطان سے اپنا رشته پيدا كريگا تو ياد ركهو كه وه صريح نامرادي و ناكامي ميں آگيا - شيطان ان سے كاميابي كے وعدے كرتا اور اميديں دلاتا هے ليكن شيطان كا وعده نرا دهوكا هي دهوكا هے !

پس دنيا في الحقيقة ايک زراعت گاه هے ' اور انسان كے اعمال اور ارادے مثل اُن بيج كے هيں جو بار آور هونے كيليے اُسميں ڈالے جائيں - پهر ديكهو كه ان ميں ايک بيج تو عمل باطل و ضلالت كا هوتا هے جو صداقت الهي كي روح القدس سے خالي هوتا هے - انسان بڑے بڑے ارادوں كے ساتهه اسے بوتا هے ' اور تمام انساني تدبيريں عمل ميں لائي جاتي هيں تاكه كاميابي و فتح يابي كا پهل لاے - اسباب و وسائل دنيويه ميں سے هر چيز اسكے ليے مهيا هوتي هے ' اور انسان اور انساني قوتيں جس قدر بهي انتهائي سعي و كوشش كرسكتي هيں ' اسكے ليے كرنے ميں قصور نهيں كرتيں - تاهم اسكي مثال اس بد نصيب دانے كي سي هوتي هے جس كو دهقان مغرور نے بڑے بڑے دعووں كے ساتهه زمين ميں ڈالا ' پر نه تو زمين نے اسے قبول كيا كه اپني آغوش ميں ليے ' اور نه آسمان كي بخشش اسپر مهربان هوئي كه اُسكي آبياري كرے - هر كوشش جو اُسكے ليے كي گئي مردود هوئي ' اور هر محنت جو اُسكے ليے برداشت كي گئي بے نتيجه نكلي - كيونكه اُس نے چاها كه وه حق و ايمان كا كارو بار كرنے والوں كي طرح كارو بار كرے ' پر نه تو اُس نے حق كو چاها اور نه حق هي نے اسكے رشتے كو قبول كيا - پهر وه ' جو حق كو دوست ركهتا اور باطل كو پيار نهيں كرتا ' كيسے ممكن هے كه باطل

کچھہ تم کو بتلا دینا چاھا ہے جو میرے دل نے مجھے بتلایا ہے - میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کبھی بھی حق کے کہنے میں تامل نہیں کیا ' اور کبھی بھی میرا نفس اپنے فوائد اور اپنی ذاتی تحفظ کے مطامع دکھلا کر مجھے رلم نہ کرسکا - میرے آگے دنیوی عزت کے حصول اور دولت و جاہ سے مالا مال ہونے کی بہت سی راہیں آئیں ' اور اگر میں صرف تھوڑی سی غیر محسوس تبدیلی بھی اپنی روش میں کردیتا ' تو حق پرستی کے دعوؤں کو باقی رکھکر بھی دنیا حاصل کرسکتا تھا - پر خدا نے میرے دل کو ھمیشہ اپنی قدوس انگلیوں میں اس طرح رکھا کہ چند لمحوں کے فانی تزلزل کو مستثنی کردینے کے بعد ' میں اسکے تخت جلال و عظمت کی قسم کہا سکتا ہوں کہ میں نے کبھی اپنے ذاتی فائدہ کیلیے اپنی روش سے ایک رائی برابر بھی اعراض کرنا پسند نہیں کیا - اور میرے دل کے سچے ناز اور جائز فخر کے لیے یہ بس کرتا ہے کہ مجھے حق کی راستبازانہ پرستش کی توفیق ملی -

میں نے کبھی نہ یہ ... کرنے میں خیانت نہ کی اور آئندہ کی مادی عقوبتوں کا تصور میرے لیے کبھی بھی مہیب نہیں ہوا - میں نے اکثر وقت سے پہلے غفلت کو دور کرنا چاھا ' اور اکثر عین وقت پر بیدار کرنے کی کوشش کی - آج بھی میں حالت کو دیکھہ رہا ہوں ' اور خاموشی کو گناہ اور اعراض کو کفر سمجھتا ہوں ' کیونکہ نتائج قریب اور آنے والا وقت موجودہ سے زیادہ آزمایش طلب ہے - میں آج پھر اپنی صدا بلند کرتا ہوں ' اور ہر شخص کو جو ملت کا درد ' زندگی کی خواہش ' اور حاصل کردہ متاع کے ضائع نہونے کا خواھشمند ہے ' اپنے دل کے درد اور دکھہ کی آواز میں دعوت دیتا ہوں کہ غفلت و سرشاری کا اور زیادہ یقین نہ دلائیں ' اور اس موقعہ پر " زمیندار " کے مسئلہ کو موجودہ تحریک کے قیام کے حقیقی مسائل میں سے سمجھیں - اس زبان وقوت سے جو خدانے دی ہے حیف ہے اگر آج کام نہ لیا جاے - بعض لوگ جو خاموش ھیں اور افسردگی کو گہرا اور پائدار کرنے میں شریک ہو رہے ہیں ' انکی جانب نہ دیکھو کہ انکا ایمان اتنی ھی قیمت رکھتا تھا جو انھیں ملگئی ' اور وہ اسیر قانع ھیں - یہ کوئی وفاداری اور غیر وفاداری کا سوال نہیں ہے - یہ باغیانہ ایجی ٹیشن یا شورش مخفی کا مسئلہ نہیں ہے - یہ محض ایک قانونی مسئلہ ' ایک جابرانہ قانون کا نفاذ و عمل ' اور بعض گورنمنٹوں کے نا عاقبت اندیشانہ اقدامات کے خلاف قوت حق و عدل کے ساتھہ احتجاج کرنا ہے اور بس -

---

میں جانتا ہوں کہ وقت اور موسم میں ایک سطحی تبدیلی ہوئی ہے ' اور فتنۂ وقت نے بظاھر کامیابی سی حاصل کرلی ہے - اخبارات خاموش کیے گئے ھیں ' اور بعض مدعیان حریت کو بھی سمجھا دیا گیا ہے کہ انکے لیے خاموشی ھی میں امن ہے - پس ایسی حالت میں جو شخص عام پبلک کے اصلی خیالات کی ترجمانی کریگا ' اور حق و قانون کی عزت کیلیے قلم و زبان سے کام لیگا ' اسکی نسبت کہا جایگا کہ یہی ایک تنہا شخص ہے جو ایجی ٹیشن کے فرضی عفریت کو دوبارہ دعوت دے رہا ہے -

تاھم باوجود اس علم کے میں اپنے اندر باطل اندیشی کی ایسی قوت نہیں پاتا کہ دیکھوں اور چپ رھوں ' اور جو کچھہ کہ لاکھوں دلوں کے اندر ہے ' اسکو اپنی زبان و قلم پر جگہ نہ دوں - وہ سکون و امن جو مسئلۂ کانپور کے بعد شروع ہوگیا تھا ' اسی کا یہ غلط فائدہ ہے جو اٹھایا جا رہا ہے ' اور جو لوگ امن کے بعد پھر تشدد کا بیج بوتے ھیں ' اسکے پھل کی کڑواھٹ سے انھیں منہہ نہیں بنانا چاھیے - آج علی الاعلان میری پکار ہے کہ اگر مسلمان اپنی زندگی کے ولولوں سے ھاتھہ نہیں دھو چکے ' تو انھیں چاھیے کہ زمیندار کے مسئلہ کے متعلق پوری قوت ' پورے اتحاد ' سچے جوش ' مگر باقاعدہ و با امن طریقہ سے اپنی صدائیں بلند کریں ' اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ اس ضبطی کے حکم پر نظر ثانی نہ کی جاے -

ساتھہ ھی پریس ایکٹ کے بے امان حملوں سے دفاع کیلیے بھی ھندو مسلمانوں کو متحدہ کوشش کرنی چاھیے ورنہ یاد رہے کہ ملک کی سیاسی ترقی کا مسئلہ سالہا سال کیلیے صرف اس ایک ایکٹ کے نتائج قاھرہ کی بدولت رھجائیگا -

---

آخر میں گورنمنٹ کے متعلق صرف اسقدر کہدینا کافی ہوگا کہ مسئلۂ کانپور کے بعد عام طور پر ایک خاموشی سی شروع ہوگئی تھی ' اور بعض الہام سرایان حکومت لوگوں کو نصیحتیں کرتے تھے کہ وہ گورنمنٹ کے ساتھہ نرمی کریں ' تاکہ وہ بھی نرمی کرسکے - لیکن زمیندار پریس کی ضبطی کا واقعہ وہ نیا قدم ہے جو سکون کے بعد بے چینی پیدا کرنے کیلیے اٹھایا گیا ہے : ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحها - اگر پنجاب گورنمنٹ کو اس تشدد کیلیے چھوڑ دیا گیا اور اس میں مداخلت نہ کی گئی ' تو پھر پبلک کی بے چینی کی پوری ذمہ داری خود گورنمنٹ ھی پر ہوگی -

گورنمنٹ دنیا کی تاریخ اور قوموں اور ملکوں کے تغیرات کے قدرتی اصولوں سے کیوں غافل ہو رھی ہے ؟ کیا وہ نہیں جانتی کہ اس گیند کو جتنے زور سے پٹکا جائیگا ' اتنا ھی وہ اور قوت سے اچھلیگا ؟ چشمے کا پانی رکاوٹ پاکر اور ابلتا ہے ' اور آگ کے بجھانے کیلیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ تیل کی - دلوں کا طوفان صرف کسی اخبار کے دفتر ھی میں نہیں ہے جسکے بند کر دینے کے بعد فضا صاف ہو جائیگی - اگر حق اور حق کی پیدا کی ہوئی زندگی چند پریسوں کے بند کر دینے کے بعد مر جا سکتی ہے تو بہتر ہے کہ اسکا بھی تجربہ ہو جاے - میزینی کے چلے جانے کے بعد اٹلی چپ نہیں ہوگئی تھی :

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم و کانوا اشد منهم قوة ' و ما کان الله لیعجزه من شی فی السماوات و لا فی الارض ' انه کان علیما قدیرا - ولو یواخذ الله الناس بما کسبوا ما ترک علی ظهرها من دابة ' و لکن یوخرهم الی اجل مسمی ' فاذا جاء اجلهم فان الله کان بعباده بصیرا (۳۵ : ۴۵)

پھر کیا یہ غافل زمین پر چلتے پھرتے نہیں کہ گذشتہ قوموں کے حالات و آثار کا مطالعہ کریں اور سونچیں کہ ان قوموں اور طاقتوں کو انکی غفلت و زیادتی کا کیسا نتیجہ بھگتنا پڑا ' حالانکہ وہ قوت و تعداد میں انسے بھی بڑھی ہوئی تھیں ؟ یاد رکھو کہ اللہ تعالی کو (جو حق کا حامی اور زیادتی کا انصاف کرنے والا ہے) دنیا کی کوئی بھی طاقت عاجز نہیں کر سکتی - وہ سب کے حال سے واقف اور ہر بات کی قدرت رکھنے والا ہے - اگر وہ لوگوں کو انکے ظلم و زیادتی کے پاداش میں فوراً پکڑتا تو روے زمین پر کسی جاندار ہستی کو بھی باقی نہ چھوڑتا - لیکن یہ اسکا قانون ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اسباب و علل کی ترتیب و طبیعی تدریج کے ساتھہ انجام دیتا ہے ' اور اسی لیے وہ ایک وقت مقررہ تک ظالموں کو مہلت دیتا ہے - پھر جب انکا وہ وقت آ پہنچیگا تو خود بخود تم انقلاب حالت کو دیکھہ لوگے بیشک اللہ تعالی اپنے بندوں کے ہر عمل نیک و بد کو دیکھہ رہا ہے -

آخري آيت جو سورۂ توبه كے اُس موقعه كي هے' جهاں " مسجد ضرار " اور بعض رؤساء منافقين كي سعي باطل كا ذكر كيا گيا هے كه وہ مسلمانوں ميں تفرقه ڈالنا چاهتے تهے' اور ايک مسجد بنا كر اسكے ذريعه اپنے كفر مخفي كا كاروبار شروع كرنا چاهتے تهے - خدا نے آنحضرة صلى الله عليه وسلم كو وهاں تشريف ليجانے سے روكا كه " لا تقم فيه ابدا " اُن لوگوں كے ساتهه هرگز شريک نهو جنهوں نے اپنے كاموں كي بنا دعوة باطله پر ركهي هے !

پهر اسكے بعد يه آيت هے جسميں ايک سوال كے طور پر اس حقيقت كو واضح كيا هے كه كاميابي و فتح مندي صرف اسي عمل و دعوة كيليے هوسكتي هے جسكي بنا مرضات الهيه پر ركهي گئي هو - اسكي بنياد ايسي محكم هوگي ' گويا پهاڑ كي كسي چٹان پر ركهي گئي هے' اور خدا اپني نصرت كي مدد سے اس بنياد كے اغاز كو تكميل كي تعمير و رونق تک پهنچاديگا - ليكن جو كام كه رضاء الهي اور حق و صدق سے خالي هے ' اُسكي مثال اُس بنياد كي سي هے جو كسي غار كے كنارے پر ركهي گئي هو اور اسكي زمين بهي بالكل كهوكهلي هو - خواه معمار كتني هي محنت و جانفشاني اور صرف قوت و وقت كريگا ' ليكن كبهي بهي وهاں بنياد قائم نهوگي ' اور اگر چند اينٹيں كهڑي هو بهي گئيں تو معاً غار كے اندر و پڑينگي اور اپنے ساتهه اپنے بنانے والوں كو بهي لے جائينگي -

چنانچه ايسا هي هوا اور مسجد ضرار كا فتنه ذرا بهي كاميابى حاصل نه كرسكا : لا يزال بنيانهم الذي بنوا ' ريبة في قلوبهم' الا ان تقطع قلوبهم ' و الله عليم حكيم (۹ : ۱۱۱)

ذلك بان الله مولى الذين آمنوا' و ان الكافرين لا مولى لهم (۴۷ : ۱۱)

" ايسا هونا اس قانون الهي كي بنا پر هے كه ارباب ايمان و حق كا سر پرست تو خدا تعالى هے' اور وہ جو باطل پرستي و ضلالت كے داعي هيں' انكا كوئي مدد گار نهيں جو انكے كاموں كي مدد كرے "

(كلمۂ خبيثه و كلمۂ طيبه)

پس در حقيقت حق و باطل كے دو بيج هيں جو هميشه اس دنيا ميں بوئے جاتے هيں - ان ميں ايک بيج ضلالت عالم و فساد فى الارض كا هوتا هے ' اسليے وہ شيطان كے هاتهوں سے ڈالا هوا بيج هے' اور اُسيكا قائم كيا هوا كلمۂ خبيثه و باطله - وہ انسانوں كے اندر سے اپنا كار و بار زراعت شروع كرتا هے' اور چاهتا هے كه بهت جلد گمراهي كے پهل سے عالم كو معمور كردے - پر اسكي پهچان يه هے كه هر ايسا تخم ابليسي ضرور هے كه خدا كي مدد اور نصرت سے محروم رهے' اور اسكي توفيق فرمائي كي وہ غيبي رحمتيں (كه ملائكۂ نصرت كا نزول اُنهي سے عبارت هے) كبهي بهي اُسے ميسر نه آئيں - اسكا حال خدا نے خود هي بتلا ديا هے :

و مثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض' ما لها من قرار (۱۴ : ۲۶)

" كلمۂ خبيثه كي مثال ايک درخت خبيث كي سي هے جو حق و صداقت كي قوت سے محروم هے ' اور جسكي بے ثباتي كا يه حال هے كه جب چاها اُسے اكهاڑ كر پهينک ديا - اسميں ذرا بهي استحكام و ثبات نهيں "

اسكا بيج بار آور هوسكتا هے' پر پهل نهيں لا سكتا ' اور اكثر ايسا هوتا هے كه زمين كے اندر هي اندر سڑ كر ضائع هوجاتا هے اور اُسے باهر نكلنے كي مهلت هي نهيں دي جاتي - چنانچه سورۂ بقر ميں اعمال خير و شر كي مثال ديتے هوئے فرمايا :

فمثله كمثل صفوان عليه تراب ' فاصابه وابل ' فتركه صلدا' لا يقدرون على شئ مما كسبوا' والله لا يهدي القوم الكافرين ! (۲ : ۲۶۴)

" پس اُسكي مثال ايک سنگي چٹان كي سي هے جسپر تهوڑي سي مٹي جم گئي هے - زور سے پاني برسا اور اُسے بها كر لے گيا - جو كچهه انهوں نے كيا تها' اُس ميں سے اُنهيں كچهه بهي هاتهه نه آيا اور اصل يه هے كه جو لوگ فرمان الهي سے سرتابي كركے كذب و فساد كا ساتهه ديتے هيں ' خدا انپر حق كي راه نهيں كهولتا "

يعنے وہ ذرا سي مٹي كي تهه جو كسي چٹان پر بيٹهه گئي هو' باهستي اور ثبات ركهتي هے ؟ پاني كا ايک هلكا سا چهينٹا بهي اُسكي موت كے ليے كافي هوتا هے جو اُسے معاً بها كر ليجاتا هے - بعينه يهي حال دعوة شيطاني كے بيج كا بهي هے جو اول تو زمين ميں اپنے ليے كوئي جگه پا هي نهيں سكتا ' اور پا بهي جاے تو اسپر جم كر ٹهر نهيں سكتا -

ليكن ايک اور بيج هے جو گو اُسي طرح' اور اُنهي حالتوں ميں ديا جاتا هے جيسا كه پهلا بيج' ليكن اسكي زندگي كا هر دور پہلے بيج سے بالكل مختلف هوتا هے - يه كلمۂ طيبه كا تخم صالح هے جسكو خدا كا دست قدوس بوتا هے' تا كه اُس سے حق و ارشاد اور هدايت و سعادت انساني كا شجرۂ طيبۂ مباركه پيدا هو' اور پهر اپني كاميابي و فتح مندي كے پهل سے اپني زمين كي گود بهر دے - اس سے مقصود وہ تمام اعمال حقه و صادقه اور اعلانات ربانيه و الهيه هيں جو خدا كي راستبازي اور عدالت كو قائم كرنے اور اعمال شيطانيه كي تاريكي و ضلالت سے بندگان الهي كو نجات دلانے كيليے' نيت صالح اور ارادۂ صادق كے ساتهه ظهور ميں آتي هيں - جنكے اندر مرضات الهيه كا عشق مخفي' اور لقاء وجه رب كا شوق مستور هوتا هے - جنكو انساني قوتوں كا اعتماد اور مادي ساز و سامان كا گهمنڈ ظهور ميں نهيں لاتا ' بلكه محض تحريک الهي كا ايک جذبۂ ملكوتي هوتا هے جو خود هي آتا هے' اور خود هی اپنے چهرے سے نقاب اُٹهاتا هے - پس وہ ايک درخت هوتا هے جسكا بيج بهي خدا هي بوتا هے ' جسكي آبپاشي بهي اُسي كے هاتهوں سے هوتي هے' اور آخر ميں اُسكا پهل بهي وهي اُتارتا هے - چونكه اُسكي زندگي خود اُسكے اندر پوشيده هوتي هے ' اسليے وہ بغير كسي باهر كي اعانت كے خود هي بڑهتا اور خود هي پهيلتا هے - اسكي ابتدا بهي عجيب هوتي هے اور انتها بهي - ابتدا اس ليے كه وہ اس قوت سے اُٹهتا اور بڑهتا هے كه زمين كے اوپر اور آسمانوں سے آنے والي ' كوئي بهي قوت اُسكے اُٹهان كو روک نهيں سكتي - اور انتها اسليے كه اُسكي جڑ ايسي مضبوط اور محكم هوتي هے ' گويا زمين كے آخر تک اسكے ريشے پهنچ گئے هيں ' اور پهاڑ كی كسي چٹان كي طرح اسے زمين كي سطح سے جوڑ ديا گيا هے :

الم تر كيف ضرب الله مثلاً ؟ كلمة طيبة كشجرة طيبة ' اصلها ثابت و فرعها فى السماء توتي اكلها كل حين باذن ربها' و يضرب الله الامثال للناس لعلهم يتذكرون - (۱۴ : ۲۵)

" آيا تم نهيں ديكهتے كه خدا نے كلمۂ طيبه كی كيسي عمده مثال دي هے ؟ اسكي مثال ايسي هے گويا ايک پاک و مقدس درخت - اُسكی جڑ تو زمين ميں قائم و محكم اور ٹهنياں آسمان ميں پهيلي هوئيں ! اپنے پروردگار كے قانون كے مطابق وہ هر وقت پهل لاتا رهتا هے' اور الله يه مثاليں بيان كرتا هے تا كه لوگ سونچيں اور غور كريں "

ديكهو ! اس آيۂ كريمه ميں كلمۂ طيبۂ الهيه كي مثال ديتے هوے (كه في الحقيقت اس سے مقصود دعوة الى الحق هے) ايک درخت كا ذكر كيا ' اور اسكا وصف يه بيان كيا كه اسكي جڑ ثابت و محكم اور ٹهنياں بلندي پر پهيلي هوئی هيں - اس سے معلوم

پرستی کے دعوؤں کے ساتھہ بھی وھی سب کچھہ کرے ' جو حاملان حق اور حلقہ بگوشان صدق کے ساتھہ کرتا ہے ؟ افنجعل المسلمین کالمجرمین ؟ ما لکم ایف تحکمون ؟

تم میں سے کون ایسا ہے جو روشنی اور تاریکی میں تمیز نہ کرے ' اور کون ہے جو رات اور دن ' دونوں کو یکساں بتلاے ؟ ہر شخص جو حواس رکھتا اور آنکھوں سے دیکھہ سکتا ہے ' کبھی بھی روشنی اور تاریکی کی تفریق میں غلطی نہیں کر سکتا - پھر اگر ایسا ہی ہے تو سمجھہ لو کہ حق و باطل کا فیصلہ بھی ہو گیا - جب تم کہ انسان ہو ' روشنی اور تاریکی ' دونوں کے لیے ایک ہی راے نہیں رکھتے تو وہ جو خدا ' اور نیکیوں اور ربوبیتوں کا سرچشمہ ہے ' کیونکر حق اور باطل ' دونوں کے دعووں اور اعلانوں کو ایک ہی طرح پہولنے اور پھلنے دیسکتا ہے ؟ اگر ایسا ہو تو دنیا سے امان اٹھہ جاے ' اور انسان کی شریر روح کبھی بھی سچ کا ساتھہ نہ دے - دنیا جو خداے حق و صداقت کی ہے ' ہمیشہ کے لیے شیطان ضلالت کو نہیں بخشدی جا سکتی !

قل هل یستوی الاعمی والبصیر ؟ ام هل تستوی الظلمات والنور ؟ (۱۳ : ۱۷)

کیا ایک اندھا اور ایک دیکھنے والا ' دونوں یکساں ہیں ؟ اور کیا تاریکی اور روشنی ' دونوں ایک ہی طرح ہو سکتے ہیں ؟ کبھی نہیں !

(قانون نصرت حق و خذلان باطل)

قرآن کریم نے اس حقیقت الہی پر جس قدر زور دیا ہے ' وہ اور کسی بیان کو نصیب نہیں ہوا - آن ارباب نظر و فکر کو جو قرآن کریم کا تدبر و تفکر کے ساتھہ مطالعہ کرتے ہیں ' میں توجہ دلاتا ہوں کہ اس حقیقت کو زیر نگاہ رکھکر آسپر نظر ڈالیں - وہ دیکھیں گے کہ یہ حقیقت اسکی تمام موعظۃ و تذکیر کیلیے بجاے ایک اصل جلیل و اساسی کے ہے ' جس پر اسکی اکثر تمثیلیں اور تقریباً تمام قصص و حکایات متفرع ہوتی ہیں -

سورۂ ابراہیم میں آن لوگوں کے اعمال باطلہ کی مثال دی جنکے دل نور ایمان و صداقت سے محروم ہیں :

اعمالہم کرماد اشتدت بہ الریح فی یوم عاصف ' لا یقدرون مما کسبوا علی شی ' ذلک ہو الضلال البعید ! (۱۴ : ۲۱)

انکے اعمال باطلہ کی مثال راکھہ کے ڈھیر کی سی ہے کہ آندھی کے دن آسے ہوا لے آڑی - جو کچھہ محنت و مشقت انھوں نے کی ہے ' اسمیں سے کچھہ بھی انکے ہاتھہ نہیں آئیگا - یہی وہ نامرادی ہے جو انتہا درجہ کی نامرادی ہوتی ہے !

اعمال باطلہ اور ارادہ ہاے سیئۂ و مفسدہ کی ناکامی و نامرادی کی کیسی پر تاثیر مثال ہے جو اس آیۃ کریمہ میں دی گئی ہے ؟ فرمایا کہ راکھہ کے ایک ڈھیر کا تصور کرو جو کسی جگہ اکٹھی کی گئی ہو ' پھر سونچو کہ آندھیوں کے چلنے کا دن آیا اور زور سے ایک آندھی اٹھی جو اسپر سے گذر گئی - ایسی حالت میں آسکا کیا حشر ہوگا اور وہ قائم رہسکیگا یا نہیں ؟ ہر شخص جانتا ہے کہ آسے جواب میں کیا کہنا چاہیے -

سورۂ نور کے پانچویں رکوع میں جہاں ہدایت الہی کی روشنی و نورانیت کے ظہور و قیام کی مشہور مثال دی ہے ' اسکے بعد ہی اعمال باطلہ و شیطانیہ کی نسبت فرمایا :

اعمالہم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماء ' حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئا - (۲۴ : ۳۹)

انکے اعمال باطلہ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت کہ پیاسا دیکھتا ہے تو آسے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اسکے پاس آیا تو کچھہ بھی نہ پایا !

سورۂ رعد کے آغاز میں فرمایا کہ " لہ دعوۃ الحق " صرف اللہ ہی کیلیے حق کی دعوت ہے ' اور جو اسے چھوڑ کر باطل پرستی کے طرف جاتے ہیں ' انکی مثال یہ ہے کہ :

کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ہو ببالغہ ' وما دعاء الکافرین الا فی ضلال (۱۳ : ۱۵)

" جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھہ پانی کے طرف پھیلاے تا کہ پانی آپ سے آپ آسکے منہ میں آڑ کر آ جاے حالانکہ وہ اسطرح کبھی بھی آنے والا نہیں - اور یقین کرو کہ باطل پرستوں کی پکار بھٹکتی رہتی ہے - اسکی قبولیت کیلیے کہیں بھی قرار نہیں "

اسلیے نہ کون ہے جسے وہ پکاریں گے ؟ کون ہے جو انکی سنے گا ' کون ہے جو انکی نصرت و اعانت کیلیے اپنا ہاتھہ بڑھائیگا ؟ جو خداے قدوس کہ فریادوں کو سنتا ' اضطرابوں کو تسکین دیتا ' نیک ارادوں کو شرمندگی سے بچاتا ' اعلان حق کو استیلاے باطل سے محفوظ رکھتا ' اور ہر سچائی کے بیج کو اپنے ہاتھوں سے پانی دے دے کر سرسبز کرتا ہے ' اسکے تعلق اور رشتے سے تو انکے کام خالی ہیں ' اور اسکے دروازے کو چھوڑ کر انھوں نے شیطان ضلالت کا دامن پکڑ لیا ہے - ممکن ہے کہ وہ زبان سے خدا پرستی کا دعوا کرتے ہوں ' لیکن جبکہ انکی دعوت ' حق کی جگہ باطل کی ہے ' اور انکی کوشش سچائی کی جگہ کذب و فساد کیلیے ہے ' تو وہ اس پاک اور قدوس ہستی سے رشتہ رکھنے والے نہیں ہو سکتے ' جو صرف حق ہی کا سرپرست اور صرف صداقت ہی کا مددگار ہے :

اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور ' والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات ' اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون (۲ : ۲۵۸)

" اللہ ارباب حق و ایمان کا مددگار ہے - وہ آنہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے - مگر جو لوگ کہ حق سے روگردانی کرنے والے ہیں ' آنکے حمایتی شیاطین ہیں جو انہیں روشنی سے نکالکر تاریکی میں دھکیلتے ہیں - یہی لوگ اصحاب النار ہیں جو کبھی اصحاب الجنۃ کی سی کامیابی نہیں پا سکتے ' اور وہ ہمیشہ عذاب الہی میں گرفتار رہینگے "

اگر میں ان تمثیلوں کو جمع کروں جن میں حق و باطل کی اس اختلاف حالت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ' اگر میں ان تمام آیتوں کو یک جا کروں جن میں " اصحاب الجنۃ " اور " اصحاب النار " کی اصطلاح الہی میں کامیاب و نامراد کاموں کی تقسیم کی گئی ہے ' اگر میں آن تمام مواعید الہیہ و تصریحات بینۂ قرانیہ کو نقل کروں جن میں حق کے بیج کو سرسبزی و شادابی کی ' اور ضلالت کے تخم شیطانی کو عاقبت کار ناکامی و نامرادی کی کھلے کھلے لفظوں میں بشارت و نذارت دی گئی ہے ' تو الہلال کی ایک پوری ششماہی جلد صرف اسی بیان سے مرتب ہوجاے - مختصر یہ ہے کہ قران کریم نے اس قانون الہی کا بار بار اعلان کردیا ہے کہ :

افمن اسس بنیانہ علی تقوی من اللہ و رضوان خیر ' ام من اسس بنیانہ علی شفا جرف ہار فانہار بہ فی نار جہنم ؟ واللہ لا یہدی القوم الظالمین - (۹ : ۱۱۰)

" بھلا جو شخص خدا کے خوف اور آس کی رضا جوئی پر اپنے کاموں کی بنیاد رکھے ' وہ بہتر ہے یا وہ ' جو کسی گرنے والی گھاٹی کے کنارے اپنا مکان بنانا شروع کرے اور پھر وہ آسے آتش جہنم میں لے گرے ؟ یاد رکھو کہ اللہ ان لوگوں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا جنھوں نے حق و عدل سے روگردانی کی ہے "

زیادہ نہیں تو صرف انہیں چند آیتوں پر غور کرو کہ قلوب صافیہ کیلیے ارشادات ربانیہ کا ایک لفظ بھی بہت ہے - علی الخصوص

مدارس اسلامیه

ندوة العلمـــا

اجمال تاريخي - عروج و زوال - انقلابات ماضيه -
حالت موجوده - و نظر به مستقبل

(۱)

بهت سي باتيں ايسي هيں جنهيں انسان سونچتا هے تو كهتا هے كه انهوني اور ناممكن هيں ' اگر ايسا هوا ' تو نهيں معلوم كيا كچهه هو گذريگا ؟

ليكن جب انكا وقت آتا هے اور اسباب فراهم هو جاتے هيں ' تو اس طرح ظهور ميں آجاتے هيں گويا انكا ظهور دنيا ميں كچهه بهي اثر نهيں ركهتا تها' اور مثل تغيرات عاديه كے ايك قدرتي تغير تها' جو ظهور ميں بهي آيا اور گذر بهي گيا ! حجر بن اوس نے ايك دوسرے پيرايه ميں اسي كو لكها هے كه :

فان ما تحذرين ' قد وقع !

دارالعلوم ندوة العلما كے متعلق برسوں سے بعض ايسے مناقشات و مذفسات موجود تهے جنكي وجه سے كسي نه كسي تغير كي توقع هميشه كي جاتي تهي' تاهم يه تو كسي كے وهم و گمان ميں بهي نه تها كه ندوه كے آخري تغيرات وقوع ميں آئينگے ' اور تمام ملك اسدرجه بے توجهي برتيگا ' گويا آج ندوه ' ندوے كے مقاصد ' اسكي بست ساله تاريخ ' اور اس معتد به رقم كي كچهه پروا هي نهيں هے' جو اسكي جيبوں سے نكلكر اسپر صرف هو چكي هے !

پهر يه زمانه وه پچهلا عهد غفلت نه تها جبكه تمام قومي كام معض اشخاص كے اعتماد و حسن ظن پر چهوڑ ديے جاتے تهے ' اور نكته چيني ناجائز' اور احتساب جرم سمجها جاتا تها - بلكه يه وه عهد تغير و انقلاب تها جسكو گذشته استبداد شخصي كے اختتام اور نئے دور جمهورية كا باب افتتاح كها جاتا هے ' اور جبكه هر چهوٹے سے چهوٹے معاملے پر بهي اخبارات اسقدر هنگامه آرائي كرتے هيں گويا طاقت و حكومت كا سررشته بالكل انهي كے قبضۂ تصرف ميں هے -

رازداري اب كسي معاملے ميں گوارا نهيں - پرسش و احتساب كي شدت كے لوگ شائق هيں' اور ارباب كار اسكے تواتر و عدم انقطاع سے گهبرا اٹهے هيں - كالجوں كے سكريٹريوں سے پوچها جاتا هے كه كيوں وه ايسي راے ركهتے هيں جو جمهور كي راے نهيں هے ؟ افسران مدارس كو مجبور كيا جاتا هے كه وه بتلائيں كه كيوں انهوں نے فلاں حكم جاري كيا' اور كيوں فلاں عقيدے كو بغير كسي دليل معقول كے وه ركهتے يا بناے حكم قرار ديتے هيں ؟ اخبارات ايك دوسرے كو الزام ديتے هيں' اور كهتے هيں كه قومي حقوق كے تحفظ كيليے يه محض ايك جمهوري فرائض كا كام هے جو كر رهے هيں - رازدارانه مراسلات و مكاتيب كو كسي نه كسي طرح حاصل كر كے شائع كيا جاتا هے ' اور كها جاتا هے كه اگر يه سب كچهه قوم كے متعلق اور قوم كے مقرر كرده اركان كار كے متعلق هيں تو كوئي وجه نهيں كه قوم اس سے بے خبر رهے !

اگر في الحقيقت يه سب كچهه سچ هے تو پهر ندوة العلما كے طرف سے يعنے مسلمانان هند كے قومي كاموں ميں سے ايك عظيم الشان سرمايۂ صد اميد و امال كام كي طرف سے كيوں بكلي غفلت كرلي جاے جبكه اسكي تعليمي ' مالي ' اور انتظامي حالت علي الاعلان توجه كي طالب' بحث و مذاكره كيليے مضطر' نقد و اختبار كي آرزو مند' اور اعانت و توجه كيليے فريادي و فغاں سنج هے ؟ يه كيا هے كه هفتوں پر هفتے اور مهينوں پر مهينے گذرتے جاتے هيں اور نه تو كوئي كان اسكے ليے كهلتا هے جو اسكي سنے ' اور نه كوئي آنكهه اسكي طرف اٹهتي هے كه اسكي حالت پر روے ' اور نه كوئي قلم اسكے ليے حركت كرتا هے كه قوم كو اسپر توجه دلاے - يهاں تك كه وقت جو اپني طبيعي رفتار ميں كسي كيليے رعايت نهيں ركهتا ' بے خبري ميں گذرتا جاتا هے ' اور قريب هے كه لوگ اس افسانے كو اس طرح بهلا ديں كه كانه لم يكن شيئا مذ كورا !!

غمت بشهر شبيخوں زنـاں به بنگـه خلق
عسس بخانۂ و شه در حرمسرا خفتـ...

اس سے بهي بڑهكر يه كه ندوة العلما ابتداے تاسيس سے تمام قوم ميں ايك مشهور ترين موضوع بحث رها هے - لوگوں نے موافق و مخالف ' جس درجه اسپر بحث كي هے ' شايد علي گڈه كے كاموں كے سوا اور كسي پر نهيں كي - درميان ميں سر انٹوني ميكڈانل كي مخالفت اور سياسي سوء ظن نے اسے بالكل گمنام اور بے اثر كرديا تها' ليكن اسكے بعد سعي و كوشش كا ايك نيا دور شروع هوا' سب سے پہلے رياست بهوپال سے پهر بهاولپور سے اعانت هوئي' اسكے بعد گورنمنٹ بهي متوجه هوئي ' يهانتك كه زمين ملي اور ماهوار گرانٹ كا اعلان هوا - ان تغيرات كے بعد قوم ميں پهر از سر نو ايك عام توجه پيدا هوگئي اور دهلي و لكهنؤ كے جلسے بهي بهت شاندار اور پر اثر هوے - باوجود ان حالات كے يه كيا هے كه جس وجود كي پرورش ميں ايسي كچهه دلچسپي لي جاتي تهي ' اب اسكے بستر مرگ كي طرف كوئي جهانك كر ديكهنا بهي پسند نهيں كرتا ؟ پهر كيا دنيا سوگئي هے يا ندوه كي قسمت بيدار نهيں ؟

انـد كے اے ناله امشب بے اثر مي بـينمت
آنكه هر شب مي شنيد از من مگر بيدار نيست ؟

اسميں شك نهيں كه اس غفلت اور بے توجهي كيليے كچهه ايسے اسباب و وسائل يكے بعد ديگرے فراهم هوگئے جنكي وجه سے لوگ باوجود حس حالت كے اپنا وقت صرف نه كرسكے ' تاهم غفلت كيليے كتنے هي معقول عذر كيوں نهوں ' پهر بهي غفلت هي هے اور يقيناً مستحق ملامت و سرزنش :

سب سے پهلا سبب تو عام جذبات و قواے عمل كي وه مسلسل مشغوليت هے ' جو گذشتـه دو سال سے متصل جاري هے - جنگ طـرابلس كے بعد هي جنـگ بلقان شروع هوگئي' اور مصائب اسلامي كے هجوم نے تمام قوم كو يكسر وقف ماتم و عزاداري بنا ديا - پهـر عين اس وقت جبكـه ندوے كے معاملات تـه و بالا هو رهے تهے ' مسجد كانپور كا حادثۂ خونين وقوع ميں آيا اور يه ايك ايسا فزع اكبر تها جس نے تمام اقلام و افكار كو بجا طور پر صرف اپنے هي نظارۂ الم اور افسانه سرائي كي كئي ماه كيليے دعوت ديدي - اس اثنا ميں بعض مضامين لكهے گئے ' اور بعض اخبارات نے بحث و مذاكره كا دروازه بهي كهولنا چاها (جنميں معاصر امرتسر سب سے زياده مستحق تحسين و تشكر هے) تاهم ۱۱ - اگست كے حادثۂ مچهلي بازار كانپور كے مقدس مجروحوں كي چيخيں كچهه ايسي زهـره گـداز تهيں ' اور صحن مسجد كي خونچكاں لاشوں كا نظاره اس درجه المناك تها ' جس نے نه تو كسي دل كو مهلت دي كه ندوه كي صدا كو سنے ' اور نه كسي آنكهه كو اجازت ملي نه جاں فروشان كانپور كو چهوڑ كر لكهنؤ كے ان حيات نفساني كے جهگڑوں كا نظاره كرے -

هوا که کلمۂ طیبه کا بیج جب اُگتا ہے اور برگ و بار لاتا ہے' تو ضرور ہے که اسمیں دونوں باتیں پائي جائیں - اُسکي جڑ بهي مضبوط هو اور اُسکي شاخیں بهي پهیلي هوئي هوں - جڑ کي مضبوطي سے مقصود یه ہے که اُس دعوة حق کي بنیاد ایسي محکم و ثابت هو جسے کوئی طاقت نه هلاسکے' اور " فرعها في السماء " سے مقصود یه ہے که تهوڑے وقت کے اندر اُس دعوت کا اثر اور فیضان نهایت بلندي و رفعت تک پہنچے اور نهایت دور دور تک پهیل جاے - کیونکه ایک بڑے پهنا ور درخت کي شاخیں بلند بهي هوتي هیں اور دور دور تک بهي پهیل جاتي هیں -

یه خدا کا بویا هوا بیج ہے جسے کوئي ضائع نہیں کرسکتا ' پس وہ بڑهتا بهي ہے اور پهیلتا بهي ہے - انسان کي کوششیں سب کچهه کرسکتي هیں ' لیکن ایک حقیر و خشک دانے کو سرسبز کرنا صرف مدبرات ارضي و سماوي کے مالک هي کے هاتهه ہے - پس وہ اُسے سرسبز کرتا ہے تاکه اسکي شاخوں کا سایه وسیع هو' اور اُسے کامیاب کرتا ہے تاکه اس سے هدایت کا پهل پیدا هو - وہ جبکه بویا جاتا ہے تو نهایت حقیر و ذلیل هوتا ہے' لیکن جب پیدا هوتا ہے ' تو اسکي شاخیں قیمتي اور شاداب پهلوں کے بوجهه سے جهک جهک جاتي هیں - خــدا اور انسان کے کاموں میں یهي فرق ہے که پہلے کي ابتدا همیشه غربت و حقارت سے' پر وسط و اختتام عظمت و کامیابي پر هوتا ہے ' لیکن دوسرا شروع تو شوکت و عظمت کے اعلانات سے هوتا ہے ' لیکن خاتمه همیشه ناکامي و نامرادي پر هوتا ہے -

ایسے هي کاموں کے بیج هیں جنکي کشت کاري کا پیمانۂ حصول قرآن کریم نے بتلادیا ہے - حیث قال :

کمثل حبةٍ انبتت سبع سنابل ' في کل سنبلــه مایــة حبة' و الله یضاعف من یشاء ' و اللــــه واســـع علیـــم - (۲ : ۲۶۱)	اُس کي مثال اُس دانے کي سي ہے جو بویا گیا تو اُس سے ابتدا میں سات بالیں پیدا هوئیں ' پهر هر بال میں سے سو دانے پیدا هوے ' حالانکه وہ جب بویا گیا تها تو ایک هي دانه تها ! الله جس کو چاهتا ہے برکت دیتا ہے اور اُسکا فضل نهایت وسیع اور اسکا علم کامل ہے -

(دعوة الهیئۂ الهلال)

پس الهلال ' اور الهلال کي دعوت بهي ایک بیج تها ' جو ابسے ڈیڑهه برس پہلے بویا گیا - دین جلیل حنیف کے داعي اول ' حضرت ابراهیم خلیل علی نبینا و علیه الصلوة والسلام نے جب خانۂ کعبه کي بنیاد رکهي ہے تو دعا مانگي تهي :

ربنــا تقبل منا انك انت السمیع العلیم !	اے پروردگار! اس کام کو جو تیرے لیے کر رها هوں ' قبول کر لے - بیشک تو هي دعاؤں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا ہے !

وہ ذرہ جو آفتاب کي روشني میں اوڑتا هوا نظر آتا ہے ' خواہ کتنا هي حقیر هو' تاهم آفتاب کي نسبت کا حقدار ضرور ہے - اسي طرح دعوت الهي کي یه تعمیر بهي اُسي آفتـاب درخشنده حقانیت کا ایک ذرہ ' اور اُسي کے قائم کیے هوے دین حنیف کي خدمت کا ایک عاجز اراده تها :

گرچه خوردیم نسبتے ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــابــانیـــم !

یه کاروبار قدرت کا کچهه عجیب کرشمه ہے که خدا نے وہ کلمات دعائیه اس عاجز کي زبان پر جاري کردیے جو الهلال کي پہلي اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه میں شائع هوے هیں اور جس کو اس مضمون کے آغاز میں بهي نقل کرچکا هوں اور یہاں پهر نقل کرونگا :

" اگر خدا مجهه میں سچائي اور خلوص کي کوئي سرگرمي دیکهتا ہے' اگر اُسکي ملت مرحومه اور اُسکے کلمۂ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود ہے ' اور اگر واقعي اُس کي راہ میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ ہے' جس میں برسوں سے بغیر دهوئیں کے جل رها هوں' تو اپنے فضل و لطف سے مجهے اتني مهلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکهه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دوکاندارانه مشغله ہے' جسمیں قومي خدمت کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبهل سکوں ' وہ میري عمر کا خاتمه کردے ' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحے کیلیے بهي کامیابي کي لذت چکهنے نه دے ! " الخ

اگر میرا کوئي اعتقاد آپکے دل میں جگه نهیں پاتا تو کم از کم مجهے تو اسکے اظہار سے نه روکیے - اس وقت میرے هاتهه میں قلم اور سامنے کاغذ کے اوراق هیں - اگر تمام دنیا کي طاقتیں اور تمام نوع انساني کا ادراک و تعقل ایک جگه جمع هو کر میرے سامنے آے اور چاہے که میں قلم و کاغذ کي موجودگي کا اعتقاد نه رکهوں - تو کیا میں اس شے کے اعتــقاد سے باز آجــاؤنگا جو میرے هاتهه میں محسوس ' اور میري آنکهوں کے آگے مرئي ہے ؟

یقین کیجیے که ٹهیک ٹهیک اسي طرح میں اس دعا اور اسکے عجائب اعمال کو بهي اپنے سامنے دیکهه رها هوں - میرے لیے بالکل آسان ہے که میں چاند اور سورج کي هستي سے انکار کردوں' مگر یه تو کسي طــرح بهي ممکن نہیں که اس دعــا کي هستي سے منــکر هو سکوں -

یه میري دعوت کي صداقت و عدم صداقت کا ایک بنیادي فیصله تها ' جو اسنے میري زبان پر اول هي روز جاري کیا تاکه اسکي صداقت کے اعلان کي ایک نشاني هو' اور پهر اسي کے مطابق فیصله بهي کردیا - باوجود اُن تمام انتهائي بے سروسامانیوں کے جو دنیا کے سامنے هیں ' باوجود اُن تمام موانع اور مزاحمتوں کے جن سے لوگ بے خبر نہیں هیں اور جن میں سے هر مزاحمت کو اگر ایک ایک سطر میں بهي لکهوں ' جب بهي کئي سو سطروں کي ایک کتاب بن جاے' اور پهر باوجود ایک قوي ترین گروہ مخالفین منکرین و معاندین مفسدین کي موجودگي کے اور هر دم سرگرم مخالفت و تعاند رهنے کے ' الحمد لله که میں زنــدہ و سلامت مشغول کار هوں - میرے کار و بار دعوت کي کوئي سعي ضائع نه گئي ' میرے جهـد عمل کا کوئي قدم رائگاں نه اٹها - میري دعوت اپنا کام کرچکي ہے - میں نے جو مانگا تها وہ مجهے حاصل هوگیا ہے - مجهے مهلت بهي دي گئي اور اسباب بهي مرحمت هوئے - میں نے اپنے بعض مقاصــد کے نتائج کو اپنے سامنے دیکهنا چاها اور وہ پہلي ششماهي کے گذرنے کے بعد هي دکهــلا دیے گئے - مجهه میں اگر کوئي تپش تهي تو وہ بغیر بهڑکے نه رهي ' اور اگر میرے دل میں کوئي ذرۂ خلوص تها' تو میرے خدا نے اُسے ضائع نه کیا - اُس نے بتلادیا که یه اُسي کا بویا هوا بیج ہے جسکو وہ خود هي پرورش کرنا چاهتا ہے - اور " کلمۂ طیبۂ " کا ایک " شجرۂ مبارکه " ہے جسے کوئي دنیوي طــاقت ضــائع نہیں کر سکتي - پس جیسا که اُسکے کاموں کا همیشه قاعده رها ہے ' یه بیج برسوں کي جگه مهینوں میں بڑها ' اور مهینوں کي جگهه دنوں کے اندر پهیلا - اسکي جڑ جس طرح زمین کے اندر پهیلي ' اُسي طرح اسکي ٹهنیاں آسمان میں مرتفع هوکر پهیل گئیں - اسکي هر شاخ نے پهل پایا ' اور اُسکا هر پهل اپني شیریني و حلاوت سے دلوں کو مرغوب هوا - میں بدیوں سے آلوده هوں مگر میري پکار بدي کي نه تهي - پس میري دعوت کے ساتهه وهي سلوک کیا گیا جو هر نیکي کے

کام کے ساتهه هونا چاهیے ! اصلها ثابت و فرعها في السماء ' تؤتي اکلها کل حین باذن ربه ' و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون -
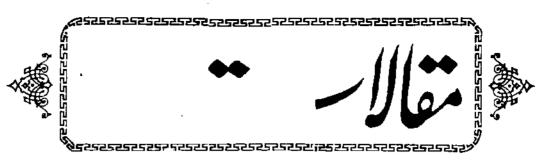
تحكم - جب ندوة العلما كے معاملات گذشته قصۂ مضمون جهاد كے بعد آگے بڑھے تو ميں مسئلۂ كانپور ميں بالكل غرق تها' اور بالكل مهلت نه تهي كه كسي دوسري طرف متوجه هوں -

الهلال ايک هفته وار رساله هے - اسكي گنجايش محدود اور ابواب و عناوين مختلفه كا التزام ضروري - اسليے جب كبهي كوئي ايک مسئلۂ اهم سامنے آجاتا هے' تو ساري كي ساري گنجايش اسي ميں صرف هو جاتي هے -

در اصل هر طرح كي تحريک كے كاموں كيليے سب سے زياده موزوں روزانه اخبارات هيں ' جنكے ليے روز صبح كو ايک مبسوط ليڈنگ آرٹيكل كا ميدان تازه موجود هوتا هے' اور وه گويا هر هفته چهه بار وه مهلت و گنجايش پاتے هيں جو هفته وار رسائل كو صرف ايک هي بار ملتي هے -

پس ضرور تها كه قوم ميں جو بعض روزانه اخبارات موجود هيں اور جنكا بڑا حصه محض فضول صفحات پري كي چيزوں بلكه هزليات و خرافات تک ميں ضائع جاتا هے ' اس مسئله پر توجه كرتے اور اسكي اهميت كو محسوس كرتے - ليكن افسوس هے كه ايسا نهيں هوا -

تاهم ميں معذرت و شرمساري كے ساتهه اقرار كرتا هوں كه يه غفلت ضرور تهي اور هوئي - چونكه ميں جانتا تها كه اس مسئله كيليے اب صرف چند نوٹوں يا ايک مضمون كا لكهديتا كافي نهيں هے بلكه ايک پورے سلسلے كي ضرورت هے' اسليے هميشه يه خيال دل كے متوقف هو جاتا تها كه بعض تحريكوں سے فراغت هولے تو پهر سلسله شروع كروں' حتى كه كئي ماه گذر گئے - چونكه اس مسئله كو ميں اپنے عقيدے ميں اهم سمجهتا هوں - سوال ندوے كا نهيں بلكه اسكے مقاصد كا هے' اور بحث اصول كي شروع هو گئي هے نه كه اشخاص كي ' لهذا اب مزيد توقف كرنا عند الله خيانت و معصيت هے' اور ضرور هے كه بقدر سعي اسكے ليے كوشش كي جاے -

قارئين كرام كو ياد هوگا كه جب الهلال شائع هوا هے تو اسكے تمام ابواب مضامين كي سرخياں عرصے تک لوح كے چوتهے صفحے پر چهپتي رهي هيں - ان ميں ايک عنوان " مدارس اسلاميه " كا بهي تها' اور مقصود يه تها كه اسكے نيچے چند كالموں كو اسلامي مدارس كے متعلق بحث و مذاكره كيليے مخصوص كرديا جائيگا ' ليكن عدم ترتيب كار و عدم حصول اعانت تحرير و فرصت سے ابتک اسكا سلسله شروع نهو سكا -

ليكن اب " مدارس اسلاميه " كا باب بهي آغاز جلد چهارم سے شروع كيا جاتا هے - سب سے پہلے " دار العلوم ندوة العلما لكهنو " كے متعلق ايک سلسلۂ مضامين شايع هوگا - جعله الله نافعا للمسلمين' وما توفيقي الا بفضله و كرمه !

ترجمه * اردو تفسير كبير

جسكي نصف قيمت اعانۂ مهاجرين عثمانيه ميں شامل كي جائيگي - قيمت حصه اول ۲ - روپيه - ادارۂ الهلال سے طلب كيجيے -

تاج انگلستان اور خزينۂ اسلام كا ايک گوهر

داستـــان مسقط

(اجمال تاريخي اور طبيعي حدود)

مسقط ايک سرحدي اور ساحلي شهر هے جو درياے عمان كے ساحل پر عرض ميں ۲۳ درجه اور ۳۷ دقيقه جانب شمال' اور طول ميں ۵۹ درجه اور ۱۵ دقيقه جانب مشرق واقع هے - اسكي آبادي تقريباً ۳۵ هزار هے - اسكي بندرگاه نهايت عمده اور مستحكم هے - اس بندرگاه كي تحصين و قلعه بندي عرصه هوا پرتگاليوں نے كي تهي - اسوقت اسكي تجارت بمبئي اور خليج فارس سے هے اور نهايت سرسبز و كامياب هے - اسكے قريب ايک دوسري بندرگاه هے جسكو مطرح كہتے هيں - مطرح بهي اسي كے متعلق سمجها جاتا هے -

سنه ۱۵۰۷ ع ميں بوكر نے مسقط كو فتح كيا ' تو پرتگالي اس پر قابض هوگئے - سنه ۱۶۴۸ ع تک برابر پرتگاليوں كا قبضه رها - اسكے بعد مسقط انكے هاتهوں سے نكلگيا - پرتگاليوں كے قبضے سے نكلنے كے بعد مسقط پر انقلاب و تغير كے مختلف دور گذرتے رهے - آخر ميں انگريزي نفوذ پهيلنا شروع هوا' اور يهاں تک پهيلا كه بالآخر انگريزوں نے اسكے متعلق احتلال (قبضۂ غير قانوني : Occopation) كا اعلان كرديا ' اور اب وه بجاے ايک آزاد و خود مختار اسلامي رياست هونے كے ' برطاني شاهنشاهي كا ايک جزو سمجها جاتا هے !

(عهـد عـــروج)

سيد سعيد بن سلطان كے عهد ميں مسقط كي حالت يادگار تهي - مسقط اسوقت ايک ايسي رياست كا صدر مقام تها ' جو خليج فارس پر قرب و جوار كے ساحلي مقامات سے ليكے جزيره بحرين تک پهيلي هوئي تهي - قوت و شوكت كا يه عالم تها كه گو اهل بحرين نے بارها اسكے مقابلے ميں علم جنگ بلند كيا' مگر كبهي فتحياب و غالب نه هوے -

اس رياست كي وسعت كا اندازه اس سے هوسكتا هے كه ايک طرف نولنجه اور بندر عباس ' وغيره وه ايراني مقامات ' جو خليج فارس پر واقع هيں ' اسكي قلمرو ميں شامل تهے ' دوسري طرف مشرقي افريقه كے ساحلي مقامات مثل لامو ' منباسه ' القزبعه ' بندر اسلام ' هنزوان ' جزيرۂ خضراء ' زنجبار وغيره وغيره -

اس عهد ميں اس رياست كے دو صدر مقام تهے ' ايک مسقط ' دوسرا زنجبار - مسقط درياے عمان و خليج فارس كے شهروں كا صدر مقام تها ' اور زنجبار افريقي شهروں كا مركز -

سيد سعيد بن سلطان ايک عاقبت انديش اور انجام بيں آدمي تها - اس نے اپنے آپ كو متعدد با صولت و شوكت سلطنتوں ميں محصور اور انكے نفوذ و اثر كو اپني قلمرو ميں پهيلتے هوے ديكها تو والي بصره ' فرانس ' اور انگلستان سے اپني خود مختاري كي حفاظت كا معاهده كيا - فرانس نے اس معاهده كا يهاں تک خيال كيا كه اسكو " سلطان العرب " كا خطاب ديا !

اسکے بعد هي جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کا مسئله شروع هوگیا - پهرلیگ کے جهگڑے رهے - آنریبل سید امیر علي اور آل انڈیا مسلم لیگ کي معرکه آرائیوں کا لوگ انتظار کرنے لگے - غرضکه یکے بعد دیگرے ایک نــه ایک ایسي چیز ضرور رهي جس نے لوگوں کي توجه کو اپني جانب مشغول رکها - ان میں بعض واقعي توجه طلب تهیں' مثلاً مسئله اسلامیه کانپور' اور بعض ترک بهي کي جا سکتي تهیں - مثلاً حکایت لیـگ لندن و هند ' لیکن بهـر حال ندوه سے تغافل و غفلت کیلیے سب نے حجاباً مستورا کا کام دیا !

بیچاره ان اسیر که امید وار تست !

اصل یه هے که اسمیں شک نہیں که قوم کے عام و متوسط طبقه کے اندر ایک اصولي اور حقیقي تغیر خیالات میں یقیني هوا هے اور نسبتاً ایک واقعي بیداري ضرور هے جو پیدا هوگئي هے -

لیکن مـزید ... یه هے که اس بیداري سے کام لینے والے مفقود هیں' اور کوئي کارکن جماعت اب تک هم میں پیدا نہیں هوئي هے جو کاموں کو تقسیم کرے هر وقت اور هر کام کیلیے مستعد رهے - صرف چند اشخاص هیں جو اگر هر کام کو اپنے هاتهوں میں لے لیں اور هر موقعه پر تحریک و دعوت کیلیے مستعد رهیں' تو پبلـک اپني قوت کا اظهار کر سکتي هے' اور اسکا مصرف اُسے معلوم هو سکتا هے' ورنه ایک عام خاموشي اور سناٹا چها جاتا هے - لیکن یه ظاهر هے که ایک ترقي خواه قوم کي صدها ضروریات و احتیاجات کیلیے صرف چند افراد هي کیونکر کافي هوسکتے هیں' اور یه کس طرح ممکن هے که ایک هي شخص کانپور کے واقعه پر بهي صرف وقت کرے - اصلاح و ترقي کي صداؤں کو بهي جاري رکهے - قومي درسگاهوں کي بهي خبر لیتا رهے' اور جلسوں اور انجمنوں کیلیے بهي ایک دائم نگران و محـ... هو؟ پهر قلم بهي اسکے هاتهه سے نه چهوٹے' زبان بهي خاموش نهو' دماغ بهي مشغول فکـر رهے' اور قـدم بهي تـگ و پو سے نه تهکیں ؟

می خواهي و تند و' تیز و' و انگـه بسیار!
این باده فروش هست' ساقي کوثر نیست !

یه یقیني هے که اگر اس طرح حالات پیش نه آتے اور ندوه کا مسئله قوم کے سامنے آتا' اور وقت پر لوگوں کو بحث و مذاکرات کا موقعه دیا جاتا' تو ایک عام هلچل مچ جاتي' اور قطعاً عام راے کي قوت ایسي شکل اختیار کرلیتي که یه معامله صرف اشخاص کے هاتهوں میں نه رهسکتا -

تاهم عذر تغافل کیلیے یه اسباب کیسے هي قوي هوں لیکن یه کوئي اچهي حالت نہیں هے' اور غالباً موجوده تغیر حالت کے بعد اُس وقت تـک قدرتي طور پر رهیگي' جب تـک که عام راے میں اس هیجان انقلاب کے بعد نظم و باقاعدگي نه آجائیگي اور ایک مستعد اور وسیع کارکن جماعت هر موقعه و وقت پر کام کرنے کیلیے مستعد نه هوجائیگي - قوم میں اس وقت قوت راے اور استعداد اعلان قوت' دونوں موجود هیں' مگر کارکن آدمیوں کي کمي هے جو ان دونوں چیزوں سے کام لیں' اور چونکه ملکي و قومي تغیرات حالات میں همیشه ایسا هوا هے' اسلیے امید هے که آنے والا وقت خود اسکا علاج کردیگا -

هماري موجوده حالت ایسي هو رهي هے که جماعتي کاروبار اور ترقي و اصلاح کي کوئي شاخ بهي ایسي نہیں جو مکمل هو' اور اب تـک تمام کاموں کا سررشتهٔ اختیار و تصرف صرف اشخاص هي کے هاتهوں میں رها هے - پس چاهیے که غفلت کیلیے کوئي عذر مقبول نهو که غفلت اب همارے لیے موت کے هم معني هے' اور هجـوم اشغال و تعدد امور کي بهي کبهي شکایت نهو' کیونکه ابهي همیں نہیں معلوم کتنے وسیع زمانے تـک کیلیے متصل کام کرنا هے' اور حیات قومي کي تعمیر میں ایک لمحه کا توقف بهي حرام هے - هم پر کاموں کا همیشه هجوم رهیگا - همـارے کانوں میں همیشه هر طرف سے صداے کار آئیگي اور همیشه ایک هي وقت اور ایک هي موسم میں بهت سي زمینوں کو درست کرنا اور مختلف قسم کي تخم ریزیاں کرني پڑینگي - بهت ممکن بلکه ضروري هے که ایک هي وقت میں همیں بهت سي نئي عمارتیں بنانی بهي پڑیں' اور بهت سے غلط نقشوں کو مٹانا بهي پڑے - کچهه بعید نہیں که ایک هي وقت کے اندر همیں هندوستان سے باهر کے اسلامي مصائب کیلیے بهي ماتم کرنا پڑے' اور خود هندوستان کے اندر کے بهي کاموں کي صدا هاے توجه و اعانت کو سننا پڑے - ایسا همیشه هوگا که ایک طرف کسي حق دیني و سیاسي کي پامالي کیلیے دوڑنا پڑیگا اور اُسي وقت دوسري طرف کسي تعلیمي اور قومي کام کي درستگي و حفاظت کیلیے جانا پڑیگا - یه سچ هے که ایک هي وقت میں بهت سے کام نہیں هوسکتے' اور انسانوں کا دماغ اس بارے میں نهایت نازک واقع هوا هے که اکثر گهبرا اُٹهتا هے اور تهک کر کچهه دیر سوجانے کیلیے انگڑائیاں لینے لگتا هے - تا هم اگر زنده رهنا هے اور زندگي کي طلب هے' تو ضرور هے که زندوں کي طرح یه سب کچهه کرنا پڑیگا اور موت و حیات کا قانون الهي کبهي بهي همارے عذروں کو نه سنیگا - خواه کتنا هي مشکل هو' کیسي هي متاعب و مصائب سے دوچار هونا پڑے' کتنا هي عسیر العمل اور ناممکن سا معلوم هو' لیکن اگر هم هر وقت اپنے تمام معاملات کي خبر لینے اور هر کام کي فریاد اعانت کو جواب دینے کي اپنے اندر استعداد و قوت پیدا نه کرینگے' اور ایک هي وقت کے اندر بهت سے کاموں کا هجوم دیکهکر' یا یکے بعد دیگرے پیش آنے والے مسائل کا تسلسل و تواتر دیکهکر گهبرا اُٹهیں گے' تو پهر اُن امیدوں کو اپنے دلوں میں جگه دینے کا همیں کیا حق هے جو ایک پوري گري هوئي عمارت کے هر حصے کو تعمیر کرکے' خرابهٔ موت کے بعد' عمران و حیات کے قیام کي آرزومند هیں ؟ قومي حیات کا محل اس طـرح تعمیر نہیں هوسکتا که پہلے دیواریں کهڑي هوجائیں' پهر اسکي محـرابیں اور اطـراف و جوانب بهي طیـار هوجائیں گے - کشاکش حیات و ممات اور تسابق اقوام کي کشمکش میں فرصت و مهلت کا سکون بغیر خواب ممات کے ممکن نہیں - یہاں تو هر دم اور هر لمحه کام کیے جایے' اور ایک هي وقت میں اس عمارت کے هر حصے کي خبر لیجیے - یه نهو که دروازه بن رها هے مگر پشت کي طیار کرده دیواریں گر رهي هیں ! اس عالم میں جو کهوگیا وه پهر نہیں ملتا' اور جو وقت غفلت میں کٹا' پهر اُسکي تلافي کي مهلت نہیں دي جاتي :

هاں رہ عشق سبـ و کنج گشتن ندارد بازگشت
جرم را این جا عقوبت هست و استغفار نیست !

(الهـلال اور مسئلـهٔ نــدوه)

ضرور هے که خود الهلال بهي اس غفلت کیلیے جوابده هو که کیوں ندوة العلما کے متعلق برابر خاموش و غافل رها ؟

جیسا که ابهي کهه چکاهوں' غفلت هر حال میں مستحق سرزنش هے اور عذر اسکي شدت کو کم کرسکتا هے پر سیاه کو سفید نہیں کرسکتا - تاهم غور کیجیے تو الهـلال کس کس کام کو کرے اور صرف وهي ایک کیوں کرے ؟

میں اپنے حس و نظر کے هاتهوں سخت گرفتار الم هوں - هر شے مجهے نظر آتي هے' اور هر ضرورت کو الحمد لله که محسوس کرتا هوں' لیکن نه تو وقت پر تسلط هے اور نه طبیعي قوة عمل پر حق

انتقـــاد

تندرستي

دفتر ظل السلطانی - بهوپال

مسئله حفظـــان صحت و تربيت منـــزل و تهـــذيب معاشرت

يا ايها الذين امنوا ! قوا انفسكم و اهليكم نارا !

گذشته اشاعت ميں هم هر هائينس بيگم صاحبه بهوپال کے سلسله تصنيفات کا ذکر کرچکے هيں - اس سلسلے ميں سب سے پہلے انکي مفيد ترين تصنيف " تندرستي " پر نظر ڈالتے هيں -

کتاب کي لوح پر لکها هے که " عليا حضرة بيگـم صاحبه بهوپال بالقابها نے متعدد انگريزي کتب حفظـــان صحت وغيره سے مطالب اخـــذ کرکے اور اپني اعلى معلومات و مفيد تجارب شـــامل کرکے تاليف فرمايا "

کتاب عمده کاغذ اور عمده لکهائي کے ساتهه چهپي هے - ۱۵۲ صفحے اصل کتاب کے هيں - عبارت نهايت صاف وسليس هے اور طبي ترتيب مطالب کے مطابق ابواب و فصول ميں منقسم -

کتاب کا موضوع يه هے که اردو زبان ميں علم طب کے اصول پر وه مطالب جمع کيے جائيں ' جنکے مطالعه سے هر شخص اپني اور اپنے خاندان کي زندگي کيليے صحت و تندرستي اور قوت و توانائي حاصل کرسکے ' اور في الحقيقة کسي قوم کي حيات دماغي و ارتقاء ذهني کيليے پهلي چيز صحت اور قوت جسماني هے -

مصنفۂ عاليه ديباچه ميں لکهتي هيں :

" ميں نے يورپ کے سفر ميں وهاں کے لوگوں کو خواه وه کسي طبقه کے هوں اصول وقواعد حفظان صحت کا پابند پايا ' اور بارها مجهکو اپنے هندوستان کي حالت پر افسوس آيا - همارے ملک ميں عاليشان محلوں ميں بهي وه صفائي نهيں هوتي ' جو وهاں کے ايک غريب مزدور کے چهوٹے سے مکان ميں نظر آتي هے -

وهاں عورتوں ميں جن پر قدرت نے خانه داري اور اولاد کي تربيت جسماني و روحاني کا فرض عائـــد کيا هے اس فرض کے ادا کرنے کي قابليت بهي پيدا کرائي جاتي هے ' اور تمام عورتيں بغير امتياز مراتب حفظان صحت ' تيمار داري ' اور خانه داري کي تعليم حاصل کرتي هيں اور اس کے فوائد سے مستفيد هوتي هيں -

وهاں کے مصنف ' عالم ' ڈاکٹر ' ايسي تصنيفات و تاليفات کو اپنـــا ضروري و قومي فرض تصور کرتے هيں ' اور اپني قابليت و محنت سے ملک کو فائده پهنچاتے هيں -

ان هي اغراض کے ليے متعدد رسالے اور اخبارات شائع هوتے هيں اور يه تعليم يافته خواتين ان کو نهايت دلچسپي کے ساتهه مطالعه کرتي هيں - ليکن همارے هاں بالکل برعکس حالت هے - حالانکه يه مسئله عام طور پر تسليم کيا جاتا هے که نرسري (تيمارداري) مڈ وائفري (دايه گري) ڈاکٹري اور حفظان صحت کي تعليم عورتوں کے ليے بدرجۂ اتم ضروري چيز هے ' اور خواه کيسے هي اعلى مرتبه کي عورت کيوں نه هو ' اس کو بهي زندگي ميں متعدد مرتبه ان باتوں کے جاننے کي ضرورت لاحق هوتي هے "

اسکے بعد ايک نهايت هي اهم مطلب کي طرف توجه دلائي هے جو تمام ملک کيليے مستحق غور و فکر هے :

" گورنمنٹ آف انڈيا هر سال ايک معقول رقم حفظان صحت پر خرچ کرتي هے ' ليکن اس سے کس طرح اصلي فائده حاصل هوسکتا هے جبکه عورتيں حفظان صحت کے اصول سے ناواقف هوں ' اور کيونکر ممکن هے که جب تـــک مکان ' لباس ' غذا ' اور اسي طرح کے دوسرے امور ميں ان اصول کو نه اختيار کيا جائے ' کسي گورنمنٹ يا حکومت کي تدابير مفيد هوسکتي هيں "

انهوں نے يه بالکل صحيح لکها هے که :

" کسي جگهه کا هيلتهه ڈپارٹمنٹ (محکمۂ حفظان صحت) سڑکوں کوچوں ' اور گليوں کي صفائي تو کرا سکتا هے ' کنووں ' چشموں وغيره کي نگراني رکهه سکتا هے ' اشياء و اجناس خوردني کي اچهائي و برائي کو ديکهه سکتا هے ' ليکن مکان کے اندر کي غلاظت ' اور پاني کي حفاظت ' غذا کے پکانے ' اور رکهنے کا انتظام کيونکر کر سکتا هے ؟ هر ايک جگه شفاخانے کهولے جاتے هيں ' لائق ڈاکٹر مقرر هوتے هيں ' ميڈيکل ڈپارٹمنٹ (محکمۂ طبي) عمده قسم کي ادويه مهيا کرتا هے ' ليکن يه کس طرح ممکن هے که گهروں ميں تيمارداري کا بهي انتظـــام کرے ؟ صدها مريض شفقت کرنے والي ماؤں ' محبت کرنے والي بيٹيوں ' دلسوز بهنوں ' اور همدرد بيويوں کے هاتهوں محض تيمـــارداري سے نابلد هونے کے باعث سخت سے سخت تکاليف اٹهاتے اور لب گور پهنچ جاتے هيں " الخ

يه سچ هے که هندوستان کا بجٹ همارے هاتهه ميں نهيں هے اور گورنمنٹ سب سے زياده کم جس کام پر روپيه خرچ کرتي هے وه تعليم اور حفظان صحت هے ' اور يه بهي سچ هے که هندوستان کي ميونسپلٹياں يورپين کوارٹرز کي صفائي کا جسقدر اهتمام کرتي هيں ' ديسي آبادي کا نهيں کرتيں ' تاهم ميں نے اکثر اس بات کو سوچا هے که کيا يه صرف گورنمنٹ هي کا قصور هے يا آبادي کا بهي ؟

اصل يه هے که جو لوگ صاف اور تندرست رهنا چاهتے هيں ' انهيں اس سے کوئي شے نهيں روک سکتي - گورنمنٹ قوانين نافذ کرديگي اور ميونسپلٹي راستوں کو صاف رکهيگي ' ليکن همارے دماغ ميں صفائي کا حس کون پيدا کريگا ؟ يه چيزيں وسائل و معاون هيں ليکن اصل کار نهيں - جب تـــک هم خود صفائي کيليے ويسے هي مضطرب نهونگے جيسے که انگريز هيں ' اس وقت تک نه تو هماري سڑکيں صاف رهسکتي هيں ' اور نه همارے گهروں ميں حفظ صحت و صفائي کے اصول پر عمل هوسکتا هے -

حقيقت يه هے که آج ملک ميں اصلاح اور عمل کا جو هنگامه بپا هے ' اسکے شور و غل ميں بهت سے حقيقي کاموں کي صدائيں دبي جارهي هيں -

کسي قوم کے صحيح معنوں ميں شايسته هونے کے ليے اسکي معاشرتي حالت اور تربيت منزلي کو جس درجه دخل عظيم هے ' اسکا هر شخص اعتراف کرتا هے ' ليکن کتنے هيں جو اس راه کے ابتدائي کاموں کو بهي واقعيت کے ساتهه انجام دے رهے هيں ؟ هماري زندگي کا يه حال هے که هم نے يورپ سے وه لباس تو سيکهه ليا هے جو بهت قيمتي ' بهت خوش قطع ' اور بهت شاندار هے - يقيناً هم جب کبهي بازار ميں سے گذرتے هيں يا کسي جلسے ميں نظر آتے هيں ' تو از سر تا پا مجسمۂ تهذيب و مدنية هوتے هيں ' ليکن اگر وهي شخص جو همیں کچهه دير پہلے اس شان تهذيب آرا ميں ديکهه چکا هے ' همارا تعاقب کرے اور گهر کے اندر کي زندگي کو ديکهے ' تو بدنظمي و بد سليقگي ' بد تهذيبي و بے ترتيبي ' کوڑے کرکٹ کے ڈهير اور کثافت و غلاظت کے آثار کے ساتهه ' منزلي وحشت و حيوانيت کا ايک پورا نمونه ديکهکر متحير رهجائيگا -

سید سعید بن سلطان کے ساتھہ ان فرنگي حلیفوں اور همسازوں کے علاوہ ' جنکے یہاں سب سے زیادہ آسان کام نقض عہد ھے' ایک اور حلیف بھي تھا جو کبھي بے رفائي یا بد عہدي نہیں کرتا - یعني قـوت -

اسوقت ریاست کے پاس ایک قوي و باشوکت بیڑا تھا جو بحرِ هـند ' بحر عمان ' اور خلیج فارس میں گردش کرتا رھتا تھا -

رسیع حدود اور جنگي طاقت کے علاوہ ملک کي اندروني حالت بھي عمدہ تھي - اس عہد میں رعایا کو اسقدر امن و امان اور عیش و آرام حاصل تھا کہ نہ تو کبھي اس سے پہلے انکو نصیب ہوا اور نہ کبھي اسکے بعد -

(سید سعید کي وفات اور تقسیم)

سید سعید در حقیقت ملک کے حق میں ایک وجود سعادت و خوش نصیبي تھا - جب تـک وہ زندہ رھا ' ملک میں سرسبزي اور ترقي کا دور دورہ رھا - مگر اس کے مرتے ھي ریاست کا ستارہ گردش میں آگیا - اولین مصیبت تو یہ نازل ھوئي کہ ملک کے دو ٹکڑے ھوگئے - ایک حصہ عربي اور دوسرا حصہ افریقي - افریقي حصہ سید ماجد اور اسکے بعد سید برغش کو ملا - عربي حصہ سید ثویني کو ملا - سید ثویني کا بیٹا سید سالم تھا - سید سالم نے اپنے باپ کو قتل کرڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھگیا -

(بـد بخت سالـم)

تاج و تخت کے لیے سید سالم نے اس جرم کا ارتکاب کیا جو اس دنیا میں قساوت و شقاوت کي انتہائي مثال ھوسکتي ھے ! اس نے حکومت کي قیمت میں اپني عزیز ترین متاع یعني انسانیت بھي دیدي ' اور یہ گوارا کیا کہ وہ انسان کے بدلے ایک انسان صورت درندہ ھو -

مگر اس بدبخت نادان کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس مرغ زرین بال کو وہ اسقدر گراں قیمت خرید رھا ھے ' وہ اسکے پاس ٹھرنے والا نہیں - وہ چاھتا تھا کہ اس کے سر پر تاج سلطاني ھو' مگر کاش اسکو معلوم ھوتا کہ کارساز قدرت نے اس سر کے لیے خاک مذلت و ... مقدر فرمائي ھے !

سید سالم ' پدر کش اور بدبخت سید سالم تخت حکومت پر بیٹھا ' مگر اسکے بیٹھتے ھي شومي و نحوست تمام ملک پر چھاگئي - ھر طرف فتنہ کي آگ بھڑک اٹھي - امن و سکون ' طمانیت و خاطر جمعي ' اور سرسبزي و خوش عیشي ' سب رخصت ھوگئے اور اسکے بدلے نہب و سلب اور جنگ و جدل نے ملک کو یکسر نمونۂ جہنم بنادیا :

وکم اھلکنا من قریة بطرت معیشتھا ' فتلك مساکنھم لم تسکن من بعدھم الا قلیلا ' وکنا نحن الوارثین ! (۲۸ :

سید سالم میں اتني جرأت ضرور تھي کہ وہ ایک شنیع ترین فعل کا مرتکب ھوسکا ' پر افسوس کہ اس کے دماغ میں اسقدر تدبیر اور اسکے بازؤں میں اسقدر قوت نہ تھي کہ اس آگ کو بجھا بھي سکتا جو ملک میں ھر طرف پھیلي ھوئي تھي - بالآخر اسے وہ تخت خالي کرنا پڑا ' جسکے لیے اس نے اپنے آپ کو جامۂ انسـانیت سے عاري کیا تھا ! فذاقت وبال امرھا ' وکان عاقبة امرھا خسرا !

(سید ترکي و عبدالعزیز)

سید سالم کا حقیقي بھائي سید ترکي اٹھا اور اس طرح اٹھا کہ تمام مملکت پر چھا گیا -

اس تسلط کے چـند ھي روز بعد سید ترکي کو اپنے دوسرے بھائي سید عبد العزیز سے برسر پیکار ھونا پڑا -

یہ جنگ انگریزوں کي شہ سے ھوئي تھي - انگریزوں نے اسمیں سید عبد المجید کو علانیہ مدد دي - اسلیے اب سید عبد المجید اور سید ترکي کا مقابلہ نہ تھا ' بلکہ انگریزوں اور سید ترکي کا مقابلہ تھا - سید ترکي کو شکست ھوئي ' اور وہ انگریزي جہاز میں قید ھو کے بمبئي لایا گیا - یہاں ایک طویل عرصہ تک نظر بند رھا -

سید عبد المجید سے عرب خوش نہ تھے کیونکہ وہ محض گوشت و استخوان کا پیکر تھا جو محض اس ڈور کي جنبش پر حرکت کرتا تھا ' جسکا سرا انگریزوں کے ھاتھہ میں تھا ' اور انگریز اس فرصت کو غنیمت سمجھکے اپنے قدم خوب جما رھے تھے -

اسلیے سر برآوردگان عمان نے مخفي طور پر سید ترکي کو عمان آنے کي دعوت دي ' اور وعدہ کیا کہ وہ ھر ممکن مدد دینگے - اس مخفي دعوت پر سید ترکي بمبئي سے ایک عورت کے بھیس میں پھر عمان پہنچا -

حسن اتفاق کہ جسوقت سید ترکي عمان پہنچا ' اسوقت سید عبد المجید عمان سے باھر شکار میں مشغول تھا - ارکان و عمائد سلطنت نے بالاتفاق اسکو تخت پر بٹھا دیا ' اور شہر کے ناکوں پر فوج متعین کرکے یہ حکم دیدیا کہ اگر سید عبد المجید اندر آنا چاھے تو آنے نہ دیا جائے -

سید عبد المجید جب شکار سے واپس آیا تو شہر کے ناکوں پر فوج دیکھي ' اندر داخل ھونا چاھا تو فوج نے مزاحمت کي ' آخر مجبوراً اندروني علاقوں میں چلا گیا ' اور جمعیت کے فراھم کرنے میں مصروف ھو گیا -

جمعیت فراھم کرکے نکلا مگر اس نزاع کا فیصلہ تلوار کے بدلے ۶۰ ھزار ڈالر نے کردیا ' جسکو لیکے وہ اپنے دعوي حکومت سے دست بردار ھوگیا -

(انگـــریزي سیـــاست)

مگر یہ ۶۰ ھزار ڈالر کہاں سے آئے ؟

اسکا جواب انگریزوں کے دھاء سیاسي کي ایک حیرت انگیز داستان ھے - یاد ھوگا کہ سید عبد المجید کو لڑوانے والے انگریز ھي تھے ' مگر جب انھوں نے یہ دیکھا کہ اھل ملک اس سے ناخوش ھیں' اگر اسکے حکمراں رھنے پر اصرار کیا گیا ' اور باشندوں کے خلاف سید عبد المجید کو علانیہ مدد دي گئي ' تو انگریزي نفوذ کے قدم اُکھڑ جائینگے' تو وہ فوراً سانپ کي طرح پلٹ گئے ' اور یا تو سید ترکي کو بمبئي میں نظر بند کیا تھا ' یا پھر اسدرجہ اس پر مہربان ھوگئے کہ اسکي طرف سے ۶۰ ھزار ڈالر سید عبد المجید کو دیدیے ! !

سید ترکي کو یہ نوازش اسلیے منظور کرنا پڑي کہ خود اسکے پاس کیا تھا جو دیتا ؟ اور اھل ملک بھي اسقدر کثیر مالي فدیہ دینے کے لیے تیار نہ تھے -

بھر حال سید ترکي کو کسي نہ کسي طرح اپنے حریف سے نجات ملي -

وفات سے چند دن پہلے سید ترکي کو راس الحد کے قریب ایک اور ملکي شورش کا مقابلہ کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے لیے اوس نے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانہ کیا - امیر فیصل نے جو بعد کو سلطان فیصل ھوا ' باغیوں کو شکست دي ' اور ایک انگریزي جہاز کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پاکے عمان واپس آگیا -

(البقیة تتلی)

تمام ملک کو شکرگذار هونا چاهیے سرکار عالیۂ بهوپال ادامها الله بالعزو الاقبال کا ' جنهوں نے " تندرستي " نامي کتاب اسي مقصد کو پیش نظر رکهکر مرتب فرمائي: اررگو اس موضوع پر اردو میں پلے بهي بعض رسائل لکهے گئے هیں ' مگرجن مستند ذرائع ' کامل مطالب ' بهتر ترتیب ' اور عمدہ زبان و عبارت میں یه کتاب مرتب هوئي هے ' اسکے لحاظ سے بلا شبه اردو میں اولین کتاب هے -

کتاب تین بابوں میں منقسم هے - پهلا باب حفظان صحت كي ضروري هدایات پر مشتمل هے ' اور مختلف سرخیوں کے نیچے ضروریات ستہ ' اور مکان ' لباس ' غسل و حمام ' ورزش ' استراحت وغیرہ کے متعلق تمام ضروري معلومات جمع کي هیں -

دوسرا باب متعدي امراض اور انکے حفظ و دفع کے متعلق هے - اسمیں طاعون ' هیضہ ' چیچک ' پیچش ' وغیرہ کو علحدہ علحدہ بیان کیا گیا هے -

تیسرا باب تیمار داري کے عنوان سے هے اور در اصل کتاب کا اهم حصہ یهي هے - اسمیں متعدد عنوانات هیں ' اور هر عنوان کامل غور و فکر کے بعد لکهاگیا هے - مریض کا کمرہ ' دوائیں ' لباس ' صفائي ' غسل ' ٹکور ' پلٹس ' پلستر ' جونکیں لگانا ' فصد ' مسهل ' مالش ' غـذا ' بعض انگریزي غذاوں کي ترکیب ' ڈس انفیکٹ کا طریقہ ' غرضکه تمام ضروري امور به تفصیل تمام بیان کیے گئے هیں -

اس قسم کي کتابوں کیلیے جنـکا مقصد عام مطالعه هو ' سب سے بڑا مسئلہ زبان اور طرز عبارت کا هوتا هے - طبي مسائل میں بعض مطالب پیچیدہ هوتے هیں ' اور جب تک اونکو اسطرح نه بیان کیا جائے که بغیر کسي مدد کے خود بخود قاري سمجهه لے ' اس وقت تک کتاب کا نفع کامل و عام نهیں هوسکتا -

" تندرستي " اس اعتبار سے ایک عمدہ نمونه هے - اسکي عبارت نهایت سلیس اور صاف هے - عربي و انـگریزي الفاظ سے معرا هے ' اور سهل و زود فهم طریق تفهیم و درس مطالب کیلیے ایک مثال سمجهي جا سکتي هے -

ضـرور تها که انـگریزي اسماء و اصطلاحات طبیه آئیں - بعض انـگریزي غذاؤں اور دواؤں کا ذکر کرنا بهي ناگزیر تها ' مگر اسکے لیے تمام کتاب میں یه التـزام کیا گیا هے که هر انـگریزي لفظ کا ترجمه متن یا حاشیه میں دیدیا هے ' اور اگر نام و اصطلاحات هیں تو انهیں انگریزي حروف میں بهي لکهدیا هے تاکه صحیح تلفظ کے ساتهه بولی جائیں ' اور بر وقت اُن اشیا کے حصول میں غلط تلفظ سے اشتـباہ نه پیدا هو جائے -

یه کتاب دفتر " ظـل السلطان " بهوپال کو دیدي گئي هے تاکه اسکي قیمت سے تعلیم ڈاکٹري کے وظائف دیے جائیں اور یه نفع مزیـد هے - قیمت مجلد کي ۱۳ - آنـه ورنه ۸ - آنـه هے - هر اُس شخص کا جو اردو زبان میں لـکهي هوئي عبارت پڑهه لے سکتا هے ' فرض هے که اس کتاب کو منـگوائے ' پڑهے ' اور اپنے گهر میں رکهے - علی الخصوص لڑکیوں کے لیے تو اسکا درس و مطالعه مثل فـرائض دینیه و شرعیه کے هے : یا ایها الذین آمنوا ! قوا انفسکم و اهلیکم نارا !!

وضعۂ حالیــۂ آستانــه

(از مراسله نگار المؤید در آستانه)

آجکل یهاں کي پبلک اور سیاسي حلقوں میں اس گفتـگو کے علاوہ اور کوئي تذکرہ نهیں ' جسکا محور دول یورپ کے دو مجموعوں یعني انـگلستان ' روس اور فرانس ' اور جرمني ' اطالیا ' اور آسٹریا کي باهمي منافست و رقابت ' اور چند ایسے امور کے متعلق مباحثہ و گفتـگو هے جنـکا عکس آپکو یورپ اور یهاں کے اخـبارات کے آئینہ میں نظر آتا هوگا -

جرمني کے اخبارات کي طرف توجه کیجیے تو وہ یه کهه رهے هیں که " عثمـاني بیڑے پر انگریزوں کا اسقـدر توجه رکھنا ایسي بات نهیں جس پر سکوت مناسب هو - آرمسٹرونگ کے کارخانے کے ساتهه دولت عثمانیه کے معاهدے نے آستانه سے بندرگاہ اور اسکي بحري تجارت کو خاص طور پر انگریزوں کے هاتهه میں دیدیا هے ' آستانه میں انگریزوں کي بحري تجارت تمام دوسري قوموں کي بحري تجارت پر فائق و غالب هے - ایسي حالت میں بحري معاملات میں انگریزي اثر ' اور وہ تمام معاملات ' جنکا تعلق عثماني بیڑے سے هے ' ایک خروش و هنگامه بپا کیے بغیر نهیں گزر سکتے "

ایک طرف تو جرمن اخبارات یه کهتے هیں ' دوسري طرف مفاهمت ثلاثي کے سفراء وزیر اعظم کے پاس آتے هیں ' اور سرکاري طور پر دریافت کرتے هیں که " یه جرمن جنـرل ' جسکو اول عثماني آرمي کورکي کمان دیگئي هے ' اسکا پوزیشن کیا هوگا ؟ قوانین استثنائي اور قلعوں پر ' اور بالاخر خود قسطنطنیه کے استقلال پر ' اسکا اختیار کهاں تـک هوگا ؟ "

باب عالي ان دونوں فریق کے مصالح میں توفیق و جمع کي کوشش کر رها هے - حق سبحانه و تعالی ارباب حکومت کو اس شے کي توفیق دے ' جسمیں خلافت اسلامیه کي بهبودي هو -

لیکن اس جرمن جنـگي مشن کے واسطے سے لوگوں میں یه خبر گرم هے که عثماني فوج میں جرمن افسروں کي تعداد بتدریج ۴ سو تک پهنچ جائیگي - غالباً اس مشن کو یه اطلاع جرمن ذرائع سے ملي هوگي -

(جاوید بک اور محرر زایت کی گفتگو)

اخبار زایت (برلن) کا اڈیٹر جاوید بک سے برلن میں ملا تها - جاوید بـک نے اس سے کها که " جرمن مشرقي بنک اور فرانسیسي رکلا میں عراق اور ما بین النهرین کي ریلوے لائن کے متعلق گفتگو هو رهي هے - اگر ان مسودات کي رفتار عمدہ رهي ' جب بهي ایک ماہ سے پہلے ختم نه هونگے - غالباً فرانسیسوں کو دیار بکر میں ریلوے کے امتیاز (لائسنس) کے علاوہ ارکنه میں بهي ریلوے لائن کا امتیاز ملیگا " اسکے بعد جاوید بک نے اپني گفتگو کا رخ عراق کي بابت انگریزي و عثمـانی اتفاق کي طرف پهیر کے کها :

یہ میں عام لوگوں کی حالت نہیں بیان کر رہا ہوں بلکہ میرے سامنے اُن تعلیم یافتہ' تہذیب و تمدن نرما' اور از فرق تا بقدم فرنگی مآب حضرات کی معشیت منزلی موجود ہے' جو ہمیشہ ملک کے افلاس مدنی پر نوحہ و بکا کرتے رہتے ہیں - بے شک ان میں بہت سے ایسے خواص و رؤسا یا اعلی ملازمتوں پر پہنچے ہوے اشخـاص بھی ہیں' جنھوں نے انگریزی طرز معاشرت اختیـار کرلی ہے' اور انکے مکان کا ڈرائینگ روم اور ڈائینینگ ہال نہایت مکمل اور آراستہ ہے - لیکن اس سے کیا حاصل ؟ کیونکہ اگر آسی ڈرائینگ روم کے خوش منظر سواد سے نکلکر انکے زنانخانے کی طرف قدم بڑھالیے تو پھر نظر آجاے کہ انکی معیشت منزلی کی اصلی تصویر کیسی ہے ؟

میں جو نئے تعلیم یافتہ حضرات کا ہمیشہ شاکی رہتا ہوں تو اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ انکی ہر گذشتہ خوبی کو انسے دور پاتا ہوں' اور آسکی جگہہ کوئی نئی خوبی مجھے نظر نہیں آتی - ہماری گذشتہ مشرقی معاشرت' اوضاع و اطوار' اخلاق و عادات' طریق بود و ماند' یہ سب کے سب انہوں نے ضائع کردیے - اخلاق و تمدن کے بعد مذہب کا نمبر آیا' اور جدید تعلیم و تہذیب کے مندر پر مذہب کی بھی قربانی چڑھائی گئی - خیر' مضـائقہ نہیں - خرید و فروخت کا معاملہ ہے اور متاع بے بہا ہاتھہ آتی ہو تو دل وجاں تک کو اسکی قیمت میں لگا دیتے ہیں - لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھہ دیکر وہ کونسی چیز ہے جو ہاتھہ آئی ؟

علم ؟ نہیں - اخلاق ؟ نہیں - تہذیب معاشرت ؟ نہیں - ایک پوری انگریزی زندگی ؟ نہیں - ایک اچھی مخلوط معاشرت ؟ یہ بھی نہیں ! پھر یہ کیا بد بختی ہے کہ جیب اور ہاتھہ دونوں خالی ہیں ؟

آیندہ و گذشتــہ تمنــــا و حســرت ست
یک " کاشکے" بود کہ بصد جا نوشتہ ایم !

انگریزی تمدن کی تقلید نے ایک معیشتی طوائف الملوکی پیدا کردی ہے لیکن ابتک کوئی زندگی پیدا نہیں ہوئی - انگریزی تہذیب کے معنی صرف کالر کی چمک اور پتلوں کا بے شکن ہونا ہی نہیں ہے - انکے گھر کی صفائی اور نظم و باقاعدگی' تقسیم ضروریات حیات و مکان اور ضبط اوقات' تہذیب ذاتی اور حسن معیشت منزلی وغیرہ وغیرہ' یہ چیزیں ہیں' جنھوں نے انکے گھر کو ایک بہشت حیـات بنا دیا ہے - اسکے لیے وہ چند ظاہر فریب چیزیں مطلوب نہیں ہیں جو تمہارے جسموں اور زبانوں پر نظر آتی ہیں' کیونکہ یقین کرو کہ اُن میں کچھہ بھی نہیں ہے - اصلی چیـز گھر کی با قاعدہ زندگی ہے' اور بغیر اسکے ممکن نہیں کہ ہم میں محض تعلیم عمومی کی جگہ حقیقی تربیت ذاتی اور تہذیب شخصی پیدا ہو' یعنے ہر شخص اپنی ذات سے اپنی حسیات و داعیات میں صفائی کیلیے مضطر' با قاعدگی کا خوگر' نظم و سلیقہ کا عادی' اور اپنے ہر کام میں جمال و حسن کار کا خواہشمند ہوجاے - اس راہ میں سب سے مقدم عورتوں کی تربیت نہ کہ محض تعلیم ہے - عورت ہی گھر کی اقلیم حیات کی ملکہ ہے' اور شہر کی خوشحالی و رونق شہریار کی قابلیت و لیاقت پر موقوف ہے :

ضائع آن کشور کہ سلطانیش نیست !

میں نے ہمیشہ ہندوستان کی تمام اُن قوموں میں جو نئے تمدن کی راہ سے ترقی کرنا چاہتی ہیں' پارسیوں کی قوم کو سب سے زیادہ مستحق تعریف سمجھا ہے - انہوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ کالجوں کی ڈگریوں کی سند جیب میں' اور ایک عمدہ سوٹ جسم پر ڈال لیا' بلکہ اپنی سوشیل لائف میں بھی یکسر تبدیلی کرلی' اور فوراً تمام قوم ایک منظـم و با قاعـدہ طـرز معیشت اختیار کرکے یک رنگ و یک حالت ہوگئی - ہندوستان میں اگر کوئی دوسری جماعت اس وصف کے لحـاظ سے پارسیوں کے بعد قابل تذکرہ ہے تو وہ صرف بنگال کے برھمو خاندان ہیں' اور میں اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ انکی معیشت منزلی اور قوموں کیلیے یقیناً موجب رشک ہے -

عورتوں کی تعلیم کیلیے بڑا ہنگامہ مچایا جاتا ہے - کہتے ہیں کہ وقت آگیا کہ انہیں انگریزی زبان و علوم کی بھی تعلیم دی جاے - اسمیں شک نہیں کہ اسلام نے مردوں اور عورتوں' دونوں کیلیے یکساں طور پر تحصیل علوم و السنہ کا دروازہ باز رکھا ہے' اور اصولاً میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ عورتوں کیلیے کسی خاص زبان یا علم کی تحصیل ناجائز بتلائی جاے - لیکن اصول دوسری چیز ہے اور وقت و گرد و پیش کے حالات دوسری چیز ہیں - اگر عورت نے انگریزی زبان سیکھہ لی تو کیا ہوا' اور نہ سیکھی تو کیا ہوا ؟ اصلی چیز تربیت اور گھر کی معیشت کے نظم و ادارہ کی قابلیت ہے' اور وہ کسی خاص زبان کے جاننے پر موقوف نہیں - دیکھنا یہ ہے کہ پچاس برس کی نئی ترقی و تعلیم نے جن لوگوں کو تہذیب و شائستگی کا مانم گذار بنا دیا ہے' انہوں نے اس وقت تک اپنی عورتوں کو گھر کی زندگی درست کرنے' حفظ صحت کے ضروری اصولوں پر عمل کرنے' اور تہذیب و صفائی اور نظم و سلیقہ سے زندگی بسر کرنے کے لائق بنا دیا ہے کہ اب آنکے ساتھہ کتب خانے کے کمرے میں بیٹھکر شیکسپیر اور گولڈ اسمتھہ کے متعلق صحبت کرنے کے خواہشمند ہیں ؟

میں تو کہتا ہوں کہ چھوڑیے انگریزی زبان کی تعلیم اور علم و ادب کے کسی اعلی نصاب کو - خـدا را اپنی عورتوں کو ابھی اتنا ہی سمجھا دیجیے نہ پان کی پیک سے گھر کی دیواروں اور صحن کے گوشوں کو لالہ زار نہ بنائیں' اور ڈرائینگ روم کی کرسیوں سے کتھہ اور چونے کی انگلیاں نہ پونچھیں' اور نیز یہ کہ بچوں کا علاج کرنے دیں تاکہ وہ ضائع ہونے سے بچ جائیں -

جو مہذب اور فرنگی مآب پیکران تہذیب اس عفریت پار کے خونریز حملوں سے اپنے گھر' اپنے لباس' اور اپنے سامان کی حفاظت نہ کر سکیں' انکے لیے یہ بحث چنداں ضروری نہیں ہے کہ عورتوں کو انگریزی پڑھائی جاے یا نہ پڑھائی جاے !

اصـل یہ ہے کہ ابـتدا سے ہماری تعلیم کی بنـیاد ہی ٹیڑھی پڑگئی ہے اور اسی میں اب عورتوں کو بھی گرفتار کرنا چاہتے ہیں - محض یونیورسٹی کی تعلیم تربیت نفس و جسم کیلیے بیکار ہے' اور تہذیب وشائستگی دیکھا دیکھی اور محض تقلید کے ایک بہیمی ولولہ سے حاصل نہیں ہوسکتی - میرا رونا اخلاق اور مذہب کے بلند و اعلی خصائل کیلیے نہیں ہے - میں تو تعلیم یافتہ لوگوں کو تہذیب و شائستگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی عاری پاتا ہوں - اگر انکا مایۂ ناز انگریزوں کی تقلید ہے تو خدا کیلیے پوری اور کامل تقلید کریں - ایک شخص نہایت قیمتی انگریزی لباس سے ملبوس ہے' چھری اور کانٹے سے کھانے کا شائق' لیکن کھانے کے ضروری اداب و تہذیب سے اسدرجہ عاری کہ میز پر کے دوسرے لوگوں کو اسکی وجہ سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے - گھر میں جائیے تو ایک گوشہ بھی صاف بیٹھنے کیلیے میسر نہیں - جب حالت یہ ہے تو پھر انگریزی تقلید کو کیا کہیے اور اس سے حاصل کیا ؟

اب اسکا علاج ایک ہی ہے' یعنے ملک کو تہذیب معاشرت اور حفظان صحت کی خاصۂ تعلیم دینا' اور علی الخصوص عورتوں کی تعلیم و مطالعہ کیلیے اس قسم کی کتابوں کا مرتب کرنا

ڈاکوؤں کا سا برتاو کریگی ' اور اسلیے جہاں کہیں گرفتار کریگی ' بغیر تحقیقات کے پھانسی دیدیگی - کیونکہ مقدونیہ کو اب با قاعدہ غارتگروں کی شکار گاہ نہ رهنا چاهیے -

چند نئی سڑکیں ابھی بنی هیں اور ریلوے کا جال ' فوجوں کے بے امن و سکون رقبوں کے اندر جلد پہنچنے اور ملک کی تجارتی ترقی میں مدد دیگا - جب نئی یونانی ریلوے تیار هو جائیگی تو سرویا کو اڈریا تک اور نیز ایجین تک رسائی حاصل هو جائیگی ' اور ڈینوب پر ایک پل جو سرویا اور یونانی ریلوے لائنوں کو ملادیگا ' رومانی تجارت کے بہاو کو سروی نہر میں لے آئیگا - اس سے سرسبزی کا ایک ایسا دور شروع هوجائیگا جو " بلغاری ساختہ " یا مسلمان اهـل مقدونیہ کی بلغاری یا ترکی حکومت کی خون شدہ امیدوں کے افسوس کو زائل کردیگا -

اسوقت بلغاریا شکستہ اور قریباً بے بس هے ' اور اگر رهی اکیلی یہ چاهتی هوتی کہ یہ تصفیہ آخری نہ هو تو سرویا کے متعلق خیال کیا جاسکتا تھا کہ وہ غیر متعین زمانے تک امن و امان میں رهسکتی هے ' کیونکہ اس باب میں رومانیا اور یونان کے مصالح بعینہ وهی هیں جو سرویا کے هیں -

مگر بد قسمتی سے یہاں یقین کیا جاتا هے کہ دول عظمی میں ایک طاقت یعنی آسٹریا نہیں چاهتی کہ بلقان کی موجودہ حالت استوار و مستحکم هو - گذشتہ زمانہ میں اسٹریا سرویا کی راہ میں بارها مشکلات پیدا کرچکی هے ' اور یہ معلوم هوتا هے کہ وہ اس پالیسی کو جاری رکھنا بلکہ اس پر زور دینا چاهتی هے - یہ تسلیم کیا جاتا هے کہ وائنا میں ایم - پیچش کی سفارت کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا ' اور اسٹریا تلی هوئی هے کہ وہ اپنی جنوبی سرحد پر ایک خوش ساخت اور قوی تر سرویا کی بالیدگی کو روکیگی -

دلیک ڈرنگ کے جن مقامات پر سرویا نے قبضہ کرلیا تھا ' ان کی واپسی کے متعلق اعلان آخرین (الٹیمیٹم) ابھی تک بلغراد کے ارباب سیاست کے کانوں میں گونج رها هے ' اور انھیں یقین هے کہ البانیا کے لیے آسٹریا نے رائفلیں اور روپیہ بہم پہنچایا هے ' اور یہ کہ اسی کے ایجینٹ نے سروی اور جبلی قلمروں میں یورش کی تحریک کی هے -

بلغراد سے سیر پار جانے والے مسافروں کے متعلق ابھی تک یہ فرض کیا جاتا هے کہ انھیں هیضہ کی هوا لگی هے اور اسلیے وہ روکے جاتے هیں اور تکلیف دہ تکلفات انکے ساتھ کیے جاتے هیں حالانکہ اب عملاً بیماری کا استیصال هوگیا هے -

آسٹریا کا یہ دعوی هے کہ اسے سالونیکا اپنے مال کے لیجانے کے ایک مخصوص ٹیرف (فہرست اشیا مع محصول در آمد یا برآمد) ملنا چاهیے اور غالباً سروی حکومت اسکو منظور کرلیگی - لیکن اگر آسٹریا نے سروی قلمرو میں رومن کیتھولک البانیوں کی حفاظت کا دعوی پیش کیا تو غالباً وہ نہایت سختی کے ساتھ نامنظور کیا جائیگا اور بہت ممکن هے کہ پیچیدگیاں پیدا هوجائیں -

(مراسلہ نگار خصوصی)

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرهٹی هفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ هے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

رئیس مجلس آل انڈیا مسلم لیگ کی افتتاحی تقریر

(۲)

(شان و اقتـــدار)

دوسرے پا مال شدہ لفظ " شان و اقتدار " کے بارے میں بحث کرنے میں میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا - گذشتہ ایام میں اس لفظ کے خیال پر نام لینے کی وجہ سے عمدہ محسوسات کی کس قدر قربانی هوئی هے ؟ حتی کہ مسٹر ماینٹگو بھی اس پامال شدہ لفظ سے متاثر هوئے بغیر نہ رہ سکے - چنانچہ انھوں نے مندرجۂ ذیل پر معنی الفاظ میں اس مضمون پر مجلس عامۂ انگلستان میں بحث فرمائی هے :

" لاریب ایک وقت ایسا تھا کہ اس امر پر غور کرنا اس مجلس کا نہایت هی اهم فرض تھا کہ هندوستان میں اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لحاظ سے گورنمنٹ کی کارروائی حد سے تجاوز نہ کرجاے - شان قائم رکھنے کے خیال سے جو سلطنت کی جاتی هے اس کی انتہائی درجہ میں یہ حالت هوتی هے کہ جو لوگ حکومت کرتے هیں وہ صرف اپنے بالا افسروں کے رو برو مسئول هوتے هیں ' اور بہ طور استحقاق کسی محکوم کو یہ دعوی نہیں رهتا کہ کسی حاکم کے افعال کے خلاف داد خواہ هو - مثلاً اگر حاکم قوم میں سے کوئی فرد کسی محکوم پر ظلم کرے تو کوئی سوال اس قسم کا پیدا نہ هوگا کہ اس ظلم کی داد خواهی کے لیے حاکم مستوجب سزا ٹھہرے - قابل غور امر صرف یہی رهیگا کہ آیا ظالم کو سزادینے اور اس طرح سے حاکم جماعت میں کوئی نقص قبول کرنے سے شان کو زیادہ نقصان پہونچتا هے - یا اسے سزا نہ دینے سے اور محکوم جس پناہ کا مستحق هے - اور جو ایک کارگر حکومت کے لیے ضروری هے اس سے تغافل برتنے سے پہنچتا هے -

میں یہ نہیں کہتا کہ اس طرح کی حکومت هندوستان میں جاری کی گئی - اسلیے کہ برطانیہ کی خلق ' برطانیہ کی عمومی راے اور برطانوی پارلیمنٹ نے اس کی مضرت کو دور رکھا - خیر جس قسم کا اطمینان حکومت هندوستان پر تھا - اس کا قائم مقام وہ اطمینان هوتا جاتا تھا - جو همارے بے لاگ انصاف اور قوت اور حق شناس حکومتی کارروائی پر هوتا جاتا هے - لیکن اب بھی مجھے ایسا معلوم هوتا هے کہ شان حکومت کے بارے میں وافر لغویات کہے جاتے هیں - آپ خواہ اسے ایک مفید ماحصل سے تعبیر کریں ' جو سلطنت برطانیہ اور هندوستان کے تعلیم یافتہ افراد کے درمیان قائم هے - کہیں ایسا نہ هو کہ آپ میرے مفہوم کے سمجھنے میں غلطی کریں ' اور میرا روے سخن خاصکر ان اصحاب کی طرف هے جو میرے کلام پر اس چار دیواری کے باهر نکتہ چینی کرینگے ' اقتدار سے میری مراد گورنمنٹ کا وہ اصول هے جس کا میں ابھی ذکر کرچکا هوں - جس سے سلب ذمہ داری اور غرور پیدا هو' میں اس سے وہ نامربی مراد نہیں لیتا جو مستحکم اور ذی شان حکومت کی وجہ سے حاصل هوتی هے ' اور جسکو کوئی گورنمنٹ نظر انداز نہیں کرسکتی - "

یہ تقریر هاؤس آف کامنس میں سنہ ۱۹۱۱ع میں کی گئی تھی - لیکن اس کے دو سال بعد جب حضور وایسراے بہادر نے اپنی سیاسی قابلیت سے مسجد کانپور کا معقول فیصلہ کرکے مسلمانوں کے زخمی محسوسات پر مرهم رکھی تو انھی کے هموطنوں نے ان پر "مقتدر شان" پر ضرب شدید لگانے کا الزام عائد کیا -

" هاں انگریز نہر دجلہ میں کچھہ جہاز چلائینگے' جسکے سرمایہ میں انکے سرمایہ داروں کا حصہ پچاس فیصدي هوگا - عثمانیوں کا حصہ تیس فیصدي هوگا - باقي بیس فیصدي جرمني کا حصہ هوگا -

یہ صحیح نہیں کہ شام' عراق' اور عرب میں مٹي کے تیل کے تمام چشموں کا امتیاز انگیریزوں نے لیلیا ہے' کیونکہ دولت عثمانیہ نے صرف انهي چشموں کا ٹھیکا دیا ہے' جو بغداد میں جرمن مشرقي بنک کے جوار میں واقع هیں - دولت عثمانیہ اس امر سے بہت بچتي ہے کہ وہ یکایک کوئي بہت بڑا امتیاز کسي سلطنت کو دیدے" اسکے بعد انہوں نے علم قرضوں کے ریاستہاے بلقان پر تقسیم کرنے کا ذکر کیا اور کہا :

" یہ صحیح نہیں کہ تمام قرضوں کا اندازہ ۵۰ کرور هوا ہے اسکي صحیح مقدار پیرس کي مالي کانفرنس کے بعد معلوم هوگي - ریاستہاے بلقان پر تقسیم قرض کے متعلق جو خبریں شائع هوئي هیں وہ في الجملہ صحیح هیں - یونان ان شہروں کے بار میں سے ۶۰ فیصدي لیگا جو اس نے هم سے لیے هیں - بلغاریا ۱۸ فیصدي ' سرویا ۱۷ فیصدي ' البانیا ساڑھے چار فیصدي' اور جبل اسود [illegible] فیصدي لیگا - "

(جـدیــد قـــرض)

جنگ طرابلس سے [illegible] اسوقت [illegible] دولت عثمانیہ نے جسقدر قرض لیے هیں [illegible] انکي مجموعي [illegible] ۲ کرور [illegible] ۳۰ هزار پونڈ ہے - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو عثماني [illegible] مصارف کے لیے جسقدر رقم مطلوب تهي' اسکي تعداد ۲ کرور [illegible] لاکهہ ۴۰ هزار پونڈ تهي - کیونکہ جن قرضوں [illegible] پورے هوچکے هیں اور وہ دیے جا چکے هیں' انکي تعداد کچھہ [illegible] ملین پونڈ ہے -

فقط ان دو آخري سالوں میں دولت عثمانیہ نے ۳۳ قرض لیے - ان ۳۳ قرضوں میں سے ۶ قرض اس نے محکمہ قرض عام سے لیے ' جنکي مقدار ۳ لاکهہ ۳۰ هزار پونڈ ہے - اس میں ۳۰ هزار پونڈ تو دیے جا چکے هیں اور مابقي اس قرض میں سے دیا جائیگا جو سب سے پہلے دولت عثمانیہ کو ملیگا -

۵۸ لاکهہ پونڈ دولت عثمانیہ نے عثماني بنک سے لیے هیں جنمیں سے ۷ لاکهہ ۳۰ هزار تو ادا هوگئے هیں ' اور باقي ابهي واجب الاداء هیں - عثماني بنک کے بعض قرض بحساب ۷ فیصدي هیں اور بعض بحساب نو فیصدي -

محکمہ منارہ هاے روشني دولت عثمانیہ سے اپنے قرضوں کي ادائگي چاهتا تها جنکي مقدار ۴۰۶۹ و ۱۵۳ پونڈ تهي - مگر اپریل میں دولت عثمانیہ نے اس سے تجدید امتیاز کے مقابلہ میں بحساب ۷ فیصدي ۵ لاکهہ پونڈ اور قرض لے لیا -

مارچ سنہ ۱۹۱۳ ع میں دولت عثمانیہ نے مشرقي عثماني بنک سے بحساب ساڑھے چهہ فیصدي ۲۹ لاکهہ ۳۰ هزار پونڈ قرض لیے' جسمیں سے ۸۰ هزار ادا هوے هیں - باقي ابهي واجب الاداء هیں -

اواخر سنہ ۱۹۰۱۱ ع میں عثماني اهلي بنک سے دولت عثمانیہ نے ۲۰ لاکهہ ۵۰ هزار پونڈ جنگي جہازوں کي قیمت دینے کے لیے قرض لیے تهے' جنمیں سے ۶ لاکهہ ۹۶ هزار دیچکي اور باقي ابهي دینا ہے -

اسکے بعد پهر فروري سنہ ۱۹۰۱۲ ع میں اس بنک اور سلانیک کے بنک سے ایک ساتهہ ۱۶ لاکهہ ۵۰ هزار پونڈ بحساب ۹ فیصدي

برید فرنگ

جـــدید سرویـــا

[ٹائمز ۱۹ دسمبر]

تمام سروي امن و سکون کے لیے چیخ رہے هیں ' کیونکہ سرویا کی مسلسل فتوحات کے نتائج نے انکي قلمرو کو دو چند کر دیا ہے - اب سرویوں کو جس شے کي ضرورت ہے وہ امن و سکون ہے جس کي وجہ سے وہ نو الحاق ممالک کو اپنے اندر جذب کر سکیں -

سرویوں کو یقین ہے کہ اگر مقدونیہ کو انکے قبضہ میں اسطرح رهنے دیا جاے کہ کوئي انکا منازع و حریف نہ هو' تو ۱۰ یا ۱۵ سال میں تمام مقدونیہ والے بخوشي سروي هوجائینگے - وہ مقدونیہ کے بلغاري عنصر کو اصلي بلغاري نہیں بلکہ "بلغاري ساختہ' مقدوني" خیال کرتے هیں - انکا دعوی ہے کہ گذشتہ ۴۰ سال میں بلغاري مبلغین اپنے حریف یعني غیر بلغاري مبلغین سے زیادہ سرگرم اور زیادہ کامیاب رہے هیں -

گذشتہ زمانے میں مقدونیہ والوں نے اپني قومیت کے انتخاب کا اسیطرح اختیار لیا' جسطرح کہ انگریزوں کو اسطرف محض میلان طبع کي وجہ سے اپني سیاسي جماعت کے انتخاب کرنے کا اختیار هوتا ہے - ظاهر ہے کہ انکے لیے مادي طور پر مفید هوگا کہ وہ سروي قومیت اختیار کرلیں اور انتظامي عہدے تلاش کریں' لیکن ساتهہ هي یہ یاد رکهنا چاهیے کہ حکومت سرویا انکو پرانی سلطنت کے اشخاص سے معمور کرنے کے لیے کچهہ زیادہ بے چین نہیں ہے -

ضروري سکون کي راہ میں اصلي پتهر وہ بلغاري جرگے هیں ' جنکي پوزیشن مقدونیہ میں البانیا اور السٹ کي راہ سے هوتي رهتي هیں ' انکے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ دوسري جنگ کے زمانے میں بکثرت بلغاري بهاگنے والوں نے وهاں پناہ لي ' اور اب بهي بلغاریہ سے روزانہ ڈینیوب اور ٹربست کي راہ سے آرہے هیں - سروي حکومت اپنے اس ارادے کو پوشیدہ نہیں رکهتي کہ وہ ان کے ساتهہ

(بقیہ پہلے کالم کا)

قرض لیے' جسمیں سے صرف ۸۰ هزار پونڈ ابهي واپس دیے هیں

ریجي کي کمپني سے دولت عثمانیہ نے ۱۷ لاکهہ پونڈ قرض لیے هیں جنمیں سے صرف ۸۰ هزار ادا کیے هیں -

فرانسیسي بنک سے ۱۱ لاکهہ ۹۰ هزار بحساب ۶ فیصدي اور ۴ لاکهہ ۲۸ هزار بحساب ۷ فیصدي قرض لیے هیں' اور سب ابهي واجب الاداء هیں -

سوتیہ ناسیونال اور انٹر بریج کمپني نے علاوہ اپنے واجب الاداء قرض کے ۷۵ لاکهہ کے عثماني پرامیسري نوٹ بهي لیے هیں -

قرضوں کي ان هولناک فہرست کو پڑهو' اور انکے ساتهہ ان قرضوں کو ملاؤ جو جنگ طرابلس کے آغاز سے پہلے لیے گئے تهے' اور پهر سونچو کہ اگر بلاد عثمانیہ میں تمہیں وہ مدني و عمراني ترقي نظر نہیں آتي جو فرانس اور انگلستان میں نظر آتي ہے' تو اسکے لیے دولت عثمانیہ کس درجہ معذور بهي ہے - اور جنگوں کي وجہ سے جو فقر مالي چها گیا ہے' وہ کس درجہ لاعلاج ہے ؟

خواه وه كيسي هي خفيف هوكهيں جمع هوگئے هوں ' اور منتشر هونے كے حكم كي نافرماني كے مرتكب هوئے هوں ؟ جسكي وجهه بعض اوقات صرف يه هوتي هے كه وه منتشر هونے پر راضي هونيكے باوجود بهي تعميل حكم سے مجبور هوتے هيں - كيا يه درخواست كچهه بهت زياده هے ؟ كه هر افسر خواه وه كتنا هي بڑا هو - اور گورنمنٹ كي ملازمت ميں اسكي كتني هي وقعت هو - هميشه اس علم كو اپني آنكهه كے سامنے ركهے كه ايسے معاملات ميں اعلى حكام كي اندها دهند تائيد كے بجائے آ ج ايك آزاد عدالت كا اطمينان كرنا پڑيگا كه غير مسلح آدميوں كي جان لينے ميں وه نظر بر واقعات حق بجانب تها - جيسا كه ميں نے پہلے جتا ديا هے ' برطانوي حكومت كي نيك نامي اور ان افسروں كے فايده كے ليے جنرل نير كا حكم دينے كي ذمه داري قانوناً عايد هے ' اور عوام الناس كي نفع رساني كي غرض سے وه پابندي جو ميں نے بتائي هے - عايد هوني لازمي هے - "

(هندوستان كے سول عهده دار)

كانپور كے واقعه كے نيصله ميں جو معيار حكمراني كا حضور لارڈ هارڈنگ بهادر نے همارے سامنے پيش كيا هے وه وزير هند لارڈ كريو كي تازه ايجاد كي طرف هماري توجه مبذول كرتا هے - ميرا اشاره انكي اس تجويز كي طرف هے كه تمام وه نوجوان جو هندوستان كے سركاري عهدوں پر ملازمت اختيار كريں أن سے لارڈ ممدوح " رهايت هال " ميں ملاقات كركے چند كلمات پند و نصيحت آن كے گوشگذار كريں - ميرا خيال يه هے كه يه موقع زياده فايده رساں شكل اختيار كرتا - اگر لارڈ ممدوح سول سروس كے ايوان ميں داخل هونے والوں كو دهليزهي ميں يه حقيقت ذهن نشين كر ديا كريں كه وه هندوستان ميں حكومت كرنے كے ليے نهيں بلكه خدمت كرنے كے ليے جاتے هيں - آئي - سي - ايس كے جو تين حروف ان كے ساتهه عمر بهر لگے رهيں گے - جسپر وه جايز طور پر فخر كر سكتے هيں وه مخفف هيں تين الفاظ كے جس كے معني هيں " خادمان هند " اور جس ميں كسي قسم كي حكومت كا شائبه بهي نهيں پايا جاتا - اگر ممبران سول سروس هر وقت اسكو پيش نظر ركهيں كه وه خادمان هند هيں اور خواه عهده داري كے زمانه ميں خواه ملازمت سے سبكدوش هونيكے بعد هندوستان كے نمك خوار هيں ' اور جيسا كه مانٹيگو نے پارليمنٹ ميں ان دنوں كها هے انهيں اس ملك كي بهبودي كے ليے هندوستان كي رعايا كے ساتهه شامل هوكر كوشش كرني چاهيے - نه صرف ايسے طريق سے جو أن كو بهتر معلوم هوتے هوں بلكه ايسے طريق سے جو ان كي رعايا كي نظروں ميں بهي انسب معلوم هوں - اس صورت ميں اس ملك كي حكمراني كا كام نهايت آسان هو جائيگا ' اور هندوستان كي ترقي سرعت اور سكون سے هوگي ' اور بے اطمينانى اور تنفر بين الاقوام كي بيخكني هو جائيگي - سالها سال كے عرصه ميں ميں نے اپني زندگي كا معتدبه حصه علاقه بمبئي كے رفاه عام كے كاموں ميں صرف كيا هے ' مجهے متعدد سويلينوں سے ملاقات اور رفاقت كرنے كا موقع ملا هے ' اور ان ميں سے بهت سے ميرے دوست هيں - عام طور پر ميں نے ان كي ديانتداري ' صداقت ' اعلى قابليت اور فرايض كے انهماك كو قابل تسليم پايا - آيا ان سے يه اميد ركهنا حد سے زياده هوگا كه وه ان هندوستاني خادمان ملك كا زياده لحاظ ركهيں ' جو اپنا بهت سا وقت ملك كي خدمت گذاري ميں صرف كرتے هيں ' اور جنكي اس خدمت گذاري سے كوئي شخصي غرض نهيں هے ' اور ان پر خود غرضي كي تهمت لگانے سے باز رهيں ' اور ان كي آراء كو وقعت كي نظر سے ديكهيں ' اور اس امر كے قبول كرنے پر آماده رهيں كه ممكن هے كه مسئله زير بحث كا دوسرا پهلو ايسا هے كه جسكي وجه سے كوئي دوسرا طريقه اختيار كرنے كي ضرورت هو -

ميں كهه چكا هوں كه سويلين جيسا كه أن كے نام سے ظاهر هے خادمان هند هيں - جس طرح كه هم اپنے وطن كے خادم هيں - فرق صرف يه هے كه ان كو ان كي خدمت كا معاوضه ملتا هے ' اور هم ان لوگوں ميں سے هيں جو ملك كي خدمت كے ليے مامور تو هيں ' مگر تنخواه دار نهيں -

مجهے حيرت هے كه عاليدماغ اور وه افراد جو اپني تجارت ' حرفت اور صنعت ميں نهايت كاميابي كے ساتهه مشغول هيں - كثير التعداد ميں ايثار نفس كركے اور سخت حوصله شكن موانع كا مقابله كركے ملك كي خدمت گذاري كے ليے آماده رهتے هيں - كيا اس سے بڑهكر كوئي ثبوت ايسے لوگوں كي استوار حب الوطني كا مل سكتا هے جو اپنے بے بها وقت اور زر كو صرف كركے حتى الامكان كوشش كرتے هيں كه هندوستان كي سلطنت باحسن وجوه قايم رهے - ميري رائے ميں ايسے آدميوں كا فرقه سلطنت كے ليے قابل قدر بضاعت هے ' اور اس فرقه نے اپنے ذمه بذات خود جو خدمت لے لي هے اس كے ليے وه هر طرح سے مستحق حوصله افزائي هے ' اگر ان كي ذات پر كسي قسم كا شبه يا بے اعتمادي ظاهر كي جائيگي تو اس كا نتيجه يه هوگا كه حالت موجوده ميں مشكلات كا اضافه هوجاے گا -

(البقية تتلى)

حضور وايسرائے پر جو نکته چيني هوتي هے اس پر اس سے بڑهکر تنقيد نہيں هوسکتي که اس قسم کي نکته چيني کرنے والے "مقتدر شان" کے ايسے آرزومند هيں که ان کا خيال هے که اسکي عمارت هندوستان ميں "مسں ماڈ ايلن" کے مجمع عام ميں رقص سے بهي متزلزل هو جائيگي -

(گوليـاں چـلانا)

اس دانشمندانه تجويز کي تعميل کي گئي جو حضور وايسرائے نے جب که وہ تشريف فرمائے کانپور هوئے تهے پيش کي گئي تهي ' اور جس کي وجه سے اس سوال کا تصفيه هوا هے - اس باره ميں کچهه زياده عرض کرنا نہيں چاهتا ' بهر حال اس سوال کا ايک ايسا پہلو هے جسپر کچهه نه کچهه بحث کي ضرورت هے - اگر اس واقعه کا صرف مسجد کانپور هي سے تعلق هوتا تو ميں اس کا ذکر بهي نه کرتا - مگر چونکه اس کا آينده واقعات سے ايک گہرا تعلق هے اس ليے ميں اس کے باره ميں کچهه کہے بغير بهي نہيں رہ سکتا -

ميں آپ کي توجه اس بات کي طرف منعطف کراتا هوں که موجوده قانون نے بعض حالتوں ميں سرکاري افسروں کو رعايا پر فير کرنيکے فياضانه اختيارات دے رکهے هيں ' اور گذشته چند سال ميں کئي ايسے واقعه هوچکے هيں که اس اختيار کے استعمال کا نتيجه نقصان جان کي صورت ميں نمودار هوا هے - اس بات کے تسليم کرنے ميں تامل نہيں هونا چاهيے کـه امن و امان قائـم کرنے کي غـرض سے بعض حالتوں ميں افسروں کو پرجوش مجمعوں پر فير کرنے کا اختيار رهنا چاهيے - ليکن اس کے ساتهه هي جب نقصان جان کا سوال هے تو سخت سے سخت احتياطي تـدابير بهي لازمي هيں - يقيناً کوئي معمولي حالت عام رعايا کے خلاف ياد رکهنا چاهيے که هندوستانيوں کا خواہ کتـنا هي مجمع هو وہ غير مسلح هوتا هے ' اور حقيقة اس ميں پوليس يا دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کي انتہائي محدود قابليت هوتي هے - اب يه بات فوراً مان ليني پڑيگي که يه اختيار صـرف ايسے موقعوں کے ليے مخصوص هونا چاهيے که جہاں مجمع کو منـتشر کرنے يا قابو ميں لانے کي انتہائي کوششيں ناکام ثابت هوچکي هوں - اس مسئله پر بہت کچهه اختلاف رائے هوگا - اس ليے فير کا حـکم دينے والے افسر اور عـام رعايا کے فايده کے ليے ميري رائے ميں کسي ايسي شرط کا اضافـه ضروري هے جس سے با وثوق طور پر صحيح واقعات کي تحقيقات کي جاسکے ' اس ليے ميں اس بات پر زور ديتا هوں که گورنمنٹ هنـد ايک مستـقل حـکم جاري کرے که فير هونے سے مناسب عرصـه کے اندر ايک آزاد تحقيقاتي کميشن معامله کي تفتيش کے ليے مقرر کيا جائيگا - جس ميں هنـدوستاني عنصر بهي کافي طور پر موجود هوگا - اس کميشن کو اختيار هوگا که شہادت لے اور ان وجوہ کي بابت رپورٹ کرے جنکي بنا پر فير کرنے کا حکم ديا گيا - صـرف يہي بات که هر ايسے موقع پر جہاں آتشباري سے کام ليا جائے ايک تحقيقاتي کميشن مقرر کيا جائيگا ان افسروں پر امتناعي اثر ڈاليگا جن پر قانوناً نقصان جان کي ذمه داري عايد هوتي هوگي ' اور عام پبلک ميں يه اعتماد پيدا هوجائيگا که ايسے اختـيارات کے استعمـال کے بعد آزادانه تحقيقاتي کميشن کے ذريعه تحقيقات هوگي - اس ليے حکام اور رعايا دونوں کے فايـده کي غرض سے اس قاعـده کا جاري هونا ضروري هے - ايسي تحقيقات حکام کو سخت مخالفانه نکته چيني سے بچائے کي جس کے هـدف ملامت وہ نقصان جان کي صورت ميں ضرور هونگے - برطـانيه عظمیٰ ميں جمہوري اصول کي زياده تـرقي کے باعث فاير کرنے پر سخت پابندياں عايد هيں - پچهلے دنوں ڈبلن ميں جو فسادات هوئے ان ميں پوليس کے کئي شخصوں کو ايسا سخت صـدمه پہنچا که هسپتال جانے پر مجبور هوئے - يہاں يه بات قابل لحاظ هے که عام برطانوي هندي قانون اسلحه کي سخت پابنديوں ميں جکڑے هوئے نہيں هيں ' اور برطانوي مجمعوں ميں بہت سے آدميوں کے پاس هتهيار هوا کرتے هيں - ليکن تاهم فير اسي وقت کيا جاتا هے جبکه دوسري تمام تدابير بيکار ثابت هوچکتي هيں - ريوٹر کے تاروں ميں سے حسب ذيل اقتباسات صاف ظاهر کرديتے که جب برطانيهٔ کلاں ميں يہاں سے بهي زياده نازک حالت هوجاتي هے تو کيا هوتا هے ؟

" لندن ۳۱ - اگست - کل شب کو جو فساد هوا ' اس ميں دو سو شہري اور تيس پوليس والے زخمي هوئے - ايک هسپتال ميں مرچکا هے -

" لندن يکم ستمبر - کل ڈبلن ميں فساد جاري رها اور دو سو مجروح هسپتال ميں پڑے هيں - بيان کيا جاتا هے که پوليس کے حمله کے وقت جو لارکن کي گرفتاري کے موقع پر واقع هوا بہت سے بوڑهے ' مرد ' عورتيں اور بچے جو گرجا سے واپس آرهے تهے پوليس کے ڈنڈوں سے مضروب هوئے - لارڈ ميئر نے اپنے اس اراده کا اعلان کيا هے که وہ پوليس کے چال چلن کي تحقيقات کي تحريک کرينگے -

" لندن ۲۲ - ستمبر - کل شام ڈبلن ميں هڑتاليوں کے جلوس کے سلسلة ميں سخت فساد هوا - مجمع نے حمله کرکے آرام گاڑيوں کو توڑ پهوڑ ديا ' اور پوليس سے خوب جم کر مقابله هونے لگا ' جس ميں ڈنڈے ' پتهر اور بوتلوں کا نہايت آزادي سے استعمال کيا گيا ' بہت سے فسادي هسپتال ميں پہنچائے گئے ' اور کئي پوليس والے زخمي هوئے هيں - "

يه سب کچهه هوا مگر مجمع پر کوئي فير نہيں کيا گيا - ليکن هندوستان ميں حالت اس سے بالکل مختلف هے - ايک پرجوش مجمع کے پـاس اينٹوں اور لاٹهيوں کے سوا حملـه آوري کا اور کوئي مہلک اسلحه نہيں هوتا ' اور ويسے بهي عام طور پر هندوستان کے آدمي امن و امان کي ضرورت کو خصوصيت سے سمجهنے والے واقع هوئے هيں - ايسے ملـک ميں مجمع پر فير کرکے کسي کي جان لينـا انگلستان کے مقـابله ميں نہايت هي سنـگين معامله هے - لہذا يہاں اتلاف جان کے معاملات ميں آزادانه تحقيقات کے قاعده کا اجراء از بس ضروري هے - ميں اهل برطانيه اور گورنمنٹ برطانيه سے اعتماد تائيد کے ساتهه اپيل کرتا هوں که وہ اس مشوره پر جو ميں نے هر ايک کے بهلے کے ليے ديا هے عمل کريں ' اور ميرے اعتماد کي خاص وجه يه هے که برطانوي پاليسي رجحان همدردي انساني کي طرف هے - گورنمنٹ نے حفاظت جان کي بہترين تدابير اختيار کرنے ميں کبهي تامل نہيں کيا هے ' خواہ وہ تدابير کيسي غير هر دلعزيز کيوں نه هوں - قحط کے زمانه ميں قحط زدوں کي جانيں بچانے کے ليے بڑے بڑے کيمپ قايم کرنے کي سرکاري پاليسي احاطه ستايش سے بالاتر هے - گورنمنٹ نے باوجود مخالفت کے ملـک کے طول و عرض ميں حفظ صحت کي تدابير نہايت سرگرمي سے جاري کي هيں ' اور ان کا مقصد بهي تندرستي اور حفاظت جان هے - بلکه جان کي حفاظت کے ليے گورنمنٹ نے هندي رعايا کے مذهب ' حقوق اور آزادي ميں مداخلت نه کرنے کا اصول بهي چهوڑ ديا هے - ميرا مطلب رسم ستي کي موقوفي سے هے ' حالانکه ستي کي رسم بہت مقدس هے - مگر برٹش گورنمنٹ نے لوگوں کي جان بچانے کے ليے اس قسم کي قرباني کے خلاف قانون بنانے سے دريغ نہيں کيا - کيا ايسي گورنمنٹ سے يه درخواست کرنا کچهـه بہت زياده هے که وہ ان لوگوں کي جان بچـانے کے ليے کافي اور مناسب انتظام کرے ' جو کسي جوش انگيز وجه سے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے ۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے ۔ رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے ۔ اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے ۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے :
نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا ۔ درد شکم ۔ بدہضمی اور متلی ۔ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے ۔

قیمت فی شیشی ۸ ۔ آنہ محصول ڈاک ۵ ۔ آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے ۔

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے ۔

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل ۔ چربی ۔ مسکہ ۔ گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے ۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویان ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا ۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے ۔ اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں ۔ جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک ۔

مسیحا ... ا مکہ ... چر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ۔ ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرمی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار ۔ موسمی بخار ۔ باری کا بخار ۔ پھرکر آنے والا بخار ۔ اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو ۔ سردی سے ہو یا گرمی سے ۔ جنگلی بخار ہو ۔ یا بخار میں درد سر بھی ہو ۔ کالا بخار ۔ یا آسامی ہو ۔ زرد بخار ہو ۔ بخار کے ساتھہ گلٹیاں

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں ۔ اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے ۔ بیماری بڑہ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے ۔ اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو ۔ ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے ۔ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۴ ۔ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ ۔ آنہ ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن ۔ نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو گئی ہیں ۔ اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑہ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے ۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو ۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں ۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں ۔

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ ۔ چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
۱۰۱ ... پراپرائٹر
ایم ۔ ایس ۔ عبد الغنی کیمسٹ ۔ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظرسے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے ۔ یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے ۔

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں ۔ لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے ۔

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا ۔

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پھر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں ۔

اس کی وقعت ' ان اشتہارات کو بھی وقیع بنا دیتی ہے ' جو اسکے اندر شائع ہوتے ہیں ۔

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول ۔ پر صرف اسی میں چھپ سکتے ہیں ۔

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے ۔
منیجر الہلال ۷/۱ ۔ مکلاوڈ اسٹریٹ ۔ کلکتہ ۔

خوشبوئے تاج

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کرلیں۔ اور دیکھو گویا قبول عام ہوگئی۔ اسی طرح قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہو سکی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم دیکھیں یعنی ان کی افراد مختلف ایک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہو۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے ثابت کیا جاسکتا ہو۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تہا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو درحقیقت بہترین خوشبو کا پایا۔ دماغ کو سرد اور صاف رکھنے اور بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "زیتون (بادام وبنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان کو خوشبو میں ملانے کی بڑی حکمت کی ہے یہ ترکیب لائق تعریف ہو کیا ہی دلکش خوشبو ہے "سر دست بلبل پر لگانے کیلئے یہ شعر اچھا ہوگا۔

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے ✦ جو ہوا بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

جناب شمس العلماء ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندر ونی اجزاء اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زیادہ خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ کرلطیف۔ اور بیٹھ والے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال ایم۔اے بیرسٹر ایٹ لاء۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ اور مصفا تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم** صاحب شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح فرحت بخش اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہو۔ ہمارے اکثر معتبر اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی محمد **عبد الغفار** خانصاحب انٹرینس۔ سکریٹری میونسپل بورڈ غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوئے ہیں جن سے عام طور پر بالتنا سے کے مریض مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ احباب کیلئے قابل تقلید ہے"

چند مشہور اطباء عہد کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئیل کے شورو کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہو اسکی نفیس خوشبو قوت دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہو نوم راحت کیلئے تحریک کرتی ہو یا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ **احمد** صاحب ایم۔ڈی۔آئی۔ایم۔ایس فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے اور اعلی درجہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت علاوہ ایک عجیب وغریب اختلاف پر مبنی ہو اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "یہ تاج ہیر آئیل کو میں نے اکثر مریضوں کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہو۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید۔ سکریٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں۔ انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہو۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولے کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے۔ جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم وجدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام چیزوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۳ نمبر ۷۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئیل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کرچکا ہے۔ ہمیں بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اعلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہو اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

اردوئے معلیٰ علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ ۱ اپریل ۱۹۱۳ء "تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے والی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی نیز نظر کو تیز بنانے والی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر گراہم ترین خاکہ آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی اسطرف منعطف ہونا چاہئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ فی شیشی عہ/ ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن فی شیشی عہ/

تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲/

(نوٹ) یہ تینوں مع محصولڈاک حسین پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو صرف فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے کیونکہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ احباب سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت

تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

المشتہر منیجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی اصل دفتر دہلی

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUB. G. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
…کتہ

میر مسئول و مدیر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٤ — ۲۸ ؍ ۲۹ : چہارشنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 28, 1914.

ایک یورپین کے تازہ خط کا ترجمہ

راقم جو (ع - ی - ن - ک) مجھے بھیجی ہے بجمیع الوجوہ قابل تشفی ہے مجھے بڑی مسرت ہوئی ہے میں بلا تامل کہتا ہوں کہ مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز سوداگران عینک نہایت معتبر اور راستباز ہیں، اس دوکان کی خصوصیت یہ ہے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتی ہے -

ٹی - چورلٹن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکتہ -

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں، تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی صلاح سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بکفایت بذریعہ وی - پی کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھی اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز

صناعی چشم سوداگران عینک و گھڑی وغیرہ

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

اهل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برھما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاھتے ھیں ؟ اگر منظور ھو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیجیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن)

مصنفہ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ، میونسپلٹی کی کارروائی ، مسجد کا انہدام ، واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ، عدالت کی کارروائی ، اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسراے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ھیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئی ہے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاھئیں اور الہلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک روپیہ -

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی سری نگر کشمیر

شال | چادرین | تافتہ | الوان | دھسہ | فلی رجائیاں | اونی رجائیاں | ابریشمی

لوئیان | گلوبند | توپیان | ریشمی تھان | پوستین | نمدے | گبھے | نقاشی

مشک نافہ | زعفران | جدوار | میرہ | سلاجیت | زیرہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقیشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
[illegible]

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٤ — [illegible] : چہارشنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, January 28, 1914.

فہرست

تصاویر

الاسبوع

مسٹر گاندھی اور یونین گورنمنٹ کی مراسلت شائع ہو گئی ہے - ماحصل یہ ہے کہ مقدمات مجہول کمیشن کی رپورٹ تک ملتوی رہیگی - ماخوذین چھوڑ دیے جائینگے - نہ ہندوستانیوں کی طرف سے نہ سلوکی پر زور دیا جائیگا اور نہ گورنمنٹ اپنی صفائی کے گواہ پیش کریگی -

مسٹر گاندھی خود تو گواہی نہیں دینگے تاہم وہ سربنجمین کو مدد دینگے -

ڈربن - جی - آر - مسٹر دنگ ایک مشہور کاشتکار بیشتر ہے - اس پر بعض کی ہندوستانیوں کی طرف سے دوام میں یہ دعوی دائر کیا گیا ہے کہ موجودہ اسٹرائک میں اس نے جسمانی نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا - ملزم اقرار کرتا ہے کہ اس نے کیا تھا مگر اسکے بعد اتنا اور بھی اضافہ کرتا ہے کہ میں نے ازراہ مدافعت کیا تھا ! سچ ہے - حکمران قوم کے افراد کے حملے ہمیشہ مدافعت ہی کے لیے ہوتے ہیں !

روز انہ اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ مزدوری پیشہ جماعت کے لیڈروں میں مسٹر ٹریسویل بھی گرفتار ہوے تھے - مسٹر ٹریسویل نے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جسمیں انہوں نے اسٹرائک کرنے والوں کو ثبات و استقامت کی دعوت دی تھی - عدالت نے یہ تسلیم کیا کہ اس پمفلٹ کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا - مگر با این ہمہ انکو ایک ماہ قید محض کی سزا دیگئی !

جوہانسبرگ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے موجودہ اسٹرائک سے فی ہفتہ ایک لاکھ پونڈ کا نقصان ہو رہا ہے - یہ نقصان فوجی قانون کے مصارف کے علاوہ ہے جسکی تعداد ڈیڑھ لاکھ ہفتہ وار ہے -

ایران کے موجودہ افلاس مالی کی اصلی دوا اقتصادی اصلاح ہے، مگر بد قسمتی سے وہ ہمیشہ اس سے غافل رہنے پر مجبور ہوے - لیکن اب معلوم ہوتا ہے وہ اصرف

شذرات

اسلامیہ اسکول بریلی

اسلامیہ اسکول بریلی کی حالت چند در چند وجوہ سے ردی ہو رہی تھی - سب سے پہلے اسکے مکان کا مسئلہ پیدا ہوگیا تھا، پھر اسکے افلاس مالی کی مصیبت بھی نہایت شدید تھی - پچھلے دنوں بعض احباب بریلی سے اسکے حالات ہمیں معلوم ہوے تھے اور ارادہ تھا کہ اسکی نسبت الہلال میں لکھا جاے -

لیکن اب ایک خط سے یہ معلوم کرکے نہایت مسرت ہوئی کہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے اسکی حالت پر توجہ فرمائی اور دس ہزار روپیہ کے عطیہ سے مسلمانان بریلی کی تعلیم کو زندہ کردیا - فجزاہم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرالجزاء -

دولت و ریاست ایک سب سے بڑا عطیۂ الہی ہے بشرطیکہ وہ اسی کی راہ میں صرف ہو، اور اسکی نعمتیں بندوں کی خدمت کی راہ میں پوشیدہ ہے - آج ملک میں درد سے خبر ہے الیلیے دولت کی اتنی کمی نہیں ہے جتنی ان دست ہاے کرم کی کمی ہے جو اسکا اصلی مصرف سمجھیں، اور اسکا صحیح استعمال کریں - ایسی حالت میں ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ جب کہیں سے دولت کے صحیح استعمال، اور خدمت خلق اللہ کی سچی مثال کی صدا آے تو فوراً اسکا استقبال کریں، اور عزت و مدح کی وہ بڑی سے بڑی جگہہ دیں، جو اسکا اصلی حق ہے -

ہم کو بریلی کے اسکول کا حال معلوم ہے، نیز مسلمانان بریلی کی تعلیمی ضروریات کا - ہم سمجھتے ہیں کہ ہز ہائینس کا یہ عطیہ ایک نہایت قیمتی اور بر وقت فیاضی ہے جسکے لیے قوم کو انکا شکر گذار ہونا چاہیے -

مقدونیہ میں غیر اسلامی دکانوں کے بائکاٹ کی جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ ابھی جاری ہے - ۲۲ ماہ حال کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک یونانی حلوائی کی دکان کی کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں، اور غیر مسلم دوکانوں سے خرید نے والوں کو سخت ملامت کی گئی -

عثمانی بیڑے میں جو اضافے ہوے ہیں، ان حالات تو آپ پڑھتے ہیں - اسکے جواب میں یونانیوں نے بھی چند جہاز خریدنا چاہے تھے مگر اس خیال میں کامیابی نہیں ہوئی، لیکن اگر یونانی بیڑے میں جہازوں کا اضافہ نہیں ہوسکا تو بربادی کی کشتیوں کا اضافہ تو ہو گیا - ۲۳ کا تار ہے کہ کیل سے ۶ تارپیڈو کشتیاں یونان روانہ ہو گئیں

اسماعیل کمال بے ایک قدیم و مشہور وفتہ پرداز البانی ہے - یہ اسکی کوششیں تھیں جنہوں نے یورپ کو اپنے ارادے میں کامیاب کیا اور کو البانیا میں مسلمانوں کی آبادی ۵۰ فیصدی ہے مگر تا ایں ہمہ وہ ہلال کے سایہ سے محروم کیا گیا -

اسماعیل کی یہ اسلام سوز کوششیں صرف البانیا کا حکمراں بننے کے لیے تھیں - یورپ نے چاہا تھا کہ وہ چند روز تک اپنی اس دیرینہ تمنا کا لطف اٹھالے لیکن حالات نے ساتھہ نہ دیا - ۲۳ کا تار ہے کہ اسماعیل نے البانیا کی صدارت سے استعفا دیدیا - کمیشن نے فیضی بے وزیر داخلیہ کو انکی جگہ مقرر کیا ہے، اور اسکی اطلاع تار کے ذریعہ الیسس اور بیوت میں دیدی ہے -

اسی تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ البانی جرگوں نے اپیرس اور البانیا کے ان دیہاتوں کو تاراج کرنا شروع کردیا ہے، جو یونان نے خالی کیے ہیں - کمیشن نے مسلح پولس کے ایک دستے کو ان خونزدہ مقامات پر جانے کا حکم دیا ہے !

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو پتہ کی تبدیلی کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ مع ضلع و ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

(۶) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۰ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دلچسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولی الابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

سید فضل الرحمن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

مسلمان مستورات کیوں اپنی بیش قیمت وقت کو ضائع کرتی ہیں؟

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کریں !!!!

ایک یورپین خاتون جو مسلمان ہوگئی ہیں شریف خاندان میں جاکر سکھا سکتی ہیں - یہ انتظام کمپنی کے طرفسے ہے -

ایک سے تیس روپیہ تک روزانہ

پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیے

مرد، عورتیں، لڑکے، فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ، برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۰۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھ سوکی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ - روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی!

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون، جو ضروری ہوں، ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا، آپ نے روانہ کیا، اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بنٹے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں!

ادرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیر بازار - ڈھاکہ

بنگالیوں کي تحریک جب شروع هوئي تو بهتر تها که تقسیم بنـگال کا اُسے بهانه نه دیا جاتا اور غیر مدبر لارڈ کرزن کي جگه مدبر و دانا لارڈ هارڈنگ کي پالیسي اختیار کي جاتي - لیکن ایسا نهیں کیا گیا - سختي اور قوة سے هر آواز کو بند کر دینا چاها ' اور قانون کے جا و بیجا استعمال کي غلط و نا کام قدرت نے یه غلط مشوره دیا که درخت جڑ سے اکهاڑ کر پهینک دیا جاسکتا هے - پس اخبارات بند هوے ' پریس ضبط کیے گئے ' جلسوں کو روکا گیا ' شهر کے اندر انعقاد مجالس کا قانون نافذ کیا گیا ' اور هر مجسٹریٹ اور هر حاکم ضلع کو اپنے انتهائي اختیارات کي نمایش کیلیے چهوڑ دیا گیا -

لیکن اسکا کیا نتیجه نـکلا ؟ اگر مقصد حاصل هو جاتا تو یه اچها تها ' مگر کیا مقصد حاصل هوا ؟ کیا پهوڑے کو دبانے کي کوشش سے یه نهیں هوا که جو ماده باهر نکلکر بهتا وه اندر هي اندر پکنے لگا ؟ مانا که پیشاني اور منهه بے داغ هوگیا ' مگر کپڑے کے اندر کي چهپي هوئي پیٹهه پهوڑوں سے بهر بهي تو گئي ؟

وه آگ جو شکوه و شکایت کا دهواں بنکر دهیمي پڑجاتي ' جب دبا دي گئي تو گندهک کے آتش فشاں مادے کي طرح اندر هي اندر کهولنے لگي - پهر ایسا هوا که یکایک بهونچال آے ' اور زلزلوں نے دیواروں کو ٹکرا دیا او ر بنیادوں کو هلا هلا کر گرا دیا - آج دس برس سے طاقت اور هشیاري اپني انتهائي قوتوں کو صرف کرچکي هے ' لیکن نه تو اُس اندروني اتشِ افشاني کا سراغ لگتا هے ' اور نه کوئي پاني ایسا میسر آتا هے جس سے پورے طور پر وه آگ بجهائي جاسکے - ملک کي تمام امن خواه عقول یکسر مضطرب اور عاجز هیں -

همدرد و غمگسار پادشاه آیا ' مگر افسوس که مرض کے مهلک هو جانے کے بعد اُسکا علاج کیا گیا - تقسیم بنگال کي منسوخي گویا اُس آگ پر بعد از وقت پاني کا ڈالنا تها - مگر کل تک کے واقعات سے پوچها جاسکتا هے که وه بجهه گئي هے یا ابهي باقي هے ؟

کیونکه اگر آگ زمین کے اوپر هوگي تو بجهائي جا سکیگي ' پر اگر تم نے غلطي سے اُسے نیچے جانے دیا تو پهر وه چلي جائیگي ' اور نه تو تمهارا هاتهه وهاں تک پهنچ سکے گا که خاک ڈال سکو ' اور نه تم اُسے دیکهه سکوگے که اسپر پاني چهڑکو !

برخلاف اسکے موجوده اسلامي تحریک ایک پر امن اور عافیت خواه حرکت تهي ' جو ابتدا میں تو عام مصائب اسلامیه کي وجه سے نمایاں هوئي ' اور پهر اندرون هند کے بعض حوادث کے متعلق قومي بیداري و اتحاد کي صورت میں ظاهر هونے لگي - چونکه اسکے کاموں کو بند کرنے کي کوشش نهیں کي گئي ' اور اُس طرح کي سختي اور تشدد کا سلوک ابتدا میں نهیں هوا جیسا که اس سے پہلے هوچکا هے - اسکا نتیجه یه نکلا که باوجود انتهاء جوش و خروش اور مذهبي درد و الم کے ' تمام هندوستان میں ایک واقعه بهي اب تک ایسا نهیں هوا ' جسکي نسبت کها جاسکے که یه امن اور وفاداري حکومت کے منافي هے !

مثلاً هلال احمر کے جلسے هر جگه هوتے تهے ' اور لوگ هندوستان کے باهر کے اسلامي مصائب پر ماتم کرتے تهے - انهوں نے ماتم کیا ' رزولیوشن پاس کیے ' اور رو دهو کے متفرق هوگئے - لیکن اگر حکومت کي طرف سے کهلي رکاوٹیں پیدا کي جاتیں ' جلسے روکے جاتے ' اخبارات کو بند کردیا جاتا ' تو دنیا دیکهه لیتي که کیا نتائج نکلتے ' اور یهي جوش جو صرف اجتماع و انعقاد مجالس کي صورت اختیار کرکے ختم هو جاتا تها ' کیسي خطرناک حالت پیدا کرلیتا ؟

کیونکه جوش خواه کسي قسم کا جوش هو ' لیکن دبانے سے پرورش پاتا ' اندر هی اندر کهولتا ' اور پهر کبهي نه کبهي پهوٹتا هے -

پس گورنمنٹ کیلیے بهترین حکمت عملي یهي تهي که وه اسلامي تحریک کے ساتهه بندش اور رکاوٹ کي پالیسي کا نهیں بلکه تسامح اور فیاضي کي دانشمندي کا سلوک کرتي - کیونکه نه تو اسمیں غیر وفاداري کي آمیزش هے اور نه بغاوت کا پیچ - وه صرف اپني اصلاح کرنا چاهتي هے ' اور اپني حکومت کو ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ یقین کرکے بعض حکام کي بیجا سختیوں کیلیے فریادي هے -

اسي کانپور کے واقعه کو دیکهو ! کیا وه بهتر تها جو سر جیمس مسٹن نے کیا ' یا وه ' جو لارڈ هارڈنگ نے ؟ پہلے نے بهڑکایا اور دوسرے کي دانشمندي نے بهڑکتے هوے کو یکایک بجها دیا -

اب هر طرف سکوت تها اور خاموشي ' لیکن زمیندار پریس کا واقعه وه نیا قدم هے جو خود گورنمنٹ پنجاب نے بڑهایا هے -

تاهم اس غفلت آباد حکومت میں ایک آنکهه هے جو تدبیر و دانش کي سچي روشني سے منور ' اور حکمت و عاقبت بیني کي بصیرت سے مجلی هے - وه ' جس نے دهلي میں زخم و خون کا جواب صبر و تحمل سے ' اور دشمني کے پیغام کو محبت کے جواب سے سنا - جو ۱۴ - اگست کو کانپور آیا تا که زندانیان بے جرم کو امن کا پیغام سنائے اور اس نے کها که میں پدرانه محبت کے لهجے میں تم سے کهتا اور تمهارے پانوں کي بیڑیاں کهولتا هوں -

وه کون ؟

دانشمند لارڈ هارڈنگ !

وقت هے که وه اپنے زمانۂ حکومت کي سب سے آخري مگر حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي انجام دے -

لیکن اگر ایسا هوا تو یه گورنمنٹ کیلیے عافیت اور بهتري هوگي ' اور اُسکي خیر خواهي اگر منظور هو تو صرف اسي مشورے میں سچائي هے جو دیا جاتا هے - ورنه جیسا که لکهه چکا هوں ' موجوده تحریک کي علی الرغم حکومت پرورش کیلیے نو وقت کا نیا سلسله مهلک هونے کي جگهه یقیناً حیات بخش هے -

مجهے همیشه حیرت هوتي هے که دنیا کے بعض مسلم اور معلوم حقائق کے اعلان و تذکره سے باوجود علم و واقفیت کے لوگ کیوں گهبراتے هیں ؟ یه جو پوچهه که میں کهه رها هوں یه بهي ایک ایسي هی تلخ مگر غیر متزلزل حقیقت هے - دنیا کي تمام قوموں کي تاریخوں کو پڑهو - یورپ کے متمدن ترین ممالک کي گذشته چار پانچ صدیوں پر نظر ڈالو - اگر ان سب کے لیے وقت و مهلت کا عذر هو تو مشرق کے قریبي حوادث و تغیرات کو دیکهو ' کیا هر جگهه اور هر مرتبه ایسا هي نهیں هوا هے که زندگي کي گرمي کو بربادي کي آگ سمجهه کر جبر و تشدد کا پاني ڈالا گیا هے اور وهي پاني تیل کا سا اثر پیدا کرکے بجهانے کي جگهه اور مشتعل کرتا رها هے ؟ یه سچ هے که هوا چراغ کي لو کو بجها دیتي هے مگر کیا یه بهي سچ نهیں هے که انگیٹهي کے شعلوں کو بهڑکا بهي دیتي هے ؟

پهر وه لوگ جو وه کچهه کرتے هیں جس سے بهڑک پیدا هو ' گورنمنٹ کے خیرخواه هیں ' یا وه جو ایسا مشوره دیتے هیں جس سے شعله افروزي کي جگهه سکون و امن پیدا هو ؟ فاي فريق احق بالامن ان كنتم تعلمون ؟

حادثۂ " زمینـدار پریس " لاهـور

شکایت درد

وهـم بـدؤكـم اول مـرة !

اتخشونهم ؟ فالله احق ان تخشوه ان كنتم مؤمنين !

تاثیـر آه و ناله مسلـم ولے متـرس
مارا هنوز عربده باخویشتن بسے ست !

واقعۂ " زمیندار پریس " لاهور میں فی الحقیقت ارباب بصیرة کیلیے بہت سي عبرتیں پوشیدہ هیں جنهیں یکے بعد دیگرے بیان کرونگا ' گو انکا بیان کرنا بعض لوگوں کیلیے کتنا هی موجب غیظ و غضب هو : قل موتوا بغيظكم ' ان الله عليم بذات الصدور (۳ . ۱۱۵) میں اُن لوگوں کو کبهي بهي اپنے سے خوش نہیں رکهه سکتا جنکي نسبت مجهے یقین ہے کہ انکي خوشي خدا کي خوشي کے خلاف ہے - پهر یہ مغرور نادان کیوں ایسا چاهتے هیں ؟ مسیح اپنے پیروؤں سے یقیناً زیادہ حکیم تها جبکہ اُس نے کہا کہ ایک نوکر دو آقاؤں کو خوش نہیں کرسکتا - پس ایک راہ کا اختیار کرنا ناگزیر ہے !

ولن ترضى عنك اليهود ولا النصارى حتى تتبع ملتهم ' قل ان هدى الله هو الهدى ' ولئن اتبعت اهواءهم بعد الذي جاءك من العلم ' مالك من الله من ولي ولا نصير (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے یہود اور نصاری کبهي بهي خوش نہونگے جب تک کہ اُنهي کا طریقہ اختیار نہ کرلو - پس اُن لوگوں سے کہدو کہ اللہ کي هدایت تو وهي هدایت ہے جس پر هم چل رہے هیں - اور اگر تم نے بعد اسکے کہ تمهارے پاس علم صحیح موجود ہے ' اُنکي خواهشوں کي پیروي کي تو پهر جان لو کہ تم کو اللہ کے غضب سے بچانے والا نہ تو کوئي دوست هوگا اور نہ کوئي مددگار !

سب سے پہلے تو میں اس واقعہ کے اندر ایک عظیم الشان احسان الهي کي بشارت دیکهتا هوں ' اور سچ یہ ہے کہ اُس حق نواز قدوس کا کوئي کام ارباب حق کیلیے مصلحت و حکمت سے خالي نہیں هوتا - قوموں اور جماعتوں کے حس و غیرت اور جوش حیات کي پرورش کیلیے جبر و تشدد مثل اُس پاني کے ہے جو کسي خشک و افسردہ درخت کي جڑ پر ڈالا جاے - یہ پاني جس مقدار میں اُسے میسر آتا ہے ' ٹهیک اُسي کے مطابق اُسکي نشو و نما بهي هوتي ہے -

خدا کي یہي مرضي معلوم هوتي ہے کہ اب هندوستان کے مسلمان جاگیں ' اور اس طرح جاگیں کہ پهر اُنهیں کوئي نہ سلا سکے - خدا کي آواز اسکے کاموں سے نکلتي ہے اور اُسکي مشیت کي زبان تغیرات و حوادث عالم کي زبان ہے - اگر ایسا نہوتا تو اسباب و بواعث مسلسل نہ هوتے ' اور تنبیہ و غفلت شکني کے تازیانے اس طرح یکے بعد دیگرے نہ پڑتے -

جنگ طرابلس نے زمین طیار کي اور تقسیم بنگالہ کي منسوخي نے اسمیں بیج ڈالا - اب پاني کي ضرورت تهي جو برسے ' اور آفتاب کي ضرورت تهي جو گرمي پہنچاے - پس جنگ بلقان نے بارش خونین سے سیراب کیا ' اور اسکے بعد هي مچهلي بازار کانپور کے افق پر آفتاب مظالم نے سرخ نقاب اوڑهکر اپنا چہرا لالہ گوں دکهلادیا - یہ سب کچهہ اس بیج کي پرورش کیلیے کافي تها ' لیکن کیا کیجیے کہ دهقان کي غفلت بهي شدید تهي اور دزدان زراعت سے کمین گاهیں بهي خالي نہ تهیں - پس ضرور تها کہ خود قدرت الهي هي اسکا سامان کرتي ' اور جس پاني کے برسے بغیر یہ بیج بارآور نہیں هوسکتا ' اسکي آبپاشي نہ رکتي -

چنانچہ ایسا هي هوا اور زمیندار پریس کي ضبطي سے اس بارش نشو و نما کي ابتدا هوگئي ہے - جیسا کہ برستا رہا ہے ' ویسا هي اب بهي برسیگا ' اور جیسا کہ همیشہ هوا ہے ' اب بهي وہ سب کچهہ هوگا - عقلمند کیلیے دانائي ہے ' پر نادان کیلیے غفلت لکهي جا چکي ہے ' اور روشني دیکهتي ہے ' مگر تاریکي کیلیے کچهہ بهي نہیں :

پس اگر آنکهیں هیں تو دیکهیں ' اگر کان هیں تو سنیں ' اور اگر دل هیں تو سمجهیں : وهو الذي جعل لكم السمع والابصار والافئدة ' قليلا ما تذكرون !

حادثۂ مسجد کانپور کے بعد غفلت کے سرد جهونکے چلنے لگے تهے ' خدا نے چاها کہ ایسا نہو ' کیونکہ اسکي مرضي یہي معلوم هوتي ہے کہ اب ایسا نہوگا - پس اس نے تمهاري پشت غفلت پر ایک اور تازیانہ لگایا ' اور تمهارے دل غفلت سرشت کو ایک اور مہلت بیداري دیني چاهي - اسکي هر بخشي هوئي فرصت کو تم نے ضائع کیا ہے ' اسکي هر دي هوئي قوة عمل کو جو ادهر تین سال کے اندر تمهیں عطا هوئي ' نذر غفلت و ناداني کیا گیا ہے ' اور وقت کي هر صدائے کار جواب عمل سے محروم واپس کردي گئي ہے - لیکن کچهہ ضرور نہیں کہ همیشہ ایسا هي هو - اگر تمهاري غفلت شدید ہے تو خدا کا تازیانۂ بیداري بهي کچهہ کم شدید نہیں - یہ تمهاري غفلت اور وقت کي هشیاري کا مقابلہ ہے - آخر میں تمهیں هارنا هي پڑیگا - کب تک ایسا هوگا کہ اُٹهوگے اور پهر لیٹ رہوگے ؟ کهڑے هوگے اور پهر گروگے ؟ اگر اٹهانے والا هاتهہ قوي ہے تو وہ تمهیں بستر پر لوٹنے کي جگہ زمین پر دوڑا هي کر چهوڑیگا !

لیکن افسوس ہے کہ اس حقیقت کے سمجهنے کي هم سے زیادہ ضرورت هماري گورنمنٹ کو تهي ' مگر تاریخ عالم بتلاتي ہے کہ جب هونے والا هوتا ہے ' اور آنے والا وقت آتا ہے تو جاننے والے ناسمجهہ ' اور دیکهنے والے کور هوجاتے هیں - افسوس کہ گورنمنٹ میں صوبوں اور شہروں کے حکام کا عنصر اصلي قوام حکومت ہے ' اور حکومت کي اعلی قوتیں وقت کي اصلي حالت اور ملک کے حقیقي دکهہ سے بے خبر رکهي جاتي هیں -

هندوستان میں آج دو تحریکیں موجود هیں : ایک وطني تحریک ہے جو هندوستان کي سب سے بڑي کثیر التعداد قوم میں پیدا هوئي ' اور اسکا مرکز بنگال ہے - دوسري اسلامي تحریک مسلمانان هند کي بیداري کي ہے ' جو اب اپني غفلت کي ضائع کردہ جگہ جلد جلد چلکر کسي طرح حاصل کرنا چاهتي ہے - کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ پچهلي کیلیے پہلے سے عبرت پکڑي جاے ؟

یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیه

نـــدوة العلمـــا

(اور مسئلۂ اصلاح و احیاء ملت)

(۲)

(الہـــلال اور مسئلـــۂ نـــدوہ)

میں ندوہ کے مسئله پر کئی نمبروں میں ایک مفصل تحریر لکھنا چاهتا هوں - میرا مقصود اصلي اُسکي موجوده حالت هي نہیں ہے اور نه اشخاص کا کوئي سوال - ضرورت اسکي ہے که ندوہ کی هستي' اسکي ضرورت و عدم ضرورت' اور اسکے بقا کے طریق و وسائل پر ایک آخري نظر ڈالي جاے -

میں یه بهي ظاهر کر دینا چاهتا هوں که ندوہ کے موجوده مسائل نے اگرچه زیر نظر موضوع کو بحث و اخبار کی آخري منزل تک پہنچا دیا ہے' لیکن فی الحقیقت میرے لیے اُن میں کوئي نئي تحریک نہیں ہے - اگر یه گذشته حالات ظاهر نه هوتے' جب بهي میں اس موضوع کو اُسي طرح بحث و فیصله طلب سمجھتا' جیسا که اب سمجھتا هوں - البته یه ضرور ہے که بستر مرض کا هر عہد یکساں نہیں هوتا' اور اِسي لیے علاج کا فرض و عمل بهي همیشه بدلتا رهتا ہے - کبهي نبض پر هاتهه رکهنے اور نسخه لکهدینے هي پر معالج کا کام ختم هوجاتا ہے' لیکن کبهي ضرورت هوتي ہے که آلات جراحي کا کیس بهي کهولا جاے' کیونکه جو مواد اندر پیدا هوگیا ہے وہ نه تو اب خشک هو سکتا ہے اور نه اپنے عمل مہلک سے باز آ سکتا ہے -

پس اگر گذشته تغیرات پیش نه آتے جب بهي میں کسي نه کسي وقت ندوہ پر لکھتا' اور ٹهیک ٹهیک وهي سب کچهه کہتا جو آج کہونگا - اگر گواهي کي ضرورت هو تو میں متعدد ناموں کو پیش کرسکتا هوں جو اس امر کي شهادت دینگے که ابسے چار پانچ برس پہلے ندوہ و دارالعلوم کے متعلق کیا رائے رکهتا تها' اور کس طرح بار بار چاهتا اور کہتا تها که خاموشي مہلک اور دفع وقت و تسامح مرض بڑها رهي ہے - چاهیے که ایک مرتبه اوپر کے دبیز کپڑے اُتار کر ندوہ کے سینۂ و پشت کي هڈیاں دکهلا دي جائیں - لیکن همیشه مجھے اس سے روکا گیا اور کہا گیا که اس سے اصل کار کا نقصان متصور' اور اصلاح و فلاح بصورت دیگر متوقع ہے - میں نہایت رنج کے ساتهه کہتا هوں که روکنے والے جناب مولانا شبلی نعماني تهے' جو سمجھتے تهے که بغیر کسي مخالفانه روش کے اختیار کیے مقصد اصلي حاصل کیا جاسکتا ہے - حالانکه یه ایک کبهي نه پورا هونے والا حسن ظن تها -

دهلي میں جب ندوة العلما کا جلسه هوا تو میں موجود تها' میں سچ کہتا هوں که آج جس نظر سے ندوہ کو دیکهه رها هوں' بعینه اسی نظر سے اس وقت بهي دیکهتا تها - مجهکو پورا یقین تها که جب تک ایک مرتبه فیصله کن وقت نه آئیگا' اس وقت تک ندوے کي زندگي همیشه خطرے میں رهیگي - مولانا کو یاد هوگا که میں نے مولوي عبدالاحد مالک مجتبائي پریس اور متعدد اشخاص کي موجودگي میں کہا تها که تسامح و التوا کي بنا پر کب تک بنیاد اور اصول کے سوال سے غفلت کي جائیگي؟ ایک پیمفلٹ لکهنا چاهیے اور اسمیں شرح و بسط کے ساتهه ندوہ کي زندگي کے مسئله کو صاف کردینا چاهیے تاکه ایک مرتبه یاس و امید کا فیصله هوجائے -

میري یهي رائے بغیر کسي تزلزل کے اُسکے بعد بهي رهي' لیکن کہا گیا که نئے انتخابات هونگے' ارکان کے تعداد اور قائم مقامي کا سوال چهیڑ جائیگا اور اس طرح خود بخود یه حالت بغیر کسي هنگامے کے درست هوجائیگي -

(" دفع الوقتي " اور " التوا ")

دنیا میں تمام کام کسي حقیقت اور اصول کے ماتحت هوتے هیں' لیکن ندوہ کي حالت ابتدا سے عجیب رهی ہے - مقصد کي رفعت و علو کا تو یه حال که آج تمام عالم اسلامی میں اصلاح و ترقی کي جتني تحریکیں هیں' اُن سب میں کوئي مقصد بهي اس درجه صحیح و حقیقي اور متیقن الفلاح نہیں جیسا که ندوہ کا - لیکن طریق کار کا یه عالم که نه تو اسے کوئي متفق عقیده حاصل اور نه کوئي متحد اصول موجود - صرف " دفع الوقتي " اور " التوا " کے دو نو ایجاد طریق عمل تهے' جن پر اسکے تمام کام چل رهے تهے - یعني همیشه اسکي زندگي کے اساسي سوال کو آینده کیلیے ملتوي کردینا' اور اس التوا سے فرصت حاصل کرکے تهوڑا بہت کام کرلینا!

گویا شاہ عالم کے اس بہت مشہور شعر کا مطلب صرف ندوہ هي نے سمجها تها:

اوقـــات آرام سے گـــذرتـــي ہے
عاقبت کي خبر خـــدا جانے

اُسکي حالت بالکل اُس غفلت سرشت مریض کي سي تهي جو فرصت حاصل کو فکر آینده پر ترجیح دے' اور محض اس لیے که مرض اپنا عمل هلاکت بتدریج انجام دینا چاهتا ہے' همیشه عمل جراحي کو کل پر ٹالتا رهے - یه ضرور ہے که پهوڑا آج مہلت دیگا کیونکه هڈي کے گلنے کا عمل ایک دن میں انجام نہیں پاتا' لیکن ساتهه هي وہ وقت بهي ضرور آئیگا جبکه حالت لا علاج اور نشتر کا عمل بهي بے سود هو جائیگا!

چنانچه وہ وقت آگیا اور نہیں آیا تو صرف چند دنوں هي کي دیر ہے: فاني وجدتها قریباً ان انتم تجدونها بعیدا!

جب الهلال شائع هوا تو میں نے اراده کیا که ندوے کے مسئلے پر بهي ایک سلسلۂ مضامین شروع کروں حالانکه اس وقت تک موجوده قصے شروع بهي نہیں هوے تهے' لیکن کچهه مشیت الٰہي ایسي هي تهي که لکهنے کي مہلت نه ملي' حتی که مدارس اسلامیه کا باب بهي شروع نه هوسکا -

پس ایسا سمجهنا بالکل غلط هوگا که موجوده حالات کي بنا پر میں نے ندوہ کے متعلق بعض رائیں قائم کي هیں اور انهیں شائع کرنا چاهتا هوں' بلکه سچ یه ہے که اگر یه تغیرات پیش نه بهي آتے جب بهي میں اپنے پیش نظر کاموں میں سے ایک ضروري کام

مســاجد اسلامیــه و مجــالس سیاسیــه

روزانه معاصر دهلي سے معلوم هوتا هے که مساجد میں انعقاد مجالس کا مسئله پهر چهڑ گیا هے -

شاید کوئي کمیٹي قائم هوئي هے جسکا مقصد یه هے که دهلي میں ایک مسلم هال تعمیر کیا جاے - یه مقصد بهت اچها هے اور هر جگه ایسا هي هونا چاهیے - لیکن ساتهه هي یه تو کچهه ضرور نهیں که هر عمل صواب کے ساتهه ایک غلطي بهي ضرور کي جاے ؟

مسلم هال کي ضرورت کے اعلان کیلیے جو اشتهار شائع هوا هے ' اسمیں لکها هے که چونکه مساجد میں هر طرح کي سیاسي و تعلیمي مجلسیں منعقد نهیں هوسکتیں ' اور وهاں عبادت کے سوا اور کسي کام کي شرعاً اجازت نهیں ' اسلیے مسلم هال بنانا چاهیے -

مسلم هال بنانے کي تجویز ایک صحیح تجویز هے ' مگر افسوس که جو اسکي وجه بتلائي گئي هے وه غلط هے ' اور بغیر اس غلطي کے بهي مسلم هال بن سکتا تها -

دهلي میں مسلم هال اگر بن جاے تو اسکا نفع اس نقصان عظیم کے مقابلے میں بهت کم هوگا جو اس غلط فهمي کے خدا نخواسته قائم هوجانے سے مسلمانوں کو متصور هے -

مسلم هال اگر نهیں بنتا تو جانے دیجیے ' مگر خدا کیلیے اسلامي تعلیم و احکام کے متعلق غلط فهمیاں تو پیدا نه کیجیے -

میں اس امر کي علت سمجهنے سے همیشه عاجز رهتا هوں که جو لوگ مذهب اور مذهب کے احکام سے بے خبر هیں ' انکو کونسي ایسي شدید مجبوري پیش آتي هے که مذهبي فتوا دیں ؟

میں نے اس مسئله پر الهلال میں چار پانچ مقالات افتتاحیه مسلسل لکھے تھے مگر وه صرف تصریحات قرانیه پر مبني تھے - آج پهر چند سطریں لکهونگا -

" ان لوگوں کا بیان هے که مساجد صرف عبادت الهي کیلیے هیں - یه بالکل ٹهیک هے : ان المساجد لله - لیکن اس سے یه نتیجه کهاں نکلتا هے که مساجد میں اغراض صادقه و حقه کیلیے اجتماع مسلمین جائز نهیں ؟ بلکه حقیقت یه هے که جب تم نے یه تسلیم کر لیا که مسجد الله کي عبادت کیلیے هے ' تو ضمناً یه بهي مان لیا که مسلمانوں کے حقوق دیني و سیاسي و فوائد تعلیمي و اخلاقي کیلیے سعي و اجتماع بهي وهیں هوسکتا هے - کیونکه اسلام صرف جسم کے رکوع و سجود هي کو عبادت نهیں کهتا ' بلکه راستبازي و صداقت ' اور حق پرستي و عدالت کا هر کام اسکے نزدیک مفهوم عبادت میں شامل هے - "

بهتر هے که اس بارے میں آنحضرة صلی الله علیه وسلم اور خلفاء راشدین کا اسوۂ حسنه تلاش کریں - عصر نبوت میں مسجد نبوي ایک عام اجتماع گاه اسلام و مسلمین تهي جس میں هر طرح کے معاملات انجام پاتے تھے - میں شواهد کتب سے اسکے نظائر بکثرت پیش کرسکتا هوں که آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے مسجد هي میں تمام سیاسي مجامع منعقد کیے ' مسجد هي میں جنگ کي طیاریوں کے خطبے دیے ' مسجد هي ایک عدالت کده تهي جهاں مقدمات فیصل هوتے تھے ' اور اسي کا صحن دار الشوری تها جسمیں مهاجرین و انصار سے مهمات امور سیاسیه پر مشورے لیے جاتے تھے - کتب سیر و حدیث ابهي دنیا سے نابود نهیں هوئي هیں اور علم ابهي مسلمانوں میں باقي هے - تعجب هے که لوگ غلط دعوروں کے کرنے میں کیوں اس درجه بے باک هیں ؟

کم از کم لوگ زاد المعاد اور طبري هي کو پڑهلیں - نه صرف یه که آنحضرة نے مسجد میں سیاسي اجتماعات کیے بلکه یه که اسلام کے بڑے بڑے مهمات امور مسجد نبوي هي کي مجالس میں طے پائے - فدیۂ اسیران بدر ' جنگ احد میں مدینه سے نکلنا ' غزوۂ خندق کي محصوري ' حمله آوروں سے مدینه کي ایک ثلث پیداوار پر صلح کرلینے کا مسئله ' مسئلۂ حدیبیه ' یه اور اسي طرح کے بے شمار مسائل هیں جو مسجد نبوي هي میں طے پاے تھے -

خلفاء راشدین کا زمانه اسلام کي ایک کامل ترین عملي تصویر تهي ' اور اس زمانه میں مسجد نبوي ٹهیک ٹهیک مدینه کا ایک " مسلم هال " تهي - عام قاعده یه تها که جب کبهي کوئي اهم واقعه پیش آتا تو موذن نکلتا اور پکارتا " الصلوۃ جامعه " یه سنکر تمام لوگ گهروں سے نکلتے اور مسجد نبوي میں جمع هوجاتے - پهر خلیفۂ وقت کهڑے هوکر خطبه دیتا اور اس معامله کو بیان کرتا - ملکوں پر حمله و دفاع کے مشورے یهیں هوتے ' فتح کي خوشخبري یهیں سنائي گئي ' ذمیوں کے حقوق پر یهیں بحث هوئي ' جزیه کا مسئله یهیں طے پایا ' مختلف مسائل دینیه پر یهیں بحثیں هوئیں ' احادیث کي تحقیق و تنقیح یهیں کي گئي ' والیان ولایت سے باز پرس کي گئي تو مسجد هي میں ' حقوق و دعاوي کا فیصله هوا تو اسي مسجد میں ' حکومت سے ناراضگي و رضا کے اظهار کي مجلسیں بهي یهیں هوئیں ' اور حکام و عمال کا تقرر اور انکي رپورٹیں بهي یهیں پیش هوئیں -

اتنا هي نهیں بلکه مسجد نبوي فی الحقیقت ایک دائمي انجمن تهي - علامۂ بلاذري لکهتے هیں :

کان للمها جرین مجلس فی المسجد ' فکان عمر یجلس معهم ویحدثهم عماینتهي الیه من امر الافاق (فتوح البلدان صفحه : ۳۱)

مسجد نبوي میں مهاجرین کي ایک مجلس تهي - حضرت عمر انکے پاس بیٹهتے تھے اور ملک کے جو واقعات ان تک پهنچتے تھے ' انکو بیان کرتے تھے -

مورخ طبري بلکه جمیع مورخین نے لکها هے که جب حضرة عمر رضي الله عنه نے مسجد نبوي کو وسیع کیا تو ایک خاص چبوتره اسلیے بنایا تاکه لوگ وهاں بیٹهکر صحبت کرسکیں -

اگر مسجد کا عبادت کیلیے مخصوص هونا یه معني رکهتا هے که نماز و اعتکاف کے سوا وهاں اور کچهه نهو ' تو علاوه ان تمام شواهد معتبرۂ تاریخ و حدیث و سیر و اعمال صحابۂ کرام کے ' صحیح ترمذي کي اس حدیث کا لوگ کیا جواب دینگے جسمیں حضرة عائشه فرماتي هیں که " کان رسول الله ینصب لحسان (بن ثابت) منبراً فی المسجد فیقوم علیه یهجو الکفار " یعني انحضرة صلی الله علیه و سلم مسجد میں منبر نصب کرتے تھے اور اسپر حسان بن ثابت کهڑے هوکر اپنے وه قصائد سناتے تھے جنمیں کفار کي هجو اور برائیاں هوتي تهیں !

اگر مسجد میں کفار و اعداء اسلام کي هجو نظم میں جائز تهي تو کیا آج نثر میں حرام هوگئي ؟ فاین تذهبون ؟

معلوم نهیں لوگوں کا " سیاست " سے کیا مقصود هے ؟ کیا قتال مرتدین ' مسئلۂ جزیه ' عمال و حکام کا تقرر ' امراے فوج کا انتخاب ' تقسیم غنیمت ' سنۂ هجري کا تعین ' ترتیب دیوان و دفاتر ' تجارت غیر قومي کا محصول ' وغیره وغیره ملکي مسائل نهیں هیں ؟ اگر هیں تو میں اسکا ثبوت دینے کیلیے موجود هوں که یه مسجد کي هي مجالس میں طے پاتے تھے -

مسجد هي مسلمانوں کے هر طرح کے اجتماعات دینیه و سیاسیه کي اصلي جگه هے اور یه نا ممکن هے که هم مسلمان اسکو فراموش کرسکیں - مسلمانوں کیلیے اسوۂ حسنه آنحضرة اور صحابۂ کرام هیں ' نه که کسي مسجد کي کمیٹي ' یا کسي شهر کے چند بڑے آدمیوں کے ترهات و اباطیل -

شیخ عبد الله الشرقاري نے اپني تاریخ " تحفة الناظرین " ور شیخ عبد الرحمن جبرتي نے " عجـائب الآثار في التراجم ر الخبار " میں نہایت تفصیل سے یه حالات بیان کیے هیں - یه درنوں شخص ازهر کے شیوخ میں سے تھے - فرانسیسوں نے مصر کیلیے جرپارلیمنٹ باسم " دیوان " بنائي تھي ' اسکے ممبر بھي تھے " اور همیشه انکے اکابر ر علماء سے ملتے رهتے تھے - " عجائب الآثار پہلے تاریخ ابن اثیر کے حاشیه پر چھپي تھي - اب مصر میں علحده بھي چھپ گئي ہے -

(مصـــر میں نئي تحـــریک)

- اسي عجائب الآثار سے معلوم هوتا ہے که فرانسیسیوں کے اس سه ساله قیام اور غیر حاکمانه و غیر متعصبانه رفق و مدارا سے علماء مصر و شام کو موقعه ملا که وه یورپ کی تمدني و علمي ترقیات کا اندازه کریں اور اُن میں سے بعض نے اندازه کیا - شیخ جبرتي بار بار لکھتا ہے که فرانسیسي لوگ عجیب و غریب هیں " انهوں نے نئے علوم ایجاد کیے هیں اور اسمیں کوئي شک نہیں که علوم عقلیه میں وه ہم سے بہت بڑھگئے هیں - انھــوں نے عجیب عجیب آلات ایجاد کیے هیں جنسے بہت سي کار آمد باتیں لمحوں میں معلوم هوجاتي هیں - میں ایک دن انکي رصدگاه میں گیا ' جہاں علم هیئت اور زمین کي کرویت و حرکت کے متعلق انکے بعض علما نے تقریریں کیں اور علم ریاضي کے متعلق بہت سي نئي باتیں بتلائیں " وغیره وغیره - و من شاء التفصیل فلیرجع الیه -

شیخ العصر و استاد الامام - الشیخ محمد عبده المصري
(جو دعوت و اصلاح دیني کے ایک مشہور رکن تھے -)

ڈھائي تین سال کے بعد انگلستان نے ترکي کے ساتھه ملکر ایک جنگي بیڑه اسکندریه بھیج دیا - فرانس میں نپولین کا پہلا دور بھي ختم هوگیا تھا - بالاخر فرانسیسي مصر سے چلے گئے لیکن مصر و شام میں نئے تمدن و انقلاب کي تحریک کي بنیادیں پڑگئیں -

اُسکے بعد ترکي میں سلطان عبد المجید نے ایک قدم آگے بڑھایا اور گل خانه کا مشہور اصلاحي " فرمان شریف " نافذ هوا - مصر میں علي پاشا نے گذشته فرانسیسي اثر کو اور زیاده قوي کیا اور " ارسالیات " کا سلسله شروع کیا - ارسالیات کا مقصد یه تھا که مصر سے تعلیم یافته اشخـاص یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں درس و تعلیم کي غرض سے بھیجے جائیں - رفاعه بک رافع طهطاوي اور فتح الله مراش اُسي زمانے میں فرانس اور آسٹریا گئے - یه دونوں علماء مصر میں سے تھے -

(وسط ایشیا و ترکستـان)

ادھر روس کا اقتدار وسط ایشیا میں ساعت بساعت عروج پر تھا ' اور ترکستان کا بڑا حصه جو چھوٹي چھوٹي اسلامي ریاستوں میں منقسم هوگیا تھا ' آپس کے نزاع اور خانه جنگیوں کي وجه سے خود بخود روسي امپائر میں جذب هوتا جاتا تھا -

روسیوں کے اختلاط و معاشرت نے وهاں کے لوگوں میں سے بھي بعض ذکي الحس طبیعتوں کے اندر مقابلۂ حالت کي تحریک کي' اور کچھه لوگ اصلاح و تغیر کي دعوت میں مصروف هوگئے -

(مغـرب اقصی)

افریقه میں مصر کے علاوه ایک اور حصه بھي تھا جہاں فرانس کي همسایگي کام کررهي تھي ' اور اُسکے سیاسي نفوذ نے مغربي تمدن کے مطالعۂ و تاثر کے ذرائع پیدا کردیے تھے - یه اندلس کے جلا وطن مسلمانوں کا گوشۂ پناه اور عربي حکمراني کا آخري نقشقدم ' یعني مراکش تھا - اور اسکے ساتھه هي الجزائر اور ٹیونس کي خود مختار عثماني ولایات بھي تھیں - ان تمـام مقـامـات میـں فرانسیسیـوں کے سیـــاسي مساعی پیهم کامیابیاں حاصل کر رهے تھے اور انکا سلسلـه اٹھارهویں صدي کي ابتدا هي سے قائم تھا - ضرور تھا که یہاں بھي کچھه لوگ نو عروج اقوام کي ترقیات سے متاثر هوکر اصلاح حالت کا خیال پیدا کرتے ' چنانچه ایسا هي هوا -

(هندوستـان)

ان تمام ممالـک میں سب سے زیاده انقلاب و تغیـر کے اسباب (باستثنائے مصر) هندوستان میں فراهم هوے ' جہاں یورپ کي زیاده آمد و رفت پنـدرهویـں صـدي عیسوي سے شـروع هوگئي تھي ' اور پھر سترهویں کے اختتام سے انگریزي تسلط نے علانیه کام کرنا شروع کردیا تھـا - واقعۂ پلاسي کو اگر انگریزي حکومت کا پہلا دن قرار دیا جائے تو اس صورت میں بھي پوري اٹھارهویں صدي انقلاب حکومت میں گذر جاتي ہے -

اس اعتبار سے هندوستان کو تمام دیگر اسلامي ممالک میں ایک خاص خصوصیت حاصل تھي - جن جن ملکوں میں یورپ کا تمدن پہنچا ' وهاں اسلامي حکومتیں قائم تھیں' اور گو اُن میں سے بعض برائے نام رهگئي تھیں تاهم ملک کا نشۂ حکومت ابھي باقي تھا - اسلیے بہت مشکل تھا که اس عالم میں اپنے تنزل اور نئي قوموں کے عروج کا حس پیدا هوتا - بر خلاف هندوستان کے که یہاں خود یورپ کي ایک عظیم الشان قوم کي حکومت قائم هوگئي تھي '

مسئلۂ ندوہ کو بھي سمجھتا تھا' اور کسي نه کسي وقت ضرور اسکو لکھتا - البته جیسا که کہه چکا ھوں' بستر مرض اور بستر نزع' دونوں کے ساتھه علاج کا یکساں سلوک نہیں ھوسکتا -

نـدوہ کي تعمیر ھي میں خرابي مضمر تھي' لیکن وہ وقت گذر گیا اور کئي دوروں کے گذرنے کے بعد مولانا شبلي کي معتمدي سے نیا دور شروع ھوا - اسوقت جو کچھه کیا جاتا وہ نسخه نویسي و پرھیز میں داخل تھا - پھر کچھه زمانه گذرا اور ایک وقت آیا که نشتر کي ضرورت ھوئي - وہ وقت بھي گذر گیا - اب معلوم نہیں که کیا کرنا چاھیے ؟ بہرحال مایوسي کیسي ھي اپني آخرین منزل میں کیوں نہو' لیکن پھر بھي سعي غفلت سے بہتر ھے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نالے نزع نه کوشد کسے چرا ؟

(مسئلۂ اصلاح اور قـرون اخیرۂ اسلامیـه)

ندوۃ العلما کي حقیقت یه ھے که گـذشتـه قرون اخیـرہ میـں مسلمانوں کے امراض تنزل کے دفع و علاج کیلیے جو بے شمار نسخے لکھے گئے' منجمله انکے ایک نسخه ندوۃ العلما کي تحریک بھي ھے -

اسلیے ضروري تھا که سب سے پہلے ایک نظر اُن تمام نسخوں پر ڈالي جاتي' یعنے قرون اخیرہ میں جس قدر مشہور تحریکیں اصلاح و تغیر کي پیدا ھوئیں' اُن سب پر بحث کي جاتي' اور دیکھا جاتا که ندوہ کو اُن سب میں کونسا درجه حاصل ھے ؟ لیکن وہ ایک موضوع مستقل ھے اور اگر بالتفصیل اسے چھیڑا گیا تو اصلي مبحث رھجائیگا - پس صرف ایک تمہیدي اشارہ کرکے نـدوہ کي جانب متـوجـه ھوجاؤنگا -

گذشته نصف صدي تمام مشرقي ممالک میں اصلاح و تغیرات کي تاسیس و تحریک کا ایک دور گذارا ھے' جو یکسـر اسي مشغله میں بسر ھوا - نئي عمارت گو کوئي نہیں بني لیکن نقشے صدھا کھینچے گئے' اور کام گو بہت کم ھوا لیکن کام کرنے کا شور و غل ھر جگه رھا -

اس صدي کے آغاز ھي میں یورپ کا سیاسي و تمدني عروج اور مشرق کا تنزل پوري طرح نمایاں ھوگیا تھا - یورپ کي متمدن قومیں اپني جدید ترقیات کے ذخائر لیکر تقریباً تمام بڑے بڑے مشرقي ممالک میں پہنچ گئي تھیں' اور اکثر مقامات میں تو انکا سیاسي اقتدار ھي انکے تمدن کي نمایش کر رھا تھا -

قوموں اور ملکوں کے عروج و زوال کے ھر ایسے موسم میں ھمیشه کچھه لوگ وقت سے پہلے بیدار ھو جاتے ھیں' اور جبکه تمام ملک خواب غفلت میں سرشار ھوتا ھے تو ھشیاري و بیداري کي صدائیں انکے اندر سے اٹھنے لگتي ھیں -

(مبـــدء تحـــریک و دعـــوت)

اسلامي ممالک کے تمام حصے اگرچه یکساں غفلت و بے خبري میں آنے والے مہالک و مصائب کا انتظار کر رہے تھے' اور اس انقلاب عظیم کي طاقت سے بے خبر تھے جو یکایک یورپ کے تمدني اقتدار سے نکلکر تمام عالم کو مغلوب کر دینے والا تھا - تاھم چونکه یوروپین اقوام سے اختلاط و تعارف شروع ھوگیا تھا' اسلیے قدرتي طور پر بعض ذکي الحس اور صاحب فکر طبائع وقت کے اثرات سے متاثر ھوئیں اور اپني حالت کا انکے عروج و اقتدار سے مقابله کرنے لگیں - اس طرح تغیر و اصلاح کي تحریکوں کا ایک سلسله شروع ھوگیا' جس کا محرک اصلي تو مغربي تمدن کے اقتدار کا انفعالي اثر تھا لیکن اس اثر نے مایوسي کي جگه سعي و کوشش کے جذبات پیدا کردیے تھے' اور ترقي کا مطالعه' تنزل کے اسباب و براعت کے کشف و حس کا ذریعه بنگیا تھا -

المصلح العظیم ' والمرشد الحکیم ' السید جمال الدین اسد ابادي - طاب الله مضجعه -

(جو دعوت و اصلاح کي قسم سیاسي کا ایک بزرگ ترین داعي تھا)

میں سمجھتا ھوں که اسکي ابتدا اٹھارھویں صدي عیسوي کے پہلے عشرہ سے ھوتي جبکه سلطان محمود خاں مصلح نے بعض جدید اصلاحات حتماً جاري کیں' پھر سنه ۱۸۰۷ میں نپولین بونا پارٹ نے مصر پر قبضه کیا اور تین برس تک فرانسیسي فوج مصر میں مقیم رھي - فرانس نے دو علمي مہمیں فوج کے ھمراہ روانه کي تھیں' اور ایک جماعت علماء ھیئت و ھندسه کي بھي اس غرض سے آئي تھي تاکه دریاے نیل کا منبع دریافت کرے - نیز بولاق میں ایک رصدگاہ بھي طیار ھوئي تھي - مصر پہنچکر فرانسیسیوں نے غلبۂ و تسلط کي جگه نفـاق و مدارا کي ایک عجیب پالیسي اختیار کي - مصر میں داخل ھوتے ھي انھوں نے معلوم کرلیا که ممالیک و چرکس امرا کے ظلم اور فسق و فجور سے لوگ عاجز آ گئے ھیں' اور ترکي والیوں کي غفلت نے انھیں خودمختار کردیا ھے - پس انھوں نے عربي میں اعلانات شـائـع کیے' جنمیـں حمـد و نعـت کے بعـد سلطـان قسطنطنیه کي خلافۃ کا اعتراف اور بقاے خلافۃ عثمانیه کیلیے دعا تھي' اور اسکے بعد لکھا تھا که ھم اسلیے آئے ھیں تاکه ان غلام امرا کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلائیں' اور سلطان المعظم کي زیر خلافت و حکومت اھل مصر کي خدمت کریں -

نپولین جامع ازھر میں آیا اور مسلمان ھوکر نماز پڑھي - اسکے جانے کے بعد فرانسیسیوں نے ایک عارضي فوجي حکومت قائم کي جسکا نائب السلطنت سلومن جاک تھا - یه بھي مسلمان ھوگیا اور عبد الله جاک کے لقب سے اپنے تئیں مشہور کیا اسنے - ایک مصریه مسلمه سے نکاح کر لیا تھا جس سے دو لڑکے بھي پیدا ھوے - انکے نام اسلامي رکھے گئے' اور شیخ عبد الله شرقاوي اور دیگر شیوخ ازھر نے عقیقه وغیرہ کي تقریب میں شرکت کي !

تاج انگلستان اور خزينۀ اسلام کا ايک گوهر

داستـان مسـقط

(۲)

(سيـــد فيصـــل)

سيد ترکي کے بعد سيد فيصل هندوستاني تجار کے انتخاب اور حکومت برطانيه کي رضا سے امير عمان هوا - اس کے زمانے ميں رياست عمان کي بد قسمتي کا ايک نيا دور شروع هوا -

معاملات عمان ميں پہلے تو دول يورپ ميں سے صرف دو سلطنتيں فرانس اور انگلستان حصه ليتي تهيں ' مگر سنه ۱۸۸۹ ع ميں ايک تيسري سلطنت بهي شريک هوگئي جو پہلي دونوں سلطنتوں کي حريف قديم هے ' يعني عظيم الشان جرمني -

جرمني کي شرکت سے (ايک انگريز کاتب سياسي کي زبان ميں) " معامله پيچيده سے پيچيده تر هوگيا " - اب عمان ايک هڈي تهي جو انگلستان کے گلے ميں پهنسگئي تهي - نه تو اسکا اوگلنا ممکن تها ' کيونکه وه ايک بحري استيشن هے ' اگر حريف لے اڑے تو هندوستان دريا کي طرف سے خطره ميں پڑ جائيگا اور جزيره نماے عرب پر قبضه کي اسکيم برهم هوجائيگي ' اور نه نگلنا هي ممکن تها ' کيونکه جرمني کا پنجۀ فولادي هر وقت گلا دبانے کے ليے مستعد تها -

ليکن يهاں بهي انگريزوں کے دهاۀ سياسي نے مدد کي - جرمني سے گفتگو کرکے يه طے کيا کہ رياست کے دو حصے کر دیے جائيں - ايک حصه انگريزي حمايت ميں هو ' دوسرا حصه جرمني کي حمايت ميں -

چنانچه انگريزي حمايت ميں معمره ' بحرين ' کويت ' مسقط وغيره آئے - اس تصفيه کي پختگي سنه ۱۸۹۰ ع ميں ايک معاهده کے ذريعه سے هوگئي -

اس معاهده کے بعد انگريزي سياست کے ليے ميدان صاف تها - اس نے اپني پوري قوت و سرگرمي کے ساتهه کام شروع کيا ' جسکا نتيجه يه نکلا که آج ۲۴ سال کے بعد ان تمام مقامات کے شيوخ و امراء ايک باجگذار والي رياست سے زياده نهيں !

(اباحت و تـنـفر)

فرنگيوں کا قاعده هے که جهاں جاتے هيں ' وهاں کے باشندوں کے ليے سب سے پہلے آزادي کا تحفه ليکے جاتے هيں - ليکن اس آزادي کے معني کيا هيں ؟ اخلاق و آداب اور مذهب و هيئت اجتماعي کي بندشوں سے آزادي ' يعني بالفاظ واضح تر فسق و فجور ' رندي و مستي اور تنصر و تفرنج کي اجازت - جب اس آزادي کي بدولت باشندوں کي اخلاقي اور مذهبي حالت خراب هوجاتي هے تو پهر بتدريج فنا قوائے عمل کي اعانت سے اس ملک پر قابض هوجاتے هيں -

ليکن انگريز عمان ميں اس آزادي کے بدلے چند بند شوں کا تحفه ليکر گئے -

اگرچه يه فرنگي خود ايشيا والوں کے ساتهه غلاموں سے بهي بدتر سلوک کر رهے هيں ' مگر تاهم وه جهاں جاتے هيں ' انکي کوشش هوتي هے که وهاں انسانيت کو غلامي کے عذاب سے نجات دلائيں - کيونکه يه کوشش ايسي هے که اگر کوئي فرنگي سلطنت کسي ايشيائي سلطنت کو اسکے ليے مجبور کرے تو دوسري فرنگي سلطنت اس سے بازپرس نهيں کرسکتي -

انگريزوں کو يه معلوم هوچکا تها که امير مسقط کمزور هوگيا هے ' مگر وه يه بهي ديکهنا چاهتے تهے که امتحان ميں يه ضعف کهاں تک مفيد مطلب ثابت هوتا هے ؟

عرب عمان ميں ابهي تک مغربي خيالات کي هوا نهيں چلي تهي - وه برده فروشي کو جائز سمجهتے تهے ' اسکي ممانعت کے معني يه تهے که انهيں امير مسلم اس تجارت سے بجبر روکتا هے ' جس سے خود خدا نے نهيں روکا - جو لوگ عربوں کے مزاج سے واقف هيں وه جانتے هيں که انکے ليے اس قسم کا استبداد کسقدر هيجان انگيز هے ؟ پس انسداد برده فروشي کا مطالبه امير مسقط کے ضعف و انقياد کي ايک عمده آزمايش تهي -

(انسداد برده فروشي)

انگريزوں نے امير سے فرمايش کي که آينده اسکي قلمرو ميں برده فروشي نه هو - امير کے ليے سوائے تسليم کے چاره کار کيا تها ؟ کيا وه انگريزوں کا مقابله کرسکتا تها ؟ شايد ' اگر تمام قبائل اسکے ساتهه هوتے ' مگر جنگي دخاني جهازوں کے جواب ميں اسکے پاس کيا تها ؟ وهي پراني وضع کي بادباني اور ڈانڈوں والي کشتياں ! اسے دهمکايا گيا که اگر اس نے ذرا بهي انکار کيا تو معاً انگريزي جهاز گولا باري شروع کرديںگے جو ساحل سے تهوڑے هي فاصله پر پهريرے اڑا رهے تهے - بهر حال يه فرمايش مجبوراً اسے منظور کرنا پڑي -

اس مطالبه ميں کاميابي آينده کيليے گونا گوں و اشد شديد مطالبات کا باعث هوئي -

(مـزيد مـطالبات)

قوموں کي خود مختاري اور آزادي انکے جنگي قوى کے ساتهه وابسته هے ' اور جنگي قوى کا وجود اسلحه کے وجود تک هے - پس کسي قوم سے هتيار لے لينے کے معني يه هيں که اس سے اسکي آزادي اور خود مختاري ليجا رهي هے جسکے بعد صرف غلامانه زندگي هي رهجاتي هے جو في الحقيقت موت سے بهي بدتر هے -

مگر اس اولين کوشش ميں کاميابي سے انگريزوں کا حوصله اتنا بڑهگيا که انهوں نے امير مسقط سے انسداد اسلحه فروشي کا بهي مطالبه کيا - امير انگريزوں کي بحري طاقت سے مرعوب هو چکا تها اسليے اس مطالبه کے آگے بهي که ملک کے استقلال و حريت کے ليے پيغام فنا تها ' اسکي گردن فوراً جهک گئي !

پهر تو انگريزوں نے خوب پير پهيلائے ' اور اس خالص عربي و اسلامي رياست ميں اپني حريت ملي و اخلاقي کا مطالبه کيا جو ظاهر هے که نا منظور نهيں هوسکتا تها - اس آزادي کے ملتے هي تمام مسقط جو انگريزي نفوذ کا مرکز هے ' ميخانوں ' عفت فروشي کے ذلتکدوں ' اور مبشرين و مبلغين نصرانيت کي خانقاهوں سے اسطرح معمور هوگيا ' گويا ايک اسلامي سلطنت کے بدلے ايک پوري فرنگي سلطنت کا صدر مقام هے !

(عـــام شورش)

اس سے قبائل عرب ميں ايک عام برهمي پهيل گئي -

شيخ عبد الله سالمي (۱) پهلا شخص هے جس نے اس حالت سے فائده اٹهانا چاها - شيخ عبد الله کا وطن ضبيه هے مگر وه رهتا قابله ميں هے - قابله کے شيخ کا نام عيسى بن

(۱) شيخ سالم کے متعلق جو کچهه کها گيا هے وه اس تحرير سے ماخوذ هے جو معاصر قاهره ' المنار نے سليمان آفندي صاحب الرياض کي روايت سے شائع کي هے -

اور وہ مجبور ہو گئی تھی کہ انکے آگے جھکیں ' اُنسے ربط و اختلاط پیدا کریں ' انکی ملازمتوں کو قبول کریں ' انکے ساتھہ سیر و سیاحت کریں ' اور اس طرح جبراً انکی تمام خوبیوں اور تمام برائیوں کو دیکھیں -

اسی کا نتیجہ تھا کہ بہ نسبت دیگر ممالک اسلامیہ و مشرقیہ کے ہندوستان میں اصلاح و تغیر کا حس زیادہ قوی اور زیادہ عام ہوا -

(دعوت تغیر و اصلاح کی اصولی تقسیم)

غرضکہ گذشتہ ایک صدی کے اندر بالعموم اور نصف صدی کے اندر خاصتاً بیک وقت و بیک ہیئت ' تقریباً تمام اسلامی ممالک میں اصلاح و تغیر کی تحریکیں پیدا ہوئیں - ان سب کا سرچشمہ اقوام یورپ کے عــروج کا انفعالی اثر' اور اس کی تحریک سے اپنی روبہ تسفل و تدنی حالت کا احساس تھا' اور اسی بنا پر یہ تمـام تحریکیں اصلاح ملت کی اُس دعوت سے بالکل مختلف تھیں ' جو بغیر یورپ کے اثر و تقلید کے' محض حس حقیقت و جذبۂ صحیحۂ احیاء و تجدید کی تحریک سے قرون اخیرۂ اسلامیہ میں پیدا ہوا - میرے اعتقاد میں انقلاب حالت کا حقیقی اور اصلی سر چشمہ صرف وہی تحریکیں تھیں لیکن انکا ذکر میں اس جگہہ کرنا نہیں چاہتا -

بنیاد اگرچہ ان سب کی ایک ہی تھی اور مقصد بھی ایک ہی ' یعنے مسلمانوں کے اندر اُن تمام وسائل ارتقاء ذہنی و مادی کو پیدا کرنا جنکی وجہ سے وہ دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی عزت حاصل کریں - لیکن چونکہ ہر دعوت تغیر اپنے مخصوص حالات و اطراف سے متاثر ہوکر اٹھتی تھی اسلیے ضروری تھا کہ طرق اصلاح و عمل میں اختلاف ہوتا -

(طرق ثلاثۂ دعوت و اصلاح)

میں اصولاً انکو تین قسموں میں تقسیم کرتا ہوں :

(۱)

وہ تحریکیں جنکی بنیاد سیاست پر رکھی گئی - یعنے سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک سیاسی تغیر پیدا کیا جاے ' بقیہ اسلامی حکومتوں کو متحد و باہمدگر مربوط بنا یا جاے ' اُن تمام نزاعات باہمی کو دور کیا جاے جنکی وجہ سے اسلام کسی سیاسی مرکز وحید سے محروم ہے' یہ وغیرہ وغیرہ ' اصلاحات سیاسیہ انکے مقصد مہمہ میں داخل ہیں -

مشہور امیر نظام (ایران) کا یہی مسلک تھا - مدحت پاشا ابوالاحرار قسطنطنیہ اور اسکے ہم مشرب معاصرین ' مثلاً مصطفی فاضل پاشا ' رشید پاشا ' ضیا پاشا ' علی سعاوی آفندی ' سید امین عالی پاشا ' فواد پاشا ' اور عمر پاشا وغیرہ کی تحریکیں اسی اصول پر مبنی تھیں - ان سب کے بعد سید جمال الدین اسد آبادی کا ظہور ہوا' جس نے اس طریق اصلاح کو اپنے پیشروؤں سے بھی زیادہ قوی اور سریع العمل بنادینا چاہا - فی الحقیقت اسکا وجود اس دور آخر میں قوۃ انقلاب و تغیر کی ایک بخشش فوق العادہ اور آیۃ من ایات اللہ تھا ! طاب اللہ مضجعہ وجعل الجنۃ مثواہ -

(۲)

دوسری قسم ان تحریکوں کی ہے جنکی بنیاد تمدن جدیدۂ فرنگ کی تحصیل و اتباع پر ہے - اس اصول اصلاح کا محرک و مبدء اگرچہ محض تقلید ہے لیکن تقلید نے ایک مقلدانہ اجتہاد کی صورت ختیار کرلی ہے - انسان کا قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص کو اپنے سے بہتر حالت میں پاتا ہے تو اپنی بہتری کیلیے اُسے پہلا خیال یہی ہوتا ہے کہ اُسکی سی باتیں اختیار کرکے اپنے تئیں بھی بہتر بنا لے - جذبۂ فطریۂ محاکات کا یہی منشا ہے - پس اصلاح کا یہ اصول بہت سادہ و قدرتی تھا جسے بغیر کسی کاوش فکر و اجتہاد کے ہر شخص اختیار کرلے سکتا تھا - یہ ایک کھلی ہوئی بات تھی کہ اقوام مشرقیہ کی غفلت اور نو عروج اقوام کی بیــداری نے پہلی قوموں کو علوم و فنون اور تمام ارکان ضروریۂ مدنیۃ سے محروم کردیا' اور اخرالذکر اقوام قوۃ تمدن و علوم' و کثرت صناعۃ و فنون سے تمام عــالم پر مسلط ہوگئیں - پس ان مصلحین کیلیے یہ راہ اصلاح اختیار کرنی بالکل آسان اور سہل الاعتقاد تھی کہ اپنی اصـلاح کی بنیاد تمدن یورپ کے اخـذ و حصول پر رکھیں اور اُن تمام چیزوں کو دور کریں جو اس مقصد کی تکمیل میں حائل ہیں -

اس تحریک کے لیے شیخ محمد عبدہ مصری نے ایک مرتبہ بہت اچھا نام وضع کیا تھا - میں بھی اسی اصطلاح سے اسے تعبیر کرونگا یعنے " الاصلاح الافرنجی "

شیخ محمد بیرم التونسی صاحب الافادۃ و الاعتبار اسی اصول کا داعی تھا مگر یہانکے لوگ انکے نام سے بہت کم واقف ہیں - اس نے گیارہ جلدوں میں اپنا سفر نامــہ لکھا تھا جو چھپ گیا ہے - اسمیں بہت تفصیل سے ان امور پر بحث کی ہے' اور اپنی وزارت تیونس کے زمـانے میں عملی طـور پر بھی اسی بنیاد پر تعلیم و تاسیس مدارس و مجامع کی کوشش کی - جامع زیتونی جو فی الحقیقت آج ازہر کے بعد عـالم اسلامی میں علوم اسلامیہ کی سب سے بڑی یونیورسٹی اور طـریق تـعلیم و نتائج میں اس سے بہتر و انفع ہے' اسمیں شیخ موصوف نے فرانسیسی زبان اور علوم جدیدہ کی کتابیں داخل کیں' اور تمام اعلی ملازمتوں کیلیے شرط قرار دی کہ فرانسیسی زبان و علوم سے واقفیت ہو -

سید خیرالدین پاشا صاحب اقوم المسالــک جو بانی تیونس کا وزیر تھا ' اور پھر سلطان عبد الحمید نے بھی کچھہ دنوں کیلیے اُسے ٹرکی کا صدر اعظم بنا یا تھا ' اسی اصول پر اصلاح کرنا چاہتا تھا - تیونس میں اس نے بڑے بڑے کام اسی اصول پر انجام دیے -

ابراہیم پاشا دوم خدیو مصر کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس صنف کے معتدل و محتاط مصلحین میں شامل تھا " ارسالیات خارجہ " کا (یعنی ممالک یورپ میں اخذ علوم کیلیے لوگوں کو بھیجنے کا) سلسلہ اُس نے نہایت فیاضی کے ساتھہ وسیع کیا ' اور مختلف مجالس تراجم و نقل علوم حدیثہ کی قائم کیں - مدارس امیریۂ مصریہ کی بھی اولین بنیاد اُسی نے ڈالی تھی جو آج تمام بلاد مصریہ میں تعلیم انگریزی کا وسیلۂ وحید ہیں -

اسی طرح تمام مصلحین مصریہ مثلاً علی پاشا مبارک' رفاعہ بــک رافع طہطاوی' محمود پاشا فلکی' فتح اللہ مراش' وغیرہ اسی اصول کے واعظ تھے - اسماعیل پاشا خدیو مصر کو بھی اسی اصول کا ایک نا سمجھہ اور مسرف واعظ سمجھنا چاہیے -

ہندوستان میں سر سید احمد خاں مرحوم کی تحریک بھی اسی قسم میں داخل ہے اور اس اصول نے تیونس کے بعد سب سے زیادہ کامیاب صورت ہندوستان ہی میں حاصل کی -

(البقیۃ تتلی)

مکتوب آستانۂ علیہ

هرکه نیکٹري همایوني (Hereke Fabrikası) کے حضرت شاکر افندي آپ کے اخبار کے مضامین کا ترجمه مجهه سے سنتے رهتے هیں' اور ان کو جسقدر آپ کی ذات سے انس و محبت اور عقیدت هوگئي هے اسکا اظهار نا ممکن هے - آج انهوں نے ایک مضمون آپ کے اخبار میں روانه کرنے کے واسطے بزبان ترکي مجهے دیا تها جسکا ترجمه کرکے روانه کرتا هوں - یه ظاهر کردینا ضروري هے که جو کیفیت اصل مضمون میں هے میں اسکا ویسا ترجمه نہیں کرسکا هوں - سات آٹهه مهینے میں اس سے بهتر ترجمه کرنا مجهه جیسے جاهل آدمي سے ناممکن هے - زیاده نیاز -

خادم عبد القیوم بیگ

ام الهلال !!

اسلام کے عاشق ! حریت کے پرستار ! میں تسلیم کرتا هوں که تو اپني ملت مظلوم کي خدمت کر رها هے - جسم هي سے نهیں بلکه روح و دل سے کر رها هے - اپنے آرام کي فکر نهیں ' مگر اپنے اهل وطن کي راحت کا تو خواهاں هے ! پیروان اسلام کو اُن کي ابتدائي حریت و مساوات کي حالت میں دیکهنے کیلیے تیري آنکهوں میں اضطرار کي چمک هے اگرچه شب بیداري کي بدولت تیري آنکهیں بے نور هوگئي هیں ! تو فقیروں کي همدردي کرتا هے کیونکه تو دولت فقر سے مالامال هے - تو ملت فروش امیروں کي پروا نهیں کرتا ' اسلیے که تجهے استغنا کے خزانے دیدیے گئے هیں -

تو سنیگا ؟ میں تجهسے خواهش کروں ؟ تجهسے تمنا کروں ؟ تجهکو بارور کراؤں ؟ تجهسے منت کروں ؟ گو عالم اسلامي کا هرگوشه تجهه جیسے خادمان ملت کیلیے بیقرار و منتظر هے ' مگر سب سے زیاده میرا وطن ' آه میرا وطن عزیز و محبوب ' تجهه جیسے شیدائي ' تجهه جیسے جانفروش کا زیاده حقدار هے - بسملوں کے ساتهه تڑپ اور دل زخم خورده رکهتا هے تو زخمیوں کي بستي ڈهونڈهه ! قبرستان میں تیري آواز کون سنیگا ؟ مردوں کے مرگهٹ سے زندے کي پکار کب جواب پائیگي ؟ آ ! ادهر آ ! - دریا کي رواني کي طرح به سرعت آ ! - بجلي کي کڑک کي طرح هوش افگن آ ! - برسنے والے بادل کي طرح سرگرم رفتار هو ! زمین خشک اور پیاسي هے ' اور دهقان کیلیے مهلت کا ضائع کرنا معصیت هے -

تو آئیگا - هاں تو آئیگا - تو ایک دن ضرور آئیگا اور شاید خود بخود آئیگا - کیونکه تیرے اهل وطن تجهے نهیں پهچانتے' اور کیونکه حلقه بگوشان اسلام کا کوئي وطن نهیں - دشمنان حریت ' اعداء حقانیت ' تیري مقدس تعلیمات سے لرزاں هیں - هاں یاد رکهه که تو آئیگا ' اور ایک جلا هوا دل اپنے ساتهه لائیگا - تیري خوں فشاں آنکهیں اشکبار هونگي جب که تو آئیگا !

قلم کي برچهي تیرے هاتهه میں هے - سیف زباني کے جوهر دکها رها هے اور میدان کارزار عمل گرم هے - کهاں ؟ ترکي میں ' میرے وطن محبوب و مقدس میں - قریب ترین زمانه میں' میں ایسا دیکهه رها هوں -

درد ملت کي تصویر ابوالکلام ! مرثیه خوان ملت ابوالکلام ! تو آئیگا همارے پراني روایات همکو یاد دلائیگا ' کیونکه یه تیري عین فطرت هے اور تو اسیواسطے پیدا کیا گیا هے - پس چمک اور چمکا ! گرج اور دهلادے ! پهر تو وه سب کچهه دیکهیگا جیسا که تو دیکهنا چاهتا هے ' کیونکه بارش کیلیے موسم اور ارض صالح ' دونوں کي ضرورت هے - تیرے علم صداقت ' تیرے لواے حریت ' تیرے برق انتقام کے سایے میں اناطولیه کے وه جوان هونگے جنکے رنگ گلاب کو شرماتے هیں ' چوڑے چوڑے سینے هیں ' اور ان سینوں میں اسلامیت کا مقدس خون بهرا هوا دل هے -

یه قوي اور لمبے لمبے هاتهوں والے بے خوف اناطولي جنکي مائیں اُن کي جسارت و تهوري پر ناز کرتي هیں اور جنکي سب سے بڑي آرزو دنیا میں یه هے نه وه راه اسلام میں شهید هوں ' لا تعد و لا تحصی تیرے ساتهه هونگے - یهي هیں جو نطرتاً صرف تجهه ایسے پرستاران ملت هي کے فدائي هوسکتے هیں - یه وه فدائي هونگے جنکے لب مدت سے دریاے طونه کے سرد اور شیریں پاني پینے کے خواهشمند هیں - جو اب بهي ویانا کا محاصره کرسکتے هیں اگر انکي الهی قوتوں کا کوئي محاصره نه کرے - جو اب بهي فرانس کے سواحل کو پهر تکبیر کي آوازوں سے لرزا دینا چاهتے هیں ' بشرطیکه کوئي مقدس صداے لاهوتي انکے دلوں کو بهي ایک لرزش اسلامیت سے لرزا دے -

پهر کیا تو ان کي ایسي حسین' ایسي جمیل آرزوؤں کي قدر نهیں کریگا ؟ یه ایک رهبر کے طالب هیں - ان کو راسته بتادے اور راستے پر لگادے - کیا تو ایسا نهیں کریگا ؟

بلقان کي زمین پر ' طرابلس کے ریگستان پر ' شهدا کا خون سوکهنے سے پهلے ' معصوم بچوں کي هڈیاں گلنے سے پهلے ' بیوه عورتوں کے هلاک گریه هوجانے سے پهلے ' آ ' اے اپني دولت سعي کو ضائع کرنے والے آ ! !

میري آنکهیں تیري فرش راه هونگي ! میرے لب قدمبوسی کا شرف حاصل کرنیکے آرزو مند هیں -

شاکر

فابریقه همایوني - هرکه (Hereke Fabrikası)

(بقیه صفحه ۱۰ کا)

انگریز تو موقع کے منتظر هي تھے - انهوں نے فوراً چهه هولناک جنگي جهاز اور ایک سو سپاه بهیج دي اور آینده هر قسم کي مدد کا وعده بهي کیا ' نیز هدایت کي که خشکي میں ایک گهنٹه کي مسافت سے آگے نه بڑهنا -

انگریزي فوج نے چند قلعوں میں بیٹهکے امام کي فوج کا مقابله کیا اور بالآخر اسکو شکست دیکے خود سیاه و سفید کي مالک بن بیٹهي - جب انگریزوں کے قدم اچهي طرح جمگئے اور معاملات پوري طرح انکے هاتهوں میں آگئے تو انهوں نے دوباره امن و نظام قائم کیا -

اسوقت اگرچه سید فیصل امیر هے مگر درحقیقت تمام معاملات انگریزوں کے هاتهه میں هیں - وهي یهاں کے سیاه و سفید کے مالک هیں - سید فیصل ایک تنخواه دار ملازم هے جسکي مرضي وهي هے جو انگریزوں کي مرضي هے - وه نه اپني راے سے کوئي حکم دیسکتا هے اور نه کسي حکم کو روک سکتا هے -

یه هے وه عمان ' جسکي آزادي حفاظت کا عهد سنه ۱۸۴۳ع میں اور پهر دوباره سنه ۱۸۸٦ میں کیا گیا تها ! یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا ' یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین ' بل الله مولاکم و هو خیر الناصرین (۳ : ۹۵)

صالح ہے - اس نے شرقیه کے لوگوں کو بیعت کي دعوت دي - اس بیعت کا مقصد یه تھا که سید فیصل امام شرعي هو بادشاہ نه هو' یعني اگر اسکا کوئي حکم یا معاهده خلاف شریعت هو تو وہ رعایا پر واجب العمل نه هوگا بلکه اسکي پاداش میں وہ خود مسند خلافت سے اتار دیا جائیگا - لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق -

سب سے پہلے قابله کے شیخ نے اسکے هاتھه پر بیعت کي -

شیخ سالم نے اپنے اس ارادے کي اطلاع سید فیصل کو دي - سید فیصل نے جواب دیا که وہ امام بھي ہے اور بادشاہ بھي ہے - وہ اپني قلمرو میں بالکل آزاد ہے یعمل مایشا و یقول ما یرید !

شیخ سالم اور شیخ عیسی کو جب یه جواب موصول هوا تو سخت غصه آیا - ان دونوں شیخوں اور انکے ساتھه انکے همخیالوں نے باهم ملکر تمام میخانوں' عفت فروشوں' مبلغین وغیرہ وغیرہ کے متعلق چند مطالبات سید فیصل کے سامنے پیش کیے - اسکے جواب میں سید فیصل نے کہا که انسان آزاد پیدا کیا گیا ہے' پس میں اسکو مقید نہیں کرسکتا -

(دعـــوت و بیعـــت)

اس خشک و قطعي جـواب کے بعد سمائـم میں شیخ عبد الله سالمي' شیخ عیسی بن صالم' اور شیخ عبد الله بن سعید نے پوشیده طور پر ایک مجلس شوری منعقد کي' اور یه طے کیا که شیخ عبد الله بن حمید کو بھیجا جائے - وہ تمام عمان میں گشت کرکے سید فیصل سے جنگ کے لیے بیعت لیں -

حسب قرار داد شیخ بن حمید گئے' اور تمام قبائل میں صلح کرا کے انمیں دوستانه تعلقات مستحکم کیے اور عهد لیا که وہ سید فیصل سے بیک جسم و جان هو کے لڑینگے - اس مهم سے فارغ هوکے شیخ بن حمید تنوف آئے - تنوف ایک چھوٹا سا شہر ہے جو نزوہ کے قریب واقع ہے - تنوف میں یہاں کے شیخ حمیر امامي سے ملے - شیخ حمیر امامي کے حکم سے تمام علماء اباضیه (خوارج) جمع هوے اور اس باب میں مشورہ هوا - مشورہ میں طے پایا که ایک امام مقرر کرکے اسکے هاتھوں پر بیعت کیجائے - چنانچه شیخ سالم بن راشد خروسي کے هاتھه پر بیعت کي گئي - بیعت کے بعد یه لوگ پوشیده طور پر نزوہ آئے - اور وهاں کے باشندوں کو امام کے هاتھه پر بیعت کي دعوت دي - اسکے دعوت کے جواب میں بہت سے لوگوں نے امام کے هاتھه پر بیعت کي - ان بیعت کرنیوالوں میں بنویام اور بنوکنود پیش پیش تھے -

(مقابلـــه اور جنـگ)

سید سیف بن احمد کو جو نزوہ کے امیر اور خاندان بن سعید کے ممبر تھے' یه خبر پہنچي تو وہ ان لوگوں کو روکنے کے لیے حمله آور هوے - سخت جنگ هوئي - بہت لوگ کام آئے - خاص بنوسعید میں سے ۲۵ سے زیادہ آدمي ضائع هوے - خود والي زخمي هوا اور بالاخر نزوہ تسخیر هوگیا - یا یوں کہو که اپنے باشندوں کے ضعف اور حمله آوروں کي قوت کي وجه سے نزوہ نے اپنے آپ کو حمله آوروں کے حواله کردیا - قلعه حصینه سے والي کي فوج نکلگئي اور انکي جگهه امام کي فوج وهاں قیام پذیر هوئي -

یه حالت دیکھکے والي ایک مسجد میں پناہ گزیں هوا - لوگ وهاں پہنچے اور اس سے کہا که امام کي اطاعت قبول کرے ورنه اسے گرفتار کرلینگے اور پھر اسکے ساتھه ایک اسیر جنگ کا سا برتاؤ کیا جائیگا - والي نے ایک گھنٹے کي مہلت مانگي - مہلت دیگئي اور اس نے خود کشي کرلي -

نزوہ میں امام نے زمام حکومت اپنے هاتھه میں لي' اور جب قدم جمگئے' تو بیت سلیط والوں سے کہلا بھیجا که "اطاعت کرو ورنه جنگ" انھوں نے اطاعت قبول کي - امام اپني فوج کے دو حصے کرکے آگے بڑھا - ایک حصه نے بڑھکے اطوز اور دوسرے حصه نے رستاق کا رخ کیا -

فوج جونہي رستاق پہنچي' فوراً لوگوں نے بلا معارضت و مقاومت اطاعت قبول کرلي - یہاں سے فوج بلاد حزم کي طرف بڑھي - یہاں والوں نے بھي اطاعت قبول کرلي - بلاد حزم سے ولایت عوبي آئي' یہاں بھي کسي نے مقاومت نه کي -

برکة الموز والي فوج وهاں سے کامیاب هو کے ولایت ترکي میں آئي اور یہاں کے والي سے کہا که " اگر تم هم سے ملجاؤگے تو هم تم کو امام بنا دینگے" اس سبز باغ کو دیکھکر اس نے قلعه کي کنجیاں حواله کردیں - لوگوں نے فوراً اسکے سر پر ایک عمامه باندھکے کہا: "لو! مستعد هو جاؤ! همارے امام کے بعد اسکے جانشیں بننا!"

(سیـــد فیصـــل اور امـــام)

سید فیصل کو جب یه حال معلوم هوا تو اُس نے ایک هزار فوج جمع کي اور اپنے بیٹے نادر کو اس پر سپه سالار بنا کے امام کے مقابله کے لیے روانه کیا - نادر یه جمعیت لیکے چلا - جب امام کے جدید مرکز سمائـم کے قریب پہنچا تو فوج کا بیشتر حصه امـام کي فوج سے جا ملا نادر کے ساتھه بلوص اور بنوسعید میں سے کچھه لوگ رهگئے جنکي مجموعه تعداد ۷۰ آدمیوں سے زیادہ نه تھي - یه حالت دیکھکر وہ مجبوراً سمائم کے قلعه میں پناہ گـزیں هوگیا اور محصور هوکے اس قلعه کي توپوں سے فائدہ اٹھاتا رها -

یہاں کے قبائل سے نادر کو ذرا بھي مدد نه ملي کیونکه قریباً سب کے سب امام سے ملگئے تھے - مگر امام کو اس محاصرہ سے کوئي فائدہ نه هوا - نادر قلعه میں بیٹھا شدید گوله باري سے امام کي فوج کو پامال کرتا رها - امام نے جب یه رنگ دیکھا تو اُسکو علی حاله چھوڑ کے شہر کا نہایت سخت محاصرہ کرلیا تاکه سید نادر قلعه سے نکلکے بھاگ نه جائے -

امام کے ساتھه جو شیوخ تھے' وہ فوجیں لیکے مختلف اطراف و جوانب ملک میں پھیلگئے - شیخ حمیر فوج لیکے سمائم سفلي کے طرف گئے - شیخ عیسی شهر سرور گئے - سرور والوں نے اطاعت قبول کرلي - خود امام شیخ عبد الله کو لیکے سمائم علیا گیا اور نادر کو گھیرے پڑا رها' مگر جب دیکھا که اس محاصرہ کا کوئي نتیجه نہیں نکلتا تو قلعه سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر ایک سرنگ کھودي اور اسمیں آگ لگادي - اس سے قلعه کا ایک حصه تو اڑ گیا مگر کسي کو کوئي نقصان نہیں پہنچا - دوبارہ پھر بارود بھر کے آگ لگائي تو بارود کا اثر خود امام کي جماعت کي طرف پلٹ پڑا اور بہت سي جانیں کام آئیں -

شیخ عیسی اپني فوج کو لیے اندرون ملک میں بڑھتا گیا - جہاں جہاں سے گزرتا تھا' وهاں کے لوگوں سے بیعت لیتا جاتا تھا - یہاں تک که شهر فنکا پہنچا - اتنے میں سید فیصل نے اسکے مقابله کے لیے ایک لشکر گراں بھیجا - یه لشکر جب خوشا تک پہنچا' تو شیخ عیسی اسکو دیکھے بغیر صرف اسکي آمد کي خبر سنکے سیب چلا آیا -

رستاق پر جو فوج قابض هوگئي تھي' وہ بڑھتي هوئي عوانی آئي - یہاں سید فیصل کے لڑکے سید حمود اور سید حمد اور انکے ساتھه سید هلال والي برکه تھا - جب فوج کو آتے دیکھا تو یه لوگ بھاگے - امام نے شهر پر قبضه کرلیا' سرکاري فوج کو نکال دیا' اور ذخائر و اسلحه جسقدر موجود تھے وہ سب کے سب قبائل کے هاتھه فروخت کردیے -

(فتـــح اور موجـــودہ حالت)

چالیس دن تک جنگ جاري رهي - جب سید فیصل نے دیکھا که اب تاب مقابله نہیں تو اس نے انگریزوں سے مدد مانگي -
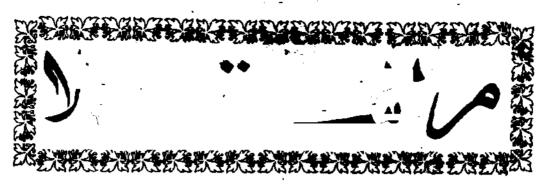
نــدوه اور قوم كي سرد مهــري

یه واقعه بهي عجائبات عــالم میں سے ہے که جس قوم نے ندوة العلما کا خیر مقدم مرحبا اور بارک الله کے پرجوش نعروں سے کیا هو' آج اسیکي جانب سے ایسي سرد مهریونکا ثبوت مل رہا هو جسکي کچهه انتها نہیں - کیا وہ نعره هائے مبارکباد و شادماني اسلیے تے که قوم نے ندوہ کو ایک بہت ضروري اور امید افزا شے خیال کیا تها؟ اور کیا یه افسردگي اور بے اعتنائي اب اسلیے ہے که قوم کے نزدیک ندوہ اب وہ ندوہ نہیں رہا' یا قوم کي وہ تمـام ضرورتیں جو ندوہ سے وابستہ تہیں پوري هوچکیں؟ یا یه که اس تبدیل نظامت سے قوم کچهه بد دل سي هوگئي ہے؟ بہر حال قوم کي سرد مهریونکے وجوہ چاہے جو کچهه بهي هوں' میں یه ضرور عرض کرنے کي جرأت کرونگا که قوم نــدوہ کي جانب سے غافل ہے' اور اگر اسي طـرح غفلت شعاري سے کام لیا گیا تو قوم کو اپني جگهه پر یه یقین کرلینا چاهیے که اب تک جو کچهه بهي اسنے ندوہ کیلیے کیا' اسمیں مطلقاً کسي خلوص و همدردي کا شـائبه نه تها - قوم نے نــدوہ کو صـرف ایک طلسمي کهیل سمجها تها جسکے تماشــه بینوں کي تعداد میں اضافه کیا گیا' اس سے زیاده اور کچهه نہیں - ورنه یه غفلت نہیں تو اور کیا ہے که آج نــدوہ میں ایک انقلاب عظیم پیدا هوگیا ہے اور قوم ٹس سے مس تک نہیں؟ اگر چنــد انجمنوں نے مولانـا شبلي صاحب کے قطع تعلق پر اظهار ناراضي کا رزولیوشن پاس کرکے اراکین نــدوة العــلما کے پاس بهیجدیا تو کیا یــه کہا جـاسکتا ہے که قومي دلچسپي کیلیے یه کافي تها' اور اسکو قومي دلچسپي کهه سکتے هیں؟ هرگز نہیں' میں قوم سے پوچهتا هوں که کیا اسیقدر همدردي ندوہ کے بقا اور بهبود کیلیے کافي ہے؟ اور پهر ندوہ کے حق میں اسکا کیا اثر مرتب هوا؟ یه تو صرف ایک رسمي طریقه تها جسکو چند افراد قوم نے ادا کردیا - اس میں کونسي همدردي اور کون سا مبارک خلوص پایا گیا؟

قوم کي اصلي همدردي اور اسکا سچا خلوص اس وقت هوتا جبکه بهي خواهان ندوہ کسي مقام پر مجتمع هوتے' اسکي نا کامیوں کے اسباب پر غور فرماتے' اسکے فلاح اور بهبودي کے وسائل کي تلاش کرتے' اور ایک کامیاب اور امید افزا روش اختیار کرکے نــدوہ کو اسکے اصلي مقاصد و اغراض میں فایز المرام بنانے کي کوشش کرتے -

یه ایک حد تک ممکن ہے که صحیح هو که اگر بعد علحدگي علامۂ شبلي اراکین ندوة العلما نے انکي جگهه پر ایک ناظم کو منتخب کرلیا ہے تو کیا ضــرور ہے که قوم اسپر اعتماد نکرے؟ میں کہتا هوں که قوم ضرور اعتماد کرے' لیکن یه اعتماد یومنون بالغیب نهو' کیونکه وہ ملک مقرب نہیں' کوئي وحي منزل نہیں' کوئي رسول نہیں' بلکه کچهه بهي نہیں - کم از کم اتنا تو ضرور هو که قوم اسکے حالات سے واقف هو - اسکے فضائــل علمیه و دینیه سے آشنا هو - یه کسقدر حیرت انگیز اور افسوسناک امر ہے که ایک ایسي مجلس کا جسکے مقاصد عظیم الشان هوں اور جسکي کامیابي بهي یقیني هو' اور جسکا عزم وحید یه هو که قوم کي تمام وہ ضرورتیں جو ایک مدت سے مدفون اور قحط الرجال سے قریب الفنا هو چکي هیں' دوباره زنده اور بار آور کیجائیں' اسـکا میر مجلس ایک ایسا شخص کیا جاتا ہے جس کے نام سے قوم کے کان بهي اشنا نہیں - لیکن ایسا کیوں هوا؟ صرف اسلیے هوا که قوم کي آنکهیں ندوہ کیطرف سے بند هیں' اور اسلیے هوا که اب وہ دل نہیں رہے جن میں همدردي اور خلوص کے جذبات تے اور وہ هاتهه نہیں رہے جو همیشه بڑهنے کیلیے طیار اور مستعد رهتے تے' اور وہ دماغ نہیں رہے جن میں قومي ضروریات پوشیده رهتي تهیں اور انکے تمام حقوق کي نگهداشت کي جاتي تهي - یــه کسقدر تعجب بالاے تعجب ہے که ناظم کا انتخاب صرف چند اشخاص کے هاتهوں سے هو جاتا ہے' اور قوم سے پوچها تک نہیں جاتا؟ ناظم کو کیا پڑي ہے که قوم کے حصول آرا کا لحاظ کرے' اسکو ایک مغتنم موقع ملتا ہے اور ایک غیر معمولي قدر و قدرت چنــد منٹوں میں هاتهه آجـاتي ہے' وہ خوش خوش مسند نظامـت پر جلوہ آرا هو جاتا ہے' اور پهر اسکا جو کچهه بهي جي چاہے کرگذرتا ہے -

میں حیران هوں که کس منه اور کس زبان سے کہا جاتا ہے که هم میں بیداري اور قومیت کا احساس ہے؟ اگر یهي بیداري اور احساس ہے تو میں سچ عرض کرتا هوں که یهه ایک نوم الحیات ہے جسکو غلط فهمي سے آپ بیــداري تصور کیے بیٹــہے هیں - خــدارا سونچیے اور اپني ضروریات پر ایک گهري نظر ڈالکر ندوہ کے فلاح اور بهبودي کے اسبـاب فراهم کرنے میں سرگــرم هو جائیے! و ما علینا الا البلاغ - والسلام

ایــم - احمد - از باره بنــکي

زنده در گور مریضوں کو خوشخبري

مطبوعات جديده

افـــادہ

قيمت سالانه ۲ - روپيه مع محصول - سول لائن - آگره

يه اردو کا ايک جديد ماهوار رساله هے جو نهايت نفيس کاغذ اور عمده چهپائي کے ساتهه گذشته نومبر سے نکلنا شروع هوا هے - جناب نواب حاجي محمد اسمعيل خان صاحب اسکے مدير اور ايڈيٹر هيں - غالباً مقصد اشاعت يه هے که ملک ميں جو تعليمي اور سياسي کام هو رهے هيں انپر ماهوار بحث کي جاے ' اور اسکے علاوه " دوسرے قسم کي بهي سوشيل' مارل ' اور تاريخي مضامين " شائع کيے جائيں -

نـواب صاحب اردو کے قـديمي اهـل قلم هيں جبـکه اردو کے لکهنے والے بهت کم تهے اور نه اسقدر رسائل و اخبار نکلتے تهے - علي گڈه انسٹيٹيوٹ گزٹ ميں عرصے تک انکے مضامين نکلے هيں اور مشهور رساله " معارف " کے بهي وه نه صرف مالک تهے بلکه ايڈيٹري ميں بهي شريک تهے - اميد هے که انکي ايڈيٹري ميں يه نيا رساله ترقي کريگا ' اور ديگر اهل قلم بهي انکي اعانت کرينگے -

نومبر کا نمبر بطور نمونے کے شائع کيا گيا هے اسليے اسميں صرف وه مضامين جمع کردیے هيں جو بعض اخبارات ميں شائع هوے تهے ' مگر دسمبر کے نمبر ميں متعـدد مستقل مضامين هيں اور پهـلا مضمون جو ايجوکيشنل کانفرنس کے متعلق هے' نهايت مفيد نقد و مشوره پر مشتمل هے اور ارباب کار کيليے قابـل توجه' بشرطيکه وه توجه کرنا چاهيں -

نواب صـاحب کے سياسي افکار و آرا سے آجکل بڑا طبقه قوم کا مخالف هے' اور يه امر بهي آشکارا هے که وه الهـــلال کے کاموں سے خوش نهيں هيں' تاهم ميں يه کهنے سے کسي طرح باز نهيں رهسکتا که نواب صاحب جس استقلال اور يک رنگي سے اپنے سياسي عقائد پر قائـم هيں ' اور جس غير متزلزل لب و لهجـه ميں هميشه اپنے خيالات ظاهر کرتے رهتے هيں ' ميں اپنے عقيدے ميں اُسے نهايت قابل تعريف و تحسين سمجهتا هوں -

زمانے کے خيالات يکسر پلٹ گئے هيں اور وقت کے طوفان نے بڑے بڑے محکم ستونوں کو بهی اپني جگه سے هلا ديا هے - جو لوگ پچهلي صحبتوں کے مشهور رکن سمجهے جاتے تهے اور کل تک اپنے گذشته اصولوں کا وعظ کررهے تهے' انهوں نے بهي زمانے کا رنگ ديکهکر بالاخر اپني جگه چهوڑدي ' اور زياده نهيں تو نئے خيالات و عقائد کي طرف دو چار قدم تو ضرور بڑهه آئے ' مگر تاهم لوگ ديکهه رهے هيں که نواب صاحب ممدوح اپنے خيالات پر اُسي استحکام و استواري سے قائم هيں جس طرح گذشته عهد ميں تهے' اور هر موقعه پر بلا تامل اور بلا خوف تحقير و تضحيک اپني قديمي راے ظاهر کرتے رهتے هيں -

لوگ هميشه انکے خيالات کي مخالفت کرتے هيں اور شايد هي کسي شخص کے سياسي خيالات کو اسدرجه عام طور پر مذموم سمجها گيا هو' جس قدر نواب صاحب کي تحريرات کو - عموماً انکي تحريرات کو حکام کي خوشامد اور انتها درجه کي خوشامد سے تعبير کيا جاتا هے' تاهم وه اسکی کچهه پروا نهيں کرتے اور اپنے خيالات برابر ظاهر کرتے رهتے هيں -

ميں نے کسي قدر تفصيل سے اس امر کو اسليے لکها که ميں انکے استقلال ميں آجکل کے لوگوں کيليے ايک بڑي عبرت پاتا هوں - انکو خوشامد اور غلامي کا الزام ديا جاتا هے - ميں چاهتا هوں که کاش آجکل کے مدعيان حريت کي آزادي ميں بهي ويسا هي استقلال غير متغير او ر استقامت محکم پيدا هو جاے' جسقدر ثبات و يک رنگي نواب صاحب کي خوشامد اور غلامي ميں هے !

اگر ايسا هو تو پهر مصيبتوں کا خاتمه هے - ياد رکهو که کفر هو يا ايمان' پهلي چيز استقامت هے' اور ايمان نفاق آلود سے ثبات کفر بهر حال بهتر هے :

دو دل بودن درين ره سخت تر عيبيست سالک را
خجل هستم زکفر خود که دارد بوے ايمـاں هم !

اُس حريت کے ادعا کو ليکر کيا کيجيے جسميں ايک ادنى سی آزمايش کي بهي تاب نه هو؟ و لله در الشاعر:

وفـاداري بشـرط استـواري اصـل ايمـاں هے
مرے بتخانے ميں تو کعبے ميں گاڑو برهمن کو

ميں جانتا هوں که جمود فکر اور استقامت راے ' دو مختلف چيزيں هيں' اور جس طرح ثبات راے ايک عمده جوهر اخلاقي هے' اُسي طرح طلب حق اور اعتراف گمرهي بهي بنياد هدايت و سعادت هے - ليکن اگر ايک شخص کو اپني غلطي محسوس نهيں هوتي اور اسليے اپني غلط راے پر صداقت سے قائم هے' تو اُسکي راے کي تو پوري سختي سے تغليـط کيجيے' مگر ساتهه هي اُسکی استقامت کي پوري فياضي سے تعريف بهي کيجيے' اور بن پڑے تو اپنے حق کے قيام کيليے اُسکے باطل کے ثبات سے سبق ليجيے !

اگر افاده کو تمام اردو اخبار و رسائل اور قومي کاموں پر انتقاد و بحث کيليے مخصوص کرديا جاے تو يه بهت بهتر هوگا ' کيونکه اُس قسم کا کوئي اردو رساله ملـک ميں نهيں هے -

چهپائي لکهائي اور ضخامت کے اعتبار سے قيمت نهايت کم هے اور اميد هے که لوگ اُسکي قدرداني ميں بخل نه کرينگے کيونکه ملک ميں سنجيده رسائل کي ضرورت شديد هے ' اور گو انکے سياسي آرا سے هم لوگوں کو اختلاف هو تاهم رسالے کے ديگر حصص کے فوائد ميں تو کلام نهيں -

---

جـزائـر فـلـي پـائـن

شیخ الاسلام کا تقرر اور دعوۃ دینیه کي تحریک

الشیخ محمد وجیهه النابلسي

(جزائر فلي پائن کے باغات کا ایک منظر !)

(جزیرہ سورو (فلي پائن) کا ایک مکان)

الهلال کي کسي گذشته اشاعت میں جزائر فلي پائن کے مسلمانوں کا تذکرہ به تفصیل هوچکا ہے - قارئین کرام کو یاد هوگا که مسلمانان جزائر مذکورہ نے اپنے امریکن گورنر میجر فنلي کو اپنا وکیل بنا کر قسطنطنیه بهیجا تها' اور اس نے پیشگاہ خلافة علیه میں انکي جانب سے مندرجۂ ذیل مواد عرض کیے تهے :

" مسلمانان فلي پائن نے مجهے بهیجا ہے تاکه میں ان کي جانب سے سلطان المعظم کے رئیس دیني اور خلیفة المسلمین هونے کي حیثیت کا اعتراف کروں' اور اطمینان دلاؤں که ریاست هاے متحدہ امریکه ان کے مذهبي امور میں کسي طرح کي مداخلت کرنا نہیں چاهتي بلکه انکي دیني حالت کي اصلاح و ترقي کي خواهشمند ہے -

نیز وہ چاهتے هیں که پیشگاہ خلافت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کرکے بهیجا جاے جو انکے مذهبي اعمال و اعتقاد کي اصلاح کرے' اور اسکي نگراني میں وہ ایک سچے مسلمان هونے کا درجه حاصل کرسکیں - حکومت امریکه نے انکي اس خواهش کو معقول قرار دیا ہے اور وہ اپنے صرف و تنخواہ سے ایک ایسے رئیس دیني کے تقرر کي بدل خواهشمند ہے "

سلطان المعظم نے انکي درخواست کو منظور فرمایا اور جزائر فلي پائن کیلیے " شیخ الاسلام " کا ایک عهده قرار دیا گیا جسکے مصارف حکومة امریکه دیگي' اور جو اپني ریاست دیني میں بکلي آزاد و خود مختار هوگا -

چنانچه اس عهدۂ جلیله پر سب سے پہلے جو بزرگ مامور هوے' وہ حضرۃ الشیخ' السید محمد وجیهه افندي النابلسي امین الفتاوي مشیخت اسلامیه هیں -

تمام امور ضروریه کے طے پا جانے کے بعد وہ آستانے سے بعزم جزائر روانه هوگئے - ۱۴ - دسمبر کو بمبئي پہنچے - وهاں سے دهلي آئے - دهلي سے علیگدہ' علي گدہ سے دیوبند گئے - پهر چند دنوں به تقریب اجتماع اسلامي آگرہ میں تشریف فرما رہے - وهاں سے کلکته اور رنگون هوتے هوے غالباً فلي پائن روانه هوگئے هیں -

السید محمد وجیهه افندي ' شیخ الاسلام جزائر فلي پائن

آگرہ میں مجهے سید موصوف سے شرف نیاز حاصل هوا' اور دو تین مفصل صحبتیں مختلف شئون و مسائل اسلامیه و سیاسیه پر هوئیں - وہ ایک نوجوان فاضل هیں جنکا اصل وطن نابلس (اطراف شام) ہے ' مگر پرورش قسطنطنیه میں پائي ہے ' اور علوم دینیه کي تحصیل و تکمیل کے ساتهه فرانسیسي اور (غالباً) جرمن زبان کو بهي حاصل کیا ہے - ترکي کے توطن کي وجه سے ترکي زبان مثل مادري زبان کے بولتے هیں' اور عربي بطور زبان ثاني کے مگر صحیح و فصیح -

میں نے انهیں ایک فاضل' وسیع المعلومات ' اور ایک عالم منور الفکر و روشن خیال پایا - انکے خیالات میں جمود نہیں ہے ' مگر ساتهه هي غیر معتدل آزادي بهي نہیں ہے - عهد حمیدي کا ذکر آیا تو انهوں نے اسکے استبداد و جبر کو مخالف کتاب و سنت بتلایا ' لیکن نئے عهد عثماني کي بے اعتدالیاں بیان کي گئیں تو انکو بهي انهوں نے تسلیم کیا -

دعوۃ و اصلاح کے مسئله میں وہ بالکل الهلال کے مشرب سے متفق

اقتراعیات عثمانیه

ایک عثمانی طیارہ

شوکت بلقیس خانم

انگلستان کي نئي ڈاک کے اخبارات میں مس فریهوک (Miss Frehaube) کا تذکرہ نہایت فخر و مباهات کے ساتهه کیا گیا ہے جس نے ایک هوائي جهاز میں کچهه دور تک سفر کیا -

یورپ میں ایسا هونا کچهه بهي عجیب نهیں ' بلکه ایک ایسي معمولي بات ہے جسکا تذکرہ بهي ضروري نه تها - البته حال میں ایک نوجوان ترک خاتون شوکت بلقیس خانم کا هوائي جهاز میں اوڑنا اور ادرنه سے قسطنطنیه تک آنا ' یقیناً ایسا واقعه تها جسپر فرانس کے تمام اخبارات و رسائل نے بجا طور پر تعجب کیا -

خانم موصوفه ایک نوجوان تعلیم یافته خاتون اور فتحي بک کي بیوي هیں - پچهلے دنوں جو مشهور انجمن خواتین عثمانیه کي اعانۃ حکومت کیلیے قائم هوئي تهي ' اُسکي تاسیس میں سب سے زیادہ حصہ انهوں نے لیا تها - انقلاب دستوري کے بعد باعانۃ احمد رضا بک جو جمعیۃ طلب حقوق نسواں کیلیے قائم هوئي تهي ' جسکے دو عظیم الشان جلسے منعقد هوکر تمام یورپ میں مشهور هوگئے تهے ' اور جسکي اعانت کا سلطان المعظم نے به نفس نفیس وعدہ کیا تها ' اسکے ارکان مشهورہ میں سے ایک رکن رکین یهي بلقیس خانم تهیں -

انکے اس مردانه وار طیران هوا نے تمام ترکي میں شهرت حاصل کرلي ہے ' اور متعدد مقامات سے عورتوں کي انجمنوں نے انکے لیے تحائف بهیجے هیں - اوڑنے سے پہلے اور بعد ' خواتین عثمانیه کے دو جلسے منعقد هوے ' جسمیں بڑے بڑے اعیان و مشاهیر کي خواتین شریک تهیں - بلقیس خانم نے ایک فصیح و بلیغ تقریر کي اور کها :

" وقت آگیا ہے که اپني ملت کے زوال و ادبار کے ماتم میں هم عورتیں بهي مساویانه حصه لیں ' کیونکه هر بات میں هم اپنا مساویانه حق مردوں سے طلب کرتي هیں "

انهوں نے کها که :

" هوائي جهاز میں بیٹهکر کچهه دور تک جانا اب متمدن عالم کي ایک نهایت هي معمولي اور عامۃ الورود بات هوگئي ہے - اسمیں کوئي ندرت نهیں پس میں نے جو یه ارادہ کیا تو اسلیے نهیں که یه کوئي عجیب اور نادر واقعه هوگا ' بلکه صرف اس غرض سے که

بلقیس خانم هوائي جهاز میں

همت اور اقدام عملي کي ایک نظیر قائم کروں - وہ میري ملت محبوب و محترم کیلیے اولو العزمانه اعمال کا محرک ' اور بلند نظرانه مقاصد کیلیے داعي هو "

خانم موصوفه کي اس دلیري نے تمام خواتین عثمانیه میں ایک تازہ روح عمل پهونک دي ہے - صرف عورتیں هي نهیں بلکه مردوں پر بهي اسکا همت افزا اثر پڑا ہے - انهوں نے اپنے ساتهه بہت سے چهپے هوئے اوراق رکهه لیے تهے جو هر آبادي پرسے گذرتے هوئے پهینکتي جاتي تهیں - اُن میں سے بعض پر طلب غیرت و حمیت کے جملے تهے ' بعض پر دعائیه فقرے ' اور اکثر اوراق پر تو یه لکها تها که " ملۃ نجیبۂ عثمانیه کے نام ' غیرت ' حمیت ' صداقت ' اور عمل کا پیام مقدس ! ! "

یه گویا دار الخلافۃ عثمانیه کا ایک اقتراعي واقعه ہے - لیکن جو با قاعدہ اور منظم آزادي بوجه اپني حکومت هونے کے وهاں جدید نسل کي عورتوں کو ملي ہے ' امید ہے که وہ ابهي عرصے تک اُنهیں بے اعتدالانه آزادي کے نقائص سے محفوظ و مصئون رکهیگي -

گذشته ڈاک کے تمام عثماني جرائد و رسائل نے اس واقعه کي تشهیر و تعظیم میں حصه لیا ہے ' اور مصور رسائل نے اس دلیرانه سفر فضائي کے مختلف حصونکي تصویریں شائع کي هیں - علی الخصوص معاصر محترم آستانه " شهبال " اور " رسمللي " جنکي اشاعات کا بڑا حصه اسي واقعه کے رسوم و صور سے پر ہے - هم بهي تین مختلف تصویریں معاصرین آستانه سے نقل کرتے هیں -

دو تصویریں تو خود خانم موصوفه اور هوائي جهاز کي هیں ' اور ایک تصویر اُس مجلس خواتین کي جو اُس موقعه پر منعقد هوئي تهي -

بلقیس خانم هوائي جهاز کے لباس میں

اثــار عرب

مصر کے موجودہ تعلیم یافتہ اشخاص سے مجھے ہمیشہ بے اعتقادي رهي ہے ' الا دو شخص ' ایک قاسم امین بک مرحوم صاحب تحریر المراۃ ' اور دوسرے احمد زکي بک صاحب السفر الي الموتمر و الدنیا في باریس وغیرہ -

پچھلے دنوں احمد زکي بک نے جامعۂ مصریہ میں اثار عرب پر تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا ' جسمیں مختلف مواضیع ادب و تاریخ و علوم و علم اللسان پر نہایت وسعت نظر و دقت راے سے بحث کي تھي - اب ان سب کا مجموعہ شائع ہو گیا ہے - آج انکي ایک تقریر کا تھوڑا سا حصہ درج کیا جاتا ہے جو زیادہ خشک اور علمي نہیں ہے تاکہ عام طور پر دلچسپي سے پڑھا جاے (ایڈیٹر) -

حضرات !

سب سے پہلے میں عربي طریقہ پر سلام کرتا ہوں اور ہر شخص سے فرداً فرداً کہتا ہوں کہ " سـلام علیک " اسکے بعد میں اسـلامي طریقہ پر سلام کرتا ہوں اور کہتا ہوں " السلام علیکم " -

اس سلام مزدوج کے بعد میں وہ لفظ استعمال کرتا ہوں جو اهل فرنـگ نے عربوں سے لیا ہے اور جسے بلحاظ معني اصلي کے میں آپ سے کہتا ہوں ' یعني " Salamlek " -

حضرات ! اهل یورپ تو اس تیسرے لفظ کو تملق و تذلل اور انتہاء خضوع و خشوع کے لیے استعمال کرتے ہیں ' مگر در حقیقت یہ لفظ اس اثر کا ہمیں پتہ دیتا ہے جو اسلامي تمدن نے یورپ کي مغربي قوموں پر ایک زمانے میں ڈالا تھا -

کیا اس عالم کي یہ سنت جاریہ نہیں ' کیا تمدن کا یہ قاعـدہ نہیں کہ جب مختلف و متبائن قومیں باہم ملتي ہیں اور ایک کو دوسرے سے سابقہ پڑتا ہے ' تو ضرور اس سے ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے ' اور یہ اثر اسقدر قوي ہوتا ہے کہ بالاخر عام اور خاص ' دونوں قسم کے حالات میں ظاہر ہوتا ہے ؟ اس تاثیر کا سر چشمہ تمدن کي قوت ہے - غالب و چیرہ دست قوم معراج تمدن کے جسقدر بلند زینے پر ہوگي ' اور مغلوب قوم پر اسکو جسقدر تسلط و اقتدار حاصل ہوگا ' اسي نسبت سے یہ اثر بھي کمزور و ضعیف اور قوي و استوار ہوگا -

کسي قوم میں جب تمدن پھیلتا ہے ' تو ضرور اسکے افراد بھي اس بسیط زمین پر پھیلتے ہیں اور دوسري قوموں پر غالب ہوجاتے ہیں - وہ قبائل جو اسکے جوار میں یا اسکے ساتھہ رہتے ہیں ' اسکا کہنا مانتے ہیں ' ان پر فوراً اس قوم کو یک گونہ حکومت حاصل ہوجاتي ہے گو یہ حکومت ظاہري نہ ہو بلکہ معنوي ہو - جو لوگ تفکر و تامل کو کام فرماتے ہیں انہیں اس حکومت معنوي کے آثـار تجارت ' زراعت ' صنعت ' اخلاق و عادات ' علوم و معارف ' بلکہ لہو ولعب ' ظرافت و مزاح ' وقار و رندي ' غرضکہ زندگي و تمدن کے ہر شاخ و مظہر میں اسطرح نظر آجاتے ہیں ' جسطرح صبح کي پیشاني یا دن کي روشني نصف النہار میں !

اجتماع و تمدن کے اس بدیہي قانون کے ثبوت کے لیے میں آپ کو دور نہیں لیجاتا - صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ ذرا اپنے گرد و پیش پر ایک نظر ڈالیں - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم میں سے ایک شخص جو اپني مادري زبان بھي اچھي طـرح بول نہیں سکتا اور (اسکے نزدیک) اسکي بدقسمتي سے خدا نے اسکو کسي عجمي زبان میں استعـمال و انہماک کا موقع بھي نہیں دیا ' مگر با ایں همـہ جب وہ اپنے کسي دوست اور ہم چشم سے ملتا ہے تو فوراً کہتا ہے : " بونجور موں شیر بوں سیوار " (یہ ایک فـرانسیسي کـلمۂ مـزاج پرسي و تعارف ہے جو اب فرنگي مآب مصریوں میں بجاے کیف حالک کے جاري ہوگیا ہے ' اور انکي تقلید سے اسکا استعمال اسقدر بڑھگیا ہے کہ عام طور پر ہر شخص بولنے لگا ہے حتی کہ سلام علیک تک متروک ہے ! - الهلال) کیا یہ امر اب قطعي نہیں کہ عنقریب وہ دن آنے والا ہے جبکہ ہمارے لڑکے گھروں میں بھي گوڈ مارننـگ گوڈ نائٹ مائي ڈیر ' کہا کرینگے -

نہیں ' وہ دن تو آگیا - اب تو گھروں میں بھي ہمارے لـڑکوں کي زبان سے یہي نکلتا ہے -

لعمري (اپني عمر کي قسم) ' یـہ نفوس کا ضعف ' مزاج کي کمزوري ' اور اخلاق کي پستي ہے - یـہ حرکت علما کے نزدیک تنـگ ظرفي ہے اور نیـم علما کے نزدیک خود نمائي - رہے جاہل تو انکے لیے اسقدر کہدینا کافي ہے کہ وہ جاہل ہیں !

میرے نزدیک اس تنگ ظرفي اور خود نمائي ' دونوں کے خلاف اخـلاقي جنـگ کرنا چاہیے تاکہ ہـم اپني قـومیت اور زبان کو محفوظ رکھہ سکیں ' اور اپنے ملک کے زندہ کرنے کے متعلق ہماري کوششیں کامیاب ہوں -

لیکن آج شب کي صحبت کا میرا موضوع مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں بہت سے مقامات پر عربي الفاظ کے بدلے غیر عربي الفاظ استعمال کروں ' یہ اسلیے تاکہ ان پس ماندہ آثار اور لازوال ماثر کو بیان کرسکوں جو ہمارے آباء و اجداد یورپ کي قوموں میں اپنے بعد چھوڑ آئے ہیں - (اسکے بعد خطیب نے فرانسیسي زبان کا ایک فقرہ لکھا ہے مگر وہ ہم نے اسلیے حذف کردیا کہ قارئین الهـلال میں بمشکل کچھہ لوگ ایسے ہونگے جنکے لیے وہ چند اصوات مرتبہ سے زیادہ ہو - الهـلال)

آپ نقش حیرت بنجائینـگے جب میں آپ سے کہونگا کہ (Ebahi) اور (Ahuri) یہ دونوں فرانسیسي لفظ خالص عربي اصل سے مشتق ہیں - پہلا لفـظ (Ebahi) جسکے معني پریشان و حیـران کے ہیں ' اور اسي طرح اطالي زبان کا یہ فعل (baire) جو اسکے ہم معني ہے ' دونوں عرب کے اس قول سے نکلا ہے کہ " فلان مائر بائر " یعني حیران و پریشان ہیں - دوسرا لفظ یعني (Ahuri) جسکے معني مبہوت و مرعوب ہونیکے ہیں ' وہ بھي اس جملے سے نکلا ہے کہ " بہرت فلاناً فانبہرا " کیا اب بھي کسیکو حیرت و تعجب ہے ؟ حالانکہ جب سبب ظاہر ہو جاے تو تعجب دفع ہو تا جاتا ہے ' اور اشتقاق جسقدر واضح ہے وہ تو ظاہر ہي ہے -

اس فرانسیسي فقرہ میں میں نے ایک لفظ (Sauche) استعمال کیا تھا - یہ لفظ بھي عربي نژاد ہے - اگر اطالي لہجہ میں اسکا تلفظ کریں تو " سوکي " ہوگا ' اور اگر ہم اطالي زبان میں اسکے ہم معني لفظ تلاش کریں تو ہمیں دو لفظ (Zicca) اور (Zocco) ملینگے ' اور اگر اب ہم اسکے بعد یہ آیت تلاوت کریں : کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوي علی (سوقہ) یعجب الـزراع تو اسکا مشتق منہ واضح ہو جائیـگا (یعنے لفظ سوق) -

میں مجھے پوري امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز انکا قیام جزائر فلي پائن میں ایک قوي حرکت دیني پیدا کر دیگا - مسئلۂ تبلیغ اسلام کے متعلق میں نے بہت سے مطالب ضرور یہ انکي خدمت میں عرض کیے ہیں -

ایک ایسے دور دراز مقام کے قیام کو منظور کرنا ہي انکے ایثار نفس کي دلیل بین ہے - انہوں نے اس دیني خدمت کیلیے تنخواہ لینا بھي گوارا نہیں کیا - صرف پچاس پونڈ ماہانہ اپنے مصارف کیلیے لینگے ' اور قسطنطنیہ میں انکے اہل و عیال کیلیے ۳۰ پاؤنڈ ماہانہ پہنچتے رہینگے -

انہوں نے کرنل فنلے سے یہ طے کرلیا ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے بارے میں بالکل آزاد و خود مختار ہونگے - عربي تعلیم کے نشر و اشاعت میں حکومت محلیہ انہیں مدد دیگي - خطبہ میں سلطان المعظم کا نام لیا جایگا ' اور انکے تمام احکام و اوامر دربار خلافۃ کے احکام تصور کیے جائینگے -

جزائر فیلي پاین میں مسلمانوں کي آبادي پانچ لاکھ سے زیادہ ہے - انکے علاوہ قدیمي بت پرستي بھي باقي ہے جو بہت تھوڑي سعي سے مبدل بہ اسلام ہوسکتي ہے -

ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے یہ سمجھنا مشکل ہوگا کہ دولۃ برطانیہ جو کچھہ اپنے سات سے دس کروڑ مسلمان رعایا کیلیے نہیں کرسکتي ' اس سے کہیں زیادہ ریاست ہاے متحدۂ امریکہ صرف پانچ لاکھہ نفوس اسلامیہ کیلیے کر رہي ہے - وہ خود اپني معرفت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کراتي ہے اور سلطان المعظم کے تحت ریاست دیني انہیں سپرد کردیتي ہے - انگلستان کیلیے (بقول ٹائمس) ایک وحشي گورے کے خون کے آگے تمام مسلمان رعایاے ہند کا اضطراب اور ایک عظیم الشان اسلامي حکومت کي تباہي کوئي شے نہیں ' مگر غنیمت ہے کہ امریکہ ایسا نہیں سمجھتي !

حال میں سر ولیم ویڈر برن کي ایک چٹھي اخبار نیشن میں شائع ہوئي ہے جسمیں انہی جزائر فلي پائن کا ذکر ہے اور امریکہ کے طرز حکومت سے گورنمنٹ ہند کا مقابلہ کیا ہے - وہ لکھتے ہیں :

" امریکہ کے پریسیڈنٹ ولسن کا رویہ اہل برطانیہ کیلیے قابل غور و عبرت ہے - جب ہندوستان کي کونسل میں مسٹر گوکھلے کا بل جبري تعلیم کے متعلق نامنظور ہوا تو اسي وقت بیان کیا گیا تھا کہ جزائر فلي پائن میں امریکن گورنمنٹ نے میونسپلٹیوں کے ذریعہ جبري تعلیم رائج کردي ہے ' اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ برٹش انڈیا کے مقابلہ میں وہاں طلبا کي تعداد دس حصہ زیادہ نظر آتي ہے !

پریسیڈنٹ ولسن نے علانیہ وعدہ کیا ہے کہ امریکن گورنمنٹ بہت جلد ان جزائر کو آزادي عطا کر دیگي ' مگر ہندوستان کو ابتک کوئي ایسي امید نہیں دلائي گئي ؟ ! "

زمینـــدار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن

بسرپرستي علامہ عبد اللہ عمادي ایڈیٹر زمیندار بغرض فراہمي چندہ ۲۱ جنوري کو لاہور سے روانہ ہوگا - ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوري توقع ہے کہ حتی الامکان اس ڈیپوٹیشن کي حوصلہ افزائي سے اپنے قومي اخبار (زمیـنـدار) کے ساتھہ سچي ہمدردي اور محبت کا عملي ثبوت دینے سے دریغ نہیں فرمائیں گے -

منیجر زمیـنـدار

مشاهیر اســلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہي رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (٦) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱٦) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ٦ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دہلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ نہ (۲٦) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ٦ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ٦ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ٦ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳٦] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ٦ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ٦ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ٦ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ٦ روپیہ ۷ انہ [۴٦] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداروں نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھدئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجدري اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

بريدِ فرنگ

سنہ ۱۹۱۲ء - اور هـــلال

قديم و جديد مسئله شرقيه

(از كريفك ۲۷ دسمبر)

انيس سو بارہ نے همیں پرانے " مسئلـه شرقيـه " کا خاتمه دكهايا اور انيس سو تيره نے اپني طنز آميز فياضي سے ايک نيا مسئله ' شرقيه " ايجاد کرديا - يهي شے اس سـال کي اصلي مزيت اور ديرپـا خصوصيت هے جسکي رجـه سے يـه سـال يورپ کي تـاريخ ميں هميشه مشهور و معروف رهيگا -

اس لحاظ سے يه سال نه صرف برا تها ' بلكه بلا ادنى مبـالغه کے ايـک مضرت رساں سـال تها - بلقان ميں يورپ کي بزدلي اور شديد بربريت کي کاميابي سے جو کچهه هوا ' ارباب سياست کے ليے اميد کي برباد شده صـورت هے ' اور اصحاب خـيـال (Idealist) کے ليے اس فـريب کا انـكشاف جسميں وہ اب تـک مبتلا تهے - مگر يه اسکي اکيلي برائي نهيں کيونکـه يه اپنے انـدر اور بهي برائياں رکهتا هے -

اس نے آينده کے بے گناه لوگوں کے ليے ايک ايسا بوجهه ترکـه ميں چهوڑا هے ' جسکا فيصله وہ هميشه کے ليے کـرسکتا تها اور صـرف اسيقدر نهيں بلكه اس بوجهه کے ساتهه مزيد پيچيدگياں بهي - سر ايڈ ورڈ گرے ' همیں حکم ديتے هيں که هم شكر کريں که جنگ يورپ سے بچگئے - سر ايڈورڈ گرے کا يه قول تو بالكل غير فاني ڈکس کے انداز ميں هے ' بلكه اسکے اس دائمي تسلي کي دوسري شكل که " جب تک خوش طبعي کي شمع ميں روح کي آگ روشن هے اور دوستي کا بازو پر نهيں جهاڑتا ' اسوقت تک مهرو عنايت ميں تفريق کي کيا پروا ؟ "

بدقسمتي سے اس صورت خاص ميں زندگي کي شمع بڑي حد تک بے حيائي کي شمع هے -

اور رها " بين القومي دوستي کا بازو " تو اسکي اصلي فكر يه هے که ان غير " زنده دل " جنگي تيـاريوں کي عظيم الشان وسعت کو پوشيده رکها جائے جو هر سلطنت دوسرے کے ليے کررهي هے !

بيشک هم اس سال جنگ سے بچگئے هيں اور شايد آينده سال بهي بچے رهيں ' مگر نو حلقه بگوش قوموں کا آہ و زاري کرنا ' دول کي نا جائز خواهشوں کے ليے نئے رقيبوں کا پيدا هونا ' اور اسلحه بندي ميں دول کي منافست کا وسيع اور تيز هونا ' يه چيزيں اس صلح کي داستان سنائيگي جس پر سر ايڈ ورڈ گرے کو اسقدر ناز هے !

آؤ ذرا اور زيادہ قريب سے ۱۹۱۳ کے ترکه کو ديكهيں ! گذشته سال تو معقول اميدواري ميں ختم هوا تها - بلغاري قسطنطنيه کے دروازہ پر تهے - ترک اپنے آخري يورپي خندقوں ميں چهپے هوے تهے - سرويا اور بلغاريا کا عهد نامه اتحاد اپنے ان دفعات کے ساتهه ابهي تـک صحيح و سالم تها جو مفتوحه زمينوں کي قوميت کے اصول پر تقسيم کے متعلق تهيں - يورپ کي سياست کا يه شعار تها که بلقان بلقانيوں کے ليے هے ' اور اس شعار کي پيروي بلكه اسکے معني کي تصوير کشي کے ليے دول نے البانيه کے آزاد کرنے کا فيصله کرليا تها - ايشيا ميں ايک مستحكم اور دوباره پيدا هونے والي ترکي کے مستقبل نے بظاهر وزير اعظموں کي تمام قيمتي اور تازگي بخش فياضي کو مشغول کر ليا تها ' اور انهوں نے ترکي کي اس نئی قلمرو کي حفـاظت کے ليے جزائر ايجين کي قسمت کا فيصله اپنے هاتهوں ميں ليليا تها - ان تمام باتوں سے ايک سلجهانے والي اميد پيدا هوئي ' اور اس توقع کي پوري پوري تصـديق هوگئي که بالاخـر يورپ کے وجـدان (کانشنس) سے مسئـله شـرقيه کا اثر اتر جائيگا -

يه صحيح هے که اس زرد هلال کا گردش کرتا هوا آسمان ' ابر سے صاف نه تها -

ليكن يه بهي تو معلوم هوتا تها کہ مبهم طوفان کي علامتيں اگر درحقيقت غفلت و بے پرواهي کے قـابل نهيں ' تو انكا انتظام هوسكتا هے -

افسوس ! يورپ کي فـياضـي اور اسکي همت ' دونوں فريب ثابت هوئيں - اسکا مصنوعي اتحاد ضروري تصفيه کے بجبر نفـاذ کرنے کے قـابل نـه نكـلا ' اور اسليے سنـه ۱۹۱۲ ع کي درخشاں اميديں خون کے سمندر ميں حل هوگئيں ' اور انـکي يه گم گشتگي عهدنامه بخارست کي بے شرم خشک مزاجي کي صورت ميں قلمبند کي گئي !!

غرض سال گذشته کے تمـام نتـائج کي فهرست اسطرح بنـائي جاسكتي هے :

(۱) مسئلهٔ مقدونيه ايک ايسي صورت ميں دوباره زنده هوا هے جو " عثماني مظالم " کے زمانے سے بے انتها زيادہ خطرناک هے -

(۲) ايک نيا مسئله البانيـا پيدا هوا هے جس نے بلقان کي معمولا پريشان سياست کے ليے بے چيني کے نئے عناصر فراهم کرديے اور يورپ کے توازن دول کے خوشگوار ميدان ميں زلزله ڈالديا -

(۳) ڈنيوب کے جنوب پر ايک بلغاري (Alsace) تخت نشيں هوا هے -

(۴) اور آخر ميں يه که دول عظمی کي جوع الارض نے اپنے کو کمزور باب عالي کے ايشيائي ممالک پر محدود کرليا هے ' جو ن

اصل یه هے که اهل یورپ نے زراعت کے متعلق بہت سي چیزیں عربوں سے سیکھیں جیساکه هم آگے بیان کرینگے - ان امور کے ساتھه انکے اسماء بھي اپني زبان میں داخل کرلیے ' لیکن یه اسماء کبھي بحالت مفرد لیے اورکبھي بحالت جمع - Souche جو اسوقت زیر بحث هے' انہوں نے لفظ (سوق) سے لیا هے جو جمع هے ساق کي - اسکے بعد اسمیں تحریف کي اور اسکو سطح زمین سے زیر زمین لیگئے اور بیخ و بن کے معني میں استعمال کرنے لگے - پھر اس تصرف و تحریف کا دائـرہ اور وسیع کیا اور اسکو ان تـمام معاني میں استعمال کرنے لگے جن میں که لفظ جرثومه استعمال کیا جاتا هے -

هزارها الفاظ هیں جو همیں یه بتاتے هیں که عربوں نے اهل یورپ پر اپنے اثر کا جو نقش بٹھایا تها وہ اسقدر پائدار تها که آج تـک باقي هے - هاں یه صحیح هے که قصر تمدن کو زمانے اور حوادث کے هاتهوں نے مسمار کردیا ' مگر اسکے کھنڈر ابتک قائم هیں جو اپني خاموش آواز میں شاعر سے باتیں کرتے هیں ' مسافر کا دامن دل کھینچتے هیں ' اور دلوں میں گزرنے والے خیالات سے سرگوشیاں کرتے هوے عربوں کے ان ماثر و مفاخر کي داستانیں بیان کرتے هیں جو کل تـک تھے مگر آج نہیں هیں !

آج میں آپکے سامنے ایسے الفاظ کے متعلق اپني معلومات کا ایک حصه بیان کرونگا ' جو فرانسیسي (اور اسکے مختلف لہجوں یعنے ڈائلیکٹ میں جو فرانس کے بعض حصوں میں رایج هیں) اطالي (اور اسکے ان مختلف لہجوں میں جو جزیرہ نماے اطالیه اور اس سے ملحق جزائر میں پیدا هوے) اسپیني اور پرتگالي میں (اور ان دونوں کے ان لہجوں میں جو اندلس میں پیدا هوے اور حسب قانون نشو و ارتقاء اب نیست و نابود هوگئے) موجود هیں -

میں نے ابھي آپ سے کہا که ساغترف (خطیب نے اس مضمون کے لیے که " میں اپني معلومات کا تهوڑا سا حصه بیان کرونگا " یه الفاظ استعمال کیے هیں : " سا غترف لکم " ولکن ما اعلم انه ماخوذ عن العربیه - الهلال)

مگر اس لفظ سے اسوقت تک آگے نه بڑھونگا جب تک که آپ کو یه نه بتاؤں که اهل یورپ نے (Carafe) اسي لفـظ سے نکالا هے - (Carafe) تو فرانسیسي هے ' مگر یهي لفظ بتغیر بعض حروف اطالي میں (Caraff) صـقلیه میں (Carabba) اور اسپیني میں (Carrafa) هے - گو ان تمام قوموں کے تلفظ میں اختلاف هے مگر یه امر ان سب میں مشترک هے - ان سب نے مصدر کا استعمال اسـم کے معني میں کیا هے - چنانچه انکے یہاں اسکے معني هیں ایـک شیشے کا برتن جسمیں پاني یا شراب رکھي جاتي هے (یعني وائن گلاس - - الهلال) -

میں ایک ایسے میدان میں اترنا نہیں چاهتا جسکا میں مرد نہیں - انگریزي کے متعلق میري واقفیت محدود ' جرمني کے متعلق اسکا عدم وجود برابر ' یوناني کے متعلق اس صفر کے برابر جو رقم کے دهني طرف لکها جاتا هے ' علی هذا وہ تمام زبانیں جنهوں نے ٹهیک اسیطرح علوم اور روزانه زندگي کے متعلق الفاظ کا ایک کثیر ذخیرہ عربي سے لیا ' جسطرح که آج هم بے سوچے سمجھے انکے هزارها الفاظ استعمال کررهے هیں ' اور هماري اس بے پرواهي کا یه عالم هے که بہت سے ایسے الفاظ کیلیے بھي انکے دست نگر هیں جنکے هم معني الفاظ هماري زبان میں موجود هیں - یہاں ان الفاظ کا ذکر نہیں جنکو ارباب علم و فضل مخصوص اغراض یا ایسي نو ایجاد اشیاء کے لیے وضع کرتے هیں ' جو پہلے غیر معروف و معلوم تهیں - یه الفاظ تو تمام بني نوع انسان کي ملک هیں ' هر شخص انکے استعمال کا حق رکھتا هے - اس عالم میں یهي سنت الهیه هے - البته کبھي انکا سر چشمه هم تھے ' آج دوسرے هیں : و تلک الأیام نـداولهـا بین الناس -

مجھے امید هے (استغفر الله میں کیا کهه رها هوں) نہیں ' همارا فرض هے که هم تمام عربي بولنے والے سب ملکے ایک هوجائیں ' اور اسباب ترقي پیدا کرنے کے لیے اپنے علوم کي تجدید اور اپني زبان کے زنده کرنے کي پیهم کوشش کریں - علوم کي تجدید اور احیاء لغت کا صرف وهي طریق وحید هے جس پر چلـکر هم اپنے نامور آباء و اجداد کي طرح لوگوں میں بلنـد مرتبه حاصل کر سکتے هیں -

اے حضرات ! یه عاجز جو اسوقت آپکے سامنے بول رها هے ' یه ایک بار افتتاح جامعهٔ مصریه کي تقریب میں اعلی حضرت عباس حلمي (خدیو مصر) کے سامنے تقریر کرچکا هے - اس تقریر میں میں نے بیان کیا تها که مسلمان جو اوج ترقي پر پہنچے تو صرف اسلیے که انهوں نے اس امر الهي کے بموجب بحري اور بري سفر کیے جو ان پر فرض کرتا هے که وہ طلب رزق کے لیے کوشش کریں اور اس وسیع کرہ زمین میں سفر کریں - یه معلوم هے که رزق دو قسم کے هیں - ایک مادي اور دوسرا اخلاقي - (غالباً یه اِس آیت کریمه کي طرف اشارہ هے : فانتشروا في الارض و ابتغوا من فضل الله - الهلال)

اس حکیمانه آیت پر همارے اسلاف نے عمل کیا ' اور وہ اس درجه پر پہنچے - هـم نے اس آیت کے بر عکس کیا ' هماري یه حالت هوگئي !

حضرات ! هم سب نے همیشه دیکها هے که گرمي آئي اور مصریوں نے کہنا شروع کیا : چلو ' گرمي کا موسم بسر کرنے یورپ چلیں - یه گرمي کا سفر ائلاف قریش کے لیے تها ! (یه اشارہ هے واقعهٔ نزول سورهٔ لائیلاف کي طرف - الهلال) مگر وہ یه بهولگئے که گرمیوں میں قریش کا سفر تجارت سے مال و دولت حاصل کرنے اور سفر کے فوائد و نتائج سے متمتع هونے کے لیے تها - آہ ! هماري قوم کا بیشتر حصه جس غرض کے لیے یورپ بهاگتا هے ' اور جو کچهه وهاں کرتا هے ' اسکو تو تم خوب جانتے هو - یه لوگ خفافاً یا ثقالاً (هلکے یا بوجهه سے بهاري) کس عالم میں هیں ؟ افسوس ' همیشه خفافاً جاتے هیں ' مگر جیب میں وہ شے هوتي هے جسکا وزن تو هلـکا مگر قیمت گراں هوتي هے ' یعني نوٹ ' اور اسطرح اس شاعر کي گویا تکذیب کرتے هیں جس نے اپنے ممدوح سے کہا تها :

اهـدیتني ورقـاً لم تهدني ورقـا

قـل لي بلا ورق ما ینفع الـورق ؟

(یعني تم نے مجھے کاغذ بهیجا مگر چانـدي نه بهیجي - بتاؤ ' بے چاندي کے کاغذ کس کام کا ؟)

اگر یه شاعر اسوقت زنده هوتا تو کبھي اپنے ممدوح کو اسطرح نه لکھتا ' بلکه اس سے کسي هنڈي پر دستخط کرا لیتا یا جس بنک میں اسکے ممدوح کا روپیه هوتا اسکے نام ایک چک لیلیتا -

یادش بخیر - چک (چ کو عربي میں شین سے بدلدیتے هیں اسلیے خطیب نے چک کو شک کہا هے - الهلال) بھي عربي لفظ هے جو فارسي سے عربي میں آیا هے - یه در اصل صک هے اور اسکي جمع هے صکوک - اهل یورپ نے ان هزارها تجارتي اور زراعتي الفاظ کے ساتهه جو انہوں نے عربي زبان سے لیے هیں ' لفظ صک کو بهي لیا - اور Cheque کہنے لگے (غالباً فرنچ میں " س " کو " Ch " لکھتے هیں - انگریزي میں بھي چک کا املاء یهي هے - حالانکه " ص " کے لیے انگریزي میں " Ch " نہیں استعمال کیا جاتا - مگر یه یاد رکھنا چاهیے که انگریزي میں یه لفظ فرنچ کے واسطه سے آیا هے - الهـــلال -)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پـروڈنس

یعنے طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :-

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - تي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابـدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گـلا گھونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امــور مختلفـــہ کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملـک کي خـوش قسمتي ہے کہ مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد - اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہـزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :-

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ ہے :-

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

[illegible] عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر

کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

وہ رقابتیں ' جنکي بے ترتیب تماشگاہ ایک زمانے میں بلقان تھا ' اپني بازگشت اور افزایش کي عمدہ علامتیں ظاہر کر رهي هیں -

* * *

اکیلي مقدونیہ کي حالت نہ صرف تدبر کے غلط استعمال کي حیثیت سے قابل افسوس ہے بلکہ دراصل وہ ایک مشہور شرمناک واقعہ ہے - همعصر ترکي مدبروں میں ایک قابل ترین شخص یعني حسین حلمي پاشا نے ' جو یوروپین ترکی میں مصلحین کي امیدگاہ تھے اور اب وائنا میں عثماني سفیر هیں ' نومبر سنہ ۱۹۱۲ع میں اعلان کیا کہ " جہاں تک مسئلہ مقدونیہ کے حل کا تعلق ہے ترکونکا مقدونیہ سے نکلنا اسکو اور پیچیدہ کردیگا "

انکي پیشینگوئي بہت زیادہ پوري هوئي - چند هفتے هوے کہ مقدونی وکلا مجھے ملے جو اسوقت یورپ کے مختلف هاے خارجیہ سے ملنے کے لیے بیکار دورہ کر رهے هیں - انکي دعاؤں میں ٹیپ کا مصرعہ یہ تھا :

" همیں همارے نئے عیسائي مالکوں سے نجات دو ! همکو خود مختاري دو ! ! لیکن اگر یہ ناممکن هو تو پھر جسطرح ممکن هو ' همارے پچھلے ظالم آقا یعني ترکوں کو همیں واپس دیدو ! ! ! "

یہي صدا نئے سروي اور یوناني مقبوضات کے بلغاریوں ' یہودیوں ' اور البانیوں ' اور نئے سرویا کے یونانیوں ' اور نئے یونان کے سرویوں کي طرف سے بھي آ رهي ہے -

اس واقعہ کي تردید نا ممکن ہے کہ نہ صرف ان لوگوں کے ساتھہ ترکوں کے زمانے سے بدتر سلوک کیا جا رہا ہے ' بلکہ یہ عہد نامہ کے شرائط کي ایک سرنچي سمجھي هوئي خلاف ورزي ہے - اپنے اندر جذب کرنے کے متعلق سرویا کي اسکیم یہ ہے کہ پہلے فن کنفرمست گرجوں اور اسکول کو دبایا جاے ' اور سچ یہ ہے کہ اسوقت یونانیوں نے بھي اپنے کو زیادہ روا دار ثابت نہیں کیا -

سر ایڈورڈ گرے نے مداخلت کا وعدہ کیا ہے ! !

لیکن کیا ایک کارگر علاج کے استعمال میں وہ اپنے ساتھہ اتحاد یورپ کو بھي شریک رکھہ سکینگے ؟ یہ ابھي مشکوک ہے -

[بقیہ مراسلات]

آل انـــڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفـــرنس

کـــي مخـــالفـــانـــہ روش

غالباً جناب میري اس جرأت کو معاف فرمائینگے اگر میں کہوں کہ " محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس " تمام مسلمانوں کي کانفرنس نہیں ہے ' کیونکہ اگر یہ مسلمانوں کي کانفرنس هوتي تو اسکے لیڈر (انما المومنون اخوۃ) کے خلاف معاندانہ کارروائي کا اظہار نکرتے اور اپني یعني مسلمانوں کي قوم میں سے ایک کثیر التعداد فرقہ (قصاب) پر اظہار نفرت نکرتے ' اور اس فرقے کو اپنے سے جدا نہ سمجھتے ' اور عام جلسہ میں اسکے کہنے کي ضرورت محسوس نکرتے کہ " اگر تم قصابوں کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے هو تو کرو ' لیکن تم انکو چندہ لینے کي غرض سے اپنے جلسے میں شریک کرلو " کیا اسکے لیڈر (انما المومنون اخوۃ) کے پیرو هو سکتے هیں ؟ کیا کانفرنس کا نصب العین مسلمانوں میں فرقہ بندي کرنے کا ہے ؟ کیا اتفاق اسي کا نام ہے اور کیا آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس) کے یہي معني هیں ؟

مولانا ! میري حیرت کي انتہا نہیں رهتي ' جبکہ مقرر لیڈر کے مذکورۂ بالا فقرہ پر نظر ڈالتا هوں ' افسوس کہ مقرر کي نظر اس نقطۂ خیال تک نہ پہنچ سکي ' اور اسنے اس بیدلي کے اسباب پرغور نہیں کیا جو قصابوں کے دلوں میں پیدا هو جانے والي تھي - غالباً اسپرکوئي صاحب خیال کرینگے کہ اگر قصاب بد دل هوں تو هو جائیں ' کیا انکي وجہ سے کانفرنس کا کام نہیں چلیگا ؟ مگر میں پوچھتا هوں کہ اگر کوئي شخص جسم کے تمام اعضا میں سے صرف ایک عضو کاٹ کر پھیک دے تو کیا اسکو آرام مل سکتا ہے ؟

حافظ امام الدین اکبـــر آبادي

الهـــلال :

معاف کیجیـــگا - آپنے بغیر خبر کے مبتدا شـــروع کردیا - معلوم نہیں یـــہ جملہ کس نے کہا اور کب کہا ؟ بہتر تھا کہ اسکي تشریح کي جاتي - پھـــر اگر ایک شخص نے کہا تو کانفرنس اسکي ذمـــہ دار نہیں هوسکتي - اسلام میں پیشہ اور خاندان کوئي چیز نہیں - یہ هماري بنائي هوئي حدود هیں جنھیں همارا خدا منظور نہیں کرتا - تمام مسلمان باهم بھائي اور یک درجـــہ هیں ' الا وہ جسکے اعمال بہتر هوں : ان اکـــرمکـــم عنـــد اللہ اتقـــاکـــم -

حضرت مولانا ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتـــہ -

اس ڈویژن میں ایک نہایت شریف هندو دیسي اگزکیوٹو انجنیر هیں - اردو انکي مادري زبان ہے ' اور برخلاف همارے نو تعلیم یافتوں کے اردو کي قدر بھي کرتے هیں -

مجھہ سے انھوں نے شکایت کي کہ مسلمان اخبار جنوبي افریقہ کے هندوستانیوں کے متعلق لکھتے هي نہیں یا بہت کم لکھتے هیں - آپ الهـــلال کو لکھیں کہ وہ اس بارہ میں قلم اٹھاے - انجنیر صاحب کے جس فقرہ نے مجھے اس تحریر پر آمادہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ " کانپور کے معاملہ میں میں نے الهلال کي تحریریں دیکھي هیں - بے اختیار دل چاهتا ہے کہ جاکر قلم چوم لوں " - آپ کے قلم کا غیروں پر یہ اثر ہے تو اپنے کیونکر اسکي مدح سے عہدہ برا هو سکتے هیں ؟

جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دل سے مذهب کي گرفت جسقدر ڈھیلي هوتي جاتي ہے آپ مجھہ سے زیادہ جانتے هیں - خواہ علي گڈہ کے تعلیم یافتہ هوں یا کہیں کے - کیا کوئي ایسي تصنیف و تالیف اردو یا انگریزي میں موجود ہے (کیونکہ یہ لوگ عربي سے بالکل نا اشنا هوتے هیں) جس سے اصل اسلام کا نقشہ انکي دلوں میں جم سکے ؟

وہ لوگ مروجہ اسلام کو اسلام سمجھتے هیں ' اور اسلیے رسماً یہي مانتے بھي هیں -

ایک ایسے تعلیم یافتہ سے میرا بھي تعلق هوگیا ہے ' اور میں چاهتا هوں کہ کسیطرح اسکےدین کے متعلق خیالات میں اصلاح هوجاے -

امید ہے کہ آپ اس بارہ میں امداد فرمائینگے - انسانوں کي ممنونیت و تشکر سے تو آپ مستغني هیں ' آپ نے اپنا وقت ' قلم ' اور زبان اصلاح قـــوم کے لیے وقف فرما دي ہے - خدا آپ کي مدد کریگا اور اجر دیگا -

گل پھینکے ہے غیروں کي طرف بلکہ ثمر بھي
اے ابر کرم بحر سخا کچھہ تو ادھر بھي

- ســید عبد الوحید ڈپٹي کلکٹر -

الهـــلال :

کرم فرمائي کا شکریہ - یہ تو صحیح نہیں کہ الهـلال نے جنوبي افریقہ کے مسئلہ میں حصہ نہیں لیا - آپ الهـلال کے گذشتہ پرچے ملاحظہ فرمائیں - علي الخصوص جلد ۳ نمبر ۲۱ - اور نمبر ۲۲ - نمبر ۲۲ کا لیڈنگ آرٹیکل " الفداء الالیم " کي سرخي سے اسي موضوع پر تھا - اسکے پڑھنے سے ان جـــذبات کا انـــدازہ هوسکیگا جو اسکے متعلق میرے اندر هیں -

جن کتابوں کي نسبت آپنے دریافت کیا ہے ' سچ یہ ہے کہ اسکے متعلق همارے پاس کچھہ سامان نہیں - اسبارے میں آپکو خط لکھونگا -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک تلی جانا بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا وبائی کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجیے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

مسیحا کا

موہنی کسم تیل

سر کے بالوں کیلیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنادیا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے دردسر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

[illegible]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

[۱۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱۱۰۶۰

در رہرو پرا ئٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار" یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں' تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پھر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اسکے اندر شائع ہوتے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اسی میں چھپ سکتے ہیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -

منیجر الہلال ۷/۱ - مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

ایک یوروپین کے تازہ خط کا ترجمہ

آپکے بھیجی ہوئی (ع - ی - ن - ک) عینک جو آپ نے بھیجی تھی بصبح الوجوہ قابل تشفی ہے مجھے بڑی مسرت ہوئی - میں بلا تامل کہتا ہوں کہ مسرز ایم - ان - احمد و اینڈ سنز سوداگران عینک نہایت ماہر اور راستباز ہیں - اس دوکان کی خصوصیت یہ ہے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتی ہے -

ٹی - چرلٹن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکتہ -

زندگی کا لطف آنکھونکے دم تک ہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی صلاح سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بکفایت بذریعہ وی - پی کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھی اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز
منتظمین چشم سوداگران عینک و گھوڑی وغیرہ
نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

اهل قلم کو · زنده

کیا آپ ملک برہما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ اگر منظور ہو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیجے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی
نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency
32 Brooking Street
Rangoon

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفہ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسرائے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ہیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئی ہے اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاہئیں - اور الهلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک روپیہ * (۱/۵)

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی
سری نگر - کشمیر

شال	لوئیان
چادرین	گلوبند
بافت	ٹوپیان
الوان	ریشمی تھان
دھسہ	پوستین
زری رجات	نمدے
اونی رجات	گھبے
امبرسیدی	نقاشی

مشک نافہ	زعفران	جدوار	ممیرہ	سلاجیت	زیرہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ
M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

مسئول و مدیر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۱۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۵ | کلکتہ : چہارشنبہ ۸ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤
Calcutta : Wednesday, February 4, 1914.

فہرست

تصاویر

الاسبوع

معلوم ہوتا ہے کہ بدقسمت ایران کی بربادیوں کا اب تک خاتمہ نہیں ہوا ہے - وطن کش محمد علی سابق شاہ کی یورش کے پھر آثار معلوم ہوتے ہیں - سرکاری حلقوں میں سخت اضطراب و پریشانی پھیلی ہوئی ہے -

عنقریب ایک اور امریکن افسر بلایا جانے والا ہے تا کہ وہ گورنر جنرل فارس کی فوج کی تنظیم میں کرنل سیرل کی مدد کرے -

---

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ انگلستان نے جو اب تک قریباً ترکی کی ہر مخالفانہ کارروائی میں پیش پیش رہا ہے، ایک مراسلت کا مسودہ تیار کیا ہے جو دول کی طرف سے اتھینس (دار الحکومة یونان) اور قسطنطنیہ بھیجا جائیگا -

اس مراسلت میں یہ واضح کردیا گیا ہے کہ دول کے متفقہ فیصلہ کا لحاظ ناگزیر ہے -

ریوٹر کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تخلیۂ البانیا و ایپرس کے لیے کوئی نئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے بلکہ ہدایت کی گئی ہے کہ جلد سے جلد دونوں مقامات خالی کردیے جائیں -

البانیا کے قرض کے متعلق بعض دول نے سب کے اتفاق، اور مصارف کے متعلق بعض مخصوص شرائط کے ساتھہ، اپنی اپنی منظوری دیدی ہے -

---

انقلاب البانیہ کے سلسلہ میں جو ترک گرفتار تھے، انکے متعلق فیصلہ صادر ہوگیا - میجر باقر بے کو سزاے موت دیگئی اور دس افسروں کو سزاے قید جسکی میعاد باختلاف حال ایک سال سے پندرہ سال تک ہے -

---

جنوبی افریقہ کے کمیشن نے ۲۷ جنوری کو دوبارہ پہلا اجلاس کیا - ہندوستانیوں کی طرف سے کارروائی میں کوئی شریک نہیں ہوا - سر بنجمن شروع سے آخر تک بیٹھے رہے مگر وہ حکومت ہند کی طرف سے صرف ایک سامع تھے -

جج سالومن نے اس حالت کو غیر تشفی بخش بتایا - اس سے اور مسٹر دی ویلر سے ہندوستانیوں کی نیابت پر سوال و جواب ہوے - بالآخر مارنٹ ایجکوب کی شہادت کے بعد اجلاس ملتوی ہوگیا -

بالآخر سرزمین افریقہ میں بھی ہماری وہ اصلی حیثیت ظاہر ہوگئی جس نے ہمیں ہندوستان میں قدم قدم پر شکست دی ہے!

نیٹال انڈین کانگریس نے ایک جلسہ کیا جسمیں کمیشن کے سامنے ہندوستانیوں کی شہادت کی تائید اور سرخیل احرار مسٹر گاندھی سے اپنی برات کی - حاضرین کی تعداد سو سے زیادہ نہ تھی اور ان میں بھی باہم سخت اختلاف راے تھا - اکثریت [مجارٹی] شہادت کے خلاف تھی - مگر باایں ہمہ صدر مجلس نے ووٹ لینے سے انکار کیا اور خود اپنا ووٹ موئدین شہادت کو دیکے قرار داد طے کردی!

اسوقت تک صرف تین ہندوستانی شہادت کے لیے عدالت کے سامنے پیش ہوے ہیں - پہلا شخص لیمری اسٹیٹ کا ہے - اس نے بیان کیا کہ جو ہندوستانی اسٹرائک کے جلسے سے واپس آ رہے تھے، ان پر دیسی سپاہیوں نے حملہ کیا - کرنل کلارک نے کہا : " میرے نزدیک فریقین قابل الزام ہیں - میں نے چاہا تھا کہ ایک کمیشن کے ذریعہ اسیوقت اسکی تحقیقات ہو جاے مگر ہندوستانیوں نے منظور نہیں کیا "

مینچسٹر گارجین کے مراسلہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے حکومت جنوبی افریقہ کے غور کرنے کے لیے چند تجویزیں انگلستان بھیجی ہیں - ان تجاویز کا مفاد یہ ہے کہ (۱) مہاجرین کی تعداد محدود ہو جو شاہی حکومت اور حکومت جنوبی افریقہ کے باہمی مشورہ سے طے ہوگی (۲) پیدائش کی وجہ سے جو اضافہ ہو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو - (۳) مہاجرین کو وہی حقوق حاصل ہوں جو یورپین آبادی کو حاصل ہیں - (۴) جن انگریزی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں نے اس پیمانے کی زندگی اختیار کرلی ہے جو جنوبی افریقہ کی یورپین آبادی کی ہے، انکو اسوقت تک آزادی قیام کی اجازت دیجاے جب تک کہ مقررہ تعداد پوری نہ ہو - (۵) جنوبی افریقہ کے قانون ازدواج میں اسطرح ترمیم کی جائے کہ ان ہندوستانی اقوام کی شادیاں بھی جائز قرار پائیں جو تعدد ازدواج کے قائل ہیں -

ان حقوق کے معاوضے میں حسن سلوک کے حفظ ماتقدم کے بعد جنوبی افریقہ کے لیے مزدوروں کے لیجانے کی اجازت دیجائیگی - جب معاہدہ کی مدت پوری ہو جائیگی تو ہر معاہدہ کرنے والے کو واپس آنا پڑیگا -

الهلال کی ششماہی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو، اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب، جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

خط و کتابت میں خریداري کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

کیلیے پاسبانوں کي ضرورت هے تو آپ اسکي فکرکو اپني راحت جوئیوں کیلیے حیلہ نہ بنالیں - اگر آپ نہونگے تو آپکي جگهہ خود بخود ایسے لوگ اٹھہ کهڑے هونگے جو آپسے کام میں بہتر اور تعداد میں زیادہ هونگے :

کمان مبر کہ تو چوں بگذري جهاں بگذشت
هـزار شمـع بـکشتنـد و انجمـن باقیست !

او ر غور کیجیے تو جس چیز کو آپ سچائي کي موت سمجهے هیں ' وهی تو اسکے لیے زند گي کا آبحیات هے - اگر حق کا بیج آپکے دامن میں هے تو زمین کے سپرد کردیجیے اور هوسکے تو اپنے خون کے دو چار قطرے بهي اسپر چهڑک دیجیے کہ یہي اسکے لیے آب پاشي هے - اسکے بعد آپکا فرض ختم هوگیا - اب وہ حق نواز اور صداقت پرور اپنے کهیت کي خود نگراني کرلیگا جو اب بهي ویسا هي نگراني کرنے والا هے جیسا کہ همیشہ رها هے : قل هو الرحمن آمنا بہ و علیہ توکلنا ' فستعلمون من هو فی ضلال مبین ؟ (۶۷ : ۳۰)

یہ " مصالحت " اور " نرمي " کي خواهش نہیں هے بلکہ ایمان سے ارتداد اور حق سے انحراف کي دعوت هے - فنعوذ باللہ من شرها و شر اعداء الحق و ائمۃ الکفر ! !

ابسے تیرہ سو بتیس برس پہلے جب اسي " مصالحت " کو ائمۃ کفر و ذئبین شیاطین نے پیش کیا تها تو اسلام کے داعي اول نے حق اور صداقت پرستي کے ایک شہنشاهانہ استغنا کے ساتهہ یہ کہکر بےباکانہ رد کردیا تها کہ :

لو جعلتمــوني بالشمس	اگر تم میں ایسي قدرت و طاقت پیدا
حتي تضع في یدي '	هوجاے کہ تم آسمان سے سورج آتار کر
ما سالتــکم غیرهـــا ! !	میري هتیلي پر رکهدو ' جب بهي طلب

حق کے سوا تم سے اور کچهہ نہ چاهونگا اور وهي کہونگا جو کہہ رها هوں ! !

پهر آج بهي اس مقدس داعي حق کا کوئي سچا فرزند هے جسکو حق کا پاک اور مبارک عشق اسلام کے ورثہ میں ملا هو' اور جو ویسے هي ابر صداقت ' ویسے هي عظمت حقاني ' ویسے هي شان صمداني ' اور بالکل اسي طرح شہنشاهوں کے سے استغنا اور تاجداروں کي سے هیبت و جبروت کے ساتهہ بلا خوف و تزلزل' اس مصالحت کفر خواہ اور اس اتحاد باطل اندیش کو علانیہ ٹهکرا دے اور اپني صولت الهي اور دبدبۂ ملکوتي سے ارواح و ملائکۂ حقانیت اور ملاء علیین صداقت کو غلغلۂ حمد و ثنا سے جنبش میں لے آئے ؟

زمین کے حق پرست انسان اور آسمان کے فرشتے' دونوں اسکے منتظر هیں !

خیز و در کاسۂ زر آب طربنـاک انداز
پیش از اے کہ شود کاسۂ سر خاک' انداز
عـاقبت منزل ما وادي خاموشانست
حـالیا غلغلـہ در گنبـد افـلاک انداز !

دیکهو ! خدا اخبار " زمیندار " کو بہت جلد قوت مزید اور شوکت تازہ کے ساتهہ جاري کراے ! اس نے اپني آخري ضمانت کے بعد بہت کچهہ اپني روش اور طریق طلب حقوق میں تبدیلي کردي اور مسئلۂ " اسلامیۂ کانپور " کے فیصلے کو اسکي اصلیت سے بہت زیادہ وقعت دیکر ظاهر کیا - نیز اسپر خوشي کا مسرفانہ اظهار کیا اور کہا کہ سب کچهہ ملگیا هے بلکہ پہلے سے بهي زیادہ ملگیا هے - یہ اسي خیالي " مصالحۃ " کا نتیجہ تها - اسنے چاها کہ اب کچهہ دنوں چپ رهکر اور ملکر کام دیجیے اور فرصت کو هاتهہ سے نہ دیجیے -

مگر بالاخر کیا نتیجہ نکلا ؟ کیا " مصالحۃ " کرنے والوں نے فرصت دیدي ؟ کیا " پریس ایکٹ " کے بے امان دیوتا نے قصور معاف کردیا ؟ آہ نادانو ! تمهیں تو فرصت نہیں ملي ' لیکن اسکي [illegible]

اسمیں سمجهنے والوں کیلیے بڑي هي عبرت هے - یہ واقعہ باواز بلند نصیحت کر رها هے کہ جن لوگوں کے پاس تمهارے لیے بهتري نہیں ' تم انکے ساتهہ " مصالحۃ " کرو یا نہ کرو ' جب تک کہ تم حق کے ساتهي رهوگے' انکا سلوک تمهارے ساتهہ یکساں هي رهیگا -

رها " پریس ایکٹ " تو اسکا بهي یہي حال هے - قران حکیم نے کتني اچهي مثال دي هے : مثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلهث او تترکہ یلهث ! (۷ : ۱۵۷)

پهر کیا هے جسکے بچانے کیلیے حق کے ثبات و استقامت کو بهي ضائع کرتے هو ؟ کم از کم ایک کے تو هو رهو کیونکہ دونوں هاتهہ نہیں آسکتے !

وہ اپني خو نہ چهوڑینگے ' هم اپني وضع کیوں بدلیں ؟
سبک سر بنکے کیا پوچهیں کہ هم سے سرگراں کیوں هو ؟

یا ایها لذین آمنوا ! ان تطیعوا الذین کفــروا ' یردوا کم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل اللہ مولا کم و هو خیر الناصرین !

الحمد للہ کہ ارباب " مصالحۃ " کي مساعي بیکار گئیں اور حادثۂ زمیندار پریس لاهور کا جو سچا اثر دلوں پر پڑا تها وہ هر جگهہ نمایاں هو رها هے - اگر مسلمانوں میں اسقدر قوت موجود هے کہ انهوں نے دوبارہ زمیندار کو جاري کر دیا تو یہ انکي اس زندگی کا آخري ثبوت هوگا جسے برابر جهٹلایا جارها هے -

میرا خیال اس بارے میں یہ تها کہ چندہ جمع کرنے کي جگهہ اگر ایک کمپني قائم کي جاتي تو دس دس روپیہ کا حصہ هر شخص لے لیتا اور یہ بہت بہتر تها -

لیکن چونکہ کار پردازان زمیندار فراهمي اعانت کا کام شروع کرچکے هیں ' امید هے کہ اسي طریقہ سے مقصد حاصل هو جائیگا - قوم کو زمیندار عزیز هے اور وہ اپنے جوش کو هر صورت میں ظاهر کرسکتي هے -

حادثـۂ " پیسہ اخبار " لاهور

یہ حادثہ اس هفتے کا ایک نہایت افسوس ناک اور رنجدہ واقعہ هے -

اخبارات سے معلوم هوتا هے کہ شیخ محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار کے رهنے کے مکان میں جو کارخانہ سے بالکل متصل تها ' شب کو یکایک آگ لگ گئي ' اور اس حصۂ مکان تک پهنچ گئي جهاں هزاروں روپیہ کي تجارتي اور پرائیوٹ کتابوں کا ذخیرہ تها - بجهانے کا سامان کرتے کرتے تمام کتابیں اور عمارت جل گئي اور جو کتابیں بچیں وہ بهي پاني کے پڑنے کي وجہ سے ضائع هوگئیں -

آگ کے یکایک لگنے کا سبب غالباً ابتک معلوم نہیں هوا - ایک اخبار نے یہ عجیب بات لکهي هے کہ جس وقت یہاں آگ لگي ' اسي وقت بعض نا معلوم الحال آدمیوں نے ایک دوسري آتشزدگي کي فرضي افواہ اڑا دي - نتیجہ یہ هوا کہ آگ بجهانے کے انجن سب کے سب پہلے وهاں چلے گئے ' اور اتني دیر میں آگ کے شعلوں نے عمارت کا خاتمہ کردیا !

افسوس هے کہ یہ جانکاہ حادثہ ایسے وقت میں هوا' جبکہ شیخ محبوب عالم صاحب اپنے سفر یورپ اور مصر و حجاز سے مع الخیر واپس آرهے هیں ' اور اپنے وطن اور گهر بار کو خیر و عافیت میں دیکهنے کي قدرتي طور پر توقع کررهے هونگے - ناگهاني حوادث کا کوئي علاج نہیں' اور مشیت الهي کا جواب صبر و رضا کے سوا اور کیا هوسکتا هے ؟ همیں دفتر پیسہ اخبار اور شیخ محبوب عالم صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب سے اس حادثے میں دلي همدردي هے اور دعا کرتے هیں کہ خدا تعالی انهیں اس نقصان کے برداشت [illegible]

افکار و حوادث

سرگذشت " مصالحت "

ودوا لو تدهن فيدهنون

خیز و در کاسهٔ زر آب طربناک انداز!

آج میں قرآن حکیم کي بعض آیات اور آغاز اسلام کے ایک واقعه کي نسبت کچهه کہنا چاهتا هوں -

اسلام نے حق پرستي کي جو تعلیم دي هے' وہ دنیا کے موجودہ اخلاق کي مدعیانه حق پرستي سے بہت ارفع و اعلی هے - قرآن حکیم اور اسوۂ حضرۃ رسول کریم علیه الصلوۃ و التسلیم نے همیں حق کا اصول بتلا دیا هے - ایک طرف تو یه تعلیم دي: فما رحمة من الله لنت لهم و لو کنت فظا غلیظ القلب لا نفضوا من حولك یه الله کي رحمت هے که آس نے تمهیں مخالفوں کے ساتهه نرم دل بنا دیا هے نه باوجود اسکي سختي و قساوت کے تم حسن اخلاق و [illegible] پیش آتے هو - اگر ایسا نه هوتا تو کوئي بهي [illegible] نه آتا -

دوسري جگه حکم دیا : و اغلظ علیهم ! باطل پرستوں کے ساتهه نہایت سختي کرو که وہ نرمي کے مستحق نہیں !

پہلا موقعه تو عام طور پر حسن خلق' کشادہ روئي' صبر و تحمل' نرمي طبیعت' تہذیب لسان' و لہجۂ سخن کا تها ' اسلیے داعي اسلام کے ان اوصاف کو رحمت الهي قرار دیا ' لیکن دوسرا موقعه حق و باطل' صدق و کذب ' او ر ایمان و کفر کے مقابلے کا تها - فرمایا که جسقدر سختي کرسکتے هو کرو که عین عدل و اخلاق هے -

چنانچه سورۂ قلم میں ایسي نرمي کو جو حق و صداقت کے خلاف هو اور راہ عدالت سے منحرف کردے ' " مداهنت " کے لفظ سے تعبیر فرمایا : ودوا لو تدهن فیدهنون -

بعض کفار انحضرۃ (صلعم) کے پاس جمع هوکر آے اور کہا که بہتر هے که هم میں اور آپ میں ایک راضي نامه هو جاے - آپ جو کچهه تعلیم دینا چاهتے هیں دیجیے - لیکن صرف اتنا کیجیے که همارے بتوں کو اور هماري بت پرستي کو برا نه کہیے - اسکے بدلے میں هم آپکو مال و دولت سے مالا مال کردیتے هیں بلکه حجاز کا بادشاہ تسلیم کر لینے کیلیے بهي طیار هیں -

لیکن آس نے جو نه صرف ریگستان عرب کا بلکه تمام بر و بحر عالم کي هدایت کا شہنشاہ هونے والا تها ' بے ساخته جواب دیا :

لو جلتموني بالشمس	عرب کي بادشاهت تو کیا شے هے ؟
حتی تضع في یدي '	اگر تم سورج کو بهي آسمان سے آتار کر
ماسالتکم غیرها (بخاري)	میري مٹهي میں رکهدو ' جب بهي

میں سواے کلمۂ حق کے دوسري بات منظور نه کرونگا -

خدا تعالی نے اسي مصالحت اور نرمي کي خواهش کي نسبت فرمایا : ودوا لو تدهن فیدهنون - یه باطل پرست چاهتے هیں که تو انکے ساتهه اعلان حق میں نرمي کر تو وہ بهي تیرے ساتهه نرمي کرینگے ' حالانکه کفر کو راضي رکهکے ایمان کي دعوت کبهي نہیں دي جاسکتي ! فلا تطع المکذبین ! پس ان لوگوں کي خواهشوں کي اطاعت نه کرو جو حق و عدالة کو جهٹلا نے والے هیں !

رؤساء قریش مکه کي طرح آج همارے سامنے بهي ایک قوي و طاقتور گروہ موجود هے جو چاهتا هے که حق کے اعلان ' جبر کي فریاد ' اور عدل کي طلب میں هم آسکي نرمي کریں ' اور پهر وعدہ کرتا هے که اگر ایسا کیا گیا تو وہ بهي همارے ساتهه نرمي کریگا -

حضرۃ ابو طالب کے مکان میں رؤساء قریش نے داعي اسلام سے کہا تها که وہ سب کچهه کہیں مگر انکے بتوں کو برا نه کہیں - یہي شرط مصالحت هے - ٹهیک اسي طرح هم سے بهي کہا جاتا هے که تم سب کچهه کہو مگر آن بتوں کو برا نه کہو جو خدا پرستوں کو اپنا غلام بنا رهے هیں - یہي صلح کا طریقه هے - لیکن اگر یہي طریقه هے تو سوال یه هے که اسکے چهوڑ دینے کے بعد همارے پاس اور کیا باقي رهجاتا هے جو کہیں گے ؟ حق تو وهي تها جو تم چاهتے هو که تم سے صلح کرکے دیدیں - جب وہ دیدیا گیا تو اسکے بعد باطل و کفر کے سوا اور کچهه نہیں هے : فما ذا بعد الحق الا الضلال !

ابو طالب کے دل میں آنحضرۃ (صلی الله علیه وسلم) کي محبت تهي مگر قوۃ ایماني نه تهي - صحیح بخاري کي اسي حدیث میں هے که وہ بول اٹهے : " اسمیں کیا هرج هے اگر آپ انکے بتوں کو برا کہنا چهوڑ دیں " ؟

آجکل بهي میں دیکهتا هوں که میرے بعض احباب هیں جنکے دل میں سچائي کا ایک ولوله تو ضرور هے' لیکن ایمان کي وہ قوت نہیں هے جو سچائي کي راہ میں دکهه آٹهانے کي همت بخش سکے - شاید اسکي وجه یه هے که انکے اندر آزادي کا ولوله خدا پرستي اور تعلیم اسلامي کي راہ سے نہیں آیا هے بلکه محض دوسروں کي دیکها دیکهي اور حریت خواہ قوموں کے تقلیدي جذبه کي بنا پر -

بهر حال " اس مصالحت " کي خواهش نے انہیں ڈگمگا دیا - وہ یا تو کفر کي دلفریبي سے مرعوب هوگئے' یا مصیبتوں اور آزمائشوں کے تصور سے ڈرا دیے گئے - نفس خادع جو همیشه ایسے موقعوں کي تاک میں رهتا هے' اب بولنے لگا هے' اور ضعف ایماني دهوکا دیتا هے که اسمیں هرج هي کیا هے ؟ آخر وقت و مصلحت بهي تو کوئي چیز هے ؟ پولیٹیکل کاموں میں نرمي و گرمي' دونوں هوتي هے - کام کیلیے پہلي شے فرصت هے - اگر هم نه رهے تو هماري تمام باتیں بهي نه رهینگي - بہتر هے که سر دست اس " مصالحت " کو مانلیں اور نرمي کریں تاکه همارے ساتهه بهي نرمي کی جاے : ودوا لو تدهن فیدهنون !

لیکن افسوس که میرے نادان دوست نہیں سمجهتے نه "مصالحت" بقاے حق کے ساتهه هوني هے نه که فناے حق کے بعد - نرمي کے یه معني هیں که کسي کام کو سختي سے نه کیجیے' نه یه که سرے سے کیجیے هي نہیں ؟ سچائي کے ساتهه اگر کچهه هے تو دیدیجیے پر سچائي کے اندر جو کچهه هے وہ کیونکر دیا جاسکتا هے ؟ کسي شے کا غلاف آپ بدل دے سکتے هیں ' لیکن جب تک اسکي محبت آپکے اندر هے ' خود آپ دوسري شے سے نہیں بدل سکتے - پهر حق کي راہ میں مرعوبیت اور [illegible] ایسا هي هے' جیسے دریا میں کپڑوں کے بهیگنے سے گریز - آپ سے کس نے منت لي تهي که آگ سے کهیلیے ؟ انگاروں کو مٹهي میں لینے کا دعوا هے تو آبله پڑنے کي شکایت کیوں کي جاتي هے ؟ راحت پرستوں کو چاهیے که کانٹوں پر چلکر پاؤں چهلنے کي شکایت نه کریں' بلکه اس خار زار میں سرے سے قدم هي نه رکهیں :

غافل مرو که تا در بیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قیامت ست

یه [illegible] که " کام کیلیے عافیت و فرصت ضروري هے " سچ هے ' مگر اس آلۂ راحت پرستي کے استعمال کا یه موقع نہیں - اگر آپ حق اور عدالت کا کام کر رهے هیں تو صرف کام کیجیے - اسکي فکر نه کیجیے که همارے بعد کیا هوگا ؟ سچائي اور راستبازي کل کي فکر سے بے پروا هے - اسکا بیج کبهي بهي شرمندۂ دهقان و کاشت کار نہیں هوا - وہ خود هي پهوٹتا هے اور اپني پرورش کیلیے خود اپنے اندر آب حیات رکهتا هے - بالفرض اگر اسے اپني [illegible]

الهلال

۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری

فاتحـــة السنـــة الثالثـــه

(۳۰)

دعوة الــى الحــق و داعي الى الحــق

دعوة و ذكـــرى

فاتحـــة جلـد جـديـد كي تقريب سے جن خيـالات کا اظهـار ضروري سمجھا تھا' افسوس که وہ نا تمام رهگئے - کیونکه پچھلے هفتے طبیعـت اس قسم کی تحریرات کیلیے حاضر نه هوئي' اور مجبوراً مدارس اسلامیه کا باب مقالۂ افتتاحیه کے صفحات میں دیدیا گیا - اسلیے چاهتا هوں که آج اس سلسلے کی تکمیل کردوں :

وا بيري عجيب و قد زاد جهلي !

گذشته دو نمبروں میں میں نے اپنے اطمینان قلبي اور ایقان روحي کے ساتھه اس احسان الهی کو پیش کیا ہے که الهلال کی اشاعت جس دعوة کے اعلان و قیام کیلیے وجود میں آئي تھی' توفیق الهي نے روز اول هي سے اسکے لیے غیبي سامان فتح و نصرت بهم پہنچا دیے' اور الحمد لله که اسکي کوئي سعي و کوشش ضائع نه گئي' اور تھوڑے وقت کے اندر هي اسکا بیج آبیاري توفیق مقدس حضرة مسبب الاسباب سے سرسبز و بار آور هو گیا -

اسی سلسلے میں اس عاجز نے اپني وہ دعا بھي یاد دلائی ہے جو اشاعت الهلال کے وقت دل کے اضطراب و شورش سے بے اختیار زبان پر جاري هوئي تھي' اور جسمیں خدا سے چاها گیا تھا که " اگر یه پکار حق و صـداقت سے خالي نہیں تو اس کے بعض نتائج مہمه مجھے بہت جلد دکھلا دے " چنانچه باوجود وقت کي نزاکت اور حکومة قاهره و مسلطه کي مخالفت کے جو هردم اور هر آن متزاید و متضاعف رهي' ایسا هي هونا تھا اور ایسا هي هوا' اور اسکے نتائج کے ظهور کو کوئي قوت معاندہ روک نه سکي -

لیکن میں چاهتا هوں که ساتھه هي اسکے یه بھي تشریح کردوں که " دعوة الهلال " سے میرا مقصود کس چیز کي طرف اشارہ ہے ؟ نصرة الهي نے کس کا ساتھه دیا ؟ کون تھا جو اسکي اعانت کا مستحق هوا اور کونسي چیز تھي جسکے ظهور کو کوئي قوت روک نه سکي ؟ کیا الهـلال جو ایک هفته وار شائع هونے والا رساله ہے ؟ کیا ایک پریس جو بعض آلات و ادوات کو جمع کرکے قائم کیا جاتا ہے ؟ کیا چھپے هوے اوراق اور لکھي هوئي سطریں جو شیرازہ بندي کے بعد ڈاک میں ڈالدي جاتي هیں ؟ یا پھر کسي خاص شخص کي مقبولیت جسکو اچھے لفظوں کا جمع کردینا آتا هو' اور ادھر ادھر سے بعض معلومات اس نے حاصل کرلي هوں ؟

یعني جب کبھي میري زبان و قلم پر " دعوة الهلال " کا لفظ جاري هوتا ہے تو اس سے مقصود في الذهن کیا شے هوتي ہے ؟ خود میرا وجود' الهـلال کي مقبولیت' پریس کا قیام و استحکام' یا پھر ان سب سے مافوق و بالا تر کوئي اصول اور حقیقت ؟ چاهتا هوں که اسے واضح کردوں - فاقول و بالله التوفیق -

(دعـوت الهـلال کي حقيقة)

آغاز اشاعت الهـلال سے " دعوة " کا لفظ میري زبان پر ہے اور اس کثرت سے بار بار اس لفظ کو دهراتا هوں که شاید بعض لوگ سنتے سنتے اکتا سے گئے هوں - میں نے کبھي کسي اخبار کا ذکر نہیں کیا جو اچھے سر و سامان کے ساتھه نکالا گیا هو' اور نه میں نے کبھي تصنیف و تالیف اور انشاء مقالات و رسائل کا تذکرہ کیا جسکے لیے غیر معمولي محنت و مشقت برداشت کي جاتي هو' بلکه میں نے همیشه ایک " دعوت " کا اعلان کیا جو ایک مقصود خاص کو اپنے سامنے رکھتي ہے' اور ساتھه هي چند مقاصد پیش کیے جو همیشه سے انسانوں کي جماعتوں اور آبادیوں کے سامنے پیش هوتے آے هیں - ان مقاصد میں ندرت و جدت نه تھي مگر صداقت ضرور تھي' اور جس بیان میں صداقت هو' ضرور ہے که وہ نئي نهو' کیونکه دنیا کي سب سے زیادہ پراني چیز صداقت هي ہے -

پس میں آج صاف صاف کہدیتا هوں که " الهلال کي دعوت " سے کوئي مادي یا شخصي یا موجود في الخارج شے مراد نہیں ہے اور نه کسي دعوت سے ایسا مقصود هوسکتا ہے - نه تو وہ میرے وجود سے تعلق رکھتي ہے نه الهلال نامي ایک موقت الشیوع رسالے سے' اور نه هي اُن مضامین و منشات سے جو اسمیں شائع هوتے هیں - ان میں سے کوئي چیز بھي ایسي نہیں ہے جسکي نسبت کہا جاسکے که وہ " دعوت " ہے یا اسے حقیقت دعوة میں کسي طرح کا دخل حاصل ہے - بلکه اس سے مقصود حقیقي صرف وہ بعض مقاصد اور تعلیمات هیں' جنکے اعلان و اظهار اور فتح و نصرت کا سامان حکمت الهي نے مهیا کیا' اور پھر من جمله اور بہت سے اسباب و وسائل کے ایک سبب و وسیله الهلال کي اشاعت اور اسکي کوششوں کو بھي بنادیا - وہ جو انساني غذا کے پیدا کرنے کیلیے موسم کو بدلتا' هواؤں کو چلاتا' پاني کو برساتا' اور دهقان کے هاتھوں سے تخم ریزي کراتا ہے' جب چاهتا ہے که اپنے بندوں میں سے کسي جماعت کیلیے ارشاد و هدایت کي روحاني غذا مهیا فرمادے تو بالکل اسي طرح دلوں کي اقلیم اور فکروں کي فضا میں بھي تبدیلي پیدا کردیتا ہے' اور خود بخود ایک قدرتي تغیر کي طرح تمام اسباب موافق فراهم هونا شروع هو جاتے هیں - اس وقت پاني بھي برستا ہے' عمدہ هوائیں بھي چلتي هیں' اور کاشت کاروں کي محنتیں بھي اپنے اپنے وقت و ضرورت کے مطابق کام دینے لگتي هیں - پس جب کھیت سرسبز هوتا ہے تو گو بہت سے کہنے والے موجود هوتے هیں که یه سب کچھه هماري هي سعي کا نتیجه ہے' مگر در اصل اسکا حق کسي کو بھي نہیں پہنچتا - کیونکه بیج کے بار آور هونے کیلیے جن اسباب و ذرایع کي ضـرورت ہے وہ بے شمـار هیں' اور جب تک وہ سب جمع نهو جائیں' صرف ایک علت کچھه بھي مفید نہیں هو سکتي -

اگر پاني کہے که یه میري کار فرمائی ہے' تو آفتاب بھي چمک سکتا ہے که یه اسي کي حرارت کا معجزہ ہے - اگر دهقان مدعي هو که اس نے بیج ڈالا تو موسم اسے جھٹلا سکتا ہے که بغیر میرے آے هوے محض تخم ریزي کیا کرسکتي تھي؟ مزدوروں نے هل جوتا' کاشتکار نے بیج ڈالا' نگہبانوں نے رکھوالي کي' اور موسم نے آبیاشي' ان میں سے هر فریق دعوا کرسکتا ہے که میں هي اس لہلہاتے هوے کھیت کي وجود پذیري کي علت هوں' مگر وہ جو ان سب سے بالا تر قوت ہے' کہتي ہے که تم سب هیچ هو - اگر قـدرة الهي تملم

[۵]

انریبــل سر ابراهیــم رحمــت اللــه

اور مسلمانوں کے لیے ایک بہتر و مناسب سیاسي تعلیم

آنریبل سر ابراهیم رحمت الله کي صدارت لیگ اور خطبۂ افتتاحي سال جدید کا وہ بہترین اور شاندار واقعہ هے ' جسکے اندر مسلمانوں کیلیے ایک نہایت هي قیمتي اور پائدار یاد پائي جاتي هے !

انریبل موصوف جب لیگ کي صدارت کیلیے منتخب هوے تو جو لوگ مسلمانوں کے موجودہ حالات کي نزاکتوں کو دیکھہ رهے تھے ' وہ شمالي هند یا پنجاب کے کسي مشہور آدمي کي جگہ ایک دور دراز اور تقریباً اسلامي مسائل کے مراکز سے الگ تھلگ صوبے کا نام دیکھکر امید و بیم میں پڑگئے ' مگر میں نے اسي وقت اپنے بعض دوستوں سے کہا کہ سر ابراهیم رحمت الله انڈین نیشنل کانگریس میں شریک رهچکے هیں ' اور میں سمجھتا هوں کہ جو صاحب فکر ملک کي اس ایک هي درسگاہ سیاست میں رهچکا هے ' اس سے کسي ازادانہ مگر پر دانش و حکمت سیاسي خدمت کي توقع کبھي ناکام نہیں هوسکتي -

میں شخصاً سر ابراهیم رحمت الله کے کاموں کو اس وقت سے جانتا هوں جبکہ ابسے چھہ برس پہلے بمبئي میں تھا - تاهم یہ سوال میرے لیے بھي فیصلہ طلب تھا کہ ایک خاص صوبے کے اندر جو کارکن قابلیت سر بلند هے ' وہ کسي ایسے پلیٹ فارم پر بھي بہترین توقعات کو پورا کر دکھائیگي ' جہاں صوبوں اور شہروں کے بجائے بالاترین تمام هندوستان کے مسلمانوں کیلیے ایک سیاسي درس و تعلیم کي ضرورت هے ؟

لیکن لیگ کي اولین نشست کے بعد هي هر منصف اور اهل الراے شخص کا فیصلہ یہي تھا کہ توقعات پوري هوگئیں ' اور مسلمانوں کي موجودہ سیاسي زندگي کیلیے سر ابراهیم رحمت الله کي تقریر حقیقت اور اعتدال کا ایک بہترین مرکب هے جو نہایت اچھي صورت میں پیش کیا گیا هے -

میں سمجھتا هوں کہ جب سے مسلمانوں نے پولیٹکل مقاصد کے نام سے کام شروع کیا هے ' انکے پولیٹکل لٹریچر میں یہ پہلي تقریر هے جو اس جامعیت اور عمدہ قوام بحث کے ساتھہ مرتب هوئي هے -

حتی کہ کانگرس کے بعض ارکان نے میرے سامنے اسکا اعتراف کیا کہ خود کانگریس کے لٹریچر میں بھي یہ تقریر کامل امتیاز پانے کي مستحق هے - وکفي بہ فخرا -

پریذیڈنشیــل ایڈریس هــر مجلس کیلیے اسکي حقیقــي کار روائي هے ' اور اسکي رفعت و اهمیت کا پیمانہ بھي اسي کے اندر هوتا هے ' مگر بد قسمتي سے همارے اندر ایسے لوگ نا پید هیں جو دولت و شہرت کے ساتھہ قابلیت بھي رکھتے هوں اور صرف قابلیت کي عزت کرنا ابھي هم نے نہیں سیکھا هے ' اسلیے همیشہ هماري بڑي بڑي کانفرنسوں کي افتتاحي تقریریں نہایت کم وقعت و بے اثر رهتي هیں ' اور معنی و قابلیت اور اصابت راے و حسن بیان کا اسمیں کوئي بلند و ممتاز حصہ نہیں هوتا -

بر خلاف اسکے انڈین نیشنل کانــگریس نے اپنــي افتتاحي تقریروں کا ایک ایسا وقیع لٹریچر جمع کردیا هے جو ادب و انشا پردازي ' قوۃ تحریر و بیان ' خوبي بحث و استدلال ' کثرت مواد و معلومات ' حق گوئي و صدق لہجہ ' تعلیم و درس سیاست ' غرضکہ هر حیثیت سے هندوستان کے موجودہ علم ادب کا ایک ممتاز ترین حصہ هے -

لیکن انریبل سر ابراهیم رحمت الله کے ایڈریس کے بعد کم از کم ایک تحریر تو لیگ کے پاس بھي ایسي موجود هوگئي هے جسے امتیاز کے ساتھہ پیش کیا جاسکتا هے ؟

جیسا کہ انھوں نے خود کہا هے ' اس عہدے کیلیے انکا انتخاب ایک ایسے وقت میں هوا جبکہ مسلمانوں کي سیاسي حالت چند در چند پیچیدگیوں کي وجہ سے نہایت درجہ غیر مطمئن تھي ' اور بحث کرنے والے کیلیے صرف ایک سال کے معمولي واقعات هي نہیں بلکہ یکے بعد دیگرے ظاهر هونے والے متعدد اهم اور دشوار بحث مسائل جمع هوگئے تھے - ان سب پر مستزاد لیگ کا وہ اندروني مناقشہ تھا جو گو في الحقیقت کچھہ بھي نہ تھا لیکن بعض مخفي اغراض سے اسے اسقدر اهمیت دیدي گئي تھي گویا جماعتي تفریق کا وقت آگیا -

ایسي حالت میں انھوں نے اپني مشکلات کے بیان کرنے میں ذرہ بھي مبالغہ نہیں کیا هے - انکے سامنے مشکلات کا گرد و غبار یقیناً موجود تھا ' لیکن بجاے اسکے کہ انکي قوت فیصلہ اسکے اندر گم هو جاتي ' وہ قابل تحسین جرأت کے ساتھہ اسکے هٹانے میں کامیاب هوے ' اور اعتدال و متانت کو واقعیت اور حق بیاني کے ساتھہ آمیزش دینے کا ایک نہایت هي نازک اور مشکل کام انھوں نے ایسي روشني میں انجام دیا جو تذبذب اور طرفداري کے غبار سے بالکل صاف تھي !

اعتدال اور حقیقت دو ایسے عنصر هیں ' جنکي باهمي آمیزش کا کام همیشہ سے نازک اور مشکل رها هے - یا تو پہلے کا غلبہ دوسرے کو بالکل نابود کردیتا هے ' یا دوسرے کي بو اتني تیز هو جاتي هے کہ اپنے ساتھي کے وجود کو بالکل دبا دیتي هے - لوگوں نے عموماً اس راہ میں افراط و تفریط کي ٹھوکریں کھائي هیں ' اور جس شے کو " اعتدال " سمجھا هے در اصل اسکا زیادہ صحیح نام حقیقت کا عدم هے !

لیکن باوجود بے اعتدالي کے اس سوء ظن کے جو میري نسبت بعض لوگوں کو هے ' میں تسلیم کرتا هوں کہ سر ابراهیم رحمت الله کا " اعتدال " اعتدال هے ' نہ کہ اصلیت کا عدم اور فقدان !

بس یہ اور اسی کے هم معنی و هم اصول مقاصد تھے جنکی طرف الہلال نے ابناء ملت کو دعوت دی' اور اگرچہ ان میں سے کوئی چیز بھی نئی نہ تھی' تاهم غفلت و جہالت اور استیلاے ضلالت وخذلان نے اس تعلیم کے هر لفظ کو لوگوں کیلیے ایک صداے نا آشنا بنادیا تھا۔ پس جیساکہ همیشہ هوا ہے' ضرور تھا کہ اس اعلان دعوت کا آغاز بھی تعجب و انکار' تحقیر و تذلیل' غیظ و غضب اور تعاند و تنفر سے هوتا مگر خاتمہ اعتراف و اقرار' تعظیم و تشہیر' رجوع و انقیاد' اور تسلیم و اطاعت پر هوتا' اور الحمد للہ کہ ایسا هی هوا' اور جسقدر هونا باقی ہے وہ بھی عنقریب هوکر رهیگا: و تمت کلمة ربک صدقاً و عدلا - لا تبدیل لکلمات اللہ:

(ما قـــال و من قـــال)

پس جب کبھی اس عاجز کی زبان سے " دعوة الہلال" کا لفظ نکلتا ہے' اور اسکی نصرت و فتح یابی کا دلی اذعان و روحی ایقان کے ساتھ اعلان کرتا هوں' تو اس سے مقصود نہ تو رسالۂ الہلال کا وجود هوتا ہے' اور نہ خود اپنا وجود اور اپنا کاروبار' بلکہ یہی صداقتیں اور حقیقتیں هوتی هیں جنکے اعلان و دعوت کی حضرة الہی نے الہلال کو توفیق دی' اور اس عظیم الشان اور انقلابی تبدیلی کیلیے جو مسلمانان هند میں هونے والی ہے' منجملہ اور صدها اسباب و براعث کے ایک سبب الہـلال کو بھی بنا دیا - اس بنا پر جس قدر کامیابیاں هیں وہ اسی کیلیے هیں' اور جس قدر اعلان قوت' رفع ذ[illegible]' و اعلاء کلمہ ہے' وہ سب کا سب اسی کو پہنچتا ہے:

هر جا کنیـــم سجـــدہ بداں آستاں رسد!

میں سچ سچ کہتا هوں کہ خود میرا اسمیں کوئی حصہ نہیں - اور نہ رائی برابر مجھے حق پہنچتا ہے کہ اسکی کامیابی کی عزت کو اپنی طرف نسبت دوں - سچائی جہاں کہیں سے نکلیگی' استقلال اور عزت کو اپنا منتظر پالیگی - اور حق جس زبان سے بلند هوگا' کامیابی و نصرت اسکا قدرتی حصہ ہے جو کبھی اس سے چھن نہیں سکتا - یہ خدا کا محض فضل ہے کہ وہ کسی زبان کو اسکا آلہ' کسی قلم کو اسکا ذریعہ' اور کسی سعی کو اسکا وسیلہ بنالے' اور پھر اس وسیلے کے خاطر نہیں بلکہ صرف اپنی سچائی کی خاطر اسے کامیابی عطا فرماے -

لیکن یہ کامیـابی نہ تو اس شخص کی هوگی جس نے ایسا کیا' اور نہ تو حق کی عزت کو وہ اپنی عزت [illegible] کا حقدار هوگا - اگر وہ ایک لمحہ یا ایک منٹ کیلیے بھی اس غرور باطل اور کبر ابلیسی میں گرفتار هوگا تو خدا اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا' اور اسے ذلت و رسوائی کیلیے چھوڑ دیگا - کیونکہ وہ اپنی صداقت کا محافظ اور اپنے کلمۂ حق کے اعلان کیلیے قادر و مقتدر ہے - وہ اگر چاہے تو درخت کی خشک ٹہنیوں کو حق کیلیے گویا کردے' اور پہاڑوں کی چوٹیوں کی اندر سے انسانوں کو سچائی کی تعلیم ملنے لگے - وہ نہ تو انسانوں کا محتاج ہے کہ وہ اسکی خاطر بولیں' اور نہ انکے کاموں کیلیے درماندہ ہے کہ اسکی راہ میں اٹھیں - اسکے کاروبار حق کا عجیب و غریب حال ہے - وہ جب کبھی چاهتا ہے تو اپنے بندوں کو کسی کار حق کیلیے توفیق دیدیتا ہے' اور پھر جب وہ مغرور هو جاتے هیں اور [illegible] هیں کہ یہ هماری شخصی کامیابی ہے تو پتھر کے ٹکڑوں اور سوکھی هوئی لکڑیوں کی طرح انھیں اپنی راہ سے هٹا کر پھینک دیتا ہے!

نہ زیبد مرد خود بیں پادشا را
انیس المذنبیں باید خدا را

(ایک مثـــال)

اسکی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص کسی پتھر کی سل سے کوئی عمدہ کام لیلے' اور پھر جب چاہے اسے اٹھا کر راستے میں پھینک دے - یہ سچ ہے کہ وہ پتھر ایک عمدہ کام کا ذریعہ بن گیـا تھـا' لیکن یـہ بھی تو سچ ہے کہ جـو ارادہ اس سے کام لیتا تھا' وہ اسے ٹھوکریں کھانے کیلیے راستے میں پھینک بھی دیسکتا تھـا؟

پھر اگر اس پتھـر کیلیے تمہارے [illegible] میں کوئی فخر نہیں هوسکتا حالانکہ وہ کسی بڑے عمدہ اور مفید کام کا ذریعہ تھا' تو ٹھیـک اسی طـرح حق و صـداقت کے کاروبار میں خاص اس انسان کے وجود کیلیے بھی کوئی فخر و ناز نہیں جسکو حکمة ربانی نے کسی مصلحت مخفی کی بنا پر خدمت دینی کیلیے ایک آلہ اور واسطہ بنا دیا هو - الا یہ کہ اسکو ضائع نہ کیا گیا اور اپنے لطف و کرم سے وسیلہ و ذریعہ هونے کی توفیق بخشی -

(تنبیـــہ ضـــروری)

البتہ یہ یاد رکھنا چاهیے کہ اس بیان سے وہ مقربان الہی اور خواص عالم انسانیت مستثنی هیں جنـکا وجود صداقت الہی کے اظہار کا صرف وسیلہ هی نہیں هوتا بلکہ خود ان کے انـدر نور حقیقت کی شمع روشن هوجاتی ہے' اور اسکی نورانیت انکے اعمال مقدسہ اور انفاس زکیہ سے چھن کر عالم انسانیة کی [illegible] پر پرتو افگن هوتی ہے - یعنی اللہ تعالی انکے وجود کو اظہار حق کا واسطہ هی نہیں بلکہ خود حق کا مسکن و مشرق بنا [illegible] وہ حق کے مخاطب نہیں بلکہ حق کا پیکر و مجسمہ هوتے هیں - لیکن:

یہ رتبـۂ بلنـد مـلا جس کو ملگیـا
هر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟

یہ اور لوگ هیں اور انکا عالم دوسرا ہے - میں یہاں اس مقام کا تذکرہ نہیں کرتا جسکی مجھے حسرت ہے' بلکہ اسکا حال بیان کررہا هوں جسمیں اپنے تئیں پاتا هوں اور نہیں پسند کرتا کہ اسکا تذکرہ نہ کروں:

عالم همہ افسانۂ ما دارد و ما هیچ!

میں سچ سچ بلا شائبۂ انکسار کے اعلان کرتا هوں کہ اس بارے میں میرے مناظر و مشاهدات نہایت عجیب و غریب و عبرت انگیز هیں - میں جب کبھی ان نتائج عظیمہ کو دیکھتا هوں جو فضل الہی نے الہـلال کی دعوت کو عطا فرماے' اور اس رفعت ذکر' تاثیر و نفوذ' رجوع خلائق' انـقلاب خیالات' و حس و تنبہ دینی و روحانی کی عام تبدیلی پر نظر ڈالتا هوں جو اس انیس ماہ کی دعوت سے هر طرف پیدا هوگئی ہے' اور پھر اسکے بعد خود اپنے تئیں دیکھتا هوں اور اپنے اعمال پر نظر ڈالتـا هوں' تو مجھے حکمة الہیہ کی ایک عجیب و غریب نیرنـگی نظر آتی ہے اور یقین هو جاتا ہے کہ یہ جو کچھ نتائج حسنہ میرے سامنے هیں' وہ محض اصل دعوة کی صداقت و حقیقت کے برکات و انوار هیں' ورنہ خود میں اور میری گناهوں میں ڈوبی هوئی زندگی تو اس لائق بھی نہ تھی کہ ان نتائج عظیمہ کو کبھی خـواب میں بھی دیکھتی -

یہ اسکا قاعدہ ہے کہ جب وہ اپنی امة مرحومہ کیلیے کوئی کام کرنا چاهتـا ہے تو مثل اس کامل کاریگـر کے جو ٹوٹے هوے اور ناقص اوزاروں سے ایسا عمدہ کام نکال لیتا ہے جو دوسرے کاریگر عمدہ اور قیمتی آلات سے بھی نہیں کرسکتے' جس بندے کو چاهتا ہے

اسباب و وسائل مہیا نہ کرتی تو نہ تو ایک بیج بار آور ہوتا اور نہ ایک سبز پتہ زمین پر نظر آتا !:

امن خلق السماوات والارض و انزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات بہجة ما کان لکم ان تنبتوا شجرہا ؟ ءالہ مع اللہ ؟ بل ہم قوم یعدلون - (۲۷ : ۶۱)	"کون ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا ؟ پھر اُس کی آبیاری سے کیسے کیسے حسین و شاداب باغ و چمن پیدا ہوگئے ' حالانکہ تم انسانوں کی قوت سے بالکل باہر تھا کہ ان کے درختوں کو پیدا کرتے ؟ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی ہے ؟"

(مقصد حقیقی)

اب دیکھو کہ الہلال کی دعوت کا مقصد حقیقی کیا تھا ؟ اس نے روز اول هی سے اعلان کردیا کہ احیاء و تجدید ملت کیلیے جس قدر تحریکیں ملک میں موجود هیں ' وہ اُن میں کسی کو بھی تنزل و انحطاط کے اصلی مرض کا کامل علاج نہیں سمجھتا ' بلکہ ان میں سے اکثر اسطرح کا علاج هیں جنکے اندر خود نئی بیماریوں کے پیدا کرنے کی هلاکت موجود ہے - پس وہ اُن تمام راستوں سے بالکل الگ هو گیا جو کار و بار اصلاح و ترقی کے پیشتر سے موجود تھے ' اور پھر نہ اس نے تعلیم کو اپنا کعبۂ مقصد بنایا ' نہ سیاست کو قبلۂ آمال و عزائم ٹھہرایا ' نہ تہذیب و تمدن سے دستگیری چاہی ' بلکہ صرف یہی ایک صدا بلند کی کہ :

یا ایہا الذین آمنوا ! اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ و انتم تسمعون ! (۸ : ۲۰)	مسلمانو ! اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول کے لاے هوے حکموں پر عمل کرو - اور اسکی طرف سے گردن نہ موڑو اور تم اسکی بھیجی هوئی آیتیں سن رہے هو !

کیونکہ اسکو یقین هوگیا کہ جب تک مسلمانوں کے اعتقادات و اعمال مذهبی کی اصلاح و درستگی نہوگی ' اُس وقت تک کوئی سعی اصلاح مفید مقصد نہیں هو سکتی -

پس اُس نے اپنے مقصد کو ایک هی مختصر جملے میں بار بار دھرایا یعنی " دعوة الی القرآن " یا " امر بالمعروف و النہی عن المنکر " اور پھر اعمال قومی کی هر شاخ میں اسی اصل الاصول کو پیش نظر رکھکر دعوت شروع کی -

(تشریح مقصد)

یہ تو اسکے مقصد کا اصل الاصول ہے - لیکن اگر اسکی تشریح و تفسیر کی جاے اور آجکے موجودہ حالات سے تطبیق دی جاے تو حسب ذیل مواد اسکی تحت میں قرار دیے جا سکتے هیں :

(۱) مسلمانوں کو چاهیے کہ اپنے تمام کاموں کی بنیاد تعلیم الہی پر رکھیں نہ کہ محض کسی ترقی یافتہ قوم کی تقلید و اتباع اور نقالی پر - یا محض اخذ تحصیل تمدن و سیاست و وطنیت پر -

(۲) اسلام کی اصلی مزیت و فضیلت یہ ہے کہ اس نے هر طرح کی صداقتوں اور حقیقتوں کو خدا کے رشتہ سے منسلک کردیا ہے اور هر عمل صحیح و حق جو اس آسمان کے نیچے کیا جاے ' اسکے نزدیک خدا کا کام اور اُسکی عبادت ہے - پس هر مسلمان کو صداقت کا عاشق ' حقانیت کیلیے مضطر ' عدالت کا نگراں ' اور حریت کا پرستار هونا چاهیے - کیونکہ وہ مسلمان ہے ' اور مسلمان وهی ہے جو اللہ کی رضا کیلیے هر طرح کا دکھہ اٹھاے ' اور اللہ کی رضا اُسکی راستبازی اور حق و عدل کی معیت میں ہے -

(۳) اور اسلیے کہ خدا نے مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کا منصب رفیع عطا فرمایا - پس جو مسلم اسکی راہ میں مجاهد نہو ' وہ اسکے اس بخشے هوے لقب کا مستحق بھی نہیں - جہاد فی سبیل اللہ کے معنی یہ هیں کہ هر طرح کے ظلم و تشدد ' معاصی و ذنوب ' اور شیطانی ضلالت و افساد کے پیدا کیے هوے غرور باطل سے انسانیت کو نجات دلانے کیلیے اپنی تمام قوتوں سے کام لینا ' اور اس راہ میں هر طرح کا جسمانی اور قلبی دکھہ اٹھانا - حتی کہ کوئی سخت سے سخت جلاد کی تیغ کی برش کو بھی اُسکی خاطر گوارا کرلینا -

(۴) پس اگر ظلم هو ' اگر معاصی و فساد کی گرم بازاری هو ' اگر انسانوں کے حقوق الہیہ کو پامال غرور باطل کیا جاے ' اگر روشنی کی جگہہ تاریکی " اور راست بازی کی جگہہ کذب پرستی کا اعلان هو ' تو اسلیے نہیں کہ ظلم و فساد کو انسانوں نے برا اور اخلاق عامہ نے قابل نفرت بتلایا ہے ' پس تم بھی برا سمجھو ' بلکہ اسلیے کہ تم مسلمان هو اور مسلمان دنیا میں صرف حق کی خدمت هی کیلیے ہے ' اور نیز اسلیے کہ یہ سب کچھہ خدا کی مرضی کے خلاف ہے ' اور مسلمانوں کی مرضی وهی هونی چاهیے جو انکے خدا کی مرضی ہے : تخلقوا باخلاق اللہ -

(۵) مسلم و مومن وہ ہے جو اللہ کے رشتے کو دنیا کے تمام رشتوں پر ترجیح دے - پس کسی هستی کیلیے یہ جائز نہیں کہ وہ اسلام کی مدعی هو ' اور ساتھہ هی خدا کو چھوڑ کر دوسرے رشتوں کی گرویدہ هوجاے - خدا کا رشتہ اسکی سچائی اور عدالت کی محبت میں ہے - جو حق کو پیار کرتا ہے ' وهی خدا کو بھی پیار کرنے والا ہے : و الذین آمنوا اشد حبا للہ -

(۶) اسلام نے توحید کا سبق سکھلایا - توحید کی تکمیل کے معنی یہ هیں کہ انسان تمام انتہائی قوتوں اور اطاعتوں اور فرماں برداریوں کو صرف اللہ کیلیے مخصوص کردے اور اُن میں کسی کو شریک نہ کرے - پس چند انسانوں کو اپنا لیڈر بناکر انکے هر حکم کی بلا چون و چرا تعمیل کرنا ' یا گورنمنٹ اور حکام کی هر خواهش کے آگے (اگرچہ وہ حق و عدالت اور صداقت و حریت کے منافی هو) سر جھکا دینا ' ایک ایسا شرک جلی ہے جو توحید کے ساتھہ جمع نہیں هو سکتا -

(۷) اسلام کا عقیدۂ توحید انسانی حریت و آزادی کا سرچشمۂ حقیقی ہے - کیونکہ جو سر صرف خدا هی کے آگے جھکے گا ' ممکن نہیں کہ وہ انسان اور انسانوں کے غرور پادشاهت و حکومت کے آگے ذلت عبودیت سے سربسجود هو - ان الحکم الا للہ - پس مسلمانوں کو چاهیے کہ اپنے اندر عبودیت الہی کی اصلی حقیقت پیدا کریں ' اور کوئی روح خدا کے آگے وفادار نہیں هو سکتی جب تک کہ وہ اُن تمام قوتوں سے یکسر باغی نہو جاے ' جو خدا کی صداقت اور اسکی مقدس مرضات کے خلاف هیں -

(۸) ملک و انسانیت کی خدمت ' آزادانہ حیات سیاسی و ملکی کا حصول ' جد و جہد حریت ' اور خود مختارانہ حکومت کے حاصل کرنے کیلیے باقاعدہ مساعی ' یہ تمام مقاصد صالحہ اگر دوسری قوموں کو بر بناء جذبۂ قومیت و وطنیۃ عزیز هیں ' تو هر قائل کلمۂ توحید کو مذهباً و دیناً محبوب هونا چاهئیں - پس عزت و مجد اسلامی کا مقتضی یہ ہے کہ ان تمام میدانوں میں مسلمان سب سے آگے هوں ' نہ کہ سب کے پیچھے اور غیروں کے مقلد و خوشہ چین : و ان العزة للہ و لرسولہ و للمومنین -

هاں ' ایک اصل الاصول ہے جو اس دعوت کو عام هنگامہ هاے سیاسی و تمدنی سے الگ کرتا ہے - یعنی ان تمام چیزوں کو صرف اللہ کے رشتے اور اسکی مرضات کی متابعت کے تعلق سے حاصل کیا جاے نہ کہ محض تقلید اقوام و جماعت سے - اور اسلیے سب سے پہلے عمل بالاسلام کے حبل اللہ المتین کو پکڑو تاکہ اسکے تمام نتائج حقیقیہ سے هم کنار هو - والعاقبة للمتقین -

مدارس اسلاميه

نـــدوة العلماء

(اور مسئله اصلاح و احياء ملت)

(۳)

گذشته نمبر ميں اصلاح کي دو قسموں کا مختصر ذکر کيا جاچکا هے' يعني اصلاح سياسي اور اصلاح افرنجي' اب تيسري قسم کے طرف توجه کرني چاهيے -

(۳)

تيسري قسم اُن تحريکوں کي هے جنکي بنياد اگرچه مثل گذشته دو تحريکوں کے مناسب وقت تمدني و تعليمي انقلاب کي خواهش پر تهي ' ليکن چونکه اُن مصلحين نے زياده غور و کاوش اور اجتهاد فکر و تفحص صحيح سے کام ليا اسليے وه سمجهه گئے که اصلاح و تغير کيليے ظواهر و فروعات سے متاثر هونے کي جگهه کسي اصول حقيقي اور مبدء اصلي کي تلاش ميں نکلنا چاهيے' اور اُس ايک هي علت اساسي کو پهچاننا چاهيے جسکے ليے ايک هي اساسي دفعية و علاج بهي هو -

انهوں نے ديکها که تعليم و تحصيل تمدن حاليه کے ليے سعي کرنا قبل اسکے که کوئي اساسي و اصولي اصلاح هو جاے' محض بيکار بلکه مضر هے -

اول تو يه تمام امور اصل مرض ميں داخل نهيں هيں بلکه کسي حقيقي مرض کے نتائج و عوارض هيں - اگر مسلمانوں کي تمدني حالت درست نهيں هے تو اسکا نتيجه غفلت هے که انهوں نے دنيا کي تمدني ترقي کا ساتهه نه ديا - ليکن غفلت کيوں هے ؟ سواء عمل کيوں معطل' اور ذهن و دماغ کيوں بيکار هوگئے؟ پس ضرور هے که پہلے اس سبب کو دور کيا جاے جسکي وجه سے بيداري کے بعد يه غفلت طاري هوئي - اور يه ظاهر هے که غفلت کي علت غفلت نهيں هوسکتي' کوئي اور هي علت هے جس سے يه معلول پيدا هـوا هے -

يا مثلاً مسلمانوں ميں آجکل کے علوم و فنون نافعه ناپيد هيں' اور وه انکي جانب سے غافل هيں - پس سب سے پہلے اُس شے کو دور کرنا چاهيے جس کي وجه سے اُن ميں علم کا فقدان هوا اور اسکے حصول کا ولوله اور اسکے عشق کي بيتابي باقي نه رهي' نيز اُس شے يا اُن اشيا کو حاصل کرنا چاهيے جنکي وجه سے ديگر اقوام ميں يه موجود هے ' نه که سب سے پہلے علم علم پکارنا -

ثانياً ' اگر ابتدا سے تلاش اصل و حقيقت کي جگه انهيں چيزوں کو بنياد کار قرار ديا گيا تو يا تو پوري کاميابي حاصل نه هوگي کيونکه يه آنکهوں کي جلن' سر کے درد' اور اعضا شکني کا علاج هوگا حالانکه ان سب کا باعث اصلي يعني بخار باقي هے - اور اگر کاميابي هوي اور پيشاني پر کوئي ايسي سرد شے لگا دي گئي جسکي برودت سے بخار کي حدت و حرارت کم محسوس هونے لگي' تو پهر اسکا نتيجه يه هوگا نه تمدن و تعليم راس نه آئيگي اور اور طرح طرح کي ايسي خرابياں پيدا هو جائينگي جنکي وجه سے نه تو مقصد اصلي حاصل هوگا ' اور نه کوئي دوسري کامل و احسن حالت هي پيدا هوسکے گي -

تب انهوں نے مسلمانوں کے موجوده اعمال و اطوار حيات کا مطالعه کيا تو انهيں نظر آيا که ان ميں سے اکثر ايسے هيں جنکي موجودگي ميں محال هے که حسب سنن طبيعيه کوئي قوم زنده وقائم رهسکے - وه تمام اعمال صحيحه و صالحه جو حيات اجتماعي و ملي کيليے بمنزلۂ روح و حرارت غريزي کے هيں' ان ميں سے مفقود هوگئے هيں' اور هر عمل يا تو محرف هے يا مسخ شده -

پهر انهوں نے اُس قوة روحانيۂ الهيه کو ديکها جو ابتک ... انکے دلوں پر حکمراں هے ' يعنے ديانة مبجلۂ اسلاميه اور اُسکے تمام احکام و تعليمات صادقه ' تو اُنهيں بدفعة واحدة نظر آيا که ... انکے تمام موجوده اعمال و اطوار يکسر اُسکي تعليمات حقه کے خلاف هيں' اور اسکي تعليم ميں وه تمام ارکان و اصول باکمل حال' و اجمل صورة موجود هيں جنکا عمل و انقياد کسي قوم کي حيات اجتماعي و سياسي اور قيام مدني و عمراني کيليے ضروري هے : اليوم اکملت لکم دينکم و اتممت عليکم نعمتي و رضيت لکم الاسلام ديناً !

پس انکي حالت مثل اُس طبيب کے هوئي جو اپنے سامنے کسي کثير العوارض مريض کو ديکهکر گهبرا گيا هو' ليکن يکايک القاء طبي اصل مرض کي تشخيص اور علة حقيقيه کے کشف تک اُسے نائل کردے' اور وه پهر اُن تمام ظاهري مظاهر مرض سے يک قلم بے پروا هوکر صرف اندرون بدن کے نقص مخفي کے انسداد پر اپني تمام همت و سعي خرچ کرنے لگے -

انهوں نے سمجهه ليا که عروج و زوال امم في الحقيقة ... ايک قانون الهي کے عمل و نفاذ کا نتيجه هے جسے لسان الله الاقدس نے بتلا ديا هے :

واذا اردنا ان نهلک قرية ' امرنـا مترفيها ' ففـقوا فيها فحق عليها القول فـدمرنا ها تـدميـرا - وکم اهلکنا من القرون من بعد نوح' و کفى بربک بذنوب عباده خبيراً بصيرا ! (۱۷ : ۱۷)

اور جب همکو کسي آبادي کا برباد کرنا منظور هوتا هے تو هم اس آبادي کے خوشحال لوگوں پر اپنا حکم بهيجتے هيں - پهر وه نا فرمانياں کرنے لگتے هيں' جب ايسا هوتا هے تو وه آبادي مستحق عذاب هو جاتي هے - پس هم اسے تباه و برباد کر ديتے هيں - اور ديکهو ! طوفان نوح کے بعد اسي قانون کي بنا پر کتني هي قوموں کو هم نے تباه و هلاک کرديا ' ! ! يقين کرو که تمهارا پروردگار اپنے بندوں کے گناهوں کو جانتا اور ديکهتا هے -

اور سورۂ طلاق ميں فرمايا :

و کايـن من قريـة عتت عن امـر ربها و رسلـه فحا سبنا ها حساباً شديداً و عذبنا ها عذاباً نکرا ؟ فذاقت وبال امرها و کان عاقبة امرها خسرا - اعد الله عذاباً ' فاتقو الله يا اولى الالبـاب الذيـن آمنوا ! ! (۶۵ : ۸)

اور کتني هي آبادياں هيں جنکے رهنے والوں نے اپنے رب اور اسکے رسولوں کے احکام سے سرتابي کي ' اور هم نے بڑي هي سختي سے انکے کاموں کا حسـاب ليـا اور سخت عـذابوں ميں مبتلا کيا ' پس انهوں نے اپنے کيے کا مزه چکها اور اسکا انجام کار صرف نقصـان و هلاکت هي هوا - قيامت کا عذاب ابهي انکے ليے باقي هے -

پس اے عقل و فهم رکهنے والو که الله پر ايمان لاچکے هو ! اُسکے غضب سے ڈرتے رهو ! !

اور پهر يه کيسي صاف تصريح اور کهلي کهلي تعليم هے که اسي آية کريمه کے بعد فرمايا :

قد انزل الله اليکم ذکراً رسولاً يتلوا عليکم آيات الله مبينات ليخرج الـذين امنوا و عملو الصالحات

اے مسلمانو خدانے تمهيں آگاه کرنے کيليے اپنا ايک رسول تمهاري طرف بهيجديا هے جو خدا کي آيتيں کهلے کهلے احکام کے ساتهه سناتا هے تا که جو

اپنے کام کا ایک ذریعہ بنا لیتا ہے ' اور پھر وہ خود خواہ کیسا ھي برا ھو' لیکن اسکا کام نیکو کاروں اور صالح انسانوں کا سا ھو جاتا ہے' و ایں جا کار بہ فضل ست نہ باستحقاق !

نصیب ماست بهشت اے خدا شناس برو
کہ مستحق کرامت گناہ گارانند ! !

(داعیـــان حق کي تین قسمیں)

البتہ یہ ضرور ہے کہ جب اسکا فضل ذرہ نواز اپنے کسي عاجز و درماندہ بندے پر مبذول ھوتا ہے ' اور وہ اسکي راہ کي طرف لوگوں کو بلاتا اور اسکے کلمۂ حق و عدالۃ کي دنیا کو تلقین کرتا ہے تو اسکا حال تین صورتوں سے خالي نہیں ھوتا :

(۱) یا تو خدا تعالی اسکے نفس کا تزکیۂ کامل کردیتا ہے اور اسکے وجود کو حق کا پیکر اور نمونہ بنا دیتا ہے - و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۲) اور یا یہ درجۂ عالیہ تو اس مغرور تشنہ کام کو حاصل نہیں ھوتا ' لیکن چونکہ اسکے اندر حق و صداقت کا سچا درد اور خدا پرستي کي ایک نہ بجھنے والي پیاس ھوتي ہے ' اسلیے با وجود اپنے طرح طرح کے قصوروں کے وہ وسیلۂ خیر و صداقت بننے کا شرف حاصل کرلیتا ہے ' اور اسکے اندر کچھہ اسطرح کي عجز و انابت اور استغفار و اعتراف کي سوز و سوزش پیدا ھوجاتي ہے جو اسے استیلاء شیطاني سے بچاے رکھتي ہے ' اور پھر یا تو بالاخر منزل آخري تک پہنچا دیتي ہے یا راہ کي ٹھوکروں ھي سے گر کے رہجاتا ہے -

(۳) اور یا پھر وہ خباثت ابلیسي اور شرارت نفساني کا ایک مظہر لعین ھوتا ہے جو محض اپني اغراض نفساني کیلیے عاریتاً کسي امر حق کا اعلان کرنے لگتا ہے ' اور اس سے مقصود حق نہیں ھوتا بلکہ ایک تاریک باطل جو اسکے پیچھے چھپا دیا جاتا ہے - في الحقیقۃ ... نفاق کي یہ ایک سب سے زیادہ مہلک و خبیث قسم ہے -

پس پہلي قسم کي جماعت کیلیے تو کچھہ کہنے کي ضرورت نہیں - لا خوف علیہم و لا ھم یحزنون - تیسرے گروہ کو بھي نتائج حق کي بحث سے مستثنی کر دینا چاھیے ' کیونکہ گو وہ مدعي حق ھو مگر در اصل اسکا حکم بھي باطل و فساد ھي کا ہے - اور خدا کبھي باطل کے ساتھہ وہ سلوک نہیں کر سکتا جو اس نے حق و ایمان کیلیے مخصوص کردیا ہے : ام نجعل الذین آمنوا و عملوا الصالحات کالمفسدین في الارض ؟ ام نجعل المتقین کالفجار ؟ (۳۸ : ۲۷)

البتہ دوسري قسم کے لوگوں کي نسبت میں کہنا چاھتا ھوں - یہي وہ لوگ ھیں کہ خدا انکي نیتوں کو قبول کرلیتا اور سعي حق اور خدمت صداقت کي برکت سے انکو اپنے لطف و کرم کا مورد بنا دیتا ہے - وہ خود خواہ کیسے ھي گرفتار قصور و مبتلاے ذنوب ھوں ' لیکن چونکہ اسکے کلمۂ حق کے خادم ' اسکي سچائي کے پرستار ' اور اسکے دین حق کے عزت و عظمت کے لیے اپنے اندر ایک بیقراري رکھتے ھیں - اسلیے اسکي شان کریمي و رحیمي انھیں اپنوں میں سے سمجھنے لگتي ہے ' انکے عملوں کے نقص و فتور کو اپني توفیق رفیق کي بخشش سے کامل کردیتي ہے ' اور انھیں کبھي غیروں کے آگے ذلیل و رسوا ھونے نہیں دیتي - کیونکہ اگر انکا قصور اسکے کرم کا سزاوار نہیں تو اسکي صداقت کي عزت تو مستحق لطف و نوازش ضرور ہے !

اگر نہ بهر من از بهر خود عزیزم دار
کہ بندہ خوي او خوبي خداوند ست

اسکي مثال بالکل ایسي ہے ' جیسے کوئي پادشاہ اپنے کسي اھم اور معزز کام کے انجام دینے کي عزت اپنے کسي غلام کو دیدے ' تو گو وہ کیسا ھي ادنے اور حقیر ھوگا اور کیسے ھي قصور اس سے اپني خدمتوں اور پرستاریوں میں سرزد ھونگے ' لیکن تاھم پادشاہ کا کرم شاھانہ اسکي سفارش کریگا اور کہیگا کہ مانا کہ یہ ھر طرح نالائق اور سزاوار عتاب ہے لیکن ابتو اسکي عزت میري عزت ھوگئي ہے اور دنیا اسے میري نسبت سے پہچانتي اور میرا خدمت گزار سمجھتي ہے - تھوکہ کل کو دشمن ھنسیں کہ میرے دربار عز و جلال کے نام لیواؤں کیلیے عزت و سرخروئي نہیں ہے - پس شان عفو و کرم یہي ہے کہ جسے ایک بار سربلندي دي ' پھر اسے نگونسار نہ کیا جاے !

و للہ در ما قال:

عرض نہ لے میرے جرم و گناہ بے حد کا
الہي تجھکو غفور الرحیم کہتے ھیں !
کہیں کہیں نہ عدو دیکھکر مجھے محتاج
یہ انکے بندے ھیں جنکو کریم کہتے ھیں !

(یوسف اور رب یوسف)

آیا نہیں دیکھتے کہ جب برادران یوسف علیہ السلام دوسري بار مصر آے تاکہ دربار مصر کي بخشش و فیاضي سے مالا مال ھوں اور قحط سالي کي مصیبتوں سے نجات پائیں ' تو انھوں نے عزیز مصر سے کہ في الحقیقت حضرۃ یوسف علیہ السلام تھے ' عرض کیا :

مسنا و اھلنا الضر و جئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل ! (۱۲ : ۸۸)

اے عزیز مصر ! ھم کو اور ھمارے بال بچوں کو قحط کي وجہ سے بڑي تکلیفیں پہنچ رھي ھیں ' پس ھم یہ تھوڑي سی پونجي لیکر آئے ھیں تا کہ آپ اسے قبول کریں ' اور اسکے معاوضے میں ھمیں پورا پورا غلہ دلوادیں !

لیکر تو آے تھے ناقص اور تھوڑي سي پونجي ' مگر معاوضے میں طلب کرتے تھے کامل اور بھر پور غلہ ! یہ کارو بار اور معاوضۂ بالمثل کے قدرتي اصول کے تو خلاف تھا ' پر ارباب کرم کے شیوۂ بخشش کے عین مطابق تھا کہ پادشاھوں کا دربار تاجروں کي منڈي نہیں ھوتي - بھائیوں نے کہا : " بدریوزہ گري آمدہ ایم نہ بہ تجارت " -

مارا تو بهشت اگر بہ طاعت بخشي
آں بیع بود ' لطف و عطاے تو کجاست ؟

و تصدق علینا ' ان اللہ یجزي المتصدقین !

یہ جو مانگتے ھیں تو کچھہ اپني قیمت کا بدلہ نہیں مانگتے کہ وہ تو کچھہ بھي نہیں ہے - بلکہ اپني فیاضي سے بطور بخشش کے عطا کیجیے ' اور اللہ ارباب بخشش و سخا کو اچھا بدلہ دیتا ہے !!

پھر اگر یوسف کنعاني یہ کرسکتا تھا کہ ناقص پونجي لیکر کامل متاع بخشدے ' تو کیا خداے یوسف کي کریمي سے یہ بعید ہے کہ اپنے پرستاروں کے ناقص کاموں کو قبول کرکے انکو اپني کامل و اکمل توفیق کي بخشش سے مالا مال فرما دے ؟ لقد کان في یوسف و اخوتہ ایات للسائلین کا مطلب میں تو یہي سمجھتا ھوں :

من وفاے دوست را در بیوفائي یافتم

قل لو انتم تملکون خزائن رحمۃ ربي اذاً لامسکتم خشیۃ الانفاق - (۱۷ : ۱۰۱)

" ان لوگوں سے جو خدا کے فضل و کرم کو بھولے ھوے ھیں ' کہدو کہ اگر میرے پروردگار کي رحمت کے خزانے تمھارے اختیار میں ھوتے تو خرچ ھو جانے کے ڈر سے تم ضرور انھیں بند رکھتے مگر خدا ایسا نہیں کرتا -

البتہ یہ ضرور ہے کہ قصور اور سرکشي میں فرق ہے ' اور جرم اور بغاوت ' دو الگ چیزیں ھیں - خدا اپنے قصور مندوں کو معاف کردیتا ہے پر اپنے سے باغیوں کو معاف نہیں کرسکتا ' اور یہي معني ھیں اس آیۂ کریمۂ مشہورہ کے کہ : ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء -

دوسري قسم اُن لوگوں کي هے جنهوں نے غفلت و ظلمت کے بعد یکا یک یورپ کو دیکھا ' اسکي حالت سے اپني حالت کا مقابله کیا ' اور اس مقابلے کے بعد ایک حرکت اصلاح و تغیر کي انکے اندر پیدا هو گئي - یه تینوں قسمیں جو اوپر بیان کرچکا هوں یعني اصلاح سیاسي و افرنجي و دیني ' یه سب کي سب اسي دوسري قسم میں داخل هیں -

چونکه اصول اصلاح و دعوت پر ایک مستقل مقاله کسي نه کسي وقت لکھنا هے ' اسلیے میں نے اولین قسم پر بحث نه کي - البته یهاں اسقدر اشاره کر دینا ضروري هے که یه تیسري قسم کي دعوت یعني " اصلاح دیني " گو یورپ کے اثر هي کا نتیجه تهي ' لیکن تاهم اپنے اصول و طریق کار میں اُس اولین جماعــة مصلحین مجددین کي دعوت سے نسبتاً اقرب ' اور بهت سے بنیادي مسائــل میں تقریباً هم آهنـگ تهي -

(اصــلاح دیني کے بعـض [illegible])

مشهور و معروف شیخ محمد عبده مصري کي دعوت اسي قسم اصلاح میں داخل هے - شیخ موصوف کا ابتدائي عهد خالص سیاسي انقلابات کے افکار میں گذرا تها ' کیونکه انکے استاذ طریقت و معلم ارشاد ' سید جمال الدین کي دعوت میں سیاسي عنصر غالب تها - اگر مسٹر بلنٹ کي روایت تسلیم کرلي جاے ' تو شیخ محمد عبده عربي پاشا کي تحریک سے پهلے بالکل طیار هو گئے تهے که توفیق پاشا خدیو مصر کو قتل کر ڈالیں ' کیونکه اسنے ولي عهدي میں اصلاح و تغیر کے جو وعــدے سیــد جــمال الدین مغفور سے کیے تهے ' تخت نشیني کے بعد پورے نه کیے -

لیکن اسکے بعد هي سنه ۱۸۷۷ میں عربي پاشا کا واقعه پیش آگیا جسمیں خود شیخ محمد عبده بهي شریک قرار دیے گئے - انگریزي مصري کمیشن نے شیخ کو بهي جلا وطني کي سزا دي ' اور یه بیروت میں کچهه عرصــة ٹهہر کر سید جمال الدین کے پاس پیرس چلے گئے - وهانسے ۱۳ - مارچ سنه ۱۸۸۴ کو ایک عربي اخبار " العروة الوثقی " نکالا - جسکی ایڈیٹري میں سید اور شیخ ' دونوں شریک تهے - في الحقیقت یهي تاریخ شیخ کي اصلاح دیني کي اولین بنیاد هے -

عروة الوثقی کے تیسرے نمبر میں انکا ایک مبسوط مضمون " ماضي الامة و حاضرها و علاج عللها " کے عنوان سے نکلا تها - اسمیں مسلمانوں کي گذشته حیات اجتماعي کے اسباب بتلاے هیں ' پهر موجوده تنزل پر بحث کي هے - آخر میں لکها هے که اب عروج بعد از تنزل کا کوئي ذریعه بجز اسکے نهیں هے که مسلمانوں کو مذهب کي صحیح اور حقیقي تعلیم دي جاے -

پانچویں نمبر کے مقالۂ افتتاحیه کا عنوان یه تها : " انحطاط المسلمین و سکونهم و سبب ذالك " اسمیں بتلایا هے که اسکي علة اصلي اسلامي اعتقادات و اعمال کے ضعف و نسخ کے سوا اور کچهه نهیں هے -

گیا رهویں اور سترهویں نمبر میں دو مضمون " اسباب حفظ الملـک " اور " سنن الله في الامم " کے عنوان سے نکلے تهے - انکے مطالعه سے پورا اندازه هوسکتا هے که شیخ کي دعوة ایک خالص اصلاح دیني کي دعوت تهي ' جو مسلمانوں کو سب سے پہلے اعتقادات و اعمال دینیه کي درستگي کي طرف بلاتي تهي -

(الکـــواکبـــي)

علماے مصر و شام میں شیخ محمد عبده مصري کے علاوه ایک اور فکر صالح و مصلح بهي تحریک اصلاح دیني میں شریک رها هے ' جسکو افسوس هے که سلطان عبد الحمید و اشرار یلدز کے استبداد سیاسي نے اعلان و قوت کے ساتهه کام کرنے کا موقعه نه دیا - یعنی مرحوم شیخ عبد الرحمن الکواکبي -

الکواکبي کي دو کتابیں " طبائع الاستبداد " اور " جمعیة ام القری " موجود هیں - جمعیة ام القری ایک فرضي کانفرنس کي رپورٹ هے جو گویا ایام حج میں منعقد هوئي اور تمام علماء عالم اسلامي نے اسمیں شــریک هو کر مسلمانوں کے تنزل کے اسباب پر بحث کي - نتیجه تمام مباحث کا یه هے که اصلاح دیني کے بغیر امید نجاح و فلاح ملت امید باطل هے : وقال الرسول یا رب ان قومي اتخـذوا هذا القرآن مهجورا -

سلطان عبد الحمید نے ان دونوں کتابوں کو مملکة عثمانیه میں ممنوع الاشاعة قرار دیدیا تها ! !

(شیخ صــدرالدین تــرکستاني)

شیخ محمد عبده المصري کا نام هندوستان میں مشهور هوچکا هے ' لیکن بهت کم لوگوں کو یه معلوم هوگا که مسلمانان ترکستان (روس) میں اصلاح و تغیر کي جو حرکت گذشته نصف صدي کے اندر شروع هوئي ' اسکا رجحان بهي زیاده تر " اصلاح دیني " هي کي طرف رها هے ' اور ابتدائي دو قسموں یعنے سیاسي و افرنجي کا عنصر وهاں بهت مغلوب هے -

اگر مصر و عثمانیه نے اصلاح دیني کي دعوت کیلیے ایک محمد عبده کو پیدا کیا تو میں نے همیشه تعجب کیا هے که بلاد روسیۂ ترکستان و وسط ایشیا ابتـک کئي محمد عبده پیدا کرچکے هیں !

پروفیسر ویمبري نے اپني کتاب : Western light and Eastern lands کے دوسرے حصے میں بعض ترکستاني مصنفین کا ذکر کیا هے جنهوں نے تاتاري زبان میں کتابیں تصنیف کي هیں اور اُن میں اصلاح اعمال دینیۂ ملت کو حصول ترقي و ترفع کا اصلي ذریعه بتلایا هے ' لیکن فی الحقیقت جو مصلحین و مرشدین حقیقي که ترکستان میں داعي اصلاح و انقلاب رهے هیں ' ویمبري کو انکي خبر نه تهي - میں یهاں صرف ایک مصلح بزرگ تاتاري کا ذکر کرونگا ' یعنے حضرة الشیخ صدر الدین قاضي القضاة بلاد ترکیۂ روسیه -

اصلاح و دعوت تجدید کے مسئله میں اس عالم خبیر و محترم کا مسلک وهي تها جو شیخ محمد عبده نے اختیار کیا - وه علاوه عالم دیني هونے کے به حیثیت قاضي القضات کے ایک عهدۂ جلیلۂ شرعیه بهي رکهتے تهے ' اسلیے انکي صداء اصلاح ایک ایسی مزیت و تاثیر خصوصي رکهتي تهي جو افسوس که دیگر بلاد اسلامیه کے مصلحین کو حاصل نه هوئي ورنه نهیں معلوم کتني مشکلیں اور رکاوٹیں انکي راه سے هٹ جاتیں - سنه ۱۳۰۹ هجري میں انهوں نے ایک نهایت ضخیم اور مبسوط کتاب مسئلۂ اصلاح اور اسکے طرق و وسائل پر عربي میں لکهي اور قازان کے ایک روسي مطبع میں چهپوا کر شائع کیا - اس موضوع پر یه بهترین و جامع کتاب هے جو ابتک لکهي گئي هے - کتاب کے تین حصے هیں - پہلے میں اُن تمام اسبـاب کو بیان کیا هے جنـکي وجه سے مسلمانوں میں ضعف اجتماعي و تمدني کي بنیاد پڑي ' اور پهر انکو تعلیمات اسلامیه پر منطبق کیا هے - دوسرے حصے میں علوم دیـنیه کے تنزل و انحطاط اور طـریق درس و تـعلیم کے نقائص پر بحث کي هے اور صاف لکهدیا هے که موجوده طریق تعلیم کي موجودگي میں کسي طرح اُمید نهیں کي جاسکتی که مسلمانوں کے اندر کوئي صحیح دیني تحریک نشو و نما پاسکے ' کیونکه یه کام صرف علما کا هے اور علما کو کامل و مفید تعلیم

من الظلمات الي النـــور (۶۵ : ۱۱)

لوگ انپر ایمان لائیں اور اعمال صالحه اختیار کریں انکو نا کامي و ضلالت کي تاریکي سے نکال کر فوز و فلاح کي روشني میں پہنچا دے !

اس سے واضح هوا که در حقیقت قومي عروج و حیات اسکے افراد کے اُن تمام اعمال و اطوار پر موقوف هے جنکو قرآن کریم ایمان بالله کے بعد "عمل صالح" کي جامع و مانع اصطلاح میں تعبیر کرتا هے' اور جس کے اندر تمام سیاسي و تمدني' اخلاقي و معاشرتي' علمیه و فنیه' غرضکه هر قسم کے اعمال صالحهٔ بشریه کے طرف اشارہ موجود هے - تعلیم الهي اُن اعمال کي طرف انسانوں کو دعوت دیتي هے اور وہ اُسے قبول کرتے هیں' پس دنیا کي زندگي اُنکے لیے ایک جنة حیات اور بہشت ارتقا و عروج بن جاتي هے' اور اُنکا وجود ارض الهي کیلیے زینت و حسن هو جاتا هے :

تلك الجنة التي نورث من عبـــاد نا مـــن كان تقيـــا (۱۹ : ۶۴)

یه هے وہ جنت جسکا مبارک ورثه هم اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو بخشتے هیں' جو عمل صالح اور تقوی کي راہ اختیار کرتے هیں !

لیکن جب تعلیم الهي کے نزول و ارشاد سے بعد هوجاتا هے اور غفلت و ضلالت دلوں پر چھا جاتي هے' تو اُس قوم کے قوة اعتقاد میں ضعف پیدا هوتا هے' اور عملي حالت بگڑنا شروع هوجاتي هے - پھر ایک ایک کرکے هر عمل بگڑتا هے اور یکے بعد دیگرے اس عمارت کي ایک ایک اینٹ گرنے لگتي هے - اسي حالت کو اصطلاح قراني میں " عمل شیطاني " سے تعبیر کیا گیا هے' کیونکه اُسکي زبان میں هر عمل ضـلالت شیطان هے اور یه موقعه اُسکي تشریح کا نہیں :

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهـــو له قرین - وانهم لیصدونهم عن السبیل یحسبون انهم مهتدون ! (۴۳ : ۳۵)

اور جو شخص خدا ئے رحمان کي یاد سے اغماض کـــرتا هے' هم اسپـــر ایک شیطان ضلالت مسلط کر دیتے هیں اور وہ اسکے ساتھه رهتا هے - پھر یـــه کیسي عجیب بات هے که شیاطین تو اِن گمراهوں کو راہ الهي سے روکتے هیں مگر وہ اپنے زعم باطل میں سمجھتے هیں که هم راہ راست پر هیں !

یہاں تک که تمام قواء عمل بکلي ضلالت و ظلمت کے هاتھه چلے جاتے هیں اور ایک کامل معصیت و ذنوب کي عملي زندگي هر فرد کي هو جاتي هے - یهي اعمال ضلالة وہ جراثیم مهلکه هیں جو گھن کي طرح شجر حیات ملت میں لگ جاتے هیں' اور پھر ایک وقت آتا هے جب هلاکت کي " اجل مقدر " اور " کتاب معلوم " اپنا کام انجام دیتي هے' اور کوئي انساني تدبیر اور مادي سعي اس تقدیر الهي کو دور نہیں کر سکتي - یهي معني حقیقي هیں اس آیة جلیله کے ۱۱ : وما اهلکنا من قریة الا ولها کتاب معلوم' ما تسبق من امة اجلها وما یستاخرون ! (۱۵ : ۴)

تمام اقوام عالم کے عروج و زوال اور حیات و هلاکت کیلیے یهي ایک قانون وحید' و مبدء حقیقي' و تقدیر اعمال هے' اور خداے حکیم و لطیف کبھي کسي بہتر حالت کو بدتر حالت سے نہیں بدلتا' جب تـک که وہ خود بہتري سے اعراض کرکے برائي کو اپنے لیے اختیار نه کرلے - و هو سبحانه و تعالى شانه یقول في کتابه المیمون :

وما کان ربک لیهلـک القـــری بظلـــم و اهلهـــا مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

اور تمهارا پروردگار کبھي کسي ایسي آبادي کو ناحق برباد نہیں کرتا جسکے بسنے والے اعماله صالحة و صحیحه رکھتے هوں -

پس اس جماعت کے دلوں کو الله تعالے نے اس فهم حقیقت کیلیے کھول دیا که مسلمانوں کے موجودہ امراض تنزل و تسفل کي اصلي علت اسي قانون عروج و زوال کا نفاذ هے - انکے اعتـقادات ضعیف و مسخ' اور اعمال محرف و باطـل هوگئے هیں اور قانون الهي کي " اجل مقدر " اور " تقدیر نتائج " اپنا کام کر رهي هے -

انکو یقین هوگیا که اصلاح و تجدید کا کار و بار شروع کرنے سے پہلے کوئي بنیاد و اساس عمل قرار دیني چاهیے - محض کسي سیاسي اتحاد سے آغـاز عمل کرنا یا ترقي یافـته اقوام کے علوم و تمدن کي تحصیل و نقالي پر اصلاح کي بنیاد رکھنا' کچھه بھي مفید نهوگا - یه تمام امور کسي جڑ کي شاخیں' کسي بنیاد باطن کے آثار و ظواهر' یا کسي روح حیات بخش کي پیدا کي هوئي حرکت هیں' مگر خود نه تو بنیاد هوسکتے هیں اور نه کسي شجر انقلاب کا بیج' اور نه هي کسي جسم کیلیے روح -

مراتب مندرجـهٔ صدر کے بعد اس جماعـة دعاة و مصلحین کو یقین هوگیا که جب تک مذهبي ارشاد و هدایت کي کوئي سچي حرکت مسلمانوں میں پیدا نهوگي' اُس وقت تـک تمام مساعي اصلاح بے نتیجه هیں -

(اصـــل اصـــول دعـــوة دیـــني)

هر قوم کي حیات اجتماعي اُسکے اعتقادات اور اعمال کا مجموعه هوتي هے' اور مـدنیة صالحه کے معني یه هیں که وہ اپنے تمام اعتقادات و اعمال میں بہتر و اکمل هو - مسلمانوں کے اعتقادات کا یه حال هے که سد باب اجتهاد و منع نظر و استدلال نے تمام راهیں اصـلاح کي مسدود کردي هیں' رهے اعـــمال تو وہ بدعات و زوائد' نسخ و اضافـه' اور تحریف و تغییر سے اکثـر صورتوں میں اصلیت کي ایک مسخ شدہ صورت هے -

پس اصلاح کي پہلي ضرب نتائج پر نہیں بلـکه علت پر پڑني چاهیے - جس دن یه علت دور هوگئي' اُس وقت خود بخود اخذ علوم نافعه و کسب صنائـع مفیدہ و جلب تمدن و عمـران کي تمام راهیں کھل جائیں گي - فـلا اصـلاح الا بـدعـــوة' ولا دعـــوة الا بحجة' ولا حجة مع بقاء التقلید' فاغـلاق باب التقلید الاعمي و فتح باب النظر والاستدلال' هو مبدء کل اصلاح' و مفتاح النجاح والفلاح !

(ایک فـــرو گـــذاشت)

یه هے مختصر سرگذشت اصلاح و تغیر کي اُس تیسري قسم کي جسے " دعوة دیني " سے موسوم کرنا چاهیے' اور جو اپنے بنیاد اصـلاح و طریق دعوت میں " اصلاح سیاسي " اور " اصلاح افرنجي " دونوں سے بالکل مختلف هے -

میں یه کہنا بھول گیا تھا که قرون اخیـــرہ و حالیه کي اصلاح و دعوت کے کاموں کو سب سے پہلے دو قسموں میں منقسم کرنا چاهیے - ایک وہ دعاة و مصلحین جو سلسلهٔ احیاء و تجدید امة مرحومه کي بنا پر گذشته دو صدیوں کے اندر پیدا هوے' اور اُن میں سے بعض متاخرین مصلحین نے موجودہ اصلاحات کیلیے بھي زمین درست کردي - ان بزرگوں کا شرف الهي و فضل خصوصي یه هے که انهوں نے جو کچھه سمجھا اور کیا' وہ محض جـذبهٔ صادقهٔ اصلاح' اور قوة مجتهدهٔ حقیقي کا نتیجه تھا' نه که کسي قوم کے عروج کا مطالعه اور اُسکي تقلید و اتباع کا ولوله - فهـم المصلحون المجـددون' الذین یصلحون في الارض ولا یفسدون - " اولائـك علی هدی من ربهم و اولائـك هـم المفلحـــون "

رکھلي ہے ' اور آيندہ اسکي يہ حيثيت اس سے بھي زيادہ قوي تر ہوگي -

اسليے چاہيے کہ جن ممالک ميں جمہوري (ڈيمرا کريٹک) اور اشتراکي (سوشيالسٹ) فرقوں کو حکومت ميں کوئي مستقل يا غير مستقل جگہ حاصل ہے ' وہ اسکے ليے انتہائي کوشش کريں کہ انکا ايک عضو اپني سلطنت کي مخصوص کميٹي کا بھي ضرور ہي عضو ہو اور يہ کہ آئندہ خود موتمر ہيگ ميں بھي اسکو نشست ملے -

انگلستان ميں حزب العمال (ليبر پارٹي) جسکے ساتھہ عمال کي اور بہت سي انجمنيں ہيں ' اتني طاقتور ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنا يہ مطالبہ (يعني انکا بھي ايک عضو کميٹي اور موتمر ہيگ ميں ہو) حکومت کو نامنظور کرنے نہ دے - حکومت کي مخصوص کميٹي اور آيندہ موتمر ہيگ ميں وکالت کا حق ہمارے ان ما وراء بحر مستعمرات (نو آباديوں) کو بھي حاصل ہے جنکي جنگ کے وقت فوج اور جہازوں سے مدد پر انگلستان کو کامل مسرت کے ساتھہ اعتماد ہے -

ليکن ڈر يہ ہے کہ ہمارے ارباب سياست کھڑے ہو جائينگے اور عمال و نيز مستعمرات کي خود مختار حکومتوں کو اس مخصوص کميٹي اور ان وکلاء ميں شرکت سے محروم کرنيکي ہر ممکن تدبير اختيار کرينگے ' ہاں اگر يہ خود مختار سلطنتيں اور عمال کي انجمنيں اپني مشہور و معروف صاف گوئي اور مطالبات ميں خوش بياني کے ساتھہ اپني وکالت پر اصرار کرينگي تو حکومت کو لامحالہ منظور کرنا پڑيگا -

ہم کو اميد ہے کہ سر ايڈ ورڈ گرے ان رفعت پسندوں پر غالب آئينگے جنکو اس قسم کي باتيں پسند نہيں آتيں' اور اس طرح عام راے کے آگے سر تسليم خم کرنے کا فخر حاصل کرينگے جسکے فيصلوں کو رد کرنا درحقيقت نا ممکن ہے - پس اسليے سنہ ۱۵ ع ميں جو موتمر السلام منعقد ہو' اسميں انگريزي قوم کي حيثيت يادگار ہونا چاہيے -

اگر موضوع موتمر سے ہٹکر اسکے فرد عمل کي طرف آنا چاہيں ' اور نيز يہ اندازہ کرنا چاہيں کہ موتمر کي فرد عمل ميں کيا کيا ہوسکتا ہے ؟ يا غالباً کيا کيا ہوگا ؟ تو ہميں ايک مرتبہ پيچھے لوٹنا پڑيگا اور ان فردہاے عمل کي دفعات کو ديکھنا پڑيگا جن کے مطابق پہلي دونوں موتمروں نے کام کيا ہے -

يہ فراموش نہ ہونا چاہيے کہ پہلي موتمر زار روس کے طلب کرنے پر وجود ميں آئي تھي - اس نے يہ موتمر صرف اسليے طلب کي تھي کہ وہ اسپر غور کرے کہ آيا دول کي يہ برباد کن و خانہ برانداز اسلحہ بندي کس حد پر روکي جاسکتي ہے ؟ موتمر نے فيصلہ کيا کہ تھوڑے دنوں ميں اس آرزو کا پورا ہونا نا ممکن ہے -

جو سلطنتيں اس موتمر ميں شريک تھيں' انھيں اپنے اندر جس کام کي قدرت و استطاعت نظر آئي' وہ امن پسندي کي نيت اور ايسے مقصد کا اظہار تھا ' جسکي کمان تقوى اور ايمان باللہ کے ہاتھہ ميں ہو - چنانچہ اس اولين موتمر نے بالاتفاق يہ پاس کرديا :

" اس موتمر کي خواہش تمامتر ان مصارف جنگ کے محدود کرنے کي طرف متوجہ ہے ' جو اس دنيا کي پشت پر ايک بار گراں ہوگئے ہيں ' اور يہ کہ يہ تحديد و تعين صرف نوع انساني کي مادي اور اخلاقي فائدے کے ليے ہے "

اسکے بعد دوسري موتمر منعقد ہوئي - اس نے اس قرار داد کے مضمون ميں کسيقدر توسيع کي اور اسميں ايک ايسي بات شامل کرلي جو دعوت امن کے بالکل بر عکس ہے - چنانچہ اس نے يہ طے کيا :

" ہيگ کي يہ دوسري موتمر اس قرار داد يعني تحديد مصارف جنگ کي تائيد کرتي ہے جو اولين موتمر منعقدۂ سنہ ۱۸۹۹ ع نے طے کي تھي ' اور چونکہ اس سال سے تقريباً تمام سلطنتوں کے مصارف جنگ بہت بڑھگئے ہيں ' اسليے يہ موتمر اپني اس شديد خواہش کا اعلان کرتي ہے کہ تمام سلطنتيں اس مسئلہ پر نہايت سنجيدگي اور اہتمام کے ساتھہ دوبارہ غور کريں - "

يہ وہ قرار داد ہے جو دوسري موتمر نے مصارف جنگ کے باب ميں طے کي تھي -

ليکن يہ کوئي ايسا اعجوبہ امر نہيں جسکا مضحکہ اڑايا جائے - عالم انساني کي سلطنتوں کا اعتراف جرم اپني لغويت و بيکاري ميں کليسا کے ان نمازيوں کے اقرار گناہ سے کم نہيں ہے جو کہا کرتے ہيں کہ " اے خداوند ! ہم نے غلطي کی اور بھٹکي ہوئي بکريوں کی طرح تيري راہ سے ہٹگئے " ! !

عقل و نقل اور شئون و حالات سے يہي معلوم ہوتا ہے کہ يہ تيسري موتمر بھي اپني کار روائي کا آغاز اسي اعتراف اور خواہش اصلاح سے کريگي - ماضي پر تحسر و پيشماني کا وقت ابھي تک نہيں گيا ہے - تمام سلطنتوں ميں مصارف جنگ ہولناک حد تک بڑھگئے ہيں - انگريزي پارليمنٹ کي ايک آخري اشاعت ميں بيان کيا گيا ہے کہ دوسري موتمر کے وقت سے اسوقت تک تمام دول کے بحري مصارف ميں خوفناک اضافہ ہوگيا ہے - روس نے اپنے بحري مصارف ساڑھے پندرہ ملين پونڈ کرديے ' جسکے معني يہ ہيں کہ چھہ سال قبل اسکے بحري مصارف جتنے تھے' اس سے چھہ گونہ زيادہ کرديے گئے - اسکے بعد انگلستان کا نمبر ہے - انگلستان کے بھي پندرہ مليں پونڈ ہوگئے' يعني اس نے بھي مصارف ميں ۴۸ في صدي کا اضافہ کرديا - انگلستان کے بعد جرمني کا نمبر ہے اس نے اپنے مصارف ميں ۶۱ فيصدي کا اضافہ کيا ہے -

سنہ ۱۹۰۷ ع ميں فرانس کے جسقدر بحري مصارف رہے ' اس نے ان سب سے پنچ گونہ زيادہ کام کيا - اطاليا اور آسٹريا و ہنگري نے بھي اپنے اپنے بحري مصارف دو چند کرديے - خلاصہ يہ کہ آٹھوں بحري سلطنتوں نے اپنے اپنے مصارف بڑھا ديے جنکا سالانہ اوسط گيارہ ملين پونڈ پڑتا ہے ! !

بحري مصارف کي طرح بري مصارف کے متعلق اسوقت ہمارے پاس شمار و اعداد نہيں ہيں ' ليکن يہ امر يقيني ہے کہ فرانس ' جرمني' روس' اور انکے علاوہ چھوٹي چھوٹي سلطنتوں نے اپنے اپنے بري مصارف ميں بھي بہت اضافہ کيا ہے ' اور اسليے ہم غلطي نہ کرينگے اگر يہ کہيں کہ گذشتہ چھہ سال کے اندر آٹھوں بري سلطنتوں کے مصارف کي ميزان قريباً چاليس ملين پونڈ ہوگي - اور اگر ہم محافظين (کنسرويٹو) کي زبان ميں کہيں تو يہ زيادتي سو ملين سے بھي زيادہ ہوگي ! !

ايک دفعہ نيک نام مسٹر اسٹيڈ نے سنہ ۱۸۹۹ ع سے ليکے سنہ ۱۹۰۷ تک کے اضافہ ہاے جنگي کا شمار کيا تھا - يہ اضافہ ۱۲۰ ملين ہوتا تھا - پس اس بنا پر تمام سلطنتوں نے اولين موتمر سے ليکے اسوقت تک دو سو پونڈ اس رقم سے زيادہ صرف کيے جو زار روس کے اس اعلان سے پہلے (کہ مصارف جنگ ہولناک حد تک بڑھگئے ہيں) وہ صرف کيا کرتي تھيں ! !

شايد کوئي يہ کہے کہ تيسري موتمر کے انعقاد سے کيا فائدہ جبکہ دو کے انعقاد اور تيسري کي تياري کے باوجود چودہ سال کے اندر مصارف جنگ اس قدر ہولناک ہوگئے ہيں ؟

ہم ان جناب ناصح کو يہ جواب دينگے کہ وہ شايد يہ بھول گئے کہ صبح سے پہلے شب کي تاريکي ہميشہ نہايت شديد ہوتي ہے -

نہیں ملتي - پھر تیسرے حصے میں خود تعلیم دیني کا ایک پروگرام پیش کیا ھے جو بہت مفصـــل ھے' لیکن زیادہ تر اسمیں آنھي کتابوں سے بحث کي ھے جو ترکستان و تاتار کے مدارس دینیه میں پڑھائي جاتي ھیں -

شیخ موصوف نے یه کتاب قسطنطنیه میں شیخ الاسلام کے پاس بھیجي ' علماء مصر و شام اور الجزائر و تیونس سے مکاتبات کیے ' شیخ ازھر و جامع زیتوني کو توجه دلائي مگر:

او خویشتن گم ست کرا رهبري کند ؟

انکا مقصد یه تھا که اصلاح کیلیے اول ایک مرکزي تحریک قسطنطنیه سے شروع هو' مگر سلطان عبد الحمید کیلیے لفظ " اصلاح" اسقدر خوفناک و مهیب تھا که وه ایک لمحه کیلیے بھي اسکي سماعت کا متحمل نہیں هوسکتا تھا - جب اس طرف سے مایوس هوگئے تو خود عملي کام شروع کیا اور قازان میں ایک دارالعلوم کي بنیاد ڈالي اور اسکے ساتھه ایک مجلس اصلاح و مراقب تعلیم دیني بھي قائم کي - مگر افسوس که عمر نے زیادہ مہلت نه دي اور قبل از تـکمیل مشروع ' سنه ۱۳۲۱ میں انتقال کرگئے - رحمة الله علیه و شکر الله مساعیه -

(نـــدوة الع ا ما)

سلسلۂ اصلاح و دعوت کی اسي تیسري قسم یعنی اصلاح دیني کا سب سے آخري' مگر سب سے زیادہ صحیح العمل مشروع ' ندوة العلما کي تاسیس اور اسکے مقاصـــد کا پروگرام تھا ' جو سنه ۱۳۱۱ هجري میں ظاهر هوا' اور جسکي موت و حیات کا مسئله اس وقت همارے سامنے ھے -

(البقیة تتلي)

اع الا ن

جلسه مذاکره علمیۂ آره

اس سال جناب حافـــظ مـــولا بخش صاحب ساکن مظفـــر پور محله بھگوان پور نے جلسه مذاکره علمیه آره کو مدعو کیا ھے - چنانچه حسب استدعا انکے اس سال یـــه جلسه خـــاص شهـــر مظفرپور میں (جہاں مدرسه احمدیه کي ایک شاخ بھي ھے) تاریخ ۱۸ - ۱۹ - ماه ربیع الاول سنه ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴ - ۱۵ - ماه فروري سنه ۱۹۱۴ع روز شنبه و یکشنبه کو مـــذاکـــره علمیه آره کا چوبیسواں سالانه اجلاس منعقد هوگا - تھوڑي تکلیف گواره فرما کر دو روز کے لیے مظفر پور میں ضرور تشریف لائیں ' اور شریک جلسه هوکر ... علماء اور مدرسه احمدیه آره کے لائق اور هونہار طلبه کي حیرت انگیز تعلیم جسکو وه سنا کرتے ھیں آنکھوں سے مشاهده فرمائیں اور آنکي دلپسند تقریروں سے محظوظ هوں اور اسلامي محبت اور دیني اخوت کا لطف اٹھائیں -

جو صاحب جلسه میں شرکت کا قصد فرمائیں آنکي خدمت میں عرض ھے که تاریخ جلسه سے ایک هفته قبل دفتر مذاکره علمیه آره کو اپنے اراده کي اطـــلاع دیں تاکه طعام و جاے قیام کا انتظام پہلے سے درست رھے ' اور کسیطرح کي تـــکلیف نـــه هو - موسم سرما ھے جاڑے کا کپڑہ و بستر اپنے ساتھه لائیے -

نـــوٹ

جلسه کے متعلق تمام کار روائیوں میں جنـــتري کي تاریخوں کا اعتبار هوگا -

المـــلتمس

ابو زبیر محمد یوسف جالوي دربھنگوي ناظم مدرسه احمدیه و معیـــن مہتمم جلســـه مـــذاکـــره علمیـــه آره -

بریدِ فرنگ

ســـنـه 1915 کي موتمـــر الس الام

(یعنے صلح کانفرنس)

(از ریویو آف ریویوز - لندن)

سنه ۱۹۱۵ع کي موتمر السلام (پیس کانفرنس) میں چھوٹي سلطنتوں کي حیثیت ایک خاص اهمیت رکھتي ھے -

ھاں بڑي سلطنتوں کي طرح چھوٹي سلطنتیں بھی رھي کرتي ھیں جسکي وجه انکے مصالح کی طرف سے آتي ھے' مگر اپنے مصالح کي رعایت اور انکی نقصان رساني سے اجتناب کے لیے دوسري سلطنتوں کو مستعد کرنے کي کامیاب ترین تدبیر یه ھے که وه اس مقرره زمانے میں جسمیں موتمر هیگ (هیگ کانفرنس) منعقد هوگي اب یه ثابت کردیں که ' جس شے کا علم بلند هونا چاهیے وه حق ھے نه که قوت -

همیں بوثوق معلوم هوا ھے که چھوٹي سلطنتیں سنه ۱۹۱۵ع میں موتمر هیگ کا انعقاد چاهتي ھیں' کیونکه انکي مصلحت یه ھے که موانع ایک ایسي شے کو نه روکیں جسکي ضرورت دول کو پڑتي رهتي ھے' یعنی دنیا کو یه بتانا که وه (یعنی دول) ایک ایسي مجموعي طاقت ھیں جسکے عناصر و اجزاء میں باهم ائتلاف و اتحاد ھے -

اسلیے اسے چاهیے که اپنے مقرره اوقات پر اپنے فرائض کو انجام دے' انہیں کسي ایک ' دو' تین' یا اس سے زیاده سلطنتوں کي وجه سے نه چھوڑدے جو لشکرکشي اور کشورکشائي کے عاشق ھیں -

غرض کوئي جماعت جو دنیا میں امن پھیلانے کے لیے ترتیب دیجائے ' اسکا اولین مقصد یه هونا چاهیے که امن و سلام کي تیسري موتمر منعقد هو -

اس مقصد کي تکمیل کے لیے اگر کمیٹیاں نہیں بني ھیں تو فوراً بننا چاهئیں - لیکن اس نقطه پر پہنچکر هم باصرار کہینگے که جو کمیٹي جس قوم کي قائمقام هو وه اسکي صحیح قائمقام هو - مگر بین القومي سیاست میں وزراء خارجیه کا ایسي احتیاطي کارروائیوں کي طرف میلان جو انکے ساتھه مخصوص هوں ' اس راه میں ضرور حائل هوگا - کیونکه خواه کوئي تجویز یا گفتگو هو' اسمیں ان تمام گروهوں کي وکالت هوني چاهیے جن سے قوم مرتب ھے ' نه که خاص اس گروه کي جس سے اس وزیر کا تعلق ھے !

مگر انکے نزدیک اس تجویز کے معني اپنے اختصاص و امتیاز سے محرومي اور اپنے حقوق پر دست درازي هونگے - چنانچه انمیں سے ایک بزرگ نے اس رسالے کے نیکنام بانی سے کہا تھا: " تم قوم کا کیوں ذکر کرتے هو ؟ سیاست کے باب میں قوم کا کیا اعتبار ھے ؟ " -

یه وه مقوله ھے جسکو سیاسي حلقوں کي راے کا ترجمان سمجھنا چاهیے -

اس وقت قوم کو یه موقعه حاصل ھے که وه ان ارباب سیاست کو بتادیں که سیاست میں قوم بھي قابل ذکر و لحاظ حیثیت

جمعه کے لیے تشریف نہیں لاوینگے - گمان یه تها که اس اعلان کے دوسرے یا تیسرے دن تک جلالتماب کا مزاج درست هو جائیگا مگر واقعه اسکے برعکس هوا اور اس خط کے لکھنے تک جلالتماب بدستور صاحب فراش هیں - شہر کے عماید و اعیان اور سفراء اپنے بڑے عہده داروں کو روزانه مزاج پرسي کے لیے منابین بهیجتے رهتے هیں -

(مسئلـۂ جـزائـر)

جزائر ایجین کا مسئله منجمله ان مسائل کے هے جس نے دول کے دو مجموعوں یعنی اتحاد ثلاثي اور مفاهمت ثلاثي کو مشغول کررکها هے -

قارئین کرام کو انگلستان کي راے تو معلوم هوچکي هوگي جو اس نے دول کے پاس بهیجي هے' اور جس کے متعلق اسکا خیال هے که اس گره کے سلجهانے کیلیے کافي هے - لیکن انگلستان کي اس تجویز نے اطالي اور یوناني مصالح میں بحري توازن کا سوال پیدا کردیا - اسلیے اتحاد ثلاثي کے جواب میں تاخیر هوئي -

بظاهر یه معلوم هوتا هے که اتحاد ثلاثي نے طے کرلیا هے که انگلستان کي تجویز کے اس حصه کے بارے میں خاموش رهے جسکا تعلق جزائر کے مستقبل سے هے - اسیکا نتیجه هے که دول کي دو جماعتیں هوگئي هیں - ایک جماعت میں مفاهمت ثلاثي اور اسکے ساتهه یونان هے - یه جماعت چاهتي هے که جزائر اور حدود البانیه ' دونوں مسئلے باهم وابسته و متحد هوں -

دوسري جماعت میں اتحاد ثلاثي هے جسکا ایک عضو اطالیا هے - یه جماعت چاهتي هے که یه دونوں مسئلے علحده رکهے جائیں -

بظاهر یه معلوم هوتا هے که یونان چاهتا هے که مسئله البانیه ایک مسئله عنصریه کي شکل اختیار کرلے ' اور جزائر میں سے جو کچهه اس کے هاتهه سے جاے' وه اسکا فدیه هو جو اسے البانیا میں ملے - یونان اس شش و پنج میں پڑا هے که صرف مفاهمت ثلاثي کے ساتهه رهے تاکه اسے اپنے مقاصد کے حصول میں مدد ملے' یا انکے ساتهه تو محض دوستي قائم رکهے اور اطالیا کے یہاں تقرب حاصل کر کے بہت زیاده فائده اٹهالے ؟

گمان غالب یه هے که یونان کوئي ایسي تدبیر اختیار کریگا جس سے وه اپنے قدیمي مرکز نظر یعني اتحاد یوناني کي توسیع سے قریب تر هوسکے -

(عثمـاني بیـــڑا)

اعلان دستور کے وقت سے عثماني قوم نے اپنے بیڑے کي تقویت کي ضرورت کو محسوس کیا - چنانچه اسکے لیے مختلف اطراف ملک میں کمیٹیاں قائم کیں که وه چنده جمع کریں اور هر شخص کو چنده کي ترغیب دیں - اسطرح سے جو رقم عثماني بجٹ میں بیڑے کے لیے مخصوص تهي اور جو رقم یورپ سے بیڑے کي تقویت کے نام سے قرض لي گئي تهي ' ان دونوں کے علاوه ایک اور کثیر رقم بهي فراهم هوگئي تهي -

اس سے پانچ بارکش اور دو آهن پوش جهاز خریدے گئے جن سے جرمني کا بیڑا بے نیاز هوگیا تها - انهي دونوں کا نام " طورغود رئیس " اور " باربروس خیر الدین " رکها گیا -

جس دولي حالت میں همارے ساحل اور شہر داخل هوگئے هیں' انکے علی الرغم جنگ بلقان اور اس سے پہلے جنگ طرابلس نے عثماني بیڑے کي تقویت کي ضرورت پر ذهنوں کو متنبه کیا هے -

اسي بیداري کا نتیجه هے که پہلے رشادیه کي خریداري کي گئي ' اور پهر اسکے بعد آهن پوش برازیل کي خریداري سے اسکي تقویت و تائید هوئي ' اسکے متعلق طلعت بے نے والیوں کے نام جو تار بهیجا هے اسکا ترجمه یه هے :

" حکومت سنیه ایک ڈریڈ ناٹ قسم کے آهن پوش جهاز کي خریداري کي فکر میں تهي' کیونکه ملک کي حفاظت کے لیے اسکي سخت ضرورت تهي - هم آپکو مژده سناتے هیں که بالاخر حکومت کو ایک ڈریڈ ناٹ کي خریداري کا موقع ملگیا جو ایک انگریزي کارخانے میں حکومت برازیل کے نام سے بنا هے - اسکا وزن ۲۸ - هزار ٹن هے - اسکا نام سلطان عثمان اول رکها هے - اور نام کا مسئله سلطان المعظم کیخدمت میں عرض کردیا هے - بیشک یه مژده تمام اطراف و حصص ملک میں مسرت و ابتهاج کے ساتهه سنا جائیگا - چونکه اسکي قیمت میں ابهي نصف ملین پونڈ باقي هے' اسلیے هم چاهتے هیں که آپ چندے کي فراهمي میں همت و سعي صرف کریں ' اور جو کچهه جمع هو اسکو فوراً آستانه بهیجدیں "

(طلعت)

مجهے معلوم هوا هے که بیعنامه پر ۲۷ دسمبر کو دستخط هوگئے - لوگ کہتے هیں که رؤف بک اسي لیے لندن گئے تهے تاکه ارمسٹرونگ کے کارخانه سے ملکر اس بارے میں گفتگو کریں -

اس آهن پوش کے اسلحه یه هیں : ۱۴ توپیں هیں جنکے گولے ساڑهے اکتیس سنٹي میٹر کے هونگے - ۲۰ توپیں وه هیں جنکے گولے ۱۵ سنٹي میٹر هونگے اور انکي رفتار ۲۳ عقده في گهنٹه هوگي - اسکي قیمت میں سے حکومت برازیل کو ۲ لاکهه پونڈ دیے گئے هیں - یه رقم حکومت نے بنک بیریه اینڈ کو سے لي هے - حکومت نے اس آهن پوش کے لیے بیس هزار کا سامان جنگ بهي خریدا هے -

اس آهن پوش کي خریداري کے اثر کے متعلق جو کچهه معلوم هوا هے وه یه هے که یونان سمجها هے که اس خریداري سے مقصود اصلي میں هي هوں - یونان کي خواهش هے که اسکي اور عثماني بیڑے کي نسبت وهي رهے جو پہلے تهي -

مگر جو لوگ یه جانتے هیں که اس آهن پوش برازیل کي خریداري کے لیے کوشش کي ابتداء یونان هي نے کي تهي مگر روپیه نه هونے کي وجه سے نه لے سکا ' انکو معلوم هے که یونان جب تک جدید قرض سے' مدد نه لیگا ' اسوقت تک اپنے بیڑے کي تقویت کے ارادے میں کامیاب نہیں هوسکتا -

اور یہ کہ آگسٹس کے عہد سے پہلے روما میں جسقدر بتخانے تھے ' اس سے زیادہ خود آگسٹس کے عہد میں بنالیے گئے تھے جبکہ ۰۰۰۰۰ کا بانی رموسس اس عالم میں آیا تھا !

ہم اسوقت اپنے قارئین کے سامنے وہ تفصیلی اور دقیق اعداد و شمار نہیں پیش کرسکتے جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ اس خوف و ہیجان کی وجہ سے مصارف جنگ میں کتنا اضافہ ہوا ' جنہیں اسلحہ کی کمپنی والے اپنے حصوں کی ۰۰۰۰۰ سے پیدا کیا کرتے ہیں ؟ مگر تاہم ہم نے جو اعداد و شمار ابھی پیش کیے ہیں ان سے بہت سے ارباب سیاست اور اپنے ہاتھوں میں عام حالات کی عنان رکھنے والے یہاں تک متاثر ہوے ہیں کہ انہوں نے اس اضافہ پر کمال اظہار افسوس و نا امیدی کا کیا ہے - اگر یہ اعداد و شمار صحیح ہیں اور اگر یہ زیادتی ثابت ہوگئی تو انہیں نہایت حزن و ملال کے ساتھہ اسوقت کا انتظار کرنا چاہیے جبکہ ان طبقوں کے جذبات کا کوہ آتش فشاں پھٹیگا جنکی ہڈیوں کو فاقے کے کیڑوں نے کھوکھلا کردیا ہے ' اور اب وہ جنون کی حد تک پہنچگئے ہیں !

موتمر ہیگ کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے پیہم جلسوں میں ان ارباب سیاست کے لیے ایسے وقائع مہیا کردے ' جنمیں وہ غم و تحسر کے ان شعلوں کو جو انکی پسلیوں میں بھڑک رہے ہیں ' اور یاس و نا امیدی کے اسباب کی کشاکش کو جو انکے سینوں کے اندر بپا ہے ' ظاہر کرسکیں - اور نیز ایسی فرصتیں بھی پیدا کردے ' جنمیں کرپ کے کارخانے کے شرمناک واقعات ' و خطرات جنکو ان شرمناک واقعات کے افشا نے بے نقاب کیا ' اور جنکے ذریعہ جنگی مصارف کی وہ زیادتی نیز تخریب و بربادی کے آلات بنانے والی کمپنیوں کے مبلغ عمل کا اعلان کرسکیں -

اگر ان انگریزی وکلا میں حزب العمال کا بھی کوئی عضو ہو جو اس موتمر ہیگ میں شرکت کے لیے جائینگے ' تو عمال کی انجمنوں کیلیے حالت کی خطرناکی و نحوست کے اعلان کا ایک اچھا موقع ہے - ہمیں قوی امید ہے کہ حزب العمال کے بعض سرگروہ وکلاء انگلستان میں ہونگے ' اور انکو یہ موقع دیا جائیگا -

نالۂ شبلی

عالی جناب شمس العلماء علامۂ شبلی نعمانی مد ظلہ العالی کی ان (۱۵) نظموں کا مجموعہ جن میں حضرۃ علامۂ ممدوح نے بزرگان سلف کے سبق آموز حالات ' تاریخی واقعات اور زمانۂ حال کی اندوہناک مصائب و آلام اسلامی کو اپنی مشہور جادو بیانی کے ساتھہ بغایت موثر پیرایہ میں نظم فرمایا ہے اور جو حقیقتاً اس قابل ہے کہ اسلامی اخلاق ' اخوۃ ' مساواۃ ' اور حریۃ جیسی صفات عالیہ کے اعلی معیار اور مکمل نمونوں اور مثالوں کو پیش نظر رکھہ کے ہر فرد ملت اسکو خریدے - اور ان پاک جذبات کے پیدا کرنے کے لیے اپنے بچوں اور بچیوں کو بطور گیتوں کے یاد کرائے -

سفید چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط طبع ہوا ہے - اور علاوہ علامۂ موصوف کے شبیہ مبارک کے ڈاکٹر انصاری ' ڈاکٹر اسلامی میڈیکل مشن ' مسٹر محمد علی ' ایڈیٹر کامریڈ و ہمدرد ' مسٹر ظفر علی خان ' ایڈیٹر زمیندار کے فوٹو بھی نہایت عمدہ آرٹ پیپر پر دیے گئے ہیں ' قیمت علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۸ - آنہ

انوار احمد - کانفرنس آفس ' محمڈن کالج علیگڈہ

اخبار و حوادث

از مراسلہ نگار المرید

تازہ واقعات - عثمانی فوج - عثمانی بیڑا

(عثمانی طلبا کا جلوس)

اسوقت میں آپکو یہ خط لکھہ رہا ہوں اور اس سے پہلے یہ منظر دیکھہ چکا ہوں کہ ایک خیال جو اس سال اولین مرتبۂ عمل میں ہے ' بیزنطینی قیصروں کے اس دار السلطنت میں عثمانی نوجوانوں کو ایا صوفیا ' میدان سلطان احمد ' دیوان یولی ' نور عثمانیہ ' باب عالی ' اور ان تمام راستوں سے جوق در جوق کھینچے لا رہا ہے جو مدرسۂ دار الفنون کو جاتے ہیں -

خیال یہ ہے کہ عثمانیوں کے استقلال و دستور کی یادگار قائم کیجائے !

آج جتنے پرچے نکلے ہیں سب سلطان عثمان بانی دولت عثمانیہ اور انکے مدفن کی تصویروں سے آراستہ اور تاسیس دولت عثمانیہ کے متعلق طول طویل تاریخی مضامین سے لبریز ہیں - ترکوں کی سلطنت کا آغاز سلجوقی ترکوں کے انجام سے ہوا ' جب کہ علاء الدین ثانی کی وفات سے آل سلجوق کا خاتمہ ہوگیا تھا -

آج صبح جب گھڑی نے ۹ بجائے تو مدرسۂ دار الفنون کی شاخہاے ادبیات ' دینیات ' ریاضیات ' مدرسۂ حقوق (لا کالج) مدرسہ طب ' مدرسہ زراعہ ' مدرسہ تجارت ' مدرسہ ہندسہ (انجینیرنگ) اور انکے علاوہ دوسرے مدارس عالیہ (کالجوں) کے طلبہ دار الفنون کے لیکچر ہال میں جمع ہوے ' اور ایک طالب علم نے استقلال عثمانی پر تقریر کی -

جب تقریر ختم ہوچکی تو یہ مجمع دیوان یولی سے میدان بایزید اور وہاں سے دفتر جنگ آیا - دفتر جنگ نے عثمانی استقلال و دستور کا علم بلند کیا - ایک طالب علم نے بڑھکے تمام مجمع کی طرف سے عثمانی فوج کے لیے " زندہ باد " کے نعرے لگائے - یہاں سے یہ مجمع " امانت مدنیت آستانہ " آیا ' یہاں بھی ایک طالب علم نے اس عید کے آنے پر اہالی آستانہ کی طرف سے مبارکباد دی -

پھر یہ مجمع امانت مدنیت آستانہ سے باب عالی چلا اور یہاں بھی اس موضوع پر تقریریں ہوئیں - پھر مجمع پل کی طرف روانہ ہوا اور وہاں سے ہوتا ہوا بک اوغلی ' تبہ باشی ' تقسیم اور تقسیم سے قصر سلطانی کے سامنے آیا اور سلطان المعظم کے حضور میں واجبات تہنیت و تبریک بجا لایا -

قصر سلطانی سے واپسی میں ٹرام کے راستے سے ہوتے ہوے مجلس المبعوثان (عثمانی پارلیمنٹ) کے ایوان تک آئے ' اور قوم کو اس عید دستور و استقلال پر مبارکباد دیکر پھر مدرسہ دار الفنون کو واپس گئے -

(سلطان المعظم کی صحت)

گذشتہ جمعہ کو صیغۂ تحریر نے اطلاع دی تھی کہ نصیب اعدا سلطان المعظم کا مزاج ناساز ہے - سردی لگ گئی ہے اسلیے آپ نماز

(اولین مسلم امیرال کون ہے ؟)

صحابي جلیل القدر علاء بن حضرمی رحمة الله علیه ! آپ اولین مسلمان ہیں جو بحري غزوے کے لیے نـکلے - یہ غزوہ مشرق کي طرف سے خلیج فارس میں براہ عمان و بحرین ہوا تھا -

اور اولین مسلم امیرال جس نے جنـگ کے لیے بحرروم کا سفر کیا ' معاویہ بن سفیان ہیں - یہ غزوہ انہوں نے اسوقت کیا تھا جبکہ حضرت عثمان بن عفان (رض) کے عہد میں شام کے عامل تھے -

پھر تو مسلمانوں کو بحري جہاد سے ایک شغف ہوگیا اور اس سلسلے میں بعض جزائر کے بھي وہ مالک ہوگئے -

بحیثیت مصري ہونے کے ہمیں یہ جانـنا چاہیے کہ بحري دارالصناعہ سب سے پہلے سنہ ۱۵۴ ھجري میں جزیرہ مصر یعنے فسطاط ہي میں قائم ہوا ' نیز یہ کہ اسطـول (بیڑا) اپنے حقیقي معني میں سب سے پہلے مصر ہي میں بزمانۂ عسنه بن اسحاق بنا یا گیا جو متوکل بالله عباسي (جسکا ذکـر عنقریب منجنیق کي تقریب سے آلیگا) کے طرف سے مصر کا والي تھا - یہ سنہ ۲۲۸ ع کا واقعہ ہے -

مصر اپنے بیڑوں سے رومیوں اور انکے علاوہ یورپ کي اور قوموں کے حملے روکا کرتا تھا ' اور بجز ان خاص صورتوں کے جبکہ اس پر تعدي اور دست درازي کیجاے ' اسکا کام یہ نہ تھا کہ وہ خود بھي حملہ کرے - یہ اسلیے کہ وسعت مملکت اور استعمار کے لحاظ سے اسکا مطمح نظر رودس اور قبرص کے علاوہ اور کوئي جزیرہ نہ تھا - کیونکہ اس نے باقي جزیروں کو ان اسلامي ممالک کے لیے چھوڑ دیا تھا جو ان جزائر سے قریب تر تھے -

چنانچہ تونس کي بحري ہمت ہمیشہ صقلیہ اور سردانیہ کي طرف متوجہ رہتي تھي ' اور مغرب اقصی جزائر میورقہ ' منورقہ یا (Ibiga) یا (Iviga) یا (Ivica) اور سواحل انـدلس و فـرانس کا کفیل تھا -

لیکن تونس مصر سے گوے سبقت لیگیا ' چنانچہ سنہ ۶۹ ھ میں ایک اموي تاجدار عبد الملک بن مروان کے حکم سے تونس کے عامل (گورنر) حسان بن نعمان نے بیڑے بنواے -

اسلامي بیڑوں کي عظمت اسدرجہ تک پہنچگئي تھي کہ بقول امام مقریزي " اسمیں کوئي بے پروا یا امور جنگ سے ناواقف داخل نہیں کیا جاتا تھا " انکے ملازموں کي خاص وقعت و عزت تھي - ہر شخص کي یہ کوشش ہوتي کہ اسکا شمار بیڑے کے ملازموں میں ہو اور اسکے لیے برابر کوشش کرتا رہتا تھا ' یہاں تـک کہ وہ کامیاب ہو جائے - امام موصوف ہم کو یہ بھي بتاتے ہیں کہ مصر میں بیڑوں کیلیے سعي و توجـہ المعز لدین اللـہ کے آنے سے قوي تر ہوگئي - امراء و اعیان سلطنت میں سے جو شخص سب سے بڑا اور سب سے زیادہ قوي النفس ہوتا تھا وہي بیڑے کا سردار (امیرال) ہوتا تھا - المعز کے زمانے میں بیڑوں کي تعداد آتھہ سو سے زیادہ تھي مگر پھر گھٹنا شروع ہوگئي ' تاہم سو سے کبھي بھي کم نہ ہوئي - بیڑے کي تیاري اور تنخواہوں کي تقسیم کے وقت خلیفہ خود موجود رہتا تھا - بیڑا جب برسر روانگي ہوتا تو خلیفۂ وقت اسکے رخصت کرنے کیلیے منظرہ القدس میں (جہاں اب جامع اولاد عنان ہے) ایک شاندار جلوس کے ساتھہ چلتا تھا - وہ ایک جشن کا دن ہوتا جسکي رونق و خوبي کو بیـڑے کي وہ نقـل و حرکت ' جسکو اب بحـري نمایش (Navil Manoer) کہتے ہیں ' اور بھي دوبالا کردیتي تھي - اسطرف اسدرجہ توجہ تھي کہ دار الصناعہ میں خلیفہ کے علاوہ کوئي شخص سوار نہیں جاسکتا تھا ' اور کو بھي صرف افتتاح نیل کے جلسہ کے دن - یعني اس خلیج کے بند کرنے کے لیے جو اب پٹ گئي ہے اور اس پر سے ٹریموے نکلتي ہے !

صلاح الدین کے زمانے میں بیڑے کیلیے ایک خاص صیغہ تھا جسکو دیوان الاسطول کہتے تھے - یہ صیغہ اس نے اپنے بھائي شاہ عادل کے متعلق کردیا تھا - یہ صیغہ اس صیغہ سے ملتا ہوا تھا جو محمد علي کے زمانے میں دیوان البحریہ کہلاتا تھا اور آج یورپ میں وزارت بحریہ کے نام سے موسوم ہے - مگر آہ ' اب تو وہ مصر میں صفر ہے - لا عین و لا اثر (نہ اصل ہي باقي ہے اور نہ اسکے نشان !)

مصر میں دمیاط اور اسکندریہ جنگي بندرگاہ تھے ' اور بعد کو انکے ساتھہ تیس بھي ملحق کردیا گیا تھا جو اب ویران پڑا ہے - فسطاط (قدیم مصر) اور قوص (جو صعید کا ایک قصبہ ہے) یہ دونوں نیل کے بڑے بندرگاہوں میں سے تھے - یہاں بھي جہاز بنتے تھے جو انہي سرحدوں میں رہتے تھے اور بحري جنگوں پر اسلیے جاتے تھے تاکہ مصر کا بول بالا ہو اور اسکا پرچم ہر طرف لہرائے -

اسلامي سلطنتوں میں بیڑا کتنے قطعوں سے مرکب ہوتا تھا ؟

اعرادیات ' اغربہ ' برکوشات ' حراریق یا حراقات ' ثلندیات ' اور مسطحات سے (یہ سب کشتیوں کے نام ہیں - دیکھو مضمون اسلامي بحریات مندرجۂ الہلال) انکے بعد اور کشتیاں ہیں جو اہمیت میں دوسرے درجـہ پر ہیں گو انکي بھي سخت ضرورت پڑتي ہے - ان پر ہم عنقریب بحث کرینگے -

" باسم الله مجراها و مرساها " پڑھتے ہوے اسلامي بیڑے روانہ ہوئے ' اور جزائر و سواحل یورپ پر جا کر ٹھہرے - انہوں نے اپنے مراسي (جمع مرسي یعني لنگر) ڈالے جسے انجر بھي کہتے ہیں - انجر ایک یوناني لفظ ہے ' جسکو عربوں نے معرب انجر کیا اور ان سے فـرانسیسوں نے لیا تو (Ancre) کردیا اور پھر اس سے (Ancrer) مصدر بنا لیا -

جب یہاں عرب پہنچے تو انہوں نے اپنے جہازوں کو موٹے رسوں سے باندھا ' جنکو وہ امراس (جمع مرس) اور امرار (جمع مر) کہتے تھے - اطالیوں نے ان رسوں کا نام (Amarra) رکھا - فرانسیسوں نے اسمیں کسیقـدر اور وسعت پیـدا کي اور (Amarrer) یا (Amarrage) دو لفظ مشتق کیے جنکے معنے " ان رسوں سے کشتیوں کو باندھا " ہیں ' بالکل اسیطرح جیسے کہ عرب کہتے تھے : الفن الشي یعني کشتي یا کسی شے کو اس موٹے اور مضبوط رسے سے باندھا -

حبل (رسي) کے ذکر پر میں یہ بھي بیان کیے دیتا ہوں کہ وہ عربي میں اور (Cabbe) فرانسیسي میں ' دونوں ایک ہي معنے کے لیے ہیں ' اور دوسرا لفظ اسي پہلے عربي لفظ سے ماخوذ ہے -

نوٹس متعلق اولڈ بوائز ڈنر

امسال حسب معمول تعطیلات ایسٹر میں بتاریخ ۱۰ - لغایۃ ۱۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ - از جمعہ تا اتوار جلسہ سالانہ اولڈ بوائز ایسوسي ایشن کے اجلاس بمقام علي گڈہ کالج منعقد ہونگے -

جملہ اولڈ بوائز کي خدمت میں درخواست ہے کہ حتی المقدور اجـلاس ہاے مذکور میں آکر ضرور شریک ہوں ' اور اپنے پیارے کالج کي زیارت کریں اور اپنے چھوٹے بھائیوں اور اسٹاف سے ملیں اور کالج میں جو اضافہ ہوا ہے اوسکا بھي ملاحظہ کریں -

ہماري درخواست ان بھائیوں سے جو ابھي تک کسي وجہ سے ایسوسي ایشن کے ممبر نہیں ہوسکے خـاص طور پر ہے کہ ضرور تشریف لاکر شریک جلسہ ہوں -

خاکسار شوکت علي

آنریري سکریٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن

آثــار ۔ رب

(٢)

میں تو اصل موضوع بیان کرنے لگا ' حالانکہ مجھے پہلے یہ بتــانا چاهیے که هم مسلمان یورپ پہنچے کیسے ؟

حضرات ! اس دریا کو عبور کرکے جو هم میں اور یورپ میں حد فاصل هے -

اس دریا کو اب هم بحر ابیض کہتے هیں - ترکوں کے یہاں یہ بحر سفید کے نام سے مشہور هے جو ایک فارسي لفظ سفید سے مرکب هے جسکے معنے ابیض کے هیں - اسکو پہلے بحر متوسط کہتے تھے - کیونکہ یہ افریقہ ' ایشیاء ' اور یورپ کے درمیان واقع هے - همارے اسلاف کے یہاں اسکا نام بحر روم و بحر شام تھا - میرے نزدیک اگر وہ اسکو بحیرہ اسلامیہ کہتے تو بالکل سچ کہتے اور ایک حقیقي صداقت کو ظاهر کرتے - کیونکہ مسلمان اس دریا اور اسکے جزائر جیسے میورقہ اور منورقہ کے (جو اب جزائر بالیار کہلاتے هیں) پورے مالک تھے -

اهل اندلس ان جزیروں کو انهي دونوں ناموں سے یاد کرتے تھے اور جزائر شرقیہ بھي کہتے تھے - کبھي خالي الجزائر بھي کہدیتے - مگر یاد رکھنا چاهیے کہ الجزائر جو الجیریا کے نام سے مشہور هے ' اسکا نام اسکے دارا لحکومت الجیر سے ماخوذ هے جسمیں جزائر بني مزغنه یامزغونه ' صقلیہ ' قورسقه ' اور اقریطش (جو اب کریٹ کے نام سے مشہور هے) شامل تھے - ان جزائر میں اسلامي تمدن پورے عروج کے عالم میں رهچکا هے - یہ تو بڑے جزیرے تھے ' رهے چھوٹے چھوٹے جزیرے جیسے قبرس ' مالطہ ' رودس ' تو انمیں بھي تمدن اسلام کي یہي حالت تھي - ان مقامات میں اب بھي اسلام کے آثار باقي هیں -

غالباً آپ یہ سنکے خوش هونگے کہ مالطہ میں عربي علم ادب کا بازار گرم تھــا - والي مالطہ جسکا نام قائد یحیي تھــا ' اسکے لیے ایک مہندس (انجینیر) نے ایک ایسا بُت بنایا تھا جس سے مجیروں کي مدد سے دن کو وقت معلوم هوجاتا تھا - ابو القاسم بن رمضان مالطي نے عبد اللہ بن سمط مالطي سے کہا کہ اس پر کچھہ کہو ' چنــانچہ اس نے برجستہ کہا :

جــاریه ترمي الصبــج	ایک لڑکي هے جو مجیرے بجا رهي هے
بهــا النفوس تبتهــج	جسکي آواز سے دل خوش هوتے هیں
کان مــن ا - ٥٠٢٠ ا	گو یا کہ اسکے حکم سے
الی الســمــاء قــد عرج	آسمان کي طرف چڑھگئے
مطــالع الافــلاک عن	اور اس نے افلاک کے برجوں اور
سر البــــروج و الدرج	درجوں کے اسرار تک کا مطالعہ کرلیا !

خیر یہ تو ایک لطیفۂ ادبي تھا - اب میں پھر اصل مبحث کي طرف لوٹتا هوں - بحر ارخبیل (ایجین) اور اسکے جزائر درحقیقت مسلمانوں کے زیر نگیں کبھي بھي نہیں هوے - البتہ ان پر مسلمانوں کي یورشیں هوتي رهتي تھیں جو رومیوں اور مسلمانوں کے تعلقات کي یعني جنگ و صلح هنگامي کے تابع هوتي تھیں جیسے تعلقات هوتے ' ویسي هي ان حملوں کي رفتار بھي هوتي تھي -

مسلمانوں نے اس دریا کو عبور کرکے ان جزائر پر قبضہ کیا اور انکو اپني آیندہ فتوحات کا مرکز قرار دیا جسطرح کہ تمام دول عظمی آجکل کیا کرتي هیں -

انهي جزائر کي راہ سے مسلمان یورپ پہنچے - جس شہر کو لیسکے لیــا ' جن میں فوجیں اتار سکے آتاریں ' اور جن کو تاراج کرنا چاھا تاراج کیا -

مسلمان بیڑے لیکے گئے جو الجواري المنشا في البحر کا لاعلام سے مرکب تھے - یہي وہ بیڑے هیں جنکي تعریف میں شعراء اندلس نغمہ سرا هوے هیں ' مگر یہاں ان نغموں کے ذکر کرنے کي ضرورت نہیں کہ مبادا بات دوسري طرف نکلجائے اور مقتضاے مقام سے خارج هوجائے -

میں صرف اس امر کي طرف متوجہ کرنا چاهتا هوں کہ جو ...... اپني حفاظت اور سربلندي چاهتي هے اسکے لیے بحري اقتدار ناگزیر هے ' کیونکہ قوموں کي شــان و شوکت اور ایک کي دوسرے پر بجا یا بیجا حکومت میں دریا کو بہت بڑا دخــل هے - اسکے لیے کسي مزید دلیل کي ضــرورت نہیں بلــکہ بحر ابیض متوسط ' بحر ارخبیل ' بحر احمر (جو عربي جغرافیہ کي کتابوں میں بحر قلزم کے نام سے مشہور هے اور یہ نام شہر قلزم کي مناسبت سے هے جس کي اصلي جگهہ اور اسکے پاس کي زمین پر شہر سویس آباد هوا) کے متعلق جو کچھہ آپ سنتے اور دیکھتے هیں وہ کافي هے -

عربوں نے کشتیوں یا جہازوں کے ایسے مجموعہ کے لیے جو جنگ میں کام آتا هو ' یونانیوں سے لفظ "اسطول" لیا - اسیطرح جسطرح کہ هم آج اهل یورپ سے انکي صدها بحري اصطلاحات لے رهے هیں - آپ لوگوں میں سے کون ایسا شخص هے جس نے دریا کا سفر کیا هو اور دخاني جہاز کے " قمرہ " میں لوگوں کے ساتھہ نہ بیٹھا هو ؟

یہ قمرہ اطالي نــژاد لفــظ (Camera) هے جسکے معني غرفہ یا حجرہ کے هیں - یہ صرف معارضہ اور مکافات هے - جسطرح کہ دریا جب ایک طرف کم هو جاتا هے تو سامنے کے ساحل پر بڑھجاتا هے - یا ایک عام قانون هے ' جسکے مظاهر انسان کے تمام افعال اور تمدن کے تمام حالات میں جلوہ گر هوتے هیں - (اردو میں بھي لفظ " کمرہ " حجرے کے معني میں اسي اطالي لفظ سے آیا هے - الهـلال)

صدیوں سے خود اهل یورپ کي یہي حالت تھي - انکي زبانوں میں بہت سے عربي نام باقي رهگئے - اب ان ناموں کے بدلنے کي انکے پاس کوئي تدبیر نہیں - مثلاً ایک نام کا ذکر کرتا هوں کہ و بنیاد اور بمنزلہ سر کے هے -

لفظ "امیرال" عربي الاصل هے - همارے یہاں یہ "امیر الماء" هے جیسا کہ آپ نے موسوعات دریري میں دیکھا هوگا - تخفیف کے لیے ان لوگوں نے ایک حصہ حذف کر دیا جیسا کہ هم بھي عجمي الفاظ کي تعریب میں کیا کرتے هیں - اب جو هم آئے تو هم بھي اس تعبیر کو اسي ترکیب اور انهي حروف کے ساتھہ استعمال کرنے لگے جسطرح کہ وہ کرتے هیں ' اور کہنے لگے امیرال کنفر ' امیرال دیس ' امیرال فلاں -

شیر کا مجسمہ جو قصر بابل سے ملا

رہا ' اور ہر ملک اور ہر قوم کے محققان آثار یہاں آکر کچھہ نہ کچھہ انکشافات کرگئے -

سو برس کا زمانہ گزرا کہ ان آثار میں بےشمار اینٹیں خط میخی میں لکھی ہوئی ملی تھیں - ان پر نبچندنیزر کا نام کندہ تھا - ان اینٹونکی بدولت قبایل عرب کو اکثر تھوڑی بہت رقم یورپین اقوام سے ملتی رہتی تھی -

حلہ جو تقریباً دس ہزار آدمیوں کی آبادی کا ایک قصبہ ہے ' انہی اینٹوں سے تعمیر کیا گیا - ان اینٹوں سے اُسکے تمام محلوں کی زمین پختہ کی گئی ' اور دریاے فرات کی روک کے واسطے ایک پشتہ بھی باندھا گیا -

بابل کے کھنڈر تین بڑے تودوں اور چند چھوٹے چھوٹے تودونپر مشتمل ہیں - ان تودوں کے گرد مٹی کی ایک دیوار کے آثار پائے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر پناہ تھی -

ہیرو ڈوٹس مشہور یونانی مورخ کا بیان ہے کہ یہ شہرپناہ ۳۳۵ - فیٹ بلند اور ۸۵ فیٹ عریض تھی - دیگر مورخین بیان کرتے ہیں کہ یہ دیوار ۴۲ سے ۵۶ میل تک مدور تھی - اس دیوار میں ڈھائی سو دروازے تھے جنپر پیتل کے کیواڑ چڑھے ہوے تھے ! !

ان تودوں میں شمال کے تودے کا نام اسوقت بھی بابل ہے - اسکی شکل مربع ہے اور سو فیٹ بلند ہے - عرب اس تودے کے کھنڈر کو اینٹونکے لیے برابر کھودتے رہے ہیں - ڈاکٹر کولڈیوی کا خیال ہے کہ اسی کے نیچے وہ منارہ ہے جسکا نام توریت میں منارۂ بابل آیا ہے - عربوں نے کھود کھود کر ان کے نیچے سے بڑی بڑی محرابیں نکالی ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ بابل کے مشہور عالم معلق باغونکی محرابیں یہی ہیں -

ان تودوں کی وسط میں ایک بڑا تودہ ہے جسکو عرب قصر کہتے ہیں عربونکا خیال ہے کہ بابل کا اصلی قلعہ یہی تھا - اسکی مضبوط دیواریں بھی کہیں کہیں سے ابھری ہوئی نظر آتی ہیں -

قصر سے جو اشیا بر آمد ہوئی ہیں' وہ اسقدر زمانۂ قدیم کی نہیں ہیں جسکی امید علماء جرمنی نے کی تھی - یہ قصر نسبتاً زیادہ قریب تر زمانے کا تعمیر شدہ ہے ' کیونکہ اسیریا کا بادشاہ سناشرب جو ۷۰۵ سے ۶۸۱ قبل مسیح تک حکمراں رہا ' یہ دعوا کرتا ہے کہ اُسنے بابل کو بالکل برباد کردیا تھا - پس ضرور ہے کہ یہ آثار تعمیر مابعد کے ہوں -

یہ درحقیقت صحیح ہے کہ سناشرب سے قبل کی کوئی چیز یہاں دستیاب نہیں ہوئی - بابل جسکے کھنڈر ملتے ہیں نبچند نیزر کا شہر ہے - جسقدر محل اور ہیکل علماء جرمنی نے کھود کر نکالے ہیں سب کے سب اسی بادشاہ کے بنواے ہوے ہیں -

قصر کے متعلق جرمنی سے پہلے عربوں نے ایک دلچسپ چیز حاصل کی تھی - یہ ایک شیر کا مجسمہ ہے جو ایک گرے ہوے آدمی پر سوار ہے - یہ مجسمہ اور آدمی کی تصویر سنگ خارا کی ہے مگر ناتمام چھوڑ دی گئی ہے - شیر کے مجسمے میں عربوں نے بہت سے سوراخ کھود دیے کہ شاید کوئی خزانہ اندر سے ہاتھہ آئے -

اس مجسمہ پر کسی قسم کا کتبہ وغیرہ نہیں ہے - ڈاکٹر کولڈیوی نے اینٹونکے ایک چبوترہ پر اسے قائم کردیا ہے ' گویا یہ شیر تمام آثار بابل کی حفاظت کر رہا ہے !

پہلی چیز جو تاریخی حیثیت سے نہایت دلچسپ ہے ' جرمنیونکی دریافت میں ایک سیاہ ستون ہے - اس قسم کے ستونونسے بابل کی ایسے ہی زینت تھی ' جسطرح نیویارک اور یوروپ کے دیگر شہرونکی زینت آجکل مصر کے ستونوں سے ہے - اُسکے ایک طرف کے چپٹے حصے پر جنگجوؤں کی تصویریں کندہ ہیں جو اپنے حربی آلے ہوا میں بلند کیے ہوے ہیں - دوسری جانب مدور حصہ ہے - اُس پر بعض نقوش لکھے ہوے ہیں جو ابتک پڑھے نہیں گئے -

(نبچند نیزر کا محل)

ڈاکٹر کولڈیوی کے کارہاے نمایاں میں سب سے زیادہ اہم کام نبچندنیزر کے محل کی دریافت ہے -

یہ محل اندرون قصر میں واقع ہے - اب صرف اُسکی بنیاد ہی بنیاد باقی رہگئی ہے جو مربع اینٹوں کی بنی ہوئی ہے - نیچے کے رخ کی ہر اینٹ پر اس جلیل القدر بادشاہ کا لقب اور نام کندہ ہے -

کئی سو حجرے اور کمرے بھی ہیں - بعض کمرے عرض و طول میں صرف ایک چارپائی کے برابر ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کمرہ جو سب میں بڑا ہے اور جسمیں ایک مرتفع چبوترہ اینٹونکا موجود ہے ' اس بادشاہ کے دربار کا کمرہ ہوگا - اس محل اور ہیکل کے درمیان ایک گذرگاہ بھی تھی جو نہایت متبرک سمجھی جاتی تھی - اس گذرگاہ میں مقدس دیوتاؤں کی تصویریں بنی ہوئی ہیں - اس دروازہ کا نام جو اس متبرک گذرگاہ کی طرف محل کو جاتا تھا " اِشتر " تھا -

یہ دروازہ اہل بابل کی طرز تعمیر کا پورا پورا پتہ دیتا ہے - اس دروازہ کی اصلی بلندی کا حال تو معلوم نہیں مگر اسوقت بھی راستے کی سطح سے چالیس فیٹ بلند ہے ! اسکی پختہ اینٹوں کی

نبچند نیزر کا محل

حفریات بابل

مهسر لو ٹیمیا یعنے درآبہ دجلہ و فرات کی وادیونمیں جرمنی کے علماء آثار نے سنہ ۱۸۹۹ سے اعمال حفریۃ کا سلسلہ (یعنے پرانے کھنڈرونکا کھودنا) شروع کیا ہے - ان آثار سے وہ قدیم بابل کی ایک تاریخ مرتب کر رہے ہیں -

... بابل کے چند شہر مثلاً ابوحبہ ' فارا ' بابل ' اور اسیریا کے دار الحکومت اسیر کی نہایت باقاعدہ تنقیب کرکے اصول سائنس کے مطابق معلومات مرتب کیے ہیں -

اس تمام کام کے نگراں ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لولی ہیں - ڈاکٹر موصوف فن عمارت کے ماہر ہیں اور آثار قدیمۂ مشرق کے ایک کامل متبحر عالم سمجھے جاتے ہیں - آنکے ساتھہ اور چند اشخاص بھی کام کر رہے ہیں - ڈاکٹر مارش نے جو آثار قدیمۂ اسیریا کے ماہر ہیں ' اسیریا کے کھنڈرونکو نہایت کامیابی کے ساتھہ کھودکر انکے نتائج باقاعدہ مرتب کیے ہیں -

ان تحقیقات کے واسطے جرمنی میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جسکی اعانت شہنشاہ جرمنی نے ایک بہت بڑے عطیے سے کی ہے - وہی انجمن اس جماعت کو روپیہ سے امداد دیتی ہے - حکومت جرمنی کا اس طرف اسقدر متوجہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنا اثر درآبۂ فرات و دجلہ میں بڑھانے کیلیے کیسے کیسے طریقوں سے کام لے رہی ہے ؟ اسکا مقصد یہ ہے کہ جب بغداد ریلوے جاری ہوجائے تو یہ حصۂ ملک جو معدنیات کے لحاظ سے نہایت ہی دولتمند ہے ' اسکے قبضہ میں آسکے -

(پہلی تنقیب کا نتیجہ)

" ابوحبہ " وسط صوبۂ بابل کے آثار میں ایک چھوٹا سا مجموعہ کھنڈروں کا ہے اور " فارا " کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ان مقامات کی تنقیب سے کچھہ زیادہ نتائج مرتب نہیں ہوے - ابوحبہ میں جو مقامات کھودے گئے ' آنسے بابل کے عہد وسطی کے چند آثار ہی دریافت ہوسکے اور اسوجہ سے وہانکا کام چھوڑ دیا گیا -

فارا میں ایک تودہ جو نصف میل لمبا اور چوتھائی میل چوڑا تھا ' نو ماہ کی متواتر محنت اور کوشش کے بعد کھودا گیا - اس تودے پر برابر دس فیٹ لمبی اور پانچ فیٹ چوڑی خندقیں کھودی گئیں ' اور جب کوئی دیوار نمودار ہوئی تو اسکو اسوقت تک کھودتے ہی رہے جبتک کہ اصلی تعمیر کا طرز و نمونہ دریافت نہ ہوگیا -

بہت سے مٹی کے برتن ' کچھہ سنگ مرمر کی صراحیاں ' اور اینٹونکے ڈھیر بھی برآمد ہوے ہیں - آخر میں ایک نہایت قدیم زمانہ کا محل نکلا - اس محل سے خط میخی میں لکھی ہوئی تختیاں نکلیں ' جن پر اس شہر کا نام شورپاک کندہ تھا ' اور بابل کی اُن روایات کا بھی تذکرہ تھا ' جو کتاب جلگمیس میں طوفان کے متعلق موجود ہیں -

اتفاق سے اُسی زمانے میں وہانکے عربوں میں باہم کچھہ لڑائی سی ہوگئی جسمیں ایک عرب مارا گیا اور دولۃ عثمانیہ نے اس کام کو بند کردیا -

فارا میں ایک بدرو کا محرابی حصہ نکلا - اگرچہ تاریخ بھی بیان کرتی ہے کہ محراب کی طرز تعمیر اہل روما کی ایجاد ہے ' مگر یہ محراب عین اصول ریاضی کے مطابق اور نہایت اعلے درجہ کی بنی ہوئی ہے - تاریخ تعمیر کے لحاظ سے قبل مسیح ساڑھے چار ہزار پیشتر کی معلوم ہوتی ہے - غالباً یہ اُسی زمانہ کی ہے جبکہ شامیوں سے قبل کی اقوام یہاں آباد اور حکمراں تھیں - جو اینٹیں اس محراب میں لگائی گئی ہیں ' وہ ایک جانب سے مسطح ہیں اور دوسری جانب سے مقعر ' اور چھوٹے کلچے کے برابر گول ہیں - یہ اینٹیں پختہ اور سرخ ہیں - ان سے پیشتر کے زمانہ کے کوئی پختہ سرخ اینٹ ابتک دریافت نہیں ہوئی -

قلعۂ بابل کے بقیہ آثار

اگر یہ سلسلہ تحقیقات جاری رہتا تو امید تھی کہ کچھہ اور مفید انکشافات بھی ہوتے ' مگر جب یہاں کی تحقیقات بند کردی گئی تو مجبوراً خاص شہر بابل کے آثار کو کھودنا شروع کیا -

(خاص شہر بابل)

یہ کھنڈر دریاے فرات کے بائیں کنارے بغداد سے ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہیں - اسکے متعلق تحقیقات کا سلسلہ عرصہ تک

تھے وہ یہی تھا کہ انگلستان اپني کروڑوں کي تعداد میں مسلمان رعایا کا لحاظ کرکے اور اُن کے خیالات پر غور کرکے اس امر کي کوشش کرے کہ ترکي سے یورپ کي کونسلوں میں منصفانہ سلوک کیا جائے -

میں نہیں جانتا کہ کوئي شخص بھي یہ بیان کرنے کي جرات کرسکتا ہے کہ یہ درخواست بلکہ یوں کہیے کہ یہ مطالبہ کہ انگلستان وزارت ہاے یورپ میں ترکي سے حتی الامکان معقول مساویانہ اور منصفانہ سلوک کي کوشش کرے کسي طور پر بھي غیر معقول متصور ہونے کے قابل ہے ' اور چونکہ وزرائے برطانیہ کي تقریروں سے مسلمانوں پر یہ ظاہر ہوا کہ انگلستان کي ہمدردي ترکي کے خلاف ہے ' لہذا مسلمانان ہند کے احساس کو صدمہ پہنچا ' اور وہ کبیدہ خاطر ہوگئے - نظر بریں امور کیا ان کو کسي طرح بھي کوئي خطاوار کہہ سکتا ہے ؟ جس وقت ترکي اور ریاست ہاے متحدہ بلقان میں جنگ شروع ہوئي اسوقت سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں فرمایا کہ " نقض امن کے انسداد کے لیے دول عظام جد و جہد کررهي ہیں کل متحدہ طور پر بالفاظ صریح یہ تجویز پیش کي گئي کہ دول عظام کي طرف سے ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے متحدہ طور پر ریاستہاے بلقان اور ترکي کو یاد داشت روانہ ہو ' اور ہم سب نے اس پر اتفاق رائے کیا " سر ایڈورڈ گرے نے جن تدابیر کا ذکر کیا وہ یہ اعلان تھا " اگر باوجود اس کے ترکي اور ریاست ہاے متحدہ میں جنگ جاري ہوئي - تو ہم اس جنگ کے نتیجہ کے طور پر یوروپین ترکي کي حالت موجودہ میں کسي تغیر و تبدل کو منظور نہ کریں گے "

یہ اعلان ابتدائے جنگ میں ہوا تھا - اس اعلان سے ہم معقول طور پر یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ اگر ترکي کو اس جنگ میں فتح میسر ہوتي ' تو اسکو ممالک مفتوحہ کے کسي حصہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کي اجازت نہ ملتي - جس وقت جنگ شروع ہوئي عام طور پر وزارت ہاے یورپ میں اس امر کا احساس ہوا کہ ترکي سپاہي اپنے اطراف کے ان ممالک پر قبضہ کرلیں گے جو ریاست ہاے متحدہ کے قبضے میں ہیں ' اور اگر یہ توقعات پوري ہوتیں تو تمام یوروپین طاقتیں مع انگلستان اسي امر پر زور دیتیں کہ ترکي اپني کامیابي کے نتیجہ کے طور پر اپني سلطنت میں توسیع نہ کرنے پائے -

مگر موج ظفر دوسري طرف رواں ہوئي ' اور جنگ در حقیقت شروع ہوتے ہي ریاست ہائے متحدہ کو کامیابي ہوئي - اس سے وزارت ہاے یورپ کے خیالات سابقہ بالکل بدل گئے ' اور ان کو اس امر کا احساس ہوا کہ یوروپین ترکي کو اپني حالت سابقہ پر قایم رکھنا ریاست ہاے متحدہ کے لیے ضرر رساں ہوگا - اسوقت وزیر اعظم برطانیہ عظمی نے سب سے پہلے اس اعلان کرنے کا موقع نکالا کہ جنگ کا خواہ کچھہ ہي نتیجہ کیوں نہ برآمد ہو ' متحدہ یورپ فاتح کو انکي فتح کے ثمرے محروم نہیں رکھہ سکتا - اس صورت میں اگر مسلمانان ہند کو اس امر کا احساس ہو تو ان کو کون مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے کہ اگر ترک جنگ میں فتحیاب ہوتے تو انگلستان دیگر دول یورپ کے ساتھہ اس سابقہ پالیسي کا نفاذ کرتا اور اُسے جبراً عمل میں لاتا - اور ریاست ہاے متحدہ کے کسي مقبوضہ حصے پر ترکي کو قابض ہونے کي اجازت نہ دیجاتي - لیکن اب اگر ریاست ہاے متحدہ کو کامیابي ہوئي تو اُن کو اجازت دیجاتي ہے کہ وہ یوروپین ترکي کے قیمتي مقبوضات کو اپنے ساتھہ ملحق کرلیں - کیا مسلمانان ہندوستان کا یہ احساس دور از عقل ہے کہ ان کے ماوراء البحر برادران دیني کے ساتھہ منصفانہ اور عادلانہ سلوک نہیں کیا گیا ؟ اور ایسے سلوک کے وجوہ و علل میں انگلستان کي بہت بڑي شمولیت تھي !

(مسٹر اسکوئتھہ اور معاهدہ لندن)

خیر تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے لندن کے معاهدہ صلح پر دستخط ہونے کے بعد بلقاني آپس میں جنگ و جدل کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ممالک مفتوحہ کي پھر تقسیم ہوئي - ترکي نے اس موقع سے فایدہ اُٹھا کر جو خوش قسمتي سے اُسے حاصل ہوا تھا شہر ادرنہ اور اسکے اطراف کي سر زمین پر جس کے ساتھہ مسلمانوں کا وجداني تعلق تھا ' دوبارہ قبضہ کرلیا - اس حالت میں کیا مسٹر ایسکوئتھہ کا یہ اعلان دانشمندانہ اور مدبرانہ تھا کہ جہاں تک ترکي کا تعلق ہے وہ انہیں حدود میں رہے ' جو صلح لندن کے رو سے مقرر ہوئي ہیں ؟ جب والا مرتبت وزراے برطانیہ کي طرف سے ایسے اور اس قسم کے اعلان ہوں تو اگر مسلمانان ہندوستان یہ نتیجہ نکالیں کہ انگلستان ترکي کے لیے بجاے عادل اور منصف بننے کے عمداً خلافت اسلام پر تلا ہوا ' اور ان دول یورپ کے ہمنوا ہے ' جو ترکي کے علانیہ طور پر دشمن ہیں ' تو اُن کو کوئي بر سر خطا نہیں کہہ سکتا - ان تمام اشتعالکوں پر بھي کیا مسلمانوں نے کوئي ایسي کارروائي کي جس سے ان پر کوئي الزام وارد ہوسکے ؟ کیا برطانیہ عظمی کي طرف سے ان کے سچے اور وفادارانہ احساس میں ذرہ برابر بھي فرق آیا ہے ؟ اس وقت صورت واقعہ کیسي ہي الم آفریں کیوں نہ ہو ' مگر انہوں نے نہایت ہي برداشت اور تحمل سے کام لیا ہے ' اور ان کا چال چلن بجاے مورد الزام ہونے کے قابل تحسین ہے -

(مسئلہ جنوبي افریقہ)

میں آپ سے اس امر کي درخواست کررہا ہوں کہ آپ اپني نکتہ چینیوں میں تحمل اور برداشت سے کام لیں ' مگر اس قسم کي صلاح دیتے وقت اس امر کے احساس سے محروم نہیں ہوں کہ ایسے وقتوں میں ان صفات پر عملدرآمد کرنا کس قدر سخت مشکل ہے - اہل ہند کے ہموطن مردوں اور عورتوں کے ساتھہ جنوبي افریقہ میں جو کچھہ سلوک ہوتا ہے - اُس نے ہندوستان میں ناراضي اور رنج پھیلادیا ہے ' اور اسي وجہ سے ایسے الفاظ کے استعمال ہونے لگے ہیں - جسپر ایسي حالتوں میں مشکل سے قابو ہوسکتا ہے - مگر اس صورت میں جب ہندوستانیوں میں خوفناک اشتعال پھیلا ہوا ہے ' اور ہندي خیالات مشتعل ہیں اس تقریر کے بارہ میں اپنا نہایت اطمینان ظاہر کیے بغیر نہیں رہ سکتے ' جو حضور والا ویسراے بہادر نے مدراس میں فرمائي تھي - اس کي وجہ سے ان پر بعضوں کي طرف سے نکتہ چیني ہورہي ہے -

یہ عجیب تناقض ہے کہ وہي نکتہ چیں جو ہم ہندوستانیوں کو یہ اصول تلقین کرنے سے کبھي نہیں چوکتے کہ مقامي حاکم کي آراء کو منظور کرنا چاهیے ' اور جو پارلیمنٹ میں اس کے متعلق نکتہ چیني اور سوالات پر خفا ہوے بغیر نہیں رہتے - اور اسکي وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ مقامي حاکم وہاں کے حالات خوب سمجھتا ہے ' اور جو ہندوستاني عہدہ داروں کے خلاف اہل انگلستان کي پابندیوں کو اس لیے قابل حقارت قرار دیتے ہیں کہ واقعات سے نا واقفیت اور لا علمي پر مبني ہیں ' وہي لوگ اب اس ملک کے اعلی ترین حاکم کي تجویز اور خیالات کي مخالفت کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں -

حضور لارڈ هارڈنگ بہادر کي مدراس والي تقریر کہاں تک عمدہ اثر پیدا کرنے کا سبب ہوئي ہے - اس کا اندازہ صرف اہل ہند ہي کو ہوسکتا ہے ' حضور لارڈ هارڈنگ بہادر کي بڑي خوبي یہ ہے کہ اس ملک کے لوگوں کے حالات سے شخصي واقفیت رکھنا چاہتے ہیں - اور اس ملک کي رعایا کي خفگي اور نفرت کے وجدان کے متعلق قابل وثوق اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں - انہوں نے اس تقریر سے تاج انگلستان کي سب سے بڑي خدمت کي ہے -

ديوارونپر جو بارہ فيت طويل و عريض هيں ' بيل ' شير ' اژدهے اور عجيب و غريب جانورونکي شکليں أبهري هوئي بني هيں - يه أبهري هوئي تصويريں چيني کي قلعي کي هوئي اينٹونکي هيں - انکے - ... رنگ مثلاً زرد ' نيلے ' اور سفيد کيليے هر هر اينٹ عليحده عليحده رنگ کي بني هوئي هے ' مگر هر اينٹ کو دوسري اينٹ سے اس طرح وصل کيا هے که پوري تصوير ايک هي اينٹ کي معلوم هوتي هے !

انکا رنگ اسوقت تک نهايت پاکيزہ اور روشن هے - معلوم هوتا هے که گويا ابهي طيار هوئي هيں - يه فن اس وقت اپنے کمال تک پهنچ گيا تها مگر اب بالکل معدوم هے -

(عـــمران کے آثــار)

جرمنيوں نے اس سے بهي زيادہ عظيم الشان کام عمران ميں کيا هے - يه تودہ جنوب کے طرف هے ' اور سطح اصلي سے چاليس فيت نيچے هے - اس شهر کے کهنڈر پر عربوں ' عبرانيوں ' پارتهيوں ' اور ايرانيوں نے اپنے اپنے زمانے ميں شهر تعمير کيے تهے جو سب غارت هوگئے - اس تودہ کے نيچے وہ هيکل جو اساغيل کے نام سے معروف تها ' معلق هے - جرمنيوں کي محنت اور استقلال کا پته اس امر سے چلتا هے که ايک ايکڑ زمين کو چاليس فيت گهرا صرف مثلث نما پهاوڑوں سے کهودا گيا هے - اسي هيکل کي طرف اسکي بنياد ملي هے جس سے تمام حجروں اور راستونکا پته لگتا هے -

بابل ميں جرمنيوں کو تختياں بهت کم ملي هيں - پارتهين زمانه کے کچهه سکے ' مٹي کے برتن ' اوزان کے بٹ کهوٹے ' پتهر کے اوزار ' مجسمے ' زيورات ' کچهه پرتهه ' اور اسي قسم کي بهت سي چيزيں البته هاتهه لگي هيں -

(... - ...)

جمجمه ايک چهوٹے سے ڈهير کا نام هے - اسميں سے عربوں کو مٹي کي چند تختياں ملي هيں جنميں زيادہ تر عجيبي خاندان کے متعلق حالات مرقوم هيں - عجيبي اهل بابل کي زبان ميں حضرت يعقوب کا نام تها - ان تختيوں سے ثابت هوتا هے که عرصۂ دراز تک بابل ميں بني اسرائيل کام کرتے رهے هيں -

ايک نلکي سي بهي نکلي هے جسپر سائرس شاہ فارس کے بابل پر حمله کرنے کا حال لکها هے - يه چيزيں اکثر چاليس اور پچاس فيت زمين کے نيچے پائي جاتي هيں -

(اسيـــريا کي ... ب)

آسيريا کے کهنڈر جنکو اسوقت شرغات کهتے هيں ' دريائے دجله کے ساحل پر نينوا اور بغداد سے نصف مسافت پر واقع هيں - سنه ۱۹۰۴ ع ميں ان کهنڈرونکي تنقيب شروع هوئي -

سنه ۶۰۶ قبل مسيح تک يعني جبتک که نينوا کا سقوط نهيں هوا تها ' يه شهر نهايت متبرک سمجها جاتا تها -

ڈاکٹر کوانڈري اور ڈاکٹر ماريش نے اس شهر کي ديوار اور کهائي کو بالکل صاف کرليا هے - شهر کے اصلي دروازونکا پته بهي لگا ليا هے - بعض جگهه برج بدستور قائم هيں اور آنميں وہ سوراخ بهي موجود هيں جنميں سے تير انداز تير لگايا کرتے تهے - شهر کے اندروني حصے ميں اسيريا کے محلات اور هيکل هيں - عهدہ دارونکے مکانات سے پاني پهنچنے کے پيچ در پيچ راستے ' ناليان ' اور بدر روئيں هيں - بازار کا کچهه حصه بهي نکلا هے جسکي سڑکونپر سنگ مرمر کي سليں بچهي هوئي هيں - اميرونکے مکانات کا سلسله اور غريبونکي گنجان آبادي ' اميرونکے مقابر اور وسيع اور بلند دروازے ' جنپر کواڑ اسوقت تک اپني سنگي چوبونپر متحرک هيں ' اور انکے علاوہ اور بهت سے اوزار ' هتيار اور سونے چاندي اور پتهرونکي آرايشي چيزيں بهي دستياب هوئي هيں -

اس شهر کے جنوبي حصے ميں پتهرونکے مجسمے اور ايک کان هے - ايک پتهر کا ستون جو چار فيت سے آٹهه فيت تک لمبا هے ' برآمد هوا هے - ان يادگاروں اور ستونونکے بالائي حصے پر اس بادشاہ يا امير کا نام اسيرين زبان ميں کندہ هے جسکے ليے وہ قائم کيے گئے تهے -

ان ميں سے ايک پر شمورامت کا نام کندہ هے جسکے متعلق يه روايت مشهور هے که اسکا نام شميراميس تها اور فاخته کي صورت ميں مسخ هوگيا تها !

گذشته تين ماہ سے علماء آثار جرمني بابل کے جنوب کي جانب ورقه نامي کهنڈر کيليے گئے هيں - اگر جرمنيوں نے اس مقام کو بهي اسيطرح کهودا جسطرح ديگر مقامات کو کهود چکے هيں ' تو يقيناً تاريخ قديم ميں ايک معقول اضافه اور هوجائيگا -

(مقتبس از سائنٹفک امريکن)

رئيس اجلاس آل انڈيا مسلم ليگ کي افتتاحي تقـريـر

(۳)

(جنـگ بلقان)

آپ کے ليے يه امر موجب انبساط هے که جنگ بلقان کا خاتمه هوگيا - ترکي اپنا بوريا بستر سنبهال کر يورپ سے نه نکالا جا سکا - اگرچه اس کے يوروپين مقبوضات ميں کمي هوگئي هے تاهم بر اعظم يورپ ميں وہ اب تک مضبوطي سے پاؤں جمائے هوئے هے -

ايڈريا نوپل پر جو مسلمانان عالم کا مرجع وجدان بن گيا تها ترکي پهريرا لهرا رها هے - ترکوں کے مصائب ميں ايک پهلو يه اچها نظر آتا هے که انهوں نے اس ... کو ظاهر کرديا هے که مسلمانوں ميں آپس ميں خواہ کتناهي اختلاف کيوں نه هو ' ليکن اسلامي اخوت کا مذهبي جذبه تمام دنياے اسلام ميں ايک پر اثر قوت هے - ترکوں کي مصيبت اور آزمايش کے وقت مسلمانان عالم نے ايثار اور محبت کے ساتهه بڑهکر اپني مستعدي کا ثبوت ديا - يه اسلام کا ايک زندہ معجزہ هے که اسلامي اخوت کے خيالات همارے نبي کے پيروؤں کے دلوں ميں اچهي طرح جاگزيں هيں ' اور صدها سال گذر جانے پر بهي اس ذي شان تبليغ ميں کسي قسم کا فرق نهيں آيا -

(مسلمان هندوستان اور برطانيه عظمى کي خارجه پاليسي)

اس سختي اور آزمايش کے زمانه ميں مسلمانوں کے خلاف يه الزام عايد کيے گئے که وہ برطانيه کي خارجه پاليسي کو اپني مرضي کے مطابق چلانا چاهتے هيں اور يه که ان کي يه خواهش هے که يورپ ميں اسلامي سلطنتوں کي حفاظت کي خاطر برطانيه عظمى جنگ کرنے کو تيار هوجائے گا اس سے بهي زيادہ اور کوئي بات دور از صداقت هوسکتي هے ؟ انگلستان کے جو مفاد تمام دنيا ميں پهيلے هوئے هيں انهيں مسلمانان هند بخوبي محسوس کررهے هيں ' ان کي رو سے وہ اس امر سے بخوبي واقف هيں که انگلستان کو يه تحريک دينا که وہ بغير سوچے سمجهے ايک خونريز جنگ کر بيٹهے کيسا خوفناک هوگا - يه کهنا که مسلمان انگلستان کو خارجه پاليسي کے استعمال کا راسته سکهانے کا ذرا سا بهي ارادہ رکهتے هيں ' مسلمانوں کے ساتهه انتهائي بے انصافي سے کام لينا هے ' اور في الحقيقة ... مسلمانوں کو ايسا کرنے کا کبهي خواب ميں بهي خيال نهيں آيا ' جس امر پر انهوں نے زور ديا اور ميرے خيال سے وہ ايسا کرنے ميں بالکل حق بجانب

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹـــر ایٹ لا کی میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنی طب متعلقـہ مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس اللہ قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان کرتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے همیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاهي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملـکر انـگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت سے اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں همیشہ در پیش رهتے ہیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابـدهي (۳) شہادت (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گـلا وغیرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -
(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــہ کے متعلـــق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ هي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همہ داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اهتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد اللہ خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد ان وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے هاتھہ کي دو سطریں هات آجاتي ہیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ هوگیا اهل ملـک کي خـوش قسمتي ہے کہ مـولوي عبـد اللہ خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں ان حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو هـزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي هات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر ان کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک
سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ ہے :—

عبد اللہ خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتهر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستان میں نہیں ہیں

کسی شئی کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں اور وہ عموماً قبول عام ہو۔ اب یہی قبول خاص تو قبول عام کی انتہا ہے کی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر، اور مدیران اخبارات ہوں پس جب یہ بات وہبہ یعنی انجمن افراد مختلف یک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جا نکلی منندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ثابت کیا جا سکتا ہے +

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آئندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب جسٹس سید شرف الدین صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج مرد وغن گیسو ورد اٹکو جیسے بہت شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیلئے میں نے اسکو ند صرف ہیبنی خوشبو کا بلکہ دماغ کو مسرور اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔

"زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسا یا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا کہنا ہے کوئی دلکش مخموعہ مسرت سے لیس پر لگا ئیگے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیسلئے خوشبو کا کیسل بہا چاہئے ✦ دہو ایسی مسند ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شوروم و کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہو۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسنِ قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹۱۳ء اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام چیزوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی عہ / فی شیشی عہ /

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ /

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو صرف فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش بھیجنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت تھوڑے مقامات میں جہاں

ایجنسیوں کی ضرورت ہے

المشتہر منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

مشاهير اســلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر الميري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يك جا خريدنے كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) ياد رفتگان پنجاب كے اولياے كرام كے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۹ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه كيره هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت كے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموزالاطبا هندوستان بهر كے تمام مشهور حكيموں كے باتصوير حالات زندگي مع انكي سينه به سينه اور صدري مجربات كے جو كئي سال كي محنت كے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريدارن كے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجريان اس كا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه -

ملنے كا پته ـــ منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي كار و بار كے امتيازات كے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه كے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک كے خانداني مجربات (جو صرف اس كارخانــه سے مل سكتے هيں) عالي شان كار و بار ' صفائي ' ستهرا پن ان تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

- هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے -

فهرست ادويه مفت (خط كا پتــه)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

جام جہـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئي تصنيف کبهي ديکهي نه هوگي

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ايسي قيمتي اور مفيد کتاب دنيا بهرکي کسي ايک زبانميں دکهلا دو تو

ايک هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي کارآمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - يه کتاب خريد کرگويا تمام دنيا کے علوم قبضے ميں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانيں سيکهه ليے - دنيا کے تمام سر بسته راز حاصل کر ليے صرف اس کتاب کي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (کتابخانه) کو مول لے ليا -

— * —

هر مذهـب و ملت کے انسان کے ليے علامت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروريات کا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هندسه - علم بيان - علم عــروض - علــم کيميا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - کيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حـرام جانور وغيره هر ايک کا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلميں سرور آنکهونميں نور پيدا هو بصارت کي آنکهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا کے مشهور انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاريخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طريقے هر موسم کيليے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدينه منوره کي تمام واقفيت - دنيا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قيمتيں ' مقام اشاعت وغيره بهي - کهاته کے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني و جسمي علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهينچکر رکهديا هے - حيوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' کالے بهينس ' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بکري ' کتا وغيره جانورونکي تمام بيماريونکا نهايت آسان علاج درج کيا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بيمارياں دور کرنا تمام محکمونکے قوانين کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسکرات ' ميعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک کي بولي هر ايک ملک کي زبان مطلب کي باتيں اردو کے بالمقابل لکهي هيں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ايک ملـک کے آدمي سے بات چيت کرلو سفـر کے متعلق ايسي معلومات آجتـک کهيں ديکهي نـه سني هونگي اول هندوستان کا بيان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سير گاهيں دلچسـپ حالات هر ايک جگـه کا کرايه ريلوے يکه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت کے مقامات واضح کئے اسکے بعد ملـک برهما کا سفر اور اس ملـک کي معاشرت کا مفصل حال ياقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاکهه پتي بننے کي حکايتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند کي هيں بعد ازاں تمام دنيا کے سفـر کا بالتشريح بيان ملـک انگليند - فرانس - امريکه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه کے بالتفسير حالات وهانکي درسگاهيں دکاني کليں اور صنعت و حرفت کي باتيں ريل جهاز کے سفـر کا مجمل احوال کرايه وغيـره سب کچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسـپ مطالعه دنيا کا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز که پڑهتے هوے طبيعـت باغ باغ هو جاے دماغ نے کواڑ کهلجاليں دل و جگر چٹکياں لينے لگيں ايک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں کے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه

بغير مدد استاد انگريزي سهکلانيوالي کتاب

حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجتک بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چکے هيں - مگر ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹيچر کا ايک بهي مقابله نهيں کرسکتا - اس ميں انگريزي سيکهنے کے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنکو پڑهکر ايک معمولي لياقت کا آدمي بهي بغير مدد استاد کے انگريزي ميں بات چيت کرنے اور خط و کتابت کرنے کي لياقت حاصل کرسکتا هے - هر طرح کي بول چال کے فقرے هر محکمے کے اصطلاحي الفاظ هر زبان محاورے جو کسي دوسري کتاب ميں نه ملينگے - انٹرنس پاس کے برابر خانگي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي اهلِ زبان انگريزي ميں گفتگو کرنے کے قابل هو جاؤ گے - مهنگي کتاب کي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — کتاب انگلش ٹيچر هر ايک خريدار کو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنـٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي کمال کر دکهايا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين کي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو ديکهکر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني کا پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيکا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد کر آزمايش کيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه

اس گهڑي کو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسکے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے که کبهي ايک منٹ کا فرق نهيں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگڑنيکا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمي قيمت سـات روپے

بجلي کے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص کيلئے کارآمد ابهي ولايت سے بنـکر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي کي ضرورت اور نه تيل بتي کي - ايک لمپ لاکر اپني جيب ميں يا سرهانے رکهلو جس وقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات کيوقت کسي جگه اندهيرے ميں کسي موذي جانور سانپ وغيره کا ڈر هو فوراً ليمپ روشن کر کے خطرہسے بچ سکتے هو - يا رات کو سوتے هوئے ايکدم کسيوجه سے اٹهنا پڑے سيکڑوں ضرورتوں ميں کام ديگا - بڑا نايات تحفه هے - منـگوا کر ديکهيں تب خوبي معلوم هوگي -

قيمت مع محصول صرف دو روپے -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے يهاں سے هر قسم کي گهڑياں ' کلاک اور گهڑيونکي زنجيريں وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سکتي هيں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لکهيں انتها مال منگوانے والوں کو خاص رعايت کي جاويگي - جلد منگوا ليجے -

تمام کتب کے ملنے کا پته - منيجر کارخانه چندر گپت اوشدهاليه نمبر ۵۱۳ - توهانه

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

مدیر مسئول و خصوصی
سلام الکلام ... الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ۴ روپیه ۱۲ آنه

الهلال

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4-12

نمبر ۶ — کلکته : چهارشنبه ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری — جلد ۴

Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.

فهرست

تصاویر

الاسبوع

رائٹر کو معلوم هوا هے که جزائر ایجین کے متعلق دولت عالیه اور حکومت اطالیا [illegible] راه راست گفتگو شروع هوگئی هے - حکومت اطالیا چاهتی هے که تخلیه جزائر کے [illegible] میں اسے اڈیلیا (ایشیاے کوچک) میں مراعات دیے جائیں - لیکن خوف [illegible] که کهیں برطانی مصالح سے تعارض نه هو ' اور توسیع ریلوے کی تجویز کو صدمه [illegible] - حکومت اطالیا اس معامله کے متعلق برطانی کمپنی سے دوستانه طور پر [illegible] کر رهی هے -

---

[illegible] البانیا کے اس حصه میں جو موتمر السفراء (ایمبیسڈرس کانفرنس) نے البانیوں کو دلوایا هے مگر ابھی تک یونانی اس پر قابض هیں یونانی فوج اور البانی جرگوں [illegible] تصادم هو رهے هیں - یه حالت روز بروز بد سے بدتر هوتی جاتی هے - اتهینس [illegible] بموجب ۵ کے معرکے میں ۹۳ البانی کام آے اور ۲۲ یونانی -

---

[illegible] اتحاد ثلاثی کے سفراء نے سرحد البانیا و اپیرس اور جزائر ایجین کے متعلق [illegible] گرے کی یاد داشت کا جواب زبانی دیدیا -

معلوم هوا هے که برطانی تجاویز سے اصولاً سب کو اتفاق هے - یه مشوره دیا گیا [illegible] سر ایڈورڈ گرے کا مجوزه تخلیه کو یکم مارچ سے لیکر ۳۱ مارچ کے اندر عمل [illegible] جانا چاهیے -

---

[illegible] دولت علیه اور یونان کے سفارتی تعلقات یکم فروری سے پھر با قاعده شروع هوگئے - [illegible] آغاز جزائر ایجین سے هوا -

---

[illegible] هے که نیٹال انڈین کانگرس نے خیانت وطن اور عصیان ضمیر کی جو ناپاک مثال [illegible] تھی اسکی تقبیح و تشنیع میں هندوستانیوں نے تساهل نهیں کیا -

[illegible] ن کی اس حرکت مذموم سے اپنی بیزاری و برات کے اعلان کے باوجود جب وه [illegible] انڈریوز کے استقبال کے لیے جمع هوے ' تو انهوں نے پھر نهایت بلند آهنگی [illegible] کیا که کانگرس جو مٹھی بھر اشخاص سے عبارت هے هرگز یه حق نهیں رکھتی [illegible] کے سامنے تمام هندوستانیوں کی طرف سے شهادت دے ' اور مسٹر گاندھی کی [illegible] هے -

---

[illegible] کمیشن کے سامنے نیٹال کے ایک افسر امتیازات [لائسنسنگ آفیسر] نے یه بیان کیا که " تجارتی امتیازات کے متعلق هندوستانیوں کو یورپین آبادی کے برابر حقوق حاصل هیں - اگر هندوستانیوں کو حصول امتیاز میں کامیابی نهیں هوتی تو اسکی وجه یه هے که قانون کے شرائط پورے نهیں هوتے " !

لیکن اس مغالطه کی پرده دری اس درویش نے کردی جو نیٹال انڈین کانگرس کے وفد شهادت میں شریک تھا -

اس درویش نے کہا که جب کوئی یورپین مخالف هوتا هے تو هندوستانی کو امتیاز نهیں ملتا - سنه ۱۹۰۳ میں هندوستانیوں کے پاس ۷ سو تجارتی امتیازات تھے مگر اب ۳ سو سے زیاده نهیں !

قانون ازدواج کے متعلق اس درویش نے کہا که اگر هم وحدت ازدواج کو منظور کرلیں تو هزارها مسلمان کهینگے که هم نے انکے حق پیدائش کو فروخت کرڈالا -

---

جنرل اسمٹس نے جنوبی افریقه کے ایوان مجلس میں ڈھائی گھنٹے تک تقریر کی - اثناء تقریر میں انهوں نے اس پیچیدگی کی سنگینی' ضرورت ' اور مخصوص نوعیت کو واضح کیا - انهوں نے جلا وطن اشخاص کی تقریر کے فقرے نقل کیے جس سے معلوم هوتا تھا که انکا مقصد انقلاب اور خانه جنگی هے - انهوں نے بتایا که سنه ۱۹۱۰ع کے قانون حفظ امن نیٹال نے خطرناک اشخاص کے جلا وطن کرنے کا اختیار انهیں دیدیا هے - اگر ان اشخاص کو معمولی عدالت کے حواله کیا جاتا تو حکومت کو ایک شخص کے متعلق بھی کامیابی نه هوتی -

انگلستان میں حزب المحافظین کے شام کے اخبارات نے اس تقریر کی تعریف کی هے -

---

جلاوطن اشخاص میں سے مسٹر لوبسویل ' لوکس ' اور کینڈل نے بھاگنے کی کوشش کی ' دو اول الذکر تو کامیاب نه هوے ' مگر مسٹر لینڈل عین وقت پر نکلگئے -

اطلاع

خط وکتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرمائیں

هندوستان میں ایک نادر ایجنسی

یعنی

ا ل ال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈرونکو سردست ملتوی رکھیں -

ا ل ر

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ هندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رهیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی درجنوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی هوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروری هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم هوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - کرونلہ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی هوں -

—:*:—

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا ہے یہہ پرابلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن هم هیں یعنے

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالیج اسٹریٹ کلکتہ

همتي سے يه كيوں سمجهتے هيں كه اس سرزمين ميں بهي نه هوگي جسے انگلستان كهتے هيں اور جهاں حق اور مظلوم كے دستگير معدوم نهيں -

آپ جب تک آئيني حكومت كے ماتحت هيں اسوقت تک آپكو فرياد رسي سے مايوسي كي كوئي وجه نهيں - البته شرط يه هے كه آپكي صداے فغاں سنج و دادخواه اگر شمله كي چوٹيوں سے ناكام واپس آئے تو سمندر كو عبور كركے ايوان پارليمنٹ ميں غلغله انداز هو -

---

مسٹر ظفر عليخاں حادثۂ كانپور كے زمانه ميں لندن گئے تهے - ابهي تک وهيں مقيم هيں - قيام كے جو نتائج زميندار پريس كے حادثے كے بعد ظاهر هوے هيں انميں همارے ليے بهت بڑي بصيرت و عبرت موجود هے -

زميندار پريس كي ضبطي كے تار پهنچنے كے بعد انگلستان كے دو مشهور و مقتدر اخبار يعنے " ڈيلي نيوز اينڈ ليڈر " اور منچسٹر گارجين كے نامه نگار مسٹر ظفر علي خاں سے ملے ' اور دونوں اخباروں نے اپنے اپنے كالموں ميں اس واقعه پر نوٹ لكهے -

ليكن اس سے زياده اهم يه واقعه هے كه پارليمنٹ كے ممبروں سے مسرس جان ڈيلن ' كيسر هارڈے ' جوسيا و يجوڈ ' هربرٹ برروز (ايک مشهور سوشياليسٹ) اور فلپ سنوڈن نے خطوط كے ذريعه سے اظهار تاسف و همدردي كے علاوه يه وعده كيا هے كه اگر وه پارليمنٹ ميں كوئي خدمت انجام ديسكتے هيں تو وه اسكے ليے تيار هيں -

آخر ميں ميں پهر كهتا هوں كه اس واقعه كو سرسري نظر كے حوالے نه كيجيے كه اس ميں همارے ليے عبرتوں اور بصيرتوں كا ايک دفتر موجود هے ' اور سعي و عمل كي صداے دعوت آرهي هے -

سنه ۱۹۱۳ كي موتمر امن

انساني طبائع بهي كسدرجه بوقلموں هيں !

ايک طرف تو علم و دانش ' اور مدنيت و تهذيب ' كي اس حيرت انگيز ترقي كے باوجود انسانوں كي ايک كثير جماعت ان عادات كے ترک كے ليے مستعد نهيں ' جو اسكے دور [illegible] و سبعيت كي يادگار سمجهي جاتي هيں - بلكه علم جسقدر نواميس فطرت كو بے نقاب كرتا جاتا هے اور وسائل و حالات جسقدر وسيع هوتے جاتے هيں ' اسيقدر اسكا تاهب و استعداد ' اور ساز و سامان بهي بڑهتا جاتا هے -

مگر دوسري طرف اسي آسمان كے نيچے ايک اور جماعت هے ' جو جمال اميد كے فريب ميں گرفتار هے ' اور تجربه و اختيار كے علي الرغم ان عادات كا استيصال چاهتي هے ' جو انسان كے آب و گل كے ساتهه خمير هوے هيں -

حال ميں دول يورپ نے اپني بري و بحري فوجوں كي ترقي ميں جو سرگرمياں دكهائي هيں وه تو آپ تلغرافات كے سلسله ميں پڑهچكے هونگے ' اور غالباً آپ نے يه بهي پڑها هوگا كه انگلستان ميں چونكه فوجي زندگي كي طرف لوگونكي رغبت كم هوتي جاتي هے ' اسليے قوم كو متحرک تصاوير كے ذريعه سے فوجي زندگي كے مختلف مناظر دكهاے جائينگے تاكه اسكا جنگي جوش اور فوجي زندگي قائم رهے -

اب ايک خبر اسكے بالكل متضاد و متناقض سنيے -

ڈاكٹر ولسن رئيس جمهوريت امريكه نے تيسري موتمر امن كے ليے دعوت نامے بهيجديے هيں ' جو اس سال حسب معمول هيگ ميں منعقد هوگي -

---

ليكن اس اجتماع كا كيا حاصل هے ؟

ريويو آف ريويوز كے مضمون " سنه ۱۴ ع كي موتمر السلام " (نمبر ۵ جلد ۴ الهلال) ميں آپ نے پڑها هوگا ' كه موتمر امن كے هر اجتماع كے بعد دول كے جنگي مصارف ميں حيرت انگيز و اميد سوز اضافه هوا هے - كيا يهي موتمر كے اجتماعات كا نتيجه هے ؟

پهر صحراء ليبيا اور جزيره نماے بلقان ميں جو انسانيت سوز واقعات پيش آئے - انميں اس موتمر نے كيا كيا ؟ كيا يه موتمر انهي قوموں ميں امن قائم كرنا چاهتي هے جنميں پهلے سے امن موجود هے ؟

بهتر هے كه اس سلسله ميں ايک مغالطه كي حقيقت سے پرده اٹها ديا جائے -

يه صحيح نهيں كه آج يورپ ميں قيام امن كي وجه اسكي امن پرستي هے - اگر يورپ بر حقيقت امن پرست اور انسانيت دوست هوتا ' تو اسكے گرجوں كے ممبر ' جلسوں كے اسٹيج ' اور اخبارات كے صفحات پر بلقان كے دشمنان انسانيت كا اس گرمجوشي سے استقبال نه كيا جاتا ' اور وه خود اپني آبادي اور خزانے كے ايک كثير حصه كو سبعيت و درندگي كي طياري كے ليے وقف نه كرديتا -

في الحقيقة [illegible] يورپ ميں موجوده قيام امن كا سبب اور هے - يورپ كي هر [illegible] مسلح هے ' اور اسطرح مستعد كه گويا ميدان جنگ جانے كے ليے آخري بگل كي منتظر هے - اسليے دوسرے كو جرأت دست درازي نهيں هوتي كه جواب تركي بتركي مليگا -

اسكے ساتهه مشغله كے ليے ايشياء اور افريقه موجود هے اسوجه سے يه نهيں هوتا كه قوت پيدا هو ' اور تعطل و بيكاري كي وجه بالآخر اندر هي اندر كام كرنے لگے -

پس قيام امن كا اصلي راز يه هے - جب يه مشغله ختم هوجائيگا اور تعطل و بيكاري كا دور شروع هوگا تو وه وقت هوگا كه قلم كي جگهه تيغ ' ڈپلوميسي كي جگه سپه سالاري ' انسانيت و اخلاق كي جگه بربريت و درندگي ' اور صلح كي جگه جنگ ليگي ' اور يورپ كے تمدن زار ميں وهي نظر آئيگا جو ايشياء كے وحشتكده ميں نظر آرها هے - سنة الله التي قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبديلا -

تقريب تخت نشيني و مسلم قرباني

اس كره ارض پر هم اكيلے نهيں جن پر سے مصائب و محن اور شومي و بدبختي كا سيلاب گزر رها هے - بلكه دنيا كي بهت سي قوميں هماري شريک حال هيں - ليكن آه ! يه هماري مزيت هے كه جب دنيا كو خون كي ضرورت هوتي هے تو هماري هي رگيں كهولي جاتي هيں -

سنه باره اور تيره انسانيت كي تاريخ ميں دو خونين سال تهے ' مگر يه كسكا خون تها ' جس نے انهيں رنگين كيا ؟ اس كا جواب ميں كيا دوں كه طرابلس كے ريگستان ' بلقان كے دشت و جبل ' ايران كے ميدان لاله زار ' اور كانپور كي سرزمين كا ايک ايک ذره جواب ديرها هے - ذلك لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد -

ان دو سالوں ميں مسلمانوں كا جسقدر خون بها هے وه پوري ايک دهائي كے ليے كافي هے ' مگر جو شے بلا معاوضه هاتهه آئے اسكے استعمال ميں كيوں دريغ كيا جائے -

گذشته نمبر كے " الاسبوع " ميں آپ يه خبر ديكهه چكے هيں كه انقلاب البانيا كے سلسله ميں كئي عثماني افسروں كو پهانسي كا حكم ديا گيا هے - اس هفته كي يه خبر هے كه اس حكم كا نفاذ پرنس والڈ كے آنے تک ملتوي ركها گيا هے تا كه اس خوشي كے شكريه ميں كه خداوند نے ايک ۹۵ - فيصدي مسلم آبادي والے ملک كے تخت پر ايک مسيحي شهزاده كو بٹهايا هے ' وه خود ان مسلمانوں كو قربانگاه مسيحيت پر چڑها سكيں !

افکار و حوادث

زمینـدار پریس اور اعضاء برلمان انگلستان

و اتـوا البيـوت من ابوابهـا

موعظـة و ذکری

اس کار ساز قدیر و حکیم کي ایک بہت بڑي رحمت یہ ہے ' کہ اس نے ظلوم و جہول انسان کي رهنمائي کے لیے خود اسمیں ایک ایسي قوت ودیعت کي ہے ' جسکو وہ اگر استعمال کرے تو اس کاروبار عالم کا ایک ایک ذرہ اسکے لیے درس دہ حقیقت و سبق آموز معرفـت ہے -

انسان حقیقت ، اگہی اور راز آشنائي کا تشنہ لب ہے ' وہ اسکے لیے کتب و سفار کي ورق گرداني کرتا ہے ' مگر اپني سادہ لوحي سے یہ نہیں جانتا کہ جس شے کو وہ اپنے باهر ڈهونڈهتا ہے ' وہ اسکے اندر ہے - وہ معرفت حقائق ، و اسرار کا طالب ہے - اس گوهر مقصود کو وہ کاغذ کے نقش و نگار میں ڈهونڈهتا ہے ' مگر نادان یہ نہیں جانتا ' کہ یہ تو ان واقعات میں موجود ہے جو روز مرہ اسکي نظر سے گذرتے هیں -

اینها همه راز ست که معلوم عوام است

اگر قران حکیم کو آپ پڑهتے هیں تو آپ نے محسوس کیا هوگا کہ حق سبحانہ تعالی نے گونا گوں طریقوں سے تفکر و تدبر اور استبصار و اعتبار کي تاکید فرمائي ہے - بعض آیات میں صاف صاف تفکروا و تدبروا فرمایا ہے ' بعض میں بصیغہ ترجي و امید لعلکم تتفکرون ارشاد هوا ہے - کسی جگہ افلا تتفکرون سے اظہار تعجب و حیرت کیا ہے ' اور کسی مقام پر لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بهم و لهم آذان لا یسمعون بها ' اولئک کالانعام بل هم اضل سے عدم تفکر کي مذمت و نکوهش کي ہے -

یہ عبارات شتي اور اسالیب متنوعہ صرف اسلیے اختیار کیے گئے هیں کہ انسان قوت تفکر و اعتبار کي اهمیت کو محسوس کرے - اور اس دلیل راہ و مرشد طریقت کي پیروي کرے جو هروقت اور هر حالت میں اسکے ساتھہ رهتا ہے ' اور شب و روز کے ۲۴ گھنٹوں میں ایک منٹ کے لیے بھي اس سے جدا نہیں هوتا -

لوگ همیشہ تفکر و اعتبار کے لیے کسي اهم اور عظیم الشان واقعات کے منتظر رهتے هیں ' گویا وہ اپنے قوی کو اس سے ارفع و اعلی سمجھتے هیں کہ وہ معمولی چیزوں میں مشغول هوں ' یا معمولي واقعات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اسمیں عبرت و بصیرت ملے - مگر یہ ایک دوسری نادانی ہے -

جیسا کہ میں ابھي کہچکا هوں اس عالم کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک دفتر رکھتا ہے - اگر تم نہیں دیکھتے تو یہ تمہارا قصور ہے - بقول مرحوم غالب :

محـرم نہیں ہے تـوهـي نواهاے راز کا
یہاں ورنـہ جو حجاب ہے پردہ ہے ساز کا

اگر ایک واقعہ معمولي ہے تو یہ نہ طے کرلو کہ اسمیں تمہارے لیے عبرت آموزي کا سامان نہیں - کیا نہیں دیکھتے کہ خداے تعالی نے انسانوں کي هدایت و ارشاد کے لیے جن چیزوں کو تمثیلاً ذکر فرمایا ہے ان میں مچھر ' مکھي ' اور اونٹ بھی هیں ؟

عبرت و بصیرت اگر چاهتے هو تو یہ علو و ترفع کیوں ؟ روشني کے طالب هو تو جہاں ملے لو ' یہ نہ دیکھو کہ چراغ شمع کافوري ہے یا مٹي کا دیا ؟

پھر جواهر کي جگہ تو زمین کے نیچے هي ہے - اور جس لعل شب تاب کو تم آج تاج شاهي میں چمکتے دیکھتے هو کل یہي زمین کے نیچے سنگریزوں میں ملا تھا -

زمیندار پریس کے واقعہ کو اگر صرف واقعے کي حیثیت سے دیکھیے تو وہ اس سے زیادہ کا مستحق نہیں کہ چند سطروں میں لکھکے اس کے ساتھہ معاصرانہ تاسف و همدردي کا اظہار کردیا جائے - لیکن اگر بصیرت کي آنکھوں سے دیکھیے تو وہ همارے ماضي و مستقبل کا آئینہ اور عبر و بصائر کا ایک دفتر ہے - جنمیں سے بعض کي طرف گذشتہ نمبر میں اشارہ کرچکا هوں اور بعض کي طرف اس نمبر میں توجہ دلانا چاهتا هوں -

بعض امور ایسے هیں جنکو میں بارها کہچکا هوں مگر پھر کہتا هوں اور اسوقت تک کہتا رهونگا جب تک زبان میں قوت نطق اور قلم میں قوت تحریر ہے - ممکن ہے کہ انکے اعادہ و تکرار میں آپ کو لطف نہ آئے ' لیکن اگر آپ لذت جو اور جـدت پسند هیں تو میں مجبور نہیں کرتا کہ آپ سنیں -

میں افسانہ گو نہیں کہ هر بار نیا قصہ سناؤں ' میں تو حق و صداقت کا داعي هوں ' جو همیشہ یکساں رهتے هیں - اسکے علاوہ حق و صداقت کي دعوت تو لطف و لذت کے لیے نہیں بلکہ اصلاح و ارشاد کے لیے ہے - پس اگر آپ اصلاح چاهتے هیں تو آئیے اور اگر دوا تلخ ہے تو منہ نہ بنائیے کہ :

داروے تلخ ست دافع مرض

حق و صداقت کا ایک مسکت و قاطع معجزہ یہ ہے کہ وہ جب اپني آواز بلند کرتا ہے تو وہ بے اعوان و انصار اور بے سازو برگ هوتا ہے - مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ باطل کي جماعت میں سے ایک گروہ نکلے ان کے ساتھہ هو جاتا ہے ' اور یہ گروہ بڑهتے بڑهتے اسقـدر بڑهجاتا ہے کہ بالاخر حق کو اپني ابتـدائي بے نوائي و کس میرسي کے با وجود فتح اور باطل کو اپني ابتدائي سرو سامان اور کثرت سواد و جماعت کے باوجود شکست هوتي ہے -

بالفـاظ دیگر اگـر آپ حق کے داعي هیـں تو آپ کو اپني کوششوں میں مصروف رهنا چاهیے ' اور ظلم و عدوان کي زور آزمائیوں سے مرعوب یا شکستہ دل نہ هونا چاهیے ' کیونکہ اگر حق آپکے ساتھہ ہے تو نا ممکن ہے کہ دنیا آپ کے اعوان و انصار سے خالي هو - وہ وقت ضرور آئیگا جب آپکے گرد پرستاران حق کي فوج جمع هوگي اور آپ کو ظلم و عدوان کے پنجے سے نجات دلائینگے - اس خداے توانا و قدیر کا وعدہ ہے کہ و العاقبة للمتقین -

هماري ایک عقل سوز بوالعجبي یہ ہے کہ همیں انگلستان کے زیر حکومت آئے هوے نصف صدي سے زیادہ عرصہ هوا مگر آج تک هم اسکے طرز حکومت سے نا واقف هیں -

هماري حق طلبي اور داد خواهي کا سدرة المنتهی شملہ ہے - حالانکہ شملہ کو تو آسمان اول سمجھیے جہاں نفاذ کے لیے احکام اترتے هیں ' ورنہ خود احکام کا مصدر تو لس بر اعظم کے پار ہے -

پھر جب آپ شان عبودیت کو هاتھہ سے دیتے هیں اور رضا و تسلیم کو چھوڑ کے طلب و سوال کے میدان میں آتے هیں - تو کیوں نہ آواز کو اسقدر بلند کیجیے کہ خود عرش تک پہنچے اور وساط کي ترجماني سے بے نیاز هو جائے ؟ آپ اس سے کیوں سوال کرتے هیں جو آپ کو دینے کے لیے خود دوسرے کا محتاج ہے ؟ اگر سوال کرنا ہے تو خود اس دوسرے سے کیوں نہ کیجیے -

آپ مظلوم هیں اور انصاف چاهتے هیں ' بسم اللہ فریاد کیجیے اگر یہاں آپکي فریاد رسي نہ هوگي تو اپني کوتہ نظري اور پست

و مصلحين و مرشدين كو پيدا كرنا جنكے ذريعه سے تمام قوم كي اصلاح هوسكے -

اصلاح ديني كي ضرورت جن جن مصلحين نے محسوس كي انهوں نے دعوت و ارشاد اور تنبه افكار كيليے صدائيں بلند كيں ' درس و وعظ كا سلسله شروع كيا ' مقالات و رسائل تحرير كيے ' اخبارات و مجلات شائع كيے' اور انكي كوششيں بيكار بهي نه گئيں ' ليكن تاهم كوئي انقلاب خيز نظام عمل هاتهه نه آيا ' جس سے اُس قوم كے اندر تبديلي پيدا هوسكتي جسكي غفلت صديوں سے اور جسكي تعداد تيس كرور سے متجاوز هے -

مصلحين هميشه مظلوم و قليل رهے هيں كيونكه اصلاح جب كبهي اُٹهتي هے تو اُسكا كوئي ساتهي نهيں هوتا - البته وه خود هي اپني نوج ترتيب ديتي هے - پس اصلاح كا اولين كام يه هونا چاهيے كه مصلحين كي تعداد بڑهائي جاے اور سب سے پہلے ايسے لوگ پيدا كيے جائيں جو اصلاح كے كاموں كو انجام دےسكيں - ورنه محض راه دعوت و مواعظ بيداري تو پيدا كرديگي ليكن قوم كو بـدل نهيں سكتي -

اس سے بهي زياده يه كه اصلاح ديني كي بنياد مذهبي اعمال كے انقلاب پر هے ' اور قدرتي طور پر اسكا ذريعه صرف علما هي هوسكتے هيں - پس جب تك علوم دينيه كي تعليم اس نهج پر نهوگي ' جس سے علماء كاملين پيدا هو سكيں' اس وقت تك صرف چند مصلحين كا وجود كوئي بڑي تبديلي پيدا نهيں كرسكتا -

چنانچه ندوة العلما سے پيشتر جن جن مصلحين نے صداء اصلاح بلند كي ' انكا بهي منتهاے فكر يهي تها كه علوم دينيه كي ايك نئي درسگاه قائم كي جا ے' اور علماء كے اندر اصلاح و تغير كے افكار پيدا كيے جائيں -

(شيخ محمد عبده كي اسكيم)

مرحوم شيخ محمد عبده جو اس طريق اصلاح كے ايك بهت بڑے داعي تهے ' اور جنهوں نے تمام عمر اسي كي دعوت ميں بسر كر دي ' انكا منتهاء آمال و كعبۂ مقاصد بهي هميشه يهي رها كه ايك دارالعلوم اصلاح طريق تعليم و نصاب كے بعد قائم كيا جاے -

گذشته نمبر ميں انكے مشهور اخبار " العروة الوثقى " كا ذكر كرچكا هوں - اسكے پانچويں نمبر ميں انهوں نے علماء اسلام كو اس طرف توجه دلائي تهي - چنانچه اپنے مقالۂ افتتاحيه كے آخر ميں لكهتے هيں :

" لو تدبرنا آيات القرآن و اعتبرنا بالحوادث اتي ألمت بالممالك الاسلامية لعلمنا أن فينا من حاد عن أوامر الله وضل عن هديه ومنا من مال عن الصراط المستقيم الذي ضربه الله لنا و ارشدنا اليه و بيننا من اتبع أهواء الانفس وخطوات الشيطان (ذلك بان الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا مابانفسهم و ان الله سميع عليم) فعلى العلماء الراسخين وهم روح الامة وقواد الملة المحمدية أن يهتموا بتنبيه الغافلين عن ما أوجب الله و ايقاظ النائمة قلوبهم عما فرض الدين و يعلموا الجاهل ويزجروا نفس الذاهل ويذكروا الجميع بما أنعم الله به على آبائهم ويستلفتوهم الى ما أعد الله لهم لو استقاموا ويحذروهم سوء العاقبة لو لم يتداركوا أمرهم بالرجوع الي ما كان عليه النبي (صلي الله عليه وسلم) و اصحابه (رضي الله عنهم) ورفض كل بدعة والخروج عن كل عادة سيئة لا تنطبق على نصوص الكتاب العزيز ويقصوا عليهم أحوال الامم الماضية وما نزل بها من قضاء الله عند ما حادت عن شرائعه و نبذت أوامره فأذاقهم الله الخزي في الحياة الدنيا (ولعذاب الآخرة أكبر لو كانوا يعلمون) "

يعني اگر هم قران كريم كا تدبر و تفكر كے ساتهه مطالعه كريں اور پهر اُن تمام حوادث و انقلاب پر نظر ڈاليں جنكي وجه سے آج تمام عالم اسلامي مبتلاے مصائب و آلام هے ' تو هم پر واضح هوجائيگا كه يه سب كچهه نتيجه صرف اس امر كا هے كه خدا كے حكموں سے هم نے روگرداني كي ' هدايت قرآني كي راه سے هٹ گئے ' اور صراط مستقيم كو چهوڑ كر تابع هواء نفس و خطوات شيطانيه هوگئے - اور قرآن كهتا هے كه خدا كسي قوم كو كوئي نعمت ديكر پهر واپس نهيں ليتا جب تك كه وه خود اپني صلاحيت كو ضائع نه كردے !

پس علماء راسخين پر كه في الحقيقت جسم ملت كيليے روح اور امۃ مرحومه كے قدرتي پيشوا هيں ' فرض هے كه سب سے پہلے بيدار هوں اور غافلوں كو بيدار كريں - الله نے يه خدمت هدايت انكے ذمه واجب كردي هے اور اپنا فرض حقيقي ادا كرنا چاهيے -

اگر انهوں نے قوم كو بيدار نه كيا اور اُس گذري هوئي حالت تك نه لوٹايا ' جو عصر نبوت و صحابۂ كرام كے وقت تهي ' اور نيز تمام بدعات و زوائد اور اعمال سئيۂ خلاف قران و سنت كي ظلمت سے مسلمانوں كو باهر نه نكالا ' تو يه يقيني هے كه وه وقت آخر اس قوم كيليے بهي آنے والا هے ' جو امم ماضيه پر آچكا هے : فاذا قهم الله الخزي في الحياة الدنيا ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون -

اس سے ظاهر هے كه شيخ محمد عبده كے پيش نظر اصلاح و دعوت كے مسئلے ميں يهي دو مقاصد مهمه و اساسي تهے :

(۱) مسلمانوں كي موجوده حالت ترك كتاب و سنت كا نتيجه هے -

(۲) علماء كو كه روح امۃ اور قواد ملت هيں ' بيدار هونا اور قوم كو شريعت كي اصلي و حقيقي تعليم كي طرف بلانا چاهيے -

عروة الوثقى كے صرف ۱۹ - نمبر نكلے اور تمام عالم اسلامي جنبش ميں آگيا - مجبوراً انگلستان اور فرانس نے متحده سازش كركے اُسے بند كرايا او و سلطان عبد الحميد نے بهي اسميں شركت كي مگر وه اپنا كام كرچكا تها -

اس سے بهي بڑهكر يه كه سنه ۱۳۰۴ هجري ميں جبكه شيخ موصوف بيروت ميں تهے ' تو انهوں نے احياء تعليم علوم دينيۂ اسلاميه كي ايك مبسوط اور مفصل اسكيم لكهي اور " لائحة الاصلاح والتعليم الديني " كے نام سے بذريعه شيخ الاسلام سلطان عبد الحميد كے حضور ميں پيش كي - اسميں نهايت تفصيل سے اس حقيقت كو واضح كيا تها كه دولت عثمانيه آخري اسلامي حكومت هے اسليے وه تمام مسلمانان عالم كي اصلاح حالت كيليے ذمه دار هے اس اصلاح كے حصول كا ذريعه صرف يهي هے كه مسلمانوں ميں اسلام كي صحيح و حقيقي دعوت و اصلاح كے وسائل پيدا كيے جائيں ' اور وه ممكن نهيں - جب تك تعليم ديني كي اصلاح و تجديد نهو -

تمهيد كے بعد اسميں تعليم ديني كے تين درجه قرار ديے تهے : الابتدائي ' الاوسط ' العالي -

ابتدائي تعليم عامۂ مسلمين كيليے هوني چاهيے' اور اسكے ليے ايك جامع و سهل الفهم نصاب عقائد و فقه اور تاريخ اسلام و سيرة نبوت و صحابه كا هونا چاهيے ' جو يكسر تعليم قراني سے ما خوذ اور لا حاصل مباحث خلاف و جدال سے معرا هو -

تعليم درمياني اس طبقۂ خواص و متوسطين كيليے هوني چاهيے جو مختلف السنۂ ملكي و اجنبي اور علوم و فنون جديده كو حاصل كركے مختلف مشاغل معاش و ملازمت ميں مشغول هوں -

انكے ليے ايك دوسرا نصاب هونا چاهيے جو پہلے سے وسيع تر هو مگر تمام تر كتاب وسنت سے ماخوذ ' اور صرف عقائد ' فقه سادۂ و سهل ' اور تاريخ ديني و مدني اسلام پر مشتمل هو - البته ايك كتاب اسميں ايسي بهي هوني چاهيے جو علوم اسلاميه و مذاهب اسلام كي تاريخ سے پوري واقفيت پيدا كرادے -

آخري درجۂ عالي صرف اُن لوگوں كيليے هے جو بحكم : و لتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر ' قوم كيليے مرشد و معلم اور داعي و رهبر هوں - انكے ليے ايك نهايت اعلى درجه كے جامع و اصلاح يافته نصاب تعليم كي ضرورت هے - جسميں مندرجه ذيل علوم داخل هوں :

۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری

مدرس سلامیہ

نـ ٭وة العلما

اور مـــ ا ٭ احیـــاء اصـــلاح

(۴)
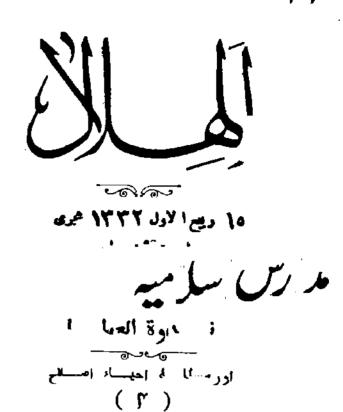
گذشتہ تمہید سے مقصود یہ تھا کہ ندوۃ العلما کے مقاصد کي اصلي حیثیت سب سے پہلے صاف ہو جاے ' اسلیے کہ اعجوبہ زار ندوہ کے عجائب و غرائب میں سے ایک بوالعجبي یہ بھي ہے کہ اُسے نہ صرف باہر کے تماشائیوں هي نے بلکہ خود اندر کے کار فرماؤں نے بھي بہت کم سمجھا ہے ' اور بعض حالتوں میں تو بالکل سمجھاهي نہیں !

ندوہ کي حالت پر فطرۃ نگار نیشا پوري کا یہ مقطع ٹھیک ٹھیک صادق آتا ہے :

تو نظیري ز فلک آمدہ بودي چو مسیح
باز پس رفتي و کس قدر تو نشناخت دریغ !

ندوہ کي بنیاد کچھہ عجیب طرح سے پڑي - ایک عمارت بنگئي ' مگر اسطرح کہ معماروں کي نیت اور ارادے کو اسمیں بہت کم دخل تھا ' اور بہت سے تو سمجھتے هي نہ تھے کہ یہ جو کچھہ بن رہا ہے اُس سے کیا کام لیا جائیگا ؟ اسکي سرگذشت اگر تفصیل سے بیان کي جاے تو اس امر کي ایک نہایت موثر اور قریبي مثال ہوگي کہ دنیا میں بہت سي نیکیاں خود بخود ظہور میں آجاتي ہیں ' اور وہ اپنے ظہور میں کام کرنے والوں کے علم و ارادہ کي بالکل محتاج نہیں -

بہر حال گذشتہ بیانات سے مندرجۂ ذیل امور آپ پر واضح ہو گئے :

(۱) قرون اخیرۂ اسلامیہ میں اصلاح و تغیر کي جسقدر تحریکیں پیدا ہوئیں ' انکي تین قسمیں تھیں ' جنھیں میں نے اصلاح سیاسي ' اصلاح افرنجي ' اور اصلاح دیني کے لقب سے یاد کیا ہے -

(۲) ان سب میں صحیح اور متقین الفوز راہ " اصلاح دیني " هي کي ہے - کیونکہ دونوں ابتدائي قسمیں نتائج میں انقلاب پیدا کرنا چاهتي ہیں ' اور یہ علل و اسباب کو فہم کرنا چاهتي ہے - اس کي بنیاد ایک راسخ و محکم اعتقاد اور وحي الهي کے پیدا کیے ہوے یقین پر ہے ' اور اُن دونوں کي بنیاد محض تقلید پر -

(۳) اسي " اصلاح دیني " کي قسم میں " ندوۃ العلما " کي تحریک بھي شامل ہے -

ندوۃ العلما نے اگر چہ دعوت و ارشاد کا کوئي اہم کام انجام نہیں دیا ' مگر اسکي مزیت و خصوصیت یہ ہے کہ وہ بہت جلد اُس اصلي کام کي طرف متوجہ ہوگیا ' جو اصلاح دیني کي راہ کے تمام موانع و مشکلات کو دور کرنے والي ہے ' یعنے علوم اسلامیہ و عربیہ کے طریق تعلیم کي اصلاح اور ایک نئي درسگاہ کي تاسیس -

یہ واضح رہے کہ میري بحث صرف مقاصد اور اصول تک محدود ہے ' طریق عمل اور جزئیات کار کے متعلق ابھي کچھہ نہیں کہتا - بہت ممکن ہے کہ بہت سي باتوں سے مجھے اختلاف ہو - مثلاً یہ کہ اُس درسگاہ نے جو طریق تعلیم اختیار کیا ' یا اصلاح نصاب کے اهم اور بنیادي مسئلے کو جس طرح طے کیا گیا ' یا تکمیل وعلوم کي جو جماعتیں قرار دي گئیں ' یا تکمیل کے بعد جو مقصد پیش نظر رکھا گیا - لیکن یہ تمام چیزیں اصول اصلاح میں داخل نہیں ہیں -

میرا ذاتي خیال ان امور کے متعلق جو کچھہ ہے وہ پیش نظر حالات سے مختلف ہے اور اس وقت تک انکا بیان کچھہ مفید نہوگا جب تک خاص مسئلۂ اصلاح پر ایک مستقل مضمون لکھکر بہ تفصیل اپنے خیالات ظاہر نہ کروں -

یہاں صرف اس اصول عمل اور اساس کار سے بحث ہے کہ ندوہ نے اصلاح دیني کا طریق اختیار کیا ' اور اس طریقہ کے سب سے بڑے اهم اور بنیادي مسئلے کو پوري صحت کے ساتھہ سمجھا ' یعنے سب سے پہلے موجودہ طریق تعلیم کي اصلاح کرني چاهیے اور اسکے لیے ایسي درسگاہ قائم کرني چاهیے جس سے علماء مصلحین اور مرشدین مہتدین پیدا ہو سکیں -

پس مندرجۂ ذیل اصول زیر بحث ہیں ' جن میں جزئیات عمل اور اسلوب و طریق عمل کو کوئي دخل نہیں :

(۱) اصلاح دیني کا کام انجام نہیں پا سکتا ' جب تک قوم کو اسلام کي صحیح تعلیم نہ دي جاے ' اور تمام طبقات امت کا جہل دیني دور نہو -

(۲) اسکا ذریعہ صرف علماء کاملین و حق ہیں ' جو روز بروز هم میں قلیل و مفقود ہوتے جاتے ہیں ' اور جنکي قلت هي کا یہ نتیجہ ہے کہ قوم میں حیات دیني کے نتائج و ثمرات مفقود ہیں -

(۳) انقلاب حالات نے بعض اور ایسي ضرورتیں بھي پیدا کردي ہیں ' جو کل تک نہ تھیں - مثلاً علوم حدیثہ و السنۂ اقوام متمدنہ ' ضرور ہے کہ علماء حال انسے بھي واقف ہوں -

(۴) اسکا وسیلہ یہ ہے کہ علوم دینیۂ و عربیہ کي تعلیم و طرز تعلیم کي اصلاح و تہذیب و تسہیل کي جاے ' اور ایک نئي درسگاہ قائم ہو -

فی الحقیقۃ ... اصـــلاح دیني کا اصلي اور صحیح راستــہ انهي اصولوں میں ہے - اسکے سوا اور کوئي طریقہ نہیں ہوسکتا - ندوہ کو گو وہ اسباب نہ ملے جنکي وجہ سے وہ صحیح و اقرب طریق عمل اختیار کــرتا ' اور نیز میرے خیال میں ایک بڑي غلطي یہ بھي ہوئي کہ علماء راسخین و حق کي جگہہ " موجودہ ضروریات کے مطابق علما " پیــدا کرنے پر زیــادہ زور دیا گیا ' جو در اصـــل اهمیت کے لحاظ سے دوسرے درجہ کي ضرورت تھي نہ کہ اصل ضرورت. تاهم اسنے حقیقت کو سمجھا اور اصولاً جو راہ اختیار کي ' وهي اصلي و حقیقي راہ عمل و وسیلۂ اصلاح دیني ہے -

میں کسي قدر اسکي تشریح کرونگا -

(اصلاح دیني اور اساس عمل)

گذشتہ نمبر میں میں " اصلاح دیني " کي تحریک ' اور اسکے بعد مصلحین کا مختصراً ذکر کرچکا ہوں ' لیکن اصلي سوال وہ ہے جو اُسکے بعد سامنے آتا ہے یعنے اصلاح کے عمل و نفاذ کا ذریعہ کیا ہو ' اور کیونکر مسلمانوں کے اندر تعلیم اسلامي کي صحیح و حقیقي زندگي پیدا کي جاے ؟

اس اصلاح کے حماۃ و دعاۃ متبعین فرنگ اور متلاشیان تمدن و علوم سے کہتے ہیں کہ تم جس متاع گم گشتہ کیلیے سرگرداں ہو ' اُسکا سراغ بھي اسي راہ سے لگے گا ' پھر وہ وسائل عمل کیا ہیں جنکے ذریعہ سے دین الهي کي صحیح رهنمائي ' اخلاق و تربیت ' علوم و فنون ' صنائع و حرف ' معاشرت و تہذیب ' غرضکہ حیات اجتماعي کے تمام اجزاء صالحہ تک پہنچا دے ؟

درحقیقت اسکا جواب ایک هي ہے - یعنے قوم کو مذهب کي صحیح و حقیقي تعلیم دینا ' اور ایسے علماء راسخین و حق '

مرا رم القـرآن

از جناب مولانا سلیمان صاحب دسنوي

مسلمانوں کے حریف اگر انکے تمام ابواب فضائل ومناقب کي صحت روایت سے انکار کردیں تو بھي ایک باب یقیناً ایسا رھجائیگا جسکے انکار کي وہ کبھي جرات نکر سکینگے - ھمارا اشارہ اس سے مسلمانوں کے اس شدید جدو جہد و سعي و محنت کیطرف ہے' جو انھوں نے " اپني کتـاب الہي " کي تشریح و توضیح ' تحقیق وتدقیق' اور فہم و تفہیم میں صرف کي - دنیا میں متعدد قومیں ھیں ' جنکے پاس حسب ادعا و زعم کتب الہي محفوظ ھیں ' لیکن مسلمانوں نے اپني کتاب الہي کے لئے جو خدمتیں انجام دیں اور اوسکے متعلق جو ذخیرہ علوم و تصنیفات فراھم کردیا ' کیا اسکا ایک حصہ بھي دوسري قومیں پیش کر سکتي ھیں ؟ بلاشبہہ بحیثیت ترجمہ ' مسیحي قوم کا کوئي قوم مقابلہ نہیں کر سکتي ' لیکن اون تراجم سے کیا فائدہ جنھوں نے خود اصل کو گم کردیا ھو ؟

مسلمانوں نے قران مجید کے ساتھہ جو اعتنا کي اور اوسکے متعلق جو خدمتیں انجام دیں' انکي ھم حسب ذیل جلي تقسیم کرسکتے ھیں :—

(۱) تشریح مسائل عامہ متعلقۂ قران ' مثلاً کیفیت نزول ' کتابت قران ' قرائت وتجوید قران -

(۲) تدوین علوم متعلقۂ قران ' مثلاً علم الامثال ' علم الاعراب علم المجاز -

(۳) تفسیر معاني و الفاظ قران ' مثلاً کتب تفاسیر عامہ -

ان امور ثلاثہ میں سے ھر ایک اس لائق ہے کہ اگر اوسکي تفصیل کي جاے تو خود اوسکے متعدد شعبے نکل سکتے ھیں ' لیکن بخوف تطویل ھم صرف ضروري اور مایحتاج امور پر اکتفا کرینگے -

(مسائل متعلقۂ قرآن)

ان سے وہ مسائل مراد ھیں ' جو اختصار مباحث کي بنا پر مستقل فن نہیں بن سکتے ' اور اسلیے انکے متعلق مستقل کتابیں نہیں لکھي گئیں - اس عنوان کے تحت میں حسب ذیل مسائل علما نے بیان کیے ھیں :—

(۱) معرفت کیفیت نزول قرآن و بدء و انتہاے نزول قرآن' (قرآن آنحضرت صلعم پر کسطرح نازل ھوتا تھا ' اور سب سے اول اور سب سے آخر کون سي آیت یا سورت نازل ھوئي)

(۲) معرفت آیات و سور مکیہ و مدنیہ - (مکہ میں کون کون آیتیں اور سورتیں نازل ھوئیں' اور مدینے میں کون ؟)

(۳) معرفت اوقات و ازمنۂ نزول - (یہ آیتیں اور سورتیں کس وقت نازل ھوئیں ؟)

(۴) معرفت مقامات و اماکن نزول - (کہاں اور کس مقام پر نازل ھوئیں ؟)

(۵) معرفت جمع و ترتیب قران - (قرآن کسطرح جمع و مرتب ھوا ؟)

(۶) معرفت تعداد سور و آیات و کلمات قرآن - (قرآن میں کتني سورتیں' کتني آیتیں اور کتنے حروف ھیں ؟)

(۷) معرفت مجمل' و بین' و مفید و مطلق' و عام و خاص' و منطوق و مفہوم' و محکم و متشابہ قرآن -

(۸) معرفت اقسام دلائل قرآن -

(۹) معرفت طرق مخاطبات قران -

(۱۰) معرفت حصر و تخصیص و ایجاز و اطناب قرآن - وقس علی ذالک -

(علوم متعلقۂ قران)

علماے اسلام نے قران مجید کے متعلق جو خدمات انجام دیے ھیں اوسکي عملي دلیل یہ ہے کہ اونھوں نے قران مجید کے ھر شعبہ کے متعلق اتنے علوم مدون اور اسقدر کتابیں تصنیف کردي ھیں ' کہ اونکا حصر بھي مشکل ہے - کشف الظنون اور فہرست ابن ندیم میں سینکڑوں علوم و تصنیفات متعلقۂ قران کا ذکر ہے' جو آج بالکل ناپید ھیں ' تاھم تلاش و جستجو سے جن علوم وتصنیفات کا پتہ ملتا ہے' وہ حسب ذیل ھیں :—

رسوم القران ' تجوید القران ' اعراب القران ' مصادر القران ' افراد القران و جمعہ ' مفردات القران ' غرائب القران ' معاني القران ' اعجاز القران ' مجاز القران ' تشبیہ القـران ' امثال القـران ' امثلۃ القـران ' بدائع القـران ' اسباب النـزول ' مبہمات القـران ' متشابہ القـران ' اقسام القران ' مناسبـۃ الایات و السور ' مطالـع القـران و مقاطعـہ و فواتح السور ' اعلام القران ' ناسخ القران و منسوخہ ' مشکلات القـران ' حجج القران ' احکام القران ' جوھر القران ' نجوم القران -

ان تمـام علوم کے متعلق دو قسم کي تصنیفـات ھیں ' ایک وہ جن میں ان تمام علوم و مسائل سے ایک ھي کتاب کے مختلف ابواب میں بحث کي گئي ہے ' اور باختصـار وہ ان تمام مباحث پـر مشتمـل ھیں - اس صنف تصنیفات کو ھم نے " جوامع علوم قران " دوسري قسم اون تصنیفات کي ہے جن میں ایک ایک علم اور ایک ایک مبحث سے مستقلاً بحث ہے اور وہ صرف ایک ھي علم یا مبحث کے مختلف انواع مسائل نکات اور فوائد کو جامع ھیں -

(جوامع علوم القران)

دنیا میں ھر شے اپني بسیط اور سادہ حالت سے شروع ھوتي ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایک شاندار ترکیبي حالت تک پہنچ جاتي ہے - علوم قران کے متعلق بھي ابتدائي کوششیں انفرادي علوم و مسائل سے شروع ھوئیں' اور ایک مدت کے بعد وہ تکمیل کو پہونچیں - یہي سبب ہے کہ علوم قران کے متعلق منفرد تصانیف دوسري صدي میں موجود ھوگئي تھیں ' لیکن جوامع تصنیفات کا سراغ ھمکو سب سے پہلے پانچویں صدي میں ملتا ہے - ھم جوامع علوم قران کا پہلا مصنف علي بن ابراھیم الحوفي المتوفي سنہ ۴۳۰ کو جانتے ھیں ' جنکي تصنیف کا نام علوم القران ہے' اسکے بعد شیخ مکي بن

(۱) فن تفسير القرآن اور اسكے تمام متعلقات - ليكن اس سے مقصود جلالين يا بيضاوي نهيں هے بلكه وه شے ' جو قرآن حكيم كے معارف و حقائق ' علوم و اخلاق ' و اسرار رباني و حكمة الهامي كے فهم و درس سے طالب كو قريب كرے ' اور اسكي شرح و تفسير سے اسپر واضح هو جاے كه تمام عالم انسانية كے نجاح و فلاح كا تنها وسيله صرف يهي كتاب اور اسكي تعليمات حقه هيں !

(۲) وه تمام علوم جو فهم و درس قرآن كيليے ضروري هيں -

(۳) فنون متعلق لغة عربيه -

(۴) حديث وهاں تك كه قرآن حكيم كي تفسير ميں اس سے مدد لے اور اخلاق و حكمت اور سيرة نبوت كے متعلق معلومات حاصل هوں مع فنون روايت و درايت -

(۵) فن اخلاق و اداب ديني اس اسلوب پر جو امام غزالي نے احياء العلوم ميں اختيار كيا هے ' مگر قواعد ادبية شرعيه سے منطبق كرنے كے بعد -

(۶) اصول فقه مگر نه اس معني ميں جس معني ميں اب سمجها جا تا هے بلكه ايسي كتابيں جنكے پڑهنے سے صحت استدلال بالنص اور كليات احكام ' اور قواعد اساسية حلال و حرام معلوم هوسكيں -

(۷) تاريخ قديم و حديث - سيرة حضرة خاتم النبين و صحابة كرام اسكا جزو اصلي هے - اسكے علاوه اسلام كے تمام انقلابات سياسي و اجتماعي و مدني كي تاريخ ' قرون وسطى كے حوادث اور حروب صليبيه كے انقلابات ' اور تمام ممالك و اقوام اسلاميه كے تفصيلي حالات ماضية و حاليه كي كتابيں بهي اسميں هوني چاهئيں ' اور هرموقعه پر ان علل و اسباب طبيعيه كو حسب اصول فلسفة تاريخ حال واضح كرنا چاهيے ' جو اقوام كے عروج و تنزل و ارتفاع و انقراض كا موجب هوتے هيں ' نيز احكام الهيه سے انهيں توفيق و تطبيق ديني چاهيے -

(۸) بقدر ضرورت فن منطق و خطابة و اصول مناظره -

(۹) فن كلام و عقائد و ملل و نحل و تاريخ عقائد و فرق اسلاميه ' ليكن اس اسلوب پر جس سے مباحث توحيد و عقائد پر حسب ادلة عقليه و مباحث حكميه عبور هو جاے ' اور اسرار معارف حكميه شريعة ميں بصيرة حاصل هو - نه كه فلسفة ارسطو كا ايك شكل ديگر ميں مطالعه -

اسكے بعد انهوں نے لكها تها كه سب سے پهلے ان تمام اقسام و مدارج كي تعليم كيليے ايك نصاب تعليم كو مدون كرنا چاهيے كيونكه جوامع آستانه اور ازهر قاهره اس بارے ميں كچهه مفيد نهيں هے ' اور اسكے ليے بهت سي كتابوں كي تهذيب و تلخيص و تعليق كرني پڑيگي ' اور بهت سي كتابيں از سرنو مدون هونگي -

نيز انهوں نے لكها تها كه مشكلات شديد اور كام اهم و نازك هے - ليكن ساتهه هي نتيجه فوز و فلاح اور اسكے سوا تمام ابواب عمل مسدود - پس ناگزير هے كه تعليم ديني كے نظام ميں ايك عظيم الشان انقلاب پيدا كيا جاے -

طريق تعليم بهي همارا بهت كچهه محتاج اصلاح هے - اساتذه كو كتابوں سے كوئي تعلق نهيں هونا چاهيے - همارا قديم املاء جو ٹهيك ٹهيك آج كل كي يونيورسٹيوں كا طريق تدريس هے ' پهر جاري كيا جاے -

آخر ميں انهوں نے تجويز پيش كي تهي كه سب سے پهلے ايك مركزي جامعة اسلاميه (يونيورسٹي) قسطنطنيه ميں قائم كي جاے اور شيخ الاسلام كے زير ادارت هو - اور اسكے بعد تمام ممالك عثمانيه و خارجه بلكه بلاد بعيدة اسلاميه مثل هندوستان ' جاوا ' اور چين تك ميں اسكي شاخيں قائم كي جائيں ' اور وه تمام مكاتب و مدارس اور جامعة عاليه اپنے مركز سے ملحق هوں -

اگر سلطان عبد الحميد اور اولياء يلدز نے اس مصلح خبير و مقدس كي تجويز پر عمل كيا هوتا اور كوئي ايسي يونيورسٹي قسطنطنيه ميں قائم كي جاتي تو آج عالم اسلامي كا نقشه بدل گيا هوتا -

سلطان عبد الحميد كا عقيده يه تها كه اصلاح خواه كسي قسم كا هو اور خالص ديني هي كيوں نهو ' ليكن اسكے بعد ميري سياست قائم نهيں رهسكتي - صيغة معارف كو حاكم ديديا گيا تها كه جس كتاب ميں لفظ "انقلاب" يا "اصلاح" يا "تجديد" هو ' اس كي اشاعت روك دي جاے !

شيخ جب اسطرف سے مايوس هوگئے تو انهيں جامع ازهر كا خيال هوا جو آج سب سے بڑي درسگاه علوم دينية اسلاميه كي هے ' اور جسميں به يك وقت آٹهه هزار تك طلبا دنيا كے مختلف حصوں كے موجود رهتے هيں -

انهوں نے درس قرآن شروع كيا ' حكومت كو توجه دلائي ' اصلاح كيليے كميٹي قائم كي ' رياض پاشا كو اسكا صدر بنايا ' دس برس سعي و كوشش كرتے رهے ليكن كوئي نتيجه نهيں نكلا حتى كه ازهر سے مستعفي هوگئے -

اسكے بعد " مدرسة دار العلوم " كي اسكيم بنائي - اور محكمة اوقاف كو اسكے مصارف كيليے آماده كيا - گورنمنٹ خديوي نے مدرسه قائم كرديا ' مگر جو مقصود تها وه حاصل نه هوا - البته اتنا هوا كه علوم عربيه كے ساتهه بعض علوم و السنة حديثه كي تعليم كي ايك راه كهل گئي -

اس تفصيل سے مقصود يه تها كه شيخ محمد عبده كي تمام حيات اصلاحي كا اصلي نصب العين يهي تها كه تعليم ديني كي اصلاح و تجديد هو اور علماء و مرشدين مصلحين پيدا كيے جائيں - وه مصر كے مفتي ' حكام اعلى ميں داخل ' صاحب اثر و رسوخ متعدد محاكم و مجالس رسميه كے ممبر ' خديو مصر اور وزراء كے هم جليس و هم سفر اور بالاخر ايك بهت بڑے مسلمان ليڈر كي حيثيت سے تمام عالم اسلامي ميں تسليم كيے جاتے تهے ' تاهم وه كسي ايسے مدرسے كي تاسيس ميں كامياب نهوسكے - انتقال كے وقت يه اشعار انكي آخري صدا تهي :

ولست ابالي ان يقال محمد
ابل او اكتظت اليه المآتم
ولكن ديناً قد اردت صلاحه
احاذر ان تقضي عليه العمائم !

(شيخ صدر الدين تركستاني)

گذشته نمبر ميں بسلسلة مصلحين و دعاة اصلاح ديني شيخ صدر الدين قاضي القضاة بلاد تركية روسيه كا ذكر كرچكا هوں - ميں نے انكي كتاب پڑهي هے اور ميں سمجهتا هوں كه انكا وجود موجوده عهد كے بزرگ ترين مصلحين امة ميں سے تها -

انكي كتاب كا جو صرف موضوع اصلاح پر هے اور جسكے تين حصے هيں ' اگر ايك سطر ميں خلاصه پوچها جاے تو اسكے سوا كچهه نهيں هے كه هم ميں علماء مصلحين اور دعاة مرشدين پيدا هونے چاهئيں اور يه هو نهيں سكتا جب تك كه تعليم ديني و عربي كي اصلاح نهو ' اور ايك نئي درسگاه قائم نه كي جاے -

انهوں نے آخر عمر ميں ايك اور مختصر رساله اس موضوع پر لكها تها اور وه رسالة المنار مصر كي كسي ابتدائي جلد ميں شائع هوا هے - اسميں تمام علوم اسلاميه كے كتب تدريس و طريق تعليم پر فرداً فرداً بحث كي هے ' اور آخر ميں لكها هے كه يه كام نهايت اهم اور اساسي هے - كاش حكومة عثمانيه اسكي طرف متوجه هو اور جهاں سب كچهه كر رهي هے ' وهاں ايك چهوٹي سي درسگاه جديد بهي آستانے ميں كهولدے -

انكي اور بعض ديگر ارباب علم و فكر كي سعي سے تركستان ميں ايك كانفرنس منعقد هوئي تهي تاكه مسئله تعليم ديني پر غور كرے - چهه دن تك اسكے اجلاس هوے تهے اور اسكي مفصل رپورٹ اخبار ترجمان سے المويد نے نقل كي تهي - تمام مباحث كا خلاصه يهي تها كه ايك نئي درگاه قائم هو - اسكے سوا اصلاح كا اور كوئي طريقه نهيں -

مذاکرۂ علمیہ

اثــار عــرب

موجودۂ ترقیـات بحریہ اور تمــدن اسلامي

(۳)

مجھہ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ ساحل کو چھوڑ کے عرب کے ساتھہ برلوں اور پہلے یہ بیان نہ کردوں کہ جب انکے قدم ان سواحل میں پہنچے تو انہوں نے دارالصناعہ (کارخانہ - جہاز سازي) بنائے جیسا کہ میں نے ابھي تونس اور مصر کے متعلق بیان کیا ہے -

اسي دارالصناعہ کے لفظ کو اطالیوں نے Darsena بنایا - اسوقت تو وہ مثل اہل اسپین اور اہل پرتگال کے یہي کہتے تھے مگر بعد کو عجب عجب رنگ بدلے - Darsena کو Tarzana کیا ' پھر Arzana بنایا ' پھر Arsenale بولنے لگے - چنانچہ اسوقت سے آج تک یہ آخري لفظ ہي استعمال کرتے ہیں -

فرانسیسیوں کا لفظ Arsena اسي اطالي لفظ سے ماخوذ ہے -

جب محمد علي پاشا اول خدیو مصر نے مصر کي عنان حکومت اپنے ہاتھوں میں لي ' تو اسے نظر آیا کہ مصر کي سیاسي زندگي ایک عمدہ بیڑے کے بغیر ناممکن ہے - اس نے اسکندریہ میں ایک کارخانہ قائم کیا اور اس میں بہت سے ترک ' اطالي ' اور انکے علاوہ دیگر بني الاصفر ارباب صناعۃ کو ملازم رکھا - یہ گویا یورپ کا ایک مقابلہ تھا جو مثل اسلاف بعید اولوالعزم کے ہمارے یہ قریبي اسلاف کرنا چاہتے تھے ' اور اس طرح انہوں نے وہ عربي لفظ جو یورپ کو دیا تھا ' پھر واپس لے لیا - لیکن افسوس کہ یہ واپسي خالص اور اصلي حالت میں نہوئي - اسکے اصلي خط و خال ضائع ہوچکے تھے - چنانچہ یہي لفظ اب " ترسانہ " کي صورت میں ترکوں کے ذریعہ آیا ' اور زمانہ کے بدلنے پھر " ترسخانہ " ہوگیا جو در حقیقت ایک قسم کا مبالغہ ہے - مگر سامع کو گمراہ کرنے یا حقیقۃ ... کے مٹانے کیلیے !

یہ دونوں لفظ اب عام طور پر عوام و خواص بولنے لگے ہیں ' اور انکي تصحیح بہت مشکل ہوگئي ہے ' حالانکہ اطالي آج تک اور (یقیناً آج کے بعد بھي) Darsena کہتے ہیں - اگرچہ کارخانۂ جہاز سازي کے لیے نہیں بلکہ جوف بندرگاہ کے اس حصے کے لیے جسمیں مرمت طلب جہاز آلات و اسلحہ سے خالي کرنے کے بعد باندھے جاتے ہیں - تاہم لفظ کا تلفظ نسبتاً صحیح ہے -

دار الصناعۃ کا اصلي فرض کیا ہے ؟

جہازوں کا بنانا اور انمیں جو " عوار " یعني نقص پیدا ہو ' اسکي مرمت کرنا -

یورپ نے اس دوسرے لفظ " عوار " کو بھي لیا ' اور Avarie بنا لیا ' پھر اسکا اطلاق نقصان کي تمام قسموں پر کرنے لگے ' خواہ وہ جہاز میں ہو یا سامان تجارت میں یا کسي اور شے میں !

یہ معلوم ہے کہ جہازوں کے بنانے میں قلفا کے لیے اس شے کي کي ضرورت ہوتي ہے جسکو ہم " قلفطہ " کہتے ہیں - اس لفظ کا بھي وہي حال ہوا جو " دار الصناعہ " کا ہوا تھا -

اہل یورپ کے اسلاف نے دار الصناعہ میں مسلمان کاریگروں کو دیکھا کہ " قلافہ " میں مشغول ہیں تو کہا : Calfa (جو عربي لفظ قلف سے ماخوذ ہے) -

پھر اسمیں اپنے یہاں کي علامت مصدر اور علامت مصدر سے پہلے تاء لگادي تا کہ دونوں ساکنوں میں ایک ذریعۂ نطق پیدا ہو جائے ' جسطرح کہ وہ حالت استفہام میں کہتے ہیں : A-t-il

تاج العروس میں ہے : " قلف السفینۃ قلفـا " یعني اسکے تختوں میں سوراخ کرکے انہیں کھجور کي چھال سے سیا اور انکي درازوں میں روغن زفت بھردیا - حاصل مصدر " قلافت " بکسر القاف ہے -

اہل عرب کے اسلحۂ ناریہ چھٹي صدي ہجري میں
پیرس کے کتب خانے میں یہ مرقع محفوظ ہے - اس میں دکھلایا ہے - کہ فوج جنگ کیلیے جارہي ہے

* * *

ہر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں ناگزیر ہیں جو مال و اسباب وغیرہ اٹھائیں - ان میں سے بعض وہ ہیں جنکو ہم " نقالات " (Transports) کہتے ہیں لیکن اسلامي بیڑوں میں یہ خدمت " قراقیرا " انجام دیتي تھیں - " قراقیرا " قرقور کي جمع ہے - اطالیوں نے اس لفظ کو لیا اور کہا : (Carraca) فرانسیسیوں نے اسي کو لیا اور (Carraque) کہا ' - اصل و فرع میں جو بعد نظر آتا ہے اس پر آپ تعجب نہ کریں کہ ایک لفظ جب ایک زبان سے دوسري زبان میں جاتا ہے تو اکثر نہایت بعید و ابعد اصوات و معاني پیدا ہوجاتے ہیں - و لتعلمن نبأہ بعد حین -

آپ جب یہ معلوم کرینگے کہ پرتگالي اسي کشتي کا نام Carcara رکھتے ہیں تو آپکے نزدیک میري صداقت ثابت ہوجائیگي -

ہم نے آجکل یہ لفظ ان سے واپس لیلیا ہے ' مگر ایک فرنگي صاحب شکل میں - ہم " کرالۃ " کہتے ہیں جو اطالیوں کے Carraca

ابي طالب المتوفى سنه ٤٣٧ كي " الهداية الى بلوغ النهايـة " كا نام لينا چاهيے ' مصنف نے يه كتاب ٧٠ جزء ميں معاني و انواع علوم قران پر لكهي هے اس باب ميں تيسري تصنيف موسس فن بـلاغت امـام عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ٤٧٥ كے تلميذ رشيد ابو عامر فضل بن اسماعيل جرجاني كي البيان في علوم القران هے ' اسكے بعد ابو موسى محمد بن ابي بكر اصفهاني المتوفي سنه ٥٨١ كي مجموع المغيث في علم القران و الحديث يه پهلا شخص هے ' جسنے علوم قران و حديث پر يكجا كتاب لكهي - علامه ابن جوزي المتوفي سنه ٥٩٧ كي " فنـون الافنان في علوم القران " بهي اس فن كي ايك مبسوط تصنيف هے - بديع الدين احمد بن بكر بن عبـد الـوهاب القزويني المـوجود سنه ٦٢٥ كي الجامع الوجيز الحاوي معلوم كتاب الله العزيز اپني دلالت عنوان كے لحاظ سے ايك قابل قدر كتاب معلوم هوتي هے ' اسي موضوع پر جمال القراء و كمال الاقراء علم الدين ابوالحسن علي بن محمد سخـاوي المتـوفي سنه ٦٤٣ كي بهي تصنيف هے جو قراءت وقف و ابتداء ناسخ و منسوخ وغيره مباحث قران پر مشتمل هے - محمد بن عبد الرحمان بن شامه المتـوفي سنه ٧٠٨ كي المرشـد الوجيز في علوم متعلق بالقران العزيز بهي اس فن ميں ايك كتاب هے ' ليكن ان تمـام تصنيفـات سے بهتـر بدر الدين محمد بن بهادر زركشي الـمتوفي سنه ٧٩٤ كي " البرهان في عـلوم القرآن " جس ميں ٤٧ مختلف حيثيات سے قران مجيد كے متعلق مباحث هيں ' اسكے بعد قاضي جلال الدين بليقي المتوفي سنه ٨٢٤ كي مواقع العلوم من مواقع النجوم هے - اس كتاب ميں چهه فصول كے تحت ميں قران مجيد كے متعلق پچـاس مبـاحث و فنون هيں - سنه ٨٥٦ ميں محي الدين محمـد بن سليمـان كافيجي نے " التيسر في علم التفسير " كے نام سے ايـك چهوٹا سا رساله لكهـا جسپر كو كافيجي كو فخر تها مگر اسـلام كو فخر نه تهـا - سب سے آخر ليكن سب سے جامع اور بهتر اس باب ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنه ٩١٠ كي " الاتقان في علـوم القران هے " جسميں ٨٠ ابواب كے تحت ميں علوم قران كے متعلق ٣٠٠ سے زائد مباحث هيں اور حقيقت يه هے كه اگر حسب عـادت سيوطي نے موضوع و ضعيف احاديث و روايات كو اسميں جگه نه دي هوتي تو كتبخانۂ اسلام كي يه ايك بے نظير تصنيف هوتي -

يه تصانيف مذكوره جيسا هم نے پہلے لكها هے جوامع علوم قران پر مشتمل هے - آينـده سطـور ميں هم ايك ايك فن كا ذكر كرتے هيں ' جسميں به ترتيب (١) كتابت و قراءت قران (٢) الفاظ قران (٣) معاني قران (٤) مقدمات مقاصد قران اور (٥) مقاصد قران پر گفتگو هوگي -

(رســوم القـران)

نزول قران كے بعد قران كے متعلق سب سے پهلا كام يه تها كه قلم سے اوسكو لكها جاـے ' اور زبان سے ادا كيا جاـے - نوع اول كا نام "رسوم القران" هے جسميں قران مجيد كے اصول كتابت اور طريقۂ تحرير سے بحث هوتي هے - يه ممكن تها كه جسطرح عربي زبان كي تمام كتابيں لكهي جاتي هيں اوسيطرح قران بهي لكها جاتا ' اور عهد بعهد اصول خط عربي ميں جو تبديلياں هوئيں اون سے كتابت قرآن ميں بهي كام ليا جاتا ' ليكن مسلمانوں نے بسلسلۂ حفظ قران ضروري سمجها كه جو لفظ عهد قديم نبوي ميں جسطرح لكهديا گيا هے اوسيطرح باقي ركها جاـے ' تاكه مسلمان نه صرف يه دعوى كرسكيں كه الفاظ قران محفوظ هيں ' بلكه يه بهي دعوى كرسكيں كه خط و رسوم قران بهي محفوظ هيں -

عملاً مسلمانوں نے اس فن كو عهد نبوت سے اسوقت تـك باقي ركها هے ' كيونكه قران كو باوجود كثرت نسخ هميشه اوسي رسم خط ميں لكها جسميں صحابه نے قران عام مسلمانوں كو سپرد كيا - تدوين فن كے لحاظ سے اس باب ميں سب سے پهلي تصنيف حسب معلومات موجوده ' ابو عمرو عثمان بن سعيد الداني المتوفي سنه ٤٤٤ كي تصنيف " الاقتصاد في رسم المصحف " اور " المقنع في رسم المصحف " هے ' المقنع ميں باختصار مصاحف بلاد اسلاميه كے مختلف و متفق خطوط كا اور قران ميں زير و زبر اور نقطے لگانيكي كيفيت كا بيان هے - علماـے اسلام نے اس تصنيف كي بڑي قدر كي - ابو محمد قاسم بن فيره شاطبي المتوفي سنـه ٥٩٠ نے بنظر تسهيل حفظ اسكو ايك قصيدۂ رائيه ميں نظم كر ديا - اس رساله كا نام " عقيله اتراب القصائد " هے - برهان الدين ابراهيم بن عمر جعبري المتوفى سنه ٧٢٣ نے اس قصيده كي بنام " جميلة ارباب المراصد " علم الدين على بن محمد سخاوي المتوفي سنه ٦٤٣ نے بنام " الوسيله الى كشف العقيله " شهاب الدين احمد بن محمد بن جبارة المرداوي المقدسى المتوفي سنـه ٧٢٨ محمد بن قفال شاطبي تلميذ سخاوي اور احمد بن محمد بن شيرازي گازروني نے سنه ٧٩٨ ميں اور ابو البقا علي بن القاصح المقري المتوفي سنه ٨٠١ نے بنام " تلخيص الفوائد " اور نيـز نور الدين علي بن سلطان هروي المتوفي سنه ١٠١٤ نے بنام " الهبات السنية العليه على ابيات الشاطبية الرائيه فى الرسم " مبسوط و مختصر شرحيں لكهيں -

متاخرين ميں خطيب الروم سنه ٩٥٩ كي " رسوخ اللسان في حروف القرآن " اور ابو العباس مـراكشي كي " عنوان الدليل في مرسوم خط التنزيل " كار آمد رسائل هيں ' هندوستان ميں مولانا بحر العلوم المتوفى سنه ١٢٢٦ هجري كا مختصر فارسي رساله " رسم مصحف " اكثر قرآن كے حاشيوں پر چهپا هے -

(تجويد القرآن)

يعني قران مجيد كا صحيح مخـارج حروف و تلفظ سے حسن ترتيل كے ساتهه ادا كرنا - تجويدكو قران كے ساتهه وهي نسبت هے جو نشيد و غنا كو زبور كے ساتهه ' تاهم يهود و مسيحي اسكو كوئى فن نه بنا سكے ' اور مسلمانوں نے اسكو بهي ايك فن بنا ديا هے - سيكڑوں ماهر اور امام اس فن كے ازمنۂ مختلفه ميں ممالك اسلام ميں پيدا هوـے ' اور اب تـك موجود هيں ' ممالـك عربيه ميں عموماً اور هندوستان ميں كهيں كهيں باقاعده اسكي درسگاهيں هيں ' جهاں بواسطۂ اساتذۂ فن و مدونه قواعد و اصول تجويد كي اب تـك خلفاً عن سلف تعليم هوتي چلي آئي هے -

تدوين فن كي حيثيت سے اس فن كے سب سے پہلے مصنف موسى بن عبيد الله خاقاني بغدادي المتوفي سنه ٣٢٥ هيں ' اسكے بعد مكي بن ابى طالب قيسي المتوفي سنه ٤٣٧ كي كتاب رعايه لتجويد القراءة تصنيف هوئي - اس فن كي مقبول ترين تصنيف محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ٨٣٣ كي مقدمۂ جزريه منظومه هے -

بڑے بڑے علما نے اسكي شرحيں لكهي هيں ' مثلاً زين الدين ازهري المتوفي سنه ٨٧٠ خالد بن عبد الله ازهري المتوفي سنه ٩٠٥ ' ابو العباس احمد بن محمد قسطلاني المتوفي سنـه ٩٢٣ شيخ الاسلام زكريا انصاري المتوفي سنـه ٩٢٦ ' شمس الدين دلجي شارح شفـا المتوفى سنـه ٩٤٧ ' مولى عصام الدين طاشكبري زاده المتوفي سنه ٩٦٨ ' رضي الدين ابن الحنبلي الحلبي المتوفي سنه ٩٧١ ' برهان الدين جعبري المتوفي سنه ٦٦٣ كي " عقود الجمان في تجويد القران بهي اسي فن كي تصنيف هے -

(البقية تتلى)

بريد فرنگ

ارض مقدس

صليبي اميـدوں كا عود !

هواے وان كر چنهيم Her Von Kirchenheim نے جرمني كے ايک مقتدر رسالے ڈيوش ريويو Deutzhe Revue ميں ايک مضمون شائع كيا هے جسكا عنوان " ارض مقدس " هے -

اس مضمون ميں اس سوال پر بحث كي هے كه بيت المقدس كس كے پاس رهنا چاهيے ؟

پهر خود هي اس سوال كا جواب ديا هے كه تمام نهاد مشرقي سوال ميں سب سے زياده اهم سوال ارض مقدس هي كا هے -

اسكے بعد مقاله نگار لكهتا هے :

" [illegible] ايک ايسا درخشنده گوهر بے بها هے جسكے قبضے سے نوجي ' سياسي ' اور اقتصادي اهميت حاصل هوسكتي هے - ليكن بيت المقدس بهي وه دوسرا لعل جهاں قيمت هے جسكے حاصل كرنے كے واسطے جنگهاے صليبي كے خونريز كارنامے اور رچرڈ شير دل اور عديم المثال صلاح الدين كے معركے صفحۂ تاريخ پر خوني حروف ميں اب تک ماتم سرا هيں' اور گذشتـه ستـر سال سے بهي يهي خاک مقدس جنـگ و فسادات كا سبب اصلي بني هوئي هے -

بيت المقدس اور فلسطين كے مستقبل كا سوال اگرچه بهت طوفاں خيز نه هوگا مگر يه ضرور هوگا كه ماهرين سياست اسكے حل كي طرف بهت جلد متوجه هونگے -

سلطـان صـلاح الدين فاتح حروب صليبيه
نور الله مرقده

يه تصوير ايک قديم ترين مرقع كي هے جو آثار عتيقۂ قسطنطنيه ميں محفوظ هے -

سنه ۱۸۴۱ ع ميں مولٹـكے (۱) نے ايک مفصل تجويز شائع كي تهي - اسميں بحث كي گئي تهي كه ارض مقدس كو ايک جرمن رياست اور بيت المقدس كو ايک جرمن شهر بنا ليا جاوے - اس تجويز كي رو سے ايک قلعه ' كچهه فوج ' اور سمندر تک بے دغدغه جانے كيليے ايک راسته قائم كرلينا حصول مقصد كے اهم الامور تهے - اسكے بعد اندروني انتظام [illegible] كا مسئله تها جسكو آجكل مغربي يورپ كا ساخته و پرداخته سمجها جاتا هے "

صاحب مضمون كي راے ميں دول يورپ كو اس سے زياده بهتر مفيد ' اور عمده راے نهيں مل سكتي كه وه ' جرمني كے حقوق كو ارض مقدس ميں تسليم كرليں - لكن پهر يه سوال هوتا هے كه دول بهي اسكو منظور كرلينگي كه جرمني كو اس ملک پر قبضه دلادے ؟ اسوقت ايک نهايت عمده موقع هے خصوصاً انگلستان كے ليے كه وهاں جرمني كي خواهشونكو پورا كرے "

پهر وه تجويز پيش كرتے هيں :

" اول اس امر كي كوشش كرني چاهيے كه اس حصۂ ملک كو غير جانب دار مشهور كيا جاے - اسطرح ارض مقدس كے تمام مسائل صرف حل هي نهيں هو جائنگے بلكه جنگ كے خطرات بهي جاتے رهينگے - هيكل مقدس اور زيارت گاهوں كے متعلق جنگ پيچيده ضرور هوگي ' مگر جرمني كے دوسرے اهم ترين سوالات كا انتظام هوجائيگا "

صاحب مضمون بيت المقدس كو ايک ضلع تجويز كرتا هے جسكے حدود يه مقرر كيے گئے هيں :

" مشرق ميں جرداء تک اور جهيل جيتي سارت و بحر لوط تک ' مغرب ميں ساحل تـک ' شمال ميں عكه ' اور جنوب ميں بير شعيب ' اور موجوده ضلع كے جو حدود هيں -

ايک ايسا ضلع بناديا جاے جس سے اسكو كوئي تعلق نهو - خواه اسطـرح آزاد كرديا جاے جسطـرح يورپ كا معـل اور اسكي ملحقه جائداد سلطنت اٹلي كے اقتدار سے باهر هے - ايسے انتظام سے موجوده انتظام ميں كچهه زياده فرق نهيں پڑيگا - لبنان اسكےليے اسكا ايک نمونه هوسكتا هے - يهاں ايک خود مختار [illegible] هو - اسكے آئين بالكل جدا هوں - ايک عيسائي گورنر حكومت كرے جسكو باب عالي منتخب كردے اور جسكي منظوري دول يورپ دے - اس قسم كي [illegible] بهت آساني سے قائم هوسكتي هے - يقيناً اسكے مريد ترک بهي هونگے - اس قسم كي تحريک نهايت درجه مفيد هوگي - اس سے صرف ملک كے دفاع هي كا انتظام نهيں هوگا بلكه انتظام [illegible] كے بدلنے كے بعد اقتصادي حيثيت سے بهي اس ملک ميں بهت سي اصلاحيں هوجائنگي كون جانتا هے

مولٹكے سنه ۱۸ [illegible] ع سے سنه ۱۸۹۱ ع تک زنده رها - جرمني كي فوج كي تنظيم اسي نے كي ' فنون جنگ كے ماهر [illegible] سمجها جاتا [illegible] الهلال]

[بقيه صفحه ۱۰ كا]

كا رخ كريں ' اور ايک با امن و امان ' شهر امن ' مدينة السلام ' شهر ابي جعفر منصور ' يعني بغداد ميں داخل هوں ؟

ابو جعفر منصور كا يه شهر هارون اور مامون خصوصاً متوكل كے زمانے ميں ايک دنياوي جنت تها - يهاں ايک شاعر ابو العبر نامي رهتا تها - اسكے عجيب و غريب حالات هيں - بلكه وه تو ان ديوانوں ميں سے هے جنكي مثاليں دنيا ميں بهت كم هوتي هيں - تاريخ و ادب كي كتابوں نے اسكے حالات كي تشريح كي كفالت كي هے -

يه شاعر هر سال اپنے نام كے ساتهه ايک حرف بڑها ليتا تها ' يهاں تک كه اسكا نام اتنا بڑا هوگيا : " ابو العبر طرد طيل طليري بک بک بک " متوكل اسكو حرير كا كرته پهناتا تها اور منجنيق ميں بٹها كے دجله كے اندر پهينكديتا تها - جب منجنيق اسكو هوا ميں پهينكتي تو وه چلاتا : الطريق الطريق (راسته دو راسته دو جيسے اردو ميں كهتے هيں هٹو بچو - الهـلال) اور اسي طرح چـلاتا هوا پاني ميں گر پڑتا تها - پهر غواص آتے تهے اور اسكو نكال ليتے تهے -

خليفۂ متوكل كے محل ميں ايک " زلاقه " تهي (وه جگه جهاں سے آدمي پهسل پڑے) يه " زلاقـه " توبوجان (Tobogan) سے كسي قـدر مشابه تهي جو اسوقت مصر جـديد ميں موجود هے - خليفه كے حكم سے اس پر لوگ چڑهتے تهے ' پهسلتے تهے - اور پهسلتے پهسلتے جب حوض ميں گر پڑتے تهے تو خـليفه جال ڈالكے انهيں نكالتا تها - جيسے مچهلياں پكڑي جاتي هيں !!

اسي كے متعلق شاعر كهتا هے :

يامر بي الملك - فيطرحني في البرك
بادشاه اپنے حكم سے مجهه حوض ميں ڈلوا ديتا هے
ثم يصطـادني - كانـي من [illegible]
پهر مجهه شكار كرتا هے گويا ميں بهي مچهلي هوں !

(البقية تتلو)

ے ماخوذ ہے مگر ایک درسري قسم کي کشتیوں کے لیے جو نہر' تالاب ' خلیج ' اور بندر گاھوں کے اندر سے مٹي اور ریت نکالنے کے لیے استعمال کیجاتي هیں ' اور جو اس کشتي کي طرح هیں جنکو فرانسیسي (Pargue) کہتے هیں -

* * *

هر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں بھي ضروري هیں جو گھوڑوں کے لیے مخصوص هوں - یہي کشتیاں هیں جنکو " طرائد " (جمع طریدہ) کہتے تے - یورپ نے یہ نام بھي لے لیا - اطالیوں نے کہا (Tarida) - پھر (Tareta) کردیا - فرانسیسیوں نے اسیکو (Tartane) کہا مگر ان مخصوص بادباني کشتیوں کے لیئے جو بحر ابیض متوسط میں عرب کے طرف چلتي هوں -

بیڑے کے متعلقات میں " فلالـک " (جمع فلوکہ) بھي هیں - اسي لفظ کو اطالیوں نے (Feluca) بنایا اور فرانسیسیوں نے (Filanque)

اسیطرح " شباک " بھي بیڑے کے متعلقات میں سے ہے - اطالیوں نے اسکو (Scibecco) کہا اور فرانسیسیوں نے (Chebco) -

بیڑے کي متعلقہ کشتیوں میں " قوارب " بھي هیں (قوارب جمع ہے قارب کي) اسکو انھوں نے (Corvette) کہا جو انکے واحد قارب کي ایک متغیر شکل ہے -

مجھے ابھي " ثلمندیات " کے متعلق کہنا باقي ہے جسکا ذکر بھرے کے جہازوں میں کرچکا هوں - اسکا واحد " ثلندي " ہے - لاطیني زبان میں اسکو (Chalandime) بنایا گیا ' روس نے اسکو (Schelanda) کہا - اطالیوں نے (Scialanco) اور فرانسیسیوں نے (Chaland) -

یہ لفظ بھي هم نے اب ان سے واپس لے لیا ہے اور ازراہ تعریب و تغریب اسکو " صندلي " کہتے هیں - یہ نام اب مع اپني ان تمام تعریفات کے جو انکے یہاں اور همارے یہاں هولیں ' ان خاص قسم کي کشتیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو مال لاتي اور لیجاتي هیں ' جیسے " مراعـین " جو جمع ہے ماعون کي کہ اسکو بھي فرانسیسي (Mahann) اطالي (Maona Mahona) اور (Maganne) کہتے هیں -

* * *

آلیے ' ذرا پھر دریا کي طرف لوٹیں - کبھي ایسي هوائیں چلتي هیں جنھیں بیڑے پسند نہیں کرتے ' اور موجیں اس طرح انہیں الٹ دیتي هیں کہ نوتیہ یا نواتیہ (Nauronniet) (یعني ملاح) کو سخت مصیبت کا سامنا هو جاتا ہے -

ان موجوں کے سخت تلاطم کو " هول " یا " هولہ " کہتے هیں - فرانسیسي اسے houle بنا کر موج کیلیے کہنے لگے جو پہاڑ کي طرح بلند هو - کبھي اسکو وہ هوا الٹ دیتي ہے جو " مشرق " کي طرف سے چلتي ہے - یہ درسرا نام (یعني مشرقي) فرنگیوں کے حافظے میں رهگیا - پس اطالیوں نے کہا : Scerocco - پھر بنایا : Sirreco - پھر اسکے بعد Scilocco مشہور هوا - فرانسیسیوں نے اسے پہلے Sicocco کیا پھر Sicoc -

یہ تمام نام در حقیقت لفظ " شرق " اور " شروق " هي سے ماخوذ هیں -

اب لفظ " موسم " پر غور کرو ! اهل فرانس و انگلستان نے اسے Mausson اور اطالیوں نے Mansone بنایا -

اسپر تعجب نہ کیجیے کہ آخر لفظ میں انہوں نے میم کي جگہہ نون رکھا ہے - ایسي تبدیلیاں اختلاف لب و لہجہ کا نتیجہ هیں - کیا آپکو معلوم نہیں کہ شہر " سواکن " کو وہ Sauakim کہتے هیں حالانکہ سواکن کے آخر میں نون ہے ؟

* * *

اب هم پھر بیڑے کي طرف عود کرتے هیں ' اور کہتے هیں کہ دریا میں بیڑے پر جو کچھہ گزرنا تھي وہ گزرا - اسکے بعد وہ بندرگاہ میں داخل هوا ' اور بہ سبب کپتان کي ناواقفیت کے ایک شعب سے ٹکرا گیا - اس پر اهل یورپ نے اُسے پکي سڑکوں کے ساتھہ تشبیہ دیکر Recif کہا (کیونکہ مولدین عرب پختہ راستوں کو رصیف کہتے هیں - اسي رصیف سے Recif بنایا گیا ہے - الہلال)

اب بیڑا اس جگہہ پہنچ گیا جہاں وہ هواؤں کي پریشاني اور موجوں کي طوفان خیزي سے مامون و محفوظ تھا - اس جگہہ کو اهل اسپین و پرتگال نے Cala کہا ' اور فرانسیسیوں نے اسي لفظ کو جوف کشتي کے لیے استعمال کیا - اسکي اصل ایک عربي لفظ " کلا " سے مشتق ہے جسکے معني حفاظت و حراست کے هیں - و هذا کما تری -

* * *

بیڑے نے کیا کیا ؟

جنگ کے لیے صف بندي کي اور منجنیق نصب کي - " منجنیق " ایک یوناني لفظ ہے جسکو عربوں نے ملحق کرلیا اور اسمیں نون داخل کردیا تاکہ انکے اوزان کے تحت میں آجاے -

ابو عبد اللہ محمد بن علي صاحب غرناطہ کي تلوار (۸۹۷ هجري) جو اندلس کا آخري عرب فرمانروا تھا -
یہ پیرس کے قومي کتب خانے میں اب تک محفوظ ہے -

اهل مغرب کي عادت یہ تھي کہ فاء اور قاف کے اوپر اور یاء کے نیچے جبکہ وہ مفرد هوں یا کسي لفظ کے آخر میں هوں ' نقطے نہیں دیتے تے ' کیونکہ ان صورتوں میں التباس و تشابہ کا خوف نہ تھا - پس اگر هم یہ سونچیں کہ بعض اشخاص نے اس آلے کا نام بغیر نقطوں کے لکھا هوگا اور فرض کریں کہ آخري حرف کا نچلا حصہ کسیوجہ سے مٹ گیا اور وہ " منجنلو " هوگیا تو اسکے بعد صاف واضح هوجاتا ہے کہ رومن حرفوں میں Mangunnoan دراصل منجنیق هي کي نا تمام صورت ہے اور وہ یوناني سے نہیں بلکہ اندلس کے عربوں کے واسطے سے آیا ہے - کیونکہ اگر ایسا نہ هوتا تو اسکي موجودہ صورت عربي سے زیادہ اصل یوناني سے قریب هوتي - وہ لوگ " منجنو " یعني نون کو غیر مشدد پڑھتے هیں اگرچہ لکھتے دو مرتبہ هیں - یہي وہ نام ہے جو فرانسیسیوں کے یہاں منجنیق کے لیے ہے -

* * *

میں نے دریا اور جنگ کا اسقدر ذکر کیا کہ آپ لوگ تھک گئے هونگے ' حالانکہ آپکو جنگ سے کیا دلچسپي ؟ آپ تو امن پسند اور اهل امن هیں اور جنگ و جدال کے میدان تو اب درسروں کے سپرد کردیے گئے هیں - اچھا تو کیا یہ بہتر نہیں کہ سر زمین عراق
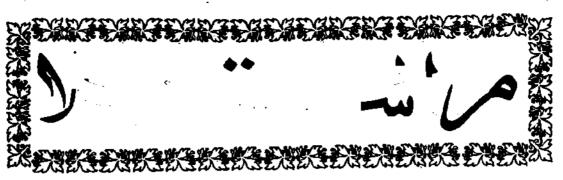
قرار داده اند ؟ ایا تقسیم اقتصادي مملکت اسلامي عثماني بهمین ملاحظات نیست ؟ ایا کشیدن خط آهن در ایران و عثماني براے همین جهالت و خود پسندي و اختلافات نیست ؟ اگر بخواهیم بهمیں عقیدہ و خیالات باطله بمانیم ' بسا خانقاه و مدارس درین راهاے خطوط ایران و عثماني پیش مي آید ' بلکه مساجد و مقامات متبرکه نیز' ازینها هم گذشته مکه شریف و مدینه منوره دچار خواهد شد - هرچند بکنار باشد بمیانش میاورند - اگرچه مسلمانان حس شان زیاد است و این طور امتحانات مذهبي : : : : : : : : : : بسیار داده اند و تماماً پاس کرده اند - ازانجمله است قضیه فجیعه بمباردمان گنبد مطهر حضرت ثامن الائمه و واقعه ناگوار مسجد کانپور و دعوت مستورات مسلمانان با غیرت صحیح الاعتقاد شمله در روز دوازدهم ماه رمضان المبارک و تعبیر عادات و سکنات بخصوص لباس و کلاه قومي -

گر نویسم شرح این بیحد شود

چیزے که دیگر علے النقد باقي ست' همیں تجدید اختلاف میاں شیعه و سني ست - آں هم بذریعه اخبارات که فوري گوش زد تمام عالم گردد ' تاهرکس هرکجا که هست ' دریں فیض عظماء خود شان شریک و سهیم نماید و بواسطه جهالت و تعصب دوچار ننگ و بے شرفي و ذلت و خواري دنیا و عذاب اخرت شود : خسر الدنیا و الاخره ' ذالـك هو الخسران المبین !

لکن ایں مطلب دیگر هم لازم است که جسارتاً عرض شود' و آن ایں ست که دیه بر عاقله است' زیرا که حضرت عالي الحمد لله بهتر از همه واقف بمواقف امروزه و سیاسیات مسلمانان کنوني هستید' و خود را مرکز توجه عامه و خاصه ' و پیشواے عموم مسلمانان ' و طریق نجات و فلاح قرار داده اید - چرا ایں جور مطالبات نفاق آور و کدورت انگیز در جریدۂ مقدسه الهـلال درج میفرمائید که بـاعث خیالات برضی ' و رنجش بعضی ' و خشنودي دشمنان گردد ؟

ارقات عزیز گراں بهاے معتر خود را باید صرف ایں طور کارها نه نمایند زیاده جسارت است امید عفو و اغماض را دارم -

(العبد سید مرتضی ایراني - سنٹرل انڈیا هارس اگر مالوا)

مدبر روشن ضمیر جریدۂ فریدۂ الهلال دامت ایام افاضاته

امشب در کلب نشسته مشغول خواندن صفحۂ ۱۹ مورخۂ ۹ و ۱۶ ماه رواں الهـلال بودم که چشمم بدیں جملۂ آتش فشاں افتاد - (خواجه غلام الثقلین صاحب کا تو یه بیان هے که ایران میں زیاده تر بہائیت اندر هي اندر کام کررهي هے) و چوں ایں یک الزام ناقابل برداشت بر ملت نجیبۂ اثنا عشریۂ خودم ایست با کمال ادب انرا تردید کرده نمیگویم که خواجه صاحب دیده و دانسته بهتان میگویند بلکه عرض میکنم که ایشان آگاهي ندارند و سزاوار نبود که بگفتۂ یک و دو تن باور نموده آشکارا یک ملت بایں بزرگي را بد نام فرمایند - مید وارم ' بدرج ایں مختصر رفع اشتباه فرمائید - اگرچه بنده در بعضي از مطـالب ایں مقالۂ شما اختلاف کلي دارم ' ولی چوں آوردن نام شیعه و سني را درمیان مسلمـانان گناه کبیره میدانم چیزے

معـــارف قـــرآن :

یـک چـراغیست دریںخانـه کـه از پـرتو آں
هـر کجـا مي نـگري انجمنے ساختـه انـد

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني - خانپور - ریاست بهاولپور

کلوا و اشربوا ولاتسرفوا ان الله لا یحب المسرفین

همارا ایمان هے که قران مجید کا لفظ لفظ رب العالمین کا کلام هے اور صوري و معنوي صلاح و فلاح کے اسباب اسي میں موجود هیں :

جمیع العلم في القران لکن * تـقاصر عنه افهام الرجال

قران حکیم کي تعلیم ایسي زبردست و صداقت لئے هوے هے که جن قوموں اور مذهبوں نے اسے علی الاعلان نهیں مانا ' انهوں نے بهي اپني کتابوں میں جو سیکڑوں سال اس سے پہلے کي هیں یاسیکڑوں سال بعد کي هیں' اسي تعلیم کے موجود هونے کا دعوی کیا هے' اور جو علوم عالم وجود میں نهیں آئے اور آگے آئینگے وہ قران حکیم میں موجود هیں :

رخـش خطے کشیـده در نـکوئي
کـه بـیـروں نیست ازما خوبروي

جس آیۃ شریفه کو میں نے عنوان میں لکھا هے' ایک وسیع المعاني اور جامع المعارف هے - میں اسکي تفسیر صرف تفصیلات طب کے ساتھه کرنا چاهتا هوں -

کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله یحب المسرفین - یعنے کهاؤ پیو مگر حد سے مت بڑهو' کیونکه خدا حد سے بڑهنے والوں کو دوست نهیں رکهتا - یعنے ابهي اشتها باقي هو که غذا سے هاتهه کهینچ لو - مانا که غذا

[بقیه پہلے کالم کا]

نمي نویسم - گذشت آں زمان که دو برادر اسلامي فریب دشمنانرا خورده بآزار یکدیگر کمر مي بستند - اکنون چوں شیر و شکر بهم آمیخته بنواے دلکش مي سرایند :

من تو شدم تو من شدي من تن شدم تو جاں شدي
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگري

خاکسار حاجي میرزا ابوالـقاسم ایراني - پروفیسر فارسي مدرسة العلوم علیگڈه -

الهلال :

حقیقة الامر نه آنچنا نست که حضرۃ عـالي تصور فرموده - مسئلۂ اشاعۃ بهائیت در ایران را محض نقلاً و روایتاً عرض کردم نه بطور حقیقت الامر - مولانا فدا حسین صاحب در مقالۂ شیعه و سني احتجاج از سفر نامۂ خواجه غلام الثقلین صاحب کردند و نوشتند که در ممالک عثمانیه مذهب شیعه روبه اشاعت و نفوذ ' و جالب قلوب اقوام عثمانیه و اتراک ست - عرض کردم که صحیح نیست ' بحالیکه روایت جناب خواجه صاحب برعکس ایں معامله است و لو هر دو را اصلاً صحت نه باشد -

هو کر اس غریب ملک کے سواحل اور بازار دونوں براعظمونکي دولت سے ایک روز مالا مال هو جائینگے ؟ "

اسي رسالے میں سنیبرٹي گیلمبرٹي (Signor T. Galimbarti) نامي ایک ممبر پارلیمینٹ اٹلي تحریر کرتا ہے :

لکو سیڈ نے (Lacausade) جو اسوقت ریویو یوروپین کا اڈیٹر تھا ' لکھا تھا کہ یورپ کي تمام جالداد بیت المقدس میں شامل کردي جاے - اور خلیفۂ مسیح کي حفاظت پچاس ہزار سپاهیوںسے کي جاے ' جو تمام کیتھو لک اقوام سے جمع کي جائیگي - ترکي بالکل غیرجانب دار رہے - مصر کي آزادي کا اعلان کر دیا جاے - پھر نہ مسئلۂ روم رهیگا اور نہ مسئلۂ مشرق ادنی -

اسلام اور سلطنت

وہ کمزور دل کے لوگ جو پان اسلامز (عالمگیر اسلامي اخوت) کے نام سے چونک پڑتے هیں' راونڈ ٹیبل (Round Table) کے ایک مضمون " اسلام اور سلطنت " کو پڑھیں ' جس میں نہایت واضع اور روشن طریقے سے مسلمانونکي سیاسي بے چیني کا خاکہ کھینچا گیا ہے - کاتب مذکور لکھتا ہے :

" ترکونکي هزیمت سے جو عالمگیر بے چیني اسوقت دنیاے اسلام میں پیدا هوگئي ہے وہ مقتضاے فطرت ہے - مگر یہ امر کہ همیشہ سے باهم جنگ کرنے والے یعني شیعہ و سني اپني جنگ کو اسوجہ روک لینگے کہ وہ مغرب پر حملہ کردیں ' بالکل بعید از قیاس ہے - اگر اٹلي کے سپرد طرابلس کردیا جاوے تو بہت کم اُمید اور قرائن ایسے هیں کہ ایک عام جہاد کا اعلان هو جو روس کو ایران سے' اور انگریزونکو هندوستان اور مصر سے نکالکر ترکونکي سلطنت نئے سرے سے قائم کرے -

عالمگیر اخوت اسلامي ایک محض دهوکہ ہے ' اس سے انسان کے جذبات کو کسي قسم کي تحریک نہیں هوتي ' اسمیں کوئي ایسي مقناطیسي جاذبیت نہیں کہ وہ تمام منتشر اجزاے اسلام کو جمع کرکے ایک جگہ پھر جمع کرسکے "

یہ بیان کرکے کہ " هندوستان میں اب کوئي بغاوت یا غدر اسوقت تک نہیں هوگا جبتک کہ مسلمان عمدہ حکومت کے زیر سایہ هیں اور مذهبي رواداري قائم رکھي جاتي ہے" صاحب مضمون لکھتے هیں :

" مسلمان انگلستان کو سب سے بڑي اسلامي طاقت سمجھتے هیں - اسلام کے متعلق کونسل کے کمروں میں یہ گفتگو کرنا کہ سب سے پیچھے رهنے والي قوم مسلمانوں کي ہے ' خود مسلمانونکے واسطے مفید هوگا - وہ اپني پست حالت دیکھکر چونک جائینگے اور اپني نجات کا راستہ آخر کار نکال لینگے - مسلمانونکو سخت صدمہ اسوقت هوتا ہے جبکہ وہ یہ سنتے هیں کہ گورنمنٹ اُنکے جائز حقوق کي طلب کو نظر انداز کردیتي ہے ' یا ملک معظم کے وزرا سیاسي معاملات میں گفتگو کرتے هوے اپنے مذهبي خیالات کي جھلک کو نہیں چھپا سکتے هیں - مگر اب مسلمان اس بات کو بخوبي سمجھہ سکتے هیں کہ اُنکو جو کچھہ حاصل کرنا ہے ' مناسب اور ایمانداري کے وسائل اختیار کرکے حاصل کریں ' اور کسي قسم کي بے جا رعایت یا فائدہ نہ اُٹھائیں -

یہ خیال عام هوتا جاتا ہے کہ یوروپین اقوام ملک گیري کي طمع دولت یا حکومت کے واسطے کرتے هیں' بلکہ حقیقت میں انکا منشا یہ هوتا ہے کہ علوم و فنون کي مشعل لیکر تحقیقات علم و مدنیت کو از سر نو تازہ کریں اور مشرقي اقوام کے مردہ جسموں میں تهذیب کي روح پھونک دیں "

افسوس کہ اس خیال کي اشاعت کے متعلق نیک خیال مضمون نگار کا حسن ظن صحیح نہیں - ایک عرصے تک اقوام یورپ کي نسبت مشرق میں یہ خیال تھا ' مگر اب برقعہ اُلٹ چکا ہے اور جو صورت نظر آتي ہے وہ بہت نفرت انگیز ہے -

مراسلات و مناظرہ

اتحاد فیمابین شیعہ و سني

قربانت شوم - امیدوارم کہ پیوستہ آقات برمسند نوع پروري و وطن خواهي و اسلام پرستي متکي و برقرار باشید -

بعد جسارۂ عرض مي شود کہ این بندہ ضعیف قریب دو ماہ ست کہ بتوسط دوست عزیزے از قرائت جریدہ فریدہ الهلال مشرف میشدم ولي اکنون یک دو نمرہ است کہ بعکس باعث غم و اندوہ گردیدہ ' و اینهم بواسطہ درج فرمودن محاجہ و مناظرات یا اتحاد شیعہ و سني است -

چہ قدر جاے افسوس است ' زیرا کہ علما و پیشوایان ملل سالہا ازنکو ساختن کار زمین بکلي فارغ شدہ و اکنون بہ آسمان و سیارات پرداختہ و مشغول اند ' لکن ازانطرف ما مسلمانان هم بہ بینید کہ از صقلیہ و قبرس و قرناطہ و اندلس و ر' ز' و' - و از طرف دیگر مصر و اسکندریہ و مراکش بلکہ تمام افریقہ ' و از طرف دیگر تمام هند و بخارا و خیوہ و شیروان وقیران تا برسد بدیوار چین ' و از طرف دیگر بلغار و سرویا و البانیا ...... باز هم اکتفا نکردیم و در مرتبہ مشغول شدیم تا طرابلس و سلانیک !

اکنون پرداختہ ایم بہ بقیۃ السیف یعني دولت عثماني و ایران و افغانستان - باوجودیکہ همہ چیز مي بینیم و میشنویم ' باز دست غرض بر نداشتہ - اگر در واقع معني اتحاد و برادري همین است کہ آقایان محترم فهمیدہ و میدانند جاے افسوس است :

حاجي برہ کعبہ و رواں کین رہ دین ست
خرش میرود اما رہ مقصود نہ این ست

خوب است ' بہ اقایان محترم بفرمائید کہ این سیل اسلام کن و این مرض مهلک در عرب و عجم برد - باوجود آنها بکلي دست کشدند ' لکن در هندوستان هنوز تا درجۂ قوت دارد - یا این است کہ عرب و عجم بهتر فهمیدہ و دانستہ و مصلحت وقت را ملاحظہ مینمایند یا آنکہ اقایان عظام کہ تربیت یافتہ بلکہ تربیت کنندگان کالج ها و مدرسۃ العلوم ها هستند اشتباہ فرمودہ اند ؟

خوب است ' حضرت عالي در جواب آقایان بفرمائید کہ امروزہ مثال ما مسلمانان مثل چند برادر است کہ اموالے بہ ارث از پدر بچنگال شان افتادہ و اکنون بواسطۂ تقسیم آن باهم میجنگند - ناگاہ در بین زد و خورد جماعتي هم از دزدان براے بردن اموال حاضر و مصمم گشتہ - دران حال چہ کنند ؟ ایا اول دزدان را از خانہ بیرون و مغلوب و متفرق سازند و متفقاً حفظ اموال و ناموس نمایند یا ' انکہ همین طور مشغول جنگ و جدال باشند ؟ تاوقتیکہ معلوم شود کہ از یک طرف تمام اموال شان از کف رفتہ و طرف دیگر خود شانرا تمام و نابود کردہ اند - اگر ما اکنون شق ثاني را اختیار نمائیم خیلے زود خواهیم فهمید' و انوقت هم پشیماني سودے ندارد و نخواهد داشت -

بخداے لا یزال قسم است کہ بر حسب این اختلافات ننگ آوري کہ این اوقات دارد روز بروز افزون میشود - مثلاً همین اختلاف شیعہ و سني و اختلافات فیما بین قاید و پیشوایان هندوستان و جلسۂ دهلي و اختلافات داخلي و خارجي ایران و عثماني - روزے خواهد آمد کہ زبانم از گفتنش لال و الکن است ! !

اگر بواسطۂ این طور اختلافات نبود ' چہ طوري میتوانستند با تن زندہ تشریح و پارہ پارہ بنمایند ؟ ایا نہ بهمین سبب ها ست کہ منطقہ هاے نفوذ همسایگان جنوب و شمال ایران براے خود شان
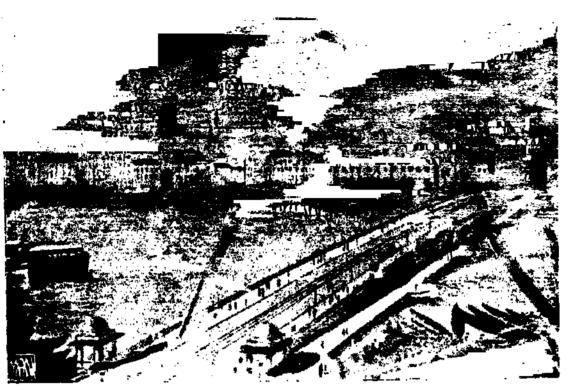
شـاخ زرين كا ايك نظـاره !
قسطنطنيه كا مشهور پل

اخبـــار و حــوادث

از مراسلـه نـگار المويـد

(۲)

(جرمني جنگي مشن)

جرمني كے جنگي مشن نے همارے فوجي حلقوں كي تفتيش شروع كردي هے - كمانڈر وان سانڈرس ' جنكو همارے اول نيلق (آرمي كور) كي كمان ملي هے ' آستانه اور اسكے گرد و نواح كي عثماني فوج كي حالت سے واقف هونے كے ليے نهايت سعي و سرگرمي سے كام كر رهے هيں -

پرسوں (يعني ۲۷ دسمبر كو) دو جرمـــن آفيسر لواء وان و يبرو اور لواء برسلت اور انكے ساتهه بكباشي اركان حرب عاصم بـك اور ملازم محمد ضياء آفندي مدرسه توپخانه كے ايڈيكانگ ' ادرنه ' قرق كليسا ' ديموتقه اور شتلجا اسليے روانه هوے هيں كه وهاں كے فوجي اور جنـگي حالات كي تفتيش كريں - اور عنقريب وان سانـڈرس بهي وهيں جاليںگے -

يهاں تـك تو جرمني جنـگي مشن كے اندروني كاموں كا تذكره تها ' رها وه بين الدولي مسـئله جو اس جرمن كمانڈر كو همارے پہلے فيلق كي كمان پر ملنے پر پيدا هوا ' تو اسكے متعلق سب سے آخري خبر جو مشهور هوئي هے ' يـه هے كه شـاهنشاه جرمني ' شاه انگلـستان ' اور زار روس ميں اس سياسي فوقيت كي تلافي كے ليے گفتـگو هو رهي هے ' جو جرمني كو دولت عثمانيه ميں اس عظيم الشان برتري و تفوق كے حاصل هونے سے دول كے مصالح ميں پيدا هوا هے -

ان معاملات ميں جن لوگوں كي تيز نظري پر اعتماد كيا جاتا هے ' انكا قول هے كه دوسري سلطنتوں كو جرمني كے امتياز كے مقابله ميں جو امتيازات ملنے والے هيں ' انكے بعد وه اس معامله ميں خاموش هو جائيںگي ' بشرطيكه اس امر كي ذمه داري كيجائے كه عثماني فوج ميں جرمني كے اثر سے دوسري سلطنتوں كو كوئي نقصان نه پهنچيگا - اغلب هے كه امور ذيل كے ذريعه يه بات حل هوسكتي هے :

(۱) دولت عثمانيه وعده كرے كه باسفورس اور دردانيال سے تجارتي جهازوں كے گزرنے كے نظام ميں كوئي تغير نه هوگا ' نيز ان دونوں آبناوں ميں كبهي حتى كه زمانۂ جنـگ ميں بهي تارپيڈو كشتياں نه لگائي جائيںگي -

(۲) دولت عثمانيه سركاري طور پر وعده كرے كه اگر اسـميں يا اور كسي دول عظمى ميں سے كسي ميں جنگ چهڑيگي ' تو اسوقت اس مشن كے ممبر جرمني واپس چلے آئيںگے -

(۳) يه كه اس جرمني كمانڈر كو ان آبناؤں كے قلعوں سے باقاعده يا عملي طور پر كسي قسم كا تعلق نه هو ' اور نه اسكو عثماني پوليس ' دفتر عرفيت ' اور قوانين استثنائيه پر اختيار حاصل هو -

پهر بهي بعض اخبارات كے خود غلط سمجهنے يا غلط سمجهانے كي كوشش كے على الرغم يه مسئله ابهي غير منفصل هے ' اور جب اسكا فيصله هوگا تو ايك دانشمندانه فرض هوگا كه وه ان ذرائع و وسائل پر سنجيده بحث كرے ' جن سے يه مسئله ' جسے يهاں منحوس مسئله كهتے هيں ' حل هوا هے -

(عثماني فوج)

عثماني فوج عرب ' ترك ' البانی ' كرد ' اور چـركس كے متعلق قديم زمانے سے يه مشهور هے كه وه ايك ايسي مشهور ' نامور اور شجاع فوج هے كه تقريباً دنيا كي كوئي فوج اسكي همسري نهيں كر سكتي - اور اگر كبهي اسكو شكست هوئي هے تو يه ناممكن تها كه اسـكا سبب اسكي بزدلي ' يا اسكي شجاعت كي كمي يا اسكي

...ما يتحلل هے اور قوام معجون بدن اسي سے هے ' اور يه بهي صحيح هے كه انتعاش حرارت غريزي كا موجب يهي هے جيسا كه شعلهٔ آتش كے ليے هيزم - ليكن واقعه يه هے كه افراط بجاے انتعاش كے بجهانے كا كام ديتي هے - جيسا كه آگ كے هلكے شعلے پر لكڑيوں كا انبار اور بجهتے هوے چراغ پر بهت سا تيل -

قانون بوعلي سينا ميں هے كه غـذا اگر زياده از قدر حاجت وارد بدن هو تو وه زيادتي موجب فساد هوجاتي هے - اولاً احداث تخمه كرتي هے ' بعد ازاں احداث سده ' سده سے عفونت حادث هوتي هے ' اور اس كميت سے ايـک كيفيت غريبه كا پيدا هونا لازمي هے - جب هضم تـک نوبت پهنچتي هے تو زيادتي رطوبت سے (كه غذا سے حاصل هوئي) احداث برودت بهي هو جاتا هے اور يهي برودت جمود و خمود هے -

چونكه ارواح و قوى كے روشن ركهنے كا ذريعه حرارت غريزي هي هے اور وه ضعيف هے ' تو ارواح و قوى كي تازگي و لطافت قائم نهيں رهسكتي - يهي تو وجه هے كه شكم سيري ميں نزول تجليات حكمت كا نهيں هوتا - صدق ما قال رسول الله روحي فداه و صلى الله عليه وسلم : من اكل الطعام بشهوة حرم الله تعالى الحكمة على قلبه -

عبادت آخر الليل كي فضيلت اسي حكمت پر مبني هے كه معده غذا سے خالي اور ارواح دخان طبخ هاضمه سے پاک - دعاے سحري ' مناجات نيم شبي ' و فكر صباحي مشهور اصطلاحيں هيں - في الجمله طب فرنگ و يونان و ويدک ميں زائد از اشتهـا كهانا ممنوع هے -

حكيم بختيشوع نصراني هارون رشيد كے زمانه ميں دربار كا طبيب نامي تها - علي بن حسين بن واقد سے كها كه تمهاري كتاب (قرآن) ميں كوئي چيز طب سے نهيں - حالانكه علم دو هيں : علم الابدان اور علم الاديان - اسنے كها كه حق تعالى نے تمام طب كو اس آدهي آية ميں جمع فرماديا هے : كلوا واشربوا ولا تسرفوا - اسنے كها كه آپ كے رسول سے كوئي چيز طب ميں منقول نهيں - علي بن حسين نے جواب ديا كه همارے رسول نے طب كو تهوڑے سے الفاظ ميں جمع كركے فرماديا هے : المعدة كل داء والحمية راس كل دواء - يعني معده سب بيماريوں كا گهر هے اور پرهيز هر دوا كا سر هے -

بختيشوع نے كها كه سچ هے - تمهاري كتاب اور تمهارے پيغمبر نے جالينوس كے ليے كچهه بهي نه چهوڑا - اس تسليم اور اعتراف كو ديكهكر بے ساخته متنبي كا يه مصرع ياد آجاتا هے :

الفضل ما شهـدت به الاعداء

يعني بزرگي وه هے جسكي دشمن بهي شهادت ديں !

عارف شيراز نے گلستاں ميں لكها هے كه بعض ملوک نے ايک طبيب كو پيغمبر آخر الزماں كي خدمت ميں ارسال كيا ' وه مدت تک ٹهرا رها مگر كسي نے اسكي طرف رجوع نه كيا اور نه دوا پوچهي تنگ آكر حضرت كي خدمت ميں شكايت كي - ارشاد هوا كه يه لوگ بوقت غذا كرتے هيں جب اشتها صادق هوتي هے ' اور چهوڑ ديتے هيں جبكه اشتها باقي رهتي هے - پس يه مريض نهيں هوتے - يه روايت كتب حديث ميں هماري نظـر سے نهيں گذري ليكن اسميں ايک نكته نهايت جيد هے -

بعض تاريخوں ميں ديكها هے كه نوشيرواں كے پاس چار طبيب عراقي ' رومي ' هندي اور حبشي جمع هوے - اسنے پوچها كه كونسي دوا هے جسكے استعمال سے مرض نهونے پائے ؟ عراقي نے كها كه تين جرعـه پاني گرم كا على الصباح پينا - رومي نے كهـا كه هر روز حب الرشاد بقـدر كف دست كهانا - هندي نے كها كه تين هليله سياه كا روزانه استعمال -

حبشي نے كها كه پاني گـرم معده كو ڈهيله كرتا هے اور گرده كي چربي كو پگهلاتا هے - حب الرشاد مهيج صفرا اور هليلهٔ سياه مهيج سودا هے ' پس وه دوا كه جس سے دوسري دوا كي حاجت نهيں پڑتي يه هے كه غـذا بعد بهوک كے كهائي جاے ' اور سير هونے كے قبل چهوڑدي جاے - سب نے كها سچ هے :

ثـلاثـة مهلـكات لـلانام * وداعيه الصحاح الى السقام
دوام منـامـه ودوام وطى * وادخال الطعام على الطعام

حاصل كلام يه كه فيصله وهي هوا جو قرآن مجيد نے كيا هے كه كلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفين - اب ديكهنا يه هے كه حد سے تجاوز كرنا اور انداز سے آگے بڑهنا مضر كيوں هے ؟ اور مضرت كيا هے ؟ هاں حديث شريف ميں آيا هے كه حرص و هوس سے طعام كهانے والے كا دل حكمت سے محروم كر ديا جاتا هے ' اسكا سبب يه هے كه اشتها سے زياده كهانے ميں بدني فساد لازمي هے ' اور بدني فساد سے روحي فساد و خرابي ضروري - پس ماننا پڑيگا كه ديني و دنيوي كاموں كے قابـل نرها - اس سے بڑهكر اور مضرت كيا هوگئي ؟

كلوا واشربوا ولا تسرفوا سے يه مطلب بهي نكل سكتا هے كه كهاؤ پيو مگر بهت خرچ مت كرو ' يعني مكلف غذا ' لطيف طعام ' لذيذ شربت ميں خرچ زائد نه كرو - يه نكته بهي بالكل طب كے موافق هے كيونكه جو غـذا غليظ هو اور جوهر اسكا متين - اوسكے كهانے والے اور عادت كرنے والے كي عمر دراز اور تندرستي قوي هوتي هے كيونكه قبول آثار و ضد تغير سے بعيد هے -

مانا كه طعام و شربت لطيف سے غذا حاصل هوتي هے ليكن بهت جلد متاثر و متغير هوكر مرض كا موجب بهي تو هو جاتي هے - تجربه اور مشاهده بهي يهي شهادت ديتا هے جيسا كه فلاكت زدگان فـاقه اور صحرا نشيناں و غير شهري قوت ميں زياده ' عمر ميں دراز ' جسم ميں تندرست هوتے هيں ' اور شربت نوشان لذيذ و معطر ' و طعام خوران لطيف و خوش منظر ' قوت ميں ضعيف ' عمر ميں كوته ' اور گوناگوں امراض ميں مبتلا ديكهے جاتے هيں -

هاں اس مسئله كي دليل پكڑكر كه جو لطيف هے زود متاثر از غير ' اور جو كثيف هے دير متاثر از غير هوتا هے ' كها جاے گا كه كثيف دير و بد هضم ٹهرا -

تو ايک حد تـک يه مسئله صحيح هے ' مگر يه مسئله غير معتاد كي نسبت هے - جب عادت هوجائے تو وهي شے زود هضم هوجاتي هے ' توليد خلط صالح و مدد صحت لازمي هوجاتي هے ' اور بسبب كثافت كے دير متغير و دير تحليل ثابت هوكر درازي عمر كا باعث هوتا هے - آية شريفه كا منشا يهي هے كه طبيعت ميں عادت نيک ڈالو كيونكه : ان الله لا يحب المسرفين -

بهر حال " ولا تسرفوا " كو هر جگه دخل هے - سخاوت اور فياضي كے متعلق اكثر لوگ غلطي كرتے هيں يعني اسراف اور فضول خرچي كي حد تـک پهنچ جاتے هيں - قران حكيم نے ايک اصول قايم كرديا هے - كلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الـله لا يحب المسرفين - اسي كي تفسير ميں حديث شريف هے : خير الامور اوسطـها - في الجمـله صحت ' قناعت ' تمدن ' تهذيب ' اور اخـلاق كا سبق اسي ايک آية شريفهٔ مندرجهٔ عنوان سے ملتا هے : فاعتبروا يا اولى الابصار -

طرابلس

ختم جنگ کے اسباب

انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان البارونی کي تصریح

جنگ بلقان کي مشغولیت نے مظلوم و بے نوا مگر مقدس و اولو العزم طرابلس کي طرف سے دنیا کو بالکل بے خبر کردیا حالانکہ اس سر زمین صحرائي کے فقرا اور بادیہ نشینوں نے جو کچھہ کیا ' اُسکي قدر و قیمت جنگ بلقان کي با سازو سامان نا کامیوں نے اور بڑھا دي ہے !

جنگ بلقان کي وجہ سے جب دولۃ علیہ مجبور هوئي اور اٹلي سے صلح کرلي تو اسکا کوئي اثر اندرون طرابلس کے مجاهدین پر نہ پڑا - وہ برابر مصروف دفاع و جہاد رہے - چنانچہ کئي سخت معرکوں کي خبریں سننے میں آئیں اور اٹلي کے حملے برابر ناکام و شکست یاب رہے -

ترک افسر جو وهاں مقیم تھے ' ان میں سے اکثر بدستور صلح کے بعد بھي ٹھہرے رہے - غازي انور پاشا کو اگرچہ اتحاد و ترقي نے بلالیا لیکن اور متعدد رؤساء جنگ وهاں باقي تھے ' اور سنوسیوں اور عثمانیوں میں پوري طرح اتحاد تھا -

منجملہ رؤساء قبائل و جنگ کے ' شیخ سلیمان البارونی ' عزیز بک مصري ' عزیز بک سابق والي عراق ' ایوب بک وغیرہ بھي تھے -

پچھلے دنوں یکایک یہ خبر مشہور هوئي کہ مجاهدین طرابلس نے جنگ ختم کردي ' عزیز بک مصري اور دیگر رؤساء و شیوخ قبائل میں باهم اختلاف هوگیا ہے ' اور شیخ سلیمان بارونی مع ایک بڑي جماعت کے جنگ سے دست بردار هوکر تیونس چلے گئے !

پھر ایک شدید اختلاف روایت شروع هوا - رسالۃ الهدایۃ قسطنطنیہ کے مضمون نگاروں نے جو حالات بیان کیے وہ اُس سے بالکل مختلف تھے جو المؤید مصر میں شائع هوے -

یہ بھي مشہور هوا کہ سلیمان بارونی (جنہوں نے آغاز جنگ سے نہایت نامورانہ حصہ تمام مدافعات و مجاهدات طرابلس میں لیا اور جنکي مراسلات بارها الهلال میں شائع هوچکي هیں) اٹلي والوں سے ملگئے اور رشوت لیکر جنگ ختم کردي -

بہر حال حالات نہایت تاریکي میں آگئے - هم نے بارها ارادہ کیا کہ اس مسئلۂ کو صاف کیا جاے لیکن محققانہ ذرائع بحث کا انتظار تھا -

اب چاهتے هیں کہ طرابلس کے بعد از صلح اور موجودہ حالات کو موثق ذرائع سے حاصل کرکے شائع کیا جاے ' کیونکہ مسلمانان هند صلح کے بعد سے بالکل بے خبر هیں - اس سلسلے میں سب سے پہلے خود شیخ سلیمان البارونی کي ایک چٹھي کا ترجمہ شائع کرتے هیں جو انہوں نے مسٹر دورے محمد ایڈیٹر افریقن ٹائمز لنڈن کے نام لکھي ہے اور اسکا اصلي عکس اخبار مذکور نے شائع کردیا ہے -

شیخ سلیمان البارونی ایک سنوسي شیخ طرابلس کے ساتھہ کھڑے هیں (واقعۂ بنغازي)

مسٹر دورے محمد کي بھي مختصر تقریب کر دیں - قارئین کرام نے ایک پر اسرار فرقہ کا نام سنا هوگا جو " دروز " کے لقب سے مشہور ہے اور جس کي ایک بہت بڑي جماعت شام اور اطراف بیروت و جبل لبنان میں موجود ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ غالباً یہ لوگ باطنیۂ و قرامطہ کا بقیہ هیں -

مسٹر دورے محمد اسي فرقے سے هیں - انکے والد شیخ سلیم ایک نامور عالم تھے - انکي ایک فرانسیسي شخص سے بہت دوستي تھي جسکا نام " دو سے " تھا - اسیکي یادگار میں انہوں نے اپنے لڑکے کے نام میں بھي " دورے " کا لفظ شامل کر دیا -

انہوں نے یورپ میں تعلیم پائي اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے - کچھہ عرصے سے ایک انگریزي رسالہ " افریقین ٹائمز " کے نام سے نکالا ہے جس کا مقصد اقوام مشرقیہ کي حمایت اور انکے حالات سے اقوام یورپ کو آگاہ کرنا ہے - مصر کے متعلق بھي انکي ایک دلچسپ کتاب حال میں شائع هوئي ہے - وہ لنڈن میں مستقل طور پر مقیم هیں -

انہوں نے شیخ سلیمان بارونی سے حالت دریافت کیے - اسکے جواب میں وہ لکھتے هیں :

" آپکا خط موصول هوا ' آپ چاهتے هیں کہ میں :

(۱) طرابلس میں نئي حکومت کے قائم کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے کا سبب بیان کروں -

(۲) یہ جو همارے متعلق اخبارات نے مشہور کیا ہے کہ هم نے ایک کثیر رقم رشوت میں لیلي ہے اور اسي لیے جنگ ختم کر دي ' اسکي حقیقت بتاؤں -

(۳) میرے متعلق کہا جاتا ہے کہ مجھے بڑے بڑے چندے وصول هوے مگر میں نے انہیں جنگ میں صرف نہیں کیا بلکہ اپنے لیے رکھلیا - اس الزام سے پردہ اٹھاؤں -

انمیں سے هر ایک سوال کا واقعي جواب دیتا هوں جسمیں کسي طرح شک کي گنجایش نہیں - اس امید پر کہ پہلے یہ عربي میں شائع هونگے پھر اسکا ترجمہ اس رسالہ کي زبان (انگریزي) میں هوگا :

جمہور و معروف خصوصیات کا نقص ہو - بلکہ ہمیشہ اصلی نقطہ ضعف اسکا نظام ہی ہوا ہے - نظام کو ان معانی میں سے خواہ کسی معنی کے لیے لیجیے جن پر لفظ نظام دلالت کرتا ہے -

جن عثمانی اور غیر عثمانی واقف کاروں نے عثمانی فوج کو جنگ اور صلح دونوں حالتوں میں دیکھا ہے' قریباً ان سب کا اس پر اتفاق ہے کہ دولت عثمانیہ کے فوجی نظام میں سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ گرم ملکوں کے سپاہیوں سے سرد ملکوں میں کام لیا جاتا ہے' اور سرد ملکوں کے سپاہیوں سے گرم ملکوں میں - اور کسی ایسی غلط فہمی کی بنا پر جو حکمت و تدبیر اور انصاف و عدل کے ذریعہ سے رفع کیجاسکتی ہے' ایک صوبہ کے باشندوں سے مقابلہ کے لیے دوسرے صوبے فوج سے خالی کردیے جاتے ہیں - لیکن سو برس سے عثمانی فوج کی اصلی مصیبت یہ ہے کہ اسکے عثمانیوں سے برسر پیکار کرکے دونوں کو کمزور کردیا جاتا ہے' حتی کہ جب بیرونی دشمن سے جنگ کا وقت آتا ہے تو یہ حالت ہوتی ہے کہ فوج ضعیف القوی ہوتی ہے' ملک اقتصادی مرض فقر الدم (کمی خون) میں مبتلا ہوتا ہے' خزانہ اس خانہ جنگی میں صرف ہوچکا ہوتا ہے' اور اس پر مستزاد یہ کہ فوجی خدمت کی مدت اسقدر طویل ہے کہ اس طول مدت نے اس فن کو صرف اہل فوج ہی میں محدود کردیا - اگر مدت خدمت کم ہوتی تو چھہ سال میں ایک دفعہ کے بدلے دو دفعہ فوج بدلی جاسکتی - اس سے یہ ہوتا کہ فوجی تعلیم عام ہوتی' اور جسطرح اب ہے اسطرح تھوڑے سے اشخاص تک محدود نہ ہوتی -

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ قائد اعظم عزت پاشا کو تمام امور اور اسکے نتائج اس آخری جنگ میں مجسم ہوئے نظر آگئے' اسلیے انھوں نے ایک نئی اسکیم تیار کی ہے جسکے اور مہمہ حسب ذیل ہیں

(۱) اس عیب سے نجات حاصل جو آخری جنگ میں ظاہر ہوا یعنی میدان جنگ تک فوج کی ضرور مقدار نہ پہنچا سکنا -

(۲) فوجی تعلیم کا عام کرنا -

(۳) ناگہانی سانحات کی طرف سے اطمینان کے لیے ہر جگہ فوج مرابط یعنی ایسی فوج کی کافی تعداد رکھنا جو ہمیشہ رہے -

یہ تینوں مقصد جسقدر عمدہ ہیں قارئین کرام خود اسکا اندازہ کرسکتے ہیں' اور ایسے وقت میں ظاہر کیے گئے ہیں جبکہ لوگ انکی ضرورت محسوس کر رہے ہیں -

مگر افسوس ہے کہ واضع اسکیم نے ایسا راستہ اختیار کیا جس سے لوگوں میں اضطراب پیدا ہونے لگا ہے' حالانکہ اس نتیجہ تک پہنچنے کے دوسرے ایسے راستے موجود ہیں جو ملک اور فوج دونوں کے مصالح کے جامع اور اسکیم کے مقصد کے ضامن و کفیل ہیں - جب آخری واقعات میں ہماری فوج کا جہل ظاہر ہوا' تو عزت پاشا نے یا عزت پاشا کی وزارت میں اصلاح فوج کی اسکیم کے واضع نے یہ چاہا کہ فوجی تعلیم عام ہو جائے' اور یہ فیصلہ کردیا کہ فوجی تعلیم لازمی ہوگی' اس سے وہ لوگ بھی مستثنی نہ ہونگے جو ایسی عورتوں کے کفیل ہیں جنکا اور کوئی کفیل نہیں -

یہاں ہمیں اسکا ضرور اعتراف کرنا چاہیے کہ ہمارے قومی نظام نے طول مدت اور اسکے علاوہ اور بہت سے اسباب سے باشندوں کو فوجی خدمت سے متنفر سا کردیا ہے -

پس یہ ممکن تھا کہ ہماری حکومت بھی تجنید (فوج سازی) کا وہی طریقہ اختیار کرتی' جو اہل جرمنی نے اسوقت اختیار کیا تھا جبکہ انہیں نپولین کے تسلط و اقتدار نے فوج کے بڑھانے سے منع کیا تھا - انھوں نے مدت خدمت کم کردی' اور فوج کی تعداد وہی رہنے دی جو نپولین چاہتا تھا - اس سے یہ ہوا کہ ایک شخص آتا تھا' دو تین برس قواعد جنگ سیکھتا تھا' اور پھر اپنے کام پر چلا جاتا تھا - اسکی جگہ نیا سپاہی آتا اور اسی طرح سیکھکے چلا جاتا - اگر پہلا سپاہی اتنے زمانے تک رہتا جتنے زمانے تک کہ دونوں رہے' تو یقیناً فوجی تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد اس تعداد سے کم ہوتی جو تخفیف مدت کے زمانے میں تھی -

یہ ہے تفسیر میرے اس قول کی کہ تجنید کا جو طریقہ اہل جرمنی نے نپولین کے وقت میں اختیار کیا تھا' وہی طریقہ فوجی تعلیم کی اشاعت کا ضامن ہے' اور اسی میں ملک کا اقتصادی فائدہ ہے - اسکا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ جندیہ (سپہگری) کو قوم کی نگاہوں میں محبوب و پسندیدہ بناتا ہے -

یہ تو فوجی تعلیم کی حیثیت سے بحث تھی' باقی رہا مسئلۂ دفاع ملی تو اسکی نئی اسکیم کے متعلق ہمکو جو کچھہ معلوم ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسمیں صوبہ وار خدمت کا مسئلہ ملحوظ رکھا گیا ہے - یعنی ہر سپاہی اپنے صوبہ ہی میں رہکے خدمات انجام دیگا اور جو لوگ ایسی عورتوں کے کفیل ہیں جنکا کوئی کفیل نہیں' وہ اپنے اہل عیال سے دور نہ بھیجے جائینگے -

ایک صحافی (جرنلسٹ) سے عزت پاشا نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ فوجی خدمت کی مدت کم کرنے کا ارادہ ہے - مگر ابھی تک اسکی مقدار نہیں معلوم - (اسکے بعد وزارت جنگ بدل گئی' اور انور پاشا وزیر جنگ ہوے - الہلال)

اضافۂ قیمت الهـــلال

الہلال کی معنوی اوصاف سے قطع نظر صرف ظاہری حالت بھی اسکی متقاضی ہے کہ قیمت میں کچھہ اضافہ کیا جائے -

نـرخ بـالاکن کـہ ارزانـی ہنـوز

میرے اس بیان میں مبالغہ کا شائبہ تک نہیں ہے کہ ایک نمبر دیکھہ لینے کے بعد دوسرے ہفتہ کے الہلال کا انتظار اسی دن سے شروع ہوجاتا ہے - اور اگر سوء اتفاق سے ڈاک میں ایک دن کا بھی توقف معمول سے زیادہ ہوتا ہے تو وہ اسقدر شاق گذرتا ہے کہ الاماں - اس کے ساتھہ ہر اخبار بیں خواہشمند ہے کہ اسکے حجم میں حتی الامکان زیادتی ہوجائے - مجھے یقین ہے کہ جسوقت ایسا ممکن ہوگا آپ اس کا حجم بڑھانے میں ایک لمحہ کا بھی وقف نکرینگے لیکن جبکہ الہلال کے چھپائی کا غیر معمولی اہتمام اور تصاویر کا التزام حالت موجودہ میں بھی آپکو زیر بار کررہا ہے تو یہ خواہش کیونکر کیجا سکتی ہے - البتہ اگر اسکی اشاعت میں توسیع ہوجائے اور خرچ سے آمد بڑھ جائے تو حجم میں اضافہ کرنیکی خواہش بجا ہوگی - میری راے میں سردست یہ مناسب ہوگا کہ چندہ سالانہ میں دو روپیہ کا اضافہ کردیا جائے' اور ساتھہ ہی ایک پاپولر ایڈیشن جس کا کاغذ اس سے کم قیمت ہو مگر باقی تمام باتیں اسی کی موافق ہوں جاری کردیا جاے اور اسکا چندہ بھی رکھا جائے جو اس وقت ہے تو خریداران اخبار کو ہرگز گراں نہوگا' اور جو لوگ پہلے سے زیادہ ندیسکیں وہ پاپولر ایڈیشن لیتے رہیں گے - اسی کے ساتھہ ناظرین کل الہلال اوسکی توسیع اشاعت کے طرف بھی متوجہ ہوں' اوسطاً ہر خریدار ایک ایک خریدار پیدا کردے کہ جو مقاصد آپکے پیش نظر ہیں اس سے جلد مستفید ہونے کا موقع ملے - اگر اضافہ چندہ کی راے قرار پائے تو میں بلا توقف بقیہ کمی کو پورا کرونگا والسلام مع الاکرام -

نیاز مند غلام حسن از امروہہ

اب هم میں اور اُن میں شب کي تاریکي حائل هوگئي - همارے پاس اتنے کارتوس بهي نه تهے که گهنٹه بهر اور لڑ سکتے - اسیطرح رسد بهي نه تهي که دو چار دن تـک بهي کام دیتي - باهر سے بهي رسد ' کارتوس ' یا روپیه کے آنے کي امید نه تهي - لاچار هوکر راتوں رات همیں یفرن واپس آنا پڑا ' زخمیوں کو بمشکل کاندهوں پر اُٹها کر لاے ' کیونکه کرایے کیلیے همارے پاس روپیه نه تها ! !

دوسرے دن اطـالیوں نے اپني تمام فوج کے ساتهه دوسرا حمله کیا کیونکه انهیں معلوم هوگیا تها که همارے پاس سامان مدافعت میں اب کچهه بهي نهیں رها هے - اس حمله میں هماري فوج کا ایک بڑا حصه منتشر هوگیا -

اسي اثنا میں جو وفـد هم نے بهیجا تها اسکا جواب آ گیا که همیں خود مختاري دینا حکومت اطـالیا کو منظور هے - میں نے تمام سر برآورده اشخاص کو جمع کیا اور ان سے مشوره کیا - سب نے بالاتفاق طے کیا که همیں بهي منظور کرلینا چاهیے -

اب میں نے لـڑنے والوں کو حکم دیـا که وه سرحد تونس کي طرف چلیں جو هم سے چار دن کي مسـافت پر هے - اسکي اطـلاع ساحلي مرکزوں میں دیدي تاکه کهیں ایسا نهو که اطالي اچانـک حمله کردیں -

ان لوگوں نے کوچ شروع کیا - جب میں انکے همراه نالوت پهنچا تو مجهے کاؤنٹ سفورزا اور اسکے رفیق مسٹر دوزي کا تار ملا که اس قرار داد کي تـکمیل کے لیے آؤ جو هم میں اور وفـد میں هوئي هے -

اس سے مجهے معلوم هوا که وه ابهي هماري واپسي سے بے خبر هیں - میں تونس روانه هوگیا اور ظـاهر کیا که کونٹ سفورزا سے گفتـگو کرنے کے لیے جا رها هوں - حالانـکه میں اسلیے جا رها تها که حکومت تونس سے اسکي قلمرو میں داخل هونے کي اجازت لوں -

حکومت نے اس شرط پر اجازت دي که هم لوگ هتیار دیدیں - میں نے بخوشي اس شرط کو منظور کیا ' اور خیال کیا که یه اجازت هي اسکي بڑي مروت هے جسے میں کبهي نهیں بهولسکتا - کیونـکه اگر وه اجازت نه دیتي تو یا تو هم زبردستي داخل هوتے اور اس صورت میں اهل تونس اور انکے ساتهه انکي حکومت سے مقابله هوتا ' یا پهر واپس آتے اور اس صورت میں گرفتار هوتے اور سب کے سب مارے جاتے -

اسکے بعد میں کونٹ سے ملے بغیر سرحد واپس آیا کیونـکه حکومت کو اس واقعه کي خبر هوگئي تهي اور قطع گفتگو کي غرض سے انهیں حکومت نے بلا لیا تها -

مگر یه کونٹ پهر تونس واپس آیا اور مجهه سے کها که انتظامي خود مختاري کو چهوڑ کے میں آور کوئي دوسرا مطالبه پیش کروں کیونکه اب اس مطالبے کے لیے تو کوئي وجه باقي نهیں رهي -

میں نے اسے ایک نقشه لکهکے دیا جسمیں عام اهل طرابلس اور خصوصـاً لـڑنے والوں کے فوائـد کے متعلق چند مخصوص دفعات تهیں -

اس نے بالحاح واصرار کها که میں کچهه اپنے اور اپنے متعلقین کے لیے بهي طلب کروں - علاوه اسکے که وه خود جو کچهه مناسب سمجهیگا میرے لیے حکومت سے اسکي سفارش کرے هي گا - مگر میں نے اسے منظور نهیں کیا اور کها که اسکے بدلے یه کوشش کرے که تمام لڑنے والوں کو عام طور پر معافي دیدیجالے - مجهے خاص اپني ذات کیلیے کچهه نهیں چاهیے - چنانچه اس نے حکومت سے سفارش کي - حکومت نے معافي کا حکم صادر کردیا اور اسکي اطلاع سرکاري طور پر تونس کے اطالي کونسل جنرل کے ذریعه ملگئي - میں نے اسي وقت اهل طرابلس کو اسکي خبر کردي -

اسکے بعد اس نے اور حکومت فرانس نے مجهه سے کها که میں لوگوں کو طرابلس واپس جانے کا مشوره دوں - حکومت فرانس نے اسکی وجه یه بیان کي که تونس کي تنگي کي وجه سے کسي نئي آبادي کي اسمیں گنجایش نهیں - میں نے اهل طرابلس کو لکها - انمیں سے بعض گئے اور بعض وهیں رهگئے - جو لوگ قلمرو تونس میں نهیں آ سکے تهے ' وه اپنے هتیار لیکے اندرون طرابلس چلے گئے اور مجهه میں اور کونٹ میں گفتگو ختم هوگئي -

* * *

اس سے آپکو معلوم هوگیا هوگا که حکومت اسلیے قائم کي گئي تهي که اس خود مختاري کی حفاظت کي جائے جو سلطان المعظم نے همیں عطا فرمائي هے ' اور اسکے بعـد اپنے آپ کو اطالیوں کے حوالے صرف اسلیے کیا که همارے پاس سامان مدافعت ' روپیه ' اور کارتوس نهیں رهے تهے -

پس نه تو هماري فوج کو الزام دینا چاهیے که اس نے بزدلي کي یا اسلام اور حقوق وطن کي مدافعت سے گهبرا گئي ' اور نه همارے اشخاص میں سے کسي کو یه الزام دینا چاهیے که اس نے خیانت یا طمع سے ایسا کیا - باستثناء بعض افراد کے که انهوں نے جو کچهه کیا وه کیا ' اور اسکي پاداش میں هم نے انهیں آخر جنگ تـک قید میں رکها - (البقیة تتلی)

[بقیه مراسلات]

زمیندار کی ضبطی

زمیندار پریس کي ضبطي سے غیر معمولي نقصان جو ملـک و قوم کو هوا هے وه ناقابل برداشت هوگیا - جسطرح سے زمیندار نے اپني زمانه اشاعت میں قوم کي نیابت کي هے وه اظهر من الشمس هے - زمیندار پریس کي ضبطي سے یه معلوم هوتا هے که گورنمنٹ نے ابتـک اس اُصول پر کافي توجه نهیں فرمائي که حکومت اصلاً دلوں پر هونا چاهیے اور محض زبان بند کرنے سے اور بجا یا بیجا شکایات اپنے کان تـک نه پهونچنے سے حکومت کا استحکام مشکل هے - جو لوگ گورنمنٹ کے سچے خیرخواه هیں اور جو چاهتے هیں که تاج برطانیه سے حقیقي الفت و وفاداري هندوستانیوں میں پیدا هو ' انکا فرض هے که نهایت متانت سے گورنمنٹ کي اس روش پر نکته چیني کریں ' اور پریس ایکٹ کي تنسیخ اور ترمیم پر کافي زور دیویں - زمیندار پریس کي ضبطي پر وایسریگل کونسل میں سوال اور ریزولیوشن پیش هونا چاهیے - انگلستان میں اس آفت سے نجات حاصل کرنے کے لیے هاوس آف کامنز اور هاوس آف لارڈز کا دروازه کهٹکهٹانا چاهیے - اور سب سے ضروري امر جسپر قوم کو فوراً متوجه هونا چاهیے وه یه هے که ایک مشترکه کمپني چنده سے قایم کرکے فوراً اوسکے سرمایه سے ایک روزانه اخبار ایسے هي آب و تاب کا مولوي ظفر علیخانصاحب کي اڈیٹري میں نکالا جاوے - اگر قوم اسوقت غفلت کریگي تو گویا وه دیده و دانسته اپنے حقوق اور مطالبات سے دست بردار هوتي هے -

محمد سلیمان - از بدایون

اطلاعات:

کمپني کي تجویز نهایت عمده تهي - اور ایک نهیں بلکه متعدد مصالح و فوائد پر مشتمل ' لیکن اب چندے کي فراهمي کا سلسله شروع هوگیا هے اور معاونین حق و ناصرین حریت کو اب اسي کي تکمیل کیلیے کوشش کرني چاهیے -

(۱)

جب دولۃ عثمانیه اور اطالیا میں صلح ہوگئي اور دونوں سلطنتوں کي طرف سے همکو سرکاري طور پر اطلاع دي گئي که سلطان المعظم نے اهل طرابلس کو کامل انتظامي خود مختاري عطا فرمادي هے' تو هم نے بالاتفاق یه طے کیا که اس خود مختاري کي حفاظت کي جاے -

اشراف طرابلس نے مجھسے چاها که میں انکي صدارت قبول کروں' اور ایک حکومت قائم کردوں - انهوں نے اس مضمون کي درخواستیں اپنے خط میں اور اپنے دستخطوں سے میرے پاس بھیجیں' اسلیے میں نے اسکو منظور کیا' اور دول عظمی اور مشہور اخبارات کو تار کے ذریعه اسکي اطلاع بھي دیدي •

میں نے باقاعده حکومتوں کے پردازپر ایک حکومت کي بنیاد ڈالي جسمیں متصرف (کمشنر) قائم مقام (ڈپٹي کمشنر) مدیر (کلکٹر) قاضي (جج) مفتش (انسپکٹر) اور کاتب (منشي یا کلرک) مقرر کیے - مسلح پولیس' نیز پیاده' اسپ سوار' اور شتر سواروں کي چند پلٹنیں بھی ترتیب دیں اور انھیں یورپ کي خوشنما وردیاں پهنائیں - مقام ورخله' غداس' اور مرزق تک تمام اطراف میں ڈاک کا' اور حدود تونس تک ٹیلیگراف اور ٹیلیفونکے اسٹیشنوں کا انتظام کیا - اطالیوں کے سامنے ایک خط جنگ بنایا جو ورخله سے شروع هوتا تها اور غریان' زعتریه' منطروس' اور بیر الغشت کے آگے سے گذرتا هوا عزیزیه کي طرف چلا جاتا تها •

طرابلس کي عارضی حکومت کے بعض ارکان

نمبر ۸ صدر. کرلیرا هیں جو موسیو کرلیرا ایڈیٹر " النیل " قاهره کي بهن اور اور انکے اخبار کي نامه نگار جنگ هیں -

اس ترتیب سے هم نے چند ماه تک ان مقامات سے اطالي فوجوں کي پیش قدمي کو روکے رکها جن پر وه اعلان صلح کے بعد قابض هوگئے تے -

اس اثناء میں هم سے اور اطالیوں سے چهوٹے بڑے معرکے بھی هوے جنمیں انکے بہت سے آدمي کام آے اور سخت مالي نقصان هوا - نصرة الهي همارے ساتهه تهي -

لیکن بالاخر همارے پاس روپیه ختم هوگیا - اور اسقدر تهیدست هوگئے که جو اونٹ زخمیوں کو لاتے تے' انکا کرایه اور نوکروں اور مسلح پولیس کي تنخواهیں' نیز شهداء کے پس ماندوں کے وظائف کیلیے بھي کچهه نه رها' علی الخصوص ان پس ماندگان شهداء کرام کا یه حال تها که آنکے پاس ایک دن کے کهانے کا سامان بھي باقي نه رها تها - جو اونٹ روزانه جنگي مرکزوں تک رسد لیجایا کرتے تے' انکا کرایه بھی هم نہیں دیسکتے تے اور یه بڑي مصیبت تهي -

اسي اثنا میں چند در چند اسباب کي وجه سے ایک اور ... عظیم پیدا هوئي یعنے تونس کي طرف سے رسد کے لانے میں بھي دقتیں پیش آگئیں - میں نے مجبور هو کر یورپ کے مشهور اخبارات کو تار دیے' اور جن مقامات سے تعلقات تے وهاں وهاں شکایتیں کیں -

مذکورۂ بالا حالات جب پیدا هوے تو میں نے محسوس کیا که اب هم نهایت هي سخت خطرے میں هیں - بالاخر ایک وفد یورپ بھیجا تاکه وه دول عظمی کو همارے کار روائیوں سے مطلع کرے .

بعد کو همیں یقین هوگیا که اس سے کوئي فائده نه هوگا' اسلیے هم نے اپنے وفد کي معرفت جو اسوقت مرسلیز میں تها' اطالیا کو اطلاع دي که اب هم اس شرط پر جنگ ختم کرنے کے لیے تیار هیں که وه همکو پوري طرح انتظام خود مختاري دیدے -

اور اپنا یه خط کچهه اس طرح کي عبارت میں رکها جس سے انکي کو کسي طرح هماري کمزوري کا خیال پیدا نهو اور وه سمجهے که اگر عرصه تک همیں جواب نه دینگے جب بھي همارا کچهه نقصان نهوگا' اور همیں سامان ... میں سے کسي شے کي ضرورت نہیں هے -

لیکن وه هماري حالت سے ناواقف نه تے' انکو معلوم تها که دولۃ عثمانیه کے اولیاء امور صلح کے بعد چلے گئے' اور سامان و اسلحه کا آنا بھی بلقان کی جنگ سے رک گیا نیز بحر سے بھی کوئی شے همارے پاس نہیں آئي پس انهوں نے جواب میں لیت و لعل شروع کیا - اس سے بھی بڑهکر نقصان یه هوا که بعض وجوه سے همارا وفد عرصے تک تونس اور مارسلیز میں پڑا رها اور همیں اسکي کچهه خبر نه ملي !

اب میں نے ... یہاں کے اونٹوں اور بکریوں کو رجسٹر کرنے کا حکم دیا تاکه انکي شرعي زکواۃ ارباب نصاب سے لي جاے اور مصارف میں تهوڑي بہت مدد ملے - زکواۃ تخمیناً بیس هزار گني تهي - مزروعه زمینوں کے ... قلمبند کرنے کے لیے بھي دو شخص مامور کیے - اسکي مقدار بھي بہت اچھي تهي -

تمام لوگوں نے جوش و مسرت کے ساتهه ان احکام کا استقبال کیا مگر افسوس که ان دونوں تجویزوں کو پایۂ تکمیل تک نه پہنچا سکے - کچهه ایسے واقعات پیش آگے اور یکایک حملے هوگئے جنمیں مجبوراً همیں مصروف هونا پڑا اور ان دونوں تجویزوں ... متعلق کچهه بھي نه کرسکے - انهي حملوں میں همارا آخري نقد جنگ یعني کارتوس بھي ختم هوگیا !

اسکے بعد اطالي فوجوں نے بڑے سرو سامان سے به یک رخ و به یک وقت جندوبه' عتریه' منطروس' اور قبر زالد پر حمله کردیا - نهایت دهشت انگیز معرکے هوے اور اطالیوں کے بہت آدمي کام آے - میسرہ میں هم فتحیاب تے اور میمنه میں کامیاب - لیکن وه آگے بڑهے اور بڑهکے اس پہاڑ پر قابض هوگئے جو همارے رابطه کے مرکز علم تک پہنچا هوا تها -

عائشه بیگم صاحبه کا " اعجاز نما چاول "

بالکل [illegible] هوگیا هے

۱۲ مارچ سنه ۱۹۱۳ع تک درخواست بهیجنے والے اصحاب کو جناب عائشه بیگم صاحبه اپني عزیزه الف خاتون سلمها کي صحت کي خوشي میں اپنا ایجاد کرده حیرت انگیز تحفه "اعجاز نما چاول" جسپر پوري قل هو الله شریف مع خریدار کے نام کے نهایت خوشخط تحریر فرماتي هیں بجائے اصلي قیمت گیاره روپے پانچ آنه کے بالکل مفت تقسیم فرما رهي هیں ' اور ساتهه هي اوسکے ایک چاندیکي قیمتي ڈبیه جسمیں چاول نهایت خوبي کے ساتهه رکها هوتا هے - اور ایک خوردبین جس سے ضعیف النظر اصحاب بهي ایک ایک حرف بآساني پڑه لیتے هیں - اور دو عدد ٹین کي منقش ڈبیاں وغیره بهي عنایت فرما دینگي - محض ان سب چیزونکي قیمت وه بهي نهایت رعایتي یعني صرف ایک روپیه پانچ آنه علاوه محصول ڈاک بذریعه وي - پي - طلب فرمارهي هیں - همارے خیال میں یه قیمت ان اشیاء کي بهي نهیں هے جو چاول مذکور کے همراه دے رهي هیں ' اسلئے هم ناظرین اخبار الهـــلال کو بهي آگاه کرتے هیں تاکه وه بهي اس عظیم الشان رعایت سے مستفیض هوکر بیگم صاحبه کي اس تحیر خیز کمال کي داد دیں اور اونکي حوصله افزائي فرماویں -

بیگم صاحبه یه بهي وعده فرماتي هیں که اگر اعجاز نما چاول کسي صاحب کي ناپسند آوے اور کوئي حرف سورۂ قل هو الله شریف کا معه خریدار کے نام کے پڑهنے میں نه آوے تو وه بغیر واپسي چاندي کي ڈبیه وغیره کے اپني یه معمولي قیمت ایک روپیه پانچ آنه بهي ایک هفته کے اندر واپس منگا سکتے هیں - اور ایک خاص رعایت یه بهي کیگئي هے که نصف درجن کے خریدار کے لیے محصولڈاک معاف کردیا هے ' اور ایک درجن کے خریدار سے مبلغ ۱۵ روپیه معه محصولڈاک لیے جاوینگے - مزید صداقت کیلئے ایک مشهور اخبار زمیندار کے ریویو کي نقل بهي ذیل میں درج کي جاتي هے -

نقل ریویو روزانه زمیندار لاهور

اول میں گذشته و موجوده صناعان هندوستان کا تذکره کرتے هوے اور اونکے کمالات سے عائشه بیگم صاحبه نے کمال کو ترجیح دیتے هوے رقم طراز هے که عائشه بیگم صاحبه نے چاول میں ایک چاول جسپر پوري سورۂ اخلاص نهایت خوشخط حروف میں لکهي هوئي هے همارے پاس ریویو کي غرض سے روانه کیا هے اگر کسي کي قدرتي بینائي علی حاله هو تو وه خالي آنکهه سے ایک ایک حرف پڑهنے پر بخوبي قادر هو سکتا هے - ضعیف النظر اصحاب خورد بین کي مدد سے ایک حرف بلکه ایک ایک لفظ صفائي کے ساتهه دیکهه لیتے هیں - عائشه بیگم صاحبه کا کمال تعریف و قدرداني کا مستحق هے اوسکي اصلي قیمت ۱۱ روپیه ۵ آنه هے -

اخبار وطن کے اڈیٹر صاحب اپنے ریویو میں چاول کي کمال تعریف کرتے هوے فرماتے هیں که اسکي قیمت معه ڈبیه وغیره کے گیاره روپیه ۵ آنه کچهه بهي نهیں هے -

(نوٹ) پته نوٹ کر لیجیے اور ۱۲ تاریخ ماه مارچ تک طلب فرمالیجیے اسکے بعد اصلي قیمت ۱۱ روپیه ۵ آنه لیجائیگي -

ملنے کا پته - عائشه بیگم صاحبه قاضي اسٹریٹ امروهه ضلع مرادآباد

شایقین زبان فارسي کو مژده

کتاب مسٹر مورگن شسٹر امریکن سابق خزانه دار ایران موسوم به (اسٹرانگلنگ آف پرشیا) کا عمده با محاوره فارسي جدید ترجمه آقاسید ابوالحسن صاحب طهراني نے کیا اور (اختناق ایران) اوس کا نام رکها یه کتاب اس زمانه کي نهایت صحیح تاریخ هے اور آج کل کے عمده محاورون سے آراسته جسکي لطافت زبان دیکهنے سے تعلق رکهتي هے اوروے عبارت و انشا یه کتاب (انوار سهیلي اور ابو الفضل) کے هم پایه هے. اُن لوگوں کے لیے جو تکمیل زبان فارسي کے طالب اور اوس کے رسمي یعنے (آفیشل) و معمولي محاورات کے خواهشمند هیں اس سے بهتر ذریعه ملنا دشوار هے ' جو شخص اس کو مطالعه کریگا اوس کو حالت ایران سے ایسي واقفیت حاصل هوجاتي هے جیسے ایران کي کل [illegible] کرلي ' اور ایرانیوں کے صبر و استقلال کي تصویر پیش نظر هوجاتي هے - ترجمه دوجلدوں میں مکمل هوگا ان دونوں جلدوں کي قیمت مع ستر صفحه تصویر کے صرف دس روپیه اور بلا تصویر چهه روپیه ۸ - آنه اگر غیر مجلد بلا تصویر مطلوب هو تو پانچ روپیه قیمت پر مل سکتي هے هر صورت میں محصول ڈاک ذمه خریدار هوگا - یه قیمتیں ان لوگوں کے لیے هیں جو سال حال ربیع الثاني کے آخر تک درخواست خریداري ارسال کریں بعد انقضاے مدت مذکوره حسب مناسب قیمت میں اضافه کیا جائیگا -

(پتــه) آقا سید ابوالحسن طهراني، معلم فارسي نظام کالج حیدر آباد دکن المشتهر - حاجي فتح الله مفتون یزدي مدرس فارسي گورنمنٹ هائي اسکول چادرگهاٹ سرکار عالی

زنده دل نوجوانان [illegible] کا ایک ماهوار رساله [illegible] ریف

اغراض و مقاصد

(۱) زنده دلي و ظرافت کي روح پهونکنا -

(۲) سنجیده مهذب مذاق فراهم کرنا -

(۳) مشرقي دماغ کو مغربي مذاق سے آشنا کرانا -

(۴) ادبي - مذاق کو نشر و نما دینا -

(۵) اخلاقي و روحاني سبق سکهانا -

چنده سالانه

رؤسا سے ۵ روپیه امراء سے ۳ روپیه عام شایقین ۱ روپیه ۱۲ آنه

تعلیـــم نسواں کے متعلق

هندوستان کے مشهور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نهایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفحه پر طبع هوا هے صرف دو پیسے کا ٹکٹ بهیجنے پر اُس کے دو نسخے روانه هو سکتے هیں -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـــلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

اخوان الصفا

دار المصنفین

در یار زیرک و ' از بادۂ کهن دومنی
فراغتی ' و کتابی ' وگوشۂ چمنی
من این مقام بدنیا و عاقبت نه دهم
اگر چه در پیم افتند خلق انجمنی ! (لسان الغیب)

ذیل میں شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي ایک تحریر درج کي جاتي ہے -

جو تجویز پیش کي گئي ہے وہ برسوں سے پیش نظر ہے - بارها اس بارے میں مشورے هوے اور نقش امید کے بہت سے خاکے بنائے گئے :

یک " کاشکے " بود که بصد جا نوشته ایم !!

مولانا کا خیال تھا که دار العلوم ندوہ کے ساتھ ایک مخصوص عمارت اُن مہاجرین علم کي بھي هوگي جو علم و پرستاري علم کي خاطر اپنے تئیں علم زندگي سے الگ کر لینگے - اور اسکا انتظام کچھ مشکل نه تھا - لیکن اب تو خود دار العلوم ندوہ هي کا قیام مشکل هو گیا ہے :

او خویشتن گم ست کرا رهبري کند ؟

في الحقیقة یه ایک نہایت هي اهم تجویز ہے جو اگر پوري هوگئي تو موجودہ سنین عمل کا ایک عظیم الشان کام هوگا - یه بڑي هي غم کرنے کي بات ہے که هم میں بہت سے کثیر المصارف کام هو رہے هیں اور بڑي بڑي عمارتیں کھڑي کردي گئي هیں ' مگر ابتک تمام قوم ایک چھوٹا سا جھونپڑا بھي ایسا نه بنا سکي جو علم اور مشاغل علمیه کیلیے مخصوص هو اور جہاں عشاق علم و شیفتگان فن جمع هوکر شب و روز تحقیق و مطالعه اور تصنیف و تالیف پر مشغول رهتے هوں :

فراغتی و کتابی و گوشۂ چمنی !

بڑي مصیبت یه ہے که جسقدر قابلیتیں موجود هیں ' فقدان اسباب و صحبت کي وجه سے ضائع جارهي هیں ' اور نئي قابلیت پیدا نہیں هوتي - علم کیلیے پہلي چیز صحبت و اجتماع ہے -

چوتھي صدي هجري میں متوکل عباسي کي بد مذاقي اور تشدد و تعصب نے علماے بغداد کو ترک وطن پر مجبور کیا - مورخین نے اس عہد کو " هجرت علم " کے لقب سے یاد کیا ہے که مشرق سے تمام اهل علم مغرب (اندلس و افریقه) کي طرف چلے گئے - اسي زمانے میں بعض علما و حکما کي ایک خفیه مجلس اس غرض سے قائم هوئي تھي که علوم حکمیه و الهیه میں ایسے رسائل مدون کر دیے جائیں ' جنکي وجه سے وہ علوم محفوظ رهیں - " اخوان الصفا " اس مجلس کا نام تھا ' اور اسکے رسالے موجود هیں -

آج بھي ضرورت ہے که ایک مجلس " اخوان الصفا " قائم هو ، هماري سر زمین سے علم هجرت کرچکا ہے - اب دوبارہ آسے دعوة دیکر بلانا چاهیے :

هزار بار برو صد هزار بار بیا !

پچھلے دنوں کسي ایسي صحبت کا خیال هوا تھا اور اسي لیے " اخوان الصفا " لکھوا کر اسکا بلاک بھي بنا لیا تھا - جناب مولانا کي تجویز اسي کے ذیل میں شائع کر دیتا هوں - اگر قابل اطمینان صورت اختیار کر لے تو میں اپنا پرائیوٹ کتب خانه جسمیں تقریباً اکثر علوم اسلامیه و عربیه کا ذخیرہ ہے اور جسکي قیمت سات آٹھ هزار روپیه سے کسي طرح کم نہوگي ' دار المصنفین کیلیے وقف کر دینے کیلیے طیار هوں -

تقریباً هر ماہ اسمیں کتابوں کا اضافه هوتا رهتا ہے -

پانچ سو روپیه کا ایک نیا ذخیرہ مطبوعات یورپ عنقریب پہنچنے والا ہے - اس طرح ممکن ہے که پیشکش کے وقت اسکي حیثیت موجودہ حالت سے المضاعف هو -

افسوس کے نقد اعانة سے مجبور هوں ورنه مولانا کا اتباع کرتا -

ایک اهم تجویز

خدا کا شکر ہے که ملک میں تصنیف و تالیف کا مذاق پھیلتا جاتا ہے اور قابل قدر ارباب قلم پیدا هوتے جاتے هیں ' لیکن با ایں همه اس گروہ میں زیادہ تعداد ان لوگوں کي ہے جنکو مصنف کے بجاے مضمون نگار یا انشا پرداز کہنا زیادہ موزوں هوگا ' کیونکه ان کي مستقل تصنیفیں نہیں هیں ' بلکه معمولي رسالے یا مضامین هیں -

اسکي وجه یه نہیں ہے که ان کو اعلی درجه کي تصنیف کي قابلیت نہیں ' بلکه اصل وجه یه ہے که اعلی درجه کي تصنیف کے لیے جو سامان درکار ہے وہ مہیا نہیں ہے - ان میں سے اکثر کے پاس کتابوں کا ذخیرہ نہیں ' جو انتخاب اور استنباط و اقتباس کے کام آے - اتفاق سے اگر کوئي مقامي کتب خانه موجود ہے تو دل جمعي کے اسباب نہیں که اطمینان سے چند روز وهاں رهکر کتابونکا مطالعه اور اس سے استفادہ اور نقل و انتخاب کرسکیں - ان باتونکے ساتھ کوئي علمي مجمع بھي نہیں که ایک دوسرے سے مشورہ اور مبادله خیالات هوسکے -

ان مشکلات کے حل اور تصنیف و تالیف کي ترقي کے لیے ضرور ہے که ایک وسیع دار التصنیف اصول ذیل کے موافق قایم کیا جاے :

(۱) ایک عمدہ عمارت " دار التصنیف " کے نام سے قایم کي جاے جسمیں ایک وسیع هال کتبخانه کے لیے هو اور جسکے حوالي میں ان لوگوں کے قیام کے لیے کمرے هوں جو یہاں رہ کر کتبخانه سے فائدہ اٹھانا اور تصنیف و تالیف میں مشغول رهنا چاهتے هوں -

(۲) یه کمرے خوبصورت اور خوش وضع هوں ' اور اُن مشہور مصنفین کے نام سے موسوم هوں جو تصنیف کي کسي خاص شاخ کي موجد اور باني فن هیں -

(۳) ایک عمدہ کتب خانه فراهم کیا جاے جس میں کثرت تعداد هي پر نظر نہو بلکه یه امر بھي ملحوظ رہے که جس فن کي کتاب هو ' نادر اور کامیاب هو -

(۴) تصنیفي وظایف قائم کیے جائیں اور وظیفه عطا کننده کے نام سے موسوم کیا جاے ' یه وظایف یا ماهوار هونگے یا کسي تصنیف و تالیف کے صله کے طور پر دیے جائینگے -

(۵) جو لوگ کم از کم پانسو روپیه یکمشت عطا فرمائینگے ان کے نام اس عمارت پر کنده کیے جائینگے - میں یه تجویز بالکل ایک سرسري صورت میں پیش کرتا هوں ' اور چاهتا هوں که سردست محض ایک خاکه کے طور پر اسکي بنیاد قائم هو جاے جو رفته رفته خود بخود وسعت حاصل کرتي جائیگي - اس بات کا مجھکو اطمینان ہے که ریاست هاے اسلامي سے اس کے لیے ماهواریں مقرر هوسکینگي - سردست هم کو صرف دس هزار روپیه درکار ہے جس سے ایک مختصر تعمیر کي بنیاد ڈال دي جاے - اصلي فنڈ کیلیے پچاس هزار روپیه کا تخمینه کیا گیا ہے -

(۶) دس هزار کي رقم میں ' میں سردست ایک هزار روپیه اپنا پیش کرتا هوں - اور میں اسبات کا بھي مستدعي هوں که جن بزرگوں کو میري تجویز سے دلچسپي هو مجھه سے خط و کتابت فرمالیں ' اور مناسب مشورہ سے میري همت افزائي کریں - نیز ایڈیٹران همدرد ' وطن ' پیسه اخبار ' مشرق ' البشیر ' وکیل ' وغیرہ سے درخواست ہے که اس تجویز کو اپنے اپنے اخباروں میں شائع فرمادیں -

(شبلی نعماني - لکھنو)

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی

میــڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنی طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـدمات قــتــل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابـدهي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گــلا گھونٹنا وغیرہ -

عــورتــوں کے م ۲ ہ ا ق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امــــور متفرقہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جو کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھ ہي ساتھ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجھ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اهتمام کے ساتھ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتي ہے -

مــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

(از مــولانا شبلـــي نعمـــاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے هاتھہ کي دو سطریں هات آجاتي ہیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اهل ملـک کي خــوش قسمتي ہے کہ مــولوي عبــد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک هندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو هــزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي هات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک
ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئی کا ہر دلعزیز ... [illegible] ... سب یکساں طور پر پسند کریں ... [illegible] ... مصدقہ بالا عبارات کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے - بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق سے ثابت کیا جا سکتا ہے ۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے ..." [illegible]

... سید شرف الدین صاحب ... تاج روغن گیسو ... [illegible]

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں -

"زیتون - بادام وغیرہ ... [illegible] ... پر لگانے کے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ۔

دماغ کے لئے خوشبو کا کیسا اچھا ہے ◆ یہ دوا ہی مست ہوئی ہے کیا اچھا ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو ... [illegible] ... کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکریٹری ... لکھنؤ فرماتے ہیں - ... [illegible] ... یہ ایجاد یقیناً قابل قدر ہے"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ - جلد ... [illegible] ... اس قسم کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور - جلد ۳ - نمبر ... [illegible] ... جو بالوں کی آراستگی و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

تاج روغن بادام و بنفشہ - تاج روغن زیتون و یاسمن
فی شیشی ۱۲ / فی شیشی ۱۲
تاج روغن آملہ و بنولہ
فی شیشی ۱۲

(نوٹ) یہ تینوں علاوہ محصول ڈاک ... [illegible] ... تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

منیجر - دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی اصدر دفتر

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ انه رعایتی ۲ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الٰہی رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ انه رعایتی ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتی ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصری ۳ آنه رعایتی ۱ آنه [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الفثانی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتی ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنه رعایتی ۱ پیسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوی ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ انه رعایتی ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ انه رعایتی ۲ انه (۲۶) حضرت شبلی رحمة الله ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردی ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتی ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالی ۲ انه رعایتی ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتی ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ انه رعایتی ۲ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعی ۲ انه رعایتی ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتی ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتی ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنه رعایتی ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتی ۵ - آنه - رعایتی ۲ آنه (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنه رعایتی ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کی قیمت یکجا خرید کرنیپر صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتی ۲ - انه (۴۱) آئینه خود شناسی تصوف کی مشهور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رهبر ۵ انه - رعایتی ۲ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتی ۲ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۲ - انه - رعایتی ۳ انه - کتاب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمه قریبه هزار صفحه کی تصوف کی لا جواب کتاب ۲ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معه انکی سینه به سینه اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران کے جن نسخوں کی تصدیق کی هے انکے نام بھی لکھدئے هیں - علم طب کی لاجواب کتاب هے اسکی اصلی قیمت چهه روپیه هے اور رعایتی ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس کا مراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۴۹] صابون سازی کا رساله ۲ انه رعایتی ۳ پیسه (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلی کیمیا گری یه مطلب سونے کی کان هے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

ملنے کا پته ــــ منیجر رساله صوفی پنڈی بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هندوستانی دواخانه دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستهرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت　　(خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه - دهلی

درد وہی جانتا ہے - دوسرا کیونکر جانسکتا ہے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جان بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا - پوٹاسیم آیوڈائڈ وغیرہ سے بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]

خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت : بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پوری ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر ہر دو دوا اکثر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۷۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص' کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الہلال ۱-۷ مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

رجسٹری شدہ
نوٹ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 1 4-2

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ٦٣٨

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۷   کلکتہ : چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری .   جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 18, 1914.

فہرست

تصاویر

الاسبوع

جزائر کے متعلق دول کی یاد داشت قسطنطنیہ اور اتھینس میں پیش ہوگئی ' تینڈوس ' امبروس ' اور کیسٹیلا زیز کے تمام جزائر یونان کو اس شرط پر دیے گئے ہیں کہ وہ اس امر کی ضمانت کرے کہ ان جزائر میں بحری مرکز نہ بنائے جائینگے اور نیز یہ کہ مسلمانوں کے حقوق کا احترام کیا جائیگا -

دولت عثمانیہ اور یونان دونوں کے جواب آ گئے ہیں - یہ دونوں جواب گول ہیں - دولت عثمانیہ کا جواب پرزور ہے - باب عالی نے لکھا ہے کہ اسکو امید تھی کہ جو جزائر نہ ابنائے کے قریب ہیں یا ایشیاء کوچک کا جزء ہیں انکا فیصلہ دول اس طرح کریگی کہ جن سلطنتوں کا ان سے تعلق ہے انکے مصالح کے موافق ہوگا . . . . . وہ (باب عالی) فرائض امن کو مانتا ہے مگر اس وقت تک جب تک مطالبات جائز حدود سے باہر نہ ہوں -

مارکوئس الجینئی زیٹنگ کا بیان ہے کہ مسئلۂ تقضی البانیا کا حل روبہ ترقی ہے - آسٹریا اور اطالیا نے البانیا کے واسطے قرض کی ذمہ داری لیلی ہے - دوسری سلطنتیں بھی پچاس ہزار اسٹرلنگ تک کی ذمہ داری کے لیے تیار ہیں -

وینس میں اطالیا کے جنگی جہاز " کورنلر " کا انتظار کیا جارہا ہے جو اسلیے آرہا ہے کہ تارنس کے ہمراہ بغرض حفاظت رہے - شہزادہ وائتہ تارنس ہی میں سوار ہو جائینگے -

ریوٹر نے یہ افواہ مشہور کی تھی کہ اگر بلغاریا اور دولت عثمانیہ کا زیر تجویز اتحاد مکمل ہوگیا تو رومانیا اور سرویا یونان کے ساتھ ہونگے - مگر موسیو ونیزلوس وزیراعظم یونان نے اپنے سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد وزراء کو یقین دلایا ہے کہ سرویا ' رومانیا ' اور یونان کی مفاہمت کی وجہ سے بلقان کی حالت سابقہ محفوظ ہوگئی ہے - اب یونان اور دولت عثمانیہ میں پیچیدگیوں کا پیدا ہونا نا ممکن ہے -

١٦ ماہ حال کو یونانی وزراء میں بہت سے امور میں مباحثہ ہوا ' جس میں بیڑے کی فوری ترقی بھی شامل ہے -

ایشیاء کوچک میں اصلاحات کے متعلق دولت عثمانیہ روس اور جرمنی میں آخری فیصلہ ہوگیا ہے - بطلس اور ارض روم کی ہنگامی مجالس میں نصف مسلمان اور نصف غیر مسلمان ممبر ہونگے - خربوت ' سیواس ' اور دیار بکر کی مجالس میں اعضاء کی تعداد آبادی کی نسبت سے ہوگی -

پارلیمنٹ کا افتتاح ہوگیا - دار العلوم اور دارالامراء دونوں میں ہوم رول بل کے متعلق نہایت گرم مباحثے ہوے - مسٹر لوید جارج نے کہا کہ " السٹر کے متعلق تجاویز کو حکومت اپنی ذمہ داری پر پیش کریگی یہ ایک گراں ترین ذمہ داری ہے جو کسی حکومت پر عائد ہوتی ہے - اگر مخالف جماعت اسکی مخالفت کرتی ہے تو وہ اسکے نتائج کی ذمہ دار ہے " - سر ایڈ ورڈ کیرسن نے کہا کہ اگرچہ یہ تجویز کیا گیا کہ السٹر کو علحدہ کردیا جائے تو میں فوراً السٹر سے ہونگا اور انکے متعلق گفتگو کرونگا لیکن اگر السٹر کو بزور قبلی پارلیمنٹ کے ماتحت کیا گیا تو شخصی نتائج کو نظر انداز کرکے میں مقاومت کی پالیسی میں لوگوں کا آخر تک ساتھہ دونگا - مسٹر بونرلا نے کہا کہ السٹر کو بل کے حدود سے ضرور نکلنا چاہیے - مسٹر ایسکویتھہ خانہ جنگی روکسکتے ہیں اسطرح کے تجاویز ایسے ہوں کہ اہل السٹر اسکو منظور کرسکیں - یا خود السٹر جائیں -

بالفریہ طے ہوا کہ ووٹ لیے جائیں - مسٹر والٹر لانگ کی ترمیم کے متعلق ووٹوں کی تعداد کا استقبال مخالف جماعت کی طرف سے استعفادہ کے نعروں میں ہوا -

اطلاع

ایڈیٹر الہلال بعض ضرورتوں سے سفر میں ہیں مقالۂ افتتاحیہ وقت پر موصول نہیں ہوسکا اسلیے یہ پرچہ اسکے بغیر نکلتا ہے - انشا اللہ تعالے آئندہ نمبر کی ترتیب بدستور سابق ہوگی -

(سب ایڈیٹر)

الہلال کی ششماہی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

هندوستان میں ایک نادر ایجنسی

یعنی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آڈرکو سردست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاهتی ہے کہ هندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رهیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سواری تراش کا مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے :

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ ازرگنجی درزنوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئیے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بللاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

—:*:—

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے یہ پروبلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنی

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

تم سوتے سوتے اٹھے تو دیکھو ! تمہارے لیے بھي پیہم آزمایشیں شروع هوگئیں - سب سے پہلے طرابلس کا واقعه آیا - پھر جنگ بلقان شروع هوگئي - اسکے بعد کانپور کا ورق خونین الٹا اور مسجد مقدس مچھلي بازار کا حادثه پیش آیا - اسمیں في الحقیقة ... مدعیان حیات کیلیے بڑي هي آزمایش تھي - تم ان سب سے کسي نه کسي طرح گذر گئے - اب تم نے چاها تها که کچھه دیر کیلیے سستالیں :

یعني آگے بڑھیں گے دم لیکر

لیکن آزمایش کا ایک نیا سلسله شروع هوگیا - شاید اس موسم میں تیز و تند هوائیں زیادہ چلیں اور آندھیوں اور طوفانوں کا بھي بہت زیادہ زور هو - اس سلسلے کي سب سے پہلي صداے همت آزما " زمیندار پریس " لاهور کا واقعه هے -

فهل من [illegible] ؟

" زمیندار پریس " کے واقعه کو اسکي اصلي روشني میں دیکھنا چاهیے - وہ نه تو زمیندار نامي ایک اخبار کا مسئله هے اور نه هي کسي فرد واحد کا - بلکه اصولاً قانون کے بیجا استعمال اور جبر و تشدد کے ذریعه موجودہ تحریک کے مقابله کا سوال هے - فرض کرو که یه سلوک زمیندار کے سوا کسي دوسرے اخبار کے ساتھه کیا جاتا - جب بھي مسئله کي صورت بعینه وهي هوتي جو اب هے - البته زمیندار کي مخصوص حالت نے واقعه کو زیادہ اهم اور موثر بنا دیا هے -

میں یه نہیں جانتا که کل کو کیا هوگا مگر بتلا سکتا هوں که کام کرنے والوں کیلیے ترتیب عمل کیا هوني چاهیے ؟

(۱) یه مسئله دراصل پریس ایکت کا مسئله هے اور جب تک حاتم طائي کے قصه کا دیو زندہ هے ' اس وقت تک جنگل کے هر مسافر کو هلاکت کیلیے آمادہ رهنا پڑیگا - پس پریس ایکت کے متعلق آخري مرتبه ایک متعدد جد و جهد کي ضرورت هے - یہاں بھي اور انگلستان میں بھي جلسے هونے چاهئیں - قانوني پہلو سے بکثرت بحث کرني چاهیے - یکے بعد دیگرے باوجود ناکامي ' کونسل میں باشکال مختلفه اسي سوال کو چھیڑتے رهنا چاهیے - ایک مرکزي انجمن هوني چاهیے - اور آیندہ موسم قابل و کارکن آدمیوں کو انگلستان میں بسر کرنا چاهیے -

(۲) زمیندار کو بهر حال بہت جلد دوبارہ جاري کرنا چاهیے ' خواہ کل کو وہ پھر بند هي کیوں نه کردیا جاے - زندہ آدمي ٹھوکر کھاکر گرتا هے مگر پھر اٹھتا هے - دس مرتبه گریگا تو دس مرتبه اٹھیگا بھي - لیکن کسي لاش کو اٹھا کر کھڑا بھي کردو ' جب بھي کھڑي نه رهسکیگي -

قومي جد و جهد حیات کي بعینه یہي مثال هے -

(۳) بہتر تها که اسکے لیے چندہ نہوتا بلکه ایک کمپني قائم کي جاتي ' لیکن چندہ هورها هے اور اسکي تکمیل میں تاخیر نہیں کرني چاهیے ' تاکه جہاں تک جلد هوسکے ' زمیندار جاري هو جاے - یه زمیندار نامي ایک اخبار کا سوال نہیں هے بلکه اسکا که مسلمان جو چاهتے هیں اسکے لیے کچھه نه کچھه انتظام کر بھي سکتے هیں یا نہیں ؟

امر اول کے متعلق کوششیں هو رهي هیں مگر اصل کام باقي هے - میں نے پچھلے دنوں پریس ایسوسي ایشن کي تحریک کي تھي - وہ قائم بھي هوگئي لیکن اس وقت تک اپني مجوزہ کانفرنس منعقد نه کرسکي - اب معلوم هوا هے که پوري قوت اور جمع اسباب کے ساتھه کام شروع هونے والا هے - افسوس که میں تعداد امور و اشغال کا مقابله کرتے کرتے تھک گیا هوں اور اب صرف ایک هي کا هوکر رهسکتا هوں -

---

امر دوم یعنے اجراء زمیندار کے لیے بھي کوشش هو رهي هے - لاهور میں جو نیا ڈکلیریشن دیا گیا تها ' اسپر دوهزار روپیه کي ضمانت طلب هوئي هے -

دهلي میں ایک جلسه هوا اور پانچ هزار تک زر اعانه فراهمي کا وعدہ کیا جارها هے -

اس وقت دو قوتیں باهم دگر مقابل هیں - ایک زمیندار کو بند کرچکي هے ' دوسري دوبارہ جاري کرنا چاهتي هے - پہلي کے پاس قوت هے دوسري کے پاس حق - دیکھنا یه هے که دونوں میں کون کامیاب هوتا هے ؟ والله یوید بنصرہ من یشاء - ان في ذلک لایات لقوم یومنون -

اعـــانت

مسلمانان عالي همم سے

مسلمانان صوبۂ بنگال و دیگر حصص هند کو غالباً اس بات کي خبر بذریعه اخبارات ملچکي هوگي که مسلمانان موضع برهروا علاقه سب ڈیویزن سیتا مڑهي ضلع مظفر پور میں قریب دس برس کے زمانے سے اپنے یہاں کے هندوں کے ظلم و تعدي سے سختیاں جھیل رهے هیں - فوجداري خون کے مقدمه میں سزایابي کے بعد جو هائیکورٹ سے خلاف مسلمانوں کے فیصل هوا ' اب دیواني مقدمه کے مظلمه میں گرفتار هیں ' جو بصیغه اپیل اسوقت هائیکورٹ کلکته میں زیر تجویز هے - یه مقدمه صرف واسطے استقرار حق قرباني کے مسلمانوں نے منصفي سیتا مڑهي میں دایر کیا تها ' جہاں سے خلاف انکے فیصل هوا ' مگر بر طبق اپیل ڈسٹرکٹ جج صاحب مظفرپور نے مسلمانوں کے حقوق قرباني کي نسبت ڈگري دیدي هے - اب هندوں نے اپیل هائیکورٹ کلکته میں دایر کي هے - اسمیں صرفه کثیر کي ضرورت هے جسکا انجام بغیر امداد اهل اسلام هونا غیر ممکن هے ' اسلیے محض الله کے واسطے آپلوگوں کي خدمت میں عرض هے که جس سے جو کچھه هوسکے حضرات ذیل کے پاس عنایت فرما کر عند الله ماجور هوں - وما علینا الا البلاغ -

اسماء گرامي ان حضرات جنکے پاس زر چندہ عنایت فرمایا جاے :

جناب مولانا حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث - رحیم آباد ڈاکخانه تاجپور ضلع دربھنگه -

جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد نمبر ۹ رتو سرکار لین کولهو ٹوله کلکته -

جناب مولوي عبد الله تاجر چرم - راجو پٹي - سیتا مڑهي - ضلع مظفرپور -

المشتـــــهر

شیخ نبي بخش مختار سیتا مڑهي - ضلع مظفرپور

ا ع

چونکه ۲۴ جنوري کے شب کو بدمعاشوں نے آگ لگادي اسلیے دفتر پیسه اخبار ان فرمایشوں کي تعمیل سے قدرتاً مجبور هے جسکے لیے ۲۵ جنوري کا روز مقرر تها -

ملیهر

افکاروحوادث

شرکـ... ت ...ا ے

اـ ؛ روا وراؤ ما وا !!

الحمد لله که حادثهٔ " زمیندار " کے متعلق هر طرف سے صدائیں آٹھه رهي هیں - متعدد مقامات میں جلسے منعقد هوچکے هیں ' اور انکا سلسله برابر جاري هے - کلکته میں " پریس ایسوسي ایشن " کے طرف سے هندو مسلمانوں کا ایک عظیم الشـــان متحده جلسه ٹون هال میں منعقد هونے والا هے ' جو اب تک منعقد هوچکا هوتا اگر بعض موانع پیش نه آگئے هوتے - علی الخصوص کونسل کي شـرکت کي وجـه سے مسٹـر سریندرو ناتهه بینرجي کي پیهم غیر موجودگي جو دومیان کے تمام ایام تعطیل میں پیش آتي رهي - غالباً اس جلسے کے پریسیڈنـٹ هندوستان کے مشهور فاضل ڈاکٹر راش بهاري گهوش هونگے -

اس سے بهي اهم تر اور اصلي کارروائي یعني دوباره اجرا کي سعي بهي برابر جاري هے ' اور کارپردازان زمیندار کا ایک وفد دوره کررها هے - نواب وقار الملک بهادر قبله نے اس بارے میں جو تحریر شائع فرمائي هے ' اور اپنا قابل احترام چنده پیش کیا هے وه خاص طور پر قابل ذکر هے -

لیکن وقت کا اصلي سوال یهیں تـک پهنچکر ختم نهیں هو جاتا بلکه وه بدستور باقي هے :

باین که کعبه نمایاں شود ز پا منشین
که نیم گام جدائي هزار فرسنـگ ست !

بهت سے لوگ هیں جو اپنے ارد گرد طرح طرح کي مجبوریوں کا حصار پاتے هیں ' اور اسلیے صاف صاف زبان میں اصلیت ظاهر نهیں کرتے یا نهیں کرسکتے ' مگر میرے لیے تو اس قسم کي کوئي مجبوري نهیں هے ؟ پهر میں کیوں خاموش رهوں ؟

میرے عقیدے میں ضرورت اور وقت ' جب حق کے ساتهه جمع هو جائیں تو پهر خدا کے اس بنائے هوے سقف نیل گوں کے نیچے کوئي شے ایسي نهیں جو اعلان کیلیے " مجبوري " هوسکے ' اور اگر هو تو وه تمهارے حس کا قصور هے - " اعلان حق " کے وجوب کا بطلان نهیں هوسکتا -

میں موجوده حالات کو کبهي بهي ایسي تعبیرات باطله سے مخفي نهیں کرسکتا ' جس سے اسکي اصلي حقیقت پر پردے پڑ جائیں - اگر تم کسي خوں چکاں نعش پر ایک ریشمي لعاب ڈالدوگے تو کیا لوگ مان لینگے که مرده لاش نهیں هے ' زندگي کي خواب فرشیں هے ؟

هاں ' جیسا که میں نے همیشه کها هے ' آج بهي کهتا هوں - مسلمانان هند آج اپني زندگي کي سب سے بڑي مشکل منزل سے گذر رهے هیں ' جهاں خطرے بهت اور کمین گاهیں قدم قدم پر هیں - فرصت مفقود هے اور مهلت نابود - بیداري غیر منقطع اور مستعدي پیهم چاهیے - یه ایک دائمي آزمایش کا مرحله هے جهاں سکون ایک دم کیلیے بهي میسر نهیں - ایک آزمایش ختم نهوگي که دوسري آزمایش شروع هو جائیگي - یه جان نثاري کي زندگي اور قرباني کي بستي هے - یهاں زندگي اسي کیلیے هے جسکا دل قرباني کے هر سوال کا جواب دے اور جسکا هاتهه بخشش و نثار سے کبهي بهي نه تهکے - حتی که لینے والے لیتے لیتے تهک جائیں پر دینے والونکو لٹنے اور قربان هونے سے سیري نهو !

سخت جاني تو نه همت هاریو هنگام قتل
دیکهنا هے ' زور کتنا بازوے قاتل میں هے !

جنگ کي اصلي گهڑیاں وهي هوتي هیں جب مقابله شروع هوتا هے ' اور درخت جب تک ابتدائي نشوونما کے مرحلے میں هے ' اسي وقت تک زیاده دیکهه بهال کي ضرورت هے - مسلمانوں کي کشاکش حیات کا معرکه شروع هوا هے ' اور بیداري کے بیج نے ابهي صرف چند نازک شاخیں هي پیدا کي هیں ' پس اگر آج اسکي حفاظت نه کي گئي جبکه وه پیدا هوا هے ' تو کیا کل کو اس زمین کي حفاظت کروگے جهاں ایک پامال شده پودے کے اثار هلاکت کے سوا اور کچهه نهوگا ؟ فاتقو الله یا اولی الالباب !

میں نے ابهي کها که یه آزمایشوں کي منزل اور قربانیوں کي زندگي هے ' اور ایسا هوگا که ایک آزمایش ختم نهولي هوگي که دوسري شروع هو جائیگي - اب میں زیاده کهول کر کهتا هوں که گري هوئي قوموں کے اٹهنے کا اور سونے والوں کے هشیار هونے کا اصلي راز اسي میں هے - وه جب اٹهتے هیں تو سلانے والے مثل اس خونخوار شکاري کے جو یکایک اپنے صید گرفتار کو آزاد هوتا دیکهے ' پوري قوت اور کامل تیزي سے تعاقب کرتے هیں ' اور پهر یکے بعد دیگرے گرفتاري کي هر تدبیر عمل میں لاتے هیں -

ایسي حالت میں آزادي اسي کو نصیب هوتي هے جو بهت نه هارے اور برابر دوڑتا هي رهے ' کیونکه اگر تهک کر گر پڑیگا تو پهر شکاري کے پنجه سے رها نهوسکے گا - آگے قدم قدم پر دام ملیں گے ' اور اسکي هر جست کے ساتهه ایک کمند بهي پهینکي جائیگي - اگر کهیں بهي اسکا پانوں الجها اور ایک لمحه کیلیے بهي اس کي رفتار رکي ' تو پهر اسے کبهي بهي آزادي نصیب نهوگي ' کیونکه قاعده هے که جو شکار ایک مرتبه چهوٹ کر پهر پهنستا هے ' اسکے هاتهه پانوں زیاده مضبوط رسیوں سے باندهے جاتے هیں - اس نے خود بیدار هوکر شکاري کو بهي بیدار کردیا هے : وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون !

پس اگر آزمایشیں متواتر هیں ' اور مهلت و فرصت مفقود هے تو اس سے گهبرانا عبث هے ' کیونکه جس منزل سے گذر رهے هو ' وهاں ایسا هونا لکهدیا گیا هے - یه بچوں کا کهیل نهیں هے - قومي زندگي اور حیات سیاسي کي تعمیر هے - یهاں کام مسلسل اور محنت لگاتار هوني چاهیے - ایک آزمایش کا جواب ابهي نهیں دیچکوگے که ساتهه هي دوسري صداے جاں طلبي سنائي دیگي - یهاں صرف راحت کے دشمن اور فرصت کے فراموشکار هي قدم رکهه سکتے هیں - جسکي همت دو چار آزمایشوں هي سے تهک جانے والي هو اسکي بزدلي کے دکهه کا صرف ایک هي علاج هے - یعنے راه سے هٹ جاے تا اوروں کیلیے ٹهوکر کا پتهر نه بنے :

گریزد از صف ما هر که مرد غوغا نیست
کسیکه کشته نشد از قبیلهٔ ما نیست
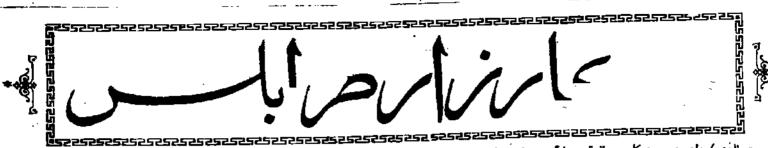
امويي موالذد) باهم برسرپيكار هوتے تھے - لوگ دونوں طرف تھے ' سفيد پوش بهي هوتے تھے ' اور سياه پوش بهي - يهاں تـک كے سيامي سواد عراق پر چها گئي ' اور پهر تمام عالم پر علم بنكے لہرائي - باستثناء انـدلس كه وه عبد الرحمن داخـل كي بدولت پهر اموي هوگيا اور اسكے جهنڈوں كا رنگ سبز هي رها - جيسا كه ان پس مانده ياد گاروں كے ديكهنے سے معلوم هوتا هے ' جو مذريذ اور اسپين كے عجائب خانوں ميں محفوظ هيں -

اهل اندلس نے اپني سلطنت كے زمانے ميں سياه رنـگ سے يهاں تك نفرت كي ' كه اسكو غم و سوگ ميں بهي استعمال نه كيا - وه سوگ ميں صرف سفيد كپڑے پہنتے تھے ' تا كه وه مصائب و نوائب تک نبو عباسي كے مشابه نه هوں -

آجكل امريكه كي ايک نوجوان خاتون كے هاتهوں اهـل اندلس كے سوگ كي ياد تازه هوئي هے چنانچه معلوم هوا هے كه وه از راه تبرع سوگ كے زمانے ميں سفيد كپڑے پہنيگي -

ميرا اشاره امريكه كے كرور پتي مسٹر استوارٹ كي بيوه بي بي كي طرف هے - اسكا شوهر حـال ميں ٹائيٹنـک كے ساتهه غرق هوگيا هے وه خود ابهي عنفوان شباب ميں هے اس كا خيال هے كه دنيا كے عام دستور كے بموجب اسے سياه پوش هوكے اپنے حسن كو بد نما نه كرنا چاهيے ' اسليے اس نے سفيد پوشي اختيار كي هے -

پس كوئي هے جو مجهسے كہے كه وه مجتهده نہيں بلـكه عرب اندلس كي مقلده هے ؟

سياه پوشي اور عورتوں كے متعلق ايک عجيب واقعه يه هے كه مصر كے خليفه فاطمي ظافر كو جب اسكے وزير نے قتل كيا ' تو اسكي عورتوں نے اپنے بالوں كي ايک لٹ صالح طلائع بن ازيک كے پاس بهيجدي - صالح اسوقت بنـدرگاه ابن خصيب ميں تها - (يعني اسكا مدير و منتظم تها -) فوراً مـدد كے ليے روانه هوا ' اور اس نے يه خيال كيا كه خـلافت كي مدافعت اور حرم كي فرياد رسي كے ليے كسي نه كسي بتدبير سے اهل مصر اور مصري فوج كو متوجه كرنا چاهيے - اسكے ليے اس نے يه كيا كه نيزوں كے سروں ميں يه بال اور جهنڈوں ميں سيـاه پرچم باندھے تا كه خليفـه مقتول اور خاندان خلافت كے اندوه و غم كا اظهار اور جنگ و انتقام كا اعلان هو - اس هيئت كذائي سے وه قاهره ميں داخل هوا - يه ايـک عجيب و غريب فال تهي - يعني مصر سياه پوشوں (نبو عباس) كے پاس چلا گيـا - ليكن ۱۵ برس كے بعد عاضد آخرين خليفـۀ فاطمي كے عهد ميں صلاح الدين كے هاتهوں پهر وه انكے پاس چلا آيا '

امـير المومنين Miramolin كے جهنـڈے كي پيـروي ميں صلاح الدين كے جهنڈوں كا سركاري رنگ بهي سياه تها -

يهي حـالت رهي يهاں تک كه مماليک كي سلطنت قائم هوئي ' اور جهنڈوں كا رنگ زرد هوگيا - انكا ايک بهت بڑا زرد سلطاني جهنڈا تها جسكا حاشيه زرچوبي تها ' اور اسپر بادشاه كے القاب لكهے هوے تھے - اسكے بعد ايک اور بهت بڑا زرد جهنڈا هوتا تها - اسكے سرے پر بالوں كي لٹ هوتي تهي - يهي هے جسكو " جاليش " كہتے هيں - اسكے بعد اور چهوٹے زرد جهنـڈے هوتے تھے ' جنكو " سنجق " كہتے تھے -

جب دولت عثمانيه قائم هوئي تو سركاري رنگ سرخ هوگيا جسكے وسط ميں هلال محجوب هوتا هے ' جو هماري نظروں كو اپني طرف كهينچتا هے ' اور دلونكو اپنے چهار طرف جمع كرتا هے - بس آؤ ! اسوقت هم اسي كے نيچے ٹهر جائيں اور باقي داستان كو تقرير يا تقريروں كے ليے چهوڑ ديں جو اگر خدا نے چاها تو اسكے بعد هونگي -

جنگ كے اسباب

انكشاف حقيقت

شيخ سليمان الباروني كي تصريح

(۲)

اخبارات نے يه جو لكها هے كه ميں نے ترک جنـگ كے معاوضه ميں حكومت اطاليا سے كوئي رقم لي هے ' تو اسكي فرمائش كي تهي محض جهوٹ هے - مجهے افسوس هے كه عالم صحافت ميں ايسے اشخاص موجود هيں جو ايسے كهلے واقعات سے نا واقف هوتے هيں ' اور از راه تساهل اپنے اخبارات كے ليے ايسے كم درجه كے لوگوں سے ' خبريں نقل كرتے هيں جو سچائي كي قدر و قيمت سے نا آشنـا محض هيں -

جس زمانے ميں كه هماري جنـگ عثماني و اطالي جنـگ تهي اسي زمانے ميں حكومت اطاليا كو يه معلـوم هو گيا تها كه ميرا دامن اخلاق داغوں سے پاک هے - اسليے اسے كبهي يه جرات نه هوئي كه جسطرح اور لوگوں سے اس نے رشوت كا تذكره كيـا هے اسيطرح مجهه سے بهي كرے - شروع شروع ميں جب اس نے بعض نهايت مخفي اشارے كيے تو ميں نے انكا يه جواب ديا كه هـم اور همارے تمام آدمي صـرف اس خود مختـاري پر راضي هوسكتے هيں - جو هميں همارے سلطان المعظم نے عطا فرمائي هے - ورنه هم برابر مدافعت كرتے رهينگے ' يهاں تک كه قوت هم پر غالب هو اور همكو همارے وطن عزيز سے نكالدے -

جو جوابات ميں اطـالوي سپـه سالار كو بهيجے تھے ان ميں سے ايک يه هے :

(حمـــد و نعت) .

حضرت همام جناب سپه سالار والي حكومت اطـاليه و طـرابلس ارشده الله -

السلام على حضرتكم - آپكو معلوم هونا چاهيے كه ميں نه متلون المزاج هوں نه غدار ' نه زرپرست هوں اور نه اصلاح و تمدن كا دشمن - اگر آپكا جي چاهے تو يه آپ ان سرداروں ' قائم مقاموں ' مدبروں ' اور مجـاهدين سے جو ميرے ساتهه در شفانۀ ' زاويه ' اور نواحي اربعه ميں تھے اور انكے علاوه دوسرے لوگوں سے دريافت كر ديكهيں ' آپكو خود هي حقيقت معلوم هو جائيگي -

ميں تو ايک ايسا شخص هوں جو وطـن كي قـدر و قيمت ' مذهب كي حقيقت ' آزادي كي لذت ' اور عزت كي فضيلت سے واقف هے - اور يـه تو سب سے زياده ميري دلي تمنا هے كـه ميرا وطـن عزيز جامـۀ ترقي سے آراسته هو ' اسميں ريلوے جاري هو ' معـدنيات نكالے جائيں ' (جو اسوقت تـک زمين كے طبقات ميں مدفون هيں) - تجارت كي گرمبازاري هو ' اور موجوده علوم اور فنون بقدر ضـرورت شائع هوں (بشرطيكه اسكے باشندوں كي عزت محفوظ رهے اور انكي جائز خود مختاري باقي رهے) -

جيسا كه ميں نے اپنے ديوان (الباروني) ميں آج سے چند سال پہلے لكها تها - مجهے يه ناپسند نہيں كه ايک يورپين خصوصاً همارا همسايه اطالي اور ايک طرابلسي پہلو به پہلو چليں ' دونوں دوست هوں اور [illegible]

آثار عـــرب

(۴)

الغازي کو انہوں نے Alguozil کہا (بعض لوگوں کا یہ مسلـک ہے کہ یہ لفظ الوزیر سے ماخوذ ہے) اس دوسري صورت میں جیم کا اضافہ کوئي تعجب انـگیز امر نہیں کہ وہ ان تمام عربي الفاظ کے ساتھہ یہي کرتے ہیں ' جو دار سے شروع ہوتے ہیں - چنانچہ الوضو کو Algand اور وادي الکبیر کو Guadal Kivir -

علی ھذا Alguazil سے فرانسیسوں نے ان مجرموں کي نـگراني کے لیے جنہیں قید سخت کي سزا ملي ہو Argausin بنا لیا -

اہل یورپ نے عربوں کو سبطانہ استعمال کرتے دیکھا - یہ ایک آلـہ ہے جس سے گولي پھینـکے پرنـدوں کو مارتے ہیں - اسے اہل اسپـین نے کہا Cerbatana اور Serratana اور اہل پرتـگال نے Sarabatana اور Saravatana کہا - رہے اطالي تو انہوں نے Cerbottana کہا اور فرانسـیسیوں نے Sarbacane پر اکتفاء کیا - عجب نہیں کہ اہل اسپین کا Zarabande اور فـرانسیسیوں کا Sarabande یہ دونوں بھي اسي اصل سے مشتق ہوں -

انھوں نے عربوں کو قاطعہ استعمال کرتے دیکھا - قاطعہ ایک قسم کي چھري ہے اسے کہنے لگے Cantean اور کیا عجب ہے کہ یہ Cantena قط ' قطع من قط یقط قطاً سے ماخوذ ہو -

باقي خنجر تو اطـالیوں نے اسے Cangiars اور فرانسیسیوں نے Alfange کہا اور زغایہ کو جو ایک قسم کا عربي برچھا ہے Zagaie کہا -

قاعدہ یہ ہے کہ فوج بوق کي آواز پر جمع ہوتي ہے - لیکن جب اہل اسپین نے اس لفظ کو اپني زبان میں لیا تو چرواھے کے زمارہ (بین یا بانسري کي طرح ایک ساز ہے جو منھہ سے بجایا جاتا ہے الهـلال) کو Albogue کہنے لـگے -

جب فوج معائنہ (پیریڈ) یا مشق (ڈرل) کے لیے جمع ہوتي ہے تو ہر سوار کچھہ تو اپنے گھوڑے پر اتراتا ہے اور کبھي گھوڑا خود ھي کلیل کرتا ہے اور گھومنے لگتا ہے - اسي کو عرب کہتے ہیں کرکر الفرس - فـرانـسیسیوں نے اس لفـظ کو لیا اور (Caracoler) بنا دیا -

امرؤ القیس نے بھي ایک مصرعـہ میں گھوڑے کي کیا خوب تعریف کي ہے جسـکا ہر لفظ ایک مخصوص حرکت پر دلالت کرتا ہے ' اور سامع کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یـہ اسکے سامنے کا ایک واقعہ ہے شاعر کہتا ہے -

مکـر ' مفر ' مـقـبـل ' مـدبر مـعـاً

وہ اسطرح ایک ساتھہ گھومتا بھي ہے' بھاگتا بھي ہے ' آگے بھي بڑھتا ہے ' اور پیچھے بھي ہٹتا ہے -

کجلـمود صخر حـطـہ السیـل من علي

جیسے ایک بڑا پتھر ہو جسکو سیلاب نے اوپر سے گرا دیا ہو اور وہ نیچے آ رہا ہو -

اس زمانے میں تیر ھي ایک ہتیار تھا جسے لڑنے والے پھینکے مارتے تھے ' اور عرب قادر اندازي میں ہمیشہ سے مشہور چلے آتے ہیں - فرانسیسي اس مفہوم کے لیے Cible کہتے ہیں جو قبلہ سے مـاخوذ ہے (قبـلہ کے معنے کسي کام میں قابـل و لائق ہونا ' الهلال) -

اس سے تو آپکي معلومات میں کوئي اضافہ نہ ہوگا کہ تیر کنانہ (ترکش) میں رکھي جاتے تھے ' جسکو جعبہ بھي کہتے ہیں - لیکن اسکے بعد آپکو ایک نئي بات معلوم ہوگي - جب عرب ایرانیوں اور ترکوں سے شیر و شکر ہوے تو انہوں نے اپني زبان کے بدلے غیر زبان کا ایک لفظ اختیار کر لیا - یـہ لفظ ترکش ہے جو اسي معني میں آتا ہے ' اسکو اطالیوں نے Lureasso پھر Carcasso کہا جیسا کہ اہل اسپین Carcas اور اہل پرتکال اور فرانسیسیوں نے Carguaio کہا -

یہ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ابھي تھوڑے دنوں پہلے تـک ai کا تلفظ oi کي طرح کرتے تھے ' لیکن اب ایسے مقامات پر انہوں نے oi لکھنا چھوڑ دیا ہے مگر Cargoaiu کا رسم الخط تو انہوں نے پرانا رہنے دیا اور اسکا تلفظ جدید طریقے پر کیا ' اسلیے اب اس نئے تلفظ والے لفظ میں اور اصل عربي لفظ میں بہت فرق ہوگیا ہے -

یہاں پہنچکر جنگ نے اپنے ہتیار رکھدیے ' فاتحوں کے قدم جمگئے تو انہوں نے اپنے لشکر کا معاینہ کیا ' جسکے سرپر رایت علم اور بند لہرا رہے تھے (رایت ' علم اور بند تینوں قریباً متحد المعني الفاظ ہیں - الهلال) اہل یورپ نے اس آخري لفظ کو لے لیا ' اور بند ' جو فارسي سے معـرب تھا ' اسے Bande بنا کے ایک ایسي جماعت کے لیے استعمال جو ایک علم کے نیچے جمع ہوں ' پھر اس قید سے بھي آزاد کردیا - اور صرف جماعت کو Bande کہنے لگے - اسي کو اطالیوں نے Bandiere کہا اور فرانسیسوں نے Banniere اب ہم نے اطالیوں سے اپنا معرب لفظ واپس لیلیا چنانچہ ہم اب بندیرہ کہتے ہیں - انکے جھنڈوں کا رنگ کیا ہوتا تھا ؟

دمشق ' بغداد ' اور قاھـرہ تین سلطنتوں کے تابع تھا - بنو امیہ کا شعار پوشاک میں سبز رنگ اور جھنڈوں میں سفید رنگ تھا - یہ رنگ انہوں نے جناب رسالت پناہ کے عمامہ مبارکہ سے اخذ کیے تھے - اور رہے بنو عباسي ' تو انکا شعار سیاہ رنگ تھا پوشاک اور علم دونوں چیزوں میں - یہ رنـگ انہوں نے ان رنـگوں سے اخذ کیا تھا ' جسکے متعلق کہا جاتـا ہے کہ آپ نے جنـگ حنین اور فتح مکہ کے دن انتخاب فرمالیے تھے - چنانچہ آپ اپنے عم محتـرم کو جو علم دیا تھا اسـکا پرچم سیاہ تھا - مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سیاہ رنـگ ابراھیـم بن محمد اولین داعی دعوت عباسیہ کے سوگ میں تھـا - کیونکہ مروان بن محمد الجعدي نے جسکا لقب حمار تھا (یہ اخرین اموي تاجدار ہے) جب ابراھیـم بن محمد کو شہید ہونے کے لیے گلا دبایا ' تو انہوں نے اپنے رفقاء سے کہا " میرے قتل سے تم گھبرا نہ جانا اور جب تمکو موقع ملے تو بنو عباس کو خلیفہ بنانا " - جب مروان نے انـکو شہید کردیا تو انکي جماعت نے انکے سوگ و غم میں سیاہ پوشي اختیار کی - جب خلافت بنو عباس کے پاس آئی ' تو انہوں نے ہر شے میں سیاہ رنگ کو اپنا شعار قرار دیا - بنو عباس کی فوج مسـودہ (سیاہ پوش) کہلاتی تھي - مسودہ مبیضہ (سفید پوش یعني

قصرهاني اور استحکام معري پر اولين حملے سے ليکے ميرے تونس آنے تـک هوے هيں -

ميں نے آخرين عظيم الشان معرکے اور تونس آنے سے چار دن قبل ايک بہت بڑے مقرب بارگاہ اطاليا يعني هادي کعبار غراني کے خط کا جواب لکها تها جو يه هے :

" هادي ! جس نے تمہيں يه خطاب ديا تها اسے يه خيال نه تها که ايک يه زمانه آئيگا جسميں اس کي دلالت اپنے معنے کے نقيض پر هو رهي - اگر اسکے دل ميں ذرا بهي اس کا خيال آتا تو وه يه خطاب تمہيں دے چکنے کے بعد بهي تم سے ليليتا -

تمہيں هادي کا خطاب اسليے نہيں ديا گيا تها که تم اپنے وطن عزيز کے رخنوں کي طرف غيروں کي رهنمائي کرو' اور انہيں اپنے هم مذهب اور هم قوموں کے ساتهه فريب اور مکاري کے راستے بتـاؤ - نہيں خـدا کي قسم يه مقصد نه تها - بلکه اس خطـاب دينے والے کا مقصد يه تها که تم اپني قوم کو غلامي سے نجات کے طريقے بتـاؤ - انہيں اپنے وطن ' مذهب ' اور شـرف کے ليے مقابله کي راہ دکهاؤ ' اور اسلاف کي اس عزت کي راہ مدافعت ميں جانيں دينے کے ليے پامرد بناؤ جسے تاريخ نے اسليے محفوظ رکها هے که هم اس سے سبق حاصل کريں ' اور يه جانيں که يه عزت انہيں صـرف اسليے حاصـل هوئي تهي که انہوں نے دنياوي زندگي کو حقير سمجها ' عيش و آرام کو خير باد کہا ' اپني همتوں کو بلند رکها اور اپني آپ عزت کي - همارے ان اسلاف امجاد کي پاک روحيں زنده هيں اور اپني کوششوں کے پهل پارهے هيں - لا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله اموات بل احياء عنـد ربہم فرحين البته انکے بعض فرزند جو انکي عزت کے قصر بلند کو مسمار اور اپنے هاتهوں اپنے گهروں کو ويران کررهے هيں اس سے وه بيشک بيچين هونگي اور حسرت و افسوس کرتي هونگي -

ميں نے نهـايت افسوس کے ساتهه روساء مجـاهدين کے نام تمهارے وه خطوط پڑهے جس پر تمهارے دستخط تهے اور جسميں تم نے انہيں دهمکايا هے' اور آٹے کے ليے لڑنے والے' چور' وغيرہ وغيره بنايا هے - ميں نہيں جانتا تهـا که تمهارے نسيـان کي يه حالت هو جائيگي - ياد کرو ! تم بهی تو انہي کي طرح آٹا ليتے تهے اور اسکے ليے لڑتے تهے - جب زياده ملجاتا تها تو راضي هو رهتے تهے - ورنه بگڑ جاتے تهے - اسيطرح دن بهر ميں کئي مرتبه راضي اور ناراض هوا کرتے تهے - (يه اس زمانے کا واقعه هے جب که ترک بهي جنگ ميں شريک تهے) اب تم ميں اور ان ميں اسکے سوا اور کوئي فرق نہيں که وه جو آٹا ليتے هيں تو اپنوں هي سے ليتے هيں ' اور عنقريب وہ اپني کهيتوں کے عشر سے لينگے' جنکي وه مدافعت کررهے هيں' اور تم نهايت ذلت و خشوع کے ساتهه ان لوگوں سے ليتے هو جو تم سے بالکل بيگانے هيں (يعني اطالی)

هادي ! کيا تم وه زمانه بهولگئے جب تم ميرے ساتهه زواره ميں تهے اور سوائي ابن آدم آٹا ليتے تهے - اب تو تمهاري وه حالت هے که ابسنا الاٹن فنسينا ما کان (آٹان بهنکے هم اپني پچهلي حالت بهولگئے)

جن لوگوں کو تم مخاطب کرتے هو' انہيں جب سے نيکي اور بدي کي تميز هوئي هے اسوقت سے انہوں نے اپنے آپ کو آٹا کهانے کا خوگر صرف اسليے بنايا هے که خود مختاري کے سکهانے والے' غلامي کي بيڑياں کاٹنے والے ' حريت و آزادي پهيلانے والے ' اور تمام انسانوں کے سردار کے فرمان (اخشوشنوا فان الحضرة لا تدوم) اور کسی حکيم نے کہا :

خلقنـــا رجـــالاً للتجـــلد و للاســـي
هم مرد غم انگيزي اور صبر کرنے کے ليے پيدا هوے هيں
وتلـــک الايـــامي للبـــکاء و المـــاتم
اور يه بيوائيں گريه و ماتم کے ليے

پر عمل پيرا هوں -

ان تمام باتوں سے مجاهدين کا مقصد يه تها که وه آجکل کے سے وقت کے ليے تيار هوں جبکه اطاليا نے دريا اور فرانس نے خشکي کے راستے بند کرديے هيں - مگر اس عالم کے مالک نے جس کے هاتهه خزانهاے رزق کي کنجياں هيں انکے ليے آسمان کے دروازے کهولديے هيں (و في السماء رزقکم وما توعدون) اور زمين کے پوشيده خزانے اس طرح ظاهر کرديے هيں که انہوں نے صديوں سے نہيں سنا تها اور جنکے بعد عنقريب وه تمام مخلوق کي مدد سے بے نياز هوجائينگے -

ذلـک فضل الله يوتيه من يشاء ومن يتوکل علی الله فهو حسبه *

ان لوگوں نے اپني پامردي کی بدولت اس پانچ مهينے کے عرصه ميں آزادي و خـود مختـاري کا ذائقه چکهه ليـا جسکو تـم صرف سنتے هي رهے - اگر خدانخواسته اسکے بعد قسمت نے انکے حق ميں عجز و درماندگی کا فيصله کيـا تو ان پر کوئي الزام نہيں - ليکن هادي ! تم تو ترکوں کي مذهبي سرداري سے نکلکے ايسي قوم کي غـلامي ميں چلے گئے جس ميں بشريت کے عـلاوه اور کوئي رشته نہيں - اور ميں نہيں سمجهتا کـه وه تمهارے ليے اس تعلق کا اقرار بهي کرتے هوں' کيونکه تم انکي نظروں ميں اپني آزادي کے بيچنے والے هو اور وه خريد نے والے - تم غلام هو اور وه آقا - لہذا ان دونوں مرتبوں کے فرق کو سونچو تو تمہيں اپني حيثيت معلوم هو اور اگر تم چاهو تو آينده کے ليے تمہاري آنکهيں کهل جائيں - مگر جو هونا تها وه هوچکا -

مجاهدين کا مرتبه جنکو تمهارے دل ميں جو کچهه آيا هے تم نے بنايا هے - اسکا خود اطاليا اور تمام عالم کي نظروں ميں ان لوگوں سے کہيں زياده هے جنہوں نے صرف طمع کي وجه سے اپنے آپ کو غيروں کے هاتهه ميں ديديا هے - آزاد خيال اطاليوں سے پوچهو وه اس حقيقت سے واقف هيں -

يقيناً ان مجاهدين کے ليے تو تاريخ کے صفحات ميں حاميان دين ' مردان وطن ' نامورانِ جنـگ کے خطاب رهينگے' اور ان لوگوں کے ليے غيروں کے خدمتـگار' اور اپني عزت اور اپني عزيـز ترين متاع پر دست درازي کرنے والوں کے مـددگار کے علاوه کوئي دوسرا خطاب نه هوگا -

عزيزيه کے جلسه ميں تم نے ترک جنگ کي وجه يه بيان کي تهی که تم ميں جنگ کي قدرت نہيں' اور نيز يه تم باشندوں کي راحت سوزي اور خونريزي سے بچنا چاهتے هو - يه اب تمہيں کيا هوگيا هے که مجاهدين کو بربادي و هلاکت اور اهل غريان کے حملـه کي دهمکي ديتے هو؟ (هم کو جہاں تک تحقيق هے اهـل غريان تو مسلمان اور همارے هم وطن هيں) کيوں ؟ اب وه وجه کہاں گئي ؟ اچها چونـکه اب تم لڑسکتے هو اسليے اطاليوں سے لڑو اور ملک کو اطاليوں سے نجات دو - اگر در حقيقت تم ميں قدرت نہيں اور يه محض دهمکي هے تو گهر ميں بيٹهو' دنيا ميں تم لوگوں کی زبان سے محفوظ رهوگے' اور آخرة کے ليے اپنا معامله الله کے سپرد کردو که وه غفور و رحيم هے جو توبه کرتا هے اسکے گنـاه بخش ديتا هے -

کيوں هادي ! تم اپنا منهه دريا کي طرف کرکے اپنے دشمنوں سے لڑو' کيا يه اس سے بہتر نہيں که تم اپنـا منه اپنے مذهبي ' نسبي ' اور وطني بهـائيوں کي طرف منه کرکے ان لوگوں کي مدد کے ليے

و مددگار" جو خدا نے هماري واديوں اور همارے پہاڑوں کي چوٹیوں میں ودیعت کي هیں -

مجهے یه منظر ناگوار نہیں که ان دونوں میں سے جاهل عالم سے سیکھرها هے اور عالم اپنے نور علم کي بارش جاهل پرکر رها هے -

البته مجهے یه کسي طرح گوارا نہیں که ابناء وطن مملوک و غلام هوں جنکے هاتهه میں نه انکا مذهب هو نه انکي عزت - کیونکه اس زندگي سے تو موت زیاده آسان اور خوش ذائقه هے -

اذا لـم تکـن الا الاسنه مرکباً

جب سواري کے لیے صرف نیزے هي هوں

فلا یسع المضطور الا رکوبـها

تو ایک مجبور کے لیے اسپر سوار هونا نا گزیر هے

آزاد انسان کي قیمت اور اسکي خوشگوار زندگي کا لطف مجهے تجربه و سفر نے بتایا - غلامي کي تلخي کا یقین مجهے اسي تجربه و سفر سے هوا ' اور اس سے که میں نے اپنے شہر اور اپنے گهـر میں سوداني غلاموں کو پلتے دیکها -

میں نے اپنے والد کے پاس نازوں میں پرورش پائي هے - اور میں اپنے سفروں میں همیشه خوشحال رها هوں - اسلیے میں جانتا هوں که تمـدن کیا هے ؟ هاں ! میں محلوں میں رها هوں ' اور شاهي دستر خوان پر بیٹها هوں ' اور دنیا کي دوسري لذتوں سے واقف هوں ' مگر بایں همه آزادي کي راه میں هر مشکل امر کو آسان سمجهتا هوں -

اسي آزادي کی بدولت میں نے پہلے بهي (سلطان عبد الحمید کے عہد میں) جلا وطني قید کے مصائب برداشت کیے ' اور اب بهی نہایت موٹا جهوٹا کهاتا هوں ' اپنے گهوڑے کي زین کا تکیه لگاتا هوں ' کهاري پاني پیتا هوں ' راتوں کو تاریکي اور بارش میں اور دن کو دو پهر کے وقت دهوپ میں پهرتا هوں - لیکن یه تمام تـکلیفیں مجهے شهد سے زیاده شیریں معلوم هوتي هیں ' اور ان سے میرے جسم میں ' قوت اور دل میں استقلال و ثبات اور زیاده هوتا هے -

نفس بالطبع لذایذ زندگي کي طرف مائل هے - اسلیے میں بهي اسکا مشتاق هوں ' مگر بشرطیکه عزت و شرف محفوظ رهے - اور یقیناً یهي حالت هر شخص کي هوگي جو میرے هم آهنگ هوگا -

پس اے جناب والي ! هماري اور اپني عزت کي حفاظت کیجیے ' اور اپني سلطنت کو مشوره دیجیے که شاهي فرمان کے بموجب هماري خود مختاري کي تصدیق کرے - اور آئیے ! هم اور آپ ملکے اس ملک کي سرسبزي اور اسکے باشندوں کي بہبودي کي کوشش کریں ' کیونکه الله نے یه فیصله کر دیا هے که هم اور آپ بهي اسیطرح همسایه بنکے رهیں ' جسطرح که همارے آپکے آباء و اجداد رهتے تهے -

دیکهیے ! ایسا نه هو که آپ خود غرض ' طماع ' اور کم عقل اشخاص کے کہے میں آجائیں - اور اپني سلطنت کو همارے ساتهه ایک نئي جنگ میں مبتلا کردیں ' جسکے انجام کي آپکو کچهه خبر نہیں - کیونکه مدد و نصرت تو الله هي کے هاتهوں میں هے - وه جسکو چاهتا هے عطا فرماتا هے ' بارها ایسا هوا هے که بہت سي چهوٹي جمـاعتیں محض اس کار ساز قدیر کي نصرت بخشي سے بڑي جماعتوں پر غالب هوئي هیں -

اے جناب والي ! آپکے پاس ایک عـرضي بهیجتا هوں جو اور عرضیوں کے ساتهه آج میرے پاس آئي هے - اس سے ان اهل ورقه کا جوش معلوم هوتا هے جنکو آپ اچها سمجهتے هیں - براه عنایت اسکو اپنے کسی لائق مترجم کي زبان سے سنیے -

میں نے آپکے پہلے جواب کے جواب میں اپنے فیصلے اور اعلان سے آپکو مطلع کیا تها - اور آپ سے اسکا جواب مانگا تها - مگر آپ نے توجه نه کي اور اس سوال کو بغیر جواب کے واپس کردیا -

اسلیے میں نے مجبوراً وه کیا جو میرا فـرض تها یعنـي دول عظمی کو تار کے ذریعه سے اپني خود مختاري کي اطلاع دي - اس کارروائي سے پہلے میں نے آپکے جواب کا انتظار کیا ' مگر افسوس که آپ نے جواب نہیں دیا -

اے جناب والی ! شاید آپکا یه خیال هے که هم صرف ترکوں کے بل پر لڑتے تهے ' اسلیے آپ چاهتے هیں که ایک هي معرکه سہي مگر آپ همیں آزما ضرور لیں - اگر یه هے تو همارے یہاں بهي لوگوں کو یقین هے که آپکي فوج همـارے سامنے بڑے بڑے مورچوں اور جـهازوں کي مـدد سے ٹهیر سکي - ایسي حـالت میں کیا آپ کو یقین هے که آپ ان مقامات میں بهي کامیاب هونگے ' جو ساحل سے دور هیں ؟ کیا هم کو اور آپکو محض تجربه کے لیے طرابلس اور اطالیا کے فرزندوں کے خون سے کهیلنا چاهیے ؟ لیکن اگر آپ اسي پر مصر هیں تو بسم الله آئیے هم مدافعت کے لیے حاضر هیں و الله معنا "

جو کچهه میں نے لکها هے یه انسداد خونریزي کے لیے ایک قسم کا مشوره هے اسکا اظهار مجهے اسلیے مناسب معلوم هوا که داخله سے عرضي آئي تهي ' جو آپکے پاس مرسل هے - آپ همیشه سلامت رهیں "

٢٠ محرم الحرام سنه ١٣٣١ھ مرکز جبل } الامـــر سلیمان الباروني

میں نہیں سمجهتا که دنیا میں کوئي ایسا عقلمند بهي هوگا جو مجهے رشوت ستاني کا الزام دے ' اور وه یه جانتا هو که میں نے تونس میں اسوقت پناه لي جب میرے پاس سامان جنـگ میں سے جو کچهه تها وه سب ایسي شدید لڑائي میں صرف هوچکا تها جسکے هول سے بچے بوڑهے هوجاتے هیں ' اور جسمیں اطالیوں کي جان و مال کو میں نے اتنا نقصان پہنچایا که آج تـک کبهي نہیں پہنچا تها - پهر اسکے بعد میں نے اسلیے اپنے اسلحه فرانسیسي افسر کے حوالے کردیے که وه مجهے سرزمین تونس میں داخل هونے دے -

آخر یه سوچیے که حکومت اطالیا مجهے اپنا روپیه کیوں دیتي ؟ میں نے تو صلح کي گنجایش هي نہیں رهنے دي - اسکا برابر مقابله کرتا رها ' یہاں تـک که اس نے فوج اور توپوں کي کثرت سے بزور و جبر مجهه سے ملـک لیلیا -

میں جانتا هوں اخبارات کے مراسله نگاروں نے بعض اطالي اخبار کي تحریر کو باور کیا ' یا یه افواه طرابلس کے ان لوگوں کے منه سے سني جنکے پیٹ اطالیوں نے رشوت سے بهر دیے هیں اسلیے انکي دل کي آنکهیں اندهي هوگئي هیں ' اور وه مجهکو بهی اپني طرح سمجهتے هیں -

اگر اخباروں کے مراسله نگار ' جنمیں ٹائمس کا مراسله نگار بهي شامل هے ' حکومت اطالیا کے اعلی افسروں سے دریافت کرتے تو وه انہیں اصلي واقعه بتا دیتے - کیونکه یقیناً ان افسروں نے سنا یا خود ان رجسٹروں کو دیکها هوگا جنمیں رشوت لینے والوں کے نام قلمبند هیں - وه هر اس شخص کو جانتے هیں جس نے ذلت و خواري کے ساتهه سر جهکا کے شرف و عزت کي قیمت لینے کے لیے اپنا حقیر هاتهه بڑهایا هے -

مجهے یقین هے که انہیں میرا نام انهي رجسٹروں کے سرورق میں ملا هوگا جن میں وه مشهور معرکے اور شب خون قلمبند هونگے ' جو

لیکن بالاخر اسکے لیے بھي وہ وقت آگیا جو ہر قوم کے لیے آنے والا ہے - دشمنوں نے حملہ کیا اور وہ شاہي نوسوس جہاں انسانوں کي جان کے ساتھہ کہیل ہوتے تھے خود تاراج و آتشزدگي کا شکار ہوکے خاکستر کے ڈھیروں میں روپوش ہوگیا !

اوپر جو قصے آپنے پڑھے ہیں وہ اسي عہد کے ہیں - تازہ تنقیبات میں اس عہد کے بہت سے آثار نکلے ہیں ' جنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منوني تمدن بہت سي حیثیات سے اعلی درجہ کا تھا -

اس عہد میں شہروں کے نقشے نہایت عمدہ ہوتے تھے ' اور نہ صرف نقشے عمدہ ہوتے تھے بلکہ بنتے بھي خوب تھے - مکان عموماً وسیع اور کشادہ ہوتے تھے ' اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ ان مکانوں میں با قاعدہ نالیوں کا انتظام ہوتا تھا - جو اس تمدن کي ایک حیرت انگیز خصوصیت ہے -

فن تعمیر کے علاوہ دوسرے صنائع میں بھي انکي کامیابیاں قابل ذکر ہیں -

اب تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یونانیوں سے پہلے اور خود یوناني ایک عرصہ تک نوشت و خواند سے محروم تھے ' مگر ان نو دریافت آثار سے اس نظریہ کي تکذیب ہوتي ہے - اس قوم کے پاس ایک خط تھا جو اس زمانے کے لحاظ معقول حد تک ترقی یافتہ تھا -

آپ کو معلـــوم هـــوگا کہ مصریوں میں حـــروف کے لیے مخصوص نقوش نہ تھے - جس مفہوم کو وہ ادا کرنا چاھتے تھے اگر وہ مادي ہوتا تو خود اس کي تصویر بنا دیتے ' اگر غیر مادي ہوتا و اس مفہوم کے لیے جو لفظ ہوتا اسکے ہر حرف کے لیے ک ایسي شے کي تصویر ناتے ' جسکے نام میں پہلا ـرف وهي هـــوتا - اس م الخـــط کو خط تصویري (Hieroglyphi) اسکي اول ذکو شکـــل کو خط خیالي (Ideograph) اور ثاني الذکر ' ل کو خط صوتي (Phonotic) کہتے ہیں -

مصریوں کي طرح منونیوں کے یہاں بھي حروف کے لیے مخصوص ش نہ تھے بلکہ تصویروں سے کام لیتے تھے - البتہ ابتدا اس میں وہ لیم و تنسیق نہ تھي جو مصریوں کے خط تصویري میں تھي - ن بعد کو اس طرز تحریر نے خط تصویري کي شکل اختیار کر لي - مگر ظاہر ہے کہ خط تصویر ایک دشوار عمل اور دیر طلب خط - اور قدرتاً ایک ذہین اور عملي قوم یہ چاهیگي کہ اپنے مو کے لیے کوئي آسان اور مختصر رسم الخط ایجاد کرے -

منیونیوں نے اپنے رسم الخط کو آسان اور سادہ بنایا ' اور خط ہري کے بدلے خط مستقیم (Linear Script) میں لکھنا شروع - نوسوس کي تحریریں زیادہ تر اسي خط میں ہیں - خط قیم خط مسماریہ (Cunieform) سے کہیں زیادہ آسان اور سادہ ہے یسر پوٹیمیا کے حفریات میں نکلا ہے -

سوقت آپکے سامنے ایک طبق کي تصویر ہے - اگر اسکي از شکل اور بد نما نقوش کو دیکھیے تو لطف و خوبي تو ایک ' بہت سي نگاہیں اسے نظر بھر کے دیکھنا بھي پسند نہ کرینگي ' ي طبق اپني قدامت اور تاریخي نتائج کي وجہ سے اسدرجہ وجود اور گرانقدر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر رسالوں نے فوٹو شائع کیے ہیں -

اس طبق کو (Pheastos Disc) کہتے ہیں - یہ مٹي کي ایک ناہموار گول پلیٹ ہے - اسکا قطر تقریباً ۶ ' ۷۹ انچ ہے - اسکے دونوں رخوں پر خط تصویري میں کچھہ لکھا ہوا ہے - اس طبق میں ۲۴۱ علامتیں اور ۶۱ علامتوں کے گروپ ہیں - ان علامتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصویریں گیلے گوندھے پر علحدہ علحدہ چھاپي گئي ہیں -

اس طبق کے متعلق سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کس عہد کا ہے ؟

تازہ تنقیبات میں اس طبق کے علاوہ نوسوس کے اور بہت سے آثار نکلے ہیں مگر اس طبق کے نقوش کے چار خمس تو ان آثار کے نقوش بہت هي مختلف ہیں صرف ایک خمس ان نقوش سے ملتا ہے مگر یہ مشابہت اس اختلاف سے کم ہے -

ذرا غور سے دیکھیے ! اس میں مردوں کي تصویروں میں سر منڈے ہوے ہیں - عورتوں کي تصویریں چوڑي ' بھدي ' اور بدنما ہیں - ان عورتوں کو ان دوشیزہ عورتوں کي تصویروں سے کیا واسطہ ' جو دوسري تصویروں میں اپنے نازک پیریشیان (Parisian) لباس دکھائي گئي ہیں اسمیں جہاز کي تصویر بھی اس تصویر سے بالکل علحدہ ہے جو نوسوس کے کھنڈروں میں ملي ہے ' اور عمارت تو مقبرہ لیشین (Lycian) ہے ' جسکے نمونے ابھي تک برطاني عجائب خانہ میں محفوظ ہیں ' اسقدر ملتي ہوئي ہے کہ دیکھکے حیرت ہوتي ہے !

اس طبق کے متعلق سر ارتھر ایونسکي یہ راے ہے کہ :

(۱) یہ اہل کریت کا کام نہیں -

(۲) یہ کوئي مــذہبي تحریر ہے -

اگر یہ طبق اہل کریت کا نہیں تو پھر کس کا ہے ؟

طبق فیسٹـــاس جو کریت کے غاروں سے نکلا ہے

اسکے جواب میں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کسي ایسي تہذیب کي یادگار ہے جو اہل کریت کي تہذیب کے ہمشکل اور اس سے نہایت قریبي طور پر متحد ہے اس کے لیے وہ جنوب و مغرب ایشیاء کوچک کي لیشین تہذیب کو تجویز کرتے ہیں -

اگر یہ مان بھي لیا جائے کہ یہ مذہبي تحریر ہے تو پھر بھي یہ سوال باقي رہجاتا ہے کہ یہ کیا ہے ؟

اسکے جواب میں سر ارتھہ ایونس کہتے ہیں کہ کسي دیوي کي تعریف ہے - اسمیں ایک یوناني تصویر میں زمانے سنیے کو خاص طور پر نمایاں کرنے کي کوشش کي گئي ہے - اس کے بغور دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ بیجا نہیں معلوم ہوتا کہ اسکا اشارہ کسي دیوي کي طرف ہے ' جیسے کبیبي (Kybebe) یا دیانائے ایفیسس. (Diana of Epheaus)

دو اور شخص ہیں جنہـــوں نے اس تحریر کي تشـــریح کي کوشش کي ہے ' ایک کیلیفورنیا یونیورسٹي کے پروفیسر هیمپل - دوسرے نیوہم کالج کي مس ٹیول - پروفیسر هیمپل کہتے ہیں ' کہ یہ درگاہ میں تاراج شدہ مال کي واپسي کي یاد داشت ہے - مس سٹیول کي راے ہے کہ یہ کوئي قدیم متروک الاستعمال نظم ہے - مس موصوف سر ارتھر ایونس کے همخیال ہیں - لیکن سچ یہ ہے کہ ابھي کوئي امـــر قطعي نہیں اور اٹریوں کي کوشش کے لیے یہ میدان خالي ہے -

آثار عتیقہ

حفریات کریت

جزیرہ کریت جسکو عربی میں اقریطش کہتے ہیں کوئی غیر معروف مقام نہیں کہ اسکی تعریف کی ضرورت ہو' کیونکہ گذشتہ سال جب سے ریوٹر نے یہ خبر سنائی ہے کہ " انگلستان کے ایک جہاز نے اپنے سامنے کریت سے عثمانی جھنڈا اتروا کے یونانی جھنڈا نصب کرایا " اسوقت سے انگلستان کی " بے تعصبی " کی یادگار میں لفظ کریت ہر مسلمان کے لوح دل پر نقش ہے -

ہندوستان' مصر' اور میوسو پوٹیما کی طرح کریت بھی قدیم تمدن کا مدفن اور منقرض اقوام کا مسکن ہے اسلیے اثریین (Archeologist ' کی ایک جماعت یہاں بھی مصروف کار ہے -

قریباً نصف صدی سے تنقیب کی گرمبازاری ہے - علما کی ایک کثیر جماعت اپنے وطن سے نکلی ہوئی ہے' اور مختلف مقامات میں کام کر رہی ہے - اس عرصہ میں بعض نہایت بیش قیمت آثار دستیاب ہوے ہیں' جن سے تمدن قدیم کے متعلق ہمارے معلومات میں بیحد اضافہ ہوا ہے' اور بعض قوموں کی تو پوری تاریخ مرتب ہوگئی ہے -

لیکن کریت میں جو آثار دستیاب ہوے ہیں انکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے خصوصیات کے لحاظ سے اس نصف صدی

[بقیہ ۱۱ صفحہ کا]

گولیاں چلاؤ' جو اسلیے آئے ہیں کہ تمھیں اور تمھارے بھائیوں کو تباہ کریں اور تمھارا نام انسانیت کے نقشے سے مٹادیں ؟

بیشک اہل اطالیا عقلمند اور روشن خیال ہیں - وہ آدمی کی قدر قیمت اسکے اعمال سے معلوم کرلیتے ہیں - انکے نزدیک روپے کے بدلے اپنا وطن حوالے کرنے سے زیادہ سنگین کوئی جرم نہیں - جو ایسا کرتا ہے وہ اسکے ساتھہ بھی ایک نہ ایک دن خائنوں کا سا برتاؤ ضرور کرینگے - چاہے ایک عرصہ کے بعد کریں -

میری اس نصیحت کو سونچو جس سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تم کو زندگی نصیب ہو' اور اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ ہر شخص کو ایک دفعہ مرنا ہے - اس سے چارہ نہیں' خواہ عمر زیادہ ہو یا کم - اسکی مقدار مقرر ہے نہ جنگ میں آگے بڑھنے سے کم ہوگی اور نہ پیچھے ہٹنے سے زیادہ ہوگی - دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ ایک میں شرف لازوال ہے اور دوسرے میں ذلت بے پایاں - و السلام علی من اتبع الہدی -"

۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ (سلیمان البارونی)

اس جواب کو غور سے پڑھیے تاکہ آپ کو معلوم ہو جاے کہ اگر میں روپے کا طالب ہوتا یا میں نے اطالیا سے ایک درہم بھی لیا ہوتا تو اس جواب کی ایک سطر بھی نہ لکھتا' کیونکہ میں جانتا تھا کہ پہلے حکومت اطالیا کے پاس یہ جواب اور اسکا ترجمہ جائیگا اسکے بعد کہیں ہادی کو ملیگا - اسکے ساتھہ یہ یقین تھا کہ ہادی اسے اطالیوں میں اپنے تقرب کا ذریعہ بنالیگا' اور یہ خوف بھی تھا کہ کہیں اطالی ہماری جماعت کے لوگوں کو روپیہ دیکے ملانے سے مایوس ہوکے دفعۃ اپنی پوری قوت کے ساتھہ حملہ نہ کردیں -

(البقیۃ تتلی)

کے آثار میں عدیم المثل ہیں' اور طلبہ تاریخ کو ان سے بہت مدد ملیگی -

جن لوگوں نے یونانی علم الاساطیر (Mythology) کی کوئی کتاب دیکھی ہے وہ (Minotaur) کے نام سے نا آشنا نہ ہونگے - یہ وہی منوس شاہ کریت کا عجیب الخلقت بیل ہے جسکا بدن نصف انسان کا سا تھا اور نصف بیل کا سا - یہ محل کی بھول بھلیاں میں رہتا تھا' اور نوجوان مردوں اور عورتوں کا شکار کیا کرتا تھا -

انہیں نو موس کی بھول بھلیاں بھی یاد ہوگی' جہاں وہ نوجوان مرد اور عورتیں ایک غار نما عمیق اور چکنی دیوار والے قید خانے میں بند کی جاتی تھیں' جنکو ماتحت ریاستیں بطور نذرانہ شاہ کریت کے پاس بھیجتی تھیں - یہ بدبخت انسان اسی عمیق اور تاریک قید خانے میں زندگی کے دن کاٹتے تھے - جب تہوار ہوتا تو یہ شوریدہ بخت اس جگہ لائے جاتے جہاں انہیں اس بد تر از مرگ زندگی سے نجات ملتی -

یہ مقام وہ اکھاڑا ہے جسمیں وہ بیلوں سے زور آزمائی کے لیے لائے جاتے تھے -

یہاں سے یہ داستان غم نہایت دلدوز شکل اختیار کرلیتی ہے - ایک طرف ایک نوجوان مرد یا عورت کو قید کے مصائب و شدائد نے پوست و استخوان کردیا ہے' عرصہ کی بیکاری سے ہاتھہ پیر پوری طرح کام نہیں دیتے - اس پر یہ مستزاد کہ بے ہتیار ہے اور کٹھرے میں محصور' - دوسری طرف ایک قوی الجثہ بیل کھڑا ہے - اس بیل کے سینگ لمبے اور انکی نوکیں تیز ہیں - یہ بیل جوش کے عالم میں سینگ ہلاتا ہوا چلتا ہے - یہ بد بخت نہایت بیکسی و بے بسی کی نظروں سے ادھر اودھر دیکھتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ بیل کے حملے کو کیونکر روکے - اتنے میں بیل قریب آجاتا ہے اور وہ گھبرا کے اسکے سینگوں سے لپٹجاتا ہے - بیل اپنے سینگ اسکے بدن میں بھونکدیتا ہے پھر نکالتا ہے پھر بھونکتا ہے اسیطرح دو تین دفعہ کے بعد اسے پھڑکتا چھوڑ کے چلا جاتا ہے - یہ نیم بسمل تھوڑی دور تک خاک و خون میں پھڑکتا ہے اور اسکے بعد ہمیشہ کے لیے ساکن ہوجاتا ہے !

سنگدل بادشاہ اور اسکے درباری اس موت کے تماشے کو دیکھتے ہیں اور خوش ہو ہوکے عید مناتے ہیں !

عام خیال کی بناء پر آپ ان قصوں کو محض افسانہ سمجھتے ہونگے' مگر آپکو اپنی راے میں ترمیم کرنا چاہیے - کیونکہ تازہ تنقیبات نے تاریخ کا ایک جو نیا دفتر ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ انکی تصدیق کرتا ہے

یہ ہولناک بھول بھلیاں اب نکل آئی ہے - اسمیں بڑے بڑے چھوٹے کمرے' کوٹھریاں' سیڑھیاں' اور غلام گردشیں اس قدر پر اسرار طریقے سے بنائی گئی ہیں کہ ایک اجنبی اندر جاکے پھر باہر نہیں آسکتا -

دیواروں کے استر پر تصویریں بنی ہوئی ملی ہیں' انمیں سے بعض میں نوجوان انسانوں اور بیلوں کی اس کشتی کا نقشہ کھینچا گیا ہے' جو آپ ابھی پڑھ آئے ہیں - ان تصویروں کے علاوہ بہت سے اور نقش و نگار بھی ہیں - اگر ان نقوش و تصاویر کے سمجھنے میں غلطی نہیں ہوئی ہے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ قصے محض افسانے نہیں بلکہ واقعات ہیں' جنکی تصویر میں شعراء نے مبالغہ و تخییل کا رنگ کسیقدر زیادہ بھر دیا ہے -

(Minson) وہ قوم ہے جو یونانیوں سے پہلے حکمراں تھی یہ قوم صاحب شوکت و صولت تھی - اسکو اپنے بیڑے کی قوت پر اسقدر غرور تھا کہ اس نے کبھی اپنے شہروں کے گرد دیوار نہ بنائی حالانکہ اس عہد میں شہر پناہیں حفاظت کےلیے ناگزیر سمجھی جاتی تھیں -

خريداري کے متعلق سلسله جنباني شروع هوئي - محمود پاشــا وزير بحريه نے کارخانه آرمسٹرونـگ کے وکيـل سے اس جهاز کي خريداري کے متعلق باب عالي کا اراده ظاهر کيا ' اور يــه فرمايش کي که يه معامله کارخانه اپني معرفت طے کرادے - چنــانچه حکومت برازيل اور باب عالي ميں کارخـانه ارمسٹرنگ کي معرفت گفتگو هونے لگي -

قريباً تمام امور طے هوگئے - باب عالي حکومت برازيل کي اس شرط کو بهي منظور کرنے کے ليے تيار تها که جهاز کي اصلي قيمت ميں سے دو مليں پونڈ اسکو اسوقت پيشگي ديديے جائيں - مگر با ايں همه يه معلوم هوتا تها که يه بيع الفاظ کي دنيا سے گذر کے واقعات کے عالم ميں آنے والے نهيں - کيونکه جس سلطنت نے اپنے ملازموں کي تنخواهيں قرض ليکے تقسيم کي هوں وه دو سو پونڈ پيشگي کهـاں سے ديسکتي هے ؟ اور اسکي تو اميـد کيسے هو سکتي تهي که دولت عثمانيه کو جهاز کي خريداري کے ليے يورپ سے قرض مليگا - اسليے که مفاهمت ثلاثه کے سر مايه دا روں سے قرض ملنے کي اميد خواب و خيال تهي - البته اتحاد ثلاثي کے سرمايه داروں سے اسکي توقع هوسکتي' تهي مگر يه نظر آتا تها که اگر ايسا هوا تو فوراً موتمرالسفرا منعقد جمع هوگي - اور ايم ساز انوف او ر سر ايڈورڈ گرے اپني انتهائي قوت کے ساتهه اتحاد ثلاثي کے سفرا کو مجبور کرينگے که وه اس قرض کو رکواديں - ليکن اس خيال کے بالکل برعکس هوا ' دولت عثمانيه کو روپيه ملا اور وه بهي فرانس سے !

ترک اس جهاز کے ليے بيچين اور روپيه کے ليے کوشش کررهے تهے - انکے بعض وکلا پيرس گئے هوے تهے' اور سرمايه داروں سے گفتگو کو رهے تهے ' مگر کاميابي نهيں هوتي تهي - اس نا کامي کے اسباب ميں اور امور کے عـلاوه انگلستان کي پـس پرده دراندازي کو بهي شريک سمجهنا چاهيے •

اسي اثناء ميں عثماني اوراق تحويلات (بل آف ايکسچينج) کا مسئله چهڑ گيا اور پيرس کے ايک بيريه نامي بنک نے ۲۷ دسمبر سنه ۱۳ ع کو دوملين پونڈ کے اوراق تحويلات خريد ليے -

دولت عثمانيه نے يه رقم فوراً کارخانه ارمسٹرونگ کي معرفت حکومت برازيل کو لندن ميں ديدي - اب دولت عثمانيه کو اسے صرف ايک ملين پونڈ اور دينا هے -

(طـول و عـرض و اسلحه وغيـره)

جهاز کا طول ۱۹۲ ميٹر اور ۲ سينٹيميٹر هے اور عرض ۲۷ ميٹر اور ايک سينٹيميٹر - ۸ ميٹـر اور ۲ سينٹيميٹـر پاني ميں غرق رهيگا - حجم ۲۸ هزار ٹن هے - اسکي طاقت ۳۲ هزار گهوڑوں کي هے - شرح رفتار في گهنٹه ۲۲ ميل هے -

ديواروں کے انـدروني حصه پر جو لوها چڑهايا جائيگا وه نهايت اعلى قسم کا فولاد هوگا ' جس کا حجم ۲۲۹ مليميٹر هوگا - جن کمروں ميں وزني توپيں رهينـگي انکا لوها بعينه وهي هوگا ' جو ديواروں کا هوگا - جن کمروں ميں متوسط توپيں رهينگي انکے لوهے کا حجم ۱۵۲ مليميٹر هوگا - قالسد جس کمره ميں رهيگا اسکي اهميت اور شديد تحفظ کي ضرورت ظاهر هے - اسليے اسکے لوهے کا حجم ۳۰۵ مليميٹر هوگا - جهاز کے بيروني حصـه کے لوهے کا حجم سب سے زياده يعني ۴ سو مليميٹر هوگا -

اس جهاز کے اسلحه کے متعلق خـاص اعتناء و اهتـمام هے - اسميں ۲۴ توپيں هونگي ' جنميں سے ۱۴ توپيں ۵۰ و ۳۰ سينٹيميٹر ۱۰ توپيں ۱۵ سينٹيميٹر اور ۱۰ زود کار توپيں ۷۶ مليميٹر کے پيمانے کي هونگي -

(تـاريخ تکميل)

قطعي طور پر تو يـه نهيں کها جا سکتا که يه جهاز کب تـک مکمـل هوکے عثماني بيڑے ميں شامـل هوجائيگا ' کيونکـه حوادث و سوانح اور دول يورپ کي دراندازيوں کي کسکو خبر هے ؟ مگر بيعنامه کي رو سے اس جهـاز کا تجربه مارچ ميں شروع هو جائيگا تاکه اپريل ميں جهاز بالکل مکمل هو جاے ' اور آغاز مئي ميں دولت عثمانيه کے حوالے کر ديا جاے -

(خريداري جهاز کا اثر)

اس دريڈ ناٹ کي خريداري سے يورپ ميں عموماً اور يونان ميں خصوصاً جو حيرت و استعجاب اور دهشـت و اضطراب پيدا هوا وه خطره کے متعلق ترکوں اور اهل يورپ کے فرق نظر کي ايک واضح و سبق آموز مثال هے -

ترکوں کي حالت يه هے که وه مشکل سے مشکل خطرات کو نهايت حقارت و کم بيني کي نظر سے ديکهتے هيں ' اور اسوقت تک انکي پروا نهيں کرتے جب تک که انکا سيلاب سر سے نه گزرنے لگے - اسکے بر خلاف يورپ کي حالت يه هے که اگر اسکے واهمه کي خلاقي سے بهي اسے کسي ادني سے ادني خطره کے آثار نظر آتے هيں ' تو وه اس طرح اسکے مقابله کے ليے مستعد هو جاتا هے که گويا وه ان خطرات ميں محصور هو گيا هے -

دولت عثمانيه نے جهاز ابهي صرف خريدا هے' اور بيعنامه کي رو سے مئي ميں اسکے عثماني بيڑے ميں شامل هونے کي توقع هے - کون جانتـا هے که فروري سے ليکے مئي تـک ميں کيا واقعات پيش آئيں ؟ خصوصاً دولت عثمانيه ميں ' جهاں کي سر زمين هر روز نئے حوادث و سوانح پيدا کرتي رهتي هے - مگر با ايں همه يورپ کے سياسي حلقوں ميں دهشت و اضطراب اور خوف و هراس چهايا هوا هے - انکو يه نظر آ رها هے که " سطح آب ايک ميدان کارزار هے جسميں عثماني بيڑا گرم جولاں هے ' اور انسانيت و امن کا خون کر رها هے " انکے دل ميں يه هول سمايا هے که دولت عثمانيه جزائر ايجين کے متعلق يورپ کے فيصله کو نا منظور کر ديگي ' اور قوت کي عدالت سے فيصله کرانے پر مصر هوگي - بلکه اغلباً اس جهاز پر غرور ميں اسقدر بڑهجائيگي که دريا کے علاوه خشکي ميں بهي هنگامه قتال و جدال گرم کريگي اور جزيره نماے بلقان پهر ايک بار ميدان جنـگ کي شکل ميں بدلجائيگا -

اس دريڈ ناٹ کي خريداري کي خبر نے يونان کي طمانيت و جمعيت خاطر پر ايک برق هلاکت گرادي هے - يوناني اخبارات خوف و هراس ' اضطـراب و پريشاني ' اور تنبه و اعتبـار کے لهجه ميں نهـايت پر زور مضامين لکهرهے هيں ' اور اُس تازه تغيـر کے خطر ناک و مهلک نتائج سے قوم کو آگاه کر کے يوناني بيڑے کي مزيـد تقويت کي ترغيب ديرهے هيں - ايمپروس يونان کا ايک مشهور و مقتدر اخبار هے وه اس عالم غيظ و غضب اور تنقيد و اعتراض ميں موسيو ويزولوس وزير اعظم يونان کو مخاطب کر کے لکهتا هے که " تم کهتے تهے که هماري بحري قوت دولت عثمانيه کي بحري قوت سے زياده هے اسليے ابهي مزيد اضافے کي ضرورت نهيں ' مگر در حقيقت تم نے همیں اور خود اپنے آپ کو دهوکے ميں رکها ' يهاں تک که اب يه طلسم فريب ٹوٹ گيا اور طرفة العين ميں بحري تفوق همارے هاتهه سے نکلکے ترکوں کے پاس چلا گيا ! همارے وزير اعظم صاحب کو اطمينان هے که انکے چهوٹے چهوٹے جهازوں سے انکا بحري تفوق هميشه قائم رهيگا - مگر وه براه مهرباني يه تو بتائيں که سلطنتوں کے بيڑوں ميں بڑے جهازوں کے مقابله ميں چهوٹے جهازوں کا پله کب بهاري رها هے ؟

سلطان عثمان اول

جدیـــد عثمـــاني تریـڈ ناٹ

مکه معظمۀ کا ایک اجتماع رسمي جسمیں اراده سنیه یعني فرمان سلطـاني پڑها جارها هے
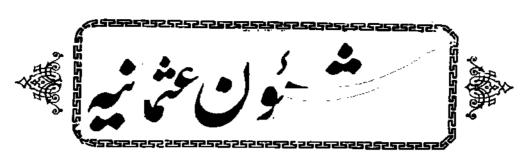
دولت عثمـانیه کے نوخریـد دریڈناٹ کا تذکره هم گذشته نمبر میں اخبـار و حوادث کے سلسلے میں کرچکے هیں - اس نمبر میں هم اسکے حالات کسیقدر تفصیل سے لکهنا چاهتے هیں -

(داستان خریداري)

سنه ۱۹۰۶ ع میں حکومت برازیل نے یه طے کیا تها که اسکے جنگي بیڑے میں تین قوي ترین جهازوں کا اضافـه کیا جاے - چنـانچه حسب اقرار داد حکومت نے جهاز کے کارخانوں سے گفتگو شروع کي - اس دریڈناٹ کے متعلق کارخانه ارمسٹرونگ سے معامله طے هوگیـا ' اور جهاز کي تعمیر شروع هوگئي - جهاز ابهي طیـار نهیں هوا تها که اطالیـا نے طرابلس پر فوجکشي کي - اس جنگ میں ترکوں کو اپني بعري کمزوري کا خمیازه کهینچنا پڑا - وه اس مٹهي بهر فوج کو ذرا بهي مدد نه دے سکے ' جو اگرچه اپنے سے کئي گونـه زیـاده دشمنوں میں گهري هوئي تهي ' مگر با ایں همـه داد شجاعت دیرهي تهي -

یه کهنا تو صحیح نهیں که ترک اس جنگ سے پہلے اپنے بیڑے کی طـرف سے بالـکل غافل تـهے ' کیونکه انکا ایک جهاز اینگلنڈ یارڈ میں بن رها تها جسے اطالیوں نے اعـلان جنگ کے بعد اس بناء پر گرفتار کر لیا که وه دشمنوں (ترکوں) کي ملـک هے - البـته اس جنـگ نے اس احساس کو تیز او ر اس جهاز کي گرفتـاري نے تیز سے تیز تر کردیا - بیڑے کي تقویت و ترقي کا جوش پبلـک میں پهیل گیا ' اور مخلص و سر برآورده ترکوں کو (جو قریباً سب اتحادي هیں) ایک نئے جهاز کي خـریداري کي فکر دامنگیر هوئي -

اس بیان کي تائید کے لیے هـم جمعیۃ اعانت اسطول عثماني " کي طرف اشاره کرینگے -

سید حسین شریف حـال مکه معظمه جنهوں نے گذشته فتنه یمن میں دولت عثمانیه کي بیش قرار خدمات انجام دي هیں

اس خیال کي تکمیل کے لیے باب عالي نے نومبر ۱۳ ع تـک (نومبر خـارج هے) جو کچهه کیـا هـم اسے اسلیے قـلم انـداز کرتے هیں که وه همارے اس سلسله داستان کا کوئی اهـم حلـقه نهیں - نومبر سنه ۱۳ ع میں اس دریڈ ناٹ کي

را وم القـرآن

از جناب مولانا سليمان صاحب ندوي

(۲)

(قــرا ٰت القران)

الفاظ قران باوجود بقاے معني مختلف وجوه حركات و اوقاف ' و ادغام و اماله ' و فصل و وصل كے ساتهه پڑهے جا سكتے هيں ' اور يه تمام طرق متواتر صحابه سے مروي هيں - ان وجوه و حركات و طرق مختلفه سے يا ان ميں سے كسي ايك سے بحيثيت روايت و سماعت بحث كه آنحضرت سے كسطرح سنا گيا هے ' اور صحابه نے كسطرح پڑها هے ' علم قرا ٰت القــرآن هے ' صحــابه كے بعد تابعين اور تبع تابعين ميں اس فن كے ســات مشهور امام گذرے هيں - تابعين ميں عبــد الله بن عامر يحصبي قاري شــام المتوفي سنه ۱۱۸ ' عبد الله بن كثيــر قاري مكه المتوفي سنه ۱۲۰ ' عاصم بن بهدله قاري كوفه المتوفي سنه ۱۲۷ ' اور تبع تابعين ميں حمزه بن حبيب التيمي قاري كوفه المتوفي سنه ۱۵۴ ' نافع بن عبد الرحمــان ليثي قاري مدينه المتوفي سنه ۱۶۹ ' علي بن حمزه كسائي قاري كوفه المتوفي سنه ۱۸۹ ' اور ابو عمرو بن العلاء المازني قاري بصره المتوفي سنه ۲۴۶ ' ان سب ميں سب سے زياده مشهور و مقبول قراءت نافع هے جسكي عمــلاً تمام بلاد اسلاميه ميں تقليد كي جاتي هے - نافع نے ستر قراء تابعين سے قراءت حاصل كي تهي -

اس فن كے مصنف اول حسب تحقيق علامۂ جزري ' ابو عبيد قاسم بن ســلام المتوفي سنه ۲۲۴ هيں ' " شــاطبيه " سے (جو اس فن كي مقبول ترين تصنيف) پہلے ' ابو علي حسن بن احمد فارسي نحوي المتوفي سنه ۳۷۷ كي " الحجة في القرا ٰت " عبيد الله بن محمد اسدي المتوفي سنه ۳۸۷ كي " المفصح في القرا ٰت " ابو عمر و عثمان بن سعيد الــداني المتوفي سنه ۴۴۴ كي "كتاب التيسير" "جامع البيان في القرا ٰت السبع" اور " المحتوي في القرا ٰت الشواذ " اور ابو طــاهر اسماعيل بن خلف المتوفي ســنــه ۴۵۵ كي " عنوان في القراءة " اور " الاكتفاء في القراءة " قابل ذكر تصنيفات هيں - اواسط قرن سادس ميں امام القراءة قاسم بن فيره شاطبي اندلسي المتوفي سنه ۵۹۰ نے قصيدۂ لاميه شاطبيه تصنيف كيا ' جسكي شعاع شهرت كے پرده ميں اس سے پہلے كي تمام تصنيفات چهپ گئيں - " شاطبيه " كے بعد قراء كبار نے مستقل تصانيف كي بجاے اوسكي شــرح كافي سمجهي - جــن ميں مشهور اشخاص علم الــدين علي بن محمد سخاوي المتوفي سنه ۶۴۳ ' برهان الدين ابو اسحاق ابراهيم بن عمر جعبري المتوفي سنه ۶۴۳ ' ابوالخير محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ۸۳۳ ' اور ابن القاصح صاحب سراج القاري هيں - علامۂ جزري شــارح شاطبــيه هونيكے سوا " النشر في القرا ٰت العشر " اور " تحبير التيسير في القرا ٰت العشر " كے مصنف بهي هيں - علي نوري سفاقسي كي " غيــث الــنفع في القرا ٰت السبع " بهي اس فن ميں ايك متداول كتاب هے -

(عــلــل الــقــرا ٰت)

جسطرح علم القراءة ميں رواية و سماعاً الفاظ قــران كے مختلف اوصاف و احوال سماعيه كا بيان هوتا هے ' علل القرا ٰت ميں انهيں چيزوں سے اصولاً اور عقلاً بحث هوتي هے كه از روے اصول صرف و نحو و قواعــد و محاورات زبان عربي انكو كيونكر هونا چاهيے - ان مباحث پر گفتگو كا سب سے زياده حق اهــل ادب اور علماے نحو كو هے ' اسي ليے اس فن كا واضع و مدون يهي طبــقه هے ' مثــلاً ابو العبــاس احمد بن محمد نحوي ' سليــمان بن عبد الله نحوي المتوفي سنــه ۴۹۳ ع ' ابوالحسن علي بن حسين الباقولي الموجود سنه ۵۳۵ -

(معرفــة الوقف و الابــتــداء)

انسان كسي حالت ميں سانس كي آمد و رفت كو روك نهيں سكتا ' اسليے ضرور هے كه كسي طويل عبارت كو پڑهتے وقت سانس كئي كئي بار ٹوٹ جاے ' ان سكتات تنفس كيليے ضروري هے كه وه بے موقع نهوں ' ورنه عبارت كا سلسلۂ اتصال ٹوٹ جائيگا ' اور اكثر عبارتوں كا سمجهنا مشكل هوگا - علماے اسلام نے اسي غرض كيليے علم الوقف والابتدا وضع كيا اور قران ميں جابجا علامات وقف كے نشان لگاے ' جن سے يه معلوم هوتا هے كه تلاوت قران ميں كهاں وقف كرنا چاهيے يعني ٹهرنا چاهيے ' اور كهاں سانس توڑ كر دوسري آيت سے تلاوت كي ابتدا كرني چاهيے - يهه فن گو علم التجويد اور علم القراءة كا ايك جزء هے ليكن غايت اهميت كيليے قراء نے اسكو مستقل فن قرار ديا ' اور اسميں منفرد و مخصوص تصنيفات كيں -

ابو بكر محمد عيسى مغربي نے ان تمام اوقاف كو ايك رساله ميں بنام " وقوف النبي صلعم فى القران " جمع كرديا هے - مكي بن ابى طالب المتوفي سنه ۳۰۹ نے صرف اس موضوع پر ايك رساله الوقف على كلا و بلى فى القران " لكها كه قران ميں لفظ " كلا " اور " بلى " پر وقف كرنا چاهيے يا نهيں ؟ انكے علاوه " كتاب الوقف و الابتداء " كے نام سے مشهور ائمۂ نحو و ادب مثلاً قدما ميں يحيي بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' ابو العباس احمد بن يحيى ثعلب نحوى المتوفي سنه ۲۹۱ ' مكى بن ابي طــالب المتوفي سنه ۳۰۹ ' ابو اسحاق ابراهيم الزجاج نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ ابو بكر محمد بن قاسم ابن الانباري نحوي سنه ۳۲۷ ' ابو جعفر نحاس بغدادي نحوي المتوفي سنه ۳۲۸ ' ابو سعيد حسن بن عبد الله سيرافي نحوي المتوفى سنه ۳۶۸ اور متاخرين ميں محسن عماني اور سجاوندي نے مستقل كتابيں تاليف كيں -

اا ۂ اظ قـــران

مفـــردات ا ۃ رآن

اسلام جب تــك جزيرۂ عرب ميں محدود تها ' قران كے حل لغات و تفسير الفاظ كي كوئي ضرورت نه تهي ' ليكن غيرعربوں ميں اشاعت قران كيليے ضروري تها كه الفاظ و لغات قران كي تشريح كي جاے ' اور اونكي ڈكشنري ترتيب دى جاے - بعض علماے

یونان تو یونان یورپ کے عفریت اور انگلستان کے معبود و مسجود روس میں بھی اس خبر نے ایک اضطراب و هیجان پیدا کردیا ہے - روسی اخبار چیخ رہے ہیں کہ عثمانیہ کے مشرق میں بحری تفوق کا نشان امتیاز عنقریب ان سے چھنا چاهتا ہے ' روسکو سلافو (روسی اخبار) لکھتا ہے کہ عثمانیہ کے مغرب میں یونان کو بحری تفوق حاصل تھا ' مگر وہ تو اپنا تفوق کھو بیٹھا - عثمانیہ کے مشرق میں همیں بحری برتری حاصل تھی ' مگر کچھہ عجب نہیں هم بھی یونان کی طرح اپنی برتری ضائع کردیں - خصوصا اگر باب عالی کو اپنے ارادے میں کامیابی هوگئی اور اس نے " ریفادیا " اور " مورینو " بھی خرید لیے جو اسوقت امریکہ میں بن رہے هیں - بیشک هم نے یہ طے کیا ہے ایپرس میری کے طرز کے دو ڈریڈ ناٹ بنوائے جائیں ' مگر هم اس تجویز کو سنہ ۱۹۱۶ سے پہلے پورا نہیں کرینگے "

(قوی بحریہ : و موازنہ دولت عثمانیہ و یونان)

یورپ کے ارباب سیاست کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے مخالف کی هر بات کو کئی گونہ بڑھا کے دکھاتے هیں تاکہ ارباب حکومت اور قوم اسکو حقیر سمجھکے بے اعتنائی نہ کرے ' اور قبل از وقت اسکے جواب کے لیے تیار هو جاے - اسلیے اگر تم دیکھو کہ اهل یورپ تمہاری کسی بیداری ' یا حرکت کو اهمیت دیتے هیں ' تو اس سے مغرور هو کے واقعات کی طرف سے آنکھیں نہ بند کرلو -

اگر دولت عثمانیہ کی بحری قوت کا اندازہ کرنا ہے تو اسے یورپ کے سیاسی حلقوں کے اضطراب ' یونانی اخبارات کے شور و غوغا ' اور روسی اخبارات کے انذار و تنبیہ میں نہیں بلکہ واقعات کے جام حقیقت نما میں دیکھنا چاهیے - اسلیے هم اسوقت واقعات کی روشنی میں یہ دیکھنا چاهتے هیں کہ آیا در حقیقت دولت عثمانیہ کی بحری قوت یونان سے زیادہ هوگئی ہے ' یا حسب عادت یہ یورپ کا شور و غوغاے محض ہے -

قہرمان مدافعت بحری رؤف بے جو سلطان عثمان اول کے قائد منتخب هوے هیں

جنگ بلقان میں یونان کی بحری کار روائیوں کا دار مدار افیروف ' اسپیا ' هیڈرا ' ایسارا ' ان چار آهن پوش جہازوں پر تھا - ان چاروں جہازوں کا مجموعی حجم همارے سلطان عثمان اول کے حجم سے کم هوگا اور صرف اس ایک جہاز کی قوت یونان کے چاروں جہازوں سے زیادہ هوگی -

جنگ کے زمانے میں همارے جہازوں کا مجموعی حجم ۱۰۱۱۸ ٹن تھا ' یہ سب ملکے " افیروف " کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے تھے جسکی طاقت سے " سلطان عثمان اول " کی طاقت دوگونہ زیادہ ہے -

یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ " افیروف " ایک منٹ میں ۲۲۷۳۰ کیلوگرام کے دوگولے پھینکتا تھا ' اور یہ سب سے زیادہ بھاری گولے تھے جنکو وہ اس شرح سرعت سے پھینکتا تھا - اسکے مقابلہ میں " سلطان عثمان اول " ۳۷۵۴۰ کیلوگرام کے گولے اسی شرح سرعت سے پھینکیگا -

یہ تو سلطان عثمان اول کی حالت تھی پھر اسکے ساتھہ " رشادیہ " اور حمیدیہ بھی هونگے اور اگر توفیق الہی شامل حال رهی تو ریفادیا اور مورنیو بھی - پس اگر یونانی بیڑے میں اضافہ نہ هو اور دولت عثمانیہ دونوں موخر الذکر جہاز نہ بھی لیسکے تو جب بھی دولت عثمانیہ کی بحری طاقت یونانی کی بحری طاقت سے زیادہ هوگی -

(قائد اور فوج)

سلطان عثمان اول جس شان و شکوہ کا جہاز ہے ' اسکا قائد بھی اس قابلیت و استعداد کا هونا چاهیے ' اور بالآخر وهی هوا جسکو خود قدرت نے اسکے لیے پیدا کیا تھا -

اس جہاز کی قیادت کا مسئلہ صیغہ بحریہ کے ایک نہایت نازک اور دشوار حل مسئلہ تھا - صیغہ بحریہ کے سامنے تین نام تھے اسماعیل بے ' عارف بے ' رؤف بے ' اسماعیل بے ' آهن پوش باربروس خیر الدین کے قائد هیں ' عارف بے صیغہ بحریہ کے ارکان جنگ کے افسر اعلی هیں ' اور رؤف بے " حمیدیہ " کے قائد هیں - وہ حمیدیہ جسکی پر اسرار نقل و حرکت نے دنیا کو محو حیرت کردیا تھا ' جو کبھی حریفوں کو تہ و بالا کرتا اور کبھی نظروں سے غائب هوجاتا تھا ' دم کے دم میں ازمیر پہنچتا تھا اور پھر یکایک بیروت کے ساحل پر نمودار هوتا تھا ' دن کو بندرگاہ سویس میں گولے بھرتا تھا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چھاپے مارتا تھا اور پھر غائب هوکے دمشق اور طرابلس کے ساحل پر دکھائی دیتا تھا -

رؤف بے کے طلسمی کارناموں کے بعد کون ہے جو اسکا سہیم و عدیل هو سکتا ہے ؟ ایک هفتہ تک کامل غور و خوض کے بعد بھی انہی کو اس منصب جلیل کے لیے انتخاب کرنا پڑا -

اس جہاز میں ۱۱۰۰ فوج رهیگی - یہ طے هوا ہے کہ اسکو آبہاے عثمانی میں لانے کے لیے ۹ سو سپاهی برطانی بارکش جہاز پر سوار هوکے جائیں -

غالباً دو سو سپاهی اسوقت سے کارخانہ آرمسٹرونگ میں بھیجدیے گئے هیں کہ یہ لوگ وهاں رهکے اس طرز کے جہاز کے پرزوں اور انکی جوڑنے کی ترکیب سے واقف هوجائیں -

نالۂ شبلی

بريد فرنگ

بــلاد عثمانيــه كــي زر خيزي

معــادن و مفــاجـــم

قاريين كرام كو ياد هوگا كه گذشته جلد كے دو نمبرون ميں هم نے بلاد عثمانيه پر ايک نظر عمومي ڈالي تهي - اسميں هم نے لكها تها كه " تركوں نے جتني توجه اپنے يورپين مقبوضات پركي هے اگر اسكا ايک عشر بهي وه اپنے ايشيائي مقبوضات پركرتے تو آج دنيا كي قوي اور دولتمند سلطنتوں كي صف ميں كسي بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے " - يه ايک اجمال تها جسكي تفصيل هم آج هم آپكو ايک انگريزي خطيب كي زبان سے سنانا چاهتے هيں -

يه خطيب مسٹر جي - ميٹلينڈ ايڈورڈس هيں -

اب تک عالم اسلامي ميں انگريزوں كي سياسي و اقتصادي سرگرمياں هندوستان ' ايران ' سودان ' مصر ' اور عراق تک محدود تهيں - ليكن اب كه نيل ' بحر هند ' اور خليج فارس پر انكا پاے اقتدار راسخ هوگيا هے انكي حوصله مندي نئے ميدان عمل كي طالب هے ! - شام ميں ابتداء اقتصادي كام شروع هوے تهے - جو عموماً اعمال سياسيه كا پيش خيمه هوتے هيں' مگر وه اس غير رسمي مفاهمت كي بنياد پر ملتوي هوگئے كه " شام فرانس كے ليے هے اور عراق انگلستان كے ليے " -

ليكن معاهدهٔ كويت كے بعد سے انگريزوں كے ايک طبقه ميں نئي حركت شروع هوئي هے - يه طبقه ارض مباركه شام كے هاتهه سے نكلنے پر سخت ماتم گسار هے ' اور چونكه ابهي تک اقتدار فرانس كي توثيق كسي معاهده سے نهيں هوئي هے' اسليے شام ميں فرانس كي سرگرميوں كو نهايت شرح و بسط' آب و رنگ' اور رشک و تحسر' كے هاتهه اپنے قوم كے سامنے پيش كررها هے - نير ايسٹ كه ايک نيم سركاري پرچه هے اسكا مراسله نگار برابر بيروت سے اس قسم كے مراسلے بهيجتا رهتا هے -

اسي طرح ايک دوسري جماعت هے' جو يه چاهتي هے كه ايشياء كوچک كا ميدان جرمني اور روس كے ليے نه چهوڑ ديا جائے' بلكه اسميں انگريزوں كو بهي اترنا چاهيے' تاكه همارے حقوق بهي پيدا هو جائيں' اور آينده تقسيم كے وقت (لا قدر الله) هميں بهي اس ميں حصه ملے - يا اسكا معاوضه كسي دوسري جگهه ملے -

مختصراً يه كه جن اسلامي ممالک ميں اسوقت " انگريزي مصالح" كي قربانگاه استقلال و خود مختاري نهيں هے وهاں اُسكے نصب كرنے كے ليے انگلستان ميں ايک نئي حركت شروع هوئي هے اور مراسلات ' مقالات ' اور خطبات كے ذريعه سے انگريزي سرمايه داروں كو ان مقامات ميں جانے كي ترغيب دي جارهي هے -

يهي نوعيت هے اس خطبه كي جو حال ميں مسٹر ايڈورس نے انسٹيٹيوشن آف مائنگ اينڈ مٹيالرجي ميں ديا هے اور جسكا خلاصه هم اس وقت شائع كرتے هيں -

هم كه همارا مايهٔ زندگي خدمت و چاكري هے ان زمينوں كي قيمت كا صحيح اندازه نهيں كرسكتے' جن سے لوها ' تانبا ' وغيره خام معدنيات نكلتي هيں - اسليے يه مضمون همارے ليے اسدرجه مفيد نهيں جسقدر كه اسے هونا چاهيے' مگر تاهم فائده سے خالي بهي نهيں - اس سے بلاد عثمانيه كي معدني پيداوار' اسكے تنوع اور اسكي مقدار كا تفصيلي علم هو جاتا هے' جو بهرحال لا علمي سے بهتر هے -

ليكن اس خطبه سے ايک اور اهم فائده بهي ممكن هے بشرطيكه قاريين كرام اس نظر سے اسے پڑهيں - وه يه كه بقيه بلاد عثمانيه كے متعلق انگريزوں كے كيا مطامع و عزائم هيں' اور خزينهٔ اسلام كے وه اور كون سے گوهر هيں جو تاج انگلستان كے ليے پيش نظر هيں ؟

مسٹر ايڈورڈس نے كها :

ايشياء كوچک ميں معدني دولت زياده تر اسكے شمالي حصه ميں هے ' جهاں بدقسمتي سے ريلوے وسيع نهيں - اس ملک ميں كان كني بهت كم هوئي هے - اسكي وجه يه هے - كه يهاں آمد و رفت كے ذرائع مفقود اور بار برداري كي آسانياں ناپيد هيں - شايد هي دنيا ميں كوئي ايسا ملک هو جهاں كانوں كي اتني سربمهر دولت موجود هو اور وه اپني ترقي كے ليے صرف ريلوے كا محتاج پڑا هوا

كـــوئلا

كوئلے كي سب سے زياده مشهور اور اهم كان ڈرماناويه كے قريب يعني بحر اسود كے كنارے كنارے ۱۵۰ كے فاصل پر هرقليه ميں دريافت هوئي تهي - اس كان كے متعلق يه اندازه كيا گيا تها كه اسكا رقبه ۹ سو مربع ميل هے - اس كے كوئلے كي قسميں مختلف تهيں ' مگر بحيثيت اوسط اس كا مقابله نيوكيسل كے كوئلے سے كيا جاسكتا تها -

ان كانوں ميں دس جدا گانه كارخانے كام كرتے تهے جنميں سب سے مشهور فرنچ كمپني تهي - اسكے نكالے هوے كوئلے كي مقدار ۵ لاكهه ٹن تهي - ڈاكٹر ڈرے كے كنسيشن كے ليے جسقدر كوئلا نكالا جاتا تها اسكي مقـدار ايک لاكهه دس هزار ٹن سالانه تهي ' اور يه سب كي سب فرنچ كمپني خريد ليا كرتي تهي - كوچي كنسيشن كے كوئلے كي مقدار (اس كنسيشن كو حال ميں فرنچ كمپني نے ۸ هزار پونڈ كو خريد ليا هے) ۸۵ هزار ٹن سالانه تهي' اور زير بجا برادرس سالانه ۶۰ هزار ٹن كوئلا نكالتے تهے - يه تهے اصلي نكالنے والے ' علاوه ان چهوٹي چهوٹي كانوں كے جنميں سے ۵۰ هـزار ٹن كے انـدر كوئلا نـكلا - اس ميدان كي پيدا وار كي كل تعداد ۸ لاكهه ٹن سالانه هے -

(لـــوهــا)

ايشياء كوچک ميں كچے لوهے كي كانيں بكثرت هيں - يه كانيں جزيرهٔ متلين كے بالمقـابـل بر اعـظم ميں ازميت كے قريب واقع هيں - ان ميں سے سالانه تقريباً تيس هزار ٹن لوها نكلتا هے - شهر زيتون سے شمال كي طرف بيرت كي پهاڑيوں ميں جو سب سے بڑا ذخيره ملا هے وه ۹۰ ميل تـک خليج اليگزنڈرٹيا سے ايک خط مستقيم كي شكل ميں چلا گيا هے - اس ذخيره كا رقبه وسيع هے اور اس سے سالانه ۳ لاكهه ٹن لوها نكلتا هے -

(تـــانـبـا)

يــه ذرا بهي مبـالغه نهيں كه كچا تانبا ايشياء كوچک كے شمالي صوبوں ميں قريباً هرجگه ملتا هے - ملـک كا اندروني حصه - كيونكه باسفورس سے باطوم تک تمام مسافت كي يهي حالت هے - ايک مس خيز خطه هے ' اور گويا يه ايک عام قاعده هے كه ان كانوں كي رگيں تنـگ اور مايه دار هيں' جنميں ۲۰ فيصدي بلـكه اس سے بهي زيـاده تانـبا هوتا هے - آغا نا كي كان در حقيقت وسـط ايشيـاء

ادب نے تمام الفاظ کا احاطه کیا اور انکا نام مفردات القرآن رکھا - مثلاً مفردات القرآن امام راغب اصفهاني المرجود سنه ۵۰۰ ' مفردات القران محي الدين محمد بن علي رزان حنفي ' ليكن اكثر علماے ادب نے بجاے احاطۂ الفاظ صرف مشكل لغايت پر اكتفا كي ' اور اوسكو غريب القرآن كے نام سے موسوم كيا -

(غريب القران)

فن غريب القران پر نهايت كثرت سے علماے نحو و ادب نے تصنيفات كيں ' اس موضوع پر سب سے پهلي كتاب غريب القـران ابوعبيده معمر بن مثنى نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ كي هے ' اسكے بعد اس موضوع پر يه كتابيں لكهي گئيں غريب القران احمد بن محمد بن يزداد طبري نحوي المرجود سنه ۳۰۴ ' غريب القرآن ابن دريد لغوي المتوفي سنه ۳۲۱ ' غريب القران عبد الله بن مسلم بن قتيبه المتوفي ۳۲۲ ' غريب القـران ابوبكر محمد بن قـاسم ابن الانـباري المتوفي سنه ۳۲۸ ' غريب القران ابو عمر محمد عمر الزاهـد تلميذ ثعلب المتوفي سنه ۳۴۵ ' الاشاره في غريب القران ابو بكر محمد بن حسن نقاش نحوي بغدادي المتوفي سنه ۳۵۰ ' غريب القران قاضي احمد بن كامل المتوفي سنه ۳۵۰ ' غريب القران ابوبكر محمد بن عزيزي سجستاني تـلميذ ابن دريد ' غريب القران و الحديث ابو عبيد احمد بن محمد هروي المتوفي سنه ۴۰۱ ' مشكل غريب القران مكي بـن ابي طـالب قيسي المتوفي سنـه ۴۳۷ ' كتـاب الغث المستـدرك علي الهروي ابو موسى محمد بـن ابي بكر اصفهاني المتوفي سنه ۵۸۱ ' تحفة الاريب فيما في القـران من الغريب ابو حيـان محمد بن يوسف الاندلسي المتوفي سنه ۷۴۵ -

غريب القران كي تدوين ميں سب سے زياده كاوش و تلاش و صرف وقت ابن دريد اور عزيزي نے كيا ' ان دونوں أستاد و شاگرد نے تدوين و ترتيب غريب القران ميں پورے پندره برس صرف كيے -

(مصـادر القـرآن)

بعض ائمه لغت نے قران كے اسماے جامده كو چهوڑكر صرف مشتقات كيطرف توجه كي ' اور مصادر قران كي تحقيق و تشريح كي ' اس قسم كي پهلي تصنيف يحي بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ كي مصادر القرآن هے ' اسكے بعد ابراهيم بن اليزيدي المتوفي سنه ۲۲۵ نے مصادر القـرانٓ لـكهي ' ابو جعفر احمد بن علي جعفر المتوفي سنه ۵۴۴ نے تاج المصادر كے نام سے قران و حديث دونوں كے مصادر يكجا جمع كرديے -

(الواحد و التثنيه و الجمع فى القران)

هم نے جيسا پہلے بيان كيا هے كه جسطرح تمدن اجتماعي ميں نئے نئے تكلفات اور مختلف ضرورتوں كے سامان هميشه پيدا هوتے رهتے هيں ' اور وه پهيلتے جاتے هيں ' بعينه يهي حال تمدن علمي كا بهي هے كه هر شے ميں ذرا ذرا سي [illegible] سے نئے نئے شعبے پيدا هوتے رهتے هيں ' هر تثنيه اور جمع كي اصلي صورت واحد هے ' اور واحد و مفرد اسماء كي تشريح مفردات و غريب قران ميں كر هوتي رهتي هے ' ليكن چونكه تثنيه اور جمع بنانيكے مختلف قواعد و اصول هيں ' بعض جمعيں بلا قاعده هوتي هيں ' بعض جمعوں كي مفرد نهيں هوتے ' ان وجوه سے علما نے اس موضوع پر بهي باقاعده مستقل رسائل لكهے ' جن ميں سے سب سے پهلي تصنيف يحى بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ كي كتاب الجمع و التثنية في القران اور دوسري اخفش اوسط سعيد بن سعده نحوي المتوفى سنه ۲۱۵ كي الواحد و الجمع يا الافراد و الجمع فى القران -

(معربـات القـران)

هر زبان ميں دوسري زبانوں سے باهمي اختلاط و تعلقات سياسي و تجارتي كي بنا پر كچهه الفاظ آجاتے هيں ' اور تهوڑے تغير كے بعد وه اهل زبان كے الفاظ قرار پا جاتے هيں - عربي زبان ميں بهي اس قسم كے الفاظ هيں ' اور قران مجيد نے اونكو استعمال كيا هے - مجموعي مباحث ميں علماے متقدمين ميں سے تو متعدد علما مثلاً ثعالبي ' ابن فارس ' ابن جزري ' ابن جرير طبري (في اول التفسير) وغيره نے انكا ايک باب علحده قرار ديكر اونكي تحقيق كي هے - ليكن متاخرين ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنه ۹۱۰ نے " المذهب فيما وقع في القران من المعرب " ايک مستقـل رساله تاليف كيا هے - تاج الدين سبكي المتوفي سنه ۷۷۱ اور ابن حجر عسقلاني المتوفي سنه ۸۵۲ نے ان الفاظ معربه كو نظم كرديا هے -

الوجـــوه و النظـــائر في القـــرآن

قرآن ميں اكثر ايک لفظ متعدد مقامات ميں مختلف معني ركهتا هے - اهل بلاغت ايسے لفظ كو "مشترک" كهتے هيں ' ليكن علوم قران ميں اونكو " نظائر " كهتے هيں ' اور بعض الفاظ ايسے هيں جو متعدد مقامات پر بعينه مستعمل هوے هيں ' اور هر جگه اون سے ايک هي معني مراد هيں - علماے قرآن اونكو وجوه كهتے هيں ' وجوه و نظائر كي واقفيت فهم معاني قرآن كيليے نهايت ضروري هے تاكه معني سمجهنے ميں اشتباه نهو - اس بنا پر علماے اسلام نے وجوه نظائر كي مستقل تصنيفات ميں توضيح و تحقيق نهيں ضروري سمجها - اس فن كي بناء اسقدر قديم هے كه حضرت ابن عباس سے اونكے دو شاگرد عكرمه اور علي بن ابي طلحه نے اون سے اس فن كي روايتيں كي هيں - بلحاظ تصنيف سب سے پہلے مقـاتل بن سليمـان مفسر المتوفي سنه ۱۵۰ كي تاليف الوجوه و النظائر كا نام منقول هے -

انكے علاوه احمد بن فارس لغوي المتوفي سنه ۳۷۵ ابو الفرج بن الجوزي المتوفي سنه ۵۹۷ ' ابو الحسين محمد بن عبد الصمد مصري دامغاني ' ابو القاسم محمود نيساپوري المرجود سنه ۵۵۳ كي الوجوه و النظائر في القران كے نام سے تصنيفات هيں - جلال الدين سيوطي كا رساله " معترک الاقران في مشترک القران " بهي اسي فن ميں هے -

البقية تتلي

هر فـرمـايش ميں الهـلال کا حوالة ديـنـا ضروری هے

پوٹن ٹاٹین

— * —

معجز نما ايجاد اور حيرت انگيز شفا - دماغ کي شکايت کو دفع کرنے کيليے - مرجهاے هوئے دلکو تازه کرنيکے ليے - هسٹريه اور کلرو ٹيک کے تکليفونکا دفعيه فور ميں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبديل - ايام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوںکے لئے مفيد قيمت دو روپيه في بکس جسميں چاليس گوليان هوتي هيں -

زينو ٹون

—*—

ضعف باه کا اصلی علاج - قيمت ايک روپيه آٹهه آنه

ڈائين مايڈنگ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

نوفلوٹ سب سے بهتر

کيونکه تمام هارمونيم سے بڑهکر هے جسکي سرو تان ايک عجيب اثر پيدا کرتي هے - همارے فهرست کے واسطے بهت جلد درخواست آنا چاهيے -

وان اينڈ کمپني نمبر ۳/۱۰ لور چيت پور روڈ - کلکته

گهڑيونکا خاص خزينه سب سے کم قيمت آدهے قيمت ميں تهوڑے دن کيليے -

قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه رسٹ واچ آدهے قيمت پر -

چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه اور دس روپيه - چهه کے خريدار کو ايک گهڑي مفت فهرست درخواست پر بهيجي جائيگي -

کمپڈيشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين - کلکته

دافـــع جنــون

— • —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا فوراً سے دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کيفيت سے اطلاع ديجائيگي - پانچ روپيه في شيشي -

S. C. Roy M. A.
167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

سال ويٹي

— * —

يهه دوا ايک عجيب اثر پيدا کرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد يا شادي شده سب کے لئے يکساں اثر -

اس - سي - ولسه نمبر ۳۶ دهرمتله اسٹريٹ - کلکته

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغير کسي تکليف کے تمام رؤيں اڑجاتے هيں -

آر - پي - گهوس

نمبر ۳۰۶ اپر چيت پور روڈ - کلکته

پچـاس برس کے تجـربة کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آزا لا ساهلے -

گوليان — ايک بکس ۲۸ گوليونکي قيمت ايک روپيه -

مستورات کے بيماريونکے لئے نهايت مفيد دوا - خط کے آنے سے پوري کيفيت سے اطلاع کيجائيگي -

سواتهيا سهاے فارميسي - ۳۰/۲ هاريسن روڈ کلکته

کايا پلٹ

ان اسيـروں کيلئے کايـا پلٹ هے اکسيـر

جو جواني ميں هوے رنج کے هاتهونميں اسيـر

حضرات ! انسان چونکه اشرف المخلوقات بنايا گيا هے لهذا انتظام دنيا کيليے الله پاک نے اسکو دل و دماغ بهي خاص قسم کے عطا فرمائے هيں - بهت سے اهم کام اسکے ذمه عائد کئے هيں اور اجراے کار کيليے اسکو بڑي بڑي قوتيں عنايت کي هيں - ليکن تمام کام اور کل قوتيں سلامتي دل و دماغ اور صحت جسم سے تعلق رکهتي هيں - جس انسانکي دل و دماغ صحيح اور جسماني قوتيں قائم هيں مستعدي اور چستي موجود هے ' تو انسان تمام کاموں کو درست اور کل لوازمات زندگي کو بخوبي طے کر سکتا هے ورنه بيمار اور مايوس شخص کي زندگي ايک بيکار زندگي سمجهي جاتي هے - حضرات براے مهرباني هماري تيار کرده حبوب کاياپلٹ کو ايک مرتبه آزما ديکهيے که يه گولياں آپکي دماغي اور جسماني قوتوں کو تقويت دينے ميں ممد و معاون هوتي هيں يا نهيں - بڑهاپے ميں جواني اور کم طاقتي ميں شه زور بناتي هے - اگرچه حبوب کايا پلٹ کي تصديق کو هماري اس تحرير کي شهادت کے ليے همارے پاس کافي سے زياده اعلى اعلى سند يافته ڈاکٹروں و ديگر اصحاب کے سرٹيفکٹ کثرت سے موجود هيں ليکن سب سے بڑا سارٹيفکٹ آپکا تجربه هے - هم اميد کرتے هيں که آپ همارے جهوٹ سچ کا تجربه کرنيکے ليے هي کم از کم ايک مرتبه ضرور استعمال فرمائينگے اور هم آپکو يقين دلاتے هيں که آپ همارے احسانمند هونگے - حبوب کايا پلٹ جواهرات وغيره سے مرکب هيں اور قيمت نهايت هي کم رکهي گئي هے ايک روپيه في شيشي - ۶ - شيشي کے خريدار کو - ۵ - روپيه - ۸ - آنه نمونه کي گولياں - ۴ - آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هونگي پرچه ترکيب استعمال همراه دوا مع چند ايسي هدايات کے ديا جاتا هے جو بجائے خود وسيله صحت هيں -

منيجر " کاياپلٹ " ڈاک بکس نمبر - ۱۷۰ - کلکته

Manager, Huboobe Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170.
Calcutta.

الهـلال کـي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

کوچک میں ڈھائي سو میل کے فاصله پر واقع تھي - خود سلطنت کي مملوکــه تھي ' اور وهي اسمیں کام کرتي تھي - سنه ۱۸۹۲ سے لیکے اسوقت تــک سیاه تانبے کي پیداوار ۲۰ هــزار ٹن سے زیاده هوئي هے - گورنمنٹ کا تخمینه هے کــه اس کان میں ابھي ۷ لاکھه ٹن کچا تانــبا اور موجود هے جس میں عمده تانبے کا اوسط دس فیصدي هوگا -

ایک اور اهم ذخیره [illegible] سے ۸۰ میل اور بغداد ریلوے کے الله بازار اسٹیشن سے ۲۰ میل کے فاصله پر هندیقه میں موجود هے - اسکا تانبا صورتاً اس تانبے کے مشابه هے جو جرمني کي [illegible] کے ذخیروں سے نــکلا تھا - جو تھوڑا سا کام هوا هے اور اسکي رپورٹ کي گئي هے - اس سے یه معلوم هوتا هے که [illegible] اوسط هندیقه کي کانیں [illegible] کي کانوں سے زیــاده مایــه دار هیں - بہت دفعه یه جانچا گیا کــه انمیں خالص تانبا کتنا هے - ۵ فیصدي اوسط پڑتا هے - حال میں ایــک مکمل رپورٹ کي گئي هے ' اس سے معلوم هوتا هے که خالص تانبے کي مقدار ۷ فیصدي تــک هے -

(سیسه ' زنــک ' اور چــانــدي)

کچے سیسے (Gatena) کے ذخیرے بہت هیں اگرچه تانبے کے ذخیروں سے کم ' اور زیاده تر انھیں مقامات میں جہاں تانــبا هے - چاندي اور سیسے کي کانوں کے لیے سب سے زیاده مشهور زمین کا وه قطعه هے جو قره حصار کے نواح میں هے - ایک مشهور رگ جو دو انچ سے کم موٹي تھي - یہاں نــکلتي تھي - یہاں کي ایک ٹن معدني پیداوار کي قیمت تین سو پونڈ هوتي هے ' جسمیں سونا اور چاندي بھي شامل هوتي هے -

حکومت عثمانیه برقــار دعي کي ایک کان کي مالــک هے اور اسمیں اســکا کام بھي هوتا هے اِس سے ۴ هزار پونــڈ ســالانه کي آمدني هے -

سیسے کي کانیں زیاده تر تنــگ رگوں میں ملتي هیں جنــکي ضخامت کا اوسط دو انچ هے - انمیں سیسے کے ساتھه چانــدي بھي ایک ٹن میں ۲ سو اونس تــک هوتي هے - سب سے عمده کان جو اسوقت تــک معلوم هے وه بالي قــرا دین کي هے - یه کان خــلیج اڈریامٹ سے شمال کي طرف تیس میل کے فاصلے پر (جزیرهٔ مثلین کے بالمقابل) واقع هے - اسمیں لوڈ (وه رگ جسمیں خام معدنیات هوں) بکثرت هیں اور انکي ضخامت ایک فٹ سے لیــکے ۳۵ فٹ تک هے - ان امتحانات کي رپورٹ کے بموجب جو حال میں هوے هیں ان خــام معــدنیات میں ســاڑھے چھه فیصدي زنــک اور باره فیصدي سیسه هے -

(ســونا)

سمرنا اور درهٔ دانیال کے پاس دو ضلعوں کے علاوه اور کہیں کي سونے کي کانوں میں ابھي تک کام نہیں هوا هے - عرب میں سونے کي کانیں هیں مگر یه نہیں معلوم که کہاں هیں ؟

در حقیقت قره حصار کے پاس ایک کان کے علاوه تمام شمالي صوبوں میں سونا نہیں هے - سمرنا کے قریب بعض کانوں میں سونا نکلا هے - کئي سال هوے چند کانیں کھودي گئي تھیں ' جنمیں سے زیاده نفع بخش میند رس و آلدین کي کان تھي - اس سے دو اونس في ٹن سونا نکلتا تھا - درہ دانیال کے کنارے جنوب چنکالي میں ۵ گھنٹے کي مسافت پر سونا کھریا کي تھون میں نکلا هے - سونے کے علحده کرنے کے لیے جو تجربے کیے گئے انمیں في ٹن ۳ دینار سے لیکے ۱۵ دینار تــک سونا نکلا - مکه معظمه اور مدینه منوره کے درمیاني راستے میں سونے کي کانیں ملینگي مگر اب تک انکے متعلق یاد داشت نہیں ملی هے -

(متّي کا تیــل)

ایشیاء کوچک میں متّي کے تیل کے موجود هونیکي علامتیں تقریباً تمام جزیرہ نما میں پائي جاتي هیں - تیل کی کانوں میں سے درحقیقت صرف صوبهاے بغداد و موصل اور ایک حد تــک بصره کي کانیں کھودي گئي هیں - تیل کے سوتوں تعداد کي کوئي ۲ سو تھي اور یه ۲ سو سوتے کوئي ۲۰ متفرق مقامات میں پھیلے هوے تھے -

یہاں قریباً ۴ خط تھے جو ایک دوسرے کے متوازي چلے گئے تھے - ان میں سے سب سے بڑا وه خط هے جو سلسله کوه جبل العمران کے کنارے کنارے میندیلي کے شمــال و مغرب کي طرف سے شروع هوتا هے ' اور جہــاں تــک دجله گیا هے چلا جاتا هے ' اسکے بعد حمان علي سے تقریبــاً شمال کي طرف مڑجاتا هے - دوسرا خط ایراني سرحد پر خانقین کے قریب سے شروع هوتا هے اور التین - کفرو کے آگے تــک چلا جاتا هے - تیسرا خط در حقیقت کوه قره داغ کے بالکل برابر هے ' مگر پہلے خط سے چھوٹا هے - چوتھا اور سب سے آخري خط سلیمانیه سے شروع هوتا هے ' اور شمال و مغرب کي طرف چلا جاتا هے -

شمال کي طرف اور آگے بھي تیل کي کانوں کي علامتیں ملسکتي هیں - جیسے ارض روم کے جانب مغرب ضلع ترجان میں وان ' (ایک جھیل هے) اور پلک بحر اسود پر تیس میل کے اندر - پلک کي علامتیں بہت هي امید افزا تھیں ' مگر دو آبه دجله و فرات کے تیل کے چشموں کے مقابله میں اسکا رقبه چھوٹا تھا - سنوپ کے جنوب میں پچاس میل پر تیل نکلا هے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کی

میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعني طب متعلقـه مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :-

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکهتے هیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عهده داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیاده کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابـدهي (۳) شهادت قرینه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پهانسي یا گـلا گهونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

امـور متفرقه کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکهنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشیں هو جاتے هیں -

مدت هوئي که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اسي کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۹ روپیة مقرر تهي ' مگر اب عام فائده کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیة حیدر آباد دکن سے مل سکتي هے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي هے که مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیه حیدر آباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں علم حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے الٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمنده هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' او صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمنده نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :-

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :-

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعۂ مصر مجلد ۳۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

[illegible]ور عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر

کتب خانه آصفیه حیـدر آباد دکن

حُسنِ قبول

وہ پھول چُنے ہیں جو گلستان میں نہیں ہیں

کسی شئے یا تجارت کی معراج ترقی یہ ہے کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اسلیے گو یہ قبول عام ہوئی۔ تب بھی قبول خاص و قبول عام کی انتہا ہو سکی استغنت یہ ہے کہ کسی شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر۔ امراء وزراء اخبارات اعلیٰ درجہ کے ہوں۔ یعنی انجمن فغراء وگلدستہ ایک نئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو اس شئے کو یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی۔ مندرجہ بالا عبارات کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباس سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے۔ امید کرتے کہ آیندہ بھی کامیاب ہونگے"

جناب کپتان سید شرف الدین صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ۔ "تاج روغن گیسو دراز کا جو مجھے آپکی شفقت سے پیش کیا گیا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا ہے۔ اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔

"زیتون (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں نمایاں تبدیلی محنت کی ہے۔ یہ ترکیب واقعی تعریف کے قابل ہے۔ کیا ہی اچھی دلکش خوشبو ہو سر دستِ گل پر لگانے کے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

ملے دماغ کیسے خوشبو کا کیسل اچھا ہے ٭ وہ ہوئی جسے سمجھی ہے کہ تیل اچھا ہے"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے تمام کارخانے کو بھی دیکھا ہے"

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسۂ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔

"یہ تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا۔ مفید پایا گیا۔ اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ جلد ۲ نمبر ۶ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس حیثیت سے تمام ہندوستانی تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ ہونکے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور جلد ۳ نمبر ۹۰ ۔ ۲۰ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور رفقار الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آرائش و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

تاج روغن بادام و بنفشہ ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی ۱۴ ۔ فی شیشی ۱۲

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک و خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو صرف فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمائش بھیجنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ جلد اسطرف توجہ فرمائیں اسلئے کہ بہت

تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

مشاهير اسـلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شکر گنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذکريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۹ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر الميري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۲ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار کاکي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه معه يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) دبا رنگان پنجاب کے اولياے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بيني کا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - کتب ذيل کي قيمت ميں کوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑھ هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۹ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بھر کے تمام مشهور حکيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انکي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران کے جن نسخوں کي تصديق کي هے انکي نام بھي لکھدئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قيمت چھه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجريان اس کا مراد مرض کي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد استاد کے انگريزي سکھانے والي سب سے بهتر کتاب قيمت ايک روپيه (۵۱) اصلي کيميا گري يه کتاب سونے کي کان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے کا پته :- منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارين - قران کريم - بيش قدر تفاسير - اکسير صفت کتب ديني و تاريخي و اسلامي - اور بيسيوں ديگر مفيد و دلچسپ مطبوعات وطن کي قيمتوں ميں يکم مارچ ۱۴- بروز اتوار - کيلئے معقول تخفيف هوگي - مفصل اشتهار مع تفصيل کتب بواپسي منگا کر ملاحظه کيجيے - تا که آپ تاريخ مقررہ پر فرمايش بهيج سکيں -

۱۱ - ۹ ر ر

منيجر وطن لاهور

درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هورها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا ' پوٹاسراي ' اوڈالڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچھه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۷ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۲۵۰۱ ار رهوروهراتنر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فن

ایک دن میں پچاس هزار ! . !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں ده آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں " اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هی اس امر کی واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الهلال ۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورت کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که

جام جهـــان نمـــا

— * —

بالكل نكي تصنيف كبهى ديكهي نهوكى

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قيمتي اور مفيد کتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دکھلا دو تو

ايک هـــزار روپيـــہ نقد انعـــام

ايسي كارآمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي ہے - يــہ كتاب خريد كر گويا تمام دنيا کے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا کے تمام سربسته راز حاصل كر ليے صرف اس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عــروض - علــم كيميا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سروه - قيافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها ہے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا کے مشهور آدمي آگے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے کے طريقے هر موسم كيليے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر کے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں ' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته کے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا ہے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گا ئے بهينس ' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا ہے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هــر شخص كو عموماً كام پــڑتا ہے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اردو کے بالمقابل لكهي ميں آج هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـک کے آدمي سے بات چيت كرلو سفــر کے متعلق ايسي معلومات آجتـک كهيں ديكهي نـــہ سني هونگي اول هندوستان كا بيان ہے هندوستان کے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگــہ كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت کے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا کے سفــر كا بالتشريح بيان ملـک انگلينڈ - فرانس - امريكه - روم - مصــر - افــريقه - جاپان - آسٹريليا - هر ايک علاقه کے بالتفصير حالات وهانكي درسگاهيں دكهائي گئيں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز کے سفــر كا محصول احوال كرايه وغيــره سب كچهه بتلايا ہے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ کے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتابچه منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلبه فرماؤ با وجود ان خوبيوں کے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد کے خريدار كو محصولڈاک معاف

بغير مدد استاد انگريزي سيكهلانيوالي كتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجتک بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سيكهنے کے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد استاد کے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا ہے - هر طرح كي بول چال کے فقرے هر محكمے کے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليگے - انٹرنس پاس کے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنـٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي ہے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي ہے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چيني كا ' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي ہے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر درست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي ہے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي ہے نه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتلياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بند سكتي ہے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي کے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي بيضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک ليمپ وانكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود ہے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر کے خطرے سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه ہے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي ہے ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں ' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجے -

منيجر گپتا ايجنسي كمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام ٹوهانه - ايس - پي - ريلـوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 1 4-2

الہلال

زیر سلوک و تحریر خصوصی

سلام الکلام الدہلوی

مقــام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 25, 1914.

فہرست

تصاویر

الاسبوع

[illegible] شہزادہ [illegible] نے بادشاہ و ملکہ انگلستان کے ساتھہ قصر بکھنگم میں لنچ کھایا [illegible] اور دیگر سفراء سے ملاقات کی -

[illegible] قیام لندن میں انہوں نے کامل مالی مدد کا وعدہ لیلیا ہے - اس خیال [illegible] شہزادہ کا اتفاق ہے کہ البانیا میں کسی ایک سلطنت کے اثر کا بڑھنا البانیا کے مفاد کے لیے مضر ہے -

[illegible] کے متعلق ابھی کچھہ طے نہیں ہوا - امید ہے کہ اسماعیل کمال نے نیشنل [illegible] ایسی جو رعایتیں دی تھیں انکا رخ بین القومیت کی طرف پھیر دیا جائیگا - شہزادہ [illegible] قرض کو پسند کرتے ہیں جسکی ذمہ داری دول یورپ متحدہ طور پر نہ کریں -

[illegible] فروری کو شہزادہ وڈ نے اسد پاشا کی سرگروہی میں ایک وفد کو بار دیا [illegible] البانیا کی طرف سے شہزادہ سے درخواست کی کہ وہ آزاد و خود مختار تخت کو [illegible] - شہزادہ نے جواب میں کہا کہ میں اپنی جان و دل کو البانیا کے لیے وقف [illegible] امید ہے کہ البانیا کو اپنی درخشاں مستقبل تک لیجانے میں ضرور الہامی [illegible] -

[illegible] اخبار کا بیان ہے کہ ۲۶ فروری کو شہزادہ وڈ زار روس سے ملنے جائینگے -

[illegible] فروری کو یونان کی طرف سے دول کی یاد داشت کا جواب پیش ہوگیا - یونان [illegible] ” منصفانہ “ فیصلہ سے اتفاق اور انکا شکریہ ادا کیا ہے - جزائر کے [illegible] دونوں شرطوں کو منظور کرتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ جزائر ناقابل

حملہ قرار پائیں - ترکی کو بھی ان جزائر کے مقابل ایشیائے کوچک کی سرحدوں پر قلعہ بندی کی اجازت نہ دیجائے - بوزجہ اطہ اور امبروز میں عیسائیوں کو وہی حقوق دیے جائیں جو مسلمانوں کو اسکے جزائر میں ملنے والے ہیں -

وہ مقابلہ کی پالیسی کو جاری رکھنا نہیں چاہتا ، مگر وادی ارگرو کیسٹرو میں بعض دیہات کے الحاق پر زور دیتا ہے - ان دیہات کے معاوضہ میں وہ تیار ہے کہ البانیا کو ڈھائی ملین فرنک دے اور اس سرحد میں تخفیف کرے جو ساحل البانیا سے لیکے کیپ پکینیا تک پھیلی ہوئی ہے -

چونکہ لفٹنٹ کمال نے جنینیا میں اپنی جگہ چھوڑ دیکی تھی ، اسلیے ان پر کورٹ مارشل ہوا - ۲۲ فروری کی صبح کو وہ گولی سے ہلاک کیے گئے -

ریورینڈ اینڈریوز جنوبی افریقہ سے روانہ ہوگئے - روانگی کی شام کو انہوں نے کیپ ٹائمز میں ایک خط شائع کیا ہے ، جسمیں اپنے ساتھہ حسن مدارات کے شکریہ کے بعد مسئلہ اہل ہند کے بابت یہ رائے ظاہر کی ہے کہ سابق کی نسبت اسوقت یہاں کی فضا کی حالت بہتر ہے - انکا بیان ہے کہ ابتداء اسٹرائک میں مسٹر گاندھی کے طرز عمل اور جنرل بوتھا کی دانشمندی نے ایک معقول و آشتی آمیز روح پیدا کردی ہے - انکے نزدیک اصلی نقطے دو ہیں ایک تین پونڈ ٹیکس اور دوسرا مسئلہ ازدواج - نقطہ اول کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ انکے نزدیک اسکے حل میں کوئی دقت نہ ہوگی - نقطہ دوم کے متعلق انکا یہ خیال ہے کہ اگر حکومت جنوبی افریقہ صرف ایک شادی کو جائز تسلیم کرے تو بھی یہ مشکل حل ہوسکتی ہے لیکن اگر اس حد سے گزر کے وہ مسلمانوں کے مذہب پر حملہ کریگی تو بہت [illegible] مشکلات اور غلط فہمیاں پیدا ہونگی -

برطانی مشرقی افریقہ کی سرحدوں میں ہنگاموں کی وجہ سے مزید چار ہزار [illegible] کمپنی روانہ کی گئی ہے -

[illegible] فوج کی [illegible] سلسلہ [illegible] میں جو جنگ ہوئی ہے اسمیں [illegible] آدمیوں میں سے دو مقتول اور دو زخمی ہوئے ہیں - میجر [illegible] کی مدد کے لیے [illegible] روانہ ہوئے ہیں -

الہلال کی ششماہی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد اٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ، اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

اطـــلاع

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

ہندوستان میں ایک نادر ایجنسی

یعنی

ا ل . . . ال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈرونکو سر دست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

اٹرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی درجنوں تیار کیا جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے ذرا نہ کہا اور آسی دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں اٹرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے آن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

— :*: —

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہو سکتا ہے نیو پرابلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنی

اٹرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالیج اسٹریٹ کلکتہ

مذاکرۂ علمیہ

راه اکـتشاف و علم پـرستي میں ایـک سر فروشانـه اقـدام

(یعني)

قطب جنوبي کے لیے ایک اور مہم

(بسر کر دھي)

سر ایرینسٹ شیکلـٹن

اگر کوئي مجھه سے پوچھے که قوموں کي زندگي کے کیا معني هیں تو میں کهونگا که حوصله کي بلندي اور عزم کي پختگي -

اس وسیع کرۂ ارض پر صدها قومیں آباد هیں اور هر قوم کے افراد و تمـام کام کرتے هیں جو حیات ظاهري و صوري کے مظاهر و لوازم سمجھے جاتے هیں - اسي آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر هم بھی هیں اور اهل یورپ بھي' پھر هم میں جاپاني' چیني اور ہندو بھي هیں اور مسلمان بھی - هم سب اکل و شـرب' رفتـار وگفتـار' مسرت و عیش اور رنج و غم میں شریک هیں -

جسطرح انکي نبضیں متحرک هیں اسیطـرح همـاري نبضیں بھي چلتي هیں اور اگر انکي رگوں میں خون رواں هے تو هماري رگیں منجمد و ساکن نہیں' مگر با ایں همه پھر وہ کیا شے هے جسکي وجه سے بعض زنده بعض نیم زنده اور بعض جاں بلب کهلاتے هیں ؟

کیـا یه علو حوصله اور رسوخ عزم کے علاوه اور کوئي شے هے ؟

جب زنـدگی کي حقیقت سـفر و کوچ هو اور مسافر راستـه کي مشکـلات سے کمر کھولـکے بیٹھه جائے تو اسے کون زنده کهیگا ؟ زنده تو وهي هے جسکے کانٹے چبھیں' پتھروں کي ٹھوکریں لگیں' گھاٹیاں اور غار حائل هوں' مگر اس کے پیر کو قرار نه هو -

ناکامیوں کا صدمه' مشکلات کا تصور' خطرات و آفات کا خوف تمـام چیزیں انسان کي دشمن هیں' جو اسکے عزم و حوصله پر حمله کرتي هیں' مگر اسي جنگ میں فتح کا نام تو زندگي هے - جو قومیں زنده هیں انکے لیے ان میں سے ایک شے بھي مانع نہیں هوتي -

قطب جنوبي کے اکتشاف کے لیے کتني هي مهمیں گئیں' مگر کوئی بھي کامیاب واپس نه آئي - اگر واپس آئي تو ناکام ورنه برف نا پیدا کنـار سمنـدر میں غرق هوتي گئي' مگر یه زندگي کي اعجـاز نمـائي هے که نامرادي و بربادي کي باد زمهریر جو ان هولناک برفستانوں میں چلتي هے سینوں کي آتش شوق کو افسرده کرنے کے بدلے انکے شعلے اور بلند کرتي هے !

کپتان اسکاٹ کي مهم کا جو حسرتناک انجام هوا وه انساني همت اور ارادے کے لیے ایک سخت ابتلا و آزمایش هے - لیکن ابھي اس حادثه همت شکن و حوصله فرسا کو دوسرا سال بھي نہیں هوا که ایک اور جماعت اسي بحر هلاکت میں سفر کے لیے تیـار هے' جسمیں انساني هستي کي صدها کشتیاں غرق هوچکي هیں -

قطب جنوبي کي سفر کي تاریخ میں سر ای - شیکلٹن کا نام نیا نہیں اس سفر میں وه دو سال تک رهے هیں' اور قطب جنوبي سے ۱۱۱ میل کے اندر پهنچنے کے بعد وه ۲۵ مارچ سنه ۱۹۰۹ کو واپس' آئے جسکے متعلق وه اپني کتاب قلب انٹراٹیک میں لکھتے هیں :

سر ایرینسٹ شیکلـٹن

که اب هم انٹرانٹیک کي اس نا قابل تازگي میں رنگرلیـاں منا رهے تھے' جو معلوم هوتا هے که انسان کي هستي میں سرایت کررهي هے' اور جسے اسي واپسي کي خواهش کا ذمـه دار هونا چاهیے جو قطب کے خطه سے لوٹنے والوں پر حمله کرتي هے "

اب وه پھر قطب جنوبي کي طرف ایک مهم لے جانا چاهتے هیں -

(بعض عام حـالات)

اس مهم کا نام شاهي مهم ماوراء انٹراٹـک رکھا گیا هے - اسکا مقصد یه هے که براعظم انٹراٹک کے اس تمـام حصه میں سفر کیا جاے' جو اٹلینٹـک کي جانب واقع هے - یه حصه ابھي تک نا معلوم هے - اگر سر شیکلٹن کو اپنے ارادے میں کامیابي هوئي اور انهوں نے بحر ویڈل (Weddell Sea) سے بحر روس (Rass Sea) تـک کا دوره کرلیا تو یه پہلے شخص هونگے جو اس ملـک میں آیا هے - یه سفر سمندر هي سمندر میں هوگا - مسافت کي مقـدار تخمینـاً ایک هزار سات سو میل هوگي -

یوں تو قطب جنوبي کي طرف کون سا سفر آسان هے - کپتان کا سفر میں کچھه کم مشکلات نه تھے' مگر اس سفر کي دقت ایک خاص نوعیت کي هے - اب تـک قطب جنوبي کي طرف جسقدر سفر هوے هیں ان میں راسته میں ایسے مواقع ملتے تھے جهاں رسد کے گودام قائم کیے جاسکتے تھے - مگر اس سفر میں رسد

شذرات

گذشته هفته میں سرحد پنجاب سے دو نہایت اهم حادثوں کي خبریں موصول هوئي هیں - جنکي اصلي حقیقت سے دنیا یقیناً تاریکي میں هے ' اور شاید رهے - اسلیے که ان دونوں حادثوں کے متعلق ذریعه اطلاع یا انگلو انڈین اخبارات کے مراسله نگار خصوصي هیں یا پھر ایسوشیایٹیڈ پریس - اول الذکر کے متعلق تو کچھه کہنا فضول هے ' کیونکه ان سے توقع هي کسکو هے البته موخر الذکر کے متعلق هم اسقدر کہنا چاهتے هیں که ملک کي بدقسمتي سے وہ اب ایک صاحب گوش و هوش راوي نہیں بلکه بے روح و حیات فونوگراف هے ' جس سے وهي نغمه نکلتا هے جو اسمیں بھرا جاتا هے - پس اگر آپ میں کچھه بھي فراست هے تو پہچان لیجیے که یه لے کسکي هے -

---

پہلا حادثه ۱۹ فروري کا هے -

بیان کیا جاتا هے که دوشنبه کي شب کو گیارہ بجے ایک جماعت نے اٹک کے پل پر حمله کیا ' پولیس نے دونوں جانب آتشباري شروع کي - ۸ آدمي نظر آئے ' مگر کسي زخمي کا پته نہیں ملا - ۱۲ بجے آتشباري موقوف هوئي - ٹرین روک لي گئي تھي - مگر بعد کو جب اطمینان هوگیا تو اسے جانے دیا گیا - بظاهر یه معلوم هوتا هے که اس حمله کا مقصد پولیس کي رائفلیں لوٹنا تھا -

بعد کي خبر میں بیان کیا گیا هے که اس حمله میں یار شاہ کے جتھے کي کامیابي کار فرما هے - حمله کرنے والے ماهتاب کے بلند هونے سے پہلے غائب هوگئے - انکے حلیه غیر معلوم هیں تعداد کا تخمینه ۵۰ هے -

تیسرے تار میں یه ظاهر کیا گیا هے که اٹک کے پل پر دو بار حمله هوا - پہلا حمله جمعه کي شب کو هوا تھا - جسمیں فریقین نے اینٹیں پھینکیں ' اور اسکے بعد حمله آور چلے گئے - فریقین میں سے کسي کے آدمي زخمي نہیں هوے -

---

دوسرے حادثے کي خبر ۲۳ جنوري کي هے - دهلي کا تار هے :

حال میں بنیروال نے برطانوي قلمرو میں دو سنگین حملے کیے تھے پہلا حمله بلند گرهي میں ۴ جنوري کو اور دوسرا چینا میں ۲ جنوري کو هوا تھا جسمیں برطانوي رعایا میں سے تقریباً ۸ آدمي کام آئے تھے - چنانچه یه طے کیا گیا که ان حملوں کي پاداش میں آج ملکنڈ کا کالم درہ ملندري سے هوتا هوا بنیر میں داخل هو اور تمام گاؤں میں صرف ان دو کو گھیرلے ' جنکو سب سے زیادہ ان حملوں سے تعلق هے - یعني نواتلي اور لنگي خان بقدا جو سرحد سے چند میل کے فاصله پر واقع هیں - اور دونوں حادثوں کے واجبي تصفیه کي ضمانت کے طور پر انکي جائداد منقوله پر قبضه کرلیا جائے -

آج صبح کو ۸ بجکے ۱۵ منٹ پر تھوڑے سے مقابله کے بعد درہ ملندري پر قبضه هوگیا - فوج نے شب کو نہایت تیز کوچ کیا جسوقت وہ چوٹي پر پہنچي هے اسوقت هر طرف کہرا چھایا هوا تھا - فوج دونوں گاؤں کي تسخیر اور چند اشخاص کي گرفتاري میں کامیاب هوئي - همارے طرف کسي نقصان کي رپورٹ نہیں کي گئي -

---

اس هفته میں دهلي اور لاهور میں بعض خانه تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں آئي هیں -

دهلي میں امیر چند اور سلطان سنگهه گرفتار هوے هیں - امیر چند ایک تعلیم یافته آدمي هے اور مشن اسکول دهلي میں مدرس اور سنسکرت اسکول دهلي میں هیڈ ماسٹر رهچکا هے - سلطان سنگهه ایک ۱۴ ساله لڑکا هے جسکو امیر چند نے متبنی بنایا تھا -

امیر چند کي گرفتاري کا تعلق بمب کیس سے بیان کیا جاتا هے - اثناء خانه تلاشي میں کاغذات کے علاوہ اون اور روئي سے بھرا هوا ایک بکس نکلا ' جو ممتحن کیمیاري کے یہاں بھیجدیا گیا - یه معلوم هوا هے که بکس سے اس شبهه کي تصدیق هوتي هے جو امیر چند کے متعلق پیدا هوا هے -

امیر چند کے یہاں سے بہت سے خطوط بھي بر آمد هوے هیں' جن میں زیادہ تر سلطان سنگهه کے نام هیں -

امیر چند کے ساتهه ایک تیسرا شخص بھي گرفتار هوا هے جسکا نام اودهه بهاري بي - اے ' هے -

---

دهلي میں خانه تلاشیوں کے متعلق حسب ذیل کمیونک شائع هوا هے :

دو شنبه اور اسکے دوسرے دن دهلي میں بہت سي خانه تلاشیاں هوئي هیں - پولیس نے یه کارروائي کچهه تو اس وارنٹ کي بناء پر کي هے ' جو علي پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ نے راجا بازار بمب کیس کے متعلق جاري کیا هے ' اور کچهه اس وارنٹ کي بناء پر جو دهلي کے ڈپٹي کمشنر نے شر انگیز نوعیت کي ممنوع الاشاعت تحریروں کي گرفتاري کے متعلق شائع کیا هے - ان تحریروں میں سے بعض راجا بازار بمب کیس میں بطور شهادت کے پیش هوئي هیں - یه معلوم هوا هے که دیگر کاغذات کي ایک تعداد گرفتار هوئي هے ' جو هنوز زیر امتحان هے - شبه کي بناء پر چند اشخاص بھي گرفتار هوے هیں - جنمیں سب سے زیادہ قابل ذکر امیر چند سابق مدرس سینٹ اسٹیفن کالج اور اودهه بهاري بي - اے هیں - تحقیقات هو رهي هے -

---

بالاخر امید و یاس کي کشمکش اور سخت انتظار کے بعد زمیندار شائع هوگیا -

اے آتش فراق که دلها کباب کرد !

زمیندار کي اشاعت و عدم اشاعت کا سوال ایک روزانه اخبار کي موت و زندگي کا سوال نه تھا که اگر صرف اسقدر هوتا تو یه ایک شخصي حیثیت رکھتا - اور و هر همدردي و تعزیت یا تبریک و تہنیت جو کي جاتي محض شخصي اور پرائیوٹ تعلقات کي بنا پر هوتي بلکه یه سوال تھا مسلمانان هند کي بیداري' حس ملي' اور جوش حق پرستي کا ' یعني یه که آیا درحقیقت مسلمانوں میں فرض شناسي و حق پرستي کا جذبه پیدا هوگیا هے ؟ کیا وہ اس هستي کے لیے کچهه کرسکتے هیں جسکو طاقت کے عفریت نے صرف اسلیے نیم بسمل کر دیا هے که اس نے مسلمانوں کي حسیات و افکار کي ترجماني کي اور اسي کي زبان پر حق جاري هوا ؟

شکر هے که اس کا جواب نفي میں نہیں ملا -

لیکن کسي جاں بلب مریض کے بچنے کي اسوقت مسرت هو سکتي هے جبکه اسکے جسم میں روح بھي رهے ' ورنه اگر اسکي لاش ادویه کے ذریعه سے محفوظ رکهه لي گئي تو یه ایک لا حاصل فعل هوگا -

هم اپنے همعصر کو دوبارہ اشاعت پر مبارکباد دیتے هیں اور دعا کرتے هیں که خدا کرے زمانے کے لطمات اسکے هاتهه سے صبر و استقامت کا دامن نه چھڑاسکیں' اور وہ همیشه حق و صداقت کي دعوت میں اسي طرح جري و بیباک رهے جسطرح که ایک مسلم هستي کو هونا چاهیے -

علوم القـران

از جناب مـولانا سليمان صاحب دسنوي

(۳)
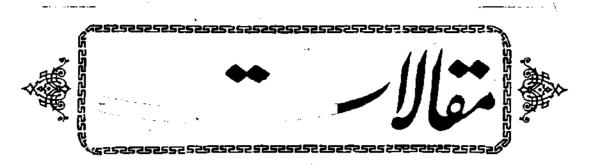
(اعـراب القـرآن)

تمام سامي زبانوں میں سے صرف بابلي اور عربي دو زبانوں میں اجزاے کلام کے باهمي ارتباط و تعلق کے اظہار کیلیے اعراب (یعني آخر حرف میں زیر' زبر' پیش) کا استعمال هوتا ہے - انهیں اعراب کے ذریعه سے عربي زبان میں فاعل ' مفعول ' مضاف ' مضاف الیه ' حـال ' تمیز ' وغیره کا امتـیاز هوتا ہے - اسلیے ظاهر ہے که فہم معني کیلیے واقفیت اعراب کي کسقدر ضرورت ہے - علماے اسلام نے یه بهي ضرورت پوري کردي ہے قران مجید کے اعراب پر بے شمار کتابیں تصنیف کي هیں' جن میں عموماً ایک ایک سوره کو به ترتیب لیکر اونکے اعراب کي تحقیق کي گئي ہے -

اعراب القران ابو حاتم سہل بن محمد سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸' اعراب القران ابومروان عبد الملک بن حبیب قرطبي المتوفی سنه ۲۳۹ ' اعراب القرآن ابو العباس مبرد المتوفي سنه ۲۸۶ ' اعراب القرآن ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱' اعراب القران ابو جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفي سنه ۳۲۸' اعراب القران حسین بن احمد خالویه نحوي المتوفي سنه ۳۷۰ (اس کتاب میں سورۂ طارق سے آخري تیس سورتوں کے اعراب بیان کیے گئے هیں) غریب اعراب القران احمد بن فارس زکریا لغوي المتوفي ۳۷۵' اعراب القران علی بن ابراهیم حوفی المتوفي سنه ۴۳۰ (یه کتاب دس جلدوں میں ہے) مشکل اعراب القران مکي بن ابي طالب قیسي المتوفي سنه ۴۳۷ (۳ جزء)' ابو طاهر اسماعیـل بن خلف صقلي نحـوي المتوفي ۴۵۵ (نو جلدوں میں) اعراب القران ابو زکریا خطیب تبریزي المتوفي سنه ۵۰۲ (چار جلدوں میں) ' اعراب القران قوام السنه ابو القاسم اسماعیل الطلحي الاصفهاني المتوفي سنه ۵۳۵' اعراب القران ابو البقاء عبد الله العکبري المتوفي سنه ۶۱۶ اس فن کي مقبول و مشهور کتابیں هیں' انکے علاوہ اس فن کي یه کتابیں بهي قابل ذکر هیں - اعراب القران موفق الدین عبد اللطیف بغدادي المتوفي سنه ۶۲۹ (صرف اعراب سورۂ فاتحه)' الکتاب الفرید في اعراب القران المجید حسین بن ابي العز الهمداني المتوفي سنه ۶۴۳ ' المجید في اعراب الکتاب المجید برهان الدین ابراهیم بن محمد سفاقسي المتوفي سنه ۷۴۲ (مخلوط باعراب تفسیر) و اعراب القران احمد بن یوسف السمین المصري المتوفي سنه ۷۵۶ ' تحفة الاقران فیما قری بالتثلیث من حروف القران احمد بن یوسف بن مالک الرعیني الاندلسي المتوفي سنه ۷۷۷ (اس کتاب میں ان الفاظ کا بیان ہے جنکو مختلف معاني کے لحاظ سے جو زیر زبر پیش تینوں حرکات کے ساتهه پڑها جا سکتا ہے)

معانـی بیـان بدیع قران

معـاني القران

الفاظ کے بعد قـران مجید کے محاسن معنوي کي بحث ہے که قران مجید کن معاني پر مشتمل ہے' وہ معانی کن طرق سے ادا هوتے هیں' کن معاني کو کن مختلف صلات و حروف روابط سے ادا کیا گیا ہے' اور یه مختلف صلات و حروف روابط معاني میں کیا اثر پیدا کرتے هیں' الفاظ کي تقدیم و تاخیر تعریف و تنکیر' اطلاق و تقیید وغیره سے معاني میں کیونکر اثر پیدا هوتا ہے' ان تمام امور کي واقفیت کے بغیر فہم مطالب قران غیر ممکن ہے - اسي لیے علماے ادب نے جنکو اس موضوع پر قلم اٹهانیکا سب سے زیاده حق تها' ان مباحث پر نهایت کثرت سے کتابیں لکهیں' جن میں سے حسب ذیل تصنیفات و مصنفین کے نـام همکو معلوم هیں :

معانی القران یونس بن حبیب النحوي المتوفي سنه ۱۸۲ ' معاني القران علي بن حمزه کسائی المتوفي سنه ۱۸۹' معاني القران محمد بن مستنیر قطرب نحوي المتوفی سنه ۲۰۶ ' معاني القران ابو الحي بن زیاد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' معاني القران ابو عبیده معمر نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ ' معاني القران اسماعیل بن اسحاق ازدي المتوفي سنه ۲۲۰ ' تفسیر معاني القران سعید بن مسعده اخفش المتوفي سنه ۲۲۱ ' معاني القران ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱ ' معاني القران محمد بن احمد بن کیسان نحوي المتوفي سنه ۲۹۹ ' معاني القران ابو محمد سلمه بن عاصم نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ 'معاني القران ابو اسحاق ابراهیم الزجاج المتوفي سنه ۳۱۱ 'معاني القران ابوعبد الله محمد بن احمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۰' معاني القران ابو الحسن عبد الله بن محمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۵' معاني القران ابو جعفر نحاس نحوي المتوفي سنه ۳۲۸ ' معاني القران ابو عبید قاسم بن سلام المتوفي سنه ۳۲۸ ' الموضح في معاني القران ابو بکر نقاش نحوي المتوفي سنه ۳۵۰ ' موجز التاویل عن معجز التنزیل احمد بن کامل بن شجره المتوفي سنه ۳۵۰' ایجاز البیان في معاني القران نجم الدین ابو القاسم محمود نیساپوري المتوفي سنه ۵۵۳ -

(اعـجــاز الـقـران)

انبیا پر خدا کي طرف سے جو کتابیں نازل هوئیں' وہ اپنے معاني' مقاصد ' ارشادات اور هدایات کي بنا پر هر زمانے میں معجز رهي هیں ' لیکن یه قران مجید کي ایک خصوصیت ہے که وہ اپنے معاني و ارشادات کے ساتهه اپنے الفاظ ' ترکیب کلام ' اداے مضمون ' اور تعبیر مفهوم میں بهي اعجاز رکهتا ہے - یهي سبب ہے که صحف قدیمه گو اپنے معاني کے لحـاظ سے اب تـک باقي هوں ' لیکن وہ اپنے الفـاظ و ترکیب الهامي کے لحاظ سے مدت هوئي که دنیا سے مفقود هوچکي هیں - مگر قران مجید جسطرح اپنے معاني تعلیمات اور هدایات کے لحاظ سے غیر فاني ہے ' اوسیطرح اپنے الفاظ و عبـارات الهامیه کے لحاظ سے بهي غیر فاني ہے' قال الله تعالی انا له لحافظون -

کے گوداموں کے سلسله کا موقع نہیں ملیگا - یعني مقامي اور موسمي مشکلات پر رسد کی صعوبت مستزاد ہے -

مگر رسد کا انتظام ناگزیر ہے ' اسلیے یه تجویز کیا گیا ہے که براعظم کے دونوں طرف دو جہاز رہیں جو ان لوگوں کو رسد پہنچاتے رہیں -

البته اس مہم کو بعض ایسي علمي مددیں بهي حاصل ہیں جن سے پہلے کي مہمیں محروم تھیں - مثلاً تلغراف لاسلکي ' اور هوائي جہاز وغیرہ -

(راستــه)

آغاز اکتوبر سنه ۱۹۱۴ ع میں مہم بیونس ایرز (Buenos Aires) سے روانه هوگی ' اور اگر هوسکا تو عرض البلد میں ۷۸ درجه جانب جنوب یعني اس مقام تک سیدهي چلي جائیگي جو جرمني مہم نے دریافت کیا تھا -

اگر برف کے حالات سازگار هوے ' اور نومبر تک عرض البلد میں ۷۸ درجه تک جانا هوگیا تو پهر ساحل کی جماعت فوراً پار روانه هوجائیگی - بحر ویڈل سے اگر قطب تک پہنچنا هوگیا تو امید ہے که پهر قطب سے بحر روس تک آنا مشکل نه هوگا -

لیکن اگر بد قسمتي سے حالات موافق نه هوے اور مہم آغاز نومبر تک بحر ویڈل میں کسي خشکي تک نه پہنچسکي تو پهر مجبوراً موسم سرما سے پہلے مستقل سرمائي مرکز اور رسد کے گودام بنالیگي اور آیندہ موسم میں روانه هوگي -

اس صورت میں پہلا جہاز بحر ویڈل میں ساحل گریہم لینڈ (Graham Land) پر کام کرتا رهیگا ' جب سردي بہت بڑھجائیگي تو اسوقت جنوبي امریکه چلا آئیگا ' اور آیندہ موسم میں بحر ویڈل کي جماعت کو لیکے پهر روانه هوگا -

دوسرا جہاز نیوز لینڈ (Newzeland) روانه هوگا اور ایک جماعت کو ماوراء براعظم جماعت سے ملنے کے لیے بحر روس میں اتاریگا - اور ماوراء براعظم جماعت کو لیکے نیوز لینڈ واپس آئیگا -

(سفــر ما وراء بر اعظم)

ماوراء براعظم کا سفر بحر ویڈل میں ایڈلٹیو کو [illegible] کي طرف سے شروع هوگا - لیکن ڈاکٹر بروس (Dr. Brouce) ۱۹۰۴ میں اسکوشیا (Scotia) سے اترے تھے اور سنه ۱۸۲۳ ع میں ویڈل جسکے نام سے بحر ویڈل موسوم ہے جنوب میں ۷۴ درجه تک چلا گیا تھا -

ممکن ہے که علم الحیات ' جغرافیه ' طبقات الارض ' اور طبعیات کے علماء جو پہلے جہاز میں هونگے وہ پهر بحر ویڈل میں رهیں ' اور دوسري تین آدمیوں کي جماعت مشرق کي طرف اس قطعه کے دریافت کرنے کو روانه هوجاے جو هنوز بالکل غیر معلوم ہے -

ماوراء براعظم کے سفر میں سرشیکلٹن کے همراہ جو جماعت هوگي اس میں پانچ آدمي هونگے - یه لوگ سیدھے قطب کي طرف روانه هونگے اگر حالات سازگار هوے تو سرشیکلٹن سلسله کوہ وکٹوریا کو قطع کرکے نئي زمینیں دریافت کرتے هوے چلے جائینگے - لیکن اگر حالات سازگار نه هوے اور انهیں مجبوراً اپنے اس ارادے کو فسخ کرنا پڑا تو پهر مشرقي راسته پر چل کهڑے هونگے - اس سفر میں غالباً وہ اسکاٹ ' ایمنڈسن ' یا خود اپني ابتدائي مہم کے نقشہاے قدم کي پیروي کرینگے - امید ہے که اسطرح وہ بحر روس میں پہونچکے اپنے دوسرے جہاز سے مل سکینگے -

(جلد سے جلد خبر کب ملیگي ؟)

مہم اپنے همراہ دو سال کا زاد راہ لیکے جائیگي ' مگر یه ضرور نہیں که وہ دو سال تک دنیا کے اس عجیب و غریب خطے میں رہے - اگر حالات موافق هوے اور مہم اپنے مقصد میں کامیاب هوئي یعني اس نے ایک هي سال میں تمام خط کا سفر کرلیا تو انکے متعلق خبریں اپریل سنه ۱۵ ع میں معلوم هوسکینگي ' اور اگر موسم برسر خلاف رہا اور اسوجه سے بحر ویڈل میں موسم سرما گزارنا پڑا تو پهر اس صورت کہیں آغاز سنه ۱۶ ع میں مہم کے متعلق خبریں ملینگي -

(جہاز اور جہاز راں)

جہاز راني کے متعلق جنکو ذرا بهي علم ہے وہ جانتے هیں که بحر ویڈل میں جہاز راني بیحد مشکل اور نہایت خطرناک ہے -

سرشیکلٹن کو امید ہے که وہ ایورورا Aurora نامي جہاز کے خدمات حاصل کرسکینگے اور اس نقطه تک اس جہاز میں سفر هوگا -

یه وهي جہاز ہے جو ڈاکٹر ماسن Dr. Mawsan کي مہم میں تها -

ایورورا ایک نہایت عمدہ جہاز ہے اسکے قائد کپتان ڈیوس Captain Dauis هیں - کپتان موصوف سرشیکلٹن کي آخري مہم کے آخري حصه میں صاحب مہم کے جہاز کے کپتان رهچکے هیں -

مہم کے همراہ جو جہاز هونگے ان میں سے ایک بهي انٹر انٹک میں موسم سرما بسر نه کریگا - بحر ویڈل کا جہاز اپني جماعت کو اتار دیگا - اور موسم جہاز راني کے ختم هونیکے بعد وہ آیندہ سال بحر ویڈل کي جماعت کو لینے جائیگا - یه جماعت اس عرصه میں نامعلوم خط ساحل کي سراغ رساني میں مشغول رهیگي -

اس مہم سے پہلے جو مہمیں گئیں تهیں انکے ساتهه کے جہازوں میں اسٹیم کے لیے کوئلا استعمال کیا جاتا تها - مگر صرف اس ایک کوئلے کي وجه سے گونه گوں دقتیں پیش آتي تهیں - مگر اس مہم کے همراہ جو جہاز جائینگے وہ اسطرح بنائے گئے هیں که اُنمیں کوئلے کے بجاے تیل سے اسٹیم پیدا کي جائیگي - تیل کے استعمال سے پہلي سہولت تو یه هوگي که حفظ توازن کي فکر سے نجات ملجائیگي ' کیونکه یه ظاهر ہے که تیل کا وزن کوئلے کے وزن سے کم ہے ' اور اسلیے جسقدر وزن کے کوئلے میں جتني اسٹیم پیدا هوتي تهي اب اتني هي اسٹیم اس سے کم وزن کے تیل سے پیدا هوگي -

دوسري سہولت یه هوگي که حوضوں (ٹینکس) میں تیل پمپ کے ذریعه سے بهرا جاسکیگا - اور جہاز بسہولت و آساني چلیگا -

غرض اس دفعه یه کوشش کي گئي ہے که جہانتک علم و دانش اور حیله و تدبیر کا دست رس هو وهاں تک جہازوں کے سابق مشکلات میں تخفیف کي جاے -

مہم کے دوسرے قائد مسٹر فرینک وائلڈ هیں - مسٹر موصوف اول درجه کے پیمایش کرنے والے هیں - آنکا شمار اس عہد کے بہترین اشخاص میں ہے جو قطب جنوبي کي تلاش میں [illegible] هیں - انکے تجربه و مشق کا اس سے اندازہ هوسکتا ہے که وہ [illegible] کے ساتهه سنه ۱۹۰۷ سے سنه ۱۹۰۹ تک رہے هیں - اسکے چند دن بعد انهوں نے اسٹریلیا کي مہم کے ساتهه ایک بہت بڑا سفر کیا [illegible]

مہم کے هر جہاز میں چند علماء حیات ' جغرافیه ' و طبعیات هونگے تا که جہاں سے گذریں وهاں کے ان عنوانات کے متعلق حالات [illegible] اور قلمبند کرتے جائیں -

جہاز رانوں کي جماعت بڑي نه هوگي - کل [illegible] ۳۰ - اشخاص هونگے - اسقدر تخفیف کي وجه یه ہے که [illegible] جہاز کے بدلے تیل سے چلینگے - ان ۳۰ آدمیوں کے علاوہ ساحل جماعت میں ۱۲ آدمي هونگے - اس حساب سے جہاز رانوں جماعت میں کل ۴۲ آدمي هونگے -

سرشیکلٹن کے همراہ جانے کے لیے جو لوگ آرہے هیں [illegible] سرشیکلٹن کو کامل اعتماد ہے - یه در حقیقت مہم کي [illegible] لیے ایک فال نیک ہے - کیونکه انتظامات خواہ کتنے هي [illegible] هوں ' اور ساز و سامان خواہ کتنا هي هو ' مگر پهر بهي مہم کي [illegible] اسکے اعضاء و ارکان کي قابلیت پر موقوف رهتي ہے [illegible] جو لوگ سرشیکلٹن کے همراہ تھے انهوں نے ایسے ایسے [illegible] دیے جنکا وهم بهي نه تها - ان سابق رفقا میں بهي [illegible] جانے کے لیے نہایت شوق سے تیار هیں - [illegible]

(امـثـلـة الـقـران)

حکما کے چھوٹے چھوٹے مقولے اور بلغا کے بلیغ فقرے لوگوں کي زبانوں پر چڑھجاتے هیں - اور رهي تقریباً انشا پردازي اور ادب کي جان هوتے هیں ' اور پهر وہ لٹریچر میں اسقدرسرایت کر جاتے هیں که اون سے سینکڑوں محاورے اور تلمیحات پیدا هو جاتے هیں - قران مجید ایجاز اور اعجاز کا کاملترین نمونه هے ' اسکي سینکڑوں چهوٹي چهوٹي آئتیں اور حکمیانه فقرے عربي علم ادب کے جز بنگئے هیں ' جنکے بغیر عبارت میں بلندي اور کلام میں لطف و شیریني نهیں پیدا هوسکتي - علماے ادب عربي نے قران مجید کي اس قسم کي تمام آئتیں الگ کر دي هیں - ثعالبي المتوفي سنه - ۴۳ ع نے کتاب الایجاز والاعجاز میں قاضي ماوردي المتوفي سنه - ۴۵ ع نے امثال القران میں - جعفر بن شمس الخلافه نے کتاب الاداب میں ' جلال سیوطي المتوفي سنه - ۹۱۰ ع نے الاتقان میں مستقل ابواب قران مجید کي ضرب الامثال کو جمع کردیا هے -

(بـدائع الـقـران)

کلام کے محاسن معنوي کے بعد اوسکے محاسن لفظي کا درجه هے جنکو عام طور سے "صنائع و بدائع" کهتے هیں ' زور بلاغت و فصاحت کے ساتهه اگر یه چیز کلام میں پیدا هوجاے تو عجیب لطف دیجاتي هے - یه بهي عجیب بات هے که تمام علوم و فنون اسلامیه کے باني و واضع اول عموماً ارباب خلوت و محراب اور بوریا نشینان کلبۀ نقر هیں لیکن علم بدیع کا مخترع اول ایک عباسي شاهزاده ابن المعتز المتوفي سنه ۲۹۲ هے' اوسنے ۱۷ بدائع اپني تصنیف کتاب البدیع میں جمع کیے - قدامه بن جعفر نے جو ابن المتعز کا معاصر تها نقد الشعر میں ۳۰ تک پهونچایا' ابو هلال عسکري المتوفي سنه ۳۹۵ نے کتاب الصناعتین میں ۷ کا اور اضافه کیا' ابن رشیق قیرواني المتوفي سنه ۴۵۶ نے کتاب العمده میں ۶۵ بدائع شمار کراے ' شرف الدین احمد بن یوسف تیفاشي نے ۷۰ کیا ' عبد العظیم بن ابي الاصبع المتوفي سنه ۶۵۶ نے کتاب التحریر کے نام سے خاص قران مجید کے بدائع کي کتاب لکهي' جس میں بدائع کي تعداد ۱۱۰ تک پهونچادي -

ختم جنگ کے اسباب

انـکشاف حقیقت

شـیخ سلیمان الباروني کي تصریح

(۳)

ذرا انصاف کیجیے ! اگر میں روپیه کا طالب هوتا تو ایک رقم کثیر کونت سفورس اور انکے همراهیوں کے فدیه میں نه مانگتا 'جنهیں میں نے رها کرکے مسلح پولیس کے تیس سواروں کي حفاظت میں نشات بے کے پاس بهیجدیا؟ کونت سفورس ایک مشهور دولتمند اطالي هے اگر میں اسکے اور اسکے همراهیوں کے فدیه میں لاکهوں روپیه بهي مانگتا تو خود اسکو اور حکومت کو گراں نه گزرتا - لیکن میں اس حرکت سے باز رها ' کیونکه یه لوگ تراي جنگ کے قیدي تهے همارے نئي جنگ کے اسیر نه تهے -

ان لوگوں کو رخصت کرتے وقت میں نے کہا تها که هم نے جو کچهه طے کیا هے یعني مقابله کا اعلان و تجدید اسکي اطلاع تم اپني حکومت کو دیدینا -

یه لوگ خود اپنے اور نشاط بے اس یقین کے بعد که همارے هاتهه سے ان لوگوں کے نکلنے کي کوئي صورت نهیں جب صحیح و سالم طرابلس پهنچے اور جوکچهه دیکها تها بیان کیا تو والي طرابلس کے وکیل کو سخت تعجب هوا' اور اسکے جواب میں یه خط مجهے لکها :

" جناب فاضل ادیب سلیمان بیروني جازاہ الله -

همکو قطعي طور پر معلوم نهیں که ۲۴ - اکتوبر کا خط آپکو ملا هے بهر حال اطالیه کي بعثت علمیه (علمي مشن) کے اعضاء آج بخیریت پهنچگئے - جن کي زباني هم نے آپکے الطاف و عنایات کي داستان سني' اور اس سے پہلے جوکچهه آپکے متعلق سنا تها اسکي پوري تائید هوئي - بیشک هم میں اور آپ میں علانیه عداوت کے موجود هوتے هوے آپکا یه طرز عمل آپکي شرافت اور کشادہ دلي کي ایک روشن دلیل هے -

مستقبل تو الله کے هاتهه میں هے' لیکن مجهے آپکو یه یقین دلانے کي اجازت دیگئي هے که خواہ واقعات کي رفتار کچهه هو' مگر هماري حکومت ایک زمانے سے جانتي هے که عربوں کے دلوں میں آپکي کتني وقعت هے اور بوقت فرصت آپکے خلوص و لطف کا لحاظ کریگي -

طرابلس الغرب ۱۴ نومبر سنه ۱۹۱۲ ع	جنرل توماتورن وکیل والي طرابلس -

چونکه کونت مذکور کے ساتهه همارا برتاؤ یه رها تها اسلیے حکومت اطالیا نے همارے آخري مطالبه یعنے خود مختاري کے متعلق مرسیلیا میں همارے وفد سے ملکے گفتگو کرنے کے لیے کونت مذکور هي کو بهیجا - پهر جب میں تونس آ گیا تو وهاں بهي کونت مذکور هي مجهه سے گفتگو کرنے کے لیے بهیجے گئے -

جب اطالوي اخبارات نے مجهپر یه بهتان لگانا شروع کیا که میں نے انکي حکومت سے ایک رقم لیکے جنگ ختم کردي هے' اور اس رقم کا اندازہ در ملین کیا' تو آنکو نهایت افسوس هوا اور آنهوں نے مجهے ایک خط لکها جو ان دروغ بافوں کي زبان کاٹنے میں تیغ سے زیادہ تیز هے - یه خط آنهوں نے اس وقت لکها تها جب میں واقس میں تها' اور وہ فرانس میں' گفتگو کے ختم هوچکي تهي اسلیے عنقریب وہ رومه جانے والے تهے -

حقیقت اعجاز بیان ؛ اسباب اعجاز کي تشریح انواع اعجاز کي تقسیم و تعلیل ' محاسن عبارات قران کي تفصیل ' نکات و وجوہ بلاغت و فصاحت قران کي توضیح ' علماے اسلام نے اس خوبي اور عمدگي سے کي ہے کہ حیرت ہوتي ہے ' اور اسکے متعلق اس کثرت سے لٹریچر اونہوں نے فراہم کردیا ہے کہ اسکا احاطہ بھي دشوار ہے - اس فن کي پہلي کتاب جہاں تک ہمیں معلوم ہوسکا امام ابوالحسن علي بن حسین رماني المتوفي سنہ ۳۰۴ کي " نکت في الاعجاز " ہے ' اور دوسري امام سلیمان احمد بن محمد خطابي المتوفي سنہ ۳۸۸ کي اعجاز القران ' اور تیسري شریف ابو عبد اللہ محمد بن زید بن علي الواسطي المتوفي سنہ ۳۰۶ کي اعجاز القران ' چوتھي قاضي ابوبکر باقـلاني المتوفي سنہ ۴۰۳ کي اعجاز القران ہے - شیخ عبد القاهر جرجاني المتوفي سنہ ۴۷۴ نے " المعتضد " کے نام سے شریف ابو عبـد اللہ کي کتـاب کي شرح لکھي - شیخ کي اسکے علاوہ اعجاز القران پر ایک دوسري تصنیف بھي ہے -

متاخـرین میں زین المشائخ محمد بن ابي القاسم السبقالي الخوارزمي المتوفي سنہ ۵۶۲ کي التنبیہ علی اعجاز القران ابو اسحاق ابراهیم بن احمد الجزری الخزرجي کي ایجاز البرهان في اعجاز القران ' امام فخر الدین رازي المتوفي سنہ ۶۰۶ کي اعجاز القران ' زکي الدین ابن ابي الاصبع قیرواني المتوفي سنـہ ۶۵۶ کي البرهان في اعجاز القران ابو بکر محمد بن محمد بن سراقہ المتوفي سنہ ۶۶۲ کي اعجاز القران ' کمال الدین محمد بن علي زمکاني شافعي المتوفي سنہ ۷۲۷ کي البرهان في اعجاز القران الکبیر اور المجید في اعجاز القران المجید الصغیر ' اس فن کي نادر تصنیفات ہیں -

یہ تصنیفات عموماً قران مجید کے اُن طرق بلاغت و وجوہ فصاحت و انواع محاسن پر مشتمل ہیں جو حد اعجاز تک پہونچ گئے ہیں - ضرورت تھي کہ قران مجید کے علم محاسن کلام پر بھي گفتگو کي جاے چنانچہ مجاز قران ' تشبیہ قران ' امثال قرآن ' امثلۂ قران اور بدائع قران پر انکو مستقل فن قرار دیکر علحدہ علحدہ بیسوں کتابیں لکھي گئیں -

(مجــاز القران)

فطرت انساني ہے کہ وہ پامال عامیانہ اور کثیر الاستعمال چیزوں سے نفرت کرتا ہے ' اور مخصوص الاستعمال نو ایجاد اور دست نارسیدہ اشیا کو پسند کرتا ہے ' اسي بنا پر عام اور مبتذل ترکیب و الفاظ فصحا کي زبان میں متروک ہیں ' لیکن یہ ظاهر ہے کہ اگر ہر متکلم معاني کیلیے خود الفاظ گڑھکر اوسکا استعمال شروع کردے تو ہر شخص کي زبان کیلیے ایک نئي ڈکشنري کي حاجت ہوگي ' اور دنیا میں باهمي فہم و تفہیم کا سد باب ہوجائیگا ' کیونکہ الفاظ سے معاني تک انتقال ذهن فقط ملـک یا قوم کے متفق علیہ وضع عام کا نتیجہ ہے اس بنا پر ایک طرف یہ ضروري ہے کہ وضع عام سے کنارہ کشي نکي جاے ' اور دوسري طرف یہ ضروري ہے کہ کلام میں جدت ترکیب ' خصوصیت استعمال ' اور بے ابتذالي پیدا ہو - اس شکل کا چارہ کار صرف ایک چیز ہے یعني تعبیر معني کیلیے اون غیر مبتذل ' غیر عامیانہ اور مخصوص الفاظ کا استعمال کیا جاے جنکا گو اون معاني کیلیے وضع عام نہو کہ ابتذال پیدا ہوجاے ' لیکن ان الفاظ کے معاني موضوعہ اور اون معاني میں جنکو ہم ادا کرنا چاهتے ہیں ایک خاص قسم کي مناسبت و مشابہت ہو جسکي بنا پر جب ہم اون الفاظ کا استعمال کریں ہمارا مخاطب اونکے علم موضوع لہ معني سمجھے ' اور پھر جب وہ اونکو کلام کے مقصود اور موقع و محل کے موافق نہ پاے فوراً اوسکا ذهن ان عام معاني کو چھوڑکر اونکے مناسب و مشابہ معني کیطرف منتقل ہوجاے ' اور متکلم کا مقصود اوسکے جدید ' غیر مبتذل اور غیر عامي الفاظ و ترکیب کے ذریعہ سے سمجھہ جاے -

اس تفصیل سے حقیقت و مجاز کي ماهیت اور مجاز کے حسن شرف اور رفعت کے اسباب کا اظہار مقصود تھا کہ حقیقت الفاظ کا اپنے وضع عام و معروف میں استعمال کا نام ہے ' اور مجاز اس عام و معروف وضع کے ذریعہ سے اوسکے مناسب و غیر معروف معني کو ادا کرنا ہے ' اور اس غیـر معروفي ' بے ابتذالي ' اور جدت ترکیب کي بنا پر مجـاز حقیقت سے بہتر اور اشرف قرار دیا گیا ہے -

قرآن مجید میں جسکا حسن عبارت ' خوبي کلام ' اور جدت ترکیب حد اعجاز تک ہے بے انتہا مجـازات ہیں جو اکثر کتب سماویہ کي خصوصیت خاص ہے - فن معاني القران میں گو علما نے ایک حد تک اسکے مباحث سے تعرض کیا تھا لیکن انکي اهمیت ایک مستقل فن کي طالب تھي - اس بناپر مصنفین اسلام نے مجاز القران کے نام مستقل و مفرد تصنیفات کا سلسلہ شروع کیا ' اس سلسلہ کي پہلي کڑي ابو عبیدہ معمر بن مثنی نحوي المتـوفي سنہ ۲۰۹ کي " مجاز القران " ہے - سلطان العلماء عز الدین بن عبد السلام المتوفي سنہ ۶۰۶ کي الاشارہ الي الایجاز في بعض انواع المجاز " اس فن کي بہترین تصنیف جسمیں نہایت استیعاب کے ساتھہ قران کي آیات کا استقصا اور اونکے معاني کي تشریح کي گئي ' اسکے بعد علامـہ ابن قیم بن جوزیہ کي تصنیف " الایجـاز في المجـاز ہے - جلال سیوطي المتوفي سنہ ۹۱۰ نے سلطان العلماء کي " الاشارۃ " کا بنام ' مجاز الفرسان الی مجاز القران " اختصار کیا ہے '

(تشبیہ القرآن)

سینکڑوں معاني اور مطالب ایسے ہیں جو عام نظروں سے پوشیدہ ہیں اور جنکي تشریح و توضیح کیلیے ایک دفتر درکار ہوتا ہے - لیکن سب سے آسان ' مختصر اور بہـتر صورت اوسکي یہ ہے کہ اونکو بذریعہ تشبیہ ادا کیا جاے ' یعني اونکو ایسے معـاني و مطالب کے مماثل ومشابہ قرار دیا جاے جو عام طور سے معلوم ہیں ' اور نظروں کے سامنے ہیں کہ مخاطب ان ظاهر اور واضح معاني سے بواسطۂ مماثلت و مشابہت اون مخفي ' پیچیدہ ' اور دیر فہم معاني و مطالب تـک پہونچ جاے -

مذهب چونکہ ما وراے مادہ سے بحث کرتا ہے اسلیے بیشتر مواقع پر اوسکو تشبیہوں سے کام لینا پڑتا ہے - قرآن مجید کے تشبیہات پر علم کتب بیان اور نیز فن معاني القرآن ' فن اعجاز القران ' اور فن مجاز القران میں ان پر کامل بحثیں موجود ہیں - اور الجمان في تشابیہ القـرآن لابي القـاسم عبد اللہ بن باقیـا البغدادي المتوفي سنہ ۴۸۵ اس فن پر ایک مستقل کتاب بھي ہے -

(امثال القرآن)

جو اغـراض تشبیہ سے متعلق ہے بعینہ وهي امثال سے مقصود ہیں - انبیاے مذاهب اور حکماے اخلاق نے تمام طرق استدلال سے زیادہ ان امثال سے کام لیا ہے کہ یہ استدلالات منطقي سے زیادہ موثر اور عام فہم ہیں ' اس لیے قرآن مجید میں بھي نہایت کثرت سے امثال ہیں - تفسیر کے ضمن میں مفسرین نے ان امثال کي جو تشریح کي ہے انکے علاوہ ابو عبد الرحمان محمد بن حسین سلمي نیسابوري المتوفي سنہ ۴۰۶ ' ابو الحسن علي بن محمد مـاوردي المتوفي سنہ ۴۵۰ ' اور شمس الدین ابن القیم المتوفي سنہ ۷۵۴ ' نے امثال القرآن " کے نام سے مستقل کتابیں لکھي ہیں -

عـالم اسـلامي

از اوديسا تا تفلیس

اثر : محمـود بـک رشاد رئیـس معلـم مصـر

بسلسله سیاست روس

روسي قلمرو میں اوديسا ایک نهایت خوشنما شهر هے - در اصل یه ایک چهوٹا سا ترکي گاوں تها ' اس میں ایک قلعه تها ' جو قلعه حاجي بک کے نام سے مشهور تها - دیریباس نامي اسپین کا ایک باشنده سنه ۱۷۶۹ ع میں روسي بیڑے میں ملازم هوا ' اور ترقي کرتے کرتے امیر البحر کے درجه تک پہنچگیا - یهي شخص هے ' جس نے اس گاوں پر قبضه کیا ' اور موجوده شهر کي داغ بیل ڈالي - یه واقعه کیتهرائن دوم کے عهد کا هے -

اسکے بعد یکے بعد دیگر دو فرانسیسي حکومت روس کے ملازم هوے - ایک ڈیوک آف ڈاریشیلیو اور دوسرے کونت آف دولانجرون - ان دونوں شخصوں نے اوديسا کے حدود وسیع کیے ' اور اسکي رونق و آبادي کو ترقي دي - یهاں کي تجارت برابر ترقي کرتي رهي ' اور اب تو وه روس کا مرسیلیز هے -

یهاں سب سے پہلے رومي ' یهودي ' اور بلغاریوں کي ایک جماعت معاش کي تلاش میں آکے آباد هوئي تهي اور اب تو یهاں مختلف اقوام کے لوگ رهتے هیں -

اس شهر کا نام ایک قدیم یونان شهر کے نام سے ماخوذ هے ' جو اوڈیسوس کهلاتا تها ' یه شهر اسي طرف کهیں قریب تها - اس کا ذکر جنگ طراوده کي تاریخ میں آتا هے - اس شهر کي سڑکوں میں ایک سڑک کا بهي نام دیریباس هے - جیسے ایک هائي اسکول بعینه اسي نام سے موسوم هے - اور اس حصه شهر کا نام لانجرون هے ' جسمیں دریائي حمام هیں -

اوديسا میں متعدد مجسمے هیں ' جنمیں ایک کیتهرائن دوم اور ایک ریشیلیو کا هے - لب دریا ایک نهایت عمده سڑک - هے اس سڑک کا نام بولفار نیقولا هے -

شهر میں بهت سے هوٹل هیں ' جن میں سے لنـدن هوٹل ' سنیت پیٹرسبرگ هوٹل ' کونتي نیٹل هوٹل ' اور برسٹول هوٹل قابل ذکر هیں - انکے علاوه بهت سے بنـک ' تهیٹر ' عجائب خانے ' قهوه خانے ' قبرستان هیں - اوديسا کے سب سے بڑے قهوه خانے روبینا اور فانکوني هیں - نواح شهر میں حمام هیں ' جنکے متعلق مشهور هے که وه صحت کے لیے مفید هیں -

سب سے پہلے یهاں سنه ۱۸۱۲ ع میں طاعون آیا - قریب تها که تمام شهر ویران هوجاے - چنانچه اموات کي تعداد ۱۳ هزار تهي -

دول اتحاد ثلاثي کے بیڑوں نے بسلسله جنگ کریمیا اس کا محاصره کیا ' اور گوله باري بهي کی - یهاں کي آبادي روسي ' اطالي ' اور یهودیوں کا ایک مخلوط مجموعه هے - یهاں بعض اطالي خاندان والي کے برابر دولتمند هیں ' جسکي آمدني ۴۰ ملین روبل هے -

قسطنطنیه کي طرف اوديسا سے ۸۰ میل کے فاصله پر ایک چهوٹا سا کوهستاني جزیره هے ' جسے فیڈ ونیسي یعني اژدهوں کا جزیره کہتے هیں کفاک الله شرها -

اوديسا سے میں کریمیا روانه هوا جو اعتدال آب و هوا اور حسن مناظر طبعي میں مشهور و معروف هے - میرا یه سفر روسکي بار اخوت کمپني کے اسٹیمر پر تها ' جسکے اسٹیمر رومیاں بار اخوت کمپني کے اسٹیمروں سے کهیں زیاده صاف و خوشنما هوتے هیں ' خصوصاً جبکه اعلی درجه کے هوں - یه اسٹیمر اپنے سینے سے پاني کو هٹاتا هوا همیں لیکے چلا ' یهاں تک که کریمیا کے پہلے بندرگاه اوپاتوریا میں لنگر انداز هوا ' جسے تاتاري کو زلوه اور روسي کوز سوف کہتے هیں ' یه پہلے ایک نخاس تها ' جسمیں غلام اور کنیزیں فروخت هوا کرتي تهیں -

کریمیا کو سنه ۱۴۷۸ ع میں ترکوں نے تسخیر کیا اور سنه ۱۷۸۳ میں روس نے اسے ترکوں سے لیلیا - یهاں ایک جامع مسجد هے ' جو سنه ۱۵۵۲ ع میں قسطنطنیه کي جامع ایا صوفیا کے طرز پر بنـائي گئي تهي - اسکي آبادي ۲۵ هزار هے ' جسمیں روسي تاتاري ' اطالي ' یهودي هیں - یهاں سے ۲ فرست (ایک روسي معیار مسافت هے جسکي مقدار ۱۰۳۵ میٹر هے) پر بحیره مونیاک میں اور ۱۸ فرست پر بحیره ساک میں صحت بخش حمام هیں - ان حماموں کا موسم ۲۵ مئي سے شروع هوتا هے ' اور آخر اگست تک رهتا هے - اس اثناء میں هزاروں بیمار نہانے آتے هیں -

اوپاتوریا سے ۶۳ فرست پر سنفیروپول یعني کریمیا کا جدید دارالسلطنت واقع هے - یه ایک نهایت عمده شهر هے اسکي آبادي ۶۰ هزار هے -

اوپاتوریا سے ۵ گهنٹے تک چلنے کے بعد همارا اسٹیمر سواسطاپول پہنچا - یه ایک بهت بڑا شهر هے ' جسکي سڑکیں بڑي بڑي اور عمارتیں عظیم الشان هیں ' روشني برقي هے - سڑکوں پر ٹریموے چلتي هے - بندرگاه میں بحر اسود کا بیڑا رهتا هے - یهاں روسي محافظ فوج اسقدر هے که نووارد کو اول وهله میں تو یه معلوم هوتا هے که یهاں کے تمام باشندے افسر اور سپاهي هیں - گو یه ایک تجارتي شهر هے ' مگر با این همه اول درجه کا جنگي شهر معلوم هوتا هے -

ریلوے لائنوں نے تمام روس سے اسے ملادیا هے - یهاں ان تمام افسروں کے مجسمے نصب هیں جنهوں نے جنگ میں کارهاے نمایاں انجام دیے هیں ' خواه یه افسر بري هوں یا بحري - ان مجسموں کے علاوه جنگ کي یادگاریں بهي هیں جو بلجیم میں واٹرلو کي یادگاروں کے مشابه هیں - یهاں کا سب سے زیاده لطیف مقام میونسپل باغ هے ' جو لب دریا واقع هے - باغ میں روزانه باجا بجتا هے - افسر اور سپاهي جوق در جوق آتے هیں ' مگر سپاهیوں کو اندر جانے کي اجازت نهیں

یهاں کي سڑکوں میں سے ایک مهتم بالشان سڑک کا نام بولغا هے - اس سڑک پر ایک بهت بڑا باغ هے ' جسمیں ایک عظیم الشان گول عمارت هے - اس گول عمارت کے اندر ایک دائرے میں جنگ کریمیا کے واقعات اور ان ترکي ' فرانسیسي ' انگریزي وغیره وغیره فوجوں کي تصویریں کنده هیں ' جنهوں نے جنگ کریمیا میں حصه لیا تها - انکے علاوه سامان مدافعت ' اسلحه ' ذخائر ' سامان استحکامات ' وغیره اس باغ میں بکثرت موجود رهتے هیں -

بندرگاه کے دهانه سے قریب ایک دوسري سڑک پر ایک نهایت هي اهم عجائبخانه هے - یه عجائبخانه محاصره سواسطاپول اور ان تمام توپوں ' دیگر انواع اسلحه ' نقشوں ' وغیره کے ساتهه مخصوص هے جو اس محاصره میں استعمال کیے گئے تهے - سنه ۵۵-۱۸۵۴ کے اس محاصره نے سواسطاپول کو تاریخ میں مشهور کردیا - یه محاصره اسقدر شدید تها که سواسطاپول قریباً بالکل برباد هوگیا تها - مگر اس ٹهوکر کے بعد وه فوراً سنبهلا اور بسرعت تمام ترقي کے میدان میں چلنے لگا - اسوقت اسکي آبادي ۵ هزار هے ' جسمیں نصارے زیاده اور تاتاري اور یهودي کم هیں -

خط کو عربي میں کونسل جنرل اطالیا کے مترجم نے لکھا تھا - وہ خط یہ ہے :

صدیقي !

اس خط کے همراہ آپکے بھائي شیخ احمد کے لیے فرمان پناہ بخشي بھیجتا ہوں ' اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ انکو توفیق خیر دے ' اور وہ بخیر و عافیت وطن واپس آئیں - یہي فرمان ایک چیز ہے جو آپ نے مجھہ سے لي ہے ' کیونکہ آپکو همیشہ اپنے وطن کے مصالح کي فکر رهتي ہے -

جسطرح آپکے اسلاف مال کو هیچ سمجھتے تھے اسي طـرح آپ بھي اسکو حقیر سمجھتے ہیں - چنانچہ آپ نے اپني ذات کے لیے ایک حبہ نہیں لیا ' اور اصل یہ ہے کہ مجھے آپ پر جو اسقدر اعتماد ہے وہ آپکي اسي شان استغنا کي وجہ ہے -

لیکن با این همه بد قسمتي سے اخبـارون نے آپ پر اعتراضـات کیے اور بے اصل بہتان لگائے - مگر میں بخوبي جانتا ہوں کہ شاذ و نادر هي ایسے لوگ ہونگے جو آپکي طرح یہ دعوی کرسکیں کہ اپنے وطـن کے فوائـد کے سوا نـہ کسي شے کا ارادہ کیا اور نہ کوئي شے چاهي - والسلام -

۱۹ جولائي { کونت اسفورس

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ایک درهم بھي اس هاتھہ نے لیا ہے ' یا اس زبان نے مانگا ہے ' یا اس قلم نے ایک حرف بھي لکھا ہے - تو میں اسکو آگ کي قینچي سے کاٹ دیتا ' بیشک میرے پاس اطالي سکے اور نوٹ تھے - یہ بـڑے بـڑے معرکوں کي غنیمت تھي ' جـو همارے مجاهدین کو ان مقتـول و مجروح افسروں اور سپاهیوں کي جیبوں میں ملے تھے ' جو میدان جنـگ میں پڑے رهجاتے تھے - انکو هم نے فرانسیسي سکوں سے بدل لیا تھا ' کیونکہ هم نے یہ طے کیا تھا کہ جب تـک هم نئے سکے نہ ڈهالیں گے اسوقت تک هم فرانسیسي سکے استعمال کرینگے -

---

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دولت عثمانیہ نے هماري مالي مدد کي ' اسکے علاوہ هندوستان ' شام ' مصر ' اور تونس میں ایسي جماعتیں ہیں جو برابر هماري مالي مدد کرتي رهتي ہیں -

اسلیے آغاز جنـگ سے لیکے انتہاء جنـگ تـک مجھے جسقدر روپیہ بمد اعانت موصول ہوا ہے اسکي ایک فہرست دیکے اس رقم کے چہرے سے نقاب اٹھاتا ہوں -

اسم معطي	جسقدر رقم کہ موصول ہوئي بحساب فرانسیسي ، پونڈ
یورپ سے ایک شخص نے	۱۲۰۰
مشرق سے ایک شخص نے	۸۶۰
مغرب سے ایک شخص نے (مع اپنے رفقاء کے)	۲۰۰
یورپ سے ایک اور شخص نے	۴۲۰
اهل مغرب کي ایک متفرق جماعت نے	۲۷
مغرب سے دو شخصوں نے	۱۲

یہ چندے جن لوگوں نے مجھے لاکے دیے تھے - میں نے انہیں اپنے هاتھہ سے لکھکے رسیدیں دیں ' اور اپني حکومت کے خزانچي کو یہ رقمیں دیدیں ' جو کہ یفرن کي مجلس انتظامي کي معرفت صرف ہوئیں - میرے تونس آنے کے بعد جو چندے آئے وہ میں نے ان ملازموں اور سرداروں میں تقسیم کردیے ' جو میرے همراہ تونس آئے تھے - ان لوگوں سے میں نے انکي دستخطي رسیدیں لیلیں ہیں جو اسوقت تـک میرے پاس محفوظ ہیں -

جو شخص میري اس تحریر کو غور سے پڑھیگا اور جنـگ اور حکومت کے معاملات سے واقف ہوگا تو اسے یقین ہوجائیگا کہ مجھے جسقدر روپیہ بطریق اعانت ملا تھا یعني (۲۷۷۷ لیرہ فرانسیسیہ) وہ ایک مہینہ تـک ان بارکش اونٹوں کے کرایہ کے لیے بھي کافي نہ تھا جو مجاهدین کا سامان لادکے لیجاتے تھے ' اور اسلیے میں نے ضرور اپنے پاس سے ایک رقم کثیر صرف کي ہے جسکي مقدار میرے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں -

اگر ضرورت نہ ہوتي تو اپنے خدمات کا ذکر نہ کرتا کیونکہ میں نے جو کچھہ کیا ہے وہ وطن و مذهب کي راہ میں کیا ہے ' اسلیے اس کا کسي پر احسان نہیں - لیکن اب جو ذکر آگیا ہے تو اس تقریب سے میں بلا فخر کہتا ہوں کہ میں هي وہ شخص ہوں جس نے اپني جان ' مال ' زبان ' اور قلم سے اپني اور اپنے همو طنوں کي پیشانیوں سے داغ ننگ کے مٹانے کي آخر وقت تـک کوشش کي اور سواے ان لوگوں کے جنکا میں نے ذکر کیا ہے اور جنکے احسان کو میں بھي نہیں بھول سکتا ' اور کسي غیر کے منت کش نہیں ہوے -

میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے علاوہ مشرق و مغرب میں ایک شخص بھي یہ دعوی کرسکتا ہے کہ اس نے همیں ایک درهم بھي دیا یا خود حکومت عثمانیہ یہ کہکے کہ اس نے هماري اعانت کي ' بلکہ حکومت عثمانیہ نے تو هماري یہ مدد کي کہ جو کچھہ سامان جنگ موجود تھا وہ بھي منگوا لیا - اب میں مع اپنے خاندان کے تونس آگیا ہوں اور مصر و آستانہ جارها ہوں - اگر کسي شخص کو یہ دعوی ہو کہ اس نے براہ راست یا کسي وساطت سے مجھے روپیہ بھیجا اور وہ مجھے پہنچ بھي گیا تو میں اسے اجازت دیتا ہوں کہ وہ مجھہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے -

مجھے یقین ہے کہ میں ان شہروں میں آؤنـگا اور انشاء اللہ کسي سے شرمساري کے بغیر واپس جاونگا ' کیونکہ تونس آنے کے بعد میرے پاس جسقدر چندہ آئے تھے وہ سب میں نے یہ کہکے چندہ والوں کو واپس کردیے کہ مجھے اب ایسي جنگ کے دوبارہ جاري ہونے کي امید نہیں جس سے اهل ملـک کو ذرا بھي فایدہ ہو - اسلیے ان چندوں کو لے لینا بے وجہ ہے - اس پر بہت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے جس میں اس دیانت و استقامت کي داد دي -

اگر جنگ سے مقصد اصلي حاصل نہیں ہو اور همیں وطن عزیز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو میري نزدیک اسمیں کوئي عیب نہیں - اسلیے کہ الحرب سجال اور هم تو هم ' هم سے زیادہ بڑے لوگوں نے دشمن کي قوت کے آگے هتیار ڈالدیتے ہیں - اور غیب کا علم تو اللہ هی کو ہے -

تعلیم نسوان کے متعلق

هندوستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفحہ پر طبع ہوا ہے - صرف دو پیسے کا ٹکٹ بھیجنے پر اس کے دو نسخے روانہ ہوسکتے ہیں -

فقیر اصغر حسین عفي عنہ

دفتر رسالہ القـاسم - مـدرسہ اسلامیـہ دیو بنـد

باطوم کي هوا معتدل هے مگر یہاں کے پاني میں صابون بڑي مشکل سے حل هوتا هے - یہاں سوڈن کا مشہور انعام یاب بربیل کے تین گیس کے کارخانه هیں - یہیں جان باکو سے مٹي کا تیل آتا هے - اتني مسافت بہت طویـل هے اور ۲۴ گهنٹے میں اکسپریس کے ذریعه سے طے هوتي هے - باطوم کے گیس کے مشہور کارخانوں میں مشہور روتشیلڈ اور مانٹا شیف کے کارخـانے هیں - ریل میں باطوم سے افرست پر شکوی کے مشہور چاے کے کهیت هیں - باشندوں کي تعداد ۳۷ هـزار هے - یہاں کي آبادي روس ' گـرج ' ارمن ' چرکس ' اور ترکوں کا ایک مخلوط مجموعه هے - یہاں کے بہترین هوٹل مشرق ' خوشنما منظر ' فرانس ' اور امپیریل هیں -

میں باطوم سے اندرون قوقاز ' قوطایس ' بورجوم اور با کوریاني آیا - یه شہر اگرچـه چهوٹے هیں مگر اپنے راستوں کے پہاڑوں پہاڑوں کے سبزه زاز ' نہرهاے رواں ' اور تالابوں کے لحاظ سے قابل دید هیں - قوطایس میں نہرهانو کے علاوه اور کوئي شے قابل ذکر نہیں هے - هانوں کے پاني کے گرنے کي آواز دور سے سنائي دیتي هے -

جورجوم معدني چشموں کا ایک شہر هے - اسمیں ایک تیزرو اور شدید الصوت نہر هے ' ایک اور نہر هے ' جو اس سے بڑي هے - حل صابون کے باب میں اسکا معمولي پاني باطوم کے پاني کے طرح هے -

خوز با کوریاني تو اس قابل نہیں که کوئي اس میں دن بهر یا چند گهنٹوں کے لیے بهي ٹهیرے - البته بورجوم سے اسکا راسته نہایت خوش سواد مقامات سے گیا هے - بورجوم سے ایک نہایت خوش منظر راسته اباستومان کو گیا هے - اس راسته میں سفر موٹرکار پر هوتا هے - یه ابا ستومان وهي شہر هے جو اپنے اعتدال هوا اور حسن مناظر کے لحاظ سے مشہور هے -

بورجوم سے قوقاز کے دارالسلطنت تغلیس ریل پر آیا - تغلیس باطوم اور باکو یا بحر اسود اور بحر خزا کے وسط میں واقع هے - سطح آب سے اسکي بلندي ۳۰۰ میٹر هے -

اشتهـــار

طب جدید اور اپنے چالیس سالـه ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابیں تیار کیں هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثـر تدابیـر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹـر کرزن زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف لکهه کر فرمایا هے که یه دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهئیں - اور جناب هر هائینس بیگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي هیں بنظر رفاه عام چهه ماه کے لیے رعایت کي جاتي هے طالبان صحت جلد فائده اٹهائیں -

صحت النساء اصلي قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتي ۱۲ آنه
محافظ الصبیان ' اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتي ۱ روپیه - اردو میڈیکل جورس پروڈنس معه تصاویر اس میں بہت سي کارآمد چیزیں هیں اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتي ۱ روپیه علاوه محصولڈاک وغیرہ -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر دو جانه - ڈاکخانه بهري ضلع رهتک -

جـــزائـــر ایجین

بالاخر انگلستان نے نصرانیت کے لیے اسلام سوز جذبات کے سلسله میں اس حلقه کا بهي اضافه کردیا ' جس کا مزاج سناشوں کو خوف تها -

ڈاوننگ اسٹریت کے کارکنان قضاء و قدر نے جزائر ایجین کا فیصله صادر کردیا جو آپ گذشته نمبر کے الاسبوع میں پڑهچکے هیں -

لیکن کیا اسقدر کافي هے ؟ لیکن ظلم هوگا اگر ان جزائر کے حق میں همارے وقت کے صرف چند ثانیے ' همارے جرائد کي چند سطریں ' اور همارے ماتمگساري و حسرت سنجي کے دفتر بے پایاں میں سے صرف ایک لفظ " افسوس " هو -

یه صحیح هے که هم اس کره زمین کے ایسے ٹکڑے کهو چکے هیں جنکے آگے ان جزائر کي کوئي حیثیت نہیں ' اور یه بهي صحیح هے که اسوقت هماري پیشاني پر شکن تک نہیں پڑي تهي ' لیکن اگر اسوقت هماري پیشاني شکن آلود تک نہیں هوئي تهي تو اسوقت همارے گالوں بلکه دامنوں کو خونین آنسوں سے لاله گوں هونا چاهیے -

ایک زمانے میں زید کا کیسه جواهر سے پر رهتا تها - اسوقت اگر ایک لعل بدخشاني بهي گرجاتا تها تو اسے احساس تک نہیں هوتا تها ' مگر اب که اس جواهر سے پر رهنے والے کیسے هیں چند پیسے رهتے هیں ' کیا اب اسکي وهي حالت رهیگي ؟ یقین مانیے که اگر اب اس کیسے سے ایک پیسه گریگا تو اسکي آنکهوں سے آنسوں کي جهڑي لگجائیگي -

اس آشکباري سے آپ اسکے ظرف کوالزام نه دیجیے که وه بیچاره صرف ایک پیسے کو نہیں روتا بلکه اسکو روتا هے که میں کیا سے کیا هوگیا -

یهي حالت هماري هے ' بلکه اس سے زیاده درد ناک - هماري جیب خالي هے ' مگر با ایں همه جو کچهه اسمیں هے وه بهي اسقدر قیمتي ایک عالم اسکو للچائي هوئي نظروں سے دیکهه رها هے - پس اگر اسوقت هماري جیب سے کچهه گرتا هے تو کیونکر هوسکتا هے که زبانیں خاموش اور آنکهیں خشک رهیں -

انگلستان کي تجویز میں صرف جزائر هي دولت عثمانیه کے هاتهه سے نہیں نکلے که گو کالے عزیز جاتا هي مگر غم درد سے تو نجات ملتي هے ' بلکه یا تو اس کو ایسے مصارف برداشت کرنا پڑتے هیں جنکي وه اسوقت متحمل نہیں هوسکتي یا اسے اپنے پس مانده سرمایه حیات کو بهي وقف غارت و تاراج سمجهنا پڑتا هے ' اور افسوس که دونوں صورتیں جانکاه و روح فرسا هیں !

اس اجمـال کي تفصیل یه هے که جنگي حیثیت سے جزائـر ایجین کي تین قسمیں هیں :

(۱) جو دهانه دره دانیال پر واقع هیں ' جیسے ایمروز ' Imbros بوزجه اطه Tenedos لمني Lemnos سماندیر Samothrace

یہاں چند هوٹل بهي هیں جنمیں سے مشهور ترین کیسٹ هوٹل جو ساحل پر واقع هے ' اور جران هوٹل هے - ۱۰ کیلومٹر کے فاصله پر خانقاه مارجرجس هے ' جو کو بنے هوے اسوقت ایک هزار سال هوے - اس خانقاه کا موقع نہایت هي عمده و خوشنما هے -

ریل میں جانے والے کے لیے سوا سطابول سے کریمیا کے قدیم دار الخلافه باغچه سراے تک ۳۴ کیلومیٹر هیں - باغچه سراے ایک چهوٹا سا شهر هے - یہاں عهد قدیم کي چند جامع مسجدیں اور باغ تو هیں ' مگر جدید ترقي کے آثار ذرا بهي نہیں - نه عمده سڑکیں هیں نه ٹریموے ' نه برقي روشني ' نه قابل لحاظ هوٹل -

ابهي تک خانات تا تار کا قصر موجود هے ' جو سترهویں صدي میں بنایا گیا تها -

یہاں کي جامع مسجد کے دروازه پر یه عبارت کنده هے :

" سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ۱۱۵۵ "

وسط قصر میں ایک فواره هے ' جس پر یه عبارت لکهی هوئي هے :

" قیلان کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان غفر الله لهما و لوالدیهما سنه ۱۱۶۲ ع "

اس عبارت کے بعد یه آیت هے : " سقاهم ربهم شراباً طهوراً " - ان عبارتوں کے علاوه گلاب کے دو درختوں اور تین قسم کے میوں کي تصویریں بني هوئي هیں -

وسط قصر میں ایک اور فواره هے جس پر یه آیت لکهي هوئي هے " عیناً فیها تسمي سلسبیلاً " اوپر کي منزل میں ایک بڑا کمره هے ' جسکي دیواروں پر ایک فارسي قصیده لکها هوا هے - قصیده کے علاوه مختلف قسم کے پهلوں کي پلیٹوں کي تصویریں بني هوئي هیں - یه هال اس قصر کا سب سے زیاده خوشنما حصه هے -

نیچے کي منزل میں ایک هال هے جسکي چهت دستکاري کا جمیل ترین نمونه هے - اسکے دروازه پر یه عبارت کنده هے -

" دروازه دیوان سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ۱۱۵۶ " اس قصر میں ایک باب السلسبیل هے جس پر یه لکها هے : ان گهروں کے مالک سلطان اعظم اکرم منکلي کراے خان ۰۰۰ الخ -

قصر کے اندر اور باهر باغ هیں - یہي باهر کا باغ آجکل میونسپل کا باغ هے ' جہاں لوگ سیر و تفریح کے لیے آتے هیں - یہاں جامع سلطاني بهي هے - مئي میں جبکه میں یہاں تها تو عشا کي اذان ساڑهے نو بجے دیجاتي تهي -

باغچه سراے میں اسماعیل عصبر نسکي کا ایک اخبار ترکي زبان میں شائع هوتا هے ' جسکا نام ترجمان هے - ایک لڑکیوں کا مدرسه بهي هے - جسے انکي بیوي چلاتي هیں - اس مدرسه میں لڑکیوں کو ترکي ' روسي ' عربي ' (ابتدائي پیمانه پر) عقائد اسلامي ' حساب ' جغرافیه ' علم الصحة ' خانه داري ' دستکاري سکهائي جاتي هے - بعض لڑکیاں قران شریف حفظ کرتي هیں -

باغچه سراے کي آبادي ۱۸ هزار هے جسمیں ۱۴ هزار تا تاري ' ۳ هزار نصاري اور ایک هزار یہودي هیں -

سواسطابول سے یالطه تک تین راستے هیں - دریا ' موٹرکار ' اور ریل - پہلا راسته عمده هے - مسافر کو کریمیا کے ساحل پر رنگا رنگ پہاڑیوں کے دلفریب منظر دکهلائي دیتے هیں ' مگر دوسرا راسته اس سے عمده هے ' خصوصاً ابتداء باب بایدار سے که یہاں سے تو پاکیزه منظر پہاڑ اور درخت هي درخت نظر آتے هیں - تیسرے راسته میں کوئي امر قابل ذکر نہیں -

کریمیا کے حمام والے شهروں میں یالطه خوشنما ترین شهر هے - اسکي هوا گرمیوں میں نہایت معتدل اور امراض صدر کے لیے بیحد مفید هے - اسي لیے اسے " نیس روس " کہتے هیں - تمام عمارتیں اور راستے بالکل نئے طرز کے هیں - ایک میونیسپل باغ هے - اس باغ میں روزانه باجا بجتا هے - یہاں کے مشهور هوٹل رشین فلا ایلن اور میرینو هیں - آبادي ۳۵ هزار هے ' زیاده تر نصاری هیں اور کمتر مسلمان اور یہودي - یالطه کے نواح میں لیفیدیي ' جہاں زار روس موسم گرما میں بسر کرتے هیں ' الوپکا ' اور یانسدا وغیره نہایت خوش سواد مقامات هیں -

یالطه سے میں باطوم آیا - راسته میں اسٹیمر بہت سي سرحدوں پر سے گذرا ' جن میں اهم یتو دوذي اور کریمیا کا آخري بندر گاه کیرش هے - اسے ابنائے کیرش میں آکے بحر ازوف اور بحر اسود دونوں ملتے هیں -

غرض ساحل کریمیا باتوزیا سے شروع هوتا هے ' اور کیرش میں آکے ختم هوتا هے ' اسمیں سے بعض حصه تو میدان هے اور بعض حصه کوهستاني هے - کوهستاني مناظر بیحد دلفریب هیں -

کوه قاف کا ساحل اناپا سے شروع هوتا هے ' اور باطوم میں ختم هوتا هے - تمام ساحل میں جهاڑیاں ' درخت اور انتہا درجه کے خوشنما پہاڑهي پہاڑ هیں - اسکي اهم سرحدیں نووور ' سیسک ' (جو ایک بڑا شهر هے) اور باجري هیں - یه تمام مقامات سبزي و شادابي میں غرق اور موسم گرما کي بہترین و جمیل ترین قیامگاهیں هیں -

۱۵ - فرسخ کے فاصله پر کوه انوس واقع هے - یہاں ایک خانقاه هے ' جو پرانے کوه انوس کے راهبوں نے بنائي تهي -

سرخوم قلمرو اباظ کا دار السلطنت هے ' یه بهي میوں اور پهولوں سے پٹا پڑا هے - اسکي هوا غایت درجه عمده هے - یہاں سے مصر تمباکو بهیجا جاتا هے - اسکے نواح میں پرانے شهروں ' هیکلوں ' محلوں ' قلعوں ' اور گرجوں کے بکثرت کهنڈر ملتے هیں - آبادي ۲۰ هزار هے - خود قلمرو اباظا کي آبادي نصف ملین هے - تین ربع مسلمان اور باقي ارتهوڈکس عیسائي هیں - یہاں کے اکثر مسلمان باشندے هجرت کرکے ترکي آگئے هیں - اب کوه قاف میں صرف ۳۰ هزار مسلمان هیں جنمیں سے ۸ هزار سرخوم میں هیں اور باقي بحر اسود کے ساحل پر نوورو اور سیسک وغیره میں پهیلے هوے هیں - اسکے قبائل " اوبخ " کہلاتے هیں -

جهاز پر ایک سیاح کو جاجبري سے لیکے باطوم تک ساحل قوقاز میں سرسبز و شاداب پہاڑ اور کئي ۲۰۰ میٹر بلند اور برف پوش چوٹیاں نظر آتي هیں - یالطه سے تین دن تک چلتے رهنے کے بعد اسٹیمر باطوم پہنچا ' جو بحر اسود میں روس کا آخرین بندرگاه هے - باطوم اور اوڈیسا میں ۵۶۳ میل کا فاصله هے -

باطوم جسطرح که ایک تجارتي شهر هے اسي طرح ایک جنگي شهر بهي هے -

روس نے اسکے حدود وسیع کیے هیں - نئي سڑکیں نکالي گئي هیں تمام شهر میں برقي روشني هوتي هے - ساحل پر بالکل نئے طرز کا ایک میونسپل باغ هے ' جسکي تمام سڑکیں بالکل سیدهي هیں - باغ میں روزانه باجا بجتا هے -

باطوم میں اس میونیسپل باغ کے علاوه ترکوں کے زمانے کا ایک اور نہایت لطیف باغ هے ' جو ایک چهوٹے بحیرے کے ساحل پر واقع هے - یه باغ اب الیگزنڈر پارک کہلاتا هے -

صرف ایک شے یعنے قوت ہے ' جسوقت وہ جلوہ فرما هوتي ہے تو یورپ اسکے چهرہ پر عدل کا نقاب ڈالکے اسکے سامنے سر بسجود هوجاتا ہے - پس جبکہ اس قوت کي دیوي نے هم سے اپنا رشتہ توڑ کے یورپ سے باندھا ہے تو پهر کون ہے جو یہ شرائط پورے کرائیگا ؟

" مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جاے " یہ کوئي نیا دام فریب نہیں - یہ تو وهي فقرہ ہے جو همیشہ یورپ نے کسي ملک کو هــلال کي قلمرو سے نکالکے صلیب کی بادشاهي میں داخل کرتے وقت کیا ہے - پهر کیا اس کرہ ارض کي وسیع آبادي میں اسکي ایک عملي مثال بهي پیش کیجاسکتي ہے ؟ کیا اس وسیع عالم نصرانیت میں ایک شخص بهي اس باب میں مرد عهد هونے کے ساتهہ مرد ایفاء هونے کا بهي وعدہ کرسکتا ہے ؟

افریقہ ' یورپ ' اور ایشیا ' جاو وهاں کے اسلام سے چهنے ممالک میں پهرو اور سنو کہ وهاں کا ایک ایک ذرہ کیا کہرها ہے -

" جنگي مرکز نہ بناے جائیں " مگر اس کا ذمہ کون لیتا ہے ؟ انگلستان ' جس نے اپنے سامنے کریت سے بین القومي علم اتروا کے یوناني علم نصب کرایا ! کیا اگر یونان جنگي مرکز بنائیگا تو انگلستان اسے منع کریگا ؟ اسیطرح جسطرح کہ اس نے فرانسیسیوں کو عربوں پر ظلم کرنے سے منع کیا تها یعني اپنے جهاز جبل طارق سے فرانسیسیوں کي مدد کے لیے بهیجے تے ؟

پهر یہ مانا کہ یونان نے ان جزائر میں مستقل جنگي مرکز نہ بنائے ' لیکن اگر خود اس نے چهیڑ کے اعلان جنگ کیا اور گو بعض حصہ اسنے نہ فتح کیا هو' مگر واقعہ ادرنہ کي طرح انگلستان نے کہا کہ یہ یونان کے مطلوبہ ملک اسے دیدیے جائیں ورنہ ان جزائر میں هنگامي مرکز بناکے درہ دانیال اور تمام ایشیائي ترکي پر حملہ کردیگا تو هم کیا کرینگے ؟

اصل یہ ہے کہ انگلستان نے اس طرح دولت عثمانیہ کے سر پر دشمن کو کهڑا کردیا ہے کہ وہ کبهی اسکے خیال سے اختلاف کي جرات نہیں کرسکتي ' ورنہ اسکا لازمي نتیجہ ایشیائي ترکي پر حملہ هوگا -

یہ ہے دولت عثمانیہ کے مصالح کا لحاظ ' جسکا وعدہ مسئلہ جزائر کو مؤتمرالسفارہ کے هاتهہ میں دیتے وقت کیا گیا تها -

انگلستان نے یہ جزائر یونان کو اسلیے دلوائے هیں کہ یونانیوں کے قدیم وطن هیں ' اور بقاعدہ " وطن اهل وطن کے لیے ہے " وهي اسکے مستحق هیں - پهر یہاں کي آبادي ایک ایسي حکومت چاهتي ہے جو مہربان و عادل هو ' ان میں تعلیم پهیلائے ' شهروں کو آباد و اراستہ کرے ' تجارت و صنعت کو ترقي دے ' اور ملک میں امن و اطمینان کي زندگي پیدا کرے ' اور ترک یہ نہیں کرسکتے - لیکن غور سے دیکهیے تو ان دونوں دلیلوں میں ایک دلیل بهي صحیح نہیں -

" وطن اهل وطن کے لیے ہے " اس قاعدہ کا صور اسوقت بیشک بہت بلند آهنگي سے پهونکا جاتا ہے ' جب کسي ایسے ملک کا سوال درپیش هو جسکے باشندے نصراني هوں اور وہ کسي اسلامي حکومت کے ماتحت هوں - لیکن صورت حال یہ نہ هو تو پهر یہ اصول طاق فراموشي میں رکهدیا جاتا ہے - مثال کے لیے زیادہ تفحص و تلاش کي ضرورت نہیں البانیا ابهي آج کا واقعہ ہے -

پهر ان جزائر میں صرف یوناني هي آباد نہیں ' بلکہ یہودي ' مسلمان بلغاري وغیرہ بهي رهتے هیں - خصوصاً مسلمان کہ ان کي ایک کثیر تعداد صدیوں سے یہیں رهتي ہے - ایسي حالت میں یہ جزائر یونان سے کیوں ملحق کیے گئے حالانکہ اپیرس اور سالونیکا میں یونانیوں نے اپنے مختلف الجنس اخوان مذهب کے ساتهہ جو سلوک کیا ہے وہ اس امر کا ایک قاطع و مسکت ثبوت ہے کہ یوناني سخت متعصب و خونخوار قوم ہے ' اور کسي طرح بهي اس قابل نہیں کہ دوسري قومیں اور خصوصاً وہ جو اس سے مذهباً بهي مختلف هوں اسکے رحم کے حوالے کي جائیں -

اگر درحقیقت مقصود ان جزائر کي اصلاح و ترقي تهي تو پهر کیوں نہ انکو ساموس کي طرح خود مختار کردیا گیا ' کیونکہ یقیناً بحالت خود مختاري وہ اس سے زیادہ ترقي کرسکتے تہے جتني کہ اب وہ یونانیوں کے ماتحت رهکے کرسکینگے -

لیکن یہ تمام باتیں تو اسوقت هوتیں جب کہ یورپ کے طرز عمل کا معیار حق و عدل هوتا یہاں تو بقول مشہور کاتب سیاسي مسٹر لوسین ولف " یورپ نے بلقاني مدبر کي حیثیت سے اپنے طرز عمل کے لیے جس معیار وحید کو شروع سے آخر تک تسلیم کیا ہے وہ خود غرضي اور سختي ہے "

آخري نقطہ بحث یہ ہے کہ انگلستان نے ایشیائي ترکي کو کیوں خطرہ میں ڈالا ' حالانکہ اسکا تو یہ دعوي ہے کہ ایشیاء میں ایک مستحکم ترکي کا وجود اسکے ایشیائي مصالح کے لیے ناگزیر ہے ؟

اس کا جواب انگلستان کے دهاء سیاسي اور آیندہ مقاصد کي ایک سبق آموز و بصیرت بخش داستان ہے -

جو لوگ دولت عثمانیہ کي موجودہ تاریخ سے واقف هیں وہ جانتے هیں کہ کاروان اسلام کا یہ آخرین نقش یا محض اسلیے اب تک باقي ہے کہ دول یورپ میں شدید رقابت و منافست ہے - اگر یہ رقابت نہ هوتي تو وہ مسائل طے هوگئے هوتے جو هنوز نا طے شدہ هیں ' اور جو واقعات اسوقت پیش آے هیں یہ بلکہ اس سے سخت تر آج سے پہلے پیش آچکے هوتے - وہ شخص نصرانیت کا سب سے بڑا فرزند هوگا ' جو دول کي اِس رقابت کو دور یا کم از کم اس حد تک کم کردیگا کہ وہ آخذ و اعطا کے اُصول پر اِس اسکیم کي تکمیل کے لیے متحد هوسکیں جس کا آغاز اندلس میں هوا تها -

سر ایڈ ورڈ گرے جب سے وزیر خارجہ هوے هیں انکي تمامتر کوشش یہ ہے کہ کسیطرح یہ رقابت کم هو ' اور دول یورپ متحد هوکے کام کرسکیں - هم باب عالي کے نام دول کي یاد داشت اور بلقان کي جنگ ثاني کے علی الرغم کہتے هیں کہ سر ایڈ ورڈ گرے اپني ان کوششوں میں نا کام نہیں رہے -

جدید یورپ کي تاریخ حیات میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس نے ازمنہ متوسطہ کي طرح اسلام کے مقابلہ میں متحد هوکے کام کیا - پہلي کوشش کے بہمہ وجوہ مکمل هونے کي توقع ایک غلط توقع ہے ' اسلیے اگر اس اتحاد میں جا بجا اختلاف کے رخنے نظر آتے هیں ' تو اسکو نا کامي سے تعبیر کرنا صحیح نہیں - یہ یاد رکهنا چاهیے کہ دفعۃً چار ریاستوں کا اعلان جنگ ' دول یورپ کا اعلان نا طرفداري ' اسکے بعد فیصلہ بقاء حالت کے ساتهہ ' اسکي تنسیخ ' عدم سقوط کے باوجود تسلیم ادرنہ پر اصرار ' وغیرہ وغیرہ یہ تمام واقعات اسطرح پیش نہ آتے اگر سر ایڈورڈ گرے کي سرگرم کوششوں نے یورپ کے اتحاد سیاسي کا درس اولین نہ دیدیا هوتا - سچ یہ ہے کہ انگلستان اس فخر میں منفرد ہے کہ اسکے ایک فرزند نے یورپ کو اسدرجہ مسحور کرلیا کہ اسکے اشارے پر سب نے علانیہ صداقت و انصاف کو ٹهکرادیا -

بیشک انگلستان کے ایشیائي مصالح کے لیے ایشیامیں ایک مضبوط ترکي کا وجود نا گزیر ہے ' مگر صرف اسوقت تک جب تک کہ یورپ سبق آموز اتحاد في العمل اور انگلستان کا پاے اثر راسخ نہیں هوا ہے - کیونکہ اسکا مابہ الامتیاز حزم و تحوط ابهي اپنے اثر کے استحکام کو نا کافي اور یورپ کو خام کار سمجهتا ہے - ایشیائي ترکي کے استحکام کے لیے اسکے بحري دروازوں پر یوناني متعین کردیے گئے هیں - سر ایڈ ورڈ گرے کے حلقۂ تعلیم میں درس اتحاد جاري ہے ' اور استحکام نفوذ و اثر کے لیے کوششیں هو رهي هیں - جب یہ دونوں سلسلے پورے هوجائینگے تو وقت آئیگا جسکے دیکهنے کے لیے خدا کرے اس سرزمین پر کوئي مسلمان نہ رہے - انہ لقول فصل ' وما هو بالهزل ' انهم یکیدون کیداً لیطفؤ نوراللہ ' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

(۲) جو خلیج ازمیر پر واقع هیں ۔ ان میں مدلي Mytilene اور ساقز Chias سب سے زیادہ اهم هیں -

(۳) جو انطولیا کے ساحل جنوب و مغرب کے طول میں واقع هیں - انهي میں وہ بارہ جزیرے هیں جن پر اطالیا قابض ہے -

اب ذرا آپ جزائر ایجین کے نقشے کو سامنے رکھیے - دیکھیے ! گیلي پولي کے روبرو ایک جزیرہ ہے - یہي سمادیر ہے - آپ دیکھتے هیں کہ یہاں سے گیلي پولي پر اور پھر گیلي پولي سے بہ راہ خشکي قسطنطنیہ پر کسقدر آساني سے حملہ هو سکتا ہے - سمادیر کے بعد امبروز ہے - یہ جزیرہ اس طرح واقع ہے کہ سمادیر اور گیلي پولي کو ملاکے ایک مثلث شکل پیدا هوتي ہے - یہاں سے بھي گیلي پولي اور [illegible] پر بسہولت حملہ هوسکتا ہے - امبروز کے بعد درہ دانیال ہے - درہ دانیال کے دهانے پر یوزجہ اطہ اور لمني واقع هیں - یہ ظاهر ہے کہ لمني سے براہ راست درہ دانیال پر اور بواسطہ یوزجہ اطہ اور پر پوري طرح حملہ هو سکتا ہے - ان دونوں کے بعد مدلي کا نمبر ہے ' جو ایشیاء کوچک کي سرحد سے نہایت هي قریب ہے - اور اس پر حملہ کا بہترین و قریب ترین راستہ ہے - اسکے بعد ساقز ہے - ساقز خلیج ازمیر پر واقع ہے ' اور ازمیر میں آنے کے لیے صرف اس خلیج کو عبور کرتا ہے - ازمیر کے بعد ساموس ہے - مگر یہ خود مختار ہے - اسکے بعد نکیریا ہے - نکیریا سے براہ راست یا براہ ساموس الدین پر حملہ هوسکتا ہے ' و هلم جراً -

اس تفصیل سے آپ کو معلوم هو گیا هوگا کہ دونوں اول الذکر قسم کے جزیروں پر سے قسطنطنیہ یا ایشیاء کوچک پر بے تکلف حملہ هوسکتا ہے -

ان جزائر میں سے سمادیر ' لمني ' مدلي ' ساقز ' نکیریا ' وغیرہ یونان کے قبضہ میں هیں ' اور امبروز اور یوزجہ اطہ دولت عثمانیہ کے قبضہ میں -

اب دیکھنا یہ ہے کہ انگلستان نے کیا کیا ہے ؟

انگلستان کي تجویز کا جو خلاصہ ریوٹر ایجنسی نے بھیجا ہے وہ یہ ہے کہ باستثناء امبروز ' و یوزجہ اطہ ' اور تمام جزائر یونان کو دلوائے گئے هیں - یعني بالفاظ دیگر وہ جزائر جنکو یونان اپنے پر شوکت و قوت بیڑے کے باوجود نہیں لیسکا تھا وہ تو دولت عثمانیہ کے پاس رهنے دیے گئے ' مگر جن جزائر میں کہ یونان کي فوج اتر آئی تھي وہ اسی کے پاس رهنے دیے گئے -

کیا اگر یہ فیصلہ خود یونان کے هاتھہ میں دیا جاتا تو وہ اپنے حق میں اس سے زیادہ مفید کوئي فیصلہ کرتا ؟

* * *

هماري قومي خصوصیت تو یہ تھي کہ المومن لا یلدغ من جحر واحد مرتین یعني مسلمان کي شان یہ ہے کہ وہ ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا - مگر بد قسمتي سے آج هماري حالت اسدرجہ متغیر هوگئی ہے کہ اب هماري قومي خصوصیت یہ ہے المومن یلدغ من جحر واحد الف مرۃ یعني مسلمان وہ ہے جو هزار بار ایک هي سوراخ میں ڈسا جائے ! چنانچہ آغاز جنگ میں هم جسکے فریب میں آئے تھے انجام جنگ میں بھي هم اسی کے فریب میں آئے اور اسکا خمیازہ کھینچا !!

اعلان جنگ سے پہلے ریاستہاے بلقان سرحدوں پر فوجیں جمع کر رهي تھیں - دولت عثمانیہ نے بھي مقدونیہ میں فوج جمع کي اور نمایشي جنگ شروع کرائي ' مگر سفیر انگلستان نے آکے همیں یقین دلایا کہ اس وقت تک تم پر حملہ نہیں کیا جائیگا جب تک تمهاري طرف سے تحریک نہ هوگي - فوج کو فوراً منتشر کردو - ورنہ اسکے معني یہ هونگے کہ تم جنگ کا ارادہ رکھتے هو ' اور یہ امر حملہ کے لیے محرک هوسکیگا -

هم نے اپني سادہ لوحي سے اعتماد کیا حالانکہ قران حکیم نے همیں بتا دیا تھا بعضهم اولیاء بعض ' پس اس اعتماد کا نتیجہ هم نے بھگتا - هماري فوجوں کے منتشر هوتے هي هر چہار طرف سے حملہ هوا جنهوں نے - اطمینان دلایا وہ چلے تو تماشائیوں کي طرح خاموشي کے ساتھہ تماشا دیکھتے رهے - اسکے بعد اپني ناطرفداري کا اعلان کیا اور اسکے بعد وہ حرکتیں کیں کہ اگر انکا ذکر چھیڑا جاے تو خدا جانے هم اس موضوع سے کتني دور نکل جائیں -

جسطرح کہ آغاز جنگ میں انگلستان نے پیشقدمي کي تھي اسي طرح انجام جنگ میں بھي انگلستان هي نے پیشقدمي کي - اس نے دولت عثمانیہ سے اعتماد کي فرمایش کي ' اور جب اس نے فرمایش پوري کي تو اس کے صلہ میں اس گھر کے دروازہ دشمنوں کے لیے کھولدیے -

انگلستان نے اصرار کیا کہ جزائر کا فیصلہ موتمر الصلح میں نہ کیا جائے ' بلکہ موتمر السفراء کے هاتھہ میں دیدیا جائے - اس نے دولت عثمانیہ کو یقین دلایا کہ وہ اسکے مصالح کا لحاظ رکھیگا ' مگر جب وقت آیا تو اسکے مصالح کو اسقدر پامال کیا کہ اس سے زیادہ پامال کرنا اختیار سے باهر تھا -

اس نے یونان کو سمادیر دلایا ' جو گیلي پولي کے محاذي اور نہایت هي قریب ہے - لمني دلوایا ' جو درہ دانیال کے عین دهانہ پر ہے - مدلي دلوایا ' جو ایوالي سے بہت هي نزدیک ہے ' اور ساقز دلوایا ' جو خلیج ازمیر پر واقع ہے - مختصراً یہ کہ اس نے یونان کو وہ تمام جزائر دلوادیے جنکي راہ سے وہ بآساني قسطنطنیہ اور ایشیا کوچک پر حملہ کر سکتا ہے -

یہ صحیح ہے کہ امبروز اور یوزجہ اطہ یونان کو نہیں دلوائے گئے مگر یہ کیوں ؟ اسلیے کہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات محفوظ رهیں ؟ حاشا وکلا ! انگلستان کي یہ دلي خواهش هوگي کہ دیگر جزائر کي طرح ان جزائر پر بھي نصرانیت کا علم لہراتا ' مگر یہ کیونکر ممکن تھا ؟ یورپ کي سلطنتیں بلکہ خود انگلستان کي عاقبت اندیشي کب گوارا کرتي کہ کلید عالم یعني درہ دانیال کو یونان کے رحم پر چھوڑ دیا جاتا ؟ انگلستان نصرانیت یا نصراني سلطنت کی بہبودي کے لیے اسلام کے مصالح کو قربان کرسکتا ہے ' مگر کسي یورپ کي سلطنت یا خود اپني معمولي سي معمولي مصلحت کو بھي صدمہ نہیں پہنچا سکتا -

* * *

اس تجویز میں یہ جزائر یونان کو اس شرط پر دلوائے گئے هیں کہ:

(۱) یہاں کے مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جائے -

(۲) اور ان جزائر میں کوئی جنگي مرکز نہ بنایا جائے -

انگلستان سمجھتا ہے کہ اس نے اس ابلہ فریبي اور طفل تسلي سے مسلمانان عالم کے دلوں سے ان وسواس و شکوک کو نکالدیا جو انہیں بیچین کر رہے تھے ' مگر وہ کاش اب هم کو اسقدر سادہ لوح اور نادان نہ سمجھتا کہ اسکے لیے یہي بہتر تھا !

اس موقع پر سب سے پہلے همارے سامنے وعدہ آتا ہے ' اور یہ خیال آتے هی کہ یہ یورپ کا وعدہ ہے همارے دلوں میں بے اطمینانی و بے اعتمادي کا محشر بپا هوجاتا ہے ' کیونکہ تجربہ نے همیں یہ بتادیا ہے کہ یورپ کو اپنے عهد و پیمان کے توڑنے کي اتني پروا بھي نہیں جتني کہ بوٹ کي لیس کے توڑنے کي هوتي ہے -

هم نے یہ بھي دیکھہ لیا ہے کہ دنیا میں عدل و انصاف کا وجود دماغ کے خانہ تخیل اور کاغذ کے صفحات کے علاوہ اور کہیں نہیں '

عـريضـه تشنـگان حجاز مكـهٔ مكـرمه
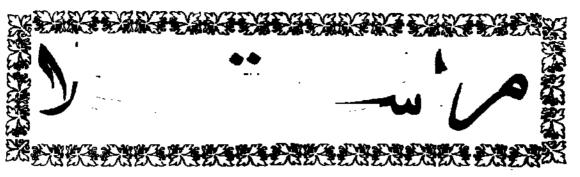
چشم دارم از مسلمانان هنـد
عـاطفت بر حـال ما بيچارگان

حجاز کرام تو يقيناً نهر زبيده کے نام اور اسکي ماهيت سے واقف هي هونگے - مگر برادران اسلام ! جنکو ابتک شرف زيارت بيت الله شريف نهيں حاصل هوا هے وه اس نام اور اسکي اهميت سے نا واقف نه هونگے ' اس نهر کا سر چشمه وادي نعمان هے ' جو مکۂ مکرمه کي سطح سے ۸۰ واو بلند اور تين ميل کے فاصله پر واقع هے - (عرفات) سے يه نهر ۱۲ ميل دور هے ' يه نهر هارون الرشيد کي بيوي زبيده نے بصرف زر کثير (۱۷ لاکهه مثقال) حجاج کرام کي راحت و سهولت کے ليے بنوائي تهي -

خلفاء عباسي ' و ايوبي ' و آل عثمان هر ايک اپنے زمانه ميں بوقت ضـرورت اسکي مرمت کراتے رهے - سنه ۱۳۰۲ هجري ميں مرحوم سيـٹه واحـدنا و عبد الله ميمن نے يه خدمت جليل انجام دي - انهوں نے اسکي مـرمت کے ليے ايک بهت بـڑا سرمايـه هندوستان ميں جمع کيا اور شريف مکه کي اجازت سے کاردان و ماهر انجينيروں کي زير نگراني اسکو درست کرايا - اور اسکي بارہ شاخيں تمام شهر ميں پهيلا ديں - ان ۱۲ شاخوں کے علاوه بڑے بڑے حوض (تنـک) بنوالے که اسميں پاني جمع رهے اور هنـگامي و فوري ضرورتوں کے وقت کام آئے - سنه ۱۳۲۴ هجري تـک اسکي حالت بهت اچهي رهي مگر بعد ازاں پاني ميں قلت هونے لـگي ' يه حالت ديکهکے حضرت امير مکه شريف حسين پاشا نے اسکي تعمير و تصليح کے ليے مصري ' و ترکي ' و هندي وغيره معتبر تاجروںکي کي ايک کميٹي جناب سيد عبد الله زواوي ' کي زير رياست اور نـگراني بنام قوسيون عين زبيده ' مقرر کي اس کميٹي ميں ۳۱ ممبر تهے اسکا مقصد يه تها که مختلف مقاموں سے چنده جمع کرکے نهر مذکور کي از سر نو تعمير کـرائي جائے - کميٹي مذکور نے اپنا کام شروع کيا اور بهت کچهه اصلاح و درستگي کي ' اور اب بهي کچهه نه کچهه کو رهي هے ' ليکن يه ظاهر هے که روپے کے بغير کوئي کام نهيں چل سکتا - اور اسي کي يهاں سخت ضرورت هے - لهذا جو صاحب اس کار خير ميں شريک هوکے ايک کے بدلے لاکهه کا ثواب لينا چاهيں انـکو چاهيے که اپنا چنده حسب ذيل اشخاص کے پاس بهيجديں :
شـهر دهلي چانـدني چوک کوٹهي مرحوم حاجي عليخان صاحب بمبئي نمبر ۱۳۰ ناگديوي اسٹريٹ حاجي عبد الله و بهائي عبد الرحيم صـاحبان - کلکته نمبر ۱۳۹ ازرا اسٹريٹ جناب حاجي سليم محمود خنجي صاحب جو صاحب ان حضرات کو چنده بهيجيں وه انـکو يه بهي لـکهديں که يه چنده بمد اصـلاح نهر زبيده هے و نيز اپنا نام اور پته صاف تحرير فرمائيں تاکه رسيد کے بهيجنے ميں دقت نهو -

(خاکسار محمد اسمعيل عفي عنه)

شهر دهلي ميں زير لال قلعه جو ايک مسجد احمد شاه بادشاه کے وقت سے (تقريبا ۱۷۰ سال کي) ايک مسلمان رئيس جاويد خواجه سرا کي بنائي هوئي سنهري مسجد کے نام سے مشهور هے وه بعد ايام بلوه سنه ۵۷ ع کے بسبب قرب و جوار ميں آبادي نه رهنے کے غير آباد هوگئي تهي ' اور گورنمنٹ يا حکام ملٹري نے يقيناً بسبب غير آباد هو جانيکے اسپر اپنا قبضه کر ليا اور اسکے احاطه کي ديواروں اور حجره و حوض وغيره کو منهدم و مسمار کرا ديا ' اور مسجد کو غير محفوظ چهوڑ ديا مسجد چارديواري نهونے کے سبب سے مثل چٹيل ميدان کے هوگئي هے - اسميں بسا اوقات جانـور چلے آتے هيں اور صحن کو اپني نجاست سے آلوده کرتے هيں اور نمازيونکو نماز ادا کرنے ميں سخت پريشاني اور دقتيں پيش آتي هيں ' جانوروں کے علاوه انسانوں کي بهي ايک سرائے يا آرامگاه هوگئي هے - هندو چرواهے مسجد ميں بيٹهتے ليٹتے ' اور حقه چلم پيتے هيں ' اکثر ديکها گيا هے ' که پلٹن کے سکهه سپاهي مسجد ميں بيٹهکر شراب پيتے هيں جس سے مسجد کي بے حرمتي کے علاوه مسلمانوں کے دلوں پر چوٹ لگتي تهي - اب تقريباً ايک سال سے مسلمانوں نے وهاں کا مستقل انتظام کرديا هے اور با قاعده پانچوں وقت وهاں نماز هوتي هے -

خيال يه هوا که اس جگه کسي آدمي کا رات دن حفاظت کے ليے رهنا ضـروري هے ورنه يهاں کا انتـظام نهوگا - انهيں دنوں ميں ايک تنهائي پسند درويش مسمي طـالب صفي نامي کهيں سے مسجد ميں آگـئے ' اور شب و روز رهنے لـگے ' جنکے رهنے سے بدکار لوگوں کا مسجد ميں آنا اور رات کو رهنا بند هوگيا - اور مسجد کي حفاظت اور خدمت مسلمانوںکے حسب خواهش و منشا هونے لـگي ' ليکن نهيں معلوم که کيا وجه هوئي که ميجر بيڈن صاحب ڈپٹي کمشنر دهلي نے طالب صفي صـاحب کو ۵ - دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع کو اپني کوٹهي پر بلاکر بيان لکهنے کے بعد حکم ديا که تم دو دن ميں مسجد سے چـلے جاؤ ' اور مسجد خالي کردو - اس سے پيشتر بهي اکثر درويش وغيره وقتاً فوقتاً مسجد ميں مقيم هوتے رهے اور مسجد کي محافظت کرتے رهے -

مگر حکام موں نے کسي قسم کي کبهي انسے مزاحمت يا باز پرس نهيں کي - هم نهيں سمجهتے که ميجر صاحب بهادر نے يه حکم کس مصلحت اور قانون کي روسے ديا هے - جسکي وجه سے خانه خدا کي توهين اور مسلمانوں کے جائز حقوق کي ضبطي اور دل آزاري متصور هے - اميد هے که ميجر صاحب اپنے اس فيصله پر نظر ثاني فرماوينگے اور آئنده مسجد ميں رهنے والے اور نماز پڑهنے والوں سے کسي قسم کي مـزاحمت اور سختي اور مسلمانوں کي مذهبي آزادي اور جائز و مسلم حقوق ميں دست اندازي نه کريں -

اے - کے - بيباک از دهلي

اثر عتیقه

حفریات بابل

حفريات بابل پر الهلال نمبر ۵ جلد ۲ ميں ايک مفصل مضمون شائع هوچکا هے - آج انکے نو دریافت آثار کا ايک اور مرقع شائع کيا جاتا هے -

ديکهيے وسط صفحه ميں ايک شخص کي تصوير هے - يهي ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئي هيں ' جنکي زير نگراني دوآبه ميں تمام کام هو رها هے - ڈاکٹر موصوف آثار قديمه مشرق کے ايک کامل و متبحر عالم سمجهے جاتے هيں - انکے ساتهه اور چند اشخاص بهي کام کررهے هيں ' جنميں ايک ڈاکٹر مارش بهي هيں -

اس تحقيقات کے ليے جرمن ميں ايک انجمن قائم هوئي هے - جسکي اعانت خود

اسيريا کے شکسته مقبرے

دفن هوے ڈهائي هزار سال هوے هيں - اسقدر طويل مدت ميں بهي ان هڈيوں کا بوسيده هوکے خاک نه هونا ايک حيرت انگيز واقعه هے !

اس تصوير کے مقابل ايک اور تصوير هے ' جسميں آپکو ايک بيل نظر آتا هوگا - يه تصوير بابل کے اس مشهور مقدس بيل کي هے جسکا نام نيبو (Nebo) تها -

نو تنقيب آثار ميں بابل کي ديوي ايشتهر کے مندر کے کهنڈر نکلے هيں - نيبو کي يه تصوير اسي مندر کے دروازه پر بني هوئي هے -

آجکل کي طرح اهل بابل کي عمارتيں بهي پکي اينٹوں کي هوتي تهيں اور جوڑائي ميں چونا استعمال کيا جاتا تها -

بابل کي قديم بنيادين

ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئي جنکي زير نگراني دوآبه دجله و فرات ميں حفريات کا سلسله جاري هے -

بابل ميں ۴۰ فيٹ عميق غار

شاهنشاه جرمني نے ايک بهت بڑے عطيه سے کي هے - يهي انجمن اس جماعت کو مالي مدد دے رهي هے -

آپکے داهنے طرف ايک تصوير هے يه اشوريوں کے گول چهتوں والے مقبرے هيں -

اس زمانے ميں اينٹوں کے آگ ميں پکانے کا رواج نه تها - کچي اينٹيں هر قسم کي عمارت ميں استعمال کي جاتي تهيں - يه مقبرے بهي کچي اينٹوں کے هيں - يه اندر سے اسقدر وسيع هيں که انميں کئي تابوت بآساني آسکتے هيں - انميں سيڑهياں بني هوئي هيں جن پر سے انسان مقبروں کي بالکل ته تک جاسکتا هے -

مقبروں کے کهودنے پر لاشيں تو نهيں نکليں البته هڈياں نکلي هيں - انکي لاشوں کو

دیوار بیل نیبو

تيسري تصوير نيبوچند نيزر کے محل کي نيو کي هے - جسطرح آجکل اينٹوں کے رخ پر کارخانے کا نام يا سنه هوتا هے ' اسيطرح اس نيو ميں هر اينٹ کے ايک رخ پر بادشاه کا نام اور اسکا شاهي خطاب خط ميخي ميں لکها هوا هے اور دوسرے رخ پر اسکي تصوير بني هوئي هے -

چوتهي تصوير ايک غار کي هے جو بابل ميں کهودا گيا هے - يه ۴۰ قدم گهرا هے اور کئي سو قدم تک نيبو چند نيزر کے شاهي شهر کي پخته سڑکوں اور نيو تک چلا گيا هے - خيال يه هے که وه تمام رقبه کهودا جائے جسميں شاهي محلات وغيره تهے - اس خيال کي تکميل کي طرف يه غار پهلا اور کامياب قدم هے - اسوقت اس غار ميں سو آدمي کام کررهے هيں -

ھر فـرمـایش میں الھـلال کا حوالۂ دیـنـا ضروری ھے

پوئن ڈائین

— * —

معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجھاے ھوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - ھسٹریہ اور کلرو ٹیک کے تکلیفونکا دفعیہ فورا میں قوت پہونچانا - بڑھاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوںکے لئے مفید قیمت دو روپیہ في بکس جسمیں چالیس گولیاں ھوتي ھیں -

زینو ٹون

—:*:—

ضعف باہ کا اصلی علاج - قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ

ڈالین مایندگ کمپنی - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکتہ

نوفلوت سب سے بھتر

—:*:—

کیونکہ تمام ھارمونیم سے بڑھکر ھے جسکي سر تان ایک عجیب اثر پیدا کرتي ھے - ھمارے فہرست کے واسطے بہت جلد درخواست آنا چاھیے -

ڈوان اینڈ کمپنی نمبر ۱۰/۳ لور چیت پور روڈ - کلکتہ

گھڑیونکا خاص خزینہ سب سے کم قیمت آدھے قیمت میں تھوڑے دن کیلیے -

قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ رسٹ واچ آدھے قیمت پر -

چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ اور دس روپیہ - چھہ کے خریدار کو ایک گھڑي مفت فہرست درخواست پر بھیجي جائیگي -

کمپلیشن واچ کمپنی نمبر ۲۰ مدن متر لین - کلکتہ

دافــع جنــون

— • —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کی مجرب دوا فوراً سے دماغي خرابی جاتي رھتي ھے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجائیگي - پانچ روپیہ فی شیشي -

S. C. Roy M. A.
167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

سال ویٹي

— * —

یہ دوا ایک عجیب اثر پیدا کرتا ھے - نوجوان بوڑھا - مجرد یا شادي شدہ سب کے لئے یکساں اثر -

اس - سي - راے نمبر ۳۶ دھرمتلہ اسٹریٹ - کلکتہ

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے تمام روایں اڑجاتے ھیں -

آر - پي - گھوس

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکتہ

پچاس برس کے تجـربۂ کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي - د س کا آزالا ساھاے -

گولیاں — ایک بکس ۲۸ گولیونکي قیمت ایک روپیہ -

مستورات کے بیماریونکے لئے نہایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

سواتھیا سھاے فارمیسي - ۳۰/۲ ھاریسن روڈ کلکتہ

کایا پلٹ

ان اسیروں کیلئے کایا پلٹ ھے اکسیر
جو جواني میں ھوے رنج کے ھاتھونمیں اسیر

حضرات ! انسان چونکہ اشرف المخلوقات بنایا گیا ھے لہذا انتظام دنیا کیلیے اللہ پاک نے اسکو دل و دماغ بھي خاص قسم کے عطا فرمائے ھیں - بہت سے اھم کام اسکے ذمہ عاید کئے ھیں اور اجراے کار کیلیے اسکو بڑي بڑي قوتیں عنایت کي ھیں - لیکن تمام کام اور کل قوتین سلامتي دل و دماغ اور صحت جسم سے تعلق رکھتي ھیں - جس انسانکي دل و دماغ صحیح اور جسماني قوتیں قائم ھیں مستعدي اور چستي موجود ھے ' تو انسان تمام کاموں کو درست اور کل لوازمات زندگي کو بخوبي طے کر سکتا ھے ورنہ بیمار اور مایوس شخص کي زندگي ایک بیکار زندگي سمجھي جاتي ھے - حضرات براے مہرباني ھماري تیار کردہ حبوب کایاپلٹ کو ایک مرتبہ آزما دیکھیے کہ یہ گولیاں آپکي دماغي اور جسماني قوتوں کو تقویت دینے میں ممد و معاون ھوتي ھیں یا نہیں - بڑھاپے میں جواني اور کم طاقتي میں شہ زور بناتي ھے - اگرچہ حبوب کایا پلٹ کي تصدیق کو ھماري اس تحریر کي شہادت کے لیے ھمارے پاس کافي سے زیادہ اعلی اعلی سند یافتہ ڈاکٹروں و دیگر اصحاب کے سرٹیفکٹ کثرت سے موجود ھیں لیکن سب سے بڑا سارٹیفکٹ آپکا تجربہ ھے - ھم امید کرتے ھیں کہ آپ ھمارے جوٹ سچ کا تجربہ کرنیکے لیے ھي کم از کم ایک مرتبہ ضرور استعمال فرماوینگے اور ھم آپکو یقین دلاتے ھیں کہ آپ ھمارے احسانمند ھونگے - حبوب کایا پلٹ جواھرات وغیرہ سے مرکب ھیں اور قیمت نہایت ھي کم رکھي گئي ھے ایک روپیہ فی شیشي - ۶ - شیشي کے خریدار کو - ۵ - روپیہ - ۸ - آنہ نمونہ کي گولیاں - ۴ - آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ھونگی پرچہ ترکیب استعمال ھمراہ دوا مع چند ایسي ھدایات کے دیا جاتا ھے جو بجاے خود وسیلہ صحت ھیں -

المشتہر

منیجر " کایاپلٹ " ڈاک بکس نمبر - ۱۷۰ - کلکتہ

Manager, Huboobe Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170,
Calcutta.

الھــلال کـي ایجنسي

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الھلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کی درخواست بھیجیے -

بریدِ فرنگ

البانیا کا دارالسلطنت کہاں ہوگا ؟

اثـر: چارلس وڈ سیاح حال بلقان

گریفک ۳۱ جنوري سنه ۱۹۱۴

اب که فرمانرواے البانیا اپنا کام شروع کرنے والا ہے' ان خیالات کا سمجھه لینا نہایت ضروري ہے جو اس نو پیدا ریاست کے دار السلطنت کے لیے انتخاب مقام میں خود شہزاده اور آسکے ارباب شوری پر اثر فرما ہونگے -

یوں تو ہر سلطنت کے لیے مقام دارالسلطنت کا مسئله سب سے زیاده اهمیت رکهتا ہے' مگر البانیا میں جس قسم کے حالات هیں ان کي وجه سے تو یه ایک ایسا مسئله هوگیا ہے جو ریاست کے بننے اور بگڑنے میں بہت هي نمایاں حصه لیسکتا ہے- بیشک لفظ البانیا کا آینده اور دائمي مرکز جہاں هو وه نه صرف حتی الامکان ایسي جگهه هو جسے باشندگان جنوب و شمال اور ملک کے مسلمان و عیسائي سب پسند کریں' بلکه ایسي جگه هو جس سے یه توقع هو که وه اغلباً ان مختلف و متعدده حکومتوں کو متحد کریگي' جو موجوده بدنظمي کي ذمه دار هیں -

نظر انتخاب یقیناً چهه شہروں میں سے کسي شہر پر پڑیگي - یه چهه شہر یه هیں -

(۱) سقوطري جو اس ملک میں سب سے بڑا اور سب سے زیاده اهم ہے -

یہاں عمارتیں اور پبلک دفتر موجود هیں' جو شہزاده ویڈ اور آنکي حکومت کے قیام میں دائمي طور پر کام آسکتے هیں - مگر سقوطري میں بہت بڑا عیب یه ہے که وه سرحد پر واقع ہے' اسکي آبادي مجنون اور جاهل ہے' اور سالها سال سے جو واقعات پیش آئے هیں ان میں آسٹریا نمایاں حصه لیتي رهي ہے -

(۲) کروجا - جو ایک خوش منظر اور دیدنما شہر ہے' اور سقوطري کے جنوب و مشرق میں ۵۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے - اسکي سفارش کے لیے اسمیں اسکے علاوه اور کوئي وصف نہیں که یه ایک زمانے میں دار السلطنت تها -

(۳) تیرانا - جو خاندان ٹاپٹون کا مرکز ہے - میر خاندان اسد پاشا ہے - اگر یہاں اس قبیله کا اثر سب سے بالادست نه هوتا جسکي وجه سے شہزادے کا پوزیشن نازک اور اس شک کا دروازه همیشه کهلا رهیگا که کہیں شہزاده اسکے هاتهه میں کهلونا نه بنجاے' تو اس شہر کے انتخاب کے حق میں نہایت مستحکم دلائل قائم کیے جاسکتے تهے -

(۴) دروز - اسکا موقع مرکزي ہے' مگر البانیا میں جو شخص سال میں زیاده ترکسي ساحلي شہر میں رهتا ہے وه ان لوگوں کي زندگي اور روح کو نہیں سمجهه سکتا جو اندرون البانیا میں رهتے هیں -

(۵) البیسن - اگرچه موجوده شہر مقتضي ہے که اسکي جگه بدلے - قریب کي پہاڑیوں پر ایک نیا شہر آباد کیا جاے' مگر تاهم میرا خیال ہے که البانیا کے دار السلطنت کے لیے بڑي حد تک یه شہر سب سے زیاده مناسب هوگا - صرف اس جغرافي موقع هي مرکزي نہیں بلکه یه همیشه ایک قسم کا دروازه یا شمال و جنوب کا نقطه اتصال خیال کیا گیا ہے - اس شہر کو دوریزو اور ویلونا سے ملانے کے لیے ریلوے لائن بنائي جاسکتي ہے' صرف یهي نہیں که البیسن' جو پست پہاڑیوں میں محصور اور زیتون کے کنجوں میں مستور ہے کبهي اغیار کي قوت کا مرکز نہیں بنا' بلکه اس شہر میں البانی قومیت همیشه ترقي پاتي رهي ہے -

اس ملک کے تمام شہروں سے زیاده یہاں کے مسلمان اور عیسائي (جو اپنے عدم جنون مذهبي کے لیے مشہور هیں) باهم نہایت گہرے دوست هیں -
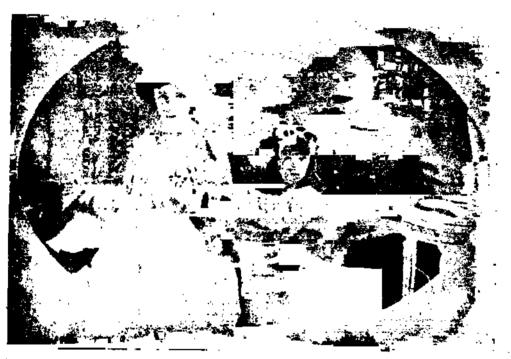
خاندان شہزاده ویڈ جو اسلام آباد البانیا کا بادشاه منتخب هوا ہے

(۶) ویلونا - یه اس حیثیت سے هنگامي مرکز کہا جاسکتا ہے که جب سے کمیشن گذشته اکتوبر کو البانیا پہنچا ہے' اسوقت سے اسکا مرکز یهي ہے - دوریزو کي طرح اسمیں بهي یه بات ہے که یه بندرگاه ہے مگر یه انتہاے جنوب میں ایسا واقع ہے که دار السلطنت کے لیے اسکا انتخاب هرجگه غیر مرغوب هوگا - یه انتظام جو بالفعل تجویز هوا ہے که شہزاده ویڈ آئے اور دوریزو میں رہے' اسکے غیر مناسب هونے کا آثار مفقود نہیں - اگر یه تجویز در حقیقت نافذ هوئي تو یه هز روائل هائنس (شاهزاده والا) کو اس اعتراض کا هدف بنادیگي که وه اسد پاشا کي حکومت کي رعایت کرتے هیں - مزور پالیسي کے اختیار کرنے سے فوري مشکلات سے نجات ملجاتي ہے' مگر یه امر ابهي مشکوک ہے که آیا اسد پاشا در حقیقت وفاداري کے ساتهه شہزادے کي تائید کریگا ؟ خصوصاً ایسي حالت میں که وه ایک راه سے آ رہے هیں جو موجوده حالت کے ضروریات کے بہت کم مناسب ہے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم ۰ اے - ڈي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

بعني طب متعلقه مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکهتے هیں غرض مختصر طور پر یه کها جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عهده داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات کي آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹرک هیو ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آ گئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابدهي (۳) شهادت قرینه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پهانسي یا گلا گهونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -
(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان - .

امـــور مختلفــه کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرۃ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکهنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشین هو جاتے هیں -

مدت هوئي که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهکر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب علم فائده کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي هے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملک کي خوش قسمتي هے که مولوي عبد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هزاروں اوراق کے الٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوۃ محصولڈاک
سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۳۰ روپیه
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

اشتهار عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر
کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

یہ شاید ہی کسی صنعت کو حاصل ہوئی ہے کہ اسکو بہت تھوڑے عرصہ میں سب کسان قدر پسند کریں ... تاج روغن ہائے تیل عام ہونے سے پہلے قبول عام حاصل کر چکا ہے ... ہر شے کے حسن و قبح کا معیار ... بلکہ منددجہ ذیل اقتباسات سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجیے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے ... جناب سید شرف الدین صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ - تاج روغن گیسو ... نہایت مفید ... تعریف کے قابل ہے۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی تحریر فرماتے ہیں۔ ”زیتون و بادام و بنولہ وغیرہ کے خواص تو کتابوں میں مندرج ہیں ... خوشبو ... پڑھ لیجئے ... بہت اچھا ہوگا“

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب دہلوی فرماتے ہیں ”تاج روغن گیسو ... میں نے خود بھی استعمال کیا ... دماغ کو آرام پہنچاتے اور بالوں کو تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے ... بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں ... کارخانہ کو بھی دیکھا ہے“

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنؤ فرماتے ہیں۔ ”... اکثر مریضوں کو استعمال کرایا مفید پایا ... اور خوشبو بھی نہایت ہی مرغوب ہے ... قابل قدر ہے“

چند مستند اخبارات ہند کا حسنِ قبول

الہلال کلکتہ - جلد ... اس میں شک نہیں کہ خوشبو ... بہتر ہو کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی بہت افزائی کریں ... تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے ... اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری بہت افزائی کا مستحق ہے“

روزانہ زمیندار لاہور - جلد ... نمبر ... حاذق الملک حکیم ... صاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خان صاحب دہلوی تاج روغن گیسو ... بے حد مفید ... تاج مینوفیکچری دہلی نے ... بالوں کی آراستگی و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں“

تاج روغن بادام و بنفشہ - تاج روغن زیتون و یاسمن
فی شیشی ۱۲ /
فی شیشی ۱۲ /
تاج روغن آملہ و بنولہ
فی شیشی ۱۲ /

(نوٹ) ... علاوہ محصول ڈاک خرچ پیکنگ وغیرہ وی پی کے ہیں ... کارخانہ کو فرمایش بھیجنے سے ... قریب قریب تمام اطراف ہند کے ... کی ضرورت ہے۔

تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

مینیجر - دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر)

مشاهير اسـلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۲ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكر گنج ۲ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۲ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۲ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۲ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۲ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۲ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۲ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۲ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۲ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۲ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۲ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملك مرحوم ۲ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۲ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر اليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۲ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۲ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) ديار رنگان پنجاب کے اولياء کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۲ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۲ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۲ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نہيں - [۴۴] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيرهه هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۲ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت كے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر كے تمام مشهور حكيموں كے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات كے جو كئي سال كي محنت كے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران كے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهد ئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۲ روپيه ۸ انه [۴۸] التجربات اس ميں هر مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد أستاد كے انگريزي سكها نے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه (۵۱) اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے كے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے كا پته ـــ منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارين - قران كريم - بيش قيمت تفاسير - اكسير صفت كتب دين و تاريخي و اسلامي - اور بيسيوں ديگر مفيد و دلچسپ، مطبوعات وطن كي قيمتوں ميں يكم مارچ ۱۴- بروز اتوار - كيلئے معقول تخفيف هوگي - مفصل اشتهار مع تفصيل كتب بواپسي منگا كر ملاحظه كيجيے - تا كه آپ تاريخ مقررہ پر فرمايش بهيج سكيں -

منيجر وطن لاهور

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکھیے ! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري اوریه زیاده تر نشیلي اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا ' پوٹاسیم ' اوپالک دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربه سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوري کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملریا مکسچر اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں مره سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بهي لگ جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز آسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۰۰۱ ...

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳

ولر ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نهوگي

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايك زبانميں دكهلا دو تو

ايك هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي كارآمد ايسي دلفـــريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـــه كتاب خريد كرگويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايك بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـــروض - علـــم كيميا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايك كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كےمشهور آدمي انكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري: و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں ' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهينس ' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـــر شخص كو عموماً كام پـــڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت. رجسٹـــري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـــك كي بولي هر ايك ملك كي زبان مطلب كي باتيں اردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كرلو اور هر ايك ملـــك كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـــر كے متعلق ايسي معلومات آجتـــك كهيں ديكهي نـــه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايك جگـــه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملك برهما كا سفر اور اس ملك كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملك برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـــر كا بالتشريح بيان ملـــك انگلينڈ - فرانس - امريكه - روم - مصـــر - افـــريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايك علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـــر كا مجمل احوال كرايه وغيـــره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايك كتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايك - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاك تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاك معاف

بغير مدد اُستاد انگريزي سكهلانيوالي كتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجلك بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايك بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سكهينے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايك معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد اُستاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكمے كے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليگے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايك روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايك خريدار كو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

كارنـــٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايك خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيك ديتي هے ايك خريد كر آزمايش كيجئے اگر درست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايك منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قيمت ٦ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايك مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايك منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـــڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بند سكتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايك شخص كيلئے كارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بندر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي كيضرورت اور نه تيل بتي كي - ايك لمپ انكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطرہ سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منـــگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ا معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاك اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنـــما مل سكتي هيں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منـــگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منـــگوا ليے -

منيجر گپتـــا اينـــڈ كمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانه - ايس - پي - ريلـــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A K AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر لی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ
و سیشن جج هوگلی و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی هیں ' وہ تشفی بخش هیں - عینے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار هوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً هماری همت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ همارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجائے -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلی رولڈگولڈ کی کمانی مع پتھر کی عینک کے ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک محصول ۶ آنہ -

نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

اهل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

هندوستانی دواخانہ دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مهتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار' صفائی ' ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ - دهلی

بالکل مفت

مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کی سوانح عمری معہ کیلنڈر سنہ ۱۹۱۴ع کا صرف دو پیسہ کا ٹکٹ براے محصول ڈاک آنے پر روانہ کررہے هیں - ذیل کے پتہ پر جلد درخواست کیجیے -

منیجر میو چوئل ٹریڈنگ ایجنسی
موچی دروازہ لاهور

1 — سستم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امپیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط هر جزو زائد یاقوت جڑا هوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندی کی لیڈی واچ یا هاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پٹنٹ راسکوپ سستم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے هیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتهر — ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱/۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 4-12

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤد اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ ، ۱۰ — کلکتہ : چہار شنبہ ۹ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — **جلد ٤**
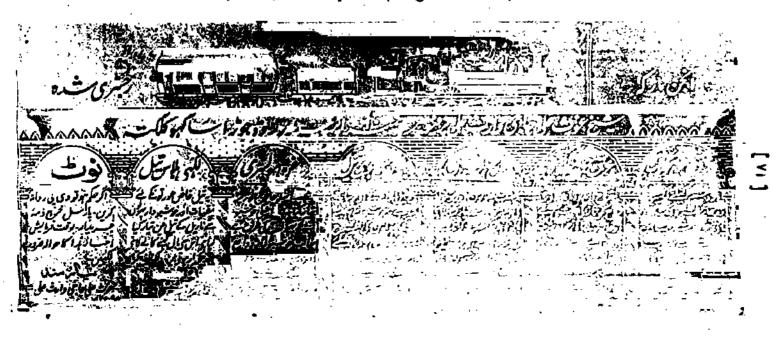
Calcutta: Wednesday, March 4 & 11, 1914.

فہرست

تصاویر

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ

و سیشن جج ہوگلی ذہوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - ان - احمد اینڈ سنز[نمبر ۱ - ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں' وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری همت افزائی کا مستحق ہے"

کون نہیں چاھتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاھتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - عینک اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجاویگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنی سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے - ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

منیجــــر

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کارو بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانــہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کارو بار' صفائی' ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت۔ (خط کا پتــہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

کیــا آپ پان کھــاتے ہیں ؟

—:*:—

آزاد کمپنی مراد آباد کا تمباکو خوردنی پشاور سے کلکتہ تک پسند کیــا جاتا ہے - ارزاں اور نفیس' قیمت ۱۲ آنہ سیر سے ۲ روپیہ سیر تــک - گلابی منجن دانتوں کا بہترین محافظ قیمت فی ڈبیہ ۵ آنہ -

المشتــہر منیجر ازاد کمپنی مراد اباد

1 ـــ سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 ـــ امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل منڈل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 ـــ چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ۱۵ جوروں پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 ـــ چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 ـــ چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 ـــ پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 ـــ کرو والزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگاتے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکـور اینڈ کو نمبر ۱/۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.

32

مرجع هوگئي هے جهاں سے مولانا شبلي کي صحبت اور تعليم بالکل بيکار و لا حاصل بلکه تضيع وقت اور مضر نظر آتي هے !

مدار روزگار سفله پرور را تماشا کن !

طلباء دار العلوم کو عقل و فهم سے معرا سمجهه ليني کا حق مفروضه و مزعومه ناظم ندوه کو ملگيا هوگا مگر دنيا اس حق کو خود اسکے ليے بهي استعمال نہ کرسکتي هے - وہ يقيناً پوچهه سکتے هيں که اگر دار العلوم ندوه کي مخصوص طرز تعليم کے شوق ميں لاهور آکر اور مدرسه ميں شريک هوکر انهيں مولانا شبلي سے ملنے ' انکي صحبت سے مستفيد هونے ' اور انکے درس و تعليم ميں شامل هونے کي اجازت نہيں هے تو پهر وہ اور کہاں جائيں اور کيوں دار العلوم ميں رهيں ؟

اصل يه هے که ندوه کے موجوده قابض گروه کي جرأتيں هماري غفلت اور عدم احتساب سے اسقدر بڑهگئي هيں که وہ اپنے تئيں لا يسئل عما يفعل کے مطلق العنانه مرتبه پر سمجهنے لگا هے اور اپني قوت کي نسبت ايک غرور باطل اور يقين فاسد ميں مبتلا هوگيا هے - وہ سمجهتا هے که جب قوم کي بے حسي اور غفلت کا يه حال هے که علانيه روز روشن ميں اسکي ايک متاع عزيز و ديرينه کو تاخت و تاراج کيا جاسکتا هے ' اور خلاف قاعده و قانون اور بغير استحقاق و صلاحيت ايک شخص ندوه کا ناظم بنکر مطلق العنان حکمراني کرسکتا هے ' تو پهر اسکے بعد جو کچهه بهي کيا جاے جائز هے ' اور خواه کتني هي اعوجاجوں اور جہالتوں سے بهرے هوے احکام نافذ کيے جائيں ليکن کوئي پوچهنے والا نہيں !

جہل و فساد جب کبهي موقعه پائيگا ' اپنے خواص طبيعي ظاهر کريگا اسليے اسکي شکايت عبث هے - البته شکايت خود اپني غفلت کي هوني چاهيے که کيوں باطل کو اسقدر سر پر چڑها ليا که وہ علانيه حق کو هلاک و برباد کرنے کيليے اٹها ؟

خاموشي ما گشت بد اموز بتاں را
ورنه اثرے بود ازيں پيش فغاں را

* * *

ليکن حقيقت يه هے که ان نادانوں نے اپني قوت کا اندازه کرنے ميں ويسي هي ٹهوکر کهائي ' جيسي که وہ ندوه پر قابض و مسلط هونے کے جذبۂ ديرينه کے استيلاء ميں روز اول کها چکے هيں - يه سچ هے که قوم نے غفلت کي ' ليکن انکو ياد رکهنا چاهيے که وہ جاگ بهي سکتي هے - يه ضرور واقعه هے که انهيں فرصت ديدي گئي ' ليکن ساتهه هي انهيں بهولنا نہ تها که احتساب و باز پرس کا دن بهي آ سکتا هے ' اور وہ ايک ايسا يوم الفصل هے که جب آتا هے تو نيتوں کے کهوٹ اور عملوں کے فساد کيليے ايک بہت هي بڑا سخت دن هوتا هے : ويل يومئذ للمکذبين !

ان لوگوں کو معلوم هوجانا چاهيے که وہ دن جسکي طرف سے انکے نفس خادع نے انهيں مطمئن کرديا تها ' اب طلوع هوگيا هے اور انهوں نے جو کچهه کيا هے ' قريب هے که اسکا حساب انسے ليا جاے - انکي هلاکت خود انکے کاموں هي کے اندر تهي اور اب عنقريب اسکا بيج برگ و بار لانے والا هے - جس مهلت کو انهوں نے فرصت عيش سمجها تها ' وهي مهلت اب انکے ليے موجب عذاب ثابت هوگي ' اور صرف اتنا هي نہيں که جو کچهه انهوں نے ليا تها انسے واپس ليا جائيگا بلکه اسکے علاوه بهي انهيں بہت کچهه اپني گره سے دينا پڑيگا - نادانو ! اس مهلت کے اندر جو راز مخفي تها اسے تم نہ سمجهے ' ليکن اب عنقريب سمجهه جاؤگے : فسيعلمون غداً من الکذاب الاشر ؟ (۵۴ : ۲۲) -

* * *

ان لوگوں نے صرف اتنے هي پر بس نہيں کيا بلکه اپني مطلق العناني کے پورے کرتب دکهانے چاهے (والله خير الماکرين) اور ان طالب علموں کو بهي ' نه کوئي فرضي الزام رکهکر مدرسے سے خارج کردينا چاها جو انکے خيال ميں انکي بے قاعدگيوں اور لغويتوں کو سب سے زياده محسوس کرتے تهے - چنانچه اسکي پوري کوشش کي گئي اور بعض طلبا کو خارج کرنے کيليے بورڈنگ هاوس کے مهتمين پر زور ڈالا گيا - ليکن مصيبت يه تهي که جن طلبا کو اپنے مقاصد کے ليے سب سے زياده مضر پاتے تهے ' وهي علم و شرافت اور اخلاق و تربيت کے اعتبار سے مدرسه کيليے سب سے زياده مفيد تهے - اور ايسا هونا لازمي تها - انسان کي خوبيوں کو دوستي اور دشمني دونوں راهوں سے جانچا جاسکتا هے - اگر نيکوں کي دوستي کسي کيليے معيار نيکي هے تو بدوں کي دشمني بهي ٹهيک اسي طرح معيار خوبي هے - جہل و نفسانيت کا جو مبغوض هوگا ' علم و شرافت کا وهي محمود و محبوب بهي هوگا -

مجهے به تحقيق معلوم هوا هے که بعض طلبا کو خارج کرنے کيليے جب فرضي الزامات کي تلاش هوئي تو بورڈنگ هاوس کے مهتمم نے صاف کهديا که جن لڑکوں کو آپ نکالنا چاهتے هيں ' مصيبت يه هے که وهي لڑکے مدرسے بهر ميں اپنے کيرکٹر کي بے داغي اور اخلاق و شرافت کي فضيلت سے ممتاز هيں - الزام تصنيف هوں تو کيونکر ؟

اس مجبوري کا کوئي علاج نه تها - تاهم ايک ذهين و قابل طالب العلم کو (جسکا نام شايد محمد حسين يا کچهه اور هے) بغير کسي قصور اور جرم کے بورڈنگ سے خارج کرديا گيا اور وہ بيچاره اپني مصيبت زده حالت ميں اپني قسمت کو رو رها هے !

سچ يه هے که ان لوگوں نے ان اعمال مفسده سے اپني هلاکت کيليے خود هي جلدي کي : فسيعلمون من هو شر مکاناً واضعف جنداً ؟

* * *

يه مختصر حالات وہ هيں جنکا بلا واسطه تعلق طلبا سے هے اور ميں سمجهتا هوں که موجوده اسٹرائک ميں زياده تر انهي کو دخل هوگا - ورنه خود ندوه اور ندوه کي تمام تعليمي ' انتظامي ' مالي اور اخلاقي حالت جس طرح برباد هورهي هے ' اسکي سرگذشت تو بہت طولاني هے اور اسے " مدارس اسلاميه " کے زير تحرير سلسلے ميں ديکهنا چاهيے -

ايسي حالت ميں غفلت جرم ' اور خاموشي معصيت هے - ندوه هماري بيس سال کي محنتوں کا نتيجه هے اور وہ سب سے بڑي اصلاح ديني کي تحريک هے جو گذشته صدي کے اندر نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي ميں ظاهر هوئي هے - پس يه محال قطعي هے که اس طرح اسکي بربادي ديکهي جاے اور چند بنده گان اغراض و پرستاران جہل کو شتر بے مهار چهوڑ ديا جاے که وہ اسکے خون حيات سے اپني خود پرستيوں کي پياس بجهائيں - اگر ندوه کے کاموں کي طرف سے هم سير هوگئے هيں ' تو ضرور نہيں که اسے ان لوگوں کے هاتهوں برباد کيا جاے - اسکا بہتر ذريعه همارے پاس موجود هے - هم اسکي عمارت ميں آگ لگا سکتے هيں اور اسکي ديواروں کو ڈائناميٹ کے گولوں سے اڑا دے سکتے هيں - ايسا هونا هزار درجه بہتر هوگا اس سے که اپني بيس سال کي کمائي کو چند ارباب فساد کے حرص جہل پر قربان کرديں !

وہ مخلصين ملت اور محبان قوم جنهوں نے هميشه ميري فريادوں کو سنا اور ميري معروضات کو قبول کيا اور جنکو گذشته تجربوں نے يقين دلا ديا هوگا که ميري فريادیں بے وجه نہيں هوتيں اور ميري صدائيں بلا ضرورت شديد نہيں اٹهتيں ' آج پهر ايک بار انهيں مخاطب کرتا هوں - آج همتوں کيليے پيام عمل هے ' عزائم کيليے دعوت کار هے ' اور ندوه کيليے فيصله کن وقت آگيا هے - زبانوں کو کهلنا چاهيے اور صداؤں کو بلند هونا چاهيے - هر شهر بلکه هر قصبه ميں چاهيے که جلسے منعقد هوں ' اور ندوه کي

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب!

دار العلوم ندوة العلماء کا خاتمہ!

طلباے مدرسہ کی اسٹرائک

اور

مسلمانوں کی غفلت کا آخری نتیجہ!

بالاخر پانی سر سے گذر گیا اور ندوة العلما کی بربادیوں کی طرف سے قوم نے جس طرح آنکھیں بند کرلی تھیں' اسکے انتہائی نتائج معزنہ کا ظہور شروع ہوگیا - آج ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ دار العلوم ندوة العلما کے تمام طلبا نے اپنی شکایتوں سے عاجز آکر آخری علاج اختیار کیا ہے اور اسٹرائک شروع کردی ہے: انا للہ و انا الیہ راجعون!

* * *

جو غفلت ندوہ کی طرف سے کی گئی تھی اسکا لازمی نتیجہ یہی تھا' اور پچھلے دو تین ہفتے کے اندر بار بار مجھے اسکا خوف ہوا تھا - مدارس در اصل ایک چھوٹی سی آبادی ہوا کرتے ہیں جنکے لیے اگر شخصی حکومتوں کی مطلق العنانیاں مضر ہیں تو خود مختاری اور بے رعبی کی طوائف الملوکی بھی برباد کن ہے - اس آبادی کا حقیقی امن یہ ہے کہ اسکے بسنے والے صرف اپنے ایک ہی کام یعنے عشق علم و شیفتگی درس و تدریس میں مشغول رہیں اور اسکے انتظام کو' جسکی درستگی باہر کی اصلاحی قوتوں سے ہوتی ہے' خود اپنے ہاتھوں میں نہ لیں -

اس بنا پر مدرسوں کی اسٹرائک اصولاً کوئی اچھی چیز نہیں ہے اور امن و نظام کی ایسی غارت ہے' جسے کوئی پسند نہیں کریگا -

تاہم ایسا ہوتا ہے اور خرابیوں اور شکایتوں کا جب کوئی علاج نہ کیا جاے تو اسکا اصلی علاج بالکل خرابی ہی ہے - اسکی ذمہ داری حکام مدرسہ پر ہے اور پھر اس سے بھی زیادہ قوم پر جس نے باوجود بصارت رکھنے کے دیکھنے سے انکار کردیا!

* * *

ابھی ایک ہفتہ بھی پورا نہیں ہوا ہے' کہ میں لکھنؤ میں تھا اور طلبا کو نہایت بیقرار و مضطر پایا تھا - وہ قوم کی طرف سے بالکل مایوس تھے اور کہتے تھے کہ ہماری حالت کا اب کوئی پرساں نہیں - میں نے انھیں اطمینان دلایا کہ کوئی نہ کوئی صورت اصلاح حال کی بہت جلد اختیار کی جائیگی کیونکہ میں اس وقت تک اپنے اس سوداے خام میں مبتلا تھا کہ ندوہ کی مشکل کو چند ارباب اصلاح کی سعی سے حل کیا جاے - معلوم ہوتا ہے کہ بے چینیاں زیادہ بڑھگئیں جنکے لیے یہ تشفی کافی نہ تھی اور بالاخر اس ناگوار صورت میں شکایتوں نے ظہور کیا -

* * *

بہت زیادہ قریبی حالات جو چند دنوں کے اندر پیش آے ہوں مجھے معلوم نہیں لیکن اس اسٹرائک کے بعض قوی اسباب تقریباً ایک ماہ سے پیدا ہوگئے تھے - اُن کی مجھے خبر ہے -

کالجوں اور مدرسوں میں جب کبھی اسٹرائک ہوتی ہے تو عموماً اسکا سبب کوئی غیر تعلیمی شکایت ہوتی ہے یا کسی انتظامی استبداد نے لڑکوں کو مجبور کردیا ہوتا ہے - اس اسٹرائک کیلیے بھی ایسے اسباب موجود ہونگے لیکن سب سے زیادہ قوی سبب اسکا خالص تعلیمی ہے - یعنے طلباء ندوہ اپنے کسی آرام و راحت کیلیے نہیں' کسی انتظامی خود مختاری کیلیے نہیں' کسی زیادہ فرصت اور کم محنت کے حصول کیلیے نہیں' بلکہ صرف اسلیے فریادی ہیں کہ جس مقصد عزیز کیلیے انھوں نے اپنے وطن اور گھر کے آرام کو چھوڑا ہے' اور جو خود اس عمارت کے قیام کا اصلی مقصد اور اس اجتماع کی غرض حقیقی ہے' یعنے تعلیم اور حصول تعلیم' خود اسیکی راہ میں موانع پیدا کیے جاتے ہیں اور انکو خلاف قانون و قاعدہ روکا جاتا ہے تاکہ وہ اس سے زیادہ علم حاصل نہ کریں جسقدر مدرسین مدرسہ انھیں مدرسہ کے اندر دیسکتے ہیں -

مولانا شبلی جب حیدر آباد سے لکھنو آے تو طلباء دارالعلوم نے خواہش کی کہ اوقات مدرسہ سے خارج ایک خاص درس انسے بھی لیں جیسا کہ ہمیشہ تفسیر وغیرہ کا لیا کرتے تھے - چنانچہ مغرب کے بعد صحیح بخاری کا درس شروع ہوا اور طلبا نہایت دلچسپی اور شغف سے شریک ہونے لگے -

جدید حکام ندوہ کو نہیں معلوم کیوں' طلبا کا پڑھنا ناگوار گذرا اور انھوں نے علانیہ روکنا شروع کردیا - جب اسپر بھی طلبا نے جانا ترک نہ کیا تو باقاعدہ طور پر حکما و جبراً روکدیا کہ جو شخص دارالعلوم میں پڑھتا ہے وہ دارالعلوم سے باہر کسی شخص سے کچھہ نہ پڑھے!

حالانکہ یہ ایک ایسا تمسخر انگیز قانون ہے جو آجتک کسی مدرسے میں جو تحصیل علم کیلیے بنا ہو' نافذ نہیں ہوا' اور کوئی پڑھا لکھا آدمی اس جہالت و فساد پر غصہ میں آے بغیر نہیں رہسکتا -

اسکا سبب بجز اسکے کچھہ نہ تھا کہ طلبا مولانا شبلی کے پاس نہ جائیں حالانکہ اگر وہ انکے پاس نہ جائیں تو پھر اور کیا کریں' اور کہاں جاکر اپنی تعلیمی آرزوں کو خاک میں ملائیں؟

اسی اثنا میں طلبا نے چاہا کہ ماہ ربیع الاول میں مجلس ذکر مولد نبوی منعقد کریں اور حسب معمول مولانا شبلی تقریر فرمائیں - کسی قاعدہ اور قانون کے بموجب یہ خواہش قابل اعتراض نہ تھی' اور رشک و حسد اور بغض و عداوت کتنی ہی شدید اور پاگل بنا دینے والی کیوں نہ ہو' تاہم اسکے بخارات غلیظہ قانون کی دفعات نہیں بن سکتے - اگر یہ سمجھا جاے کہ جلسوں میں تقریر کرنا بھی منجملہ خواص نظامت و معتمدی کے ہے جسکی مدعیان نظامت کو مثل اور باتوں کے ریس اور نقل کرنی چاہیے' تو اسکا دروازہ بھی کسی نے بند نہیں کیا ہے اور قابلیت جسکے اندر ہو' اپنے جوہر ہر وقت دکھلا سکتی ہے -

با ایں ہمہ اسکی بھی مخالفت کی گئی - پہلے کہا گیا کہ جلسہ اس شرط سے ہو سکتا ہے کہ مولانا شبلی تقریر نہ کریں - پھر جب دیکھا کہ طلبا سے ایسی خواہش کرنا طلب محال ہے تو کہا گیا کہ تقریر ایسی ہو ویسی ہو - نئے مدعی نظامت اسکے صدر بناے جائیں - پورا جلسہ انکے زیر صدارت اظہار عجز و اعتراف عبودیت کرے وغیرہ وغیرہ من الخرافات' و الا فلا!

یا سبحان اللہ! طغیان جہل اور فتنۂ غرور کا یہ کیسا عجیب نمونہ ہے! مولانا شبلی نعمانی دار العلوم ندوہ کے طلبا کو درس دینے کیلیے اپنا وقت دیتے ہیں - وہ طلباء دارالعلوم کے سامنے سیرة نبوی پر تقریر کرنے کی درخواست منظور کرلیتے ہیں' لیکن ایک جماعت ہے جسے اسکی منظوری دینے سے انکار ہے اور وہ گویا علم و فضل اور درس و تدریس کے ایک ایسے مرتبۂ بلند تک

الهـلال

۶ و ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

مدرسۂ اسلامیہ

نـــدوۃ العلماء

مـاضـي و حـــال

(۵)

بکایک سفر کے پیش آجانے کي رجہ سے سلسلہ رک گیا تھا - امید ہے کہ گذشتہ صحبتوں کے تمام مطالب بالترتیب قارئین کرام کے پیش نظر ہونگے -

غرضکہ اصلاح و تجدید کا رہ سر مخفي جسکي جستجو میں تمام مصلحین گذشتہ سرگرداں رہے مگر بہت کم افکار عالیہ تھے جنکي س تـک رسائی ہوئي - احیاء ملت کا رہ مقصد عالي' جسکو کو سمجھنے والوں نے سمجھا پر اسکے انجام دینےکي مہلت کسي نے نہ پائي- تحریک دیني کا رہ مشروع عظیم' جسکو باایں ہمہ سطوت و وسعت سلطان عبد الحمید نہ کرسکا ' اور خدیو مصر نے سید جمال الدین سے اسکا وعدہ کیا مگر ہمت ہاردي (۱) - اصلاح اسلامي کا رہ مطلوب عزیز ' جس سے دار الخلافت اسلامي کے جوامع خالي رہے اور جسکا جمال اصلاح دس برس کي سعي و جستجو کے بعد بھي جامع ازہر کے ستونونکو نصیب نہ ہوا - رہ یوسف گم گشتہ' جسکي آرزو تیونس کے جامع زیتوني میں کي گئي مگر پوري نہ ہوئي' اور جسکو مراکش کے جامع ابن خلدوں میں پکارا گیا مگر جواب نہ ملا - یعني رہ کہ نامور محمد عبدہ ساري عمر اسکے عشق میں رویا : وابیضت عیناہ من الحزن فہو کظیم ' مگر آسے نہ پاسکا ' اور قاضي القضاۃ ترکستان نے چالیس برس اسکي حسرت میں کاٹے کہ وا اسفی علی یوسف ! مگر محروم رہا ' خاک ہند کے چند ہمم عالیہ اور افکار صحیحہ کي کوششوں کي بدولت ندوۃ العلما کے نام سے رجود میں آیا' اور باوجود فقدان اشخاص ' و لحاظۂ جہل و جمود ' و موانع چند در چند ' و صدمات پے در پے' و مخالفت اناس' و تصادم اغراض و اہواء ' بالاخر فنا و ہلاکت کے عہد سے گذر کر اس حد تـک آگیا کہ ایک محکم و قائم زندگي اختیار کرلیتا' اور شاید چند تغیرات و مساعي کے بعد ایک رقت آتا کہ اصلاح ملت کے جن نتائج کو سلاطین عہد اور فرمانروایان عصر حاصل نہ کرسکے اور عالم اسلامي کے بڑے بڑے مصلحین اسکي آرزو اپنے ساتھہ لے گئے ' کفر آباد ہند کي ایک درسگاہ فقر و فقرا سے ظاہر ہوتے : و ما ذلک علی اللہ بعزیز-

* * *

لیکن جبکہ ایسا ہوا اور مشکلوں اور مصیبتوں کا عہد گذر گیا - جبکہ بیمار کي تیمار داري کے مصائب جھیلنے والے جھیل چکے' اور صحت و تندرستي کی صحبتوں کا رقت آیا - جبکہ دہقان راتوں کي نیند اور دن کا آرام قربان کرچکا اور ہل جوتنے کا نہیں بلکہ فصل کاٹنے کا دور شروع ہوا ' تو نیتوں کے عدوان' طبائع کے طغیان ' اغراض کے فساد ' نفس کي شرارت ' اور جہل کے فتنہ نے سر اٹھایا تا خدمت اسلامي کي کوششوں کو اپنے مقاصد ردیہ اور اغراض فاسدہ سے ناپاک کرے ' اور بندگان مخلصین نے جو نتائج حسنہ اپني سالہا سال کي مساعي سے حاصل کیے ہیں ' انہیں پامال خود پرستي و شخص نمائي کرکے با وجود جہل و نا اہلي ندوہ کو ایک وسیلۂ ریاست اعمال و وسیلۂ ولایت امور بنالے : استکبارا فی الارض و مکر السئي -

کچھہ شک نہیں کہ شیطان افساد اور غرور باطل کا یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جو ایک عظیم الشان دیني تحریک کي تخریب کیلیے بصورت اشخاص و اعمال متشکل و متمثل ہوا ہے- ہذا من عمل الشیطان - اور وہ جب کبھي دنیا میں کام کرنا چاہتا ہے تو اسکا قدیمي قاعدہ ہے کہ خود نہیں آتا ' پر جہل و باطل کے اندر سے اپني آواز نکالنے لگتا ہے : انہ لکم عدو مبین !

پھر کیا وہ قوم جس نے اپني بیداري اور احتساب اعمال کے دعووں سے گذشتہ تین سال کے عہد جدید میں ایک رستخیز ہنگامہ برپا کردیا تھا' اسکو گوارا کرلیگي کہ اس طرح بلا ادنی جہد باطل و سعي فساد کے' محض اسکے اغماض و غفلت سے فائدہ اٹھاکر جہل علم کو ' اور فساد اصلاح کو شکست دیدے ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

* * *

اصل یہ ہے کہ ندوۃ العلما میں اجزاء مفسدہ ابتدا سے موجود تھے - جب وہ مریض جاں بلب تھا اور اسکے بستر کے قریب آنا جرم سمجھا جاتا تھا ' تو ایک ایک کرکے تمام مدعیان باطل فرار کرگئے ' لیکن جب صحت کي صدائیں بلند ہوئیں اور ندوہ اٹھکر بیٹھا ' تو یہ لوگ حرص و طمع کي آگ سے مضطر ہوکر دوڑے اور ہر طرف سے اسکي رفاقت و معیت کے دعویدار بنکر اکٹھے ہوگئے - انہوں نے حسرت سے باہم ایک دوسرے پر نظر ڈالي کہ کیونکر دوسروں کي کوششوں کے نتائج پر قبضہ کریں حالانکہ کم بختي سے ہم نے ندوہ کو چھوڑ دیا تھا : فاقبل بعضہم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین (۶۸ : ۲۰)

پس وہ اپني سازشوں میں مشغول ہوے - کبھي باہم مراسلتیں کیں ' کبھی خفیہ جلسے کیے ' کبھی اخوان فساد کی ایک برادري بنا کر ایک دوسرے کو پیام باطل بھیجا : یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا (۶ : ۱۱۲) ارباب کار کے بیجا تسامح اور ضعف عمل نے انکو بڑي بڑي فرصتیں دے رکھی تھیں تاہم انکي کوششوں کو ہمیشہ وہي جواب ملا جو ہمیشہ ہر سعي باطل کو ملا ہے ' یعني حسرت نا کامي و ماتم نامرادي : و کان عاقبۃ امرہا خسرا (۹ : ۶۵)

لیکن اسي اثنا میں رسالۃ الندوہ کے مضمون جہاد کا مسئلہ پیش آگیا' اور اس نے ان بندگان اغراض مخفیہ کیلیے ایک سنہري فرصت پیدا کردي - ادھر جنگ بلقان جاري تھي ' مسئلہ کانپور کا آغاز تھا ' ایڈریانوپل کي دوبارہ فتح کا واقعہ پیش آیا تھا

۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستـــان
... رے میں

مسجـد لشکر پور (کلکته) کا حـادثـه

اولا یرزن انهم یفتنــون فـي کـل عـام مـرة او مرتین ثم لا یتـوبون ولا هـم یـذکـرون ! (۹ : ۱۲۷)

کیا یه لوگ نهیں دیکهتے که کوئي برس ایسا نهیں گذرتا جسمیں ایک مرتبه یا دو مرتبه یه لوگ آزمایشوں میں نه ڈالے جاتے هوں ' مگر بارجود اسکے نه تو وہ اپني بد اعمالیوں سے توبه کرتے هیں اور نه اُن تنبیهوں سے عبرت پکڑتے هیں !

جبکه مسجد کانپور کا حادثۂ خونین اپنے جانفرسا واقعات کے ساتهه ابهي ذهنوں سے فراموش نهیں هوا هے - جبکه اس خون کي رواني جو مچهلي بازار میں بها ' اور اُن لاشوں کي تڑپ جو مسجد کي دیواروں کے نیچے تڑپیں ' هندوستــان کا سب سے آخري واقعه هے - جبکه ایک قانون کي امیـد دلائي گئي هے جو عمـارات دینیه کي حفـاظت کیلیے کامل انتظـام کردیگا ' اور جبکه هندوستان کي سب سے بڑي حـاکم زبان نے گذشته کونسل کي تقریر میں مقدس مقـامات کے تحفظ کا پورا اطمینان دلایا هے ' تـو لـوگ نـهـایت تعجب سے سنیں گے که کلکته کے اطراف میں سے ایک آباد مقام یعنے لشکر پور میں ... مسجد کو منـهدم کردینے کي کوشش کي گئي هے ' اور اسکے چار برج بالکل اس طرح گرادیے گئے هیں جیسے کسي پرانے کهنڈر کے آثـار سے زمین کو پاک کرنے کیلیے اسکی ٹوٹي هوئي دیواریں بے خوف گرادي جاتي هیں !

مسجد لشکر پور جسکے چار برج ۲۳ فروري کو گرا دیے گئے

صرف اتنا هي نهیں بلکه ۱۵ مسجدوں اور باره قبرستانوں کے انهدام کا مسئله پیدا هوگیا هے - بیان کیا جاتا هے که کئي قبرستان کهود ڈالے گئے هیں جنکے اندر سے مرده لاشوں کي هڈیاں اور کهوپڑیاں نکلکر پامال هو رهي هیں - ایک دوسري مسجد کو بهي چاروں طرف سے مٹی ڈالکر چهپا دینے کی کوشش کي هے - اگر عین وقت پر مسلمان هشیار نـه هو جاتے تو اکثر مسجدوں کا خاتمه اور تمام قبرستانوں کا انهدام درپیش تها !

اسکي تفصیل یه هے که کلکته کے قریب لشکر پور ایک گاؤں هے اور چوبیس پرگنه میں شـامل هے - اسمیں ایک وسیع قطعۂ زمین کے انـدر تقریباً ۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان قـدیم سے موجود هیں - کلـکته پورٹ کمشنري کي جانب سے چهه هـزار بیگهه زمین خـریدي گئي تاکه خضر پور ڈک کو وسیع کیا جاے - اسي زمین میں یه تمام مسجدیں اور قبرستان بهي آگئے - مسلمانوں کو جب اسکي خبر هوئي تو سنه ۱۹۰۹ میں اطراف کے تمام مسلمانوں نے متفق هوکر ایک عرضداشت لفٹننٹ گورنر بنگال کي خدمت میں بهیجي که اس زمین کے اندر هماري مسجدیں اور قبرستان هیں - اور کئي ایسے بزرگوں کي قبریں بهي هیں جنکي هم بهت عـزت کرتے هیں - ایسي حالت میں همیں معلوم هونا چاهیے که انکے ساتهه کیا سلوک کیا جائیگا ؟

معلوم نهیں اس عرضداشت کا کیا حشر هوا لیکن یه نتیجه تو اب همارے سامنے هے که کئی قبرستان بلا تامل کهود ڈالے گئے ' اور ۲۳ فروري کو پورٹ کمشنر کے آدمیوں نے ایک مسجد کو نهایت بے باکي اور بے خوفي کے ساتهه منهدم کرنا شروع کردیا !

اسکے چار برج گرائے گئے - پانچواں خود گرگیا اور اسکے نیچے دبکر ایک مزدور مرگیا - اس اثنا میں مسلمانوں کو خبر هوگئي اور وہ عین موقعه پر پهنچ گئے - موجوده حالت یه هے که انهـدام روک دیا گیا هے اور مقامي حکام و پولیس نے مداخلت کی هے -

اس مداخلت کیلیے هم حکام کي تعریف کرتے هیں ' مگر اصلي سوال یهیں آکر ختم نهیں هو جاتا - سب سے پہلے پورٹ کمشنر کے حکام کو اس صریح مذهبي توهین و مداخلت کي قانوني جـوابـدهي بهگتني چاهیے ' جو انهوں نے اس جـرأت اور خود مختاري کے ساتهه کي - پهر تمام مقامی حـکام سے پوري بـاز پرس هوني چاهیے که کیوں انهـوں نے ایسا هونے دیا ؟ اسکے بعد تمـام مساجـد کے تحفـظ کا ایک قطعي فیصله هونا چاهیے - هم ان تمام امور کي جانب صوبے کے اعلی حکام کو توجه دلاتے هیں اور خطره سے پہلے خبردار کردیتے هیں - اگـر بهت جلد ایسا نهـوا تو مجبوراً مسلمان اس معاملے کو خود اپنے هاتهوں میں لے لینگے ' اور پهـر عام پبلک کي قوت کے هاتهوں معاملے کو سپرد کرنا هي پڑیگا -
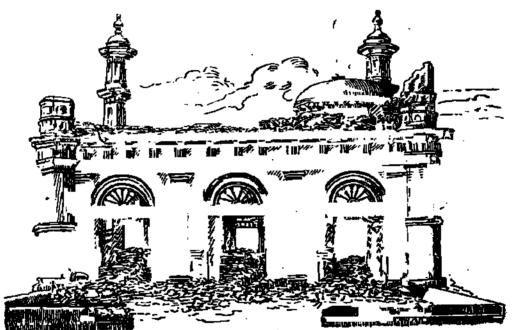
(بقیه صفحه ۴ کا)

حفاظت اور اسکي موجوده خرابیوں کے انسداد کیلیے صدائیں بلند کي جائیں - سر دست اس کام کے لیے ترتیب عمل یه هوني چاهیے :

(۱) هندوستان کے تمام مسلمانوں کو بذریعه مجالس و جرائد ندوہ کي حفاظت و اصلاح کیلیے متحده صدا بلند کرنا -

(۲) فوراً ایک کمیشن کا تقرر جو لکهنو میں جاے اور دارالعلوم کے مفاسد کي تحقیق کرے - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' نواب محمد اسحاق خاں صاحب ' ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بهاولپور ' مسٹر محمد علي کامریڈ سید وزیر حسن ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل ' بابو نظام الدین صاحب امرتسر ' حکیم عبدالولي صاحب لکهنو ' ڈاکٹر ناظر الدین حسن ' مسٹر مظهرالحق بانکي پور ' حضرات دیوبند میں سے کوئي بزرگ جو شریک هوں ' یه حضرات میرے خیال میں اس کام کیلیے نهایت موزوں هونگے -

(۳) ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد جو ندوه کے مسئله آخري فیصله کرے -

غفلت کیـوں نه کرے' حالات و حـوادث خواه کتني هي مهلت اور سامان فرصت کیوں نه فراهم نه کردیں ' تاهم ندوه کو برباد کرنا آسان نہیں ہے' اور نه اس لقمے کا نگلنا آتنا سہل ہے جسقدر ان احمقوں اور نادانوں نے سمجھه لیا ہے - یه جو ایک وقتي کامیابي سي هوگئی ہے تو اسکے غرور سے اپنے دماغوں کو مختل نه کرو - کبهي کبهی ایسا بهي هوتا ہے که اغراض باطله کو تهوڑي سي مہلت دیدي جاتي ہے تاکه آسکا بلند هوکر پهر گرنا ' اور زندوں کی طرح چل پهرکر پهر مرنا دنیا کیلیے وسیلۂ عبرت بنے - لیکن اب وه وقت گیا - تهوڑي سي مهلت آور باقي ہے - جب تـک ارباب کار متوجه نه هوے تے' اسي وقت تک کیلیے اسي تار عنکبوت کي عمارت سازي کا دور تها - لیکن اب احتساب کا طوفان سرپر آ پهنچا ہے : و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون !

* * *

الہلال ابتدا سے حق کي قوت کا واعظ ہے ' اور الله علیم ہے که مجهے سورج اور چاند کے وجود کا اتنا یقین نہیں جتنـا حق کي کامیابي اورباطل کے خسران پر ایمان ہے - یه میري محسوسات و مرئیات هیں اور ان میں کسي کو مجهسے لڑنے کي ضرورت نہیں - پس اپنے اسي یقین ایماني کي بنا پر یه سب کچهه کہه رها هوں : فسیعلمون من هو شر مکانا و اضعف جندا - و تلك الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض و لافسادا و العاقبة للمتقین -

(دار العلـــوم ندوه)

ندوة العلما جب قائم هوا تو هر طرح کے علما کا ایک وسیع مجمع اور مدعیان ریاست دیني کا ایک سب سے بڑا عرش جلال نظر آتا تها ، مگر در اصل اسکي حقیقت سمجهنے والے معدودے چند اشخاص تے' اور وهي اس تماشه گاه کا اصلي گوشۂ عمل تها - اکثروں نے اسے ایک دار الوعظ سمجها ' بهتوں نے اپني اظهـــار مولویت کیلیے اسے نمایش گاه قرار دیا ' بہتوں نے دیکها که مدتوں کے بعد ارباب عمائم کي مقبولیت و ریاست کا ایک میدان کهلا ہے' استقبال و مشائعت کے هجوم هیں' اور دعوتوں اور سفر خرچ کے مني آرڈروں کا وسیله' پس وه اسکي جانب دوڑے - لیکن اس سفر بے مقصد میں دوتین آدمي ایسے بهي تے جو سمجهتے تے که همارا مقصود کیا ہے اور اس مجمع سے کیونکر کام لینا چاهیے ؟

ابتدا میں اجتماع علما ' رفع نزاع باهمي ' اشاعت اسلام ' تاسیس دار الافتا ' وغیرہ وغیرہ بہت سے مقاصد ندوه کے قرار دیے گئے - لیکن ارباب فکر نے دیکها که یه سب بے سود ہے - اصلاح و عمل کے تمام ارادے یہاں آ کر رک جاتے هیں که وه آدمي نہیں جو ان کاموں کو انجام دیں - پس اولین کار یه هونا چاهیے که ایک درس گاه قائم کي جاے -

یه ضرور ہے که اصلاح نصاب کا مسئله ابتدا سے مقاصد میں رکها گیا تها ' لیکن صرف سالانه جلسے هوتے تے اور لوگ اپنے اپنے گهر چلے جاتے تے - کوئي مقصود عملي سامنے نه تها -

چنانچه مولانا شبلي نعماني نے " دار العلوم " کا ایک لائحه (اسکیم) مرتب کیا ' اور مولانا محمد علي صاحب کو جو ندوے کے ابتدا سے ناظم تے' دیا که اپني جانب سے چهاپکر شائع کردیں - اسکے بعد میرٹهه میں ندوة العلما کا سالانه جلسه هوا جسمیں تجویز دار العلوم پر تقریریں هوئیں' اور بڑے جوش و خروش کے ساتهه هر طرف سے صداء اعانت بلند هوئي -

اسکے دو برس بعد لکهنؤ میں دار العلوم قائم هوگیا اور تعلیم شروع هوگئي -

(مقامي گـورنمنٹ کي بـد گماني)

خدمت انساني کا کوئي کام آزمایش سے خالي نہیں هوتا' اور مجهے یقین ہے که جسطـرح دنیا میں هر شے کیلیے خـدا کا ایک نظام و قانون ہے' بالکل اسي طـرح ایک قانون ابتـلا و امتحان بهی ہے : ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم والصابرین ' و نبلو اخبارکم (۴۷ : ۳۳)

اب تـک ندوه شرکاء کار کیلیے ایک بے غل و غش مائدۂ لذائذ اور سفرۂ نعائم تها' لیکن اب یکایک اسکي زندگي کي پهلي اور سب سے بڑي آزمایش شروع هوگئي - بعض اسباب (جنکي یہاں تفصیل موجب طوالت هوگي) ایسے پیش آے که صوبے کي گورنمنٹ کو ندوه کی طرف سے خواه مخواه سیاسي بدگمانیاں پیدا هوگئیں اور بعض لوگوں نے اس سوء ظن کو آور زیـاده قوي کردیا - اس وقت صوبے کا حاکم اعلی سر انٹوني میکڈانل تها جسکو مسلمانوں کے وجود هي سے بـدگمانی تهي - اسکو خیال هوا که علما کا جمع هونـا اور ایک مذهبي تحریک کي پکارضرور کسي نه کسي پوشیده منصوبے پر مبني ہے - مولانا شبلي بهي اسي لیے ٹرکي گئے تے' اور صرف اسی لیے مذهب مذهب پکارا جاتا ہے - چنانچه اس نے علانیه مولانا کي نگراني کا پولیس کو حکم دیدیا اور مشتبه اشخاص میں انکا نام لکهه لیا گیا !

بدقسمتي سے ایسا هي خیال مذهبي دعوت کي نسبت آجکل بهي بعض حکام کا ہے -

وه اس خیال پر کچهه اسطرح جم گیا که اسکا دفعیه محال هوگیا - اسکي نظر بدلني هي تهي که یکایک ندوه کا عروج محاق میں آگیا - بربادي و تباهي کے تمام سامان ایک ایک کرکے فراهـم هوگـئے - جسقدر امرا و ارباب دول ندوه کے ساتهه تے اور دارالعلوم کیلیے روپیه دینا چاهتے تے ' انکے لیے صرف اسقدر علم هي کافي تها که صوبے کا حاکم اعلی نـدوه کو اچها نہیں سمجهتا - انهوں نے معاً انـکار و تبرا شروع کردیا -

اسکے بعد شرکاء نـدوه اور عہده داران جمعیة کي باري آئي - في الحقیقة یہي وقت اصلي آزمایش کا تها ' مگر بهلا وه لوگ جنهوں نے ندوه کو ایک منزل عیش سمجهکر اپنے اپنے خیمے گاڑ دیے تے ' اسطرح کانٹوں سے بهرا دیکهکر کب جمنے والے تے ؟ منشي اطهر علي مرحوم نے ندوه کو خراب کیا تها - ندوه کے تعلق نے انهیں برباد کیا - وه حیدراباد چلے جانے پر مجبور هوے - مولانا محمد علي حج کیلیے چلے گئے' اور پهر نظامت سے استعفا دیـدیا - اب نه وه جلسوں کے واعظ تے' نه مجالس کي صدارت کے خواستگار - وه غلغلے جنهوں نے تمام هندوستان کو یکسر اپني جانب متوجه کرلیا تها ' ایک دوسال کے اندر هي اندر اسطرح بیٹهه گئے گویا کبهي انکا وجود هي نه تها - تهوڑے هي دنوں کے بعد ندوه ' ندوه کا وجود ' اسکي مجالس ' اسکا نام ' اسکا مـدرسه ' ایک از یاد رفته خواب بنکر لوگوں کے ذهنوں سے فراموش هوگیا !

ناروا بود به بازار جہاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

ندوه جب تک رجوع خلائق کا مرکز' جمع مال میں کامیاب ' اور هنگامه و نمایش کا وسیله تها ' اس وقت تک اسکا میدان دلفریب ' اور اسکي جیب پر از زر تهي - پس وه اپني ایک صدا سے سیکڑوں عالموں' صوفیوں' واعظوں ' اور خطیبوں کو اپنے علم

اور تمام قوم اسمیں منہمک تھی - پس انہوں نے اس مہلت سے فائدہ اٹھا یا - ایک نے تحریک کی' دوسرے نے تائید :

یکے بدزدی دل رفت و پردہ دار یکے

خلاف قاعدہ مجالس و مجامع' خلاف اصول و نظم عمومی' خلاف قانون ندوہ' و بغیر ہیچ گونہ مناسبت و اھلیت' ایک شخص ناظم بن بیٹھا' دوسرے کو مددگار بنالیا - امیدوں کو بشارت' اور آرزؤں کو پیغام فتح باب ملا - وہ شاہد اغراض جسکی ایک نظر مہر کی آرزو میں سالہا سال بسر ہوگئے تھے' اب بے غل و غش زاھدان کہن سال سے ہم کنار و ہم آغوش تھا - فیا سبحان اللہ !

دیدار شد میسر و بوس و کنــار هم
از بخت شکر دارم و از روزگار هم !

غرور باطل نے دربار حکومت آراستہ کیا اور نام و نمود کی دیرینہ حسرتیں یکایک ایک ہی بار ابل پڑیں - غریب ندوہ اب حکام جدید و فرماں روایاں دارالعلوم کیلیے ایک خوان یغما تھا' اور گویا سورۂ انفال کے شان نزول میں داخل : یسئلونک عن الانفال - قل الانفال للہ والرسول (۸ : ۱) مدتوں کے بعد اگر کسی بھوکے پیاسے کو پورا دسترخوان ھاتھہ آجاے تو اس سے اداب طعام کی امید رکھنا لا حاصل ہے - پس مٹی ہوئی حسرتوں اور برسونکی دبی ہوئی امیدوں کے ناگہانی ظہور نے ایک عجیب طوفان بے تمیزی بپا کردیا اور خود مختارانہ حکم رانی کی تمام مصیبتیں ایک ہی وقت میں ندوہ پر ٹوٹ پڑیں -

حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ کے افساد سے زیادہ اسکی نادانی قابل گریہ ہے - وہ جو کچھہ کر رہا ہے اس سے اسکا پہلا مقصود اپنی غرض پرستی' اور دوسرا مقصود ندوہ سے اصلاح و تجدید کے عنصر کو خارج کرنا ہے - وہ شہرت کیلیے بھوکا پیاسا ہے اور ناموری کی ہوس سے پاگل ہوگیا ہے - جہل و نادانی نے اسکے نفس پر یہ القاء باطل کردیا ہے کہ اس مقصود کے حاصل کرنے کیلیے نہ تو علم و فضل کی ضرورت ہے' نہ تزکیۂ و تنویر افکار کی - نہ خدمت کا سچا ولولہ چاہیے' اور نہ ایثار نفس کا کوئی نمونہ - صرف اتنا ہی کافی ہے کہ کسی نہ کسی طرح ایک بار انجمنوں کی نظامت اور مدرسوں کی معتمدی حاصل کرلی جاے' اور پھر اس حیثیت نمایاں سے جلسوں میں چلے جانا' حکام کی چوکھٹوں کو گاہ گاہ بوسہ دیدینا' اپنے جبۂ و عمامہ کے ناز و کرشمے کی پیہم نمایش کرتے رھنا' بس یہی وہ صحیح ترتیب عمل ہے' جسکے منازل طے کرلینے کے بعد پیشوائی و ناموری کا بہتر سے بہتر درجہ حاصل ہو جاسکتا ہے -

پس چونکہ اس نے اپنے زعم باطل میں اس اصول کار کو اچھی طرح سمجھہ لیا ہے' اسلیے صرف انہی اشغال و اعمال میں بے فکر و بے پروا مشغول و غرق ہے' اور سمجھتا ہے کہ مجھے ندوہ ملگیا' اور میں وہ سب کچھہ ہوگیا جسکی مجھے برسوں سے آرزو تھی - یہی بر خود غلط جماعت ہے جسکی نسبت لسان الٰہی نے فرمایا :

الذین یفرحون بما آتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا (۳ : ۱۸۵)

جو لوگ اپنے کیے سے خوش ہوتے ہیں اور در اصل کیا تو انہوں نے کچھہ بھی نہیں پر چاھتے ہیں کہ اُن کاموں کیلیے انکی تعریف کی جاے جو انہوں نے نہیں کیے' تو ایسے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے -

ان احمقوں کو کون سمجھاے کہ جس چیز کے یہ بھوکے ہیں یعنی رجوع خلق اللہ اور نام و نمود و شہرت' تو یہ اشخاص کیلیے نہیں ہے بلکہ اعمال کیلیے ہے اور اسکے حاصل کرنے کا اصلی طریقہ کام ہے نہ کہ صرف خواہش - یہ جن لوگوں کی شہرت کو دیکھکر بیقرار ہوتے ہیں اور انکی سی حالت پیدا کرنے کیلیے مضطر ہیں' شرط کار یہ ہے کہ انکے صرف اقدام عمل ہی کی نہیں بلکہ اصل عمل کی تقلید کریں -

* * *

بہر حال یہ ایک اجمالی ماتم تھا اس درد انگیز بربادی کا' جو موجودہ سنین عمل کی ایک سب سے بڑی دینی تحریک کے ساتھہ کی جا رہی ہے' لیکن اب اس کا علاج صرف ماتم نہیں بلکہ سب سے پہلے کشف حال و سرائر' اور پھر دفع اشرار و مفسدین' و قلع و قمع اھل طغیان و جاھلین ہے - پس بہتر یہ ہے کہ اسی کی طرف ہم سب متوجہ ہوں -

(آئــنــدہ مــبــاحــث)

سب سے پہلے میں ندوۃ العلما کے گذشتہ چند سالوں کے حالات پر ایک اجمالی نظر ڈالونگا کہ اب قوم کو ایک مرتبہ سب کچھہ سمجھکر آخری فیصلہ کرنا چاھیے - اسکے بعد موجودہ تغیرات کی حقیقت ظاہر کرونگا اور واضح کیا جائیگا کہ کس تمسخر انگیز اور طفلانہ بد حواسی کے عالم میں تمام قواعد و اصول اور اھلیت و صلاحیت کو بالاے طاق رکھکر نیا ناظم ندوہ منتخب کیا گیا ہے' اور کیسی سازشی کارروائی اسکے اندر مخفی ہے ؟

اسکے بعد ندوہ کی نئی قابض جماعت کی طرف متوجہ ہونے کی غیر مطبوع زحمت گوارا کرنی پڑیگی کہ وہ کون لوگ ہیں ؟ انکی قابلیت دماغی و نظمی کا کیا حال ہے ؟ اس وقت تک قوم کیلیے انہوں نے کیا کیا ہے' اور آیندہ کیلیے کیا توقعات ہوسکتی ہیں ؟

اگرچہ یہ لوگ کبھی بھی اس اھمیت کے مستحق نہ تھے کہ انکی نسبت اخبارات میں بحثیں کی جاتیں' اور وہ لوگ اپنا وقت صرف کرتے جو اور بھی کام اپنے لیے رکھتے ہیں - تاہم کیا کیجیے کہ خود ہماری غفلت اور خاموشی ہی نے ان لوگوں کو ایک وقتی قبض و تسلط کی مہلت دیدی ہے اور اب اس غلطی کا کفارہ یہی ہے کہ اسکے لیے صرف وقت و قلم کیجیے :

ز مرغان حرم در کام زاغاں طعمہ اندازد
مدار روزگار سفلــہ پرور را تماشــا کن !

اسی کے ضمن میں بعض عجیب عجیب واقعات بھی لوگوں کے سامنے آئینگے اور وہ دیکھیں گے کہ ابھی ایک شش ماہی بھی ندوہ کی نئی مزعومہ و مفروضہ نظامت پر نہیں گذری ہے کہ حالت کیا سے کیا ہوگئی ہے ؟ دفتر کا کیا حال ہے ؟ مصارف کس بے دردی سے ہو رہے ہیں ؟ سفر خرچ کی کس فیاضی سے بخشش ہورہی ہے ؟ موٹر کاروں کو کس شاھانہ جود و سخا کے ساتھہ مہمانوں کیلیے مہیا کیا جاتا ہے ؟ اور پھر سب سے زیادہ یہ کہ جن لوگوں نے بایں جد و جہد ندوے کی مسند نظامت (بزعم باطل و جہل اندیش خود) اور ولایت امور حاصل کی ہے' خود انہوں نے اب تک ندوے سے کس قدر لیا ہے' اور کیا چیز ہے جو اس بد بخت کے حصے میں آئی ہے ؟

یہ حالات نہایت عجیب و غریب ہونگے اور ان میں قوم کیلیے بہت سی ایسی بصیرتیں ہونگی کہ اگر انسے سبق عبرت حاصل کیا گیا تو کچھہ عجب نہیں کہ یہ بربادی بھی اسکے لیے موجب فلاح و صلاح ہو جاے !

میں نے " بربادی " کا لفظ کہا لیکن انشاء اللہ عنقریب آشکارا ہو جائیگا کہ ندوہ خواہ کچھہ ہی کیوں نہو' قوم خواہ کیسی ہی

شہیــد رسم

الوالعــزم اسفوہیلتــا دیبــي

جو خود جل گئي تا کہ ملک کو رسم پرستي کي آگ سے نجات دلاے !!

میں دیکھتا هوں تو مجھے اسلام کا حکم " جہاد " عالم انسانیۃ کي تمام نیکیوں اور جذبات انساني کے تمام مقدس اقدامات کا ایک ایسا محور نظر آتا ھے جسکے دائرہ سے کوئي شے باھر نہیں -

جہاد کی حقیقت یہ ھے کہ حق اور صداقت کے کسي مقصود کیلیے اپنے تئیں تکلیف و مشقت اور نقصان و آلام میں مبتلا کرنا پھر دنیا میں کونسا نفع ھے جو بغیر کسي ذاتي مضرت کے عالم انسانیت کو پہنچ سکتا ھے ؟

آنکـه دائم هوس سوختن ما مي کـرد
کاش مي آید و از دور تماشا مي کر

تم انسانوں کے فائدے کي طرف ایک قدم بھی نہیں اٹھاسکتے جب تک کہ اپنے نفس کو کچھہ نقصان نہ پہنچاؤ - تم خدا اور اسکے بندوں کے ساتھہ ذرا بھی پیار نہیں رکھتے اگر اپنے نفساني آرام و راحت کے ساتھہ دشمني نہیں کرسکتے -

جو لوگ خدمت و محبت انسانیۃ کے مدعي هیں، انکو سب سے پہلے اپنا معاملہ خود اپنے اندر هي طے کرلینا چاهیے - کیونکہ آدم کي اولاد ایک چیونٹي کي بھي خدمت نہیں کرسکتي ' جبتک کہ خود اپني خدمت سے بے پروا نہ هوجاے - لکڑي کے ٹکڑوں میں گرمي نہیں هوتي ' پر جب وہ جل اٹھتي هیں تو انکي سوزش سے قریب کي هر چیز تپنے لگتي ھے !

اے متــاع درد در بازار جاں انداختہ !
گوهر هر سود در جیب زیاں انداختہ !

یہ دنیا جو نفع و سود کي ایک زراعت گاہ ھے ' کیا اسکا بیج نقصان و زیان کے سوا اور بھي کچھہ ھے ؟ کتني پامالیاں هیں جو شادابیوں کا باعث هوتي هیں ؟ کتني ٹھوکریں هیں ' جو استقامت کا سبق دیتي هیں ؟ کتني ناکامیاں هیں جو کامراني کا پیام لاتي هیں ؟ کتني مایوسیاں هیں جنکي تاریکي سے صبح امید طلوع هوتي ھے ؟ اور پھر کتنے آگ کے جانسوز شعلے هیں ' جنکي جلائي هوئي راکھہ سے نشوؤ نمو کي ارواح حیہ و قائمہ پیدا هوتي هیں ' اور اس دنیاے شہادت اور فنا آباد میں کتني هي زخموں کي کروٹیں ' درد کي چیخیں ' احتضار کی بے چینیاں ' اور موت و هلاکت کے خون کي روانیاں هیں ' جو اشخاص پر طاري هوتي ' مگر اقوام کیلیے زندگي اور سلامتي کا آب حیات بنکر بہتي هیں ؟ ان اللہ فالق الحب والنوی ' یخرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحي ' ذالکم اللہ فانی یوفکون ؟ (۹ : ۹۵)

* * *

ایک محب وطن اپنے وطن محبوب کیلیے سولي کے تختے پر کھڑا هوتا ھے - ایک پرستار حق اپنے مقصود کیلیے عیش و آرام کو خیرباد کہتا ھے - ایک عالم و مکتشف راہ کشف و علم میں قربان هوجاتا ھے - یہ سب کے سب اسي " جہاد في سبیل اللہ " اور عشق مرضاۃ الہی کے مظاهر هیں - البتہ اسلام کي یہ خصوصیت ھے کہ اس نے اس راہ کي بے اعتدالیوں اور گمراهیوں کا بھي علاج کردیا اور یہ نہیں کہا کہ تم کسي نیک خیال کیلیے اپنے تئیں قتل کر ڈالو بلکہ کہا کہ نیکي کیلیے اپني مخالف خواهشوں کو قتل کرو کہ یہی سب سے بڑي شہادت ھے -

* * *

محبت انسانیت اور عشق ملۃ کي پاک قربانیوں کي ایک ان گنت صف تاریخ کے سامنے ھے - سقراط نے زهر کا جام پیا ' قرطاجنہ کے قوم پرستوں نے آگ جلائي اور اسمیں کود پڑے ' میزیني نے اپني ساري عمر کا عیش و آرام تلف کردیا ' لیکن کیا اولو العزم روحوں کي اس محترم صف میں سترہ برس کي کنواري اسفوہیلتا دیبي کو جگہ نہ ملیگی ' جو اپنے شوهر کي وفاداري میں نہیں بلکہ اپني قوم کے عشق میں ستي هوگئي ؟

اس ظلم آباد ارضي میں ' جہاں شہروں کي رونق ' بازاروں کي چہل پہل ' موٹر کاروں کي گھڑگھڑاهٹ ' اونچے اونچے مکانوں کي آبادیاں ' اور تلاش سود و عشق اغراض کي کشمکش نے ایک شورش بہیمي برپا کررکھي ھے ' کیا کوئي سامعۂ عبرت ھے جو رات کے سکون روحاني اور پچھلے پہر کي خاموش فضاء لاهوتي میں ایک شعلۂ محبت قدسي کي صداے سوزاں سنے ' جبکہ حیات انساني کي حدود سے بالاتر ایک روح ملکوتي ' شعلوں کي چادر کے اندر سے بني نوع انسانی کي غفلت پر ماتم کررهي تھي ؟

سوخت بے وجہم ' تماشا را نگر !
کشت بے جرمم ' مسیحا را ببیں !
زندہ کش جاں نہ باشد دیدہ ؟
گر ندیدیستي ' بیا ' ما را ببیں !

کے نیچے جمع کرلیتا تھا ' اور اسکا دستر خوان جب بچھتا تھا تو بڑی بڑی متبرک صفیں اسکے یمین ریسار نظر آتی تھیں - پر اب وہ مفلس ہوگیا ' اُسکا گھر غربت کدہ اور اسکی جیب خالی ہوگئی - زمانے نے اُسکی طـرف سے آنکھیں پھیر لیں اور اُس سے صـاحب سـلامت رکھنے والوں کیلیے بحکم حکومت روک ٹوک ہونے لگی - ایسی حالت میں کسے پڑی تھی کہ اُسکی طرف جھانـک کر بھی دیکھتـا ' اور اُس بیکس کے لیے اٹھتـا جو اب دینے سے عاجـز تھا اور خود محنتوں ' ہمتوں ' قربانیوں ' اور صـرف وقت و مال کا طالب تھا ؟

(دوســـري نظـــامت)

مولانا محمد علي کے مستعفي ہوجانے کے بعد ناظم کي تلاش ہوئي مگر اُس وقت نہ تو مولوي خليل الرحمن سہارن پوري نے اپنے احق بالخلافۃ ہونے کا دعوا کیا اور نہ انکے کسي دوسرے ہم مقصد نے - مولوي خليل الرحمن صاحب ایک تاجر آدمي ہیں - دکانـدار آدمي ہي اچھي طرح اس نـکتے کو سمجھتا ہے کہ خرید و فروخت میں متاع کو قیمت سے زیادہ بہتر ہونا چاہیے - وہ نیپال کے جنگل میں جس اصول کو برتتے تھے' اس کو بازار ندوہ کیلیے بھي استعمال کر سکتے تھے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ اس وقت تـک نـدوہ کي نظامت اتني کم قیمت بھي نہ ہوئي تھي کہ ہر دکاندار بولي دینے کیلیے اُٹھہ کھڑا ہوتا - غرضکہ مولوي مسیح الزمان صاحب مرحوم شاہجہانپوري ندوہ کے ناظم قرار پائے -

یہ نظامت محض براے نام تھي - مولوي صاحب مرحوم ان کاموں کے آدمي نہ تھے ' اور اصلي پیچ گورنمنٹ کے تعلق کا پڑا تھا - وہ خود شاہجہاں پور میں رہتے تھے - دفتر بھي وہیں اٹھوالیا اور جیوں توں کچھہ زمانہ گذر گیا - مگر ندوہ کي حالت روز بروز بد سے بد تر ہوتي گئي - آمـدني کچھہ نہ تھي - چندوں کا سلسلہ بالکل موقوف تھا - فنڈ کا وجود نہیں - اشخاص ناپید تھے -

(حـیـات بـعـد ا - - ات)

مولا نا شبلــي نعماني اُس زمانے میں حیدر آباد میں تھے اور برابر ارادہ کر رہے تھے کہ ندوہ کیلیے اپنا پورا وقت دیدیں - کلکتـہ اور مدراس کے جلسوں میں اسکا اعلان بھي ہوا تھا -

بالاخر سنہ ۱۸۹۹ میں مولانا شبلي نے آخري فیصلہ کرلیا اور حیدر آباد سے لکھنؤ چلے آئے تا کہ ندوہ کي ازسر نو تحریک شروع کریں -

اُسي زمانے میں مولوي مسیح الزمان مرحوم نے استعفا دیدیا اور وجہ بظاہر یہ بتلائي کہ وہ لکھنو میں قیام نہیں کر سکتے - آیندہ کیلیے طریق عمل یہ طے پایا کہ کسي دوسرے شخص کو اب ناظم بنانے کي ضرورت نہیں' اور نہ یہ مسئلہ اس وقت حل ہو سکتا ہے - کاموں کو تقسیم کر دینا چاہیے - ناظم کي جگہ تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر ہوں جو اپنے اپنے صیغہ کا کام کریں -

اس بنا پر جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ماہ صفر سنہ ۱۳۲۳ - ہجري نے طے کیا کہ مندرجۂ ذیل اصحاب سکریٹري مقرر ہوں :

صیغۂ تعلیم و دارالعلوم کیلیے : مولانا شبلي نعماني
صیغۂ مراسلات „ „ مولانا عبـد الحي
„ مال „ „ منشي احتشام علي

یہاں یہ ظاہـر کردینا ضروري ہے کہ مولانا شبلي نعماني اس جلسے سے پہلے بھي دارالعـلوم کے معتمد (سکریٹري) تھے - مولوي مسیح الزمان مرحوم کي نظامت کے زمانے میں (۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو) شاہجہانپور میں مجلس انتـظامیہ کا ایک اجلاس ہوا تھا جسمیں مولانا محمد علي ناظم اول ' مولانا عـبد الحي مدد گار ناظم ' اور خود مولوي مـسیح الزمان مرحوم بھي شریک تھے -

اُسي جلسے میں قـرار پایا کہ مولانا شبلي دارالعلوم کے معتمد منتخب ہوں - پس گویا اس جلسے نے سابق کی قرار داد کو بر قرار رکھا اور دوسرے صیغوں کے لیے بھي معتمد منتخب کرلیے -

اسکے بعد مولانا شبلي نے دارالعلوم کیلیے کام شروع کیا - اُس وقت میں لکھنؤ میں موجود تھا - اُس زمانے کے بہت سے حالات میرے ذاتي مشاہدات ہیں نہ کہ سماعیات و روایات -

ا ا ا ع

(۱) الہلال کي گذشتہ تین اشاعتیں اس عاجز کی عدم موجودگي میں نکلیں اسلیے مضامین کي ترتیب خاطرخواہ نہ ہوسکي - دو پرچے بغیر مقالۂ افتتاحیہ کے نکلے - اسکے لیے نادم ہوں - مگر مجبور تھا کہ سفر بھي ضروري اور بعض اہم مقاصد پر مبني تھا - ڈیڑھہ سال تـک میں نے کوشش کي کہ سفر و حضرٗ علالت و پریشاني' کسی حالت میں بھي الہلال اپنے درجے سے نہ گرے لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ میں الہلال کے لیے اسطرح بندھگیا کہ اَور کسي کام کے لیے وقت نہ نکال سکا -

بہرحال اب میں واپس آگیا ہوں اور پھر اپنے محنت کدے میں بدستور مصروف و مشغول - قارئین کرام دیکھینگے کہ اس پرچے کي ترتیب پھر اپنے اصلي رنگ پر بلکہ پہلے سے بھي زیادہ وسیع و بہتر ہے - انشاء اللہ آیندہ حالت ترقي ہي کرتي رھیگي - و ما توفیقي الا باللہ -

(۲) گذشتہ دو پرچوں میں مقالۂ افتتاحیہ کیلیے ابتدا میں صفحہ ۵ سے ۸ تـک جگہہ رکھي گئي تھي لیکن جب وہ وقت پر نہ پہنچا تو بجنسہ مطبوعہ اوراق شائع کردیے گئے - اس سے بعض حضرات کو خیال ہوا ہے کہ صرف اُنہي کے پاس پرچہ ناقص پہنچا اور چارصفحہ اس سے نکال لیے گئے ہیں - ان حضرات کو اطلاع دیجاتي ہے کہ اُن اشاعتوں میں وہ چوصفحہ چھپا ہي نہیں ہے - خاص طور پر اپنے پرچہ کو ناقص تصور نہ فرمالیں اگرچہ جو کچھہ بھي اپنے سے ہوتا ہے فی الحقیقت ناقص ہي ہے - احباب کرام کي لطف و قدرداني کو اپنے لیے ایک متاع یوسفي سمجھتا ہوں جو میري محنت کے چند کھوٹے دراہم معدودہ کے معاوضے میں ہمیشہ مرحمت ہوتي رہتي ہے : و شروہ بثمن بخس دراہم معدودۃ ' و کانوا فیہ من الزاہدین !

لیجـــاے دکھـــلانے اُسے مـــصـــر کا بازار
خواہاں نہیں پر کوئي وہاں جنس گراں کا !
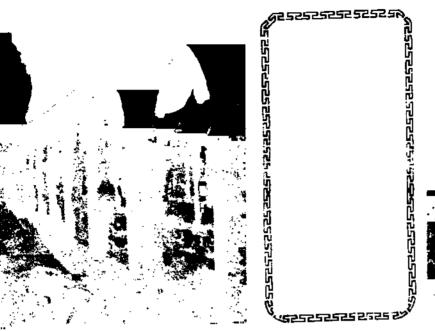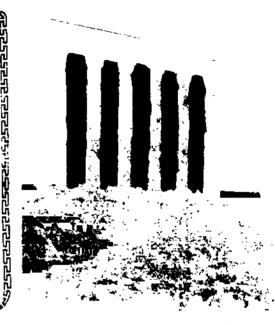
(ایدیٹـــر)

بعلبک کے سب سے بڑے اشوري مندر کا بقیه

یه پہلے مندر تها - مسیحي عهد میں گرجا بنا ' پهر عهد اسلامي میں مسجد

بـــعلبـــک

تاریخ قـــدیم اور تمدن اســـلامي کا ایک صفحه

(۱)

دوآبه دجله و فرت میں جرمني کے مشن کي کوششوں سے جو آثار قدیمه روشني میں آئے هیں ان میں آثار بعلبک بهي هیں - ان آثار کے حالات امریکه کے مشہور هفته وار علمي رسالے " سائنٹفک " نے شائع کیے هیں -

بعلبک اسدرجــه معروف و مشهور مقام نهیں که بغیر تمهید یه داستـــان شـــروع کردي جائے ' اسلیے هم نهایت اختصار کے ساتهه بعلبک کو قارئین کرام سے پہلے روشناس کرائیں گے -

* * *

دمشق سے ساحل کي طرف ۱۲ فرسخ پر ایک قدیم و پر اسرار خطه واقع هے - یه بعلبک کي رونق رفتــه کا آخـــري نقش قدم هے اور اس کي عظمت و پر اسراري کا راز اسکي قدامت اور عظیم الشان عمارتوں میں مضمر هے -

وجه تسمیه کے متعلق عربي جغرافیه نویسوں نے متعدد اقوال نقل لیے هیں اور اشتقاق و تحلیل اجزاء میں معني آفرینیونکي خوب داد دي هے ' مگر هم انکے نقل کرنے میں وقت ضائع کرنا نهیں چاهتے - بهر حال اسقدر یقیني هے که اس نام کا جزو اول یعني "بعل" ایک بت کا نام تها جسکي پرستش اهل بابل کیا کرتے تهے' اور یه گو یقیني نهیں مگر اغلب هے که اس شہر کا نام اسي بت کے نام پر رکها گیا هو -

یہاں اشوري (اسیرین) رهتے تهے' جو سلسلۂ تمدن عالم کا ایک ممتاز حلقه اور اپنے خصائص و خصوصیات کے لحاظ سے ایک جدا گانه تاریخي حیثیت رکهتے هیں - اشـــوري بت پرســت تهے ' اسلیے بعلبـــک کي وه عمارتیں جو اسکي عظمت و اعجوبگي کي افسانه طراز هیں ' زیاده تر مندر اور مختلف قسم کي عبادت گاهیں هیں -

عیسائیت کي مقهوري و مستوري کا دور جب ختم هوگیا اور ظهور و استیلاء کا عهد شروع هوا ' تو اس نے دوسرے بت پرست ملکوں کي طرح بعلبک کو بهي اپنے زیر نگیں کرلیا اور بت پرستي کو مٹا کے خود اسکي جگه لیلي ' اگرچه وه خود بهي بت پرستي کا ایک غیر مکمل طریقه تها -

بعلبک پر عیسائیت برابر حکمراں رهي ' یہاں تـــک که چهٹي صدي عیسوي کا انقلاب عالم ظهور میں آیا - حضرت عمر رضي الله عنه کے عهد میں اسلامي فتوحات کا سیلاب هر چهار طرف بڑهرها تها - شام کي طرف جو جماعت گئي تهي' اسکے سپه سالار حضرت ابو عبیده جراح تهے - حضـــرت ابو عبـــیده نے سنه ۱۴ ه میں دمشق فتح کیا - اسکے بعد سنه ۱۵ میں آگے بڑهے اور حمص' حماه' شیزر وغیره سے فراغت کرتے هوے بعلبـــک تـــک پہنچے - اهل بعلبـــک نے صلح کي درخواست کي - آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کي که انکا مذهب ' مال' اور جان' سب محفوظ رهینگے - ربیع الاخر سے جمادي الاولی تـــک کي مدت مقرر کي اور حکم دیا که جو شخص اس عرصه میں شهر سے چلا جائیگا اس سے انقضاے مدت کے بعد جزیه لیا جائیگا -

یه هیں مختصر حالات بعلبک کے - تفصیل کے لیے بلا ذري' ابن جریر' یا قوت حموي وغیره مطولات قوم دیکهنا چاهئیں -

* * *

بعلبک کے کهنـــڈر منجمله ان آثـــار کے هیں جـــو دنیـــا کي عظیم الشان قوموں کے مٹنے کے بعد انکي گذشته عظمت و شوکت کي یاد گار میں باقي رهگئے هیں اور خاموشي کي زبان میں آنے والي نسلوں کو عبرت و بصیرت کا درس دیر هے هیں ! !

اسمیں کوئي شک نهیں که بعلبک ایـــک عظیم الشان اور نه صرف عظیم الشان بلکه پر اسرار و طلسم زار شهر تها - اسکے کهنڈر گو

اسنو هیلتا دیبي کا تذکرہ اخبارات میں هوچکا ہے - وہ جلگئي لیکن اسنے اپنے ترصیۂ سوزن سے ملک و قوم کو زندگي کي راہ بتلادي - یہ واقعہ اس بیداري اور وطن پرستي کے نفوذ و رسوخ کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے ' جو موجودہ هندوستان کے بهترین فرزند یعني بنگالیوں کي قوم کي کمسن اور کنواري لڑکیوں تک میں پیدا هوگئي ہے - پس مبارک وہ قوم ' جسکي عورتیں ایسي لڑکیوں کو اپني گود میں دیکهتي هیں ' اور هزار حسرت اس قوم پر جسکے مرد بهي ابهي ملت پرستي اور قـرباني کي لـــذت سے نا آشنا هیں ! !

* * *

وہ ایک غریب بنگالي خاندان کي لڑکي تهي - اسکے ماں باپ شادي کی فکر میں تهے ' لیکن رسم و رواج کي ملعون زنجیروں سے عاجز آگئے تهے - کیونکہ جهاں اسکي نسبت لگي تهي وہ رسم کے مطابق تین هزار روپیہ طلب کرتے تهے -

بنگالیوں میں (اور شاید اکثر هندو اقوام میں) رسم ہے کہ شادي کے موقعہ پر لڑکي والوں کو ایک بہت بڑي رقم لڑکے والوں کو دیني پڑتي ہے - کیونکہ هندو قانون وراثت میں بـد نصیب لڑکیوں کو بالکل محروم کردیا گیا ہے - یہ رسم شاید اسي مصلحت سے تهي ' لیکن اب اسـکا تسلط اسقـدر بڑھگیا ہے کہ هر لڑکی کا باپ اسکي شادي کے موقعـہ پر لڑکے والوں کا بد ترین غـلام بن جاتا ہے ' اور اسکي زندگی کا فیصلہ انکے هاتهوں میں چلا جاتا ہے - اچهے لڑکے کی جسقدر تلاش هوتي ہے ' اتني هي اسکي قیمت بهي بڑهتي جاتي ہے - اکثر ایسا هوتا ہے کہ لڑکے والے طرف ثاني کي احتیاج محسوس کر کے قیمت اور بڑها دیتے هیں -

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ لڑکي کا وجود ایک غریب بنگالي خاندان کیلیے بربادیـوں اور هلاکتـوں کا ذریعہ بن گیـا ہے - کتنے هي خاندان هیں جنهوں نے صرف ایک لڑکي کی شـادي کرکے اپني تمام زمین اور جائداد ضائع کردي ' اور مدة العمر کیلیے فقر و فاقے کي مصیبتوں میں ایڑیاں رگڑتے رہے !

سر زمین بنگال نے پچهلي ایک صدي میں بہت سے اولوالعزم مصلح پیدا کیے ' مگر کوئي بهي اس زنجیر سے اپني قوم کو نجات نہ دلاسکا - راجہ رام موهن رائے نے بہت سي اصلاحي فتح یابیاں پائیں ' اور کیشیب چندر سین نے صغرسني کي شادي کے خلاف تمام عمر وعظ کہا ' پر اس دشمن حیات ملت کو کوئي بهي شکست نہ دے سکا -

جبکہ بڑے بڑے اولوالعزم مصلح اپنے علم و فضل ' قوة و هیبت ' اور جهد و مساعي کي فوجوں کے ساتهہ ناکام رهچکے تو ایک غریب خاندان کي یہ کمسن لڑکي جسپر رسم اباد هند کی صرف سترہ گرمیاں گذري تهیں ' تن تنها اٹهي - اس کے پاس اس دشمن کے مقابلہ کیلیے کچهہ بهي نہ تها - تاهم جس کام کو بڑے بڑے مصلح تمام عمر زندہ رهکر نہ کر سکے ' اسے اس هفدہ سالہ جمال آتشیں نے خود اپنے جسم نو شگفتہ کو جلاکر ایک لمحے کے اندر پورا کردیا !!

آہ ! دنیا کي گمراهیوں اور بدیوں سے لڑنے والو ! اس میدان کا ایک هي اسلحہ قرباني ہے ' اور اسي سے تمهارا هاتهہ خالي ہے - آؤ کہ اس درسگاہ تفاني و خود فروشي کا تمهیں ایک هفدہ سالہ حسن صداقت سبق دے !

* * *

اسکو معلوم هوا کہ میرے ماں باپ کسی اونچي جگہ میری شادي کي فکر میں هیں مگر اسکے لیے ضرور ہے کہ انکے پاس زندہ رهنے کیلیے جو کچهہ ہے ' اسے قربان کر دیں - انکے پاس رهنے کا ایک مکان اور کچهہ زمین تهي - کوشش کي کہ اسکو گرو رکهکر روپیہ حاصل کریں ' مگر اسکي بهي اچهي قیمت کسي نے نہ لگائي - یہ حالت دیکهکر اس نے اپني نسبت ایک مخفي فیصلہ کرلیا - اسنے اپنے دل سے پوچها کہ اگر ماں باپ میري خاطر فقیر و محتاج هو جانے کیلیے طیار هیں ' تو کیا میں اپني تمام قوم کو اس بدترین رسم سے بچانے کیلیے کچهہ نہیں کر سکتي ؟

اسکے سامنے زندگي کی دلفریبي تهي اور شباب و جواني کي قدرتي آرزؤں کا عزم شکن چہرہ ' مگر اسنے اِن دونوں کے خلاف فیصلہ کیا ' اور عورت ' نازک اور ضعیف عورت ' خاموش اور ایک پتے کے گرجانے سے ڈر جانے والي عورت ' غرضکہ عورت کے دل کا فیصلہ ایک ایسي عظیم الشان طاقت ہے ' جسکو سمندروں کی قهار موجیں ' پہاڑوں کي عریض و طویل چٹانیں ' زمین کے خارا شگاف زلزلے ' اور پادشاهتوں اور فوجوں کے حملے بهي نہیں توڑ سکتے - اسکا دل دنیا کا ایک طلسم مخفي ہے جسکے بهید آجتک نا معلوم هیں !

* * *

بالآخر ایک دن صبح کو اسکي خوابگاہ کا دروازہ کهلا تو اسنو هیلتا کی متفکر مسکراهت کي جگہ اسکے جسم نو شباب کے جلے هوے اعضا اور جسم سوختہ کا غبار خاکستر اپنے چہرۂ سکوت سے انسان کي خود پرستیوں پر هنس رها تها - اسکے بستر پر ایک تازہ لکها هوا خط نظر آیا جسکي سیاهي خشک هوچکي تهي تاکہ اپنے هر لفظ سے سیلاب هاے اشک جاري کراے :

" میرے پیارے باپ ! میں گوارا نہیں کرسکتي کہ آپ مجهے زندگي کا عیش دینے کیلیے خود فقیر اور بیکس هوجائیں - آپنے مجهے کس محبت سے پالا اور پرورش کیا ؟ اب میں کیونکر گوارا کروں کہ آپ مجهہ پر قربان هوجائیں ؟ بہتر ہے کہ میں خود هي جلکر قربان هوجاؤں -

میں اس بدترین رسم پر اپنے تئیں قربان کروهي هوں جس نے هزاروں گهروں اور خاندانوں کو هلاک کردیا ہے - یہ آگ کا شعلہ جو میرے جسم سے اٹهیگا ' اگر خدانے چاها تو تمام هندوستان میں بهڑک اٹهیگا ' اور اس رسم کو بالآخر جلاکر چهوڑیگا ' جو غریب لڑکیوں کو اپنے شوهروں سے ملنے نہیں دیتي "

اطلاع

علي گڈہ کالج میں جو افسوس ناک واقعہ بدقسمتي سے شیعہ سني طلبا کے اختلاف کا پیش آگیا تها اوسکي بابت صدق دل سے کوشش کیگئي کہ معاملہ خوش اسلوبي سے طے هوجائے اور جو شکایت شیعہ طلبا کو پیدا هوگئي تهي اوسکي تلافي خوبي سے کردیجائے - چنانچہ امید ہے کہ اسي هفتہ میں جو مفصل کیفیت بغرض اطلاع پبلک کالج گزٹ میں شائع کیجائیگي اوس سے انشاء الله تعالی پورا اطمینان حاصل هوجائیگا - اور نیز آیندہ کي بابت اس قسم کے امور کے پیش آنیکا انسداد هوجائیگا -

(دستخط) مئیجر سید حسن بلگرامي (دستخط) محمد اسحاق خاں
چیرمین جلسہ ٹرسٹیان کالج آنریري سکریٹري ٹرسٹیان کالج

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگي - قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

راہ اکتشاف و علـم پرستی میں ا: ٤ ٢ ٤

سر فروشانـہ اقـدام

(۲)

(ســاز و ســامــان)

خوش قسمتي سے اس مہم کو علم سے بعض ایسي اعانتیں ملینگي جو اس سے پہلے کسي مہم کو نہیں ملي تہیں - فن پرواز میں زیادہ تر ترقي ۱۳-۱۲ سنہ میں ہوئي - اس ترقي کے بعد یہ سب سے پہلي مہم ہے جو روانہ ہو رہي ہے - اسلیے قدرتاً ان ترقیوں سے فائدہ اٹھانیکا موقع انکو حاصل ہے جن سے انکي پیشرو مہمیں محروم تہیں -

برف پر چلنے والي گاڑیاں اسکاٹ کي مہم کے ساتھہ بھي تہیں مگر انکو ٹٹو کھینچتے تھے - صرف ان ٹٹوؤں کي وجہ سے اسکاٹ کي مہم کو جو دقتیں پیش آئي ہیں انکي تفصیل آپ الہلال کي جلد اول میں پڑھچکے ہونگے - اس مہم کے ہمراہ جو برفستاني گاڑیاں ہونگي انمیں ایرو پلین (طیارہ) کا آگے بڑھانے والا آلہ ' اسکے انجن ' اور خود ایروپلین بھي ہوگا - اسطرح یہ گاڑیاں برف پر پھسل کر چلیں گي -

اس طرح کي گاڑیاں سر شیکلٹن کي ایجاد نہیں ہیں بلکہ ایک اور تجربہ کي ترقي یافتہ شکل ہیں - حال میں بارکش نشیتوں کے ایروپلین سے چلانے کا تجربہ کیا گیا تھا - سر شیکلٹن نے اسي تجربہ کو ترقي دیکے یہ گاڑیاں ایجاد کیں جنکا نام انہوں نے ایروپلین ٹیکسي (Aeroplane Taxi) رکھا ہے -

سر شیکلٹن کي " ایروپلین ٹیکسي " گاڑیاں معمولي ہونگي کو انکا قد معمولي برفستاني گاڑیوں سے کسیقدر بڑا ہوگا - ان گاڑیوں پر ایک ایروپلین انجن ہوگا اور ایک ایروپلین پروپیلر (یعني وہ آلہ جو آگے بڑھاتا ہے) - انکا خیـال ہے کہ یہ گاڑیاں فی گھنٹہ پانچ سے چھہ میل تـک کے حسـاب سے ۲ ہزار پونڈ وزن لیجاسکتي ہیں -

یہ تجویز ہے کہ دو گاڑیاں بنائي جائیں اور نہایت سخت سردي کے ایام میں سائبیریا یا شمالي راطسي کیناڈا میں انکا اچھي طرح تجربہ کیا جاے -

(تلغراف لا سلکي)

موجودہ علمي ایجادوں نے جو عظیم الشان فوائد ارباب جستجو کو پہنچاے ہیں انکي ایک اور مثال یہ تلغراف لاسلکي یعني بے تار کي خبـر رسـاني ہے - اس لا سلکي کے استعمـال میں سر شیکلٹن منفرد نہیں ہیں - ڈاکٹر مارس ان سے پہلے اپني مہم میں سے استعمال کر چکے ہیں - جس لا سلکي کو سر شیکلٹن استعمال کرنا چاہتے ہیں اسکا نصف قطر تقریباً ۵ سو میل کا ہے - یہ جہاز پر استعمال نہیں کیا جائیگا بلکہ جب برفستاني گاڑیوں کي جماعت کو باہم یا اپنے مرکز سے گفتگو کرنے کي ضرورت ہوگي تو اسوقت استعمال کیا جائیگا -

جہـاز میں قطب نمـا کي وہ ترقي یافتہ قسم ہوگي جسکو Gyroscope Compass کہتے ہیں - جرمني میں اسکے رواج کي یہ حالت ہے کہ اسکے بیڑے کا کوئي جنگي جہاز اس سے خالي نہیں ہوتا - اس ترقي یافتہ قطب نما کي مدد سے تمام چیزوں کي بالکل صحیح قدر و قیمت معمولي مشاہدات سے بے نیاز حاصل ہو کے حاصل ہوسکتي ہے - اسکا اصلي جوہر و کمال اس واقعہ میں پوشیدہ ہے کہ یہ قطب نما مقناطیسي کشش سے متاثر نہیں ہوتا - حالانکہ یہ اچھي طرح معلوم ہے کہ قطب مقناطیس کے جوار میں معمولي قطب نما بہت ہي سست کام دیتے ہیں -

(کتـــوں کا غـــول)

جن لوگوں نے امنڈسن کے لرزہ انداز حالات سفر پڑھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس خطے میں کتے کسقدر کار آمد ثابت ہوتے ہیں - چنانچہ امنڈسن اور اسکے ہمراہي برفستاني کھڑاؤں پر کھڑے تھے اور یہ کتے انکو کھینچتے تھے - انکي شرح رفتـار اسقدر زیادہ بیان کي گئي ہے کہ آپ بمشکل اسے باور کرینگے - بہر حال جسطرح امنڈسن کي مہم میں کتے کام کرتے تھے ' اسیطرح سر شیکلٹن کي اس مہم میں بھي کتے پوري طرح کام کرینگے - یہ کتے تربیت یافتہ ہیں - انکي تعداد ۱۲۰ ہے - ان کتوں کي کارگزاري کا مفصل پروگرام بنا لیا گیا ہے -

(محکمہ رسد رساني)

یوں تو بہت سے ابتدائي انتظامات ترتیب دیے جا رہے ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ توجہ رسد کے انتظام کیلیے کي جارہي ہے ' کیونکہ گذشتہ تجربوں نے بتا دیا ہے کہ بہت سے مہموں کي ہلاکت یا ناکامي کا اصلي سبب یہي تھا کہ انہوں نے رسد کا انتظام عمدہ اصول پر نہیں کیا تھا -

علم کیمیاء غذا کا با قاعدہ مطالعہ کیا جا رہا ہے - ڈاکٹر ڈیڈ پرچ دنیـا کي ایک بہت بڑي تجربہ گاہ کیمیـاوي کے ڈائرکٹر ہیں - غذا کے انتخاب وغیرہ کے کیمیاوي مسائل میں انکا مشورہ حاصل کرلیا گیا ہے - سر شیکلٹن کو اپنے سنہ ۹ و ۱۹۰۷ کے تجارب کي بناء پر یہ امید تھي کہ اس باب میں بہت کچھہ ترقي ہوگي - وہ اس کا بھي انتظام کر رہے ہیں کہ مہم میں جتنے اشخاص ہوں سب پکانا جانتے ہوں -

سازو سامان کے انتخاب و انتظامات میں سر شیکلٹن کو لنڈن کے مسٹر ولیم ڈیڈ رچ سے بہت مدد ملي ہے - خود سر شیکلٹن کو انتظام میں بے مثل تجربہ ہے - کیونکہ انہوں نے سنہ ۱۹۰۱ کي قومي مہم انٹارٹک کے لیے دو جہازوں کو ' سنہ ۱۹۰۴ ع کي مہم ارجنٹائن کو ' اور خود اپني کو سازوسامان سے آراستہ کیا - اسکے علاوہ انہوں نے میکملن اور راسٹیسن کي مہموں اور سنہ ۱۲ - ۱۹۱۰ کي آسٹروي مہم کي تیـاري میں بھي ایک مددگار و معین کے اعتبار سے ممتاز شہرت حاصل کي ہے -

(ســرمایہ)

ایسے عظیم الشـان کاموں کے لیے سب سے بڑا سوال سرمایہ کا ہوتا ہے - پہلي مہم سر شیکلٹن اپنے صرف سے لیگئے تھے جسکي وجہ سے وہ بہت زیادہ قرض دار ہوگئے - کم سے کم تخمینہ ۵۰ ہزار پونڈ کیا گیا ہے ' اور ایک شخص نے اسقدر رقم دینے کا وعدہ بھي کرلیا ہے - یعني ساڑھے سات لاکھہ روپیہ کا انتظام کیا ہے - لیکن کافي طور پر ساز و سامان کے لیے ۴۰ بلکہ ۴۷ ہزار روپیہ کي اور بھي ضرورت ہوگي - چندہ کے لیے ابھي پبلک سے اپیل نہیں کي گئي ہے لیکن اگر کوئي شخص بھیجدیتا ہے تو شکریہ کے ساتھہ قبول کر لیا جاتا ہے -

اب عہد ماضي کے چند مٹے هوے نشانوں سے زیادہ نہیں' مگر تاهم انسے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بعلبک جب تها تو کیا تها اور کیسا تها ؟

خصوصاً اس زمانے کا فن سنگ تراشي ایک عجیب صنعت ہے - آج اسکے جو نمونے دستیاب هوے هیں وہ اهل نظر میں مشہور هیں' اور سچ یہ ہے کہ وہ اپني صفائي اور نزاکت کے لحاظ سے اس شہرت کے پورے مستحق هیں -

بعلبک کے آثار کا کسیقدر تفصیلي ذکر بیجا نہ هوگا - یہ محض افسانۂ کہن کا اعادہ نہیں ہے بلکہ ان حالات کا تذکرہ ہے جو ڈاکٹر شیبیم اور پروفیسر پشٹلین کي کوششوں سے روشني میں آلے هیں اور جن سے عہد گذشتہ کے بہت سے اسرار و حوادث آشکارا هوگئے هیں -

اگر کام کرنے والوں کي تعریف بیجا نہیں تو هم کہہ‌سکتے هیں کہ ان علماے آثار نے دنیا کے ایک عظیم الشان اور پر اسرار شہر کي وہ خدمت انجام دي ہے' جو میرق نے بابل اور نینوا کي اور تلیمین نے ٹروي کیلیے کي تهی - مگر اسکے ساتهہ هي یہ بهي ظاهر کردینا چاهیے کہ یہ تمام خالص علمي کوششیں غیر علمي اغراض و مصالح کي آمیزش سے پاک نہیں هیں' اور جہاں برلن کے عجائبخانہ کي گیلریاں قدیم سنگ تراشي کے بہترین نمونوں سے اراستہ هو رهي هیں' وهاں میسو پوٹیمیا میں جرمني کے نفوذ و اثر سیاسي کي بنیاد بهي تیار هو رهي ہے !

* * *

ارض بابل کے یہ عجیب و غریب آثار جس جگہہ ملے هیں وہ خود شہر بعلبک نہیں بلکہ ایک وادي ہے جو شہر سے جنوب کي طرف تهوڑے سے فاصلہ پر واقع ہے - یہ وادي سطح آب سے قریباً سو قدم بلند اور نہایت خوشنما مگر تنگ ہے - اسکا نام وادي لتیانا ہے - خود شہر بعلبک دمشق و بیروت لائن سے شمال کي طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جو لوگ ان آثار کو دیکهنا چاهتے‌هیں انکو بیروت سے المقلہ تک ریل پر اور المقلہ سے آثار تک گاڑي پر جانا پڑتا ہے - گاڑي میں ایک اور کبهي دو گهنٹے صرف هوتے هیں -

یہاں کے قدیم بت پرست شوري بال (Bal)' هیلیاس (Helios) اور جو پیٹر (Jupiter عطارد) کي عبادت کیا کرتے تهے - جب عیسائیوں نے یہ ملک زیر نگیں کیے تو انہوں نے اس سر زمین کے ایک مشہور مندر کو درگاہ بنا کے اسمیں خود بهي خداے جیہوواہ (Jehovah) کي پرستش شروع کردي' مگر بالاخر یہ عیسائي مسلمانوں کے هاتهہ سے نکالے گئے' اور یہ مندر جو درگاہ بنایا گیا تها' مسلمانوں نے اسے درگاہ سے ایک قلعہ بنادیا -

یہاں کي غاروں سے جو کتبے نکلے هیں' گو ان سے بعلبک کي تاریخ پر روشني پڑتي ہے' مگر سچ یہ ہے کہ اس قدیم شہر کے متعلق هماري معلومات نہایت محدود هیں - اسکي وجہ یہ ہے کہ اولاً تو یہ شہر خود اسقدر قدیم ہے کہ قدرتاً اسکي تاریخ قدامت کي تاریکي میں گم ہے - ثانیاً وہ عرصہ تک غیر معلوم رها' اسلیے با ایں همہ قدامت جسقدر حالات کا علم ممکن تها وہ بهي معلوم نہ هوسکے - چنانچہ یوناني اور رومي مصنف جنہوں نے قدیم دنیا کے اکثر حالات لکهے هیں' انکا بعلبک کے متعلق بالکل خاموش هیں -

قدیم مصنفوں میں صرف جان آف اینٹیاچ (John of Antioch) ایک شخص ہے جس نے بعلبک کا ذکر کیا ہے - لیکن اس نے جو حالات لکهے هیں بیشتر حصہ صحیح نہیں -

جان ان کهنڈروں کو الیارس انٹونیاس پیاس (Antonius Pius) کي طرف منسوب کرتا ہے' اور کہتا ہے کہ اس نے فینیقیا (Phoenicia) میں لیبنس (Libanus) کے قریب' هیلیو پولس (Helipolis) میں یہ عظیم الشان مندر بنایا تها اور دوسري صدي عیسوي کے آغاز تک دنیا کے عجائب و غرائب میں شمار کیا جاتا تها - لیکن بعلبک کے متعلق جو دوسرے ذرائع معلومات هیں ان سے اسکي تکذیب هوتي ہے -

کتبوں سے معلوم هوتا ہے کہ رومیوں نے مسیح کے بعد پہلي صدي میں یہ مندر بنانا شروع کیا تها - اسکي تائید میچ الوف (Miche Alouf) کي تحریرے بهي هوتي ہے جو خود بعلبک کا رهنے والا تها' اور جس نے اُن تمام تحریروں کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کیا ہے جنکا تعلق اسکے وطن کي تاریخ سے تها -

بیشک مشرقي مصنفوں نے بعلبک کا ذکر کیا ہے مگر انکي تمامتر تحریروں کا آغاز اسوقت سے هوتا ہے جب کہ عربوں نے اسپر فوج کشي کي تهي - اسلیے ان تحریروں سے بهي بعلبک کي قدیم تاریخ پر روشني نہیں پڑتي -

علامۂ بلاذري' طبري' ابو حنیفہ دینوري' یعقوبي' یہ تمام مشہور مورخین عرب بعلبک کا ذکر کرتے هیں مگر اسکے تفصیلي حالات سے خاموش هیں - معجم البلدان حموي ایک بہترین اور جامع و مفصل کتاب ہے مگر قدیمي حالات اُس نے بهي نہیں لکهے - متاخرین میں قزویني نے کسي قدر اشارے کیے هیں مگر وہ نا تمام هیں - هم نے اسي غرض سے ان تمام کتابوں پر نظر ڈال لي ہے -

* * *

بعلبک ایک بہت بڑا تجارتي شہر تها - اسکي تجارتي اهمیت کا اندازہ اس واقعہ سے هوسکتا ہے کہ سقوط دمشق کے بعد جب مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کیا' تو انہوں نے ایک قافلے کو گرفتار کیا جسکے پاس ریشم' شکر' اور دیگر سامانوں کي دو سو گٹهڑیں تهیں -

شہر کے فدیہ میں دو هزار اونس سونا' چار هزار اونس چاندي' دو هزار حلہ هاے حریر' اور مدافعین کے پاس جس قدر اسلحہ تهے' انکے علاوہ دو هزار تلواریں بهي دي گئي تهیں !

اس سے آپ اندازہ کرسکتے هیں کہ یہ شہر کسقدر دولتمند تها ؟ بہت سے سیاحوں کو شکایت ہے کہ بعلبک کے آثار انہیں اچهہ عجب پریشان کن اور مغالطہ انگیز معلوم هوے' مگر اسکي وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کهنڈروں کو صرف دور سے دیکها - اگر وہ خود ان میں آکے کهڑے هوتے' اور ضخیم ستونوں' حاشیہ پر عدیم المثل پچیکاري والے سنگ مرمر کے دروازوں' کهڑکیوں اور کانوں وغیرہ کو دیکهتے تو پریشان کن اور مغالطہ انگیز کے بدلے انکي زبان پر حیرت انگیز و انہماک طلب الفاظ هوتے ! (البقیۃ تتلی)

هند سے لیکر تمام دنیاے متمدن میں پھیلا دیا - اسي لیے عرب ان عـلامات اعداد کو " ارقام هندیه " اور اهـل یورپ " ارقام عـربیه " کہتے هیں -

ان ارقام عددي اهـل هند کا کوئي خـاص شخص موجد نہیں هے بلـکه صدیوں کي تدریجي ترقي اور سیکڑوں اشخاص کے طویل غور و فکر کے بعد کامیابي هوئي هے - اهل هند دوسریں صدي کے قریب ایسے ارقام عددي لکھتے تھے جنـکا حال همیں کچھه معلوم نہیں لیکن بعد کے ارقام عددي سے وہ مختلف ضرور تھے - علماے آثار کو هندوستان میں ایک قدیم کتابه ملا هے جو تیسري صـدي قبل مسیح کا لکھا هوا هے - اسمیں جو ارقام عددي منقوش هیں' وہ بھي هندوستان کے مشہور ارقام عددي سے بالکل مختلف هیں - پونا کے قریب نانا گھات کے غار میں ایک دوسرا کتابه پایا گیا هے جو دوسري صدي قبل مـسیح کا هے - اسمیں جو ارقام منقوش هیں ' وہ بھي مشہور ارقام کے مطابق نہیں هیں -

* * *

اب تک جو مختلف ارقام وضع کیے گئے تھے ' اون سب میں سب سے بڑي دقت اور کمي یه تھي که انمیں اعداد کي زیادت و نقص قیمت ' مراتب کتابت پر مبني نه تھي' بلکه هر ایک کے لیے ایک خاص علامت وضع کرني پڑتي تھي ' اسلیے نہایت کثیر علامات کي ضرورت هوتي تھي - آج همارے پاس صرف نو ارقام عددي هیں جن سے بتقدیم و تاخیر مراتب هم هر عدد کو لکھه سکتے هیں - اگر انکـو مرتبۂ اول (ایکائي) میں لکھیں تو ۲ - اگر اسیکو مرتبه ثانیه (دهائي) میں لکھیں تو ۲۰ ' اور اگر مرتبۂ ثالثه (سیکڑا) میں لکھیں تو ۳۰۰ اور اگر مرتبه رابعه (هزار) میں لکھیں تو ۳۰۰۰ پڑھا جائیگا -

دیکھـو ایک هي رقم بتقـدیم و تاخیر مراتب کسطرح قیمت بدل دیتي هے ؟ لیکن ایام قـدیم میں یه ممکن نه تھا ' اسلیے هر عدد کیلیے نئي علامت کی حاجت تھي - اس منزل کا سب سے پہلا قدم یه تھا که عهد قدیم میں بابل ' چین ' اور هندوستان میں جدول عددي کا استعمال شروع هوا ' اور یہاں سے یونانیوں اور رومانیوں میں اسکي اشاعت هوئي ' پھر انکے ذریعه تمام یورپ میں پھیلا اور اواخر قرون وسطي تـک باقي رها - چنانچه بیان کیا جاتا هے که انگلینڈ کے خزانۂ شاهي کا خزینه دار بارھویں صدي عیسوي میں اسي طریق حساب سے مدد لیتا تھا ' اور اب تـک اسکا استعمال روس میں باقي هے -

* * *

جدول عددي کا قاعدہ یه هے که دهائي' سیکڑا' هزار' جس قیمت کے اعداد لکھنے هوں ' اونھي تعداد کے مطابق ایک جدول بنا لي جاے اور اوسمیں اعداد حسب مرتبه لکھدیے جائیں - مثلاً همارے جدول میں چار خانے هیں - اگر خانۂ اول میں هم نے ۲ لکھے تو وہ ۲ هوگا - اوسکو اگر هم دوسرے خانه میں لکھدیں تو ۲۰ هوجائیگا ' تیسرے خانه میں اگر اوسکو جگه دیجاے تو ۲۰۰ هوگا ' اور اگر آخري خانه میں لکھا گیا تو ۲۰۰۰ سمجھا جائیگا - اس طریق کتابت سے یه مسئله پیدا هوگیا که کیونکر چند اعداد کے ذریعه اختلاف مراتب سے اختلاف قیمت پیدا کیا جاے ؟

هم نے اسي تمثیل میں دس کو معیار ترقي عدد قرار دیا هے حالانکه هر زمانه میں اور هر قوم میں موجودہ متفقه طریق حساب کیطرح دس معیار عدد نه تھا ' اسلیے اس جدول میں مرتبه کي تبدیلي سے قیمت میں اوسیقدر اضافه هوگا ' جسقدر معیار عدد هوگا - مثـلاً اگر پانچ کو هم معیار قرار دیں تو دوسرے خانه میں جب هم کوئي عدد لکھینگے تو پہلے خانه سے صرف پنچ گونه قیمت بڑھیگي -

تعین معیار عدد کي نسبت اقوام میں مختلف عادتیں جاري رهي هیں - اهل بابل کے هاں (٦٠) معیار عدد تھا - بعض افریقي قبائل کے نزدیک (٦) معیار عدد هے - شاید بعض اهالي جزیرۂ نیوزیلینڈ میں اس غرض کیلیے (۱۱) کا عدد هے - یورپ میں درجن (Dozen) کا استعمـال عجب نہیں جو اسي بات کیطـرف اشارہ هو که زماں پہلے (۱۲) معیار عدد تھا - اس عقیدہ کي تعلیل که انسان نے زیادہ تر (۱۰) هي کو کیوں معیار عدد قرار دیا ؟ اس سے بہتر نہیں هوسکتي که پہلے انگلیوں کے اشارہ سے اعداد کا کام لیا جاتا تھا جسطرح ابتک لیا جاتا هے' اس بنا پر ۱۰ کا عدد جو دونوں هاتھوں کي انگلیوں کي مجموعي تعداد هے طبیعي طور پر معیار عدد قرار پایا - ٥ جو اوسکا نصف هے وہ صرف ایک هاتھه کي انگلیوں کي تعداد هے' اور ۲۰ جو ۱۰ کا دونا هے وہ دونوں هاتھه اور دونوں پاؤں کي انگلیوں کا مجموعه هے ' اور اسکے شواهد گذشته اقوام کي تاریخ میں مذکور هیں -

عرب کے ملک تدمر میں بیس بیس کر کے گنا جاتا تھا - سریاني قوم بھي قبل اسلام اسیطرح گنتي تھي' امریکا وسطي کے بعض قبائل اب تک ۲۰ کو عدد انتہائي قرار دیتے هیں - فرنچ زبان میں اب تک اس عهد کا بقیه اثر موجود هے - ۸ کیلیے اس زبان میں جو لفظ هے' وہ اون الفاظ سے مرکب هے جنکا مفہوم (چار بیس) هے -

یونانیوں نے ایک سے دس تـک کیلیے اور اسکے بعد ۲۰ - ۳۰ وغیرہ مرکب دهائیوں کیلیے خاص الفاظ وضع کیے تھے - انکے علاوہ اور اعداد ترکیبي مثـلاً ۳۲' ۳۳ ' کو دهائیوں پر اعداد مفردہ کے اضافه سے بذریعه عطف بناتے تھے ' مثـلاً دو اور تیس ' تین اور تیس - رومانیوں کا بھي یہي طریقه هے - لیکن اهل هند نے اسپر قناعت نکي' اور سلسلۂ اعداد کو اسقدر ترقي دي که هزار ' لاکھه ' کرور' اور ارب تک پہونچ گیا -

* * *

گو اب تـک " اعداد عشري " یعني اوس طریق عدد کو جسمیں دس معیار عدد هو' اس حد تـک ترقي هوچکي تھي ' لیکن طریق کتابت میں رموز و علامات عدد حد کمال تـک نہیں پہونچے تھے - " جدول عددي " کا جو طریقه رائج تھا' وہ گو اور طرق قدیمه سے سہل و آسان تھا ' تاهم انسان کي راحت پسندي اس سے سہل تر طریقه کي طالب تھي - جدول عددي کے ذریعه یه مشکل تو حل هو چکي تھي که صرف چند ارقام اعداد کے ذریعه بتقدیم و تاخیر مراتب' قیمت اعداد میں کیونکر کمي و بیشي ممکن هے ' لیکن بڑي مشکل یه تھي که خالي مرتبه کیلیے سادہ خانه چھوڑ دینا پڑتا تھا ' مثلا اگر هم ٥٠٢ لکھنا چاهتے' تو خانۂ اول میں ۲ ' خانۂ دوم سادہ ' اور خانۂ سوم میں ٥ لکھنا پڑتا ' لیکن بغرض تسہیل و آساني اگر هم جدول سے سبکدوشي حاصل کرنا چاهیں تو یہي عدد یعنی (٥٠٢) بالکل ٥۲ کے ساتھه ملتبس هو جاتا تھا - علماے هند قدیم نے اس دقت کو صرف ایک جنبش قلم سے رفع کردیا ' یعني صفر کا طریقه وضع کیا جو نہایت آساني سے خالي مرتبۂ سادہ کي جگه بنا دیا جاتا هے - اس سے پہلا التباس و اشتباہ بالکل مرتفع هو گیا -

اصل سنسکرت زبان میں صفر کیلیے ' لفظ " سُنّا " هے جسکے معني " خالي " کے هیں - عربوں نے جب اس طریق کتابت عدد کو اهل هند سے لیا تو " سنا " کي جگهه اوسکے هم معني لفظ " صفر " کا استعمال کیا - عربوں کے ذریعه جب یه طریقه

تاریخ تکمیل علم الارقام

خلاصۂ مضمون پروفیسر ایڈ منڈ ٹرنر شکاں یونیورسٹی ا - کا

انسان پر علم کے جو بے انتہا احسانات ہیں اونمیں ایک عظیم الشان احسان یہ بھی ہے کہ موہبت و توفیق الہی نے اوسکو علم الارقام یا علم الاعداد و شمار کا فہم عنایت کیا - دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو عدد و شمار سے خالی ہو - کیا دنیا کی آبادیاں' دنیا کی اقلیمیں' دنیا کی دولت' ان میں کوئی چیز بھی ایسی ہے جسکا اظہار بغیر عدد و شمار کیا جاسکے ؟ اس عظیم الشان تجربۂ انسانی کی اگر حقیقی عظمت و منزلت کا تصور کرنا چاہتے ہو تو ایک لحظہ کے لیے فرض کرلو کہ یہ علم اوراق عالم سے معدوم ہوگیا -

اگر ایسا ہوا تو پھر کیا ہوگا ؟ غریب اپنے مزدوری کے پیسوں کا' امرا اپنے روپیوں کا' کمپنیاں اپنے سامان کا' بنکر اپنے لین دین کا' جنرل اپنے سپاہیوں کا' اور حکومتیں اپنی مالیات کا حساب بھول جائینگی - دنیا میں کوئی ہستی ایسی نہوگی جو اشیاے مملوکہ کا صحیح علم محفوظ رکھہ سکیگی !!

اگر دنیا کی تاریخ کا وہ دن عجیب ہوگا جسمیں اظہار ما فی الضمیر کیلیے پہلا موضوع لفظ اوسکی زبان سے نکلا ہوگا' تو اوسکا دوسرا عجیب دن وہ ہوگا جب اشیاے عالم کی تعداد و مقدار کیلیے وہ کوئی اصطلاح وضع کرسکا -

یہ اصطلاحات و علامات جن سے موجودات عالم کی تعداد و مقدار ظاہر ہوسکتی ہے' کیونکر پیدا ہوے ؟ بتدریج انمیں کیونکر ترقی ہوئی ؟ یہ موجودہ سہل طریقہ اعداد و ارقام کیونکر مدون ہوا ؟ اس مضمون میں انہی سوالات کو حل کیا گیا ہے -

* * *

بچہ جب آنکھہ کھولکر ایک شے سے دوسری شے کا امتیاز شروع کرتا ہے' اوسیوقت سے وہ در حقیقت اعداد کا بھی استعمال شروع کردیتا ہے' اور سمجھتا ہے کہ ایک شے یہ ہے' ایک یہ ہے' اور ایک یہ ہے - اس بنا پر سب سے پہلی چیز جو سلسلۂ اعداد میں انسان کو ملی' وہ " ایک" ہے - آگے بڑھکر جب اوسنے ایک سے زائد اعداد کی ضرورت محسوس کی تو بجز اسکے اور کچھہ نہ ہوسکا کہ ایک کو چند اکائیوں کا مجموعہ سمجھے - مثلاً ا - اا اا' اسی بنا پر آج تک وحشی اور غیر متمدن اقوام عدد کثیر کو ہمیشہ اعداد صغار میں تحلیل و تقسیم کرکے سمجھتی ہیں - مثلاً وہ پانچ نہیں جانتی ہیں لیکن تین اور دو کا مجموعہ سمجھہ جاتی ہیں -

اس زمانہ میں بھی وحشت کا بقیہ اثر یہ موجود ہے کہ جاہل اشخاص سو کو پانچ بیس یا چار پچیس سے تعبیر کرتے ہیں -

لیکن حاجات انسانی نے جب اس سے بھی زیادہ ترقی کی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ اظہار اعداد و شمار کیلیے انہی اصول ابتدائیہ پر اصطلاحات و اشارات وضع کرے' لیکن اسکے لیے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ " اعداد و شمار " کسی خاص انسان' حیوان' یا اور اشیاء کیلیے مخصوص نہیں تھے بلکہ اونکا تعلق دنیا کی ایک ایک شے اور ایک ایک ذرہ سے تھا' اسلیے وضع حروف و خطوط کا وہ اولین قاعدہ کہ ہر شے کے اظہار کے لیے اوسکی صورت و شکل کی رسم و تصویر بنا دیجاے' کافی نہ تھا' اسلیے جسطرح اعداد کا تصور اکائیوں کے مجموعہ سے ذہن نشین ہوا تھا' اسیطرح اونکے لیے وضع علامات و اشارات میں بھی انہی رموز و کنایات کی مطابقت اختیار کی گئی - ایک کے لیے ایک لکیر' دو کے لیے دو لکیریں' تین کیلیے تین لکیریں' و قس علی ذلک -

لیکن چین اور ہندوستان نے کہ علم الاعداد کا گہوارۂ اولین ہیں' اسکے لیے مختلف طرق اختیار کیے - چین نے خطوط اعداد عرضی اختیار کیے مثلاً —' =' ☰' وغیرہ اور ہندوستان نے اور اسکے بعد رومان نے طولی خطوط' جو اب تک یورپ میں مستعمل ہیں' مثلاً I' II' III' وغیرہ - لیکن ظاہر ہے کہ اعداد کبیرہ کے اظہار کے لیے یہ طریقہ کسقدر مشکل اور صعب تھا' مثلاً اگر ہم دس کا اظہار کرنا چاہتے تو دس خطوط اور پچاس کیلیے پچاس خطوط یکے بعد دیگرے لکھنے پڑتے' اسیطرح ہم جسقدر عدد میں اضافہ کرتے اوسیقدر ہمکو خطوط میں بھی اضافہ کرنا پڑتا' اسلیے اعداد کبیرہ کیلیے بعد کو خاص علامات کے وضع کرنے کی ضرورت ہوئی - چنانچہ اہل ہند نے چار کیلیے دو متقاطع خطوط کی علامت وضع کی' جسمیں اسکے چار گوشے چار عددوں کیطرف اشارہ کر رہے ہیں اور جو رومن رسم الخط کے حرف اکس (X) سے مشابہ ہے

عبرانی اور یونانی قوموں نے اعداد کیلیے بجاے مستقل علامات کے وضع کرنے کے حروف مفردہ سے جو پہلے وضع ہوچکے تھے' کام لیا - حرف اول سے ۱- حرف دوم سے ۲- حرف سوم سے ۳- کی طرف اشارہ کرتے تھے' تا حرف دہم جو ۱۰ پر دلالت کرتا تھا - اسکے بعد یہ ترتیب حرف یازدہم ۲۰' حرف دوازدہم ۳۰ - و علی ہذا القیاس ہوجاتی' تا آنکہ انیسواں حرف ۱۰۰ پر ختم ہوجاتا تھا' اور بعد کا حرف سو سو عدد کا اضافہ کرکے اٹھائیسواں حرف ہزار پر ختم کردیتے تھے - حرف کی داہنی طرف ایک چھوٹا سا ضمہ (ٗ) بنا دیتے تھے جو یہ ظاہر کرتا تھا کہ یہ حروف تہجی نہیں ہیں -

رومانیوں نے عبرانیوں اور یونانیوں کے بعد اعداد نویسی کا ایک اور طریقہ وضع کیا جو بعض حیثیتوں سے عبرانیوں اور یونانیوں کے طریق اعداد نویسی سے سہل تھا' یعنی خطوط طولی موافق قیمت اعداد قائم رکھتے I, II, III, IIII' اور پھر اسی طرح نو تک ایک ایک خط کے اضافہ کے ساتھہ اعداد بڑھتے جاتے تھے - نو میں نو خطوط اسی طرح متصل ہوتے - دس میں نو خطوط طولی کھینچکر ایک عرضی خط سے اوسکو کاٹدیتے تھے -

اسکے بعد اونہوں نے ترقی کی - یہ خطوط صرف چار تک باقی رکھے اور پانچ اور دس کیلیے دو جدید علامتیں وضع کیں - پانچ کیلیے جو علامت بنائی وہ عربی کے سات (٧) کے مشابہ ہے' اور جسکی صورت یہ ہے (V) دس کی علامت دو متقاطع خط (X) قرار دیے اور اس طریقہ سے دس تک کے اعداد کامل ہوگئے - بیس کیلیے دس کی دو علامتیں' تیس کیلیے تین' چالیس کیلیے چار بنائیں' اسکے بعد پچاس کی علامت حرف (L)' سو کی حرف (C)' پانچ سو کی حرف (D)' اور ہزار کی حرف (M) وضع کی - درمیانی اعداد کا انہیں علامات کے اضافہ و حذف سے کام لیا -

* * *

اس عقدۂ علمی کے حل و کشایش کیلیے یہ مغرب کی کوششیں تھیں' لیکن قدرت نے اسکے حل و کشایش کا حقیقی مجد و شرف مشرق کیلیے مقدر کردیا تھا - اہل بابل اس فن میں مہارت رکھتے تھے' چینیوں نے ایک خاص طریق کتابت عدد وضع کیا جو اونہیں تک محدود رہا اور اب تک اوسکا استعمال اونمیں شائع ہے - اسکے بعد اہل ہند نے اعداد و ارقام کی علامتیں مقرر کیں اور بتدریج اونکو ترقی دیتے رہے - یہاں تک کہ عربوں نے اس فن کو اہل

ایـام هفتـه کی حقیقت

ارقـات کي سـب سے بڑي مـدت سـال هے' پهر سال کو هـم مهینوں پر' مهینوں کو دنوں پر' اور دنوں کو گهنٹوں' منٹوں' اور سکنڈوں پر تقسیم کرتے هیں - دن کي تمام اقسام کي حقیقت' آفتاب و ماهتاب کي حرکت سے اونکا تعلق' اور حرکت کي مختلف مقداروں کي حیثیت سے اونکي مختلف تقسیمات' یه تمام باتیں واضح اور ظاهر هیں -

لیکن هم مهینه میں چند غیر مساوي تقسیم هفتوں کي کیوں کردیتے هیں جو هر مهینه میں چند سال اور چند ایـام کي کسر کے ساتهه واقع هوتے هیں؟

حقیقت یه هے که جس طرح سال باره حصوں پر منقسم هے جن میں سے هر حصے کا نام مهینه هے' اسي طرح مهینه بهي متعدد حصص متساوي پر منقسم تها -

افریقه کے مختلف قبائل کے نزدیک ایام هفته کي تعداد مختلف هے - بعض قبائل میں تین تین دن کا هفته هوتا هے' بعضوں کے یہاں چار چار دن کا اور بعضوں کے نزدیک پانچ دن کا - اس اختلاف کا اصلي سبب یه هے که اونکے هاں دیهاتوں میں اور خیموں کي آبادیوں میں مختلف عادات و رسوم قدیمه کي حیثیت سے هر تیسرے یا چوتهے یا پانچویں دن بازار لگتا هے' اس بنا پر اونکے نزدیک هفته کا پهلا دن وهي هوتا هے جو بازار کا دن هوتا هے - کانگو میں مهینه همیشه ۲۸ دن کا هوتا هے' اور ان ۲۸ ایام کو برابر حصوں پر تقسیم کرکے چار چار دن کا ایک هفته فرض کرتے هیں - باشندگان ایدو کا بهي اسی پر عمل هے -

شرقي افریقه کے بعض مقامات میں ایک مهینه کو دس دس دن کے تین هفتوں پر تقسیم کرتے هیں - اهل یونان بهي تیس دن کا ایک مهینه فرض کرکے دس دس دن کے تین هفتے کردیتے تهے - اهل جاوه عربوں کے اختلاط سے پہلے مهینه کو ۲ هفتوں پر تقسیم کرتے تهے' اور هر هفته کو پانچ پانچ دن پر -

لیکن ایک زمانـۂ بعید سے اکثر دنیاے معلوم و متمدن میں هفته سات روز کا قـرار دیا گیا هے اور دوامـاً اسي پر عمل هے' لیکن غور کرنا چاهیے که هفته کے سات دن کیوں مقرر کیے گئے ؟

توراۃ کے سفرتکوین سے ظاهر هوتا هے که حضرت موسی کے عهد میں هفته سات هي دن کا هوتا تها - یهود نے کہاں سے یه سیکها؟ کلدانیوں سے جو قدیم اقوام میں سب سے پہلے ستاره بین تهے -

انسان نے سب سے پہلے جب آسمان کي طرف نظر اٹها لي تو اوسنے دیکها که ایک ستاره جسکو هم چاند کہتے هیں' ایک وقت معین پر طلوع هوتا هے - رفته رفته ۱۴ روز میں وه بڑهکر کامـل هوجاتا هے - اسکے بعد گهٹنا شروع هوتا هے اور ۲۸ دن کے بعد عموماً بالکل ڈوب جاتا هے - اس بنا پر اسنے مهینه کے چوده چوده دن کے دو ٹکڑے کیے' اور پهر ان دونوں کے بهي دو برابر ٹکڑے کرڈالے اسطرح مهینه کے چار ٹکڑے کرکے سـات سـات دن کے ایک ایک ٹکڑے کا نام "هفته" رکها -

کلدانیوں میں ان ایام هفته کے جو نام تهے' وه وهي نام هیں جو سیارات سبعه کے هیں - اس سے ظاهر هوتا هے که اونهوں نے هفتوں کے سات دنوں کا تعین سیارات سبعه کي مناسبت سے کیا تها -

لیکن اس نظریه کے تسلیم کرنے سے ایک دوسري مشکل پیدا هوتي هے - اس سے لازم آتا هے که ایام هفتـه کے ناموں کي ترتیب سات ستاروں کي ترتیب پر هوني چاهیے - حالانـکه ان دونوں کي ترتیب میں بهت فرق هے :

(۱) ترتیب سیارات سبعه : یعنے زحل' مشتري' مریخ' شمس' زهره' عطارد' قمر -

(۲) ترتیب ایام سبعه : زحل' شمس' قمر' مریخ' عطارد' مشتري' زهره -

ایک مـدت تـک یـه اعـتراض نا قابل جواب تها' لیکن اب اکتشاف آثار نے ایک کلداني کتابه کے ذریعه واضح کیا هے که کلداني دن کے هر گهنٹه کو ایک ایک سیاره کي طرف منسوب کرتے تهے اور هر دن کا وهي نام رکهتے تهے' جو اوس دن کے پہلے گهنٹه کے سیاره کا هوتا تها - اس نظام کوکبي کي بنا پر دن کے ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ - زحـل کے گهنٹے هونـگے' ۲ - ۹ - ۱۶ - مشتري کے' ۳ - ۱۰ - ۱۷ - ۲۴ - مریخ کے' اور ۴ - ۱۱ - ۱۸ - اور دوسرے کا دن کا پهلا گهنٹه شمس کا - اسي طرح علی ترتیب الایام تیسرے دن کا پهلا گهنـٹه عطارد' چهٹے دن کا پهلا گهنٹه مشتري' اور ساتویں دن کا پهلا گهنٹه زهره هوگا -

اهل هند جو قدیم ستاره بین اقوام میں داخل هیں' اونکے هاں بهي ایام هفته کي تقسیم اسي اصول پر هے -

جن اشخاص کو قـدیم فن جوتش اور نجوم سے واقفیت هے وه اُن نقشوں اور جدولوں پر نظر ڈالیں جو اب تک احکام سعد و نحس نجومي کے استخراج کیلیے لوگ استعمال کرتے هیں - ان میں هر دن کے چوبیس گهنٹوں کو مختلف تقسیموں سے مختلف ستاروں میں منقسم کردیا هے - یه تمام چیزیں اسي کلداني علم کواکب سے ماخوذ هیں جو مسیحي اقـوام شام کے ذریعه اسلام میں ترجمه هوکر شائع هوئي تهیں -

ممالک عثمانیه اور نصرانیت

یوناني اخبار نیولوگوس کے اڈیٹر نے اس موضوع پر ایک رساله لکها هے که سلطنت عثمانیه میں نصراني جماعتوں کو حقوق حاصل هیں - تمهیداً دیگر خلفاے اسلام کے عهود و حقوق کو بیان کیا هے' جسمیں حضرت عمر کے اوس عهد کا بهي ذکر هے جو اونهوں نے فتح بیت المقدس کے وقت نصراني بطریق صفر دنیوس سے کیا تها -

رساله میں تاریخي طور سے دکهایا گیا هے که ترکوں کا طرز عمل نصاری کے ساتهه همیشه کسقدر منصفانه رها هے؟ منجمله اون واقعات متعدده کے جنکا صاحب رساله نے تذکره کیا هے' عالي پاشا کي اوس رپورٹ کا بهي ایک فقره هے جو اوسنے سنه ۱۸۵۵ میں دول عظمی کے سامنے پیش کي تهي -

پٹریارک (بطریق) کا عهده اون متعدد حقوق تمدني و دیني پر اسدرجه مشتمل هے که یه کہنا ممکن هے که تمدني قوت کے علاوه جسکي حکومت اسلامیه مالک هے' نصاری کے تمام امور' اونکے فیصلۂ مقدمات' اونکے حالات کي نگراني وغیره اور انکے هر طرح کے معاملات خود نصاری هي کے هاتهه میں هیں - حکومت اسلامیه کو اون سے کوئي تعرض نہیں -

کاش مسلمانوں کو بهي حکومت نصرانیه کي تاریخ میں اس قسم کے فقروں کے لکهنے کا موقع ملتا !

مادی اور لا ادری

موجوده متعدد فلسفي فرقوں میں مادي اور لا ادري' یه دو فرقے بهي هیں جنکا نام اکثر همارے مذهبي لٹریچر میں لیا گیا هے لیکن ان کي حقیقت سے عام طور پر ناظرین کو واقفیت نہیں هے -

یورپ میں رائج ہوا تو " صفر " کو اپني زبان میں بعینہ سائیفر Cipher بنا دیا جو اب تک مختلف صورتوں میں یورپ کي زبانوں میں مستعمل ہے ' لیکن عرب صفر کو بصورت نقطہ (٠) لکھتے ہیں اور اہل ہند و یورپ بصورت دائرہ (0) لکھتے ہیں - قدیم قدیم عہد جسمیں صفر بصورت دائرہ لکھا ہوا ملا ہے' سنہ ۷۶ - ۸ ع ہے '

* * *

یہہ ارقام عددي یورپ میں کیونکر اور کب پہونچے ؟ یہہ مسلم ہے کہ عربوں نے اہل ہند سے یہ ارقام اخذ کیے کیونکہ اونکے ہاں ان ارقام کا نام " ارقام ہندیہ " ہے - نویں صدي مسیحي میں بغداد میں علماے ریاضي انہیں ارقام کا استعمال کرتے تھے - اندلس کے عربوں میں ارقام ہندیہ کے جو اشکال رائج تھے ' وہ اشکال بغدادي سے کسیقدر مختلف تھے - انکا نام اندلس میں " ارقام الغبار " تھا - مسلمانوں نے ان ارقام کو اپنے تمام حدود اثر میں پھیلایا ' اور جہاں جہاں اونکي حکومت یا تجارت پہونچي یہ ارقام اونکے ساتھہ ساتھہ تھے -

* * *

بعض علماے یورپ کا دعوی ہے کہ عربوں سے پہلے جنوبي یورپ میں ارقام رائج تھے اور اسکي دلیل علم ہندسہ کي ایک کتاب کا ایک قلمي نسخہ ہے جو چھٹي صدي عیسوي میں تصنیف ہوئي تھی - اس کتاب میں انہیں ارقام کا استعمال ہے - اگرچہ وہ تصنیف چھٹي صدي کي ہے لیکن چونکہ یہہ نسخہ گیارھویں صدي کا لکھا ہوا ہے اسلیے تحقیق یہہ ہے کہ ناقل نے قدیم ارقام کي جگہ ان ارقام کو جو اوسکے زمانہ میں شائع ہو چکے تھے ' لکھدیا ' تاہم اس نسخہ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ عربوں سے اہل یورپ میں گیارھویں صدي سے پہلے ان ارقام کا رواج ہو چکا تھا -

پوپ سلوسٹر ثاني جب اندلس کے عربوں سے تحصیل علوم و فنون کے بعد یورپ واپس آیا تو اوسنے اندلس کے ارقام غبار پر ایک مختصر رسالہ لکھا ' مگر اسمیں صفر کا ذکر نہیں ہے - بارھویں صدي میں یہ ارقام باختلاط ارقام یوناني و روماني ' مختلف ممالک و طبقات یورپ میں بے قاعدہ طور پر پھیل رہے تھے کہ تیرھویں صدي کے اوائل میں اٹلي کے مشہور ریاضي داں لیونارڈو فیرناتشي نے سنہ ۱۲۰۲ میں علم حساب میں ایک کتاب لکھي جسمیں ارقام ہندیہ کي تشریح کي - لیونا رڈو کے بعد جان ساکرو بوسکرو پیدا ہوا ' جسنے ارقام ہندیہ کے طریق استعمال کي لیورناڈو سے زیادہ تشریح و توضیح کي -

یوحنا پہلا شخص ہے جسنے ان ارقام کا نام " ارقام عربیہ " رکھا -

اوجر شاہ سسلي جسکے مسلمانوں سے بہت تعلقات تھے' اسکے عہد کے چند سکے برآمد ہوئے ہیں جن پر انہیں ارقام میں سنہ ۳۸ ۱۱ کي تاریخ ثبت ہے - بعض اور مقامات میں بھي چند اور سکے ملے ہیں جنمیں ایک اٹالین ہے اور اس پر سنہ ۱۳۹۰ منقوش ہے - ایک دوسرا فرنچ سکہ ہے جسپر ۱۴۸۵ کي تاریخ لکھي ہوئي ہے - جزیرۂ برطانیہ میں بھي دو سکے پائے گئے ہیں' ایک اسکاٹ لینڈ کا ہے - اسکي تاریخ ۱۵۳۸ع ہے - دوسرا انگلینڈ کا ہے جسکي تاریخ ضرب ۱۵۵۱ ہے - ان تمام سکوں کے سنین انہي ارقام ہندیہ یا عربیہ میں منقوش ہیں - فرانس میں ایک قلمي کتاب سنہ ۱۲۷۵ع سے محفوظ ہے - اسمیں ان ارقام ہندیہ پر ایک مقالہ موجود ہے - جرمني میں فیرونی کي دو لوحیں ملي ہیں ' جن میں اول پر سنہ ۱۳۷۱ اور دوسرے پر سنہ ۱۳۹۸ منقوش ہے -

(ملاحظات)

پروفیسر موصوف کے اس مضمون کے متعلق ہمکو چند باتیں کہني ہیں :

(۱) حساب جمل جسکا پروفیسر موصوف نے تذکرہ کیا ہے ' وہي چیز ہے جو مسلمانوں کے پاس بصورت حروف ابجد موجود ہے ' اور جسکو مسلمان علماے ریاضي نے درجات و دقائق و ثواني کي تعیین میں ' اور علماے جغرافیہ نے طول و عرض بلاد کے ذکر میں استعمال کیا ہے ' اور پھر شعراے متاخرین اوس سے مادہ ہاے تاریخ نکالتے ہیں -

(۲) مسلمان ان ارقام کو ارقام ہندیہ ضرور کہتے ہیں لیکن تاریخ کي جہانتک شہادت ہے مسلمان اولاً ارقام کو الفاظ کي صورت میں لکھتے تھے - مثلا ایک' دو ' چار - ابتداے فتوحات سے تا عہد عبد الملک تمام صوبوں کے حسابات خود اون صوبوں کے طریق ارقام کے موافق لکھے جاتے تھے - مصر کا حساب قبطي میں ' شام کا رومي میں ' عمان و ایران کا فارسي میں - عبد الملک کے عہد حکومت میں دفتر حساب ایک فارسي الاصل مسلمان صالح بن عبد الرحمن نے عربي میں منتقل کیا ' اسلیے قرین قیاس یہ ہے کہ ارقام ہندیہ عربي میں فارسي کي راہ سے آئے ہیں ' کیونکہ ہندوستان سے عربوں کا علمي تعلق عہد منصور عباسي سے شروع ہوتا ہے -

(۳) موجودہ مستعمل ارقام عربیہ موجودہ یوروپین ارقام سے مختلف ہیں ' اسلیے یہ بیان کرنا ضروري ہے کہ موجودہ ارقام عربیہ مختلف زبانوں میں مختلف طریقوں سے لکھے جاتے تھے - وہ طریق ارقام عربیہ جو اہل یورپ میں پھیلا ' محض ابتدائي نقش ہے - ایک شاعر نے ان علامات و ارقام کو چند شعروں میں جمع کر دیا ہے جن سے مناسبت و مشابہت ارقام عرب و یورپ بخوبی ظاہر ہوگي :

الف و حاء ثم جیم بعدہ * عین و بعد العین عو ترسم
ہاء و بعد الہاء شکل ظاہر * یبدو لہ [illegible] - فذ ہو ترقم
صفران ثامنہا وقت ضما معاً * والواو تاسعہا بذلک تعلم

اب ان دونوں علامات کا مقابلہ کرو :

(عربي قدیم)	ا	ح	حج	ع	عر	ہ	۸	8	ر
(موجودہ عربي)	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۷	۹
(یوروپین)	1	2	3	4	5	6	7	8	9

(ملخص و مقتبس از المقتطف)

ما كان صلاتهم التي يزعمون انها يدرم (؟) بها عنهم الا مكاء و تصدية (۱)

صلاۃ (نماز) جس کي نسبت مشرکين عرب کا زعم تھا کہ يہي عبادت اُن کے کام آئيگي اور اُن کے ليے اجر و ثواب کاباعث ہوگي' وہ صرف تالي بجانا اور سيٹي دينا تھي (۱)

اسلام نے اس غير مہذب طريقہ کي اصلاح کي' اس کو مذموم بتايا' نماز کي ايک خاص هيئت مقرر کردي' اور ايسي مقرر کردي جو انساني اخلاق ملکوتي کي ترقي کا بہترين ذريعہ ہوسکتي ہے -

يہوديوں اور نصرانيوں ميں بھي نماز کا رواج تھا - ايرانيوں ميں بھي مغوں' موبدوں' اور پادشاهوں کي تعظيم کو نماز کہتے تھے' مگر يہ خاص طريق خشوع کہيں نہ تھا' اور نہ عبودية الهي کي حقيقت سے کسي کو واقفيت نہ تھي - يہ خصوصيت اسلام کي ہے' وہ خود نماز کے تذکرہ ميں اس پر زور ديتا ہے :

فاذ كروا الله كما علمكم ما لم تكونوا تعلمون (۲ : ۱۹۷)

خدا کو اُس طريق سے ياد کرو اور اُس خاص شکل سے نماز پڑھو جس کي خدا نے تمہيں تعليم دي ہے اور جس سے پہلے تم ناواقف تھے -

(سجدہ)

(ب) نماز کا جزو اعظم سجدہ ہے جس کے اصلي معنے اهل لغت نے کمال اطاعت و انقياد اور خضوع کے لکھے هيں - کلام عرب ميں بھي يہي معني متبادر تھے - ايک مشہور مصرع ہے :

ترى الاكم فيها سجداً للحوافر

يعني گھوڑے کي سرعت رفتار کا يہ عالم تھا کہ چھوٹي چھوٹي پہاڑياں اُس کے سموں کي مطيع نظر آتي تھيں - قران کريم کي متعدد آيتوں ميں يہي معني مراد هيں' مثلاً : والنجم و الشجر يسجدان اور كل له يسجدون' و نحو هما -

امام رازي سجدہ کے لغوي و اصطلاحي معاني کي نسبت لکھتے هيں :

ان السجود لا شك انه في عرف الشرع عبارة عن وضع الجبهة على الارض فوجب ان يكون في اصل اللغة كذلك لان الاصل عدم التغيير (۲)

کوئي شک نہيں کہ شريعت ميں سجدہ کے معني زمين پر پيشاني رکھنے کے هيں' اس سے ضروري ہے کہ اصل لغت ميں بھي يہي معني ہوں کيونکہ اصل الاصول يہي ہے کہ معني بدل نہ جائيں (۲)

هم تسليم کرتے هيں کہ مصطلحات ميں لغوي معنے کي کچھہ نہ کچھہ مناسبت ضرور ملحوظ رهني چاهيے مگر سجدہ کي شرعي اصطلاح ميں يہ مناسبت مفقود نہيں ہے - نماز ميں جس انداز سے سجدہ کرتے هيں' اُس سے زيادہ فروتني و تذلل کي اور کيا صورت هوسکتي ہے ؟ علم اللسان کے جاننے والے جانتے هيں کہ اصل لغت کے لحاظ سے اصطلاح ميں کيا کچھہ تبديلياں نہيں هو جاتي هيں ؟ رکوع کے معني صرف جھکنے کے تھے' اصطلاح نے ايک خاص قسم کے جھکنے کي تخصيص کردي - صلاۃ صرف دعا کو کہتے تھے - اصطلاح نے ايک مخصوص انداز دعا کا نام صلاۃ رکھديا - جہاد کا لفظ محض سعي و کوشش کے ليے موضوع تھا' اصطلاح نے اس ميں ايک تخصيص سعي کي شان پيدا کردي - وقس على هذ القياس - عجيب بات يہ ہے کہ خود امام رازي نے " وادخلوا الباب سجداً " کي تفسير ميں سجدہ کے معني تواضع هي کے ليے هيں اور فقط اس قدر معذرت کافي سمجھي ہے کہ سجدہ کے شرعي معنے يہاں درست نہيں اُترتے ! [۱]

(اقيمــو الصلــوۃ)

قران کريم ميں صلاۃ کا لفظ جہاں کہيں آيا ہے اقامت کے صيغوں کے ساتھہ آيا ہے - [۲] عربي ميں اقامت کے معني يہ هيں کہ کسي کام کو اُس کي تمام و کمال شرائط و حدود کے ساتھہ انجام ديا جائے - محاورہ ميں کہتے هيں : اقام القوم سوقهم' اذا لم يعطلوها عن البيع و الشراء - ايک شاعر اپنے مخصوص قديم انداز تفاخر ميں شکايت کرتا ہے :

اقمنا لاهل العراقين سوق الـ ـضراب تحاموا وولوا جميعا

روايات ميں ہے :

اقامة الصلاة تمام الركوع والسجود والتلاوة والخشوع و الاقبال عليها فيها [۳]

نماز قائم کرنے کے معني رکوع و سجود اور تلاوت و خشوع کے حق سے نہايت مکمل طريق پر سبکدوش ہونے اور نماز کي غايت کي جانب اچھي طرح توجہ کرنے کے هيں - [۳]

يعني ايک مسلمان کے ليے صرف نماز پڑھنا هي کافي نہيں ہے' نماز کے اغراض و غايات کي تکميل بھي ضروري ہے - قرآن کہيں بھي رسمي نماز ادا کرنے کا حکم نہيں ديتا - وہ تکميل حدود کا خواستگار ہے اور صاف کہہ رہا ہے کہ بغير اس تکميل کے نماز نماز هي نہيں -

(استعانت بالصبــر و الصــلاۃ)

قرآن کريم نے استعينوا بالصبر والصلاۃ کا دو مقام پر حکم ديا ہے (استقلال و شکيبائي اور نماز کے ذريعہ مشکلات ميں مدد مانگا کرو' يعني ان چيزوں سے تم کو اعانت مليگي' تمہاري مشکليں آسان ہوجائينگي' مہمات امور ميں تم کو انہيں سے رجوع کرنا چاهيے) حديث ميں ہے :

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر فزع الى الصلاة [۴]

جب کوئي مهم پيش آتي تو رسول الله صلى الله عليه وسلم نماز کي جانب رجوع کرتے - [۴]

دوسري روايت ميں ہے :

انهما - اى الصبر و الصلاة - معونتان على رحمة الله [۵]

استقلال اور نماز' يا يہ دونوں' نزول رحمت الهي ميں اعانت کيا کرتے هيں - [۵]

دوران تلاوت ميں اس تاکيدي حکم پر بارها تمهاري نظر پڑي هوگي ليکن شايد هي کبھي يہ خيال آيا هو کہ اس کا مدعا کيا ہے ؟ صبر کے معنے يہ نہيں هيں کہ انسان کے پاس ايک چيز تھي' جاتي رهي اور وہ چپ هوگيا کہ نہيں ہے تو نہ سہي :

کھو گيا دل کھو گيا' هوتا تو کيا هوتا امير ؟
جانے دو' اک بے وفا جاتا رها جاتا رها

---

(۱) رواہ ابو جعفر محمد بن محمد بن جرير قال حدثنا ابن حميد قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية قال ما كان صلاتهم الخ

(۲) رازي - ج ۱ ص ۲۹۸ -

(۱) رازي - ج ۱ ص

(۲) قران کريم - ۵ : ۷۰ ' ۲ : ۲۷۷ ' ۷ : ۱۶۹ ' ۹ : ۵ و ۱۱ ' ۱۳ : ۲۲ ' ۳۵ : ۱۹ و ۲۹ ' ۴۲ : ۳۶ ' ۵ : ۶۰ ' ۲ : ۴ ' ۹ : ۷۳ ' ۲ : ۳۰ و ۷۷ ' ۱۰۳ ' ۴ : ۷۹ ' ۷ : ۲۸ ' ۱۰ : ۸۷ ' ۲۳ : ۵۵ ' ۳۰ : ۳۰ ' ۵۵ : ۸ ' ۱۵ : ۲ ' ۸۳ : ۲۰ ' الى غير ذلك من آيات كثيرة تدل على ان لا صلاة الا باقامة حدودها و شروطها -

(۳) ابو جعفر قال حدثنا عثمان بن سعيد عن بشر بن عمارة عن ابي روق عن الضحاك عن ابن عباس و يقيمون الصلاة قال اقامة الصلاة الخ -

(۴) ابو جعفر قال حدثني اسماعيل بن موسى الفزاري قال حدثنا الحسين بن رتاق الهمداني عن ابن جريج عن عكرمة بن عمار عن محمد بن عبيد بن ابي قدامة عن عبد العزيز بن اليمان عن حذيفة قال الخ -

(۵) ابو جعفر قال حدثنا القاسم قال حدثنا الحسين قال حدثني حجاج قال قال ابن جريج واستعينوا بالصبر والصلاة قال انهما الخ -
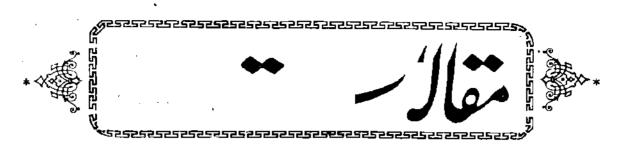
(۱) مادي وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے کہ عالم میں صرف دو چیزیں ہیں : وجود مادہ مثلاً لکڑي ' پتھر ' لوها - اور قوت مادہ ' مثلاً حرارت ' حرکت ' کہربالیت - یہ تمام قوتیں طول و عرض ' بیاض و سواد کیطرح مادہ کو عارض ہیں - بلکہ یہ قوتیں بھي خود مادہ کے مظاہر ہیں -

(۲) لا ادري کہتے ہیں کہ ہم مادہ اور قوت کے وجود کو جانتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ قوت کو مادہ سے کس قسم کا تعلق ہے ؟ جو چیزیں ہمارے ادراک اور احساس میں نہیں آتي ہیں نہ تو ہم اونکو جانتے ہیں ' اور نہ ہم انکا انکار کرتے ہیں - ہم اپنے علم کي نفي کرتے ہیں ' لیکن اونکے وجود کي نفي نہیں کرتے -

امریکا کا مکتشف اول

اب تک بر اعظم امریکا کا مکتشف اول کولمبس سمجھا جاتا تھا ' لیکن اب ولایات متحدہ میں چند پتھر ملے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کولمبس سے سوا سو برس پہلے یہاں اہل سویڈن و ناروے آے تھے - اسکے بعد ایک دوسرا پتھر امریکا کے ایک مکانوں میں جسکا نام کنٹسن ہے ' اور جو صوبہ منیسوٹا میں واقع ہے نکلا ' اس پر حسب ذیل عبارت لکھي ہوئي پائي گئي :

" ہم سویڈني اور ۲۲ اہل ناروے اپنے ملک سے نیو اسکاٹلینڈ کي تلاش میں نکلے اور مغرب کیطرف چلے ' یہاں تک کہ پاني میں دو چٹانوں کے پاس اترے جو اس پتھر سے ایک دن کي مسافت پر واقع ہے - ہم دن بھر شکار کھیلتے رہے - واپسي میں ہم دس سرخ رنگ انسانوں سے ملے جوخون کي پوشاک پہنے تھے اور وہ مرچکے تھے - کنواري مریم ! مصیبت سے بچانا ! ہمارے ساتھہ کے دس آدمي دریا میں ہیں جو کشتیوں کي اس جزیرہ سے ۱۴ دن کے فاصلہ پر حفاظت کر رہے ہیں - سنہ ۱۳۶۲ "

ارتفاع سطح ارضی

سطح زمین کي بلندي و پستي اور اوسکا دوسري زمین کي پستي و بلندي سے باہمي مقابلہ سمندر کي سطح سے کیا جاتا ہے - دنیا کے تمام بر اعظم بلندي و ارتفاع سطح میں باہم برابر نہیں ہیں ' سمندر کي سطح سے بلند ترین ٹکڑہ ' بر اعظم ایشیا ہے ' اور سب سے پست حصہ ' بر اعظم یورپ و اسٹریلیا - ترتیب ارتفاع حسب ذیل ہے :

بر اعظم	سطح آب معدل ارتفاع
ایشیا	۹۵۰ میٹر
افریقہ	۶۵۰ میٹر
امریکا جنوبي	۶۳۰ میٹر
امریکا شمالي	۶۰۰ میٹر
اسٹریلیا	۲۸۰ میٹر
یورپ	۲۸۰ میٹر

حقیقۃ الصلاۃ

ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء و المنکر ' و انہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین

(۱)

ایمان بالغیب کے بعد قرآن کریم کي سب سے پہلي تعلیم اقامت صلاۃ ہے کہ نماز کو قائم کرو - ہم کو اس سے بحث نہیں کہ صلاۃ (نماز) کے احکام و اقسام کیا ہیں اور کیوں ہیں ؟ ہمارے پیش نظر صرف نماز کی وہ خصوصیت ہے جس کو مسجد نشینوں میں نہ پاکر ایک اہل دل نے میکدہ کے دروازے کھٹکھٹائے تھے کہ :

باشد کہ دریں میکدہا دریابیم
آں نور کہ در صومعہا گم کردیم

اس ذیل میں متعدد امور بحث طلب ہیں :

(لفظ صلاۃ)

(الف) ادبیات عرب میں صلاۃ کسے کہتے ہیں ؟

کلام جاہلیت میں یہ لفظ دعا کے لیے استعمال ہوتا تھا - اعشی کا قول ہے :

لہا حارس لا یبرح الدہر بیتہا * و ان ذبحت صلي علیہا و زمزما

اصلي علیہا ' یعني بذلک دعا لہا (اس کے لیے دعا کی)
ایک اور جاہلي شاعر کا شعر ہے :

و قابلہا الریح صفي دنہا * و صلي علی دنہا و ارتسم

یہاں بھي دعا ہي کے معني ہیں - ایک اور قصیدہ میں ہے :

علیک مثل الذي صلیت فاعتصمي
عینا ' فان لجنب المرء مضطجعا -

صلاۃ کے دوسرے معنی لزوم کے تھے - عہد جاہلیت کي ایک نظم کا یہ شعر مشہور ہے :

لم اکن من جناتہا علم اللہ * و اني بحرہا الیوم صالي
یہاں صالي کے معنے لزوم رکھنے والے کے ہیں -

کسي شخص کے پیرو کو بھي مصلي کہتے تھے ' اور اس پیروي و اتباع کا نام صلاۃ تھا - اصل میں مصلي کا لفظ گھوڑے کے ایسے موضوع تھا جو کسي دوسرے گھوڑے کے پیچھے پیچھے چلتا ہو - بعد میں تخصیص جاتي رہي ' معني میں تعمیم آگئي اور ہر قسم کي پیروي کو صلاۃ اور پیرو کو مصلي کہنے لگے -

یہ تو صلاۃ کے عام معني ہوے ' لیکن مشرکین عرب میں صلاۃ کا ایک خاص طریقہ تھا ' جس کي تشریح قران کریم نے کي ہے ' سورۂ انفال میں ہے :

و ما کان صلاتہم عند البیت	خانۂ کعبہ کے پاس آن کي نماز کیا
الا مکاء و تصدیۃ ' فذوقوا	تھي ؟ تالي بجاني اور سیٹي دیني '
العذاب بما کنتم تکفرون	تم جو کفر کیا کرتے تھے ' اب اس کے
(۸ : ۳۶)	بدلے عذاب کا مزہ چکھو -

روایات و آثار سے بھي اس کي تائید ہوتي ہے - ایک روایت میں ہے :

(و) نماز کیا ہے ؟ خدا کے ساتھہ تعلقات بندگی کو تازہ کرنا اور اپنے قواء بہیمیہ کے خلاف اپنے قواء ملکوتیہ کو قوی رہنے کی سعی ہے -

دنیا کی جہوٹی ہستیاں جو اپنی شان و شوکت و جبروت و جلالت سے دلوں پر ایک طرح کی مرعوبیت کا نقش بٹھاتی ہیں ' اُن سے تبری و استغفار کرکے صفحۂ قلب سے نقش باطل کو دھو ڈالنا اور انسانی زندگی کو روحانی و مادی دونوں حیثیتوں سے بہترین نمونۂ سعادت بنانے کے لیے حسن توفیق کا طلبگار ہونا - پس نماز بندے کیلیے خدا کی ایک معیت اور صحبت ہے اگر اسکے تعلق کو صحبت و معیت کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے - یہ معیت اول سے لیکر آخر تک قائم رهتی ہے - یہی وہ مقام ہے جہاں صرف خدا ہے اور خدا کی یاد ہے ' بندے اور خدا کے ما بین کوئی چیز حائل نہیں ہوتی :

ان الصلاة اولها لفظة " الله " و آخرها لفظة " الله " في قوله " اشهد ان لا اله الا الله " ليعلم المصلى انه من اول الصلاة الى آخرها مع الله -

نماز کی ابتدا " اشهد ان لا اله الا الله " پر اور انتہا السلام علیکم و رحمة الله پر ہوتی ہے ' یعنی اول میں بھی الله ہی کا لفظ ہے اور آخر میں بھی - یہ اس لیے ہے کہ نمازی کو معلوم ہوجائے کہ نماز میں اول سے آخر تک وہ الله ہی کے ساتھہ ہے -

فان قال قائل : فقد بقى من الصلاة قوله " و اشهد ان محمدا رسول الله " والصلاة على الرسول والتسليم ' نقول : هذه الاشياء دخلت لمعني خارج عن ذات الصلاة ' و ذلك لان الصلاة ذكر الله لا غير' لكن العبد اذا وصل بالصلاة الى الله و حصل مع الله لا يقع في قلبه انه استقل و استبد و استغنى عن الرسول (۲)

اگر یہ اعتراض ہو کہ نماز میں اشهد ان محمداً رسول الله ' اور " اللهم صل على محمد و على آل محمد و بارک و سلم " بھی ہے ' تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں اصل نماز کے معنی سے خارج ہیں - یہ ایک اوپری بات کے لیے داخل ہوگئی ہیں - سبب یہ ہے کہ نماز صرف خدا کی یاد کا نام ہے - اس کے علاوہ نماز اور کوئی چیز نہیں ہے لیکن نماز کے ذریعہ بندہ جب خدا تک پہونچ جا تا ہے اور خدا کی قربت اُسے حاصل ہوجاتی ہے تو اسکے دل میں یہ خطرہ نہ آنا چاهیے کہ رسول کی هدایت سے میں آزاد ہوگیا ' مستبد بن بیٹھا ' اب میں تعلیمات رسالت سے بالکل ہی بے نیاز و مستثنی ہوگیا ہوں - [۲]

(ز) نماز کی مواظبت سے کیا بات حاصل ہوتی ہے ؟ حدیث میں ہے :

جاء رجل الى النبي صلى الله عليه و سلم فقال : ان فلاناً يصلي بالليل فاذا اصبح سرق ؟ فقال : لتنهاه ما تقول [۳]

ایک شخص نے رسول الله صلی الله علیه و سلم کی خدمت میں گذارش کی کہ فلاں شخص رات کو نمازیں پڑھا کرتا ہے اور جب تڑکا ہوتا ہے تو چوری کرتا ہے ' آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز کو تم کہہ رہے ہو یعنی اداے نماز - یہی چیز اُس کو اس حرکت سے روک دیگی " [۳]

(ح) یہ بات کیونکر حاصل ہوتی ہے اور اس کا سبب کیا ہے ؟ احادیث میں اس کی جو حقیقت مذکور ہے اور آثار و اخبار سے اس موضوع پر جو روشنی پڑتی ہے ' اس کا اقتباس یہ ہے :

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ - ص ۱٦۵

(۳) رواہ الامام احمد بن حنبل قال حدثنا وکیع ' اخبرنا الا عمش ' قال اری ابی صالح عن ابی هریرة قال جاء رجل الى النبي (صلعم) الخ -

في الصلاة منتهى و مزدجر عن معاصي الله (۱)

نماز میں خدا کی نا فرمانیوں سے باز رکھنے اور روکنے کی صفت ہے (۱)

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد بصلاته من الله الا بعداً (۲)

جس شخص کو اُس کی نماز نے بے حیائی اور برائی سے نہ روکا وہ نماز پڑھکر خدا سے اور بھی دور ہوگیا (۲)

قيل لابن مسعود : ان فلانا كثير الصلاة ؟ قال : فانها لا تنفع الا من اطاعها [۳]

عبد الله بن مسعود سے ایک شخص کا تذکرہ ہوا کہ فلاں شخص بہت نمازیں پڑھا کرتا ہے - ابن مسعود نے کہا : نماز اُس شخص کو نفع دیتی ہے جو نماز کی اطاعت کرے - [۳]

من لم تامره صلاته بالمعروف و تنهه عن المنكر لم يزدد بها من الله الا بعداً [۴]

نیکی کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے جس کی نماز حکم نہ دیتی ہو تو ایسی نماز نے خدا سے اور دوری بڑھا دی [۴]

لا صلاة لمن لم يطع الصلاة ' و طاعة الصلاة ان تنهى عن الفحشاء والمنكر' قال قال السفيان : قالوا يا شعيب أصلاتك تامرك ؟ قال فقال سفيان ؟ اى والله تأمره و تنهاه [۵]

جو نماز کی اطاعت نہ کرے اُس کی نماز نماز ہی نہیں - نماز کی اطاعت یہ ہے کہ وہ انسان کو بد اخلاقی اور برائی سے روکے - حضرت سفیان سے سوال ہوا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے کیا مراد ہے کہ "کفار نے کہا اے شعیب ! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے ؟" سفیان نے جواب دیا - ہاں خدا کی قسم ' نماز حکم دیتی ہے اور منع بھی کرتی ہے [۵]

من صلى صلاة لم تنهه عن الفحشاء والمنكر لم يزدد بها من الله الا بعداً [٦]

جس نے نماز پڑھی مگر اُس نماز نے بد اخلاقی اور برائی سے اُس کو باز نہ رکھا تو جناب الہی سے قرب و تعلق کی جگہ اُسکا اور فاصلہ بڑھگیا [٦]

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر فانه لا يزداد من الله بذلك الا بعداً [۷]

جس کی نماز اس کو بد اخلاقی اور برائی سے مانع نہ ہوئی تو بجز اس کے کہ اس نماز کی بدولت خدا سے اس کی دوری بڑھجاے ' اور کوئی فائدہ نہیں [۷]

یعنی نماز انسان کی زندگی کو پاک کرنے والی ' شریفانہ کریکٹر بنانے والی ' تہذیب نفس و تربیت ضمیر کی روح بڑھانے والی چیز ہے : یہی سبب ہے کہ اسلام نے اداے نماز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور ہر جگہ اسکی اهمیت پر دنیا کو توجہ دلائی ہے - کسی قوم یا کسی فرد کی کامیاب زندگی کے لیے ان باتوں کی جیسی کچھہ

(۱) رواہ علي قال حدثنا قال ثني معاوية عن علي عن ابن عباس قوله ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر يقول في الصلاة الخ -

(۲) القاسم قال حدثنا الحسين قال ثنا خالد بن عبد الله عن العلاء بن المسيب عمن ذكره - وقد نسي الراوي اسمه - عن ابن عباس في قوله الله تعالى ان الصلاة تنهي عن الفحشاء و المنكر -

(۳) القاسم قال ثنا الحسين قال ثنا خالد قال قال العلاء بن المسيب عن سمرة بن عطيه ' قال قيل لابن مسعود الخ -

(۴) الحسين قال ثناء ابو معاويه عن الاعمش عن مالك بن الحرث عن عبد الرحمن بن يزيد قال الخ -

(۵) الحسين قال ثنا علي بن هاشم بن يزيد عن جوهر عن الضحاك عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال الخ -

(٦) علي عن اسماعيل بن مسلم عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ' و برواية اخري عن يعقوب قال ثنا ابن علية عن يونس عن الحسن قال الخ -

(۷) بشر قال ثنا يزيد قال ثنا سعيد عن قتادة و الحسن قالا الخ -

صبر کے حقیقي معني يه هيں که مافات پر غم و اندوه کرنا بے سود هے - انسان کو هر ايک مشکل ميں مستقل مزاج رهنا چاهيے اور کوشش هوني چاهيے که جو چيز جاتي رهي ' پھر اُس کا نعم البدل مل سکے ' اور جب تک بهترين صورت ميں تلافي نه هوجاے سلسلۂ سعي و تدبير ميں خلل نه آنے پاے - اسي طرح نماز سے بهي صرف ايک رسم کا پورا کردينا مقصود نهيں هے بلکه خدا سے اپنے تعلقات کا تازه کرنا اور مؤثرات دنياوي سے کناره کش هو کر نفس ميں ايک اعلے تصور تقدسي پيدا کرنا مد نظر هے - ظاهر هے که يهي دونوں چيزيں انساني زندگي کو کامياب بناسکتي هيں اور يهي کاميابي اسلام کي نظر ميں هے - (صبر کي مزيد تحقيق آگے آئيگي)

(۳)

(الف) نماز کي غرض و غايت کيا هے ؟ قرآن کريم نے خود اس کي تشريح کي هے -

اُتل ما اُوحي اليك من الكتاب و اقم الصلاة ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكـر ' و لذكـر الله اكبـــر ' و اللــه يعلـــم ما تصنعون (۲۹ : ۴۱)

کتاب ميں سے تم پر جو وحي آتري هے اُس کو پڑهو اور نماز کو درست طريق پر ادا کرو ' حقيقت ميں نماز تمام بد اخلاقيوں اور برائي سے روکتي هے ' اور الله کي ياد سب سے برتر هے - الله تمهاري کاريگري کو خوب جانتا هے -

(الفحش[illegible]اء او المنكر)

(ب) فحشاء و منکر (بے حيائي اور برائي) سے کيا مراد هے ' اور ان چيزوں سے روکنے کے کيا معنے هيں ؟ اس کي يوں تفسير کي گئي هے :

الفحشاء ما قبح من العمل كالزنـا مثـلاً و المنـــكر مالا يعرف في الشريعة ' اى تمنعــه عن معاصي اللــه و تبعــده منهـا ' و معنى نهيها عن ذلك ان فعلهـا يكـون سببـاً لانتهـاء عنهمـا (۱)

جو قبيح کام هوں جيسے حرام کاري - اُن کو فحشاء کهتے هيں ' اور قانون اسلام نے جس چيز کي اجازت نه دي هو وه منکر هے - آيت کا مطلب يه هے که خدا کي نا فرمانيوں سے انسان کو نماز روکتي هے اور گناهوں سے دور کرديتي هے ' يعني نماز کا فعل يه هے که ان چيزوں سے باز رهنے کا وه سبب هوا کرتي هے (۱) -

يهي سبب هے که هم نے فحشاء کا ترجمه بد اخلاقي سے کيا هے که لفظ جامع هے -

(ج) فحشاء و منکر سے روکنے کا طريق کيا هے ؟ حافظ ابن کثير لکهتے هيں :

قال ابو العاليــة في قوله تعالى ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' قال : ان الصلاة فيها ثلاث خصال ' فكل صلاة لا يكون فيها شي من هذه الخصال فليســت بصلاة ' (۱) الاخلاص (۲) و الخشية (۳) و ذكر الله ' فالاخلاص يامره بالمعروف ' و الخشية تنها عن المنكر ' و ذكر الله القـران يامره و ينهـاه (۱)

نماز فحشاء و منکر سے روکتي هے ' اس کي تفسير ميں ابو العاليه کا قول هے که نمـاز ميں تين خصلتيں هيں ' ان ميں سے اگر کوئي خصلت بهي کسي نماز ميں نه هو تو وه نماز هي نهيں هے - وه خصلتيں يه هيں (۱) خلوص (۲) خوف خدا (۳) ياد الهي - خلوص کا فعل يه هے که وه نماز پڑهنے والے کو نيک کام کا حکم ديتا هے ' خوف خدا اُسے بدي سے روکتا هے ' اور ياد الهي (يعني قرآن) کا فعل امر و نهي دونوں کي صورت ميں ظاهر هوتا هے (۱) -

(د) فحشاء و منکر سے نه روکنے والي نماز کس حکم ميں هے ؟ امام رازي نے اس بارے ميں نهايت محققانه جواب ديا هے :

الصلاة الصحيحة شرعاً تنهى عن الامـرين مطلقاً ' وهي التي اتى بها المكلف لله ' حتى لو قصد بها الرياء لا تصح صلاته شرعاً ' و تجب عليه الاعادة (۲)

اصول شريعت کے رو سے جو نماز صحيح کهي جاسکتي هے وه ان دونوں امور فحشاء و منکر سے روکتي هے - يه وهي نماز هے جو ايک عاقل و بالغ مسلمان خدا کے ليے ادا کرے - اس باب ميں يهاں تک تحديد کردي گئي هے که اداے نماز سے اگر کسي کا مقصود نمايش و نمود هو تو وه نماز شرعا درست نهوگي ' اُس کو دوباره ادا کرنا چاهيے (۲) -

(ه) بعض مفسرين کے ذوق تدقيق نے اس موقع پر ايک بات يه بهي پيدا کي هے که نماز انسان کو فحشاء و منکر سے باز تو رکهتي هے تاهم حقيقة ميں يه فعل نماز کا نهيں هے - آيات قرآنيه کا هے جنکي نماز ميں تلاوت کي جاتي هے اور پهر اسکي نسبت طول طويل بحثيں کي هيں ' ليکن ان سب کا ماحصل نزاع لفظي اور بحث مالا ينفع سے زياده نهيں - علامه طبري نے که فن تفسير بالروايات کے امام هيں خوب لکها هے :

الصواب عن القول في ذلك ان الصــلاة تنهي عن الفحشا و المنكر كما قال ابن عبـاس و ابن مسعود ' فان قال قائل و كيف تنهي الصلاة عن الفحشاء والمنكر ان لـم يكن معنياً بها مايتلى فيها ؟ قيل تنهي من كان فيها فتحول بينه و بين اتيان الفواحش لان شغله بها يقطعه عن الشغــل بالمنكــر و لذلك قال ابــن مسعود : من لـم يطع صلاته لم يزدد من الله الا بعــداً ' و ذلك ان طاعتــه لها اقامتــه اياها بحــدودها ' و في طاعتــه لها مزدجر عــن الفحشاء و المنكر...... من اتى فاحشة او عصى الله بما يفسد صلاته فلا شك انه لا صلاة له . (۳)

اس باب ميں درست و صحيـــح قول يهي هے که فحشاء و منکر سے نماز هي روکتي هے - ابن عباس و ابن مسعود بهي اسيکے قائل هيں ' ليکن اگر کوئي يه اعتراض کرے که اگر وه آيتيں مراد نهيں هيں جو نماز ميں پڑهي جاتي هيں تو پهر نماز فحشاء و منکر سے کيونکر روک سکتي هے ؟ جواب ميں يه کها جائيگا که نماز ميں جو مشغــول هوگا نماز اُس کو روکيگي ' يعني اُس کے اور فحشـاء کے ما بين يه نمـاز حائل هو جائيگي ' اس ليے که نماز کا مشغله نمازيوں کو شغل منـکر سے منقطع کرديگا - ابن مسعود نے اسي بنا پر کها تها که جس شخص نے اپني نماز کي اطاعت نه کي اسے بجز اس کے اور کوئي نفع نه هوا که جناب الهي سے اُس کي جدائي اور بڑهه گئي اور جو کچهه تقرب تها اُس ميں بهي کمي آگئي - سبب يه هے که نماز کي اطاعت کرنے کے معني هي يه هيں که نماز کو اس طرح پڑهيں که جتنے ارکان حدود ' شرائط اور لوازم نماز هيں ' سب کے سب ادا هوجائيں - جب يه حالت هوگي اور اس طرح نماز کي اطاعت کي جائيگي ' تو اُس اطاعت ميں لا محاله فحشاء و منکر سے باز رهنے اور باز رکهنے کي خصوصيت هوگي ...... اب اگر کسي نے فحشاء کا ارتکاب کيا يا خدا کي کوئي ايسي نافرماني کي جس سے نماز ميں خلل آتا هو ' تو اس کي نماز بے شبهه نماز نهوگي (۳)

(۱) فتح البيان [طبع مصر] ج ۷ ص ۱۶۱

(۱) ابن كثير [على هامش الفتح] ج ۷ ص ۲۹۶

(۲) تفسير کبير - ج ۵ ص ۱۶۳

(۳) ابن جرير - ج ۲۰ - ص ۹۲ و ۹۳ -

دوسري سڑک پر زیادہ تر ہوٹل ' تماشہ گاہیں ' اور آخر میں ایک باغ ہے جہاں لوگ روزانہ اور خصوصاً شام کو جوق در جوق سیر و تفریح کے لیے آتے ہیں - یہاں ارمنیوں کے تخت (طائفہ یا چوکي) رنگا رنگ کي پوشاکیں پہنے ہوے نہایت دلگداز گانے گایا کرتے ہیں - انکے پاس خاص قسم کے پیانو' دف ' کمنتچان ' اور آرگن ہوتا ہے - اسي سڑک پر اس باغ سے قریب ایک بڑا قہوہ خانہ بھي ہے - اسمیں گرجوں کا ایک تخت ہے جسمیں عورتیں اور مرد دونوں ہیں - انکي پوشاکیں رنگا رنگ کي ہوتي ہیں جنکے حاشیے کارچوبي چوڑیوں سے آراستہ ہوتے ہیں - انکے پاس پیانو' دف' مندولین اور بہت سے تار والے ساز ہوتے ہیں' جنمیں سے ہر ایک کو یہ لوگ جیتارہ کہتے ہیں (غالباً یہ لفظ در اصل سہ تارہ ہوگا) -

دیسي حصہ میں باغ ' جامع مسجدیں ' اور بازار ہیں جو یہاں بازار ہي کہلاتے ہیں - ان میں سب سے بڑے بازار میدان بازار ' ارمن بازار ' اور شیطان بازار ہیں - جیسا کہ مشرقي شہروں کا قاعدہ ہے اس حصہ کي سڑکیں تنگ اور اژدہوں کي طرح پیچیدہ ہیں -

تفلیس میں ایک چھوٹي سي نہر ہے جسکو کورا کہتے ہیں - ایک اور نہر اس سے بھي چھوٹي ہے اسکو نیرا کہتے ہیں - پہلي نہر پر کئي پن چکیاں بھي ہیں -

یہاں ایک مکان ہے جسمیں رات کو (بشرط فرمایش) دیسي ناچ ہوتا ہے - دیسي ناچ کي دو قسمیں ہیں : اہل مزج کے ناچ کو مزجنیکا کہتے ہیں ' او ر گرجي ناچ کو کیذا داري -

تفلیس میں ایک مجسمہ ہے جو مجسمہ فارانسراف کے نام سے مشہور ہے - فار انسرف قرقاز کا گورنر تھا -

اسکے قریب ھي دیسي کانوں کي ایک مشہور دکان ہے جس کا نام ناد کو رادیہ ہے -

تفلیس میں اذان کاھیں بلند نہیں ہوتیں بلکہ تونس کي طرح ہوتي ہیں - یہاں بہت سے ہوٹل بھي ہیں جنمیں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ خوشنما اورنٹیل ہوٹل ہے جو گورنر کي کوٹھي کے قریب ہے اور یورپ کے اول درجہ کے ہوٹلوں سے کسي بات میں کم نہیں - اس ہوٹل کا کھانا نہایت عمدہ ہوتا ہے - اسکي صفائي ' ترتیب ' اور انتظام کي عمدگي کي بابت اسقدر کہدینا کافي ہے کہ اس کا منیجر ایک فرانسیسي ہے - بخلاف دوسرے ہوٹلوں کے کہ انکے منیجر گرجي ہیں اور انکي وھي حالت ہے جو مصر میں یونانیوں کے ہوٹلوں کي ہے -

اورنٹیل ہوٹل کے آگے اور گورنر کي کوٹھي کے پیچھے کوہ قدیس داود ہے - ٦ - بجے شام سے اس پہاڑ کي ہوا عجیب تازگي بخش و نشاط انگیز ہو جاتي ہے - یہاں لوگ جوق درجوق سیر و تفریح کے لیے آتے ہیں - خصوصاً شب کو تو بکثرت آتے ہیں اور ایک قسم کي برقي سیڑھي میں بیٹھکر چڑھتے ہیں - جاتے ہوے راستہ کوئي دس منٹ کا ہے' اور آتے میں تو اس سے بھي کم ہے - پہاڑ کے اس تہائي حصہ میں جو شہر کي طرف واقع ہے' قدیس داود کي خانقاہ ہے -

یہ پہاڑ تفلیس کي بہترین نزھتگاہ ہے - اسمیں تمام برقي روشني ہے - کھانے کي دکانیں ' قہوہ خانے ' اور گانے والوں کے تخت ہیں جنکے نغمے طرب انگیز اور دلگداز ہوتے ہیں - ساز میں سے انکے پاس چنگ ' بانسري' نقریہ ' (ایک قسم کا ساز جو انگلیوں کي ضرب سے بجایا جاتا ہے) ہوا کرتے ہیں -

اس پہاڑ کي چوٹي پر سے تفلیس کے تمام منظر دکھائي دیتے ہیں - اس شہر کا منظر رات کو دن سے زیادہ خوشنما ہوتا ہے' کیونکہ رات کو نظر خیرہ کن روشني کي جگمگاہٹ سے ایسا معلوم ہونے لگتا ہے گویا تمام شہر میں ایک عجیب باقاعدہ چراغاں ہو رہا ہے !

تفلیس ہر چہار طرف سے پہاڑوں میں محصور ہے - اسلیے مصر میں جس گرمي سے آپ بھاگتے ہیں اس سے یہاں زیادہ سابقہ پڑتا ہے - لیکن جب ہوا میں اعتدال پیدا ہوجاتا ہے تو پھر یہاں کي ہوا روح و جسم میں نشاط و تازگي پیدا کرتي ہے ' اور مسافر کا جي چاھتا ہے کہ ضرور ٹھہرے گو چند دن ھي سہي -

گورنر کي کوٹھي سے تھوڑي دور پر ایک میدان ہے جو میدان ایریقان کہلاتا ہے - اسي میدان میں ٹریموے کي لائنیں منقسم ہوتي ہیں اور شہر کے مختلف اطراف میں جاتي ہیں - تفلیس میں بعض مسلمان جیسے بابا نوف اور حمائوف کروڑپتي ہیں - پیرس کي ڈاک برلن ' سینٹ پیٹرسبرگ ' موسکو ' خارکوف ' روملوف ' اور باکو ہوتي ہوئي تفلیس میں آٹھویں دن پہنچتي ہے -

تفلیس کي آبادي ۴ لاکھ ہے جسمیں ۳۰ ہزار روسي' ایک لاکھ ۸۰ ہزار ارمني ' ایک لاکھ گرجي ' ۹۰ ہزار مسلمان ' اور ۵ ہزار یہودي ہیں -

تفلیس میں ایک عجائب خانہ ہے جسمیں وہ جھنڈے ابتک محفوظ ہیں جو قرقاز کے سردار اور ہیرو یعني شیخ شامل نے روس کے ساتھہ جنگ میں استعمال کیے تھے - ان جھنڈوں پر " نصر من الله و فتح قریب و بشرالمومنین یا محمد " لکھا ہوا ہے - ایک تختي ہے جسمیں شیخ شامل کي تصویر بني ہوئي ہے - ان دونوں کے علاوہ بہت سے ایسے جھنڈے بھي ہیں جن پر قرآن پاک کي بعض آیات اور وسط میں شمشیر بکف شیر کي تصویر (جو ایرانیوں کا نشان ہے) بني ہوئي ہے - ان جھنڈوں کے سوا اور قسم کے جھنڈے بھي ہیں -

بہت سي تصویریں ہیں جنمیں زیادہ تر شیخ شامل کي جنگ کے واقعات دکھائے گئے ہیں - پرانے اسلحہ اور توپیں بھي ہیں - توپوں پر عربي اور ترکي میں بعض عبارتیں کندہ ہیں - ایک بہت بڑي تختي ہے جسمیں روس کے داخلے کو دکھایا گیا ہے -

بعض پراني ترکي تحریریں اور دیگر نفیس آثار بھي موجود ہیں - تفلیس کے نواح میں کوہ جور اور مایخلیس ہیں - یہ دونوں مقام آب و ہوا کے اعتدال میں مشہور ہیں - حتی کہ گرمیوں میں بھي قریباً گرمي کا نام و نشان نہیں ہوتا - یہاں میدان ایریفان سے موٹرکار پر جاتے ہیں -

تفلیس میں ایک موٹر کار کمپني ہے جسکي گاڑیاں تفلیس اور بلاد قرقاز کے ما بین نہایت عمدہ راستہ سے سفر کرتي ہیں - دس گھنٹہ کا راستہ ہے - ان اطراف میں ریل پر سفر کا راستہ دوسرا ہے جہاں نہ مناظر ہیں ' نہ خوبي و جمال ' اور پھر راستہ ۲۴ گھنٹہ سے کم نہیں -

موٹر میں سب سے عمدہ نشست اول درجہ کي ہے جو چلانے والے کے پیچھے ہوتي ہے - جانے کا کرایہ بیس ساڑھے بیس ریال ہے (یعني تقریباً پچاس روپیہ) اور واپسي کا بھي اتنا ھي -

میں چند اور سیاحوں کے ساتھہ موٹر پر بیٹھا اور قرقاز کے مشہور سلسلہ کوہ سے گزرا - یہ راستہ گورجیہ کا جنگي راستہ کہلاتا ہے - کیونکہ روسي فوج نے جنگ کے زمانے میں یہي راستہ اختیار کیا تھا -

ان پہاڑوں کے رہنے والے اکثر گرجي عیسائي ہیں - تاہم ان میں الانکون اور الامیتن بھي رہتے ہیں' مگر یہ یاد رکھنا چاھیے کہ وہ سب مسلمان نہیں ہیں -

ضرورت ہے ظاهر ہے - قدرت نے مسلمانوں کو ساري دنیا پر حکومت کرنے اور هر قسم کے روحاني و مادي ترقیات کا مجموعہ بنانے کے لیے پیدا کیا تها - ترقي کا سب سے بڑا اور سب سے موثر ذریعہ کریکٹر اور کامل زندگي ہے ' اور اسي کي بہترین معرک نماز ہے -

جس نماز کو تم ایک رسمي چیز سمجھہ رہے هو ' جس کو عہد قدیم کا ایک بے کار و بے سود رواج مانتے هو ' جس کے ادا کرنے میں تمهیں کیا کیا موانع پیش نہیں آتے ' جسے پڑھتے بهي هو تو :

"بر زباں تسبیح و در دل گاو خر"

کا حال هوتا ہے - وهي نماز ایسي چیز تهي کہ اگر اس کي حقیقت پر تمهیں عبور هوتا تو اس وقت تمهاري حالت بدلي هوئي نظر آتي ' اور تم یوں مقهور و مغلوب نہ هوتے - کیونکہ تم میں سے هر فرد ایک ایسا اعلی اور مکمل اخلاقي کریکٹر رکهتا جو دنیا میں صرف عزت و عظمت ' هیبت و جبروت ' حکومت و فرمانروائي ' اور طاقت و طاقت فرمائي هي کیلیے ہے - اسکي مزید تشریح اور معارف صلاۃ کا انکشاف آگے چلکر ایک مستقل عنوان کے تحت میں آئیگا - یہ محض ایک سرسري اشارہ تها -

چہ بودے ار بدل ایں درد هم نہاں بودے
کہ کار من نہ چنیں بودے ار چناں بودے

غور کرو ! جو نماز تم پڑھتے هو ' جس عبادت پر تمهیں ناز ہے ' جو انداز پرستش تم نے قائم کر رکها ہے ' وہ حقیقت سے کس قدر دور ہے ؟ کیا اس نے کبهي تمهیں فواحش و منکرات سے روکا ؟ کیا اس کے ذریعہ تمهارا کیرکٹر پاک و بلند هوسکا ؟ کیا اس کي مواظبت نے تم میں کوئي روحانیت پیدا کي ؟ کیا تمهاري تنزل پذیر حالت اس کے طفیل ایک ذرا بهي بدلي ؟ کیا خدا کا تعلق اور مخلوق کا رشتہ تمهارے هاتهہ آسکا ؟ اگر جواب نفي میں ہے تو پهر کیا یہ وهي نماز ہے جسکي نسبت حضرت فاروق اعظم نے ایک بیخودانہ لہجے میں فرمایا تها : لا حظ في الحیاۃ و قد عجزت عن اقامۃ الصلاۃ (اداے نماز هي کي استطاعت نہ رهي تو پهر زندگي میں کیا لطف رها ؟) (البقیۃ تتلي)

اکسیر شفا دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان یہ مرض مار چکي ہے

یهي ایک دوا ہے جس کے استعمال سے هزاروں مریض تندرست هوچکے هیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم هر روز ۵ بوند استعمال کي جاے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رهتا ہے - هدایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا ' اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسي نے اسکي تحقیقات نہیں فرمائي محققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ و علمي تجربات و مشاهدات اور مختلف عوارض کس طرح دور هو سکتے هیں اس کي علمي عملي ثبوت -

ایک سو ۳۲ صفحہ کي کتاب

لا علاج کہنہ بیماریوں - مثلاً کمزوري - هر طرح کے ضعف باہ - عقر - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ ' ضعف جگر کا شرطیہ ٹهیکہ پر علاج هوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پتہ حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما مصنف رسالہ جواني دیواني - ذیابیطس نقرس و دکوبہ ضیق النفس وغیرہ لاهور موچي دروازہ لاهور -

عالم اسلامی

از تفلیس تا بلاد چرکس

از : محمود رشاد بے

مسلمانوں کے موجودہ تنزل و مصائب کا سبب انکا باهمي تفرقہ جسماني و معنوي ہے - اسلام کو اگر ایک خاندان فرض کیا جاے تو نظر آئیگا کہ اسکے تمام ممبر دنیا کے مختلف گوشوں میں اس طرح متفرق هوگئے هیں کہ ایک کو دوسرے کي خبر نہیں -

ایک نہایت اهم خدمت قلمي یہ ہے کہ تمام موجودہ عالم اسلامي کے تفصیلي حالات اردو میں شائع کیے جائیں اور مسلمانان هند کے حالات سے دیگر ممالک کو واقف کیا جاے -

یہ سلسلۂ مضامین جو گذشتہ نمبر سے شروع هوا ہے ' اسي مقصد پر مبني ہے اور امید ہے کہ قارئین کرام دلچسپي کے ساتهہ مطالعہ فرمائینگے -

سب سے زیادہ قابل غور چیز اس میں یہ ہے کہ وسط ایشیا روس کے زیر نگین آ کر کس طرح یکایک فسق فجور کا گهر بن گیا ہے ؟

تفلیس عصر مسیحي کے اوائل میں ایک نا قابل ذکر چهوٹا سا گاؤں تها - پانچویں صدي عیسوي میں اتفاقاً ایک بادشاہ شکار کهیلتا هوا ادهر آ نکلا - یہاں اسنے پہاڑ میں گرم پاني کا ایک چشمہ دیکها - یہ چشمہ کچهہ ایسا پسند آیا کہ اپنا دار السلطنت مشخیت سے یہاں لے آیا - مشخیت اب ایک چهوٹا سا شہر ہے جو تفلیس سے ریل میں ایک گهنٹہ کي مسافت پر واقع ہے - تفلیس میں اگر یہ چشمہ نہ هوتا تو وہ همیشہ گمنامي میں پڑا رهتا اور کوئي اسکا نام بهي نہ سنتا - سچ یہ ہے کہ تفلیس کے اقبال کا سرچشمہ یهي چشمہ تها !

سنہ ۱۳۹۰ ع میں تیمور نے اسے فتح کرکے آگ اور تلوار کي گرم بازاري کي - مردوں کو قتل کیا ' عورتوں کو قید کیا ' اور شہر کي عمارتوں میں آگ لگا دي - تیمور کے بعد ایرانیوں کا تسلط هوا - وہ عرصہ تک اس پر قابض رہے - بالاخر سنہ ۱۸۰۱ میں روس کے زیر نگیں آگیا اور اس وقت سے اس میں نئي ترقي شروع هوئي ' یہاں تک کہ آج وہ ترقي و تمدن کے درجہ پر پہنچ گیا ہے -

تفلیس کے دو حصے هیں : ایک یوروپین - دوسرا دیسي - یوروپین حصہ کے تمام راستے چوڑے اور سیدهے هیں - ان راستوں میں سب سے زیادہ اهم حصہ جالغانکي اور میخایبلو یکي هیں - ان دونوں سڑکوں میں برقي روشني هوتي ہے - قوقاز کے گورنر کي رهنے ' سرکاري دفتر ' بڑا روسي کلیسا ' بڑي بڑي دکانیں ' عجائب خانہ ' باغ اسکندر ' تهیٹر هال ' اور اوپیرا هاوس اسي پہلي سڑک میں هیں - یہ تهیٹر بیحد خوشنما ہے - اسکو روسي زبان میں کازدلي تیاتر یعني سرکاري تهیٹر کہتے هیں - اسکے بیروني حصہ میں سب سے زیادہ خوشنما ایک ایراني انداز کي رو کار ہے - کازدلي تیاتر سے تهوڑي دور پر ایک اور بڑا تهیٹر بهي ہے -

شهداے طرابلس کا ایک گروه شهادت سے پہ

کردیا جن میں بیش قرار تنخواهیں لینے والے جنرل اور تنخواهوں کے ذریعه طیار کي هوئي فوجیں حریف کے مقابلے میں بڑھتي هیں -

دشمن نے ساحل پر قبضه کرلیا تها اور خشکي کا دروازه گو دشمن کے قبضے میں نه تها مگر دشمن کے ایک ایسے حامي کے زیر تسلط تها ' جو پس پرده رهکر تماشا دیکھنا چاهتا تها - پس نه تو فوج باهر سے آسکتي تهي اور نه هي سامان جنگ میسر آسکتا تها - یه ممکن تها که ایسي حالت میں کوئي نئي فوج بهرتي کي جاتي اور انهي کو تعلیم دیکر جنگ میں بهیجا جاتا ' مگر اسکے لیے روپیه کي ضرورت تهي اور سونے کے سکے ریگستان کے ذروں سے بن نهیں سکتے تهے -

پس اندرون طرابلس میں وہ تمام وسائل و ذرایع نابود تهے جنکے ذریعه خود غرض اور بندۂ احتیاج انسان کو لڑنے اور جان دینے پر آماده کیا جاسکتا هے - نشأت بے کے پاس اسقدر روپیه بهي نه تها جسکے ذریعه وه اپني اور اپنے ساتهي ترکوں کي ضروریات کي طرف سے مطمئن هوتا - وه چاندي سونے کے خزانے کہاں سے لاتا جن سے تنخواهیں دیکر اور انعامات کي طمع دلاکر کوئي نئي فوج طیار کي جاتي ؟

* * *

اس مایوسي اور لا علاج حالت کا لازمي نتیجه یه نکلا که عالم مادي سے قطع نظر کرکے عالم قلب و جذبات کي طرف متوجه هونا پڑا اور جبکه دنیا کے سامانوں نے جواب دیدیا تو خدا کے دروازے پر بیکسوں کے سر جهک گئے - سب سے پہلے غازي انور بے نے جهاد مقدس اور حفظ وطن و ملت کي دعوت قبائل میں شروع کي ' اور آنکے بعد یکے بعد دیگرے چند اور داعیان حق بهي مشغول تبلیغ هوگئے - انهوں نے وقت کي مصیبت سے عرب بادیه کو خبر دار کیا ' اور سمجهایا که سر زمین اسلام عنقریب پامال کفر و شرک هونے والا هے - پس آنکے مخفي و مستور جذبات حریت و دیني یکایک اس صداے جهاد سے حرکت میں آگئے اور ایک بهت بڑي جماعت اپنے زنگ آلود اور فرسوده حربے لیکر دشمنوں کي توپوں اور بندوقوں کے سامنے کهڑي هوگئي تا که اس سر زمین کو غیروں کے تسلط سے ملوث نه هونے دے ' جسکے ایک ایک چپے کو اسلاف کرام نے اپني صدها لاشیں دیکر خریدا هے -

یه ایک سچا مجاهد گروه تها جسکے جذبات خالص اور جسکي نیتیں مقدس تهیں - وه کوئي ایسي جنگي جماعت نه تهي جسے پادشاهتیں اور حکومتیں تنخواهیں دیکر طیار کرتي هیں اور وه دشمنوں سے لڑتي هیں تا که حق نمک ادا کریں - بلکه وه خدا پرستي کا ایک پاک مجمع ' محبت ملي کي ایک خود فروش برادري ' وطن پرستي کا ایک حلقۂ فدا کار ' ظلم و سفا کي کے مدافعین ' اور اسلام و سر زمین اسلام کے محافظین صادقین کي اولو العزم جماعت تهي ' اور اپنے تنخواه دینے والوں کے لیے نهیں ' اپنے پرورش کرنے والوں کے لیے نهیں ' اپنے پادشاه کیلیے نهیں ' اپني شجاعت اور بهادري کي روایات کي خاطر بهي نهیں ' بلکه صرف اس خداے حق و صداقت کي رضاء و محبت کیلیے اپنے تئیں فدا کرنا چاهتي تهي ' جسکي نسبت اسکو یقین تها که وه اپنے دین مبین اور ملۃ قویم کي حفاظت کیلیے جان دینے والوں کو دوست رکهتا اور انسے خوش هوتا هے :

و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله - و الله رؤف بالعباد (۲ : ۲۰۷)	اور الله کے ایسے بندے بهي هیں جو صرف اسکي رضا اور خوشنودي حاصل کرنے کیلیے اپني جانوں کو فدا کردیتے هیں اور الله اپنے بندوں پر بہت هي شفیق هے -

في الحقیقت یهي معني هیں " جهاد دیني " کے که دشمنان حق و عدالة کے مقابلے میں کسي دنیوي غرض و حاجت سے نهیں ' بلکه صرف حق و صداقت اور ملک و ملت کي حفاظت کیلیے اٹهه کهڑا هونا ' اور اس راه میں الله کے تعلق اور اسکي رضا کو اپنا مقصود سمجهکر وه سب کچهه کر گذرنا جو باهمي جنگ و قتال میں ' کوئي ملازم فوج یا جنگي جماعت کیا کرتي هے -

* * *

غزوۂ طرابلس میں مجاهد عورتوں کي شرکت

صدیوں سے مسلمانوں پر جو انحطاط قواء و جذبات طاري هے اس نے ان جذبات مقدسه سے تقریباً انهیں محروم کردیا هے - اسلام پرستي و ملت خواهي کے وه جذبات جنهوں نے بدر و حنین سے لیکر جنگ صلیبي تک مسلمانوں کي قوت و حقانیت کو همیشه برقرار رکها اور فتنۂ تاتار جیسي مهیب بربادیوں کے بعد بهي ممالک اسلامیه کے طول و عرض کو سمٹنے نه دیا ' اب صرف تاریخ عالم کي سرگذشتوں کا ایک حصه بنکر رهگئے هیں ' اور صدیوں سے حفظ ملت و دفاع اعداء اسلام کا فرض افراد و اقوام کي جگه صرف حکومتوں اور انکي فوجوں کي رو به تنزل قوت کے اعتماد پر چهوڑ دیا گیا هے - حالانکه اسلام کے نظام اجتماع کي سب سے بڑي خصوصیت یه هے که اس نے حفظ ملت کے فرض کو هر فرد ملت پر فرض کردیا تها اور اسي کو دین قویم کا ایک بهت بڑا فرض باسم " جهاد " قرار دیا تها - اگر امۃ مرحومه کوئي جسم واحد هے تو اسکي ریڑه کي هڈي یهي اصول دیني تها ' پر افسوس که دست تغیر نے سب سے پہلے اسي کو زخمي کیا اور اسکي تفصیل کا یه موقع نهیں -

لیکن اسکا سبب یه نهیں هے که جذبات معدوم هوگئے هیں اور طبیعۃ اسلامیۃ اب اپنے خواص فطریه کو بالکل کهوچکي هے -

مجاهدین طرابلس کا ایک گروه - مشهور موسی بک کے زیر قیادت

اسکے مناظر اسدرجه خوشنما هیں که انسان ششدر هوجاتا هے - سولیرا کے خوشنما ترین مناظر بهي اسکے مناظر کے مقابله میں هیچ هیں -

راسته میں هوتل اور اسٹیشن پڑتے هیں - پهلا اسٹیشن قازیق هے (یه غازي بک کي معرف شکل هے) جا بجا راستے میں مسافت کے نشان نصب نظر آتے هیں -

جب هم فلاد یقاتفاز پهنچے تو دیکها که یه ایک نهایت عمده خوشنما شهر هے جو تیرک نامي نهر کے ساحل پر واقع هے - وه سطح آب سے ۸ سو میٹر بلند هے - جبکه تفلیس میں سخت گرمي پڑتي هے تو یهاں سخت سردي هوتي هے -

فلادیقا نقاز صوبه تیرسکی کا دار الحکومت هے - اس میں ایک بڑا میونسپل باغ هے جسکے ایک طرف نهر تیرسکي بهتي هے - حسن و جمال میں یه باغ قوقاز بلکه خود تفلیس کے تمام باغوں سے زیاده هے - تمام باغ میں برقي روشني هوتي هے - روزانه باجا بجتا هے جسکے سننے کے لیے بکثرت لوگ آتے هیں -

شهر میں نهر کے ساحل پر ایک عظیم الشان جامع مسجد هے جسمیں دو نهایت عمده و پر شوکت مینار هیں - ایک بهت بڑي سڑک هے جسکے بیچ میں تو لوگ چلتے هیں مگر دونوں طرف سایه دار درخت هیں - درختوں کے نیچے بنچیں پڑي هیں - چلنے والے ان پر استراحت کے لیے بیٹهه جاتے هیں -

یهاں کي آبادي ۳۵ هزار هے - اسمیں گرینڈ هوتل اور امپیریل هوتل وغیره بڑے بڑے اور عمده هوتل هیں - یهاں سے شمال روس اور قوقاز کے معدني حماموں کي طرف ٹرینیں جاتي هیں - یه حمام بیاتیجو رسک (جو فلا ذیقا فقاز سے چهه گهنٹه کي مسافت پر واقع هے) ریسا نتوک ' کیزلو هودسک (جس سے وه آب نارزان معدني نکلتا هے جو روس میں بکثرت پیا جا تا هے) اور جلیزلوخودسک هیں - یه حمام ایک دوسرے کے قریب هي قریب هیں اور هر طرح سے آراسته هیں - صفائي اور آرام کے لیے یورپ کے حماموں میں جو ساز و سامان هوتے هیں ' انمیں سے ایک کي بهی یهاں کمي نهیں -

صوبه تیرسکي میں چرکسوں کا ایک قبیله رهتا هے جسکا نام قابارطاے هے - اسکي قیامگاه شهر فلاد قافقار سے ریل پر چهه گهنٹے کي مسافت پر واقع هے -

اس صوبه کا نام تیرسکي نهر تیرک کي مناسبت سے رکها گیا هے - نهر تیرک سلسله کوه قوقاز کے ایک پهاڑ قازیق (غازي بک) نامي سے نکلتي هے اور بحر خزر میں گرتي هے -

ل لال :

تفلیس کو ایران سے علحده هوے کچهه بهت زیاده زمانه نهیں گذرا هے مگر کیسے تغیرات هوگئے ؟ آج بهي ایراني تاجروں کا یه بڑا مرکز هے - کراسن تیل کے کنووں کے مالک بکثرت هیں اور اکثر لکهه پتي هیں - جن لوگوں نے رینلڈ کا ناول اله دین پڑها هے ' وه تفلیس کے حسن و جمال کا یوں اندازه کرلیں که یهیں رینلڈ کي جنت تهي !

[illegible] قطرات اشک

شه[illegible] کي یاد میں

لقد کان في قصصهم عبرة لاولی الالباب !

شهداء طرابلس

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
توان شناخت کزیں خاک مردمي خیزد !

آج ایک ضرورت سے الهلال کی پهلي جلد کي ورق گرداني کر رها تها که متعدد صفحات پر " ناموران غزوۂ طرابلس " کا عنوان نظر آیا اور اپني گذري هوئي صحبت ماتم کی خونناب فشانیاں ایک ایک کرکے سامنے آ گئیں :

حلقۂ ماتم زدن شیون هم داشتن !

الهلال کي پهلي جلد میں یه باب تقریباً هر نمبر میں هوتا تها - اسکے نیچے عموماً ان جانفروشان ملت اور مجاهدین حق کے غزوات مقدسه کی سرگذشتیں ایک مخصوص انداز میں بیان کي جاتي تهیں ' جنهوں نے غزوۂ طرابلس کے دوران میں اپني جان و مال اور محبوبات و مطلوبات کا تحفه اپنے خداے قدوس کے حضور میں پیش کیا - وه خداے نیرنگ کار و کرشمه ساز ' جسکي بارگاه محبت میں خون شهادت کي رواني اور جسم خونچکاں کي تڑپ اور بیقراري سے بڑهکر اور کوئي تحفه مقبول نهیں که " انا عند المنکسرة قلوبهم "

کو زخم عاشقانه که در جلوه گاه حسن
صد چاک دل بتار نگاهے رفو کنند

(غزوۂ طرابلس)

جنگ طرابلس کي ایک بڑي خصوصیت یه تهي که وه ایسي حالت او ر ایسے لوگوں کے ساتهه شروع هوئي جو باقاعده فوجوں اور منظم سامان جنگ سے بالکل محروم تهے ' اور معدودے چند ترکوں کے سوا کوئي جماعت وهاں ایسي نه تهي جسپر سلطنت کے عسکر و سپاه هونے کا اطلاق هوسکے - پهر جنگ کي ابتدا ایک ایسے ظلم صریح اور وحشیانه اقدام سے کي گئي ' جسکي نظیر ملکوں اور بادشاهوں کي پراني وحشیانه لڑائیوں کے سوا اور کهیں نهیں ملسکتي ' اور گو یورپ کا هر حمله اور قبضه جو مشرق سے تعلق رکهتا هے ' ظلم و وحشت کي مثالوں سے لبریز هوتا هے ' تاهم اٹلي نے جو خوفناک درندگي اور بهیمیت اس موقعه پر اختیار کي تهي ' وه مشرق اور مغرب کے تعلقات کي جدید تاریخ میں بهي همیشه بے نظیر یقین کی جائیگي -

ان اسباب نے اس جنگ کي حالت یکایک منقلب کردي اور اسکو بادشاهتوں اور ملکوں کي اُن لڑائیوں سے بالکل مختلف

بیان کیے جائیں' تو انکے بے شمار واقعات پڑھکر تمہیں تعجب ہوگا که کس طرح اسلام کي تاریخ همیشه بدر اور اُحد کي جانفروشیوں کو دهراتي رهی هے ؟

لیکن رفته رفته تخم فساد نے برگ و بار پیدا کیے اور اسلام کا نظام ملي بکلي درهم برهم هوگیا - اب صرف حکومتوں کے اعتماد پر بلاد اسلامیه کي حفاظت چهوڑ دي گئي - صرف گورنمنٹوں کي فوجیں دشمنوں کے سامنے نکلنے لگیں - جهاد کي جانفروش صدائیں غفلت و بے حسي کي خموشي سے بدل گئیں ' اور مسلمانوں کے خود فروشانه عزائم کے ظهور کیلیے کوئي میدان باقي نه رها - یہاں تک که وه زمانه آگیا جب ایک ملک کے مسلمانوں کو دوسرے ملک کے مسلمانوں کي تباهي اس سے زیاده محسوس نه هوئي جتني دنیا کے عام حوادث و انقلابات قدرتاً هر انسان کیلیے هوا کرتے هیں - ولو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ' ما فعلوه الا قلیل منهم ' ولو انهم فعلوا ما یوعظون به ' لکان خیرا لهم و اشد تثبیتا (۴ : ۶۹)

ترجمه: اور اگر هم ان مدعیان خدا پرستي کو حکم دیتے که حق کیلیے اپني جانوں کو قربان کرو یا اپنا گهر بار چهوڑ کر نکل جاو تو ان میں چند آدمیوں کے سوا کوئي بهی ایسا نه کرتا - حالانکه جو کچهه انکو سمجها دیا گیا هے اگر وه اسکي تعمیل کرتے تو انکے حق میں بهتر هوتا ' اور اس جهاد في سبیل الله کي وجه سے وه اپني قوت پر نهایت مضبوطی سے ثابت و محکم رهتے !

* * *

جنگ طرابلس اس بیان کي صداقت کیلیے ایک بهترین مثال هے - عرصے کے بعد یه ایک ایسي جنگ هوئي جسکي بے سروسامانیوں نے دولة عثمانیه کو بالکل مجبور کردیا که صداء جهاد بلند کرے ' اور اندرون طرابلس کے عرب قبائل کو اپني جانفروشیوں کے اظهار کا موقع دے - چونکه یه اسلام کي ودیعت و خواص کے ظهور کیلیے ایک معرک و موثر موقعه تها اسلیے یکایک مخفي جوهر ابهر نے اور خوابیده قوتیں بیدار هونے لگیں ' اور جهاد في سبیل الله ' و ابتغاء مرضات الله ' و پرستاري ملت ' و عشق و شیفتگي وطن و حریت کے ایسے ایسے امثال مقدسه دنیا کے سامنے آگئے' جنکے لیے تاریخ اسلامیة صدیوں سے تشنة و بیقرار هے !!

واقعۂ طرابلس کي یهي خصوصیت هے جس نے اسے قرون اخیره کي تمام جنگوں سے الگ کردیا هے اور یهي وجه هے که ابتدائے اشاعت سے " الهلال " نے اس واقعه کو عام لفظ جنگ سے نهیں بلکه " غزوه " کي اصطلاح مخصوص سے تعبیر کیا ' اور همیشه اسے حفظ ملک و دیانة کا ایک مقدس جهاد قرار دیا - غالبـاً تمام عالم مطبوعات میں الهلال هي ایک رسالة هے جس نے اس حیثیت سے اس واقعه پر نظر ڈالي هے -

* * *

یه کیسي عجیب بات هے که قومي دفاع خاک طرابلس کي همیشه خصوصیت رهي هے ! کارتهیج کا دفاع دنیا کا سب سے بڑا دفاع تسلیم کیا گیا هے ' جسمیں اهل کارتهیج نے بے رحم رومیوں کے مقابلے میں آخر تک ثابت قدمي دکهلائي اور باوجود هر طرح کي بے سروساماني اور محصور و مقهور هوجانے کے غارتگران حریت کے آگے سر عبودیت خم نه کیا -

لیکن شاید آپکو معلوم نهیں که جس کارتهیج کے دفاع کي داستان آپ الهلال کي دوسري جلد میں پڑهچکے هیں ' جس کارتهیج کے دفاع ملي کو تاریخ عالم نے آجتک عظمت و جبروت کے اعتراف کے ساتهه یاد رکها هے ' جسکي خاک نے جنرل هنے بال جیسے جانفروش و اولوالعزم مدافع پیدا کیے ' جسکي مٹي سے هسدروبال کي تمثال صداقت و حریت بیوي کا جسم عالي بنا ' اور جس نے اپنے اور اپنے وطن عزیز کو آگ کے شعلوں کي نذر کردیا پر ظالم حمله آوروں کي اطاعت قبول نه کي ' در اصل وه اسی خاک زار مقدس پر آباد تها جسے آج "طرابلس الغرب" کهتے هیں ' اور پچهلے غزوۂ طرابلس میں جو کچهه هوا ' یه گویا تاریخ کا ایک نمایاں اعاده تها جس نے اپنے گذرے هوے اوراق پهر ایک بار سامنے کردیے !!

شیخ سنوسي کا جربب میں قلعه

اطـلاع

امسال وقف کمیٹي آل انڈیا شیعه کانفرنس لکهنو نے یه اراده کیا هے که فهرست اوقاف شیعان هندوستان طبع کراے لهذا همدردان اوقاف سے یه خواهش کیجاتي هے که اپني اپني ضلع کے اوقاف کي فهرست مع نقل وقف نامه و دیگر ضروري حالات انریري سکریٹري وقف کے پاس ارسال فرمائیں تاکه وه درج فهرست هوکر ایک تاریخي کتاب کے حیثیت سے طبع هو جاے ' اور وه اینده ضروریات قومي کو پورا کرے ' اور حسب موقع صیغه وقف شیعه کانفرنس منشاے واقف کے موافق وقف کے چلانے کے کوشش کرتي رهے -

ایزاد حسین خان

آنریري سکریٹري سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي
آل انڈیا شیعه کانفرنس لکهنو

دين الهي كي پيدا كي هوئي قوتيں افسردہ هوسكتي هيں مگر نابود نهيں هوسكتيں - اگر اسلام كي قوت تعليمي ايسي هي ضعيف و كمزوراثر هوتي تو وہ اتني عمر نه پاتا ' جتني عمر كے ساتهه باوجود صدها صدمات مهلكه كے آج موجود هے -

اصل يه هے كه انسان اپنے تمام جذبات و قوى كے ظهور كيليے خارجي محركات و موثرات كا محتاج هے ' اور يهي احتياج طبيعي هے جس كو قرآن كريم نے تقدير اور " اذن الهي " سے تعبير كيا هے - اسكے بغير دنيا كا ايک ذرہ بهي متحرک نهيں هوسكتا - اسلام پر چهه سات صديوں سے عالمگير تنزل قلبي و دماغي طاري هے ' اور وہ تمام محركات و موثرات اور اسباب گرد و پيش مفقود هوگئے هيں جو طبيعة اسلاميه كے اصلي خواص كو نماياں كرتے ' اور حيات مسلم و مومن كے الهي و قدسي جوهروں كو چمكاتے تهے - ان قوتوں كے ظهور و حركت كيليے سنين اولى كے سے حالات و اسباب پچهلي صديوں ميں بهي اگر ميسر آجاتے ' اور اسلام كا حقيقي نظام اجتماعي و ديني قائم رهتا تو يقين كيجيے كه آج بهي اسكي سرزمين وہ لعل و جواهر اگل سكتي تهي جنكي درخشندگي سے چشم عالم خيرہ هے :

فيض روح القدس ار باز مدد فرمايد
ديگراں هم بكنند انچه مسيحا مي كرد !

* * *

اسلام نے اپنے پيرؤں كو سب سے بڑي چيز جو دي هے وہ راہ حق و عدالة ميں جان فروشي كا سبق هے - اسلام كا پهلا پيكر قدسي جو خطاب " مسلم " سے متصف هوا ' وہ تها ' جس سے كها گيا كه " اسلم ! " (مسلمان هوجاؤ) تو اس نے جواب ميں سر جهكا ديا كه :

اسلمت لرب العالمين (٢ : ٥٦)	ميں " مسلم " هوا تمام جهانوں كے پروردگار كے نام پر !

پس اس نے اپنے هاتهه ميں چهري لي ' اور ايک پكے جلاد كي طرح اسے پتهر كي چٹان پر تيز كرنے لگا ' تا اپني اس محبت ما سوى الله كي جو اسكے دل ميں فرزند محبوب كي هے ' اور اس فرزند عزيز كي جسكا عشق حقيقة اسلاميه كي راہ ميں آزمايش بن گيا هے ' الله كے نام پر قرباني كردے :

واذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن (٢ : ١٢٢)	اور جبكه ابراهيم كو انكے پروردگار نے چند باتوں ميں آزمايا اور انهوں نے انهيں پورا كر دكهايا [١]

جب ايسا هوا تو حقيقة اسلاميه درجهٔ تكميل تک پهنچ گئي اور حضرت ابراهيم و اسماعيل اس منصب رفيع و جليل تک مرتفع هوے جو اسلام كا اولين نتيجه هے - يعني دنيا ميں خدا كي صادي و معنوي خلافت و نيابت ' اور اسكے بندوں كي پيشوائي و امامت :

قال اني جاعلک للناس اماما - قال و من ذريتي ؟ قال لاينال عهدى الظالمين !	جب حضرة ابراهيم نے اسلام كي حقيقت كو اپنے اوپر طاري كرليا تو خدا نے فرمايا كه اے ابراهيم ! هم تم كو انسانوں كا امام و مقتدا بنانے والے هيں - اسپر انهوں نے عرض كيا : " اور ميري اولاد اور پيرؤں ميں

[١] حضرات مفسرين نے اسپر بحث كي هے كه اس آيت ميں جن آزمايش كي باتونكي طرف اشارہ كيا هے وہ كيا تهيں ؟ اور پهر يه راے قائم كي هے كه اس سے مقصود بعض احكام طهارت وغيرہ هيں ' مثلاً ختنه وغيرہ - ليكن درحقيقت ايسا سمجهنا آزمايش الهي كي صريح تحقير كرنا هے - يهاں كلمات سے مراد في الحقيقت وہ آزمايشيں هيں جو حقيقة اسلاميه كے ظهور كيليے مختلف جسمي و قلبي قربانيوں او و امتحانوں كي صورت ميں حضرة خليل كو پيش آئيں اور جنكا ذكر قرآن كريم ميں موجود هے -

سے ؟ " فرمايا كه " هاں ' مگر همارے اس اقرار ميں وہ داخل نهيں جو نا فرمان هوں ' اور اسلام كي قرباني سے انكار كريں "

پهر يهي سبق تها جو جبل بو قبيس كي مخفي صحبتوں ميں دهرايا گيا ' اور فتح بدر و تسخير مكه كے كشور كشايانه مجمعوں ميں جسكے نتائج نظر آئے -

قل ان كان آباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و عشيرتكم و اموال اقترفتموها ' و تجارة تخشون كسادها ' و مساكن ترضونها ' احب اليكم من الله و رسوله و جهاد في سبيله ؛ فتربصوا حتى ياتي الله بامرہ و الله لا يهدي القوم الفاسقين (٩ : ٢٤)	اے مسلمانو ! اگر تمهارے باپ ' تمهارے بيٹے ' تمهارے بهائي ' تمهاري بيوياں ' تمهارا خاندان ' تمهاري دولت جو تم نے كمائي هے ' وہ كاروبار دنيوي جسكے نقصان كا تم كو هر وقت انديشه رهتا هے ' اور وہ مكان و جائداد جو تمهيں مطلوب و محبوب هيں ' اگر يه تمام چيزيں تمهيں الله ' اسكے رسول ' اور اسكي راہ ميں صرف جان و مال كرنے سے

زيادہ محبوب و عزيز هيں ' تو دين الهي كو چهوڑدو - خدا تمهارا محتاج نهيں هے - يهاں تک كه الله كو جو كچهه كرنا هے وہ كرگذرے - الله كي هدايت انكے ليے نهيں هے جنكے دل ميں حقيقة اسلاميه كي جگه فسق و نفاق بهرا هے ! "

يه سبق مومنين اولين اور مسلمين قانتين كے آگے اسلامي قرباني و الهي تفاني كے ايک اسوۂ حسنه كے ساتهه پيش كيا گيا اور راستباز روحوں نے اسے قبول كيا - صديق اكبر نے اپنا تمام مال لٹا ديا ' امير مرتضى نے اپني جان گرامي هتيلي پر ركهي - مهاجرين نے اپنے وطن محبوب اور تمام عزيز و اقربا سے رشته كاٹا تا خدا اور اسكي صداقت سے انكا رشته جڑ جاے - انصار نے اپنے مهاجر بهائيوں كو اپني دولت كے نصف حصے كا مالک سمجها ' تا انكا خدا انكو اپني پوري محبت و خوشنودي كا مالک بنادے - مدينه كي گليوں سے ايک عورت نكلي جس نے اپنا شوهر اور اپني اولاد ايک ايک كركے حفظ اسلام كيليے كٹوا دي ' اور احد كے دامن ميں ايک مومنۂ مخلصه نے اپنے سينے كو ڈهال بنا كر تيروں كي بارش كو روكا تا كه خدا كے داعي برحق كے جسم مطهر كو كوئي گزند نه پهنچے !

ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة ' يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون وعداً عليه حقا في التوراة والانجيل والقران - و من اوفى بعهدہ من الله ' فاستبشروا بيعكم الذي بايعتم به و ذلک هو الفوز العظيم (٩ : ١١٣)	بيشک الله نے مومنوں كي جانوں كو اور انكے مال و متاع كو خريد ليا هے تاكه انهيں بهشت كي دائمي زندگي بخشے - وہ مومن و مخلص جو الله كي راہ ميں لڑتے هيں اور كبهي مارتے هيں اور كبهي خود مرتے هيں - تمام اسماني كتابوں ميں اسكا سچا وعدہ كيا گيا هے - اسكا

پورا كرنا خدا نے اپنے اوپر لازم كرليا هے اور خدا سے بڑهكر اپنے وعدے كا سچا اور كون هوسكتا هے ؟ پس اے مسلمانو ! اپنے اس خريد فروخت كي جو تم ميں اور تمهارے خدا ميں هوئي هے خوشياں مناؤ كه اسميں تمهارے ليے بڑي هي كاميابي هے "

آں بيع را كه روز ازل با تو كردہ ايم
اصلا دراں حديث اقاله نمي رود !

يه تو اسلام كے بازار جاں فروشي كي ابتدائي خريد و فروخت تهي - آگے چلكر يه حالت قائم نه رهي ' ليكن تاهم صديوں تک اسكے شواهد و مناظر ملتے هيں - حتى كه اگر صليبي جنگوں كے زمانے كے حالات

دیکھیے ؟

ایک نہیں بلکه تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے هیں

یه زمانه حال کي حيرت انگيز ايجاد از کار رفته بوڑهون کيليے عصائے جواني کمزوررن و ناتوانون کيليے طلسم سليماني ' نوجوانون کيليے شمشير اصفهاني غرضکه هر طرح محافظ زندگاني هيں - معمولي کمزوري کو چند روز ميں پورا پورا فائده پهنچاتي اور تکان ميں حلق سے اترتے هي فوراً اپنا اثر دکهاتي هيں - دل و دماغ کو قوت بخشتي اور عصائے رئيسے کو تقويت ديکر لطف زندگاني دکهاتي هيں - چهره کو با رونق هاضمه درست رهاتهه پاؤن کو چست چالاک کرتي هيں - مرجهائے هوئے دل کو تازه کرکے مرده جسم مين جان ڈالتي هيں - ايام شباب کي بے اعتداليون اور غلط کاريون کيوجه سے جو لوگ مايوس و زنده درگور هو چکے هيں اُنکے ليے اکسير سے زياده مفيد هيں - ڈاکٹر سي - سي - ايم - ميڈالسٹ ايل - ايم - اس - فرماتے هيں که کايا پلٹ زمانه حال کي حيرت انگيز و کامياب دوا ڈاکٹري يوياني کبيراجي کا نچوڑ هيں - اور هر قسم کے کمزور مريضون کيليے ميں وثوق و کامل بهروسه کے ساتهه تجويز کرتا هون - ڈاکٹر بي - ڈي - معاون مشير طبي شهنشاهي ٹرف کلب وغيره فرماتے هيں که کايا پلٹ ميں کوئي چيز ضرر رسان نهيں بلکه نهايت قيمتي و مقوي اجزاء سے مرکب هيں ميں پوري اطمينان کيساتهه بيکار و کمزور مريضون کيليے تجويز کرتا هون -

ڈاکٹر آر - بي - ايل - ايم - اس کلکته فرماتے هيں که کاياپلٹ نامردي - جريان و سرعت کے مريضوں کے ليے نهايت مفيد گوليان هيں او و زمرد نے تو اسکي خوبيوں کو بهت کچهه بڑها ديا هے

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شکرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان ترنسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۴) حضرت شيخ بهالدين ذکريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] برشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار کاکي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه

ان کے علاوه همارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹيفکٹ موجود هيں ' ليکن آپکا تجربه سب سے بڑا سرٹيفکٹ هے آزماليے و لطف زندگي اٹهاليے همارا دعوی هے اگر آپ چاليس روز حسب هدايت کايا پلٹ استعمال کرينگے تو آپ تمام امراض سے شفاء کلي حاصل کرينگے - اگر آرام نه هو تو حلفيه لکهه بهيجيے آپکي قيمت واپس - پرچه ترکيب همراه مع چند مفيد هدايات ديا جاتا هے جو بجائے خود وسيلهٔ صحت هيں - ان خوبيوں پر بهي قيمت صرف ايکروپيه في شيشي اور ۶ شيشي کے خريدار کو ۵ روپيه ۸ آنه نمونه کي گوليان ۴ آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هو سکتي هيں جواب طلب امور کيليے ٹکٹ آنا چاهئے -

ايجنٹوں کي هر جگهه ضرورت هے

المشتهر

منيجر " کايا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۷-۱ کلکته

تين لاکهه روپے

مرو نامي چٹهي رسان کو جس نے هماري کمپني سے صرف ايک نيا ما بانڈ خريدا تها انعام ملگيا پريمم بانڈ يوروپين گورنمنٹوں کے جاري کرده هيں ' جسطرح که تمسکات عثمانيه اسي کڑور پونڈ سرمايه هے لاکهوں روپے خريدارون ميں تقسيم کيے جاتے هيں - انعام آجاے خريدار مالا مال ورنه رقم قائم - قيمت ايک نيا ما بانڈ ايکسر بيس ۱۲۰ روپے يا سوا گياره روپے قسط ايک سال تک پهلي قسط بهيجنے پر نام خريدار انعام ميں شامل هوجاتا هے - دنيا ميں کوئي طريقه اسقدر مفيد روپے لگا نيکا نهيں مفصل کتاب و حالات ايک پيسه کے کارڈ پر هم مفت روانه کرتے هيں - درخواست کرو بنام چيف انڈين ايجنٹ پريمم بانڈ سلطنت هاے يورپ انار کلي لاهور-

هي قيمت يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) دبا رفگان پنجاب کے اولياے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب اکتاب خدا بيني کا رهبر ۸ انه - رعايتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۹ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - کتاب قبل کي قيمت ميں کوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لاجواب کتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکيموں کے بانصوير حالات زندگي مع انکي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخون کي تصديق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجريان اس نا مراد مرض کي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد اُستاد کے انگريزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قيمت ايک روپيه (۵۱) اصلي کيميا گري [illegible] کي کان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے کا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارين - قران کريم - بيش قدر تفاسير - اکسير صفت کتب دين و تاريخي و اسلامي - اور بيسيون ديگر [illegible] و دلچسپ مطبوعات وطن کي قيمتوں ميں يکم مارچ ۱۴- بروز اتوار - کيلئے معقول تخفيف هوگي - مفصل اشتهار مع تفصيل کتب بوابسي منگا کر ملاحظه کيجيے - تا که آپ تاريخ مقرره پر فرمايش بهيج سکيں -

منيجر وطن لاهور

جزائر فیلی پائن (امریکا)

اور تبلیغ و دعوۃ اسلام

حضرت شیخ الاسلام کا مراسلہ

مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - بعنایۃ تعالے بدیار فیلیپین رسیدم - بوقت رسیدن ستون کشتي با لواے حشمت نماے عثماني مزین بود - والي سابق زامبواکا که در سال گذشته باستانبول آمده بود در کنار دریا منتظر من بود' و برابر او هزارها اهل اسلام استاده بودند - کنار دریا سر تا پا با لواے عثماني آراسته بود - وقتیکه از کشتي بیرون آمدم' نشان ذي شان عثماني بر سینهٔ نا چیز آریخته بود' با کمال عزت بخانهٔ والي مذکور رسیدیم' و زیاده تر مسلمانان را قبول کردیم - کرنیل فنلي که والي گذشته است' مرا بحضار مجلس بطور شیخ الاسلام و وکیل خلیفهٔ اعظم تقدیم کرد' و بعد از رسیدن مراسم استقبال بختام' نطقي مناسب حال و مقام ایراد کردم و وظائف اهل اسلام که مناسب حال و وقت است با افادهٔ ساده ایضاح کردم - حکومت امریکا این داعي جناب را بطور رئیس مسلمانان و لقب شیخ الاسلام قبول کرد - و بوکالت من از جانب خلیفهٔ اعظم در امر اقامهٔ ستون دین مبین ابراز حرمت کرد - و امور مذهبیهٔ سکان مورو را دیدن بمن حواله کرد' تا باکنون بسیار بلده هاے اسلامي را زیارت کرده ام - و در نتیجهٔ تدقیق فهمیدم که مسلمانان این دیار بسیار جاهل و وحشي و فقیرند' و براے تاسیس مساجد و مدارس دینیه از جانب حکومت مدد ندارند - معیشت اینان علي الاکثر بصید ماهی منحصر است - از نابودن مساجد بعض اعداے دین مبین این مومنان جاهل را به بے دیني گرفتار خواهند کرد' و این امر در اخبار امریکه هم نوشته اند - بنا برین بسیار مبشرین مسیحیت (مشنري) بجزائر مورو آمده اند که درمیان ایشان یک راهبهٔ ملیوندار هم هست - اکنون بر مسلمانان چار اقطار عالم واجب است که بامداد این اخوان شتاب کنند' و از جناب مولانا نیازم آنست که از ارباب جود و سخاء اسلام در هذه اعانهٔ کافي جمع بفرمایند' و بر جناح شتابي بنام این عاجز بفرستند که في الحال بتاسیس مدارس دینیهٔ لازمه آغاز بکنم - و بتخلیص این اخوان از دندان آز مسیحیت با صرف نقود و تعلیم علوم کوشش بعمل آید - واللہ ولي التوفیق - اعانه هاے آینده را بر صحائف اخبار عالم اعلان خواهم کرد - و در انجام هر سال خلاصهٔ اعمال ناچیز را بعالم اسلام خواهم تعریف کرد - والسلام علیکم -

شیخ الاسلام در جزائر مورو :
محمد وجیه الجیلانی

مسٹر فنلي سابق گورنر فلي پائن

الہلال :

مندرجۂ بالا تحریر حضرۃ الفاضل المحترم' السید محمد وجیہہ النابلسي شیخ الاسلام جزائر فیلي پائن کي ہے جو انہوں نے ایڈیٹر الہلال کے نام جزیرا مورو واقع فیلي پائن سے روانہ کي ہے - سید موصوف کا تذکرہ الہلال میں ہوچکا ہے - آگرہ میں جب انسے ملاقات ہوئي تو میں نے عرض کیا تھا کہ جزائر میں پہنچکر محض اپنے سرکاري وظیفہ پر ھي قناعت نہ کرلیں' بلکہ ایک داعي اسلام کي حیثیت سے وہاں کے حالات کا مطالعہ کریں' اور وہاں کے مسلمانوں کي اصلاح دیني و تعلیمي کي اور علی الخصوص دیسي آبادي میں تبلیغ اسلام کي سعي بلیغ کریں -

چنانچہ وہ اس فارسي مراسلہ میں لکھتے ہیں :

"میں جب فیلي پائن پہنچا تو میرے جہاز کے مستولوں پر عثماني علم لہرا رہے تھے - ساحل پر مسٹر فنلي گورنر جزائر مع ایک جم غفیر کے استقبال کیلیے موجود تھے - راستہ عثماني بیرقوں اور جھنڈوں سے مزین تھا - میں نے سب سے زیادہ توجہ اپنے شکستہ حال اخوان مسلمین پر کي - ساحل سے گورنر کی کوٹھي پر گئے - وہاں ایک بڑي مجلس منعقد ہوئي اور گورنر نے بہ حیثیت شیخ الاسلام جزائر و نائب حضرۃ خلیفۃ المومنین مجھے پیش کیا - جسکے بعد میں نے مناسب وقت تقریر کی -

حکومۃ امریکا نے مجھے یہاں کے مذہبي امور بکلي سپرد کردیے ہیں اور میں مشغول تحقیق و تفتیش ہوں - یہاں کے مسلمانوں کي حالت بہت افسوس ناک ہے - جہل اور فقر' دونوں میں مبتلا ہیں - انکي معیشت مچھلي کے شکار پر ہے' اور یہي خزانۂ سمندر انکا راس المال ہے - نتیجہ یہ ہے کہ مسیحي مشنري پہنچ گئے ہیں' جنکے ساتھہ ایک کروڑ پتي کیتھولک نن بھي ہے اور لوگوں کو ترک دین کي دعوت دے رہے ہیں - امریکا کے اخبارات میں بھي یہاں کی مشن کي نسبت مذاکرات شائع ہوے ہیں -

ایسي حالت میں ہمیں تبلیغ اسلام اور اصلاح حال مسلمین جزائر میں نہایت جلدي کرني چاہیے - میں آپسے التجا کرتا ہوں کہ ہندوستان کے اہل خیر کو اس طرف توجہ دلائیے کہ مجھے مالي مدد دیں' تاکہ میں یہاں باقاعدہ تعلیم و تبلیغ کا کام کرسکوں' اور چند دیني مکاتب جاري کردوں - مجھے جسقدر اعانت عالم اسلامي سے ملے گي' آپ اخبارات میں نام بنام شائع کرتا رہونگا "
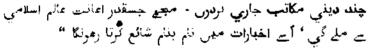
یقیناً حضرۃ شیخ کي صداء طلب مستحق صد توجہ و اعتنا ہے' اور یہ اللہ کے ہاتھہ میں ہے کہ جس کام کیلیے چاہے لوگوں کے دلوں کو کھول دے - یہ تمام کام در اصل اب اس اسلامی مشن کے ماتحت ہونے چاہئیں جسکے قائم کرنے کا آخري وقت گذر رہا ہے -

شیخ موصوف کا پتہ یہ ہے - تکٹ ۲ - آنے کا لگانا چاہیے :

H. A. Asseyed Mahammad Wajih Sheikh-ul-Eslam in the
Moro Province Zomboonga.
Mindanao
(Philippine)

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو' بنگالہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار سالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کی درخواست بھیجیے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی ایم - اے - ڈی ایس پیرسٹر ایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کی نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنی ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کی اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمی تعلقات سے بحث کی جاتی ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہیں جو عدالتی انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کی تمدنی حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداری کاروبار میں لاحق ہوتی ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خورانی وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبی تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروری ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسی حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بے گناہ کو سزا ہوجاتی ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسی طرح اگر کوئی وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کی قابلیت پیدا ہوجاتی ہے جنپر

عدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈی - ایف - آر - سی - ایس نے ملکر انگریزی میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشی زیادہ کردیے ہیں ' جسکی وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کرلی ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداری مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقدمات قتل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کی جوابدہی (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسی یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عورتوں کے [illegible] ق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشی (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدنی سمیات (۲) ملزمی سمیات (۳) نباتی سمیات (۴) حیوانی سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امور [illegible]

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خورانی وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانونی نظیریں بھی مندرج ہیں جن کی وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئی ہے ' اور ساتھہ ہی ساتھہ اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ایسی حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کی اعلی علمی قابلیت ظاہر ہوتی ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسی مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھہ میں آتا ہے - علمی اور قانونی اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسی ڈکشنری یا ریفرنس بک کی مدد کے ان کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹی سی میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئی تھی ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھی اور ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمی پوری ہوگئی اور ایسے شخص کے قلم سے پوری ہوئی جو بنظر علمی قابلیت اور ہمہ دانی کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداری کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کی ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کی قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھی ' مگر اب عام فائدہ کی غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردی گئی ہے - اور مولوی عبداللہ خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتی ہے -

مولوی غلام علی آزاد بلگرامی کی دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلی نعمانی)

مولانا غلام علی آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کی دو سطریں ہات آجاتی ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کی خوش قسمتی ہے کہ مولوی عبداللہ خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد) کی کوششوں سے ان کی تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کی تصنیفیں آج کل شائع ہوئی ہیں سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھی رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعری صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھی ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کی روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کی وجہ سے ان کی نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاری جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداری کا ثبوت دیکر اُن کی روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھی گئی ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد اللہ خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوی سید علی بلگرامی کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباری - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساری - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر

کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے ؟

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردی هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتی هے - دیکھئے ! آپ اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دهتورہ - بھنگ - بلادونا - پوٹاسرای ' اوقالڈ ملکر بنتی هے - اسلیے فائدہ هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی هوئی - دمہ کی دوا انمول جوهر هے - یہ صرف هماری هی بات نہیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس مرض سے شفا پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچھ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان هی کیا هے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی هے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی هے نہ تو سردی سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیح انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی هے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آ سکتی هے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے کہ

خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ کھانسی بھی هو گئی هوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی هے ' نیز آسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی هے

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعنی اگر آپ چاهتے هیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقہ اور هر درجہ کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هی صورت هے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ هے کہ الہلال کے خریدار پچاس هزار کیا معنی پچیس هزار بھی نہیں هیں - لیکن ساتھہ هی اس امر کی واقفیت سے بھی اجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ اجکل چھپی هوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی هے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف هندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یہ قطعی هے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الہلال ۱-۷ مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

هر فـرمـايش ميں الهـلال كا حوالة دينا ضروري هے

رينلڈ كي مسٹريز اف دي كورٹ اُف لندن

يه مشہور ناول جو كه سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اور اب دس ۱۰ روپيه - كپڑونكي جلد هے جسمين سنهري حروف كي كلابتو هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ۱۲ آنه محصول ڈاک -

امپيرئيل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

انڈين آرٹ اٹ ڈلهي — سنه ۱۹۰۳ ميں جو دهلي ميں دربار هوا تها آسكي تفصيلي حالات اس كتاب ميں موجود هے - مؤلف سر جارج وٹ و پرسي براؤن - نهايت چكنا اور چمكيلا كاغذ براو ر سنهري جلد صفحه ۶۰۰ اور ۱۰۹ تصاوير اصلي قيمت چهه روپيه رعايتي قيمت چار روپيه -

امپيريئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

ٹوڈ كس راجا ستهان — دو جلدونمیں هر ايک جلد ميں ايک هزار صفحه نهايت دبيز اور چكنے كاغذ ميں چهپي - اصلي قيمت چهه روپيه رعايتي قيمت چار روپيه علاوه محصول ڈاک وغيره -

امپيريئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

تيلک ٹرائيل — اس كتاب ميں بال گنگا دهار تلک كي تصوير مع انكے مختصر سوانح عمري كے موجود هے ' اور آنكے ٹرائيل كا تفصيلي واقعات موجود هے - رائل رو سايز صفحه ۴۵۰ - چند جلدين رهگئيں هيں - هر لائبريري ميں ايک نسخه موجود هونا چاهئے - رعايتي قيمت ايک روپيه علاوه محصول -

امپيريئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين بهو بازار كلكته -

Imperial Depot, 60 Srigopal Mullik Lane
Bowbazar Calcutta.

بادشاه و بيگموں كے دائمي شباب كا اصلي باعث - يوناني حكمت كل سايئنس كي ايک نماياں كاميابي يعني - **ممسک سيڈيکا** — جسكي خواص بہت سے هيں جس ميں خاص خاص باتيں عمر اي زيادتي - جواني دائمي - اور جسم كي راحت - ايک گهنٹه كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبه كي آزمايش ضرورت هے -

داما نزاجن تيله اور پرنمبرانجن تيلا - اس دوا كو ميں نے اپنا واجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه كے حكيم تهے - يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسيكو نہيں ' اور درخواست پر تركيب استعمال بهيجي جائيگي -

۱۰۰ رنگدرڈل كانپهور" كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيه بارہ آنه -

مسک پاس اور الكٹرک ريگو پرسٹ پانچ روپيه بارہ آنه محصول ڈاک ۷ آنه -

يوناني ڈوٹ بازار كا ساميل يعني سر كے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

تار كا پته " بيگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پوٹن ٹاكن — معجز نما ايجاد اور حيرت انگيز شفا - دماغ كي شكايت كو دفع كرنے كيليے - مرجهائے هوئے دل كو تازه كرنيكے ليے - هسٹريه اور كلور گيک كے تكليفونكا دفعيه كرو ميں قوت پهونچانا - بڑهاپے كو جواني سے تبديل - ايام شباب كے مرضوں كا خاص علاج - مرد اور عورت دونوں كے ليے مفيد - قيمت دو روپيه في بكس : جسميں چاليس گوليان هوتي هيں -

ڈاٹن اينڈ كمپني - پوسٹ بكس نمبر ۱۴۱ كلكته

Dathian& Co, P. Box, No 141 Calcutta.

زيتولن ضعف باه كا اصلي علاج - قيمت ايک روپيه آٹهه آنه ڈاٹن اينڈ كمپني - پوسٹ بكس نمبر ۱۴۱ كلكته

Dathian & Co, P. Box, No 141. Calcutta.

هايڈرولين — هايڈ روسيل كا نهايت مجرب دوا - دس دنكے ليے چار روپيه اور ايک مهينه كے لئے دس ڈاٹين اينڈ كمپني - پوسٹ بكس ۱۴۱ كلكته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemest,
Post Box 141 Calcutta.

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي كي مجرب دوا سے فوراً مصائب غريبي جاتي رهتي هے - درخواست پر دوري كيفيت سے اطلاع دیجاويگي - پانچ روپيه في شيشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutt.

سال ويٹني يه دو ايک عجيب اثر پيدا كرتا هے - نوجوان بڑها - مجرد هو يا شادي شده سب كے ليے يكساں اثر -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس

مهره نئے چالاں اي جوب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهت عمده فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک كے ليے دي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايک دورنگين پين اور ايک چاقو مفت دي جائيگي -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے كا فيته مفت ملیگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين كلكته -

Compritiou Watch Company
No, 20 Madun Mitthra Lane.
Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سرېلا فائده عام واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاريگي يه سا كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بہت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبل ريڈ قيمت ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه آرڈر كے همراه ۵ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹري نمبر ۳ لوئر چيت پور روڈ كلكته -

Commercial Harmoniam Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف تمام روئيں اڑجاتے هيں -

آر - پي - گهوس
نمبر ۳۰۶ اپر چيت پور روڈ - كلكته

R. P. Ghose,
306, Upper Chetpore Road.
Calcutta.

پچاس برس كے تجربه

رائے صاحب ڈاكٹر كے - سي داس آرالا ساهاے -

گوليان — ايک بكس ۲۸ گوليان قيمت ايک روپيه -

Swastbasaya Factory,
30/2 Harrison Road
Calcutta.

مستورات كے بيماريونكے ليے نهايت دوا - خط كے آنے سے پوري كيفيت سے كيچاليگي -

سواتهيا سهائے فارميسي - ۳۰/۲ هاريسن روڈ كلكته

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

آدرشہ نیٹنگ کمپنی

— :•: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کم خلتم ہوا ، آپکے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :•: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوںکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لی - کرولڈ راؤ پلیکر - (بلاری) میں گلنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند معزز اخبارات ہند کی رائے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوںسے سرمو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly " " 4-12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
[illegible]
مقام اشاعت
۱ - ۷ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۱ | کلکته : چہارشنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤
Calcutta : Wednesday, March 18 1914.

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب

مسئلۂ بقاء ندوۃ العلماء

طلباے دار العلوم کی اسٹرائک

بیس سال ہوے جب ندوۃ العلما نے اپنی پہلی صدا بلند کی - اُس نے اپنے مقاصد کا اعلان کیا ' جنمیں سب سے اہم ترین مقاصد یہ تھے : رفع نزاع باہمی ' حفظ کلمۂ اسلام و خدمت ملت کے لیے تمام علما کا اجتماع و اتحاد ' اشاعت اسلام ' اصلاح نصاب قدیم ' تدوین علم کلام جدید -

لیکن اُس نے دیکھا کہ مصائب شدید ' موانع لا علاج ' اور وسائل عمل و نجاح مفقود ہیں - سب سے پہلے ضرورت جس چیز کی ہے وہ یہ ہے کہ ہم میں ایسے علماء حق پیدا ہوں جو وسعت نظر و تبحر علمی کے ساتھہ موجودہ عہد فلاکت کی تمام مصیبتوں کا علاج بھی اپنے اندر رکھتے ہوں - سب سے بڑھکر اہم مقصد اشاعت اسلام ہے - اسکے لیے ملک کے اندر صاحبان ایثار و فدا کاران مذہب علما چاہئیں ' اور ممالک متمدنۂ خارجہ کیلیے ایسے روشن ضمیر و کار داں جو علوم حقۂ اسلامیہ کے ساتھہ یورپ کی زبانوں سے بھی ماہر ہوں ' نیز علوم و فنون حدیثہ سے بھی واقفیت رکھتے ہوں -

لیکن بدبختی یہ ہے کہ ایسے لوگ ہم میں ناپید ہیں - یہی حال تمام دیگر مقاصد و اعمال کا ہے -

پس سب سے پہلے ایک ایسا مدرسہ قائم کرنا چاہیے جسکی تعلیم سے مقصود و مطلوب اشخاص پیدا ہوسکیں - چنانچہ مدرسہ قائم ہوا -

* * *

بہت سے لوگوں کو ندوہ کے مقاصد سے تشفی نہ ہوئی - خود موجودہ علماء میں سے ایک گروہ کو غلط فہمیاں ہوئیں - باہمی نزاع کا ایک نیا طوفان اٹھا - پھر گورنمنٹ کی سوء ظنی نے رہی سہی امیدیں بھی خاک میں ملادیں - نئے تعلیم یافتہ اشخاص سمجھے کہ یہ انگریزی تعلیم کا رقیب ہے - قدیم گروہ نے کہا کہ نئے خیالات کی ایک دوسری صورت ہے - آپ اپنوں میں بھی سمجھنے والے اور سچا درد رکھنے والے نہ ملے - غرضکہ زمانے نے اپنی ایک قیمتی متاع کو پا کر کھو دینا چاہا ' اور غفلت و حوادث نے اسکا سامان مہیا کیا : و کانوا فیہ من الزاہدین !

اسکے بعد پھر ایک نیا دور شروع ہوا ' اور موانع راہ بظاہر ایک ایک کرکے ہٹنا شروع ہوے - قوم نے بھی توجہ کی ' مالی حالت بھی درست ہو چلی - تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوا ' کچھہ اشخاص دار العلوم سے پیدا ہوے جنکی قابلیت کا ملک نے اعتراف کیا ' اور وہ وقت قریب آیا کہ ملک اسکی جانب پوری توجہ کرتا ' اسکے اندرونی مفاسد کی اصلاح کی جاتی ' اور اسکے باطن کو بھی مثل اُسکے ظاہر کے صاف و بہتر بنایا جاتا - لیکن جبکہ امیدیں قوی اور توقعات شاد کام ہوئیں ' تو یکایک حوادث و غفلت اور فتنۂ و فساد نے واقعات کا دوسرا ورق الٹا ' اور مثل بیت المقدس کے ہیکل کے جسکے دو مرتبہ تباہ ہونے کی تورات میں خبر دی گئی تھی ' ندوہ پر بھی دوسری تباہی کا دور شروع ہوگیا : بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید ' فجاسوا خلال الدیار و کان وعداً مفعولا (۵ : ۱۷)

* * *

بیت المقدس کے لیے دو بربادیوں کی خبر دی گئی تھی جو بنی اسرائیل کی شامت اعمال سے آنے والی تھیں - پہلی بخت نصر کی چڑھائی اور دوسری ٹیٹس شاہ روما کی : و قضینا الی بنی اسرائیل لتفسدن فی الارض مرتین ' و لتعلن علوا کبیرا - (۴ : ۱۷)

پہلی بربادی کے بعد عزیر نبی کی آہ و زاری نے سلیمان کے ہیکل اور اسرائیل کے گھرانے کو بچالیا پر دوسرے کے بعد ہمیشہ کیلیے شام کے مقدس مرغزار اجڑ گئے -

کیا ندوۃ العلما پر بھی یہ دوسری تباہی آخری ہے ' اور کیا یہود ہذہ الامۃ کی بد اعمالیوں سے یہ دوبارہ اُجڑکر پھر آباد نہوگا ؟

و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : لتتبعن سنۃ من کان قبلکم (ای الیہود) باعاً بباع ' و ذراعاً بذارع ' و شبراً بشبر ' حتی لو دخلوا فی حجر ضب ' لدخلتم فیہ ! !

* * *

خود ندوۃ العلما کے اعتراف سے لوگوں نے انکار کیا ' مگر اسکے مقاصد صحیحہ کے اعتراف سے گریز کرنا زمانے کی طاقت سے باہر تھا - اُنکی حقیقت خود زمانے اور وقت ہی کے حکم کا نتیجہ تھی اور انسان سمندر کی موجوں سے لڑ سکتا ہے ' پہاڑوں کی صفوں کو چیر سکتا ہے ' طوفان اور بجلی پر فتح یابی حاصل کر سکتا ہے ' پر زمانے سے لڑنے کی آسے تلوار نہیں دی گئی ہے - و قال علی علیہ السلام : لا تسبوا الدہر ' فان الدہر ہو اللہ -

S. C. MITRA

CALCUTTA

[27] زندہ دل نوجوانان ملک کا ماہوار رسالہ " ظریف "

اغراض و مقاصد

(۱) زندہ دلي و ظرافت کي روح پھونکنا -

(۲) سنجیدہ مہذب مذاق فراہم کرنا -

(۳) مشرقي دماغ کو مغربي مذاق سے آشنا کرانا -

(۴) ادبي - مذاق کو نشو و نما دینا -

(۵) اخلاقي و روحاني سبق سکھانا -

چندہ سالانہ رؤسا سے ۵ روپیہ امراء سے ۳ روپیہ عام شائقین ایک روپیہ ۱۲ آنہ ملنے کا پتہ - دفتر رسالہ ظریف - کیلوکس ہال - لاہور -

[9]

[30] خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر، آئي - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دلچسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کي سحر بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

[8] ہندوستاني دواخانہ دہلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالي شان کار و بار، صفائي، ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ : ہندوستاني دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستاني دوا خانہ - دہلي

[5]

1 — سستم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ

2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ

3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ

4 — چاندي کي لیڈي واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ

5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ

6 — پٹنٹ راسکوپ سستم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ہے گارنٹي ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کي

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

اور اُسکي خرابي نا قابـل دفع ہے تو اُسے مٹ هي جانا چاهيے ' ليکن مٹنا چاهيے - اس طرح سسک سسک کر دم نہيں توڑنا چاهيے که اسکے ماتم گذار تماشا ديکهيں ' اور کسي سے اتنا بهي نہو که دست علاج کي جگهه خنجر هلاکت هي کو کام ميں لاے !

گيـرم کـه وقت ذبح تپيـدن گناه من

ديدن هلاک و رحم نه کردن گناه کيست ؟

ليکن ابهي مرض لا علاج نہيں هوا اور درستگي ممکن ہے - وه بيس سال کي کوششوں کا نتيجه ہے اور ايک ايسا کام ہے جسميں اصلاح کے سوا اور سب کچهه موجود ہے - اگر هم اُسکي اصلاح کرسکيں تو زمانۂ حال کي ايک بہترين درسگاه بن سکتي ہے - وه اُن تمام ضرورتوں کو پورا کرسکتي ہے جنکو اب هر شخص محسوس کر رها ہے ' کيونکه اصلاح ملت اور حفظ و تبليغ اسلام کے تمام کاموں کيليے وه ايک بنا بنايا هوا مرکز ہے -

اصلاح مطالب

پس موجوده وقت کے کاموں ميں سب سے زياده اهم کام مسلمانوں کيليے يه ہے که وه نـدوة العلما کي اصـلاح کي طرف متوجه هوں اور اسکے تمام مفاسد و نقائص کو سمجهکر ايک فيصله کن اور آخري انتظـام کرديں تا که وه ايـک باقاعده اور منظـم درسـگاه کي صورت اختيار کرلے -

طلبا کي موجوده اسٹرائک بهي در اصل انهي نقائص کا نتيجه ہے - پس هم کو نظر محض ايک دو نتيجوں هي پر نہيں رکهني چاهيے بلکه اصلي علتوں اور سببوں کو دور کرنا چاهيے -

اس امر سے کوئي انکار نہيں کرسکتا که مولانا شبلي نعماني نے ندوة العلما کو دوباره زنده کيا اور اسکے ليے بہت سي خدمتيں انجام ديں ' ليکن افسوس که انهوں نے کبهي اسکے اندروني مفاسد کو دور کرنے کيليے قوت صرف نه کي ' اور اسکي بے ضابطگيوں سے قـوم کو خبر دار نه کيا ورنه يـه وقت بد کبهي بهي نه آتا - يه انکي ايک ايسي کمزوري تهي جسپر انهيں خود بهي اپنے تئيں ملامت کرنا چاهيے - اب صرف مولانا شبلي سے توقعات رکهنا بهي بے سود ہے جيسا که بہت سے لوگ کہه رہے هيں - کوئي کام جو صرف اشخاص کي اميد پر هو ' زنده نہيں رهسکتا ' اور اگر ندوة العلما صرف مولانا شبلي هي کے دم سے ہے تو ندوه کي قسمت پر رونا چاهيے جو ايک ايسے ستون پر کهڑا ہے جو هميشه قائم نہيں رهيگا -

ندوه کو قوم کے هاتهه ميں آنا چاهيے - اب تک وه ايک ايسي قومي جائداد ہے جسکي سند تو قوم کي جيب ميں ہے پر قبضه سکا نہيں ہے -

اس بارے ميں اصلي اور صحيح ترتيب عمل يه ہے :

(۱) سب سے پہلے اسکي موجوده حالت کا سوال ہے - پوري بے قاعدگي کے ساتهه اسکے ليے نئے عہده دار منتخب کيے گئے هيں جسکي تفصيلي سرگذشت " مدارس اسلاميه " کے سلسلے ميں آينده نمبر پيش کريگا - اسکا نتيجه يه ہے که ندوه نے اپنے اصلي مقاصد بالکل کهو ديے هيں ' اور جمہور کي آواز اُسمیں کوئي چيز نہيں سي طرح دار العلوم کا انتظام بالکل ابتر هوگيا ہے - شکايتوں کا ايک ورا سلسلـه ہے - طلبـا سے حيثيات تعليمي بالکل مفقود هوگئي ہے - انهوں نے تعليم چهوڑ کر اسٹرائک کر دي ہے -

(۲) اسکے بعد اصل ندوه کے نظام و اساس کا سوال ہے - جب تک ايک مرتبه اُسے از اول تا آخر نظر ڈالکر درست نه کيا جائيگا ' کچهه بهي نہوگا - اسکے قواعد و ضوابط بالکل بدل ديے گئے هيں - جماعت اسميں کوئي دخـل نہيں - ارکان انتظامي کا دائـره چند خاص خيال کے لوگوں ' اپنے دوستوں اور رفيقوں ' يا ايک هي خانـدان کے لوگوں سے بهر ديا گيا ہے - تنگ خيالي اور فريقانه تعصبات سے پورا پورا کام ليا گيا ہے - ترتيب عمل و تقسيم کار کا وجود نہيں - خود دار العـلوم کيليے کوئي مکمل نظام و دستور العمل نہيں ہے - ان تمام اساسي امور کي اصلاح هوني چاهيے -

(۳) سب سے آخر ندوه کے مقاصد اور اصول عمل کا مسئـله ہے - وه اصلاح ديني کي ايک تحريک ہے جو درس علوم صحيحۂ اسلاميه اور طريق ارشاد و هدايت ديني کي راه سے کام کرنا چاهتي ہے - پس اسکا محور عمل کيا هونا چاهيے ؟ اس بارے ميں ميرے بعض خاص خيالات هيں ' اور ميں ندوة العلما کے کاموں سے متعدد امور ميں اصولي اختلاف کرنے کے وجوه رکهتا هوں - پس اس مسئله پر بهي ايک نظر ثاني هوني چاهيے -

* * *

ان امور کے حصول کا طريقه يہي ہے که سب سے پہلے ايک معتمد کميشن يا مجلس قائم هو جو موجوده نقائص کي تحقيقات کرے - اسکے بعد ايک عظيم الشان نيابتي جلسه منعقد هو ' اور وه ندوه کو اسکي زندگي کا آخري فيصله سناوے -

تمام ارباب درد و کار کو اسکے ليے اپني صدائيں بلند کرني چاهئيں اور حس کار و جوش عمـل کا ثبوت دينـا چاهيے - و ما تشاؤن الا ان يشاء الله - ان الله کان عليما حکيما -

اسٹرائک

الحمد لله که ندوه کے معاملات کي طرف سے جو عام غفلت چهائي هوئي تهي ' وه دور هونا شروع هوگئي ہے - وقت اور حقيقت کي کوئي صدا بيکار نہيں جاسکتي - پچهلا الهلال بده کے دن ڈاک ميں پڑا ہے اور جمعه يا سنيچر کے دن باهر پڑها گيا ہے - آج پير کا دن ہے - اس حساب سے جو خطوط اور مراسلات کل سے آج تک دفتر ميں پہنچے هيں ' وه عين اُسي دن لکهکر ڈاک ميں ڈالي گئي هونگي جس دن الهلال پہنچا ہے - تاهم اسطرح کي مراسلات کي تعداد تيس چاليس سے کم نہيں اور يه بہت بڑا ثبوت تنبه و ايقاظ غفلت کا ہے - و لله عاقبة الامور -

* * *

اسٹرائک بدستور قائم ہے - ايک مراسله نگار کے خط سے معلوم هوا ہے که طلبا اپني شکايتوں کے متعلق ايک تحرير شائع کرنے والے هيں - جو حالات هم تک پہنچے هيں اگر وه صحيح هيں تو افسوس کرنا پڑتا ہے که اسٹرائک کے بعد سے جو سلوک نئے حکام ندوه کر رہے هيں وه سخت باز پرس کا مستحق ہے - انکو چاهيے تها که وه نرمي سے پيش آتے که اصلاح حال کا سب سے بڑا حربه يہي ہے ' اور پهر باقاعدگي کے ساتهه انکي شکايتوں کو سنتے - مگر معلوم هوا ہے که انهوں نے پہلے جبر و تشدد کے اظهار سے کام لينا چاها ' اسميں ناکام رہے تو کهانا بند کر ديا - اس سے بهي کچهه نہوا تو بورڈنگ سے نکل جانے کي اور پوليس سے مدد لينے کي دهمکي دي ' اور صاف انکار کرديا که هم طلبا سے کچهه سننا نہيں چاهتے - اگر واقعي ايسا هي کيا جا رها ہے تو ندوه کي بربادي کي يه آخري ذمه داري ہے جو يه لوگ اپنے سر لے رہے هيں ' اور وه ياد رکهيں که يه ذمه داري انکي تمـام پچهلي ذمه داريوں سے بهي بڑهکر انکے ليے خطرناک ہے -

انکو چاهيے تها که وه شکايتوں کو سنتے اور اگر انکے وجود سے انکار ہے تو قبل اسکے که باهر سے کميشن قائم هو ' خود هي ايک کميشن غير متعلق لوگوں کا قائم کرديتے - يه کميشن ايسے لوگوں سے مرکب هوتا جو طلبا اور حکام ندوه ' دونوں کے الگ الگ معتمد هوتے - پهر طلبا کو انکے سامنے پيش کرتے - اظهارات ليتے اور معامله صاف هوجاتا - دنيا بهر ميں کام کرنے کا يہي طريقه ہے -

پهر دیکهو که خود ندوہ تو بے حس و حرکت پڑا رها ' لیکن اسکي صدائیں کس طرح تمام عالم اسـلامي میں جنبش پیدا کرتي رهیں ؟ مسلمانان روس نے ٹهیک ٹهیک اسي کے سے مقاصد کو اپنے کاموں کا پروگرام بنا یا ' بخارا میں خود رئیس وقت نے اصلاح نصاب قدیم کیلیے کمیٹي بنالي' مصر میں "مدرسۂ دعوۃ و ارشاد " اسي کي تقلید میں بنا یا گیا -

خود هندوستان کے اندر بهي دیکهو که کیا هوا اور کیا هو رها ہے؟ اور پهر سونچو که ندوہ کس طرح اپنا کام چپکے چپکے انجام دیتا رها ؟

درس قدیم کے سب سے بڑے مرکز مدرسۂ عربیه دیو بند میں " جمعیۃ الانصار" قائم کي گئی' اور اس طرح اعتراف کیا گیا که مدرسه میں طلبا کو تعلیم دینے کے علاوہ کچهه اور کام بهي ضروري هیں جنکے لیے سالانه اجتماع هونے چاهیئں' اور نیز یه که نئي ضرورتوں کے وجود سے انکار نہیں - اس سے بهي بڑهکر یه که انگریزي خواں طلبا لیے گئے تاکه انکو علوم عربیه کي تعلیم دیکر وقت کي ضرورتوں کا علاج کیا جاے !

اندک اندک عشق در کار اورد بیگانه را !

جنوبي هند میں مدرسۂ باقیات الصالحات کے اجلاس هوے اور اول سے لیکر آخر تک وهي سب کچهه کہا گیا جو ندوہ کهتا رها ہے - خود گورنمنٹ نے شمله میں مشرقي علوم کے احیاء کیلیے کانفرنس منعقد کي اور کلکته یا دهلي میں نئي درسگاہ کی تجویز ہے :

لاله ساغر گیر و نرگس مست و بر ما نام فسق !
داوري خواهم مگر یارب کسرا داور کنم ؟

ندوہ کي حقیقت کا سب سے آخري اعلان دهلي کي ایک نئي انجمن ہے جو " نظارۃ المعارف القرانیه " کے نام سے مولانا عبید الله صاحب سابق ناظم جمیعۃ الانصار دیو بند نے قائم کي ہے - اسکا مقصد یه ہے که انگریزي خواں فارغ التحصیل طلبا کو لیکر قران و حدیث اور بعض کتب اسرار الدین کا درس دیا جاے اور اس طرح اشاعت و صیانت اسلام کیلیے نئے علما پیدا کیے جائیں :

خواهم که دگر [illegible] سازیم حرم را

ندوہ وهي کهتا تها جو آج کیا جا رها ہے' لیکن فرق یه ہے که اگر اسکي فریادوں پر اس وقت کان دهرا هوتا تو آج اس منزل کا بڑا حصه طے هوگیا هوتا ' اور هم میں هر طرح کے کاموں کیلیے وہ قحط الرجال نه هوتا جو نظر آ رها ہے - لیکن اب حالت یه ہے که بیس پچیس برس کي غفلت کے بعد لوگ وهاں پہنچے هیں ' جہاں سے ندوہ نے ایک قرن پہلے اپنا سفر شروع کرنا چاها تها :

انچه دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابي بسیار

* * *

آج هر طرف اشاعت اسلام کے کاموں کو لوگ محسوس کر رهے هیں اور لارڈ هیڈلے کے اسلام لانے کے واقعه سے لوگوں میں از سر نو اسکا خیال پیدا هوگیا ہے که ممالک یورپ میں اسلام کے داعي بهیجے جائیں تاکه اسلام کي تبلیغ خارجه کا کام شروع هو - لیکن کیا یه کام بغیر انگریزي داں و نئے تعلیم یافته علما کے انجام پاسکتا ہے ' اور کیا اسکے لیے علما هم میں موجود هیں ؟

اگر نہیں هیں تو درسگاہ کي ضرورت ہے - پهر یه کیسي غفلت شدید ہے که دار العلوم ندوۃ العلما صرف انهي مقاصد کیلیے پیشتر سے قائم ہے - وہ اپني تاسیس و تعمیر کي ابتدائي منزلوں سے گذرچکا ہے - اسکا وجود قوۃ سے فعل میں آچکا ہے اور صرف تکمیل و اصلاح کا محتاج ہے - هم اسکي تباهي و بربادي کو گوارا کر رهے هیں ا[ور] اپنی ایک بني بنائي هوئي متاع عزیز کو اپنے سامنے ضائع هو[تے] دیکهه رهے هیں ؟

اس سے بڑهکر غفلت و سرشاري کي مثال اور کیا هوسکت[ي] ہے که جن مقاصد کیلیے همارے هاتهوں میں نئے پروگرام اور [نئے] کاموں کے خاکے هوں' عین انهي مقاصد سے خود همارا بنایا [هوا] ایک کام پیشتر سے موجود هو - هم اسے تو ضائع کردیں مگر کاموں کي تلاش میں سرگردان هوں ؟ فما لها ؤلاء القوم ' لا یکاد[ون] تفقهون حدیثا ؟

* * *

البته یه ضرور ہے که بحالت موجودہ ندوہ نه تو قوم کا [...] اور نه اسکے کسي مرض کا علاج ہے - اسکا کوئي نظام صحیح نہیں اسکے دستور العمل میں قوم کي راے اور قوۃ عمل کو کوئي دخ[ل] نہیں - اسکي حکومت کا رشته صرف چند آدمیوں کے هاتهه م[یں] ہے اور جب تک مشترکه اور جمهوري کاموں کے اصولوں پر ا[سکا] دستور العمل نه بنے گا ' همیشه اشخاص هي کے هاتهوں میں رهی[گا] اسکے انتهائي تغیرات و اعمال کا حق بهي ایک محدود طبقه [یا] مجلس خاص کو دیدیا گیا ہے' اور اسیکا نتیجه ہے که وہ محض [...] مقامي اور قابض آدمیوں کا کهلونا بنگیا ہے' جو جس طرح چاه[یں] اپنے اغراض کیلیے اس سے کهیل سکتے هیں -

اس سے بهي بڑهکر یه که اس نے اپني آخري توقعات ب[هي] کهودیں اور چند آدمیوں نے خانه ساز سازش کرکے نئے عهده منتخب کرلیے - ایسا کرنا خود ندوہ هي کے دستور العم[ل] و قواعد کے صریح برخلاف ہے - پهر نه تو قوم ان اشخاص سے وا[قف] ہے ' نه انکے کاموں کي اسے خبر ہے ' اور نه یه جانتي ہے که مقاصد کا ندوۃ العلما ماتم گذار ہے' ان سے انهیں کوئي مناسب[ت] و تعلق بهي ہے یا نہیں ؟

دار العلوم ایک ویرانۂ و خرابه هوگیا ہے - گرد و خاک کے چند مدرسوں اور طالب علموں کي مٹي هوئي صورتیں آتي هیں' اور وہ بهي قریب فنا هیں - طلبا کي تعداد ا[نت]هائي سے زیادہ گهٹ گئي ہے' اور انکے اندر ولولۂ تحصیل اور [ذوق] تدریس کي کوئي روح باقي نہیں رهي - انکے دل اف[سردہ] هوگئے هیں اور اپني حالت پر متاسف هیں - انکو ارباب فن صحت و تعلیم سے محض بربناے بغض ذاتي روکا جاتا ہے ' قومي مجلسوں میں شرکت کي اجازت نہیں دي جاتي - [...] که انهوں نے اسٹرائک کردي ہے' اور یه امن مدارس و م[...] کي انتهائي غارت ہے !

کسي مدرسے کي معنوي زندگی کیلیے بڑي چیز یه [ہے که] اسکے طلبا کے اندر اپني عالم الالف لي محبت اور ولولۂ و نشا[ط] هو - یهي ولوله انکو سب کچهه بنانے والا ہے ' ورنه محض کت[ابوں] کے صفحوں اور معلموں کي زبانوں میں تو کچهه بهي نہیں هو[تا]

لیکن دار العلوم ندوہ کے اندر اب کسي طالب علم کو ا[...] زندگي محسوس نہیں هوتي - به حیثیت مجموعي انکي او[ر] مدرسه کي حالت ایسي هوگئي ہے که دیکهنے والے کو زندگي جگه ایک معنوي موت کے آثار نظر آتے هیں !

یه حالت دیکهکر تعلیم کا ایک سرکاري انسپکٹر بهی هم[ارے] ماتم میں شریک هوگیا' اور اس نے افسوس کیا که گورنمنٹ کا سو روپیه ماهوار ضائع جا رها ہے !

کچهه شک نہیں که ان حالات کے ساتهه ندوہ کچهه بهي [نہیں] ہے - اتنا بهي نہیں جتنا کسي دیهات کا مکتب یا کسي [...] مسجد کے ملا کا صحن درس هوتا ہے - بلا شبه اگر اسکا مرض "

طــرف اشارہ کیا تھا - در اصل مقصود اُس سے بھي يہي تھا مگر طبيعت کے غير تجارتي مذاق نے کھل کر صاف صاف کہنے نہ ديا :

دوش کزگــردش بغلتم گلــه بر روے تو بود
چشم سوے فلک و روے سخن سوے تو بود !

ہر کام کيليے طبيعت کي مناسبت اور عادت ضروري ہے - کيا کيجيے کہ کاروباري اور تجارتي باتوں ميں اور اپني طبيعت کے مذاق ميں اسدرجه اختلاف و تضاد واقع ہوا ہے کہ مجبوري نے اگر کبھي زور ڈالا بھي اور ارادہ بھي کيا کہ دو چار لفــظ زبان سے نــکاليے تو ايک اناڑي اور نوامرز تاجر کي طرح عين خريد و فروخت کے وقت زبان لڑکھڑا گئي :

طفل نا دانــم و اول سبق ست !

* * *

يہ خدا ہي خوب جانتا ہے کہ طبيعت کيا چاہتي ہے اور کرنا کيا پڑتا ہے ؟ ميں نے بارہا نفرت اور سخت کراہيت کے ساتھہ اپني اس حالت کو ديکھا ہے کہ اصلاح و دعوت کے کاموں کا تو دعوا کرتا ہوں ' ليکن حالت يہ ہے کہ ايک کاروباري دفتر قائــم کيا ہے ' جو لوگوں سے قيمت ليتا ہے اور اسکے معارضہ ميں ايک رسالہ چھاپکر تقسيم کرتا ہے - حالانکہ خدمت خلق الله کے ولولے کے ساتھہ تاجروں کا سا لين دين کب جمع ہوسکتا ہے ؟ خــدا کے کام کو تجارت کا بازار نہيں بنانا چاہيے - يہ ايثار نفوس و صرف جذبات کي ايک قربانگاہ ہے جہاں تاجروںکا گذر نہيں ' کيونکہ نفع ڈھونڈھنے والوں کيليے وہاں کوئي سامان نہيں ہے - وہاں کا پيام دعوت صرف اُنہي کے ليے ہے جو سود کي جگہ زياں کے ' لذت کي جگہ ايذا کے ' جمع کي جگہ خرچ کے ' اور حصول کي جگہ بخشش فرمائي کے متلاشي ہيں !

بدہ بشارت طربي کہ مرغ ہمت ما
بران درخت نشيند کہ بے ثمر باشد !

ليکن پھر سوچتا ہوں تو اسکے سوا چارہ بھي نہ تھا - اخبار موجودہ زمانے ميں ايک ہي وسيلہ اصلاح خيال و دعوت عموم کا ہے ' اور اسکے جاري کرنے کا ذريعہ يا تو يہ ہے کہ ايک بڑا خزانہ اسکے ليے وقف کرديا جاے ' جو ميسر نہيں (والحمد لله علی ذلك) اور يا پھر يہ کہ بقدر اخراجات لينے والوں سے قيمت لينا گوارا کيا جاے - دوسري صورت کے اختيار کرنے پر مجبور تھا اور اختيار کي ' مگر وہ عالم السرائر خوب جانتا ہے کہ اگر اسکي خدمت کي شيفتگي غالب نہ آتي تو ميں اسطرح کي اخبار نويسي کيليے کسي طرح بھي راضي نہ تھا - مرحوم غالب نے ميري زباني کہا ہے جبکہ درد اور حسرت ميں ڈوب کر کہا ہے :

ما نبوديم بدين مرتبــه راضــي غالب
شعر خود خواهش آن کرد کہ گردد فن ما !

عام طور پر ان معاملات ميں جو حالت ہماري ہو رہي ہے اسکو سامنے لائيے ' اور پھر انصاف کيجيے کہ اب تک الهلال کا کيا رويہ رہا ؟

کبھي درد انــگيز اپيليں لــکھي گئيں ؟ کبھي خــريداروں کو کارخانے کي حــالت پر توجــه دلائي گئي ؟ کبھي اپنے پے درپے نــقصانات کا افسانہ سنايا گيا ؟ کبھي لوگوں سے درخواست کي گئي کہ وہ ايک ايک خريدار ضرور ہي مہيا کرديں ؟ حالانکہ ان کاموں کي جو حالت عام طور پر ہو رہي ہے ' اسکے لحاظ سے تو الهلال کے ہر نمبر کو حسن طــلب کا ايک نيا سوال ہونا تھا - ليکن الحمد لله کہ ايسا کبھي نہ ہوا - طبيعت گدائي اور دريوزہ گري کي اعلی سے اعلی اور مخفي سے مخفي صورتوں سے بھي بکلي نفور اور تجارتي معارضہ کي طلب سے بھي بالکل مستغني رہے پورا تھي - مانگنے کي جگہ ايــک ہي ہے نہ کہ ہر دينے والا - اور وہ جو آسمان پر سوال کرنے والے ہيں ' چاہيے کہ زمين پر خود انکے آگے سوال ہو - دعــوت و اعــلان حق کا کام کرنے والــوں کو اچھے ليے نہيں ' مگر اچھے کام کي عزت کي خاطر پادشاہوں کي سي نظر ' اور کشور ستانوں کا سا دماغ رکھنا چاہيے - جو لوگ خــدا کے دروازے کے سائل ہيں ' دنيا ميں کس کي ہستي ہے کہ وہ انہيں اپنے سامنے سائل ديکھہ سکے ؟ اُنکي جيب ميں ايک کھوٹا سکہ بھي نہو ' ليکن انکے دل ميں وہ خزانہ مخفي ہے جس سے بڑي بڑي مغــرور شہنشاہيوں کو خريد سکتے ہيں - دولت اور رياست دنيوي اسليے بنائي گئي ہے تاکہ اپنے آپکو انکے آگے پوري حقارت سے ڈالديے ' اور وہ اُسے ٹھکرا کر عــزت بخشيں - اگر وہ ايسا کــريں تو دولت کے پجاريوں کيليے بھي بڑا شرف ہے - کيونکہ اُنــکے پاس جو کچھہ ہے وہ ختم ہوجائيگا يا چھين ليا جائيگا - پر اِنکے پاس جو خــزانہ ہے وہ نہ تو کبھي ختم ہوگا اور نہ اس آسمان کے نيچے اُسے کوئي چھين سکتا ہے !

جب حالت ايسي ہو تو خدمت حق کي توفيق طلبي کے ساتھہ انسانوں سے اعــانت طلبي کا خيال کيونــکر جمع ہوسکتا تھا ؟ جو زبان خدا کي حمد و ثنا کيليے بني ہے ' اسے عاجز و درمانــدہ بنــدوں کے آگے شکرگــذاري اور عجز بياني سے گندہ کرنا روح کي موت اور دل کي ہلاکت ہے !

لب تشنہ رفت و دامن پرهيز تر نہ کرد
زان چشمۂ کہ خضر و سکندر وضو کنند

* * *

اعلان حق اور احتياج و طلب ' دونوں ايک ساتھہ جمع نہيں ہوسکتے - خدمت حق کي پہلي شرط يہ ہے کہ خداے برتر کے سوا اور کسي ہستي کا قلم و زبان پر دباؤ نہو - کيونکہ اگر ايسا ہوگا تو بہت ممکن ہے کہ انساني احسانوں کا بوجھہ تمہيں حق کيليے ہلنے نہ دے ' اور جن مغرور سروں کو حق کي عزت کيليے چاہيے کہ غرور صداقت اور تکبر الهي سے ٹھکرادو ' خود اُنہي کے آگے تمہيں اپني گردنيں جھکاني پڑيں :

آنکــه شيران را کند روبه مزاج
احتياج ست ' احتياج ست ' احتياج .

تاريخ اسلام ميں امر بالمعروف و نہي عن المنکر کے تنزل کا افسانہ پڑھو - تمہيں نظر آئيگا کہ اسکا اصلي سبب يہي تھا کہ علماء حق روز بروز کم ہوتے گئے ' اور علماء سوء نے امرا ؤ رؤساء کے آگے طلب و احتياج کا سجدہ کرنا شروع کرديا - نتيجہ يہ نکلا کہ جنکے دست احسان کے ڈالے ہوے طوق گلے ميں پڑے تھے ' انکے سامنے اٹھنے کي اُن ميں طاقت کيونکر ہوسکتي تھي ؟ آج بھي عالم اسلامي کو ديکھو تو تمہيں دعوۃ الی الخير اور نہي عن المنکر کي صدائيں کہيں سے سنائي نہ دينگي ' کيونکہ جس فاسق و فاجر اور ظالم و مستبد کي جيب ميں زر ہے ' وہ کتوں کے آگے روٹي کے چند ٹکڑے ڈالدينے کا جادو خوب اچھي طرح سيکھا ہوا ہے :

دهن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ !

پس قلم خاموش ہيں ؛ زبانيں سي دي گئي ہيں ' حــق کي جرأتيں طمع و حرص کے مندر پر قربان ہو رہي ہيں ' اور وہ خدا کي سچائي جسکي قيمت ميں کــرۂ ارضي کے تمــام خزائن بھي ہيچ تھے ' اور جو اسکے رسولوں اور نبيــوں کي پــاک امانت تھي ' چاندي سونے کے چند سکوں پر فروخت کي جا رہي ہے : اولئک الذين اشتروا الضلالة بالهدی ' فما ربحت تجارتهم و ما کانوا مهتدين -

* * *

حالانکہ خداے عزيز و برتر کا کچھہ اس طرح فضل و کرم ہے کہ جس چيز کے پيچھے لوگ چيختے چلاتے ' گرتے پڑتے ' گرد و خاک ميں لوٹتے

مساجـــد و [illegible]ور لشکر پور

بیان کیا گیا ہے کہ اب لشکرپورکي مساجد کا مسئلہ صوبے کے اعلی حکام کے ہاتھہ میں ہے اور وہ بہت جلد اس کا فیصلہ کرینگے - لیکن ضرورت اس سے بھي بلند تر حکام کے توجہ کي ہے ' ورنہ یہ معاملہ بھي کانپور کے واقعہ سے کم نہوگا -

کہا جاتا ہے کہ ایجي ٹیشن نہ کرو - پبلک کے سامنے گورنمنٹ کي اطاعت کے سوا اور کچھہ زبان سے نہ نکالو - اگر ایسا کروگے تو یہ بغاوت ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ خود گورنمنٹ اور علم حکام کے طرز عمل کا کیا حال ہے ؟ کیا وہ کسي سچائي کو وقت سے پہلے اور بغیر علم هیجان کے قبول کرلیتے ہیں ؟

ہمیں لشکرپور کے واقعہ سے اس سوال کا جواب مانگنا چاهیے - ابتدا هي میں حکام کو تمام معاملات سے واقفیت ہوگئي تھي اور گورنمنٹ کے سامنے پورا معاملہ رکھدیا گیا تھا - لیکن بارجود اسکے کوشش کي گئي کہ غفلت اور التوا سے فائدہ اٹھا کر مسجدوں کو منہدم کردیا جاے ' مثل اُن بہت سي مساجد کے جو اسي طرح منہدم ہوچکي ہیں !

اسطرح خود گورنمنٹ ہي پبلک کو سکھلا رہي ہے کہ ہم سے کام نکالنے کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟ مگر ستم یہ ہے کہ جب اس ایک هي کامیاب طریقہ سے کام لیا جاتا ہے تو پھر حکام آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور چیخ اٹھتے ہیں کہ یہ بغاوت ہے :

دنبال تو بردن گنـہ از جـانب ما نیست
با غمـــزہ بگـــو تا دل مـــردم نـــہ ربایـد

کانپور کے معاملے کے بعد امید بندھي تھي کہ شاید حکام عبرت پکڑیں اور سمجھیں کہ سڑکوں کي کشاد گي اور بحري اسٹیشنوں کي وسعت بغیر خدا کي عبادت گاہوں کو ڈھاے ہوے بھي ممکن ہے - خود هز ایکسلنسي لارڈ هارڈنگ نے بار بار اسکا اعلان کیا ' اور پچھلي کونسل کي اسپیچ کے بعد تو مسجدوں کي طرف سے ہمیں بے فکر ہوکر سوجانا تھا - مگر افسوس کہ لشکرپور کے معاملے نے یقین دلا دیا ہے کہ وهي اعتقاد سچ تھا جو اس بارے میں ابتداے ہے ' اور جو ان وعدوں کي دلفریبي سے متزلزل سا ہوگیا تھا !

یہ چھوٹے حکام جو ایسا کر رہے ہیں ' در اصل گورنمنٹ کے اعلی اعلانات کي صریح توہین کرتے ہیں - انکے نزدیک هز ایکسلنسي لارڈ هارڈنگ کے اظہارات گویا بالکل ایک بے اثر چیز ہیں - پس سوال یہ ہے کہ کب تک مسلمان اسطرح اپني عبادت گاہوں کي طرف سے بیقرار و مضطرب رکھے جاینگے ؟ اور آخري نتیجہ اسکا کیا ہوگا ؟

کیا بہت آساني کے ساتھہ ممکن نہیں ہے کہ اسي طرح غفلت میں مسجدیں توڑدي جائیں ' اور قبرستانوں سے بوسیدہ هڈیاں نکالکر بکھیر دي جائیں ؟ اِن نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ اب مسجدیں صرف مسلمانوں کي بروقت هشیاري هي سے بچ سکتي ہیں نہ کہ کسي قانون اور سرکاري وعدے سے - اگر ایسا هي ہے تو کیا مسلمانوں کو اب ہر وقت هشیار اور آمادۂ کار رکھنا پڑیگا ؟

ہم لوگوں کو هشیار کرتے رہے ہیں اور اب بھي ایسا ہوسکتا ہے لیکن گورنمنٹ کیلیے اس وقت کا انتظار کرنا دانشمندي کے خلاف ہوگا -

کاش حکام اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں اور انکے نتائج سے ڈریں !

اس موقعہ پر ہم اُن لوگوں کو یاد کیے بغیر نہیں رهسکتے جو گذشتہ جنوري میں قانون تحفظ مساجد کي منظوري کا وعدہ دلاتے تھے ! قانون تو جنوري میں پاس نہوا - البتہ فروري میں ایک اور مسجد بھي گرا دي گئي ! ! فما لها ؤلاء القوم ' لا یکادون تفقهون حدیثا !

الهلال

٢٠ ربیع الثانی ١٣٣٢ ہجری

صدا بہ صحرا !

مسئلۂ قیام الہلال کا آخري فیصلہ

(١)

از نـالہ ام مـــرنج کہ آخر شدست کار
شمع خموشم و ز سرم دود مي رود !

الہلال کو نکلے ہوے اکیس ماہ ہوگئے یعنے تین ماہ کے بعد پورے دو سال ہوجائینگے - الہلال مثل دنیا کے تمام کاموں کے ایک کام ہے ' جسکا ہر جزو روپیہ کے خرچ سے طیار ہوتا اور انسان کي دماغي و جسماني محنتوں سے بنتا ہے - جس طرح کہ دنیا میں ہر شے قیمت سے ملتي ہے ' اسي طرح الہلال کیلیے بھي ہر شے خریدني پڑتي ہے - اسکے لیے پریس قائم کیا گیا ہے ' جسکي ہر چیز روپیہ دیکر لي گئي ہے - وہ کاغذ پر چھپتا ہے ' اسپر سیاهي صرف کي جاتي ہے ' تصویروں کے بلاک بناے جاتے ہیں ' اور یہ تمام اشیا قیمت کے بغیر نہیں ملتیں - مثل دنیا کے تمام کاروباري دفاتر کے اسکا بھي ایک دفتر ہے ' جسکے لیے چاندي اور سونے کے سکے مطلوب ہیں ' اور دنیا میں ابتک معاوضۂ جنس کا قدیمي اصول بغیر کسي اقتصادي تغیر کے جاري ہے -

پھر یہ بھي ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے ' اور کوئي کام قائم نہیں رهسکتا جب تک کہ اسکا جمع و خرچ برابر نہو ' یا اسکے لیے کوئي ایسا خزانہ ہاتھہ نہ آجاے ' جسکے گھٹ کر ختم ہوجانے کا خوف دور کردیا گیا ہو -

اگرچہ یہ تمام حقائق ' حقائق اصلیہ ہیں ' جنکي صحت متعارف اور نا قابل انکار ہے تو کوئي وجہ نہ تھي کہ الہلال کیلیے روپیہ کا مسئلہ موثر نہ ہوتا اور اسکي مالي حالت کے موضوع کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ' اور وہ کہ سب کیلیے اسکے پاس زبان ہے ' ضرور تھا کہ خود اپنے لیے بھي کبھي نہ کبھي کچھہ بولتا -

تاہم احباب کرام سے پوشیدہ نہیں کہ اس بارے میں آجتک وہ بالکل خاموش رہا ' اور اس لحاظ سے وہ ملک کے تمام زر طلب تجارتي اور غیر تجارتي کاموں میں شاید ایک هي کام ہے ' جس نے اپني مالي حالت کے متعلق بارجود مسلسل کام کرنے کے اسدرجہ خاموشي اختیار کي ہے - شش ماهي جلدوں کے اختتام اور فاتحۂ جلد جدید کے لکھتے ہوے کئي بار ارادہ ہوا کہ چند کلمات اس بارے میں بھي عرض کروں - لیکن ہر مرتبہ طبیعت نے نہایت کراهیت کے ساتھہ انکار کردیا کہ خدا کي تلاش کے ساتھہ اُسکے بندوں کے آگے ہاتھہ پھیلانا زیبا نہیں - پچھلے دنوں ایک دو سطریں اس بارے میں لکھیں بھي تو وہ اسقدر مجمل اور مبہم اشارہ تھیں کہ شاید بہت سے لوگ سمجھے بھي نہ ہونگے - گذشتہ جلد کے کسي آخري نمبر میں " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الہلال کے روز افزوں مخارج کي

مدارس اسلامیہ

ندوة العلماء

ماضي و حال

(٦)

حيات بعد الممات

(دار العلوم سنه ۰٦ - ميں)

ايک سرسري نظر اُس حالت پر ڈال ليني چاهيے جو سنه ۱۹۰٦ ميں دارالعلوم کي تهي جبکه مولانا شبلي کي معتمدي شروع هوئي -

دارالعلوم کي اُس وقت کي حالت کا اگر اندازه کرنا چاهتے هو تو ايک مريض جاں بلب کے بستر کو ديکهو ' يا کسي لٹے هوے اور برباد قافلے کو - اگر يه کافي نهو تو پهر پراني دهلي کے اُن کهنڈ روں کي سير کرو جنکي بهت سي ديواريں گر چکي هيں ' اور جو کچهه باقي هے وه بهي عنقريب گرنے والا هے !

افلاس و فقر ' بے نوائي و شکسته حالي ' کس ميرسي و محتاجي ' خرابۂ کار اور بربادي محنت کا ايک ويرانه تها ' جسکے اندر تباهي و هلاکت کے آثار هر طرف نماياں تهے - اِک ظاهري صورت ضرور قائم تهي - مدرسه تها ' مدرس تهے ' طالب علم تهے ' ليکن نه تو روپيه تها جس سے تمام کام زنده رهتے هيں ' اور نه کوئي تعليمي روح تهي جو بهت سے مادي نقصانوں کي بهي تلافي کرديا کرتي هے -

(مالي حالت)

ندوه کے حيات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کيليے پهلا کام يه تها که اسکي مالي حالت درست کي جاے - اس واقعه کي حقيقت کو کوئي فتنه نهيں دبا سکتا که جب مولانا شبلي نے دارالعلوم کي معتمدي اپنے هاتهه ميں لي هے تو منشي محمد علي محرر دفتر نے کها که تحويل بالکل خالي هے !

رياست حيدر آباد سے سو روپيه ندوه کو ملتے تهے اور پچيس روپيه بعض ديگر ذرائع سے آتا تها - يهي سوا سو روپيه دارالعلوم کا مايۂ حيات تها اور " لا يزيد و لا ينقص " هوکر رهگيا تها -

خرچ بالکل دوگنا تها يعني - ڈهائي سو روپيه - باقي کمي چندوں سے پوري کي جاتي تهي مگر انکا بهي يه حال تها که کبهي روزي اور کبهي روزه !

اعانت کرنے والوں ميں امرا گورنمنٹ کے زير اثر اور گورنمنٹ مخالف - عام و متوسطين ندوه کے طرف سے افسرده و نا اميد - پس فراهمي زر کا کام نهايت هي مشکل هوگيا تها - تاهم مولانا شبلي نے مختلف اطراف ميں سعي شروع کردي - سب سے پہلے موجوده اسلامي هند کے اولين مبدأ فيضان يعني رياست بهوپال کا سفر کيا ' اور پچاس روپيه ماهوار رقم مقرر هوگئي - اس سے عام پبلک ميں ايک نئي توجه پيدا هوگئي اور لوگ يکمشت رقميں بهي بهيجنے لگے - اخبارات ميں بهي اب ندوه کے کاموں کا تذکره کيا جانے لگا -

اسکے ساتهه هي کوشش کي گئي که گورنمنٹ کے سوء ظن کو دور کيا جاے اور اسکے ليے مقامي حکومت سے بهي بالاتر مقامات کو توجه دلائي گئي - بالآخر يه مرحله بهي طے هوا - سر جان هيوٹ نے مولانا شبلي سے پوچها که وه گورنمنٹ سے کتني مدد لينا چاهتے هيں ؟ انهوں نے زمين اور غير ديني تعليم کيليے معقول امداد کي درخواست کي - ڈائرکٹر نے تمام حالات تحقيق کرکے ياد داشت پيش کي بالآخر پانچ سو روپيه ماهوار امداد مع ايک وسيع و بہترين قطعۂ زمين کے ديا گيا -

پهر اُسي ندوه کے دار العلوم کي تاسيس کا ' جسکو بغاوت کي تحريک سمجها جاتا تها ' ايک عظيم الشان جلسه هوا اور لفٹننٹ گورنر نے بنيادي پتهر رکها -

اس اثنا ميں رياست رامپور سے بهي مولانا خط و کتابت کر رهے تهے - هزهائنس نواب صاحب نے اعانت کا وعده کيا اور شايد چهه سو روپيه سالانه وهاں سے بهي مقرر هوگيا يا کم و بيش - ٹهيک رقم ياد نهيں -

(تعميرات)

ليکن سب سے بڑا اهم سوال دار العلوم کي تعمير کا تها - اپنک مدرسه جس عمارت ميں تها اسے ابتدا سے عارضي سمجها گيا تها اور کسي طرح بهي مدرسه کيليے کافي نه تها - نئي عمارت کيليے سب سے پہلے زمين اور پهر اقلاً ايک لاکهه روپيه مطلوب تها -

مولانا نے تعمير دار العلوم کيليے ايک اپيل شائع کي اور مدرسے کي تعمير کيليے پچاس هزار روپيه کا ابتدائي اندازه کيا - يه اپيل رياست بهاولپور کے خاندان شاهي تک پهنچي اور خدا تعالے نے کچهه اسطرح کي توفيق عطا فرمائي که پچاس هزار روپيه کے گرانقدر عطيے کا طرف بهاولپور هي سے اعلان هوگيا !

بورڈنگ هاوس کي تعمير کيليے يه کارروائي کي گئي که آٹهه آٹهه سو روپيه کي لاگت کا ايک ايک کمره قرار ديا گيا جو اپنے معطي کے نام پر تعمير هوگا - اس اعلان نے اکثر ارباب خير کو توجه دلائي اور روپيه جمع هونے لگا - (اگرچه وه تمام روپيه خلاف نيت عطا کنندگان دوسرے کاموں ميں صرف کيا گيا ليکن اسکا ذکر آگے آئيگا) -

اس طرح مالي مشکلات کي منزل سے ندوه به کمال کاميابي و ترقي گذر گيا - مولانا شبلي نے جب اسکو ليا تها تو سوا سو روپيه ماهوار آمدني تهي اور خزانه بالکل خالي - ليکن اب ايک هزار روپيه تک ماهوار آمدني پهنچ گئي اور دارالعلوم اور بورڈنگ کي عمارت کيليے ستر اسي هزار روپيه جمع هوگيا -

(اعلان حيات و غلغلۂ کار)

ايک شخص جو مرگيا هے ' لوگ کبهي اُسے زنده نهيں سمجهينگے اگر وه بستر پر چند کروٹيں ليکر اپني زندگي کا ثبوت دينا چاهيگا - کيونکه دنيا اسکي طرف سے مايوسي کا فيصله کر چکي هے ' اور يه فيصله جب هي ٹوٹ سکتا هے جبکه وه اٹهکر اس طرح دوڑنے لگے که لوگ زنده مان لينے کے ليے مجبور هو جائيں -

يهي حال کاموں اور تحريکوں کا هے - جماعت کي توجه ميں کبهي بهي کوئي ترتيب صحيح يا عقلي با قاعدگي نهيں هوتي - وه جب کسي کام کے طرف سے مايوس هو جاتي هے تو پهر دوباره اميد کا پيدا کرنا بهت مشکل هو جاتا هے -

مولانا شبلي نے ندوه کيليے سب سے بڑي خدمت يه انجام دي که جس چيز کو لوگ بهلا چکے تهے ' اسے پهر انکے سامنے کرديا ' اور

هوے دوڑتے هیں مگر پهر بهي نہیں ملتي' وہ میرے لیے بغیر میري اپني طلب و خواهش کے موجود هے' اور اگر میں چاهوں تو اپني جگه سے هلے بغیر اپنے دامن حرص و آز میں آے هر وقت مہیا دیکهه سکتا هوں - لیکن الحمد لله که سائل کی جگه معطي بننے کي لذت سے دل کچهه اس طرح آشنا هوگیا هے که جو هاتهه اپنے سامنے پهیلے هوے هاتهوں کو دے سکتا هے ' اسے دوسروں کے آگے لینے کیلیے کبهي پهیلا نہیں سکتا - الهلال جب اول اول شائع هوا هے تو ایک فیاض رئیس نے دو هزار روپیه کا چک بهیجا اور لکها که اٹهارہ سو روپیه سالانه آینده بهي همیشه بهیجتا رهونگا' البته فلاں فلاں باتوں کا خاص طور پر خیال رکهیے گا - لیکن میں نے اسکي واپسي میں اتني دیر بهي گوارا نه کي جتني ایک ڈاک کے وقت سے دوسرے وقت تک میں هوتي هے - اسي وقت اظہار تشکر و امتنان کے بعد واپس کردیا اور الهلال کے تیسرے یا چوتهے نمبر میں لکهایا که " اس لطف و نوازش کا میں مستحق نہیں - خود مجهه کو خریدنا منظور هو تو اسکے لیے خشک گهانس کي ایک ٹوکري بهي میري قیمت سے زیادہ هے - لیکن اگر میري راے کي خریداري منظور هے تو اسکے لیے دنیا کي تمام شہنشاهیاں بهي قیمت نہیں دیسکتیں - اپني ریاست اور امارت کا تو نام بهي نه لیجیے ! "

درون حلقۂ خود هر گدا شہنشا هست
قدم برون منه از حد خویش و سلطان باش !

ایک نہیں ' الله کے فضل بیکراں سے متعدد ارباب ریاست و ثروت ایسے موجود هیں که اگر میں خواهش کروں تو وہ بڑي سے بڑي رقمیں الهلال کے کاموں کیلیے وقف کردیں ' اور بعضوں نے مجهے بارها لکها بهي مگر میں نے همیشه انکار کردیا - یه صرف اسلیے لکهتا هوں ' تا لوگ عبرت پکڑیں که جس الهلال کو وہ بالکل ایک نئي قسم کي غیر مانوس صدا سمجهتے تهے ' اور علانیه فیصله کرتے تهے که یا تو اپنے تلخ و شدید خیالات کي وجه سے خود فنا هوجائیگا یا حکومت کا استبداد اسے آگے بڑهنے نه دیگا ' اسے الله کے فضل و کرم نے کس عالم تک پہنچا دیا هے ؟ اس سے بهي زیادہ یه که لوگ تمام اخبارونسے اسکے متمني رهتے هیں که قیمت گهٹا دیں ' لیکن الهلال کیلیے خود بخود ارباب دل لکهتے هیں که قیمت کم هے - زیادہ کیجیے :

نرخ بالا کن که ارزاني هنوز !

* * *

یه حالت تو عام طور پر قاریین الهلال کي هے - اپنے خاندان کي مخصوص جماعت اور اپنے اخوان طریقت و سلسله کے جوش فدا کاري اور هجوم التفات و محبت کا حال کیا کہوں که اپني نا اهلي و هیچ کاري کے مقابلے میں اسکے لطف و کرم کي کرشمه سازیاں کچهه عجیب و غریب هیں :

من وفاے دوست را در بے وفائي یافتم !

اس نے اپنے لطف ذرہ نواز سے مجهے ایسے مخلصین صادقین عطا فرماے هیں که سچ مچ انهوں نے اپني جان و مال ' دونوں میرے حوالے کردیے هیں ' کیونکه انکے دل میں خدا نے ڈالدیا هے که میں انکی جان و مال کو خود اپني جان و مال کے ساتهه کسي دوسرے کیلیے وقف کر دینا چاهتا هوں - ان میں ایسے ایسے فدا کار محبت موجود هیں که اگر میں انسے کہوں که اس وقت جو کچهه انکے گهر میں موجود هے ' جمع کر کے میرے دروازے پر ڈهیر کردیں تو مجهے پورا یقین هے که وہ مجهسے دو چار منٹ کي مہلت بهي نه مانگینگے اور اپنے گهر میں اپنے لیے ایک تنکه بهي باقی نه چهوڑیں گے -

ازانجمله برادرم میاں محکم الدین و محمد امین ایک قدیمی مخلص و فدا کار هیں' جنکو کچهه ایک عجیب طرح کي بے چیني هر وقت اس فکر سے رهتي هے که میں انسے کچهه مانگوں اور قبول کرلوں - اس مخلص شخص کي محبت پر مجهے اسقدر یقین دیا گیا هے که اگر رات کے دو بجے میں ایک معمولي نوکر اسکي دکان پر بهیجدوں اور کہوں که مجهے پندرہ هزار روپیه اسي وقت چاهیے تو وہ بلا تامل اٹها کر دیدیگا - اسي طرح اخویم شیخ محمد حسین صاحب اورسیر هیں ' جو اس عاجز کے خاندان سے چالیس سال سے رشتۂ اخوت رکهتے هیں - انهوں نے ' جب سنا که الهلال پریس سے ضمانت لي گئي هے' تو وہ سمجهے که شاید دس هزار کي آخري ضمانت هو گي ' کیونکه وہ الهلال کي حق گوئي کو اتنا کم قیمت نہیں سمجهتے تهے جسکے لیے دو هزار کي حقیر رقم کافي هو - پس انهوں نے اسي وقت ناگپور سے تار دیا که " دس هزار روپیه میري طرف سے خدا کیلیے قبول کرو " میں نے واپس کردیا اور لکها که ضمانت دیدي گئي هے اسکي ضرورت نہیں - میں الهلال کو بند کر دونگا مگر کسي دوسرے کو ضمانت کیلیے زحمت نه دونگا - اسي طرح برادرم میاں احمد علي رئیس گجرات و شیخ غلام رحمن صاحب ' و میاں زبید علي و میاں مولا بخش صاحبان ایسے مخلصین صادقین هیں' جنکا نام لیے بغیر میں نہیں رهسکتا ' اور مال و دولت تو کیا شے هے ؟ یه وہ لوگ هیں که خدانے انکے دلوں کو اس عاجز کیلیے جان تک دیدینے کا حکم دیدیا هے اور مجهے تاسف کے ساتهه کہنا پڑتا هے که اپنے صدها مخلصین و محبین کو بسا اوقات انکے بیجا اظہار جوش سے روکنے کیلیے ایسي سختي کرني پڑتي هے' جسپر اپنے تخلیه کے اوقات میں نہایت هی سخت نادم هوتا هوں : فسبحان الذي بیدہ ملکوت کل شئ و الیه ترجعون !

* * *

یه مختصر اشارات محض بطور تحدیث نعمة کے کیے گئے که و اما بنعمة ربك فحدث ' ورنه قاریین کرام سے پوشیدہ نہیں که آجتک کبهي بهي انکا ذکر قلم تک نہیں پہنچا - اس سے مقصود یه تها که لوگ سمجهیں که الله تعالے نے اپنے لطف و کرم سے اس عاجز کے لیے ایسے سامان پیدا کردیے هیں که میں اگر پسند کروں تو بغیر کسي چیخ پکار کے اپنے کاموں کیلیے دوسروں کا روپیه حاصل کرسکتا هوں -

مگر جہاں الله کے فضل و کرم نے مجهسے باهر یه سب کچهه کیا هے ' وهاں ایک دوسري دولت لا زوال اور خزانۂ غیر فاني دل کو بهي سپرد کردیا هے ' اور میں کسي طرح راضي نہیں که اس سے دست بردار هوں - پس میں نے روز اول هي سے جن باتوں کا قطعي فیصله کرلیا ' ان میں ایک یه بهي هے که اپنے کاموں کیلیے نه تو کسي انسان کے آگے سوال کرونگا ' اور نه کسي انسان کا احسان لینا پسند کرونگا - یه سچ هے که کسي نیک کام کیلیے دوسروں سے مدد لینا انکا احسان لینا نہیں هے بلکه ان پر احسان کرنا هے ' اور اگر کسي نیکي کیلیے هم خود اپنے تئیں مستعد کرسکیں تو کوئی حرج نہیں که دوسروں کو بهي اسمیں شریک کریں - لیکن با این همه میں نہیں چاهتا که کسي اچهي سے اچهي تاویل کے ذریعه بهي الهلال کو زیر بار منت خلق الله بناؤں -

یہی سبب هے که الله کے بخشے هوے اس تمام سامان سے جسکا ذکر اوپر کرچکا هوں ' میں نے کام لینا کبهي گوارا نہیں کیا اور همیشه دل نے یہي فیصله کیا که جو آرزو دوستوں کے دلوں میں هے' اسکا قائم رهنا مجهے زیادہ عزیز هے' به نسبت اسکے که وہ ایک یا دو بار پوري هوکر ختم هوجاے -

پیدا کرا دینا ہے کہ متعلم آگے چلکر خود اپنے درس و مطالعہ کے لیے راہ پیدا کرلے -

یہ سچ ہے - دنیا کی ہر زبان کا نصاب تعلیم یہی مقصد رکھتا ہے - یہ کچھہ ایک آپ ہی کا مقصود نہیں ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ اگر یہی مقصود تھا تو اسکی کیا علت ہے کہ معقولات قدیم کے لیے تو متون و شروح کے بوجھہ نے دماغوں کو کچل ڈالا جاتا ہے' مگر قران و علوم قران کیلیے صرف جلالین و بیضاوی کے چند اجزا ہی کافی سمجھہ لیے گئے ہیں ؟

اور پھر کیا ان کتابوں کے ذریعہ قران اور علوم و معارف قران سے کوئی حقیقی مناسبت پیدا ہو سکتی ہے ؟

بہر حال دارالعلوم ندوہ میں فن ادب کی اصلاح کے بعد سب سے زیادہ زور فن تفسیر پر دیا گیا - طریق تعلیم میں املا (لیکچرز) کا سلسلہ شروع کیا ' قران کریم کے مطالب کے مختلف حصے کرکے ہر ہر حصہ پر مستقل درس دینے کی کوشش کی ' اور گو سب سے بڑی لا علاج مصیبت اشخاص و معلمین کے فقدان کی تھی ' تاہم بہت سی مشکلوں سے راہ صاف ہوگئی اور تفصیل مفصل صحبتوں کی محتاج ہے -

(درجۂ تکمیل)

علوم اسلامیہ کی موجودہ تعلیم کا ایک بڑا نقص یہ ہے کہ فن تعلیم کے اُن عمدہ اصولوں سے جو آج انسانی دماغ کی مخفی قوتوں کو ابھار رہے' اور قدرتی قابلیتوں کی نشو و نما کر رہے ہیں' اُسے کوئی مناسبت نہیں - تعلیم کا ایک بڑا اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے طلبا کو تمام ضروری علوم سے بقدر ضرورت آشنا کیا جاے ' اور گویا اسطرح انکے دماغ کے آگے علم و فن کی تمام جنس و متاع رکھدی جاے - پھر دیکھیے کہ قدرتی طور پر کس طالب علم کو کس چیز سے ذوق خاص ہے ؟ اور کون دماغ کس شاخ علم کیلیے اپنے اندر مناسبت طبیعی رکھتا ہے ؟ جس علم سے جس متعلم کو ذوق خاص ہو ' اُسی کی تکمیل کا اسکے لیے سامان کرے - کیونکہ ہر دماغ قدرتاً ایک ہی فن کیلیے مستعد ہوتا ہے' اور ایسے افراد خال خال ہوتے ہیں جو متعدد علوم سے یکساں ذوق رکھتے ہوں -

یہ میں کچھہ اسپنسر کی ایجوکیشن سے نقل نہیں کر رہا ہوں' بلکہ پانچویں صدی میں امام غزالی نے بھی یہی لکھا ہے -

لیکن ہمارے یہاں تکمیل فن خاص کا مفہوم مفقود ہے - طالب علم خود اپنی مناسبت سے کسی فن میں رسوخ خاص حاصل کرلے لیکن مدرسہ اس بارے میں اسکے لیے کچھہ نہیں کرسکتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ ہم میں علماے فن یکسر ناپید ہوگئے ہیں -

مولانا شبلی نے اس نقص کو دور کیا اور دارالعلوم میں ایم - اے کا درجہ " درجۂ تکمیل " کے نام سے کھولا گیا ' تاکہ فراغت کے بعد طلبا اپنے ذوق و مناسبت کو دیکھیں اور ادب ' تفسیر و حدیث ' علوم جدیدہ ' زبان انگریزی ' جس فن کو چاہیں ' دو سال تک صرف اسی کو حاصل کریں -

(علوم عصریہ و زبان انگریزی)

ندوہ نے اپنی خصوصیات تعلیم میں ایک بڑی چیز یہ بتلائی کہ وہ علوم عصریہ و السنۂ فرنگ کی تعلیم' علوم اسلامیہ کے ساتھہ شامل کریگا تاکہ اسلام و اہل اسلام کی موجودہ داعیات و ضروریات کیلیے علماء جامع و ذو الیمینین پیدا ہوں :

پنبہ را آتشی اینجا بہ شرار افتادہ ست !

لیکن اس راہ کی دقتیں بھی کم نہ تھیں - انگریزی زبان کی تعلیم کا انتظام آسان تھا مگر عربی داں طلبا کیلیے علوم عصریہ کی تعلیم مشکل تھی - اول تو ہماری مشرقی زبانوں میں نئے علوم کی معتمد کتب ناپید ' پھر بعض تراجم عربیہ ہیں بھی تو انکے پڑھانے والے کہاں سے لاے جائیں ؟

تاہم اس شاخ میں بھی کوشش بالکل رائیگاں نہ گئی - انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ادب انگریزی کی تعلیم کیلیے ایسا نصاب تجویز کیا جسکی تدریس کے بعد متعلم کو اتنی قابلیت حاصل ہوجاے' جتنی انٹرنس کے درجے تک یونیورسٹی کے طالب علموں کو ہوجاتی ہے - حساب ' جغرافیہ ' اقلیدس' اور ریاضی' جنکو ہمارے علما کے دربار علم میں بہت حقارت کے ساتھہ یاد کیا جاتا ہے اور اس لیے بہت کم انہیں وہاں تک باریابی ملتی ہے ' داخل تعلیم کیے گئے - دروس الاولیہ وغیرہ بیروت کے بعض تراجم کو باہر کے مخصوص اشخاص کے ذریعہ پڑھایا گیا' اور اس طرح طلباے دارالعلوم اک گونہ نئے علوم سے بھی آشنا ہوگئے - کم از کم وحشت و بیگانگی نہ رہی -

(تصنیف و تالیف)

ندوہ نے جس اصلاح تعلیم کا دعوا کیا تھا ' اسکا ایک بہت بڑا نتیجہ یہ ہونا تھا کہ وہ اپنی درسگاہ میں ایسے وسائل و اسباب مہیا کرتا کہ اسکے تعلیم یافتہ گروہ سے مختلف علوم و فنون میں اہل قلم و مصنف پیدا ہوتے -

تصنیف و تالیف کا مذاق بہت سی چیزوں کا طالب ہے تعلیم و طرز تعلیم کے بعد علمی صحبت و مجامع ' مذاکرات و مباحثات علمیہ' مطالعۂ و نظر' مشق و مزاولت ' اور سب سے زیادہ کسی مصنف کے زیر نظر کام کرنے سے قدرتی قابلیتوں کو تربیت میسر آتی ہے - قدیم مدارس میں اسکا سامان ناپید ہے - خود مدرسین ہی کو ذوق نہیں: تا بدیگراں چہ رسد ؟ وسعت مطالعۂ و نظر کا جب سامان ہی نہو تو دماغ میں استعداد اخذ و ترتیب و بحث کیونکر کام دے ؟ اسی کا نتیجہ ہے کہ صدہا متخرجین مدارس عربیہ میں دو چار صاحب نظر مصنف بھی نظر نہیں آتے -

دار العلوم ندوہ کی ہر چیز محض ابتدا تھی! نیز وہ ایک انقلابی سعی تھی جو نئے ساز و سامان سے نئے نتائج پیدا کرنا چاہتی تھی - اسلیے ابتدائی تجربوں سے نتائج کاملہ کی امید نہیں کی جاسکتی تھی' تاہم بلا خوف تغلیط کہا جا سکتا ہے کہ آٹھہ دس برس کے تعلیمی دور سے جو نتائج اس بارے میں بھی اسنے پیدا کیے ' وہ بہت حد تک تعجب انگیز اور نہایت قیمتی ہیں -

مولانا شبلی کے مذاق علم و تصنیف و تالیف نے قدرتی طور پر اسکا سامان مہیا کردیا - ایک مصنف کا وجود خود مدرسۂ فن تصنیف ہوتا ہے - خاص خاص طلبا جنکے اندر اس کام سے مناسبت موجود تھی مختلف عنوانوں سے تصنیف و تالیف اور انشاء رسائل کے کاموں پر لگاے گئے ' اور فکر و مطالعہ کی راہیں انکے سامنے کھل گئیں - چنانچہ متخرجین ندوہ میں سے کئی اہل قلم و مصنف پیدا ہوے جو مختلف حیثیتوں سے آجکل کی اہل قلم جماعت میں امتیاز خاص رکھتے ہیں - بہترین مدارس جدیدہ بھی انکے سے نمونے پیدا نہیں کرسکے ہیں -

جس کے لیے مایوسي کا فیصله هو گیا تها ' اسکے لیے امیدیں مـسر کر پهر زنده هوگئیں !

ایسا هونے کیلیے صـرف ایک هي شاخ عمل کافي نہیں ہے بلکه مسلسل اور غیر منقطع کاموں کا ایک پورا سلسله چاهیے - دارالعلوم ندوہ کے متعلق جو کچهه هوا ' وہ اس قسم کے کاموں کے لیے ایـک عمده تجربه ہے -

ندوۃ العلما کے سالانه اجلاس ' مدراس کے جلسے کے بعد بالکل موقوف هو گئے تهے ' کیونکه نه تو کام کرنے والے تے اور نه لوگوں هي کو کسي قسم کي دلچسپي باقي رهي تهی -

مولانا شبلي نے کوشش کي کـه سالانه جلسوں کا سلسله پهـر شروع هو -

سب سے پہلے بنارس میں اسکي تحریک کي گئي اور برسوں کے بعد ندوۃ العلما کے انعقاد کا غلغله هوا - پهر دوسرا جلسه لکهنو میں هوا - تیسرا دهلي میں اور پانچواں دارالعلوم ندوہ کي نئي عمارت میں جسکي صدارت کے لیے سید رشید رضا مصر سے آے ' گو علماء ندوہ نے کہا که همیں انکي قابلیت معلوم نہیں !

دارالعلوم کے سنگ بنیاد نصب کـرنے کا جلسه بهي اسي سلسلے میں شامل ہے -

ان جلسوں سے ملـک میں ندوہ کي صدائیں دوباره بلند هوگئیں اور اسکے متعلق عـرصے کي خاموشي سے جو افسردگی پهیل گئي تهي دور هوگئی -

(تعلیمي حالت)

ندوہ کے متعلق تمام مباحث کا خلاصه بهي عنوان ہے - اسکي عظمت کسـي عمـارت سے وابستـه نہیں ' اور نه بہت سا روپیه ملهانا اسکو قابل قدر بنا دیسکتا ہے - اصل شے یه ہے که جس قسم کي مخصوص طرز تعلیم کے ذریعه وہ ایک خاص جماعت پیدا کرنا چاهتا ہے ' اور جس بنا پر میں اسے " اصلاح دیني " کي سب سے بڑي تحریک سمجهتا هوں ' اسکے لیے کیا هوا اور کس قدر کام کیا گیا ؟

اس سلسله کے کسي گذشته نمبر میں لکهه چکا هوں که اصلاح تعلیم کے بارے میں بعض خاص رائیں رکهتا هوں ' اور میں نے ابتدا سے ندوہ پر صرف اس حیثیت سے نظر ڈالنا شروع کي ہے که گذشته قرون تغیرات و اصلاح میں جسقدر تحریکیں عالم اسلامي میں پیدا هوئیں ان سب میں ندوہ کا کیا درجه ہے ' اور جو راہ اس نے اختیار کی ہے وہ اصولاً اصلاح کي کس قسم میں داخل ہے ؟ پس یہاں بهي اپني خاص آراء کي بنا پر بحث نه چهیڑونگا بلکه صرف اس بنا پر که ندوہ نے جو تعلیمي اصول قائم کیا ' اسکے مطابق اسکے اندر کیا کیا کچهه هوا اور وہ کس نے کیا ؟

آخري سوال کا ایک هي جواب یه ہے که مولانا شبلي نے کیا ' کیونکه واقعه کو کیسے جهٹلایا جاے اور حقیقت سے کیونکر انکار کیا جاے ؟

وہ جب دار العلوم میں آے تو اسکي بربادیاں صرف مالي اور مادي حیثیت هي سے نه تهیں ' بلکه سب سے زیادہ مصیبت انگیز حالت یه تهي که وہ اپني تعلیم و اصول تعلیم کي معنوي روح سے بهي یکسر محروم تها ' اور باوجود ادعاء اصلاح نصاب و غلغلۂ تجدید تعلیم ' اسکي حالت ان مدارس پر کچهه بهي مزیت نہیں رکهتي تهي جو زیاده وسیع پیمانے پر ملک میں پیشتر سے موجود هیں ' اور اس سے زیادہ وسیع جماعت کو تعلیم دے رهے هیں -

ندوۃ العلما نے اپنے تعلیمي کاموں کیلیے اصولاً تین نئي اصلاحوں کا دعوا کیا تها :

(۱) موجودہ طریق مدارس و حسن تقسیم و نظم و اداره کے ساتهه ایک مدرسۂ عربیه قائم کرنا -

(۲) درس نظامیه جو آجکل تمام مدارس هند میں علوم عربیه کا نصاب تعلیم ہے ' اسکي اصلاح کرنا اور ایک نیا مکمل نصاب داخل کرنا جو مقتضیات عصریه اور احتیاجات حالیه کے مطابق ' علوم اسلامیۂ صحیحه پر حاوي ' غیر ضروري کتابوں اور قدیم طریق حواشي و شروح سے پاک ' اور علوم شرعیه میں باحسن نہج و باکمل طرق رسوخ و کمال پیدا کرنے والا هو -

(۳) بعض علوم عصریه کي شمولیت اور انگریزي زبان کي تعلیم تاکه انگریزي دان علما پیدا هوسکیں -

لیکن اس وقت تـک ان تینوں چیزوں میں سے ایک شے بهي دارالعلوم میں نه تهي - اول تو نیا نصاب دو تین سال تـک داخل مدرسه هو هي نه سکا - پهر انگریزي زبان کي تعلیم کي مخالفت کي گئي - اسکـے بعـد بمشکـل گوارا کہا بهي تو اس طرح که صرف پندرہ روپیه تنخواہ کا ایک مدرس انگریزي کیلیے رکها گیا جس سے دو چار لڑکوں نے اے - بي - سي - شروع کردي - فن ادب کي باسلوب جدید تعلیم بالکل نه تهي - مضمون نگاري اور تقریر و خطابت کا کوئي سامان نه تها - طلبا میں بہت سي ذهین طبیعتیں موجود تهیں لیکن برباد جا رهي تهیں - یه تمام باتیں اشخاص پر موقوف هیں - دار العلوم میں ایک شخص بهي ایسا نه تها جو ان باتوں کو محسوس کرے - کرنا اور کرنے کي قابلیت تو بڑي چیز ہے -

(ادب و تفسیر)

مولانا شبلي نے سب سے پہلے نصاب تعلیم بدلا اور اس نصاب کی تعلیم شروع کي جو مدراس کے اجـلاس میں منظور هوا تها - فن ادب هماري قدیم تعلیم کي حقیقي روح ہے ' اور قرآن و حدیث کے خزائن و علوم اسي کے اندر مدفون هیں - لیکن هندوستان میں ابتدا سے یه فن مهجور رها اور درس نظامیه کو تو گویا اس سے کچهه واسطه هي نہیں - مولانا نے فن ادب کیلیے خاص طور پر کوشش کي اور صحت تعلیم فن ' و حصول مناسبت تام ' و درس کتب قدماء بیان و بلاغت کے ساتهه صحیح و فصیح عربي میں تقریر و تحریر کا بهي طلبا کیلیے سامان کیا - یه في الحقیقت هندوستان کے تمام مدارس عربیه کے تعلیم ادب میں سب سے پہلي بدعۃ حسنه تهي -

چنانچه چند سالوں کے اندر هي اسکے نتائج ظاهر هوے - متعدد متعلمین ندوہ کو عربي میں تقریر و تحریر کي ایسي قابلیت پیدا هوگئي که انهوں نے سالانه مجامع میں في البدیهه و برجسته عربي میں تقریریں کیں !

اس بوالعجبي پر همیشه ماتم کیا جائیگا که تمام علوم اسـلامیه کي درس و تدریس کا اصل مقصود قرآن تها ' اور سب کے سب اسکے لیے بمنـزلۂ آلات و وسائل کے تے ' مگر اجرام سماویه کا مطالعه کرنے والا دوربین کے بنانے میں ایسا غرق هوگیا که اسے آسمان کے طرف نظر اٹهانے کي مہلت هي نه ملي ! یعني معقولات اور فلسفۂ کلام اصل مقصود بنگئے ' اور قرآن اور علوم قرآن بالکل نظر انداز کردیے گئے - پهر یه حالت یہاں تک بڑهي که یه سمجهنا مشکل هوگیا که همارے مـدارس کا اصل مقصود کیا ہے ؟ ارسطو اور اسکے بہت دور کے کج فہم ترجمانوں کي پرستش ' یا قرآن حکیم و حدیث نبوي کا فہم و درس ؟

بعض حامیان نصاب قدیم یه تاویل کرتے هیں که همارا مقصود هر علم و فن میں بذریعۂ مختصرات و مطولات قوم اسدرجه مناسبت
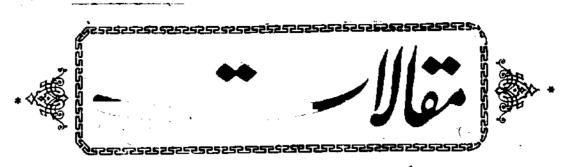
حقيقة الصلاة

(۲)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۴)

ایک خاص نماز کي تحقیق بهي اسي ذیل میں ضروري هے جس کي تعیین و تحدید کا سوال ایک نہایت معرکة الارا مسئله بن گیا هے ' اور جس نے اصل نماز کے متعلق عجیب عجیب مباحث پیدا کردیے هیں - یعنے " صلاة وسطی " جسکے لیے قرآن کریم نے خاص طور پر تاکید کي هے :

حافظـــوا على الصلـوة والصلوة الوسطى -

محافظت کرو نماز کي اور علی الاخص نماز وسطی کي -

(صـــلاة الوسطـــى)

نماز وسطی کس نماز کا نام هے ؟ علماے تفسیر و حدیث کے متعدد قول اس باب میں هیں :

(۱) نماز وسطی عصر کي نماز هے - اس کي تائید میں ۶۹ حدیثیں مروي هیں ' جن میں ایک خاص حدیث واقعۂ احزاب کے متعلق هے اور بقول محدث ابن جریر یهي حدیث تخصیص عصر کي علة العلل هے :

شغل المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة العصر حتى اصفرت او احمرت - فقال شغلونا عن الصـلاة الوسطى ملا الله اجوافهم و قبورهم نـارا (۲) -

مشرکوں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو جنگ میں اتنا مشغول کرلیا که نماز عصر ادا کرنے کي مہلت نه ملي ' حتی که آفتاب کا رنگ زرد یا سرخ هوگیا - یعني غروب کا وقت آگیا - اس حالت میں آنحضرت نے فرمایا : " خدا ان کے سینے اور قبریں آگ سے بهر دے ' انهوں نے هم کو نماز وسطی سے روک رکها " (۲) -

(۲) نماز وسطی ظهر کي نماز هے - اس کي تائید میں ۲۶ حدیثیں مروي هیں ' جن میں تخصیص ظهر کي علة العلل دو حدیثیں هیں (۳) :

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهـــر بالهاجرة و لم يكن يصلي صلاة اشد على اصحـاب النبي صلى اللـه عليه وسلم منها - قال : فنزلت حافظـوا على الصلـوات و الصلاة الوسطى ' و قال ان قبلها صلاتين و بعدها صلاتيـن (۳) -

رسول الله صلی الله علیه وسلم ظهر کي نماز دوپهر ڈهلتے هي پڑهتے تهے - آپ جتني نمازیں ادا فرماتے تهے اس لیے اس سے زیاده اور کوئي نماز صحابه پر گراں نه تهي - اسي بناپر یه آیت اتري که " نمازوں کي اور نماز وسطی کي محافظت کرو " راوي حدیث (زید بن ثابت) نے اس کے وسطی هونے کي بهي توجیه کي هے که ظهر سے قبل و بعد دو دو نمازیں هیں ' پس ظهر وسط میں هے (۴) -

(۴) نماز وسطی عشاء کي نماز هے - اس کي تائید میں خصوصیت کے ساتهه اس حدیث سے مدد لي جاتي هے :

عن عثمان بن عفان قال قال رسـول اللـه صلى الله عليـه وسلـم : مـن صلى العشـاء الاخـرة فـي جمـاعـــة كان كقيـــام نصـ[ف] ليلـــة

حضرت عثمان رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے هیں که جس نے عشا کي نماز جماعت کے ساتهه ادا کي اس کي نماز نصف شب تک کي عبادت سمجهي جائیگی -

از روے عقل اسکے وسطی (درمیاني نماز) هونے کي یه علت بهي بیان کي جاتي هے :

انها متوسطـة بين صـلاتين تقصران : المغرب و الصبح (۱)

نماز عشا مغرب و فجر کي دونوں چهوٹي چهوٹي نمازوں کے مابین متوسط درجه کي نماز هے (۱)

(۵) نماز وسطی فجر کي نماز هے - اس کي تائید میں ۱۷ حدیثیں مذکور هیں جن میں سے ایک خاص حدیث یه هے :

عن ابن عباس انه صلى صلاة الغداة في مسجد البصرة فقنت قبـــل الـــركـوع وقــال : هـــذه الصـــلاة الـــوسطى التي ذكـــرها اللـــه " حافظوا على الصلـــوات و الصـــلاة الوسطى وقوموا لله قانتين " (۲)

بصره کي مسجد میں عبد الله بن عباس نے صبح کي نماز ادا کي جس میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑهي اور فرمایا که نماز وسطی یهي هے جس کي نسبت الله تعالے نے تذکره کیا هے که نمازوں کي اور نماز وسطی کي محافظت کرو اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو (۲) -

علامه ابن جریر لکهتے هیں :

و علة من قال هذه المقـالـة ان اللـه تعـالے ذكـره قال : حافظوا على الصلوات و الصـــلاة الوسطى و قوموا لله قانتين ' بمعني ' و قوموا لله فيها قانتين ' قال فلا صلاة مكتوبة من الصلـوات الخمس فيها قنوت سوى صلاة الصبح فعلم بذلك انها هي دون غيرها (۳)

جن لوگوں کا قول هے که نماز وسطی فجر کي نماز هے وه اس بنا پر یه کہتے هیں که الله تعالے نے فرمایا هے که نمازوں کي اور نماز وسطی کي محافظت کرو ' اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو - پس وه کهڑے هونے کے معني عبادت کرنے اور قنوت کرنے کا مطلب نماز میں دعاے قنوت پڑهنا [لیت]ے هیں - نماز پنجگانه میں نماز فجر کے علاوه کوئي ایسي نماز نہیں جس میں دعاے قنوت پڑهتے هوں ' لهذا معلوم هوا که نماز وسطی جس کے ساتهه قنوت کي شرط هے فجر هي کي نماز هے - کوئي اور نماز نہیں هے (۳)

(۶) نماز وسطی یه تو معلوم نہیں که کون سي نماز هے مگر انهیں پانچوں نمازوں میں سے ایک نه ایک یه بهي هے - اس کي تائید میں تین حدیثیں روایت کي گئي هیں ' جن میں دو یه هیں :

(۱) غرائب القران - ج ۲ ص ۳۶۵

(۲) ابن بشار قال ثنا عبد الوهاب قال ثنا عوف عن ابي المنهال عن ابي العاليه عن ابن عباس انه صلى الخ -

(۳) ابن جریر ج ۲ ص ۳۵۰ -

(بهـاشا اور سنسکرت)

ندوہ کا اولین مقصد اشاعت اسلام تها - دار العلوم اسي ليے قائم هوا که اسکے ليے کام کرنے والے پيدا هوں - آجکل آريا سماج کے نئے مذهبي حلقوں نے مسلمانان هند کے سامنے ايک نيا حريف پيدا کر ديا هے - انسے مباحثه کرنے کے ليے ضروري هے که انکے علوم و الهيات سے واقفيت هو -

مولانا شبلي نے چاها که دار العلوم ميں ايک کلاس اسکے ليے بهي کهول دي جاے تا که کچهه طلبا ابهي سے اسکے ليے طيار هونے لگيں - چنانچه ايک پنڈت خاص اسي غرض سے ملازم رکها گيا ' اور چند طلبا نے باقاعده پڑهنا شروع کر ديا - عرصے تک يه سلسله قائم تها - مجهے معلوم نهيں پهر قائم رها يا نهيں -

(جماعـة خـــدام اسـلام)

اس سے بهي اهم تر اور نتائج کے لحاظ سے اعظم ترين خيال جو هوا وہ يه تها که طلباے دارالعلوم ميں سے کمسن بچوں کي ايک جماعت عام طلبا سے الگ کرلي جاے - انکا قيام علحده هو' انکي تربيت خاص طور پر کي جاے ' انکے طرز معيشت ميں تقشف و محنت کا زياده خيال رهے - ايک خاص شخص اسطرح انکي نگراني کرے که هر وقت انهي کے ساتهه رهے اور شب و روز کسي وقت بهي انسے علحده نهو' تاکه اس گروہ سے جفاکش ' ايذا دوست ' مذهب پرست ' اور اشاعت اسلام و اصلاح ملت کے کاموں ميں اپنے تئيں فدا کردينے والے طلبا طيار هوسکيں -

يه خيال جس آساني سے ذهنوں ميں آجاتا هے ' اسقدر اُسکا کرنا آسان نهيں هے ' اور اسکے ليے جو سامان مطلوب هيں وہ خاص اور بهت کمياب هيں - تاهم مولانا شبلي نے حتى الامکان اسکي ايک ابتدائي بنياد سي ڈالديني چاهي اور کمسن طلبا ميں سے ايسے لوگوں کو حزم و احتياط کے ساتهه چن ليا جنهوں نے اس راه کي تـکليفيں سننے کے بعد خود هي آنکے جهيلنے کي خواهش کي ' اور جنميں ذهانت و شرافت کے علاوه اور جوهر بهي اوروں سے زياده نظر آے -

انکے قيام کا انتظام مخصوص کيا گيا - مدرسين دارالعلوم ميں سے ايک معتمد ترين بزرگ کو انکي نگراني سپرد کي - تقرير و بحث کي مشق کرائي جانے لگي - چهوٹے چهوٹے بچے جنکي عمريں باره تيره برس سے کسي طرح زايد نهونگي ' برجسته اور رواں و مربوط تقرير کرنے لگے - مذهبي اعمال کي پابندي ميں بهي انکي سختي بهت زياده رکهي گئي - پانچ وقت مسجد ميں وہ اولين صف کے نمازي تهے -

ميں نے يه حالات بارها خود ديکهے اور جب کبهي لکهنو گيا انميں سے کسي نه کسي لڑکے کي نسبت اچهي راے قائم کرنے کے مواقع هاتهه آے -

يه ايک صحيح اصول پر محض ابتدا تهي ' ليکن اسکے ليے بهت سے ناياب اجزاء عمل مطلوب هيں - و القصة بطولها -

الهلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اُردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

دار العلــــوم نـدوہ

طلبـا کـي اسٹـــرائـک

[از وقـائع نـگار لـکهنؤ]

طلباء دار العلوم ندوة العلماء نے کل بتاريخ ۷ مارچ سنه ۱۹۱۴ع مختلف شکايات کي بنياد پر جو کچهه عرصه سے پيدا هورهي تهيں اسٹرائک کردي - اسوقت بظاهر يه سبب هے که تقريباً دو هفتے هوے که ايک درخواست طلباء نے ناظم صاحب کو دي تهي - اسکا جواب لينے کے ليے ناظم صاحب کے پاس گئے - جناب ناظم صاحب نے بجاے اسکے که اوس درخواست کے متعلق کچهه فرمائيں ' نهايت سختي سے اپني دار النظامت سے نکل جانے کا حکم ديا اور بهت بري طرح پيش آے -

اسکے بعد بعض مقامي ارکان مکان پر تشريف لائے' اور چند طلباء کو بلاکر دير تک گفتگو کي ' مگر انهوں نے بهي بغير طلبا کي شکايت دريافت فرمائے هوے اسي بات پر زور ديا که اگر تمنے کل سے تعليم شروع نه کردي تو تمکو مدرسه بجبر فوراً خالي کردينا پڑيگا - طلباء نے اسکا جواب کچهه نهيں ديا' اور اسليے خاموش رهے که بغير هماري شکايات سنے هوے جب يک طرفه فيصله کرديا تو ايسي حالت ميں کچهه کهنا بيکار هے - چونکه اسکے قبل متعلقين دار العلوم نے موجوده طلباء کے اخراج کي قرار داد کرلي هے' اور بارها اسکا اظهار بهي بعض ذمه دار حضرات کي طرف سے هوا هے' اسليے هم اسکے فيصله کا نهايت بيچيني سے انتظار کر رهے هيں - چونکه مقامي ارکان کو دارالعلوم کے معاملات سے کسي قسم کي دلچسپي نهيں هے اسليے اس موقع پر سربرآوردگان قوم سے عموماً اور غير مقامي ارکان دارالعلوم سے خصوصاً يه درخواست هے که اس معامله کي تحقيقات کيليے ايک غير جانبدار کميشن مقرر کيا جاے' تا که وہ صحيح واقعات کو دريافت کرنے کے بعد کوئي معقول فيصله کرسکے - طلبـاء کي شکايات کا اکثـر حصه تعليمي معامـلات کے متعلق هے اسليے اس اسٹرائـک ميں بورڈر اور غير بورڈر تمام شريک هيں - تفصيلي شکايات غالباً طلباء خود قوم کے سامنے پيش کرينگے' اسوقت قوم کو انکي مظلوميت و غير مظلوميت کا پورے طور پر اندازه هوجائيگا - (بقيه واقعات مراسلات کے سلسلے ميں هيں)

یہاں کہیں بھي مغائرت نہیں ہے -

ابن ابي رداد ایادی کے مشہور قصیدے میں ہے :

سلـــط المـــوت و المنـــون علیهم
فلهـــم في صـــدی المقـــابر هـــام

موت اور منون کے درمیان واو عطف سے تفریق کی ہے لیکن معني دونوں کے ایک هیں -

ارض حیرہ کا نامور شاعر اور لقمان بن منذر کا سرپرست عدي بن زید عبادي ایک قصیدے میں لکھتا ہے :

نقـــد مـــت الادیـــم لراهشیـــه
فالفـــی قولهـــا کـــذباً و میـنـــا

" کذب " اور " مین " دونوں ایک هي چیز هیں -

فارسي میں بھي یہي قاعدہ ہے - فردوسي کا شعر ہے :

رو از جوے خلـــدش بهنـــگام آب
به بیخ انگبیں ریزي و شهـــد ناب

انگبین اور شہد دونوں دو چیزیں نہیں هیں -

سیبویہ کا قول ہے :

یجوز قول القائل " مررت باخیك و صاحبك" ویکون الصـــاحب هـــوالاخ نفسه

یہ کہنا جائز و درست ہے کہ " میں تیرے بھائي اور تیرے رفیق کے پاس سے گزرا " خواہ جس کو رفیق کہا گیا وہ وهي بھائي هو - یعني دونوں ایک هوں ، دو نہوں -

(قنـــوت)

قنوت کے کیا معني هیں ؟ اس مسئلہ میں بھي حسب معمول متعدد اقوال هیں :

(١) قوموا لله قانتین میں قنوت کے معني سکوت و خاموشي کے هیں - اس باب میں ٩ حدیثیں مروي هیں جن میں ایک یہ ہے :

کنا نقوم في الصلاۃ فنتکلم و یسأل الرجل صاحبه عن حاجتة و یخبـــرہ و یردون علیه اذا سلم ' حتی اتیت انا فسلمت فلم یردوا علی السلام فاشتد ذالك علی ' فلما قضي النبي صلی الله علیه وسلم قال : انه لم یمنعني ان ارد علیك السلام الا انا أمرنا ان نقوم قانتین لا نتکلم في الصلاۃ ' و القنـــوت السکوت (١)

هم لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے - لوگ اپنے ساتھي سے اپنی ضرورت کے متعلق سوال کرتے ' وہ انھیں جواب دیتا ' اطلاع دیتا ' باهم سلام کرتے ' جواب دیتے ' یہي کیفیت وہ روز مرہ تھي کہ ایک مرتبہ میں حاضر هوا - نماز هو رهي تھي ' میں نے سلام کیا ' جواب نہ ملا ' مجھہ پر یہ واقعہ بہت هي گراں گذرا - رسول الله صلے الله علیه و سلم جب نماز سے فارغ هولیے تو آپ نے ارشـــاد فرمایا : " جواب سلام سے مجھے صرف اس بات نے روکا تھا کہ هم کو حکم هوا ہے کہ قنوت کے ساتھہ عبادت کریں ' نماز میں نہ بولیں " پس قنوت کے معني خاموشي کے هیں (١)

(٢) قنـــوت کے معني خشوع و خضوع کے هیں - اس باب میں پانچ حدیثیں مروي هیں جن میں ایک یہ ہے :

ان من القنوت الخشوع و طول الرکوع و غض البصر و خفض الجناح من هیبة الله - کان العلماء اذ اقام احدهم یصلي یهـــاب الرحمان ان یلتفت او ان یقلب الحصي او لعبث بشي او یحـــدث نفسه بشي من امر الدنیـــا الا نا سیا (٢)

قنوت کي ذیل میں خشوع ' طول رکوع ' نظر نیچي رکھني ' خدا کے خوف سے متواضع رهنا ' یہ سب باتیں داخل هیں - علمـــاے صحابہ کي عادت تھي کہ جب اُن میں کوئي نماز پڑھنے اُٹھتا تو خدا کي اُن پر اتني هیبت چھا جاتي کہ نہ ادھر التفات کرتے ' نہ کنکریاں اُلٹے پلٹتے ' نہ کوئي بے کار شغل کرتے ' نہ دنـــیـــا کي کسي بات کو جي میں لاتے ' اور اگـــر لاتے تو بھولے سے لاتے (٢) -

(٣) قنوت سے مراد دعاے قنوت ہے - اس کي تائید میں ابن عباس کي روایت پہلے نقل هوچکی ہے -

(٤) قنوت کے معني اطاعت کے هیں - اس باب میں ٢٢ حدیثیں مروي هیں جن میں سے اکثر کے راوي ثقہ هیں ' اور امہات عرب سے بھي اس کي تائید هوتي ہے - علامہ ابن جریر لکھتے هیں :

اولي هـــذہ الاقـــوال بالصواب في تـــاویـــل قـــوله وقوموا لله قانتین قول من قال تاویـــله مطیعین ' و ذلـــك ان اصل القنوت الطاعـــة ' و قد تکون الطاعـــة لله فـــي الصـــلاۃ بالسکوت عما نهي الله من الکلام فیها ' و لذلك وجه من وجه تاویل القنوت في هذا الموضع الي السکوت في الصلاۃ احد المعاني التي فرضهـــا الله علی عبـــادہ فیها الا عن قراۃ قـــرآن او ذکر له بما هو اهله ....وقد تکون الطاعة لله فیها بالخشوع و خفض الجناح و اطالة القیام و بالدعاء لان کلا غیر خـــارج من احـــد معنیین من ان یکون مما امـــر به المصلی او مما ندب الیه ' والعبد بکـــل ذلك لله مطیع وهو لربه فیه قانـــت ' و القنوت اصله الطاعة لله ثم یستعمل في کل ما اطـــاع الله العبـــد ' ...... فتا ویل الایة اذاً حـــافظوا علی الصلوات و الصلاۃ الوسطی وقوموا لله فیها مطیعین ... غیر عاصین لله فیهـــا بتضییـــع حـــدودهـــا و التفریط في الواجب علیکـــم فیها وفي غیرها من فرائض الله [٣]

" الله کے لیے قنوت کرتے هوے عبادت کرو " اس کي تفسیر میں جو اقوال مذکور هیں اُن میں زیادہ درست اور بہتر یہ تاویل ہے کہ قنوت کرنے کے معنی اطاعت کرنے کے هیں - سبب یہ ہے کہ قنوت اصل لغت میں اطاعت و فرمانبرداري هي کے لیے موضوع ہے - نماز میں خدا کي اطاعت کي ایک صورت یـــہ بھي ہے کہ خاموش رہے ' جن باتوں میں خدا نے گفت وگو کرنے کي ممانعت کي ہے اُن میں کـــلام نہ کرے - آیت میں جو لوگ قنوت کے معني سکوت لیتے هیں اس تاویل کي ایک شکل وہ بھي ہے - خـــدا نے بحالت نمـــاز بنـــدوں پر سکوت کو بھي فـــرض ٹھرایا ہے - البـــتہ قـــراءت قـــرآن یا وہ اذکار جو خدا کے شایان شان هیں اس کلیہ سے مستثنے هیں .... نماز میں اطاعـــت الهي کي ایـــک دوسري صورت خشوع و خضوع و طول قیام و دعـــا بھي ہے - یـــہ تمام چیزیں دو باتوں سے خـــالي نہیں - یا تو نماز پڑھنے والے کو اس کا حکم ملا ہے ' یا اس کو مستحب ٹھرایا گیا ہے - دونوں حالتوں کي اطاعت میں بندہ خدا کي اطاعت اور قنوت کرنے والا سمجھا جالیـــگا - قنوت کي حقیقت بھي خدا کي اطاعت ہے - بعد میں اُن تمام اشکال کو بھي قنوت کہنے لگے جن کے ذریعہ سے خدا کي اطاعت کي جاے...... اس صورت میں آیت کی تفسیر یہ هوگي کہ نمازوں کی اور نماز وسطي کي حفاظت کرو - اور ان عبادتوں میں خدا کي اطاعت کیا کرو .... حدود اطاعت کو تلف کرکے نافرمان نہ بنو - نمازوں میں اور دوسرے فرائض و واجبات میں جو امور خدا نے تم پر لازم ٹھراے هیں اُن میں کمي نہ هونے دو [٣]

(١) موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اسباط عن السدي في خبر ذکرہ من مرۃ عن ابن مسعود قال کنا نقوم الخ

[١] موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اثبات من السدي في خبر ذکرہ من مرۃ من ابن مسعود و قال کنا نقوم الخ -

[٢] مسلم ابن جنادۃ قال ثنا ابن ادریس من لیث من مجاهد وقوموا لله قانتین قال فمن القنوت طول الرکوع الخ -

[٣] ابن جریر - ج ٢ ص ٣٥٣

كنا عند نافع ومعنا رجاء بن حياة فقال لنا رجاء سلـوا نا فعاً عن الصـلاة الوسطى فسألناه ' فقـال قد سال عنها عبد الله بن عمر رجل فقال هي فيهـن فحـا فظـوا عليـهن كلهـن (۱)

هم لوگ نافع کے پاس بیٹھے تھے - همارے ساتھه رجاء بن حیاة بھي تھے - رجاء نے کہا که نافع سے پوچھو که نماز وسطی کونسي نماز ہے ؟ هم سے لوگوں نے سوال کیا تو نافع نے جواب دیا که عبد الله بن عمر سے بھي ایک شخص نے یہي سوال کیا تھا - اُس کے جواب میں ابن عمر نے کہا تھا که انہیں پانچ نمازوں میں ایک نماز یه بھي ہے پس تم سب کي حفاظت کرو (۱)

دوسري حدیث میں ہے :

عن ابي [illegible] قال فسألت الربيع بن خيثم عـن الصـلاة الوسطى - قال : ارأيت ان علمتها كنت محافظـا عليها و مضيعا سائرهن؟ قلت لا ' فـقال : فانـك ان حافظـت عليهن فقـد حافظت عليهـا (۲)

ابو قطیمه کہتے هیں که میں نے ربیع بن خیثم سے نماز وسطی کي نسبت دریافت کیا ' اُنھوں نے کہا " اگر تمھیں یه معلوم هوجاے تو کیا صرف اسي ایک نماز کي محافظت کروگے اور بقیه نمازیں چھوڑ دوگے ؟" میں نے کہا " نہیں " اسپر اُنھوں نے کہا که " اگر تم نے ان سب نمازوں کي محافظت کي تو اُس کي محافظت بھي کرلي (۲) -

(۷) نماز وسطی ان پانچوں نمازوں کے مجموعه هي کا نام ہے - اس کي تائید میں یه دلیل پیش کي جاتي ہے :

ان الوسطى مجمـوع الصلوات الخمـس فان الايمان بضع و سبعون درجة اعلاهـا شهـادة ان لا إله الا الله و ادناهـا اماطة الاذى عن الطريق' و الصلـوات المكتوبـة واسطة بين الطرفين (۳)

حقیقت میں نماز وسطی سے مراد اوقات پنجگانه کي نمازوں کا مجموعه ہے' اس لیے که حسب روایت صحیحه ایمان کے کچھه اوپر ۷۰ درجے هیں ' جن میں اعلی درجه یه ہے که الله تعالی کے سوا اور کسي معبود کے نه هونے کي شہادت دي جاے' اور ادنی درجه یه ہے که راستے سے اذیت کي چیزیں هٹا دي جالیں - فرائض خمسه کا درجه ان دونوں کے درمیان ہے اور یه ان دونوں کناروں کے کیلیے باهم ملنے کي جگه ہے پس یہي وسط ہے (۳) -

(لفـظ " وسطـی ")

صلاة وسطي میں لفظ "وسطی کے معني کیا هیں ؟ علماے لغت و محققین ادبیات کا بیان ہے :

الوسطى تانيث الاوسط ' و اوسـط الشـي و وسطـه خياره ' و منه قوله تعالى : و كذلـك جعلنا كـم أمـة وسطاً - و وسط فلان القـوم يسطهـم اى صارفي وسطهم و ليست من الوسط الذي معناه متوسط بين شيئين لان فعلي معناها التفضيل' و لا يبنـي [illegible] الا ما يقبل الزيادة و النقص ' و الوسـط بمعنـي العـدل و الخيار يقبلهما ' بخـلاف التوسط بين الشيئين فانـه لا يقبلـهـا ' فـلا يبنـى منـه افعـل التفضيل (۱)

" وسطی " لفظ " اوسط " کا صیغهٔ مونث ہے - محاوره میں کہتے هیں " اوسـط الشي " و " اسط الشي " (کسي چیز کا اوسط اور اُس کا وسط) اور اُس سے مراد لیتے هیں " خیار الشي " (بہترین چیز) " اوسط " " وسط " سے تو مشتق ہے مگر اُس " وسط " سے مشتق نہیں ہے جس کے معنے دو چیزوں کے درمیاني حصه کے آتے هیں' اس لیے که " فعلي " جس کے وزن پر " وسطی " کا لفظ ہے ' اُس کے معني " تفضیل " یعني زیادتي کے هیں ' اور " تفضیل " کے لیے وهي لفظ لائینگے جو زیادتي و کمي دونوں حیثیتوں کو قبـول کرسکتا هو - " وسط " جس کے معنے " معتدل " اور " بہتر " کے هیں ' ان دونوں (یعني زیادتي و کمي) کي قابلیت رکھتا ہے (یعني بصورت زیادت اعتدال و بہتري ' اور بحالت نقص بے اعتدالي و بدتري کي گنجایش بھي اس میں نکل سکتي ہے) بخلاف اُس " توسط " کے جس سے دو چیزوں کا درمیاني حصه مراد هو' کیونکه اس میں دوسرا پہلو آ سکتا هي نہیں' لہذا صیغهٔ " افعل التفضیل " اس سے نہیں بنا سکتے (۱)

(۱) یونس بن عبد الاعلى قال اخبرنا ابن وهب قال ثنى هشام بن سعد قال برضاه منه نافع الخ -

(۲) احمد بن اسحاق قال ثنا ابو احمد عن قيس بن الربيع عن سيرين بن طارق عن ابي قطيمة قال الخ -

(۳) غرائب القرآن - ج ۲ ص ۲۶۳ -

یعني جن روایتـوں کي بنا پـر نمـاز وسطی کے لیے اوقات پنجگانه میں سے کسي ایسي نماز کي تحدید کي جاتي ہے جو تمام نمازوں کے درمیان میں واقع هو' یه تخیل هي بر خود غلط ہے - کیونکه وسطي کے یه معنے هي نہیں هیں -

(۵)

اس تحقیق کي تائید میں کہا گیا ہے که واو العطف یقتضی المغایرة (واو عطف کا اقتضا یه ہے که معطوف و معطوف الیه دونوں دو علحده چیزیں هوں) پس حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى میں واو عطف موجود ہے ' لہذا صلوات سے جو نمازیں مراد هیں ' اُن کي ذیل میں صلاة وسطی کیوں کر آسکتي ہے ؟ لا محاله اسے کوئی دوسري نماز فرض کرنا پڑیگا -

یه شبه اگر صحیح ہے تو وہ روایتیں جو اوقات پنجگانه کي نمازوں میں سے کسي ایک نماز کو وسطی بنا رهي هیں' یقیناً ماننی پڑینگي - نماز وسطی کو فرائض خمسه کے علاوه ایک دوسري نماز ماننا هوگا ' اور تحقیق کے لیے بحث کي ضرورت هي نه رهیگي -

لیکن اسکا جواب دیا گیا ہے که هر واو کو واو عطف مان لینـا هي غلط ہے - واو کي ایک قسم واو زائده بھی ہے جس کي متعدد مثـالیں خود قرآن کریم میں موجود هیں ' مثـلاً : و كذلك نفصل الايات -

ولتستبين سبيل المجرمين

و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السماوات و الارض

وليكون من الموقنين

خود عطف میں بھی جہـاں ایک قسم عطف وصفي کي ہے جس میں معطوف و معطوف الیه میں مغائرت ضروري ہے' وهاں ایـک دوسري قسم عطف ذاتي کی بھي ہے جسے اس تفریق سے کچھه سروکار نہیں - آیتوں میں عطف ذاتي کي بکثـرت نظیریں وارد هیں ' مثـلاً :

ولكن رسول الله و خاتم النبيين

سبح اسم ربك الاعلى ' الذي خلق فسوى ' و الذي قدر فهدى ' والذي اخرج المرعى -

ان مثالوں میں کوئي ایک بھي ایسي نہیں ہے جسے مغائرت کے ثبـوت میں پیش کرسکیں - یه سب عدم مغـائرت کے لیے هیں - اسي طرح بے شمار آیتیں نقل کي جاسکتي هیں مما لا حاجة الى سرقها لما هو معلوم بالبداهة -

عرب کا ایک قدیم شعر ہے :

الى الملك القـرم وابن الهمام
و ليث الكتيبـة فى المـزدحـم

(۱) فتح البيان - ج ۱ ص ۳۱۵ -

سیڑهیوں کے قریب استاده هے جو آگے مندر کے طرف جاتي هیں - اسکے دونوں جانب وضو کے - لیے چهوٹے چهوٹے حوض بهي هیں -

اب سے پہلے قربانگاه وغیره غیر معلوم تهیں - تازه حفریات میں جرمني کے مشن نے یه قربانگاه اور وه سیڑهیاں بهي دریافت کرلي هیں جن پر سے پوجاري قرباني کے لیے آیا کرتے تهے -

قدیم اشوري مندروں میں ترمیم و تغیر کرنے کے مجرم صرف مسلمان فاتح هي نہین هیں - عیسائي کشورکشابهي اسمیں مسلمانوں کے برابر کے شریک هیں - البته هر ایک کے مصالح جدا گانه تهے ' اور جس نے جو تغیر کیا وه اپنے مصالح کے لحاظ سے کیا -

عیسائیوں نے جب بعلبک فتح کیا تو اُنکي اولین و آخرین کوشش یه تهي که جسطرح بهي هوسکے ' قدیم اشوري بت پرستي کو مٹایا جائے اور اسکے آثار اس طرح معدوم کردیے جائیں که انهي مقامات پر عیسائي مقدس عمارتیں تعمیر هوں - چنانچه انهوں نے فتح بعلبک کے بعد قربانگاه کے ایک حصه کو کهود کے سطح زمین کے برابر کردیا اور دوسرے حصه پر اسطرح ایک کلیسا بنا دیا که اسکا فرش قربانگاه کي چوٹي کے برابر تها - دوسرے بڑے مندر کو بهي اسلیے ڈها دیا که اس کے ملبے سے کلیسا بنالیں -

خیر ' اس طویل و عریض صحن سے انسان ایک وسیع زینے پر هوکے خود مندر کے اندر داخل هوجاتا هے - اس مندر کي عمارت میں سے اب صرف ستون باقي رهگئے هیں - ان ستونوں کے متعلق پروفیسر ٹائیلر (Prof. Taylor) لکهتے هیں :

" میرے علم میں قدیم صنعت کے پس مانده آثار میں ان ستونوں سے خوبصورت کوئي شے نهیں - هر رخ سے اور چاند اور سورج ' دونوں کي روشني میں انکي حالت بالکل یکساں هے -

ایک عجیب بات یه هے که اگر کسیقدر فاصلے سے ان ستونوں کو دیکهیے تو اپنے باهمي مکمل تناسب کي وجه سے جسقدر انکا طول هے اس سے کہیں زیاده معلوم هوتے هیں !

یه عظیم الشان و سر بفلک ستون جس چبوتره پر قائم هیں وه بجاے خود ایک حیرت انگیز چیز هے - یه چبوتره کیا هے ؟ ایک دیوار هے جسکي بلندي ۴۰ فیٹ کي هے - ان ستونوں کا قطر ساڑهے سات فیٹ هے - طول مع قرطاجني گنبدوں کے ۷۰ فیٹ -

* * *

یہاں تک تو بعلبک کے مشہور ترین آثار یعني بڑے مندر کے کهنڈروں کا تذکره تها - اب هم دوسرے بڑے مندر کے کهنڈروں کے حالات لکهنا چاهتے هیں -

جیسا که هم اوپر کهه آئے هیں دوسرا مندر بیکچش کا مندر هے - یه مندر بڑے مندر کے جنوب میں واقع هے - یه دونوں ایک دوسرے سے بالکل آزاد و بے تعلق هیں - اس مندر کي سطح پہلے مندر کي سطح سے کسیقدر پست هے - اس میں کوئي صحن نهیں - مشرق کي طرف سے ایک زینه هے - اسي پر چڑهکے مندر میں جاتے هیں - اسکے حجرے طول میں زیاده اور عرض میں کم هیں - اس کي دیواریں باهر سے بالکل سادي هیں - البته جس پتهر سے بنائي گئي هیں وه خوب درست کرلیا گیا هے ' اور جوڑ تو اس قدر خوب ملاے هیں که تعریف نهیں هوسکتي - دونوں سروں کے اتصال کا یه عالم هے که چهري کا پهل بهي اندر نهیں جاسکتا - اس حجرے کے دونوں طرف کوئي دس فیٹ کے فاصلے پر چکنے ستونوں کي ایک قطار هے - یه ستون مع اپنے بالائي حصه کے ۳۲ فیٹ بلند هیں - چهت کي دیواروں کے ساتهه آنهیں پتهر کے ٹکڑوں کے ذریعه ملایا گیا هے - ان ٹکڑوں کي تعداد بهت هے اور ان پر بادشاهوں اور دیوتاؤں کي تصویریں کنده هیں - ان تصویروں کے بیچ بیچ میں پهولوں وغیره کي تصویریں بهي بني هوئي هیں - غرضکه یه چهت صنعت و قلمکاري کے لحاظ سے عجیب و غریب هے -

حجرے کي دیواریں تو ابهي سالم و ثابت هیں البته اکثر ستون گرگئے هیں - جو حصه ابهي نهیں گرا هے اسمیں شمال کي حالت بهت زیاده بهتر هے -

اس مندر کے دروازے کو اسکا درة التاج سمجهنا چاهیے - کیونکه اگرچه اس عمارت کے اور حصوں میں بهي گلکاري کي هے اور صنعت کے عمده عمده نمونے دکهائے گئے هیں ' مگر دروازه کي صنعت ان سب سے بدرجها بهتر هے -

یه دروازه ۴۳ فیٹ بلند اور ساڑهے ۱۲ فیٹ عریض هے - اسمیں جسقدر حصه پر گلکاري کي هے اسکي مقدار ۹ فیٹ کے قریب هے -

بیکشس کے مندر کے ستون جن پر چهتا قائم هے

یه تو آپکو پہلے هي معلوم هوچکا هے که تیسرا مندر زهره کا هے - یه مندر دوسرے مندروں کے کهنڈر سے ۲ سو میل پر واقع هے - یه ایک قرطاجني وضع کي عدیم المثل عمارت هے جسکا اندروني حصه خوب هي آراسته هے - اندروني ستونوں کي وجه سے یه عمارت بالکل هشت گوشه معلوم هوتي هے - یوناني عیسائیوں نے اسکو سینٹ باربرا کا گرجا بنا لیا هے - گذشته صدي میں انهوں نے اسکي تجدید کي کوشش بهي کي تهي جو کچهه زیاده کامیاب نهیں هوئي -

بعلبک

تاریخ قدیم اور تمدن اسلامي کا ایک صفحه

(۱)

یه آثار جو اس مضمون کا موضوع هیں' دو بڑے اور ایک چھوٹے مندر کے کھنڈر هیں جو بڑے مندروں میں ایک جوپیٹر (مشتري) کا مندر ہے اور دوسرا بیکس (Bacchus) کا - چھوٹا مندر وینس (Venus) زهرہ) کا ہے - گو یه آثار چنداں زیاده نہیں مگر انکي وجه سے خود اس شہر پناه کے متعلق بسہولت نه کہیے جسکي آغوش میں یه پس مانده نشانیاں ملي هیں - اسکي عظمت و وسعت کا تو یه عالم ہے که قدیم روما کے سے کتنے هي کھنڈر اسمیں آجا سکتے هیں !!

یه آثار جس جگه پر قائم هیں وه معمولي زمین نہیں بلکه ایک مصنوعی اور پخته چبوترہ ہے جسکے موجد غالباً فنیقي هیں - اس کا طول ۳۱۲ گز' عرض ۲۰۰ گز' اور طول ۱۵ سے ۳۰ قدم تک ہے - اس عظیم الشان چبوترے کے نیچے سے مسقف راستے گئے هیں - یہي راستے هیں جن سے هوکر مندر میں آنا پڑتا ہے -

جیسا که همنے ابھي بیان کیا ہے یه آثار تین [illegible] مندروں کے کھنڈر هیں - ان میں سب سے زیاده اهم و مقدم وہ کھنڈر هیں جن کا تعلق بڑے مندر (جوپیٹر کے مندر) سے ہے -

اس مندر میں آنے کا راسته مشرق کي طرف سے ہے - پہلے سیڑھیوں کا ایک وسیع سلسله شروع هوتا ہے جو ایک پھاٹک پر جاکر ختم هوتا ہے - یه پھاٹک در اصل ایک پر شوکت و عظمت محراب ہے - اسکے آگے ستونوں کي قطار ہے - مندر کے اندر جانے کا اصلي راسته یہي ہے - اسکے دروازے هر وقت کھلے رهتے تھے' اور پوجاري نہایت خضوع و خشوع اور جوش عقیدت و فرط اعتقاد کے ساتھه ان ستونوں میں سے هوکے اندر جاتے تھے - ان ستونوں میں سے تین کے زیریں حصے میں چند کتبے بھي هیں - ان کتبوں کے پڑھنے سے معلوم هوتا ہے که یه مندر هیلیوپولس کے جلیل القدر دیوتاؤں کے نام پر بنایا گیا تھا -

عربوں نے جب بعلبک فتح کیا تو کسي قدر تغیر و ترمیم کے بعد اسکو ایک قلعه بنالیا - انہوں نے ان ستونوں اور سیڑھیوں کو مسمار کردیا' اور ان کي جگه انکے ملبے سے ایک نہایت مستحکم فصیل بنالي -

تاریخ نے اپنے آپ کو دھرایا ہے - جرمني کے مشن نے بھي دیوار ڈھا کے اسي جگه سیڑھیاں بنالي هیں جہاں پہلے تھیں - اب پھر ایک شخص اسیطرح سیڑھیوں سے مندر میں آتا ہے جسطرح عہد قدیم کے پوجاري آیا کرتے تھے !!

جرمن مشن کي اس کارروائي کے لیے هر سیاح اپنے آپ کو مرهون منت محسوس کرتا ہے' کیونکه اس دیوار کے هٹ جانے سے مندر کا قدیمي نقشه بالکل واضح هوگیا ہے -

بعلبک کے سب سے بڑے مندر کے بعض آثار و سر بفلک ستون -

اس محراب نما پھاٹک کے بعد تین دروازے پہلو به پہلو هیں - ان دروازوں میں سے بیچ کا دروازه بڑا اور مرکزي دروازہ ہے - اس دروازے سے اندر داخل هو جایئے تو ایک چھوٹا سا شش گوشه صحن ملتا ہے - کسي زمانه میں یه چھوٹا سا صحن هر طرف سے ستونوں کي قطاروں میں محصور تھا - ستونوں کي تعداد قریباً چھه تھي' جنمیں سے چار کے پہلوؤں میں کمرے تھے - عربوں نے اس تیسرے راسته کو بھي بند کردیا اور ان دروازوں کو اپني قلعه بندیوں کے سلسلے میں لیلیا -

ان تین راستوں سے گذرنے کے بعد اب آپ بڑے مندر یا قربانگاه کے مندر میں پہنچینگے - اس کي وسعت کا کسیقدر اندازه اس سے هو سکتا ہے که وہ ۴۴۰ هزار فیٹ لمبا اور ۳۷۰ هزار فیٹ چوڑا ہے !!

درمیاني اور اسکے ایک پہلو کا دروازه گر پڑا ہے' مگر انکے اجزاء پریشان پھر جمع کرکے اسي جگه رکھدیے گئے هیں' جہاں کبھي یه دروازے تھے -

اس صحن کے تین طرف یعني مشرق' شمال' اور جنوب میں نیم مربع کمرے هیں - ان کمروں میں مجسموں کے رکھنے کے لیے طاق بنے هوے هیں - افسوس ہے که ان مجسموں کا ایک نمونه بھي اب موجود نہیں ! یه کمرے ان پوجاریوں کے لیے تھے جو یہاں پرستش کي غرض سے آکے رهتے تھے -

کمروں کے آگے مصري ستونوں کا سلسله ہے - ان ستونوں کے بالائي سروں پر نہایت نفیس و کمیاب کنده کاري ہے - افسوس ہے که ستون گر پڑے هیں اور انکے اجزاء صحن میں پڑے هوے هیں - بڑي قربانگاه کا جو کچھه حصه باقي رهگیا ہے وہ ابھي وسط صحن میں ان

قدیمی وضع کی مشہور ٹوپی ہے - (عباسیہ کی قلنسوہ بھی اسی طرح کی لنبی اور تکیای ٹوپی ہوتی تھی - یہ در اصل ایرانی مجوسیوں کی ایجاد ہے - الہلال) جاڑے میں سیاہ پوستین اوڑھتے ہیں جو قورکا کہلاتی ہیں -

گرج مسلمان ہوں یا عیسائی ' اکثر یہی لباس پہنتے ہیں - انکے یہاں جبہ ارخا اوخ کہلاتا ہے - بعض لوگ پیاخ نہیں اوڑھتے بلکہ ایک کپڑا سر پر باندھلیتے ہیں - جسکو انکے یہاں باپاساتی کہتے ہیں - بعض لوگ ایک اور قسم کی بنی ہوئی ٹوپی اوڑھتے ہیں جو باشلاقی کہلاتی ہے - اسمیں گھنڈیاں سی ہوتی ہیں ' اور اسکے دونوں سرے اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ رانوں تک آتے ہیں -

گرج تیسری صدی عیسوی کے آخر اور چوتھی صدی عیسوی کے آغاز میں عیسائی ہوے - گرجی زبان جسطرح بولی جاتی ہے اسیطرح لکھی بھی جاتی ہے - اسکے حروف بالکل نرالی وضع کے ہیں اور اسی لیے کسی زبان کے حروف سے انہیں تشبیہ نہیں دیجا سکتی - یہ حروف نہایت قدیم ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ چوتھی صدی قبل مسیح میں ایجاد ہوے -

گرجوں میں بہت سے شعرا گذرے ہیں جنمیں سب سے زیادہ مشہور روستا فللی ہے - روستا فللی تیسری صدی عیسوی میں تھا - اسکی بہترین نظم وہ ہے جو " تیندوے کی کھال " کے نام سے مشہور ہے -

قوقاز کے دو حصے ہیں اور دونوں قوقاز کے سلسلہ کوہ کی وجہ سے ایک دوسرے سے عمدہ ہیں - ایک حصہ یورپ میں ہے اور دوسرا ایشیا میں - یورپین حصے میں گرجی ' منجریلی ' ازجیفی ' سوانی ' شیشانی ' اور انکے علاوہ روسی ' ارمنی ' ترکی ' ایرانی ' غرضکہ کوئی تیس مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں -

مسقط میں یورپین تمدن کی تکمیل اور ریاست کا خاتمہ !
سلطان حال موٹرکار پر سوار جارہے ہیں

اسکا بجٹ ۹۷ ملین روبل (تقریباً ۷۰ ملین پونڈ) ہے - قوقاز میں تجارت کا بیشتر حصہ ارمنیوں کے ہاتھہ میں ہے - صنعت میں بھی وہی پیش پیش ہیں اور زرگری کی تو یہ حالت ہے کہ خنجروں اور تلواروں کی تمام مرصع اور سادی نیامیں انہی کے ہاتھہ کی بنی ہوتی ہیں -

یہاں دیسی فوجی افسر روسی افسروں کی طرح فوجی کاسکیٹ نہیں پہنتے بلکہ عجمی قابق پہنتے ہیں ' جس پر طلائی یا نقرئی ایران کا نشان حکومت اور اس کے اوپر روسی تاج بنا ہوتا ہے -

قوقاز میں سردی نہایت سخت پڑتی ہے ' حتی کہ کبھی کبھی مقیاس الحرارت (تھرما میٹر) صفر کے درجے سے نیچے تک اتر آتا ہے -

قوقاز اور تمام وسط ایشیا میں روسی حکومت انیسویں صدی میں قائم ہوئی ' لیکن بخارے کی خود مختاری ابھی تک روس کے زیر سیادت باقی ہے (محض براے نام - الہلال) -

قوقاز کے گورنر جنرل کا لقب ہندوستان کے گورنر جنرل کی طرح نائب الملک (وائسراے) ہے - اسکی کل آبادی کوئی سات ملین ہے ' جسمیں تین ملین مسلمان ' دو ملین گرج ' دو لاکھہ منجریلیان ہیں - گرج اور منجریلیان دونوں قومیں مذہباً ارتھوڈاکس اور رومن کیتھولک ہیں - زیادہ تعداد آرتھوڈاکس کی ہے - گرجوں میں مسلمان بھی ہیں ' جنکی مجموعی تعداد ۹۰ ہزار ہے - ارمنی تمام دنیا میں ۴ ملین ہیں ' جسمیں سے ڈیڑہ ملین قوقاز میں ۲ ملین دولت عثمانیہ میں ' اور نصف ملین ایران میں -

یہاں ایک قوم رہتی ہے جسکا نام " دوانت " ہے مگر اسکی تعداد معلوم نہیں - یہ ابھی تک بالکل ابتدائی طبیعی حالت پر ہے - چنانچہ اسوقت بھی وہ بھیڑوں کی کھالیں پہنتے ہیں -

قوقاز میں یہودی بھی ہیں ' اور انکی تعداد معقول ہے یعنی ۳ لاکھہ -

قوقاز میں دو فوجی چھاونیاں ہیں - ایک قارص میں عثمانی سرحد پر ' دوسری تفلیس میں - ان دونوں چھاونیوں کی ہر پلٹن میں ۷۰ ہزار سپاہی ہوتے ہیں -

میں ولا دیقا قفاز سے تفلیس موٹر کار پر واپس آیا اور تفلیس سے ریل میں سوار ہوکر ۱۲ گھنٹے سے زائد میں باکو پہنچ گیا -

(باکو)

یہ شہر بحر خزر پر واقع ہے - پہلے یہ ایران کے ماتحت تھا مگر اب روس کے زیر نگیں ہے - تمام شہر بالکل نئے طرز کا بنا ہوا ہے - سڑکیں بالکل باقاعدہ ہیں - روشنی برقی ہے - یہاں کی آب و ہوا نہایت خراب ' اور گرمی تفلیس سے بھی زیادہ ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے ایک گھنٹے کی مسافت پر کراسن تیل کے چشمے ہیں - ہر چند کہ ان چشموں سے دولت کے چشمے ابلتے ہیں اور اہل شہر کیلیے سونے کے سیلاب بنکر بہتے ہیں ' لیکن انکی وجہ سے گرمیوں میں یہاں کا موسم نا قابل برداشت بھی ہو جاتا ہے -

باکو کراسن تیل اور پٹرول کی سلطنت سمجھا جاتا ہے - چنانچہ خود اسمیں اور اسکے نواح میں جسقدر چشمے اس وقت موجود ہیں انکی تعداد ایک سو ہے - دنیا میں جسقدر گیس بکتا ہے اس کا نصف حصہ انہیں چشموں کے تیل سے بنتا ہے -

باکو میں بہت سے مسلمان لکھپتی ہیں ' مثلاً موسی نامی یوف ۶۰ ملین روبل (۹ ملین پونڈ) کے آدمی ہیں - حاجی زین العابدین تقی یوف کی حیثیت پچاس ۵۰ ملین کی تھی - مرزا علی یوف شرحہ اور شیخ علی دادا یوف کے پاس ۳۰ ' ۳۰ ملین ہیں - مختار روف کوکی ۲۵ ملین کے سمجے جاتے ہیں -

(حاجی زین العابدین ایرانی الاصل اور ایک نہایت مخیر و وطن پرست شخص تھا - سفر نامہ حاجی ابراہیم بیگ اسی کی تصنیف ہے - وہ اپنے پاس سے پوری قیمت دیکر حبل المتین کلکتہ کی آٹھہ سو کاپیاں علما و مجتہدین ایران و عراق میں برسوں تقسیم کراتا رہا تاکہ وہ وضعیت زمانہ سے واقف ہوں اور ملت و وطن کی بربادیوں کو سمجھیں - فاضل مراسلہ نگار کو اسکے حالات معلوم نہیں نور اللہ مرقدہ - الہلال) -

تقی یوف پہلے شیالا کے نام سے بہت مشہور تھے ' مگر اب انکا نام ہی نام مشہور ہے - انکے کئی اسٹیمر دریا میں چلتے ہیں - انکے علاوہ بنک اور کارخانے ہیں - اپنی قوم پر بھی انکے بیشمار احسانات ہیں - کتنی ہی اسپتالیں بنوائیں ' لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے مدرسے قائم کیئے ' اور طرح طرح کے نیک کاموں میں حصہ لیا - ان کارہاے خیر سے انکے نام کو زندگی جاوید حاصل ہوگئی ہے ' اور انکا ذکر تمام مجلسوں میں لوگوں کی زبانوں پر رہتا ہے - یہ بھی خدا کی قدرت ہے کہ انکو یہ مرتبہ ملا - پہلے تو انکی حالت یہ تھی کہ انکے پاس کچھہ بھی نہ تھا -

عالم اسلامی

چرکس، گرج، داغستان، قوقاز، و ترکی

اثر محمود رشاد بے

(۳)

قوقاز سے تین گهنٹے کي مسافت پر صوبه تربانسکي واقع ہے - یہاں اکثر چرکس قبائل رهتے هیں جنکے نام ابزاخ، ما ترقاے بجدوغ، کمکو، شابغ، اور حکوس هیں - اس صوبه کا یه نام نهر قوبان کي مناسبت سے ہے - یه نهر سلسه کوه قوقاز کے کوه البرز سے نکلي ہے اور بحر اسود سے جاکے ملگئي ہے -

امبز کے شمالي پهاڑوں کے دامن میں قره جاے کے چرکسي قبائل رهتے هیں - چرکسوں کا ایک اور قبیله ہے جس کا نام شهنشانسو ہے - یه قبیله بهي پهاڑ کا رهنے والا ہے -

اس موقع پر ان قبائل کو نه بهولنا چاهیے جنکا ذکر بلاد یاني کے تذکرہ میں آچکا ہے -

اگرچه چرکسوں کي تعداد ۵ لاکهه سے زیاده نهیں، مگر با این همه تمام اهل قوقاز انکے نام سے تهراتے هیں کیونکه وه شجاعت، جرات، تیر اندازي، اور اسپ سواري میں مشهور هیں - خود حکومت روس خاص انکا بهي خیال کرتي ہے اور دوسروں سے زیاده عزت کرتي ہے -

تیرسکی سے شهر شیخ شامل تک ۱۶ گهنٹے کا راسته ہے - ۲ گهنٹے گاڑي میں بیٹهنا پڑتا ہے اور ۱۰ گهنٹے پیدل چلنا پڑتا ہے - یه نامور شخص داغستان کے قبیله لزجین میں سے ہے اسکا اصلي نام شمویل ہے مگر عام طور پر هر طرف وه شامل هي کهلاتا ہے -

شیخ شامل نه صرف ایک فوجي اور جنگي انسان تها، بلکه ایک سخت دیندار اور منتظم شخص تها - اس نے اپنے زمانے میں جامع قوقازیه بنوائي اور شرعي عدالتیں قائم کیں، اور جب روس نے اسکے وطن عزیز و محبوب کو لینا چاها تو اس نے اسکي مدافعت میں مسلسل ۴۵ سال تک جنگ جاري رکهي - ۱۳ سال تک تو ایک دوسرے شخص کے جهنڈے کے نیچے لڑا، اور ۳۲ برس تک خود اپنے علم کے نیچے - اگر حاجي مراد نامي ایک شخص خیانت نه کرتا تو یقینا روس کبهي بهي اسے قید کرنے میں کامیاب نه هوتا -

شیخ شامل جب قید هوگیا تو روس نے اسے رهنے کے لیے ایک خاص کوٹهي شهر کالوجا میں دیدي جو موسکو سے ۴ سو میل کے فاصله پر نهر اوکا کے ساحل میں واقع ہے -

شیخ شامل ایک عرصه تک یہاں نهایت عزت و احترام کے ساتهه رها - اسکے بعد حکومت روس نے اسے حجاز جانے کي اجازت دي - شیخ شامل حجاز روانه هوا، اور حج بیت الله اور زیارت روضه مطهره نبوي سے مشرف هوکے مدینۂ منوره هي میں اقامت اختیار کرلي - یہاں تک که وهیں انتقال کیا -

شیخ شامل نے تین لڑکے اپني یادگار میں چهوڑے - ایک محمد شافع جس نے روسي مدارس میں تعلیم پائي اور پهر روسي فوج میں بهرتي هوا اور ترقي کرتے کرتے جنرل کے عهدے تک پهنچا - تین سال هوے که اس نے انتقال کیا ہے - دوسرا غازي محمد جس نے مدینه منوره میں انتقال کیا - تیسرا محمد کمال بے جو آجکل یهیں موجود ہے -

شیخ شامل کي قبر مدینه منوره میں ابن حجر مکي کي قبر کے آگے، اور حضرة ابن عباس عم رسول الله صلی الله علیه وسلم کي قبر کے پهلو میں ہے -

داغستان کي آبادي ۸ لاکهه ہے - ان لوگوں میں بهي وه تمام صفات عالیه اور حالات سامیه پائے جاتے هیں جو انکے بهائي چرکسوں میں هیں - داغستان کي تهذیب و شایستگي، فضائل و کمالات کي روح، اور انکے اصلاح و تقوی کا سهره ایک بخاري عالم شیخ محمد بن سلیمان کے سر ہے، جس نے في الحقیقت اسلام کي سب سے بیش قرار خدمات انجام دیں - اسي شیخ جلیل کي صحبت سے ایک بزرگ شیخ منصور نامي اٹهے، جنهوں نے روس کے خلاف جهاد دیني کي دعوت دي، اور جنکے ایک شاگرد شیخ شامل بهي تهے -

چرکس، لزجین، اور اباذا قوقاز کي قدیم ترین قومیں هیں - تاریخ میں ان سے پہلے ممالک قوقاز میں کسي قوم کے رهنے کا پته نهیں چلتا -

یه قومیں پیدایش مسیح سے تین هزار سال پہلے وسط ایشیا سے یہاں آئیں اور یهیں رهگئیں - آٹهویں صدي عیسوي میں حلقه بگوش اسلام هوئیں، اور پهر ان سے اسلام کو نهایت تقویت و تائید هوئي کیونکه انکي شجاعت و بسالت معمولي نه تهي -

سد هندیه کا افتتاح بغداد میں

قاضی بغداد، اوفر، و حکام و اشراف شهر -

ان سب کا خاندان قریباً ایک هي ہے، لیکن جب قوقاز میں یه قومیں آئیں اور مختلف حصوں میں رهنے لگیں تو زبانوں میں اختلاف پیدا هوگیا اور قریباً هر ایک کي ایک نئي زبان بنگئي -

یه تمام زبانیں صرف بولي جاتي هیں - لکهي نهیں جاتیں - ان زبانوں کے سب سے زیاده نمایاں حروف حاء، خاء، سین، شین، قاف، اور عین هیں - ان قوموں کے تمام معاملات عربي میں هوتے هیں - یہاں کے علماء اور امام عربي پڑهنا اور لکهنا دونوں جانتے هیں، اور داغستان میں تو عربي بولتے بهي هیں -

یه تمام قبائل اپنے گونه گوں اختلافات کے باوجود ایک هي قسم کا لباس پهنتے هیں جسکو چرکسکا کهتے هیں - چرکسکا ایک جبه سے عبارت ہے جسکو شرخا بهي کهتے هیں - شرخا کے سینه پر انگلیاں سي بني هوئي هوتي هیں جسکو گازیري کهتے هیں - گازیري دراصل کارتوس رکهنے کے لیے تهیں، مگر اب محض نمایش اور حفظ وضع قدیم کے لیے رهگئي هیں - پیٹ پر ایک خنجر لٹکا هوتا ہے - اسکو کنجال کهتے هیں - اسکي نیام طلائي مرصع کبهي غیر مرصع اور نقرئي هوتي ہے - زیاده تر انکے سروں پر پپاخ هوتي ہے جو ایران کي

مکتـــوب لندن

میں نے ایک دو سال ہوے لکھا تھا کہ مسلمانوں پر خراب وقت آیا اور اس سے بھي خراب تو آنے والا ہے - جنگ بلقان نے اوس خراب وقت کو بد قسمتي سے هم سبکو دکھا دیا - خدا ایسا وقت کسي پر نہ لاے - زمین پر جهنم کا نظارہ دیکھنے کي کسے تاب ؟ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ اگر هم غافل رہے تو جلد هي اس سے بھي خراب وقت مسلمانوں پر آنے والا ہے - همکو هماري غفلت کي سزا دینا فطرت کے قانون کے مطابق ہے - اسلیے اوس سزا کا ملنا یقیني ہے اور آثار ظاهر کر رہے هیں کہ اسکا انتظام هو رہا ہے -

اچھا پھر رهی سوال هوتا ہے کہ با وجود خدا کے مکرر وعدوں کے کہ مسلمان و مومن فتحیاب هونگے' یہ بلائیں ' یہ شکستیں' همکو کیوں نصیب هوئیں - اور میں آئندہ ان سے بھي بہت سنگین بلاؤں کا کیوں خوف دلا رہا هوں ؟ نہیں میں پھر کہتا هوں کہ خدا کا کلام سچا تھا - سچا ہے - اور سچا رهیگا -

هم نے شکستوں پر شکستیں کھائیں - محض اسوجہہ سے کہ هم در اصل مسلمان نہ تھے - اور اگر هم مومن نہ هوے تو اور سنگین شکستیں کھاینگے اور جلد هي کھاینگے - اگر وہ امانت جو همکو رب العالمین نے سپرد کي تھي وہ بھي هم سے جاتي رہے اور کسي دوسري قوم کو نصیب هو جاے تو عجب نہیں -

کسقدر صدمہ کي بات ہے کہ هم لوگ جو اسلام کے نام کو روشن کرنے کے لیے خلق هوے تھے' آج خود همارے هي هاتھوں اسلام کے فلک رتبہ نام پر خاک ڈالي جا رهي ہے ! هم اُس اسلام کو بدنام کر رہے هیں اپنے اعمال و افعال سے جسکا نام همارے اجداد کو جان ' مال' اولاد ' غرضکہ هر چیز سے زیادہ عزیز تھا - جسکے نام کي خاطر وہ لوگ فاقہ پر فاقہ کرتے تھے - زخموں پر زخم کھاتے تھے - عورتوں کو بیوہ ' بچوں کو یتیم چھوڑتے تھے - جلا وطنیاں اختیار کرتے تھے - زحمتیں اوٹھاتے تھے -

وہ زمانہ خیال کرو جب حضرت معین الدین چشتي اجمیر میں آے تھے - ابتو تم وهاں شاهانہ عمارت اور دربار دیکھتے هو مگر یقین مانو کہ آنکو زندگي میں آنھیں یہ نصیب نہ تھا - یہ ریل نہ تھي - یہ هوٹل نہ تھے - یہ امن و امان بھي نہ تھا - اجمیر ایک زبردست کفرستان تھا - اُسوقت تک مسلمانوں سے هندوستان بہت مانوس بھي نہ هوا تھا - اور چونکہ وہ وقت هندوں کے بھي ادبار کا تھا اسلیے جہالت تعصب وغیرہ اُسوقت بہت زیادہ تھا - پھر بھي اُس خدا کے بندہ نے اجمیر میں آکر اپنا بستر جما هي دیا - بستر ترکي کے یا ایران کے قالین کا نہ تھا - صرف زمین کے چھوٹے چھوٹے سنگ ریزوں کا - یہ سب تکلیف خواجہ معین الدین چشتي نے محض اسلام کے نام کے لیے اوٹھائي -

میں کشمیر میں بہت رہا هوں - لیکن وهاں کي اور باتوں کے علاوہ جس بات نے میرے دلپر اثر ڈالا ' وهاں کے مزارات هیں - قریب قریب جہاں جہاں میں گیا ' وهاں کوئي نہ کوئي مسلمان درویش زمین کے اندر آرام سے سوتے هیں - مزار شریف و عشق مقام وغیرہ تو مشهور مقامات هیں - کل مرگ کے پاس بابامریشي کا مزار ملا ' کل مرگ مقابلتاً کوئي زیادہ دشوار گذار مقام اس زمانے میں بھي نہ رہا هوگا جب با با مریشي وهاں پہنچکر کسي پتھر کا تکیہ بناکر تخت زمین پر متمکن هوے هونگے' لیکن تعجب تو مجھے جب هوا جب کئي اونچے اونچے پہاڑوں سے گذر کر' برف پر چل کر' ملر خاں کے برباد دکن آثار کي تاریخ کو دهرا کر' مقام گریز میں ایک مزار دیکھا - با وجود اسکے کہ اسوقت هر طرح کي کوشش کرکے آمد و رفت کے لیے راستہ صاف کیا گیا ہے' سڑک بھي بنالي گئي ہے - مگر پھر بھي گریز صرف تین هي چار مہینے دنیا کے دوسرے حصوں سے رسم و راہ رکھتا ہے پھر اس زمانہ میں تو انسان کا وهاں پہونچنا اگر محال نہیں تو دشوار سے ایک درجہ مشکل تر ضرور رہا هوگا '

الحمد للہ کہ اس گئي هوئي حالت میں بھي بعض خدا کے بندے هندوستان میں ایسے هیں جو اسلام سے خالص محبت رکھتے هیں اور طاقت بھر اوسکي خدمت کرتے هیں -

ایک انمیں کے خواجہ کمال الدین صاحب پنجاب کے هیں جنہوں نے کچھہ عرصہ سے اپني وکالت چھوڑ کر ' گھر چھوڑ کر ' اعزا و احباب کو چھوڑ کر اس جزیرہ میں جو آجکل دنیا کے شرور و شر هو رہا ہے' سکونت اختیار کي ہے - کسي تجارتي کام کے لیے نہیں - اپنے نام کے لیے نہیں - کسي سیاحت و تفریح کے شوق کے لیے نہیں بلکہ محض اسلام کي خدمت کے لیے - صد آفریں ہے اس کي همت پر -

یہ نہیں کہ اس جزیرے میں اس سے پہلے اسلام کي روشني نہیں پھیلي تھي - اسلام کي روشني تو هر جگہ تیرہ سو برس سے پھیل گئي ہے - یہاں بھي وہ روشني بلا شبہہ پہونچي - یہاںتک کہ یہاں کے پادریوں کو کوشش کرني پڑي کہ یہاں کي خلقت اُس سے موثر نہ هو - یہاں کا ایک باد شاہ فوج و سپاہ لیکر جنگ صلیب میں شریک هوا - اور وہ جنگ عیسائیت کي سب سے بڑي کوشش تھي تا کہ امن کي روشني کو گل کردے - یہاں کي کتابوں کي سیر کرنے والے کي نظر اکثر رسول عربي' خیر الناس' اکمل البشر' رحمت العالمین کے بگاڑے هوے نام اور توهین سے بھرے هوے کالموں پر پڑتي ہے - کوئي دقیقہ یہاں کے پادریوں نے اسبات کا اٹھا نہ رکھا کہ یہاں کے باشندے اسلام کو ایسي خوفناک اور دهشتناک صورت میں دیکھیں کہ اسکا نام آتے هي لوگوں کو نفرت هوجاوے - اسلام کے نام کو بھي مصلحت سے بدلدیا اور محمدن یا محمدن مذهب کہنا شروع کردیا - همارے جاهل کچھہ انگریزي جاننے والے هندي مسلمانوں نے بھي اپنے کو اور اپنے اسکولوں کو محمدن کے لفظ سے پکارنا شروع کیا ہے - وہ یہ نہ سمجھے کہ خدا نے اور رسول نے جو مسلمانوں کو محمدي نہ کہا تو اسمیں کچھہ مصلحت هي هوگي - یہاں کے پادریوں نے محمدن جس مصلحت سے کہا وہ یہ تھي کہ یہاں کے لوگوں پر اونھوں نے نقش کیا تھا کہ مسلمان کافر اور محمد پرست (Leathen) هیں - محمد کے تابوت کو پوجتے هیں - نماز جب پڑھتے هیں تو سامنے اونکے تابوت کا نقشہ رکھہ لیتے هیں -

انھوں نے پھیلایا کہ قرآن کہتا ہے' عورتوں کي روح نہیں هوتي - مسلمان مرد کے لیے لازمي ہے کہ بہت سي عورتوں سے عقد کرے - اسلام بہت هي خوني مذهب ہے - جسقدر مسلمان دنیا میں هیں سب بزور تیغ مسلمان بنائے گئے - حضرت رسول اللہ کي جو واقعي تمام عالموں کے لیے رحمت هیں ایک خیالي تصویر بھي بنالي تو اوسي سینٹ پال کي تصویر کي طرح جو روم کے گرجے کے دروازے پر بني هوئي ہے - یعني ایک هاتھہ میں کتاب اور ایک میں تلوار -

لیکن اسکا وهم بھي یہاں کے پادریوں کو نہ تھا کہ کسي وقت تبلیغ اسلام کا کام بھي یہاں کچھہ نہ کچھہ شروع هو جاویگا -

یہاں مختلف اوقات پر تبلیغ اسلام کي کوششیں هوئیں - ایک ایراني صاحب نے عرصہ هوا ایک انجمن قائم کرنے کي کوشش
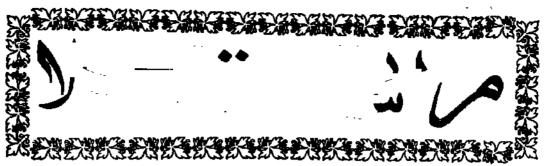
دار العلـــوم نـــدوہ

طلبـا کـي اسٹـــرائـک

طلباء دار العلوم کے قیام کي تقسیم بوجه کسي مستقل مکان نھونیکے دو مکانوں میں ھے - ۷ کي شب کو طلباء اپنے اپنے کمروںمیں چلے گئے - صبح منتظمین کے حکم سے تقریباً ۱۵ چھوٹے طالب علم بجبر وھیں روک لیے گئے ' اور باوجود پورے اظہار بے چینی کے ارنکو یکجا ھونیکي اجازت نہیں دیگئي - ۸ کو بھي طلباء اپنے سابق رویه پر قائم رھے - دس بجے پرنسپل صاحب کیطرف سے بڑے درجونکے سات طالب علموں کے اخراج نام کا حکم صادر ھوا - طلبا کیطرف سے بدستور جواب خاموشي سے دیاگیا - تعلیم کیوقت حضرات مدرسین کے ذریعه تعلیم گاہ کے تخلیه کا حکم دیا گیا - چونکه طلباء حضرات مدرسین کے ھر جائز حکم پرگردن اطاعت خم کرنیکے لیے تیار معلوم ھوتے ھیں ' اسلیے انہوں نے اس پر فوراً عملدر آمد کیا اور درسگاہ سے علحدہ ھوگئے - جسوقت منتظمین کو معلوم ھوا که طلباء مدرسین کے احکام کو بخوشي منظور کرلیتے ھیں ' اوس وقت یہه کارروائي شروع کردي - مدرسین کو فہمائش کیلیے بھیجا که وہ طلباء کو سمجھائیں که اس حرکت سے باز آئیں ' مگر اسمیں ناکامیابي ھوئي ' اور طلباء نے نہایت سنجیدگي سے جواب دیا که اگر آپ ھماري شکایات کے ذمہدار ھوجائیے تو البته ایسا ممکن ھے - مگر چونکه حضرات مدرسین براہ راست کوئي اختیار نہیں رکھتے تھے اسلیے اس پر سکوت اختیار کیا - پرنسپل صاحب نے مدرسین سے کوئي رپورٹ اسکے متعلق لکھوائي جسکے مضمون سے ھم بالکل بے خبر ھیں - پرنسپل صاحب نے ایک حکم جاري کیا که اگر طلباء اس حرکت سے باز نه آئے تو ھم بہت جلد کوئي سخت کارروائي شروع کرینگے - چار بجے کے بعد انھیں حضرات ارکان میں سے جو اس کے قبل تشریف لائے تھے' دو صاحب دار العلوم تشریف لاے ' اور طلباء سے ایک ایسي کمیشن کیلیے درخواست فرمایا جس میں مقامي ارکان کے علاوہ دو صاحب اور شریک کرلیے جائیں - چونکه اکثر طلباء اوسوقت موجود نه تھے ' اسلیے یه عذر پیش کیا که ھم مشورہ کرنیکے بعد اس کا جواب بہت جلد دینگے ' مگر بجائے اس عذرکي سماعت کے برھمي کا اظہار کیا گیا ' اور یه فرماکر جناب ناظم صاحب کے مکان پر واپس تشریف لیگئے که تمہارے ساتھه بغیر کسي سخت کارروائي کے کام نہیں چلیگا -

چند طلباء پھر ارکان کے پاس گئے اور دریافت کرنا چاھا که اس کا جواب ھم سے لیا جائیگا ' لیکن اس کا جواب بھي سختي سے دیاگیا که ھم کوئي جواب نہیں چاھتے - اس کے بعد پھر کوئي کارروائي نہیں ھوئي -

آخر میں ھم یه عرض کردینا ضروري سمجھتے ھیں که اگر اس وقت پریس و سربرآوردگان قوم نے فوراً توجه نہیں فرمائي تو یه معامله بہت ناگوار حد تک پہونچ جائیگا - حضرات مقامي ارکان کا برتاؤ ھمیشه سے طلباء کے ساتھه بہت خراب رھا ھے - انمیں اکثر ایسے حضرات بھي ھیں جو عربي خواں طلباء کو بیحد ذلیل اور ناقابل خطاب سمجھتے ھیں جس کا ثبوت ارنکا ھمیشه کا طرز عمل ھے' والسلام - ایک نامه نگار - ۹ - مارچ سنه ۱۴ ع

نـــدوۃ العـلـمـا

اور

علامـــۂ شبـلي نـعـماني

ھمدرد قوم و ملت -

کچھه عرصه سے قوم کي بیداري کا راگ اعلی سروں میں الا پا جارھا ھے' اور معناً راگ کے ٹیپ و بند کا مفہوم یه ھے که قوم کسي بڑي سے بڑي کایاپلٹ اور بھلائي کي امید کر رھي ھے - ذرایع حصول مدعا ؟ وہ جو اپنے کو لیڈر قوم قرار دیکر قوم کے افراد سے اپنا تعارف کرانے کے لیے مستدعي و متمني ھیں ! سبحان ربك رب العزت عما یصفون !

مولانا شبلي نعماني مد ظله کي خدمات پر تھوڑي دیر کے لیے بلا رو و رعایت غور فرمالیجیے - کیا مولانا کي خدمات انھیں نکته چینیوں کي سزا وار تھیں جو کي گئیں' اور قوم نے کیا فایدہ اوٹھایا ؟ جو صاحب مولانا کي نظامت ندوہ سے علحدگي کا باعث ھوے اب وہ کہاں ھیں ؟ ندوہ کي ڈگمگاتي کشتي کو کچھه تو سہارا دیں - کم سے کم کوئي تدبیر ھي تجویز فرمادیں -

حضرت ! آپ لله محض اخبار میں ھفته وار لیڈر نکالنے پر قناعت نکریں - اب وقت سر پر آگیا ھے که مناسب عملي تجویز پیش ھو' اور اوس پر اکابر قوم عمل کرنے میں حصه ضروري لیں' ورنه قوم کا " وہ انسٹیٹوشن " جس پر نظریں اوٹھنے لگي تھیں ' اور جس کے ساتھه قوم کي اھم امیدیں وابسته ھو چلي تھیں' خاک بدھن حاسدین' خلاف رنگ اختیار کرلیگا ' اور متلاشیان حق کے حق میں عبرتکدہ بنجاویگا -

خلاصه کلام - میري حقیر راے جو غایت ادب کے ساتھه پیش ھے ' یہه ھے که جس صورت سے بھي ممکن ھو مولانا شبلي نعماني مدظله اس پر امادہ کیے جاویں که گذشته را صلواۃ تمام نکته چینیاں معاف فرماکر قومي کشتي کي جو گرداب بلا میں اولجھي ھوئي ھے ناخدائي فرماویں - غیر ممکن ھے که مولانا اپنے ھمدرد دل کے ساتھه استدعاء قوم قبول نه فرماویں' اور اوسکو ساحل مقصود پر پہونچا نے میں ھاتھه پاوں نه ماریں' اور اپنے ھي نو نہال پودوں کو مرجھاتا ھوا چھوڑ دیں - اگر ضرورت ھو تو قومي استدعا کے ساتھه ایک ڈیپوٹیشن اکابر قوم کا مولانا کي خدمت میں حاضر ھوکر استدعاء پیش کرے - جہاں تک میرا خیال ھے مولانا اس کي نوبت خود نه آنے دینگے - زیادہ والسلام -

ھیچمرز - شیخ احمد حسین - (خان بہادر)

انریري مجسٹریٹ اجورہ - ضلع فتحپور

الھـــلال :

اب ندوہ کا معامله صرف مولا نا شبلي کي معتمدي کا مسئله نہیں رھا - یه سوال بعد کا ھے که آیندہ کون ھو؟ سب سے پہلے ندوہ کے تمام معاملات کي اصلاح کرني چاھیے - اور قوم کو مثل تمام کاموں کے اس کام کو بھي اپنے ھاتھوں میں رکھنا چاھیے - جو شخص ناظم ھو' قانون ' قاعدہ ' اھلیت اور قومي فیصله سے ھو - سوال صرف مولا نا شبلي کا نہیں ھے اور نه صرف اسکے پیچھے وقت ضائع کرنا چاھیے - قوم کي قسمت صرف مولانا شبلي کے ھاتھه میں نہیں ھے - سوال اصول کا ھے -

کي تهي اور کچهه رسالے بهي لکے تهے - نماز وغیرہ کا انتـظام شاید مسٹر معمود مرحوم کے زمانــہ میں بهي بعض لوگوں نے کیا تها - لور پول کا مجمع تو هندوستان والوں میں شاید سبهي کو معلوم هوچکا هے -

ہین اسلامک سوسائٹی نے دس بارہ برس هوے ایک خاص تحریک پیدا کردي جسکے سکریٹري ڈاکٹر سهرروردي تهے اور کچهه انگریز یہاں کے مسلمان هو بهي گئے - امراء برطانیہ میں لارڈ استینلي اول مسلمان شخص هیں جنکو اسلام سے عزت حاصل هوئي اور جنهوں نے مردانگي سے اپنے کو مسلمان ظاهر کیا -

جب سنه ۱۹۰۴ع میں میں یہاں آیا تو اسوقت تک بهي تعصب کي یه حالت تهی که خود مجهکو لونڈوں نے ڈهیلے مارے' اسلیے که میں ترکي ٹوپي دیتا تها - جہاں مین جاتا تها ' ترک ترک لوگ کهه اٹهتے تهے - جب کوئي لڑکا یہاں زیادہ شیطنت کرتا تها تو کهتے تهے که وہ ترک هے (He is a Turk) اخبار ٹائمز وغیرہ اسلامک سوسائٹي کي نوٹس لینے بهي پس و پیش کرتے تهے -

کو سوسائٹي نے بہت اثر کیا - لیکن ایک وقت ایسا آیا که اس سوسائٹي کو غلطي سے یہاں کے بعض انگریزوں نے اور ایک آدھ مسلمان صاحب نے پولیٹکل سمجهه کر اسکے بلکه اوسکے نام کے بهي مٹانے کي کوشش کي اور تهوڑے عرصه کے لیے اوسکا نام بدلا هوا رها - میں اس زمانے میں هندوستان چلا گیا تها - لوٹ کر پهر میں نے اسي پین اسلامک نام پر سوسائٹي کو لانے کي کامیابي کے ساتهه کوشش کي - جب سهروردي صاحب یہاں سے گئے اور میں سوسائٹي کا آنریري سکریٹري هوا تو مجهے بہت سي مشکلات سے (اندروني اور بیروني) سابقه پڑا - نه صرف یہاں کے بعض با اثر

مسلمان هي اوس سوسائٹي کے خلاف کوششیں کرنے لگے ' بلکه هندوستان میں بهي اسکے خلاف کچهه نه کچهه شورش اس مشہور مقام سے نمودار هوئي جس کو اسلام کي ترقي کا بہت بڑا مرکز ظاهر کیا جاتا هے -

میں الحمد لله که اون لوگوں میں نہیں هوں جنکے اعتقادات پر دهمکي کا اثر هو - میں صفائي اور سچائي کے بیانات و تحریروں هي سے اسباب میں کامیاب هوا که لوگوں پر جو پان اسلام کے نام سے دهشت سوار هوتي تهي وہ مٹگئي -

مگر میرے چلے آنے کے بعد هي سوسائٹي ختم هوگئي اور ایک اسلامک سوسائٹي قایم هوئي جو اب تک قائم هے -

اب یہاں تبلیغي کام خواجه کمال الدین هي صاحب کے سر هے - اور میں سمجهتا هوں که وہ نه صرف موجودہ لوگوں سے بلکه گذشته زمانه سے بهي زیادہ موزونیت اور مستعدي سے کام کر رهے هیں -

اونکي محنت اور کوشش کے نتائج بہت جلد ظاهر هوئے هیں - کئي عیسائي مرد اور عورت مسلمان هوئے هیں - لارڈ هیڈلے بهي مسلمان هوگئے هیں اور کهتے هیں که وہ بیس سال سے مسلمان تهے -

میں اپنے هندوستاني بهائیوں سے دو باتیں خواجه کمال الدین صاحب کے متعلق ذهن نشین کرنا چاهتا هوں - اول تو یه که اونکے کام کا اندازہ هرگز اس تعداد سے نه کریں جو نومسلموں کي یہاں هو - دوسرے یه که خدا کے لیے' اور اس کے رسول کے لیے' قرآن کے لیے اور کعبه کے لیے' فرقه بندي یا تفریق کا نام هي نه آنے دیں - میں پہلے دوسرے امر کي بابت لکهونگا اسلیے که وہ اهم ترین امر هے -

اسلام کا سب سے بڑا جوهر کیا هے ؟ یه که وہ کل دنیا کے اور کل زمانوں کے لیے هے - جس خدا کي پرستش کا وہ حکم دیتا هے وہ

15

جام جهـــاں نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریـب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم سیکهنے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهوںمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي آنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول مهذبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' آنکي قیمتیں ' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابوںکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهینس ' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پـڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهي هیں آپ هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسي معلومات آجتک کهیں دیکهي نـه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (واقع ملک برهما) کے تصدیق شده حالات وهاں سے جواهرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هی دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - آسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفصیل حالات وهانکي درسگاهیں دکهائی

کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیــره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کردکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا ' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر درست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــري نهــایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کی آٹهه روزه واچ - جو کلائی پر باندهسکتي هے مع تــسـمه چمڑی قیمت - ۱۰ روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر هماری یہاں آئے هیں - نه دیا سلائی کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لیمپ رکهو اپني جیب میں یا سرہانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً جیبی روشني کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے اندهیرا کیوجه سے اٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت مع محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے هماری یہاں سے هر قسم کی گهڑیاں ' کلاک اور گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نہایت سستے و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکهیں انکا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگی - جلد منگوا لیں -

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي
ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کي

13

میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعني طب متعلقـه مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پرڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پرڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پرڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکهتے هیں غرض مختصر طور پر یه کها جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پرڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پرڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عهدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جلبهر

عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹهرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ملامت کي جوابدهي (۳) شهادت قرینه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پهانسي یا گـلا گهونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے معاملات

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

امـور مختلفـه کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکهنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشین هو جاتے هیں -

مدت هوئي که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلى اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۹ روپیه مقرر تهي ' مگر اب علم فائده کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - از مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانهٔ آصفیه حیدر اباد دکن سے مل سکتي هے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي هے که مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانهٔ آصفیه حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلى درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں سـرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلى درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنى درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانهٔ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے

دونوں کتابوں میں علم حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے الٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمنده هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمنده نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانهٔ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۴۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردی هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتی هے - دیکھیے ! آپ اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلادونا - بیلاڈونا ٗ اوپیم وغیرہ دیکر بنتی هے - اسلیے فائدہ هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی ازمول سے بنی هوئی - دمہ کی دوا انمول جوهر هے - یہ صرف هماری هی بات نہیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس دوا سے شفاء پا کر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچھ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان هی کیا هے ٗ پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی هے - قیمت ۳ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر ٗ نزلہ ٗ چکر ٗ اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید هے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی هے نہ تو سردی سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے هیں ٗ اسکا بڑا سبب یہ بھی هے کہ ان مقامات میں نہ تو هوا خانے میں اروقت ڈاکٹر ٗ اور نہ کوئی حکیمی اور مفید ہدایت هوا ازاں است پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی هے - چنانچہ خلق اللہ کی ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے - مقام مسرت هے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ٗ جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق هو ٗ یا وہ بخار ٗ جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ کھانسی بھی هو گئی هو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ٗ اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی هے ٗ اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی هے ٗ نیز اسکی سابق تندرستی واپس لوٹ آجاتی هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں ٗ بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی هے

۱۱،۵۰
در رہبر دہرا اکثر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۷۳ و ۲۲
لولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

حب حیات یہ دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ایام شباب میں بد پرهیزی کے وجہ سے کسی مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وہ مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید هے نہ عمر اور موسم کی قید هے عورتوں کے لیے بھی از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتی هے اور فائدہ دائمی هوتا هے - قیمت فی شیشی چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے فی صدی لوگ اس مرض موذی میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر هیں خونی هو یا بادی هو ٗ نئی هو یا پرانی سب کو جڑ سے کھو دیتی هے ٗ اور خالص نباتی اجزا سے تیار کیگئی هے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتی هے -

قیمت فی ڈبہ ۳ روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

سفوف مفرح - دل ٗ دماغ ٗ معدہ ٗ جگر ٗ اور تمام اندرونی اور عام نقاهت جسمانی کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطبا اسکی تصدیق کرچکے هیں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں هے - قیمت فی ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نـــوٹ - تمام مذکورہ بالا ادویہ زهریلے اور گرم اجزا سے پاک هیں پرچہ ترکیب همراہ ادویہ - قیمت پیشگی - یا وی - پی بشرطیکہ چوتھائی قیمت پیشگی آئے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے هوں :

منیجر یونانی فارمیسی گول بنگلہ افضل گنج - حیدرآباد دکن

هر فرمـــایش میں الهـــلال کا حوالہ دینا ضروری ھے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دہي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رهگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھا ئي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اوراب دس ۱۰ روپیہ - انگریزي جلد ہے جسمیں سنهري حروف کي کام بست ہے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۳ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

انڈین آرٹ اٹ دلهي --- سنہ ۱۹۰۳ میں جو دلهي میں دربار هوا تها اُسکي تفصیلي حالات اس کتاب میں موجود ہے - مولف سرجارج وٹ و پرسي براؤن - نہایت چکنا اور چمکیلا کاغذ پراور سنهري جلد صفحہ ۶۰۰ اور ۱۰۹ تصاویر اصلي قیمت چھہ روپیہ رعایتي قیمت چار روپیہ -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

کورٹ کس راجا سلطان --- دو جلدونمیں هرایک جلد میں ایک هزار صفحہ نہایت دبیز اور چکنے کاغذ میں چھپي - اصلي قیمت چھہ روپیہ رعایتي قیمت چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

تیلک ٹرائیل --- اس کتاب میں بال گنگا دھار تلک کي تصویر مع انکے مختصر سوانح عمري کے موجود ہے اور آنکے ٹرائیل کا تفصیلي واقعات موجود ہے - رائل سائز صفحہ ۳۵۰ - چند جلدیں رهگئیں هیں - لائبریري میں ایک نسخہ موجود هونا چاهئے - رعایتي قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین بو بازار کلکتہ -

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مؤکل سائینس کي ایک قابل کامیابي یعني - مسک سیلیکا --- جسکے خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک جرنیہ کي آزمایش فی روپیہ ہے -

واسطہ ترنجبین تیلہ اور سرنمبر انجبین تیلہ - اس دوا کو میں نے اپنا باجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم یہ دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسيکو نہیں - اور درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

۱۰ رنگ زنک کلیجور" کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

مسک پاس اور الکٹریک ریگر پوسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۲ آنہ -

یوناني ٹرہ بازار کا ساحیل پہنی سرے مرد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

تار کا پتہ " یکم بہار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

یونس قالن --- مجمع نما اپہاد اور دورہ انگیز غذا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مردمانہ هرقسم کي کمزوري کیلیے - مسکریہ اور کلرو ٹیک کے تکلیفوں کا دفعیہ اور دیں قوت بہرلہانا - بڑھاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوں کے لیے مفید - قیمت دو روپیہ فی بکس - جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکتہ

Dattin & Co, P. Box, No 141 Calcutta.

زیلوتن ضعف باہ کا اصلي علاج - قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکتہ

Dattin & Co, P. Box, No 141. Calcutta.

هایڈرولین --- هاید روسیل کا نہایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیہ اور ایک مہینہ کے لئے دس ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکتہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

ڈاکٹر ڈبلیو - سي - رائے کي مجرب دوا سے فوراً معافي خرابي جاتي رهتي ہے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیہ في شیشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ل - رینلنس یہ دوا ایک مجرب الر بیسھ: هرتا ہے ادویات یوریا - مجرب دوا شافي هیں سب کے لیے یکساں ہو -

S. C. Roy M. A. N.o. 36 Dhurrumtala Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس

صرف تھوڑے دنکے لیے جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور خوبصورت هیں - اسي مدت تک ملے وسط تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي ہے -

اصلي قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ هرایک گھڑي کے همراہ - ایک چین زنجیر ایک فونٹین پین اور ایک چاقو - مفت دیئے جاینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرا روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باتصویر کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane.
Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگون کي لکڑي کي بني ہے جسکے آواز بہت هي عمدہ اور بہت روز تک قائم رهنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ - آرڈر کے همراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Roud
Caloutta

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف - تمام رواں اوجاتے هیں -

آر - پي - گھوس

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکتہ

R. P. Ghose,
306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي - داس آر ار ساهاے -

مستورات کے بیماریوں کے لیے نہایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع دیجائیگي -

گولیاں --- ایک بکس ۲۸ گولیوں قیمت ایک روپیہ -

سواتهیا سہاے فارمیسي - ۳۰/۲ هاریسن روڈ کلکتہ

Swasthasahaya Pharmacy,
30/2 Harrison Road,
Calcutta.

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Ptg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, Calcutta.

SEWING
MACHINES

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-1 2

مدیر مسئول و محررخصوصی
احمد المکنی با بی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴
Calcutta : Wednesday, March 25 1914.

قوموا یا عباد اللہ!

" ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون ! ! "

مسجد مقدس مچھلی بازار کلکتہ
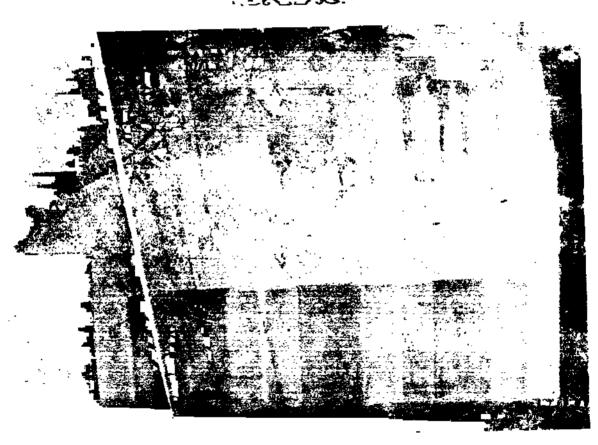
جس کو ہوڑہ کمشنر کلکتہ نے دیگر مساجد و مقابر کے ساتھہ خرید لیا ہے
اور خطرہ میں ہے !

یہ مسجد ابھی محفوظ ہے لیکن اگر مسلمان کونسلوں میں بل پیش کرنے والوں اور حکام کے اعلانات کو وحی و الہام کی طرح سر پر جگہ دینے والوں کے اعتماد پر رہے ' تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اسکے ساتھہ بھی وہ سب کچھہ نہوگا جو لشکر پور کی ایک مسجد کے ساتھہ ہوچکا ہے ؟ ہاں ' مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو بدبختی سے اکثر سوئی رہتی ہے ' لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جاگ بھی سکتی ہے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ مچھلی بازار کانپور کی ارواح شہداء کی صدائیں ابھی بالکل چپ نہیں ہوگئی ہیں - گورنمنٹ اور اسکے حکام کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان اسکو گوارا کرلے سکتا ہے کہ اسکے پہلو کو چیر کر دل نکال لیا جائے ' یا اسکی دونوں آنکھوں کے پتلوں کو نشتر کی نوک سے تراش کر اسکی ہتیلیوں پر رکھدیا جائے ' پر یہ اسے کبھی گوارا نہیں ہوسکتا کہ اسکی عبادت گاہ کی ایک اینٹ بھی اسکے سامنے زخمی ہو - مبارک ہے وہ حکومت جو ٹھوکریں کھا کر سنبھل جائے !!

(نہایت مفصل و تعجب انگیز حالات مع بعض سرکاری مراسلات کے آیندہ)

[9] خيالات آزاد

جو اودهه پنچ کے مشهور اور مقبول نامه نگار و ظریفانه تراپا سید محمد خان بهادر - آئي - ايس - او (جنكا فرضي نام و پاکيزه سے اردو اخبارات ميں مولانا آزاد رها هے) کے بزرگ قلم جادو رقم کا نتيجه اور اپني علم شهرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا ميں اپنا آپ هي نظير هے بار ديگر نهايت آب و تاب سے چهپکر سرمه کش ديدۂ اولوا بصار هے - ذيل کے پتے سے ذيلو پے ايبل پارسل طلب فرمائيے اور مصنف کي سحر بياني اور معجز کلامي سے فائده اٹهائيے خيالات آزاد ۱ روپيه ۴ آنه - سوانح عمري آزاد ۱۲ - آنه علاوه محصول -

سيد اختر حسن نمبر ۲۹ تالتلا لين - کلکته

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي کار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اس کارخانه سے مل سکتے هيں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستهرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کريں تو آپ کو اعتراف هوگا که:

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي کارخانه هے -

فهرست ادويه مفت (خط کا پته)

— منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

الهلال کي شش ماهي مجلدات بجاے آٹهه روپيه کے پانچ روپيه

الهلال کي دوسري اور تيسري جلديں مکمل موجود هيں • جلد نهايت خوبصورت ولايتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں ميں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زياده کي ايک ضخيم کتاب جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فيصله بس کرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه کچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے بهت کم جلديں باقي رهگئي هيں -

(منيجر)

[6]

1 — سسٹم راسکوپ ليور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول دو روپيه آٹهه آنه

2 — امير واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کيس ٹهيک ٹائم دينے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول پانچ روپيه

3 — چاندي ڈبل کيس ليور واچ نهايت مضبوط هر جزو پر ياقوت جڑا هوا گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول باره روپيه

4 — چاندي کي ليڈي واچ يا هاتهه کو زيب دينے والي اور خوبصورتي ميں يکتا معه تسمه گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول چهه روپيه

5 — چاندي ڈبل کيس منقش علاوه خوبصورتي کے ٹائم ميں آزموده گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول سات روپيه

6 — پٹنٹ راسکوپ سسٹم ليور واچ بهت چهوٹي اور خوبصورت گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول تين روپيه آٹهه آنه

7 — کرز والٹز سلنڈر واچ چاندي ڈبل کيس اسکي مضبوطي کي شهرت عام هے گارنٹي ۳ سال قيمت معه محصول پندره روپيه

نوٹ خدا کا شکر هے که جسقدر همارے معزز خريدار اس اشتهار سے گهڑياں منگائے هيں آجتک کسي نے شکايت نهيں کي

المشتهر :— ايم - اے - شکور اينڈ کو نمبر ۱ - ۵ ويلسلي اسٹريٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.

اطلاع دیجاچکي تھي ' جس سے ہمارے دعوے کي تصدیق هوتي ہے -

(۶) ان واقعات سے ثابت هوتا ہے که ناظم صاحب نے لڑکونکو بیہودہ کہا اور نکل جانیکا حکم دیا - هم نے اپني عرضداشت میں لکھا ہے که ناظم صاحب سخت کلامي کرتے هیں اور ان سے اشتعال پیدا هوتا ہے ' اس سے اسکي تصدیق هوتي ہے - کہا جا سکتا ہے که لڑکونکو ناظم صاحب کے پاس جانیکا کیا حق تھا ؟ یه اونکو ناگوار هوا هوگا اور اسکو انھوں نے درخواست پر جبراً لکھوانیکا جبري طریقه سمجھا هوگا ' لیکن اسکي وجه یه تھي که مہتمم صاحب نے اپني راے میں لکھدیا تھا که میرے نزدیک ناظم صاحب کي خدمت میں اس درخواست کا پیش هونا مناسب نہیں ' اسلیے اونکو اب مہتمم کے توسط کا سہارا نہیں رہا ' اور وہ بذات خود مجبوراً ناظم صاحبکي خدمت میں درخواست لیکر گئے -

(۷) مولوي محمد حسن نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست ۵ - مارچ کو بتوسط مہتمم صاحب دي ' اوسکو مہتمم صاحب نے ۷ - مارچ کو بهیجا جب که اسٹرائک هوچکي تھي - اس سے معلوم هوتا ہے که وہ درخواست کو دبالینا چاهتے تھے ' لیکن بعد اسٹرائک اسلیے بهیجدي که اون پر یهه الزام نه آنے پاے - طلباء نے اسي بنا پر زور دیا که یه درخواست دبائي نه جا سکے -

(۷) مہتمم صاحب نے اپني رپورٹ کا یهه فقرہ نقل کیا ہے : " اوس کا (محمد حسن کا) طرز عمل جمیع اساتذہ کیلیے باعث توهین و هتک ہے " لیکن اگر مولوي محمد حسن کا طرز عمل جمیع اساتذہ کو ناگوار هوتا تو وہ اُنکے داخل کرنیکي سفارش کیوں کرتے ؟ حالانکه متعدد مدرسین نے اُونکي سفارش کي تھي اگر جمیع اساتذہ سے صرف انگریزي اسٹاف مراد ہے تو کیا اسکے پہلے بھي مولوي محمد حسن کے طرز عمل کي کسی ماسٹر نے شکایت کي تھي ؟

(۹) هم نے بیان کیا ہے که هم نے مسجد کانپور کے فیصله سننے کیلیے وهاں جانیکي یا مسٹر محمد علي کے استقبال کي کوئي خواهش نہیں کي ' اسلیے اسکے ممانعت کا آذربلا وجه تھا ' لیکن با ایں همه اخبار آئي ' ڈي ' ٹي کو یه اطلاع دیگئي که هم نے یه اسٹرائک اس بنا پر کي ہے که همکو پولیٹیکل شرکت سے روکا گیا تھا ! اس سے صرف یه مقصود ہے که همارے مطالبات کي بے وقعتي ثابت کي جاے اور هماري نسبت سرکاري حکام کے خیالات سیاسی سوء ظن کي بنا پر خراب هوجالیں -

(۱۰) مدرسین کي رپورٹ سے معلوم هوتا ہے که وہ جب اسٹرائک کے بعد سمجھانے آئے تو طلباء نے اونکے ساتھه گستاخي کي ' مگر اسکے متعلق امور ذیل کا لحاظ رکھنا چاهیے :

(۱) مدرسین نے عین حالت هیجان میں طلباء کو بغیر کسي همدردي کے سمجھانا شروع کیا تھا ' ایسي حالت میں اگر کسي طالب العلم نے اونکے ادب کا خاص لحاظ نه کیا هو تو اوسکو معذور رکھا جا سکتا ہے -

(۲) مدرسین نے ظاهر کیا تھا که هم بطور خود سمجھانیکے لیے آئے هیں ' حالانکه اونکو پرنسپل نے بهیجا تھا - اس بیان کي وجه سے طلبا پر انکا اثر اچھا نہیں پڑ سکتا تھا -

(۳) مدرسین نے کہا تھا که تعلیم جاري کردو تمام شکایتیں رفع کر دیجا ئینگي ' لیکن وہ اسکے ذمه دار نه تھے ' اسلیے طلباء نے اسکو قابل التفات نه سمجھا -

(۴) مہتمم صاحب نے مدرسین سے بجبر ایسی سخت رپورٹ لکھوائی ہے اور دستخط دینے کیلئے مجبور کیا ہے اور کہا ہے که اگر تم ایسا نه کروگے تو اسکے یه معني هیں که تم بھي طلباء کے ساتھه شریک هو -

(۵) مہتمم صاحب نے بعض مدرسین پر بھي شرکت اسٹرائک کا الزام لگایا تھا ' اسلیے انھوں نے اپني برات کیلیے اس رپورٹ پر دستخط کردیا - یه رپورٹ مولوي عبد الکریم صاحب نے مرتب کي تھي - وہ سرحدي ملک کے رهنےوالے هیں ' اونکي تحریر و تقریر عموماً سخت هوتي ہے ' جس مدرس کي نسبت اس رپورٹ میں لکھا ہے که نہایت شسته تقریر کي ' وہ مولوي عبد الکریم صاحب هي تھے - طلبه کے فقرونکے نقل کرنے میں اُن باتونکو حذف کردیا ہے ' جنکے جواب میں وہ کہے گئے تھے ' مثلاً عبد الجلیل کا یه فقرہ که جو شخص جس طریقه سے همارا مقابله کریگا ' هم اوس کا اسي طور سے مقابله کرینگے ' اسوقت کہا گیا جب مولوي عبد الکریم صاحب نے یه کہا که اگر هم پولیس یا فوج کو بلالیں ' تو کیا تملوگ همارا مقابله کرسکتے هو ؟

(۱۲) ان تمام واقعات سے ثابت هوتا ہے که اسٹرائک صرف مولوي محمد حسن کے اخراج نام پر کي گئي ہے ' اور یه ایک شخصي بحث ہے جسمیں طلباء کو مداخلة کرنا مناسب نہیں ' لیکن یه بالکل غلط ہے ' اسٹرائک ان تمام شکایتوں کي بنا پر کي گئي ہے جنکي نسبت مولوي نسیم صاحب فرماتے هیں که طلباء احکام کي مخالفت کرتے هیں - مولوي محمد حسن کا واقعه جیساکه هماري عرضداشت سے ثابت هوگا ' ان مسلسل شکایات کي آخري کڑي تھا ' اسلیے یه اسٹرائک شخصي نہیں ' بلکه اس کا اثر تمام طلباء پر پڑسکتا تھا ' مولوي محمد حسن کا نام جس بنا پر خارج کیا گیا تھا ' اوس کا تعلق بھي عام طلباء سے تھا -

اس تحریر سے همارا مقصد یه ہے که بزرگان قوم ان واقعات پر هماري عرضداشت اور هماري اس تحریر کو پیش نظر رکھکر کوئي راے قائم کریں ' ورنه انکا فیصله بالکل عاجلانه هوگا جو هماري موت کا باعث هوسکتا ہے - (طلباء دار العلوم ندوہ لکھنو)

جماعۃ احمدیہ

گذشته اشاعت میں هم مولوي حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعة احمدیه کے انتقال کي خبر درج کرچکے هیں جو رسالے کے مرتب هونے کے بعد پہنچي تھي ' اب جو واقعات شائع هوے هیں آنسے معلوم هوتا ہے که اس جماعت میں مسئلۂ خلافت اور تکفیر و عدم تکفیر مسلمین کي بنا پر باهم اختلاف و نزاع پیدا هوگیا ہے -

ایک عرصے سے اس جماعت میں مسئله تکفیر کي بنا پر دو جماعتیں پیدا هوگئي تھیں - ایک گروہ کا یه اعتقاد تھا که غیر احمدي مسلمان بھي مسلمان هیں گو وہ مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان نه لاے هوں - لیکن دوسرا گروہ صاف صاف کہتا تھا که جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نه لائیں وہ قطعي کافر هیں : ان لله و انا الیه راجعون - آخري جماعت کے رئیس صاحبزادہ بشیر الدین محمود هیں - اس گروہ نے انهي کو اب خلیفه قرار دیا ہے ' مگر پہلا گروہ تسلیم نہیں کرتا -

مولوي محمد علي صاحب ایم - اے نے اس بارے میں جو تحریر شائع کي ہے ' اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوري کے ساتھه قادیان میں رهکر اظهار راے کیا ہے جهاں زیادہ تر پہلے گروہ کے رؤسا هیں ' وہ في الحقیقة ایک ایسا واقعه ہے جو همیشه اس سال کا ایک یادگار واقعه سمجھا جائیگا !

اس جماعت کا بیان ہے که انکي تعداد کم از کم تین لاکھه ہے ' لیکن مسلمانان عالم کي تعداد آج چالیس کرور تک اندازہ کي گئي ہے -

پس اگر غیر احمدیوں کو کافر سمجھه لیا جاے تو اس نئي مردم شماري کي بنا پر چالیس کرور میں سے انتالیس کرور ستانوے لاکھه کي تعداد نکال دیني پڑیگي - پھر افسوس اس دین الهي پر جس کا درخت خدا نے لگایا ' پر آج اسکي شاخوں میں صرف تین هي لاکھه پھل باقي رهگئے هیں !!

شذرات

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة العلما

طلباے دارالعلوم کي اسٹرائک

پچھلے ھفتے موجودہ مدعي نظامت (کیونکہ حسب دستورالعمل ندوة العلما کا کوئي شخص ناظم نہیں ھوسکتا جب تک کہ جلسۂ علم منظور نہ کرے) کي جانب سے ایک رپورٹ واقعات اسٹرائک کے متعلق چھاپکر شائع کي گئي ہے - اسمیں شک نہیں کہ کسي مدرسہ یا انجمن کے عہدہ داروں کا کوئي بیان انکے مدرسے اور انجمن کے متعلق سب سے زیادہ معتبر بیان سمجھا جاسکتا ہے' مگر چونکہ موجودہ معاملہ خود حکام ندوہ اور طلباے دارالعلوم کے باھمي مناقشہ کا ہے' اسلیے انکي حیثیت ایک فریق سے زیادہ نہیں' اور جس طرح ایک غیر جانب دار شخص کیلیے خود طلبا کا تنہا بیان ایک فریق کا بیان ہے اسی طرح یہ رپورٹ بھي دوسرے فریق کي ہے' اور قوم کے لیے حقیقت صرف اسي حالت میں منکشف ھوسکتي ہے جبکہ باھر کے لوگوں کا ایک کمیشن نہ صرف وجوہ اسٹرائک بلکہ تمام مفاسد ندوہ کی تحقیقات کرے -

لیکن ھر تحریر خود اپني اندروني شہادتوں سے بھي جانچي جاسکتي ہے اور اس بنا پر اگر اس رپورٹ کو دیکھا جاے تو وہ اُن نادانوں کی حماقت کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے جو سمجھتے ھیں کہ اس طرح کي تحریریں شائع کرکے قوم کو دھوکا دیدینگے' اور اصلاح مفاسد کي جو موجیں انکي طرف بڑھنے لگي ھیں' اور جو انکے اغراض مفسدہ و باطلہ کو پیغام موت دے رھي ھیں' انسے اپني [illegible] کي کشتي بچا لیجائیں گے گوخود مسلمانوں کي ایک عظیم الشان دیني تحریک غرق ھلاکت و تباھي ھو جاے !

لقد استکبروا في انفسھم وعتو عتوا کبیرا

لیکن یہ بالکل تمسخر انگیز ہے - اگر ان لوگوں کو ھدایت ملنے والي ھوتي تو یہ اب بھي سنبھلنے کي کوشش کرتے' اور مسلمانوں کي حالت پر رحم کرتے جنکے لیے ندوہ کي بربادي بڑي ھي مصیبت انگیز ہے - مگر معلوم ھوتا ہے کہ دلوں کا مرض اور بڑھگیا ہے : في قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا - بجاے انابت و اعتراف اور سعي اصلاح کے یہ اپنے نفس خادع کے دھوکے میں آ گئے ھیں' اور اس شریر قوت نے انکو یہ پٹي پڑھا دي ہے کہ اس قسم کي رپورٹیں چھاپکر اور اسٹرائک کو محض ایک خاص لڑکے کا معاملہ بنا کر یا اپنے مقامي معبودوں کے آگے سجدہ ھاے مشرکانہ کرکے' اور انہیں پالیٹکس کا فرضي خطرہ دکھلا کر حق کي صداؤں کو شکست دیدینگے : و یحسبون انھم علي شي' الا انھم ھم الخاسرون !

خیر' بہتر ہے - اپني آخري قوتوں کو بھي آزما لیں - حق کي جو اواز بڑي بڑي عظیم الشان قوتوں کو لمحوں اور منٹوں کے اندر شکست دیسکتي ہے وہ شاید چند بر خود غلط اور نا آزمودہ ھستیوں کا فیصلہ کرنے سے عاجز نہیں' اور اگر ندوہ کي اصلاح چاھنے والے اپني کسي ذاتي غرض سے نہیں بلکہ صرف حق اور صداقت کیلیے اٹھے ھیں تو عنقریب نتائج خود فیصلہ کردینگے :

و یحق اللہ الحق بکلمتہ ولو کرہ المجرمون !

(یہاں تک لکھا تھا کہ ایک تحریر طلباے دارالعلوم کي طرف سے پہنچي جو انھوں نے اس رپورٹ کے جواب میں شائع کي ہے - اسکي اشاعت ضروري سمجھتا ھوں کیونکہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع ھو چکي ہے اور ضروري ہے کہ خود طلباء کا بیان بھي شائع ھو جاے - چونکہ اخبار مرتب ھو چکا ہے اور زیادہ گنجایش ابتدائي صفحات میں نہیں رھي ہے اسلیے خود اپني تحریر کو ملتوي کردیتا ھوں- آیندہ ھفتے جو کچھہ لکھنا ہے لکھونگا -)

معروضات طلباے دارالعلوم

بجواب

واقعات اسٹرائک مرتبۂ ناظم صاحب ندوة العلما !

اسٹرائک کے جو واقعات اور ھمارے جو بیانات دفتر نظامت کي طرف سے شائع ھوے ھیں' اونکے متعلق ھماري معروضات بدفعات ذیل ھیں :

(۱) ھمارا یہ بیان ھماري تمام شکایتوں پر حاوي نہیں ہے' کیونکہ ارکان نے ھمکو اونکے بیان کرنیکے لیے کافي وقت نہیں دیا' اسلیے ھماري دوسري شکایات پر اس کا اثر نہیں پڑسکتا -

(۲) جناب مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو رپورٹ مولوي محمد حسن کے اخراج نام کي بھیجي ہے وہ نہایت مبالغہ آمیز ہے' اور جن باتوں سے اس کا اثر کم ھوسکتا تھا اوسکو بالکل چھوڑ دیا ہے - مولوي محمد حسن کس غرض سے اونکي خدمت میں گئے ؟ سلسلۂ کلام کیونکر شروع ھوا ؟ انھوں نے کن باتوں کی طرف توجہ دلائي ؟ جناب مہتمم صاحب نے اس موقع پر طلباء کي نسبت کیا الفاظ استعمال فرماے ؟ مولوي محمد حسن کے وہ کیا الفاظ تھے جنکو درشت کلامي سے تعبیر کیا گیا ہے ؟ فیصلہ اور صحیح راے قائم کرنیکے لیے ان باتوں کو روشني میں لانے کي ضرورت تھي - مولوي محمد حسن او ر تمام طلباء نے جو درخواست اس معاملے کے متعلق دي ہے' اور اوس میں واقعہ کي تحقیقات کے متعلق جو زور دیا ہے' اوس کا مقصد صرف یہي تھا کہ ان باتوں کي تحقیقات کرکے فیصلہ کیا جاے - لیکن جناب مہتمم صاحب ھر موقع پر اس سے تحاشي کرتے ھیں - اب ھمارے عرضداشت سے یہہ باتیں روشني میں آجائینگی' اسلیے قوم کو ھماري عرضداشت کے شائع ھونے سے پہلے اس کے متعلق کوئي راے نہیں قائم کرني چاھیے - (یہ شائع ھو گئي ہے اور آج کي اشاعت کے آخر میں درج ہے - الهلال)

(۳) طلباء نے جناب ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست دي' اوس سے ثابت ھوتا ہے کہ وہ پہلے جناب مہتمم صاحب کي خدمت میں ایک مفصل درخواست دے چکے تھے - واقعات اسٹرائک میں اوس درخواست کو شائع نہیں کیا گیا' اسلیے اس سے طلباء کي درخواست دینے کے وجوہ اور اونکي موزونیت نہیں معلوم ھو سکتي -

(۴) طلباء کي جو درخواست مع رپورٹ مہتمم' ناظم صاحب نے ارکان کي خدمتمیں بھیجي اوسمیں مولوي نسیم صاحب لکھتے ھیں کہ " اگر طلبا اسٹرائک کریں تو درس گاہ براے چندے بند کردینا چاھیے " مولوي اظھر علي کي راے بھي مولوي نسیم کے مطابق ہے - مولوي ظھور لحمد صاحب نے بھي اپني راے میں اسٹرائک کا ذکر کیا ہے - ان تمام رایوں سے ثابت ھوتا ہے کہ ارکان کو پہلے ھي سے طلبہ کي طرف سے بدگمان کردیا گیا تھا جس سے اونکي راے کي وقعت کم ھو جاتي ہے - حکیم عبد الولي صاحب لکھتے ھیں کہ معاملہ غور طلب ہے - اور یہ ضرور نہیں کہ میري راے اور وںکے موافق ھي ھو - اس سے معلوم ھوتا ہے کہ بعض ارکان نے اس اثر کو قبول نہیں کیا تھا -

(۵) مولوي نسیم صاحب کي راے سے ظاھر ھوتا ہے کہ طلباء احکام کي مخالفت کرتے رھتے ھیں - اس سے ثابت ھوتا ہے کہ اسکے پہلے قابل مخالفت احکام جاري کیے گئے' اور طلباء نے اونکي مخالفت کي - ھم نے اپني عرضداشت میں لکھا ہے کہ جن طلباء نے انکي مخالفت کي وہ ناظم صاحب کي نگاہ میں کھٹکنے لگے - اس راے سے معلوم ھوتا ہے کہ خاص خاص ارکان کو بھي اسکي

اُس وقت تک ضرور ھي جلا ليگي - بالکل اِسي طرح ميں سچائي کے اس خاصه کو بھي ديکھتا ھوں که وہ جب تک سچائي ھے' اُس وقت تک ضرور ھي کامياب ھوگي - اگر دنيا کے تمام شہنشاہ جمع ھوکر کوشش کريں' اگر دنيا کي تمـام فوجيں لڑنے کيليے اکٹھي ھوجائيں' اگر خزانے راستوں ميں بچھا دے جائيں' اور دنيا کے ھر بسنے والے کے ھاتھہ ميں تلوار ديدي جاے' اور پھر يه سب کچھه کرکے تم چاھو که ايک دن' ايک گھنٹے' ايک لمحه کيليے بھي آگ اپنـا خاصه چھوڑ دے' تو کيا ايسا ھوسکے گا ؟ اگر نہيں ھوسکيگا تو يقين کرو که ايسا ھي مجھے بھي يقين ديا گيا ھے که اگر دنيـا کي تمام دماغي اور مادي قوتيں اکھٹي ھوکر سچائي کے کاموں کو ناکام کرنا چاھيں' جب بھي ايک ساعت' ايک لمحے' بلـکه ايک لمحے کے دسويں حصے کيليے بھي اسـکا الہي خاصه اُس سے الـگ نہيں ھوسکتا - يه بھي اُسي خدا کا ايک قانون ھے جسنے آگ کو گرمي اور پاني کو برودت بخشي ھے : ولن تجد لسنة الله تحويلا !

* * *

پس چونکه السہلال کوئی تجارتي دفتر نه تھا جو عـام کاروباري اصولوں پر قائم کيا گيا ھو' بلکه ايمان بالله اور عمل بالاسلام کي ايک دعوۃ ديني تھي جو چند مقاصد کو اپنے سامنے رکھتي تھي' اور خدا کے حکموں اور حکمتوں کے پيغام بروں کے طريقے کے ما تحت قوم کو انکي طرف بلاتي تھي' اسليے مجھے اسکي طرف سے ايک بے پروا دل اور ايک بے خوف روح دي گئي' اور مجھے پورا اطمينان ھوگيا که اگر يه بيج کھوٹ اور نقص سے خالي ھے' تو بغير پھل پيـدا کيے اور سرسبز و تنـاور ھوے نہيں رھيـگا -

و البلد الطيب يخـرج نباته باذن ربه' و الذي خبث لا يخرج الا نكدا - كذالـك نصرف الايات لقوم يشكرون (۱۷ ۵۵)

جو جگه ايسي ھے که زمين اُسکي عمدہ ھے تو اسکے پروردگار کے حکم سے اسکي پيدا وار بھي عمدہ ھي نکلتي ھے - اور جو زمين ناقص او ر خراب ھے اُسکي پيدا وار بھي ناقص ھوتي ھے - يه در اصل ايک مثال ھے اور اسي طرح ھم اپني حکمت کي نشانياں اُن لوگوں کيليے مثالوں ميں بيان کرتے ھيں جو فضل الہي کا شکر ادا کرنے والے ھيں -

* * *

اگر تجارت کي دکان ھوتي تو ميں تاجروں کي طرح کام کرتا' اگر کاروباري معاملات ھوتے تو ميں اپنے کام کے فروغ و ترقي کيليے ھر خريدار کے آگے منت کرتا' اگر ميري معاش ھوتي تو مجھے اسکے بڑھنے سے خوشي اور گھٹنے سے دکھه پہنچتا' اور اگر ميري محنت اسکے ليے سبب اور ميري دوڑ دھوپ اسکے ليے وسيله ھوتي تو ميں خدا کا نا فرمان ھوتا اگر ايسا نه کرتا' ليکن جبکه ميں چيخ چيخ کر کہتا تھا که اسکي سچائي کي دعوت اور اسکے دين مبين کي پکار ھے' اور جبکه مجھے يقين تھا که ايسا کہنے ميں ميں غلطي پر نہيں ھوں اور جو کچھه کہه رھا ھوں صرف اسي ميں سچ ھے' تو پھر ميں ديوانه نه تھا که ھشياروں کي طرح اعتماد نه کرتا' اور بے ھوش نه تھا که ھوش والوں کي طرح اُسکے وعدے کو نه سمجھتا - دنيا ميں ايک شخص چند روپيوں کي تنخواہ ديکر کسي انسان کو اپنا کام سپرد کرديتا ھے' اور پھر بے پروا ھو جاتا ھے که خود مجھے فکر کرنے اور فکر ميں گھلنے کي ضرورت نہيں - پس اگر انسانوں کے اعتماد پر ايک انسان بے فکر ھونا جانتا ھے تو کيا مجھے خدا پر اعتماد کرکے بے فکر اور بے پروا ھونا نہيں آتا تھا ؟ جبکه کام اُسي کا تھا' اور جبکه اُسکے وعدوں کا اُس وقت سے اعلان ھو رھا ھے' جس وقت سے که وہ بندوں سے کلام کرتا اور اپني مقدس شريعتوں کو بھيج رھا ھے تو ميں کيا کرتا اگر ايسا نه کرتا ؟ اور اگر ميں نے ايسا کيا تو يه ايک ايسا کام تھا جو ايک بچه بھي کرتا' اور ايک نادان سے نادان انسان بھي اسکے ليے شہادت ديتا -

ھاں' کام اسي کا تھا' وہ سچ تھا' اسکا وعدہ بھي سچ ھے' اور اعتماد کيليے اس سے بڑھکر کوئي نہيں' پس مجھے کيا پڑي تھي که اپنے تئيں تاجروں کي طرح گرفتار غم رکھتا' اور مزدوروں کي طرح محنت و مشقت اُٹھاتا جبکه کام کرنے والا خود ھي اپنے کاموں کو انجام دے ديگا ؟

* * *

الحمدلله که ميرے اعتماد نے مجھے دھوکا نہيں ديا' اور اگر اعتماد کا يه ايک ھي دروازہ بند ھو جاے تو پھر آسمانوں اور زمينوں ميں انسان کيلیے کوئي جگھه اعتماد کي نه رھے - مشيت ايزدي اسي کي مقتضي ھوئي که الهلال نکلے اور جو کچھه اُسے کرنا ھے وہ کرے - پس وہ نکلا اور ايک بے پروا اور بے فکر روح کي طرح اپنے کاموں کو انجام ديتا رھا - نه تو اُس نے کسي سے مدد چاھي اور نه کسي کي مدد قبول کي - نه تو کاروبار کي طرح کبھي اپنے ليے فکر و جستجو کي' اور نه کبھي انسانوں کے آگے عاجزي کا سوال کيا' اور نه ھي کبھي اُنکے شکر کا ترانه گايا - يہاں تـک که اقل قليل مدت کے اندر جو اسطرح کے کاموں کيليے ايک نہايت نا قابل ذکر مہلت ھے' اسکا بيج پھوٹا اور اسکي شاخيں اسقدر دور پھيل گئيں که انکے خيال سے تعجب اور انکے ذکر سے حيراني پيدا ھوتي ھے - اس نے دنيا ميں قدم رکھنے کے وقت ايک دعا مانگي تھي' اور نه تو وہ اپنے حريفوں سے ھراساں تھا اور نه اپنے نقصانوں اور مشکلوں سے متفکر تھا' بلکه صرف اپني اُس دعا کے نتائج کا منتظر تھا - اُس نے خدا سے مہلت مانگي تھي که اپنے بعض مقاصد کو اپنے سامنے ديکھه لے' اور اگر وہ سچي باتوں کي طرف دعوۃ دينے والا ھے تو کاميابي سے پہلے ھلاک نہو - پس دعا قبول ھوئي اور اسے ھلاکت کي جگه زندگي کا پھل ملا : ذالـك بان اللــه ھو الحـق' و ان ما يدعون من دونه الباطل' و ان الله ھو العلي الكبير ! (۳۱ : ۳۰)

* * *

بس اب ديکھتـا ھوں تو الهـلال اپنا کام پورا کرچـکا ھے اور اپنے " بعض مقاصد " کو اپنے سامنے ديکھه رھا ھے - ميں اسکي تفصيل نہيں کرونگا' مگر صرف اتنا اشارہ کرونگا که وہ اصلي کام نه تھا بلکه کام کي پکار تھي' تا لوگ متوجه ھوں اور راسته صاف ھو- وہ لوگوں کي غفلت کو دور کرنا چاھتا تھا' اور انکے دلوں ميں اُن پراني اميدوں کو زندہ کرنا چاھتا تھا جو افسوس ھے که بھلا دي گئي تھيں - وہ صرف " دعوۃ " تھي' جو لوگوں کے اندر ايک نئي آرزو پيدا کرنا چاھتي تھي' اور اپني ملت کي حسيات اور جذبات ميں خدا پرستي کي لگن اور دين الہي کي محبت اور اطاعت کا شوق ديکھنا چاھتي تھي - وہ عمارت نه تھي بلکه اسکے ليے داغ بيل تھي' اور آفتاب مقصود نه تھا بلکه صبح صادق کي روشني تھي جسکے بعد روشني کو بڑھتے بڑھتے بالکل اُجالا ھو جانا چاھيے : يقلب الله الليل والنهار' ان في ذالك لعبرۃ لاولي الابصار- (۲۴ : ۳۵)

* * *

الحمد لله که تائيد الہي سے يه سب کچھه ھوچکا ھے' اور الهلال کا کام اپني " پہلي منزل دعوۃ " سےگذر چکا ھے- اب اسکے بعد " دوسري منزليں " ھيں اور اُنکي راہ پہلي منزل کي راہ سے مختلف ھے - اگر اسکے بعد بھي الهـلال قائم رھے' اور بيداري کو محکم اور طلب

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

صدا بـــہ صحـــرا !!

مسئلـۂ قیام الہـــلال کا آخـری فیصلہ

(۲)

پہلـو بشـگافیـد و بـہ ببنیـد دلـم را
تا چند بگویم کہ چنانست چناں نیست !

گذشتہ اشاعت کے مقالۂ افتتاحیہ میں مختصراً اپنے حالات و افکار کی سرگذشت لکھہ چکا ہوں اور بعض اُن اسباب کی تفصیل کی ہے جنکی وجہ سے ابتک الہلال کے مالی مسئلہ کی طرف سے بالکل خاموشی اختیار کی گئی - حتی کہ کبھی اسکے نقصانات کا بھی تفصیل کے ساتھہ تذکرہ نہیں کیا گیا ' اور دنیا میں جسقدر متعارف وسائل و ذرائع اس طرح کے کاموں کو فروغ دینے کے ہیں ' اُن میں سے کسی ایک ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کیا -

لیکن فی الحقیقت اس خاموشی اور استغناء کا سبب صرف یہی نہیں ہوسکتا - یہ سچ ہے کہ ایک انسان بہتر سے بہتر اور اولو العزم سے اولو العزم ارادے کرسکتا ہے ' لیکن وہ اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک لے جانے پر قادر نہیں ' اور اس بارے میں وہ عالم خلقت کا سب سے زیادہ کمزور جانور ہے - وہ موجیں جو باہر کی مشکلات سے اٹھتی ہیں اور پھر ہمارے اندر کے اٹھنے والے طوفانوں میں ملجاتی ہیں ' انکے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بھی قائم نہیں رہسکتے ' اور جلب نفع اور دفـع ضرر کی طبیعی خواہش کا بھونچال دماغ کی بنائی ہوئی عمارتوں کیلیے بڑا ہی خوفنـاک ہوتا ہے -

پھر یہ بھی ہے کہ انسانوں کی اعانت سے بے پروا ہوجانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آزادانہ وسائل ترقی و فلاح کے اختیار کرنے سے بھی آدمی دست بردار ہوجاے - ایک شخص سب سے بے پروا و مستغنی رہکر بھی اپنے کاموں کو اعلی قسم کے تجارتی وسائل سے فروغ دیسکتا ہے - لیکن غور فرمائیے کہ الہلال نے ایسا بھی تو نہیں کیا ؟ نہ تو کبھی بڑے بڑے اشتہارات دیے گئے' نہ دورہ کرنے کیلیے ایجنٹ بھیجے گئے ' نہ تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کیلیے خاص طور پر کوششیں کیں ' نہ اشتہارات حاصل کرنے کیلیے بکثرت خط و کتابت کی گئی ' نہ پرائیوٹ خطوں کے ذریعہ خریداروں کو توسیع اشاعت پر توجہ دلائی ' حتی کہ شاید ہی کسی مقبول عام کام میں اسدرجہ اغماض اور پہلو تہی کی گئی ہوگی ' جیسی کہ الہلال کیلیے برابر ہوتی رہی ہے - مثلاً ذرا سی بیجا شکایت پر خریداروں کو قیمت واپس بھیج دی گئی - بسا اوقات دفتر کے کسی شخص کی غفلت سے ایسا ہوا کہ تین تین چار چار بار کسی نے خریداری کی درخواست دی' اور اس سے قیمت وصول نہیں کی گئی - یہاں تک کہ اس نے رجسٹرڈ خطوط بھیجے اور ارجنٹ تار کے ذریعہ توجہ دلائی !

لوگ چونکہ میری طبیعت سے واقف نہیں ہیں اور عام حالت کے خوگر ہیں ' اسلیے سفر میں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہر روز دو چار شخص مجھسے فرمایش کردیتے ہیں کہ ہمارے نام اخبار جاری کردیجیے گا ' اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مجھپر احسان کیا ' حالانکہ مجھے اس سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ بیان نہیں کرسکتا - میں کچھہ الہـــلال کا ایجنٹ نہیں ہوں کہ اسکی خریداری کی درخواست مجھے دیکر خوش کیا جاے - یہ امور دفتر کے منتظمین سے متعلق ہیں اور جسکو خواہش ہو وہ ایک پیسے کا کارڈ بھیجکر اخبار منگوا سکتا ہے - بہر حال کئی سو اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے مجھسے زبانی کہا ' اور میں نے اس غلطی کا یوں کفارہ کیا کہ کبھی انکے نام اخبار جاری نہ کرایا :

ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر!

اسی طرح بے شمار واقعات ہیں جنکو بیان کیا جاے تو لوگوں کو نہایت تعجب و تحیر ہو - پس ان تمام حالات کا سبب اصلی صرف ایک ارادہ ہی نہیں ہو سکتا جو کسی کمزور انسانی دماغ کے اندر پیدا ہوا ہو -

* * *

اصل یہ ہے کہ اسکا سبب نہ تو محض کوئی اولوالعزمی کا ارادہ ہے اور نہ کوئی نا دانستہ غفلت ' نہ تو اسکے اندر انسانی ارادہ کا کوئی شرف ہے اور نہ محض ارادے کے استقلال کا کوئی جوہر ' وہ نہایت ہی ادنی قسم کا انسانی عمل ہے جو ایک عاجز و درماندہ بندہ کر سکتا ہے ' اور ایک بہت ہی معمولی درجے کا اعتماد ہے جو ہر ایسی روح کو ہونا چاہیے جو اپنے تئیں ایمان اور یقین کے دروازے پر گرا دے -

میرا اشارہ اُس یقین قلبی اور ایمان روحی کی طرف ہے ' جو ہر صداے حق اور دعوۃ صداقت کی کامیابی اور فتح و نصرۃ کیلیے ابتداے کار سے اس عاجز کو دیا گیا ہے' اور جس کے ذکر کو آغاز اشاعت الہلال سے اس وقت تک اتنی مرتبہ دہرا چکا ہوں کہ بہت سے لوگ شاید سنتے سنتے اُکتا گئے ہونگے ' مگر کچھہ ایسا ہر آن اُبلنے والا جوش اور ہر دم بھڑکنے والی آگ اپنے دل میں پاتا ہوں کہ کسی طرح بھی اسکے بار بار کہنے سے مجھے سیری نہیں ہوتی - حتی کہ جی چاہتا ہے کہ اگر بن پڑے تو تمام باتوں اور تذکروں کو یک قلم چھوڑ دوں ' دیوانوں اور پاگلوں کی طرح شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں نکل جاؤں ' اور اپنے خداے قدوس کی اس شان صدق نواز کا گیت گاؤں کہ وہ کیسا سچائیوں کا مالک اور راست بازوں کا پروردگار ہے ' اور اسکے سوا کون ہر طـرح کی عـاجزیوں اور ہر طرح کی چاہتوں اور محبتوں کا مستحق ہوسکتـا ہے ' جو سچـائی کی صداؤں کو اپنے پیاروں کی طرح ہمیشہ پالتا ' اور اپنی صداقت کی طرف بـلانے والوں کے ساتھہ دوستـوں اور یاروں کی طرح ہمیشہ وفاداری کرتا ہے !! سبوح قدوس ' ربنا و رب الملائکۃ والروح !!!

* * *

سورج ہر روز مشرق کی جانب سے نکلتا دکھائی دیتا ہے ' اور رات جب آتی ہے تو وہ پچھم کی طرف ڈوب جاتا ہے - پانی کی خاصیت ہے کہ ہر بوجھل شے اسمیں ڈوب جاتی ہے' اور آگ کا کام یہی ہے کہ وہ گرم کرتی اور جلادیتی ہے - ہر شخص دنیا میں ان مشاہدات طبیعۃ اور قوانین فطرۃ کو دیکھتا ہے ' اور ایک بچہ بھی اسپر اسی طرح عملاً اعتقـاد رکھتـا ہے ' جیسا کہ ایک حکیم علماً اور حکماً -

یقین کرو کہ ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محکم اور غیر متغیر یقین کے ساتھہ میں بھی دیکھتا اور جانتا ہوں کہ سچائی نکلتی ہے' اور اپنے کاموں کو ایک یکساں قانون فطرۃ کی طرح ہمیشہ انجام دیتی ہے - جسطرح آگ کا خاصہ ہے کہ وہ جب تک آگ ہے

مدارس اسلامیه

ندوة العلماء

مــــاضي و حــــال

(۷)

حیات بعد الممات [illegible]

(کتب خانه)

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے اور رهگئي هے - دارالعلوم ندوة العلما کي علمي حیثیت کچهه بهي نهوتي اگر علوم اسلامیهٔ و عربیه کا ایک عمده ذخیره اسکي ملکیت میں نهوتا - بعض ارباب خیر نے شاهجهانپور اور پٹنه وغیره کے اجلاس میں کتابیں وقف کیں لیکن اُن میں زیاده تر عام مطبوعات اور متداول کتب کا ذخیره تها - غالباً سنه ۱۹۰۶ میں مولانا شبلي نے ندوه کے متعلق ایک عظیم الشان کتب خانه قائم کرنے کي تحریک کي اور سب سے پہلے اپنـا پورا کتب خانه جو ایک عمده منتخب ذخیره علوم اسلامیه و مشرقیه کا تها ' ندوه کو دیدیا -

اُسکے بعد انهوں نے نواب سید علی حسن خاں صاحب کو آماده کیا که وه اپنا کتب خانه بهي ندوه کیلیے وقف کردیں - انکے پاس انکے والد مرحوم نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانه کا بڑا حصه محفوظ تها اور مطبوعات کے علاوه بہت سي نادر قلمي کتابیں بهي تهیں' مثلاً متاخرین ائمهٔ حدیث یمن کي تصنیفات جو نواب صـاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کي تهیں - از انجمله امام شوکاني اور امیر اسماعیل یماني رحمة الله علیهما کي اکثر غیر مطبوعه کتابیں هیں که انـکا حاصل کرنا اب بہت دشوار هے - امام شوکاني کي تفسیر فتح القدیر تفسیر بالحدیث کا ایک بہترین مجموعه هے - اور اسکا مکمل نسخه اسمیں موجود هے -

چنانچه نواب صاحب نے اپنا کتب خانه بهي بعض شرائط کے ساتهه اسمیں شامل کردیا - اسي طرح مولوي سید حسین بلگرامي نے بهي اپني تمام کتابیں بهجوادیں - اور به حیثیت مجموعي ایک عمدهٔ ذخیره علوم و فنون اسلامیه و عربیه کا هوگیا -

(خلاصهٔ مطالب)

یه ایک اجمالي نظر تهي اُن واقعات پر جو سنه ۱۹۰۶ سے که ندوه کي نئي حیات عمل کا آغاز هے ' گذشته سال تـک ظهور میں آئے اور یهي اُس کي حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کي سرگذشت هے - اس سے مقصود یه تها که ندوه کے گذشته کاموں کي نسبت لوگوں کو ایک مکمل و مرتب معلومات حاصل هوجاے اور وه اندازه کرسکیں که کس قدر کام هوچکا هے ؟ یهي سبب هے که موجوده حالات کے نقائص کا تفصیلي بیان میں نے ملتوي کردیا تها اور چاهتا تها که سب سے پہلے ندوه کي غرض تاسیس اور گذشته کاموں کي مقدار بیان کردي جاے -

ایک صحیح اور مکمل واقفیت کے بعد جو راے قائم هوتي هے وهي صحیح راے هوتي هے - ندوه اب ایسي هي رایوں کا محتاج هے -

دنیا عالم اسبـاب هے اور کوئي فعـل وجـود میں آ نهیں سکتا جب تک که اُسکے تمام اسباب جمع نه هوجائیں - پس مولانا شبلي نے دار العلوم کیلیے یه جو کچهه کیا ' اسکي اصلي علت صرف انهي کي کوششیں نهیں هوسکتیں - یقیناً بہت سے اسباب و علل اسکے لیے فراهم هوے - لیکن اگر اس تعلیل کا مطلب یه هو که پیش نظر نتائج کو انکي طرف منسوب نهونا چاهیے تو یه ایک ایسي سوفسطائیت هوگي جسکے بعد دنیا میں کوئي نسبت فعل و کار جائز نهوسکے گي !

دنیا جانتي هے که میں مداح نهیں بلـکه معترض هوں - الحمد لله که میرے اعتراف و اقرار کي گردن میرے خداے قدوس نے بہت هي متکبر بنائي هے ' اور مجهے انسانوں کے آگے جهکنے کا سبق نهیں ملا هے - میں سچ سچ کهتا هوں که میرے لیے انسانوں کي تعریف سے بڑهکر کوئي بهي مکروه و غیر مطبوع کام نهیں هوتا - اگر میں ایسا کرنا چاهوں بهي تو خود میرا دل مجهے ملامت کرنے لگتا هے' اور میرا ضمیر کچهه اسطرح خود بخود محجوب هوجاتا هےگویا اُس سے کوئي بڑا هي شرمناک جرم سرزد هو رها هے ! و ذلک فضل الله یوتیه من شاء والله ذوالفضل العظیم - غیور و اولوالعزم عرفي نے میري زباني کها هے :

قصیـــده کار هـــوس پیشـگاں بود عــرفی

تو از وظیفهٔ عشقي وظیفه ات غزل ست !

لیکن با این همه میں پورے اطمینان اور کامل راحت ضمیر کے ساتهه مولانا شبلي کي ان خدمات کا اعتراف کرتا هوں جو انهوں نے ندوة العلما کیلیے انجام دیں اور تسلیم کرتا هوں که ان کاموں میں ایک بـڑا هي قیمتي جوهر ایثار نفس کا تها جو آجکـل بہت کم یاب هے -

مجهے مولانا شبلي کي کمزوریاں بهي معلوم هیں - میں جانتا هوں که انمیں کیا خوبیاں هیں اور اسکے ساتهه هي کیا اوصاف نهیں هیں جنکے لیے انهیں متاسف هونا چاهیے - میں ندوه کے متعلق آخري مباحث میں بتلاؤنـگا که دار العلوم کیلیے انکا وجود کن کن امور میں رحمت الهي تها' کن کن امور میں بے سود' اور وه کونسي باتیں هیں جنکي انمیں کمي تهي ؟ میں اپنے اظهارات میں بے خوف هوں' اور الله کے فضل سے میري حق گوئي کي چٹان اتني بلنـد هے جهاں سے اشخاص کی تمدیح و تقبیح کي باتیں چیونٹي کے وجود سے بهي زیاده حقیر و صغیر نظر آتي هیں - جو خدا کي صـداقت کے آگـے جهکنا اور حکومتوں اور گورنمنٹوں کے دبدبهٔ و سطوت کو ٹهکرا دینے کي توفیق کا طـالب هو' اسکے آگـے چنـد انسانوں کي هستیوں کے مباحث کیا چیز هیں ؟

مبیں حقیر گدایان عشق را کین قوم

شهان بے کمر و خسروان بے کله اند !

لیکن کمــزوریوں سے کوئي انسان خـالي نهیں - دیکهنا یه هے که ندوه جس غرض سے قائم هوا' جس مقصد کا اُس نے اعلان کیا ' جو مقصد وه کهو رها تها ' جس کهوے هوے کو اُٹها نے والا ' اور گمنامي و فنا سے زندگي و شهرت میں لانے والا کوئي نه تها ' اسکے لیے کس کا وجود موجب نجاح هوا ' اور کس نے اپنا وقت ' اپني قابلیت ' اپنا دماغ ' صرف کرکے پورے ایثار کے ساتهه دار العلوم ندوه کو موت کے منه سے نکالا ' اور موجوده حالت تـک پهنچایا ؟

صداقت کا اعتراف ' اسکا قدرتي حق هے ' اور دماغ و عقل مجبور هے که سفید کي سفیدي کا اقرار کرے - پس یه کهنا پڑتا هے که یه سب کچهه مولانا شبلي نے کیا' اور انکے وجود سے ندوه کي گذشته هستي کو الگ کرکے دیکهیے تو صـرف گولا گنج لکهنو کا ایک ویرانه باقي رهجاتا هے ' جسکے اندر تباهي و بربادي کي خاک اوڑ رهی هے !

و جستجو کو پائدار بنانے کا وسیله ثابت هو تو یه اُس کریم و حکیم کا مزید لطف و احسان هے' اور اسکا قاعده یهي هے که شکر نعمت سے اسکا لطف همیشه بڑهتا' اور عاجزیوں اور التجاؤں سے دوگنا هوتا هے:

ولئــن شکرتم لازیـدنــکم ' ولئــن کفــرتم' ان عــذابي لشدیــد !

یهی سبب هے که گذشته فاتحۂ جلد جدید میں اس عاجز نے اس دعا کو دهرایا اور یاد دلایا اور پهر بهت سے بیانات کاروبار دعوة کے ظهور و تکمیل کے متعلق حوالۂ قلم هوے که اُن سے مقصود در اصل پهلی منـزل کار تـک پهنچنے کا اعـلان تها: فسبح بحمـد ربـك و استغفره' انه کان توابا -

* * *

پس اب چونکه الهلال اپنے مقصد کو پورا کر چکا هے اور اپني "پهلي منزل" سے گذر چکا هے' اور خود اُس نے اپنے کاروبار کي جو مدت قرار دي تهي' وہ الحمد لله که صرف اسکي التجا اور حضرة ایزد برحق کی قبولیت سے بلا منت غیرے پوري هوچکي هے- اسلیے وقت آگیا هے نه احباب و مخلصین اور مومنین مهتدین کے آگے الهلال کے آینده قائم رکهنے کے مسـئله کو چند لفظوں میں صرف ایک بار پیش کردیا جاے' تاکه جو لوگ اُسکي محبت اپنے اندر رکهتے هیں اور اسکے کاموں کو ملک و ملت کیلیے ضروري اور مفید یقین کرتے هیں' صرف وهي لوگ اسپر غور کریں' اور ایک قطعي فیصله کـرنے میں میرے ساتهه شریـک هو جائیں - خواہ اسے تکبر سمجها جـاے یا غرور بیجا' لیکن میں سچ سچ کہتا هوں که اب بهي نه تو کسي سے التجا هے اور نه کسي کے آگے سوال' نه کسی پر بار ڈالنا مقصود هے اور نه کسي کیلیے بار خاطر بننا گوارا - میں تن تنها بغیر دولت و ثروت' بغیر حصول اعانت' بغیر استمداد و استعانت اشخاص و جماعت' تمام مشکلوں کو برداشت کرکے اور تمام موانع و مصائب سے بے پروا رهکے' محض نصرة الهي سے اپنا "پهلا کام" پورا کر چکا هوں' اور اب میرے آگے "دوسري منزلیں" موجود هیں اور انکے لیے "الهلال" کي اشاعت کا محتاج نهیں هوں - الهلال کے مالي نقصانات اگرچه انتهائي حد تک پهنچ گئے هیں اور مجهے تن تنها رهنے کي وجه سے اتني محنت کرني پڑي هے که میري صحت نے جواب دیدیا هے اور میري آنکهوں کي بصارت یکا یک ضعیف سے ضعیف تر هوگئي هے - اس سے بهي زیاده یه که میں اب متصل چند گهنٹے کام کرتا هوں تو سر میں درد شروع هوجاتا هے اور رات کو جاگ کر کام کرنے کي میري محبوب و لذیذ عادت مجهسے مفارقت چاهرهي هے - تاهم مجهپر میرے خدا کا کچهه ایسا فضل و کرم هے که اگر الهلال کا کام نا تمام رها هوتا اور مجهے میري "پهلي منزل" دکهائي نه دیتي' تو اب بهي پوري خاموشي کے ساتهه برسوں کام کـرتا رهتا اور کبهي بهي ان سرگـذشتوں کے پڑهنے کي تمهیں تکلیف نہ دیتا - کیونکه خدا حکیم و قدیر هے اور اسکا فضل اور اُسکي ربوبیت همارے تمهارے انـدازے سے بهت زیاده هے: وان تعـدوا نعمة الله لا تحصوها !

* * *

لیکن چونکه "پهلا کام" هوچکا هے اسلیے میں مجبور نهیں که الهلال کو موجوده حالت میں جاري رکهوں - یهي وجـه هے که اپنے کسي فیصلے سے پہلے اپنے دوستوں کو فیصله کرنے کي صرف ایک بار دعوت دیتا هوں :

فـان کنت لا تـدري فتلـك مصیـبة
وان کنت تـدري فـالمصیـبة اعظـم !

(خـلاصـۂ مطالـب)

الهلال اپنے اهتمام و انتظام کے لحاظ سے اردو پریس میں بالکل ایک نئي چیز هے' اور اتنے مشکل یه هے که آپ اسکے مصارف کا اندازہ کر هي نهیں سکتے- اسلیے یه لا حاصل هوگا اگر میں کهوں که اُسکي قیمت باره روپیه سالانـه هوتي جب بهي وہ اسقدر ارزاں تها که اس سے زیاده ارزاني ممکن نهیں -

اسکے مالي مسئلۂ کي درستگي کي پهلي صورت یه هے که آینده سے اسکي قیمت بڑها دي جاے - چنانچه اس کیلیے معاونین الهلال کا بڑا حصه بالکل طیار هے' اور بغیر اس عاجز کي تحریک اور خواهش کے صدها بزرگوں نے خود بخود لکها هے که قیمت پندره روپیه یا اقلاً باره روپیه کردي جاے -

لیکن حقیقت یه هے که میرے لیے الـهلال کي قیمت کي زیادتي کا خیال نهایت تکلیف ده هے اور جو چیز لوگوں کو مفت دیني تهي' اسکي قیمت کو دوسرے ملـکوں کي نظیر میں زیاده کـرنا کسي طرح گوارا نهیں هوسکتا - میري کوشش همیشه یهي رهي هے که کسي نه کسي طرح قیمت کم کي جاے' زیاده تو کسي حالت میں نه هوني چاهیے -

پس یه صورت تو سر دست بهلا هي دي جاے - اسکے بعد الهـلال کي توسیع اشاعت کا سوال آتا هے - اگر الهـلال کو آینـده بحالت موجوده قائـم رکهنا هے تو بس اسي صورت کو حل کرنا چاهیے - میں نے مصارف کیلیے ایک نیا بجٹ قرار دیا هے اور حتی الامـکان پوري سعي کي هے که کم سے کم خرچ سے آئنده الهلال نکل سکے - **پس اگر هم کوشش کرکے الهـلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹهه روپیـــه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقینـا الهـلال کا مالي مسئله بغیر قیمت کے بـڑهاے حـل هوجائیگا ، اور صرف یهـي نهیں که وہ قائم رهیگا بلکه اسکے هر صیغـے میں کافی وسعت اور ترقـی هـوجائیگـي -**

سر دست یهي حل الهلال کے مالي مسئله کے عقدۂ مشکل کا هے اور چونکه اسکي قیمت بهت کم اور مصارف نهایت زیاده هیں اسلیے موجوده تعداد اشاعت میں اسکے نقصانات آئنده کسي طرح برداشت نهیں هوسکتے - میں اُن تمام بزرگوں اور دوستوں کے سامنے جو الهلال کو اینده بهي اسي حالت میں بلکه اس سے بهتر حالت میں دیکهنے کي خواهش رکهتے هیں' آخري مرتبه اس حل کو پیش کردیتا هوں - اگر خدا کي مرضي هوئي اور نئے خریداروں کي فراهمي کیلیے کوشش کي گئي تو میں الهلال کو موجوده حالت سے بهتر حالت میں جاري رکهونگا' اور اگر ایسا نهوا تو نه تو کسي کي شکایت هے اور نه کسي کیلیے گله - نه تو انسانوں پر اعتماد هے اور نه انکي توجه کي آرزو - میں اپنا "پهلا کام" کرچکا هوں اور اب میرے لیے زیاده تر خاموش کاموں کي "دوسري منزلیں" آنے والي هیں - پس میں صرف اُنهي کاموں میں مشغول هوجاونگا - میرے پاس ایک هي زندگي هے اور میں نے بهت چاها لیکن ایک زندگی بهت سے کاموں کیلیے طیـار نهوسکي اور اب تـک جو کچهه هوا یه محض الله کا ایک مخصوص فضل تها:

خوش ست افسانۂ درد جدائـي مختصـر غالـب
بمحشر مي تواں گفت انچه در دل مانده است امشب !

حقيقة الصلاة

(۳)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۸)

حقيقت يه هے كه نماز ميں سب سے بڑي مهم اطمينان قلب ' و حضور نفس ' و خشوع طبيعت ' و خضوع جوارح هے كه انسان اپنے تمام اعضا اور تمام قوى و جذبات سے خدا كي جانب متوجه هو جاے ' اور جن اغراض كے ليے نمازكي تاكيد كي گئي هے أن كو نهايت مكمل طريق پر بجا لاے - حديث ميں هے :

خمس صلوات افترضهن الله تعالي : من احسن وضوهن و صلاهن لوقتهن و اتم ركوعهن و خشوعهن كان له علي الله عهد ان يغفر له ' و من لم يفعل فليس له على الله عهد - ان شاء غفر له ' و ان شاء عــذبــه (۱)

خدا نے پانچ نمازيں فرض ٹهرالي هيں - جس نے اچهي طرح وضو كيا وقت پر نماز پڑهي اور كامل طريق پر ركوع و خشوع كے حقوق سے ادا هوا تو الله كا وعده هے كه ضرور أس كي مغفرت هوگي ' ليكن جس نے ايسا نه كيا تو كوئي وعده نهيں ' چاهے تو اللــه أس كو بخشـدے اور چاهے عذاب ميں ڈالے (۱)

يهي وه نماز هے جسے كامــل طريق پر ادا نه هوتے ديكهكر ايك شخص كو رسول الله صلى الله وسلم ٹوكتے رهے - أس نے تين چار مرتبه نماز پـڑهي مگر هـر مرتبه آنحضرت (ص) نے يهي ارشـاد فرمايا : قم فصل فانك لم تصل (أٹهو اور پهر نماز پڑهو ' اس ليے كه جو نماز تم نے پڑهي هے وه نماز هي نه تهي (۲)) -

وه نماز جو انسان ميں ايك ذره برابر اشراق و نورانيت نه پيدا كرسكے ' وه خواه كسي وقت كي نماز هو مگر أس ميں صلاة وسطى كا درجه كيونكر آسكتا هے ؟ روز مره جو نمازيں فرض هيں يهي صلاة وسطى بهي هيں - شرط يه هے كه هر ايك شرط كي تكميل پر نظر هو ' نماز كے اغراض و مقاصد ان سے حاصل هوسكيں ' قلب ميں طهارت پيدا هو ' بطون ميں نورانيت كا ظهور هو ' روحانيت بڑهے ' نفس ميں تهذيب خصائل بلند هو ' اور انسان اس قابل هوسكے كه جب نماز پڑهے تو ملكوت السماوات و الارض كے اسرار أس پر افشا هوجائيں : لو كشف الغطاء لما ازددت يقينا (قدرت كے تمام پردے اگر كهل جائيں جب بهي ميرا تيقن اس درجه بلند هے كه أس ميں كوئي اضافه نه هوسكيگا)

علماے حقيقت لكهتے هيں :

القلب هو الذي في وسط الانسان بين الروح و الجسد فكانــه قيل : حافظوا على صورة الصلوات بشرائطها ' حافظوا على معاني الصلوات بحقائقها بدوام شهود القلب للرب في الصلاة و بعد ها " (۱)

" قلب وه چيز هے جو شرف مرتبت و شرف محل هر حيثيت سے انسان كے وسط جسم ميں واقع هے - يه روح اور جسم ميں ٹهيك درميان كي حالت ركهتا هے - گويا نماز وسطى كي محافظت كا حكم ديتے هوے يه كها گيا كه صورت نماز كي محافظت كرو ' شرائط نماز كي محافظت كرو ' معاني و اغراض نماز كي محافظت كرو ' حقيقت و حكمت نماز كي محافظت كرو ' اور يه محافظت اس طرح كرو كه نماز ميں اور نماز كے بعد هر حالت ميں قلب كو بطريق دوام و استمرار پرور دگار عالم كا شهود حاصل رهے (۱)

وسطى وهي نماز هوگي جو فضل و شرف ميں سب پر فائق هو - ايسي نماز جو ديني و دنيوي هر قسم كي ترقيوں كي بهترين تحريك اپنے اندر ركهتي هو ' اس كي فضيلت ميں كيا كلام هوسكتا هے ؟ يهي نمازيں هيں جن كو قران كريم كي اصطلاح ميں وسطى كا لقب ديا گيا اور انكي محافظت كي تاكيد كي گئي تا كه انسان اس طريق پر زمانــه بهر كي نعمتوں اور بركتوں كا احاطـه كرسكے ' أس كے تفوق كي سارے عالم پر حكومت هو -

(۹)

اس تمام مذكور كا ما حصل يه هے :

(۱) نماز اور اجزاے نماز سے محض خشوع و خضوع و طهارت نفس مقصود هے - يه چيز هي حاصل نهو تو وه نماز بهي مشركين قريش كي نماز جيسي هوگي جو انسان كو دوزخ ميں لے جانيوالي چيز هے -

(۲) نماز وهي هے جو حقيقي معنوں ميں ادا كي جاے ' ايسي نماز سے انسانكي هر مشكل آسان هوسكتي هے -

(۳) نمازكي حقيقت يه هے كه فواحش و منكرات سے روكے اور انسان كي زندگي كو پاك اور ستهرا بناسكے ' جس نمـاز سے يه خصوصيت حاصل نه هو وه نماز ' نماز هي نهيں هے -

(۴) نماز كي مواظبت سے انسان درست هوتا هے ' خدا كي بارگاه ميں تقرب بڑهتا هے اور اس درجه بڑهتا هے كه دنيا كي تمام جهوٹي هستياں هيچ نظر آنے لگتي هيں !

(۵) وه نمــاز جو ان اوصاف كي جامع هو ' شريعت كي اصطلاح ميں وهي نماز وسطى هے - حديثوں پر تدبر كرو - جب كسي نماز كا وقت نه رها تو يهي شكايت هوئي كه نماز وسطى جاتي رهي ' يعني اب اتني گنجايش باقي نهيں كه تمام حسن و شرائط كے ساتهه يه نمــاز ادا كي جاتي - جس نماز ميں كوئي شان فضيلت ديكهي أسي كو وسطى سمجهه ليا كه تعميم صلاة ميں تخصيص ' فضيلت صلاة وسطى هي كے ليے هے -

(۶) نماز وسطي كي ايك صفت يه هے كه معتدل هو ' اسي ليے مغرب و ظهر و عشاء وغيره نمازوں كو وسطى كهنے لگے تهے -

(۷) نماز وسطى كے ليے دعاي قنوت مشروط نهيں هے ' قنوت البته مشروط هے جس كے معنے خضوع كے هيں -

(۱) رواه احمد و ابو داؤد عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات الخ -

(۲) رواه البخاري و مسلم عن ابوهريره و قال ان رجلا دخل المسجد و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس الخ -

(۱) نيسابوري - ج ۲ ص ۳۶۵ -

ھے کہ وہ اسکے کانسٹی ٹیوشن تـک کو بدل ڈال سکتي ھے - لیکن نہ تو اسمیں عام انتخاب کو دخل ھے ' نہ اسکے ممبروں کی تعداد میں وسعت ھے ' نہ اسکے لیے قابل اطمینان ضوابط و قواعد ھیں - کوئی شرط ' کوئی مہلت ' کوئی زمانہ اسکے لیے معین نہیں - جب کبھی دو چار انتظامی ممبروں کے نام سے ایک درخواست حاصل کرلی جاسکے یا سکریٹري اپني کسی خاص غرض سے ایسا کرنا چاھے ' فوراً چنـد اشخاص کي ایک مجلس منعـقد کر کے ایک حکمران و فعال ما یرید کي طرح ندوہ کے تمام قوانین و ضوابط کو منسوخ کردے سکتا ھے !

پھر صرف سکریٹري ھي تک آ کر معاملہ ختم نہیں ھو جاتا - نائب سکریٹري بھي اگرچاھے تو دستور العمل نے آسے پورا حق دیدیا ھے !

(شجرۂ فساد کا دوسرا تخم)

یہ ظاھر ھے کہ ندوۃ العلما کا مقصد صرف ایک عـربي مدرسہ قائم کرنا نہ تھا - وہ ایک عظیم الشان دینی تحریک تھي جو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے تمام علماء ملت کو متفقہ و متحدہ جد و جہد کرنے کي دعوت دیتي تھی ' اور ایک ایسا عام مذھبي مرکز بنا نا چاھتي تھي جو کسي خاص گروہ کے لیے مخصوص نہو' بلکہ وہ تمام عظیم الشان تحریکیں جو کل مسلمانوں سے تعلق رکھتی ھوں اسکے اندر انجام پا سکیں - یہی سبب تھا کہ اس نے ابتدا ھی سے اپنے اھم مقاصد یہ قرار دیے کہ حفظ کلمۂ توحید و خدمت اسلام کیلئے تمام علما کا اجتماع ' اور اصلاح نصاب و تعلیم قدیم -

پہلے مقصد کی بعض حلقوں سے سخت مخالفت ھوئی اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا ھوگئیں - بعض علما نے رفع نزاع باھمی اور اتحاد علما کا یہ مطلب سمجھا کہ ندوہ اسلام کے مختلف فرقوں کے عقائد کو باھم ملاکر ایک نیا معجون مرکب بنانا چاھتا ھے اور اسکا مقصود یہ ھے کہ ھر فرقہ اپنے اُن مخصوص عقائد کو ترک کردے جنھیں وہ حق سمجھتا ھے ' لیکن ندوہ نے اپنے مقصد کو زیادہ واضح کیا کہ اسکا مقصود اختلافات باھمي سے دست بردار ھونا نہیں ھے اور نہ اس طرح کا اتحاد حق پرستي اور امر بالمعروف کے ساتھہ کبھي ھوسکتا ھے - وہ صرف یہ چاھتا ھے کہ جو امور تمام مختلف گروھوں اور جماعتوں کے مشترک معتقدات ھیں مثـلاً حفظ بیضۂ شریعت و دفع ھجوم منکرین اسلام ' و اصلاح عموم مسلمین' و تبلیغ کلمۂ توحید و رسالت ' ان مقاصد کیلیے تمام پیروان کلمۂ شہادت متفق ھوکر اپني قوتوں کا ایک مشترک مرکز بنالیں - جدید علوم مادیہ نے ' آریا سماج کے مشنریوں نے ' عالم مسیحي کے عالمگیر دیني حملوں اور متواتر کوششوں نے' جو نقصان اسلام کي قوت دیني و تبلیغي کو پہنچایا ھے' اسکا اثر اسلام کے ھر فرقے پر یکساں پڑتا ھے - اگر کلمۂ اسلام سب کو محبوب ھے ' تو اسکے لیے سب کو اپني قوت صرف کرني چاھیے -

اسي طرح بہت سے مذھبي معاملات ایسے ھیں جنکا تعلق گورنمنٹ سے ھے اور انکے لیے کسي ایک فرقے کي نہیں بلکہ عموم اھل اسلام کے طرف سے صدا بلند ھوني چاھیے - ندوہ صرف اسلیے قائم ھوا ھے کہ ان مشترک مقاصد کو انجام دے - باقي رھے ھرگروہ کے مخصوص کام ' تو انکے لیے پہلے سے مختلف انجمنیں قائم ھیں اور ھر فرقہ اپنے مخصوص اعتقادات پر پوري طرح قائم رھکر ھر طرح کے کام انجام دیسکتا ھے -

ندوہ کیلیے یہ اصول ابتدا سے بمنزلۂ ایک بنیاد اور اساس کے تھا اور اسکے قدیمي دستور العمل میں کوئي قید کسي خاص گروہ کیلیے نہ تھي لیکن بعد کو یہ عمومیت بالکل نکالدي گئي اور ایک دفعہ یہ بڑھا دي گئي کہ ندوہ کے ارکان انتظامي صرف ایک ھي گروہ سے لیے جائیں گے اور اسطرح اسکا دائرہ سمٹ کر بالکل محدود ھوگیا -

چھوٹي چھوٹي انجمنیں جو آج ملک میں قائم ھیں ' انکے دستور العمـلـوں میں اس سے زیادہ وسعت و عمومیت ھوگي جتني کہ موجودہ حالت میں عظیم الشان ندوہ میں ھے !

طلباے دارالعلوم کی اسٹرائک

ان تاریخوں میں برابر اسٹرائـک جاري رھي - ۱۲ کي شام کو جناب خـان بہادر نہال الدین صاحب و جناب مسٹر مختار حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا و جناب مولوي نظام الـدین حسن صاحب وکیل تشریف لائے -

مگر طلبا سے چند سوالات کرنے کے بعد یہ فرما کر واپس تشریف لیگئے کہ کل بعد نماز جمعہ ھم مفصل شکایات سنینگے طلبا نے شکریہ ادا کیا ' اور بخوشي اسکو منظور کیا - حسب قرار داد دوسرے دن اصحاب مـذکورۂ بالا میں سے دو صاحب اور ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر تشریف لائے - خان بہادر کسي وجہ سے نہ آسکے -

طلباء نے شکریہ کے بعد اپني شکایات زباني ھي کہیں جنکو ان حضرات نے نہایت توجہ کے ساتھہ سنا ' اور ضروري نوٹ بھي کیے - بعد کو بطور مشورہ یہ فرمایا کہ آپ لوگ اپني تعلیم کا سلسلہ بطور خود جاري رکھیں - بڑے درجـہ کے طلبا ابتدائي درجونکو تعلیم دیں یا کوئي اور دوسري صورت اختیار کیجیے ' بہر حال مشغلہ علمي جاري رھنا چاھیے - اسکے بعد واپس تشریف لیگیے ' ھم نہیں کہہ سکتے کہ ان حضرات نے کیا راے قائم کي -

۱۴ کي شـام کو منشي اعجاز علي صـاحب رئیس کاکوري جو ندوہ کے ممبر ھیں تشریف لائے ' اور چند طلباء سے گفتـگو کرنے کے بعد واپس گئے - ھمکو معلوم ھوا ھے کہ گفتگو کا طرز جانبین سے بہت کچھہ مناظرانہ رھا - اسکي وجہ غالباً یہ ھے کہ مسلم گزٹ کي کسي اشاعت میں انہوں نے کل طلباے دارالعلوم پر دھریت کا الزام لگایا تھا ' جسکے متعلق ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ایک نوٹ بھي لکھا تھا اس الزام سے طلباے دارالعلوم میں نہایت برھمي پھیلي ھے -

ھمکو جہانتـک معلوم ھوا ھے اب تـک منتظمین کیطرف سے کوئي ایسا طریقہ نہیں اختیار کیا گیا جس سے یہ جوش فرو ھو- منتظمین کا یہ طرز عمل دیکھکر سخت افسوس ھوتا ھے کہ بجائے اسکے کہ وہ اسکی اصلاح کي کوشش کریں اسکو اور زیادہ اھم بنا رھے ھیں' اب تمام کوشش اس بات پر صـرف کیجا رھي ھے کـہ اس اسٹرائک کو پولیٹکل ثابت کیا جائے جیسا کہ انـڈین ڈیلي ٹیلي گراف سے ثابت ھوتا ھے -

اکابرین قوم کو بہت جلد اس طرف متوجہ ھونا چاھئے ورنہ بیچارے غریب الوطن طالبعلمونـکو اس نا عاقبت اندیش گروہ سے بہت کچھہ نقصان پہونچـنے کا اندیشہ ھے ' اسوقت طلبا کي حالت بہت نازک ھے ' وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ھیں -

ایک نامہ نـگار از لکھنـؤ

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

(۳) اسلیے حیوان میں جو ارادہ اور اختیار ہے وہ کسي کیمیاوي ترکیب عناصر کا نتیجہ نہیں ہوسکتا' کیونکہ اگر اسکا نتیجہ ہوتا تو لازم آتا کہ کیمیاوي ترکیب عناصر کا یہ اختیار ہے کہ کبھي اس نتیجہ کو ظاہر ہونے دے اور کبھي ظاہر ہونے نہ دے جو محال ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

(مثال شکل دوم)

(۱) زید عمرو کے مارنیکو لکڑي اٹھاتا ہے' اور پھر اسیوقت بلا کسي خارجي اثر کے اس کو رکھدیتا ہے اور عمرو کا مارنا ترک کردیتا ہے -

(۲) زید کا لکڑي اٹھانا عمرو کے مارنے کے لیے اور پھر اسیوقت اس کا رکھدینا ترک ارادہ سے' یہ دو متضاد افعال زید کے اختیار سے ہیں -

(۳) اسلیے زید کے ہر دو متضاد افعال عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر نہیں ہیں' کیونکہ اگر اس ترکیب کا یہ اثر ہوتے تو لازم آتا کہ اس ترکیب کو اس امر کا اختیار ہے کہ کبھي اپنے اثر کو ظاہر ہونے دے' اور کبھي ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ) -

(شکل سوم)

(۱) حیوان میں بعض افعال جیسے دوست دشمن کو تمیز کرنا - اشیاء کي شناخت' خیال وغیرہ یعني تعقل موجود ہے -

(۲) عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اصول ابتک اسبات پر قائم نہیں ہوا کہ یہ تعقل عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر ہے -

(۳) اسلیے لازمي طور پر حیوان میں کوئي ایسي شے موجود ہے جو ان نتائج یعني تعقل کا باعث ہے' اور جو کچھہ وہ شے ہو وهي روح ہے -

(مثال شکل سوم)

(۱) حیوان کي آنکھہ کے سامنے شعاع میں جو چیزیں ہوں ان کے عکس کا طبقات چشم پر منقش ہونا عناصر کي کیمیاوي ترکیب اور ترتیب طبقات کا اثر ہے -

(۲) لیکن ان اشیاء کي شناخت' دوست دشمن میں تمیز' ان اشیاء کا بھلا یا برا لگنا' وغیرہ وغیرہ' عناصر کي ترکیب کیمیاوي کا کوئي اصول اسپر دال نہیں ہے -

(۳) اسلیے لازمي طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ حیوان میں کوئي اور شے بھي موجود ہے جو ان نتائج کا باعث ہے' اور جو کچھہ وہ شے ہو وهي روح ہے -

(شکل چہارم)

(۱) فطرت انساني کسي چیز کي موجودگي ثابت کرسکتي ہے -

(۲) لیکن کسي شے کي ماهیت کا جاننا خواہ وہ چیز کیسي هي علم ہو' انساني فطرت سے خارج ہے -

(۳) اسلیے فطرت انساني حیوان میں روح کي موجودگي ثابت کرسکتي ہے لیکن روح کي ماهیت کا جاننا فطرت انساني کے اختیار سے خارج ہے -

(شکل پنجم)

(۱) حیوان میں همکو روح کا وجود ثابت ہوا ہے (دیکھو شکل سوم کا نتیجہ) -

(۲) لیکن کسي اور وجود کا ثبوت نہیں ہوا جسکے ساتھہ روح اسطرح وابستہ ہو کہ اگر وہ نہو تو روح بھي نہو -

(۳) اسلیے روح جوہر قائم بالذات ہے -

(شکل ششم)

(۱) همارا تجربہ اور مشاهدہ ہے کہ کوئي جوہر قائم بالذات کبھي فنا نہیں ہوتا -

(۲) روح جوہر قائم بالذات ہے (دیکھو شکل پنجم کا نتیجہ)

(۳) روح فنا نہیں ہوگي -

جسقدر اقسام مادہ کے همکو معلوم ہیں' روح ان اقسام مادہ سے نہیں ہے' لیکن اگر روح کسي ایسے قسم مادہ سے ہو جو همکو معلوم نہیں ہے تو اسکا مادي ہونا اسلام کے کسي مسئلہ کي صداقت پر حرف نہیں لا سکتا -

حدوث مادہ کے ثبوت میں

(شکل اول)

(۱) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمي امر ہے - یعني - مادے کا بدون صورت پا یا جا نا محال ہے -

(۲) مادے کي تغیر حالت سے پہلي صورت معدوم ہو جاتي ہے' اور دوسري صورت پیدا ہوجاتي ہے -

(۳) اسلیے صورت حادث ہے یعني نو پیدا شدہ ہے -

(شکل دوم)

(۱) صورت حادث ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ)

(۲) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمي امر ہے -

(۳) اسلیے وہ بھي حادث ہے -

(شکل سوم)

(۱) فرض کرو کہ مادہ قدیم ہے -

(۲) مادے کا بدون صورت کسي حالت میں پا یا جانا محال ہے -

(۳) اسلیے صورت بھي قدیم ہے - لیکن یہ محال ہے کیونکہ صورت کا حادث ہونا بہ تغیر حالت مادہ کے بداهۃً ظاہر ہے - اسلیے صورت ایک هي حال میں حادث بھي ہے اور قدیم بھي ہے پس یہ فرض کہ مادہ قدیم ہے' غلط ہے -

صانع عالم کا ثبوت

شکل اول

(۱) مادے میں حرکت اور قوت طبیعي امور ہیں لیکن ارادہ نہیں ہے -

(۲) مادے میں غیر محدود تغیرات مرتب اور منتظم اشکال میں ظاہر ہوتے ہیں - اتفاقیہ نہیں ہیں کیونکہ وہ تغیرات پر خاص معلولوں کے لیے بطور علت کے ہوتے ہیں - و علم جرا -

(۳) اسلیے ان مرتب اور منتظم تغیرات کي علت مادہ کي حرکت اور قوت نہیں ہوسکتي بلکہ کوئي اور موثر صاحب ارادہ ہے جو ان مرتب اور منتظم تغیرات کا باعث یا علت ہے اور وهي صانع عالم ہے -

(شکل دوم)

(۱) جو چیز مرتب اور مستمر النظام ہے' اور اس ترتیب اور نظام سے ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں' وہ کسي صاحب ارادہ کي پیدا کي ہوئي چیز ہے -

(۲) عالم مرتب اور مستمر النظام ہے' اور اس ترتیب اور نظام سے جو اس میں ہے' ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں -

(۳) اسلیے عالم کسي صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے -

(شکل سوم)

(۱) ارادہ صفت ذي حیات ہے -

(۲) عالم کسي صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ)

(۳) اسلیے عالم کا پیدا کرنے والا ذي حیات ہے - مردہ نہیں ہے -

(شکل چہارم)

(۱) عالم کا پیدا کرنیوالا ذي حیات اور صاحب ارادہ ہے - (دیکھو شکل دوم و سوم کے نتائج)

(۲) مادہ ذي حیات نہیں ہے اور نہ صاحب ارادہ -

(۳) اسلیے مادہ عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے -

(۸) نماز وسطی کے لیے تمام نمازوں کے وسط میں ہونا ضروری نہیں' اور نہ یہ ضروری ہے کہ اوقات خمسہ کے علاوہ یہ کوئی مستقل و جدا گانہ نماز ہو -

(۹) نماز وسطی کی محافظت لازم ہے' نہ اسلیے کہ ایک رسم ضروری ہو' بلکہ اس لیے کہ ان میں نماز کی مواظبت سے وہ خصوصیت پیدا ہو کہ سارے جہان کو چھالے اور ہر جگہہ اسیکی حکومت ہو :

و نرید ان نمن علی الـذین استضعفـوا فی الارض و نجعلهـم ایمـۃ و نجعلهـم الوارثیـن' و نمکن لهـم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحـذرون (۲۸ : ۵)	جو لوگ ملک میں کمزور ہو گئے ہم چاہتے ہیں کہ انپر احسان کریں' ان کو سردار بنالیں' انہیں سلطنت کا وارث ٹھرالیں' ملک میں انکا قدم جمالیں' اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو دکھا دیں کہ جس بات کا انہیں خطرہ تھا وہ انہیں کمزوروں کے ہاتھ سے انکے آگے آگئی -

(البقیة تتلی)

تسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سیـ[illegible] - متر - ا لی - سی - ایس تسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں' وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۱ آنہ -

[illegible]

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جوباوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

حیات و موت کی تعریف

از جناب مولانا عطا محمد صاحب رئیس امرتسر -

عناصر کی ترکیب کیمیاوی سے کسی جسم میں جو استعداد نشو و نما کی اندر سے باہر کی طرف بذریعہ اخذ یا انجذاب بیرونی عناصر کے پیدا ہوتی ہے' وہ اس جسم کے لیے حیات ہے' اور جب وہ استعداد کسی اندرونی یا خارجی اثر سے معدوم یا فنا ہوجاتی ہے تو وہ اس جسم کے لیے موت ہے -

میرے خیال میں حیات و موت کی یہ تعریف جامع و مانع ہے -

(روح کی تعریف)

حیات حیوانی میں جو قوت صاحب تعقل و ارادہ ہے' اور ارکان و اعضاء جسم حیوانی و حواس کے استعمال پر بموجب انکی ساخت کے قادر ہے' وہ روح ہے -

روح' عناصر کی ترکیب کیمیاوی کا اثر نہیں ہے - یہ ذیل کی چند منطقی شکلوں سے ثابت ہے :

(شکل اول)

(۱) جو اثر عناصر کی ترکیب کیمیاوی سے پیدا ہوتا ہے وہ اس وجود کے لیے امر طبیعی ہوتا ہے -

(۲) جب تک وہ ترکیب عناصر اس وجود میں باقی رہتی ہے وہی اثر پیدا ہوتا رہتا ہے' اور اسکا نہ پیدا ہوتے رہنا محال ہے -

(۳) اسلیے اس وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک وہ ترکیب کیمیاوی اس وجود میں باقی رہے' کبھی اس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر نہ ہونے دے -

(مثال شکل اول)

(۱) مقناطیس میں ترکیب کیمیاوی عناصر سے جذب آہن کا اثر پیدا ہوا ہے - یہ اثر مقناطیس کا طبیعی امر ہے -

(۲) جب تک مقناطیس میں یہ ترکیب کیمیاوی عناصر کی باقی رہیگی' یہ اثر جذب آہن کا پیدا ہوتا رہیگا' اور اس اثر کا نہ پیدا ہوتے رہنا محال ہے -

(۳) اسلیے مقناطیس کے وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک عناصر کی ترکیب کیمیاوی اس میں باقی رہے' وہ اس اثر جذب آہن کو کبھی ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر نہ ہونے دے -

(شکل دوم)

(۱) حیوان میں ارادہ و اختیار ہے کہ جس کام کو چاہے کرے چاہے نہ کرے -

(۲) کیمیاوی ترکیب عناصر سے جو اثر پیدا ہوتا ہے' اس کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ کبھی اس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

ساتهه تیرهویں صدی هجری کے اوائل میں شروع هوئی اور اهسته اهسته افریقه کے تمام اسلامی حصص میں پهیلتی رهی یه تحریک ایک ایسے ملک میں شروع هوئی تهی جو دنیا کے متمدن و معروف حصوں سے بالکل الگ تهلگ هے اور نئے تمدن کے اثرات وهاں تک پهنچنے میں همیشه ناکام رهے هیں -

اسلیے قدرتی طور پر اسے خاموشی و سکون کی قیمتی مهلت متصل ملتی رهی' اور اعلان و هنگامه سے جو مقابلے هر تحریک کو پیش آجاتے هیں' اور جنکی وجه سے انکی قوتیں جماعت کے پیدا کرنے کی جگه اسکے حفظ و دفاع میں صرف هونے لگتی هیں ' ان سے وه بالکل محفوظ رهی -

نه تو وهاں اخبارات تهے جو اسکا تذکره کرتے ' نه اس قسم کا ملک تها جو خارجی سیاحوں کا جولانگاه هوتا - دولت عثمانیه کے انحطاط اور اسکے مرکزوں کے اختلال کا دور تها - مصر میں خدیوی خاندان کی بنا پڑچکی تهی مکة معظمه میں ترکوں کے خلاف، منشور اصلاح کی بنا پر بغاوت هوچکی تهی- ایران و ترکی کا سرحدی مسئله جنگ تک پهنچ گیا تها - سلطان محمود مصلح کی اصلاح اور ینگچریوں کے فتنه نے قسطنطنیه کو بالکل اپنے اندر مشغول کررکها تها اور روس کی پیـش قدمـی روز بروز جنـگ کا پیام دے رهی تهی - ان تمـام اسباب کی وجه سے سنـوسـی تحریک کو پهیلنے اور ترقی کرنے کی پوری مهلت ملگئی ' اور اسکے لیے خاموشی اور سکـون کے ایسے اسباب مهیا هوگئے ، که بغیر بیرونی دنیـا کے خبردار هوے وه پوری قوة کے ساتهه اپنا کام کرتی رهی -

دولة عثمانیه کا وجود جهاں گذشته چهه صدیوں میں اسلام کی پولیٹـکـل قوت کا محـافظ رها هے' وهـاں بهت سی ایسی تحریکوں کیلیے مهلک و قاتل بهی هوا هے جنکے اندر مسلمانوں کے اصلاح حال اور عروج بعد از زوال کیلیے بهت سی قیمتی قوتیں مخفی تهیں ' اور جنهیں اگر دولة عثمانیـه اپنے سیـاسی خطروں سے گهبرا کر هلاک نه کرڈالتی تو وه اصلاح دینی و تجدید سیاست اسلامی کی عظیم الشان جماعتیں پیدا کردیتیں -

لیکن سنوسی دعوة خوش قسمتی سے افریقه کے غیر معروف حصص میں قائم هوئی اور ایسے زمانے میں پهیلی جو دولة علیه کے مرکزی اختلال و اغتشاش کا وقت تها - اسلیے اولیاء حکومت کو اسپر متوجه هونے کی مهلت نه ملی اور سرزمین افریقه کے قدرتی خصـائص نے اسکے مرکز کو همیشه دنیـا کی مهلـک نظروں سے چهپـاے رکها - یهاں تـک که اسکا اثر افریقه اور صحرا کے مخفی ریگزاروں سے نکلر مصر و حجاز اور شام تـک پهنچ گیا !

(سنوسـی اول)

الجزائر کے اطراف میں ایک چهوٹا سا صحرائی قریه " بادیه مستغانم " هے جس میں عرب و اندلس کے مهاجرین اولین کے چند خاندان کئی صدیوں سے آباد هیں - اسی قریه کے ایک فاطمی النسب خاندان میں ایک لڑکا پیدا هوا ' جس کا باپ اپنے شدید مذهبی اعمال کی وجه سے مشهور اور حسنی النسل سید تها - یه واقعه سنه ۱۲۰۴ هجری کا هے -

بچپن هی سے اس لڑکے کے عادات و اطوار غیر معمولی تهے ' اور وه اپنے خاندان اور قوم کی موجوده حالت پر غیر قانع نظر آتا تها - وه جب سن تمیز کو پهنچا تو تحصیل علوم دینیه کے شوق میں ترک وطن پر آماده هوا اور سب سے پہلے مراکش کے دار الحکومت شهر " فاس " میں آیا جو اب بهی افریقه میں علوم عربیه کا ایک بهت بڑا مرکز اور اپنی قدیمی یونیورسٹی " جامع ابن خلدون " کی وجه سے مشهور و ممتاز هے -

یهاں وه عرصے تک مقیم رها اور تحصیل علوم کے ساتهه علوم فقر و سلـوک و مجـاهدات صوفیه کی طرف بهی متوجه هوکر طریقهٔ " درقاویه " میں داخل هوگیا جو مثل دیگر طرق تصوف مشهوره کے ایک غیر معروف طریقه هے اور زیاده تر بلاد مغرب و مراکش میں رائج هے -

شاذلی طریقه کے ایک صاحب طریقت بزرگ شیخ درقاوی گذرے هیں جو گیارهویں صدی کے اوائل میں افریقه گئے اور اپنے طریقـه کے ارشاد و دعوة میـں مشغـول هوگئے - جس طرح هندوستـاں میں حضرة شیخ احمد سرهندی (رح) نے طریق سلوک تصوف کو ظواهر شرع کے تحفظ کے ساتهه رائج کیا اور ء ٦ - رفیـــں مبتدعین کی تمام بدعات و خرافات کی اصلاح کی' چنانچه طریقهٔ نقشبندیهٔ مجددیه تمام طرق معروفه میں محفوظ و مصئون ترین طریقه هے ' اسی طرح معلوم هوتا هے که شیخ درقاوی نے بهی اصلاح و تجدید کے بهت سے مراحل طے کیے تهے اور اپنے طریقه کی بڑی خصوصیت اعمـال شرعیه و سنت نبوی و آثار سلف صـالح کی پیروی قرار دی تهی -

جربوب میں جماعة سنوسیه کی مرکزی خانقـاه اور قلعه
خود حضرة شیخ سنوسی کا بهی قیام یہیں رهتا هے

یه نوجوان حسنی سید مراکش میں اخذ علوم کے ساتهه اس طریقه کے ذکر و فکر سے بهی مستفید هوتا رها ' اور اسکے بعد مکة معظمه کا قصد کیـا تا که علمـاے حجاز کی خدمت میں علوم دینیه کی تکمیل کرے -

مکة معظمه میں وه ایک نهایت متقی اور صاحب ورع و صلاح صوفی سے ملا جنکا نام شیخ احمد بن ادریس الفاسی تها اور جو اس وقت اپنے کمالات باطنی اور طریق سلوک کی فضیلت کے لحاظ سے تمام حجاز و یمن میں یکساں شهرت رکهتے تهے - وه اس نوجوان مغـربی کو دیکهتے هی گرویده هوگئے اور اسکے شوق علم و ورع و زهـد کا ان پر کچهه ایسا اثر پڑا که بڑے بڑے مجمعوں میں اسکی فضیلت کا ایـک معمولی شخص کی طرح اعتـراف کرنے لگے !

(کارزار طرابلس)

غـــزوۂ طـــرابلس اور اســـکا ۔۔۔۔۔ ل

افریقه کا "سرمخفي"

براعظم افـریقه میں اسلام کی بقیه امیدیں

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیه

گذشته اشاعت سے ما قبل اشاعت میں " چند قطرات اشک " کے عنوان سے غزوۂ طرابلس کي ختم شدہ داستان پھر از سرنو چھیڑي گئي تھي که ایک ختم شدہ اقبال کے ماتم گـذاروں کے لیے گذري ہوئی داستـانوں کي یاد' اور آیندہ کي حسرت کے سوا اب اور کم ھي کیـا باقـي رھگیا ھے ؟

اے جلوں باز بتاراج گریباں برخیز!

اس مضمون میں جنـگ طرابلس کي بعض خصوصیات پر توجه دلائي تھي جو عرصے سے اعداء اسلام اور فرزندان اسـلام کے باھمي جنـگ و قتال میں ناپید ہوگئي ھیں اور لکھا تھا که اسلام نے اپنا نظام اجتماعي و ملکي اس اصول پر رکھا ھے که حفظ ملت و وطن کی امانت مقدس حکومتوں کي تنخواہ دار فوجوں کي جگه تمام افراد ملت کے سپرد کي ھے اور اسي کا نام جہاد نہلي ھے - جنـگ طرابلس کیلیے کچھه ایسے اسباب جمع ھوگئے که دولۃ علیه کي جگه بادیه نشین عربوں کو میدان کارزار میں آنا پڑا اور اس طرح جنـگ طرابلس ایک غزوۂ دیني بنکر ان تمام گرانقدر اور مقدس جذبات و حسیات کے ظہور کا باعث ھوگئي جنسے سرزمین اسلام عرصے سے محروم تھي -

* * *

لیکن با لاخر اس کا نتیجه کیا نکلا ؟ وہ فرزندان اسلام جنھوں نے باوجود بیچارگي و بے ساماني کے اس طرح حفظ اسلام کیلیے اپني جانوں کو وقف کیا که اٹلي کي نوایجاد اور انسان پاش توپوں کے آگے اپنے سینوں کو ڈھال بنایا' اور اسکي ڈھائي لاکھه سے زیادہ متمدن اور باسامان فوجوں کو اپني زنـگ آلود تلواروں اور پراني قسم کي فرسودہ بندوقیں لیکر اس طرح روک دیا که اٹلي کیلیے آگ میں کودنا اور سمندر کي موجوں میں غرق ھوجانا آسان تھا' پر ان بادیه نشین فقرا کي سرزمین میں ایک قدم بڑھنا محال ھوگیا تھا' کیا بالاخر اپنے مقدس فرض کے پورا کرنے سے اکتا گئے اور انھوں نے دشمنان ملت اور اعداء الہي کے آگے سر جھکا دیا ؟

کیا مقدس جذبات ملي اور خصائص عصبیۂ اسلامیۃ کے ایسے روشن و منور جذبات جنکي نظیر پچھلي کئي صدیوں میں نہیں ملسکتي' بالاخر ناکامي و نامرادي' اور اطاعت و تذلل کي تاریکي میں ھمیشه کیلیے گم ھوگئے اور اب انکا سراغ کبھي نہیں ملے گا ؟

* * *

جنـگ بلقان کي مشغولیت نے ھمیں ان سوالات پر غور نہیں کرنے دیا مگـر اب غور کرنا چاھیے - اسي لیے کارزار طرابلس کا عنوان اب مکرر شروع کیا گیا ھے - سب سے پہلے ھم نے شیخ سلیمان الباروني کي مراسلات کا ترجمه شائع کیا جو انھوں نے مسٹر دوے محمد کے نام بھیجي تھیں - یه ایک سب سے زیادہ مفصـل بیان تھا جو آخري حالات کے متعلق شـائع ھوا لیکن عزیز بـک مصري کے بیانات اسکے مخالف ھیں' اور فرھاد بـک نے جو تحریریں بعض عثماني جرائد میں روانه کي ھیں اور جن میں شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے تمام حالات بالتفصیل درج کیے ھیں' انسے کچھه دوسرے ھي قسم کے حالات معلوم ھوتے ھیں -

ھم نے ان بیانات پر اکتفا نه کر کے خود درنه کے بعض ذرائع موثقه سے صحیح حالات کا علم حاصل کرنا چاھا ھے اور ھمیں امید ھے که ایک دو ھفته کے اندر ھم ان حالات کے متعلق بعض مسلسل مراسـلات شـائع کرسکیں گے -

* * *

لیکن آج چاھتے ھیں که اس سلسلے میں پہلے شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے حالات شائع کریں جنکے علم کے بغیر اندرون طرابلس کي موجودہ حالت اور غزوۂ طرابلس کي اصلي حیثیت منکشف نہیں ھو سکتي- شیخ اور انکي جماعت کے حالات بھي ھمیشه مثل ایک سر مخفي کے رھے ھیں اور طرح طرح کي غلط روایتیں انکے متعلق شائع ھوگئي ھیں - یورپ کے نامه نگاروں نے انھیں " افریقـه کے سـر مخفي " کے لقب سے یاد کیا ھے اور ھندوستان میں بہت سے لوگ سمجھـتے ھیں که وہ کوئي پر اسرار طلسم ھیں جنھیں آگ اور پانی سے کوئي نقصان نہیں پہنچ سکتا - حالانکه نه تو وہ کوئي سر مخفي ھے اور نه زمانـۂ قدیم کي روایات کا کوئي طلسم - بلکه اسلام کے سچے پیروں کا ایک محفوظ گروہ جس نے بہت سي بدعات و زوائد سے اپنے تئیں الگ رکھا ھے اور زمانے کے تغیرات انکي طبیعۃ عربیه و اسـلامیه کے خواص میں وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کرسکے ھیں جنکي وجه سے اسلام کي تـوۃ کا عظـیم الشـان طلسم ٹوٹ کر اپنے عجائب و خـوارق سے محروم ھوگیا ھے !

اندرون طرابلس کا ایک نخلستان جسکي زمین خون شہادت سے ابتک تر ھے !

(آغـاز دعـوۃ ۔۔۔ دمي)

" سنوسیه " في الحقیقـت اصلاح اسلامي اور ارشاد و ھدایت دیني کي ایک افریقي تحریک ھے جو صوفیانه طریق بیعت کے

ان چیزوں کو یورپ کي موجودہ ترقیات کے اصول پر خواہ کتني هي ترقي دي جاتي مگر یہ براہ راست سیاست حمیدیہ کے لیے مضر نہ تھیں -

" خستہ خانہ " ترکي میں شفا خانے کو کہتے هیں - یہ گویا قدیم ترکیب " بیمارستان " کا لفظي ترجمہ ہے جسے عربوں نے " مارستان " کہنا شروع کردیا تھا - سلطان عبد الحمید نے ایک شاهي خستہ خانہ قائم کیا ' اور ایسے وسیع پیمانے پر کہ آج یورپ کي بڑے بڑے دار الحکومتوں میں بھي شاید اس درجہ کا کوئي هاسپٹل تازہ ترین ترقیات طبي و تیمارداري کے ساتھہ نہوگا - اسکي سالانہ رپورٹیں با تصویر نکلتي تھیں - میرے پاس کئي رپورٹیں هیں اور ترقیات عصریہ کا ایک عجائب خانہ نظر آتي هیں !

یهي حال " مکتب حربیہ " یعنے فوجي تعلیم کے کالج کا ہے - اس کو سب سے پہلے سلطان عبد المجید نے قائم کیا تھا ' مگر سلطان عبد الحمید کے زمانے میں وہ انتہائي ترقي تک پہنچ گیا -

یہ موجودہ زمانے میں عسکري تعلیم کي ایک بہترین درسگاہ ہے جسمیں آجکل کا تعلیم یافتہ ترک سپاهي نشو نما پاتا ہے اور اول سے لیکر انتہائي مدارج تک کی تعلیم حاصل کرتا ہے - وہ ایک وسیع قطعۂ زمین پر قائم ہے جس کے اندر متعدد بورڈنگ هاؤس مختلف درجوں اور قسموں کے بنائے گئے هیں اور انکا هر کمرہ صفائي و نفاست اور نظم و با قاعدگي کا بہترین نمونہ ہے - ایک ایک بورڈنگ میں بہ یک وقت آٹھہ آٹھہ سو طالب علم رهسکتے هیں اور هر بورڈنگ کي ضروریات و نگراني کیلیے الگ الگ انتظامي دفاتر قائم هیں - تمام عمارتوں میں موجودہ زمانے کي آخري علمي ایجادات کو استعمال کیا گیا ہے اور هر عمارت اپنے وسعت اور خوبصورتي کے لحاظ سے شاهي محلات کا مقابلہ کرتي ہے - گھوڑوں کے لیے بڑے بڑے اصطبل هیں اور انکي صفائي کا ایسا عمدہ انتظام ہے کہ دنیا کے مشہور صحافي مسٹر اسٹیڈ نے انھیں دیکھکر کہا تھا کہ انگلستان کے قصر بکنگھم کا اصطبل بھي اسدرجہ صاف و نظیف نہیں ہے !

درس و تعلیم کی متعدد عمارتیں هیں اور نصاب تعلیم اور طریق تعلیم میں زیادہ تر جرمني کا اسکول موثر ہے - موجودہ ترکي کے بہترین تعلیم یافتہ فوجي اسي کے تربیت یافتہ هیں - تعلیم ابتدا سے مفت هوتي ہے اور تمام مصارف کالج کے ذمے هوتے هیں - اسکے تمام پروفیسر ترک هیں -

انقلاب دستور کے بعد اسکي حالت میں اور ترقیات بھي هوئي هیں - گذشتہ عثماني ڈاک سے معلوم هوتا ہے کہ اسکي شاخیں تمام بلاد عثمانیہ میں کھل رهي هیں - داخلہ کي شرطیں پہلے کسي قدر سخت تھیں مگر اب عام کردي گئي هیں - جسقدر وظائف طلبا کو یہ درسگاہ دیتي ہے ' شاید هي کسي دوسرے کالج میں ملتے هوں - یہاں کے طلبا کا تمام ملک میں احترام کیا جاتا ہے -

کالج کي وردي نہایت خوشنما اور قیمتي هوتي ہے - کوٹ کے کالر پر کالج کا نام سنہري کلابتون سے لکھا هوتا ہے - جب لڑکے شہر کي کسي سڑک سے گزرتے هیں تو تمام راهگیر محبت و احترام سے انکے لیے راستہ چھوڑ دیتے هیں اور دکاندار سلام کرتے هیں !

یورپ کے بڑے بڑے سیاحوں نے اسے دیکھا اور اسکي عظمت کا اعتراف کیا - حال میں اسکي ایک سہ سالہ رپورٹ شائع هوئي ہے - اسمیں نامورانِ عالم کی رائیں ترجمہ اور درج کي هیں جو سو صفحہ سے زیادہ میں آئي هیں !

اس وقت هندوستان کے بھي دو طالب علم اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رہے هیں !

[۱] مکتب حربیہ کا ڈائیننگ هال

[۲] مرحوم بابان زادہ حقي بک

مرحوم حقی بک

مشہور عثماني اهل قلم ' حقي بک ' جنکے انتقال کي خبر تار برقیوں میں آئي تھي ' گذشتہ عثماني ڈاک میں انکے تفصیلي حالات آگئے هیں - تمام معاصرین آستانہ نے اس حادثہ کو " حادثۂ ملت " اور " ضائعۂ ملي " سے تعبیر کیا ہے :

انا للہ و انا الیہ راجعون !

" بابان زادہ حقي بک " جدید سیاسی نگاران عثمانیہ اور نشئۂ حدیثۂ آستانہ کے اعلی ترین مجمع صحافت کا ایک ممتاز رکن تھا - انقلاب دستوري کے بعد مشہور روزانہ اخبار " اقدام " میں اسکی نشریات سیاسیہ نے ماچل مچا دي تھي - بڑے بڑے ارکان انقلاب معترف هیں کہ اگر حقي بک کا حقائق نگار قلم مساعد نہوتا ' تو عثماني دستور کو علم افکار ملت میں اس درجہ مقبولیت حاصل نہوتي !

اسکے بعد " طنین " کي ریاست تحریر اسے حاصل هوئي اور تمام اولیاء حکومت اسکے قلم کي جنبش سے هراساں رهنے لگے - اسکے مقالات کي بڑي خصوصیت یہ تھي کہ انشاؤ حقائق ' دونوں کا مجموعہ هوتے تھے -

وہ ایک خالص علمي اور تدریسي زندگي رکھتا تھا - ایک طرف تو اسکي پبلک زندگي جرائد و مجلات کے دفاتر میں نظر آتي تھي ' دوسرے طرف " دار الفنون " عثمانیہ کا وہ ایک محترم معلم تھا ' اور اسکے علمي درس کي سماعت کیلیے باهر سے لوگ آ آ کر شریک جماعت هوتے تھے !

اسکي فعالیت سیاسي اور جبروت قلمي کا یہ حال تھا کہ ایک مقالہ نگار کی زندگي سے چند مہینوں کے اندر وزارت تک پہنچا اور محض اُن مقالات کے اثر سے جو " طنین " میں شائع هوتے تھے !
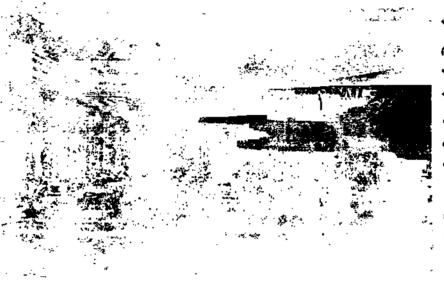
مکتب حربیہ

ترکی کے گذشتہ عہد استبداد میں ترقی و تنزل ' علم و جہل ' نور و ظلمت ' دونوں ایک ہی وقت کے اندر موجود تھے !

ایک سیاح جب قسطنطنیہ پہنچتا تھا ' سراے یلدز کی طلسم سرائیوں کو دیکھتا تھا ' سلاملق کے جلوس میں سلطانی باڈی گارڈ کے طلا پوش سوار اور حمیدیہ رجمنٹ کے انادولی سپاہی اپنی پر شوکت وردیوں میں نظر آتے تھے ' یا " خستہ خانۂ ھمایونی " اور " مکتب حربیہ " کی عظیم الشان ' اور ترقی یافتہ اسباب و ادوات سے لبریز عمارتوں کے سامنے سے گذرتا تھا ' تو وہ متعجب ہوکر اپنے دلسے پوچھتا تھا کہ جو حکومت نئی ترقیات کی تحصیل میں اس درجہ سریع السیر ہے ' کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ اسکے تنزل کا ماتم کیا جاے ؟

لیکن اسکے بعد ہی جب وہ اپنے آسی رھنما سے جو حکم سلطانی سے اسکے لیے مامور کیا گیا تھا ' پوچھتا کہ دار الخلافۃ عثمانیہ کی یونیورسٹی کہاں ہے ؟ علم تعلیم کیلیے کتنے کالج قائم ہوے ہیں ؟ صنعت و حرفت کی درسگاھیں کہاں ہیں ؟ بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر کا مجھے پتہ بتلاؤ - میں تخت گاہ بازینطینی کی بڑی بڑی انجمنوں اور کلبوں کو دیکھنا چاھتا ہوں - تو ان تمام سوالوں کے جواب میں غریب رھنما حسرت کے ساتھہ ایک نگہ خاموش اٹھاتا ' اور پھر ایک پر اسرار اشارے کے بعد بغیر کسی جواب کے اس صحبت کو ختم کر دیتا !

(۱) مکتب حربیہ کا ایک بورڈنگ ہاؤس
(۲) مکتب حربیہ کا اصطبل

اصل یہ ہے کہ نادان عبد الحمید ایک عجیب طرح مصیبت میں مبتلا ہوگیا تھا - ایک طرف تو یہ حالت تھی کہ وہ بیسویں صدی کے یورپ کے قلب میں تھا ' اور چوبیس گھنٹے کی مسافت کے بعد علم و مدنیۃ کی وہ لہریں اٹھہ رہی تھیں جنکی روکو زمانہ کی قاھر و مقتدر ہوا بڑھنے اور پھیلنے کا حکم دے رہی تھی - پس وہ مجبور تھا کہ ترقی کا اپنے تئیں دشمن ثابت نہ ہونے دے اور کچھہ نہ کچھہ اسکے ایسے مناظر اپنے یہاں طیار کردے جن کے نظارے سے اسکی ترقی خواہی کیلیے استدلال کا کام لیا جاسکے -

دوسری طرف وہ دیکھہ رہا تھا کہ علم و تمدن اور استبداد و شخصیت ایک لمحہ کیلیے بھی باہم جمع نہیں ہوسکتے - اور اگر ترکی میں نئی ترقیات و اصلاحات کا دروازہ کھول دیا گیا ' آزادانہ تعلیم کی درسگاھیں قائم ہوگئیں ' اجتماع و اتحاد کے وسائل رائج ہوگئے ' کتب خانے قائم ہوے ' انجمنیں منعقد ہونے لگیں ' پریس کے بڑے بڑے دفتر کھل گئے ' تو ان سب کا اولین نتیجہ یہ ہوگا کہ تخت قسطنطنیہ تو بنکے سنور جائگا مگر تخت حمیدی قائم نہ رھیگا اور میری شخصیت اور مطلق العنانی کیلیے پیام اجل آ پہنچے گا -

پس وہ ایک ناقابل حل کشمکش میں مبتلا ہوگیا - مجبوراً یہ طریقہ اختیار کیا کہ ملکی تعلیم و تربیت کے علاوہ جو میدان اظہار ترقی و تمدن کے تھے ' انکو تو یورپ کی بہتر سے بہتر ترقی یافتہ حالت تک پہنچا دیا تاکہ دیکھنے والا بہ یک نظر نئی ترقیات کے مناظر سے مرعوب ہوجاے - لیکن وہ تمام چیزیں جو ملک میں اعلی تعلیم و تربیت پھیلانے والی تھیں اور آزادانہ اشغال و اعمال کا انسے دروازہ کھلتا تھا ' ان سب کو اسطرح بھلا دیا اور لوگوں کو بھول جانے پر مجبور کیا ' گویا ترکی کے آسمان کے نیچے عالم انسانیت کو ان چیزوں کی ضرورت ہی نہیں ہے !

اس قسم کے اظہار ترقیات کے جو مناظر مدھشہ طیار دیے گئے ' ان سب میں دو چیزیں سب سے زیادہ قابل تذکرہ ہیں : شفا خانہ اور فوجی درسگاہ -

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کا]

یہاں تک کہ وہ با قاعدہ انکے سلسلے میں داخل ہوگیا - شیخ نے بھی اپنی خلافت اسکے سپرد کردی اور اپنے تمام پیروؤں کو حکم دیا کہ ایندہ سے اسکے تمام احکام کو مثل شیخ کے احکام کے تصور کریں -

اسکے بعد اس نے آبا سی کا قیام ترک کردیا اور جبل بوقبیس کی مقدس اور الہام سرا گھاٹیوں میں ایک خانقاہ بنا کر رھنے لگا !

* * *

اس نوجوان جزائری کا نام محمد بن علی تھا جو آگے چلکر " الاستاذ محمد بن علی السنوسی الکبیر " مشہور ہوا ' اور یہی جماعۃ سنوسیہ کا بانی اول ہے - (البقیۃ تتلی)

مولوي چراغ علي صاحب مرحوم المخاطب به نواب اعظم یار جنگ بہادر کي

لاجواب کتاب

" کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جہاد "

کے اُردو ترجمہ

تحقیق الجہاد

* ترجمہ مولوي غلام الحسنين صاحب - پاني پتي مترجم " فلسفہ تعلیم " هربرٹ اسپنسر پر حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اي - ایس - ایف - آر - ایچ - ایس - عالم آثار قدیمہ کا

ریویو

عیسائي مصنفین اسلام پر همیشه سے یه اعتراض کرتے چلے آئے هیں که " مذهب اسلام دنیا میں به زور شمشیر پهیلایا گیا هے " اسلامي تاریخ میں جو واقعات - غزوات - سرایا اور بعوث کے نام سے مشہور هیں ان کو یه لوگ کچهه ایسي رنگ آمیزي و ملمع سازي سے بیان کرتے هیں ' جس بنا پر یه مشہور هوگیا هے که باني اسلام اور ان کے اتباع نے " ایک هاتهه میں تلوار اور دوسرے میں قرآن لیکر مذهب اسلام کي اشاعت کي " - مسئله جهاد کے ساتهه غلامي و تسري وغیره پر بهي عیسائي دنیا کي طرف سے اعتراضات هوا کرتے هیں ' جن کي تردید همیشه مسلمانوں کي طرف سے هوتي رهي هے - هندوستان کي مسلمه مشترکه زبان اردو میں بهي اس موضوع پر متعدد اصحاب تصنیف و تالیف کرچکے هیں - مثلاً مولوي رحمت الله مرحوم - مولوي آل حسن مرحوم - مولوي عنایت رسول مرحوم - هندوستان میں مشہور مناظر گذرے هیں - فخر قوم سر سید احمد خان مرحوم نے بهي عیسائیوں کے اعتراضات کے نہایت عالمانه و محققانه جوابات دیے هیں - اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم نے بهي مذهب اسلام کي حمایت میں همیشه بے مثل کتب و رسائل تالیف کئے هیں - ان سب مصنفین کي کتابیں بجائے خود نہایت عمده اور بہت قدر کے قابل هیں - مگر " هر گلے را رنگ و بوے دیگر است " مولوي چراغ علي صاحب مرحوم کي تحریر میں ایک تو یه خصوصیت هے که طرز ادا نہایت ساده اور طریقه استدلال نہایت مستحکم هوتا هے - دوسرے ان سے پہلے به ظاهر اسي مصنف نے مسئله جهاد پر کوئي مستقل کتاب نہیں لکهي - سر سید مرحوم کي تفسیر القرآن جلد چہارم میں اگرچه غزوات کا ذکر بہت کچهه هے ' مگر وه محض نوٹ هیں جو تفسیر کي جلدوں میں محسوب اور شامل هیں - سنه ۱۸۸۵ع میں مولوي چراغ علي صاحب نے خاص اسي موضوع پر مندرجه عنوان مستقل کتاب تصنیف کي - اسکے تین حصه هیں :

(۱) حصه اول میں مقدمه مصنف هے جس میں وہ تمام وجوه و اسباب درج هیں جنهوں نے جناب رسالت مآب اور آن کے اصحاب کو لڑائیوں پر مجبور کیا - اس کے ضمن میں مسلمانوں کي ابتدائي تاریخ اور مشرکین عرب کے مظالم کو مفصل بیان کیا هے ' جن کي مدافعت کے لئے مسلمان تلوار اٹهانے پر مجبور هوے - اس کے بعد اشاعت اسلام کے واقعات بیان کئے هیں - اسلام کي تعلیم اور تمدن پر گہري نظر ڈالي هے - اوامر و نواهي خصوصاً مسئله جهاد کے فلسفه کو سمجهایا هے اور یه نتیجه نکالا هے که مذهب اسلام اصول انصاف اور قوانین فطرت کے مطابق هے ' اسلئے آساني کے ساتهه لوگوں کے دلنشیں اور دنیا میں مروج هوا - یه مقدمه (۱۲۸) صفحات کا هے -

(۲) حصه دوم - مقدمه کے بعد اصل کتاب شروع هوتي هے - جس میں تمام غزوات کے حالات درج هیں - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ کے نا قابل تردید حوالوں سے ثابت کردیا هے که باني اسلام کي تمام لڑائیاں دفاعي تهیں - اشاعت اسلام میں آپنے کبهي جبر و اکراه سے کام نہیں لیا - اسیران جنگ کے متعلق یوروپین مورخوں کي افترا پردازیوں کي قلعي کهولدي هے اور پورے طور پر ثابت کردیا هے که آنحضرت نے اسیران جنگ کے ساتهه نہایت رحیمانه و منصفانه برتاؤ کیا -

(۳) - حصه سوم میں تین ضمیمه هیں - پہلے ضمیمه میں جهد - جهاد کي صرفي - نحوي اور فقهي قواعد سے تحقیق کرکے یه ثابت کیا هے که قرآن مجید میں یه الفاظ بمعني جنگ و جدل استعمال نہیں هوئے - دوسرے ضمیمه میں اونکهي علام اور حرم بنانے کي تردید کي هے - تیسرے ضمیمه میں ان آیات کلام مجید کے حوالے درج هیں جن میں دفاعي لڑائیوں کا ذکر وارد هوا هے - ان مباحث کے ذیل میں علامه مصنف نے تاریخ ' تفسیر ' اور فقه کے اکثر مسائل حل کئے هیں - مثلاً قبائل عرب کے انساب و مواطن کي تحقیق - رجم و رحوم کي لغوي تشریح ' بنو نضیر ' بنو قریظه اور دوسرے یهودیوں کے قتل کي فرضي داستانیں ' غزوه خندق کے متعلق نعیم بن مسعود کي تقریر پر بحث ' جنگ بدر کے اسباب ' تعدد زوجات ' غلامي تسري کے مباحث خاص طور پر پڑهنے کے قابل هیں - ریحانه - ماریه قبطیه اور بي بي زینب کے حالات پر روشني ڈالي هے - غرض که یه کتاب مسئله جهاد اور اسکے متعلقات پر اس خوبي سے لکهي گئي هے جس کي مثال نہیں مل سکتي -

اس کتاب کے پبلیشر مولوي عبد الله خاں صاحب کے نام سے علم دوست اصحاب بخوبي واقف هیں جنهوں نے گلشن هند اور مآثر الکرام جیسي عمده لٹریري کتابیں اور اعظم الکلام في ارتقاء الاسلام " - اور " تحقیق الجهاد " جیسي عالمانه اور مذهبي کتابیں شایع کرکے ملک قوم کي عظیم الشان علمي خدمت انجام دي هے - خان صاحب موصوف نے اس کتاب " تحقیق الجهاد " کو بصرف زر کثیر شایع کرکے اسلامي لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافه کیا هے -

مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي کا نام نامي ترجمه کي خوبي و عمدگي کے لیے ایک قابل اطمینان ضمانت هے - فاضل مترجم نے جا بجا نہایت عمده اور قیمتي نوٹ بهي لکهے هیں ' اور اس کے بے مثل هونیکا مزید استحکام اور وثوق یه هے که یه ترجمه عالي جناب شمس العلما مولانا الطاف حسین صاحب پاني پتي کي نظر سے گذرا اور ان کي اصلاح سے مزین هوا هے -

خود پبلیشر یعنے مولوي عبد الله خاں صاحب نے بهي خاص طور پر نہایت توجه و اهتمام کے ساتهه اس کي تهذیب و ترتیب کي هے - مصنف مرحوم نے انگریزي میں جو حوالے دیے تهے خان صاحب موصوف نے آن کے صفحات بهي بتائے هیں تاکه تلاش کرنیوالے کو آساني هو ' اور خود دوسرے حوالے تلاشکر کے بکثرت اضافه کردیے تاکه مصنف کے بیان کو مزید تقویت و تائید هو - انگریزي میں آیات قرآن کا فقط ترجمه تها ' خان صاحب نے ترجمه میں اصل و متن کو جمع کردیا ' اور نصف کالم میں اصل آیت لکهه کر مقابل میں اس کا فصیح و صحیح اردو ترجمه لکها هے - انگریزي سے عربي اسماء و اعلام کے نقل هونے میں جس قدر دشواریاں هیں اس کو صرف علمي مذاق رکهنے والے سمجهه سکتے هیں - خان صاحب نے نہایت قابلیت و محنت کے ساتهه سیکڑوں عربي کتابوں کي مدد سے ان مشکلات کو بهي حل کیا - غرضکه آپنے اس کتاب کي تصحیح و تحشي میں نہایت جانکاهي اور عرق ریزي اور کمال تحقیق و تدقیق سے کام لیا هے ' اور حیرت انگیز بات یه هے که یورپ میں جو کام بڑي بڑي جماعتوں کے هاتهه سے هوتا هے وه انهوں نے تن تنہا انجام دیا ' جسکے لئے وه مبارک باد اور شکریه کے مستحق هیں ' اور حقیقت یه هے که کتب خانهٔ آصفیه کا ایسا عظیم الشان بے مثل اور نادر خزانه کتب اگر موجود نه هوتا تو یه مرحله کسي طرح طے هونا ممکن نه تها -

اب پبلک کو اس لاجواب کتاب کي خریداري کر کے قدر داني و امداد کرني چاهیے تاکه خانصاحب موصوف کو دوسري مفید کتابوں کے شایع کرنے کا آینده حوصله هو سکے - صرف مولوي چراغ علي صاحب مرحوم کي بے مثل اور قابل قدر (۴۵) چهوٹي اور بڑي مذهبي کتب و رسائل قابل اشاعت موجود هیں -

اس کتاب کے شروع میں مولانا عبد الحق صاحب بي - اے علیگ کا مختصر مگر دلچسپ و مفید مقدمه شامل هے ' اور اس کے علاوه اصل کتاب کے (۴۱۲) صفحات هیں ' اور نہایت عمدگي سے مطبع رفاه عام لاهور میں چهپي - اس کے قابل قدر خوبیوں کے مقابله میں نہایت کم یعني فقط (۳) روپیه علاوه محصول ڈاک مقرر هے - اور کتب خانهٔ آصفیه حیدر آباد دکن سے مولوي عبد الله خاں صاحب کے پته سے مل سکتي هے *

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

لکھنؤ

انجمن اصلاح ندوہ

۱۶ مارچ کو لکھنؤ اور باہر کے مسلمانوں کا ایک جلسہ نواب سید علي حسن خاں بہادر کي کوٹھي پر منعقد ہوا - مولوي نظام الدين حسن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - صدر منتخب ہوے اور ندوۃ العلما کے مفاسد اور خرابیوں کے انسداد کي تدابیر پر غور کیا گیا - مولوي محمد نسیم صاحب وکیل و رکن ندوہ نے یہ تجویز کي کہ " اصلاح ندوہ " کي جگہ " معین الندوہ " کے نام سے ایک کمیٹي بنائي جاے' لیکن مجاریٹي نے اسے منظور نہیں کیا کیونکہ اس سے مقصود ندوہ کي قابل اصلاح حالت کو تاریکي میں ڈالنا تھا - بالاخر کثرت آرا سے طے پایا کہ " چونکہ ندوۃ العلما کي بد انتظامي اس حد تک پہنچ گئي ہے کہ جب تک تمام قوم اسکي طرف متوجہ نہوگي اسکا درست ہونا دشوار ہے - اسلیے ایک انجمن " اصلاح ندوہ " قائم کي جاتي ہے جو جملہ حالات کي تحقیق کرے اور تمام مسلمانان ہند کے تمام مقاموں کو مدعو کرکے ایک جلسۂ عام منعقد کرے " اس انجمن کے ممبر وہ تمام اصحاب قرار دیے گئے جنکي فہرست موجود تھي -

(مراسلہ نگار)

چھاونی ملتان

ندوۃ العلما کي جدید نظامت کے متعلق جو خیالات قوم میں پیدا ہوے تھے' اور جو بدگمانیاں پیدا ہورہي تھیں' طلباے ندوہ کے اسٹرائک سے درجہ یقین کو پہنچ گئیں - عام مسلمان بے حد مشوش تھے - آخر ۱۵ - مارچ سنہ ۱۳ع کو انجمن نصرۃ الاسلام چھاؤني ملتان کا غیر معمولي جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوئے :

(۱) یہ انجمن مسلمانان ملتان کي طرف سے استدعا کرتي ہے کہ ندوہ کے ہر صیغہ میں جس قدر جلد ممکن ہو اصلاح کي جالے' اور جدید ناظم صاحب یعني مولوي خلیل الرحمن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں ہے - اس لیے عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتي ہے -

(۲) یہ انجمن مناسب سمجھتي ہے کہ طلبا کے اسٹرائک کے متعلق اور جدید اصلاحات پر غور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصحاب کي کمیٹي منتخب کي جالے جو بعد تحقیقات اپني رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کریں' نیز مجوزہ اصلاحات کو عمل میں لانے کیلیے سعي بلیغ فرمائیں

(صوبہ پنجاب کي طرف سے)

ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بہاولپور - کرنل عبد المجید خاں پٹیالہ - حاجي شمس الدین صاحب انجمن حمایت الاسلام لاہور -

(دہلي)

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب - مسٹر محمد علي ایڈیٹر " کامریڈ " -

(صوبجات متحدہ)

آنریبل خواجہ غلام الثقلین وکیل میرٹھہ - آنریبل سید رضا علي وکیل مراد آباد - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا علیگڈہ - مسٹر وزیر حسن سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو - راجہ صاحب محمود آباد مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنو - نواب وقار الملک صاحب امروھہ -

(بہار)

مسٹر مظہر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور -

(بنگال)

مولانا ابو الکلام آزاد - کلکتہ -

(دیوبند)

مولانا سید احمد صاحب -

---

12 مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہي رحمۃ اللہ علیہ ۴ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۹ پیسہ (۱۹) شمس العلما آزاد دہلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۲ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۹ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ۴ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلونا اصلي قیمت ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرلیجیے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) ۷ رفقاي پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کي تصوف کي لاجواب کتاب ۹ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموزالاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکے نام بھي لکھدیے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلي کیمیا گري یہ کتاب سونے کي کان ہے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

ملنے کا پتہ ـــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

---

[19] سعادت فلاح دارین - قرآن کریم - بیش قدر تفاسیر ۰ اکسٹھ صفت کتب دین و تاریخي و اسلامي - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کي قیمتوں میں یکم مارچ ۱۳- بروز اتوار کیلئے معقول تخفیف ہوگي - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بواپسي منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بھیج سکیں -

ا ۲۰۰ منیجر وطن لاہور

15

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام .

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي ہے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمی اُنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' اُنکي قیمتیں ' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهی ' شتر ' کالے بهینس ' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کہیں دیکهي نـه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دکهانی دیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـر کا مجمل حوالہ کرایه وغیـره سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ نے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک ۱ روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے که کبهی ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـري نهایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي ہے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئے هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ واکر اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں ' کلاک اور گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پته صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیجے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانه - ایس - پی - ریلـوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الهــلال کے لئے

خــاص رعایت

یہ گھــڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجہہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي - گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -

آربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہري سوئیں - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنــہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیــہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهــلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

یہ گھڑي نہایت عمــدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - بریسلٹ - اوپــن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانــڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانــڈس - بــزل ست اور مصنوعي جواهــرات - اسپانــڈنــگ بریسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنــہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - بریسلٹ اوپــن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ - سلینڈر اسکیپمنٹ - پن هانــڈست مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیــل هانــڈس - بــزل ست اور مصنوعي جواهــرات - اکسپانــڈنــگ بریسلٹ بغیر ڈرم اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیــہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتہر کے - بي - سعیــد اینــڈ کمپني پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

....ؤائۂ بقاء و اصــلاح ندوة العلما

طلباء دارالعلوم ندوہ نے اپني شکايتوں اور اسٹرائک کے اسباب کے متعلق مندرجۂ ذيل تحرير شائع کي -

حــامــداً و مصلياً !

جناب والا !

هم طلباء دار العلوم کے اسٹرائــک کا جو معامله آپ کے سامنے پيش هے ' جبتک آپکو اسکي ترتيب و تاريخ و علل و اسباب دريافت کرنيکا کوئي قابل وثوق ذريعه هاتهه نه آے' آپ اسکا منصفانه فيصله جيسا که آپ کي ذات سے توقع هے نهيں کرسکتے - اس بنا پر هم طلبا آپکي خدمت ميں يــه تفصيلي عرضداشت پيش کرنيکي اجازت چاهتے هيں :

دنيا ميں واقعات پر مختلف حيثيتوں سے نگاه ڈالنے سے جو مختلف نتــائج مستنبط هوتے هيں' همارا معامله اسکي بهترين مثال هے - اس معامله کا ايک پهلو يه هے که يه اسٹرائــک هماري سرکشي کا نتيجه هے ' ليکن واقعه پر جب اس حيثيت سے نگاه ڈالي جاتي هے که کيا ايک ضعيف اور محکوم گروه ايک صاحب اقتدار مهتمم يا ناظم کے ساتهه بغير سخت ناگوار برتاؤ کے سرکشي کرنيکي جرأت کرسکتا هے ؟ تو واقعه کي حيثيت بدلجاتي هے' اور خود بخود سوال پيدا هوتا هے که وه کيا شکايات هيں جنهوں نے اس ضعيف گروه کو اس خود کشي پر آماده کيا ؟ هم جناب کي خدمت ميں اس معامله کو اسي حيثيت سے پيش کرتے هيں -

ليکن آپ کو هماري شکايتوں سے پہلے يه پيش نظر رکهنا چاهيے که ندوه کيساتهه قوم کو کسقدر دلچسپي هے ؟ دار العلوم کن اصولوں پر چل رها تها ؟ دار العلوم کي امتيازي خصوصيات کيا هيں ؟

يه عام طور پر مسلم هے که ندوه کيساتهه قوم کو کوئي خاص دلچسـپي نهيں هے - سالانه جلسے عموماً بند هوگئے هيں ' چنـدوں کي مقدار کم هوگئي هے' لوکل ارکان کا خود يه حال هے که بمشکل انتظامي جلسوں ميں کورم پورا هوتا هے -

يه بهي آپ کو معلوم هے که اب دار العلوم کي تعليمي حالت بهت ترقي کرگئي تهي' درجۂ تکميل کهلگيا تها ' نصاب تعليم ميں بهت کچهه تغير کرديا گيا تها ' طريق تعليم بهت کچهه بدل گيا تها طلباء ميں مجتهدانه تعليم حاصل کرنيکا ذوق پيدا هوگيا تها ' علمي مسائل پر برجسته تقرير کرنيکي خاص طور پر کوشش کيجاتي تهي -

مسودۂ دار العلوم' قواعد ندوة العلماء ' روئداد جلسهاے انتظاميه نے تمام طلباء کو عزت نفس ' مساوات ' بلند همتي کا عام سبق ديا هے' اور يهي دارالعلوم کي امتيازي خصوصيات هيں - چنانچه جلسه دهلي ميں دار العلوم کي جو رپورٹ پيش کي گئي تهي اوسميں اسپر خاص طور پر فخر کيا گيا تها - انهيں خصوصيات نے هماري حالت کو عام مدارس عربيه کے طلباء سے مختلف کرديا هے ' اور هماري معروضات کے سننے ميں جناب کو خاص طور پر اس کا لحاظ کرنا چاهيے -

ان مقدمات کے عرض کرنے سے همارا مقصد يــه هے که آپ کو نتائج ذيل کيطرف توجه دلائيں :

(۱) جبکه ندوه کے ساتهه قوم کو کوئي دلچسپي نهيں هے تو ايسي حالت ميں هم کو قوم کي توجه و حمايت کي توقع بهت کم تهي اسليے يــه اسٹرائــک سخت مايوسي اور مجبوري کي حالت ميں کيگئي هے ' بلکه درحقيقت يــه ايک قسم کي خود کشي هے -

(۲) تعليمي حالت جن اصول پر قائم هوگئي تهي طلباء کو اسکے قائم رکهنے يا ترقي دينے کا جائز حق حاصل تها اسليے اگر اسميں کسي قسم کي رکاوٹ پيدا کيجاتي هے تو اوس سے قدرتي طور پر مايوسي پيدا هوتي هے -

(۳) اگر طلباء کيساتهه ناظم يا مهتمم يا مدرسين ايسا برتاؤ کرتے جو عزت نفس کے منافي هوتا ' يا اونميں ذلت آميز تفريق و امتياز پيدا کرتا ' تو يقيناً يه طرز عمل مايوسي بخش هوتا -

ان نتائج کے بعد اب هم ان شکايات کو به تفصيل آپکي خدمت ميں پيش کرتے هيں - همکو مذهبي' تعليمي' انتظامي ' اخلاقي هر قسم کي شکايتوں کے پيش کرنيکا افسوسناک موقع پيش آ گيا هے ' اسليے هم هر ايک کا ذکر جدا جدا عنوانات کے تحت ميں کرتے هيں - جناب سے توقع هے که آپ ان تمام پهلوؤں کا لحاظ فرما کر هماري زندگي کو اور دار العلوم کي انتظامي حالت کو ايک ايسے معيار پر لانيکي کوشش کرينگے ' جو دار العلوم کے شايان شان هوگا -

(تعليمي شـکايات)

تعليمي حيثيت سے مستطيع و غير مستطيع طلبا ميں سخت تفرقــه قائم کيا گيا ' چنانچه يه حکم جاري کيا گيا که طلباء غير مستطيع کو يه معاهده کرنا پڑيگا که وه بعد فراغ پانچ سال تـک باقل معاوضه (بيس ۲۰ روپيه ماهوار) مدرسے کي خدمت پر اپني زندگي وقف کر دينگے ' نيز اگر بغير تـکميل پاس کيے يهانسے چلے جاوينگے تو اونپر جو کچهه خرچ کيا گيا هے وه واپس کرنا پڑيگا ' طلباء غير مستطيع نے اس ناگوار تفريق کو محسوس کرکے ايک درخواست دي ' جسکا خلاصه يه تها که قواعد دارالعلوم ميں اس کا کوئي ذکر نهيں هے' اور نه يه تجويز کسي جلسه ميں منظور هوئي هے ' اور نه کبهي اس پر عمل کيا گيا -

مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت ميں طلباء کے عــذرات پيش کيے - اونهوں نے جواب ديا که يه تجويز منظور هوچکي هے ' ميں وه تحرير بهيجدونگا - مهتمم صاحب نے جب دوباره ناظم صاحب سے اسکي تعميل پر اصرار کيا تو اونهوں نے حسب وعده تحرير مانـگي ' ليکن اونهوں نے تحرير نهيں بهيجي ' اور فرمايا که آپ کو ميرے حکم کي تعميل کرني هوگي - اب مهتمم صاحب نے طلباے غير مستطيع کو بلاکر فرمايا که ميں اسکي تعميل پر مجبور هوں ورنــه آپ لڑکوں کو اخراج نام کي تکليف گوارا کرني هوگي - طلبا نے اب مجبوراً ناظم صاحب کي خدمت ميں درخواست دي جسکا جواب ابتک نهيں ديا گيا - اس حکم کي ناگواري کا ايک بڑا سبب يه تها که دارالعــلوم ميں مصارف طعام کے عــلاوه اور تمام مصارف تعليم سے مستطيع اور غير مستطيع برابر فائده اٹهاتے هيں ' اسليے اسکي کوئي وجه نهيں که طلباء مستطيع بالـکل آزاد کردے جائيں اور غير مستطيع طلباء کو ايسي سخت پابندي پر مجبور کيا جائے - بعض انتظامات سے طلبا کو يقين هوگيا که اب دارالعلوم کے نظام تعليمي ميں عظيم الشان انقلاب پيدا هو جائيگا چنانچه درجــۂ تـکميل کي اصلي خصوصيت فنا هوگئي - علم تفسير پر تقرير کرنے کيليے جو جلسه هوا کــرتا تها ' بند هوگيا - طلباء کے کانوں ميں يه صدائيں آنے لـگيں' که اب ملا فاضل اور انٹرنس کے امتحان کي تياري کا سامان کيا جائيگا ' اور اسکے ليے لــڑکے تيار کيے جائينـگے - عملاً جو انقلاب هوا وه يه تها که صرف ايک طالبـعلم کيليے درجۂ انٹرنس کهولا گيا -

درجۂ اعلى کے متعلق قواعد داخله ميں صاف تصريح هے کــه " درجۂ اعلى کے دونوں سالوں ميں انگريزي بهي پڑهائي جائيگي "

ليکن جب درجه انٹرنس کهلا تو ايک مدرس کے اضافه کي ضرورت پيش آئي - بجاے اسکے که يه اضافه کيا جاتا - درجه اعلى کي تعليم کے گهنٹے اس درجه کو ديديے گئے ' اور اس درجه کو انگريزي تعليم سے محروم کرديا گيا - اکثر مدرسين نے ان طلباء کے

هر فرمـــايش ميں الهـــلال کا حوالۂ دينا ضروری هے

رينلڈ کي مسٹر يز اف دي کورٹ اُف لنڈن

يه مشهور ناول جو که سولـه جلدونميں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت کي جوتها ئي قيمت ميں ديجا تي هے - اصلي قيمت ۴۰ روپيه اور اب دس ۱۰ روپيه - کپڑنکي هے جسميں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپيرئيل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بوبازار - کلکته

Imperial Book Depôt, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پــوٹـــن ٹائـــن

معجز نمـــا ايجـــاد اور حيـــرت انگيز شفـــا - دماغ کي شـــکايت کو دفع کرنے کيلوے - مرجهاے هوئے دلکو تازه کرنيکے ليے - هسٹريه اور کلرو ليک کے تکليفونکا دفعيه فورا ميں قوت پہونچانا - بڑهاپے کو جوانيسے تبديل - ايام شبـاب کے مرضوں کا خـاص علاج - مـرد اور عورت دونوںکے ليے مفيد - قيمت دو روپيه في بکس جسـميں چاليس گولياں هوتي هيں -

زينوٹن - ضعف باه کا اصلي علاج - اور نهايت تيز پهدف دوا اسکے استعمـــال کرتے هي آپ فائده محسوس کرينگے -

قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هايڈرولين — هايڈ روسيل کا نهايت مجرب دوا - دس دنکے ليے چار روپيه اور ايک مهينه کے لئے دس ڈ ٹين اينڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

دماغي قوت کا مجـــرب دوا

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتئ رهتي هے - درخواست پر پوري کيفيت سے اطلع ديجاويگي - پانچ روپيه في شيشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس

ميرے نئے چالکي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديکهنے ميں بهي عمده فائده عام کے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسکي گارنٹي تين سال تک کے ليے دي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي کے همراه سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت دئے جائينگے -

کلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره انه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے کا فيته مفت مايگا -

کمپٹيشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لين کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هار مونيم سرپلا فائده عام کے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاريگي يه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپيه اور نصف قيمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپيه ڈبـل ريڈ قيمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپيه نصف قيمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپيه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپيه پيشگي روانه کرنا چاهيئے -

کمرشيل هارمونيم فيکٹـري نمبر ۱۰/۳ لوئر چيت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجيب و غريب مالش

استعمال سے مرده لوگوں ميں تازگي اجاتي هے - اور کهوئي قوتيں پهر پيدا هوجاتي هے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکليف نهيں هوتي هے - قيمت دو روپيه في شيشي - محصول ڈاک علاوه -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمـــال سے بغيرکسي تکليف کے تمام روئيں اڑجاتے هيں -

آر - پي - گهوس

تين بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چيت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

بادشاه و بيگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - يوناني ميڈيکل سائنس کي ايک نماياں کامبابي يعني - ممسک سبلکا — جسکے خواص بهت سے هيں جس ميں خاص خاص باتيں عمر کي زيادتي - جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ايک گهنٹه کے استعمال ميں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرينگے - ايک مرتبه کي آزمايش کي ضرورت هے -

واما نوجين تيله اور پرنسيز انجن تيلا - اس دوا کو ميں نے اپنا واجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه کے حکيم تهے - يه دوا فقط هسکو معلوم هے اور کسيکو نهيں اور درخواست پر ترکيب استعمال بهيجي جائيگي -

۱۰ رنڈر فل کائيچر" کو بهي ضرور آزمايش کريں - قيمت دو روپيه باره آنه -

ممسک پاس اور الکٹريک رينگر پرسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

يوناني ڈوٹ پاؤڈر کا ساميل يعني سـر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لکهيے -

حکيم مسيح الـرحمن - يوناني ميڈيکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - کلکته

تار پته " بيگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پچـاس برس کے تجـربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آرالا ساهائے - جو مستورات کے خاص بيماري کے ليے عجيب دوا مبتلاے ايام کے زمانه ميں وغيره -

گوليـاں — ايـک بکس ۲۸ گوليونـکي قيمت ايک روپيه -

مـستورات کے بيماريونکے ليے نهايت مفيد دوا - خط کے آنے سے پوري کيفيت سے اطلع کيجاليگي -

سواتيسهـــــاے گوليـاں

مردونکے نروس بيماري کے ليـے نهايت مفيد اور مجرب هے اپ ايک مرتبه استعمال کريں اگر فائده نهو تو ميرا ذمه -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سال ويٹي يه دو ايک عجيب اثر پيـدا کرتا هے نوجوان بوڑها - مجـرد هو يا شادي شـده سب کے ليے يکساں اثر -

S. C. Roy M. A.
N.o. 36 Dhurrumtala
Street, Calcutta.

Printed & Published by A. K. Azad, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

(مــذهبي شــكايات)

مذهبي زنــدگی اور اشاعــة اسلام کا ابتدائي خاکه قائم کرنيکے ليے چند طلباء کو خاص پابندي کے ساتهه تمام طلـــباء سے الگ کرليا گيا تها - وه ايک مدرس کي نــگراني ميں علحده مــکان ميں رکهے جاتے تهے - ان طلباء نے اپني زنــدگي اس مقدس کام کيليے وقف کردي تهي' اور انکے والدين بهي اس پر راضي تهے - اونميں تقرير کرنيــکا ماده بهي پيدا هوگيا تها' عين اوس حالتميں جبکه يه طلباء اس زندگي کے خوگر هوچــکے تهے' يه انتظام درهم برهم کرديا گيا' اور اُن طلباء کو عام طلباء کے ساتهه مخلوط کرديا گيا' جس سے اونــکی مذهبي خصوصيت فنا هوگئي' اور دارالعــلوم کا بهت بڑا مقصد جسکي ابتدا هوچکي تهي دفعة برباد هوگيا -

عموماً ربيع الاول ميں همالوگوں کي طرف سے ايک مجلس ذکر مولد مرتب کي جاتي هے' امسال بهي هم نے حسب معمول قديم مجلس مولد مرتب کرني چاهي' اور خيال تها که اس مجلس ميں تقرير کرنيکي مولانا شبلي کو تکليف ديجاے - چونکه اسميں کبهي کسي قسم کي رکاوٹ نهيں پيدا کي گئي تهي' کارڈ پہلے هی سے چهپوا ليے تهے' اور چنده بهي جمع کرليا تها' ليکن جب هــم نے مهتــمم صاحب سے اسکي اجــازت طلب کي تو انهوں نے ليت و لعــل کيا - اسي اثناء ميں وه لاهور تشريف ليگــئے' اور مولوي عبد الــکريم صــاحب قائــم مقام کے طور پر عارضي مهتــمم قرار پاے -

چونــکه وقت گذرا جاتا تها هم نے قائــم مقام مهتمم صاحب سے اجــازت مانــگي - انهوں نے جواب ديا که مهتــمم صاحب نے مجکو اجازت مولود نه دينے کي خاص طور پر هدايت کردي هے' اسليے ميں اجازت دينے سے مجبور هوں -

هم نے مهتمم صاحب کي خدمت ميں بــذريعه ڈاک بغرض حصول اجازت خط بهيجا - جب وه لاهور سے تشريف لاے' تو هم نے پهر اسکي درخواست کي - انهوں نے چند شرائط پر اجازت دي' جو انهيں کے الفاظ ميں حسب ذيل هيں -

(۱) "اجــازت مجلس ميــلاد کي دي جاتي هے بشرطيــکه شمس العــلما مولوي محمد شبلي صاحب نعماني کي تشريف آوري اور تشريف ليجانيکي وهي صورت هو' جيسے سادگي ميں انکے زمانے ميں هوتي تهي -

(۲) يه که بجز مولانا موصوف کے اور کوئي تقرير نــکرسکيگا' کوئي نظم پڑهدي هو تو وه پہلے سے صاف مهتمم صاحب کو دکهلا کر اجازت ليليني چاهيے' اور کار روائي مجلس ميلاد کا نگراں مهتمم هوگا -

هم نے يه تمام شرطيں منظور کيں' جس سے ثابت هوتا هے که اس سے همارا اراده کسي قسم کا ناجائز فائده اٹهانيکا نه تها' ليکن آخر اس رکاوٹ کا کيا سبب تها؟ کيا يه مولود کي رسم کوئي جديد رسم تهي؟ کيا مولانا شبلي نے کبهي اس مجلس ميں اس سے پہلے تقرير نهيں کي تهي؟ کيا اسکے ليے اون سے زياده کوئي اور شخص موزوں هوسکتا تها؟ کيا جلسه کانفرنس آگره ميں مولانا شبلي سے سيرة نبوي پر تقرير کرنيکي درخواست نهيں کي گئي تهي؟ اگر کانفرنس نے اونکو اس کام کيليے موزوں سمجها تها' تو همارا انتخاب کونسي جرم تها؟ جسکو اس قدر اهم اور پيچيده بنا کر همارے مذهبي جذبات ميں اشتعال پيدا کيا گيا؟

نظــام مذهبي' اور مــذهبي جــذبات کي پائمــالي کي نهايت درد انگيز مثال يه هے که جنــگ بلقان کے زمانے ميں هم طلباء نے ايک مهينے تــک گوشت بند کر کے جو رقم جمع کي تهي' اور جسکي مقدار تخميناً (۲۵۰ روپيه) تــک پهونچي تهي وه باوجود همارے تقاضے کے بلقان فنڈ ميں شامل نهيں کي گئي' بلکه مصارف بورڈنــگ ميں صرف کردي گئي - کيا هماري فاقه کشي کا يهي صله هوسکتا تها؟ کيا بد ديانتي کي اس سے بڑهکر کوئي نظير ملسکتي هے؟

(انتظــامي شــکايات)

طلبه کے اشتعال کا سب سے بڑا سبب وه انتظامي طريقه تها جو ان رکاوٹوں کے پيدا کرنے ميں عمل ميں لاياجاتا تها - طلباء کے اخراج نام کي دهمکي ناظم صاحب کا تکيه کلام تهي - سخت کلامي سے کوئي بات خالي نهيں هوتي تهي' بخاري کے درس کے روکنے پر صاف الفاظ ميں ناظم صاحب نے فرمايا که ميں اُن مدرسين اور طلباء کو نکالدونگا جو شريک درس هوتے هيں -

طلباء غير مستطيع نے جو درخواست دي اوسکے آخري جواب ميں مهتمم صاحب نے فرمايا : اب ميں مجبور هوں ورنه آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکليف گوارا کرني هوگي

مولانا شبلي کے استقبال پر تدارک کي دهمکي ديگئي' اور اسکو شورش پسندي سے تعبير کيا گيا' کيا يه طرز عمل اوس مدرسه کيليے موزوں تها' جسميں عزت نفس کي تعليم ديجاتي هے؟

(۲) اشتعال کا ايک بڑا سبب ناظم صاحب کي وه خفيه و علانيه مداخلت هے' جو اُنهوں نے پرنسپل کے اختيارات ميں هر موقعه پر کي' اور جس کا اثر طلباء کي حالت پر پڑا' اور جس نے مهتمم و طلباء ميں سوء ظن پيدا کيا -

هم اوپر بيان کرچکے هيں که بخاري کا درس ناظم صاحب کے اصرار سے روکا گيا' ورنه جناب مهتمم صاحب کو اس پر کوئي اصرار نه تها - مولود ميں بهي جناب ناظم صاحب کے اشاره سے اس قسم کي رکاوٹيں پيدا کي گئي تهيں' چنانچه جب اسکي اجازت کي درخواست پيش هوئي تو ناظم صاحب موجود نه تهے' مهتمم صاحب نے اسکي اجازت جناب ناظم صاحب کے آنے پر بشرط اجازت ديدي -

ناظم صاحب کے صاحبزاده نے واپسي چنده کيليے طلباء کو جو خطوط لکهے اونسے ثابت هوتا هے که ناظم صاحب کو يه مولود اس قدر ناگوار تها - اس مداخلت کي نوبت يهانتک پهونچي که ايک طالب علم درجه تــکميل نے کتاب لينے کيليے مهتمم صاحب کي خدمت ميں عــرضي دي' اوس وقت جناب ناظــم صاحب موجود تهے' اونهوں نے عرضي اٹها کر پهينکدي' اور غصه آميز لهجه ميں فرمايا که اس وقت نهيں ديکهي جاسکتي - خود جناب پرنسپل صاحب کو يه حرکت ناگوار هوئي' اور انهوں نے طالب علم مذکور کو سمجهايا که ناظم صاحب کي موجودگي ميں آپلوگ عرضياں نه لايا کريں - مجهے آپلوگوں کي توهين سے تکليف هوتي هے -

ڈاک هميشه پرنسپل کے يهاں آتي تهي' ناظــم صاحب نے اپنے يهاں منتقل کرالي اور اب ڈاک کي بــد عنواني کي طلبــاء و مدرسين کو عام شکايت پيدا هوگئي -

يهه مداخلت خود جناب مهتمم صاحب کو ناگوار هوئي' اور انهوں نے ڈاک خانه کو اطلاع دي که ڈاک پرنسپل کے پاس آني چاهيے - ڈاکخانه سے اسکے تصديق کے ليے ايک شخص آيا' تصديق هونے پر اس نے وعده کيا که اب ڈاک پرنسپل کے پاس آئيگي' ليکن جب ناظم صاحب کو يه معلوم هوا تو انهوں نے اس پر ناراضي ظاهر کي' اور مهتمم صاحب سے ڈاکخانه ميں دوسري اطلاع دلوائي که ڈاک ناظم کے پاس آني چاهيے -

(اخــلاقي شکايات)

(۱) ان مذهبي' علمي' قومي' جذبات کے پائمالي کے ساتهه' همارے اُن جــذبات کو صدمه پهونچايا گيا' جو مقتضاے انسانيت و شرافت تهے - مولانا شبلي نے دارالعلوم پر جو احسانات

جائز حقوق کے دلانیکی کوشش کی ' مگر اونکو ناکامیابی ہوئی - انسپکٹر صاحب نے بھی درجہ انٹرنس کے کھلنے پر اعتراض کیا ' اور کہا کہ درجہ انٹرنس کیلیے موجودہ اسٹاف ناکافی ہے اور اب یونیورسٹی الہ آباد نے پرائیوٹ طریقہ امتحان قائم نہیں رکھا ' لیکن با این ہمہ وہ درجہ ابتک قائم ہے ' اور طلباے درجۂ اعلی انگریزی سے محروم ہیں ۔

انگریزی اسٹاف کی بے توجہی اور نامناسب برتاؤ کی ہمیشہ سے طلباء کو شکایت رہی ' جسکی وجہ یہ ہے کہ یہ اسٹاف ہمیشہ اپنے آپ کو پرنسپل کے اثر سے خارج سمجھتا رہا - چنانچہ بعض ماسٹرونکے متعلق جب عام شکایت پیدا ہوئی کہ وہ وقت پر نہیں آتے ' اور پورے گھنٹے میں تعلیم نہیں دیتے ' تو مہتمم صاحب نے اسکا انتظام سختی سے کرنا چاہا ' اسپر بجائے اطاعت کے وہ مہتمم صاحب کے ساتھہ نامناسب طریقہ سے پیش آئے - اس خیال کا یہ اثر تھا کہ انگریزی اسٹاف نے طلبا پر اس قسم کی ناجائز سختیاں کیں کہ اونکی زبان بند ہوجائے ' تاکہ مہتمم صاحب کو مداخلت کی ضرورت ہی پیش نہ آئے - اس غرض سے مہتمم صاحب و ناظم صاحب کی خدمت میں طلباء کی سرکشی کی شکایتیں شروع کیں ' جنکا مقصد یہ تھا کہ اونکی آواز بے اثر ہوجائے - عملاً اونکی سختی کی نوبت یہانتک پہونچی کہ ہیڈ ماسٹر نے ایک لڑکے کو بوٹ سے ٹھوکر لگائی ' حالانکہ وہ اوسوقت دوسرے کلاس میں حساب سیکھہ رہا تھا - سیکنڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کو دوڑا کر مارا ' اور پھر ہیڈ ماسٹر سے شکایت کی کہ یہ لڑکا بد تہذیب ہے - اس کا نام خارج کردیا جائے -

مولانا شبلی نے اپنے استعفا کے بعد ہمکو یقین دلایا تھا کہ وہ اب بھی ہماری خدمت کیلیے تیار ہیں ' چنانچہ انکی یہ تحریر اخبار وکیل میں شائع ہوچکی ہے - اس توقع کی بناپر جب وہ تشریف لائے تو ہمنے اونسے بخاری پڑھنے کی درخواست کی ' اور وہ بمجبوری تمام آمادہ ہوے - مہتمم صاحب اسپر بالکل راضی تھے - چنانچہ جن طلبا نے کتب خانہ سے بخاری شریف لینے کی عرضی دی ' اوسکی اجازت اونہوں نے بخوشی دی - لیکن چند ہی روز کے بعد معلوم ہوا کہ ناظم صاحب اسکو پسند نہیں کرتے - مہتمم صاحب کا بیان ہے کہ اس سبق کے نہ روکنے کیلیے اونہوں نے ایک ہفتہ تک اونسے اصرار کیا - طلباء کے ساتھہ بعض مدرسین بھی شریک درس ہوتے تھے ' اونکی نسبت مہتمم صاحب سے ناظم صاحب نے فرمایا کہ میں اون مدرسین کو نکال دونگا - آپ طلباء کو روکیے - جب یہ دھمکیاں کارگر نہ ہوئیں ' اوسوقت یہ حکم جاری کیا گیا کہ طلباء بجز درسی کتابوں کے کوئی غیر درسی کتاب کسی غیر مدرس سے نہیں پڑھسکتے - جب ہمنے اسپر عذر کیا تو مہتمم صاحب کے ذریعہ سے دھمکی دیگئی کہ جو طلباء شرکت درس سے باز نہ آوینگے ' اونکا نام خارج کردیا جائیگا ' ہمنے باوجود اس اشتعال انگیز طرز عمل کے صرف یہ کیا کہ اسکے خلاف ایک عرضی بھیجی ' اور تا انتظار جواب درس بند رکھا - جب جواب میں دیر ہوئی تو ہمنے مہتمم صاحب سے اسکی درخواست کی ' انھوں نے فرمایا کہ ناظم صاحب نے نہایت مہمل جواب دیا ہے ' جسکی توضیح کی ضرورت ہے ' وہ اسوقت نہیں ہیں - اونکے آنے کے بعد اسکی توضیح ہوسکیگی - میں اس درمیان میں سبق جاری کرنے کی زبانی اجازت دیتا ہوں -

اب آپکو اس واقعہ پر مختلف حیثیتوں سے غور کرنا چاہیے - پہلا سوال یہ ہے کہ بخاری کے درس سے چند طلباء روکے گئے تھے - اس سے عام ناراضی کیوں پیدا ہوئی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم عام تھا اسلیے اس کا اثر عام طلبا پر پڑتا تھا - دارالعلوم میں بلکہ تمام مدارس میں یہ طریقہ جاری ہے کہ جو طلباء کسی خاص کتاب یا فن میں کمزور ہوتے ہیں ' یا اونکے اسباق چھوٹ جاتے ہیں ' یا تیاری امتحان کا زمانہ ہوتا ہے ' یا کسی مشہور یا صاحب فن عالم کی ذات سے فائدہ اوٹھانیکا موقع ملتا ہے ' ایسی حالت میں اون طلبا کو مدرسین کے علاوہ دوسرے لوگوں سے درس حاصل کرنیکی ضرورت ہوتی ہے - اسلیے اس قسم کا حکم طلباء کیلیے ایک ایسی بندش تھی جس کا اثر اونکی عام علمی زندگی پر پڑسکتا تھا - چنانچہ اس حکم کے بعد ہی تمام طلبا کے خارجی اسباق بند ہوگئے - یہی وجہ ہے کہ تمام طلباء نے اس حکم پر متفقہ طور سے عام ناراضی ظاہر کی - بعض اساتذہ میں پارٹی فیلنگ کا ایسا شدید احساس پیدا ہوگیا ہے کہ وہ اپنا تمام وقت اسی مشغلہ میں صرف کرتے ہیں ' جس کا نتیجہ یہہ ہے کہ وہ پہلے سے کتابوں کا مطالعہ کرکے نہیں آتے ' درجہ میں آکر اکثر اسی قسم کی گفتگو کرتے ہیں ' جس کا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ ہمکو اپنا ہم آواز بنالیں ' اسلیے ہمارا سخت تعلیمی نقصان ہوتا ہے ' اور ہمارے جذبات میں ہیجان پیدا ہوتا ہے -

سکنڈ ماسٹر صاحب عموما اپنے وقت مقررہ پر تشریف نہیں لاتے ' جس سے روزانہ تعلیم کا حرج ہوتا ہے ' اور انکے زیر تعلیم درجونکو مسلسل تعلیمی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے -

علم ادب کا ذوق جو خصوصیات دارالعلوم میں ہے ' کلیۃ مفقود ہوگیا ہے - عربی تحریر کی مشق کی طرف سے بالکل بے پروائی کیجاتی ہے ' خطابت کی طرف مطلق توجہ نہیں ' درجہ اعلی کیلیے خاص ادب کا کورس مقرر ہے ' یہہ درجہ صرف اسی فن کی تعلیم حاصل کرتا ہے ' لیکن اوسکی حالت بھی عام درجوں سے کچھہ ممتاز نہیں - اس سے ابتدائی اور متوسط درجوں کی تعلیم کا اندازہ کرلینا چاہیے -

علوم دینیہ کی تعلیم نہایت معمولی پیمانے پر دیجاتی ہے ' اساتذہ بجاے اہم اور نتیجہ خیز باتوں کے رکیک اور دور از کار قصوں سے طلباء کے دلونکو مرعوب کرتے ہیں ' اصولی مباحث کو چھوڑ کر طلباء میں جزئیات فقہ کے متعلق لقب پیدا کرایا جاتا ہے ' جو مقاصد دارالعلوم کے بالکل خلاف ہے -

تحریر و تقریر کا ملال خصوصیات دارالعلوم میں ہے ' لیکن اب اس کا کوئی سامان نہیں - مدت تک ہمکو عربی اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے اسکے تکمیل کا موقع ملتا تھا ' لیکن اب یہ سامان بالکل مفقود ہے - مجلس مکالمہ چند دنوں سے کرائی جاتی ہے ' لیکن اوسمیں نہ تو ہمکو طرز تقریر بتایا جاتا ہے ' اور نہ ہماری معلومات میں کسی قسم کے اضافہ کی کوشش کیجاتی ہے - جو اساتذہ اسمیں شریک ہوتے ہیں ' وہ عام سامعین کی طرح ہمارا بیان سنکر چلے جاتے ہیں -

ادبی ذوق بڑھانیکے لیے ہم نے باربار خواہش ظاہر کی کہ ہمارا درس عربی زبان میں ہو ' درجہ تکمیل کے معلم اگرچہ اہل زباندان عرب ہیں ' تاہم ہماری اس درخواست کی طرف توجہ نہیں کیجاتی ؛ تعلیم بالکل کتابوں تک محدود ہوگئی ہے ' مجتہدانہ تعلیم کی طرف کسیکو توجہ نہیں - اس کا ایک طریقہ یہ تھا کہ مدرسین کسی خاص موضوع پر پہلے سے تیار ہوکر آتے ' اور کم ازکم ہر مہینے میں اوس پر ایک لکچر دیتے ' پہلے ہی سے اس طریق تعلیم کی داغ بیل پڑ چکی تھی ' مگر اب یہہ طریقہ بالکل مفقود ہوگیا ہے -

معتمد سابق کا یہہ دستور تھا کہ وہ ہر مہینے میں کسی نہ علمی مسئلہ پر مجتہدانہ لکچر دیتے تھے ' جو طلباء کے علاوہ مدرسین کی رہنمائی کا بھی کام دیتا تھا - ہمارے مستقبل اور طرز تعلیم کے متعلق مفید ہدایات کرتے تھے جو ہمیشہ مدرسین و طلباء کے پیش نظر رہتی تھیں - اب یہ طریقہ بالکل ناپید ہوگیا ہے -

[1]

جسکا درد وہی جانتا ہے - پوسیدا کلونکر جانسکتا ہے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست بھی انسان جاں بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے ہر سر بند ہجت کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آپ اسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورا - بھنگ - بلاڈونا ' پوٹاسرایی ' ایڈالڈ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۳ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کھانسی بھی ہو گئی ہو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۲۵۰۱ ہر رجسٹرڈ ہولڈر :

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[24]

یونانی فارمیسی کی نایاب دوائیں

حب حیات یہ دوا اکسیر ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ایام شباب میں بدپرہیزی کی وجہ سے کسی مرض میں مبتلا ہوگئے - چاہے وہ مرض پرانا ہو یا نیا - ہر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید ہے نہ عمر اور موسم کی قید ہے عورتوں کے لیے بھی از حد مفید ہے ۲۱ روز میں صحت کامل ہو جاتی ہے اور فائدہ دائمی ہوتا ہے - قیمت فی شیشی چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے فی صدی اس مرض موذی میں مبتلا ہیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر ہیں - خونی ہو یا بادی ہو' نئی ہو یا پرانی سب کو جڑ سے کھو دیتی ہے' اور خالص نباتی اجزا سے تیار کیگئی ہے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل ہو جاتی ہے -

قیمت فی ڈبہ ۳ روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معدہ ' جگر ' اور تمام اندرونی اور علم نقاہت جسمانی کیلیے از حد مفید ہے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطبا اسکی تصدیق کرچکے ہیں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے - قیمت فی ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورہ بالا ادویہ زہریلے اور رسالی اجزا سے پاک ہیں

پرچہ ترکیب ہمراہ ادویہ - قیمت پیشگی - یا وی - پی بشرطیکہ چوتھائی قیمت پیشگی آے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے ہوں:

منیجر یونانی فارمیسی گول بنگلہ افضل گنج - حیدر آباد دکن

کیے میں' هم یہ نہیں بتا سکتے کہ قوم اور ارکان کو اس کا اعتراف ھے یا نہیں ' لیکن انہوں نے هماري جو علمي خدمت کی ھے هم اوس احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتے ' لیکن اوس کے اظہار کیلیے انکي تشریف آوري پر هم نے انکا جو استقبال کیا ' اور انکے احترام میں جو پارٹي دي' اوسکو جناب ناظم صاحب نے نہایت ناگواري کے ساتھہ دیکھا - بلکہ یہ پہلا موقع ھے جس نے ناظم صاحب کے دلمیں هماري طرف سے مخاصمانہ خیالات پیدا کیے' اور اوسي دن سے ناظم صاحب کي سخت کلامي اور ذلت آمیز برتاؤ کي ابتداء هوئي - اسلیے جناب کو سب سے پہلے اس مسئلہ پر غور کرلینا چاهیے کہ کیا یہ استقبال همارے طرز عمل کے خلاف تھا ؟ انتظامي' قانوني' تمدني ' کسي حیثیت سے ناموزوں تھا ' کیا یہ دارالعلوم کے عام طرز عمل کے خلاف تھا ؟

پہلے سوال کا جواب خود همارے طرز عمل سے ملسکتا ھے ' دارالعلوم میں جب مولانا شبلي کے استعفاء کی خبر مشہور هوئي ' اوس وقت هم نے جلسہ کرکے بذریعہ تار درخواست کي کہ وہ استعفاء واپس لیں ' بالاخر جب استعفاء منظور هوا ' تو هم نے اظہار افسوس کا جلسہ کیا ' اور اخبارات میں اسکي رپورٹ شائع کي ' مولانا شبلي کے منصب میں اضافہ هوا ' تو هم نے اظہار خوشي میں ایک جلسہ کیا ' اکثر ان جلسوں کے پریسیڈنٹ جناب مہتمم صاحب تھے -

ان واقعات سے ثابت هوتا ھے ' کہ طلباء کو ابتدا هي سے مولانا شبلي کے ساتھہ عقیدتمندي ھے ' اور اونکے اس استقبال میں بھي اس قدیم عقیدتمندي کا اظہار کیا گیا - مولانا شبلي کے آنر میں جو پارٹي دیگئي' اسمیں مہتمم صاحب تمام مدرسین اور اکثر ارکان مثلاً (مولوي عبد الحي صاحب ' مولوي اظہر علي صاحب ' مسٹر نسیم صاحب اور خود مسٹر نسیم صاحب نے اسکي صدارت فرمائي) شریک تھے ' جس سے ثابت هوتا ھے کہ طلباء کی یہ روش انتظامي اور قانوني حیثیت سے قابل اعتراض نہ تھي - دوسرے سوال کا جواب بھي صاف ھے ' جس شخص نے اپني عمر کا بہترین حصہ هماري علمي خدمت اور دارالعلوم کي ترقي میں صرف کردیا هو' جس شخص نے بعد استعفاء بھي هماري خدمت کرنیکا وعدہ کیا هو' کیا وہ هماري اس اظہار عقیدتمندي کا مستحق نہ تھا ؟

(مسلسل شکایات کا آخري نتیجہ)

همنے ان تمام مظالم کو اگرچہ نہایت صبر و تحمل کے ساتھہ برداشت کیا' تاهم هر موقع پر نہایت آزادي کے ساتھہ ان احکام کي ناموزوں نیت ثابت کي' ان زیادتیوں پر ناراضي ظاهر کي' ان کو نظام دارالعلوم کے مخالف ثابت کرنیکي کوشش کي ' جسکا مخالف نتیجہ یہ هوا کہ جن طلبا نے ان موقعوں پر عام طلبا کي وکالت کا فرض ادا کیا تھا ' وہ جناب ناظم صاحب کي نگاہ میں کھٹکنے لگے ' اور واقعات کي پیچیدگي نے همکو خود یہ یقین دلا دیا کہ معاملات کو اسي غرض سے اسقدر طول دیا جاتا ھے کہ نمایاں اور پرجوش اور سریع الانفعال طلباء کا پیمانۂ صبر لبریز هوجائے ' اور اونکي کوششوں کو کسیطرح قانون کے تحت میں لاکر اونکا نام خارج کردیا جائے - مولوي محمد حسن طالبعلم درجۂ تکمیل اس قسم کے طلبا میں امتیاز خاص رکھتے تھے - طلباء غیر مستطیع سے معاوضہ لینے کا جو حکم صادر هوا تھا اوسکي مخالفت میں اونہوں نے نمایاں حصہ لیا تھا - بخاري کے درس میں اونہوں نے شرکت کي تھي ' اور اوسکي وکالت پر خاص طور سے ناراضي ظاهر کي تھي' مولود کے معاملے میں بھي اونہوں نے نہایت کوشش کی تھي ' درجۂ انٹرنس کے کھلنے سے خود اونکي انگریزي تعلیم کے گھنٹے لے لیے گئے تھے ' جنکے واپس دلانے کیلیے وہ مدت سے کوشاں تھے - اب چونکہ سالانہ امتحان کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا ' انہوں نے مہتمم صاحب کي خدمت میں ایک عرضي دي جسکا مقصد یہ تھا کہ اگر امتحان انگریزي میں طلباے درجہ اعلی کي شرکت ضروري هو تو اونکو اسکي تیاري کا موقع ملنا چاهیے ' ورنہ اسکا قطعي فیصلہ هونا چاهیے - مہتمم صاحب نے آٹھہ روز تک اسکا کوئي جواب نہیں دیا ' آخري مرتبہ اونہوں نے اسکا جواب مانگا ' اور اس افسوس ناک طرز عمل کیطرف توجہ دلائی کہ طلبا کي درخواستوں کے جواب میں غیر معمولي تعویق و تساهل سے کام لیا جاتا ھے اونہوں نے مثال کے طور پر بخاري کے درس ' اور مولود کے معاملہ کو پیش کیا جنکا ابتک کوئي فیصلہ نہیں هوا - انہوں نے یہ بھي کہا کہ فرنگي محل کے مولود و دعوت کي شرکت کیلیے مدرسہ چار گھنٹے کیلیے بند کردیا گیا ' اور خود همکو مولود کي اجازت دینے میں اسقدر لیت و لعل کیا جاتا ھے - اونکے اس اصرار اور آزادي پر مہتمم صاحب کو غصہ آگیا ' اور اونہوں نے اونکو ناقابل برداشت گالیاں دیں - طالب علم مذکور نے بھي اس طرز خطاب کا کسي قدر غصہ آمیز لہجے میں جواب دیا - مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں رپورٹ کي اور اونکا نام خارج کردیا گیا - هم طلبا کو متعدد وجوہ کي بناپر یہ سزا سخت معلوم هوئي : مولوي محمد حسن متعدد حیثیتوں سے طلباے دار العلوم میں ممتاز خیال کیے جاتے هیں - تقریر کرنیکا اونمیں خاص طور پر ملکہ پیدا هوگیا تھا ' اونکي تعلیم ختم کرنیکا زمانہ قریب تھا ' اونکو سزا کا یہ طریقہ بھي هوسکتا تھا کہ اونکا وظیفہ بند کردیا جاتا ' اسکے ساتھہ بدگماني بھي هوئي کہ نمایاں طلبا کے اخراج کي جو فکریں هو رهي تھیں اس واقعہ میں اونکا کافي اثر موجود ھے - تاهم همنے ابتک اسکے متعلق خود کوئي کارروائي نہیں کي - سب سے پہلے طالب علم مذکور نے خود مہتمم صاحب کي خدمتمیں اپنے اخراج نام کے بعد درخواست دي جو نامنظور هوئي - اونہوں نے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا جسکو اونہوں نے قبول نہیں کیا - متعدد مدرسین نے بھي ناظم صاحب اور پرنسپل صاحب کي خدمت میں اونکے داخل کرنیکي سفارشیں کیں ' وہ بھي بے اثر رهیں - اب هم تمام طلبا نے وجوہ بالا کي بنا پر مہتمم صاحب کي خدمت میں متفقہ درخواست دي' جسکا جواب اونہوں نے یہ دیا کہ " میں اپنے فیصلہ پر نظر ثاني نہیں کرسکتا " همنے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا - لیکن دو تین روز تک اسکا جواب نہیں دیا ' یہ انتظار شاق گذر رها تھا ' اسلیے چند طلبا نے ناظم صاحب کے دفتر میں جاکر اسکا جواب طلب کیا ' اونہوں نے طلبا کے ساتھہ نہایت سخت کلامي کي ' اور اونکو اپنے کمرے سے نکال دیا ' جسکے بعد هم سب طلبا نے اسٹرائک کردي -

اسٹرائک کے بعد جو واقعات پیش آے وہ بھي کچھہ کم اشتعال انگیز نہ تھے - اسٹرائک کے روکنے کیلیے سب سے پہلا جبري طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ کھانا بند کردیا گیا ' اور باورچي خانہ ابتک بند ھے - شام کے وقت چند ارکان جمع هوے ' جنہوں نے سرسري طور پر همارے عذرات سنے اور حکم دیا کہ اگر تمنے کل تک درس کی شرکت نہ کي تو تمہارا نام خارج کردیا جائیگا ' دوسرے روز ایک تحقیقاتي کمیشن بٹھانے کیلیے چند ارکان کا نام پیش کیا گیا طلباء چونکہ غیر جانبدار کمیشن چاهتے تھے انہوں نے اسکو نامنظور کیا ' اسپر لڑکوں کو دھمکي دیگئي کہ پولیس کے ذریعہ سے اونکو نکال دیا جائیگا -

غیر مستطیع طلباء کے والدین کے نام خطوط جاري کیے گئے اگر اونہوں نے ان طلبا کو نہ روکا تو انکے وظائف بند کردیے جائینگے -

عام طور پر یہ خیال پھیلایا گیا کہ اسٹرائک پولیٹکل آزادي اور اوسکي روک تھام کا نتیجہ ھے -

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنّی بابی الکلام الدہلوی

جلد ۴ | کلکتہ : چہارشنبہ ۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۳

C... : Wedn...day, Aprail 1 1914.

شارع تین آنہ

قیمت فی پرچہ

اندرشه نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کچھ مشکل نہیں

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ع ۲ ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روز بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے :

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے تم خلق ہوا پڑا ہے روزانہ اور ایسی دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ گنجی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے

ٹی - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز دیلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - قیمت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

بنگالی ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے :

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے - اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی ابوالکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, Apprail 1 1914.

دھلی ڈیپوٹیشن

نازم فریب صلح کہ غالب زکوے دوست
نـا کام رفت و خاطر امید وار بـرد!

بالاخر وہ ڈیپوٹیشن جسکا تذکرہ بعض اخبارات میں شروع ہوگیا تھا ' ۲۵ مارچ کی سہ پہرکو ہز اکسلنسی لارڈ ہارڈنگ کے سامنے پیش ہوا :

بتوں کی دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم
مجھے کچھ اور ارادہ نہیں خدا نہ کرے !

ایک مفصل ایڈریس کے ذریعہ مسلمانوں کی امن پسندی اور وفا داری کے میثاق قدیم کی زبان معترف اور سر اطاعت کے ساتھہ تجدید کی گئی :

یقین عشق کن و از سرگمان برخیز!

ایڈریس میں اسکے سوا اور کچھہ نہ تھا اور ہونا بھی نہیں چاہیے تھا :

جز سجدہ متاعے دگر از کس نہ پذیرفت
خاکے کہ ز نقش قدم او اثرے داشت!

ایک واقعی بات کے دہرا دینے میں چنداں حرج نہیں اور ارباب محبت جانتے ہیں کہ کسی کے لب جاں بخش سے اگر ایک بار بھی جواب مہر ملنے کی امید ہو تو سودائیان عشق کو ہزار مرتبہ پکارنے سے بھی انکار نہیں ہوتا :

گو وہ سنتے نہیں پر ہم تو کسی حیلے سے
ایک دو بات محبت کی سنا آتے ہیں!

سوال عجز کے جواب میں جتنی مرتبہ نگاہ مہر کا نظارہ حاصل ہوجاے ' عشق کا اندوختہ اور امیدوں کا خزانہ ہے :

یاں عجز بے ریا ہے نہ واں ناز دلفریب
شکر بجا رہا گلۂ بے سبب تلک!

تاہم موقعہ پر کوئی دل پسند شعر یاد آجاے تو ضیافت ذوق سے باز نہیں رہسکتا - مولانا فیض الحسن مرحوم عربی کے ادیب تھے - اردو کے شاعر نہ تھے - تاہم کبھی کبھی اچھے شعر بھی کہہ جاتے تھے - ایک انکا پر معاملہ شعر مجھے نہیں بھولتا :

پہلے ہی اپنی کونسی تھی قدر و منزلت
پر شب کی منتوں نے ڈبودی رہی سہی!

ڈیپوٹیشن کی طویل فہرست ہم نے کسی دوسری جگہ انگریزی معاصر دہلی سے نقل کردی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت وسیع مجمع تھا ' اور تقریباً ہر صوبے اور ہر طبقہ کے اشخاص شامل تھے - اگرچہ :

سر رشتہ در کف ارنی گوے طور بود!

خاص امتیاز کی بات یہ ہے کہ اس عطر مجموعہ میں ہر طرح کی خوشبوئیں شامل تھیں - پیران کہن سال بھی تھے ' اور جوانان عہد بھی - خرقۂ زہد بھی تھا ' اور قباے رندی بھی - سرہاے سجود پیشہ بھی تھے اور نگہ ہاے عشوہ طراز بھی - پہلے کیلیے عذر کی ضرورت نہیں - دوسرے سے اگر سوال و جواب کی ضرورت ہو تو مفتی آزردہ مرحوم کی زبانی جواب پہلے سے سن لیجیے :

میں اور بزم بادہ کشی ؟ لیگئیں مجھے
یہ کم نگاہیاں تیری بزم شراب میں

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ممبران وفد میں سے اگرچہ صرف ۸۴ حضرات موقعہ پر جمع ہوسکے ' لیکن اصلی فہرست دو سو ممبروں پر مشتمل تھی - یہ تمام لوگ ڈیپوٹیشن میں شرکت کیلیے آمادہ تھے مگر کسی وجہ سے شریک نہو سکے - البتہ صرف دو آدمیوں کی نسبت جانتا ہوں جنھوں نے شرکت سے باوجود عزم شکن اصرار کے قطعی انکار کردیا :

بندہ را کہ بفرمان خدا راہ رود نگزارند کہ دربند زلیخا ماند

ایڈریس میں بنیاد کار یہ قرار دی گئی تھی کہ مسلمان اپنے کاموں میں مصروف تھے - یکایک ترکی کے مصائب پیش آگئے - اس سے انکے حواس مختل اور دل بے قابو ہوگئے - یہ بڑا نازک وقت تھا اور :

ہست این قصۂ مشہور و تو ہم می دانی!

لیکن با این ہمہ اختلال حواس ' و پراگندگی طبع ' و تعطل دماغ ' و ہجوم آلام و مصائب ' وفاداری و اطاعت کیشی کی " حبل المتین " انکے ہاتھوں سے نہ چھوٹی ' اور جادۂ رضا و تفویض پر پورے ثبات و استقامت سے قائم رہے - گویا و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا - انکے نامۂ اعمال کا عنوان جلی اور دفتر عقیدت کا سرخط الہامی ہے :

شنیدہ ام کہ سگان را قلادہ می بندی
چرا بہ گردن حافظ نمی نہی رسنے ؟

جواب میں ارشاد ہوا کہ ہاں سچ ہے - اپنی نظر ہوشمند و کارداں سے یہ امر مخفی نہیں - آپ نہ کہیں جب بھی معلوم ہے :

در حضرت کریم تقاضا چہ حاجتست ؟

البتہ یہ جو کہیں کہیں " سخت الفاظ " بھی استعمال کیے گئے تو اس عرض نیاز اور قبولیت خسروی سے اُسے مستثنی کر دیجیے - ایسا نہوتا تو بہتر تھا کہ آبگینۂ عبودیت کیلیے یہ حرف گراں بھی

آدرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۹۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور آپکو روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ :- حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اے - گوپالہ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز دیلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۴۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - مضبوط بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

مسئلۂ اسـلامیـہ " لشکـرپـور "

صوبے کي گورنمنٹ کیلیے آخري فرصت

هزاکسلنسی لارڈ کارمائیکل

بالاخر مساجد و قبور کلکتہ کا مسئلہ خطرناک حد تـک پہنچ گیا - درخواستوں سے اغماض کیا گیا' عرضداشتیں شنوائي سے محروم رهیں' مہلتیں ضائع کي گئیں اور فرصت کي قدر نہ کی - گذشتہ تجارب سامنے هیں اور عبرتوں کي صدائیں غفلت شکن' مگر نادان انسان کي خمیر میں ٹھوکریں کھانے کے سوا کچھہ نہیں ہے' اور شاید عبرت کي ایک نئي عمارت اس گرد و خاک اور ٹوٹي هوئي اینٹوں سے بنائي جائیگی' جو ۲۳ فروري کو مسجد لشکرپور کي محترم برجیاں گرا کر جمع کي گئي ہے : و ذلـك یوم الخروج !

پھـر کیا وقت آگیا ہے کہ هـم مایوس هوجائیں اور قانون اور سرکاري وعدوں کي بے اثري کا آخري فیصلہ کرلیں ؟

اسمیں شـک نہیں کہ اس سوال کے آخري جواب کا وقت آگیا ہے - انتظار تا بکے اور التوا تا چند ؟ حادثہ سر پر ہے اور خدا کي مقدس عبادت گاهیں انہدام و بربادي کو اپنے سامنے دیکھہ رهي هیں' پس ضرور ہے کہ جو کچھہ کرنا ہے' کیا جاے - اب یہ معاملہ کلکتہ سے گذر کر تمام اسلامي هند تـک پہنچ گیا ہے - اور همارے لیے مشکل هوگیا ہے کہ پبلک کو صرف خاموش بیٹھے رهنے هي کي تلقین کرتے رهیں - تاهم قبل اسکے کہ خطرہ کا سررشتہ بالکل هاتھہ سے نکل جاے' بہتر ہے کہ گورنمنٹ کو دانشمندي و فرزانگي کے بہترین اور محبت اثر اظہار کا ایک موقعہ اور دیا جاے' اور اسي لیے تمام کاموں کو اس ڈیپوٹیشن کے جواب پر ملتوي کردیا گیا ہے جو " انجمن دفاع مساجد و عمـارات دینیہ " هزاکسلنسي لارڈ کارمائیکل کي خدمت میں بھیجنا چاهتي ہے' اور جسکے متعلق ایک ریزولیوشن ۲۹ مارچ کے عام جلسۂ انجمن میں منظور هوا ہے - یہ آخري موقعہ ہے کہ گورنمنٹ هماري خیرخواهي اور دوستي پر یقین کرے' اور سمجھہ لے کہ جو مشورہ دیا جا رہا ہے' وهي عاقبت اندیشي اور امن پرستي کا تنہا مشورہ ہے' اور غریب مسلمانوں کو اسقدر جلد جلد اپنے مذهبي جذبات کي حفاظت پر مجبور کرنا کوئي اچھي بات نہیں ہے -

اس موقعہ پر ایک نہایت اهم سوال یہ ہے کہ کیا جو کچھہ هوا یہ صرف پورٹ کمشنـر هي کي کارروائي ہے' اور صوبے کي گورنمنٹ اس امر سے بالکل بے خبر تھي کہ مسجدیں منہـدم اور قبریں اکھاڑي جائینگی ؟

اگرچہ گورنمنٹ کسي ایک شخص کا نام نہیں ہے بلـکہ حکومت کے اس تمام کار فرما مجمع سے عبارت ہے جو نیچے سے لیکر اوپر تـک چلا گیا ہے' اور اگر قانون کي خلاف ورزي کسي خاص صیغہ کے حکام کے سر تھوپ کر گورنمنٹ بري هوجا سکتي ہے تو اسکے یہ معنی هیں کہ پینل کوڈ کوئي شے نہیں' اور برٹش گورنمنٹ میں رهنے والوں کو اپني جان و مال کي طرف سے بھي مطمئن نہونا چاهیے - کیونـکہ بہت ممکن ہے کہ باوجود چوري کے جرم هونے کے کسي خاص صیغہ کي کارروائي سے چوري هوجاے' اور اسکے بعد کہہ دیا جاے کہ گورنمنٹ اسکے لیے کچھہ نہیں کرسکتي' یا صبر کرو اور چھوڑ دو - آئندہ غور کیا جائیگا !!

تاهم واقعات کے دیکھـنے سے معلوم هوتا ہے کہ یہاں یہ صورت بھی نہیں ہے - هم پہلے لکھہ چکے هیں کہ اس زمین کے متعلق صوبے کي گورنمنٹ سے سنہ ۱۹۰۹ اور سنہ ۱۹۱۰ میں مراسلات هوئي تھیں جبکہ یہ زمین مع مسجدوں کے خرید کي گئي تھی - اب ان سرکاري مراسلات کا خلاصہ دینـا چاهتے هیں جو هم نے حاصل کیے هیں' اور جسے پبلک اندازہ کرسکے گي کہ گورنمنٹ خطرہ سے پہلے کس طرح خطرہ کي اطلاعات کو بے پروائي سے ٹالدینا چاهتي ہے' اور پھر جب اسکے افسوس ناک نتائج ظاهر هوتے هیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ بد امني ہے' یہ شورش ہے' اور اس الزام کے مٹانے کیلیے ایک بہت بڑے وفاداري کے پیامبر ڈیپوٹیشن کي ضرورت ہے جو دهلي میں آکر سر اطاعت خم کرے !

مگر اندراں دیارے کہ توئي وفا نہ باشد !

(سنہ ۱۹۱۰ کي مراسلات)

اپریل سنہ ۱۹۱۰ میں جب لشکرپور' اندری' مرچي کھولا' کرسٹوپور' اور سنگي بازار وغیرہ کي زمینیں مع مساجد و قبور کے پورٹ کمشنر نے خرید لیں اور چند زر پرست وایمان فروش متولیوں نے (قبحهم الله) حـکام پورٹ کمشـنر کا ساتھہ دیا' تو ان آبادیوں کے مسلمانوں نے ایک میموریل هزآنر سر بیکر لفٹنٹ گورنر بنگال کي خدمت میں روانہ کیا جسکا خلاصہ یہ تھا :

" پورٹ کمشنر کلکتہ نے چھہ هـزار بیگہ زمین مندرجہ صدر موضعوں کي خضرپور ڈک کي وسعت کیلیے لي ہے جسمیں متعدد مسجدیں اور مسلمانوں کے قبرستان واقع هیں -

میموریل بھیجنے والوں نے معتبر علماء اسلام سے فتوی طلب کیا اور قانون اسلامي کي کتابیں بھي دیکھیں - وہ پوري قوت اور اطمینان سے ظاهر کرتے هیں کہ شریعت اسلامي کے مطابق مسجدوں اور قبروں کي زمین پر اور کوئي دوسري عمارت نہیں بن سکتي - بعض قبریں ان بزرگان دین کي بھي هیں' جنکي مسلمان بہت عزت کرتے هیں' اور انکا منہدم کردینا انکے جذبات کیلیے بہت درد انگیز هوگا

هم چند قریبي مثالیں اسي شہر کي پیش کرتے هیں - کلکتہ مڈیکل کالج کے احاطے کے اندر ایک مسجد آگئي تھي لیکن اسے بجنسہ چھوڑ دیا گیا' اور وہ باوجود احاطہ کے اندر هونے کے آباد و قائم موجود ہے - اسي طرح سیالدہ میں بھي اسکي نظیر دیکھلي جاسکتي ہے -

هم نہایت عاجزي اور ادب سے درخواست کرتے هیں کہ حضور اس درخواست پر توجـہ فرمائیں اور مسجـدوں اور قبـرستانوں کو محفوظ کردیں "

(جـــواب)

۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ کو گورنمنٹ بنگال کے سکریٹري نے اسکا جو جواب دیا وہ نہایت غور و فکر کے ساتھہ مطالعہ کرنے کي چیز ہے -

سطحت تھے :

نسیم صبح جو چھوجاے ' رنگ ھو میلا ! !

یہ ایک واقعي بات تھي جو ایڈریس میں کہي گئی ' لیکن اگر آپ چاھتے تو دوسري سچائیوں کو صدمہ پہنچاے بغیر بھي اسے پیش کرسکتے تھے - یہ کہنا کہ مسلمانوں کی پچھلي بے چیني کا سبب اصلي صرف باھر کے اسلامی مصائب تھے ' محض غلط ھے ' اور اتنا غلط کہ دروغ مصلحت آمیز بھي نہیں ھے - مسلمان اسقدر احمق اور عقل باختہ نہ تھے کہ اٹلي اور ریاست ھاے بلقان کا غصہ انگلستان پر نکالتے - ایسا کہنا خود اپني زبان سے اپنے پاگل ھونے کا اقرار کرنا ھے - انکي بے چیني باھر کے مصائب سے بھي تھي ' اور اندروني مصیبتوں سے بھي - وہ سر ایڈورڈ گرے کو اٹلي اور بلقان کے دعوے میں شریک پاتے تھے ' اور مسٹر ایسکوئتھ ایک صلیبي مجاھد کي طرح اس جنگ کو اسلام اور مسیحیت کے رنگ میں ظاھر کرکے خوشیاں مناتے تھے - پہلے خود کہا کہ یہ جنگ جغرافیۂ سیاسي نہیں بدل سکتي - پھر خود ھي " ثمرات فتح " چن چن کر بلغاریا کے صلیبي دامن میں پھینکنے لگے - یہ سچ ھے کہ مسیح خود اپني جان کي طرح انکي بھي مدد نہ کرسکا ' اور بد بخت بلغاریا کے دامن میں فتح کا ایک دانہ بھي نہ آیا - تاھم انھوں نے تو اس چیز کے لیے کوشش کي جسے وہ نہ پاسکے ' اور حق کے مقابلے میں کفر کي یہي علامت ھے - فھموا بما لم ینالو - و کان عاقبة امرھا خسرا !

اس سے بھي بڑھکر یہ کہ کانپور کا واقعۂ خونین پیش آیا - ایک ایسي ظالمانہ خونریزي کي گئي جس کا سرخ دھبہ کبھي بھي دامن حکومت سے محو نہیں ھوسکتا - پھر کیا کانپور کي مسجد اور پیروان اسلام کي خونچکاں لاشوں کا نظارہ بھی صرف " باھر ھي کے مصائب اسلامي " میں داخل ھے ؟ اور اسکے لیے جسقدر بے چیني مسلمانوں میں پیدا ھوئي ' کیا وہ بھي ترکوں ھي کي ھمدردي کي وجہ سے تھي ؟ فویل لھم مما کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون !

و لا تلبسو الحق بالباطل	حق کو باطل کے ساتھہ مشتبہ نہ کرو
و تکتمو الحق و انتم	اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم سب
تعلمـــون (۲ : ۴۰)	اسے جانتے ھو !

ایڈریس کے جواب میں ھز اکسلنسي نے مرحوم سرسید احمد کي پالیسي کا بھي ذکر کیا ھے ' اور ھم خوش ھیں کہ ھندوستان کے ایک بہت بڑے آدمي کا انھوں نے عمدہ تخاطب کے ساتھہ ذکر کیا - لیکن اگر اس سے انکا مقصود مرحوم کي پولیٹکل پالیسي ھے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ ھمارا نیک دل ویسراے ایک ایسي بات کي امید رکھتا ھے جسکے رکھنے کا وقت گذر گیا - مسلمانوں کي اس سے پہلے کوئي بھي پولیٹکل پالیسي نہ تھي ' اور اگر تھي بھي تو الحمد للہ کہ مرچکي ھے ' اور وہ جنت نصیب اب دوبارہ دنیا میں نہ آئیگي :

نکل گئي ھے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

جواب کا خاتمہ ان لفظوں پر ھوا :

" مجھے پوري امید ھے کہ خدا کي وحدانیت اور حکمراں کي وفاداري کي بابت آپکے پاک اور خالص مذھب کا جو عقیدہ ھے وہ ھمیشہ ایک شعلے کے مانند روشن رھیگا "

ھم مسلمان ھیں اور تیرہ سو برس سے صرف اسلیے ھیں کہ خدا کي وحدانیت کا وعظ کریں اور ھر طرح کي باطل پرستیوں کو جو اس راہ میں مانع ھوں ' اپني خدا پرستانہ طاقت سے مٹادیں ' پس اپنے نیک دل اور انصاف دوست حاکم کي زباني عقیدۂ توحید کے ایسے سچے اعتراف کو سنکر ھمیں جسقدر بھي فخر مندانہ خوشي ھو وہ کم ھے - ھم ان قیمتی جملوں کي اپنے دل میں پوري محبت و وقعت محسوس کرتے ھیں -

تاھم ایک غلط فہمي جو اسکے ساتھہ ملگئي ھے ' اس سے معلوم ھوتا ھے کہ ھز ایکسلنسي کو اسلام کے بنیادي عقائد کي صحیح خبر نہیں دي گئي - انھوں نے عقیدۂ توحید کے ساتھہ " حکمران کي وفاداري " کابھي اس طرح ذکر کیا ھے ' گویا یہ بھي مثل عقیدۂ توحید کے اسلام کا کوئي اساسي اعتقاد ھے - حالانکہ یہ صحیح نہیں اور بہت جلد اسکي غلطي انھیں محسوس فرما لیني چاھیے - اسلام کا اصل اصول صرف عقیدۂ توحید ھے - اسکے بعد اعتقاد رسالت و قران ' اور بعض ضروري اعمال و عبادات - " حکمراں کي وفاداري " اُن میں داخل نہیں ھے اور نہ تو قران میں بتلائي گئي ھے اور نہ احادیث میں اسے مسلمانوں کا بنیادي اعتقاد قرار دیا ھے - البتہ بعض جاھل اور خبیث روحیں کبھي کبھي کسي کو خوش کرنے کیلیے کہدیا کرتي ھیں کہ اسلام کا بنیادي اصول " وفاداري " ھے ' مگر : کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا -

بیشک " وفاداري " ھي وہ چٹان ھے جسپر اسلام کي عمارت قائم کي گئي ھے ' مگر خداے واحد کي وفاداري ' نہ کہ کسی اور کي -

البتہ مسلمانوں کو امن پرستي ' اور حق کے تحفظ کے ساتھہ اطاعت کیشي کا حکم مثل اور صدھا جزئي اور عام اخلاقي احکام کے دیا گیا ھے ' مگر نہ تو یہ دوئي اسلام کا بنیادي عقیدہ ھے اور نہ عقیدۂ توحید کی حرمت اسکو گوارا کر سکتي ھے کہ خدا کي وفاداري کے ساتھہ اسکے بندوں کي وفاداري کا ذکر کیا جاے :

صنمے در دل ما یافتـہ راہ * نحـــن لا نعبـــد الا ایاہ

بھر حال اب ان باتوں کا کون موقع ھے ؟ سوال و جواب ' شکوہ و شکایت ' اور عرض و قبول تو ھوچکا - اب بہت سے لوگ منتظر ھیں کہ دست شوق کیلیے اسکے بعد بھي کوئي مرحلہ باقي ھے یا نہیں ؟ کیا پوري رات صرف اسي میں بسر ھوجائیگي ؟

بوسـۂ لـب تـو دیـا ' کیـا کہنـا
کہیے ' کچھہ بڑھکے بھي ھمت ھوگي ؟

بیچارے غالب کي بھي ایک رات اسي طرح سوال و جواب میں ضائع جارھي تھي - بالاخر غریب سے صبر نہوسکا اور چیخ اٹھا :

گـذشتـم ازگلـہ ' در وصل فـرصتم بـــادا
زبـان کوتـہ و دست دراز مي خـــواھم !

اچھا - گاہ گاہ یہ بھي ھوتا رھے - جو جانا چاھتے ھیں ' آپ انھیں کیوں روکیں ؟ اعتراف وفاداري میں ھرج ھي کیا ھے ' اور مقصود اپنے اعتراف سے کہیں زیادہ انکا اقرار تازہ تھا - یہ بھي ھوگیا چلیے فرصت ھوئي - ھرگروہ کو اپنا اپنا کام کرتے رھنا چاھیے :

در خور عشق حقیقي ھیں یہ اھل تقوی
ھم سے لوگوں کیلیے عشق بتاں اچھا ھے

البتہ ڈیپوٹیشن گیا اور واپس آیا - اب خدا را اسکي تبریک و تہنیت کو بھي اسي طرح جلد ختم کردیجیے - بے فائدہ اس سے طبیعت کو خلجان ھوتا ھے - نہیں معلوم کیوں ' مگر جی چاھتا ھے کہ صرف شعر ھي پڑھتا رھوں :

بالتفات نگارم چہ جاے تہنیت ست ؟
دعا کنیـــد کہ نوعے ز امتحـان نبـود

و تلک الدار الاخرة نجعلھا للذین لا یریدون في الارض علوا و فسادا - و العاقبة للمتقین !

[۲

الهلال

۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

ندوة العلماء

ماضي و حال

(۸)

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

(استبداد و افساد کار کا نتیجه)

ان تغیرات مفسده و بدعات منکرۂ سئیه کا نتیجه یه نکلا که ندوة العلما سے روح عمل و اصلاح بالکل مفقود هوگئی' اور جیسا که یه مفسدین مضلین چاهتے تھے' وه محض چند آدمیوں کا ایک خانه ساز کھلونا بنکر رهگیا - پبلک اسکے نام کو عزت کے کانوں سے سنتی تھی ' لوگ اسکے مقاصد کو یاد کر کے اس سے حسن ظن رکھتے تھے' ارباب فکر و صلاح سمجھتے تھے که وه اصلاح دینی کا تمام عالم اسلامی میں ایک هی عملی کام هے - حتی که قسطنطنیه کی مشیخت اسلامیه اسکے حالات تحقیق کرتی تھی ' اور سید رشید رضا اپنے تمام مقاصد اصلاح کیلیے اسکو ایک اسوۂ حسنه بتلا تا تھا' لیکن جبکه یه سب کچھه سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا ' تو عین اسی وقت خود ندوه کے ارباب حل و عقد کا یه حال تھا که اصلاح کے نام پر تبرا بھیجتے تھے' اور انکے نفوس مفسده سے بڑھکر دنیا میں کوئی گروه اصلاح و دعوة کے عمل صالح اور اقدام صحیح کا الد الخصام دشمن نه تھا ! فسبحان الذي هو اسعد و اشقي !

قبله گم شد ' محتسب میخانه را آباد کن !

متضاد صورتوں اور متخالف حقیقتوں کا شاید هی کوئی ایسا تمسخر انگیز اجتماع هوگا جیسا که بدبخت ندوة العلما تھا ! تھوڑی دیر کیلیے اس منظر کا تصور کرو ! ایک طرف تو ندوه کی ظاهری مصلحانه صورت تھی' جسکی زبان پر هر دم اصلاح اور عمل کا ورد جاری تھا - اسکی صدائیں قسطنطنیه تک پہنچتی تھیں' اور قاهره کے اندر اسکی تقلید میں ایک نئی بنیاد ڈالی جا رهی تھی - اسکے جلسے هوتے تھے اور اسکے سب سے بڑے کام یعنی دار العلوم کا سکریٹری مسئلۂ اصلاح تعلیم اور اجتماع نتائج قدیم و جدید پر تقریر کرتا تھا - لوگ سنتے تھے اور آمال اصلاح و قرب حصول نتائج کے تصور سے خوش هوتے تھے - اسکے بعد بعض ان فارغ التحصیل طلبا کی صورتیں تھیں جو دار العلوم کے اولین دور کے نتائج قائمه هیں' اور جو اپنی ممتاز خصوصیات کے اندر لوگوں کیلیے ایک دعوت جالب اور پیغام جاذب تھے -

لیکن دوسری طرف جب ظواهر و صور کا پرده اٹھتا تھا اور خود ندوه کا باطن سامنے آتا تھا ' تو اسکی جماعت حل و عقد اپنے تمام آلات مفسده اور اسلحۂ باطله کے ساتھه جلوه فروش هوتی تھی - اور ان نبرد آزمایان فضیلت و تقدس میں کا هر مجاهد فخر کرتا تھا که اسکی سیف غزاء جهل نے " اصلاح و عمل " کی کسی نه کسی ایک هستی کو عین اسکی پیدایش کے وقت ضرور هی خاک و خون میں تڑپایا هے ! !

آفتے بود ایں شکار افگن کزیں صحرا گذشت !

ایسا هونا ناگزیر تھا کیونکه جماعۂ مفسدین نے انهی مقاصد کیلیے ندوه میں جماعت اور جمهور کی شرکت کا موقعه نکالدیا' اور اسکی مجلس انتظامیه کو اس خود مختارانه اسلوب پر ڈالدیا' جسکے بعد سوا چند خاص مذاق اور عقیدے کے لوگوں کے اور کوئی گروه اسمیں شریک هی نهیں هوسکتا تھا - اب جو کچھه تھا ' وه انهی لوگوں کے هاتھه میں تھا - ارباب فکر و اصلاح ابتدا هی سے قلیل و مغلوب تھے' اور نئی شرکت کی راهیں بالکل بند کردی گئی تھیں -

یه جب هی هوتا جب جلسۂ عام میں انتخاب هوتا اور مسلمانوں کی راے عام کو اسمیں دخل دیا جاتا' لیکن اسکی قید اوڑا دی گئی تھی ' اور " جلسۂ خاص " کے نام سے ایک اموی تخت گاه دمشق بنا لیا گیا تھا' جو جو کچھه چاهتا تھا چشم زدن میں کرلے سکتا تھا -

پس ضرور تھا که صرف چند آدمیوں کی اکثریت قابض هوجاے ' اور وه جو کچھه چاهے پاس کرالے' یا اصلاح اور عمل کے جس کام کو روکنا چاهے روکدے - جب " قواعد " اور " قانون " کو اسطرح چند لوگوں نے شکست دیدی تھی' تو اب قانون خود انکا دماغ تھا' اور قاعده کے معنی ایک جتھے کے تھے جو ایسے موقعوں کیلیے بنا لیا جاتا تھا -

سب سے بڑی نا جائز طاقت جو اس " حزب الافساد " کے هاتھه آگئی' وه یه تھی که " جلسه انتظامیه " کے ممبروں کے انتخاب اور شرکت کے مسئله پر قابض هوگئے' اور اس طرح کاردان' روشن خیال' اور اصلاح طلب لوگوں کی شرکت کا دروازه بند کردیا گیا -

(ارکان مجلس انتظامیه)

مجلس انتظامیه کے ارکان میں بلا شبه متعدد اشخاص اصلاح کو پسند کرنے والے اور استبداد و مطلق العنانی کے مخالف تھے اور هیں - میں سمجھتا هوں که پنجاب کے اکثر ممبروں کا یهی حال هے - خود مقامی ممبروں میں بھی بعض اشخاص مستبدین و مفسدین کی کار روائیوں کے همیشه مخالف رهے' اور اس طرح ممکن تھا که آهسته آهسته خود اندر هی سے اصلاح کا سامان پیدا هوجاتا - لیکن چند اسباب ایسے پیدا هوگئے جنکی وجه سے " حزب الافساد " همیشه نشو و نما پاتا رها -

سب سے اول تو میں افسوس کے ساتھه اسکا سبب مولانا شبلی کی کمزوری خیال کرونگا' کیونکه وهی ایک شخص تھے جو سب سے زیاده ان کاموں کا درد رکھتے تھے' اور ضرور تھا که وهی سب سے زیاده کمزوری اور عدم استعمال وسائل کار کے جوابده بھی هوں - انهوں نے نه تو کبھی اپنی پوری قوت کا استعمال کیا' اور نه وه وسائل اختیار کیے جنسے ندوه کی مجلس انتظامی کے اندر هی ایک قوی حزب الاصلاح پیدا هوجاتی - جو لوگ عمده خیالات رکھتے تھے نه تو انسے

درخواست یه تهي که شریعت اسلامیه کا لحاظ رکها جاے جیسا که متعدد مقامات پر کیا گیا ہے - اسکے جواب میں ارشاد هوتا ہے :

" آپکے میموریل کے جواب میں یه کهنے کي مجهے هدایت هوئي ہے که اُن افسروں نے جو زمین کے متعلق کام کر رہے هیں' پورٹ کمشنر کي راے سے اس بارے میں پوري طرح تشفي کرلی ہے ' اور وہ اُن آدمیوں سے بهي گفتگو کرچکے هیں جو اُن مسجدوں کے متولي هیں - گورنمنٹ یقین کرتي ہے که آینده کچهه مشکلات نهیں هیں اور اگر اسپر بهي کوئي بات هوئي تو مقامي کلکٹر درست کرلے گا "

(گورنمنٹ کي پالیسي)

اس خط کے پڑهنے کے بعد بهي کیا کسي کو اس بات کے باور کرنے میں شک باقي رهیگا که وقت سے پہلے خطره اور مشکلات کي اطلاع اعلی حاکموں کیلیے محض بے سود هوتی ہے ' تاوقتیکه وہ خطره ' کانپور کے سے حالات کے ساتهه سر پر نه آجاے ؟

جو بے پروائي اور غفلت اس جواب سے مترشح هوتي ہے وهي بنیاد ہے ان مسائل کي ساري مصیبتوں کي' اور اگر ایسي هي غفلتیں اور لاپروائیاں قائم رهیں تو همیں هر مهینے کانپور کے سے واقعات کا منتظر رهنا چاهیے -

(حادثه کي سرکاري رپورٹ)

گذشته ۲۳ فروري کو جب رات کي جرائم پوش تاریکي میں چهپ کر پورٹ کمشنر کے آدمي پهنچے اور مسجد کو منهدم کرنا شروع کیا ' تو اسکے بعد مسلمانوں نے ایک باقاعده درخواست حادثے کے متعلق مقامي مجسٹریٹ مسٹر ڈنلاپ کو دي ' جو ایک نهایت دانشمند اور انصاف دوست حاکم هیں ' اور جنکي بر وقت مداخلت اور همدردانه رویه نے تمام مسلمانوں کے دلوں میں انهیں محبوب بنا دیا ہے -

انهوں نے اس حادثه کے متعلق فوراً ایک سرکاري رپورٹ گورنمنٹ میں بهیج دي - رپورٹ کي مستند نقل هم نے حاصل کرلي ہے اور وہ حسب ذیل ہے :

" ۲۱ ماه گذشته کو ایک درخواست مجهے ملي' جس پر مسلمانان مواضع لشکرپور وغیره کے دستخط تهے - اسمیں لکها تها که پورٹ کمشنر کے قلي مسجدوں کو منهدم کر رہے تهے اور قبروں کو اُکهاڑ رہے تهے جس سے مسلمانوں کے مذهبي جذبات نهایت درجه زخمي هیں ' اور وہ باقاعده داد خواهي چاهتے هیں -

میں نے صدر ڈپٹي سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع واردات پر متعین کیا - وہ فوراً وهاں گیا اور چند انسان کي کهوپریاں اور هڈیوں کے ٹکڑے جو ایک قبر کو کهود کر نکالے گئے تهے ' اُس نے منتشر پاے ' اور قلیوں کو دیکها که زمین کهود رہے هیں - اُسکا یه بهي بیان ہے که چند مسلمان جو اُس وقت موجود تهے ' اُن میں کچهه ایسا جوش نه تها ' تاهم بهت زیاده ممکن ہے که اطراف کے مسلمان کسي وقت جوش میں آجائیں' اور ایسا هوا تو امن میں سخت خلل پڑیگا -

آپ اس واقعه کو پورٹ کمشنر کے سامنے پیش کریں تاکه وہ مسجدوں اور قبروں کو هاتهه نه لگائیں اور بجنسه چهوڑ دیں -

میں ممنون هونگا اگر آپ جلد جواب دیں اور بتلائیں که پورٹ کمشنر نے اس بارے میں کیا راے قائم کي ہے ؟ "

(دستخط) جے - سي - ڈنلوپ - مجسٹریٹ

مسئلۂ بقاؤ اصلاح نـــدوہ

کلکتـــہ میں جلســـہ

نهایت مختصر لفظوں میں تین باتیں کهنی هیں کیونکه ڈیپوٹیشن کے افسانے نے جگه لیلي ہے اور اشاعۃ آئنده میں " مدارس اسلامیه " کے علاوه بهي ایک مفصل تحریر نکلنے والي ہے -

(۱) ۲۶ کو ارکان دارالعلوم نے اسٹرائک کا فیصله کرنے کیلیے انتظامي ارکان کو بلایا تها - اسکي تفصیلي روئداد ابتک معلوم نهیں هوئي - البته اسقدر معلوم هوا که وهي فیصله هوا جسکي توقع تهي - یعنی چند آدمي اکهٹے هوے اور کهدیا که شکایات کوئي نهیں سنتا - طلبا چپ چاپ داخل هوجائیں ورنه سب کے نام کاٹ دیے جائیں -

جلسۂ انتظامیه کي حقیقت آپ " مدارس اسلامیه " کے سلسله میں پڑهیے - میں بحالت موجوده اُسے کوئي چیز نهیں سمجهتا - تاهم عقل کو هر مغز میں هونا چاهیے' اور جهل و ناعاقبت اندیشي کي بهي ایک حد هوتي ہے - بهتر تها که یه لوگ سمجهه سے کام لیتے - ایسا فیصله کرکے انهوں نے سچ مچ دارالعلوم کو غارت کردیا - اس سے کیا فائده که تمام طالب علم اپنے گهروں کو چلے جائیں اور مدرسے میں خاک اڑنے لگے ؟

(۲) میں ابهي ندوه کے متعلق صرف اصول و قواعد کي بحث کررها هوں ' لیکن اب بهت جلد ایک ایک شخص کے متعلق لکهنا پڑیگا - خدا جانتا ہے که یه میرے لیے بهت هي مکروه کام ہے اور اپنے وقت کي ایک بهت هي ادنی قسم کي بربادي - تاهم کیا کیجیے که ایسا هونا ناگزیر ہے -

(۳) کلکته میں ندوۃ العلماء کے معاملات کے متعلق کل شام کو ایک جلسه زیر صدارت جناب انریبل چودهري نواب علي صاحب منعقد هوا - سب سے پہلے صدر صاحب نے نواب بهادر سر سلیم خاں بالقابه (ڈهاکه) کا تار پڑهکر سنایا ' جسمیں انهوں نے جلسے کے اغراض سے پوري همدردي اور اتفاق ظاهر کیا تها - اُسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں منظور کي گئیں :

(الف) یه جلسه انجمن " اصلاح ندوه " لکهنو کي بروقت کوششوں کا شکریه ادا کرتا ہے ' اور اُس سے درخواست کرتا ہے که بهت جلد تمام صوبوں کي باقاعده اسلامي انجمنوں سے نیابتي اصول پر ناموں کو طلب کرکے ایک هئیۃ تفتیش (کمیشن) مقرر کرے - تا که وہ تمام معاملات ندوہ کي باقاعده تحقیقات کرے -

محرک ــــ جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر و آنریري مجسٹریٹ کلکته -

موید ــــ اے - احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا -

(ب) یه جلسه منتظمین و ارکان دار العلوم سے درخواست کرتا ہے که وہ خدا را مسلمانوں کے ایک عظیم الشان دیني مدرسه کو موجوده مشکلات سے نکالنے کیلیے دانشمندي اور عاقبت بیني سے کام لیں اور اپني بزرگانه حیثیت کو ملحوظ رکهتے هوے محمد حسین طالب العلم کی درخواست معافي کو (جو وہ بارها پیش کرچکا ہے) منظور کرلیں - ساتهه هي یه جلسه طلباے دارالعلوم سے بهی امید رکهتا ہے که اس صورت میں وہ ایثار اور بے نفسي سے کام لیں گے' اور مجوزه کمیشن پر اعتماد کرکے اسٹرائک ختم کردینگے -

محرک ــــ ڈاکٹر عبد الله سهروردي ایم - اے - بیرسٹر اٹ لا -

موید ــــ مولانا هدایت حسین صاحب پروفیسر عربي پریسیڈنسي کالج کلکته -

آخر میں قرار پایا که صدر مجلس اس بارے میں ارکان دار العلوم اور طلبا سے مراسلات کریں -

مولـــود فســاں کا کامل بلـــوغ

نئے عہدہداروں کا انتخاب

مزعومه ومفروضــه نظامت ندوة العلماء

ناجواں مرداں فــراهــم کردہ بودنــد انجمن
زود درهنگامــهٔ بطلاں نفــور انــداختیم

بالا خر وہ تخم فساد جسکو انسان کے سب سے بــڑے قدیمي دشمن نے ندوہ کي بنیاد کي سطح پر بویا تھا ' بڑھتے بڑھتے برگ وبار لایا اور اسکي سب سے بڑي ارنچي ٹہنی کا پہلا پھل ' نئے عہدہ داروں کا خود مختارانہ تقرر تھا : انا للہ و انا الیـــہ راجعون

اب ابلیس افساد کي امیدیں پوري هوگئیں جس نے پہلے هي دن حلف اٹھا کر کہا تھا : فبعزتک لاغوینهم اجمعین - الا عبادک المخلصین

(مسئــلهٔ نظامت نـــدوہ)

ندوة العلما جب قائم هوا تو مولوي محمد علي صاحب اسکے ناظم تھے - وہ مستعفي هوگئے اور ندوہ کا دور فلاکت و معتوبي شروع هوا - وقت کسي نہ کسي طرح کاٹنے کیلیے مولوي مسیح الزمان مرحوم کے سر نظامت ڈالي گئي کہ حیثیت دنیوي بھي رکھتے تھے - اسکے بعد جب وہ بھي مستعفي هوگئے تو ماہ صفر سنــہ ۱۳۲۳ هجري کے جلسهٔ انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ آیندہ کیلیے بجاے ناظم کي تلاش کے تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر هوجائیں اور اپنے کاموں کو جاري کریں -

في الحقیقت یہ ایک نہایت عمدہ تقسیم عمل تھي' اور مسئلهٔ نظامت کي تمام مشکلات کا اس سے خاتمہ هوجاتا تھا -

میں نے یہاں " مشکلات " کا لفظ لـکھا - شاید بہت سے لوگ اسے نہ سمجھیں اور معترض هوں کہ اسمیں مشکـلات کیا تھیں ؟ علي گڈہ کالج کو سکریٹري ملجاتا ہے - حمایت اسـلام لاهور کیلیے سکریٹري شپ کوئي مصیبت نہیں - مسلم لیگ کیلیے سکریٹري مل هي گئے - اسي طرح ندوة العلما کیلیے بھي ایک سکریٹري منتخب کرلیا جاتا -

لیکن افسوس ہے کہ ایسے اصحاب اپني بد بختیوں کو نظر انداز کردینگے اگر ایسا سمجھیں گے - ندوة العلما کیلیے في الحقیقت سکریٹري شپ کا مسئلہ لا ینحل نہ تھا گو بہت هي اهم اور عظیم النتائج تھا ' لیکن جن افسوس ناک حالات سے هم گھرے هوے هیں ' انهوں نے اسے مشکــل سے مشکل تر بنا دیا - غریب ندوہ بد قسمتي سے ندوة العلما ہے' یعنی علما کي مجلس ہے - پس اسکے سکریٹري کو فرقهٔ علما میں سے هونا چاهیے -

حضرات علماء میں سے جو لوگ ندوہ کے ساتھہ موجود تھے اُن میں کوئي بھي نہ تھا جو علم و فضل اور وقعت و عزت کے ساتھہ ندوہ کے مقـاصد کا بھي اندازہ داں هوتا ' اور ساتھہ هي قوة نظــم وادارہ بھي رکھتا هوتا - پھر جــو لوگ موجود تھے' ان میں سے متعدد اشخاص باوجود کمال نا اهلي و هیچ کاري ' اس " سقیفهٔ بني ساعدہ " کے مدعی خلافت تھے ' اور صرف اتنا هي نہیں کہ " منا امیر ومنکم امیر " پر اکتفا کرلیں ' بلکہ ان میں کا هر فرد بیعت لینے کیلیے اپنا هاتھہ هر دم بڑھاے هوے تھا - ایسي حالت میں محال تھا کہ ندوہ کي زندگي کے تحفظ کے ساتھہ اسکي نظامت کا مسئلہ بھي طے هوجاتا - اسمیں شک نہیں نہ یہ بڑي هي رنج کي بات ہے' مگر حقیقت ہے اور اسکا اظہار ناگزیر - اگر ایسا نہوتا تو یہ حالت بھي نہوتي جسکے ماتم کیلیے هم سب جمع هوے هیں - حتولی هوں کہ مرحوم طالب آملي نے ندوة العلما کے متعلق کیونکر سو برس پہلے پیشین گوئي کردي حالانکہ وہ کہتا ہے :

خانــهٔ شرع خــرابست کہ اربــاب صــلاح
در عمارت گــري گنبــد دستــار خــروند !

اس بنا پر اس مشکل کا بہترین حل یہي تھــا جو کیا گیا کہ سرے سے اسکي ضرورت هي باقي نہ رهي - تین کام جنسے ندوہ عبارت ہے ' الگ الگ اپني اپني معتمدیوں میں چلنے لگے -

چنــانچہ جب کبھي جلسهٔ انتظـامیہ کے اجلاس هوے اور یہ مسئلہ چھیڑا گیا تو باوجود بعــض مفسدین و اشــرار کي مخالفانہ جاں توڑ کوششوں کے ' بالاخر یہي فیصلہ هوا کہ یہي انتظام قائم رہے -

نومبر ۱۹۰۸ میں جلسهٔ انتظامیہ کا ایک کامل جلسہ هوا جسمیں تمام ممبر شریک تھے - اس جلسے نے رزولیوشن پاس کیا کہ " تینوں معتمد ابتک جو کام کرتے آے هیں همیں انپر پورا اعتماد ہے "

پھر ۲۴ جولائي سنہ ۱۹۱۰ کو جلسهٔ انتظامیہ نے یہ تجویز پاس کي کہ " اسوقت کوئي شخص موجود نہیں جو ناظم مقرر کیا جا سکے' پس جب تک کوئي ایسا شخص نہ ملے' اس وقت تک اس مسئلے کو ملتوي کر دینا چاهیے اور جس طرح کام چل رها ہے اسي طرح چلتا رہے "

ان حوالوں کو جلسہ هاے انتظامیہ کي روئدادوں میں دیکھہ لیا جاسکتا ہے -

اسقدر معلوم کر لینے کے بعد اب بعد کي سرگذشت غور سے سنیے :

(گذشتہ انتظام میں انقلاب)

۲۰ جولائي سنہ ۱۹۱۳ کو ایک جلسهٔ خاص منعقد کیا گیا ' جس میں ۵۱ ممبران ندوہ میں سے صرف گیارہ ممبر موجود تھے -

اس جلسے میں مولوي سید عبد الحي صاحب نے ایک تحریري تجویز پیش کي کہ :

(۱) تینوں معتمدیاں توڑ دي جائیں -

(۲) ایک پیڈ مددگار ناظم قرار دیا جاے -

(۳) صیغهٔ تعلیم کے سکریٹري کے فرائض پرنسپل دار العلوم کو تفویض هوں ' اور صیغهٔ مال اور مراسلات براہ راست ناظم کے متعلق هو جائیں -

(۴) البتہ منشي احتشام علي بدستور صیغهٔ تعمیرات کے انچارج رهیں -

چنانچہ فوراً اسکو منظور کیا گیا - اسکے بعد هي " حسب تجویز بالا طے پایا کہ مولوي خلیل الرحمن سہارنپوري نــدوة العلما کے ناظم قرار پائیں " اور وہ قرار پا گئے :

عیشم بکام ست با یار دلخواہ
الحمد للہ ' الحمــد للــہ !!

اسکے بعد هي مــددگار ناظــم کا بھي تقرر کیا گیا' اور مولوي عبد الرحیم نامي کوئي بزرگ چالیس روپیہ ماهوار تنخواہ پر بحال کردیے گئے :

بردنــــد و برادرانـــہ قسمت کردنـــد !

چنانچہ اس وقت سے مولوي خلیل الرحمن صاحب کا خیال ہے کہ وہ ندوہ کے ناظم هیں -

(اصــولــي بحـــث)

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاهیے کہ اگر ایک باهر کا خالي الذهن شخص بالکل بے طرفانہ اور محض ایک تیسرے شخص

کبھی انہوں نے مراسلات کیں، نہ خاص مشورہ و صحبت کا سلسلہ قائم کیا، اور نہ ہی باہر سے لوگوں کو اپنے ساتھہ لینے کی کوشش کی - بر خلاف اسکے وہ لوگ پوری سازشیں کرتے رہتے تھے، اور سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے -

دوسرے نمبر پر اسکا سبب یہ بھی تھا کہ لوگوں کو کاموں کا ذوق کم، اور ایثار کی عادت ناپید ہے - عموماً جلسۂ انتظامیہ میں باہر کے لوگ کم شریک ہوتے تھے، اور زیادہ تر ایک ہی خیال کے آدمی بلا لیے جاتے تھے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئی شخص با ہمت اور کار دل نہ تھا جو اس طرح کے کاموں سے بھی واقف ہو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مشرب لوگوں کی تھی: لا الی ھا ولاء ولا الی ھا ولاء - وہ عین موقعہ پر مفسدین کا ساتھہ دیدیتی تھی، اور اسطرح کوئی اصلاح نہیں ہوسکتی تھی -

تیسرا سبب یہ بھی تھا کہ مفسدین کے کاموں کو دیکھکر بہت سے لوگ افسردہ ہوگئے اور انہوں نے دلچسپی لینا چھوڑ دیا - پس اس طرح اس تخم فساد کی بار آوری کی راہ میں کوئی بھی قوی روک پیدا نہوئی -

(حزب الافساد کا دوسرا دور)

کاش " حزب الافساد " کی باطل پرستانہ امنگیں اتنے ہی تک پہنچکر ختم ہوجاتیں، مگر جس بیج کیلیے پانی اور دھوپ کے ملنے میں روک نہوگی وہ یقیناً بڑھتا ہی رہیگا - اس جماعت نے دیکھا کہ با ایں ہمہ ابتک آنکی حالت ایک مفسد اور سنگ راہ ہستی سے زیادہ نہیں ہے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجھاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب ہوجاتے ہیں، پر انکو کامیابی کے ساتھہ نابود نہیں کردیسکتے - کیونکہ مجلس انتظامیہ میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بھی موجود ہے، اور اسکی موجودگی ہر موقعہ پر سامنے آجاتی ہے -

پس اس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بناکر ہمیشہ دنیا میں حق و صداقت کا مقابلہ کرتی ہے، انکے نفس پر یہ القا کیا کہ اب کوئی نہ کوئی ایسی چال چلنی چاہیے جس سے مجلس انتظامیہ میں نہایت کافی اور قطعی الثبوت حدتک " حزب الافساد " کی اکثریت (مجارٹی) پیدا ہوجاے، اور پھر بے فکر و مطمئن ہوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوۃ العلما، مجلس انتظامیہ کے ممبروں کی تعداد ۳۵ رکھی گئی تھی، اور ہمیشہ یہی تعداد قائم رہی تھی - لیکن لکھنؤ میں یکایک ایک جلسہ منعقد کراکے اپنی سازش کی تکمیل کے بعد یہ ترمیم پیش کردی، اور خود ہی منظور بھی کرلی "کہ آیندہ سے ممبروں کی تعداد بجاے ۳۵ کے ۵۱ ہو"

حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تھا - نہ تو ممبروں کو ایک لمحے پہلے اسکی خبر دی گئی تھی، اور نہ اسطرح کرنے کا کسی کو حق تھا - اس جلسے میں مولانا شبلی نہ تھے - اور لوگونکی مخالفت کی شنوائی نہ ہوئی، اور ضعفاء و متذبذبین نے خاموشی اختیار کی -

پھر اس پر بھی اکتفا نہ کیا - اسی وقت اپنے تعصب کے پندرہ قائم بھی منتخب کرلیے، اور کسی کو قانون اور قواعد کی اس شرمناک توہین پر شرم نہ آئی - اس طرح انکا جتھا کامل درجے پر قوی اور غالب ہوگیا، اور وہ اس طرح مضبوط ہوگئے کہ جب تک مجلس انتظامیہ کی از سر نو اصلاح نہو، اسکے اندر رہکر انہیں کوئی مغلوب نہیں کرسکتا -

افسوس کہ اسکے بعد بھی مولانا شبلی ہشیار نہوے، اور صاف صاف قوم کو حالت بتلا کر غل نہ مچایا - حالانکہ اس آخری کارروائی کے بعد اندرونی اصلاح کی امیدیں بالکل خواب و خیال ہوگئی تھیں، اور مجلس انتظامیہ بالکل مفسدین کے ہاتھہ چلی گئی تھی -

انکو سمجھنا تھا کہ اب اسکے بعد رہا ہی کیا جسکی بنا پر کوئی امید قائم کی جاے؟ مجلس انتظامیہ میں باہر کے ممبر ہمیشہ آ نہیں سکتے - صرف ندوہ ہی نہیں بلکہ تمام کاموں کا یہی حال ہے کہ زیادہ تر مقامی اور قریب تر مقامات کے لوگ عموماً جلسوں کا کورم ہوتے ہیں - اس بنا پر " حزب الافساد " پیشتر ہی سے پورا قوی تھا، مگر اب تو یہ کیا گیا کہ پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چھانٹ کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامی اور ایک ہی حلقہ کی متنوع الاشکال کڑیاں تھیں - باہر کے بھی وہی لوگ تھے جو بالکل انکے ہم خیال اور انکی ایک صدا پر لبیک کہنے والے تھے - پس اسطرح انہوں نے اپنا جتھا اس درجے قوی و غالب بنا لیا کہ اگر مجلس انتظامیہ کا پورا جلسہ ہو، جب بھی انہیں اپنے مقاصد کے ہاتھہ سے جانے کا کچھہ خوف نہیں: یمکرون و یمکر اللہ، واللہ خیر الماکرین -

" حزب الافساد " کی ان کارروائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کی عین توجہ اور عہد عروج میں تباہ و برباد کیا، اسکا افسانہ بہت طویل ہے، اور اگر اسکے مختلف مالی، انتظامی، تعلیمی صیغوں کی تمام ابتریاں ایک ایک کرکے بیان کی جائیں تو ان میں سے ہر واقعہ کے لیے پوری ایک صحبت چاہیے - میں ان سب کو انشاء اللہ بیان کرونگا کیونکہ عمارت اندر سے کھوکھلی ہے اور باہر کی دیواروں کے بچانے سے اب کوئی فائدہ نہیں - لیکن چونکہ موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹی ٹیوشن کی ایک اصولی مبحث ہے، اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پہنچا دینا ضروری ہے - اس بربادی کا انتہائی اور آخری منظر نئے عہدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخی افسانہ ہے -

دہلی کے خاندانی اطبا اور دوا خانہ نور تن دہلی

الہلال کی ایجنسی

جربوب میں قبائل سنوسیـہ کا اجتمـاع

غـزوہ طـرابلـس اور اسکا مستقبل

شمالي افريقة کا "سرمخفي"

بر اعظم افريقه میں اسلام کي بقیه امیدیں

شیـخ سنـوسي اور طریقـۂ سنـوسیه

(۲)

محمد بن علي السنوسي عرصے تـک جبل بو قبیس کي خانقاہ میں مقیم رہا - اسکي طبیعت ابتدا سے زاهدانه و راز دارانه واقع هوئي تهي ' اور اب اسکي نشو و نما کا اصلی موقعه آگیا تها - وہ اکثر تنہا رهتا - صرف هفتے میں ایک بار باهر نکلتا تاکه ارادت مندوں کو اصلاح و تزکیۂ نفس کیلیے اپني صحبت میں شریک کرے -

اسي اثنا میں اوسکا دماغ بهت سے مهتم بالشان امور پر غور و خوض کرتا رہا - اُسنے بعض مقاصد کے ظهور و تکمیل کا ارادہ کیا ' اور یکا یک مکه معظمه سے مصر روانه هوگیا - اسکندریه پهنچ کر ایک خانقـاہ بنالي اور اسمیں مقیم هوکر دعوت و ارشاد کا سلسله شروع کرنا چاها -

(شیخ الاسلام کي مخالفت)

مکۂ معظمه کے قیام کے زمانے میں گـو وہ محض ایک گوشـه نشین اور خالص دیني زندگي رکهتا تها ' مگر اسکا اثر اسدرجه بڑهگیا تها که حج کے ایام میں هزاروں آدمي اُسکي زیارت کیلیے جمع هوتے اور ایک نظر دیکهه لینے کي تمنا رکهتے - استبدادي حکومتوں میں کسي شخص کا مرجع خلائق هونا سب سے بڑا جرم هوتا هے - گورنر مکه کو یه بات خوش نه آئي اور اُس نے حـکام قسطنطنیه کو بهت سي خلاف اطلاعات دیکر شیخ کا مخالف بنادیا - مکۂ معظمه میں تو اسکا ظهور نہیں هوا مگر اسکنـدریه پهنچکر شیخ کو خبر ملي که شیخ الاسلام قسطنطنیه سخت مخالف هوگیا هے - تهوڑے هي دنوں کے بعد قسطنطنیه سے شیخ الاسلام کا حکم پهنچا که محمد بن علي السنوسي کي خانقـاہ میں شریـک هونا کسي شخص کیلیے جائز نہیں -

اس فتوے نے عوام و خواص سب کو بهڑکا دیا ' اور شیخ مجبور هوا که فوراً مصر چهوڑ دے - چنـانچه وہ اسکندریه سے پوشیدہ قاهرہ آیا ' اور قاهرہ سے براہ سلوم و درنه شمالي افریقه کي سرزمین میں پهنچا جو همیشه اولو العزم ارادوں کا مامن و ملجا رهي هے -

(شمالي افریقه میں آغاز دعوۃ)

طرابلس الغرب کا ایک بڑا حصه جبل الاخضر کے کنارے واقع هے اور اسکے بعد هي بنغازي کا ساحلی حصه هے - دولۃ عثمانیه نے اسے برقه کے ضلع میں شامل کردیا هے اور طرابلس کا اطلاق اسکے علاوہ دیگر حصص ملـک پر کیا جاتا هے - سنه ۱۲۵۵ هجري میں شیخ محمد بن علي جبـل الاخضر پهنچا ' اور اس سرزمین کي گمنامي ' علحدگي ' اور قدرتي حفاظت اُسے بهت هي پسند آئي - اس نے سب سے پہلے اس حصے میں اپنے افریقي اعمال کي اولین بنیاد ڈالي اور متعدد خانقاهیں بنا کر مقیم هوگیا - وہ اطراف کے تمام بادیه نشین قبائل کو جمع کرتا اور اوقات نماز کے علاوہ تمام وقت انکي تلقین و هدایت میں صرف کردیتا - یہیں اُسنے ایک سید زادي سے نکاح بهي کرلیا ' اور سنه ۱۲۶۱- اور سنه ۱۲۹۳ میں بالترتیب دو لڑکے پیدا هوے ' جنمیں سے پہلے کا نام " محمد المهدي " رکها اور دوسرے کا " محمد الشریف "

(حجاز کا دوسرا سفر)

سات برس تک وہ مسلسل یہاں مقیم رہا - اسکے بعد جب تحریک پوري طرح قائم هوگئي تو پهر نکلا ' اور حجاز کا دوسرا سفر

کي حیثیت سے اس واقعہ پر یا مثل اسکے کسي دوسرے واقعہ پر نظر ڈالے' تو اسکے لیے قدرتي طور پر طریق نظر و بحث کیا ہوگا ؟

فرض کرو کہ یہ کار روائي ندوہ میں نہیں ہوئي بلکہ کسي دوسري باقاعدہ انجمن میں ہوي - ایسي حالت میں اگر ہم اسکے جواز و عدم جواز پر بحث کرنا چاہینگے تو صحیح اسلوب بحث کیا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ ہر صاحب فہم اس بارہ میں میرے ساتھہ ہوگا کہ اس کار روائي پر مندرجۂ ذیل طریقوں سے بحث کي جاسکتي ہے - اسکے سوا جانچنے کا اور کوئي محتاط و بے خطر طریقہ ہو نہیں سکتا :

(۱) سب سے پہلے محض بربناے حقیقت و اصلیت غیر اضافي و مطلق حیثیت سے نظر ڈالني چاہیے' نہ کہ بربناے قواعد و قوانین رسمیہ - یعني اس لحاظ سے کہ جو کار روائي کي گئي وہ قطع نظر عام قواعد مجالس و اصول کار کے في نفسہ کیسي ہے اور از روے عقل و نقد حکمت جائز و انسب تھي یا نہیں ؟

اس حیثیت بحث میں مقدم سوال یہ ہوگا کہ ندوۃ العلما ایک عظیم الشان مجلس ہے' جسکے خاص خاص اساسي و اصولي مقاصد ہیں' اور ندوہ اسي وقت تک باقي ہے جب تک کہ ان مقاصد کو قائم رکھا جاے - علمي' تعلیمي' اصلاحي' انتظامي' اور اخلاقي حیثیتوں سے بھي وہ ایک خاص حیثیت رکھتي ہے اور وہي حیثیت اسکی اصلي روح ہے - پھر مختلف شاخوں میں اسکے مختلف کام ہیں جنمیں ایک سب سے بڑا کام دار العلوم اور اسکي خاص طرز کي تعلیم ہے -

پس جو شخص اسکا سکریٹري منتخب کیا گیا - آیا اس عہدہ کیلیے واقعي صلاحیت و اہلیت بھي رکھتا ہے یا نہیں' اور جن جن اوصاف و امور کی قدرتي اور لازمي طور پر اسکے لیے ضرورت ہے' وہ بھي اسمیں ہیں یا نہیں ؟

(۲) اسکے بعد عام قوانین و قواعد کا سوال سامنے آتا ہے - ندوۃ العلما محض چند آدمیوں کي ایک نا جائز بھیڑ یا چند یاران صحبت کا صحن مکان نہیں ہے جسکے کاموں کیلیے " قاعدہ " اور " قانون " کا لفظ غیر ضروري ہو' بلکہ مثل تمام باقاعدہ مجالس و مجامع کے وہ بھي ایک مجلس ہے' اور اس طرح کي مجلسوں کیلیے عام طور پر قوانین و قواعد موجود ہیں - پس مان لیجیے کہ اہلیت و استحقاق کوئي شے نہیں' اور قابلیت و اوصاف یا مقاصد ندوہ کے تحفظ و بقاء کے خیال کي بھي یہاں کوئي سماعت نہیں ہوني چاہیے' لیکن تاہم یہ تو ضروري ہے کہ جو شخص بھي سکریٹري منتخب کیا جاے' قاعدے اور قانون کے مطابق کیا جاے اور استحقاق و اہلیت کي بنا پر نہو تو اقلاً قانون کي بنا پر تو ہو ؟ شخصي حکومتوں میں اپني اغراض شخصیہ سے بسا اوقات لوگ پادشاہوں کو معزول کرکے چھوٹے بچوں کو تخت پر بٹھا دیتے تھے' اور دنیا جانتي تھي کہ یہ بچہ تخت پر کھیلنے کے سوا اور کسي کام کا نہیں - تاہم اسکي تخت نشیني اسي طرح کرائي جاتي تھي جیسے کسي عاقل و بالغ اور مستحق تاجگزار پادشاہ کي ہوا کرتي ہے - یہ ایک کھیل ہوتا تھا مگر باقاعدہ کھیل تھا اسلیے لوگ گردن جھکا دیتے تھے -

ندوۃ العلما کے تخت نظامت کیلیے بھي ہم نہ صرف استحقاق و صلاحیت سے' بلکہ درجۂ انسانیت سے بھي قطع نظر کیے لیتے ہیں - آپ ایک بیل کے سر پر نظامت کي پگڑي باندھدیجیے' اور اسکے گلے میں ایک گھنٹي ڈالدیجیے - وہ سر ہلائیگا اور گھنٹي کي آواز سنکر ہم سب وجد کرینگے کہ ناظم صاحب ندوہ کي ضرورت پر کیا دلکش وعظ فرما رہے ہیں - یہ نہیں تو ایک کاٹھہ کا پتلا بناکر اسي کو رب الندوہ یقین کیجیے - ہمیں کوئي عذر نہیں - اسي کو مسند نظامت پر بیٹھا دیکھکر روز صبح سلام کر آلیں گے - لیکن خدا را قاعدہ اور قانون کو تو ہاتھہ سے نہ دیجیے اور جو کچھہ کیجیے اصول اور ضابطۂ عمومي کے ماتحت کیجیے - گذشتہ عہد کے ایک حکیم صاحب اپنے مریضوں کو ہلاک بھي کرتے تھے تو قاعدے کے ساتھہ' آپ غریب ندوہ کا بھي قواعد کے ساتھہ چلکر خاتمہ کیجیے :

آدمي چاہیے ڈرے کچھہ تو ؟

(۳) خیر ان دونوں دفعات بحث کو بھي جانے دیجیے استحقاق و اہلیت ایک مہمل لفظ ہے - ندوہ کے مقاصد اور اسکے تعلیمي اور دیني کاموں کا بقا کوئي شے نہیں - عام مجالس و مجامع کے قواعد و قوانین کو کوئي نہیں پوچھتا - خود ندوہ کا قدیمي دستور العمل بھي تقویم پارینہ ہے' اور اسکي دفعات کو یاد کرنا نري حماقت :

رسمے کہنے بود بعہدے تو برافتاد !

تاہم خود ندوۃ العلما کا جو دستور العمل اس وقت بھي ہم سب ماتم گذاران ندوہ کے ہاتھہ میں موجود ہے' اور جسپر آجکل ندوہ کے تمام کام چل رہے ہیں' آخر وہ بھي کوئي شے ہے یا نہیں ؟ جانے دیجیے دنیا کي تمام مجلسوں کے قواعد کو - لیکن خود آپکے جو قواعد اپنے ہاتھہ میں رکھے ہیں اس کار روائي کو کم از کم اسکے تو مطابق ہونا چاہیے ؟ آپ ایک اونٹ کو کہدیجیے یہ بھي ندوہ کا مالک ہے - ہم مان لیتے ہیں - لیکن آخر کوئي مہار تو اسکے لیے ہو ؟ اور نہیں تو صرف ندوہ کے موجودہ اور آپکے قرار دادہ دستور العمل ہي کے مطابق اس کار روائي کو جائز معلوم کرکے فتوئے جواز دیں -

* * *

میں نہیں سمجھتا کہ اس کے علاوہ اور بحث و نظر کا کیا پہلو ہوتا ہے' اس طریقۂ بحث کے اختیار کرنے میں خاتمۂ سخن کي انتہائي سے انتہائي سرحد تک پہنچ گئے' اور اگر اس سے بھي اور نیچے اترنے کي فرمایش کي جاے' تو پھر کسي بحث و نظر کي ضرورت ہي کیا ہے ؟ جلسوں کے قائم کرنے اور انتظامي ممبروں کے اجلاس منعقد کرنے کي زحمت کیوں گوارا کي جاے ؟ سب سے بہتر اور آسان بات یہ ہے کہ قدیم روایتوں کے وارث تاج و تخت کي طرح باہم ملکر قرار دیدیجیے کہ آج صبح طلوع آفتاب کے بعد سب سے پہلے جو حیوان گولہ گنج لکھنؤ سے گذریگا' ندوہ کي نظامت کا تاج اسي کے سر پر رکھدیا جایگا - پھر آگے ندوہ کي قسمت' جو متحرک صورت آپکو سب سے پہلے بڑھتي ہوئي نظر آے' اسي کا ہاتھہ پکڑیے اور ندوہ کي نظامت کي پگڑي حوالے کیجیے :

سپردم بتو مایۂ خویش را !

اگر آپ کہیں کہ اصول کي بحث ہے - تمسخر کا کون موقع ہے ؟ تو میں کہونگا کہ تمسخر نہیں بلکہ حقیقت ہے - اگر آپ ایسا نہیں کرتے اور باقاعدہ کاموں کي طرح کار روائي کرتے ہیں تو پھر کسي نہ کسي اصول اور قاعدے کے ماتحت تو ضرور ہي رہنا پڑیگا - کوئي نہ کوئي اصول ضرور آپکے ساتھہ ہونا چاہیے - آخر براے خدا جواز و عدم جواز کا کوئي معیار بھي ہے یا نہیں ؟ سب سے پہلے استحقاق اور صلاحیت ہے اور فی الحقیقۃ یہي اصل شے ہے اور یہي اصول انتخاب حقیقي کا ہے - لیکن اسکو بھي چھوڑ دیے - عام قواعد اور خود ندوہ کا اصلي دستور العمل لیجیے - یہ بھي نہ سہي تو موجودہ دستور العمل ہی سہي - اگر یہ آخري طریق بحث بھي آپکے لیے موثر نہیں تو پھر خدا کیلیے باقاعدہ کاموں کا نام لیکر دنیا کو مبتلاے مصیبت نہ کیجیے - یا تو صبح پہلي آنے والي چیز کیلیے وصیت کر دیجیے - یا کسي جسیم و فربہ خرگوش کو مسند نظامت پر لاکر بٹھا دیجیے - اسمیں اور آپکي نام نہاد باقاعدہ کار روایوں میں کوئي فرق نہ ہوگا - سرکاري انسپکٹر دار العلوم کو " خرگوش خانہ " قرار دے ہي چکا ہے -

عثمانی طیارہ چی : فتحی بے

طیارہ چی صادق بے

شہداء راہ کشف و سیاحت

نور اللہ مرقدہما
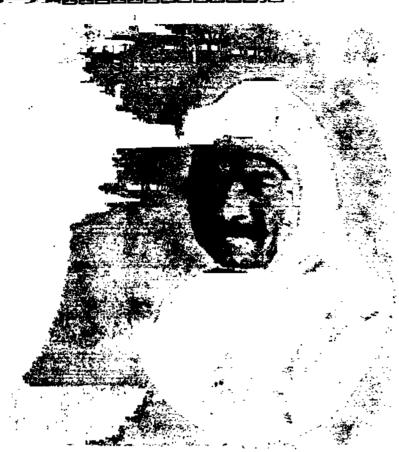
جبکہ یورپ کی سرزمین جانفروشان ملت و فدا کاران کشف و علم کی یکسر شہادتگاہ ہے ' اور جبکہ پیروان اسلام اپنی جانفروشی کے اولین سبق کو بھلا چکے ہیں ' تو ان جانفروشان سیاحت ' ان شہداے علم ' ان فدا کاران ملت و وطن ' یعنی اولوالعزم فتحی بے و صادق بے کی روحیں سامنے آکر ماتم گذاران ملت کو مایوسی سے روکتی ہیں !

اخبارات میں انکی سیاحت اور درد انگیز شہادت کا حال چھپ چکا ہے ' اور الہلال میں مرحوم فتحی بے کی تصویر بلقیس شوکت خانم کے ہوائی جہاز کو چلاتے ہوے آپ دیکھہ چکے ہیں - یہ دونوں جانباز قسطنطنیہ سے روانہ ہوے تاکہ افریقہ تک کا سفر ہوائی جہاز میں سب سے پہلے طے کریں -

بلاد اسلامیہ کی آس ساکن اور افسردہ فضا میں جو فتح یاب جھنڈوں ' اور بلند قامت نیزوں کو دیکھنے کی جگہ اب عرصے سے صرف نا کامی کی آہوں اور مظلوموں کی چیخوں ہی کو سن رہی ہے ' یکایک ہواے عزم و اولوالعزمی کے دو آسمان پیما عقاب طیران علم و اکتشاف کے پروں سے بلند ہوتے ہوے اوپر اڑتے ہوے نظر آے :

و یصعد حتی یظن الوری
بان لہ حاجۃ فی السماء !

یہ سیاح فضائی مختلف شہروں میں قیام کرتے ہوے بیروت پہنچے اور ہر جگہ انکے استقبال کا عظیم الشان اہتمام کیا گیا - مصر میں خبر پہنچی کہ عنقریب تخت گاہ فراعنہ کی پر اسرار فضا میں بھی نمودار ہونے والے ہیں - اس خبر نے تمام ادنی و اعلی حلقوں میں ایک ہنگامۂ انتظار پیدا کر دیا - پرنس عمر طوسون پاشا کی زیر ریاست ایک کمیٹی قائم ہوئی تاکہ ان اولوالعزم مہمانوں کا استقبال کرے -

لیکن عین شوق و انتظار کے اس ہجوم میں تار برقیوں نے خبر سنائی کہ بیت المقدس کی طرف اڑتے ہوے مقام سمرا کے قریب ایک خاتمہ کن حادثہ ہوگیا ' اور ۱۵۸ کیلیومیٹر کی بلندی سے دونوں سیاح گر کر شہید ہوگئے ! انا للہ و انا الیہ راجعون !

اس خبر نے تمام بلاد عثمانیہ میں تہلکہ مچا دیا - قسطنطنیہ میں چار ستون انکی یادگار میں نصب ہونگے - مصر کی کمیٹی چندہ جمع کر رہی ہے تاکہ دو ہوائی جہاز دولت عثمانیہ کو نذر کرے - انمیں سے ایک کا نام "فتحی" اور ایک کا "صادق" ہوگا -

یہ ہوائی سیاحت تاریخ طیران انسانی میں ہمیشہ یادگار رہیگی - جرمنی اور فرانس کے بڑے بڑے ماہرین فن طیران کی رائیں شائع ہوئی ہیں جنمیں اس سیاحت کی اولوالعزمی کا اعتراف کیا ہے - ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ "جسقدر مسافت فتحی بے نے ایک ہی سفر میں طے کی ' آجتک ہم بھی نہ کرسکے - اس نے ۹۸ - کیلو میٹر صرف ۵۳ منٹ میں طے کیا ! "

ایک امریکن نامہ نگار لکھتا ہے :

" میں نے ایسی خوفناک پہاڑیوں کے اندر سے اسے نکلتے ہوے دیکھا ' جنکے تصور سے انسان کانپ اٹھتا ہے - وہ جس حیرت انگیز مشاقی سے نیچے اترتا تھا ' اسکی نظیر یورپ میں بھی اب تک نہیں دیکھی گئی "

کیا - مکۂ معظمه میں پہنچتے هي " جبل بو قبیس کے گوشه نشین " کي آمد کي خبر تمـام حجاز و یمن میں پهیل گئي اور نجد تک سے لوگ اسکي زیارت کیلیے آنے لگے - اس مرتبه بهي وه اپني اسي خانقاه میں رهتا تها جو جبل ابو قبیس میں پہلي مرتبه بنا چکا تها ' اور رجوع خلائق و هجوم مسترشدین و مریدین پہلي مرتبه سے بهي دو چند هو گیا تها - اس مرتبه سلوک و تصوف کے ساتهه فقه و حدیث کا درس بهي شروع کردیا - اسکا انداز درس عام طریقوں سے بالکـل مختلف تها ' اور اپني جاذبیت و تاثر اور حسن بیان و جمع لطائف کے لحاظ سے حجاز کے تمام بڑے بڑے حلقه هاے درس پر فوقیت رکهتا تها -

اسکي شہرت اس سرعت کے ساتهه تمام عرب میں پهیل گئي که اب اسکا روکنا حکومت کي طاقت سے بهي باهر هو گیا تها - لوگ یمن کے اندروني حصوں اور نجد و حساء کے دور دراز خطوں سے کشاں کشاں شوق و ارادت میں کهینچتے تیے' اور جبل بوقبیس کي خانقاه کو اپنا معبود و مطلوب سمجهتے تیے !!

(یمن میں تاسیس دعوت)

لیکن اسي اثنا میں شیخ کے مرشد احمد بن ادریس نے دیار یمن کا سفر کیا اور شیخ کو بهي اپنے همراه چلنے کیلیے کہا - ایک بہت بڑي جماعت کے ساتهه یه دونوں بزرگ مکۂ معظمه سے روانه هوگئے ' اور کچهه عرصے تـک صرف شیخ احمد بن ادریس اور محمـد السنوسي تنہا یمن کے مختلف شہروں میں پهرتے رهے - اس سفر کا خاتمه شیخ احمد کي وفات پر هوا - شیخ محمد سنوسي نے وهاں خانقاه بنالي - اسي کے ایک حصے میں اپنے مرشـد کو دفن کیا اور پهر مکۂ معظمه کي طرف روانه هوگیا -

جر بوب میں طریقۂ سنوسیه کا پہلا زاویه

شیخ احمد کا مقبره اور خانقاه اب تک یمن میں موجود هے' اور هزارها اشخاص دور دور سے اسکي زیارت کیلیے آتے هیں - یمن میں سنوسي طریقه کي اشاعت کا مرکز یهي خانقاه هوئي -

(ثور حجــاز سنه ٥٧ - ع)

کیسي عجیب بات هے که جس سال هندوستان کا مشہور غدر هوا هے یعنے سنه ۱۸٥۷ - ٹهیک اسي زمانے میں مکۂ معظمه کے اندر بهي ایک بہت بڑا هنگامۂ قتل و خون هوا' جو " ثور حجاز " کے نام سے مشہور هے - میں نے اسکے عجیب و غریب حالات حضرت والد مرحوم کي زباني سنے هیں: جو اسکے آٹهه سال بعد پہلي بار مکۂ معظمه گئے تیے -

اس غدر کے اسباب مختلف قسم کے تیے اور انکا سرچشمه بهي ایک هي نه تها - یه غدر ترکوں کے خلاف اعراب حجاز نے کیا اور شریف عبد المطلب اسکے سرغنــه سمجهے گئے گو اس سید عظیم و جلیل (نور الله مرقده) نے همیشه اس سے انکار کیا -

یه زمانه سلطان محمود مصلح کا تها جس نے عثماني ممالک میں متعدد نئي اصلاحات سب سے پہلے رائج کیں - ازانجمله یوروپین لباس کا اختیار کرنا ' نئے طریق پر عدالتوں اور دفاتر کا کهولنا ' اور فرانسیسي اصول پر سب سے پہلے فوج نظام مرتب کرني - وغیره وغیره - ان اصلاحات کا آخري درجه وه " منشور اصلاح " تها جو سلطان محمود کے دستخط سے تمام ممالک عثمانیه میں شائع کیا گیا ' اور جسمیں لکها تها که ممالک حربیه سے زمانۂ امن میں لونڈي غلاموں کو لانا اور فروخت کرنا شریعۂ اسلامیه کے خلاف هے -

یه فرمان جب مکۂ معظمه پہنچا اور حرم شریف میں پڑهکر سنایا گیا تو تمام عربوں میں سخت ناراضي اور مخالفانه جوش پهیل گیا - ساتهه هي بجلي کي سرعت سے یه خبر تمام اطراف و قبائل حجاز میں پہنچ گئي اور بدؤں کے گروه مکه میں پہنچکر چلانے لگے که " سلطان نصراني هوگیا اور نصرانیوں کے حکموں کے آگے جهک گیا "

یه تو ایک سبب ظاهري تها جو اعراب حجاز کي سرکشي کا موجب سمجها جاتا هے - مگر اسکے علاوه اور بهي بہت سے اسباب تیے جو مدت سے اندر هي اندر جمع هو رهے تیے اور کسي قوي محرک کے منتظر تیے - دولـۃ عثمانیه کا بیان هے که ان اسباب مخفیه میں ایک سبب اس وقت کے شریف " عبد المطلب " کا ارادۂ خروج تها ' اور دوسرا جبل بوقبیس کي پر " اسرار خانقاه " کا سر مخفي -

لیکن شریف عبد المطلب نے آخر تـک اس سے انکار کیا - وه اس تحریک کے وقت مکه میں موجود بهي نه تها - طائف میں تها - اسکے بے طرفانه حالات جس قدر معلوم هوے هیں انسے معلوم هوتا هے که ایک مصلح خیال ' اولو العزم ' اور شجاع و جانباز سید تها ' اور جس قدر اثر اور نفوذ اسکي ذات کو تمام قبائل حجاز اور اعراب بادیه میں حاصل تها ' آجتک کسي شریف کو حاصل نہیں هـوا ' اور نه هي کوئي شریف اس درجه صاحب علم و فضل اور جامع قابلیت صوري و معنوي مکه میں آیا هے -

بهر حـال اس واقعـه کي زیاده تفصیل یہاں غیر ضروري هے - تمـام قبـائل اعراب مکـه و اطراف مکه میں بہت جلد برهمي پهیـل گئي اور بعض تـرک افسروں کے بے موقعه سلوک نے اسے اور تیز کردیا - یہاں تـک که موسم حج کے قریب هي قتـل و غـارت کي آگ بهڑکي' اور بدؤں نے ترکوں کو قتل کرنا شروع کردیا - ترک گورنر بهاگ گیا ' فوج برباد هوگئي اور تمام مکه پر بدؤں کا قبضه هوگیا -

بعض اسباب کي وجه سے دولت عثمانیه شریف عبد المطلب سے پہلے هي بر انگیخته تهي مگر اسکے اثر و نفوذ کي وجه سے معزول نہیں کر سکتي تهي - شریف اس وقت طائف میں تها - غدر کے بعد اس نے بالا هي بالا نکل جانے کي کوشش کي' مگر بدؤں نے جاکر گهیر لیا اور مجبور کیا که آپ همارے امیر و شریف هیں - هم کو چهوڑ کر نہیں جاسکتے - مجبوراً اسے مکه معظمه آنا پڑا -

حج کا موسم شروع هوا تو تمام حجاز میں ترکي حکومت کا نام و نشان نه تها - بدؤں نے ترک حاجیوں کو اس شرط سے آنے کي اجازت دي که حاکمانه اقتدار کو خیر باد کہکے آئیں ' اور سلطان کا نائب جبل عرفات پر خطبه نه پڑهے جیسا که همیشه پڑها کرتا هے - ایک رقم بطور ٹیکس کے بهي ترکوں کیلیے لگادي تهي جو تمام ترک حاجیوں کو دیني پڑي -

هوائي جنگ

ابهي کل کي بات هے جب هم کهتے تهے که " فلاں شخص هوا میں لڑتا هے " اسکے معني هر شخص یه سمجهتا تها که وه اپني قوت کو ایک ایسي جد و جهد میں ضائع کرتا هے جو وهمي ' خیالي اور بے بنیاد و لا حاصل هے -

لیکن کیا آج بهي هوا میں لڑنے کے یهي معني هیں ؟

* * *
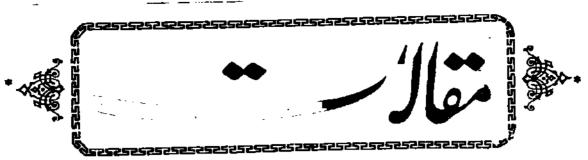
اسرار و نوامیس فطرت کے انکشاف نے نوع انسان کي تاریخ میں کسقدر حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا هے ! انسان کے هزار ها خیالات جنکي وه کل تک نهایت شغف و شیفتگي کے ساتهه تمنا کرتا تها ' اور انکو اپنے دسترس سے باهر پاکر اپنے تخیل سے مدد لیتا تها ' وهي خیالات واقعیت کے لباس میں آج اسکي روزانه زندگي کے اندر موجود هیں ' اور اسطرحه معمولي اور پیش پا افتاده معلوم هوتے هیں ' گویا ان میں کوئي اعجوبگي و حیرت افزائي نهیں یا وه همیشه سے اسي طرح هوتے آئے هیں ! تبارک الذي بیده الملک وهو علی کل شی قدیر !

مثال کے لیے کهربا یا بخار کي طرف اشاره کافي هے - کیا آج سے چند صدي قبل کسي بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بهي یه آ سکتا تها که ایک شخص جس پر نه ملائکۂ آسماني نازل هوتے هوں ' نه جن و عفریت اسکے تابع هوں ' اور نه نجوم و رمل کے حساب و تقرش سے واقف هو ' ایسا شخص صرف پانچ منت میں ۸ هزار میل کا قطر رکهنے والے کره کے هر گوشے کي خبر معلوم کرسکتا هے ؟

یا یه که باد رفتار گهوڑے جس راه کو هفتوں میں طے کرتے هوں انکو ایک بے روح و رواں آهني جسم بغیر کسي طاقت معجزه نما کے چند گهنٹوں میں قطع کرسکتا هے ؟

هاں اسوقت کے ایک بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بهي یه نهیں آسکتا تها ' لیکن اب ٹیلیگراف آفس کے ایک کلرک اور ٹرین کے ایک ڈرایور کي کم قیمت زندگي کا ایک معمولي مشغله هے !

* * *

بیشک ابهي چند سال قبل تک " هوائي جنگ " محض ایک خیالي استعاره تها مگر اب ایک حقیقت هے جو اگر آج واقع نهیں هوئي تو کل ضرور هي هوکر رهیگي -

جسطرح که بخار (اسٹیم) کے اکتشاف اور فن جهازسازي کي ترقي اختراعات نے انساني هستي کے لیے موت کا نیا دروازه کهولدیا تها ' اسیطرح هوائي جهازوں کي اختراع نے بهي کشت و خون اور قتل و سفاکي کا ایک نیا دروازه کهولدیا هے جو گذشته تمام دروازوں سے کهیں زیاده هولناک اور فظیع و مهیب هے - یه ایک عالمگیر خیال هے که اگر هوائي جنگ هوئي (اور ایک نه ایک دن یقیناً هوگي) تو اسوقت اتني شدید خونریزي هوگي جسکي نظیر انسان کے اس دور زندگي میں بهي نهیں ملسکتي جسکي تاریخ کا هر صفحه میدان جنگ کے خون سے رنگین هے !

[illegible] ں میں علم طور پر دهشت و خوف اور سرگرمي و مستعدي کي هوا چل رهي هے - هر سلطنت اپنے انسان پاش اور جهنمي سامان جنگ کے لیے هوائي جهاز اور هوائي جهازراني کے انتظام میں مصروف و منهمک هے -

* * *

اس استعداد و تیاري میں فرانس کا قدم سب کے آگے هے - اس نے سنه ۱۱ ع میں ۲۴۸۰۰۰ پونڈ ' اور سنه ۱۲ میں ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ آلات پرواز پر صرف کیے - اس سال ۱۷۰۰۰۰۰ صرف کریگی -

هوائي جهاز میں مستدل اور ممزوج هوا کے حاصل کرنے کا آله جو تیاروچي ناک سے لگا لیتا هے

فرانس کے بعد جرمني کا نمبر هے - جرمني اس سال اپنے آلات پرواز پر ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ صرف اپنے خزانے سے اور اسکے علاوه ۳۵۰۰۰۰ - اس چنده سے صرف کریگي جو قوم نے هوائي بیڑے کے لیے کیا هے !

جرمني کے بعد برطانیه کا نمبر هے - اس نے بهي اپنے سالانه بجٹ میں ایک کثیر رقم آلات پرواز کے لیے رکهی هے -

[illegible] ں حالت کو دیکهتے هوے معلوم هوتا هے که وه وقت دور نهیں جب هوائي جهازوں کا بهي ایک خاص جنگي صیغه هوگا ' اور اس پر کم و بیش اسیقدر صرف هوگا جسقدر که اسوقت جهازوں پر صرف هورها هے -

* * *

اسوقت تک جسقدر هوائي جهازوں کا تجربه هوچکا هے وه پانچ قسموں کے اندر تقسیم کیے جاسکتے هیں :

(۱) وه جنکے دونوں پهلوؤں کي کمانیاں (جنکو ضلع یا پسلي کهتے هیں) سخت هوتي هیں -

(۲) جنکے پهلو میں یه پسلیاں یا کمانیاں نهیں هوتیں -

(۳) ایک درجه والے " اورو پلین "

(۴) دوسرے درجه والے " اورو پلین "

فهـرست ۰۰ب راں ۰۰سا م وۂ ۱۹

جو ۲۵ مارچ کو دهلي میں پیش هوا

(۱) نواب ذو الفقار علي خاں سي' إس' آئي - مالیر کوٹلہ - (۲) ڈاکٹر ناظر الدین حسن بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ (۳) آنریبل راجه سر محمد علي محمد خاں بهادر کي - سی - آئی - اے - محمود آباد (۴) حاجي محمد موسی خاں صاحب دتاولي - (۵) منشي محمد احتشام علي صاحب لکھنو - (۶) پرنس غلام محمد صاحب سابق شریف کلکتہ خاندان میسور - (۷) آغا سید حسین صاحب شوستري کلکته - (۸) پرنس انسر الملک اکرم حسین صاحب کلکته - (۹) پرنس احمد حلیم الزماں خاندان میسور - (۱۰) حاجي بخش الهي خانصاحب سي - آئي - اي - دهلي - (۱۱) شفاء الملک حکیم رضي الدین احمد خاں صاحب دهلي - (۱۲) آنریبل کپتان ملک عمر حیات خاں توانه - سی - آئی - اي - دهلي - (۱۳) مفتي فدا محمد خاں بیرسٹر ایٹ لا - پشاور (۱۴) مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور - (۱۵) محمد علي اسکولر ایڈیٹر کامرید و همدرد دهلي (۱۶) شرکت علي اسکولر معتمد خدام کعبه دهلي (۱۷) چودهري غلام حیدر ایڈیٹر " زمیندار " لاهور (۱۸) ایم - غلام حسین سب ایڈیٹر کامریڈ (۱۹) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل (۲۰) سید وزیر حسن بي - اے انریري سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو (۲۱) میجر سید حسن بلگرامي علي گڈه (۲۲) آنریبل سر ابراهیم رحمت الله بمبئي - (۲۳) منشي محمد اظهر علیصاحب بي - اے جائنٹ سکرٹري آل انڈیا مسلم لیگ - (۲۴) ڈاکٹر مختار احمد انصاري - دهلي - (۲۵) خاں بهادر الله بخش خانصاحب لاهور سابق پولیٹکل اسسٹنٹ - (۲۶) کپتان نواب احمد نواز خاں سدوزاي ڈیرہ اسمعیل خاں - (۲۷) نواب عبد المجید صاحب سي - آئي - اي بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد - (۲۸) آنریبل خاں بهادر خواجه یوسف شاه امرتسر - (۲۹) خاں بهادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسر - (۳۰) سید عبد الرشید بي - اے - ایل - ایل - بي اجمیر (۳۱) آنریبل مسٹر غلام حسن - بي - اے - ایل - ایل - بي - حیدر آباد سنده صدر انجمن انجمن اسلامیه - (۳۲) حاجي یوسف حاجي اسمعیل ثعباني صدر انجمن ' انجمن اسلامیه بمبئي - (۳۳) مولوي سید ابو العاص صاحب آنریری مجسٹریٹ پٹنه - (۳۴) خاں بهادر نواب سرفراز حسین صاحب پٹنه - (۳۵) محمد علي طیب جي قادر بهائي بیرسٹر ایٹ لا صدر انجمن ضیاء الاسلام بمبئي (۳۶) شیخ محمد فایق صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - فیض آباد (۳۷) حافظ محمد عبد الحلیم صاحب کانپور - (۳۸) سید فضل الرحمن صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - کانپور - (۳۹) آنریبل خاں بهادر میر اسد علي مدراس - (۴۰) آنریبل سید قمر الهدی بیرسٹر ایٹ لا بختیار پور - پٹنه - (۴۱) محمد علي جناح اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا بمبئي (۴۲) مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شرواني علیگڈه - (۴۳) صاحبزاده آفتاب احمد خاں اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا علي گڈه (۴۴) شیخ عبد الله اسکوائر بي - اے - ایل - ایل - بي علي گڈه (۴۵) خاں بهادر مولوي مقبول عالم صاحب وکیل بنارس - (۴۶) تصدق احمد خاں اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا علیگڈه - (۴۷) آنریبل مسٹر جي - ایم بھرگری بیرسٹر ایٹ لا سنده - (۴۸) محمد عبد العزیز اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا پشاور - (۴۹) شمس العلما مولوي شبلي نعماني - (۵۰) نواب محمد جعفر علي خانصاحب شیش محل لکھنو - (۵۱) نواب زاده محمد سید علي خاں بي - اے شیش محل لکھنو - (۵۲) مولوي غلام محي الدین خاں صاحب وکیل قصور پنجاب (۵۳) خاں بهادر مولانا ابو الخیر صاحب شمس العلما غازي پور (۵۴) مسعود الحسن اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا مراد آباد - (۵۵) آنریبل مولوي سید محمد طاهر صاحب وکیل مونگیر - (۵۶) چودهري محمد امیر الحق صاحب بختیار پور مونگیر - (۵۷) مولوي شیخ کمال الدین احمد صاحب امین دار مشکی پور مونگیر - (۵۸) شیخ ظهور احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا مراد آباد (۵۹) خاں صاحب مولوي بشیر علی خانصاحب آنریری سکرٹری انجمن اسلامیه لاهور (۶۰) نواب محمد علي خانصاحب قزلباش لاهور (۶۱) عبد المجید خواجه اسکوائر کینٹب بیرسٹر ایٹ لا علیگڈہ (۶۲) سید علي عباس بخاري اسکوائر (آکسن) سکرٹري پراونشل مسلم لیگ پشاور - (۶۳) آنریبل نواب محمد ابراهیم علیخاں کنجپورہ پنجاب - (۶۴) سید ظهور احمد اسکوائر بي - اے ایل - ایل - بی - جائنٹ سکرٹري پراونشل مسلم لیگ لکھنؤ (۶۵) سید عبد العزیز اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور (۶۶) سید علي حسن خاں صاحب خاں بهادر سابق ممبر کونسل اندور اسٹیٹ و سابق مدار المهام ریاست جاورہ (۶۷) احسان الحق اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا جالندهر (۶۸) مولوي محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسه اخبار لاهور (۶۹) مولوي محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد (۷۰) خاں بهادر مولانا ایچ - ایم ملک ناگپور پریسیڈنت سي - پی مسلم لیگ (۷۱) آنریبل عبد الحسین آدم جي پیر بهائي جي بمبئی (۷۲) حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب دهلي (۷۳) خواجه کل محمد خاں صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب - (۷۴) آنریبل سر فاضل بهائي کریم بهائي ابراهیم کے - سي - آئي - اي بمبئي (۷۵) آنریبل راجه سید ابو جعفر صاحب پیرپور فیض آباد (۷۶) آنریبل خاں بهادر نواب سید نواب علي چودهري بنگال - (۷۷) خاں بهادر شیخ وحید الدین صاحب میرٹھه (۷۸) سید آل محمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا سابق ڈپٹي کمشنر صوبجات متوسطه (۷۹) مولانا سید کرامت حسین صاحب سابق جج اله باد هائی کورٹ - لکھنؤ (۸۰) آنریبل شیخ شاهد حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ تعلقدار گدیا (۸۱) نواب محمد اسحاق خانصاحب سکریٹري ایم - اے - او - کالج - علي گڈه (۸۲) شمس العلماء مولوي سید احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي (۸۳) قاضي ... الدین احمد صاحب میرٹھه (۸۴) خواجه حسن نظامي دهلی

اثنة بهـــار

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بنا پر کتابیں تیار کي هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف لکھه کر فرمایا ہے که دونوں کتابیں هر گھر میں هوني چاهیں - اور جنابۂ هر هائینس ... صاحبه بھوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں ... فرمائي هیں - بنظر رفاه عام چھه ماه کے لیے رعایت کي جاتي - طالبان صحت جلد فائده اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتی ۱۲ ...
محافظ الصبیان' اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتی ۱ روپیه ...
اردو میڈیکل جورس پرڈنس معه تصاویر اس میں بہت ... کار آمد چیزیں هیں اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتي ۱ ر... علاوه محصولڈاک وغیرہ -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر ریٹائرڈ افیسر دو جانه - ڈاکخانه بهري ضلع رهتک -

بازو گولوں سے چھلنی بھی ھوجائیں' جب بھی اس کے باقی حصے پر کوئی اثر نہیں پڑتا -

پھر یہ کچھہ ضروری نہیں کہ ھوائی جہاز دن ھی کو اڑیں - کبھی شب کو بھی تو ضرورت ھوگی ؟ مگر روشنی صرف ایرو پلین ھی میں ھوسکتی ہے - ایرو پلین میں نہایت آسانی سے برقی روشنی کا سامان رکھا جاتا ہے اور اس سے آپ زمین کو پوری طرح دیکھکر جہاں مناسب موقع محل ھو وھاں اتر سکتے ھیں - مگر غبارے والے جہازوں میں دونوں باتیں ممکن نہیں - خصوصاً اترنا اسوقت تک ممکن ھی نہیں جب تک کہ زمین پر چند آدمی موجود نہ ھوں اور اسکی مہار کو نہ کھینچیں - اگر اتفاق سے کسی ایسی جگہ اترنا ہے جہاں کوئی مہار کھینچنے والا نہیں ہے تو اترنا محال ھوگا -

البتہ غبارے والے جہاز میں یہ فائدہ بہت بڑا ہے کہ جنگ میں پانچ ڈاینامیت تک اپنے ساتھہ رکھسکتا ہے' حالانکہ اتنے ڈاینامیت کے لیے کم از کم ۳۵ ایرو پلینوں کی ضرورت ھوگی -

لیکن ایرو پلین مسلسل ۲ سو میل کا سفر بھی کرسکتا ہے - یعنی یہ بالکل آسانی سے ممکن ہے کہ وہ دشمن کی قلمرو میں دور تک چلا جاے' گولہ باری کرے' اور پھر بغیر اترے واپس چلا آے - یہ صحیح ہے کہ کبھی کبھی دشمن کو اسکا علم ھوجاتا ہے اور اپنی توپوں کے دھانے اسکی طرف پھیر دیتا ہے' مگر یہ نقصان غبارے والے جہازوں کے متعدد نقصانات کے مقابلے میں بالکل ھیچ ہے - فرض کرو کہ دس ایرو پلین دشمن پر حملہ کرنے گئے جنمیں سے پانچ کو اس نے ضائع کردیا' تو اس صورت سے تو یہ بہر حال بہتر ہے کہ ایک ھی غبارے والا جہاز گیا اور ضائع ھوگیا - کیونکہ ھم پہلے بیان کرچکے ھیں کہ ایک غبارے والے جہاز اور ۳۵ ایرو پلینوں کے مصارف یکساں ھوتے ھیں -

* * *

آجکل فرانس اور جرمنی کی تمامتر توجہ کا محور و مرکز ھوائی جہاز ھیں اور دونوں سلطنتوں میں نہایت زور و شور اور سرگرمی و انہماک سے تیاریاں ھو رھی ھیں - فرانس نے مقام تول' وردین' شالون' سیرین' بالو دیک' اور ابینال میں ایرو پلین کے اسٹیشن بنوائے ھیں - انکے علاوہ جا بجا کثرت سے غبارے والے جہازوں کے بھی اسٹیشن' گیس کے سفری کارخانے' نیز ان جہازوں کے رکھنے کے لیے سفری گھر طیار کرائے ھیں -

با ایں ھمہ جرمنی اس میدان میں فرانس سے آگے ھی ہے - اسکے پاس اسوقت زمین کے طرز کے چار بڑے آھن پوش غبارے والے جہاز ھیں' جو اسطرح ھر وقت اڑتے رھتے ھیں گویا دشمن دروازوں تک آگیا ہے !

ان چار جہازوں میں سے دو فرانسیسی سرحد پر رھتے ھیں اور دو روسی سرحد پر - ان میں سے ھر جہاز ھر وقت اسطرح تیار رھتا ہے کہ دشمن پر حملے کے لیے ایک معمولی اشارہ کافی ہے - جرمنی اس سال ۹ غبارے والے جہاز اور بنانا چاھتی ہے اور غالباً آیندہ سال اس سے دو چند بنالیگی -

علم آثار مصر

اجپٹیا لوجیا

دوآبۂ دجلہ و فرات کی طرح مصر بھی تمدن کا دیرینہ گہوارہ اور عجائب و غرائب تعمیر کا ایک شہر آباد ہے - البتہ آثار دوابہ کے برخلاف مصر کے تمام آثار زیر خاک مدفون نہیں ھیں بلکہ اُس کے سب سے بڑے آثار سطح زمین پر سر بفلک استادہ صلاے نظارگی دے رہے ھیں جسکے جواب میں ھزارھا سیاح اکناف و اقطار عالم سے ھر سال مصر آتے رھتے ھیں -

تمام قدیمی سر زمینوں میں مصر کو متعدد وجوہ سے خاص خصوصیات حاصل ھیں جو نہ یونان کو حاصل ھوئیں' نہ ھندوستان کو' اور نہ رومۃ الکبری کے پر عظمت تمدن کو:

(۱) جسقدر کثرت کے ساتھہ مختلف قدیمی تمدنوں کے آثار یہاں ھیں اسدرجہ کہیں نہیں - یہ پوری سر زمین ایک شہر آثار ہے -

(۲) اسکے زیادہ تر آثار فن تعمیر سے تعلق رکھتے ھیں جو عرصے سے حوادث کے حملوں سے اپنے تئیں بچاے ھوے ھیں - برخلاف دیگر مقامات کے کہ غیر تعمیری آثار زائد تھے اور اسلیے ضائع ھوگئے -

(۳) فن تعمیر کے جو نمونے مصر پیش کرتا ہے' استحکام اور عظمت کے لحاظ سے دنیا کا کوئی تمدن اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا -

(۴) اسکی تعمیرات اسدرجہ بلند و محکم' یا زمین کی بلند ترین حصوں پر' یا سر بفلک میناروں کی صورتوں میں ھیں جنکو ارضی تغیرات اپنے اندر چھپا نہ سکے - اسلیے وہ اب تک انسان کی نئی تعمیرات کی طرح زمین کے اوپر قائم ھیں - حفریات (یعنی زمین کھودنے اور نقب لگانے) کی مصیبتوں کی اسکے لیے ضرورت نہیں -

(۵) ممی کرکے انہوں نے لاشوں کو محفوظ رکھا جو اب عصر قدیم کا سب سے زیادہ قیمتی خزانہ ہے - ایسا قیمتی اثر کوئی ملک نہیں رکھتا -

(۶) اسکی اکثر تعمیرات منقش ھیں جنسے تمدن قدیم کے معمے حل ھوتے ھیں - باستثناے ایران' کوئی ملک اسقدر منقوش و مکتوب عمارتیں نہیں پیش کرسکتا - اسی بنا پر علماے آثار نے "آثار مصر" کی خاص طور پر تحقیقات کی اور اسکو ایک خاص فن بنا دیا جو اجپٹیا لوجی کے نام سے مشہور ہے -

لیکن ابتک اردو کا خزینۂ علم آثار مصر کے نوادر و غرائب سے خالی ہے' اور گو بعض آثار کے حالات شائع ھوے ھیں مگر انکا ماخذ تمامتر قدیم تصانیف ھیں - اسلیے ھم آج آثار مصریہ کا ایک سلسلہ شروع کرتے ھیں' جنمیں زیادہ تر ان حالات کا ذکر کرینگے جو تازہ حفریات کے نتائج ھیں' اور یورپ کے وقیع و مقتدر مصور و غیر مصور رسائل میں شائع ھوے ھیں -

(۵) وه " ایرو پلین " جو مسطح آپ پر گهومتے هیں اور اسکے بعد هوا میں بلند هوتے هیں -

ان پانچ قسموں میں سے دو اول الذکر قسم کے جهاز خود نهیں اڑتے بلکه ایک ایک غباره ان میں اڑتا هے -

ان غباروں سے اڑنے والے جهازوں میں ایک قسم زمین کے جهازوں کي هے - زمین کے جهازوں کی حقیقت یه هے که پہلے ایک غباره گیس سے بهرا جاتا هے - اس غباره میں ایک هوائي جهاز بندها هوتا هے - اس میں ایک پنکها هوتا هے جو نهایت تیز چلتا هے - غباره جب چهوڑا جاتا هے تو وه هوا میں بلند هوتا هے' اور اپنے ساتهه اس جهاز کو بهي بلند کردیتا هے - جب جهاز سطح زمین سے کسیقدر اونچا هوجاتا هے تو یه پنکها چلنے لگتا هے - اس پنکهے کے چلنے سے جهاز آگے بڑهتا هے - اس طرز کے هوائي جهاز کي شرح رفتار پچاس میل في گهنٹه هے -

حکومت جرمني نے تمامتر توجه اسي طرز کے جهاز پر پہلے کي' مگر اب وه ایک اور قسم کا جهاز تیار کرا رهي هے جسکي رفتار امید هے که ۵۵ میل فی گهنٹه هوگي - یعني ریل کي تیز ترین میل کے برابر اور دریائي جهازوں سے دو چند تیز!

جرمني نے اس سے پہلے ایک اور آهن پوش هوائي جهاز بنایا تها - اسکي شرح رفتار ۵۰ میل في گهنٹه تهي - ابهي اسمیں ترقي کي کوشش هو رهي هے اور امید هے که ۷۰ میل تک اسکي شرح رفتار هو جائیگي -

اسوقت هوائي جهازوں کے لیے آندهي ایک شدید ترین خطره هے لیکن اگر ترقي رفتار کي کوشش میں کامیابي هوئي اور حسب امید هوائي جهاز ۷۰ میل فی گهنٹه چلنے لگے تو پهر غالباً یه خطره باقي نه رهیگا' اور فضاؤ جوکي حالت خواه کتني هي ناسازگار کیوں نه هو' مگر هوائي جهاز بے خوف و هراس سفر کرسکینگے -

* * *

جسطرح که دریائي جهازوں میں توپیں رهتي هیں' اسیطرح هوائي جهازوں میں بهي توپیں رکهي جاتي هیں - انکے گولے فضا میں پهٹتے هیں اور ان سے لوهے کے ٹکڑے نکلکے پهیلتے هیں - ان گولوں میں گیس هوتا هے' اور ان کے پهٹنے کے بعد ایک دهواں سا پهیل جاتا هے اور سامنے کي چیزیں نظر نهیں آتیں - نیز وه گولے بهي پهینکے جا سکتے هیں جنمیں قابلا میت هوتا هے - غرضکه هر قسم کے گولے ان توپوں سے پهینکے جاسکتے هیں -

یهاں قدرتاً سوال پیدا هوتا هے که اسقدر بلندي اور بعد مسافت کے با وجود کیا توپوں کي شست صحیح بندھ سکتی هے ؟ بیشک بظاهر یه مشکل معلوم هوتا هے - صحراء لیبیا میں هوائي جهازوں کو اسي لیے کامیابي نه هوئي مگر اب کوشش نے اس مشکل کو بهي آسان کر دیا هے - اب شست نهایت آساني سے باندهي جاسکتي هے' اور اگر پهلي دفعه نشانه خطا کریگا تو دوسري مرتبه یا تیسري مرتبه ضرور هي لگیگا -

هوائي جهازرانوں کے پاس ایک آله هوتا هے جسکو ارتفاع نما (اسٹیئرسکوپ) کهتے هیں - اس آله سے نهایت صحیح طور پر معلوم هو جاتا هے که اب جهاز سطح آب سے کسقدر بلندي پر هے - اس آله سے جهاز کو حسب ضرورت پست و بلند کرنے میں بهي بهت مدد ملتي هے -

جیسا که هم نے ابهي بیان کیا هے پہلے جرمني نے هوائي جهازوں کي تمام قسموں سے صرف زپلن طرز کے ان جهازوں کي طرف توجه لي تهی جو غباره کے ساتهه اڑتے هیں' اور فرانس نے اسکے جواب میں ایرو پلین کو اپني کوششوں کا مرکز قرار دیا تها' مگر چونکه دونوں سلطنتوں میں عداوت شدید اور مقابله و همسري کا سخت جوش هے' اسلیے اب ان میں سے هر ایک اسي قسم کے جهازوں کے انتظام میں سرگرم هے جو دوسرے نے بنوائے هیں تا که اگر مبادا جنگ کے وقت ایک قسم کے جهاز نا کامیاب ثابت هوں تو حریف بازي نه لیجا سکے' اور فوراً دوسرے قسم کے جهازوں سے اسکا مقابله کیا جاسکے -

برطانیه ایک بحري سلطنت هے اسلیے قدرتاً وه ان هوائي جهازوں کي طرف مائل هے جو مسطح آب پر گردش کر کے هوا میں بلند هوتے هیں - امید هے که اس سال کے ختم هوتے هوتے اسکے پاس اس قسم کے ۷۵ جهاز هوجائینگے -

برطانیه اپنے آپ کو ایرو پلن اور زپلین' دونوں سے بے نیاز سمجهتي هے - اسکا خیال هے که اگر اسکے بیڑے کے پاس ان گردش کن جهازوں کي کافي تعداد هو جاے تو پهر اسے دشمن کا خطره نهیں' چنانچه اسکا اراده هے که اپني مقبوضات میں اس ترتیب سے هوائي جهازونکے اسٹیشن بنائیگي که اسکے تمام مقبوضات کے گرد ایک منطقه یا دائره سا بنجائیگا اور جسطرح که قلعوں میں دشمن کي نقل و حرکت کي نگراني هوتي رهتي هے' اسیطرح ان اسٹیشنوں سے دشمن کے هوائي جهازوں کي نقل و حرکت کي نگراني هوتي رهیگي -

دولت عثمانیه کا نیا زیپلن قسم کا هوائي جهاز

برطانیه اپنے حریف جرمني اور اپنے حلیف فرانس' دونوں سے هوائي جهازوں میں پیچهے هے' حالانکه دونوں اسکے گهر کے دروازے پر هیں اور هر وقت حمله کر سکتے هیں - اسلیے انگریزي اخبارات مضامین اور تصاویر کے ذریعه اپني قوم کو اس اهم نقص کي طرف متوجه کر رهے هیں - کوئي هفته ایسا نهیں آتا که انگریزي ڈاک میں هوائي جهازونکے متعلق مضامین یا طرح طرح کي تصاویر نه هوں -

انگریزي اخبارات کا خیال هے که غباروں سے اڑنے والے هوائي جهازوں کی نسبت ایروپلین زیاده قابل اعتماد هیں - کیونکه ایک غبارے والا جهاز جتنے صرف سے تیار هوتا هے' اتني رقم میں ۵ ایروپلین بنتے هیں - اسکے علاوه ایروپلین کا بنانا آسان هے اور ایک وقت میں بهت سے بن جا سکتے هیں' لیکن غبارے والے جهاز میں یه دونوں امر مفقود هیں -

ایک اور بهت بڑا فرق یه بهي هے که غبارے والے جهاز میں جهاں گولي لگي اور سارا جهاز برباد هوگیا - لیکن اگر ایرو پلین کے دونو
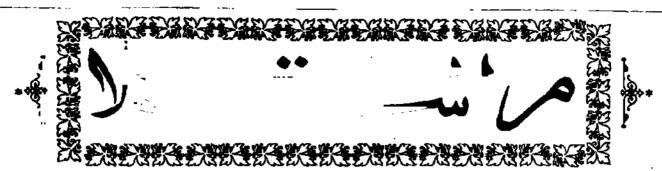
مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة

پٹنہ

مسلمانان پٹنہ کا ایک جلسہ بمکان جناب آنریبل مولوي فخر الدین صاحب وکیل بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع منعقد ہوا اور اسمیں مندرجہ ذیل تحریکیں بہ اتفاق راے پاس ہوئیں :

(۱) چونکہ مسلمانان پٹنہ نے طلباء دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک کي خبر نہایت رنج و افسوس کیساتھ سني ہے جس سے احتمال ہے کہ اس بڑے اسلامي درسگاہ میں نقصان عظیم واقع ہو' اسلیے اس جلسہ کي راے ہے کہ ایک کمیشن ایسے اشخاص کا جنکو ندوۃ العلماء کے انتظامات سے کوئي سروکار نہ رہا ہو' اس غرض سے مقرر کیا جاے کہ تمام امور متعلق ندوۃ العلماء کي تحقیقات کرے اور ایک اسکیم بغرض اصلاح اسکے تیار کرکے نہایت جلد قوم کے سامنے پیش کرے -

محرک ـــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر -

موئدین ـــ جناب خان بہادر آنریبل مولوي فخر الدین صاحب و جناب مولوي محمد حسین صاحب وکیل -

ایک عام جلسہ معاملات ندوہ کے تصفیہ کیلیے طلب کیا جاے -

محرک ـــ جناب مولوي مبارک کریم صاحب -

موئدین ـــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر' سید نور الحسن صاحب وکیل -

انجمن خادم الاسلام گودھرا

انجمن خادم الاسلام گودھرا کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ کو منعقد ہوا جسمیں مندرجۂ ذیل ریزولیوشن پیش ہوکر باتفاق راے پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوۃ العلماء لکھنؤ کي اسٹرائک پر اپنا دلي رنج و افسوس ظاہر کرتا ہے -

(۲) یہ جلسہ اکابرین قوم سے بادب مگر پر زور درخواست کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کا ایک قائمقام کمیشن ندوۃ العلماء کي موجودہ خرابیوں کي تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے اور پوري سعي و کوشش کیجالے کہ قوم کي یہ مفید درسگاہ آفات سے محفوظ رہے -

(۳) یہ جلسہ مولوي خلیل الرحمن صاحب مدني ناظم جدید ندوہ کے طریقۂ جبر و استبداد کو نہایت افسوس و حقارت کي نظر سے دیکھتا ہے -

(۴) یہ جلسہ علامہ شبلي نعماني کي اسلامي اور قومي خدمات کا دل سے معترف ہے' اور انپر اپنا دلي اعتماد ظاہر کرتا ہے -

خاکسار یحیی آنریري سیکریٹري انجمن

ں،،؟ رکٹ ۱۰۰۰ م لیگ بریلي

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع زیر صدارت جناب مولوي ظہور الدین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - وکیل ہائي کورٹ منعقد ہوا' اور بالاتفاق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے -

(۱) یہ جلسہ انجمن اصلاح ندوہ کے اغراض و مقاصد سے دلي ہمدردي ظاہر کرتا ہے جو حال میں اصلاح ندوۃ العلما کے لیے لکھنؤ میں قائم کي گئي ہے' اور اس امر کي سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو مسلمانان ہند کا ایک قائم مقام جلسہ طلب کیا جاے جو ندوہ کي موجودہ خرابیوں اور بد انتظامیوں کے رفع کرنیکي تجاویز پر غور کرے -

(۲) ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي نے لشکر پور کلکتہ کي مسجد اور قبرستان کي توہین کے حادثہ کو سخت افسوس کے ساتھہ سنا - یہہ لیگ نہایت زور کیساتھہ اپنے اس احساس کو معرض تحریر میں لانا چاہتي ہے کہ یہ سخت بدنصیبي کي بات ہے کہ کانپور کا المناک حادثہ بے احتیاط حکام کے لیے سبق آموز نہ ہو سکا -

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي ان مسلمان لیڈروں کي غفلت شعاري پر نہایت افسوس ظاہر کرتي ہے' جنہوں نے فیصلۂ کانپور کے وقت اور اس کے بعد مسلمانان ہندوستان کو یہہ یقین دلایا تھا کہ عنقریب امپیریل کونسل میں مسودۂ قانون تحفظ معابد پیش کیا جائیگا' اور انسے یہہ دریافت کرنا چاہتي ہے "کہ ان کے ان خوش آیند وعدوں کے پورا ہونیکا وقت کب تک آنیوالا ہے ؟"

ردولي

مسلمانان ردولي ضلع بارہ بنکي کا ایک جلسہ بصدارت مولوي فرید الدین صاحب نعماني بتاریخ ۲۲ مارچ سنہ ۱۴ع منعقد ہوا' جس میں بکثرت ہر طبقہ کے حضرات شریک تہے - بالاتفاق تجویز ہوا کہ یہ جلسہ ندوۃ العلما کي حالت کو سخت نازک و پرخطر دیکھکر بیحد متاسف ہے' اور اراکین ندوۃ العلما سے مستدعي ہے کہ براہ خدا قوم پر رحم فرماکر اور فوراً ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ بے لاگ تحقیقات فرماکر اس کے نتیجہ سے قوم کو آگاہ فرمائیں' اور بعد اس کے ارکان ندوہ ایک جلسہ عام منعقد فرمائیں جس میں تمام دلچسپي لینے والے حضرات شریک ہوکر ایک قطعي فیصلہ ندوہ کے متعلق فرمائیں کہ قوم کو آے دن کے روح فرسا واقعات سے نجات ملے کیونکہ مایوسي بھي ایک سکون ہے - بیدار اقوام کو مسرت و انبساط کے جلسے مبارک - ہم کو جلسۂ عزاداري ہي سہي -

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کي رونق
نالہ غم ہي سہي نغمۂ شادي نہ سہي

(ابو الهول)

اس سلسلے کی ابتداء هم ابوالهول سے کرتے هیں - سلسلۂ کوہ لوبیا کے امتداد سے فیوم اور نیل کے مثلث جزیرے (Delta) کے مابین ' اور رود نیل کی محاذات میں ' ایک وسیع میدان نوے میل تک پهیلتا هوا چلا گیا ہے ' اور دریا کی طرف سے ایک عظیم الشان مجسمے تک پہنچ کر ختم هوتا ہے - یہی وہ مجسمہ ہے جسے عربی میں ابوالهول اور انگریزی میں (Sphinx) کہتے هیں - قدیم مصری اسے مور نحس کہتے تھے -

ابو الهول مصری بت تراشی کا ایک بہترین نمونہ ہے - یہ ایک عظیم الشان چٹان کو تراش کے بنایا گیا ہے جو دامن کوہ میں واقع تھی - یہ بت گردن تک انسان کا سا ہے اور اسکے نیچے سے اسکی شکل شیر کی ہے - اسکی بلندی چوٹی سے لیکے زمین تک ۷۰ فیٹ اور تھتی تک ۳۰ فیٹ ہے - اسکا مجموعی قطر ۱۸۰ فیٹ ہے ' اور چاروں ٹانگیں اور پنجے ۵۰ فیٹ کی هیں - عرض ۳۳ فیٹ ہے - چہرہ ۱۴ فیٹ ' منھہ ۷ فیٹ ' ناک ۵ فیٹ ۶ - انچ ' اور کان ۴ فیٹ ۶ - انچ کے هیں !!

ابوالهول کے دیکھنے والے کو سب سے پہلی شے جو اپنی طرف متوجہ کریگی وہ اسکی عظمت اور اسکا لازمی اثر ' هیبت اور هولناکی ہے ' لیکن اسکے بعد وہ ایک اور شے بھی محسوس کریگا جو اسے حیرت و اعجاب میں ڈالدیگی -

ابوالهول جسقدر عظیم الشان ہے ' اسکا اندازہ آپنے اس تفصیل سے کرلیا هوگا جو ابھی اسکے ابعاد ثلاثہ کے ذکر میں گذر چکی ہے ' مگر با ایں همہ اسکے تمام اعضاء میں ایک عجیب و غریب تناسب ہے جو بالکل ویسا هی ہے جیسا کہ خود قدرت شیر کے جسم اور انسان کے چہرہ میں رکھتی ہے !

ابوالهول موجودہ حالت میں

حیوان کے چہرہ میں آنکھہ ' ناک ' کان ' منھہ وغیرہ ' ان تمام اعضاء میں نہایت دقیق و نازک تناسب هوتا ہے ' اور در حقیقت اسی تناسب کا دوسرا نام حسن ہے - ابوالهول کے چہرہ میں یہ تناسب بتمامہ محفوظ ہے ' اور اسی لیے دور سے دیکھنے والے کو معلوم هوتا ہے کہ یہ چہرہ اپنی اصلی حالت میں هوگا تو نہایت جمیل و خوش منظر هوگا - چنانچہ جب ایک بہت بڑے اثری (اوکیا لوجسٹ) سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس نے مصر میں سب سے عجیب شے کون سی دیکھی ؟ تو اس نے ابوالهول کا نام لیا ' اور جب ابوالهول کی ترجیح کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے کہا کہ با ایں همہ عظمت جثہ و کبر حجم ' اسکے اعضاء میں ایسا عجیب و غریب تناسب ہے کہ آج تک میری نظر سے نہیں گذرا - اس نے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہے کہ اسکا بنانے والا اس دقیق و نازک تناسب کو اتنے بڑے بت میں کیونکر محفوظ رکھہ سکا ' جسکو قدرت انسان اور شیر کے مختصر اور چھوٹے سے جسم میں محفوظ رکھتی ہے ؟

معلوم هوتا ہے کہ بناتے وقت مرد کا چہرہ پیش نظر رکھا گیا تھا کیونکہ تمام مراعات حسن و جمال کے ساتھہ ٹھڈی کے نیچے ڈاڑھی بھی تھی جسکو انگریزوں کی وطن پرستی مصر سے انگلستان لیگئی ہے ' اور جبکہ خود مصر کا عجائب خانہ خالی ہے تو برطانی عجائب خانہ کی گیلریاں اس سے آراستہ هیں !

دنیا میں کتنی چیزیں هیں جو زمانے کے دست برد سے محفوظ رهسکی هیں ؟ ابوالهول کے چہرہ کو کچھہ تو طول عہد اور امتداد زمانہ نے بگاڑا اور کچھہ بعض لوگوں کے جاهلانہ اقدامات نے جنہوں نے اس اثر قدیم کی قدر و قیمت نہ سمجھی -

سنہ ۷۸۰ میں محمد نامی ایک شخص تھا جسکا تعلق خانقاہ صلاحیہ سے تھا - اس شخص کو خیال هوا کہ ابوالهول کی اهل مصر پرستش کرتے هونگے - بہتر ہے کہ اس بت کو توڑ دیا جاے - توڑنا تو آسان نہ تھا مگر اس نے اسکا چہرہ بگاڑ دیا -

بد قسمتی سے اس اثر علمی کا مٹانے والا صرف یہی نہ تھا بلکہ اس عہد کے بعض پادشاہ بھی اس اثم علمی میں شریک تھے - یہ زمانہ امراے ممالیک کا تھا - یہ جاهل اسکے سر کو نشانہ بنا کے تیر اندازی کی مشق کیا کرتے تھے !

جیسا کہ آپنے اس تصویر میں دیکھا هوگا جو آج شائع کی جاتی ہے ' اب ابو الهول کا چہرہ بالکل بگڑ گیا ہے - ناک اور کان ٹوٹگئے هیں - آنکھیں بالکل بگڑ گئی هیں اور کنپٹی ' گال ' اور گردن میں خطوط پڑگئے هیں - جب کہ خود چہرہ هی درست نہیں تو اس روغن کا کیا ذکر جو اسکے گالوں پر لگا هوا تھا اور جسکی وجہ سے قبطوں نے (جو سنہ ۱۷۴۷ اور سنہ ۱۸۴۵ کے درمیان میں تھا) ابو الهول کا حلیہ بیان کرتے هوے لکھا تھا کہ یہ " گوشت اور زندگی ہے " -

(ابوالهول اور حوادث ارضیہ)

آپ جانتے هیں کہ مصر افریقہ میں ہے اور سرزمین افریقہ کے میدانوں میں بحر اطلانطیق کی طرح ریگ کے طوفان اٹھتے رهتے هیں - اسلیے قدرتاً ابو الهول کے اکثر حصوں کو بارها تودہ هاے ریگ نے چھپادیا اور هر بار کسی نہ کسی شخص کی همت نے تودوں کو صاف کیا -

ابو الهول کی یہ خدمت جس شخص نے سب سے پہلے انجام دی وہ مصر کا قدیم بادشاہ تحوتمس (Thotmes) رابع ہے - وہ تحوتمس (Smenhetop II) کا بیٹا تھا مگر اسکی ماں شاهی خاندان سے نہ تھی ' اسلیے اسکو امید نہ تھی کہ باپ کا تخت لے سکے گا - ایک دن تحوتمس شکار کھیلتا هوا نکلا اور کھیلتے کھیلتے ادھر آ نکلا - وہ ماندگی سے چور چور هو رها تھا اسلیے استراحت کے واسطے لیٹگیا - اتنے میں اسکی آنکھہ لگ گئی - خواب میں دیکھا کہ واسلفکس اسکی ماں آئی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ اگر تو اسکو صاف کردیگا تو اس خدمت کے صلے میں تجھے باپ کا تخت حکومت ملیگا - تحوتمس کی آنکھہ کھلگئی اور اسکے بعد هی اس نے اسکی صفائی شروع کرائی - جب بالو بالکل هٹا دیا گیا اور ابو الهول کا هر حصہ نظر آنے لگا ' تو اس نے ایک ۱۴ فیٹ کی آهنی تختی میں یہ تمام واقعہ خط تصویری (هیرو گلیفی) میں کندہ کراکے اسے ابو الهول کی چاروں اگلی ٹانگوں کے درمیان نصب کرا دیا جو اس وقت تک موجود ہے - اسکے بعد یہ وعدہ پورا هوا اور

اظہار ہمدردي کرتا ہے - اور ساتھہ هي ان کي اس حرکت کو جو کالجوں اور سکولوں کي کورانه تقليد ميں عمل ميں آئي ہے نفرت کي نگاہ سے ديکھتا ہے - کيونکہ وہ اپني تمام شکايات قوم کے سامنے بلا اسٹرائک کے بھي پيش کرکے اصلاح کے ليے اپيل کرسکتے تھے -

معرک ـــ جناب منشي نظام الدين صاحب پنجابي -

مويد ـــ جناب حکيم سعيد الحسن صاحب -

سکريٹري انجمن ترجمة القرآن معروف گنج - گيا

ملتان

انجمن اسلاميه ملتان کے جلسۂ منعقدہ ۲۲ مارچ ميں حسب ذيل رزوليوشن پاس کيا گيا :

" معزز مسلمانوں کا ايک کميشن اس امر کے ليے مقرر کيا جاے کہ متعلمين ندوة العلما کے اسٹرائک کے متعلق پوري تحقيقات کرکے تجاويز اصلاح قوم کے سامنے پيش کرے -

سيد مير حسن وايس پريسيڈنٹ انجمن اسلاميه ملتان -

پيغام سفارة عليۂ سابقه

بنـام مسلمـانان هنـد

جميع برادران اسلام ! قسمت اسکے خـلاف ہے کہ ميں آينده آپ لوگوں ميں رهکے کام کروں - جب سے بمبئي آيا هوں مجھے کبھي صحبت نصيب نه هوئي - اسليے عثماني سفارت عامه سے مستعفي هونے پر مجبور هوں - مجھے سخت افسوس ہے کہ ميں هندوستـان سے جاتا هوں ' مگر آپ يقين کريں کہ ميں هميشه مسلمانان هندوستان کے معاملات ميں همدردانـه دلچسپي ليتا رهونگا ' اور جهاں جاؤنگا وهاں اسلام کے نشات ثانيه کے ليے وقف خدمت رهونـگا - ميں اب معاملات سفارت کا ذمـه دار نہيں هوں - آپ سب کو ميرے سلامہاے محبت آگيں -

پـکا برادر ملي - خليل خالد بے -

اکسير شفا دافع طاعون و وبا

ايک کروڑ انسان يه مرض مار چکي ہے

يهي ايک دوا ہے جس کے استعمال سے هزاروں مريض تندرست هوچکے هيں اگر وبا زده مقامات ميں بطور حفظ ماتقدم هر روز ۵ بوند استعمال کي جاے تو پينے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا ہے - عدايات جس سے مرض دوسرے پـر حمله نہيں کـرتا ' اور مفيد معلومات کا رساله ايک سو صفحه کا مفت

آب حيـات

کا قصه مشہور ہے اب تک کسي نے اسکي تحقيقات نہيں فرمائي محققان يورپ حـکما سلف خلف کے تحقيق کـرده مسايل وغيره و علمي تجربات و مشاهـدات اور مختلف عوارض کس طـرح دور هو سکتے هيں اس کي علمي عملي ثبوت -

ايـک سو ۳۲ صفحه کي کتاب

لا علاج کہنه بيماريوں - مثلاً کمزوري - هر طرح کے ضعف باه - عقر - بواسير - نواسير - ذيابيطس - درد گرده ' ضعف جگر کا شرطيه ٹيکه پر علاج هوسکتا ہے فارم تشخيص منگواؤ -

پته حکيم غلام نبي زبدة الحکما مصنف رسالـه جوانـي ديواني - ذيابيطس نقرس در نگوده ضيق النفس وغيره لاهور موچي دروازه لاهور -

ايک ضروري جلسه

روز يکشنبه ۲۲ - ماه مارچ سنه ۱۹۱۴ع کو ايک اهم جلسه احمديه بلـڈنگـز لاهور ميں منعقد هوا ' جسميں سلسلۂ احمديه کے بہت سے اعيان و اکابر و وکلا و بعض عهده داران انجمن هاے پنجاب و سرحد شامل هوے - علاوه ديگر حضرات کے سات ٹرسٹيان صدر انجمن احمديه قاديان بھي شامل تھے - يه جلسه بہت کاميابي سے هوا - بہت سے حضرات نے تقريريں فرمائيں اور اصحاب مضافات کے خطوط اور تاريں جو موصول هوئيں تھيں پڑھکر سنائي گئيں اور ذيل کے رزوليوشن متفقه طور پر منظور هوے - مجلس نے صاحبزاده صاحب کے انتخاب ميں جو يک طرفه کارروائي هوئي اسکو ناپسند کيا - (رزوليوشن حسب ذيل هيں)

(۱) الوصيت کي رو سے چاليس مومنوں کے اتفاق راے سے بيعت لينے والے بزرگوں کا انتخاب هو سکتا ہے - اور جماعت کي راے ميں يه ضروري ہے کہ بڑي بڑي جماعتوں ميں ايسے بزرگ بيعت لينے کے ليے منتخب کيے جائيں -

(۲) صاحبزاده صاحب کے انتخاب کو اس حد تک جايز سمجھتے هيں که وہ غير احمديوں سے احمد کے نام پر بيعت ليں يعني سلسله احمديه ميں انکو داخل کريں ' ليکن احمديوں سے دوباره بيعت لينے کي هم ضـرورت نہيں [illegible] - اس حيثيت سے هم تسليم کرنے کے ليے طيار هيں - ليکن اسکے ليے بيعت کي ضرورت نه هوگي ' اور نـه يه اميـر اس بات کا مجـاز هوگا که جو حقوق و اختيارات صدر انجمن احمديه کو ابتدا سے حاصل هيں ' اسميں کسي قسم کي دست اندازي کرسکيں -

مندرجه بالا رزوليوشنوں کو عملي جامه پہنانے کے ليے مفصله ذيل ديگر رزوليوشن بھي اتفاق راے سے پاس هوے :

(۳) ايک وفد [illegible] احباب کا صاحبزاده صاحب کي خدمت ميں حاضر هوکر مذکوره بالا رزوليوشن پيش کرے اور انکو ان رزوليوشنوں سے اتفاق کرنيکي درخواست کرے - ممبـران ڈپوٹيشن کو تعداد بڑهانے کا بھي اختيار ديا گيا ہے -

ايک سنياسي مهاتما کے دو نادر سرمايۂ

حبوب مقوي ـــ جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هيں وہ اس دوائي کا استعمال کريں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا کسي اور وجه سے بالکل نيست نابود هو جاتا ہے - دماغ ميں سرور و نشاط پيدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوريوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچه ميں معجز نما تغير پيدا کرتي ہے - قيمت ۴۰ گولي صرف پانچ روپيه -

منجن دندان ـــ دانتوں کو موتيوں کيطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلنے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهايت آساني سے نکالتا ہے - منه کو معطر کرتا ہے - قيمت ايک ڈبيه صرف ۸ آنه -

ترياق طحال ـــ تپ تلي کيليے اس سے بهتر شايد هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بيخ و بن سے نابود کرکے بتدريج جگر اور قوي کي اصلاح کرتا ہے - قيمت في شيشي ۲ روپيه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ايم - قادري اينڈ کو - شفاخانه حميديه منکهاله ضلع گجرات پنجاب -

اکبــر پــور

ضلع فیض آباد کے مسلمانوں نے ۲۰ - مارچ سنه ۱۴۱۹ ع کو ایک جلسه عام منعقد کرکے حسب ذیل رزرلیوشن پاس کیے :

(۱) هم مسلمانان اکبر پور' لشکر پور کی مسجد کے انهدام پر سخت رنج و اندوه کا اظهار کرتے هیں اور آمید کرتے هیں که حضور وایسرائے هند اس پر توجه مبذول فرماویں گے -

(۲) طلباء دارالعلوم ندوه کی اسٹرائک اور اراکین کی باهمی مخالفت اور قومی ایوان کو نقصان پهونچنے پر اظهار غم والم کرتے هیں -

(۳) هم قوم کے بهی خواه اور سچے درد مندوں سے بالتجا ملتمس هیں که دارالعلوم میں جا کر غیر جانبدارانه طریق سے طلبه کی شکایت کو سنیں اور رفع کرنے میں کوشش فرمائیں اور پرده حجاب کو جو متعلمین اور اراکین کے درمیان حایل هوگیا هے آٹهادیں - نیز اس امر میں سعی بلیغ فرمائیں که دارالعلوم کا حال قابل اطمینان اور آسکا آسکا مستقبل شاندار نظر آئے -

...ر ؛ ک

ندوه کی موجوده حالت زار سے متاثر هوکر سکریٹری انجمن الاصلاح دسنه نے ۲۰ مارچ کو ایک جلسه منعقد کیا اور مندرجۀ ذیل رزرلیوشن پاس هوے :

(۱) یه جلسه طلباے دارالعلوم کی اسٹرائک کو دارالعلوم کے حق میں فال بد تصور کرتا هے - اس اسٹرائک کے اسباب میں معلمین اور منتظمین کے ناجایز دباؤ اور غیر اخلاقی برتاؤ کو داخل سمجهتا هے -

(۲) یه جلسه ان لوگوں کا صدق دل سے شکریه ادا کرتا هے جن کی توجه سے ایک کمیٹی بنام " اصلاح ندوه " قائم هوئی هے - اور امید کرتا هے که جلسه عام میں هر صوبه سے کثرت سے لوگ شریک هوکر ندوه کی اصلاح و فلاح کی بهترین صورت قائم کرینگے -

(راقم عبد الحکیم)

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلی و هوڑه

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدی هیں ' وه تشفی بخش هیں - همنے بهی ایک عینک بنوائی هے جو اعلی درجے کی تیار هوئی هے - یه کارخانه موجوده دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونه هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماری همت افزائی کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا که میری بینائی مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتهر کی عینک بذریعه وی - پی - کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بهی اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتهر کی عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کی عینک کے - ٦ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیره ٦ آنه -

گ ؛ ا

ندوه کے موجوده خطر ناک حالات اخبارات سے معلوم کرکے معززین شهر گیا کا ایک عام جلسه خاص طور پر انجمن ترجمة القرآن معروف گنج کے زیر اهتمام گیا کے مشهور وکیل جناب مولوی نورالدین صاحب بلخی کے مکان پر ۲۲ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو منعقد هوا - جسمیں علاوه دیگر حضرات کے شاه عبد العزیز صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ - جناب مولوی اکرم صاحب پیشکار - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب سکریٹری مدرسه انوار العلوم - جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب - جناب مولوی انجم صاحب شریک تهے - جلسه مذکور میں جو رزرلیوشن باتفاق راے پاس هوے یه هیں :

" یه جلسه طلباے ندوه کے افسوسناک واقعه اسٹرائک پر اظهار رنج و افسوس کرتا هوا یه تجویز کرتا هے که ایک غیر جانب دار تحقیقاتی کمیشن تفتیش معاملات کے لیے جلد از جلد مرتب هو -

محرک - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب -

موید ــ جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب -

(۲) یه جلسه مولانا ابو الکلام و دیگر اصحاب کے اس طرز عمل سے اختلاف راے ظاهر کرتا هے که کمیشن کے ارکان مشخص کرتے هوے کسی عالم کا نام نهیں لیا ' یا لیا بهی تو دیوبند کے صرف ایک عالم کا - (یه صحیح نهیں - مولانا عبد الباری کا بهی نام لیا گیا تها - الهـــلال)

محرک ــ جناب سید شاه عبد العزیز صاحب کلرک -

موید ــ جناب مولوی انجم صاحب -

(۳) یه جلسه تجویز کرتا هے که کمیشن میں فدایان قوم و علما کی تعداد مساوی هو - اس کے خلاف صورت میں قوم کو کمیشن کی کار روائیوں پر هرگز پورا اعتماد نه هوگا -

محرک ــ جناب سید مولوی نور الدین صاحب بلخی وکیل

موید ــ مولوی اکرم صاحب پیشکار -

(۴) یه جلسه طلباء کے ان نقصانات کے متعلق جو ان اسٹرائک کے باعث هرج اسباق کی صورت میں اٹها نا پڑا -

همـــزاد

لفظ همزاد کی حقیقت ' همزاد کے وجود پر مفصل بحث عمل همزاد کی تشریح اور اوس کا آسان طریقه فن عمل خواص پر تفصیلی گفتگو ' تاثیر عمل نه هونے کے اسباب ' اور اونکی اصلاح ایام سعد و نحس کا بیان ' دست غیب کے معنی ' دست غیب کا صحیح مفهوم ' مشکل کے حل کرنیوالے آسان اور مستند طریقے بزرگان دین نے جن طریقوں کی تعلیم فرمائی اونکا بیان - حب تفریق ' هلاکی ' دشمن کے اعمال کی تشریح ' غرضکه هندوستان میں یه سب سے پهلی کتاب هے جس میں عملیات پر نهایت وضاحت کے ساتهه عقلی و نقلی دلائل سے بحث کیگئی هے ' سچے پکے - مستند - آسان عمل بیان کیے گئے هیں - تین حصے میں قیمت هر سه حصص مع محصول ۱۴ آنه -

عرفان کی تجلی ــ حضرت خواجه غریب نواز اجمیری کے حالات میں تمثیل و مختصر تذکره قیمت ۴ آنه -

حیات غوثیه ــ حضرت غوث پاک کے صحیح اور مستند حالات قیمت ۲ آنه -

دهلی کے شهزادوں کے دردناک حالات مع واقعات غدر ۔ صفحات ۲۵۰ قیمت ایک روپیه -

ملنے کا پته کے - ایم - مقبول احمد نظامی سیوهاره ضلع بجنور

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنيف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعرے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کی لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج هے نامی پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي فن عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں کوئي کتاب لکهي نهیں گئي هے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقه مقدمات عدالتي هے مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے - قیمت سابق روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلي صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لیمن کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں أنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

(۴) بموجب السوصيهت جناب خان صاحب غلام حسين خان صاحب کو جوکه همارے سلسله کے ایک پاک نفس رکن هیں - بیعت لینے کے لیے منتخب کیا گیا جو اتفاق راے سے پاس هوا -

(۵) سید حامد شاہ صاحب کو جو سلسله کے ایک مهم پارسا اور متقي بزرگ هیں وہ بهي کلي اتفاق راے سے اسکے مجاز قرار دیئیے گئے -

(۶) ایسے هي خواجه کمال الدین صاحب بهی بیعت لینے کے منصب کے لیے معین کیے گئے -

(۷) چونکه بعض احباب نے بیان فرمایا هے که صاحبزاده صاحب نے احباب سلسله کو کہا هے که ترسیل زر انکے نام هوني چاهیے ' اور جس بات کی میر قاسم علي صاحب اڈیٹر الحق نے تصدیق فرمائي اسلیے اتفاق راے سے یه فیصله قرار پایا که جبتک نتیجه ڈپوٹیشن سے اطلاع نه هو - ارکان انجمن مضافات سے روپیه ارسال نه کریں -

(۸) یه بهي اتفاق راے سے پاس هوا که در صورت انکار جناب صاحبزاده صاحب ممبران ڈپوٹیشن حضرات ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب مولوي محمد علي صاحب ایم اے - شیخ رحمت الله صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسن شاہ صاحب سے ملکر جو فیصله سلسله کے انتظام کے متعلق قرار دیں وہ قوم کیلیے - واجب العمل سمجها جاوے -

راقـــم

سکریٹري مجلس شوری لاهور

مشاهیر اسـلام رعایتی قیمت پر

12

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام غازي ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کا کي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیوڑھ هزار صفحه کي تصوف کي لاجواب کتاب ۶ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲/ روپیه ۸ انه [۴۷] رموزالاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکے نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

مـژدہ وصـــل

یعني عمل حب وبغض یه هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئي هیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا هے اور خاکسار دعوی کے ساتهه عرض کرتا هے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم ـــ یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیاد تعریف کرنا فضول هے کیونکه یه خود اسم بااثر هے - میرا آزمودہ هے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبهي خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا هے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهئے -
خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسي -

زندہ درگور مریضوں کو خوشخبری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتي هیں زمانهٔ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کر دیتي هیں کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي هیں ' اور همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر هے ٹوٹے هوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهره پر رونق لاتي هے - علاوہ اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوائي همراہ بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں ' جو بجا ئے خود ایک وسیلۂ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدین آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه بهي تحریر کیا جائیگا -

منیجر کارخانهٔ حبوب کاپا ٹپلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

15

جام جہــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کی ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے نہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطه دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسی معلومات آجتـک کہیں دیکھی نـه سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (جو کہ واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھه پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکھائی گاهیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفـر کا مجمل احوال کرایه وغیـرہ سب کچھه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه (دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسی دلاویز نه پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنـٹی ۵ سال قیمت صرف چھه روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک دفعه تو آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

آٹھه روزه واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

اس گھڑی کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے که کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنہـری نہـایت خوبصـورت اور بکس همراه مفت -

چاندی کی آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھه روزه واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمه چمڑی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نه دیا سلائی کی ضرورت اور نه تیل بتی کی - ایک لیمپ راتکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگه اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم دیکھنا ہے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت مع محصول صرف دو روپے - جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیه ۸ آنه

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمده و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پته صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۱۳ - ۵۱۱ - مقــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلـوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریداران الهـــلال کے لئے

خـــاص رعایت

یہ گھـڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجـہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی - گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

اوربانـہ اکسٹـرا فـلاٹ فرس واچ - سنہری سوئیں - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - ھانڈ اکشن - متّل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ھانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنـہ رعایتی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیں زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیـہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہـلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاریگی - اور آیندہ کسی قسم کی رعایت نہیں ہوگی -

یہ گھڑی نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

متّل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ اوپـن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ پن ھانـڈسٹ مکانیزم کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل ھانـڈس - بـزل سٹ اور مصنوعی جواھـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

متّل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ - پن ھانـڈسٹ مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیـل ھانـڈس - بـزل سٹ اور مصنوعی جواھـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنپ باک -

بالکل نمبر ۲ کی طرح بغیر جواھرات -

اصلی قیمت ۲ - روپیـہ رعایتی قیمت ۳ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتہر کے - بی - ۱۹۰۳ ... اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں بهت انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتی سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهیے ! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتوره بهنگ - بلاڈونا - پرٹاسیاي آیوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارا هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے - پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربه سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر "موهني کسم تیل" تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي گئي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني لطافت اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر، نزله، چکر اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں، اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئي حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو - یا وه بخار، جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آهاسي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے، اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑهه جاتي هے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے، نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه چار آنه
" چهوٹي بوتل باره آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر رهبر رهبرا لٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب براسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو، نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے، اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل، دماغ، معده، جگر، اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکوره بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں

پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي کول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لاتهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
ابوالکلام الدہلوی

چندہ
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۳ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail 8 1914.

مملکت چین اور پیروان اسلام

پیکن دارالحکومت میں " مکتب رشادیہ " کی ناسیس
جسمیں چینی زبان کے علاوہ زبان عربی اور علوم اسلامیہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے

قیمت فی ، پرچہ

تین آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-1 2

مدیر مسئول و خصوصی
[illegible] ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۴ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, Apprail 8 1914.

فہرست

تصاویر

افکار وحوادث

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

" شریعت " اور علماے ندوہ

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم !

۲۶ کو موجودہ حکام ندوہ نے جلسۂ انتظامیہ کے ممبروں کو جمع کیا تھا تاکہ طلبا کے اسٹرائک کے قضیہ کا فیصلہ کریں - یہ جلسہ بھی عجیب تھا جسمیں خود مدعا علیہ جج بنکر آے تھے - یہ سارا فساد اسی عجیب و غریب جلسۂ انتظامیہ کا نہیں ہے تو اور کس کا ہے ؟ اگر ایک با قاعدہ مجلس آمرہ و نافذہ موجودہ ہوتی تو بد بخت ندوہ کا یہ حال ہی کیوں ہوتا ؟

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ !

یہی سبب ہے کہ سب سے پہلے میں نے " جلسۂ انتظامیہ " کی حالت پر توجہ کی اور اسکی حقیقت سے ارباب کار کو واقف کردیا - میں عدالۃ ' قانون ' قواعد ' اور جماعت کے نام سے یہ عقیدہ رکھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ندوۃ العلما کی موجودہ مجلس انتظامی ایک بے قاعدہ بھیڑ سے زیادہ نہیں ہے ' جو چند شخصوں نے قانون و جماعت کی بدترین توہین کرکے ایک خانہ ساز صحبت بادہ و طرب کی طرح بنا لی ہے - اور کسی گھر کی تقریب پر محلے والوں کو نیوتہ بھیجکر نہ بلایا ' ندوہ کے " عظیم الشان انتظامی ممبروں " کو کرایہ بھیجکر جمع کرلیا - فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ وہاں دلفریب مشاغل اور دلپسند مناظر کا بھی دار العلوم کے سابق مکان کی صحبتوں کی طرح کچھہ سامان ہوجاتا ہے - اس بے قاعدہ بھیڑ کی بے لطف غرض پرستیوں اور بے مزہ نفسانیت کے ہنگامۂ باطل میں یہ بھی نہیں !

ایک نواب صاحب کے ہاں مجلس طرب منعقد تھی ' اور شہر کی ایک نستعلیق اور بذلہ سنج طوائف مجرا دے رہی تھی - جلسے میں ایک مقدس صورت مولوی صاحب بھی کہیں سے آ نکلے تھے - کبھی کبھی ایسے اتفاقات حسنہ بھی پیش آجایا کرتے ہیں - ابھی کل کی بات ہے کہ دار العلوم ندوہ کے سابق مکان میں فتنہ گران بازاری کا اجتماع ہوا تھا ' اور مقدس ناظم صاحب ندوہ مع حلقۂ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۹۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ تک حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکو روا نہ کیا فوراً سی دن روپیہ بھی مل گئے ا پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گروند راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلڑے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں ۔

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلماء مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھ سکتا ہے -

چند مشہور اخبارات ہند کی رائے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

کام کو بھی عام انسانی قواعد و اصولوں کی بنا پر نہیں کرنا چاهتا ' اور میرے تمام کاموں اور صداؤں کا محور صرف شریعت هی کا حکم ہے ' اور کچھہ نہیں - بہت سی ایسی باتیں هیں جنکے کہنے میں نئے دور کے بعض ارباب اصلاح بھی میرے شریک هیں ' مگر مجھہ میں اور انمیں بڑا فرق یہی ہے کہ وہ قانون ' سیاست ' حریت ' اجتماعیت ' اور آداب و تمدن کی بنا پر کہتے هیں ' پر میں صرف شریعت کی بنا پر - میں سچ سچ کہتا هوں (و الله علی ما اقول شهید و هو یعلم سری و علا نیتی) کہ جب کبھی کوئی معاملہ ملک میں چھڑتا ہے تو میں عرصے تک خاموش رهتا هوں ' اور اپنے دل سے فتوا طلب کرتا هوں کہ ایمان اور شریعت کیا کہتی ہے ؟ پھر جب پوری طرح مطمئن هو جاتا هوں تو اپنی آواز بلند کرتا هوں - وہ آواز میری نہیں هوتی بلکہ حق اور شریعت کی آواز هوتی ہے ' اور دنیا میں کوئی نہیں جو صداے شریعت کو شکست دیسکے : بل نقذف بالحق علی الباطل ' فیدمغه فاذا هو زاهق ' و لکم الویل مما تصفون ! (۲۱ : ۱۹)

ندوة العلما کے متعلق بھی تم جانتے هو کہ میں عرصے تک خاموش رها اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا رها - جبتک مجھے حالات شخصی جھگڑوں اور حریفانہ تنازعات کی شکل میں نظر آے میں کچھہ نہ بولا اور ایک حرف بھی نہیں لکھا ' کیونکہ خدا تعالی کے فضل نے مجھے جو قوت کارعطا فرمائی ہے ' یقین کرو کہ میں اُسے چند حقیر اور فانی هستیوں کے منافع کیلیے ضائع نہیں کر سکتا ' اور اگر ایسا کروں تو خدا مجھسے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور مجھے جنگل کی ایک سوکھی لکڑی کی طرح آگ میں ڈالدے - میں حق کی خاطر دشمنوں میں گھرا هوا هوں ' اور ایسی ایسی قوتیں میری دشمن هیں جنکے هاتھہ میں قانون کا آلہ ' جیلخانے کی کوٹھریاں ' اور سولی کے تختے هیں - پر باوجود اسکے کہ اس نصف صدی کے اندر کسی انسان کو بھی ایسی بے پردہ صاف بیانی کی توفیق نہیں ملی جیسی کہ اس عاجز کو بارگاہ الہی سے مرحمت هوئی ہے ' وہ مجھپر قابو نہ پا سکے اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا تا نہ میں اپنے کاموں کو پورا کرلوں - انہوں نے اُن لوگونکو پکڑا جنہوں نے کوئی ادنی سا اشارہ کر دیا تھا ' پر وہ اس سے متعرض نہوے جسنے صاف صاف انا الحق کے نعرے لگاے ' نیز - بہت ممکن ہے کہ اب ایسا هو ' مگر بیج بونے کی فرصت تو مجھے مل هی گئی - وعلی الله فلیتوکل المومنون !

پھر کیا تمہاری عقل اسے قبول کرتی ہے کہ جس شخص کا یہ حال هو ' وہ چند انسانوں کی خاطر اپنے کاموں کو بالکل بھلا دیگا ' اور لوگوں کو اُس شے کی طرف بلائیگا ' جسکی تصدیق اسکے اندر سے نہیں هوتی ؟ فهل عندکم من علم فتخرجوه لنا ؟

هاں ' تم شریعت کے حامل اور مفتی هو تو میں بھی صرف شریعت هی کیلیے رو رها هوں - اسکے سوا میرا کوئی مطالبہ نہیں - میں دیکھہ رها هوں کہ ندوة العلما کے کاموں میں شریعت کو مٹایا جا رها ہے ' اور وہ سر سے لیکر پیر تک اپنے کسی کام میں بھی شریعت کے مطابق نہیں - جب مجھے اسکا اطمینان هوگیا تو میں نے زبان کھولی اور قلم کو دل سے اُٹھے هوے انکار کا تابع کردیا - اب میرا اور تمہارا معاملہ صرف شریعت هی کیلیے ہے - جب تک شریعت کے احترام کا نشوہ یقین نہ دلادیگا ' میں تمھیں چھوڑ نہیں سکتا - تم کسی طرح بھی مجھسے بھاگ نہیں سکتے - مجھسے بچنے کیلیے تمہارے پاس کوئی گوشہ نہیں - میں جو کچھہ سمجھہ رها هوں اگر یہ غلط ہے تو خدا را شریعت هی کے نام پر آؤ اور مجھے بتلا دو - میں خداے شریعت کی قسم کھا کر کہتا هوں کہ اگر تم نے اپنے تئیں شریعت کے مطابق ثابت کر دکھایا تو سب سے پہلے جو شخص تمہارے هاتھوں پر جوش احترام سے بوسہ دیگا وہ میں هوں - چھوڑ دو مولانا شبلی کی معتمدی کے قصے کو اور اُنکی سرگذشتوں کو - جماعت کا سوال اس سے بہت زیادہ معتزم ہے کہ ایک دو هستیوں کا نام لیا جاے ' اور میرے عقیدہ میں تو وہ بھی تمہارے ساتھہ ان تمام مفاسد کے جوابدہ هیں - آؤ ' صرف اُسی شریعت کے نام پر هم تم فیصلہ کرلیں جسکی بنا پر تم نے اسٹرائک کیلیے فتوا دیا ہے - هم میں اور تم میں شریعت کے سوا کوئی حکم نہو : تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ! آؤ اور اُٹھو ' تا کہ اس دور رسوم میں حق اور راست بازی کے سچے فیصلوں کی ایک نئی نظیر قائم کردیں اور دنیا کو دکھلا دیں کہ مدعیان علم و پیشوائی میں اب بھی خوف الہی اور راست بازی باقی ہے ' اور انما یخشی الله من عباده العلماء کا حکم اب بھی انکے دلوں کو نرم کرسکتا ہے - ساری تحریروں اور تمام اخبارات کے مضامین کو یک قلم ملتوی کر کے هم تم ایک مقام پر جمع هو جائیں ' اور شریعت کی کتاب کو سامنے رکھکر اسپر قسم کھالیں کہ " الله کو حاضر و ناظر سمجھکر اور هر طرح کی نفسانیت اور ذاتی غرضوں کی نجاست سے ضمیر کو پاک کرکے ' شریعت اور اُمت کی بہتری کو اپنے سامنے رکھیں گے ' اور سچی روحوں اور راست باز انسانوں کی طرح جو کچھہ کھلا کھلا شریعت کا حکم هوگا ' اُسے فوراً مان لینگے - اگر ایسا نہ کریں تو : لعنة الله علی الکاذبین ! "

اگر تم نے ایسا کیا تو سارے جھگڑے لمحوں میں ختم هو جائینگے - پھر اے وہ لوگو کہ اپنی شریعت پرستی پر مغرور هو ' کیا تمھیں یہ فیصلہ منظور ہے ؟

آخر میں اُن علماء سے جنہوں نے ۲۶ کے جلسے میں اسٹرائک کو خلاف شریعت قرار دیا ہے ' درخواست کرتا هوں کہ وہ اپنا فتوا شائع کردیں تا کہ معلوم هو کہ قران و حدیث کے کن دلائل کی بنا پر یہ فتوا دیا گیا ہے ؟

سات نئے طلبا کے اخراج کا حکم

جلسۂ انتظامیہ کے فیصلے کا بقیہ حصہ اب معلوم هوا ہے کہ علاوہ مولوی محمد حسین صاحب کے سات دیگر طلبا کیلیے بھی اخراج کا فیصلہ کیا گیا ہے - انا لله و انا الیه راجعون - خیر ' یہ جو کچھہ کرنا چاهتے هیں کرلیں - چند روزہ حکومت اور باقی ہے - عنقریب کھل رهیگا کہ اپنی قوة کی نسبت یہ کیسے دهوکے میں گرفتار تھے ؟ طلبا نے اسٹرائک کرنے کے بعد ابتک نہایت امن پسندی اور عمدہ رویہ کا ثبوت دیا ہے - اُنھیں قوم پر اعتماد کرنا چاهیے اور یقین کرنا چاهیے کہ انکے فیصلے کی اپیل کیلیے ابھی بہت سی عدالتیں باقی هیں ' اور یہ جو کچھہ هوا قانون نہیں بلکہ قانون کا مضحکہ تھا - کلکتہ کی مجلس نے اسٹرائک کے ختم کردینے اور محمد حسین کے داخل کر لینے کا مشورہ دیا تھا ' اور بہ حالت موجودہ اس سے زیادہ باهر کے لوگ حکام دار العلوم کا ساتھہ نہیں دیسکتے - بہتر تھا کہ وہ اس مشورہ پر عمل کرتے - انتہائی ذلت و خسران کے بعد گزرے هوے وقت کو یاد کرنا کچھہ مفید نہ هوگا : فسیعلمون من هو شر مکاناً و اضعف جندا ؟

مصاحبین و طلباے مدرسہ کے رونق افروز تھے شاید اسلیے کہ دو چار سبق اس مدرسے کے بھی گاہ گاہ ہو جایا کریں تو خشکی دماغ اور یبوست طبع کیلیے اچھا نسخہ ہے :

یارب بہ زاہداں چہ دھی خلد رالگاں ؟
ذوق بتساں نہ دیدہ و دل خوں نکردہ کس !

بہر حال مجلس طرب گرم تھی - طوائف گاتے گاتے ایک پر معاملہ شعر پر پہنچی اور اسکے بتانے کیلیے کسی قدر بے پردہ اور زہد شکن اشارات سے کام لینا پڑا - بھلا مولانا امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کے فرض مقدس سے کیونکر غفلت کرتے ؟ واعظانہ و مفتیانہ فتوا دیا کہ یہ حرکت بالکل شرع کے خلاف ہے - طوائف نے ہاتھہ باندھکے عرض کیا کہ " قبلہ وکعبہ ! اگر یہ شرع کے خلاف ہے تو اور جو کچھہ ہو رہا ہے یہی کون مستحب اور سنت ہے ؟ "

یہی حال اس جلسۂ انتظامیہ کا بھی تھا جو ۲۶ کو لکھنو میں کرایہ کے ممبروں سے بھرنی گئی تھی - سنا گیا ہے کہ سب سے پہلے ممبران کرام نے یہ بحث کی کہ اسٹرائک شرع کے مطابق بھی ہے یا نہیں ؟ پھر خود ہی فتوا دیا کہ بالکل شرع کے خلاف ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ سرے سے خود جلسۂ انتظامیہ جو کچھہ کر رہا ہے ' وہي کونسا شریعت کا اسوا حسنہ ہے ؟

جو جلسۂ انتظامیہ سرے سے شریعۃ اسلامیہ کے اصل اصول " شوری " کا تباہ کن ہو ' جس نے " و شاورہم فی الامر " اور " امرہم شوری بینہم " کے مقدس احکام کی ایسی منکرانہ توہین کی ہو جس سے بڑھکر اور کوئی توہین نہیں ہوسکتی ' جس نے ندوہ کی ریاست و نظامت کے حق شرعی کو جماعت اور اجماع امت سے غصب کر کے چند مفسدین و اشرار کے سپرد کردیا ہو ' جسکی مجلس انتظامی کے ممبروں کے انتخاب میں عام مسلمانوں کی آواز کو کوئی حق نہ دیا گیا ہو جو انکا حق دینی ہے ' جو شریعت کے احیاء کے دشمن اور امۃ مرحومہ کی اصلاح و ارشاد صحیح کے اعدی عدو ہوں ' جسکے صیغۂ مال کو بغیر مشورہ و حصول آرا محض ایک شخص اپنی ذاتی جائداد کی طرح بے دریغ خرچ کرڈالے ' حالانکہ بیت المال سے ایک بالشت کپڑا لینے کا بھی عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالی عنہ) کو حق نہو ' جسکی تعمیرات کا حساب مانگتے مانگتے لوگ تھک جالیں مگر انہیں نہ دکھلایا جاے اور آجتک شائع نہوا ہو ' جسکا ناظم نوجوان طالب علموں کو لیکر رنڈیوں کے جمگھٹے میں بیٹھنے سے نہ شرماے اور اپنی اس محفل طرازی سے طالب علموں کے پر آرزو دلوں کو جرأت دلاے ' جسکے ممبر بڑی بڑی رقمیں لیکر اور نذرانے وصول کرکے جلسوں میں آلیں اور اس طرح ندوہ کا تمام اندوختہ اسی میں اڑ جاے ' جس کے ارکان کے اخلاق دینی کا یہ حال ہو کہ ندوہ سے تو یہ کہکر روپیہ وصول کریں کہ تمہاری طرف سے لکھنؤ کانفرنس میں وکیل بنکر جاتے ہیں ' اور نواب محسن الملک سے بھی کرایہ منگوالیں کہ کانفرنس کیلیے آتے ہیں ! جو برسوں تک کرنیل عبد المجید کے ذاتی فوائد کیلیے اپنے ایک پیڈ سفیر کو وقف کردیں چھاؤنیوں میں وہ گورنمنٹ کی پرستش اور پوجا کا وعظ کرے اور پچاس سے ۷۰ روپیہ تک تنخواہ بد بخت ندوہ دے ! جسکا ناظم اپنے رہنے کا مکان بھی ندوہ کے روپیہ سے لے ' اور لکھنو سے آگرہ تک کا سفر کرے تو ۴۶ روپیہ کی لعنت ندوہ کے سر ڈالے ' غرضکہ جس جماعت کی شریعت پرستی اور تدین و تقدس کے اعمال حسنہ کا یہ حال ہو ' اج اسے یہ کہتے ہوے شرم نہیں آتی کہ اسٹرائک شرع کے خلاف ہے '

اور ہم بہ حیثیت علماے دین اور مفتیان شرع متین ہونے کے اس کے خلاف فتوی دیتے ہیں ؟ سبحان اللہ ! ندوہ کے ممبروں اور حکام کو آج برسوں کے بعد شریعت یاد آگئی ' اور صرف اسی کے تحفظ کیلیے طلبا کے خلاف فیصلہ کرنے پر مجبور ہوے ! وہ ندوہ کہ سر سے لیکر پیر تک اسکا وجود شریعت کی توہین اور دین مقدس کے احکام الہیہ کی تذلیل ہے ' طلبا کی اسٹرائک کو خلاف شرع قرار دینے کا اپنے تئیں اہل سمجھتا ہے ! اگر آج شریعۃ اسلامی کا سررشتۂ افتا ایسے ہی ہاتھوں میں ہے ' تو اس شریعت پر ہزار افسوس اور اس دین کیلیے صد ہزار حیف جسکے حامل و مفتی احبار و رہبان یہود کے ایسے بہروز ہوں ! اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ' و انتم تتلون الکتاب افلا تعقلون ؟

قرآن کریم نے جا بجا علماے یہود و نصاری کے اخلاق و عادات بتلاے ہیں ' اور مسیح نے اپنے زمانے کے صدوقیوں اور فریسیوں کی تصویر کھینچی ہے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ان لوگوں سے کچھہ بھی برے نہ تھے ' جو آجکل باوجود ادعائے علم و ریاست دینی ' خود تو شریعت کے مقدس احکام کو ٹھکرا رہے ہیں مگر دوسروں کو شریعت کی خلاف ورزی کا مجرم بتلاتے ہیں - غرور باطل اور نفس خادع نے انہیں یہ پٹی پڑھا دی ہے کہ چونکہ ہمارے سروں پر پگڑیاں اور ہمارے کاندھوں پر جبے ہیں ' اور زمانۂ مسیح کے فریسیوں کی طرح ہم عوام ملت کے سامنے مقدس و محترم سمجھے جاتے ہیں ' اسلیے ہم جو چاہیں کرسکتے ہیں -

مسیح نے کتنی سچی بات کہی تھی : " شریعت اسلیے ہے تاکہ اسکے ذریعہ یہ دوسروں کو سزا دیں ' پر اسلیے نہیں ہے کہ اسکے حکموں کی بنا پر خود انہیں بھی سزا دی جاے " قرآن حکیم نے بھی انکا قول نقل کیا ہے کہ " یقولون سیغفر لنا " وہ شریعت کو توڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے گناہ کوئی شے نہیں - وہ تو معاف ہی ہو جائیگا : اولائک الذین طبع اللہ علی قلوبہم و سمعہم و ابصارہم ' و اولائک ہم الغافلون ! (۱۶ : ۱۰۹)

آہ ' اے گرفتاران نفس و مدعیان شریعت ! یہ تم نے کیا کہا کہ شریعت کے خلاف ہے ؟ کیا واقعی تمہارے دل میں شریعت کا درد ہے ؟ اور کیا سچ مچ تم اس شریعت پر ایمان رکھتے ہو جو محمد بن عبد اللہ علیہ الصلوۃ و السلام پر نازل ہوئی ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر یہ کیا ہے جو ہو رہا ہے ؟ ندوہ کی ساری مصیبتیں کس کے ماتم میں ہیں ؟ آہ ' اگر ایک لمحہ اور ایک عشر لمحہ کیلیے بھی تمہیں خدا کی شریعت اور خدا کی قائم کی ہوئی امت کا پاس ہوتا تو ندوۃ العلما کو یہ روز بد کیوں دیکھنا پڑتا ؟ تم اپنے پانوں سے تو شریعت کو کچل رہے ہو ' پر زبان سے کہتے ہو کہ ہم شریعت کا حکم چاہتے ہیں - تمہارے تمام کام یکسر شریعت کی توہین ہیں ' مگر طلبا سے کہتے ہو کہ اپنی اسٹرائک کو شریعت سے ثابت کریں - یاد رکھو کہ جس شریعت کا مقدس نام لیکر تم نے میرے دل کو زخمی کیا ہے ' میں بھی صرف اسی شریعت کیلیے تمہارے آگے ہاتھہ جوڑتا ہوں کہ خدا را فساد سے باز آجاو - یہ ممکن ہے کہ مولانا شبلی کو دار العلوم کی تعلیم کا غم ہو - ممکن ہے کہ بابو نظام الدین صاحب کو حساب و کتاب کا رونا ہو - بہت ممکن ہے کہ ساری دنیا مجلسی قواعد و اجتماعی اصولوں کی خاطر تم سے لڑے ' مگر یقین کرو کہ مجھے ان تمام باتوں میں سے کسی بات کا غم نہیں ہے - تم دو سال سے دیکھہ رہے ہو کہ میں کسی

الهلال

۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ھجری

مدارس اسلامیه

بہ سلسلۂ " ندوۃ العلما "

مسـولوں فسان کا کامـل بلـوغ

نئے عہدہ داروں کا سازشي تقرر

مزعومه و مفـروضه نظامت نـدوة العلماء

(۲)

اے معۃ کۂ ، زاویۂ ندوہ کجائي ؟
از پردہ برون آے کہ ما محـرم رازیم !

گذشتہ اشاعت میں بحث و نظر کیلیے بالترتیب تین طریقے پیش کرچکا هوں جنکے علاوہ دنیا میں جواز و عدم جواز کے معلوم کرنیکا اور کوئي طریقه نہیں هوسکتا - آج چاهیے کہ بالکل اصول اور بحث حقیقت پر نظر رکهکر اس کارروائي کو الگ الگ ان هر طریقه سے جانچیں -

ابهی بحث و انکشاف کا بہت بڑا میدان باقي ہے - علی الخصوص صیغۂ مال اور تعمیرات کي داستان ' اسلیے بحث مختصر هوگي اور بالکل دفعه وار' تاکہ نتیجه بہت جلد سامنے آ جاے -

۲۰ جولائي کے جلسۂ انتظامیه میں نئے عہدہ داروں کو مقرر کیا گیا ہے - اس کارروائي کي صحت و عدم صحت اور جواز و عدم جواز کو تین حیثیتوں سے جانچنا چاهیے جو در اصل دو اصولوں سے عبارت هیں - یعني :

(۱) استحقاق و اهلیت کے لحاظ سے -
(۲) قوانین و قواعـد کي بنا پر : ایک قواعد عمومي هیں - ایک خود ندوہ کے قواعد -

(۱)

اهلیت کے معني یه هیں کہ جس کام کیلیے جس شخص کو مقرر کیا جاے' اسکے انجام دینےکي اقلاً ضروري قابلیتیں اسمیں موجود هوں -

یه ایک ایـ بات ہے جسکے ماننے سے کسي صاحب عقل کو انکار نہوگا -

قابلیتوں پر نظر ڈالنے کي بهی دو صورتیں هیں - ایک یه کہ اس قسم کے کاموں کیلیے عام اوصاف و صفات جو هونے چاهئیں انکي جستجو میں نکلیں -

دوسري یه کہ هر کام اپنے اندر بعض خصوصتیں رکهتا ہے' اور یہي خصوصیات اس کام کو دوسرے کاموں سے الگ کرتي هیں اور اسکي هستي کي اصلي روح هوتی هیں - منطق کی اصطلاح میں انہیں " فصل " کہیے -

انجمن ' مدرسه ' کلب ' مسجد ' تماشا گهر ' سب کے سب انسانوں کے جمع هونے کے مقامات هیں - لیکن انجمن کا اجتماع اور ہے ' مدرسه کا اور ' مسجد کا اور ' اور فٹ بال کے میدان کا اور -

پهر ان میں بهی هر قسم کا اجتماع باهم یکدگر خصوصیات رکهتا ہے - انجمن حمایت اسلام ' ندوۃ العلما ' ایجوکیشنل کانفرنس ' مسلم لیگ ' سب انجمنیں هي هیں - لیکن ان میں سے هر انجمن کي الگ الگ خصوصیات بهي هیں ' اور وهي انکي زندگي کی بنا اور انکي هستي کي ضرورت هیں -

پس اهلیت اور قابلیت کے جانچنے کیلیے همیشه یہی دو طریقے هونگے کہ عام حیثیت سے ایسے کاموں کیلیے جس قسم کي قابلیتوں کي ضرورت هو' پہلے انکو تلاش کیا جاے - اسکے بعد اُس کام کي خصوصیات اور مختص امور کو پیش نظر لاکر اسکے انجام دینے کي قابلیت جانچي جاے -

میں شرمندہ هوں کہ ایسی بے حقیقت کارروائیوں کیلیے ایسي اصولی اور عظیم الشان تمہیدوں کے بیان کرنے میں وقت ضائع کر رہا هوں اور اسطرح نا اهلوں کو اُنکي حیثیت سے زیادہ اهمیت دے رہا هوں' مگر کیا کروں کہ قوم کي غفلت سے یه معامله یہاں تک پہنچ گیا ہے اور اب اسکو صاف کرنے کے لیے قیمتي وقت اور باتوں کو ضائع کرنا هي پڑتا ہے -

بہر حال اهلیت جانچنے کے یہي دو قدرتي وسائل هیں - البته همیں یاد رکهنا چاهیے کہ قوم میں قحط الرجال ہے' اور هماري موجودہ قابلیتیں ایسي نہیں هیں کہ هم کسي انجمن کا عہدہ دار تلاش کرنے کیلیے بہت هي بلند معیار اپنے سامنے رکهیں - ایسا کرینگے تو همیں آدمیوں کا ملنا مشکل هوجائیگا - پس ندوۃ العلما کے ناظم کیلیے بهي گو بحث اصول کي بنا پر هو ' لیکن قابلیت کا معیار بہت بلند نہ رکها جاے ' اور ادنی سے ادنی درجه کا مستحق ناظم بهي اگر همیں ملجاے تو بلا تامل قبول کر لینا چاهیے -

آخر علي گڈہ کالج کو هر سکریٹري سر سید احمد کا سا تو نہیں ملا ؟ حقیقت اور قابلیت کا کہاں تک پاس کیجیگا ؟ جي چاهتا ہے کہ آج قوم کا هر فرد غزالي و فارابي هو' اور اپني هر انجمن کا ناظم ایسي کو بنائیں جو سر سے لیکر پیر تک علم و اهلیت کا پیکر و مجسمه هو' لیکن ایسا چاهنے سے کیا هوتا ہے ؟ جب قابلیتوں کا قحط ہے اور هر جانے والا اپني خوبیوں کو اپنے ساتهه لے جاتا ہے تو اسکے سوا چارہ نہیں کہ اپني نظر بلند نہ دیکهیے اور خود هي معیار انتخاب آسان بنا دیجیے - کم سے کم بهي جو کچهه ملجاے ' اسے اس طرح پسند کرلیجیے' گویا آپکے لیے بہتر سے بہتر یہي ہے -

(نظـامت عـام نظـر سے)

یه سب کچهه سمجهه لینے کے بعد اب غور کیجیے کہ ندوۃ العلما کیلیے ناظم قرار دیا جاتا ہے - ندوہ عام حیثیت سے ایک انجمن ہے ' اور اپني خصوصیات کے لحاظ سے احیاء ملت و دعوۃ دیني کي ایک تحریک جو علوم عربیۃ و دینیه کي اصلاح کردہ تعلیم کے ذریعه موجودہ زمانے کیلیے جامع حیثیات علما پیدا کرنا چاهتي ہے - اس بنا پر اُس نے ایک مدرسه قائم کیا ہے - جسمیں :

(۱) نصاب قدیم کي اصلاح کي ہے -
(۲) علوم ادبیه و دینیه کي تعلیم کا خاص اهتمام کیا ہے -
(۳) نئي ضرورتوں کي بنا پر نئے علوم اور زبانوں کو شامل کیا ہے -

... ۂ قیام الهـــلال

الهـــلال میں " مسئلۂ قیام الهـــلال کا آخري فیصله " پڑهکر اس نیازمند کو اور نیز تمام احباب شهر کو جس قدر صدمه هوا اسکا بیان کرنا الفاظ کي قدرت سے باهر ہے - حضرت خود اندازه فرمالیں که جن گم گشتگان ضلالت کو عرصے کي تاریکي کے بعد ایک هدایت کا ستاره نظر آیا هو' اسکے بهي غروب هو جانے کي خبر سنکر اسکے دلوں کا کیا حال هوگا ؟

یه بالکل سچ ہے که الهـــلال اپني دعوۂ مقدسه کا فرض اولین ایک معجزانه قوۂ الهي کے ساتهه تهوڑے هي عرصے میں ادا کرچکا' اور یه بهي بالکل درست ہے که ایک علم بیداري اور ولولۂ عمل بالسلام کو اس نے قوم کے هر طبقه میں پیدا کردیا ہے' اور کوئی نهیں جسکے سامعه تک ایک مرتبه بهي اسکي صداء حق پهنچي هو اور اسکے دلوں نے اسکا استقبال نه کیا هو - تاهم الهـــلال کا صرف اتنا هي کام نه تها' اور جهاں اس تحریک کي عملي تکمیل کیلیے بهت کچھ خاموش منزلوں کي ضرورت ہے' وهاں اسکي بهي تو ضرورت ہے که صداء غفلت شکن جاري رہے' اور جو آگ سلگ اٹهي ہے اسے برابر هوا ملتي رهي ؟ پهر اس سے بهي قطع نظر الهلال صرف ایک دعوۂ دیني هي کي حیثیت نهیں رکهتا' بلکه وه تمام قوم میں ایک هی ادبي رساله' ایک هي علمي رساله' ایک هي آزاد سیاسي آرگن' اور ایک هي یورپ کے اعلے نمونے کا جرنل ہے - اس وقت تک جس جس شاخ پر اس نے توجه کي ہے' اس سے بڑهکر مضامین کسي دوسرے قلم سے نهیں نکلے هیں - پهر اگر جناب کا اولین فرض دعوۂ پورا هوچکا' تو کیا قوم کیلیے ایک بهترین علمي' ادبي' اخلاقي اور سیاسي جرنل کي ضرورت بهي ختم هوگئي - حالانکه الهـــلال کو الگ کردینے کے بعد تمام ملک میں ایک رساله بهي اس درجه کا نهیں نظر آتا -

میري معلومات ممالک اسلامیه کي نسبت زیاده نهیں ہے' مگر جهاں تک مجهے معلوم ہے ٹرکي اور مصر سے بهي کوئي ماهوار رساله اسقدر مختلف مذاقوں اور مختلف حیثیتوں کا جامع نهیں نکلتا -

پس فی الحقیقۃ الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي میں ایک هي هفته وار رساله ہے - خدا کیلیے' اسکے رسول مقدس کیلیے اس دین برحق کیلیے جس سے بڑهکر آپکو دنیا میں کوئي شے محبوب نهیں' اس قران کریم کیلیے جسکے عشق میں آپ کا ایک ایک حرف ڈوبا هوا ہے' هم عاجزوں کي اس درخواست کو منظور کیجیے که الهلال برابر اسی آب و تاب سے جاري رکها جاے' اور حضرت کي زندگي تک (جسکي طوالت و برکت کیلیے نهیں معلوم کتنے دلوں سے روز دعائیں نکلتي هیں) وه جاري رہے -

رها اسکا مالي مسئله تو خدارا اسقدر بے پروائي نه کیجیے - اور ایک سچے قومي کام میں اگر قوم مدد کرنا چاهے تو اسے قبول کرلیجیے - بڑي مصیبت یه ہے که آپ کسی کو خدمت کا موقع دیتے هي نهیں - میں تو قسم خدا کي الهلال کیلیے اپنا سب کچهه لٹانے کیلیے هر وقت طیار هوں' اور یقین فرمالیے که جو کچهه جناب نے اپنے سلسلے کے خاص خدام کا حال لکها ہے' اس سے بڑهکر هم مهجور طیار و آماده هیں - میں جس مکان میں رهتا هوں وه تقریباً دس هزار روپے میں بنکر طیار هوا تها - میں بخوشي اسے الهلال کي خدمت کیلیے نذر کرتا هوں - آپ مجهے اجازت دیجیے میں اسے فروخت کرکے روپیه بهیج دیتا هوں' اور خود کرایه دیگر مکان میں رهتا هوں -

آه مولانا ! آپکو ابهي اپنا اثر اور اپني قوت معلوم نهیں - اگر خدا نے کوئي امتحان کا موقعه دیا تو آپکو معلوم هوگا که جو لوگ آپسے صدها کوس کے فاصلے پر هیں' وه شب و روز آپکا تصور اور آپکي یاد اپنے لیے کس طرح عبادت سمجهتے هیں ؟

مضمون کے آخر میں آپنے دو هزار نئے خریداروں کیلیے لکها ہے - میں نهیں سمجهتا که صرف اس سے کیا هوگا' اور کب تک آپ اسکا انتظار کرینگے - جي ڈر رها ہے که کهیں جلد آپ کوئي فیصله نه کر بیٹهیں - هم تو اپني جان و مال لٹانا چاهتے هیں' اور آپ صرف خریداروں کا ذکر کرتے هیں - خیر دس خریداروں کی فهرست منسلک عریضه هذا ہے' انکے نام وي - پي - بهیجدیجیے - گرمیوں کي پوري تعطیل میں دوره کرونگا اور گانوں گانوں پهرونگا - لیکن ان باتوں سے میرے خیال میں تو کچهه هوتا نهیں - الهلال کے مصارف بے شمار هیں' اور ضرورت ہے که ایک بار کئي لاکهه روپیه صرف کرکے آپ اسکو اسدرجه وسیع و قوي کردیں که همیشه کیلیے وه مستحکم هو جاے - آخر میں پهر به هزار منت و عجز سائل هوں که میري درخواست بالا کو قبولیت عطا هو -

محمد حسین هڈ کلرک صاحب انجنیر بمبئی -

الهـ لال :

پچهلے هفته سے جو تحریرات آ رهي هیں اُن میں سے صرف اس تحریر گرامي کو درج کیا گیا - جزا کم الله خیر الجزاء - آپکي محبت دیني اور جوش فدا کاري کا صله صرف خدا هي سے ملسکتا ہے - لفظوں میں میں کیا لکهوں ؟ باقي جو عطیۂ محبت آپنے پیش کیا ہے' اسکي سردست کوئی ضرورت نهیں ہے - جس حال میں هوں مجهے اسي میں رهنے دیجیے - صرف خریدار بهم پهنچا کر آپ اس مسئله کو بهتر طریقه سے حل کر دینگے - اس سے زیاده کا طالب نهیں اور نه ضرورت ہے - اپنے اصول سے مجبور هوں' ورنه آپکي محبت فرمائي بڑي هی کشش رکهتي ہے - الله ایسے قیمتي جذبات سے بهت جلد کام لے که ملۃ قویمه کا اصلي خزانه یهي ہے -

الهـ لال کـــي ایجنـ... ي

هندوستان کے تمام اُردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رساله ہے' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کی درخواست بهیجیے -

میں پورے اطمینان کے ساتھہ کہتا ہوں کہ یہ لکھہ پتی تاجر اتنا بھی نہیں جانتا کہ ندوہ کے مقاصد و اغراض کیا کیا ہیں ' اور اصلاح دینی و تعلیمی سے مقصود کیا ہے ؟ انکو سمجھنا اور انکے مطابق ندوہ کو چلانا تو ایک بہت ہی بڑی بات ہے - البتہ یہ ضرور جانتا ہے کہ ندوہ میں اصلاح کے نام سے کچھہ باتیں ہیں ' اور جہاں تک ممکن ہو مجھے انکی مخالفت کرنی چاہیے ' اور انہیں مٹانا چاہیے - چنانچہ اصلاح کی ہر تحریک و تجویز کا وہ ہمیشہ اشد شدید منکر و عدو رہا ' اور اسکی ایک بڑی فہرست عند الضرورت پیش کی جاسکتی ہے -

اسکے معلوم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اہل علم کی ایک مجلس منعقد کی جاے اور اس دولت مند آدمی سے کہا جاے کہ ندوہ کے اغراض و مقاصد بیان کرے - ساتھہ ہی ایک دن پیشتر سے اُسے خبر بھی دیدی جاے ' اور کہدیا جاے کہ جس کسی سے پوچھہ سکتا ہے پوچھہ لے ' اور جسقدر ندوہ کی رپورٹیں اور تقریریں چھپی ہیں ' اُن سب کو چاٹ لے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ باوجود اسکے بھی وہ اس شے سے اسقدر ابعد و اجہل ہے کہ کسی طرح بھی بیان نہ کرسکے گا - اور گو چیختے چیختے تھک جاے ' اور اُسکی گردن کی رگیں زخمی ہو جائیں ' مگر پھر بھی ندوہ کی حقیقت اسکے گلے سے نہ نکل سکے گی !

(سو روپیہ کا انعام)

مجھے اس پر اسدرجہ وثوق ہے کہ اگر مولوی خلیل الرحمن صاحب اِسے منظور کرلیں تو میں سو روپیے کے انعام کا اعلان کرتا ہوں جلسے سے پہلے منشی احتشام علی صاحب یا مولوی محمد نسیم صاحب کے پاس (کہ موجودہ نظامت کی گاڑی اسی جوڑی سے چل رہی ہے) امانت رکھوا دونگا - انعام کا ذکر اسلیے کیا کہ مولوی صاحب کو یہ شے ندوہ کی نظامت سے بھی زیادہ محبوب ہے ' اور جب کبھی حضرت کے دونوں معشوقوں کے حسن میں مقابلہ آپڑتا ہے ' تو اول الذکر ہی کی محبوبیت اُنکے عشق کہن سال پر فتح یاب ہوتی ہے !

هست ایں قصۂ مشہور و تو هم می دانی !

یا سبحان اللہ ! انقلاب دہر کا اس سے بڑھکر اور عبرت انگیز منظر کیا ہوگا کہ ندوۃ العلما کی نظامت کا دعوا ایک ایسے شخص کو ہو جو تمام اوصاف و فضائل ضرور یہ ایک طرف رہے ' بدبخت ندوہ کی حقیقت ہی سے بے خبر ہو ' اور جسقدر جانتا بھی ہو اسکا اشد شدید منکر و مخالف ہو ' پھر مولوی عبد الحی صاحب تحریک کریں اور دس آدمی بیٹھکر (جنکو غریب قوم کا جمع کردہ روپیہ کرایے کیلیے دے دیکر بلایا گیا ہو) منظوری کا پروانہ لکھدیں ؟

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

(اخــــلاق و ایثـــــار)

(۲) خیر - اسکو بھی جانے دیجیے - اگر علم و قابلیت نہیں ہے تو نسہی - ایک دوسرا عالم اقلیم اخلاق و جذبات کا بھی ہے جس کا ایک ذرۂ فضل بھی حاصل ہو جاے تو دماغی قابلیتوں کے بڑے بڑے خزانے اُسپر نثار کر دینے چاہئیں - ہر شخص عالم نہیں ہوتا مگر ہر شخص کے پہلو میں دل ضرور ہوتا ہے - ایک جاہل شخص بھی اپنے اندر ایسے اخلاقی جوہر رکھہ سکتا ہے جسکے آگے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے دعوے ہیچ ہوں - مان لیجیے کہ وہ اُن دماغی قابلیتوں سے محروم ہیں جو ندوہ کی سکریٹری شپ کیلیے ضروری ہیں ' لیکن اگر اُن میں قومی خدمت کا سچا ولولہ ہے ' اگر قوم کی شیفتگی و محبت نے اُنکے دل پر قبضہ کرلیا ہے ' اگر وہ اُسکی راہ میں قربانیوں کیلیے طیار ہیں ' اگر اُسکے لیے اپنے مال و متاع کا ایک تھوڑا سا حصہ بھی لٹا سکتے ہیں ' یعنی اگر اُن میں ایثار و فدویت کا جذبہ موجود ہے ' تو پھر اُنسے بڑھکر اس میدان کا مرد اور کون ہو سکتا ہے ؟ قابلیت کہیں نہ کہیں مل ہی جائیگی - لیکن یہ متاع عزیز تو بڑی ہی نایاب ہے - اسے کھو دینگے تو پھر کہاں سے ہاتھہ آئیگی ؟ ایک شخص قابل آدمیوں کو اپنے ماتحت رکھکر کام نکال لے سکتا ہے - مصر کے تخت پر کافور حکومت کرتا ہی رہا جو ایک حبشی خواجہ سرا تھا ' اور متنبی جیسے مغرور عرب بادیہ نے اُسکی مدح میں قصیدے لکھے - یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا اسدرجہ خیال کیا جاے - اصل شے سچے جذبات اور جوش ایثار و جاں نثاری ہے - یہ اگر ملجاے تو پھر تمام باتوں سے آنکھیں بند کر لیجیے -

اچھی بات ہے - آئیے - اب اسی راہ چلکر دیکھیں کہ ہمارے " ناظم صاحب " کہاں تشریف رکھتے ہیں ؟ اگر ایک جلوۂ حقیقت بھی نظر آگیا تو کم از کم میں تو وعدہ کرتا ہوں کہ ندوہ کی نظامت بلا غل و غش و بلا شرکت غیرے اُنکے حوالے کر دینے کا مشورہ دونگا - اور اتنا ہی نہیں بلکہ انکے سپرد کرکے اندر سے کنڈی بھی لگا دونگا تا کہ اور کوئی دوسرا قبضہ نہ کرلے - پھر سکندر اعظم اگر ارسطاطالیس کو بھی بھیجیگا کہ دروازہ کھولدو ' جب بھی دروازہ نہیں کھلیگا :

متفق گردید راے بو علی با راے من !

مولوی صاحب کا اولین وصف امتیازی جو تمام جنس علما میں انکے لیے بمنزلۂ فصل کے ہے ' یہ ہے کہ وہ دولت مند ہیں ' اور باختلاف روایت چار سے سات لاکھہ روپیہ تک انکا بینک میں موجود ہے - ندوہ کی نظامت کے وہ ایسے عاشق زار ہیں کہ برسوں سے اسکے فراق میں مضطر و بیقرار ہو رہے ہیں ' اور بارہا حاشیہ نشینان بارگاہ کے آگے آہ و زاری کرچکے ہیں کہ خدا را ' اور نہیں تو صرف ایک ہی رات کیلیے اس شاہد بے پروا کو میرے حوالے کردو کہ برسوں کی دبی ہوئی حسرتوں کیلیے ایک شب خلوت بھی بہت ہے !

ایک بوسے پہ یہ لڑائی ؟ حیف !
دس نہیں ' سو نہیں ' ہزار نہیں !

پس اس راہ میں ایثار جاں سے پہلے ایثار مال کی جستجو کرنی چاہیے کہ آجتک کسقدر انفاق ندوہ کیلیے کیا جاچکا ہے ؟

افسوس کہ ہمارے مولانا گو عشق پیشہ ہیں لیکن عمل اس پر ہے :

گر جاں طلبد مضائقہ نیست
زر می طلبد ' سخن درینست !

دنیا نہایت تعجب اور حیرت سے سنے گی کہ جس ندوہ کی شیفتگی میں حضرت کا یہ حال ہے ' اس بد بخت کے دامن محبوبیت کو اُنکی جیب عشق سے آجتک ایک پھوٹی کوڑی بھی نصیب نہیں ہوئی ہے ' اور اب مفروضہ نظامت کے حصول کے بعد تو دست شوق کی جگہ دست سوال بے غل و غش بڑھا ہے !

ان ہــذا من اعــاجیب الــزمن !

اصــل یہ ہے کہ دولت سے کہیں زیادہ اس جان نثار ندوہ و خدمت ملت کے بخل کا ہے ' اسکی دولت بینک میں رہتی ہے مگر بخل کا آشیانہ اسکے دل میں ہے ' اور زر پرستی جب ایسی نو دولت طبائع میں بڑھتی ہے تو لازمی نتیجہ بخل ہی ہوتا ہے :

زر پرستی می کند دل را سیاہ
آخر ایں صفرا بہ سودا می کشد !

یہ سچ ہے کہ ندوہ کی نظامت کے چشم و ابرو بڑے ہی دلربا ہیں ' مگر محبوبۂ لکشمی کی تیکھی چتونوں کے مقابلے میں تو ہمارے ادا شناس و نقاد حسن مولانا اس حسن سادہ و بے نمک کے گھائل نہیں ہوسکتے !

تم سے جہاں میں لاکھہ سہی ' تم مگر کہاں !

اس شخص کے بخــل کے جو حالات میں نے سنے ہیں ' اگر بیان کروں تو کئی صفحے اسی میں صــرف ہوجائیں - اسکا صحیح اندازہ صرف اس ایک ہی بات سے کرلیجیے کہ ندوہ کی نظامت

وہ باقاعدہ انجمن ہے - مسلمانوں کا ایک عظیم الشان کام ہے - قوم کي خدمت کرنے والوں کا میدان عمل ہے - مختلف شاخوں کے عملہ اور کارکنوں کا مجموعہ ہے - مدرسہ ہے - تعلیم و تربیت کي جگہ ہے - اور اپني خاص و ممتاز خصوصیات بھي رکھتا ہے -

پس ضرور ہے کہ اُسکا ناظم ایسا شخص منتخب کیا جاے جو صاحب علم و فضل ' منتظم و مدبر ' کاردان و باخبر ' اور قوۃ عملي و اداري رکھتا هو - نیز قوم کي نظروں میں اپنے ان اوصاف کے لحاظ سے معروف هو تا کہ وہ اسپر اعتماد کر سکے -

سب سے زیادہ یہ کہ قوم کي خدمت کا سچا ولولہ اسکے اندر هو - ایثار اور قرباني کیلیے طیار هو - قوم اور اسکے کاموں کیلیے کچھہ نہ کچھہ اپنا کھو سکے - کیونکہ یہ نہیں تو پھر باوجود هر طرح کي قابلیتوں کے ایک جسد بے روح هوگا -

ساتھہ هی اسکي بھی ضرورت ہے کہ وہ ایک انجمن کا افسر اعلی هوکر ایسا بے دست و زبان نہو کہ محض ایک ملبوس پتلے کی طرح جلسوں میں بٹھا دیاجاے - وہ ایک قومی انجمن کا سکریٹري هوگا جسکے تما کام قوم کي توجہ اور تعلقات هي سے چل سکتے هیں - پس ضرور ہے کہ صاحب قلم و صاحب زبان هو - اعلے درجہ پر نہیں تو سیدھے سادے طریقہ هي سے لکھہ سکے اور بول سکے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ وہ ملک کی ایک عظیم الشان کانفرنس کا سکریٹري اور ایک تعلیمي مجلس کا افسر کل هوگا -

یہ اوصاف عام حیثیت کے لحاظ سے هیں کہ تعلیمي و دیني انجمنوں کے ناظم میں ان اوصاف کا هونا ضروری ہے -

(خصوصیات ندوہ)

اسکے بعد ندوہ کی خصوصیات سامنے آتی هیں - ندوہ محض انجمن هي نہیں ہے بلکہ ایک خاص طرح کی انجمن ہے - پس اسکے سکریٹري میں بھی اوصاف مندرجۂ صدر ایک خاص صورت میں هونا چاهئیں - معیار ادنی سے ادنی درجے کا قائم کیجیے جب بھی مثلاً ندوہ کے ناظم کیلیے ضروري هوگا کہ وہ " مسئلۂ تعلیم علوم اسلامیہ " اور " مسئلۂ اصلاح " کا اندازہ داں هو جو ندوہ کے سب سے بڑے کام کا جوهر اصلی ہے - دار العلوم ندوہ دعوا کرتا ہے کہ وہ اپنے اصلاح یافتہ طریق تعلیم اور نصاب کتب سے ایسے علما پیدا کریگا جو قدیم مدارس عربیہ سے پیدا نہیں هوسکتے - فن ادب اور فن تفسیر کے قدیم طریق تعلیم پر وہ معترض ہے اور اپنا ایک خاص طریقہ پیش کرتا ہے - پس یہ بھي ضروري ہے کہ اقلاً و تنزلاً وہ ایسا شخص هو جو دار العلوم کی تعلیم و طرز تعلیم کي نگراني کرسکے

(موجودہ مدعي نظامت)

اب هم دیکھتے هیں کہ مولوي خلیل الرحمن صاحب نامي ایک بزرگ کو ندوہ کا ناظم قرار دیا جاتا ہے - یہ کون صاحب هیں ؟ کوئی مشہور صاحب علم و فضل هیں ؟ نہیں - کسي درسگاہ کے معلم هیں ؟ نہیں - کسي انجمن کے مشہور عہدہ دار هیں ؟ نہیں - عربي کے ماهر هیں ؟ نہیں - انگریزي کے گریجویٹ هیں ؟ نہیں - مسئلہ تعلیم و مسئلہ اصلاح سے خاص دلچسپي رکھنے والے هیں ؟ نہیں - خیر کم ازکم اصلاح اور تجدید کے معتقد هیں ؟ نہیں - اچھا قوم انکو ان کاموں کي حیثیت سے جانتي ہے ؟ یہ بھي نہیں - آخر وہ کیا هیں ؟ یہ بھي معلوم نہیں - پھر کہاں جائیں ؟ اسکا بھي جواب یہي ہے کہ نہیں !

خیر - اگر قوم انہیں اب تک نہیں جانتي تھي تو اب جان سکتي ہے ' اور یہ کچھہ ضروري نہیں کہ صرف صاحب شہرت اشخاص هي صاحب حقیقت بھي هوں - کتني شہرتوں کے غلاف هیں جنکے اندر کچھہ نہیں ہے ' اور کتني هي علم و اهلیت کے خزانے هیں جو خاک گمنامي کے اندر چھپے هوے هیں ؟ همیں فیصلہ کرنے میں جلدي نہیں کرني چاهیے - جتنے حالات معلوم هو سکے هیں انکو سامنے لانا چاهیے ' اور مزید حالات ان لوگوں سے پوچھنا چاهیے جنھوں نے انکي آرزوے نظامت کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے -

پس جسقدر معلوم ہے پہلے آپ سن لیجیے - اسکے بعد غیر معلوم فضائل کیلیے محرک و مریدین کی خدمت میں چلیے گا -

(مولوي خلیل الرحمن صاحب)

(۱) مولوي خلیل الرحمن صاحب کے متعلق جسقدر حالات عام طور پر معلوم هیں وہ یہ هیں کہ اسکے والد ایک مشہور عالم مولانا احمد علي مرحوم سہارنپوري تھے جنھوں نے صحیح بخاري کو ایڈٹ کرکے شائع کیا ' اور پھر صحیح مسلم مع شرح نووي کے اپنے مطبع میں صحت و خوبي کے ساتھہ طبع کي - لیکن میں جہاں تک سمجھتا هوں اس وصف سے ندوہ کي نظامت کے مسئلہ میں کچھہ مدد نہیں ملسکتي -

اسکے بعد وہ تاجر هیں - " خلیل الرحمن منظور النبي " نامي فرم کے مالک هیں اور لکڑي کا کاروبار کرتے هیں - بہت دولت مند هیں ' مگر دولت کي صحیح مقدار کے تعین میں اختلاف ہے - منشي محمد علي محرر مال ندوہ کي روایت سات لاکھہ کي ہے - لیکن مولوي صاحب کے ایک دوست جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے هیں ' اس روایت کو موقوف قرار دیکر جرح کرتے هیں ' اور خود انکي مرفوع متصل روایت یہ ہے کہ چار لاکھہ روپیہ سے زیادہ بینک میں نہیں ہے - الہم زد فزد -

میں یقین کرتا هوں کہ اس وصف سے بھی مسئلۂ نظامت کے حل کرنے میں کوئي مدد نہیں ملسکتی ' اور اگر مدد لیجاے تو کلکتہ کا ایک معمولی مارواري جو لفظ " ندوہ " کا تلفظ بھی ٹھیک نہیں کرسکتا ' مولوي صاحب سے زیادہ نظامت ندوہ کا مستحق ہے -

قوت انتظامی کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کیونکہ وہ ابتک کسي جماعتي کام کے رکن کارفرما رہے هي نہیں - قوم میں انکا وقار نہیں ' کیونکہ قوم انھیں کسی پبلک کام کي حیثیت سے جانتي هي نہیں ہے - لکھہ وہ نہیں سکتے ' بول وہ نہیں سکتے ' چار آدمیوں کے سامنے اگر اپنی مجلس هی کو پیش کرنا پڑے تو سواے ایک تنحنح مسلسل اور صوت منحنی منقطع کے اور کچھہ سنائي نہ دیگا :

اے هم نفس ! نزاکت آواز دیکھنا !

رهی علمی قابلیت تو جہاں تک مجھے معلوم ہے میں بہت شک کے ساتھہ لکھتا هوں کہ وہ کسی لڑکے کو کافیہ بھي اچھي طرح پڑھا سکتے هیں یا نہیں ؟ اور اگر وہ اپنے حدود سے باهر قدم نہ نکالیں تو یہ انکے لیے کوئي عیب کي بات نہیں ہے - جو شخص جس کام میں نہیں رهتا اُس سے بے خبر هي رهتا ہے - وہ اگر مولانا عبد اللہ ٹونکي سے لکڑي کي قسمیں دریافت کریں تو شاید چار نام بھي نہیں بتلا سکیں گے - في نفسہ انکے لیے یہ تعریف کي بات ہے کہ انھوں نے باوجود علما کے خاندان سے هونے کے اپنا بار علماے ندوہ کي طرح قوم کے اندوختہ پر نہ ڈالا ' اور ایک شریف شہري کي طرح کاروبار تجارت میں مشغول رہے -

جب حالت یہ هو تو علوم عربیہ و دینیہ کا تو اِس تقریب میں نام لینا بھي علم کي ایک ایسي بے حرمتي ہے جس سے زیادہ تصور میں آ نہیں سکتي - عمر بھر وہ اپنے کاروبار میں رہے ' نیپال کے جنگلوں میں درخت چرواے اور سہارنپور میں لاکر انھیں فروخت کیا - علمي زندگي کا کبھي اُن پر سایہ بھي نہیں پڑا - نہ تو کسي فن کو حاصل کیا ہے اور نہ کتابوں کو دیکھا ہے - نہ وہ جانتے هیں کہ درس و تدریس کیا شے ہے ' اور تعلیم و نصاب تعلیم کس قسم کي لکڑي کا نام ہے اور اُسکا نرخ کیا ہے ؟

(۲) جب ایک شخص کي عام قابلیت کا یہ حال هو تو پھر ندوہ کي خصوصیات کے لحاظ سے بحث کرنا محض فضول ہے -

مقالات علمیہ

[illegible]

میـــري مونٹ[illegible]وري

(مقتبس از سائنٹفک امریکا)

اگر مشرق و مغرب کي تعلیم اور اسکے نتائج کا موازنہ کیا جائے یعنی یہ دیکھا جائے کہ دونوں جگہ تعلیم کتنی ہے اور نتائج کا کیا اوسط ہے تو غالباً مشرق کے نام صفر نکلیگا -

اسکا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ مشرق میں ابتدائي تعلیم کو کوئی اہمیت نہیں دیجاتي ' اسلیے قدرتاً یہ کام ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں رہتا ہے جو ناقابل اور نا اہل ہوتے ہیں ' یاذي علم و صاحب کمال مگر پریشان روزگار اور آشفتہ حال ہوتے ہیں - وہ اس میدان میں آتے ہیں مگر اسلیے نہیں کہ یہ میدان عمل و شعبۂ ستعمال مواہب طبیعي ہے ' بلکہ اسلیے کہ یہ کسب معاش و حصول ما یحتاج کا آخرین و سہل ترین ذریعہ ہے -

مگر مغرب کي حالت بالکل اسکے برعکس ہے - وہ ابتدائي تعلیم کي اہمیت کو [illegible] ہے ور نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ سکي اس حیثیت کو [illegible] ملحوظ رکھتا ہے - اسکے بازار قدرداني یں اس شعبۂ عمل کي بھي وہي ہمت ہے جو دوسرے شعبہ ہاے رکي ہے - اسلیے وہاں جو لوگ س میدان میں اترتے ہیں وہ بف اسلیے نہیں اترتے کہ یہاں انکے لیے اپنے نفس اور اپنے اندان کے تکفل کا سامان ہوگا - بلکہ اسلیے کہ یہ بھي سعي و عمل و استعمال قوی کا ایک نہایت اہم و ضروري میدان ہے ' اس دان میں طبع آزمائي کرتے ہیں - قوم اور ملک بلکہ عالم انساني فائدہ پہنچاتے ہیں ' اور اسکے صلے میں خلود ذکر اور بقاے دوام مل کرتے ہیں

قوم کو ایک بازار سمجھیے - بازار میں جب عمدہ جنس کي ل ہوگي تو بہتر سے بہتر مال ضرور آئیگا - لیکن اگر متاع کي عمدگي بدلے قیمت کي ارزاني کا سوال ہوگا ' تو پھر یقیناً وہ آنے والي س بدتر سے بدتر ہوگي - قوم جب کسي شعبۂ عمل کو ایہ ہیچمیرز سمجھتي ہے - تو اس میں نئ آنے والے وہي لوگ ہوتے ہیں جنکے لیے کام کی اور راہیں مسدود ہوئي ہیں ' اور گو انمیں سے بعض افراد با ایں ہمہ عسرو تنگي و سوء حال و واژون طالعي بہت کچھہ کرسکتے ہیں ' مگر نہیں کرتے کہ اپني محنت و سعي کو نذر ناقدري و بے اعتنائي سمجھتے ہیں -

لیکن اگر قوم میں اس شعبہ کے متعلق کم بیني و بے اعتنائي کے بدلے قدر شناسي اور حوصلہ افزائي ہے ' تو پھر بہت سے صاحب فضل و کمال دل و دماغ اس شعبہ میں قدم زن ہوتے ہیں -

اسلیے قدرتاً یورپ میں بہت سے اشخاص پیدا ہوے جنکا میدان عمل ابتدائي تعلیم تھا - انھوں نے اس میدان میں کارہاے جلیل انجام دیے اور تاریخ نے از راہ قدرداني انھیں دوام ذکر اور بقاء نام کا صلہ دیا -

* * *

اسي گروہ میں سے وہ اطالي خاتون ہے جسکا طریق تعلیم اس مضمون کا عنوان بحث ہے -

اس اطالي خاتون کا نام میریا مونٹسوري (Maria Montessori) ہے - یہ سنہ ۱۸۷۰ میں روما میں پیدا ہوئي اور وہیں کي یونیورسٹي میں پڑھنا شروع کیا - سنہ ۱۸۹۴ع میں اس نے ڈاکٹري کا تمغہ (ڈپلوما) حاصل کیا - اور اسي یونیورسٹي میں اس ڈاکٹر کي مددگار مقرر ہوئي جو امراض عقلي کا علاج کرتا تھا -

ایک عرصہ تک وہ اسی شاخ علاج میں رہي - اسي اثناء میں امراض عقلي کے ہزارہا بیمار اسکي نظر سے گزرے ' مگر ان گونہ گوں امراض میں سے اسے سب سے زیادہ دلچسپي بلاہت یعني سادہ لوحي اور بیوقوفي کے مریضوں سے ہوتي تھي چنانچہ وہ ایسے بیمار کو نہایت اعتناء و اہتمام سے دیکھا کرتي تھي -

تعلیم و تربیت اطفال کا طبیعي طریقہ

میڈیم میریا مونٹسوري کا مدرسہ جس میں نہ بچوں کے سامنے کتاب ہے اور نہ کنڈر گارٹن کے تعلیمي کھلونے - بلکہ پوري آزادي اور خود مختاري کے ساتھہ انھیں چھوڑ دیا گیا ہے اور صرف کھیل رہے ہیں لیکن اس کھیل کے اندر ہي اندر ایسي پائدار تعلیم دي جا رہي ہے جو چپکے چپکے انکے سادہ و معصوم دماغ میں گھر بنا رہي ہے !

سنہ ۱۸۹۸ع میں تعلیم و تربیت کے متعلق تورین میں ایک عظیم الشان موتمر (کانفرنس) منعقد ہوئي - اس موتمر میں میریا مونٹسوري نے بھي تقریر کي - اس زمانے سینوبار تعلے وزیر تعلیم تھا - اسے یہ تقریر اسقدر پسند آئي کہ اس نے اس خاتون سے روما میں مدرسین پر تقریر کي فرمایش کي - اس تقریر کا یہ نتیجہ نکلا کہ خاص بیوقوف اور کند ذہن لڑکوں کے لیے ایک مدرسہ قائم کیا گیا ' اور وہي اسکي پرنسپل مقرر ہوئي -

میریا مونٹسوري کي کوششیں بارآور ہوئیں ' اور اس مدرسہ میں بیوقوف اور کند ذہن بچوں کی تعلیم نہایت کامیابي کے ساتھہ

کا شوق اسے جلوں کي حد تـک پہنچ گیا ہے - کئي بار مجھے خیال ہوا کہ لاکھہ بخیـل سہي ' مگر اس شوق کے هیجـان میں آکر کچھہ نہ کچھہ خـرچ کر هي بیٹھے گا - لیکن کئي سال هوگئے - بارها سخت سے سخت مواقع ندوہ کي مالي ضرورتوں کے پیش آے - مفلس اور بے زر ارکان نے اپني گرہ سے رقمیں پیش کیں - لیکن اس شیخ البخلاء نے جسکے کئي لاکھہ بینک میں جمع هیں ' کبھي بھولے سے اتنا بھي نہ کیا کہ ایک هزار روپیہ کا چندہ گھڑي کیلیے اعلان هي کردیتا جیسا کہ بنارس کے اجلاس ندوہ میں بعض مولویوں نے جھوٹے اعلان کیے تھے -

" ایک هزار روپیہ !! " الله اکبر !! هزار کا لفظ سنکر تو میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اس شخص کے هوش و حواس بھي قائم رهینگے یا نہیں ؟ اسکے بخل کا تو یہ حـال ہے کہ دس بیس روپیے بھي ندوہ کیلیے خـرچ کرنا پڑیں تو اسي دن سے اُن تمام حرفوں کا بولنا چھوڑ دے جو " ندوہ " کے جاں طلب نام میں آتے هیں ! نعوذ با لله من عذاب البخل ! یہی وہ دولت کے پجاري هیں جنکے لیے خدا نے سورۂ نساء میں فرمایا ہے : الذین یبخلون و یامرون النـاس با لبخل (۴ : ۴۱) مگر انهیں یاد رکھنا چاهیے کہ جس دولت کو وہ اسقدر چھپا چھپا کر اور اپنی ساري عمر تکلیف و مشقت میں بسر کرکے جمع کرتے هیں ' اور جسمیں خدا کیلیے اور اسکے کاموں کیلیے کوئي حصہ نہیں ' وہ انکے لیے دولت و نعمت نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور قریب ہے کہ اُس سے بجبر جدا کیے جائیں :

و لا تحسبن الذین یبخلون بما اتاهم الله من فضله هو خیـر لهم ' بل هـــو شــر لهـــم ' سیطوقـــون ما بخلـوا به یوم القیامه و لله میراث السمـاوات و الارض - و الله بما تعملون خبیـر - (۳ : ۱۷۵)

جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے مقـدور دیا ہے ' اور باوجود اسکے راہ خدا میں خرچ کرنے سے بخل کرتے هیں ' تو وہ اس کو اپنے حق میں بہتر سمجھکر خوش نہوں - بہتر نہیں بلکہ انکے حق میں نہایت هي برا ہے - کیونکہ جس مال کیلیے بخل کرتے هیں ' عنقریب قیامت کے دن اسکا طوق بنا کر انکے گلے میں پہنایا جائیگا - اور آسمان اور زمین ' سب کا وارث خدا هی ہے اور جو تم کچھہ کررہے هو ' اُس سے وہ بے خبر نہیں ہے !

(دو واقـعـے)

چنانچہ حضرت کے ایثـار نفس اور انفاق مال کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ جب تک نظامت پر قبضہ نہیں هوا تھا ' اُس وقت تـک صرف اسي کا رونا تھا کہ ندوہ کو کچھہ ملتا نہیں ' لیکن ناظم هونے کے بعد بڑي مصیبت یہ آگئي کہ جو کچھہ بچي بچائي پونجي غریب کے پاس رهگئي ہے ' وہ بھي اب اس لکھہ پتي ناظم کی راہ فتح یابي میں قربان هورهی ہے !

ندوہ کے ناظم یا معتمد کے قیام کا اب تک کوئي بار ندوہ کے سر نہ تھا - مولوي سید عبد الحي صاحب اپنے مکان کا کرایہ نہیں لیتے تھے - منشي احتشام علي صاحب کو اسکي ضرورت هي کیا تھي - مولانا شبلي لکھنؤ میں ندوہ کیلیے رهنے لگے تو اپنے مکان کا کرایہ همیشہ خود دیا - اور سب نے یہي سمجھا کہ بیس پچیس روپیہ کي ادنی اور قلیل رقم کیلیے ندوہ کے سر پر آفت ڈالنا کوئي شرافت کي بات نہیں ہے - البتہ مجبوري هو تو یہ دوسري بات ہے -

مولانا عبد الحي اگر لیتے تو ایک بات تھي - انکا مطب ابتدا سے اسقدر کامیاب نہ تھا - انکي زندگي محض فقیرانہ تھي - مولانا شبلي کو صرف سو روپیہ حیدر آباد سے ملتے تھے - پندرہ بیس روپیے هر ماہ وہ کہاں خرچ کرتے ؟ تاهم ان لـوگوں نے ایسا نہیں کیا - لیکن جس دن سے مولوي خلیل الرحمـــن صاحب ناظم سمجھے گئے هیں ' اسي دن سے پندرہ بیس روپیہ ماهوار کرایہ کا ایک مکان دفتر نظامت کے نام سے لیا گیا ہے - اسمیں وہ خود بھي رهتے هیں اور انکا لڑکا بھي رهتا ہے اور اُسکا کرایہ غریب ندوہ سے وصول کیا جاتا ہے ' جسکي آمدني بند هوگئي ہے اور جسکي عمارت نا تمام پڑي ہے ! اور پھر یہ وہ حیـا فروش شخص ہے جسکے کئي لاکھہ روپیے بینک میں محفوظ هیں !

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو !

آگے سنیے - حضرت کے سفر کے تمام مصارف بھي غریب ندوہ هي کے سر ڈالے گئے هیں - اس دور نظامت میں جو مصیبت آتي ہے وہ سب سے پہلے بد بخت انوري هي کا گھر تلاش کرتي ہے :

هـر بلائے کز آسماں بود
بــر زمیں نا رسیدہ مي پـرسـد :
خانـــۂ انـــوري کجـــا باشـــد ؟

ڈسمبر میں لیگ اور کانفرنس کا آگرہ میں اجلاس تھا - مولوي صاحب کو خوف هوا کہ کہیں میري نظامت کے خلاف وهاں کوئي تجویز پاس نہ هو جاے - لکھنؤ سے چلکر آگرہ آے ' اور اسکا کرایہ ۴۶ روپیہ ندوہ کے سر ڈالا گیا - پھر صرف اپنا هي نہیں بلکہ اپنے ساتھہ اپنے ایک مصاحب کا بھي !

اب ذرا اس ایثار کي تشریح بھي سن لیجیے - حضرت کے بخل کا یہ حال ہے کہ اسقدر مدارج قارونیت طے کرنے کے بعد بھي جب کبھي اپني گرہ سے سفر کرتے هیں تو تھرڈ کلاس میں کرتے هیں ' یا بہت جوش فیاضي و امارت نے بے قابو کردیا تو انٹر کلاس میں - لیکن ناظم هونے کے بعد جب غریب ندوہ کے سر بار ڈالکر سفر کیا جاتا ہے تو سکینڈ کلاس میں ' اور اس دولت مند بخیل کو ذرا شرم نہیں آتي کہ اگر میں نے تیس چالیس روپیے جیسي حقیر و نا قابل ذکر رقم قوم کے مال سے نہ لي تو میرا کونسا دیوالہ نکل جائیگا ؟

یا للعجب ! دل کا تو یہ حال کہ چالیس روپیے بھي ندوہ کیلیے گرہ سے نہیں نکلتے ' اور اسپر ولولوں کا یہ هجوم کہ ندوہ کے ناظم بنکر نازو کرشمہ دکھلائینگے ! نادان اور زر پرست انسان ! اس چیز کیلیے کیوں اپنے تئیں رسوا کرتا ہے جسکے لیے تیـرا دل نہیں بنایا گیا ہے ؟ یہ ایک قومي انجمن ہے - یہاں اپنے تاجرانہ حساب و کتاب کو پہلے خیر باد کہہ لے ' پھر قدم رکھہ - ایک ایک ٹکے اور ایک ایک پائی کا جمع و خرچ یہاں نہیں چل سکتا :

تو دولت حسني ! زتو این کار نیاید !

ندوہ کي نظامت کا آغاز مولوي محمد علي صاحب سے هوتا ہے - انکا یہ حال تھا کہ نواب وقار الامرا نے سو روپیے انکے لیے مقرر کیے - انهوں نے اپنے نام کي جگہ ندوہ کے نام مقرر کرا دیے - حالانکہ بینـک میں چار لاکھہ کي جگہ شاید چار هزار بھي انکے نہ تھے - آج ندوہ کے ناظـم مولوي خلیل الرحمن هیں جو باوجود لکھہ پتي هونے کے ۴۶ روپیہ دیکر اسکے لیے سفر بھي نہیں کر سکتے ' اور لطف یہ کہ اسکے لیے سفر تھا بھي نہیں !

افسوس کہ ندوہ کا تمام اندوختہ ابتدا سے اسي میں برباد هوا - نہ تو کوئي کام بنا ' اور نہ کوئي آرزو اسکي پوري هوئي - جو کچھہ ملا وہ یا تو علما نے اپنے کرایوں میں لٹا یا یا واعظوں کے نام ایسے مني آرڈر بھیجے گئے ' جنکي رسید تو آگئي مگر خود واعظ صاحب نہ آسکے : ان کثیرا من الاحبار و الرهبان لیاکلون اموال الناس با لباطل ' و یصدون عن سبیل الله - فبشرهم بعذاب الیم !

یہ تو استحقاق و اهلیت کا حال تھا - اب آیندہ نمبر میں قواعد و قوانین اور علي الخصوص خود ندوہ کے موجودہ دستور العمل کي بنا پر نظر ڈالي جائیگي - مجھے مولوي صاحب سے کوئي خصومت نہیں ہے مگر ایک عظیم الشان کام کي محبت ضرور ہے - میں ایک شخص کي خاطر کروڑوں مسلمانوں کے کام کو غارت نہیں کرسکتا - انهوں نے خود هي اپنے تئیں پبلـک حیثیت میں رو نما کیا ہے - پس اب انکا سوال شخص کا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے -
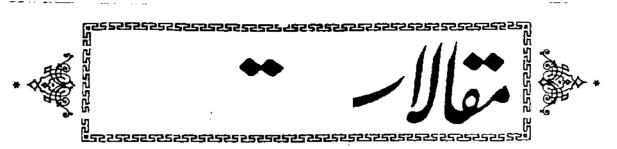
اس قدرتي طريق تعليم ميں قابل لحاظ امر يه هے كه يه طبيعت پر بار نهيں هوتا - اس سے نه توكوئي قوت پا مال هوتي هے اور نه افسرده - بلكه جو قوتيں پوشيده هيں وه آشكارا ' اور جو آشكارا هيں وه نمو پذير هوجاتے هيں -

اس اطالي خاتون كي حقيقت شناس طبيعت نے اس اصلي رخنے كو پا ليا جو عام طريق تعليم ميں هے - يعني قدرتي طريق تعليم كي مخالفت هوتي هے - اسليے اس نے اپنے طريق تعليم كا سنگ بنياد يه قرار ديا كه "بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے" -

" بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے " اس كا يه مطلب نهيں هے كه وه اعانت استاد كا منت كش بهي نه هو - بلكه اس سے مقصد يه هے كه نه تو وقت كي تحديد هو نه عنوان كا تعين - نه كتابت كي قرات هو نه استاد كي تلقين - نه سرزنش كي تخويف هو اور نه تحسين و آفرين كي تشويق ' بلكه صرف ايسے مواقع پيدا كيے جائيں جهاں بچه آئے اور اپنے پسند كي چيزوں ميں مصروف هو جائے - استاد نگراني كے ليے موجود هوں - بچه جو كچهه از خود سمجهلے اسميں مداخلت نه كريں ' جو نه سمجهه سكے اسے سمجها ديں - جن امور كي طرف اسكي توجه نه هو انكي طرف اسے متوجه كريں - اس مشغول كا محرك اميد و بيم نه هو ' بلكه وه تجسس جو انساني خاصه هے ' اور وه مسرت جو مساعي علميه كا بهترين اور حقيقي صله هے !

چنانچه ميريا مونٹسوري كے طريق تعليم كے مطابق جو مدارس قائم هوے ' انكي يه حالت تهي كه انميں هر لڑكے كو اختيار تها كه جو چاهے كرے -

اب ايك لڑكا آيا - اس نے ديكها كه لڑكوں كي چهوٹي چهوٹي ٹولياں ادهر ادهر پهيلي هوئي كهيل رهي هيں - پس كهيل سے اسے زياده رغبت هوئي اور وه اسي طرف چلا گيا اور انهيں كے ساتهه كهيلنے لگا - اس كهيل سے بهي گهبرايا تو وه دوسرے كهيل ميں شريك هوگيا - هر طرف استانياں موجود هيں - جو بات ديكهي كه لڑكوں كے سمجهه ميں نهيں آتي ' وه انهيں سمجها رهي هيں - بچے هيں كه كهيل ميں لگے هوے هيں - نه اكتاتے هيں اور نه تهكتے هيں - گويا بهشت كي حقيقي زندگي كا ايك نمونه هے ' جسكے اندر يه روحاني اجسام معصومه دايۂ فطرة كي گود ميں كهيل رهے هيں !

يه مدارس عبارت تهے چند كمروں سے جنميں چهوٹي چهوٹي هلكي پهلكي كرسياں پڑي رهتي تهيں - كرسيوں كے علاوه زمين كا فرش بهي تها كه لڑكے چاهے بيٹهيں ' چاهے ليٹيں ' چاهے ٹيك لگائے كهڑے رهيں - كرسيوں كے علاوه چهوٹي چهوٹي ميزيں بهي رهتي تهيں - چند كمروں ميں سامان تعليم هوتا اور چند كمرے خالي پڑے رهتے تاكه اگر زياده كشاده جگه ميں اور لڑكوں سے علحده هوكر كهيلنا چاهيں تو كهيل سكيں -

ميريا مونٹسوري نے ان علمي كهيلوں كي طرح هزارها كهلونے بنائے هيں ' مگر انكي تفصيل اس مختصر مضمون ميں ناممكن هے - اسليے هم اسے قلم انداز كرتے هيں اور نفس طريق تعليم كا بيان شروع كرتے هيں - (باقي آينده)

انجمن اصلاح : ندوه

" ان اريد الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملك ' سيد علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صديق حسن خان مرحوم ركن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سكريٹري " انجمن اصلاح ندوه]

[illegible]

ندوة العلما ميں اگرچه مدت سے متعدد خرابياں پيدا هوگئي تهيں جنكي اصلاح ضروري تهي ' ليكن چونكه عام طور پر انكا كوئي اثر محسوس نهيں هوتا تها اسليے كسي نے انكي طرف توجه نهيں كي - اس بے توجهي كا نتيجه يه هوا كه دفعتاً ان كے مخفي اثر نے ندوة العلما كے نظام كو درهم برهم كر ديا - اب يه كوئي مخفي راز نهيں رها هے - اسليے پبلك نے اسكي طرف توجه كي هے - اخبارات نے اس انقلاب كے متعلق مضامين لكهے هيں - كلكته ' امرتسر ' پونا ' قصور ' دهلي ' بانكي پور ' بمبئي ' بريلي ' ملتان ' اور دوسرے مقامات ميں پبلك جلسوں كے ذريعه ندوه كي موجوده حالت پر بے اطميناني ظاهر كي گئي هے - انسپكٹر تعليمات نے دار العلوم ندوة العلماء كا معائنه كيا ' اور اس معائنه كي نهايت افسوس ناك رپورٹ لكهي ' جسكا اندازه صرف اس فقرے سے هو سكتا هے :

" اگر يهي ردي حالت قائم رهي تو گورنمنٹ اپنا ايڈ زياده عرصے تك نهيں ديسكتي "

اب ندوة العلماء كي اصلاح كا مسئله خاص طور پر قوم كي توجه كا مستحق تها - اسليے خيال پيدا هوا كه كه اسكے ليے ايك خاص كميٹي قائم كرنے كي اشد ضرورت هے ' چنانچه ميں نے اور جناب حكيم حافظ عبد الولي صاحب ممبر ندوه نے گذشته تجارب و معلومات كي بنا پر خاص طور پر اسكي ضرورت محسوس كي ' اور اسكے متعلق بتدريج عملي كام كرنا شروع كيا - پہلے متعدد اركان ندوة العلماء سے اسكي ضرورت و مقاصد كے متعلق ۲۴ جنوري سنه ۱۹۱۴ع كو بذريعه خط كے استصواب كيا جسكي نقل حسب ذيل هے :

" جناب من ـــ السلام عليكم و رحمته الله و بركاته - اسوقت ميں آپ كي توجه ايك نهايت ضروري قومي معامله كي طرف منعطف كرنا چاهتا هوں - آپ كو معلوم هے كه ندوة العلماء پر قوم كا لاكهوں روپيه صرف هوچكا هے ' اور موجوده حالت ميں اسكي هزار روپيه ماهوار مستقل آمدني اور ايك لاكهه كي لاگت كي عمارت موجود هے - ندوه سے بهت كچهه توقعات تهيں ' ليكن پچهلے ايك دو سالوں سے جو ابتريان پيدا هوئيں ' اور اب اسكي جو موجوده حالت هے ' اس نے تمام قوم ميں بے اعتباري پهيلا دي هے - ميں ايك زمانۂ دراز سے ندوة العلماء كا ممبر هوں اور مقامي ممبر هونے كي وجه سے ندوه كے تمام حالات سے مطلع هونے كا مجهكو موقع ملتا رها هے - اس بنا پر ميں چاهتا هوں كه ايك اصلاحي كميٹي قائم كيجائے جسكے حسب ذيل كام هوں :

ہونے لگي حالت یہ تھي کہ لڑکے اسپتال سے لائے جاتے تھے اس مدرسہ میں پڑھتے تھے اور جب امتحان میں شریک ہوتے تھے تو ذہین اور عقلمند لڑکوں کے دوش بدوش ہوتے تھے -

اس کامیابی سے اسکا خیال عقلمند بچوں کي تعلیم کي طرف متوجہ ہوا - وہ ایک مقام پر لکھتي ہے :

" میں اپني کوششوں کي بارآوري اور بیوقوف بچوں کي تعلیمي کامیابي پر غور کر رہي تھي کہ دفعتاً میرے دل میں خیال آیا کہ آخر عقلمند اور ذہین لڑکے بیوقوف اور کند ذہن لڑکوں سے کیوں نہیں بڑھسکتے ؟ حالانکہ انہیں یقیناً آگے ہونا چاہیے کیونکہ فطرت نے انہیں ذہن رسا اور عقل سلیم بخشي ہے "

غور کرنے کے بعد اسے خیال آیا کہ کند ذہن بچوں کو یہاں مدرسے میں اسطرح تعلیم دیجاتي ہے کہ اس سے انکے عقلي قوی کو نشو و نما میں مدد ملتي ہے ' مگر غالباً عام مدارس کا طریق تعلیم اپنے نقص کي وجہ سے دماغي قوي کو مدد دینے کے بدلے انکي بالیدگي کو روکتا ہے ' اور اسلیے وہ اپني طبیعي حد تک بھي نہیں پہنچ سکتے - پس اگر عام طریق تعلیم کی اصلاح کی جاے اور اسمیں بھی وہ اصول روشناس کیے جائیں جن کے مطابق اسوقت کند ذہن بچوں کي تعلیم ہو رہي ہے تو یقیناً نتائج اس سے بہتر ہونگے -

* * *

اسکے دل میں یہ خیال کچھہ ایسا جاگزیں ہوگیا کہ اس نے صحیح العقل اور ذہین لڑکوں کي تعلیم کے با قاعدہ مطالعہ کا عزم کرلیا - چنانچہ اس نے مدرسہ کو خیر باد کہکے روما کي یونیورسٹی میں فلسفہ پڑھنا شروع کیا ' اور علم النفس کے عملی مباحث پر خاص طور سے توجہ کي - اسی اثناء میں وہ ابتدائي مدارس میں تعلیم کا تجربہ بھي حاصل کرتي جاتي تھي -

چند سال تک تعلیم کے تجربہ اور بچوں کي طبیعت کے مطالعہ کے بعد اسے معلوم ہوا کہ بچوں کو اس طرح تعلیم دینا چاہیے کہ خود ان میں حقائق کے سمجھنے اور دریافت کرنے کي استعداد قابلیت پیدا ہو ' نہ یہ کہ وہ استاد کے کورانہ پیرو ہوں ' اور اونٹ کي طرح جدھر ساربان لیجاے ادھر چلے جائیں !

اب وہ شب و روز ایک ایسے طریق تعلیم کي پخت و پز میں رہنے لگي جو بچے کے دماغ کے لیے صرف معین و مددگار ہو نہ کہ ایک زبردستي کھینچنے والي رسي - یعني اس تعلیم کا مقصد صرف یہ ہو کہ دماغ کو اپنے نشو و نما میں مدد ملے رہي یہ بات کہ اس نمو کي رفتار کا رخ کیا ہو ؟ اسمیں وہ اپنے میلان طبیعي کا پیرو ہو ' نظام تعلیم یا معلم کو اس سے کوئی سروکار نہ ہو - جسطرف وہ جائے نظام تعلیم اور معلم دونوں اسي طرف ھي کو لیجائیں -

* * *

حسن اتفاق سے سنہ ۱۹۰۷ ع میں اپنے اس خیال کي تکمیل کا ایک عجیب و غریب موقعہ ہاتھہ آگیا - مکان والوں نے شہر کے محلے میں نہایت عالیشان اور پر تکلف عمارتیں بنوانا شروع کیں - اس امید پر کہ یہاں امراء و روساء رہا کرینگے ' انمیں مقابلہ شروع ہوگیا ' اور عمارتوں کي وسعت و تکلف میں ایک دوسرے سے مسابقت کي کوشش ہونے لگي ' لیکن جب عمارتیں بنکے تیار ہوئیں تو یہ خیال غلط ثابت ہوا اور بالاخر انہیں فوراً تمام عمارتیں مزدوروں اور غریبوں کو کرایہ پر دینا پڑیں -

تھوڑے ھي عرصے میں یہ محلہ جسکے متعلق امید تھي کہ کامیابي کے ساز و سامان زندگي اور حلقہاے عیش و طرب سے جنت کا نمونہ بنیگا ' فقر و فاقہ ' گندگي و ناپاکي ' اور بدبختي و بد اخلاقي سے جہنم کا ٹکڑا بنگیا - یہ حالت دیکھکے روما کے اہل درد نے ایک انجمن اس محلہ والوں کي اصلاح و فلاح کے لیے قائم کي - اس انجمن نے اپنے یہاں ایک صیغہ خاص ان بچوں کي تعلیم کے لیے بھي رکھا جنکي عمر تین اور نو سال کے درمیان تھي - اسکے لیے چند مدرسے قائم کیے - ان مدارس کا انتظام اسي اطالي خاتون کے ہاتھہ میں دیا گیا - اب اسے اپنے مجوزہ طریق تعلیم کے تجربہ کا پورا موقعہ تھا - چنانچہ ان مدارس میں اس نے وہي طریقہ رائج کیا ' اور ہر معلم کے لیے لازمي قرار دیا کہ جس خاندان کے لڑکوں کو پڑھائے اسي کے قریب رہےبھي -

عام مدارس کا قاعدہ یہ ہے کہ درس کے چند مقررہ گھنٹے ہوتے ہیں - ان گھنٹوں میں چند مخصوص عنوانوں کے متعلق استاد درس دیتا ہے - جو بچے محنتي اور شوقین ہوتے ہیں انکي تحسین و تعریف ہوتي ہے ' اور جو بدشوق اور سست یا کند ذہن ہوتے ہیں انکي سرزنش بید ' رول ' یا گوش مالي سے ہوتي ہے -

یعنی بچہ جو کچھہ پڑھتا ہے وہ اسلیے پڑھتا ہے کہ استاد بھي پڑھا رہا ہے - استاد جو کچھہ پڑھاتا ہے وہ اسلیے پڑھاتا ہے کہ حسب قاعدہ آج کا یہي سبق ہے - سبق کے یاد کرنے کے لیے جو شے محرک ہے وہ زیادہ تر سرزنش کا خوف اور کمتر تحسین و تعریف کا شوق ہوتا ہے - غرضکہ عام طریقہ میں جو روح کار فرما ہوتي ہے وہ جبر و اکراہ اور مجبورانہ پابندي نظام و آئین ہے -

لیکن دماغ کا اقتضاء اسکے بالکل بر عکس ہے - اس کي حالت بالکل معدہ کي سي ہے - جسطرح معدہ صرف اسي غذا کو قبول کرتا ہے جو انسان کو مرغوب ہوتي ہے ' اور اسیوقت غذا کو پوري طرح ہضم کرسکتا ہے جبکہ بھوک کے وقت اور بقدر خواہش دیجاتي ہے اسي طرح دماغ بھي صرف انہي معلومات کو لیتا ہے جو میلان طبع کے موافق ہوتي ہیں ' اور ذہن کي بھوک اور مدرکہ کي پیاس کے وقت سامنے آتي ہیں -

عام طریقہ تعلیم میں ایک طرف تو بہت سے پوشیدہ قوی اسلیے ظاہر نہیں ہوتے کہ انکو اظہار کا موقع ھي نہیں ملتا - دوسري طرف بعض قوی جو ظاہر بھي ہوتے ہیں ' انپر اتنا بار پڑ جاتا ہے کہ اپنے طبیعي حد نمو و ترقي تک نہیں پہنچ سکتے ' اور سادہ و عام زبان میں ٹھٹھر کے رہجاتے ہیں !

ایسي حالت میں خلاف طبیعت و استعداد فطري بچہ جو کچھہ سیکھہ لیتا ہے ' اُسے ریگ رواں پر ایک سبکرو مسافر کا نقش پا سمجھیے ' جسے مرور ایام ' ہوا کے جھونکے ' اور دوسرے راہرو کے نقش قدم بآساني مٹا دیسکتے ہیں -

اور یہ نتیجہ نا گزیر ہے کیونکہ عام طریقہ تعلیم اس قدرتي طریقہ تعلیم کے بالکل خلاف ہے جسکے مطابق انسان ماں کي آغوش سے لیکے قبر کي خوابگاہ تک تعلیم حاصل کرتا رہتا ہے -

انسان پیدائش سے لیکے موت تک برابر درس لیتا رہتا ہے مگر یہ درس آموزي و تعلیم تحدید وقت ' تعین موضوع ' اعانت کتاب ' اور خوف تعذیب یا امید تحسین سے آزاد ہوتي ہے - اس سلسلۂ درس کا ما حصل یہ ہے کہ جو چیزیں انسان کے حواس خمسہ کے سامنے آتي ہیں ' وہ اپنا اپنا عمل کرکے اسکے نتائج سے دماغ کو اطلاع دیدیتي ہیں - دماغ اگر ان نتائج کو سمجھہ جاتا ہے تو فوراً ان اطلاعات کو اپنے خزانے یعني حافظہ میں بھیجدیتا ہے ' اور اگر شکوک پیدا ہوے تو پھر کاوش و تلاش شروع ہوجاتي ہے -

(۱) اصلاح نصاب تعلیم (۲) دارالافتا کا قائم ہونا (۳) رفع نزاع باہمی -

یہ تینوں جملے جسقدر مختصر ہیں ' اسیقدر اپنے مفہوم اور عمل کے اعتبار سے نہایت وسیع اور عظیم و اہم ہیں - یہ وہ مقاصد تھے جنکا ندوہ نے اظہار کیا ' اسوقت ملک میں مختلف خیالات پھیلے ہوے تھے - بعض لوگ مغربی زبان و علوم کی تحصیل میں سرگرم و مشغول تھے ; بعض تحصیل منصب و عہدہ کے دلدادہ ہو رہے تھے ' بعض لوگ سیاسی معلومات کو معیار ترقی سمجھتے تھے ' بعض مذہبی تعلیم کے طریقۂ قدیم ہی پر مایۂ ناز سمجھ رہے تھے - یہ سب چیزیں ایک حد تک بجائے خود مخصوص لوازم ترقی سے ہیں ' مگر وہ اصل چیز جسمیں حقیقی ترقی کا راز مضمر ہے اور یہ سب لوازم اسکے فروعات میں ہیں ' خود انکے پاس موجود تھی ' مگر خود انکو اسکی مطلق خبر نہ تھی - یعنی مذہب اسلام کی حقیقی اور صحیح تعلیم و ارشاد جو صرف اصلاح نصاب تعلیم ہی سے حاصل ہوسکتا ہے -

سالہا دل طلب جام جم از ما می کرد
انچہ خود داشت زبیگانہ تمنا می کرد

یہ اسکی عملی تدبیر وہی تھی جو ندوہ نے سوچی ' یعنی غیر ضروری رسمی علوم کے بجائے ضروری اور حقیقی علوم رائج کیے جائیں ' اور ایک عظیم الشان دارالعلوم اس غرض سے قائم کیا جائے تاکہ علوم دینیہ میں تازہ جان پیدا ہو ' اور اس دارالعلوم سے ایسے طلباء نکلیں جو ایک نہ ایک فن میں مجتہدانہ کمال رکھتے ہوں - نیز وسیع الخیال ہوں ' جدید علوم سے بھی آشنا ہوں ' اپنے ملک اور بیرونی ملکوں میں اسلام کی خدمت انجام دیسکیں -

دوسرا مقصد رفع نزاع باہمی تھا - اسکا طریقہ ندوہ نے یہ قرار دیا کہ بذریعۂ جلسہاے علم علماء میں ربط و اتحاد کا سلسلہ قائم کیا جاے ' اور طلباء میں تہذیب نفس اور شائستگی اخلاق پیدا کیجاے تاکہ اظہار عقائد و مسائل کے وقت اور مناظروں میں طعن و طعن ' سب و شتم ' اور تکفیر سے زبان و قلم کو پاک رکھیں -

سنہ ۱۸۹۸ع ۱۳۱٦ھ ' میں دارالعلوم کی ابتدائی شاخ کا لکھنؤ میں افتتاح ہوا - سنہ ۱۹۰۰ع مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ ' میں تجویز ہوئی کہ انگریزی زبان بطور زبان ثانی داخل درس کیجاے - بعض معزز ارکان ندوہ نے اسکی سخت مخالفت کی ' دارالعلوم کے توڑ دینے کی دھمکی دی ' با ایں ہمہ روشن ضمیرانہ استقلال بلطبع مخالفت پر غالب آیا ' اور سنہ ۱۹۰۱ع مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ ' میں انگریزی زبان کی تعلیم بھی جاری ہوگئی ' اور کچھ دنوں کے بعد لازمی کردیگئی -

(ابتلاء عظیم)

یہاں یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ بعض اسباب سے جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ' صوبہ کی گورنمنٹ کو ندوہ کی طرف سے سیاسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں ' جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ایک کرکے مدعیان حمایت ندوہ جدا ہونے لگے ; خطباء اور واعظین نے اپنا عصا سنبھالا ' اور صدارت مجالس کے دعوے داروں نے بھی کنارہ کیا - جناب مولانا محمد علی صاحب بعد فراغ حج بیت اللہ آکر نظامت سے مستعفی ہوگئے ' اور جناب مسیح الزمان خانصاحب مرحوم ناظم قرار پاے - اسوقت سے ندوہ کی حالت بدلنے لگی ہونا شروع ہوئی - آمدنی پہلے سے بھی کچھ نہ تھی - اب عام چندوں کا سلسلہ بھی ٹوٹنا شروع ہوگیا - محض اتفاقی چندوں پر انحصار کر موقوف رہا -

(عروج بعد از زوال)

یہانتک کہ ندوہ کی خوش قسمتی سے وہ زمانہ آیا جبکہ مولوی مسیح الزمان خانصاحب نے لکھنؤ میں قیام بہ ترک کرنے کی وجہ سے عہدۂ نظامت سے استعفا دیدیا اور حسب اقتضاے وقت بجاے مستقل ناظم مقرر ہونے کے تقسیم عمل کی بنا پر تین معتمدیاں قائم کیگئیں :

(۱) معتمد دارالعلوم جناب علامہ شبلی نعمانی (۲) معتمد مراسلات جناب مولوی عبد الحی صاحب (۳) معتمد مال جناب منشی احتشام علی صاحب -

اس زمانے کو ندوہ کے سنبھالا لینے کا زمانہ سمجھنا چاہیے - اس زمانے میں اور اسکے مابعد کے زمانے میں بھوپال اور بہاولپور سے بیش قرار عطیات و وظائف مقرر ہوے - پچاس ہزار روپیہ کی رقم جناب بیگم صاحبہ بہاولپور نے بغرض تعمیر دار العلوم مرحمت فرمائی - صوبے کی گورنمنٹ نے بھی از راہ مہربانی ندوہ کی جانب اپنی توجہ مبذول کی ' اور ایک قطعۂ اراضی جو لکھنؤ میں گومتی پل کے دکھنی جانب واقع ہے ' دار العلوم کے لیے عطا کرنے کا حکم دیا ' اور ہز آنر سرجان ہیوٹ صاحب بہادر نے اپنے دست خاص سے دارالعلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا - سنہ ۱۹۰۸ع میں بمزید عنایت گورنمنٹ نے اس فیاضانہ اصول پر کہ ندوہ کی طرز تعلیم اور نصاب تعلیم میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی گورنمنٹ کی جانب سے خواہش نہ کیجاویگی ' پانسو روپیہ ماہوار کا عطیہ دینا منظور فرمایا - سنہ ۱۹۰۹ع میں درجۂ تکمیل کھولا گیا اور علم کلام اور علم ادب کا نصاب مقرر ہوا ' اور بہت سے ہمدرد اور مقتدر حضرات نے مثل جناب علامہ شبلی اور جناب نواب عماد الملک بہادر نے اپنے قابل قدر کتب خانے مرحمت فرماے (خود جناب مقرر نے بھی اپنا گرانقدر کتب خانہ مرحمت فرمایا - الہلال)

غرض بیکس مریض ندوہ نے بظاہر تندرست ہوکر اپنے آثار حیات نمایاں کرنے شروع کیے اور پھر وہی اگلی سی چہل پہل نظر آنے لگی ' بلکہ اوس سے بھی کہیں زیادہ عشاق علم و قوم کے ساتھ بوالہوسان شہرت و نمود کی جماعت نے بھی ملکر دو بالا گرمی بازار پیدا کردی ' مگر افسوس اور کمال افسوس کے ساتھ مجبور کہنا پڑتا ہے کہ:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا ' جو سنا افسانہ تھا !

ندوہ کی اس ترقی کے جسم میں بھی ہلاکت کے جراثیم پوشیدہ تھے - اس زمانے کو اسکی خرابی اور نکبت کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیے - قطع نظر ان خرابیوں کے جو طرز العمل ندوہ اور اسکی انتظامی کارروائیوں سے علاوہ رہتے ہیں بد ترین خرابی یہ تھی کہ خود کارکنوں اور ندوہ کے ذمہ داراسروں میں مقاصد ندوہ کے متعلق کوئی متفق عقیدہ موجود نہ تھا ' اور نہ کوئی متحدہ اصول انکی کارروائیوں کی تہہ میں پایا جاتا تھا ' بلکہ اُن نابینا لوگوں کی طرح جو ہاتھی کو اپنے ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر ہر ایک اپنی ایک نئی تشخیص کا طالب داد ہوتا تھا ' ان لوگوں میں بھی خود مقاصد ندوہ کے بارے میں سرتاسر اختلاف خیالات موجود تھا - اس امر کا اندازہ کارکنان ندوہ اور ارکان سے ملکر اور گفتگو کرنے کے بعد اب بھی غالباً بخوبی ہوسکتا ہے - کسقدر مضحکہ انگیز اور تعجب خیز بات ہے کہ وہ جماعت جو اصلاح نصاب تعلیم اور نشر علوم ربانی کی علم بردار بنکر اٹھی تھی ' وہ خود اپنی تصحیح خیالات نہ کرسکی ' اور وہ جماعت جسنے رفع نزاع باہمی اپنا اہم مقصد قرار دیا تھا ' خود ہی آپس میں نزاع و فساد کی تخم ریزی کی بانی ہوئی !

(البقیۃ تتلی)

(۱) معاملات ندوہ کي تحقيقات کرے -

(۲) ارکان اور غير ارکان دونوں قسم کے لوگ کميٹي ميں انتخاب کيے جائيں ' اور ايک مشترکہ کميٹي تحقيقات کامل کے بعد ايک رپورٹ مرتب کرے کہ بدنظمي اور ابتري کے کيا وجوہ ھيں ' اور اون کي کيونکر اصلاح ھوسکتي ہے ؟

(۳) يہ کميٹي فريقين کي جنبہ داري سے بالکل آزاد رھکر کام کرے -

(۴) يہ رپورٹ تمام اخبارات ميں شائع کيجائے ' اور قوم کو متوجہ کيا جائے کہ وہ اپني قومي عظيم الشان درسگاہ کو خطرہ ميں نہ آنے ديں -

والسـلام

راقـم ــ محمد علي حسن خاں - حکيم محمد عبد الولی "

(ضرورت اصلاح کا اعتراف)

اس خط کے جواب ميں ارکان ندوہ کي جو رائيں موصول ھوئيں اُن ميں سے بعض يہ ھيں :

(جناب مولوي محمد الدين صاحب جج چيف کورٹ بہاول پور)

مجھے اس امر ميں آپ کے ساتھہ پورا اتفاق ہے کہ ندوۃ العلماء کي حالت قابل اصلاح ہے ' اور تجويز اصلاح صرف اسي صورت ميں ھو سکتي ہے کہ ايک کميٹي بلا رو رعايت تحقيقات کرے اور اسکے نتائج بغرض آگاھي عام شائع کيے جائيں -

(جناب نواب اسحاق خاں صاحب انريري سکريٹري عليگڈہ کالج)

مجھے آپ کي اس رائے سے اتفاق ہے - البتہ ميں اپنے ذاتي تجربہ کي بنا پر يہ ظاھر کرنا چاھتا ھوں کہ اس اصلاح کي قيمت سے جو کميٹي مرتب ھو ' اوسکے مقصد کي واقعي کاميابي کا مدار اسپر ھوگا کہ منتظمين ندوۃ العلماء کي ھمدردي يا کم سے کم اونکا مشورہ بھي شامل حال ھو - ميرا دوسرا مشورہ يہ ہے کہ درمياني اصلاحي کارروائيوں کو قبل از وقت اخبارات ميں شائع نہ کيا جائے ' ورنہ بحث کا طولاني سلسلہ شروع ھو جائيگا -

(جناب مولوي حميد الدين صاحب پروفيسر ميور کالج الہ اباد)

جس کميٹي کے متعلق جناب نے لکھا ہے اميد ہے کہ نہايت مفيد ھوگي اور بہر حال اوسکي ضرورت ظاھر ہے - مگر ميں اسکا رکن بننا اپنے خاص حالات کے لحاظ سے مناسب نہيں سمجھتا -

(جناب حاذق الملک حکيم اجمل خاں صاحب دھلي)

آپنے ندوہ کے متعلق ايک کميٹي قائم کرنيکي رائے ظاھر فرمائي ہے - ميں اس تجويز کے ساتھہ بالکل متفق ھوں -

(جناب شمس العلماء مولوي سيد احمد صاحب
امام جامع مسجد دھلي)

سوائے اس تجويز کے کہ ايک کميٹي بغرض اصلاح مقرر ھو اور وہ نہايت آزادي اور ايمانداري سے تمام معاملات ندوہ کي تحقيقات کرے اور اوسکي اطلاع برابر پبلک کو دے اور پوري قوت سے تمام خرابياں عملي طور سے دور کرنيکي کوشش کرے ' اور کوئي صورت اب ندوہ کے بقا کي خيال ميں نہيں آتي -

ميں ايسي کميٹي کے مقرر ھونے سے دل سے متفق ھوں اور ھر طرح آپ کي اس تجويز کا شريک ھوں -

(جناب بابو نظام الدين صاحب تاجر چرم امرتسر)

تجويز جناب کي نہايت معقول ہے ' اسے ضرور عملي جامہ پہنايا جائے ' ندوہ ميں پيش کر کے کميٹي قائم کرا ديجيے - ندوہ کو سخت نقصان پہونچ رھا ہے -

(جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر مدراس)

ميں آپ بزرگواروں کے ساتھہ پورے طور سے اتفاق کرتا ھوں کہ ندوہ کي موجودہ مشکلات ميں اوسکي اصلاح کرنا نہ صرف اپنا منصبي فرض ہے بلکہ بہت بڑا قومي فريضہ ہے - آپنے جو واقعات اوسکي اصلاح کے متعلق قلم بند کيے ھيں اور جس پيرايہ ميں " اصلاحي کميٹي " قائم کرنے کا خيال ظاھر فرمايا ہے ' اوس سے مجھے سر مو اختلاف نہيں -

(جناب مولوي حافظ فضل حق صاحب پرنسپل
مدرسہ عاليہ رامپور)

بيشک آپ کي اس باوہ ميں جو رائے ہے وہ نہايت مناسب ہے ' پورے طور پر مجھے ان امور سے اتفاق ہے -

(جناب مولوي سيد محمد صاحب اوجين)

جو اسکيم اصلاح و ترقي کے متعلق آپ نے قائم کي ہے خاکسار اس سے متفق ہے -

(جناب خان بہادر سيد جعفر حسين صاحب انجنير
رياست بھوپال)

بذريعہ تار ميںنے اپنے اتفاق رائے سے اطلاع دي ہے ' اور اميد ہے کہ خداوند کريم اس جلسہ کو کامياب کريگا -

(انجمن اصلاح ندوۃ)

جب يہ ابتدائي مراتب طے ھوچکے اور حالات زيادہ ابتر ھوگئے ' تو زيادہ التوا مناسب نظر نہ آيا ' اور ۱۵ - مارچ کو غور و مشورہ کيليے ايک جلسہ منعقد کيا گيا - اس جلسے کي روئداد اخبارات ميں چھپ چکي ہے - يہاں وہ تحرير درج کرتا ھوں جو ميں نے اس جلسے ميں حضرات شرکاء مجلس کے سامنے پيش کي تھي :

(تقرير جلسۂ ۱۵ مارچ)

نالہ را ھرچند مي خواھم کہ پنہاں برکشم
سينہ مي گويد کہ من تنگ آمدم فرياد کن !!

جناب صدر انجمن !

قبل اسکے کہ جو مدعا آج کے جلسہ کا ہے وہ بيان کيا جائے ' ميں يہ عرض کيے بغير نہيں رہ سکتا کہ شکستہ دلوں کي ايک ناچيز کمزور صدا کو جس دلي توجہہ کے ساتھہ آپ بزرگوں نے اپنے گوشۂ دل ميں جگہ دي ' اسکا شکريہ کسيطرح زبان و قلم سے ادا نہيں ھوسکتا - يہ محض ايک رسمي شکريہ نہيں ہے بلکہ صحيح واقعہ کا اظہار ہے - فجزا کم اللہ خير الجزاء -

(گذشتہ پر ايک نظر)

حضرات ! آپ کو ياد ھوگا کہ ندوہ کو قائم ھوے ابھي صرف بيس اکيس سال ھوے ھيں - وہ مبارک زمانہ ابھي تک ھماري آنکھوںميں پھر رھا ہے جبکہ چند روشن ضمير علماء نے سنہ ۱۸۹۴ع ميں باضابطہ مجلس ندوہ کے قائم ھونے کا اعلان کيا ' اور جنـاب مولانا محمد علي صاحب اسکي مسند نظامت پر متمکن ھوے - ندوہ کے وہ رفيع الشان مقاصد جو بمنزلہ بنيادي اصول کے ھيں ' ابھي تک ھم سب کے دلوں پر نقش ھيں ' اُن مقاصد کو تين مختصر جملوں ميں ادا کيا جا سکتا ہے :

غزوۂ طرابلس

عزوۂ طرابلس اور اُسکا مستقبل

شمالي افريقـــه كا " سر متخفي "

شيخ سنوسي اور طريقۂ سنوسيه

(۳)

شریف عبد المطلب کي گرفتاري

حج ختم ہوا - مکه معظمـه شریف عبد المطلب کے هاتھه میں تھا اور دولۃ علیـه اس خوف سےکه کہیں تمام بدو بھڑک نه اٹھیں ' کوئي کارروائي نہیں کرسکتي تھی - آخـر جنـگ وحرب کی جگه مکر و خدع سے کام نکالنا چاها ' اور اسکے سوا چارۂ کار بھي نه تھـا - عثمـان پاشا ایک جنگي جهاز بغیر فوج اور سامان جنگ کے لیکر جده آیا ' اور مشہور کیا که محض رسد لینے اور زیارت کرنے کي غرض سے لنگر انداز هوا هے - اُس وقت جنگي جهـاز اهل عرب کیلیے ایک عجیب و غریب تماشا تھا - عثمان پاشـا نے جـدہ سے شریف کے پاس ایک خط بھیجا ' جسمیں بطور ایـک عالیشان بادشاه کے اسکو مخاطب کیا تھا ' اور بڑي لجاجت اور عاجزي سے مکه آنے اور حرم کي زیارت کي اجازت طلب کي تھي - شریف نے اجازت دي ' اور وہ مکے پہنچا - وہاں روز شریف کي صحبت میں شریـک هوتا اور بحري عجائبوں کے تعجب انگیز واقعات بیان کرتا - ایـک دن کہا که جس جهاز میں آیا هوں ' وہ اتنا بڑا هے که ایک پورا شہر معلوم هوتا هے ' اور اسمیں عجیب عجیب طرح کے سامان راحت وآسائش مہیـا کیے گئـے هیں - شریف کو تعجب هـوا اور وہ تعجب بڑھاتا رہا - یہاں تک که ایـک دن شریف نے جہاز دیکھنے کي خواهش کي اور اپنے ساتھه صرف بارہ خاص غـلام لیکر جده آیا - عثمان پاشا نے دعـوت ضیـافت کا بڑے تـکلف سے اهتـمام کیا تھـا ' جوں هي وہ جهـاز کے انـدروني حصے میں پہنچکر کھانے پینے میں مشغول هوا ' کپتان نے لنگر کھولکر قسطنطنیه کا رخ کردیا !

جهاز بہت بڑا تھا - عرصے تک شریف کو حرکت محسوس [illegible] هوئي - اسکے بعـد [illegible] قصد کیا تو عثمـان پاشا [illegible] رات بھر قیام کی درخواست کي - صبح کو سادہ دل شریف اٹھا تو سمندر کی موجوں میں جهـاز تیزي سے جا رہا تھا !

قسطنطنیه پہنچکر شریف عبد المطلب نظر بند کردیا گیا ' اور ایک محل اسے رہنے کیلیے دیدیا -

(عـــود الی المقـــصود)

شیـخ محمـد بن علي السنوسي عین اسی زمانے میں مشغـول دعوۃ تھے ' اور انکي خانقاہ مرجع خلائق تھی - دولۃ عثمانیه کو اسکي وجه سے یقین هوگیا که شیخ کا هاتھه بھی اس غدر میں هے اور اس نے شریف عبد المطلب کی پوشیدہ اعانت کی هے -

جب [illegible] قسطنطنیه میں [illegible] هوگئے [illegible] حکومت [illegible] دفور کے بعد [illegible] هوئي ' کو قسطنطنیه سے [illegible] کئي که شیخ کي [illegible] کو کسي طرح کم کیا جائے ' اور کسی نه کسی بہانے خود شیخ کو بھی گرفتار کرلیا جائے -

لیکن قبل اسکے که ایسا هو ' خود شیخ کو اسکا علم هوگیا ' اور وہ دوبارہ مکه معظمه سے دیار مصر کي طرف روانه هوگیا -

جغبوب کي جامع مسجد جو شیخ سنوسي اول نے تعمیر کي

مشرق اقصیٰ اور دعوۃ اسلام

مسلمانان چین کی تعلیمی ترقیات

جاپان میں تبلیغ اسلامی کی تحریک

آجکی اشاعت میں تین تصویریں علی الترتیب شائع کی جاتی ہیں - پہلا گروپ دار الحکومت چین یعنی پیکن کے ایک اسلامی مدرسے کا ہے' جسمیں مسلمان لڑکے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں - پہلی صف اساتذہ کی ہے جو چینی ہیں اور سب کے سب مسلمان ہیں - اسکے بعد کی دو تصویریں جاپان کے مذاق ہیں جو انگریزی رسالے "اسلامک یونٹی" یعنی "الوحدۃ الاسلامیہ" سے نقل کیے جاتے ہیں - اس رسالے کے اڈیٹر مسٹر حسن ہوٹانو ایک جاپانی نو مسلم ہیں - سالانہ قیمت صرف دو روپیہ ہے اور اس پتہ سے خط و کتابت کی جاسکتی ہے:

Husan U. Hatano No. 41, Daimachi Akasaka, Tokyo

J A P A N

ان دو تصویروں میں پہلا مرقع جاپان کی مجلس اسلامی کے ایک ڈنر کا ہے' جسمیں بڑے بڑے مشاہیر ملک شریک ہوے تھے' جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

مسٹر ٹویاما (ایک مشہور جاپانی عالم اور لیڈر) ڈاکٹر ٹورایو- (ہاؤس اف پیرس کے لیڈر) کاونٹ ٹداشویو (ایک ملکی افسر) بیرن - ان تنقا' آنریبل سوکیورہ' ڈاکٹر کوکو' جنرل جے - ڈیکی مسٹر اوئیک (ممبر پارلیمنٹ) مسٹر ایٹو (ممبر پارلیمنٹ) انکے علاوہ بہت سے ترک' مصری' اور ہندو معززین شریک تھے -

سب سے زیادہ نمایاں حیثیت اس مجمع میں ڈاکٹر سدھ راحنند کی تھی' جو امریکہ سے صلح ویگانگت کا پیغام لیکر تمام عالم کا سفر کر رہے ہیں' اور جو اس مجلس اسلامی سے یہ معلوم کرکے نہایت متاثر ہوے کہ یہ پیغام وحدت و صلح اب سے تیرہ سو برس پہلے
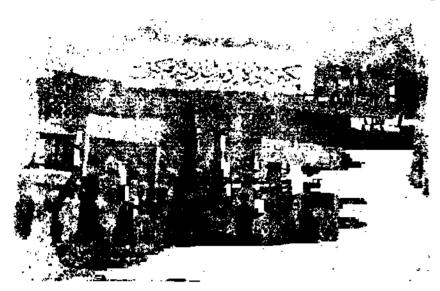
ریگستان حجاز میں اولین مرتبہ سنایا جا چکا ہے: ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ و انا ربکم فاعبدون!

ڈاکٹر موصوف ٹوکیو سے پنیانگ ہوکر ہندوستان آئینگے اور وہاں سے مصر جائینگے -

دوسرا مرقع ایک نہایت مقدس اور معظم مجمع کا عکس گرامی ہے جو مجمع الجزائر جاپان میں فرزندان توحید کی پہلی جماعت کو ہم سے روشناس کرتا ہے - کثر اللہ امثالہم: ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین؟ (۴۱ : ۳۳)

یہ جاپانی مومنین اولین کا مجمع اس تقریب سے منعقد ہوا تھا کہ ایک نئے طالب حق داخل دائرہ راستبازی کے قبول اسلام کے موقعہ پر موجود رہے - داخل موصوف کا اسلامی نام "عبد الصمد" رکھا گیا - وہ بائیں جانب کی آخری کرسی پر رونق افروز ہیں -

یہ تمام نتائج حسنہ در اصل ڈاکٹر برکات اللہ کی کوششوں کے ابتدائی ثمرات ہیں جنکو خدا تعالی نے جاپان میں اولین تخم توحید کے ڈالنے کیلیے چن لیا تھا

جاپان' انگلستان' امریکہ' جزائر مجمع الجزائر' اور سب سے بڑھ کر خود ہندوستان دعوۃ و تبلیغ اسلام کا طالب تشنہ ہو رہا ہے' اور رحمت الہی نے خود بخود ان ممالک کے دروازے کھول دیے ہیں پھر کیا اب بھی ایک عظیم الشان مرکزی مشن کے قائم کرنے کا وقت نہیں آیا؟ اور کیا مسلمانوں کو باہمی مناظرہ و تفسیق کے مہلت نہ ملیگی؟

گوش اگر گوش تو و' نالہ اگر نالۂ من'
آنچہ البتہ بجائے نہ رسد فریاد است!

فہل من مدکر؟
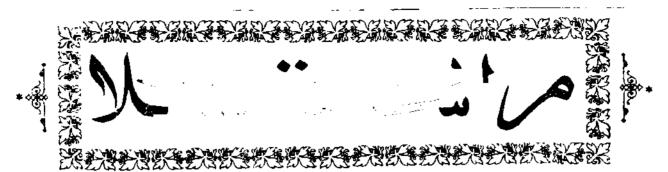
جربوب تک پہنچا دیتے - نہ تو اُسے کسی دنیاوي حکومت سے اب خوف تھا اور نہ جاسوسوں کي مراقب نظروں سے -

(وفات اور تصنیفات)

اُس نے اپنی زندگي هی میں اپني دعوت کو کمال عروج و رفعت ذکر کے عالم میں دیکھہ لیا' اور سنہ ۱۲۸۶ هجري میں جب پیام اجل پہنچا تو وہ نہایت طمانیۃ اور دل جمعي کے ساتھہ اسکے استقبال کیلیے طیار تھا -

شیخ سنوسي اول کے علم و فضل اور دعوۃ و طریق ارشاد کا اندازہ اُسکي تصنیفات سے هوسکتا هے جن میں سے بعض حسب ذیل هیں:

(۱) ایقاظ الوسنان في العمل بالسنۃ و القران - مصر میں چھپ گئي هے' مگر اب مطبوعہ نسخہ نہیں ملتا - میرے کتب خانے میں موجود هے - والد مرحوم نے قسطنطنیہ میں ایک سنوسی داعي سے لی تھی - اس کتاب سے شیخ کي دعوۃ کا پورا پورا اندازہ هوتا هے' اور یہي کتاب هے جس نے سب سے پہلے میرے دل میں انکي نسبت حسن ظن پیدا کیا - موضوع یہ هے کہ صدر اول کے بعد سے مسلمانوں میں عملي تنزل شروع هوا' تا آنکہ بدعات و زوائد اور خرافات و سئیات نے اعمال صحیحۂ شرعیہ کي جگہ لیلي - اب پوري سعي اسمیں صرف هوني چاهیے کہ قران و سنت کي تعلیم کا احیاء کیا جاے - اس کتاب پر آگے چلکر بحث کرونگا -

(۲) الشموس الشارقۃ فی سماء مشائخ المغاربۃ و المشارقہ - بمبئي میں ایک سنوسي کے پاس اسکا قلمي نسخہ دیکھا تھا' مگر اُسکا بیان هے کہ تیونس میں چھپ گئي هے- یہ تصوف اور سلاسل سلوک کي ایک نہایت هي جامع کتاب هے - تمام طریقوں کا مختلف ابواب و فصول میں تذکرہ کیا هے' اور علی الخصوص اُن طریقوں کا جو بلاد مغرب و افریقہ میں رائج هوے -

(۳) العقیدہ - عقائد محدثین و سلف صالح میں ایک چھوٹي سي کتاب هے - عبارت نہایت صاف هے - کہیں کہیں متکلمین کا رد بھي کرتے گئے هیں - مصر میں چھپ گئي هے اور ملتي هے -

(۴) المعین فی الطریق الاربعین - میں نے نہیں دیکھی - نام سے جو کچھہ معلوم هو سمجھہ لیجیے -

(۵) المنهل الرائق في الاسانید و الطرائق - اس کتاب میں وہ تمام اسانید جمع کیے هیں' جنسے شیخ نے سلوک و تصوف اور مختلف علوم دینیہ حاصل کیے - اساتذہ کے حالات بھي دیے هیں - انداز تصنیف وهي هے جو حضرۃ شاہ ولي اللہ قدس اللہ سرہ کے اُستاذ شیخ ابراهیم کردي المدني نے اپنی اسانید میں اختیار کیا هے - تیونس میں چھپ گئي هے' اور میرے پاس موجود هے -

اسکے علاوہ اور بہت سي تصنیفات هیں جو تیونس اور الجزائر کے پریسوں میں چھپوائي گئیں' مگر انکا حال معلوم نہیں - فرانس میں بھي ایک مختصر رسالہ چھپا هے جسمیں نئے مریدوں کیلیے ضروري تعلیمات هیں - مدت هوئي اُسکا خلاصہ ایک شخص نے اخبار المرید مصر میں چھپوایا تھا' اور میں نے اُسکا خلاصہ اخبار وکیل کے کسي نمبر میں دیا تھا -

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوہ

میرٹھہ

مسلمانان میرٹھہ و بیرونجات کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولوي محمد علي صاحب اڈیٹر کامریڈ و همدرد هجرم نوچندي میں منعقد هوکر ندوۃ العلما لکھنؤ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" مسلمانان میرٹھہ ندوۃ العلما لکھنؤ کي موجودہ شورش اور بدنظمي پر دلي تاسف کا اظہار کرتے هیں' اور اُنکي خواهش هے کہ ندوہ کے معاملات کي جانچ و پرتال و نیز درستي کیلیے - مسلمانوں کا قائمقام مگر آزاد کمیشن مقرر کیا جاے' جسمیں حسب ذیل اصحاب شامل هوں :

سرراجہ صاحب محمود آباد' نواب وقارالملک بہادر امروهہ' مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ' حکیم محمد اجمل خانصاحب دهلی' مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانسکي پور' حاجي رحیم بخش صاحب بہاولپور' خواجہ حسن نظامي صاحب دهلی' آنریبل سر ابراهیم رحمت اللہ بیرونٹ بمبئي' مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کلکتہ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگی محل لکھنؤ'

ندوہ کا جلسۂ انتظامیہ

اور

طلبـــاء کے قسمـــت کا آخـــري فیصلہ

۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۳ ع گو کسي خاص تقریب سے هندوستان میں ممتاز نہو' لیکن وہ اس حیثیت سے ایک قابل یادگار تاریخ هے کہ اوس دن هماري قسمت کا اخري فیصلہ هونیوالا تھا - اخرکار بہزار انتظار و هزار کشمکش امید و یاس یہہ یوم الفصل آگیا' اور اوس نے هماري تقدیر کا یکطرفہ فیصلہ سنا دیا -

اس یادگار تاریخ کے شام کو جلسہ انتظامیہ هونیوالا تھا' لیکن ۲۵ مارچ کے شام هي سے ارکان کے تشریف آوري کا سلسلہ شروع هوا' اور ۲۶ مارچ کي صبح تک هماري نگاهیں مولوي عبد الرحیم دریابادي' مولوي نظام الدین جھنجھري' مولوي ناظر حسین جھتاروي' مولوي احمد علي محدث میرٹھي' مولوي ظهور الاسلام فتحپوري' مولانا سیف الرحمن پشاوري' قاري عبد السلام پاني پتی' مولانا فضل حق صاحب رامپوري کے عقیدتمندانہ زیارت سے نور افروز هوچکیں - یہہ وہ بزرگ تھے' جنکي ذات سے همکو منصفانہ فیصلہ کے ساتھہ رفق و ملاطفت اور ذاتي دلجوئي کي بھي توقع تھي - انکے علاوہ نواب اسحاق خان' کرنل عبد المجید خان' مولوي حبیب الرحمن خان شیروانی' شریک جلسہ هوئے - خاندان کاکوري کے تمام ممبر منشي احتشام علی صاحب کے کوٹھي میں پہلے هي سے موجود تھے - قانون داں ممبروں کا سلسلہ جنمیں مولوي نسیم صاحب' مولوي

(مصر میں دوسرا قیام)

اس زمانے میں مصر کی عنان حکومت عباس پاشا الاول کے ہاتھ میں تھی - وہ سید محمد بن علی کے فضائل کا غلغلہ سن چکا تھا - مصر پہنچتے ہی خدیو مصر کی جانب سے نہایت شاندار استقبال عمل میں آیا ' اور " قریۂ شیخ قللی " کے قریب اس کے ایک زاویہ بنا دیا کہ یہاں مقیم رہیے' اور اپنے اعمال و اشغال کو شروع کیجیے -

مگر شیخ نے حکومت کا احسان لینا گوارا نہیں کیا ' اور قاہرہ کے قریب ایک گاؤں میں جس کا نام " کرداسہ " ہے خود اپنے لیے خانقاہ بنالی - ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ اسکی شہرت سے تمام وادی نیل گونج اٹھا ' اور ہزاروں آدمی اطراف اور قاہرہ و اسکندریہ سے آکر اسکے درس اور حلقۂ مجاہدات میں شریک ہونے لگے - اسکی صحبت عجیب و غریب تھی' اور اسکی تقریر کی فعالیت کا بڑے بڑے زبان آور مقابلہ نہیں کرسکتے تھے - جو شخص ایک مرتبہ بھی اسکی آواز سن لیتا تھا ' پھر اسکے اختیار سے باہر تھا کہ دوبارہ اسکی طرف نہ پہنچے !

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا قیام اسے اپنے مقاصد کے حصول کیلیے بے سود نظر آیا ' اور وہ بہت جلد برداشتۂ خاطر ہوکر دوبارہ طرابلس کی طرف روانہ ہوگیا -

(العزبات کی آبادی)

اس مرتبہ اس نے اپنی قدیمی خانقاہ کو تو بدستور رہنے دیا لیکن اسکے علاوہ جبل اخضر کے قریب ایک دوسری وسیع اور محفوظ جگہ تلاش کی' جہاں کوئی وسیع آبادی بس سکے -

طرابلس کا اندرونی حصہ ایک تاریخی سرزمین ہے ' جہاں اب تک گذشتہ قرون مدنیۃ کے بہت سے آثار باقی ہیں - کارتھیج یہیں آباد تھا ' سارانیکا یونانیوں کی ایک بہت بڑی مملکت اسی سرزمین میں تھی ' اور قدیم رومیوں نے بڑی بڑی عمارتیں اسی کے ریگزار پر کھڑی کی تھیں - جبل اخضر کے قریب اب تک سارانیکا کے بڑے بڑے کھنڈر باقی ہیں - ازانجملہ ایک بہت بڑا قلعہ ہے جو کسی وقت دنیا کے بڑے بڑے قلعوں میں سے ہوگا - سید محمد بن علی السنوسی نے اسی قلعہ کے کھنڈروں کو اپنی خاص آبادی کیلیے پسند کیا' اور چند نئی عمارتیں بنا کر اسکا نام " عزبات " رکھا -

عزبات کی آبادی روز بروز بڑھنے لگی' اور " شیخ سنوسی اول" کی صحبت اور حصول قرب کی کشش نے تمام افریقہ و عرب اور یمن و حجاز سے ہزارہا ارادتمندوں کو وہاں جمع کردیا - یہاں تک کہ وہ اندرون طرابلس اور صحرا کی ایک بہت بڑی آبادی ہوگئی جو اب تک موجود ہے' اور گذشتہ غزوہ طرابلس کے دوران میں بارہا اسکا نام لیا گیا ہے -

(جغبوب)

عزبات ایک آباد مقام ہوگیا ' مگر در اصل آبادی سے بڑھکر شیخ کے مقاصد کیلیے اور کوئی شے مضر نہ تھی -

تین چار سال کے عرصے میں تمام شمالی افریقہ پر شیخ کی روحانی حکومت قائم ہوگئی ' صحراے لیبیا کے تمام قبائل اسکے مرید ہوگئے ' اور اسکے خلفاء اور داعی دور دور تک پھیل گئے' جو شیخ کی جانب سے عمل بالکتاب و السنۃ کیلیے ہر طالب سعادت مسلم سے بیعت لیتے تھے - یہاں تک کہ جاوی اور سینگا پور میں اسکے داعی پہنچے ' اور جزیرۂ سیلون اور بورنیو میں اسکے نام پر بیعت لی گئی -

یہ حالت دیکھکر حکومت عثمانیہ کو از سر نو توجہ ہوئی' طرابلس اور مصر سے بڑی بڑی رپورٹیں قسطنطنیہ روانہ کی گئیں شیخ کے عقیدت مند مصر اور قسطنطنیہ ہر جگہ موجود تھے - انھوں نے خبر دی کہ حکومت کسی مخالفانہ کارروائی کا عزم کررہی ہے

یہ حالت دیکھکر شیخ نے ارادہ کیا کہ آبادی اور شہروں سے دور اور بالکل الگ ہوجائے' اور عزبات ایک صدر مقام کی حیثیت سے رہے' مگر خود اسکی قیامگاہ اس سے بھی زیادہ دور اور معتزل گوشے میں ہو - پس اس نے صحراء لیبیا کے مہلک اور بھیانک حصے کی طرف توجہ کی

" صحراء لیبیا " کرۂ ارضی کے ان عجیب و غریب مقامات میں سے ہے جسکی مہلک خصوصیات پر آجتک انسان کی ترقی فتح نہ پاسکیں - یہ سب سے بڑا صحراء ہے جو شمالی افریقہ کا خوفناک ترین قطعہ سے عبارت ہے ' اور ریگ محض کا ایک ایسا سمندر ہے' جسکے طوفان ریگ و غبار کے آگے اٹلانٹک اور اٹلانٹک کے بحری طوفان کچھہ حقیقت نہیں رکھتے - وہ یک سر ریگستان ہے - نباتات اور آثار حیات کا اسکے کسی گوشے میں پتہ نہیں - مہینوں سفر کرتے جائیے مگر پانی کا ایک قطرہ میسر نہ آئیگا - شمالی افریقہ میں بڑی بڑی اولوالعزم قومیں آباد ہوئیں - رومن امپائر اور یونانیوں نے عظیم الشان شہر بسائے ' لیکن صحرا کے اندر قدم رکھنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی ' اور نہ کوئی آبادی آجتک وہاں قائم ہوسکی -

اگر نقشہ آپکے پاس ہو تو اپنے سامنے رکھہ لیجیے - آپ بنغازی کے قریب " جبل مشرق " کی چوٹیوں کو دیکھیں گے اور اسکے قریب ہی برقہ کی سرحدی آبادی " اوالد حزابی " نظر آئیگی - پس اسکے بعد ہی صحراے لیبیا کا حصہ شروع ہو جاتا ہے' اور کچھہ دور تک چھوٹی چھوٹی آبادیاں بادیہ نشین قبائل کی ملتی ہیں جو " واحہ " کے نام سے مشہور ہیں' اور انہی کے مجموعہ کو " الواحات صحرا " کہتے ہیں جو لیبیا کی اصلی آبادی ہے -

اسی سلسلے میں ایک مقام " جغبوب " یا " جربوب " ہے جو " العزبات " سے دس دن کے مسافت پر اور صحرا کی اولین آبادی " الواحد سیوا " سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے - صحراء میں ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر یہ ایک محفوظ مقام تھا " سنوسی اول " نے عزبات کا قیام ترک کردیا ' اور آیندہ کیلیے اپنی قیامگاہ اسی مقام پر قرار دی - یہ واقعہ سنہ ۱۲۷۳ ھجری کا ہے -

سب سے پہلے اس نے ایک نہایت عالیشان اور وسیع مسجد بنائی' جسکے صحن کے اندر ایک لاکھہ سے زیادہ آدمی بہ یک وقت سما سکتے ہیں' اور جسکی چاردیواری مثل قلعہ کے نہایت بلند اور مستحکم ہے - اسکے صحن کی تینوں جانب محراب دار برامدے ہیں' اور ہر محراب کے اندر ایک وسیع حجرہ جسمیں کئی شخص بآرام و راحت رہسکتے ہیں' اسی طرح صرف مسجد ہی کے اندر کئی ہزار آدمیوں کے رہنے کا سامان ہوگیا -

مسجد کے ساتھہ ہی اس نے ایک بہت بڑی خانقاہ بھی بنالی' جسکے اندر نئی نئی عمارتوں اور زاویوں کا سلسلہ برابر جاری رہا - اب وہ بالکل مطمئن ہو کر یہیں مقیم ہو گیا تھا' اور اپنے افکار میں غرق تھا - لوگ ہر طرف سے ڈھونڈھتے ہوئے جربوب آتے' اور یہ اپنے طریقہ کے وعظ و ہدایت اور ارشاد و سلوک میں مشغول رہتا - تمام قبائل پیشتر ہی سے مرید ہو چکے تھے - باہر کیلیے صدہا داعی اور خلفاء بھیجتے جاتے تھے' اور نو وارد مسافروں کیلیے مختلف اقطاع افریقہ میں رہنما متعین تھے' جو انھیں بآرام و راحت

نکلا که طلبه کو نواب اسحاق خانصاحب پریسیڈنٹ جلسه نے یهه فیصله سنادیا که اگر اپ لوگوں نے بلا شرط اسٹرائک نه ختم کردي ' تو اپلوگو نکے نام خارج کردیے جالینگے' طلباء نے اس حکم کو نهایت ضبط و تحمل کے ساتهه سنا ' اور در حقیقت یهه انکے استقامت کا اخري امتحان تها - اب صرف اخلاقی قوت کا اثر ڈالا جاسکتا تها - اسلیے صرف ان ارکان نے اس موثر قوت سے کام لینا چاها جنکو طلباء کے ساتهه همدردي تهي - چنانچه اس غرض سے مولوي حبیب الرحمن خانصاحب شیرواني اور مولوي فضل حق صاحب رامپوري بعد نماز جمعه دارالعلوم میں تشریف لاے - مولوي عبد الرحیم صاحب بهي ساتهه آے تهے - ان بزرگوں نے چند طلباء کو ایک کمره میں جمع کرکے پرائوٹ طریقه سے گفتگو کي ' اور امید دلائي که اگر وہ فیصله قبول کرلیں تو وه لوگ شکایات کي تحقیقات پر جلسه کو توجه دلائینگے ' لیکن چونکه انهوں نے ذاتي همدردي سے یه طریقه اختیار کیا تها ' اسلیے طلبـاء کو ان بزرگوں کي همدردي کے اعتـراف کے ساتهه اس پر تسکین نهیں هوئي - اب بهي فیصله قائم رکها گیا هے اور طلباء کو ارکان و جلسه انتظامیه کے یکطرفه فیصله سے بالکل مایوسي هوگئي هے ' انکو اب صرف قوم کا بهروسه هے - یه ارکان کا آخري فیصله تها ' جسمیں ڈیسپلن ' قانون ' انتظام ' جلسه و ارکان کي پوزیشن ' غرض مختلف خارجي اسبـاب کا لحاظ رکها گیا ' لیکن طلباء کے مطالبات کا وجوہ اسٹرائک کا ' مهتمم او ر ناظم کی حیثیت کا ' ارکان کے انفرادي حالت کا اثر اس سے بالکل مختلف هے - اکثر ارکان نے ذاتي حیثیت سے احساس کیا ' اور بعض دلیر طبع لوگوں نے اس کو ظاهر بهي کردیا که طلبه کے مطالبات قابل لحاظ هیں ' اور مهتمم و ناظم میں طلباء پر اثر ڈالنے اور انتظام قائم رکهنے کي قابلیت نهیں -

(طلباء دار العلوم ندوة العلما - لکهنو)

زنده درگور مریضوں کو خوشبری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتی هیں ' زمانـۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیـدا کردیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي هیں ' اور همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر هے - ٹوٹے هوے جسم کو دوباره طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي هے - علاوه اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوائي کے همراه بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي میں ' جو بجاے خود ایک رسیلۂ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه - ۴ آنه کا ٹکٹ بهیجدیں آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

ا ۔ ۔ آ ۔ ر

منیجر کارخانـۂ حبوب ڈاپا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے میں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جوڑا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت فی فوٹو صرف نهن آنه - سارے یعنی دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو دروغي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت زحمت حاصل کر کے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑھے جاتے میں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور مجموع خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلیٰ واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي میں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات میں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

منیجر صوفي پنڈي بهاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفه

مفرح بے نظیر

شافي مطلق نے عجیب اثر اِس جوهر بے نظیر میں مخفي رکها هے - نازک مزاج آدمي یا آمرا جنکي طبیعت قدرتي طور پر موسم گرما کي شدت کي متحمل نهیں هو سکتي طرح طرح کے امراض مثلاً دهڑکا - گرمي حرارت مثانه - وجع المعده - خفقان - مالخولیا - غشي - خرابي خون - پریشاني - اوداسي - کاهلي اور تساهلي میں مبتلا هو جاتے هیں - اس شربت کے استعمال سے یه تمام شکایات بالکل رفع هو جاتي هیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاوے تو موسم گرما کي گرمي قطعي اثر نکرے - طبیعت میں هر وقت سرور و نشاط رهے اوداسي و کاهلي نام کو بهي نه آنے - غم و الم پاس نه بهٹکے - دل و دماغ میں طرب و نشاط کا جمگهٹا رهے - یه شربت ذائقه میں نهایت لذیذ اور شیریں هے - عهده داروں - ججوں - کلرکوں - استادوں اور دماغي محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمی هے - قیمت تین پاؤ شربت تین روپیه صرف محصول ڈاک ۱۲ - آنه نصف قیمت پیشگي آنی چاهیے -

الـ ۔ ۔ تهر

مولوي غلام حیدر اینڈ کو منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا هے نهایت دلفریب متبرک اور عجیب چیز هے - مسجد نبوي میں جهاں جهاں ستون هیں نقشے میں ان جگهوں پر چهوٹے چهوٹے دایرے بنے هوئے هیں جهاں نقشے میں ستونوں کا رنگ گلابي هے - مسجد میں بهي وہ گلابي رنگ کے هیں - ریاض جنت کا ٹکڑا جسکے ستون موقعه پر زرد رنگ کے هیں نقشے میں بهي انکو زرد رنگ دیا هے - حضرت سرور کائنات رسول کریم صلعم کے عهد مبارک میں مسجد کي جسقدر حد تهي اسکو سبز رنگ دیا هے - حضرت عمر خطاب - عثمان غني - اور دیگر خلفاے کے وقت میں مسجد کے ساتهه جسقدر کله ایزاد کرکے ملائي گئي هر ایک علحده رنگ سے دیکهائي گئي هے - بیر فاطمه - بستان فاطمه - باب الرحمت - باب النسا - باب مجیدي باب الجبریل - منبر - جاے تکبیر روضه شریف - مزار حضرت عمر - حضرت ابابکر صدیق - محراب النبي صلعم دیگر سب ضروري مقامات نقشه میں صاف طور سے دیکها دي گئي هیں - زرغمي نقشه معه رول رکهڑا پانچ رنگوں سے چهپا هوا - پیمانه صحیح طور پر مطابق موقعه تیار کیا قیمت صرف ایک روپیه علاوه محصول میں ملتا هے

دیگر کتابیں

(۱) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي در هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ - روپیه ۸ آنه هے - (۲) مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے قمئي کاغذ بڑا سایز قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

ظهور احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر هیں' انسے الگ تها - اس مختلف الاوصاف اجتماع سے همکو ایک ایسے فیصلے کي توقع تهي ' جو قانون ' انتظام ' شریعت ' رفق و ملاطفت کا بهترین مجموعه هو سکتا تها ' لیکن مولانا فضل حق صاحب رامپوري کي همدردي ' مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی کے محبت آمیز ... کے الگ کرنیکے بعد هماري دامن امید میں کیا ایا واقعات کي ترتیب اسکا فیصله کر سکتی هے -

ترتیب نزول کے لحاظ سے ۲۶ - کي صبح تک علماء کا اجتماع هو چکا تها - یه تمام بزرگ دار العلوم کے متصل فروکش تهے - صبح سے شام تک طلبا سے ملنے جلنے اونکے خیالات کے دریافت کرنیکا کافي موقع مل سکتا تها ' لیکن ایک بزرگ بهي ایسے نه تهے ' جو دار العلوم میں آئے ' اور طلبا کي اخلاقي دلجوئي کرتے - اس بنا پر طلباء انکے اخلاقي کشش سے متمتع نهوسکے ' جو قانوني فیصله سے بهت زیاده موثر هوسکتي تهي - دوسرے ممبروں کو انسے بهي بالاتر سمجهنا چاهیے - چار بجے شام کو ان بزرگوں کا اجتماع هوا ' اور سب سے پہلے اسٹرائک کا معامله پیش کیا گیا - اس معاملة کے فیصله کیلیے یه بحث چهڑي گئي که شرعي حیثیت سے اسٹرائک جائز هے یا نهیں - تمام لوگوں نے متفقه فتوي دیا که اسٹرائک ناجائز هے - اس فتوی کے حاصل کرلینے بعد یهه یکطرفه فیصله کر دیا گیا که طلباء کو بلا شرط اطاعت قبول کر لینی چاهیے ' ورنه انکا نام خارج کردیا جائیگا - یهه اس معاملے کا آخري فیصله تها ' لیکن با این همه دار العلوم کي قومي خصوصیت کا اس قدر لحاظ رکها گیا که اخلاق آمیز تمهید کے ساتهه طلباء کو سنایا گیا - اس غرض سے کرنل عبد المجید خاں صاحب ' حکیم عبد الولي صاحب ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني ' مولوي فضل حق صاحب رامپوري ' مولوي احمد علي صاحب محدث میرٹهي ' دار العلوم میں تشریف لاے - طلباء اس فیصله ناطق کے سننے کیلیے پہلے سے موجود تهے - کرنل صاحب نے سب سے پہلے تقریر شروع کي ' اور تمهید میں اپني عظیم الشان ... کو نمایاں کیا ' دار العلوم پر اپنے احسانات گنائے ' گورنمنٹ کے تعلقات بتائے ' اسٹرائک کو شرعي حیثیت سے ناجائز قرار دیکر یهه فیصله سنایا - اسکے بعد حکیم عبد الولي صاحب نے تقریر کي - حکیم صاحب نے اگرچه انتظامي حیثیت سے اسٹرائک کو ایک مضر چیز ثابت کیا ' تاهم انهوں نے موجوده دور کي خصوصیت کو نظر انداز نهیں کیا ' جس نے جذبات و خیالات میں آزادي پیدا کردي هے ' اسلیے انهوں نے اسٹرائک کو اس قدر قابل نفرت اور حقیر چیز ثابت کرنیکي کوشش نهیں کي ' جس کا اثر کرنل صاحب کے تقریر کے هر لفظ سے ظاهر هوتا تها - حکیم صاحب کے بعد مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني نے ایک موثر تقریر کي ' اور کرنل صاحب کي تقریر پر سنجیده نکته چیني کے بعد وه طریقه اختیار کیا ' جو طلباء پر اثر ڈال سکتا تها - انهوں نے بهت سے تاریخي واقعات سے ثابت کیا که علماء کا کام صرف طلب علم تها ' اور طلباء دار العلوم کو اس غرض کیلیے موجوده ناگوار حالت چهوڑ کر اپنے بهترین سلسله تعلیم کو شروع کر دینا چاهیے - ارکان کے تقریر کا سلسله ختم هوا ' تو طلباء کي طرف سے مولوي حسن الهي اور تقریباً دو گهنٹے تک ایک پر اثر تقریر کي - اس تقریر کا بعض ارکان پر یهه اثر هوا که مولوي فضل حق صاحب نے اوسي وقت اعتراف کیا که طلباء کا بیان بهي قابل لحاظ هے ' اور اکثر ارکان نے مختلف طریقوں سے ظاهر کیا که طلباء کے شکایات نظر انداز کرنیکي قابل نهیں ' بلکه قابل تحقیقات هیں - بهر حال چونکه جلسه میں طلباء کے عذرات نهیں سنے گئے ' اور نه کمیشن تحقیقات کے بٹهانیکا وعده کیا گیا ' بلکه کرنل صاحب نے صاف طور پر ظاهر کیا که یهه قطعي فیصله هے ' اسلیے طلباء نے اس یکطرفه فیصله کے قبول کرنے سے انکار کیا ' لیکن مولوي فضل حق صاحب نے اپني ذاتي همدردي کی بناپر طلباء کو امید دلائي که وه جلسه میں انکے شکایات سنے کي تحریک کرینگے ' چنانچه صبح کو جب جلسه شروع هوا ' تو دو طالب العلم کو ... قائم مقام طلبه بلایا گیا - ان طلبه نے جلسه میں شکایات بیان کیں ' لیکن جلسه میں خاندان کا کورم ' اور طبقه علماء کے بعض ممبروں کي حالت بالکل فریقانه حیثیت رکهتي تهي - یهه لوگ انکے بیانات پر جرح و گرفت کرنیکي لیے مسابقت کرتے تهے - جلسه میں اسقدر بدنظمي پیدا کردي که مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب کو صاف صاف کهنا پڑا که " واتکو طلباء نے اپنے جلسه میں جس تربیت و حسن نظام کو قائم رکها تها ' افسوس هے که اب اس قدر ترتیب بهي قائم نهیں رکهه سکے - اخري نتیجه یهه

ایک تعلیمگاہ علوم معاش کی تجویز

خادم الاسلام خاکسار محبوب الرحمن جملہ اهل اسلام کیخدمت میں عرض پرداز هے کہ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے کچھہ عرصہ سے همارا یہ خیال هے کہ دیوبند جیسے متبرک مقام پر جو کہ بفضلہ تعالی شہرۂ آفاق هے' ایک ایسی تعلیمگاہ قایم کی جارے جس کے ذریعہ علوم معاش کی عملی تعلیم مسلمانوں کو دیجارے - اس تعلیمگاہ میں حسب ضرورت زمانہ و وسعت سرمایہ مختلف شعبے صنعت وحرفت زراعت وتجارت ودستکاری وغیرہ کے قرار دیے جاویں و بلا لحاظ ذات و پیشہ وغیرہ مسلمانوں کو عملی طور پر اس تعلیمگاہ میں کام سکھایا جارے - یہ تعلیمگاہ اپنے فوائد اور داخلہ طلبہ کے لحاظ سے عام هوگی - یعنی هر مسلمان خواہ کسی صوبہ کا هو بلا لحاظ عمر و سکونت وغیرہ اس میں داخل هوسکے گا' اور جس صیغہ کام کے قابل سمجھا جاریگا آسمیں تعلیم پا سکے گا - اس معروضہ بالا مفید تجویز کو همنے حتی الامکان عملی طور پر پورا کرنیکا عزم کرلیا هے' مگر چونکہ اس کام میں سرمایہ کی بہت زیادہ ضرورت هے لہذا جمیع اهل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھہ استدعا هے کہ حتی الوسع امداد سے دریغ نہ فرماویں-

یہ مجوزہ تعلیم گاہ علوم معاش مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند کی طرف سے نہیں هے بلکہ علحدہ مستقل کام هے -

خاکسار محبوب الرحمن قادری وچشتی دیوبندی
دیوبند ضلع سہارنپور

دهلی کے خاندانی اطبا اور دوا خانہ نورتن دهلی

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکہ جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خان مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دهلی کے خاص مجربات هیں -

دوائی ضیق - هر قسم کی کھانسی و دمہ کا مجرب علاج فی بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نکال دیتی هیں فی بکس ایک روپیہ -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن
دهلی فراشخانہ

ترکی سے پیغام

بردران اسلام کی خدمت میں

هم بذریعہ اعلان هذا اپنے هندوستانی مسلمان بھائیوں کو آگاہ کرتے هیں- کہ همارے پہلے پنجاب کے ایجنٹ جنکا نام " کامریڈ " میں مشتہر هوچکا هے - اب باقاعدہ طور پر تمام هندوستان کے سول ایجنٹ مقرر کر دیے گئے هیں - اُنکا اسم شریف شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان هوشیار پور هے -

چھتی اینڈ کمپنی دهلی جو همارے پہلے سول ایجنٹ تھے اب وہ سول ایجنٹ نہیں رهے' اور اُن کے جو اشتہارات اس دعوے کی تائید میں شایع هوں وہ جھوٹے تصور کیے جائیں' کیونکہ اس سے اُن کی غرض محض دھوکا دینا هوگی اُس مسلمان پبلک کو جس نے همارے خالص ترکی اور اسلامی صنعت مثلاً ترکی ٹوپیاں اور دوسری خالص ترکی اشیاء کی ترویج کے لیے نہایت ایثار سے کام لیا هے - آیندہ جو چیز ترکی سے آئے گی وہ شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان هوشیار پور سے مل سکے گی -

ترکی ٹوپیوں اور دیگر ترکی ساخت اشیاء کے بارے میں جملہ استفسارات شیخ صاحب موصوف سے یا اُن کے مقرر کردہ ایجنٹوں سے هونے چاهئیں -

هم امید کرتے هیں کہ همارے هندوستانی بھائی اس خالص اسلامی صنعت کو فروغ دینے میں کوشش فرمائینگے -

آپ کا مخلص

ظفر کامل منیجنگ ڈایرکٹر شرکت ملیہ عثمانیہ سول ایجنسی
کارخانہ شاهی هرکہ - ق طنطنیہ

اطلاع

برادران من، تحیت و سلام !

برادران دور افتادہ کے اجتماع و ارتباط کی جو تحریک میں نے کی تھی اور آپ نے جسکا خیر مقدم کیا تھا' اسکے استحکام کےلیے ۱۳-۱۴-۱۵- اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو ایک عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا هے' جسمیں آپکی شرکت کی ضرورت صرف اسلیے نہیں کہ آپ اس سلسلہ ربط واتحاد کی ایک کڑی هیں بلکہ اسکے لیے بھی کہ اس جلسہ میں نہایت ضروری مسائل طے کیے جائینگے جنکا اثر هماری ذات سے متعدی هوکر ندوہ پر بھی پڑیگا' اور وہ مسائل حسب ذیل هیں:

(۱) انجمن کے لیے قواعد کی ترتیب سکرٹری اور عہدہ دارونکا باضابطہ انتخاب -

(۲) معاملات اشتراک پر غور و فکر کرنا اور معاملات کے اصلاح کی کوشش کرنا -

(۳) اپنے حقوق کو متعین کر کے ارکان ندوۃ العلماء کی خدمت میں پیش کرنا -

امید کہ آپ اس جلسہ میں تشریف لاکر مجھے ممنون اور ان مقاصد کو کامیاب بنانیکی کوشش کرینگے تشریف آوری کی اطلاع تاریخ جلسہ سے ایک هفتہ پیشتر هونی چاهئے اور جو تجاویز آپ پیش کرنا چاهیں اسکو بھیجدیجیے *

مسعود علی ندوی عارضی سکریٹری
انجمن طلباء قدیم دارالعلوم
احاطہ خام فقیر محمد خان - لکھنو

روغن بیگم بہار

حضرات اهلکار امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار وکلا طلبہ مدرسین معلمین مولفین مصنفین کیخدمت میں التماس هے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا هے - ایک عرصے کی فکر اور سوانچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا هے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ هے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی هے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر هو سکتا هے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کبراجی تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے هیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید هے اور نازک اور شرقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا هے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی هے تاکہ هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوی دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں هوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

مسک بنّیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی مڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

مسک بنّیکا ــ جسکی خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی - جوانی دائمی - اور جسم کی راحت - ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت هے -

راما نرنجن تیلہ اور پرشیر الھن تیلا - اس دوا کو هیں لے ابا واجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط همکو معلوم هے اور کسی کو نہیں اور درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

۱۰ رنڈر فل کالیھو" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ - مسک بلس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ - یونانی گورٹ بازار کا ساحیل یعنی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی هے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مدیر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۵ - ۱۶

جلد ۴

کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914.

قیمت فی پرچہ

ساڑھے تین آنہ

نوٹ ــ قبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ

[30] خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول ناصہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر- آئی - ایس - او- (جنکا فرضی نام ۳۰ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادورقم کا نتیجہ اور اپنی علم شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - نیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اوٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر۲۹ تالتلا لین - کلکتہ

[8] هندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتـہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ دہلی

(1) راسکوپ نایور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) مٹالک بلایس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکی بلایس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلایس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -
M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhurumtalla Calcutta.

ایک رکت اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - اے - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں' وہ تشفی بخش ہیں - مجھے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجہ کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنی سونے کا پکا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے - ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

منیجـــر

الہلال کی ششماہی مجلدات

[illegible] میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہـلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہـلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلـدیں باقی رہگئی ہیں - (منیجـر)

مـژدہ وصـل

یعني عمل حب وبغض بہ ہر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئے ہیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہےکیونکہ یہ خود اسم بااثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یہ نقش ہر کام کیواسطے کام آتا ہے ہدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جهانسی

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly .. 4-1 2

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۱۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۵ - ۱٦ | کلکته : چہارشنبہ ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری | جلد ٤
Calcutta: Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914

ندوة العلماء کی قسمت کا فیصلہ

۱۰ مئي کو معاملات ندوه کیلیے دهلي میں عظیم الشان اجتماع

احساس دیني و فرض ملي کے اظہار کا اصلي موقعہ !!

ندوہ کے معاملات پر غور کرنے اور اسکی اصلاح کي تجاویز سونچنے کیلیے مسلمانوں کا ایک عام جلسہ (جسمیں مختلف اسلامي انجمنوں کے قائم مقام اور صوبوں کے سر بر آوردہ اهل الراے جمع هونگے) ۱۰ مئي سنہ ۱۹۱۴ کو صبح ۷ بجے دهلي میں منعقد هوگا - جن حضرات کو ندوہ سے همدردي ہے ' امید ہے کہ وہ اپني شرکت اور اظہار راے سے فائدہ پہنچائینگے ' اور همیں ممنون فرمائینگے -

الـــداعي

خان صاحب بشیر علیخان سکریٹري انجمن اسلامیہ لاهور - حاجي شمس الدین سکریٹري انجمن حمایت اسلام لاهور - میجر سید حسن بلگرامی (علي گڈہ) - قادر بهائي پریسیڈنٹ انجمن ضیاء الاسلام بمبئي - حاجي یوسف سرباني ' پریسیڈنٹ انجمن اسلام بمبئي آنریبل چودهري نواب علي ممبر کونسل بنگال - نواب سید علي حسن خان - (لکھنو) - حکیم عبد الولي (لکھنو) - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان (دهلي)

اطلاع

(۱) آجکي اشاعت دو نمبروں کي یکي اشاعت ہے -

(۲) ٹائیٹل پیج پر جو تصویر چهپ گئي ہے وہ اس هفتہ کے مضامین سے تعلق نہیں رکھتي - غلطي سے دیدي گئي - آئندہ اشاعت میں اسکا تذکرہ هوگا -

(۳) اس هفتہ ضروري مضامین کي کثرت کي وجہ سے تمام تصویریں نہیں دي جا سکیں اور با تصویر مضامین کي گنجایش بهي نہیں نکلي - ورنہ آجکي اشاعت کیلیے دس سے زیادہ تصویریں الگ کردي گئي تهیں :- انشاء اللہ آیندہ اشاعت میں اسکي تلافي هوجائیگی -

(٤) مجهے یہ بات پسند نہیں کہ الہلال کے زیادہ صفحات ایک هي موضوع میں صرف هوجائیں - کچهہ دنوں سے ندوة العلما کے معاملات بہت بڑا حصہ رسالے کا لے لیتے هیں - کئي هفتہ سے مدارس اسلامیہ کے علاوہ مقالۂ افتتاحیہ لکھنے کي بهي مہلت نہ ملي - بہت ممکن ہے کہ بعض احباب کرام اسے محسوس فرماتے هوں - لیکن انهیں الہلال کي معذوریوں پر بهي نظر رکهني چاهیے - جب تک کسي معاملے کے متعلق پوري طرح مواد بہم نہ پہنچایا جاے ' اس وقت تک اسکي تحریک سے کوئي نتیجہ حاصل نہیں هوسکتا - ندوة العلما کو میں اپنے عقیدے میں ایک اهم کام سمجهتا هوں - نیز مجهے یقین هوگیا ہے کہ وہ برباد کیا جا رہا ہے - عرصے تک کی خاموشي کے بعد اس معاملے کو چهیڑنا پڑا ' اور جب شروع هوچکا اب درمیان میں نہیں چهوڑ دیا جاسکتا تاوقتیکہ تحریک اصلاح ایک عملی صورت اختیار نہ کرلے - جب تک اپني دلچسپیوں کا کچهہ ایثار نہ کرینگے ' کوئي اهم کام انجام نہیں پاسکتا - امید ہے کہ ۱۰ - مئي کا جلسہ کسي عملي تجویز تک پہنچنے میں کامیاب هو ' اور اس بحث کا حصول مقصود کے ساتهہ جلد خاتمہ هوجاے -

(ایڈیٹر)

اعلان

رپورٹ انجمن هلال احمر عثمانیہ

انجمن هلال احمر عثمانیہ نے اپني تمام کارگزاریوں کي ایک جامع رپورٹ ترکي زبان میں شائع کي ہے جسمیں حضور سلطان المعظم ' ولي عهد عثمانیہ ' اور بانیان انجمن کي تصویریں بهي دي گئي هیں ' اور ابتدا میں هلال احمر اور صلیب احمر کي تاریخ بهي درج کي ہے -

گو یہ کتاب ترکي میں ہے تاهم مسلمانان هند اس خیال سے خرید سکتے هیں کہ اسکي فروخت سے جسقدر روپیہ حاصل هوگا وہ کار خیر هی میں صرف هوگا - انجمن هلال احمر نے همیں اس اعلان کی اشاعت کیلیے لکها ہے - کتاب کي قیمت دو روپیہ ہے - سکرٹري انجمن سے ملسکتی ہے ' غالباً اسکے کچهہ نسخے فروخت کیلیے دفتر الہلال میں بهی کسی آیندہ ڈاک سے پہنچ جائینگے ([illegible])

خود مولانا شبلي نے ندوہ کے معاملات سے قوم کو بے خبر رکھا ' اور اسکا سب سے بڑا الزام أنهي کے سر ہے - اسکے بعد اخبارات ہیں - زمیندار ' ہمدرد ' پیسہ اخبار ' وطن ' الهـــلال ' ان میں سے کسي نے بھي وقت سے پہلے خبر نہ لي - اب یہ کوئی انصاف کي بات نہیں ہے کہ اپنی غفلت کي نـدامت صرف طلبـا کو الـزام دیکر مٹائي جاے -

جلسۂ انتظامیہ ۲۶ مارچ

(۴) کذب بیاني ' باطل انـدیشي ' مکـر و حیل ' فـریب و دسائس کا ایک پورا مجموعہ وہ رپورٹ ہے جو ۲۶ مارچ سنہ ۱۳ کے جلسۂ انتظامیہ کی فرضي ناظم ندوہ نے شائع کي ہے - اب میں کہاں تک اپنے وقت اور الهـلال کے صفحات کو ان لوگوں کے پیچھے خراب کروں ؟ مختصراً چند کلمے لکھونگا :

اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو باہر کے لوگوں کو اصلي حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ دیا گیا اور نہ اصلی مسائل انکے سامنے پیش ہوے - نہایت چالاکي سے صرف اسٹرائک ہی کے معاملہ کو پیش کیا گیا ' اور کہدیا کہ اسکے سوا قوم میں اور کوئی بے چینی نہیں -

اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسے میں مندرجۂ ذیل امور بیان کیے گئے :

(۱) مولوي عبد السلام اور مولانا شبلي کے دو خط جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ہے -

(۲) ایک نیا عہدہ " حامي ندوہ " کا وضع کیا گیا ' اور اسپر کرنیل عبد المجید پٹیالہ کا تقرر ہوا - اس خدمت عظیم کے صلے میں تین چار سال سے وہ مولوي غـلام محمـد شملوي سے چھاؤنیوں میں گورنمنٹ کي غلامي کا وعظ کراتے ہیں' اور ۸۰ - روپیہ انکي تنخواہ بدبخت ندوہ دیتا ہے !

(۳) ایک کاکوروي ممبر نے کہا کہ ندوہ سے " ابتک معزز حضرات کو ویسي ہي ہمدردي ہے' جیسي پہلے تھی " عجب ہے کہ اسقدر صریح غلط بیاني کیونکر ایک تعلیم یافتہ شخص نے جائز رکھي - معزز حضرات سے اگر مقصود کاکوري کا خاندان اور مولوي خلیل الرحمن اور انکے حواري ہیں' تو اسمیں شک نہیں کہ نہ صرف پیشتر جیسي ہي ہمدردي ہے بلکہ ہزار درجہ مضاعف ہو گئي ہے' مگر اسکے لیے " معزز حضرات " کي تلمیع ضروري نہ تھي -

لیکن اگر معزز حضرات سے مقصود وہ لوگ ہوں جوکسي نہ کسي حیثیت سے قوم میں "معزز" تسلیم کیے جاتے ہیں تو ان میں جن جن کو صحیح حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ ملا ہے ' وہ سب کے سب موجودہ حالات پر متاسف ' اور اصلاح کي ضرورت کے مضطرب ہیں - اگر میں انکي فہرست یہاں دوں تو کئي کالم صرف ہو جائیں - انجمن اصلاح ندوہ کي رپورٹ اٹھا کر دیکھیے - یہ ندوہ کے ارکان انتظامي کا کیا خیال ہے ؟ یقیناً ہر ہائنس نواب صاحبہ بھوپال دام اقبالہا بھي اس شخص کے خیال میں "معزز" نہونگی' جنھوں نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح ندوہ ملتوي کر دیا ہے !

(۴) یہ بھي اسي ممبر نے کہا کہ " ناظم اور پرنسپل پر کوئي اعتراض صحیح نہیں کیا گیا " لیکن " ناظـم پر بہ حیثیت ناظم کے کوئی اعتراض ہوگا ' پہلے انکي نظامت کو تو جائز ثابت کردیا جاے -

(۵) ایک اور ممبر نے کہا کہ میرٹھہ میں قاضي نجم الدین صاحب کا خط آیا ہے جسمیں جلسہ کرنے کي تحریک تھي - لیکن سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس سے ندوہ کے مسـائـل پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ اگر لوگ ایک مسئلہ کو از روے ایمان و بصیرت ضروري سمجھتے ہیں تو انکا فرض ہے کہ اسکي طرف قوم کو توجہ دلائیں' اور غفلت دور کرائیں - میں نے بلقان و طـرابلس ' کانپور و معاملۂ زمیندار' اور خود ندوہ کے متعلق علانیہ الہلال میں بار بار لکھا کہ ہر شہر کے مسلمان جلسے کـریں اور اپني زندگی اور احساس کا ثبوت دیں -

(۶) ایک تیسرے ممبر نے کہا کہ " جو جلسے ہوے ہیں وہ ضلع بارہ بنـکي کے چھوٹے چھوٹے مواضعات میں کیے گئے ہیں " کیا کوئي وقت ایسا بھي آنے والا ہے جب ان لوگوں کو اپنی کـذب بیانیوں کي جرأت پر ندامت ہوگي ؟ ندوہ کی اصـلاح کیلیے اس وقت تک پچاس کے قریب جلسے تمام ہندوستـان میں ہوچکے ہیں - بمبئي ' کلکتہ ' دهلی' ملتان ' بانکي پور' مدراس ' قصور' بریلي ' گیا ' میرٹھہ' گودھرا ' پیلي بھیت ' لکھنو ' یہ تمام مقامات شاید ندوہ کے جغرافیۂ ہند میں بارہ بنـکی ہي کے مواضع ہیں !

(۷) ایک سب سے زیادہ دلچسپ لطیفـہ یہ ہے کہ جو لوگ طلبا کو سمجھانے گئے تھے ' انسے طلبا نے خواہش کي کہ ایک غیر جانبدار کمیشن قائم کیا جاے - اسکے جواب میں سفراء ندوہ نے کہا : " ارکان انتظامیہ ملک کے منتخب اصحاب ہیں اور تمام ذمہ داري کا ملک نے ارکان انتظامیہ پر بھروسہ کیا ہے "

مگر افسوس ہے کہ ایسي شاندار اور مسکت دلیل کو بھی " طلبہ نے نہیں مانا "

یا للعجب ! ندوۃ العلما کي سرزمین میں بھي " ملـک کے انتخاب کردہ اصحاب " کا لفظ بولا جاتا ہے' اور ایسے ارکان ندوہ دل کے جري اور ہمت کے مضبوط موجود ہیں جو ندوہ کے ارکان انتظامیہ کو " ملـک کي انتخاب کردہ " جماعت کہنے کي جرأت رکھتے ہیں ! پھر طلبا کے جواب میں متحیر ہیں کہ آنھوں نے ایسي صریح اور سچي بات کو بھي منظور نہیں کیا ؟

یا سبحان اللہ ! جس جلسۂ انتظامي کے ممبروں کے انتخاب کرنے میں نہ تو قوم کي آواز کو دخل ہو اور نہ قوم کو کسي طرح کا حق دیا گیا ہو ' حتی کہ برسوں سے قوم کو یہ بھي نہ معلوم ہو کہ کب انکے نائب منتخب ہوتے ہیں' اور کون أنھیں منتخب کرتا ہے ؟ جنکے انتخاب کا یہ حال ہو کہ ہر تین سال کے بعد أنھی میں کے چند آدمي بیٹھکر پچھلے آدمیوں کو اپني مرضي کے مطابق دهرا لیتے ہوں' اور جب چاہتے ہوں " مجلس خاص " کا تخت بچھا کر اپنے پندرہ پندرہ آدمیوں کو صرف ایک شخص کي تحریک پر ممبر بنا لیتے ہوں' جنکے لیے نہ تو کوئي قاعدہ ہے اور نہ قانون' نہ کوئي اصول ہے اور نہ کوئي راے' آج اس مجلس انتظامي کے ممبر بے دھڑک طلبا کے سامنے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ قوم کے انتخاب کردہ نائب ہم سے بڑھکر اور کون ہونگے' اور پھر اتنا ہي نہیں بلکہ غریب قوم کي جانب سے " بھروسہ " کا پروانہ بھي اپنے جیب میں ٹٹولنے لگتے ہیں ! ان ہذا لشيء عجاب !

غفلـــت و بے ... ری

(۸) اصلي مصیبت یہ ہے کہ لوگوں کو اصلي حالات معلوم نہیں - ندوہ سے دلچسپي لینے والے ہمیشہ خاص خاص لوگ تھے - نہ تو لوگوں نے اسکي رپورٹیں پڑھي ہیں نہ دستور العمل دیکھا ہے' اور نہ کبھي ان مضامین کو پڑھا ہے جو نـدوہ کے معاملات کے متعلق اخبارات میں نکلتے رہے ہیں - اب ندوہ کا معاملہ انکے سامنے آیا ہے اور وہ راے دیتے ہیں تو ادھر ادھر کي سني ہوئي باتوں پر مجبوراً اعتماد کرلیتے ہیں' اور بالکل سمجھہ نہیں سکتے کہ اصلي ماتم کیا ہے ؟

دهلي میں جو جلسہ ابھي ۱۳ - اپریل کو منعـقد ہوا تھا اسمیں مولانا عبید اللہ صاحب سابق ناظم جمعیۃ الانصار دیوبند نے اپنی تقریر میں کہا : " میں ایک مرتبہ ندوہ کے انتظامي جلسے میں بلایا گیا تھا تا کہ بعض حضرات کے موافق راے دوں' لیکن جب

مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوہ

فریب سکوت اور فساد تجاهل !

سب سے بڑی مصیبت ارباب راے کی بے خبری و غلط فہمی ہے اور وہ معذور ہیں -

۱۰ مئی کو دهلی میں عام جلسه

ندوۃ العلما کے موجودہ معاملات کے متعلق چند امور غور طلب ہیں ' بغرض اختصار و عدم گنجایش صفحات دفعه وار عرض کرونگا :

(۱) پوری چالاکی اور مفسدانه هوشیاری سے کوشش کی جا رهی ہے که کسی طرح ندوہ کی اصلاح اور اسکے اصلی مفاسد کے مسئله کو قوم کی نظروں سے هٹا لیا جاے اور اسکی جگه محض طلبا کی اسٹرایک کے معاملے کو یا بعض دوسرے حالات کو پیش کردیا جاے - اس سے مقصود یه ہے که تمام لوگ ان معاملات میں اولجهه جائینگے اور حزب الافساد کے اصلی مفاسد کی طرف کسی کو توجه نہوگی -

صیغۂ تعمیرات اور مال کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے مگر اسکا کچهه جواب نہیں دیا جاتا - معتمدیوں کے توڑ دینے کی ناجائز کارروائی پر اعتراض کیا جاتا ہے مگر اسکا کوئی تذکرہ نہیں کرتا - نئے عہدہ داروں کے تقرر کو دستور العمل کے خلاف اور بالکل سازشی بتلایا جاتا ہے ' مگر گویا انهوں نے سنا هی نہیں - جلسۂ انتظامیه منعقد بهی هوتا ہے تو صرف اسٹرائک پر بحث کی جاتی ہے ' اور خطوط پڑھے جاتے هیں که اسٹرائک مولانا شبلی کی ایما سے هوئی یا مولوی عبد السلام نے خط لکها -

مولانا شبلی نے اخبارات میں ایک تحریر شایع کرائی ہے اور خط کے اس ٹکڑے سے انکار کیا ہے جسمیں مولوی عبد السلام نے انکی طرف اپنے مطالب کو نسبت دی ہے ' اور ساتهه هی لکها ہے که لعنة الله علی الکاذبین -

پهر یه خطوط بہت پیشتر کے هیں - اسٹرائک اب هوئی ہے اور طلبا نے اپنی شکایتیں بیان کردی هیں جنکا جواب ملنا چاهیے - تاهم هم تسلیم کیے لیتے هیں که واقعی اسٹرائک انهیں کارروائیوں کا نتیجه ہے ' اور بعض لڑکوں نے طلبا کو ابهار ابهارکر اسٹرائک کیلیے آمادہ کیا ' لیکن اس واقعه سے دوسرے واقعات تو مٹاے نہیں جاسکتے ؟ کیا صیغۂ تعمیرات و مال کے مسائل اسی وقت تک محل اعتراض تهے ' جب تک که اسٹرائک بغیر کسی ... هو؟ اور کیا دستور العمل ندوہ کے بموجب ... ناظم نہونا ' اور محض چند آدمیوں کا سازش کرکے ندوہ کے اصلی مقاصد کو مٹانے کیلیے انهیں ناظم بنا دینا بهی اسی وقت تک قابل لحاظ ہے ' جس وقت تک اسٹرائک بغیر مولوی عبد السلام کے خط لکهنے کے سمجهی جاتی ؟

کیا دستور العمل ندوہ کی تنسیخ ' حق انتخاب و عزل کی تحریف ' ایک ناجائز اور خلاف اصول کمیٹی کی باسم " مجلس خاص " تاسیس ' اور بابو نظام الدین صاحب کے صیغۂ مال کے متعلق تمام اعتراضات بهی اس وجه سے مٹ جاسکتے هیں که مولوی عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کرا دی ؟

(۲) یه بالکل ویسی هی بات ہے جیسے مچهلی بازار کانپور کی مسجد کی دیوار کو مسٹر ٹائیلر نے گرا دیا اور هز آنر سر جیمس مسٹن نے کہا که کانپور کے مسلمانوں میں کوئی جوش نہیں - صرف باهر کے چند مفسدین هیں جو کانپور کے مسلمانوں کو بهڑکا رهے هیں - حالانکه اگر مسجد کی زمین کا مطالبه شرعی و قانونی مطالبه تها تو وہ اس الزام کے مان لینے کے بعد بهی ویسا هی قابل جواب تها جیسا که دوسری صورت میں -

مولوی عبد السلام صاحب کے خط میں دو باتیں واقعی قابل اعتراض هیں - ایک تو انکا غلط طور پر اپنے بیانات کو مولانا شبلی کی طرف نسبت دینا جسکا وہ خود اقرار کرتے هیں - یقیناً ایسی غلط بیانی بڑے هی افسوس بلکه شرم کی بات ہے - دوسرا خط کا طرز بیان که جتنے لفظ لکهے هیں ' انمیں سے کوئی لفظ بهی کسی عقلمند آدمی کا لکها هوا معلوم نہیں هوتا - رهی یه بات که انهوں نے طلبا کو اپنے حقوق کے مانگنے پر ابهارا ' تو دنیا میں فرضی اخلاق ' رعب و نظام ' اور ادب و نگونساری کا وعظ کرنے والے تو بہت هیں اور یه واعظ خوشنما بهی معلوم هوتا ہے ' لیکن اصلیت یه ہے که ایسی حالت خود ان واعظوں یا انکے دائرۂ کار کی عمارتوں کو پیش آجاے تو اس وقت حقیقت کهلے که خود انکا مشورہ بهی ایسا هی هوتا ہے یا نہیں ؟

یه سب کہنے کی باتیں هیں اور ان میں حروف و اصوات کے علاوہ مفہوم عملی کچهه بهی نہیں ہے -

جس دن طلبانے اسٹرائک کی ' اسی دن میں نے الهلال میں لکها که یه اچها نہیں کیا - " مدرسه مثل ایک مملکت کے ہے - جس طرح شخصی حکومت کا جبر و استبداد ملک کو خراب کرتا ہے اسی طرح طوائف الملوکی اور بے حکومتی بهی اسکے لیے مہلک ہے " - نیز یه لکها که " اسٹرائک امن و نظام کی ایک ایسی غارت ہے جسکو کسی حالت میں بهی اچها نہیں کہا جاسکتا "

تاهم جو واقعات دنیا میں هوتے هیں ' انهیں صرف اخلاق کی کتابوں کے اندر هی نہیں ڈهونڈهنا چاهیے ' اور کسی شخص کو اسکا حق حاصل نہیں ہے که حق و باطل ' انصاف اور بے انصافی ' عدل و ظلم ' اور طلب و داد کو کسی خاص گروہ کیلیے مخصوص کردے - ندوہ کے طالب علموں نے اخبارات میں مضامین لکهے - اخبار وکیل امرتسر نے قابل صد تعریف مستعدی سے اپنے صدها صفحات اس بحث کیلیے وقف کر دیے ' اندرونی طور پر هر شکایت کیلیے حکام ندوہ کو عرضیاں دی گئیں اور بار بار جواب طلب کیا گیا - لیکن ان تمام باتوں کا کوئی نتیجه نہیں نکلا اور وہ هر طرف سے مایوس هوگئے - سب سے بڑهکر یه که ایک پوری پارٹی ندوہ پر قابض تهی ' اور دوسرے خیال کے لوگ اصلاح کی طرف سے مایوس هوکر تهک گئے تهے ' اور اسلیے کچهه دلچسپی نہیں لیتے تهے - ایسی حالت میں اگر طلبانے آخری علاج سے کام لیا ' اور خرابی و بد نظمی کا علاج بالمثل خرابی هی سے کرنا چاها ' تو گو هماری اخلاقی مصطلحات کتنی هی همیں گرویدہ رکهیں تاهم همیں انکی نسبت فیصله کرنے میں زیادہ سختی نہیں کرنی چاهیے ' اور انکی مجبوری و بے بسی پر بهی نظر رکهنی چاهیے -

اگر اسٹرائک اچهی چیز نہیں تو اسکا سب سے پہلے الزام قوم کے سر ' اور علی الخصوص قوم کے ان نمایاں اشخاص کے سر ہے جو همیشه ان معاملات میں پہلی صف هوتے هیں - کیوں انهوں نے اخبارات کے مضامین نہیں پڑھے ؟ کیوں اخبار وکیل کے بے شمار کالموں پر کبهی نظر نہیں ڈالی ؟ کیوں ان انصاف طلب صداؤں سے کان بند کرلیے جو هر هفتے مصائب ندوہ کیلیے بلند هوتے تهے ؟ جب ایک شے پبلک میں آگئی اور اخبارات میں مسلسل مضامین لکهے جاتے هیں تو پهر بے خبری کا عذر مسموع نہیں هوسکتا - جب کسی نے خبر نه لی تو انهوں نے اپنی قسمت کو خود اپنے هاتهوں میں لیا ' اور وہ آخری علاج کرنا چاها ' جو گو کیسا هی برا هو لیکن اسکی علت خود هماری هی غفلت تهی - یه علاج کارگر هوا اور اب سرگشتگان غفلت نے دو چار کروٹیں لیں - پس جن لڑکوں نے یه آخری علاج کرکے تمهیں هوشیار کیا ہے ' انکی بخشی هوئی هشیاری سے بیدار هوکر سب سے پہلے انهی کو الزام دینا انصاف سے بعید ہے !

۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیه

مولــود فساد کا کامل بلوغ

عہدہ داروں کا سازشی تقرر

مزعومه ومفروضه نظامت ندوة العلماء

(۳)

ایک ایسا شخص فرض کیجیے جو نئے عہدہ داروں کا نه صرف دوست و رفیق بلکه شیفتۂ و فدا کار ہو ' اور انکی نظامت و نیابت کو اپنے ایمان و ضمیر سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہو - نیز اس نے قسم کھا لی ہو که جب تــک بحث و ثبوت کا ذرا سا سہارا بھی باقی رهیگا ' مولوی خلیل الرحمن صاحب کی نظامت کو ہاتھه سے ندونگا :

یا تن رسد بجاناں ' یا جاں زتن بر آید !

اچھا ' تو اب فرض کیجیے که وہ ایسے موقعه پر کیا کریگا جبکه اسکے سامنے اہلیت اور استحقاق علمی و اخلاقی کی وہ تمام بحث پیش کی جائیگی جو پچھلی اشاعت میں نکل چکی ہے ؟

یقیناً وہ جوش حمایت میں کہے گا که خیر ' مان لیجیے که مولوی خلیل الرحمن صاحب نه تو علمی قابلیت کے لحاظ سے اس عہدے کیلیے کوئی چیز ہیں ' اور نه ہی کسی اخلاقی خوبی کے اعتبار سے مستحق ہیں - لیکن آخر مجلسوں اور انجمنوں کے قوانین و قواعد بھی کوئی شے ہیں یا نہیں ؟ اگر وہ قانون و قواعد کے مطابق ناظم بنادیے گئے ہیں ' اور ایک انجمن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے انہیں قانوناً عہدہ دار تسلیم کرلیا ہے ' تو پھر خواہ وہ کیسے ہی نا اہل کیوں نہوں ' لیکن قاعدہ چاہتا ہے که انہیں تسلیم کرہی لینا چاہیے - نه کیجیے گا تو دنیا میں قانون اور قواعد کی توہین کی ایک بہت ہی بری مثال قائم ہوجائیگی - استحقاق نہیں ' نسہی ' کم ازکم قانون تو ہے ؟ انہوں نے استحقاق و صلاحیت کا پاس نہیں کیا - آپ قانون کی عزت پر نظر رکھیے - کسی کی علمی و اخلاقی حالت پر بحث کرنیکا آپکو کس نے حق دیدیا ہے ؟ یه تو " ذاتیات " ہے - جو کچھه کہنا ہے قاعدہ اور قانون کی بنا پر کہیے -

غرضکه استحقاق و اہلیت کے بعد گو اصلاً بحث کا خاتمه ہوجاتا ہے لیکن ایک ایسے شخص کیلیے جو اصول کی بنا پر نہیں ' بلکه اپنے کسی ذاتی فیصلے کی بنا پر انکی نظامت کا خواہشمند ہو ' کہنے کیلیے قانون اور قواعد کا سہارا ابھی باقی ہے -

اچھی بات ہے - آئیے اپنے تسلیں ایک ایسا ہی ارادت کیش شخص فرض کرلیں اور پوری کوشش کریں که کسی نه کسی طرح مولوی صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا نا ہی چاہیے - استحقاق و اہلیت کی بنا پر نا کامی ہوگی تو قانون اور قواعد کا گوشه ڈھونڈھیں گے - یہاں سے بھی نــکالے گئے تو خود ندوہ کے دستور العمل کی دہائی دینگے - یہاں بھی شنوائی نه ہوئی تو اسکے معروف و موجودہ دستور العمل کا دروازہ کھٹکھٹائینگے - اگر یه بھی نه کھلا تو پھر یا قسمت یا نصیب !

کیا شکوہ تم سے ' روییے اپنے نصیب کو !

بہر حال میں تسلیم کیے لیتا ہوں که پچھلی اشاعت میں جو کچھه لکھا گیا ' یکسر لغو اور بے معنی تھا - استحقاق اور اہلیت کیا شے ہے اور ایثار و اخلاق کو کون پوچھتا ہے ؟ اصل شے قانون اور قاعدہ ہے - فاستغفرالله ربي من کل ذنب و اتوب الیه !

کردیم هــزاربار توبــه !

صرف مجالس و مجامع کے قوانین عمومی اور خود ندوہ کے دستور العمل ہی کے مطابق اب نظر ڈالتا ہوں :

گر تو دامن بکشی ' دست کے کوتــه نیست !

(نظامت جدید اور قواعد مجالس)

قواعد کا یه حال ہے که ایک تو عام طور پر باقاعدہ انجمنوں کے قوانین ہیں اور تمام مجلسوں کیلیے بطور ایک مشترک اصول کے تسلیم کیے جاتے ہیں - ایک خود نــدوہ کا دستور العمل ہے - علم قوانین کا اگر ذکر کیا گیا تو یہ کہکر بآسانی ٹالدیا جائیگا که ندوہ علم قوانین مجالس کی پیروی پر مجبور نہیں - اگر تمام دنیا میں ایسا ہوتا ہے تو کیا ضرور ہے که ندوہ بھی ایسا ہی کرے ؟

پس بہتر ہے که صرف نــدوہ ہی کے دستور العمــل کے مطابق نظر ڈالی جاے -

لیکن ندوہ کا دستور العمل بھی دو مختلف صورتوں میں موجود ہے - ایک تو اسکا اصلی اور قدیمی دستور العمل ہے دوسرا معروف موجودہ دستور العمل جس پر آجکل ادعائی عمل کیا جاتا ہے -

کبھی گذشته صحبت میں تفصیل کے ساتھه لکھه چکا ہوں که اصلی دستور العمــل کی دفعات مہمه کیا تھیں ' اور پھر کس طرح ان میں نئی نئی ترمیمیں اور اضافے کیے گئے ؟ پس موجودہ حالت میں در اصــل ندوہ کا دستور العمــل کوئی چیز نہیں ' اور مسئلۂ اصلاح ندوہ میں اصلی ما به النزاع وہی دستور العمل ہے - تاہم جو کچھه بھی ہے ' چاہیے که صرف اسی کو پیش نظر رکھا جاے - کیونکه اگر اصلی دستور العمل کی بنا پر بحث کیجیگا تو کہدیا جائیگا که اس منسوخ شدہ دستور العمل کو اب تسلیم ہی کون کرتا ہے ؟

ذکــر تو منسوخ کــرد عشق اوائــل !

(رعایت کی انتہــا)

غور کیجیے که نقد و محاکمه میں اس سے زیادہ رعایت اور نرمی کیا ہوسکتی ہے ؟ عــلم قوانین اصل بحث ہیں - اگر انسے کام لیا جاے تو ایک منٹ کے انــدر پوری کارروائی کو ناجائز قــرار دیسکتے ہیں - لیکن ان سے بالکل قطع نظر کرلی جاتی ہے - اسکے بعد نــدوہ کا اصلی دستور العمل ہے اور اسمیں جسقــدر تبدیلیاں کی گئی ہیں ' یکسر نا قابــل تسلیــم و خــلاف قانون ہیں ' لیکن اپکی خاطر سے اسے بھی چھوڑ دیا گیا - صرف وہی معروف و مبدل دستور العمل اپنے سامنے رکھتے ہیں جو ندوة العلما کا موجودہ مسلمه نظام ہے اور ندوہ کی طرف سے چھاپکر تقسیم کیا جاتا ہے !

(انتخاب نظامت حسب دستور العمــل)

۱۸ سے ۲۰ - جولائی تــک ایک جلسۂ انــتظامیه لکھنؤ میں منعــقد ہوا ' اور اسی میں گذشته نظام عمــل کو توڑکر نیا ناظــم منتخب کیا گیا - یه کارروائی جو قانون اور قاعــدہ کے نــام سے کی گئی ' قاعدہ اور قانون کی بدترین توہین تھی - ایسی توہین جس سے زیادہ کوئی ناجائز مجمع اور بے قاعدہ جتھا نہیں کرسکتا -

پہنچا تو اصلي حالت دوسري هي نظر آئی' اور میں بغیر کارروائي میں حصه لیے واپس آیا "

اسي جلسے میں اصول و قواعد کي بنا پر ندوہ کے مقاصد بیان کیے گئے تو میرے عزیز دوست مسٹر محمد علي نے کہا کہ میرے لیے یہ تمام معلومات بالکل نئي هیں - اب تک یہ باتیں بالکل معلوم نہ تھیں -

مجھکو یقین ہے کہ خود ندوہ کے غیر مقامي ارکان انتظامیہ بھي جو گاہ گاہ جلسوں میں آکر شریک هوجاتے هیں' ندوہ کے مفاسد سے بالکل بے خبر رکھے گئے هیں' اور بالکل یہي وجہ ہے کہ وہ انکا ساتھہ دیدیتے هیں یا خاموش هورهتے هیں - مولانا سیف الرحمن صاحب جو پچھلے جلسۂ انتظامیہ کے صدر بنائے گئے تھے' مولانا فضل حق صاحب مدرس اعلے مدرسہ عالیہ رامپور جو ایک بہت هي معاملہ فہم اور صاحب فکر و راے بزرگ هیں' نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹري کالج' مولوي احمد علي صاحب میرٹھي' اور اسي طرح بعض دیگر ارکان انتظامی کو میں شخصاً جانتا هوں' اور یقین کرتا هوں کہ ندوہ میں جو کچھہ هو رها ہے' اگر اسکے معلوم کرنے کا انھیں موقعہ دیا جاے یا ندوہ کے مفاسد کے مضامین اول سے اخر تک وہ دیکھہ ڈالیں' تو ایک لمحہ کیلیے بھي مفسدین ندوہ کا ساتھہ نہیں دینگے -

لیکن اصلي مصیبت یہ ہے کہ واقعي حالات معلوم نہیں - ندوہ کے موجودہ حکام کے هاتھہ میں ایک بڑا حربہ مذهبي الزام کا ہے - جب کبھي علما سے ملتے هیں تو فوراً کہدیتے هیں کہ هم صرف طلبا کو الحاد و نیچریت سے بچانے کیلیے ایسا کررہے هیں اور همیں خواہ مخواہ الزام دیا جاتا ہے - یہ سنکر وہ لوگ متاثر هو جاتے هیں اور کہتے هیں کہ واقعی آپ لوگ بڑے هي اچھے آدمي هیں !

اردو اخبارات کا بھي یہي حال ہے - ان میں سے بعض خاموش رهجاتے هیں - ایک دو نے ضرورت اصلاح سے انکار کردیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ان لوگوں کو بھي اصلي حالات معلوم نہیں اور اس دھوکے میں ڈالدیے گئے هیں کہ محض شخصي معاملہ ہے - اگر ندوہ کے مفاسد سے یہ لوگ واقف هو جائیں تو پھر مجھہ سے بھي بڑھکر اصلاح کیلیے سعي کریں -

الهلال کے سلسلۂ مضامین کو اگر یہ اصحاب مطالعہ فرمائیں تو انھیں واقعات معلوم کرنے میں مدد ملیگي -

درحقیقت ان تمام دقتوں کا علاج بحالت موجودہ ایک هی تھا' اور الحمد للہ کہ بزرگان دهلی نے قابل صد تعریف مستعدي کے ساتھہ اسے پورا کردیا یعنے جلسۂ علم کا انعقاد - جب تک عام لوگوں کا یک جا اجتماع نہو اور اپنا وقت صرف اسي مسئلے کیلیے صرف نہ کریں' اس وقت تک محض اخبارات میں لکھنے سے کچھہ نہیں هوسکتا -

ریاست بهوپال اور نـــدوہ

(٥) لیکن پچھلے دو هفتوں کا سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ ڈھائي سو روپیہ ماهوار کی جو رقم ندوۃ العلما کو ریاست بھوپال سے ملتي تھي' وہ هر هائنس سرکار عالیہ دام اقبالہا نے (تا اصلاح ندوہ) ملتوي کردي -

جو سرکاري خط پریسیڈنٹ انجمن اصلاح ندوہ لکھنؤ کے نام آیا ہے' اسمیں لکھا ہے کہ چند ماہ سے ندوہ کے حالات نہایت افسوس ناک هو رہے هیں' اور ایسے تغیرات هوے هیں جنکي وجہ سے اسکی حالت قابل اصلاح ہے' اسلیے ریاست کي ماهوار رقم ملتوي کردي جاتي ہے تا آنکہ ندوہ کي اصلاح هوجاے -

یہ واقعہ سرکار عالیہ کي روشن ضمیري اور تدبر و عالي دماغي کا سب سے آخري مگر سب سے زیادہ موثر ثبوت ہے' اور ایک ایسا احسان عظیم ہے جسکا تمام مسلمانوں کو صدق دل سے شکریہ ادا کرنا چاهیے - انھوں نے ندوہ کی اس وقت مدد کی جب کوئي اسکا پرسان حال نہ تھا - پھر انھوں نے اپنے عطیہ میں اضافہ کیا اور ۵۰ کي جگہ ڈھائي سو تک مقرر هوگئے - بلا شبہ یہ ایک ایسی شاهانہ فیاضي تھی جو صرف ریاست بھوپال هي سے هو سکتي ہے - لیکن تاهم میں پورے یقین کے ساتھہ انکي خدمت میں عرض کرونگا کہ ندوہ کی حقیقي زندگي اور مسلمانوں کی دیني تحریک کی اصلي هستی' اس ڈھائي سو میں اسدرجہ نہ تھی جو وہ برسوں سے عطا فرما رهی هیں' جسقدر اس ڈھائي سو کے بند کردینے میں ہے جو انھوں نے آج سے شروع کیا ہے -

اخلاق کا هر جوهر اعراض و اثرات سے وابستہ ہے - فیاضي کے یہ معني نہیں هیں کہ روپیہ دیا جاے - في نفسہ روپیہ دینا کوئي تعریف کي بات نہیں ہے - ڈاکوؤنکا سردار اپنے ماتحت چوروں کو روپیہ دیتا ہے - کئي قمار باز دولت مندوں نے بڑے بڑے چندے دیکر کارلو کا قمار خانہ قائم کر رکھا ہے - ایک ظالم حکمران جب مظلوموں کو برباد کرنا چاهتا ہے تو قتل و خونریزي کیلیے خزانے کا منہ کھولدیتا ہے -

پس محض روپیہ دینا کوئي تعریف کي بات نہیں - اصلي شے اسکا طریق صرف و بخشش ہے کہ کار خیر و عمل صحیح کیلیے دیا جاے - اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بخیل جو مسجد بنانے کیلیے روپیہ نہیں دیتا' یقیناً اس فیاض سے هزار درجہ بہتر ہے جسکے روپیہ سے قمار خانہ چل رها هو - پہلے نے کار خیر کو روکا پر دوسرے نے هزاروں انسانوں کو ٹھوکر کھلائي

آج هندوستان کي مصیبت یہ نہیں ہے کہ فیاضی نہیں کي جاتي - مصیبت یہ ہے کہ فیاضي کا صحیح مصرف و موقعہ لوگوں کو معلوم نہیں - اگر یہ مصیبت دور هوجاے تو یقین کیجیے کہ هماري ضرورتوں سے زیادہ قومي روپیہ اس وقت خرچ هو رہا ہے

سرکار عالیہ کا جود و سخا جس طرح تمام رؤساء و ارباب همم کیلیے ایک اسوۂ حسنہ تھا' ٹھیک اسي طرح انکا اس عطیہ کو روک دینا بھي همارے لیے ایک بہترین درس حقیقت ہے' انھوں نے جس قدر احسانات اس وقت تک عطا فرما کر قوم پر کیے هیں' ان سے کہیں زیادہ اس بندش و التوا کے ذریعہ احسان فرمایا ہے - جو متاع جتني نایاب هو اتني هي قیمتي بھي هوتي ہے دینے والے اور بھي هیں' لیکن دینے کا صحیح محل و طریقہ بتلانے والا کوئي نہیں -

حقیقت یہ ہے کہ سرکار عالیہ موجودہ اسلامي نسل کي ایک غیر معمولي فرد هیں اور میں سچ سچ کہتا هوں کہ روز بروز میرے دل میں انکي عزت بڑھتي جاتي ہے - میں رؤسا اور ارباب دول سے (الحمد للہ) ایک مستغني اور بے پروا زندگي رکھتا هوں اور میري مذمت کے اسراف کے بعض لوگ شاکي هیں' مگر میں تعریف میں کبھي بھي اسراف نہیں کر سکتا -

اگر اسي طرح هندوستان کي ریاستیں قومي درسگاهوں کے حالات پر نظر رکھیں اور انھیں اصلاح کیلیے مجبور کریں تو جلسوں کے ریزولیوشن اور اخباروں کے صفحات ایک طرف ایک بخشش گاہ کا عارضي کا سد باب ایک طرف ! ندوہ کي زندگی کا سہارا گورنمنٹ کي اعانت کے بعد ریاست بھوپال کي اعانت تھي - اسکے بعد ریاست رامپور کي ماهوار مدد ہے' اور حیدر اباد سے بھي سو روپیے ملتے هیں - کاش یہ دونوں ریاستیں بھي اس طرف متوجہ هوں' علی الخصوص ریاست رامپور جسے کاردان و دانشمند مجمع اعیان و حکام میسر ہے -

مفسدین ندوہ کو یاد رکھنا چاهیے کہ وہ ندوہ کو کسي طرح نہیں مٹا سکتے مگر خود یقیناً مٹ جائیں گے -

قوم دوسرا ندوہ بنا سکتي ہے لیکن وہ اس قوم کي آغاز کردہ کرکے دوسري قوم اپنے لیے نہیں لا سکتے -

اور انکے اعوان و انصار قدیمۂ وجدیدہ شریک تھے' علی رغم انف خلیل الرحمن و اخوانہ ' ایسا رزولیوشن پاس کیا ' اور کیوں خود مولوی خلیل الرحمن نے اپنے ادعاے "انا احق بالخلافۃ " سے کفارہ کشی کرلی ؟ اگر ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ تک جلسۂ انتظامیہ میں کوئی شخص ناظم بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا ' حالانکہ مولوی خلیل الرحمن ' مولوی شاہ سلیمان ' مولوی مسیح الزمان ' مولوی سید عبدالحی صاحب ' وغیرہ وغیرہ حضرات اسمیں موجود تھے ' تو ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کو وہ کونسا انقلاب انسانی ذہن و جذبات کے اندر ہوگیا کہ یکایک انہیں میں سے ایک شخص تمام آلات و اسلحۂ نظامت سے لیس ہوکر سامنے آ گیا ؟ اور پھر اسطرح سامنے آیا کہ جلسۂ انتظامیہ کے تمام منکر ومتمرد ارکان اپنے انکار و تمرد گذشتہ کو بھول کر یہ کہتے ہوے سجدے میں اوندھے ہوگئے کہ " تا للہ لقد آثرك اللہ علینا ' و ان کنا لخاطئین " اور گویا مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مولوی سید عبد الحی صاحب سے مخاطب ہوکر کہا : " یا ابت ! ھذا تاویل رویای من قبل ' قد جعلها ربی حقا " ؟

(التحول الفجائی)

جن حضرات کو " قانون ارتقا " کے مباحث سے دلچسپی ہے انہیں معلوم ہوگا کہ اس نظریہ کے بنیادی مسائل مہمہ میں سے ایک مسئلہ انقلاب طبیعی اور تحول یعنی : Metamor Phasis کا بھی ہے -

اس سے مقصود وہ تغیرات و انقلابات ہیں جو حسب سنن طبیعۃ موجودات عالم کے آثار و خواص ' اور اشکال و اجسام میں ہوتے رہتے ہیں ' اور پھر رفتہ رفتہ انکا مجموعی نتیجہ ایک نوعی تغیر تک پہنچ جاتا ہے -

اِن تحولات میں سے ایک انقلاب " تحول فجائی " کا ہے - یعنے ایسے مستثنیات تحول جو یکایک اور ناگہانی ظہور میں آجاتے ہیں - اخیر دور کے علماء ارتقا نے اس تحول کا وجود اکثر حالتوں میں تسلیم کیا ہے ' اور پچھلے دنوں ڈاکٹر شیفر نے اسپر لیکچر دیتے ہوے اسکے نظائر و مشاہدات گنوائے ہیں -

میں سمجھتا ہوں کہ تحول فجائی کی ایک عمدہ نظیر ۲۰ مارچ کے جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلما کی یہ کارروائی بھی ہے جس سے لندن کی امپریل اکاڈیمی کا بے خبر رہنا (جسمیں ڈاکٹر شیفر نے لیکچر دیا تھا) اسکی بہت بڑی بد قسمتی ہوگی - ایسی کھلی اور انسانی تحول فجائی کی شہادت اور کہیں نہیں ملسکتی ! واقعہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ سے پیشتر تک جسقدر ارکان ندوہ بشمولیت مولوی خلیل الرحمن صاحب موجود تھے ' جلسۂ انتظامیہ نے بشمولیت مولوی خلیل الرحمن و مولوی سید عبد الحی و منشی احتشام علی و مولوی شاہ سلیمان صاحب وغیرہ وغیرہ اُن ضروری شرطوں سے اُنھیں کلاً یا جزاً خالی پایا جو ندوہ کی نظامت کیلیے مطلوب ہیں ' اور بار بار یہی فیصلہ کیا کہ معتمدیاں قائم رہیں کیونکہ انپر اعتماد ہے اور کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ندوہ کا ناظم ہوسکے -

لیکن : ایں قصۂ عجب شنو از دور انقلاب :

کہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کی صبح کو تحول فجائی کا ایک عجیب و غریب نمونہ نظر آیا کہ وہی مولوی خلیل الرحمن صاحب جنکی موجودگی میں جلسۂ انتظامیہ عہدۂ نظامت کیلیے ناظم کی تلاش میں ناکام رہچکا تھا ' اور اسطرح بار بار تسلیم کرچکا تھا کہ وہ باوجود خواہش و طلب شدید ' اس عہدے کیلیے اہل نہیں ہیں ' یکایک کسی قوۃ انقلاب مخفی ' اور قانون تحول فجائی کے ماتحت آکر اس طرح منقلب اور متغیر و متحول ہوگئے ' گویا وہ کل تک کے مولوی خلیل الرحمن ہی نہیں ہیں ' اور مذہب ارتقا نے انہیں یکسر پیکر انقلاب و تغیر کردیا ہے !! فسبحان الذی اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن ا فیکون !!

(معتمدیوں کی ...)

یہ کارروائی بے قاعدگی اور بے نظمی کا ایک ایسا کامل درجہ کا نمونہ ہے ' جسکی نظیر پیدا کرنے کیلیے بڑی جد و جہد کرنی پڑیگی - معتمدیوں کے توڑنے کا جلسۂ انتظامیہ کو اس طرح قانوناً کوئی حق ہی نہ تھا - اگر معتمدین نے اپنے اپنے استعفے بھیج دیے تھے تو جلسۂ انتظامیہ صرف اس ایک ہی فیصلہ کیلیے مجبور تھا کہ جلسۂ عام تک انکی منظوری و عدم منظوری کو ملتوی کردیتا ' اور جلسۂ عام کا انتظام کرتا - اس عرصے میں سابق انتظام برقرار رکھا جاتا - دنیا جہان کی انجمنوں کا یہی قاعدہ ہے ' اور خود ندوہ کا دستور العمل بھی یہی ہے - لیگ کی صدارت سے ہز ہائنس سر آغا خان نے بارہا استعفا دیدیا ' لیکن لیگ کی کونسل اسکے سوا اور کچھہ نہ کرسکی کہ جلسۂ عام میں پیش کردے - جلسۂ عام کے انتہائی اختیارات تمام انجمنوں میں صرف اسی لیے رکھے گئے ہیں تاکہ اشخاص و محدودہ جماعت کو کسی طرح کی سازش کا موقع نہ ملے جیسا کہ بد بخت ندوہ سازش کا شکار ہوا -

پس اول تو جلسۂ انتظامیہ اسکے سوا اور کوئی کارروائی کرہی نہیں سکتا تھا ' لیکن چونکہ ہماری بحث ابتدا سے اس روش پر ہے کہ ہر موقعہ پر آخری سے آخری صورت جواز کو بھی تسلیم کرکے مسئلہ کے عدم جواز کو ثابت کر دیتے ہیں ' اور ابتدا ہی میں لکھہ آئے ہیں کہ آجکی صحبت میں ہمارا پوزیشن ایک ایسے شخص کا ہوگا جو تغیر نظامت کا نہایت خواہشمند ہے ' اور ایک ذرا سا سہارا بھی ناخن اٹکانے کا ملجاے تو اسپر اپنے مقصود و مطلوب کے جواز و ثبوت کا ایک پہاڑ کھڑا کردینا چاہتا ہے ' اسلیے علی سبیل الفرض تسلیم کیے لیتے ہیں کہ جلسۂ انتظامیہ معتمدین کی علحدگی کے مسئلہ کا فیصلہ کرسکتا تھا ' اور ایسا کرنے کیلیے صحیح وجوہ اپنے سامنے رکھتا تھا ' لیکن پھر بھی انتخاب نظامت کا عقدہ حل نہیں ہوتا ' کیونکہ اسکے سامنے ایک صاف اور باقاعدہ کارروائی کا راستہ کھلا تھا - وہ ان معتمدوں کی جگہہ عارضی طور پر دوسرے معتمد مقرر کردیتا اور آیندہ کیلیے معتمدوں کے قیام و عدم قیام یا تقرر نظامت کے مسئلہ کو حسب قاعدہ جلسۂ عام میں پیش کرتا -

اسکی مجبوری کونسی آپڑی تھی کہ چپ چپاتے یکا یک ایک ایسے شخص کو ناظم مقرر کردیا جاے ' جو برسوں سے اپنے تئیں ناظم بنانے کی آرزو رکھتا ہے مگر ہر مرتبہ جلسۂ انتظامیہ اسے ناظم تسلیم کرنے سے انکار کردیتا ہے ' اور کسی جلسۂ عام میں اسکی نظامت کا مسئلہ پیش نہیں کیا جاسکتا ؟ اور پھر جسکی موجودگی اور خواہش جنون نماے نظامت کے باوجود ' جلسہ انتظامیہ یہ فیصلہ کردیتا ہے کہ " عہدۂ نظامت کیلیے سردست کوئی شخص موجود نہیں " ؟

اُس شخص نے ناظم بننے کیلیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں ' اور کیسی کیسی سازشیں نہیں ہوئیں ؟ نا جائز طور پر لوگوں کو جمع کیا گیا ' راز دارانہ خطوط لکھہ لکھہ کر اور دورے کر کرکے آدمی بلاے گئے ' اور ایک مرتبہ تو وہ قیامت برپا کی جس کی ناکامی کا ایک لمحہ کیلیے بھی " حزب الافساد " کو خوف نہ تھا - تاہم قانون ' قاعدہ ' اہلیت ' استحقاق ' اور حق کی بمقابلۂ باطل قدرتی طاقت نے ہمیشہ تمام کوششوں کو ناکام رکھا ' اور خود جلسہ ہاے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ناظم بننے کیلیے کوئی شخص اہل موجود نہیں ہے - موجودہ انتظام جس طرح چل رہا ہے اُسی طرح چلنا چاہیے -

(۲۰ مارچ کا عجیب و غریب جلسہ)

جس جلسۂ انتظامیہ میں کارروائی کی گئی ' اسکی چھپی ہوئی رپورٹ میرے سامنے ہے - اسمیں شرکاء مجلس کی جو فہرست دی گئی ہے ' اسکو نہ کہنا کہنا [illegible]

اسلیے نہیں کہ حقیقت و قوانین عمومی کے خلاف تھی ' بلکہ صرف اسلیے کہ اس طـرح کی کارروائی کرکے جلسۂ انتظامیہ نے خود ندوہ کے دستور العمل کو پرزے پرزے کردیا -

(دفعہ ۲۲ دستور العمل)

(۱) دستور العمل حال کی دفعہ ۲۲ میں ہے :

" مجلس ھـاے انتـظامیہ کی تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرکے فہرست امور تصفیہ طلب کی دو ہفتہ پہلے ارکان انتظامیہ کے پاس بھیج دیگا "

عام طور پر تمام انجمنوں کی منیجنگ کمیٹیوں کا قاعدہ ہے کہ فیصلہ طلب امور کو ایک دو ہفتے پہلے ممبروں کے پاس بھیج دیتے ہیں جسکو اجنڈا کہتے ہیں ' تاکہ وہ آن پر غور و فـکر کرکے بحث و راے کیلیے مستعد ہوجائیں - ندوہ کے دستور العمل نے اسکے لیے دو ہفتے کی مدت قرار دی ہے -

اب تحقیق طلب یہ ہے کہ ۲۰ جولائی کے انتظـامی جلسے میں ایک ایسا اھـم اور عظیم الشان مسئلہ پیش ہونے والا تھا جو ندوۃ العلما کے ھشت سالہ طریق انتظام کو منسوخ کرکے اور تینوں معتمدوں کو توڑ کے ایک شخص کو ناظم قرار دینا چاھتا تھا ' اور یہ وہ کارروائی تھی جس پر ندوہ کی انتظامی و تعلیمی ھستی کا دارو مدار تھا - پس ضرور تھا کہ حسب دفعہ ۲۲ دستور العمل ندوہ دو ہفتہ پہلے اسکی اطلاع تمام ممبروں کو دیدی جاتی ' اور لکھدیا جاتا کہ معتمدوں کے توڑ نے اور فلاں شخص کے ناظم مقرر ہونے کی نسبت آنھیں اپنی راے دینی پڑیگی ' لیکن اس قسم کی کوئی اطلاع ممبروں کو نہیں دی گئی ' اور نہ اجنڈا میں ناظم کا ذکر کیا گیا - دفعتاً ایک ممبر نے تجویز کی کہ متعمدیاں توڑ دی جائیں اور ۵۱ ممبروں میں سے دس یا گیـارہ حاضر الوقت ممبروں نے اسیوقت منظوری بھی دیدی ! اسکے بعد معاً ایک شخص کو نظامت کے لیے پیش کیا گیا ' اور وہ ناظم بھی قرار پا گیا !!

کیا حسب قاعدہ دستور العمل دفعہ ۲۲ کسی جلسۂ انتظامیہ کی ایسی ناگہانی کارروائی جائز قرار دی جاسکتی ہے ؟ کوئی شخص بھی جسے مجلسوں کے قواعد و قوانین کا علم ہو ' کیا اس درجہ شرم و حیا کو خیـرباد کہہ سکتـا ہے کہ اس کھلی سازش کو باقاعدہ قرار دیسکے ؟

اگر باقاعدہ طور پر سچائی اور حقیقت کے ساتھہ کام کرنا تھا تو کیا وجہ ہے کہ دو ہفتہ پہلے ممبروں کو اطلاع نہیں دی گئی ' اور اجنڈے میں اس تجویز کی تصریح نہیں کی ؟ کونسی ضرورت اخفـا اور پردہ داری کی پیش آگئی تھی ؟ اور وہ کونسا عذر ہے جسکی بنا پر ایک ایسے اھم اور عظیم الشـان انقـلابی مسئلہ کو یکا یک پیش کرکے منظور کرا لیا گیا ؟

اصل یہ ہے کہ یہ لوگ فساد و ضلالت میں کتنے ہی پختہ مغز ہوں ' مگر معلوم ہوتا ہے کہ ان کاموں میں ابھی نا تجربـہ کار ھیں - اگر ایسا نہوتا تو ایسی صریح اور کھلی بے ضابطگی کرکے اپنی ھلاکت کا سامان خود فراھم نہ کرتے ' اور صبر و احتیاط کے ساتھہ ایک کامل درجہ کی قاعدہ نما بے قاعدگی کرتے جیسا کہ اور بہت سے مقامات میں کیا جاتا ہے -

(حادثۂ غریبہ)

(۲) پھر یہ بھی واضح رہے کہ معتمدین کی تقسیم اور نظامت ندوہ کا مسئـلہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے - خود جلسۂ انتظامیہ میں بارھا پیش ہوچکا ہے - اور ایسے جلسوں میں جو جلسۂ عام کے موقع پر منعقـد ہوے اور اسلیے صـرف کورم ہی کے جلسے نہ تھے بلکہ تقریباً تمام ممبروں کا کامل اجلاس تھا -

نومبر سنہ ۱۹۰۸ میں مجلس انتظامیہ کا ایک وسیع اجلاس ہوا جسمیں مولوی خلیل الرحمن اور مولوی سید عبد الحی صاحب بھی موجود تھے - جلسے نے بالاتفاق یہ تجویز پاس کی کہ تینوں معتمدیاں قائم رھیں ' اور جلسۂ انتظامیہ اس انتظام پر پورا اعتماد کرتا ہے -

پھر ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۱۰ کے جلسے میں بھی یہی مسئلہ پیش ہوا اور بالاتفاق طے پایا کہ :

" اس وقت کوئی شخص ایسا موجود نہیں ہے جسکا تقرر خدمت نظامت کیلیے ہوسکے - پس جس طور پر کام چل رہا ہے ' یعنی تین معتمدوں کی تقسیم میں ' اسی طرح چلتا رہے "

جلسۂ انتظامیہ کا یہ رزو لیوشن قابـل غور ہے - یہ جس جلسے نے بالاتفاق منظور کیا اسمیں مولوی خلیل الرحمن ' مولوی سید عبد الحی ' مولوی شاہ سلیمان پھلواروی ' اور مولوی مسیح الزمان مرحوم شاھجہانپوری موجود تھے - اسلیے اس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان اشخاص میں سے کوئی شخص جلسۂ انتـظامیہ کے نزدیک ناظـم بنـنے کے لائق نہ تھا ' کیونـکہ اگـر لائق ہوتا تو وہ ان اشخاص کی موجودگی میں یـہ رزو لیوشن کیوں منظور کـرتا کہ " کوئی شخص خدمت نظامت کیلیے نظر نہیں آتا " ؟

پس معتمدوں کی تقسیم ایک ایسا انتظام تھا جو برسوں سے چـلا آتا تھا اور اسکو جلسہ ھاے انتظامیہ نے بارھا قابـل اعتماد و عمل تسلیم کـرلیا تھا - جن جلسوں نے اسپر اعتـماد و قیـام کے ووٹ پاس کیے ' وہ کامل اور عظیـم الشان اجلاس تھے ' یعنی انمیں تقریباً تمام ممبران انتظامی شریک تھے - ایک ایسے مسلم و معتمد انتظام کو یکا یک توڑ دینے کا ایک ایسے جلسے کو کیا حق ہوسکتا ہے جو محض کورم کا ایک رسمی مجمع تھا ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسکی کوئی اطلاع حسب قاعدۂ دستور العمل ممبروں کو نہیں دی گئی تھی ؟

اگر اسی طرح ایک شخص دس بارہ ممبروں کو اکٹھا کرکے انجمنوں کا کانسٹی ٹیوشن اولٹ دیا کرے تو پھر قاعدہ اور قانون ایک ایسا لفظ ہے جسکے کوئی معنی سمجھہ میں نہیں آسکتے !

اول تو یکایک معتمدیوں کو توڑ دینے کی تجویز پیش کی گئی اور منظور کرلی گئی - حالانکہ یہ جلسۂ انتظامیہ کا ایک مسلمہ و معتمدہ انتظام تھا ' اور اسکے توڑ دینے کیلیے ایک کامل اجلاس کی ضرورت تھی نہ کہ چھہ سات آدمیوں کی سازش کی -

پھر اسپر بھی اکتفا نہ کرکے ایک شخص کو نظامت کیلیے تجویز بھی کردیا گیا -

یہ کون شخص ہے ؟ علم و صلاحیت کا کوئی نو مولود مخارق ہے جو یکایک مولوی سید عبد الحی صاحب کو اپنے مطب میں کھیلتا ہوا ملگیا ہے ' اور وہ جلسۂ انتظامیہ کے سامنے اٹھاکے لے آے ہیں ؟ یا دار العلوم ندوہ میں کوئی نئی تربیت گاہ کھل گئی ہے جو کہن سال ممبران ندوہ کو بھی چند سالوں کے اندر اپنے نفوذ علمی و اخلاقی سے بالکـل بدل دیا کرتی ہے ' اور اس تربیت گاہ میں ایک شخص علم و [illegible] کا چولا بدلکر جلسۂ انتظامیہ کے سامنے آگیا ہے ؟

نہیں ' یہ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری ھیں جو ابتدا سے ندوۃ العلما کی مجلس انتظامیہ کے ممبر ' اور برسوں سے نظامت ندوہ کے غزال رعنا کے پیچھے کوہ و بیابان مساعی و متاعب کی ٹھوکریں کھا رہے ھیں :

کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ مارا !

لیکن یہ بزرگ تو اس وقت بھی جلسۂ انتظامیہ میں موجود تھے ' جب وہ یہ رزولیوشن پاس کر رہا تھا کہ " کوئی شخص عہدۂ نظامت کیلیے موزوں موجود نہیں ہے ' اسلیے تین معتمدوں کی تقسیم کے ساتھہ ھی کام جاری رکھا جاے " ؟

کیوں اس جلسۂ انتظامیہ نے جسمیں خود مولوی خلیل الرحمن

انجمن اصلاح ندوہ

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدولہ حسام الملک ' سید علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صدیق حسن خاں مرحوم رکن انتظامي ندوۃ العلما و سابق ممبر مجلس تعمیرات دار العلوم - سیکریٹري " انجمن اصلاح ندوہ "]

(۲)

(تفصیل تخریب)

چونکہ ہر شے کي ایک انتہا ہوا کرتي ہے' ان مخالفتوں کا بھي آخري نتیجہ ایک جدید انقلاب کي صورت میں نمودار ہوا ' جسکو ابھي چند مہینے ہي ہوے ہیں اور جسنے ملک کے مختلف حصوں میں بیچیني پیدا کردي ہے - مطالعۂ اخبارات اور موجودہ حالات سے واضح ہے کہ اکثر مقامات میں اس جدید انقلاب پر بے اطمیناني کا اظہار کیا گیا ہے' اور متعدد انجمنوں نے اس جدید انقلاب پر اظہار ناراضي کے رزولیوشن پاس کیے ہیں - انہیں وجوہ کی بنا پر ہم خادمان قوم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ندوہ کی تحقیق حال اور اسکی صلاح و فلاح کی جلد ترکوشش کیجاے - چنانچہ آپ حضرات تک ہم لوگوں نے اپني ناچیز صدا پہونچانا اپنا فرض سمجھا - خدا کا شکر ہے کہ ہماري صدا رائگاں نہ گئي ' اور مصلحان و ہمدردان قوم و اسلام نے اپني قومي اور اسلامي تعلیم گاہ ندوہ کے ساتھہ دلي سرگرمي کا اظہار کیا - جو خواہش دربارہ اصلاح ندوہ پیش کیگئي تھي' اسکی تائید میں بکثرت جلسے ہو چکے ہیں' اور بہ تعداد کثیر خطوط موصول ہوے ہیں -

(آیندہ کي مہمات اصلاح)

اس موقع پر بغرض مزید آگاہي سرسري طور پر اُن مشہور اور زبان زد خرابیوں کا بھي بیان کردینا ضروري ہے جنھوں نے ملک میں بے اطمیناني اور بیدلي پھیلا رکھي ہے - یہ خرابیاں جو عرصے سے قائم ہیں اور بڑھتی ہی چلي جاتی ہیں ' ندوہ کے نشو و نما اور اسکی ترقی کي راہ میں ایک دیوار آہنی کا حکم رکھتی ہیں :

(۱) ندوہ کا کانسٹیٹوشن ناقص ہے اور خود جلسۂ انتظامیہ نے اسکو ناقص تسلیم کیا ہے اور اسکی اصلاح کے متعلق تقریباً دو سال سے زاید ہوا کہ تجویزیں بھی پاس کی گئیں ' مگر افسوس کہ ہنوز روز اول ہے' اور معلوم نہیں کہ کن وجوہ کی بنا پر اسقدر صریح بے اعتنائی روا رکھی گئی ہے -

(۲) معتمدیوں کی شکست کا جو واقعہ ظہور میں آیا وہ نہایت عجیب و غریب ہے - عجیب تر یہ کہ اس معاملہ میں ایک ایسي فوري تجویز اور ساتھہ ہي اسکے منظوري عمل میں لائي گئي جو بلاشبہ کمیٹي اصلاح کي سب سے زیادہ توجہ اور تحقیق کے قابل ہے -

(۳) اگر آپ آغاز قیام ندوہ سے اسوقت تک ندوہ کے دستور العمل اور اسکے نظام و اصول کار پر غور کرینگے تو آپ کو نمایاں طور پر معلوم ہوجائیگا کہ کہاں تک اسپر ایک پبلک انسٹیٹوشن ہونیکا اطلاق ہوسکتا ہے ؟ سچ یہ ہے کہ اپني نوعیت اور بناے اعتبار سے تو وہ پبلک انسٹیٹوشن کہا جا سکتا ہے لیکن عمل درآمد کے اعتبار سے وہ محض چند اشخاص کي ملکیت نزاعي اور مجلس خانہ ساز ہے -

(۴) مجلس تعمیرات کے رکن ہونے کي تو مجھکو بھي عزت حاصل رہي ہے' مگر میں اپنے ذاتي تجربہ کي بنا پر عرض کرسکتا ہوں کہ جب تک میں ممبر رہا ' باوجود متواتر تحریري یاددہانیوں کے کبھی ایک جلسہ بھی کمیٹی تعمیرات کا منعقد نہیں ہوا ' اور نہ اسکے مصارف کے تفصیلی حالات کا علم پورے طور پر ہوسکا - آخر کار میں مستعفي ہونے پر مجبور ہوا - میں اپنی حد تحقیق اور معلومات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ شاید اسوقت تک کوئی حساب بھی شائع نہیں ہوا ہے' اور نہ غالباً اسوقت تک کوئی اسکا جلسہ منعقد ہوا ہے - غور کیا جاے کہ دنیا میں اس سے بڑھکر بھی کسی پبلک انجمن کیلیے بدنظمی اور خود مختاري ہوسکتی ہے کہ نہ تو اسکا حساب کبھی شائع کیا جاے اور نہ کبھی براے نام ممبروں کو جمع کیا جاے ؟

(۵) مختلف معطیوں نے جو روپیہ بغرض تعمیر بورڈنگ وغیرہ وقتاً فوقتاً دیا ہے ' اسکے متعلق یہ امر تحقیق طلب ہے کہ آیا وہ روپیہ انہیں کاموں کے لیے محفوظ ہے یا خلاف مرضي معطیوں کے اور خلاف قاعدہ جلسۂ انتظامیہ کے صرف کیا گیا ہے ؟ ایسا باور کرنے کے وجوہ موجود ہیں کہ جواب نفي میں ہے -

(۶) سنا جاتا ہے کہ دار العلوم کی تعمیر کا کام (جسکو ۴ سال گزر چکے ہیں اور ہنوز ناتمام ہے) اب بہت آہستگي کے ساتھہ جاري ہے' مگر عملے کي تنخواہوں میں بلا ضرورت کثیر روپیہ بدستور صرف ہورہا ہے' اور چونکہ محض شخصي اقتدار ہے اسلیے کوئي پرسان حال نہیں -

(۷) مالي صیغہ کي ابتري اخبارات میں شائع ہوچکي ہے' اور بابو نظام الدین صاحب جو ایک سرگرم رکن ندوہ ہیں' انکی رپورٹ قابل ملاحظہ ہے -

(۸) بورڈنگ اور دار العلوم کي موجودہ حالت اسقدر خراب ہے کہ انسپکٹر صاحب مدارس جو حال میں معائنۂ دار العلوم کیلیے تشریف لاے تھے' انہوں نے اسکو " خرگوش خانہ " سے تعبیر کیا ہے' اور اپني رپورٹ میں لکھا ہے کہ اگر ایسی ہي خراب حالت رہي تو سرکاري اعانت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتي - ظاہر ہے کہ اسکا اثر ندوہ کے حق میں کسقدر مضر اور پبلک میں کسقدر باعث بے وقعتي اور بد نامی ہوگا ؟

(خاتمہ)

حضرات ! یہ وہ سرسري خرابیاں ہیں کہ اگر انمیں سے دو چار بھي تسلیم کرلیجاویں تو وہ فوري تدارک و اصلاح کے قابل ہیں' اور اگر انکا بڑا حصہ یا کلیۃ سب خرابیاں صحیح ہوں تو اس سے زیادہ داغ رسوائي قوم کے لیے کیا ہوسکتا ہے ؟ مجھکو امید ہے کہ آپ حضرات بست سالہ روایات ندوہ اور اسکے معتد بہ سرمایہ کو حالت خطرہ میں رکھنا اور اسکا غارت ہوجانا کبھي گوارا نہ فرماوینگے' اور اپني اسلامي اور تعلیمي درسگاہ کو تباہي و بربادی سے بچانے میں پوری کوشش سے کام لینگے : و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - و العاقبۃ للمتقین -

۱۵ ممبران انـتظامیہ میں سے صـرف حسب ذیل ۱۲ - اشخاص شریک ہوئے تھے :

(۱) منشي احتشام علي صاحب کاکوروي (۲) منشی اعجاز علي صاحب کاکوروي (۳) منشي اظہر علي صاحب کاکوروي (۴) مولوی محمد نسیم صاحب (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب (۶) مولوي سید عبد الحیٔ صاحب (۷) حکیم عبد الرشید صاحب (۸) مولوي سید ظہورالسلام صاحب (۹) مولوي عبد العلي صاحب وکیل چندوسي (۱۰) مولوي عبد الرحیم صاحب ریواڑي (۱۱) قاري عبد السلام صاحب (۱۲) سید ظہور احمد صاحب وکیل -

ان بارہ میں سے دو شخص نکالدیجیے جو عہدۂ نظامت و نیابت پر فائز ہوے ' یعنی مولوي خلیل الرحمن اور مولوي عبد الرحیم - اب باقي اشخاص جنہوں نے انکي نسبت فیصلہ کیا ' صرف ۹ رھگئے - ان نو میں بھی ایک تہائي تو صرف ایک ھي خانـدان کاکوري کي ممتوع الاشکال صورتیں ھیں :

ھر لحظه بطرز دگر اں یار بر آمد !

بس اقانیم ثلاثه کو مسیحی علم ریاضی کے اصول پر ایک ھي سمجھیے :

ما سه جانے آمـدہ دریک بدن !

اب باقي جسقدر حضرات تشریف فرما ھیں انہیں شمار کیجیے - کلہم چھہ باقي رھگئے - ان چھہ میں ایک تو مولوي سید عبد الحي صاحب ھیں جنہوں نے تجویز پیش کي :

در پس آئینه طوطي صفتم داشته اند

باقي پانچ میں سے تین مقامي ممبروں اور دو بیروني ممبروں نے ' اور کاکوري کے اقانیم ثلاثه کے تعداداً تین مگر حکماً ایک نے تجویز سني ' اور ندوۃ العلما کي سکریٹري شپ کا ' اس ندوہ کی سکریٹري شپ کا جو تمام عالم اسلامي میں اصلح دیني اور احیاء علـوم اسـلامیه کی ایک ھی تحریک ہے ' ایـک آن واحـد میں فیصله کردیا !

پھر لطف یہ ہے کہ یہ چھہ حضرات بھی در اصل ایک صداے واحد سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے ' کیونکہ فی الحقیقة یہ سب کے سب معاملات ندوہ میں ایک ھی اصول اور اعتقاد کے اخلاف اور ایک ھی شجر طریقت کے برگ و بار ھیں - اسی لیے نہ تو کسی نے مخالفت کی اور نہ کسی کو ندوۃ العلما کے مسلمہ دستور العمل کی اس کھلی توھین پر کچھہ شرم و حیا آئي - اِدھر تجویز پیش ہوئی اور اُدھر سب لبیک کہتے ہوے دوڑے :

بیار بادہ کہ ما ھم غنیمتیم بسے !

خدا را لوگ انصاف کریں کہ یہ کون لوگ ھیں۔ جو اسطرح علانیہ قانون اور قواعد کو پاؤں تلے روند رہے ھیں اور پھر یہ کہتے ہوے نہیں شرماتے کہ جلسۂ انتظامیہ نے ایسا کیا ؟ کیا اس سے بھی بڑھکر قوم کو احمق بنانے کی کوئی مثال ملسکتی ہے ؟ اگر جلسۂ انتظامیہ ایسے ھي جلسوں کا نام ہے اور باقاعدہ کارروائیوں کا یہی مطلب ہے تو اس جلسۂ انتظامیہ سے دھقانیوں کی وہ بھیڑ ھزار درجہ افضل و ارجح ہے جہاں شام کو ایک حقہ لیکر کاشتکار جمع ہوجاتے ھیں اور مل جلکر بغیر کسی سازش اور ایمان فروشی کے اپنے جھگڑوں کو مٹا دیتے ھیں -

(آخري اور فیصله کن سوال)

(۴) اچھا ' ان تمام باتوں کي بھي جانے دیجیے - صرف ناظم کے انتخاب کے مسئله کو لیجیے - علم قوانین مجالس میں نہیں ' ندوہ کے پرانے دستـور العمل میں نہیں ' خود موجودہ دستور العمل میں دفعہ ۱۱ - موجود ہے جو اوپر گذر چکي ہے :

" ناظم کا انتخاب کامل جلسۂ انتظامیه کي تجویز اور [illegible]

ندوۃ العلما کا کانسٹي ٹیوشن مثل عام مجالس کے یوں ھے کہ اسکے دو طرح کے ممبر ہوتے ھیں - ایک وہ جو دو روپیہ سالانہ دیتے ھیں اور عام جلسے میں شریک ہوتے ھیں - دوسرے وہ ارکان انتظامي جو اسکي منیجنگ کمیٹی یا ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر ھیں - ندوہ کے اصلی دستور العمل میں تھا کہ جلسۂ عام ناظم کو منتخب کریگا نیز اسے معزول کردینے کا بھی حق اسي کو ہے - نئے دستور العمل میں معزولی کے حق کو تو سلب کرلیا ہے لیکن اتنا ٹکڑہ بجنسہ موجود ہے کہ " منیجنگ کمیٹي کہ کامل اجلاس تجویز کرے اور جلسۂ عام منظور کرے "

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ سرے سے ناظم کي منظوري کا اختیار جلسۂ انتـظامیہ کو ہے ھي نہیں - اسکا کامل اجلاس کسی شخص کو تجویز کر سکتا ہے - لیکن نصب اسي وقت ہوسکتا ہے جبکہ سالانہ جلسۂ عام میں کثرت راے اسکا ساتھہ دے -

اگر في الحقیقت یہ دفعہ دستور العمل میں موجود ہے ' اور میں غلط حوالہ نہیں دے رہا تو وہ تمام ارکان انتظامي جنہوں نے ۲۹ مارچ کو یہ سازشي ایمان فروشي کي ہے ' باہر نکلیں اور مجھے بتلائیں کہ کیونکر انہوں نے بغیر کامل جلسۂ انتظامی کي تجویز اور بغیر جلسۂ عام کي منظوري کے ایک شخص کو ناظم قرار دیدیا ؟ اور کیوں نہ انکي اس تمام کارروائی کو قوم ایک بد ترین قسم کي شرمناک بے قاعدگي قرار دے ؟

کیا انہیں اس دفعہ کی خبر نہ تھی ؟ اگر خبر نہ تھي تو ھزار شرم اُن ارکان مجلس کیلیے جو صاحبان حل و عقد بنکر ندوہ کي قسمت کا فیصلہ کرتے ھیں ' مگر اتنا بھي نہیں جانتے کہ خود ندوہ کا دستور العمل کیا کہتا ہے ؟

نہ تو مجلس انتظامي کا کامل اجلاس ہوا ' اور نہ جلسۂ عام نے نئے ناظم کو منظور کیا - برعکس قانون کي بنا پر مولوي خلیل الرحمن اپنے تئیں ناظم سمجھتے ھیں اور اپنی فرضی نظامت کے مصارف کی لعنت ندوہ کے سر ڈالتے ھیں ؟ اور کیوں اس نام نہاد جلسۂ انتظامیه کي پوري کارروائي کو حق ' قانون ' اور دستور العمل ندوہ کے نام سے ھم کالعدم نہ سمجھیں ؟

یقیناً کالعدم ہے - اس جلسے کو جو اسدرجہ قوانین مسلمۂ مجلس کي علانیہ خلاف ورزي کرے ' جلسۂ انتظامیه کہنا انتظام کے لفظ کي صریح توھین ہے - یہي سبب ہے کہ میں ابتدا سے ندوہ کے جلسہ انتظـامیه کو ایک جتھا اور چند یاران سازش کا مجمع نا جائز کہتـا آیا ہوں ' اور علم اعـلان کرتا ہوں کہ اگر میرے بیانات صحیح نہیں ھیں اور نئے ناظم کے تقرر کي کارروائي کسی طرح بھي دستور العمل ندوہ کے مطابق ثابت ہو سکتي ہے تو خدا را کوئی شخص بھی سامنے اجاے ' اور صرف اتنا ھی کرے کہ خود ندوہ کے دستور العمل سے ثابت کر دے - ذاتی خصوصیت کا کوئی معاملہ نہیں ہے - قاعدے اور قانون کی بحث ہے - میں اسی وقت مولوي خلیل الرحمن کی نظامت کا اعتراف کرلونگا ' اور پھر اگر استحقاق و اھلیت اور لیاقت و صلاحیت کا نام بھی لوں تو مجھسے بڑھکر کوئي مجرم نہیں -

رھي یہ بات کہ خواہ اھلیت و لیاقت ہو یا نہو ' قواعـد اور قانون کے مطابق تقرر کیا جاے یا نہ کیا جـاے ' مگر تاھـم مولوي خلیل الرحمن ندوہ کے ناظم ھیں ' کیونکہ وہ برسوں سے اپنی نسبت ایسا سوء ظن رکھنے کے مرض میں گرفتار ھیں اور بعض ستم ظریفوں نے بھي انہیں ناظم صاحب ' کہہ کہہ کے ھمیشہ بنایا ہے اور اس طرح انکا مرض مزمن ہوگیا ہے ' تو اسکا جواب واقعي کوئي نہیں - " النبي نبي ولو کان في بطن امه " سنا ہے ' لیکن یہ ابتک نہیں سنا کہ کسي مجلس کا ناظم بھي بنا بنایا ' ترشا تراشا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوسکتا ہے - ویسے عجائب آباد ندوہ میں کیا [illegible] عادت ھا ھو تو معلوم نہیں -

قال ابن عباس حضر عند رسول الله صلعم ابو سفیان والولید بن المغیرة والنضر بن الحارث و عقبة و عتبة و شیبة ابنا ربیعة و امیة وابی ابنا خلف والحارث بن عامر واستمعوا الی حدیث الرسول صلعم فقالوا للنضر ما یقول محمد - فقال لا ادري ما یقول لکني اراه یحرک شفتیه و یتکلم باساطیر الاولین کالذي کنت احدثکم به عن اخبار القرون الاولی - قال ابوسفیان اني لاری بعض مایقول حقاً فقال ابوجهل کلا ' فانزل الله تعالی تلک الایه -

ابن عباس فرماتے ہیں (شدید ترین کفار مکہ) ابوسفیان ' و لید' نضر ' عقبہ ' عتبہ ' شیبہ ' امیہ ' ابی اور حارث آنحضرت کے پاس آئے اور آپکا کلام سنا ' لوگوں نے نضر سے پوچھا کہ محمد کیا کہتا ہے؟ اوسنے جواب دیا کہ یہ تو میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کہتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ لب ہلاتا ہے ' اور اگلوں کے قصے کہتا ہے ' جسطرح میں تمکو گذشتوں کے قصے بیان کیا کرتا تھا - ابو سفیان نے کہا کہ محمد جو کہتا ہے اسمیں سے بعض باتیں تو سچی معلوم ہوتی ہیں - ابو جہل نے کہا ہرگز نہیں اس واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی -

خود ان آیات پر غور کرنا چاہیے جن میں یہ الفاظ آئے ہیں -

(اساطیر الاولین کے مواقع)

قرآن مجید میں یہ لفظ نو جگہہ آیا ہے' لیکن ہر جگہہ ان معانی کے سوا جو ہم نے بیان کیے ہیں کوئی اور معنی نہیں بن سکتے ' چہ جائیکہ کسی کتاب کے نام کی طرف اشارہ ہو - ہم آن تمام آیتوں کو نقل کرتے ہیں :

(۱) یقول الذین کفروا ان هذا الا اساطیر الاولین-

(۱) کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو صرف اگلوں کی کہانی ہے-

(۲) و اذا [illegible] علیهم آیاتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطیر الاولین (۸ - ۳۲)

(۲) جب اونکو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ہم سن چکے ' اگر ہم چاہتے تو ہم بھی ایسا کہہ سکتے ' یہ تو صرف اگلوں کی کہانی ہے -

(۳) و اذا قیل لهم ماذا انزل ربکم ' قالوا اساطیر الاولین - (۱۶ - ۲۶)

(۳) ان منافقین سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے خدا نے کیا نازل کیا تو کہتے ہیں وہی اگلوں کی کہانیاں -

(۴) قالوا اذا متنا وکنا ترابا و عظاما انا لمبعوثون لقد وعدنا نحن و آباؤنا ' هذا من قبل ' ان هذا الا اساطیر الاولین - (۱۳ - ۸۵)

(۴) (حیرت سے) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائینگے اور مرکر صرف مٹی اور ہڈی رہجائینگے ' تو کیا ہم پھر اٹھائے جائینگے ' یہ تو ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے بزرگوں سے بھی کہا گیا تھا - یہ کچھہ نہیں یہ خیالات تو صرف پرانے لوگوں کی قصہ کہانی کی باتیں ہیں-

(۵) قال الذین کفروا ان هذا الا افک افترا به و اعانه علیه قوم آخرون' و قالوا اساطیر الاولین اکتتبها ' فهی ' تملی علیه بکرة و اصیلا (۲۵ - ۶)

(۵) کافر کہتے ہیں کہ یہہ قران اختراع ہے ' خدا کی طرفسے نہیں ' محمد نے خود گڑھا ہے ' اور کچھہ دوسرے لوگوں نے اسکو مدد دی ہے ' اور وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانی ہے جسکو محمد نے لکھا لیا ہے اور صبح و شام اوسکو پڑھکر سنایا جاتا ہے -

(۶) و قال الذین کفروا ء اذا کنا ترابا و آباءنا ائنا لمخرجون' لقد وعدنا هذا نحن و آباؤنا من قبل ' ان هذا الا اساطیر الاولین - (۲۷ - ۷۰)

(۶) کافر کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے اسلاف مٹی ہو جائینگے ' ہم پھر قبر سے نکالے جائینگے ؟ یہ تو ہم سے اور ہم سے پہلوں سے بھی وعدہ کیے گئے تھے ' کچھہ نہیں ' یہ تو صرف اگلوں کی کہانی ہے -

(۷) والذي قال لوالدیه أف لکما ' اتعدانني ان أخرج' وقد خلت القرون من قبلي وهما یستغیثان الله ویلک آمن' ان وعدالله حق' فیقول ما هذا اساطیر الاولین' اولئک الذین حق علیهم القول (۴۶ - ۱۶)

(۷) جس کافر بیٹے نے اپنے مسلمان ماں باپ کو جھڑک کر کہا ' کیا تم دونوں اسکا مجھسے وعدہ کرتے ہو کہ قبر سے اٹھایا جاؤنگا ' مجھسے پہلے کتنی قومیں گذر گئیں' (اور اونکا نشان بھی نہیں) اوسکے ماں باپ اوسکو خدا کا واسطہ دیکر کہا کہ اے بد بخت ایمان لا ! خدا کا وعدہ سچا ہے' بیٹا کہتا ہے' کہ یہ صرف پرانے لوگوں کی کہانی ہے ' یہی وہ لوگ ہیں جنپر خدا کا عذاب واجب ہوچکا -

(۸) ولاتطع کل حلاف مهین - هماز مشاء بنمیم ' مناع للخیر معتد اثیم ' عتل بعد ذلک زنیم ' ان کان ذا مال و بنین ' اذا تتلی علیه آیاتنا قال اساطیر الاولین (۹۸ - ۱۵)

(۸) تو انکی اطاعت نکر جو ذلیل ہیں اور قسمیں بہت کھایا کرتے ہیں ' جو عیب جو اور غماز ہیں جو اسلیے کہ صاحب فرزند و مال ہیں ' نیکی سے لوگوں کو روکتے ہیں ' جو حد سے متجاوز ہیں' جو گنہگار ہیں' اور جو بد نہاد و بد اصل ہیں ' اونکو جب ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو (بے پروائی سے) کہتے ہیں کہ یہہ اگلوں کی کہانیاں ہیں -

(۹) ومایکذب به الا کل معتد اثیم ' اذا تتلی علیه ایاتنا قال اساطیر الاولین (۸۳ - ۱۳)

(۹) قران کی تکذیب وہی کرتے ہیں جو ظالم اور گنہگار ہیں ' اونکو جب ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں -

(خلاصہ)

قران مجید کی ان آیات کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اساطیر کسی کتاب دینی کا نام نہیں ہے' جس سے قران ماخوذ ہو' بلکہ کفار کا اس سے مقصود کہیں تو یہ ہے کہ اسمیں قصے اور کہانیوں کے سوا اور کچھہ نہیں' اور کہیں یہ مقصود ہے کہ قیامت معاد اور حیات بعد الموت ' کچھہ معقول بات نہیں - صرف اگلوں کی بیہودہ کہانی ہے - جس پر پرانے لوگ اپنی بیوقوفی سے یقین رکھتے تھے -

بد قسمتی دیکھو کہ یہ بعینہ وہی اعتقاد فاسد ہے جو کبھی کفار کا تھا ' اور آج ان مسلمان متفرنجین کا ہے جو قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے ' جو خدا کے ظہور جلال کے منکر ہیں ' جو اعمال کے مواخذہ سے بے پروا ہیں ' مرنے والو ! کیا موت تمہیں کبھی نہ آئیگی ؟ ہاں ایک بار آئیگی ' جسکے بعد تمکو زندہ چھوڑ کر پھر کبھی نہ آئیگی :

قد خسر الذین کذبوا بلقاء الله حتی اذا جاءتهم الساعة بغتة ' قالوا یاحسرتنا علی مافرطنا فیه ' یحملون اوزارهم علی ظهورهم ' الا ساء ما یزرون ' و ما الحیوة الدنیا الا لعب ولهو ' و للدار الآخرة خیر الذین یتقون ' افلا تعقلون (انعام رکوع ۳)

جو قیامت کے منکر ہیں وہ یقیناً نقصان اٹھائینگے - جب نا گہاں وہ گھڑی آجائیگی تو حسرت سے کہینگے ' اس گھڑی کی نسبت ہماری سست اعتقادی پر افسوس (خاموش ! کہ اب افسوس و حسرت کا وقت نہیں) آج اونکی پشت گناہ کے بوجھہ سے گراں ہے - کیا برا بوجھہ ہے - مغرورو ! تم جس دنیا کی زندگی پر مغرور ہو اوسمیں لہو و لعب کے سوا اور کیا دھرا ہے - دار آخرت نیک لوگوں کیلیے بہترین محل اقامت ہے ' نادانو ! کیا نہیں سمجھتے ؟

باب التفسیر

اساطیر الاولین

[از جناب مولانا السید سلیمان الندوی پروفیسر پونا کالج]

یورپ جسطرح علم کا مخزن ہے وہ جہل کا بھی مرکز ہے ' جس ذرہ سے اوسکو اپنے ادعا میں کچھہ بھی فائدہ کی توقع ہوتی ہے اوسکو وہ پتھر کی چٹان نظر آتا ہے' اور جس پتھر کے چٹان سے اوسکے شیشۂ ادعا کو ذرا بھی ٹھیس لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہ اوسکو ذرہ سے بھی کم نظر آتا ہے - اوسکے نزدیک صحت واقعہ کا معیار دلائل کا ضعف و قوت نہیں ہے' بلکہ یہ ہے کہ اس واقعہ کی تسلیم و انکار سے اوسپر یا اوسکے حریف پر کیا فوائد و نقصانات مرتب ہونگے ؟

سر ولیم میور کو ینابیع القران (Sources of Alkoran) کا انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوے اس ثبوت سے ایک خوشی محسوس ہوتی ہے کہ " قران مختلف ادیان و مذاہب کے خیالات و اعتقادات کا مجموعہ ہے " لیکن اس واقعہ کو اگر ہم یوں دہراتے ہیں کہ اوقات مختلفہ میں دنیا کے ہرگوشہ میں خدا کا ایک منادی اور داعی آیا' وان من امۃ الا خلا فیها نذیر (۳۵ - ۲۴) اور قران ان تمام منادیوں اور دعوتوں کا مجموعہ ہے : وانہ لفی زبر الاولین (۲۶ - ۱۹۶) تو دفعۃً ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین نصرانی کا سرخ و سفید چہرہ زرد پڑجاتا ہے کہ کہیں اس چٹان سے اوسکے نازک شیشۂ اعتقاد کو ٹھیس نہ لگ جاے -

مشہور مورخ گبن نے ایک موقع پر لکھا تھا :

" محمد کا مذہب شک و شبہہ سے پاک ہے ' اور قران خدا کی وحدانیت پر ایک شاندار شہادت ہے - پیغمبر مکہ نے ' بتوں کی ' آدمیوں کی ' ستاروں کی اور سیاروں کی پرستش اس دلیل سے رد کردی کہ جو طلوع ہوگا وہ غروب ہوگا ' جو پیدا ہوگا وہ مریگا ' اور جو حادث ہوگا وہ فانی ہوگا ...... عقل کے اصول اول یعنی توحید کی تائید میں محمد کی آواز بلند ہوئی ' اور اوسکے پیرو مراکش سے ہندوستان تک ' موحدین " کے لقب سے ممتاز ہیں ' اور بت پرستی کا خوف اب محمد کے پیرؤوں سے بالکل دور ہے(۱) - (خلاصہ) "

ہمارے ایک نصرانی دوست اولیفنٹ سمیٹن - ایم - اے - (Oliphant Smeaton, M. A.) جنہوں نے تاریخ زوال روم کی تصحیح و تحشیہ کی تکلیف اٹھائی ہے' حقیقت و صداقت کے اس چٹان کو دیکھکر کانپ اٹھے' اور چاہا کہ اس اساس محکم اور بنیاد غیر متزلزل کو آلات جہل و افترا سے منہدم کردیں ' وانی لهم التناوش من مکان بعید -

ہمارا یورپین نصرانی محقق' گبن کے ان منصفانہ الفاظ سے بیتاب ہوکر اس موقع پر حسب ذیل حاشیہ لکھتا ہے :

" گبن کا بیان محمد (صلعم) کے نظام مذہب اور اسکی جدت کی نسبت نہایت مہربانانہ ہے' حالانکہ محمد (صلعم) نے تو سادگی سے ایک نظام میں ان امور کو جمع کر دیا جو اوسکے چاروں طرف دماغوں میں پھیلے ہوے تھے- قریش خود محمد (صلعم) کو الزام دیتے تھے کہ اوسکی تمام تعلیمات ایک کتاب سے ماخوذ ہیں جسکا نام " اساطیر الاولین" ہے ' جسکا چند مقامات میں قران میں ذکر آیا ہے' اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر و معاد کے واقعات پر مشتمل ہے "

(۱) تاریخ زوال روم ج ۵ ص ۲۳۹ '

اس غریب نصرانی کو کیا معلوم کہ اوسکے قلم سے جو حرف نکل رہا ہے وہ جہل و نامعلومی کا ایک دفتر ہے !

قران میں بیشک لفظ " اساطیر الاولین " متعدد مقامات پر آیا ہے ' لیکن تمکو کسنے بتایا کہ یہ ایک کتاب کا نام ہے ؟ اگر یہ استدلال صحیح ہے کہ قران میں کسی لفظ کا متعدد بار استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کسی قدیم کتاب کا نام ہے تو خود لفظ اسلام ' رسول اللہ ' اور صلوۃ کو کسی قدیم کتاب کا نام کیوں نہیں قرار دیتے کہ لفظ اساطیر سے زیادہ تو یہ الفاظ قران میں بار بار آے ہیں ؟

(اساطیر الاولین کی لفظی تشریح)

" اساطیر الاولین " " دو لفظوں سے مرکب ہے " " اساطیر " اور " اولین "

اساطیر ' اسطور کی جمع ہے جسکے معنی داستان اور قصہ کے ہیں " اولین " " اول " کی جمع ہے جسکے معنی گذشتہ' پہلے' اور اگلے کے ہیں- دونوں لفظوں کے مرکب معنی ہیں' اگلوں کے قصے' پہلوں کی کہانیاں ' گذشتہ اقوام و اشخاص کی داستانیں !

قال الراغب ما سطر الاولون فی الکتاب من القصص و الحادیث قال الجوهری الاساطیر الاباطیل الترهات قال السدی اساجیع اولین' قال ابن عباس احادیث الاولین و قال قتادۃ کذب الاولین و باطلهم -

امام راغب اصفہانی اساطیر کے معنی لکھے ہیں ' پہلوں نے کتابوں میں جو قصے کہانیاں لکھیں' امام لغت جوہری کہتا ہے' اساطیر کے معنی " بیہودہ اور خرافات باتیں " سدی کہتا ہے کہ اسکے معنی " اگلوں کے قوافی" ہیں ' ابن عباس فرماتے ہیں " اگلوں کی باتیں" اور قتادہ کہتے ہیں کہ " اگلوں کے جھوٹ اور کذب " اسکے معنی ہیں -

اور تعجب ہے کہ اسطور جو اساطیر کا واحد ہے کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے ایک یورپین محقق نا آشنا ہو - کیا اوسنے اسی لفظ کو انہی معانی کے ساتھہ لاطینی اور جرمنی میں ہسٹوریا (Historia) اور انگریزی میں ہسٹری (History) اور اسٹوری (Story) کی صورت میں نہیں پڑھا ہے اور گر پڑھا ہے اور یقیناً پڑھا ہے تو یہ کیا تعصب و عداوت ہے کہ قران نے اس لفظ کو اس معنی میں نہیں لیئے

(اساطیر الاولین کی معنوی تشریح)

انسان کی فطرت یہ ہے کہ واقعات ماضیہ کی تاریخ ' اقوام بائدہ کی سرگذشت' اور اشخاص گذشتہ کی داستان زندگی سے نہایت دلچسپی لیتا ہے ' اور اوس سے عبرت و نصیحت حاصل کرتا ہے - یہی سبب ہے کہ دنیا میں جس کثرت سے تاریخ اقوام اور سرگذشت اشخاص کی کتابیں پڑھی جاتی ہیں کسی دوسرے علم و فن کی کتابیں نہیں پڑھی جاتی ہیں - اسی بنا پر قران مجید میں بغرض اعتبار و استبصار نہایت کثرت سے اقوام ماضیہ کے اخبار تاریخی' اشخاص گذشتہ کے واقعات زندگی' اور ممالک فانیہ کے حالات بقاؤ فنا بیان ہوے ہیں - کفار و ملحدین جو چشم بصیرت اور گوش اعتبار سے محروم تھے' کہتے تھے کہ قران میں قصص پارینہ اور افسانہ ہاے کہنہ کے سوا اور کیا دھرا ہے ؟ قیامت ' معاد' اور حالات ماوراے مادہ کو بعید از عقل سمجھکر اونکو " داستان کہن " کے نام سے تعبیر کرتے تھے - چنانچہ بہ ترتیب قران سب سے پہلی آیت جسمیں " اساطیر الاولین" کا لفظ ہے' سورۃ انعام کی آیت ہے - جسکی شان نزول میں مذکور ہے :

کہا کہ یہ واقعہ ۲۴ گھنٹے اور ۲۸۸۰ منٹ پر ہوگا - یہ وقت کا تعین بھی منجملہ اسباب اصلیہ کے ہے - یہ حکم اٹھارویں دسمبر یوم شنبہ کو ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر دیا گیا تھا' اور اکیسویں دسمبر کو ٹھیک ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر اسکی تعمیل ہوئی - دوسرے تجربوں میں ۴۴۱۷ ' ۸۹۵۰ ' ۸۷۰۰ ' ۱۱۴۷۰ ' ۱۰۰۷۰ منٹ کی مدت مقرر کی گئی تھی - ان تمام احکام کی تعمیل عین وقت پر ہوئی -

ہم میں سے اکثر اشخاص کی طرح معمول بھی بیداری کے عالم میں اس قابل نہ تھا کہ وہ دماغی طور پر حساب لگا کے معلوم کرسکتا کہ یہ مدت کب ختم ہوگی؟ مگر طبقۂ خواب مقناطیسی (Hypnotic stratum) اس قابل ضرور تھا' اور وہ اس امر کی ضمانت کرسکا کہ جونہی وقت مقررہ آئیگا' فوراً حکم کی تعمیل ہوجائیگی - ایک تجربہ میں یہ وقت رات کو آیا' معمولہ نے (اس تجربہ میں معمول ایک عورت تھی) ٹھیک اسی وقت چیلک کا نشان کاغذ کے ایک پرزے پر بنایا جو اسکے پلنگ کے پاس پڑا تھا - بظاہر وہ اسوقت بیدار نہیں ہوئی کیونکہ جب وہ اٹھی ہے تو اسے چیلک بنانا یاد نہ تھا (۱)

اس بنا پر ہم کہسکتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ نفس کا ایک ایسا مخفی حصہ ہے جو حساب لگا سکتا ہے' بلکہ یہ حصہ عالم بیداری کی " معمولی آگہی " سے بہتر حساب لگا سکتا ہے -

یہی نتیجہ حساب کے عجیب و غریب سوالات کے حل پر غور کرنے سے نکلتا ہے - بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان عجیب المواهب اشخاص نے (یعنی وہ لوگ جنہیں قدرت نے عجیب و غریب دماغی قوی عطا کیے ہیں) چند سکنڈ کے اندر ایسے سوالات حل کردیے ہیں جن کے آگے معمولی تعلیم یافتہ اشخاص کی عقلیں خیرہ رہجائیں اور متوسط درجہ کے حساب داں کو بھی انکے حل میں کاغذ ' پنسل' اور جلد جلد حساب لگانے کے باوجود نصف گھنٹہ لگے - تاہم یہ عجائب المخلوقات لوگ (جنکا وجود خلقت انسانی کی عبارت میں بطور جملۂ معترضہ کے ہے) جیسے بکسٹن (Buxton) ڈاس (Dase) مانیڈیو (Mandeux) ذرا نہیں بتا سکتے کہ وہ کیونکر اسقدر جلد حساب لگا لیتے ہیں؟ کیونکہ وہ جو کچھہ کرتے ہیں دانستہ نہیں کرتے بلکہ سوالات کو اپنے نفس کے اندر اترنے دیتے ہیں اور اسکے بعد اندر سے جواب کے آنے کے منتظر رہتے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پلم پڈینگ کو (ایک قسم کا انگریزی کھانا ہے) گرم چشمہ میں جوش دینے کے لیے رکھیے' یا بکری کے بچے کو چکا کو مشین میں ڈالیے کہ اندر جاتا ہوا تو بکری ہے مگر نکلتا سنبوسا ہے ! درمیان کی تمام کار روائی ہم سے پوشیدہ رہتی ہے - علی ہذا حساب بھی " معمولی آگہی " کی دہلیز کے نیچے ہی لگتا ہے !

(حافظۂ مخفی)

تجارب خواب مقناطیسی کے نتائج' اور شکستہ شخصیتوں کے تشخیصی حالات کا مطالعہ اس امر کے اثبات کے لیے کافی ہے کہ معمولی حافظے سے حافظۂ مخفی (Sublimnal-memory) کا وسیع تر ہونا سوال کی سرحد سے باہر ہے -

بہت سی باتیں جو ہم " بھول جاتے ہیں " معلوم ہوتا ہے کہ سرک کے " دہلیز" کے نیچے آ رہتی ہیں ' اور اسطرح گو ہماری " معمولی آگہی " کے لیے وہ "گم شدہ" ہوجاتی ہیں مگر خواب مقناطیسی کی ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے - یا یوں کہیے کہ عالم خواب میں جب خود " آگہی " غالب اور دوسرے طبقات نفس

[۱] دیکھو روائداد سوسائیٹی فور فزیکل ریسرچ صفحہ ۱۸۵

برسر کار ہوتے ہیں تو یہ "گم شدہ" چیزیں پھر واپس آجاتی ہیں - یا پھر وہ لوح صغیر (Planchette) (۱) کی ایک غیر ارادی Antomaio (۲) تحریر کی صورت میں منتقل ہوجاتی ہیں - چنانچہ حال کے ایک واقعہ میں جسکی اطلاع سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ کو دی گئی ہے' ایک کاتب غیر ارادی (Antomist) اور ایک "روح" سے سلسلہ مخابرات تھا جو اپنے آپ کو (Blanche Pnoyings) کہتی تھی' اور بہت سے ایسے تاریخی واقعات کی تفصیل بیان کرتی تھی جس سے یہ شخص خود واقف نہ تھا - بعد کو معلوم ہوا کہ یہ روح ایک ناول کا کیریکٹر ہے جسے عرصہ ہوا اس لکھنے والے نے پڑھا تھا' اور یہ تمام تفصیل اسمیں موجود تھی - یہ شخص اس کو بھول گیا تھا مگر وہ سرک کے " دہلیز" کے نیچے آگئی تھی - مخفی طبقات نے انہیں محفوظ رکھا تھا اور جب ایسا موقع کہا گیا جو آگہی کی بالائی سطح سے بالا ہوگیا (یعنی " آگہی " کا پردہ بیچ سے ہٹ گیا) تو پھر ان طبقات نے اسے غیر ارادی تحریر کے ذریعہ حاضر کردیا !

(جذبات کا هیجان مخفی)

جذبات کا مخفی هیجان (Sublimnal Emotion) بھی ایک حقیقت ہے اگرچہ شاید بہت کم قابل ثبوت ہے - ضروری شہادت کی ایک دلچسپ مثال وہ واقعہ ہے جو چند دن ہوئے مسز ویرل کو غیر ارادی تحریر کے ایک تجربہ میں پیش آیا تھا - (مسز ویرل کمبرج میں السنۂ قدیمہ کی خطیبہ یعنی کلاسکل لیکچرر ہیں اور (Pausanias) کی مترجمہ ہیں - انکے متوفی شوہر انگریزی پروفیسر شپ موسومہ باسم بادشاہ ایڈورڈ ہفتم پر مامور تھے) مسز موصوفہ جب اپنی نیم آگہی (Semi-canscicusness) کے عالم سے نکلیں جسمیں کہ وہ بلا ارادہ (Automacically) لکھہ رہی تھیں تو باوجودیکہ انکے جذبات میں خبردارانہ هیجان (Conscious emotion) نہیں ہوا تھا' مگر پھر بھی انکے رخسارے سرشک آلود تھے - امتحان

[۱] جاندار اور بیجان چیزوں میں ایک وجہ امتیاز یہ ہے کہ جاندار چیزوں کے کام ارادہ اور علم کی حالت میں ہوتے ہیں - لیکن بیجان چیزوں کے کسی ایک کام میں بھی ارادہ یا علم کو دخل نہیں ہوتا - فونو گراف اور انسان' دونوں بولتے اور دونوں کی گفتگو معنی خیز اور قابل فہم ہوتی ہے' اور بعض بہتر قسم کے فونو گرافوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر سننے والے کو معلوم نہ ہو کہ فونو گراف بج رہا ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ کوئی انسان بول رہا ہے - مگر انسان کے بولنے میں علم و ارادہ کو دخل ہوتا ہے اور فونو گراف کے بولنے میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ علم - اسی لیے ایک آهن گویا اور دوسرا صرف آهنگ ساز ہے -

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی اس مزیت سے علحدہ ہوجاتا ہے - وہ سب کچھہ وہی کرتا ہے جو پہلے کرتا تھا' مگر اسکی اس حالت کے تمام حرکات و سکنات کا شمار ایک جاندار کے حرکات و سکنات میں نہیں ہوتا - وہ اسوقت بالکل ایک مشین کی طرح ہوتا ہے جو گو ایک جاندار کی طرح کام کرتی ہے مگر زندگی کی اصلی مزیت یعنی علم و ارادہ سے محروم ہوتی ہے -

کچھہ انسان ہی کی خصوصیت نہیں - یہ حالت دوسرے جانداروں کی بھی ہوتی ہے - کوئی جاندار ہو جب اس حالت میں ہو تو اسکو (Automaton) کہتے ہیں اور اس حالت کے حرکات و افعال کو (Automatic) - آٹومیٹن کا لفظی ترجمہ خود رو ہے لیکن ہماری زبان میں خود رو دوسرے معنی میں مستعمل ہے - عربی میں آٹو میٹن کا ترجمہ متحرک بلا ارادہ ہوا ہے - ایسی حالت میں آٹو میٹک کا ترجمہ غیر ارادی کیا جاسکتا ہے -

[۲] یہ ایک فرانسیسی نژاد لفظ ہے جسکے لغوی معنے چھوٹا سا تختہ ہیں مگر اصطلاح میں ایک خاص قسم کی تختی کو کہتے ہیں - یہ ایک قلب نما یا مثلث لکڑی کا تختہ ہوتا ہے - اسکے نیچے تین پائے ہوتے ہیں - ان پایوں میں دو پہیے لگے ہوتے ہیں اور ایک نوکدار پنسل - جب پنسل کے بالائی سرے پر ہاتھہ رکھا جاتا ہے تو وہ اس طرح چلنے لگتی ہے گویا از خود چل رہی ہے - پنسل کی رفتار سے نیچے کے کاغذ میں نقوش بنتے جاتے ہیں - خواب مقناطیسی کے معمول کو یہی تختی دی جاتی ہے - عربی میں اسکا ترجمہ " لوح صغیر " ہوا ہے جو اصل لفظ کا بعینہ ترجمہ ہے -

شذون و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

[انشا ادیب فاضل خواجه ابو العلاء نسوی]

(مترجم از نوا لیسج)

(۱)

غالباً همیشه سے ارباب تفکر کو یه شک ہے که هم (نوع انساني) جسقدر بڑے معلوم هوتے هیں' اس سے زیاده بڑے هیں - یه خیال اولاً تو همارے قدرتي غرور' اور اگر اسکي تعبیر نرم و عنایت آمیز الفاظ میں کي جاے تو هماري امیدوں' خواهشوں' اور حوصلوں کي خوشامد کرتا ہے - اسکے علاوہ یه ایک مهمان نواز پناہ گاه ہے - جہاں مصائب و شدائد کے وقت' جو هماري پابندیوں کا نتیجه هیں' همیں بکثرت هوا اور وسیع گنجایش ملتي ہے -

اس خیال کا اظہار گونه گونه شکلوں میں بہت سے مواقع پر هوا ہے - انجیل میں انسانوں کا ذکر خداوند کي حیثیت سے کیا گیا ہے - مسیحي متکلمین نے خدا اور انسانوں کو ملا دیا ہے' اور پھر نه صرف کسي فقید المثال موقع پر بلکه هر جگه - افلاطون کي "جمهوریت" میں روح انساني آسماني سلطنتوں سے آتي ہے' اور دریاے لیتھي (Lethe یوناني میتھولوجي میں ایک دریا ہے' جو شخص اس دریا کا پاني پیتا ہے اسکے حافظے سے تمام باتیں محو هو جاتي هیں) اسکا پاني پیکر اپنے تمام گذشته تجربات کو بھول جاتا ہے -

یه نظریه هندوں کے یہاں بعض تعلیمات سے بہت مشابه ہے -

اس خیال کي موجودہ بلند پایه تعبیر وہ ہے جو ورڈس ورتھ نے Words worth اپنے قصیدے (ode) میں کی ہے - چنانچه وہ کہتا ہے :

هم خدا کے پاس سے آئے هیں جو همارا گھر ہے' نه بالکل فراموشي کے عالم میں اور نه همه تن عریاني کي حالت میں بلکه عظمت و شان کے بادل اپنے پیچھے کھینچتے هوے -

یہي شاعر ایک اور سانٹ کو (انگریزي نظم کي ایک قسم ہے) اس کثیر الاستشهاد فقرہ پر ختم کرتا ہے " هم محسوس کرتے هیں که اپنے آپ کو هم جسقدر بڑا سمجھتے هیں اس سے زیادہ بڑے هیں"

اب تک یه خیالات فلاسفه' شعرا' اور انبیا کي قلمرو میں داخل سمجھے جاتے تھے' مگر گذشته ربع صدي یا اس سے کم و بیش عرصه میں انھوں نے ارباب علم (سائنس) کي توجه پر استحقاق کے دعوے پر دعوے کیے هیں' اور اس باب میں انھیں ایسے واقعات سے مدد پر مدد ملي ہے جو اصلي هیں اور علمي (سائنٹفک) طور پر مشاهدہ میں آئے هیں -

(۲)

اگر درحقیقت همارے اندر کوئي ایسي جسماني یا دماغي شے ہے جو همارے روح یا نفس سے خارج ہے جیسا که همیں خود آگهي (Self consciousness) کي حالت میں محسوس هوتا ہے تو اسے هم کیونکر دریافت کرسکتے تھے ؟

یه ایک سوال ہے جس کا جواب گونه گوں واقعات کا ذکر اور پھر ان سے نتائج مستنبط کریگا -

(احساس مخفي)

اگر ایک چھوٹی سي مکھي همارے هاتھه کی پشت پر چلتي ہے تو اسکي رفتار همارے احساس میں کسي قسم کا هیجان پیدا نہیں کرتي' بلکه اسکي رفتار محسوس تک نہیں هوتي - لیکن اگر ایک کے بجاے چھه هوں تو وہ همیں ضرور محسوس هونگي - تو گویا " لاشے " جب چھه گونه هو تو اس سے " شے " پیدا هوجاتي ہے یا یوں کہیے که احساس کي ایک مقررہ مقدار ایک محرک سے پیدا هوتي ہے' لیکن جب اس محرک میں سے پانچ سدس (چھٹا حصه) کم کرلیے جائیں تو احساس کے ایک سدس باقي رهنے کے بجاے کچھه بھي نہیں رهتا -

بالفاظ دیگر ایک دهلیز ہے بظاهر اس دهلیز کے نیچے ایک محرک کوئي احساس پیدا نہیں کرتا' لیکن همارا قیاس ہے که یه محرک گو " محسوس" احساس پیدا نه کرسکے' مگر ایک غیر محسوس اور مخفي احساس (Sublimnal Sens atior) ضرور پیدا کرتا ہے -

هم میں کوئي ایسي شے ضرور ہے جو ایک مکھي کو بھي محسوس کرتي ہے گو معمولي نفس اسے محسوس نہیں کرتا - یه شے خواب مقناطیسي کے مختلف تجربات سے ظاهر هوئي ہے جسمیں بقول پروفیسر جیمس (Prof. James) اشیاء سطح عام پر آجاتي هیں - (پروفیسر موصوف کے خاص الفاظ "on tap" میں) " آگهي " (Consciousness) ایک اسپیکٹرم بینڈ ہے (Spectrum-band ایک آله ہے جسمیں نور کے وہ الوان منتشر بھي آجاتے هیں' جنکو یوں نظریں نہیں دیکھسکتیں) جسطرح روشني کي بہت سي ایسي شعاعیں هیں جنکو آنکھیں نہیں دیکھسکتیں' اسیطرح بہت سے احساسات هیں جن سے معمولي طور پر هم آگاہ نہیں هوتے' مگر روشني کي ان غیر مرئي شعاعوں کي طرح وہ بھي اس احساسات کے اس اسپیکٹرم بینڈ (احساس مخفي) میں اتر آتے هیں -

(ادراک مخفي)

ادراک مخفي (Sublimnal Intellection) کے لیے بکثرت شهادت موجود ہے - اس میں تو شک هي نہیں که هم میں ایک ایسي قوت موجود ہے جو " معمولي آگهي " کي محض لاعلمي میں سونچتي ہے' دلائل قائم کرتي ہے' اور پھر انکے نتائج نکالتي ہے - اس نقطه بحث کے متعلق ڈاکٹر برمیویل (پورا نام Dr. J. Milne Bramwel ہے) کے تجربات سب سے زیادہ حیرت انگیز هیں - ڈاکٹر موصوف نے اپنے معمولوں کو حکم دیا که وہ فلاں کام اپنے خواب سے بیدار هونے کے اتني دیر کے بعد کریں - مثلاً یه که کاغذ کے ایک پرزے پر چیلک بنالیں - بیداري کي معمولي حالت میں تو معمول کو حکم کا ذرا بھي علم نه تھا مگر ایک مخفي طبقه دماغ (Mental stratum) اس سے با خبر تھا' اور وقت مقررہ کا انتظار کررها تھا - جب اسے محسوس هوا که وقت مقررہ آگیا ہے تو اس نے معمول سے وہ حکم پورا کرالیا - وقت مقررہ کي مقدار منٹوں سے لیکر مہینوں تک تھي - مثلاً ایک دفعه ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک معمول سے کہا که تمہیں فلاں وقت یه معلوم هوگا که جیسے کاغذ کے پرزے پر چیلک بنانے کے لیے کوئي مجبور کررها ہے اور تم بناؤگے - اسکے ساتھه انھوں نے وقت بھي بتادیا - چنانچه انھوں نے

و تنهون عن المنکر — کي هدایت کرتے هو اور بري باتوں سے منع کرتے هو -

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر و اولئک هم المفلحون (ال عمران)

تم میں ایک گروه ایسا هونا چاهیے جو لوگوں کو نیکی کي دعوت دے' اچهي باتوں کي هدایت کرے' بري باتوں سے روکے' اور یهي گروه کامیاب هے -

(ایک شبهه کا ازاله)

غلط هے جو یه سمجهتے هیں که صداقت اور حقگوئي' امر بالمعروف اور نهي عن المنکر' دعوت الی الخیر اور منع عن الشر کے سلسله میں اگر دوسروں کے حرکات وافعال کا نقد کیا جاے تو وه اوس تجسس احوال غیر کا ملزم هوگا جسکو قران نے منع کیا هے :

یا ایهاالذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم - ولا تجسسوا ولایغتب بعضکم بعضا - ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتاً فکرهتموه ؟ واتقوالله - ان الله تواب رحیم (حجرات)

مسلمانو ! بهت بدگمانیاں کرنے سے اجتناب کیا کرو ! دوسروں کے حالات کي جاسوسي نکیا کرو' ایک دوسرے کي پیچهے میں بد گوئي نه کرو ! کیا تم پسند کرتے هو که کسي بهائي کي لاش پڑي هو اور تم اوسکا گوشت نوچ نوچ کهاؤ ؟ کیا تمکو گهن نه آئیگي ؟ خدا کا خوف کرو که خدا توبه قبول کرنے والا اور رحمت والا هے -

لیکن اس سے مراد وه شخصي حالات هیں جو امور دین اور مصالح ملت میں موثر نهوں' ورنه فریضۂ امر معروف اور نهي منکر کیلیے کیا چیز باقي رهجائیگي ؟ اور معاشرت کي اصلاح' معائب کے ازاله' اور منکرات کے ابطال کیلیے کونسا هتیار همارے پاس هوگا ؟ اگر همارے عظماے محدثین حدیث میں رواة کے معائب و اخلاق کي تنقید نکرتے اور حق کے مقابله میں بڑے بڑے ارباب عمائم اور جبا بوۂ حکومت کے زور و قوت سے مرعوب هوجاتے تو کیا آج همارے پاس اقوال حقه کے بجاے صرف روایات کا ذخیره کا ایک ڈهیر نهوتا ؟

اس سلسله میں همکو یه بهي بالا علان کهنا چاهیے که سب سے پهلی هستي جس سے سب سے پہلے محاسبه کرنا چاهیے' جسکے افعال کي سب سے پہلے تنقید کرني چاهیے' جسکے معائب کي سب سے پہلے مذمت کرني چاهیے' وه خود اپني هستي هے - بهادر وه نهیں هے جو میدان قتال میں دشمن سے انتقام لے - جب تم کسي دوسرے کي اخلاقي صورت کي هجو کر رهے هو تو ذرا اپنے دل کے آئینه میں بهي دیکهه لو که خود تمهاري صورت تو ویسي نظر نهیں آتي ؟ جب حق کے اظهار کیلیے تمهاري زبان دلائل کا انبار لگا رهي هو تو جهانککر دیکهه لو که کهیں تمهارے خرمن دل میں تو یه جنس موجود نهیں هے ؟ کیونکه :

لم تقولون ما لا تفعلون (الصف) - — کیوں کهتے هو جو تم خود کرتے نهیں ؟

کبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون (الصف) — خدا کو یه بات نهایت ناپسند هے که جو تمهارا قول هو وه فعل نهو -

اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم (بقره) — تم دوسروں کو تو نیکی کي بات بتاتے هو لیکن خود اپنے کو بهول جاتے هو ؟

اسلیے مسلمان کا ظاهر و باطن ایک هو - وه زبان سے جسکا اقرار کرتا هو دل سے اوسکا اعتقاد بهي رکهتا هو' ورنه وه منافق هے جو :

یقولون بافواههم مالیس في قلوبهم (آل عمران) — منه سے وه بات کهتا هے جو اوسکے دل میں نهیں هے -

(حریت راے اور قول حق کي تعریف)

حریت راے اور قول حق کیا شے هے ؟ اسکا جواب آیات سابقه نے بتایا هے - یعني جو بات حقیقتاً صحیح هو - دل سے اوسکا اعتقاد' زبان سے اوسکا اقرار' اور هاتهه سے اوسپر عمل - اگر غلطي سے حق کي ماهیت اوس سے مخفي هو تو جب اوسکا علم هو اپني غلطیوں کا اعتراف کرلے - غیر اگر اس حق کا معارض اور اس صداقت کا دشمن هو تو اوسکي عظمت و جبروت سے اوسکے هاتهه میں رعشه' اوسکے پاؤں میں لغزش' اوسکي زبان میں لکنت' اور اوسکے قلب میں خوف نهو - سرنسالئي کي شرم اور اقارب و احباب کي محبت اوسکی زبان حق کو اور اوسکے دست صداقت شعار کو بیکار نکردے - دولت و مال کي حرص اور عزت و جاه کي طلب اوسکي جادۂ حریت پرستي اور راه صداقت پسندي میں سنگ گراں بنکر حائل نهو - اغراض ذاتي اور هواے نفساني کے سحر سے مسحور نهو - رضاے خدا اور طلب حق کے سوا اوسکا کوئی مطلوب نهو که مذهب حق پرستي میں یهي شرک هے : و ان الشرک لظلم عظیم -

(هر مسلمان کو فطرتاً آزاد گو اور حق پرست هونا چاهیے)

هر مسلم موحد هے اور هر موحد آستانۂ احدیت کے سوا تمام آستانوں سے بے نیاز اور واحد القهار کے سوا هر هستي سے بے خوف هے' اسلیے وه فطرتاً اپنے کسي قول و فعل میں آزادي و حقگوئي سے نهیں ڈرتا - صحابۂ کرام کو دیکهو که یه خاک نشین قیصر و کسری کے دربار میں بے دهڑک جاتے هیں' اور قاقم و حریر کي مسندوں کو آلٹ کر زمین پر بیٹهه جاتے هیں - وه فرش دربار جو روم و ایران کا سجده گاه تها' برچهي کي اني اور گهوڑوں کے سموں سے اونکے جبروت و استبداد کے پرزے اوڑا دیے گئے - جن درباروں میں زبان کي حرکت بهي سوء ادب تهي' وهاں حمایت حق کیلیے ٹوٹے هوے قبضے اور چهڑوں سے بندهي هوئي تلوار جنبش میں آجاتي هے ! اور پهر کیوں ایسا نه هو جبکه ایک موحد کا اعتقاد یه هے که " لا نافع ولا ضار الا الله " خدا کے سوا نفع و ضرر کسي کے هاتهه میں نهیں -

(هر مسلم خدا کا گواه صادق هے)

هر مسلم خدا کي طرفسے دنیا میں ایک گواه صادق اور شاهد حال هے که :

وکذلک جعلناکم امة وسطاً لتکونوا شهداء علی الناس (بقره) — خدا نے تمکو ایک شریف قوم بنایا هے تا که لوگوں پر گواه رهو -

کیا اوس سے زیاده کوئي بدبخت هوسکتا هے' جسکو خدا نے محکمۂ عالم میں اپني طرفسے گواه بنا کر بهیجا هو اور وه اس حق کي گواهي سے خاموش رهے یا اوسکے اخفا کي کوشش کرے ؟

و من اظلم ممن کتم شهادة عنده من الله (بقره) — اور اوس سے بڑهکر کون ظالم هوگا' جسکے پاس خدا کي کوئی گواهي هو اور وه اوسکو چهپاے ؟

کیونکه مسلم کے خدا کا حکم هے که :

ولا تکتموا الشهادة (بقرة) — شهادت رباني کا اخفا نکرو !

(اداے شهادت رباني اور حریت راے ایک شے هے)

پس جو شخص شهادت رباني کا اخفا نهیں کرتا' اور خدا کي طرف سے جو علم اوسکے قلب میں القا کیا گیا هے وه علی الاعلان اور بلا خوف لومة لائم اوسکا اظهار کرتا هے' وهي هے جسکو دنیا صادق

الحرية في الاسلام

حریت اور حیات اسلامی

قرآن حکیم کي تصریحات

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ولو علي انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء)	مسلمانو ! تم انصاف پر قائم اور (زمین میں) خدا کے گواہ رهو ‘ گو یہ گواهي خود تمهارے اپنے نفس یا والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف هي کیوں نهو -

اگر یہ سچ ہے کہ قومي زندگي کي جان اخلاق ہے تو یہ بھي سچ ہے کہ اخلاق کي جان حریت راے ‘ استقلال فکر ‘ اور آزادي قول ہے - لیکن اخلاق ملي کي یہ روح مہالک و خطرات کي موت سے گھري هوئي ہے : حفت الجنة بالمکارہ - اس آب حیات کے حصول کیلیے زهر کا پیالہ بھي پینا پڑتا ہے : الموت جسر الي الحیاة !

قوم کے نظام اخلاق و نظام عمل کیلیے اس سے زیادہ کوئي خطرناک امر نہیں کہ موت کا خوف ‘ شدائد کا ڈر ‘ عزت کا پاس ‘ تعلقات کے قیود ‘ اور سب سے آخر قوت کا جلال و جبروت ‘ افراد کے افکار و آرا کو مقید کردے - اونکا آئینۂ ظاهر ‘ باطن کا عکس نهو ‘ اونکا قول اونکے اعتقاد قلب کا عنوان نهو ‘ اونکي زبان اونکے دل کي سفیر نهو - یہ وهي چیز ہے جسکو اسلام کي اصطلاح میں " نفاق " اور " کتمان حق " کہتے هیں اور جس سے زیادہ مکروہ اور مبغوض شے خداے اسلام کي نظر میں کوئي نہیں - اسلام کي بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیة کبری یہ ہے کہ اسکي هر تعلیم موضوع بحث کے تمام کناروں کو محیط هوتي ہے - هم نے تورات کے اسفار دیکھے هیں ‘ زبور کي دعائیں پڑهي هیں ‘ سلیمان (ع م) کے امثال نظر سے گذرے هیں ‘ یسوع کي تعلیمات اخلاقیہ کے وعظ سنے هیں - هم نے ان میں هر جگہہ خاکساري ‘ انکساري ‘ تحمل ظلم ‘ درگذر ‘ تسامح ‘ اور عفو و کرم کے ظاهر فریب اور سراب صفت مناظر کا تماشا دیکھا ہے ‘ لیکن کہا ان میں ان اصول اخلاق کا بھي پتہ لگتا ہے جو قوموں میں خود داري ‘ سر بلندي ‘ اور حق گوئي کا جوهر پیدا کرتے هیں ؟

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کا]

کرنے پر معلوم هوا کہ تحریر میں دو دوستوں کا تذکرہ ہے جنهیں نهایت غمناک حالات میں موت آئي تھي - لیکن خود مسز ویرل نے جب تک اپني تحریر نہیں پڑهي ‘ اسوقت تک وہ اسکے مضمون سے واقف نہ هوئیں - اس سے ظاهر ہے کہ نفس کا کوئي حصہ صرف یہي نہیں کرتا کہ خبردارانہ هدایت Camacious direction کے بغیر سونچتا ‘ یاد کرتا ‘ اور انگلیوں کو لکھواتا ہے ‘ بلکہ بغیر اسکے کہ نفس آگاہ Canacious mindy کو سبب معلوم هو ‘ وہ آنکھوں سے آنسو کے دریا بھي بہا دیتا ہے ! (دیکھو روئداد سوسائٹي فور فزیکل ریسرچ ۲۰ صفحہ ۱۵)

(باقي آیندہ)

جنکي نظر میں بمقابلۂ حق ‘ آقا و غلام ‘ باد شاہ و گدا ‘ عالم و جاهل ‘ قریب و بعید ‘ اور سب سے بڑھکر یہ کہ خود اپنا نفس اور غیر ‘ سب برابر نظر آتا ہے ؟ جنکي راستگوئي ‘ حریت پسندي ‘ اور حق پرستي کي عروة الوثقی کو نہ تو تلوار کاٹ سکتي ہے ‘ نہ آگ جلا سکتي ہے ‘ اور نہ محبت و خوف کا دیو توڑ سکتا ہے ؟

فقد استمسک بالعروة الوثقی التي لا انفصام لها (بقرہ)	کیونکہ اوسنے وہ مضبوط قبضہ پکڑا ہے جسکے لیے کبھي ٹوٹنا ہے هي نہیں -

اسلام ایک طرف مسلمانوں کي تعریف یہ بتاتا ہے کہ :

المسلم من سلم المسلم من لسانہ و یدہ (بخاري)	مسلمان وہ ہے جسکے هاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہونچے -

دوسري طرف مسلمانوں کي حقیقت یہ ظاهر کرتا ہے کہ اگر خدا و شیطان ‘ حق و باطل ‘ معروف و منکر ‘ اور خیر و شر کا مقابلہ هو تو وہ رضاے خدا ‘ نصرت حق ‘ امر معروف ‘ اور دعوت خیر کیلیے :

لا یخافون لومة لائم (مائدہ)	آسمان کے نیچے کي کسي هستي کي پروا نہیں کرتے !

غربت سراے دهر میں حق کا ٹھکانا صرف ایک مسلمان هي کا سینہ هونا چاهیے ‘ لیکن کیا بد بختي ہے کہ آج همارے سینے باطل کا نشیمن ‘ همارے دل نفاق کا مامن ‘ اور همارا باطن اخفاے حق کا ملجا بنگیا ہے ‘ حالانکہ هم وهي هیں جنهیں حکم دیا گیا تھا کہ :

کونوا قوامین بالقسط شهداء الله (نساء)	دنیا میں خدا کے گواہ رهیں -
لم تقولون ما لا تفعلون ؟	اونکا قول و عمل همیشہ برابر هو -
تخشي الناس و الله احق ان تخشاہ	اونکا دل اور زبان همیشہ ایک هو ‘ جنکو خدا کے سوا کوئي هستي مرعوب نہیں کرسکتي -

(تسامح اور قبول حق)

عفو و درگذر ‘ عیب کو ڈھانکنا ‘ خطاؤں سے چشم پوشي کرنا ‘ بلا شبہہ ایک بہترین وصف ہے ‘ لیکن اگر کسي شهر کي پولیس ان مسامحانہ اخلاق پر عمل شروع کردے یا بڑے بڑے مجرموں کي طاقت سے مرعوب هوکر اپنے فرائض میں کوتاهي کرے تو اسکا نتیجہ یہ هوگا کہ تھوڑے هي دنوں میں نظام و امن درهم و برهم هوجائیگا ‘ اور معمورۂ شهر مٹي کا ڈھیر بن جائیگا - هر آزاد راے اور حر الفکر انسان خدا کي آبادي کا کوتوال ہے - اوسکا فرض ہے کہ هر غلط رو کو روکدے ‘ هر خطا کار کو ٹوکدے ‘ اور حمایت حق و نصرت خیر کیلیے همہ تن آمادہ رہے تاکہ حق و باطل کے جور و ستم سے اور نور ظلمت کے حملہ سے محفوظ رہے ‘ اور سوسائٹي کا شیرازۂ نظام منتشر نهو جاے -

شریعت اسلامیہ نے اسي خاص فرض کا نام امر بالمعروف اور نهي عن المنکر قرار دیا ہے ‘ اور ملت اسلامیہ کا خاص وصف یہ بیان کیا ہے کہ :

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف	تم بہترین قوم هو جو دنیا میں لوگوں کیلیے نمونہ بنائي گئي - اچھي باتوں

اسکا نتیجه یه هوا که همارا هر علم و فن دست شل هوکر رهگیا - پہلوں نے جو کچهه لکها ' بعد والے اوسپر ایک حرف نه بڑها سکے - پھر کیا اگر ایک فقیہه تاتارخانیه کو' ایک طبیب سدیدي و قانون کو' ایک نحوي کافیه و مفصل کو' ایک متکلم مواقف و مقاصد کو' ایسي کتاب فرض کرتا ہے که باطل جسکے نه آگے ہے نه پیچھے - نه داهنے ہے نه بائیں ' تو کیا یه شرک في القرآن نہیں ' اور هم نے اونکے مصنفین کو ایسي هستي نہیں تسلیم کرلیا ' جنکو قرآن پاک نے اربابا من دون الله کہا ہے ؟

هماري گذشته چہل ساله عمر جو هماري قومیت کا دور طفولیت تهي ' بدترین زمانه استبداد اور بدترین مثال حسن اعتقاد تهی - هم هر تیز زبان کو مصلح اکبر اور هر تیز رو کو رهبر سمجهتے تھے ' اور اوسکے هر حکم و فرمان کو اسي خشوع و خضوع کے ساتهه تسلیم کرتے تھے ' جس خشوع و خضوع کے ساتهه قرآن مجید نے بتایا ہے که یہود و نصاری اپنے احبار اور پوپ کے احکام کي تعمیل کرتے تھے - پس اب وقت آگیا ہے که هم تمام مسلمانوں کو یه دعوت الہی دیں :

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله ولانشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون الله ' (آل عمران)

اے کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم میں متفق علیه ہے' اوسپر عمل کریں - اور وہ یه ہے که غیر خدا کی پرستش نکریں ' اور نه اسکے حکم میں کسیکو شریک بنالیں ' اور نه خداے حقیقي کو چهوڑ کر ایک دوسرے کو خدا بنالیں -

دار العلوم ندوه

مولوي محمد حسین طالب العلم کا قصور جو کچهه بهی هو اسکي تحقیق و تفتیش ضرور هوني چاهیے که آینده پهر ویسی حرکات کا طلبا میں سے کوئي مرتکب نه هو - مگر سوال یه ہے که مولوي محمد حسین کے اخیر امتحان کا زمانه ایسا معدود ہے که اگر کمیشن کی نشست کے انتظار و قوم کے فیصله پر یه معامله رکها گیا تو مدت گذر جالیگی ' اور غریب محمد حسین کي تمام عمر کي محنت رائگاں جالیگي - اسواسطے میري ناچیز راے یه ہے که تفتیش و تحقیق کے انتظار میں اس معامله کو نچهوڑا جاے - محمد حسین بدستور دارالاقامه و دارالعلوم میں داخل کر لیا جاے - اور امتحان میں شریک کیا جاے - فیصله جو کچهه بهي هو اسکي تعمیل لازمي هوگي - اگر ایسا نه هوا اور فرض کیا که محمد حسین بعد تحقیق و تفتیش بیقصور ثابت هوا ' تو اس کے انتظار میں جو کچهه خرابي اور تباهي بد نصیب طالب علم کي هوجائیگي اوسکی تلافي غیر ممکن و محال هوگي - مجهے امید ہے که ناظم صاحب و پرنسپل صاحب دارالعلوم اپنے شاگرد پر نظر رحم و محبت کي ڈالکر اسکي ادخال دارالعلوم و دار الاقامة و شرکت امتحان کا حکم دینگے - بلا انتظار فیصله اخیر جس کي پابندي متخاصمین پر لازمی هوگي -

آخر میں التجا کرتا هوں که آپ میري ناچیز راے کی تائید فرماوینگے اور غریب محمد حسین کے داخله و امتحان کا انتظام شروط فیصله اخیر فرماوینگے اور امید کرتا هوں که پرنسپل صاحب مدرسه ندوه بحق طالب علم مولوي محمد حسین طرز رحم و درگذر سے دریغ نه فرماوینگے -

نیاز مند شیخ احمد حسین خان بهادر آنریري مجسٹریٹ فتحپور -

هـوائـي جهـاز

(۲)

جنگ میں هوائي جهازوں کا ایک بہت بڑا استعمال یه ہے که دشمن پر اوپر سے گوله باري کي جاے - آپ نے جنگ طرابلس کے حالات میں پڑها هوگا که بارہا اطالیوں نے عثماني مجاهدین پر اوپر سے گولے برسائے - ان اطالی تجارب کا نتیجه تو ناکامي نکلا کیونکه قریباً هر نشانے نے خطا کي اور هر وار خالي گیا - البته جرمني کے تجارب اس باب میں کامیاب ثابت هوے ' گو ابتدا میں اسے بهي ناکامي کا منه دیکهنا پڑا - بحیرۂ جنیوا میں ایک کشتي کهڑي کي گئي اور جنگي جهاز نے تین هزار فیٹ بلندي پر سے گولے اتارنا شروع کیے - پہلا اور دوسرا گولا تو نشانه پر نہیں پڑا مگر اسکے بعد جتنے گولے پهینکے گئے ' سب ٹهیک نشانے پر لگے - اس تجربه سے یه بهي معلوم هوگیا که آندهي شست کے صحیح بندهنے یا گولے کے نشانے پر پڑنے سے مانع نہیں هوتي -

اس سلسلے میں ایک اور واقعه قابل ذکر ہے - زیپلن کے تیسرے جهاز نے ۶ هزار فیٹ کے بلند نشانے پر گولے پهینکنا شروع کیے - یه نشانه ایک بڑے گاؤں کا نقشه تها - ۱۷ منٹ میں اسکے پرزے پرزے اڑ گئے !

تجربے سے یه بهي ثابت هوگیا ہے که اوپر سے جو گولیاں پهینکي جاتي هیں ' وہ اس فولاد کو توڑ کے نکل جاتي هیں جو آهن پوش اور معروف هوتے هیں :-

* * *

ایرو پلین اور غبارے والے جهازوں سے ڈاینامیٹ کے گولے پهینکنا اب ایک عام بات ہے - اسمیں بڑي سہولت یه ہے که پهینکنے والا شست نہایت صحیح باندہ سکتا ہے ' اور اگر قادر انداز هو تو دعوے کے ساتهه کہه سکتا ہے که اسکا گولا ضرور هي نشانے پر بیٹهیگا - اسلیے کارخانۂ اسلحه سازي کي توجه اس طرف هوئي اور بالاخر کارخانه کرپ نے ایک خاص قسم کا گوله ایجاد کیا - یه گوله جب زمین پر گرتا ہے تو گرکے روشن هو جاتا ہے ' اور یه روشني اسقدر تیز هوتي ہے که اسکے گرد و پیش جتني چیزیں هوتي هیں وہ سب غبارے والوں کو نظر آجاتي هیں - اس گولے کي ایجاد سے بڑا فائده یه هوا که سخت سے سخت تاریکي میں بهي اب گولے اتارے جا سکتے هیں - کیونکه جب گوله انداز کو یه معلوم هوگیا که اسکے نشانے کا مقصود فلاں جگهه ہے تو وہ پهر کامیابي کے ساتهه اس پر گولے پهینک سکتا ہے -

اسکے علاوہ روشني کا ایک اور انتظام بهي کیا گیا ہے - جهازوں میں ایک برقي لیمپ آویزاں کیا جاتا ہے - یه چراغ اس قسم کا هوتا ہے جسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي ہے - لیمپ جهاز سے سو فیٹ کے فاصلے پر رهتا ہے -

آپ سونچتے هونگے که چراغ کو جهاز سے ۵ سو فیٹ دور رکهنے سے کیا حاصل ؟ مگر اس لیمپ کا کمال اس دوري هي میں مضمر ہے - هم ابهي لکهه آئے هیں که لیمپ کي ساخت اسطرح کي هوتي ہے که اسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي ہے ' اسلیے اوپر والے تو نیچے کي هر چیز دیکهه لیتے هیں مگر نیچے والوں کو اوپر کي کوئي شے نظر نہیں آتي - اسلیے اس لیمپ کي بدولت اهل جهاز کے لیے تو رات دن هوجاتي ہے مگر زمین والوں کیلیے رات رات هي رهتي ہے - اهل جهاز جہاں چاهتے هیں

اللهجه ' مستقل الفکر ' حر الضمیر ' اور آزاد گو کہلتي ھے - پھر کیا جو شخص حر الضمیر اور آزاد گو نہیں ' وہ ' وہ نہیں جو شہادت کو چھپاتا ھے اور حق کي گواھي سے اعراض کرتا ھے ؟ حالانکہ وہ وجود اقدس جو عالم الغیب و الشهادة ھے ' بتصریح فرماتا ھے :

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء للــه و لو عــلی انفسکم او الوالدین والاقــربین ان یکن غنیاً او فقیراً فاللــه اولی بهمــا ' فــلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا و ان تــلوا او تعــرضــوا فان اللــه کان بمــا تعملون خبیراً (نساء)

مسلمانو ! انصاف پر مضبوطي سے قائم رھو اور خدا کیطرفسے حق کے شاھد رھو ' گو یہ شہادت خود تمھاري ذات کے یا تمھارے اعزا و اقارب کے خــلاف ھي کیوں نہو ' اور وہ خواہ دولتمند ھوں یا فقیر ' ادائے شہادت میں اونکي پروا نکرو کہ خدا دونونکو بس کرتا ھے ' اور نہ متبع ھوی ھوکر حق سے انحراف کرو - اگر تم بالکل انحراف کروگے یا دبي زبان سے شہادت دوگے تو جان لو کہ خدا سے کوئي امر مخفي نہیں - وہ تمھارے ھر عمل سے واقف ھے "

اللہ اکبر ! آج مسلمان خدا کے اتنے بڑے فرض کو بھولے ھوے ھیں ! وہ مسلمان جنکو صرف ایک سے ڈرنا تھا ' اب ھر ایک سے ڈرنے لگے ھیں - وہ اظہار حق میں دولتمند سے ڈرتے ھیں کہ شاید اسکي جیب کرم بار کي چند چھینٹیں ھمارے دامن مقصود میں کبھي پڑ جائیں ! اے دولت کے دیوتاؤں سے ڈرنے والو ! کیا تم تک رزاق عالم کا یہ فرمان نہیں پہونچا کہ : نحن نرزقهم و ایاکم (الانعام) " ھم ھیں جو اونکو اور تمکو ' دونوں کو رزق پہونچاتے ھیں " ؟ وہ حمایت حق کیلیے کمزوروں کا ساتھہ نہیں دیتے - لیکن اے کمزوروں کي مدد نکرنے والو ! جانتے ھو کہ کمزوروں کا سب سے بڑا مدد گار کیا کہتا ھے ؟

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - (القصص)

ھم ان لوگوں پــر احسان کرنا چاھتے ھیں جو دنیا میں کمــزور سمجھے گئے اور انہیں کــو اب دنــیا کا پیشرو اور زمین کا وارث بنائینگے -

وہ حکومت کي تلوار سے ڈرتے ھیں - مگر اے حکومت کي تلوار سے ڈرنے والو ! کیا تم نے نہیں سنا کہ حق پرستان مصر نے فرعون کو کیا کہا تھا ؟

فاقض ما انت قــاض - انما تقضی هذه الحیوة الدنیا - (طه)

تو جو کر سکتا ھے وہ کر گذر ' اور تو بجز اسکے کہ ھماري اس ذلیل دنیوي زندگي کو ختم کردے اور کرھي کیا کرسکتا ھے ؟

ھمارا دل کیوں آزاد نہیں ؟ ھم حق کے کیوں حامی نہیں ؟ ھم استقلال فکر کے کیوں طالب نہیں ؟ تقلید اشخاص کي زنجیروں کو کیوں ھم اپنے پاؤں کا زیور سمجھتے ھیں ؟ ھم طوق غلامي کو تمغائے شرف کیوں جان رھے ھیں ؟ اسلیے کہ حسن اعتقــاد کو ھم نے معصومیت کي سدرة المنتهی تک پہونچا دیا ھے ' حالانکہ ایک ھی ھے (یعني خدا) جسکي ذات ھر نقص سے پاک اور ھر خطا سے مبرا ھے ' اور ایک ھي جماعت ھے (یعني انبیا) جو گناھوں سے معصوم بنائي گئي ھے - اور پھر اسلیے کہ غیر کي محبت نے ھمارے احساس حق کو مسلوب کر لیا ھے ' حالانکہ وہ جو سراپا محبت ھے ' اوسکي رضا جوئي میں ھر محبت غیر ھمرتبۂ عداوت ھے - اور اسلیے کہ ھم دنیا کے ذرہ ذرہ سے خوف کرتے ھیں حالانکہ ایک ھی ھے جسکا آسمان وزمین میں خوف ھے - یعنی وہ ' جو دنیا کے ذرہ ذرہ پر قابض ھے - اور اسلیے کہ انسانوں سے ھمکو طمع خیر ھے ' حالانکہ خیر کي کنجیاں صرف ایک ھي کے ھاتھہ میں ھیں -

ھمکو اکثر عداوت اور ضد بھي حق بیني سے محروم کر دیتي ھے - حالانکہ مسلم کا دل حق پرست اپنے نفس سے بھي انتقام لیتا ھے اور حق کیلیے دشمن کا بھي ساتھہ دیتا ھے -

(مـــوانع حــق گـــوئي)

ھم نے بتا یا کہ وہ کیا چیزیں ھیں جو ھماري زبان کو حقگوئي سے ' ھمارے پاؤں کو حق طلبي سے باز رکھتي ھیں ؟ نا جائز حسن اعتقاد ' محبت باطل ' خوف ' طمع ' اور عــداوت - قران مجید نے مختلف مقامات میں نہایت شدت کے ساتھہ ان موانع حریت اور عوائق حق کو بیان کیا ھے اور تنبیہ کی ھے کہ کیونکر ھم ان سے محفوظ رہ سکتے ھیں -

(نــا جــائــز حسن اعــتــقــاد)

حسن اعتقاد کوئي بري شے نہیں ' لیکن انبیا علیهم السلام کے سوا جو سفیر اوامر رباني ھیں ' کسي انسان کو اتنا رتبہ دینا کہ اوسکا ھر قول و فعل آئین تسلیم اور معیار صحت ھو ' در حقیقت شرک في النبوت ھے - اعیان کرام کي عزت انسان کا ایک جوھر ھے ' لیکن یہ حق کسیکو نہیں پہونچتا کہ وہ ھمارے قلوب پر اس حیثیت سے حکمراني کریں کہ وہ انسان کي ایک ایسي نوع ھیں جنکے احکام دائرۂ انتقاد سے خارج اور ضعف بشري سے مبرا ھیں - اور اگر یہ سچ ھے تو پھر اوس احکم الحاکمین کیلیے کیا رہ گیا ' جسکا اعلان ھے کہ ان الحکم الا للہ (الانعام) حکومت صرف خدا ھي کي ھے ؟ کیا خدا نے ان نصاری کو جو پوپ اور قسیسین کے احکام کو بلا حجت تسلیم کرتے تھے اور اونکے اقوال و اعمال کو بري عن الخطا اور خارج از نقد سمجھتے تھے ' یہ نہیں کہا :

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربــابا من دون الــلــه (توبه)

نصاری نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راھبوں کو خدا بنا لیا ھے -

اور کیا قران نے اونکو دعوت توحید اسطرح نہیں دي ؟

قــل یا اهــل الکتــاب تعــالوا الی کلمــة سواء بیننــا و بینکم الا نعبــد الا الله و لانشرک به شیئاً و لا یتخذ بعضنا بعضــاً ارباباً مــن دون الــلــه (آل عمران)

اے آسماني کتاب والو ! آؤ ایک امر جو ھم میں تم میں اصولاً متفق علیہ ھے ' اسپر عمل کریں کہ ھم صرف خدا ھي کو پوجیں ' اور کسیکو اوسکا شریک نہ بنائیں ' اور نہ خدا کو چھوڑ کر ھم ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

ایک دوسرے کو خدا بنانا کیا ھے ؟ یہ ھے کہ ھم اپنے قوائے فکر کو معطل کر دیں ' اور حق و باطل کا معیار صرف اشخاص معتقد فیہ کے غیر رباني و غیر معصوم حکموں کو قرار دیدیں - ھماري پچھلي چند صدیوں کا زمانہ ایک بہترین مثال ھے ' جب ھم پر رعب ناموں سے مرعوب ھو جاتے تھے ' اور جب ھم حق و باطل کا معیار افراد کي شخصیت قرار دیتے تھے - تمام امور سے قطع نظر کرکے دیکھو کہ ھمارے علوم و فنون کو اس سے کتنا نقصان پہونچا ؟ ھر علم و فن میں ھمارا وجود ' وجود معطل رہ گیا ' زبانیں تھیں لیکن بولتے نہ تھے ' دل تھے مگر سمجھتے نہ تھے - قید تحریر میں جو چیز آگئي وہ تنسیخ کے لائق نہ تھي - ھر کتابي مخلوق جو کسي خالق ممکن کي طرف منسوب تھي ' صداقت و معصومیت کا پیکر تھي - ھر سابق العہد وجود انساني ' بعد کے آنے والوں کي عقول و آرا پر حکومت کرتا تھا ' الغرض ھر سابق ھستي کا حکم اوس قدیم ھستی کے حکم کیطرح تسلیم کیا جاتا تھا جسکي شان یہ ھے کہ :

لا یاتیه الباطل من بین یدیه و لا مــن خلفــه -

باطل نہ اسکے آگے آسکتا ھے اور نہ اسکے پیچھے آسکتا ھے -

وکٹوریا لوئس نامي جهاز جو فضا میں پوري حرکت رهت ہے

* * *

مگر اس واقعه سے آپ یه نتیجه نه نکالیں که هوائي جهاز کی انتہاء پرواز ۵ هزار فیت هي ہے ' کیونکه وکٹوریا لوئس نامي جهاز ۷ هزار فیت تک اُر چکا ہے - اُترتے وقت وکٹوریا لوئس نے عجیب کمال دکھایا - پہلے تو وہ زاویه حاده (Seul) پر نہایت تیزي کے ساتھه اُتر رہا تھا - مگر آتے آتے جب زمین کے قریب پہنچا تو بجاے زمین پر آنے کے وہ ہیلگر امیرکا نامي جرمني جهاز پر جا پہنچا - اُسے یه دیکھنا منظور تھا که اگر وسط دریا میں کسي قسم کے سامان کی ضرورت هو تو یه ضروري نہیں که وہ زمین هي پر آئے ' بلکه اگر کوئي سامان کا جہاز دریا میں کھڑا هو تو وہ اسي جہاز سے سامان لیسکتا ہے - بغیر اسکے که زمین تک پہنچے ! !

* * *

جرمني کے هوائي بیڑے میں هنسا نامي جهاز بھي قابل ذکر ہے - جب یه تیار هوگیا تو کونٹ زپلن اس میں اُڑا اور بحر شمال کو عبور کرتا هوا کونیا گن' لمر ' اور اسوچ تک پہنچگیا - اسکي شرح رفتار ۳۷۵ میل في یوم تھي - اس سفر کے خاتمے پر تمام جرمني سے شادماني و کامراني کے غلغلے بلند هوے - اور اخبارات نے لکھا که یه جہاز جب چاہے ' لندن یا کسي اور انگریزي شہر پر بے سلا مزاحمت گزر جا سکتا ہے !

* * *

یه صحیح ہے که جرمني غبارے والے جہازوں کو پایه تکمیل تک پہنچانے میں سرگرم ہے - مگر با ایں همه ایروپلین سے غافل بھي نہیں - کونٹ زپلن اب یه انتظام کررہا ہے که اسکے هر غبارے والے جهاز کے ساتھه ایروپلین بھي هو - یه ایروپلین اسے چھوڑ کے جہاں چاهیں چلے جائیں' اور پھر اسکے پاس واپس آجا سکیں - گویا جسطرح که بڑے بڑے جہازوں کے ساتھه چھوٹي چھوٹي دخاني کشتیاں هوتي هیں "اسیطرح غبارے والے هوائي جہازوں کے ساتھه ایروپلین بھي هوا کریں ' اور ان میں دور انداز توپیں هوں که اگر دشمن کے هوائي جهاز غبارے والے جهاز پر حمله کرنا چاهیں' تو قبل اسکے که وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب هوں ' یه انھیں برباد کردیں -

* * *

زیپلن کے جہاز میں تین توپیں هوتي هیں - ان توپوں میں ایک عجیب و غریب خصوصیت یه ہے که جس زاویه پر چاهیں اسکي شست باندھسکتے هیں - ان توپوں ' انکي برجوں ' اور غبارے کي جهاز پر ایک خاص قسم کا فولاد منڈھا هوتا ہے - یه فولاد نہایت هي باریک ہے ' مگر با ایں همه اسمیں یه معمولي گوله اثر نہیں کرتا - بلکه موم کی طرح پگھل کے اس پر پھیلجاتا ہے - اسکے علاوہ اس سے گولے مارے بھي نہیں جاسکتے ' کیونکه اگرچه اسکا طول دو سو فیت تک هوتا ہے مگر جب وہ بہت اونچا هوجاتا ہے تو زمین سے ایک معمولی پنسل سا معلوم هوتا ہے ' اور ایک لحظه بھی ایک جگه نہیں ٹھیرتا -

* * *

هوائي جہاز کی ضرر رسانی گوله باري تک محدود نہیں' بلکه وہ اس سے بھي کہیں زیادہ خطرناک طور پر نقصان پہنچا سکتا ہے - مثلاً یه که اوسمیں مشعلیں باندھدیجائیں' اور وہ کہیں ' کاں' اور شہروں کو جلاتا هوا چلا جائے - باشندے بجھانا چاهیں تو اپني انسان پاش توپوں کے دھانے کھولدے ' یا یه که اسمیں تار اور تاروں میں آنکڑے بندھے هوں ' اور وہ لکڑي کے مکانات اور ریل کي پٹریوں کو اکھیڑتا هوا چلا جاے - یا یه که ان آنکڑوں کے ساتھه مشعلیں بھي هوں که ایک طرف توان پٹریوں کو گرما کے ازکار رفته کردے - دوسري طرف انکو الٹ پلٹ کر برباد کردے - اسٹیشنوں کے چوبي مکانات ' بارود خانوں' اور گیس کے کارخانوں میں آگ لگاتے هوے نکل جانا اسکے لیے ایک ادنی قسم کا مشغله هوگا ! !

غرضکه هوائي جهاز کي ایجاد اپنے جلو میں انسان کے لیے تباهی و بربادي کي فوج در فوج لائی ہے' اور جو کچھه اسوقت تک هوا ہے' وہ اسکے مقابله میں کچھه بھی نہیں جو آئنده هوتا نظر آتا ہے - فتربصوا انی معکم من المتربصین -
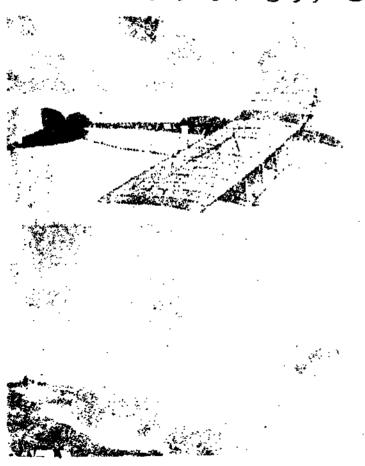
ایرو پلین. قسم کا ایک جنگی طیارہ جو اس وقت تک چار کامیاب سفر کرچکا ہے اور جسکي شرح رفتار ۳۸۵ میل في یوم ہے -

جاسکتے ہیں اور جس پر گولے پھینکنا چاہیں پھینک سکتے ہیں ' مگر زمین والے کچھہ نہیں کرسکتے '۔ کیونکہ اولاً تو انہیں یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ جہاں یہ لیمپ ہے وہیں جہاز بھی ہوگا ' اور اگر کسی طرح یہ معلوم بھی ہوگیا کہ یہ روشنی اس خاص لیمپ کی ہے تو پھر بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس سے جہاز کتنے فاصلے پر ہے ؟ اسلیے کہ جہاز کا ٥ سو فیٹ پر ہونا کچھہ ضرور نہیں - ممکن ہے کہ اس سے کم فاصلہ پر ہو-

پھر اگر یہ بھی فرض کر لیا جاے کہ نہیں' جہاز ٥ سو فیٹ ہی پر ہے' جب بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ ہے کہاں ؟ اور جب تک یہ معلوم نہو اسوقت تک کچھہ بھی نہیں ہو سکتا - توپ خواہ کتنی ہی عمدہ ہو اور توپچی خواہ کتنا ہی قادر انداز' مگر جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اسکا نشانہ فلاں جگہ ہے ' اسوقت تک شست نہیں باندہ سکتا ' اور بغیر شست باندھے گولے پھینکنا اپنے سامان کو ضائع کرنا ہے -

* * *

اب تک تو ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ اگر تاریکی ہو تو اسمیں روشنی کا انتظام کیا گیا ہے - مگر یہ بھی تو ہے کہ ہمیشہ روشنی ہی کی ضرورت نہیں ہوتی - بسا اوقات تاریکی بھی درکار ہوتی ہے - مثلاً فرض کرو کہ ایک ہوائی جہاز اڑتا ہوا آرہا ہے اور نیچے دشمن کی فوج توپیں لیے مستعدی سے کھڑی ہے کہ جہاز زد پر آجاے اور وہ فائر کریں - وہ دیکھتا ہے کہ ان پر سے ہوکے گذرنا ناگزیر ہے - جب ان پر سے گذریگا تو لامحالہ زد پر ہوگا ' اور ادھر وہ زد پر آیا نہیں کہ توپیں ایک دم سے سر ہوگئیں - پھر کیا اتنے گولوں میں سے ایک بھی نہ لگیگا ؟ اگر ایک بھی لگ گیا تو اسکے تباہ ہونے کے لیے کافی ہے - ایسی حالت میں قدرتاً وہ چاہیگا کہ کسی طرح میں اپنے دشمنوں کی نظر سے چھپ سکتا -

مگر رات نہیں ہے جسکی قدرتی تاریکی پردہ پوشی کرے - پھر کیا وہ یہ نہ چاہیگا کہ کسی طرح تھوڑی دیر کے لیے اس دن کو رات بنا سکتا ؟

ایجاد جو ہر موقع پر انسان کی دستگیری کرتی ہے' اس نے اس محال کو بھی واقع کر دیا - اہل جرمنی نے جو ہوائی جنگ میں غیر معمولی سرگرمی و شغف دکھا رہے ہیں' آخر ایک قسم کا گولہ بنا لیا جو ایسے نازک مواقع پر پردہ پوشی کرسکے - یہ گولہ جب پھینکا جاتا ہے تو ہوا ہی میں پھٹتا ہے اور اسمیں نہایت کثیف دھوإں نکل کے تمام فضاء میں پھیل جاتا ہے - فضاء بالکل تیرہ و تار ہو جاتی ہے اور اسمیں خواہ کتنی بڑی شے کیوں نہ ہو' مگر زمین والوں کو نظر نہیں آتی - جہاز اس عالم ظلمت میں انکے سروں پر سے گذرتا ہوا چلا جاتا ہے' اور وہ بھری ہوئی توپیں لیے کے لیے رہجاتے ہیں - دھوین کا ابر غلیظ جب تک چھٹے' اسوقت تک جہاز انکی زد سے بہت دور نکلجاتا ہے !

* * *

لیکن یہ تمام ایجادیں اس ایجاد کے مقابلہ میں محض ہیچ ہیں' جسکے متعلق یورپ کے پیش بین و انجام اندیش فسانہ نگار فرض کیا کرتے تھے مگر اب وہ عالم خیال سے عالم وجود میں آگئی ہے - یہ ایجاد کیا ہے ؟ گولے ہیں جنمیں نہایت سمی گیس بھرے ہوتے ہیں- جب یہ پھینکے جاتے ہیں تو پھٹتے ہیں اور ان سے زہریلا گیس نکلکے چاروں طرف پھیل جاتا ہے - اسکا دائرۂ انتشار سو میٹر بلکہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہوتا ہے - اس دائرہ کے اندر جتنے ذی حیات وجود ہوتے ہیں' وہ جب سانس لیتے ہیں تو یہ گیس ہوا کے ساتھہ ملکے انکے اندر چلا جاتا ہے ' اور جاتے ہی انہیں ہلاک کر دیتا ہے ! نعوذ باللہ من شر الانسان و من شر العلم !

* * *

اس ذیل میں ٹوکیو کا ایک واقعہ کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - ٹوکیو میں ایک کتا ایک ٹوکری میں رکھا گیا ' اور ٹوکری جہاز میں اس طرح لٹکائی گئی کہ وہ جہاز سے ٣ سو فیٹ پر رہتی تھی - اسکے بعد جہاز اڑا - جب جہاز کسیقدر بلند ہوگیا تو نیچے سے گولا پھینکا گیا - گولا حسب قاعدہ پھٹا اور اسکا زہریلا گیس پھیلا - گیس کے پھیلتے ہی کتا مرگیا - کتے کا جسم جب چیرا گیا تو اسکے دونوں پھیپڑے اس گیس سے پر تھے -

غبارہ والا طیارہ جو اپنی قسم کا سب سے زیادہ کامیاب جہاز ہے

مگر اس ایجاد میں ابھی ایک بڑا نقص باقی ہے - جو توپیں ان گولوں کو پھینکتی ہیں' انکی طاقت زیادہ نہیں ہے - یہ گولے صرف ٢ ہزار فیٹ تک جا سکتے ہیں - لیکن ایجاد ' جس نے ہزار ہا اعجاز نما کرشمے دکھائے ہیں' اس سے کچھہ بعید نہیں کہ جلد یا بدیر اس نقص کی بھی تلافی کر دے -

* * *

ہوائی جہازوں کے متعلق ایک اہم سوال یہ ہے کہ آیا بلندی کی زیادتی اور کمی کا اثر نشانے کی صحت و خطا پر پڑتا ہے یا نہیں؟ اہل جرمنی کے تجارب نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اگر جہاز ٥ ہزار فیٹ تک بلند ہو تو اس کا اثر نشانے کی صحت یا غلطی پر نہیں پڑتا - چنانچہ زیپلین قسم کا ایک بہت بڑا جہاز فضا میں ٹھہرا - اسکی بلندی ٤ اور ٥ ہزار فیٹ کے درمیان تھی - اس نے ایک لشکر گاہ پر گولہ باری شروع کی - گولے بالکل تیار تھے اور سپاہی نشانوں کے پاس کھڑے تھے - ہر گولہ ٹھیک نشانے پر آکے لگتا تھا - مگر باوجود کوشش کے ان سپاہیوں کو جہاز نظر نہیں آیا -

تھا اور دور دور تک معتقد موجود تھے ' مگر اب اسکی تعداد حد شمار و قیاس سے بھی افزوں ہوگئی ' اور داعیان سنوسیہ کی خاموش کوششوں نے ان مقامات تک اپنا اثر پہنچا دیا ' جو صحراء جربوب سے کئی کئی ماہ کے فاصلے پر واقع تھے ' اور جنکو جغرافیۂ ارضی کی تقسیمات نے نا پیدا کنار سمندروں ' بڑے بڑے صحراؤں ' اور سر بفلک پہاڑوں کے سلسلوں کے ساتھہ افریقہ و عرب سے بالکل جدا کردیا تھا !!

خود افریقہ کا یہ حال ہوا کہ جنوب کی طرف کی تمام آبادیاں اور قبائل اسکے زیر اثر آگئیں - صحراے کبری اور ما وراے صحراء میں اسکے مریدین ودای ' کانم ' باجرمی ' اور دار فور تک پھیل گئے - طرابلس الغرب ' تیونس ' الجزائر ' مراکش ' اور سوڈان میں تو یہ بتلانا مشکل ہوگیا کہ کون شخص اور قبیلہ ایسا ہے جو اپنے اندر مذہبی جوش اور عملی زندگی رکھتا ہے اور باوجود اسکے سنوسی نہیں ہے ' اور ایک مخفی رشتۂ ارادت جربوب کی خانقاہ اعظم سے نہیں رکھتا ؟

(افریقی زوایا کی تاسیس)

اسکے بعد شیخ سنوسی دوم اپنے سلسلے کے بقا اور استحکام کی طرف متوجہ ہوا ' اور حکم دیا کہ تمام شمالی افریقہ اور اندرون صحراء میں سنوسی طریقہ کی خانقاہیں بنائی جائیں جنکو عربی میں " زاویہ " کہتے ہیں -

" زاویہ " ایک وسیع عمارت مثل مسجد یا مدرسہ کے ہوتی ہے جسمیں رہنے کیلیے کم و بیش بہت سے حجرے بنائے جاتے ہیں ' اور وسط میں شیخ زاویہ کیلیے ایک مخصوص حجرہ ہوتا ہے - باہر سے ایک اونچی چار دیواری اسکی حفاظت کرتی ہے ' اور دیکھنے والا قیاس کرتا ہے کہ شاید یہ کوئی صحرائی گڑھی اور چھوٹا سا ایک قلعہ ہے -

چنانچہ تمام قبائل اور شیوخ مریدین نے اسکا اہتمام شروع کردیا اور رفتہ رفتہ سیکڑوں چھوٹے چھوٹے قلعے زاویہ کے نام سے تعمیر ہوگئے - بڑے بڑے شہروں میں جیسے تیونس ' فاس ' اور الجزائر ' یا اسکندریہ و قاہرہ میں جو زاویے بنا ے گئے ' وہ مثل مدرسے اور مساجد کے تھے - انکی وسعت و استحکام میں قلعہ نما صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی کیونکہ یہ مصالح کے خلاف تھا ' مگر اندرون افریقۂ و صحراء کے تمام زاویے قلعہ نما تعمیر ہوے اور انکی تعداد برابر بڑھتی گئی ' حتی کہ اب صحیح تعداد کا بتلانا مشکل ہوگیا ہے !

ان زاویوں کی صورت یہ ہے کہ اطراف کی تمام آبادی کیلیے ایک مرکزی عمارت کی حیثیت رکھتے ہیں ' اور اپنے اپنے حلقوں کی جماعت کی تعلیم و ارشاد اور نظم و ادارہ کی تمام قوت و حکومت اسی کے اندر ہوتی ہے - ہر زاویہ میں سلسلے کا ایک شیخ ہوتا ہے جسے شیخ اعظم سے بیعت و خلافت کی اجازت ملتی ہے ' اور وہ اپنے حلقہ کے تمام معاملات کا مختار و افسر اعلی ہوتا ہے - اوسکو " خلیفہ " کے لفظ سے پکارتے ہیں ' اور وہ نئے آدمیوں سے شیخ اعظم کی نیابت میں بیعت بھی لے سکتا ہے -

عمارت کی تقسیم یہ ہے کہ سب سے پہلے مسجد بنائی جاتی ہے تا کہ پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھہ ادا کی جاسکے - اسکے ساتھہ ایک مدرسہ ہوتا ہے جسمیں علوم دینیہ کی آسان اور سادہ تعلیم دی جاتی ہے - یہ تعلیم اکثر حالتوں میں ابتدائی ہوتی ہے اور تمام سنوسی جماعت اور اسکی اولاد کیلیے جبری ہے - قرآن کریم آسان و سادہ تشریح کے ساتھہ ' ضروری مبادی صرف و نحو و ادب ' اخلاق و تزکیۂ نفس کے بعض رسائل جو اس سلسلے کیلیے تصنیف کیے گئے ہیں ' بس یہی کورس ہے جسکو بہت جلد ہر صحرائی و شہری سنوسی ختم کر لیتا ہے - اس سے زیادہ کی اگر اسے خواہش ہو تو مرکزی درسگاہ یعنی جامع جربوب کا قصد کرے -

ہر زاویہ کے ساتھہ ایک بہت بڑا ٹکڑا زرعی زمین کا ہوتا ہے جسمیں ملکی پیداوار کی کاشت کی جاتی ہے - اسکا حق تصرف صرف شیخ کو ہوتا ہے جو حسب حالت و ضرورت تقسیم کرتا ہے - اسکے شاگرد و مریدین اور طلباء مدرسہ اسمیں کاشتکاری کرتے ہیں اور تمام خدمات زراعت انجام دیتے ہیں - جب زراعت کا موسم آتا ہے تو تعلیم و ارشاد کے اوقات کے بعد طلبا اور مرید نکل جاتے ہیں اور دن بھر کام کرتے رہتے ہیں - یہی سب سے بڑی انکی ریاضت ہے -

اس زمین کی پیداوار سے جو کچھہ حاصل ہوتا ہے ' اسکو شیخ زاویہ دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے - ایک حصہ خود اپنے اور اپنے زاویہ کے متعلقین کیلیے رکھتا ہے - دوسرا حصہ مرکز یعنی جربوب میں بھیج دیتا ہے تا کہ سنوسی بیت المال میں جمع کیا جاے - اس طرح ہر سال شیخ اعظم کے پاس ایک مرکزی خزانہ قائم رہتا ' اور روز بروز بڑھتا جاتا ہے - اسکے ایجنٹ شہروں میں آتے ہیں اور جنس و اشیاء کو چاندی سونے کے سکوں میں بدل لیتے ہیں -

(بعض - شہور افریقی زاویا السنوسیہ)

ان زاویوں کی پوری تعداد کا پتہ لگانا دشوار ہے - افریقۂ و عرب اور یمن وسواحل کے تمام بڑے بڑے شہروں ' قصبوں ' قریوں میں سنوسی زاویے موجود ہیں اور نہایت خاموشی اور سکون سے ایک دینی و صوفیانہ زندگی کے کاروبار میں مشغول نظر آتے ہیں - مگر خاص برقۂ و طرابلس اور بنغازی اور حدود مصر کے درمیانی حصے میں جو مشہور زاویے ہیں ' اور جو غزوۂ طرابلس کے دوران میں عظیم الشان خدمات انجام دیچکے ہیں ' ان میں سے بعض کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں :

نام زاویہ	خلیفۂ زاویہ	قبیلہ
بنغازي	صالح العوامي	
درفنہ	محمد الغمري	غفیفہ
سقہ	علي الغصري	عبادلہ
الهرِیس	تراتي الخلیلی	عائلة داغر
ام شیخنلد	محمد ابن علی	فوارس
تو قرہ	عبد الله الفسیل	برغثة
طولمیثة	الامین الخیلی	عائلة الشلماني
سدرت	ابو زید	دورسة
هانیة	احمد العیساوي	[illegible]
حمامہ	السنوسی الغربي	[illegible]
سوسة	[illegible]	[illegible]
[illegible]	عمران الشکري	[illegible]
[illegible]	محمد العريبي	[illegible]
توسور	عمر المنفي	[illegible]
بیت عمار	حبیب	عبیدات
ارغوب	جاد الله بن عمر	دورسة
مار	احمد بن ادریس	عبیدات
بشری	ابن عمور	عبیدات
تارت	محمد العزالي	"
شاهات	محمد الدردفي	حسا
الفدنا	صالح بن اسماعیل	براسة
البیضاء	رفاعه العلمي الغمري	"

رزمزار طرابلس

جغبوب میں قبائل سنوسیه کا سالانه اجتماع جو پہلی شوال کو منعقد هوتا ہے

شمالـــی افریقــه کا ســر • خ • فی

شیـخ سنوســی اور طریقۂ سنوسیۂ

(٢)

(شیخ محمد المهدي السنوسي)

شیخ سنوسی اول کے انتقال کے بعد اسکا بڑا لڑکا " محمد المهدي " سلسلۂ سنوسیه کا جانشین هوا - جانشیني کے وقت اسکی عمر صرف سوله برس کی تهی !

شیخ اول نے اپنے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تربیت خود کی تهي - اس نے اپني تصنیفات میں جا بجا تصریح کی تهی که میري ذریت ضائع نه هوگی اور اس سے خدا تعالی بڑے بڑے کام لیگا - اسکی حسن تعلیم و تربیت کا اس سے اندازه کیا جا سکتا ہے که بڑے لڑکے کی عمر سوله برس کی اور چهوٹے " محمد الشریف " کی صرف تیره برس کي تهي ' مگر تاهم شیخ کے انتقال کے بعد انهوں نے پورے سلسله کو سنبهالے رکها ' اور درس و تدریس ' ارشاد و هدایت ' بیعت و مبایعة ' دعوت و تبلیغ ' اور ترقی و استحکام جماعة کا کارو بار پہلے سے بهی زیاده وسیع و قوی هوگیا !

پندره برس کی عمر میں وه تمام علوم دینیه کی تعلیم حاصل کرچکا تها ' اور سولهویں برس جب شیخ اول نے انتقال کیا ' تو وه انکی زندگي هي میں درس و ارشاد شروع کرچکا تها -

جانشیني کے بعد پانچ برس تک مجاهدات و ریاضات میں مشغول رها - وه همیشه جامع سنوسی کے ایک حجرے میں تنها رهتا اور صرف نماز کے اوقات میں باهر نکلتا - صبح کي نماز کے بعد درس دیتا ' ظهر کے بعد وعظ کرتا ' عصر کے بعد جماعت کے مختلف کاموں کی نسبت احکام دیتا ' اور مختلف اطراف کے داعیوں اور خلفاء کي معروضات سنتا - مغرب کے بعد نئے طالبین کو مرید کرتا ' اور عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و فکر قائم هوتا -

ان اشغال کے معین اوقات کے بعد اسکي صورت باهر نظر نه آتی اور نه کوئی شخص اس سے ملسکتا -

پانچ سال کے بعد (جبکه اسکی عمر اکیس بائیس برس کي تهی) اس نے خلوت گزینی کو کسی قدر کم کیا اور جماعت کي توسیع اور سلسلے کے رفع ذکر کیلیے زیاده وقت صرف کرنے لگا - پہلي شوال سنه ١٢٩٢ کو ایک عظیم الشان جلسه جامع سنوسی میں منعقد هوا جسمیں تمام داعیان طریقة اور مبشرین سلسلۂ سنوسی جمع هوے تهے ' اور اطراف و جوانب کے شیوخ قبائل اور صنادید جماعة کو بهی مدعو کیا گیا تها - شیخ نے اس مجلس میں شیخ اول کے حالات زندگي بیان کیے ' اور انکی دعوة کے مقاصد کی تشریح کي - پهر ارکان جماعة سے درخواست کي که ان مقاصد کے حصول و تکمیل کو اپنا نصب العین بنائیں ' اور ایک نئی مستعدي اور جوش کار سے سنوسی دعوة کا اعلان شروع کردیں - اسي صحبت میں طے پایا که داعیوں کی جماعت کو زیاده وسیع کرنا چاهیے ' اور عرب و افریقه سے باهر بهي کام اسی مستعدي سے هونا چاهیے ' جیسا که خود شمالي افریقه کے اندر هو رها ہے - پهر ایسے لوگوں کا انتخاب هوا جو بیعت لینے اور ارشاد و هدایت کرنے کی اهلیت رکهتے هیں ' اور اس طرح جماعة سنوسیه میں جوش کار کی ایک نئي تحریک پیدا هوگئي -

چند برسوں کے اندر هی نئی تحریک کے نتائج عظیمه ظاهر هونا شروع هوگئے - شیخ اول کے عهد میں سلسله بهت وسیع هوچکا

ترین خدمت کي انجام دهي سے بے فکر هو جائیں' تو سمجهه جاؤ که همارا خدا هي حافظ هے -

میں نے اپني کوشش شروع کردي هے' اور به تائید کردگار امید هے که نه صرف دو خریدار بلکه جسقدر هوسکیں فراهم کرلونگا والله الموفق و نعم الوکیل -

ایک خادم الهــلال از حیدرآباد دکن

توسیع اشاعت کے متعلق جو تحریک کیگئي هے اسکو دیکهه کر نهیں کهه سکتا که کسقدر اضطراب و الم هوا ؟ خیر في الحال ایک صاحب آماده هوے هیں انکے نام الهلال جاري فرما دیجیے -

الراقم عارف - فتح پور -

سردست دو خریدار حاضر هیں -

محمد انور علي فاروقي دکن خریدار نمبر ۳۱۴۶

مجهکو افسوس هے که ایسے رساله کے واسطے بهي جد و جهد کي ضرورت هے - حالانکه اسکي خوبیوں کے اعتبار سے چاهیے تها که اسکي اشاعت اسقدر هوتي که اسکي آمدني سے بهت سے مفید مذهبي کاموں میں آپ اعانت کرسکتے - بهرحال یه رساله همیشه کے لیے جاري رهنا چاهیے اور اسکے بند کرنیکا خیال تک بهي کسي دماغ میں آنا نچاهیے - سردست جو دو هزار کي اشاعت کا اعلان منیجر صاحب نے کیا هے امید هے که جلد پورا هورهیگا - چار صاحبونکے نام الهلال جاري فرماویں اور هر ایک صاحب کے نام تمام رسائل الهلال جلد چهارم کے وي - پي - بهیجکر مشکور فرمالیں - میں امرتسر میں کوشش کرونگا که اور خریدار بهم پهنچا سکوں -

خاکسار عطا محمد عفي عنه گورنمنٹ پنشنر - امرتسر

میں چاهتا هوں کے الهلال قائم رهے ' اور آپ کے دو هزار مطلوبه خریداروں کے فراهم کے سعي میں اپنا نام پیش کرتا هوں -

راقم نیاز شیخ احمد حسین وکیل هائیکورٹ حیدرآباد

الهلال کا فیصله اضافۂ قیمت یا مزید خریدار پیدا کرنے پر رکها گیا هے - اضافۂ قیمت بهي منظور هے اور توسیع اشاعت کیلیے بهي حاضر هوں - سردست ایک خریدار حاضر هے -

خاکسار علي شاه نائب تحصیلدار - پاک پٹن

مضمون درباره توسیع اشاعت اخبار الهلال پڑها - آه ! مضمون تها یا ایک پیام اضطراب ! مطالعه سے دل کو ایسي چوٹ لگي که آنکهوں سے بے اختیار آنسو نکل آے - دو خریدار سردست حاضر هیں - اب سے اس نیازمند نے قطعي اراده کرلیا هے که آپ کے اخبار کي توسیع میں تا بمقدور کوشش جاري رهونگا - مجهے قرآن حکیم کا عشق هے' میں نے الهلال میں اسکے ایسے ایسے عجیب نکات دیکهے هیں که نه کبهي پڑهے اور نه کبهي سنے - سبحان الله ! احقر بدعوی سے کهتا هے که اگر تمام هندوستان میں ایسے اخبار دو چار اور هوں تو مسلمانوں کي قسمت خفته بیدار هوجاے - کوئي شک نهیں که آپ اپنا کام پوري طرح انجام دے رهے هیں - محبت کرنے سے آپ محبوبیت کے درجه پر پهونچ جاوینگے - مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام اخبار جاري فرماویں -

غلام حسین کلرک محکمه نهرمالاکنڈ خریدار نمبر ۲۸۴۰

السلام علیکم - بجواب "صدا بصحرا" یعني قیام الهلال' پانچ اصحاب کے نام ارسال خدمت کیے جاتے هیں - انکے نام ایک سال کیلیے الهلال کا وي - پي - جاري فرماکر ممنون فرماویں' نیز خاکسار کو مطلع فرماویں - که کس کس تاریخ کو وي - پي - بهجواے گئے هیں - میں انشاء الله مزید کوشش کرکے بعد میں بهي اطلاع دونگا - ایک بات ضروري قابل التماس یهه هے که الهلال کي ترقي رفتار خریداران یا عام حالت کي بابت اگر کم از کم ماهواري رپورٹ شائع هوا کرے تو میرے خیال میں بهت مناسب هے - اس سے شائقین الهلال کو اپنے عزیز پرچه کي حالت کا صحیح اندازه تازه تازه معلوم هوتا رهیگا' اور یه انکے لیے مزید تحریک و کوشش کا باعث هوگا - زیاده طول طویل امور کي ضرورت نهیں هے - صرف اسقدر کافي هوگا که ماه گذشته میں تعداد خریداران یه تهي - ماه زیر رپورٹ میں اسقدر جدید خریدار هوے' اور اسقدر خارج هوے - باقي تعداد یه هے - اسقدر گنجایش تو هرماه کے آخري پرچه یا دوسرے ماه کے شروع کے پرچه میں ضرور نکال لي جاے - والسلام -

خریدار نمبر ۳۸۹۱

السلام علیکم - مسئله قیام الهلال کے اشارات سے معلوم هوا که اسکا قیام خطرے میں هے - خدا ایسا نه کرے -

لیاقت کي حد پر ذمهداري کي حد منحصر هے - اگر اسوقت تک صرف آپ هي بهترین خدمت (مسلمانوں کي موجوده ضرورت کے لحاظ سے) ادا کرسکتے هیں تو اسکے معنے یه هیں که آپ هي میں اسوقت تک اسکي بهترین لیاقت ثابت هوئي هے' اور میں اسکا گواه هوں که هاں ایسا هي هے - پس معاف فرمائیے اگر میں یه عرض کروں که آپ خدا کے سخت گنهگار هونگے اگر خدا کي عطا کي هوئي امانت یعنے خدا داد لیاقت سے بني آدم کي اُسي نسبت سے خدمت کرنا چهوڑ دیں - مسئله مالي ایک نهایت ذلیل اور آسان کام هے بمقابله اُس قابل قدر قدرت ایزدي کے جسکي جهلک آپکے قلم سے وقتاً فوقتاً نظر آتي رهتي هے -

چنده آپ لینا چاهتے نهیں - صرف خریدار هي آپ چاهتے هیں - اگر آپ چندوں کو (جو قیام الهلال یعنے اهم ترین اغراض قوم کے خیال سے جمع کیا جاسکتا هے) قبول فرمالیں تو مجهے یقین هے که نهایت کم میعاد میں اتنا روپیه جمع هو جسکي سالانه آمدني سوله هزار روپے کے قریب قریب هو جاے - مگر آپ صرف خریدار هي چاهتے هیں' اور وه دو هزار کم از کم - خیر' اسپر آپ پهر سونچیے -

کاغذ کي' تصویر کي' ٹائپ کي' وغیره وغیره کي خوبیوں کے لیے اسمیں شک نهیں که زیاده مالي آمدني کي ضرورت هے - لیکن قوم کو جسکي ضرورت هے اور آپکي جو فضیلت هے' وه مضامین هي تو هے' اور خصوصاً آپ کے قلم سے آشکارا هوتي رهتي هے -

لهذا ملتمس هوں که جب تک آپ میں اس خاص مذکوره قوت کو تندرستي حاصل هے آپکا فرض هے که آپ الهلال کو جاري رکهیں - خواه وه بلا تصویر هو' یا ارزاں کاغذ پر چهپے' یا لیتهو گراف سے چهپے -

مجهے امید هے که اس عریضه کو آپ اپنے اخبار میں شائع فرماوینگے - میں یه خصوصاً اسلیے چاهتا هوں که شائع هوچکنے کے بعد آپ کو اپنا احساس فرض اور بهي زیاده محسوس هوتا رهیگا -

خاکسار آپکا خیر اندیش -

غلام مصطفی خطیب از تهانه - بمبئي

نام زاویہ	خلیفۂ زاویہ	قبیلہ
غفنتہ	حمیدۃ بن عمور	"
درنۃ	محمد الخواجہ	ابي منصور
مرتوبا	عبد الله فرقلس	بزیزات
حفنہ	حسن الفریاني	عبیدات
المخیلي	الامین الغمري	"
الزیات	الحسین	"
ام رجل	موسي	"
حجاج آغابا	سالم الجروي	قطعان
المتنان	محمد علي	"
اسکابا	رفاعۃ	"
نضیلہ	صالح الخواجہ	حواطہ
اغبا	موسی	اولاد علي
زمیمۃ	عبد الله غضري	" دستور
طورفافا	عبد الله ابو عامر	عشیبات
العرش	محمد المحسن	اولاد علي
تلمون	مصطفي محجوب	عواجر
ام موس	سنوسي	"
کلفیۃ	عبد الله نعاس	اغاربہ
سرت	محمد بن الشفیع	"
ارجیلۃ	صالح بو شوشۃ	—
جالو	عبد الله طواني	—
بشر	محمد علي	—
جفارۃ	عبد الکریم بن احمد	زاویۃ
الکفرۃ	احمد الشریف المهدي "	مغبرا
او جنیقا	الغربیۃ عبد ربہ	عبید
"	الشرقیۃ عبد الرزاق	"
قارو	محمد سقفۃ	"
عوان	عبد الحفیظ	"
عراضۃ	القادر محمد و عبید	"
القلعۃ	البراني	"
کاني ورسي صالح		"
حرسي	الاشعث	"
المسالیط	محمد المنفي	"
وادي	محمد الفضیل	"

الهـــلال کـــي ایجنســي

هندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرهٹي عمدہ وار رسالوں میں الهـلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود هفتہ وار هونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کی درخواست بهیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

....؟ ! ۵ قیام الهـلال

سب سے پہلے دو چار ماہ قبل " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے جو مضمون الهلال میں شایع هوا تها نهایت معني خیز تها - میں نے ایک خط کے ذریعہ گذارش کي تهي کہ في الحال خریداران " الهلال " دو روپیہ چندہ میں اضافہ کریں ' اور اسکی تعمیل خود اس خادم نے بهي کردي " الهلال " کي مهتمم بالشان خدمات کا تمام ملک صدق دل سے اعتراف کر رها ہے - اسلیے توقع تهي کہ قوم خود بخود اضافہ چندہ میں پیش قدمي کریگي ' اور اوس مضمون سے زیادہ واضح مطالب کے لکهنے کي نوبت نہ آئیگي ' مگر اب دو سلسلوں سے جو مضامین نکل رہے هیں ' ان سے ثابت هوتا ہے کہ قوم نے ابهي تک اس جانب پورا التفات نہیں کیا ' حالانکہ اوسکي حیات اسي تحریک میں پنهاں تهي کہ زندگي بڑهانے کا پر تاثیر علاج " الهلال " هي سے هوسکتا ہے - اگر قوم " الهلال " کو کهو دیگي تو پهر ترقي رفتار میں هزاروں میل پیچهے پڑجائیگي - کیا غضب کي بات ہے کہ ایک ایسے شخص کي خالص و بے ریا پکار پر ابتک کان نہ لگاے گئے ' جو اونکي صلاح و فلاح کے لیے خود کو هزاروں مصائب و آلام کے لیے وقف کر دیتا ہے ؟

حضرت من ! بلا شبہ آپ حق پرست هیں اور حق کي وہ صحیح تعلیم دے رہے هیں جس سے مسلمان بدبختانہ محروم هیں - آپکا ولولہ دیني ہے ' آپ کے جذبات پاک هیں ' آپکا دل وہ تڑپ رکهتا ہے جسکي لذت دردمند هي جانتا ہے - بے شک صداقت کبهي بے اثر نہیں رہ سکتي - دو هزار خریداروں کا پیدا هونا کیا بڑي بات ہے ؟ اگر هر خریدار " الهلال " تهوڑي سي سعي کرے تو هر شخص دو دو خریدار بهم پہونچا سکتا ہے - اسطرح دو هزار بلکہ اس سے بهي زیادہ تعداد ایک ماہ کے اندر فراهم هوسکتي ہے -

هم کو نہ بهي یاد رکهنا چاهیے کہ الهـلال نے پہلي مرتبہ اپني مالي حالت کے مسئلہ کو همارے سامنے پیش کیا ہے اور سخت افسوس کی بات هو اگر هم اسکا استقبال نہ کریں -

میں تمام خریداران " الهـلال " و نیز تمام مسلمانوں کی خدمت میں عاجزانہ التماس کرتا هوں کہ وہ خدارا اس عظیم الشان مقصد کے طرف فوراً متوجہ هو جائیں - اپنے دوست و احباب اور شناساؤنکي خدمت میں خطوط لکهکر اور هر موثر ذریعہ سے اس امر کی کوشش کریں کہ بہت جلد یہاں تک کہ دو تین هفتہ کے اندر تین چار هزار خریداروں کو پیدا کر کے اپنے خدا و رسول کي سچي محبت اور نیز اپني قومیت کا ثبوت پیش کریں - اگر هم اس بزرگ

اسلام لنـــدن میـــں

میں گذشته جمعه کو آخری ڈاک سے ایک لمبا مضمون حسب عادت الهــلال کو بهیج چـکا هوں - میں نے اوسی دن عجلت میں گهسیٹ دیا تها اور جو کچهه کهنا چاها تها اوسے ختم نه کر سکا تها - اب مجهے اس هفته الهلال کا وه مضمون ملا جس میں مسئله تبلیغ اسلام کے ذیل میں مختار احمد خاں صاحب لکهنوي کے جواب میں خود مولانا ابو الکلام نے اس مسئله کو لکها هے - مولانا نے جس صفائي اور مضبوطي سے اصولي بحث کي هے ' یقین هے که مختار احمد خاں صاحب اور دیگر حضرات کو تسکین هو گئي هوگي -

میں نے گذشته خط میں لکها تها :

(۱) اس کام کا انــدازه محض اوس تعداد سے نه کرنا چاهیے جو یہاں مسلمانوں کي اس کے ذریعه پیدا هوئي -

(۲) فرقه بنــدي کے مسئله کو بالکل الـگ رکهنا چاهیے - اس فرقه بندي کي اصولي بحث کو میں اپنے سے زیاده قابل لوگوں پر چهوڑ تا هوں - البته خود میرا عقیده یه هے که قران کریم اور نبي (صلعم) کي تعلیم نے اسلام اور اصول اسلام کو ایسا بین اور واضح کر دیا هے که کوئي گنجائش اصولاً فرقه بندي کي اسلام میں نہیں هے ' اور یورپ میں اگر کسی اسلام کو پیش کرنے کي ضرورت هے تو اوسي اسلام کي -

چنانچه جب ڈاکٹر سهروردي اور میں نے یہاں چند سال هوے صـداے اسـلام بلنـد کي تو همارے ساتهـه کئي شیعه مسلمان بهي تهے - سید امیر علي کو اپنے اپ کو معتزلي کهتے هیں مگر وه شیعي اعتقـاد کے مسلمان هیں - هم سب اُن دنوں میں ایک هي امام کے پیچهے نماز پڑهتے تهے ' اور یہاں آکر اپني قدیمي اور کهنا چاهیے که خانداني پشتیني فرقه بندي کو بالکل بهول گئے تهے - آج کل یه صورت هے که هم لوگ سب خواجه کمال الدین صاحب کے پیچهے نماز پڑهتے هیں ' اور خود اونهوں نے نماز عید گذشته ایک حنفي امام کے پیچهے مع اپنے رفقا کے پـڑهي - پچهلے جمعه کو (خواجه صاحب) بوجه علالت نه آسکے تو عثماني امام خیر الدین افندي نے نماز پڑهائي ' اور خواجه صاحب کے ایک ساتهي چوهدري فتح محمد احمدي ایم - اے اور ایک احمدي طالب علم چودهري ظفر الله خاں صاحب بي - اے نے بهي اوسي امام کے پیچهے نماز پڑهي - یہاں عملي صورت میں بهي فرقه بندي کا نام نہیں هے ' اور مساوات کا اصول اسلامي هي نمایاں رهتا هے -

گو سید امیر علي صاحب یا توفیق پاشا یا مشیر الملک اپنا مذهبي فرض ادا کرنے نہیں آتے ' مگر مسلمانان هند یه سنکر خوش هونگے که مرزا عباس علي بیـگ صاحب جو انـڈیا کونسل میں مسلمـانوں کے نائب هیں ' اکثـر شـریک جمعـه هـوتے هیں - خوجـه کمـال الدین صـاحب جب هـوتے هیں تو وه خـود ' ورنه کوئي اور قران کریم کي کوئي آیت یا کوئي جزو عربي میں تلاوت کر کے اوسکا انگریزي میں ترجمه کرتا هے جس سے یہاں کے باشندوں پر اچها اثر پڑتا هے - عموماً عیسائي اور اسلام کے اصولوں کا مقابله اور اسلام کے محاسن اور اُن باتوں کي تردید هوتي هے جو پادریوں نے یہاں اسلام کے خلاف شائع کر رکهي هیں - حسب طریق ماثوره تهوڑا سا قیام هوتا هے - پهر خطیب قرآني دعاؤں اور درود شریف پر خطبه کو ختم کرتا هے - بعد میں نماز ادا هوتي هے - نماز کے بعد خیر الدین افندي عثماني امام عربي میں اسلام اور خلیفۂ اسلام کے لیے دعا مانگتے هیں - خاتمه پر لارڈ هیڈ لے بالقابه انگریزي میں دعا مانگتے هیں جو مسلم انڈیا کے جنوري سنه ۱۴ نمبر میں چهپي هے - میرے سامنے خواجه صاحب نے ایک عیسائي خاتون کو مسلمان کیا ' اور ذیل کے الفاظ اونهوں نے نو مسلمه سے بطور اقرار دهرا لے :

" لااله الا الله محمد رسول الله

میں شهادت دیتي هوں که میں سواے الله کے اور کسي کو پرستش اور عبادت کے قابل نہیں مانتي - میں شهادت دیتي هوں که محمد (صلعم) الله کے رسول تهے - میں مسیح کي الوهیت پر ایمان نہیں رکهتي بلکه میں مسیح کو جناب ابراهیم ' نوح ' داؤد ' و سلیمان وغیره کي طرح خدا کا ایک نبي مانتي هوں ' اور اون خدا کے مرسلوں میں جن میں مسیح بهي شامل هے میں کوئي تمیز اور فرق نہیں کرتي - میں یه بهي اقرار کرتي هوں که میں ایک مسلمه زندگي اختیار کرونگي اور اون تمام احکام پر چلونگي جو قران کریم میں هیں - خدا میري مدد کرے - آمین "

مسئلۂ [illegible] و اصلاح ندوہ

عظیم الشان جلسے کا انعقاد

۱۰ - مئی کو دهلی میں عام جلسہ

جناب من تسلیم - ۱۳ اپریل کی شام کو معززین دهلی کا ایک جلسہ عالیجناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے دولت خانہ پر منعقد هوا تا کہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے مسئلہ پر غور و مشورہ کرے - شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام مسجد جامع صدر منتخب هوے -

سب سے پہلے جناب حاذق الملک نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائی - اسکے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا گیا :

" یہ جلسہ دار العلوم ندوہ کی اسٹرائک سے نہایت افسردہ ہے' اور امید کرتا ہے کہ طلباء پوری کوشش کے ساتھہ اسٹرائک ختم کردینگے - نیز یہ جلسہ منتظمین ندوہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مہربانی فرماکر طلبا کیلیے سہولتیں بہم پہونچائیں "

مولانا عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس نے تائید کی اور منظور کیا گیا - اسکے بعد جناب مولانا مولوی عبد اللہ صاحب ناظم نظارۃ المعارف القرآنیہ دهلی نے دوسرا رزولیوشن پیش کیا :

" یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ۱۰ مئی کو ایک عام جلسہ دهلی میں منعقد کیا جاے اور اوسمیں تمام صوبوں کے اهل الراے اصحاب جمع هوں تاکہ ندوۃ العلما کی اصلاح کیلیے ایک اختتامی تجویز عمل میں لائی جاے - "

جناب مولوی محمد میاں صاحب نے اسکی تائید کی - مسٹر محمد علی صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے ترمیم پیش کی کہ بجاے کسی ایسے جلسہ کے خود ندوہ کے عام جلسہ کیلیے درخواست و سعی کیجاے کہ وہ لکھنؤ کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر منعقد هو - مگر کثرت راے اصل تجویز کی تائید میں تھی اسلیے منظور کی گئی -

اسکے بعد مجوزہ جلسہ کیلیے ایک سب کمیٹی مندرجۂ ذیل حضرات کی قرار پائی اور اونہیں اختیار دیا گیا کہ اور حضرات کو بھی شریک کرسکتے هیں :

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب' مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ' شمس العلما مولوی سید احمد صاحب' ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری' مولوی عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس' مولانا عبد السلام صاحب' مولانا عبد اللہ صاحب ناظم نظارۃ المعارف' پیر زادہ مولوی محمد حسین صاحب ایم - اے' حاجی عبد الغنی صاحب میونسپل کمشنر' حکیم احمد علی صاحب' نواب سراج الدین احمد صاحب سائل' مرزا محمد علی صاحب' مولوی محمد میاں صاحب' ماسٹر فضل الدین صاحب' شیخ عطا الرحمن صاحب وکیل' مولوی قطب الدین صاحب' حکیم مظفر علی صاحب' شیخ عزیز الدین صاحب -

انجمن ضیا الاسلام بمبئی

نے حسب ذیل تجویز منظور کی :

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کا یہ جلسہ اصلاح ندوہ کی کمیٹی سے نہایت خلوص سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ تحقیقات حالات ندوۃ العلماء میں اپنا فرض منصبی نہایت ایمانداری و دیانت وجرأت اسلامی سے ادا کرے تاکہ ندوۃ العلماء جیسا دارالعلوم ذاتی اثرات سے محفوظ رهکر قوم و مذهب کیلیے مفید ثابت هو - نیز دیگر انجمنہاے اسلامیہ سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ بھی اس قسم کا ریزولیوشن جلد پاس کر کے اس ریزولیوشن کو مناسب وقت تقویت بخشیں - راقم نیاز مند عبد الرؤف آنریری سکریٹری

[illegible]

جناب من ! کل شام کو انجمن الاصلاح دسنہ کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت مولوی شمس الحق صاحب (علیگ) معاملات ندوہ پر غور کرنے کے لیے منعقد هوا - سب سے پہلے طلبا کی اسٹرایک پر نظر ڈالی گئی - مولوی سعید رضا صاحب نے اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر اسٹرائک کے وجوہ حقیقی کو بیان کیا - کل حاضرین نے متفقہ طور پر طلبا کو اسٹرائک کرنے میں حق بجانب ٹھرایا - مولوی عبد العظیم صاحب هیڈ مولوی مدرسۃ الاصلاح دسنہ کی تحریک اور جملہ حاضرین کی تائید سے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" یہ جلسہ اس امر کے باور کرلے میں کہ طلباے دارالعلوم کی موجودہ اسٹرائک ناظم و مہتمم کی مستبدانہ روش اور ناجایز دباؤ کا نتیجہ ہے' ذرہ برابر شک و شبہہ کی گنجایش نہیں پاتا' اس لیے ۲۹ مارچ کے جلسہ انتظامیہ کے فیصلہ کو منصفانہ تصور نہیں کرتا' اور امید کرتا ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ اسٹرایک کے معاملہ کو اپنے هاتھہ میں لیگی اور طلبا کے اخراج کو تا انعقاد جلسہ عام اپنے اُن اختیارات سے کام لیکر جو تمام صوبوں کی باقاعدہ اسلامی انجمنوں نے نیابتی اصول پر اسکو بذریعہ رزولیوشن تفویض کیے هیں' رکوا دیگی "

مولوی محمد یونس صاحب کی تحریک اور جمیع حاضرین کی تائید سے دوسرا رزولیوشن یہ پاس هوا :

" یہ جلسہ طلبا کے اخراج جبریہ کے لیے پولیس بلانے والے کی حرکت کو نہایت حقارت اور رنج و غصہ کی نظر سے دیکھتا ہے' اور جمیع هوا خواهان ندوہ کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ قبل اس کے کہ ندوہ کا خرگوش خانہ " حزب الافساد " کی ناجایز طاقت اور خود غرضانہ پالیسی کے هاتھوں ایکدم ویرانہ هو جاے' اسکو قبضہ نا جایز سے جلد از جلد آزادی دلانے کے لیے زبردست سے زبردست متفقہ آواز سے کام لینا چاهیے' اور عام راے کی جو بے وقعتی کیجارہی ہے' اسکی حفاظت جلد کرنی چاهیے"

(سید عبد الحکیم سکرٹری انجمن الاصلاح دسنہ)

مسلمانان ریاست میلا وائگنج

آج ۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو بصدارت حکیم مظہر حسین صاحب انجمن اخوان الصفا کا جلسہ منعقد هوا جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس هوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوہ کے ساتھہ اظہار همدردی کرتا ہے اور خواهش کرتا ہے کہ مندرجۂ ذیل اشخاص کا ایک غیر جانبدار کمیشن طلباء کی شکایات سننے کیلیے بہت جلد مرتب کیا جاے :

نواب وقار الملک بہادر' مولانا ابوالکلام صاحب آزاد' مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی' مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی' راجہ صاحب محمود آباد' حکیم اجمل خاں صاحب - مسٹر مظہر الحق صاحب بانکی پور' حکیم عبد الولی صاحب' نواب علی حسن خاں صاحب' محمد علی صاحب ایڈیٹر همدرد -

(۲) یهہ جلسہ ان اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ندوہ کی اس ناگفتہ بہ حالت پر تاسف کر کے براہ فلاح و همدردی " انجمن اصلاح ندوہ " کی بنا ڈالی ہے' اور امید کرتا ہے کہ اصلاح کی هر بہترین صورت کو عمل میں لائینگے -

(۳) یہ جلسہ موجودہ نظامت پر بے اعتمادی ظاهر کرتا ہے -

" هادی حسن "

عصـر جـديـد

جامعهٔ اسـلاميه کي هيلمت فعال کا آرگن

هفته وار اخبار کي صورت ميں دو باره جاري هوتا هے

زمانه ميں سيکڑوں نئے نئے خيالات اور نئي نئي تحريکيں پيدا هو رهي هيں - ملک اور قوم ميں مختلف اور ايک دوسرے سے مخالف آوازوں نے پبلک کے کانوں کو بهرا کرديا هے - اخباروں اور رسالوں ' لکچروں اور تحريروں - خوانده آدميوں کے خيالات اور ناخوانده لوگوں کے توهمات سے ايک عجيب هنگامه برپا هے - کسي کو خبر نهيں که هم کيا هيں ' کدهر جارهے هيں ' کيا کرتے هيں ' اور در اصل کس راسته پر چلنا همارا فرض هے ؟

مگر اميد جو ايمان کا ايک جزو اور زندگي کا سکان هے ' هم کو اطمينان دلاتي هے که اگر ايک بنا کن پروگرام قوم کے سامنے آئے اور پبلک کو قومي مقاصد و اغراض بخوبي سمجهائے ' اور اپنے خلوص کا يقين دلانے کے بعد ايک زبردست قومي آرگن کے ذريعه سے عملي کام شروع کردے تو قوم نه صرف غفلت کي موت سے بچ جائيگي بلکه اوسکا جوش صحيح اور فعال طريقوں پر چلکر باقي اسلامي دنيا کيليے رهبري کا کام کريگا -

اس خيال سے همنے خداے تعالى کي توفيق اور پبلک کي تائيد پر بهروسه کرکے اراده کيا هے که پانچ برس کي خاموشي کے بعد رساله عصر جديد کو هفته وار اخبار کي صورت ميں دو باره جاري کيا جائے - خواهش يه هے که عصر جديد هر ايسے پڑهے لکهے مسلمان کے هاتهه ميں پهنچے جو قوم کا درد رکهتا اور اسکے ليے کچهه کرنا چاهتا هے - يه ظاهر کرنيکي ضرورت نهيں که هم کسي دوسرے اخبار يا رسالے کي رقابت ميں داخل نهيں هوتے - وه سب اپنا اپنا فرض اب سے بهتر ادا کرسکينگے' اور هم بهي اپنے مقدور کے موافق اظهار حق ميں دريغ نه کرينگے - عصر جديد کے سابق ايڈيٹر آنريبل خواجه غلام الثقلين صاحب بي - اے - ايل - ايل - بي ديگر مصروفيتوں کي وجه سے اگرچه ايڈيٹري کيليے کافي وقت نهيں ديسکينگے' مگر اخبار کي عام پاليسي کي باگ بدستور سابق انهيں کے تجربه کار هاتهه ميں رهيگي - لائق اور گريجوايٹ ايڈيٹر اور صائب الراے اهل قلم آنکي ماتحتي ميں اور آنکے مشوره سے کام کرينگے -

همارا يقين يه هے که سعي تن آساني سے ضرور بهتر هے' خواه اس سعي ميں کتني هي ناکاميابي کيوں نه هو - مقصد ميں کامياب هونا انعام نهيں هے' بلکه کامياب هونے کي کوشش ميں جو جفا کشي اور تهذيب نفس هوتي هے وه خود ايک اجر هے - پهر يه بهي ممکن هے که آج جو چيز قوم و ملک کو بے فائده معلوم هوتي هے کل وهي اسکو مفيد ثابت هو' اور همارا بويا هوا تخم ايک زمانه کے بعد پهل لائے ' جبکه شايد همارا نام بهي صفحهٔ هستي پر نرهے -

عصر جديد کا پهلا نمبر انشاء الله يکم مئي کو شائع هو جائيگا في الحال ۱۸ - ۲۲ کے ۲۴ صفحے رهينگے - کاغذ لکهائي چهپائي ولايتي رسالوں کي طرح اعلى درجه کي هوگي - قيمت پيشگي معه محصول سالانه ۴ روپيه ۸ آنه - ششماهي ۲ روپيه ۱۰ - سه ماهي ۱ روپيه ۸ آنه - رکهي گئي هے -

درخواستيں بنام محمد انوار هاشمي منيجر عصر جديد - سعيد منزل مهرتهه - آني چاهئيں -

آفتاب صداقت کا کته کي افق سے

عنقريب طلوع هوگا - جو اخباري صورت ميں اولاً هفته ميں ايکبار' پهر دوبار' اور بالآخر روزانه حريت اور صداقت کي خالص روشني سے هند کے تمام تيره و تاريک ظلمت کدوں کو روشن کريگا - وه راستي و صداقت کا حامي هوگا حريت و آزادي کا علم بردار هوگا - ملک و ملت کي مخلصانه خدمات اپنا نصب العين بنائيگا - وه ملک و قوم کا سچا خادم هوگا - اور انميں زندگي اور بيداري کی مخلصانه روح پهونکيگا - وه تاج اور حکومت کا دلي خير خواه هوگا اور فرو گذاشتوں پر جرات اور دليري سے متنبه کريگا وه هميشه قوم کا هوگا - اسکي حيات و ممات محض قوم کيليے هوگي - وه اپنے معاصرين کا قوت بازو بننے کا اور حريت و صداقت ميں هميشه انکي همنوائی کريگا - وه ابتدأ اسي ناچيز کے ايڈيٹري سے نکليگا - اور پهر آسميں ملک کے مايهٔ ناز احرار اور قابل ترين نوجوانوں کي متفقه طاقت کام کريگي - اسکي سالانه قيمت ۳ تين روپيه هوگي - اسکے اجرا اور پريس کيليے درخواست ديدي گئي هے جو انشا الله منظور هوکر رهيگی -

اب ديکهنا هے که ملک کے کتنے حريت اور صداقت پسند اصحاب اس جاں فروشانه سعي و کوشش کو بار آور بنانے ميں عملی حصه ليتے هيں ؟ جو صرف يهي هے که پيشتر سے درخواست خريداري ارسال فرمائيں (تمام درخواستيں اور جمله خط و کتابت ذيل کے پته پر کيجيے)-

حکيم رکن الدين دانا - نمبـر ۱۹۹ لور سرکلر روڈ کلکته

اب رها یه سوال که ایا جو لوگ خواجه کمال الدین صاحب کي کوشش سے مسلمان هوے هیں یا هوتے هیں وہ قادیاني هیں یا کیا ؟ اسکا جواب یه هے که وہ صرف مسلمان اور مومن هوتے هیں - اگر خواجه صاحب اون سے فرقه بندي اسلام کا نام بهي لیں تو میں سمجهتا هوں که وہ اسلام اختیار کریں هي نهیں - وہ تو اسلام کو نهایت سادہ ' نهایت مضبوط ' اور بلا تفریق کا مذهب سمجهکر اعتقاد لاتے هیں - هندوستان کے مسلمان شاید اس فرقه بندي کي بحث سے ارنهیں بد راہ کر کے خواجه صاحب کے راستے میں روڑے اٹکا دیں تو اٹکا دیں - وہ تو یه دیکهکر مسلمان هوتے هیں که اسلام ژولیدہ اعتقادات سے پاک هے - "خدا انسان میں اور انسان خدا میں" کے معمه سے بري هے - ایک شخص کي مصلوبیت سے دوسروں کي نجات کا عقیدہ اوس میں نهیں هے - اسلام میں خدا کو خداے کامل دکهلایا هے جسکے سامنے انسان خواہ کتنا هي عقلمند اور فرزانه هو اور کتنا هي معظم اور مقدس ' مگر بے اختیار جهک سکتا هے - وہ تو اسلام کے اصول مساوات اور اسلام کے جهانگیر اوصاف سے مسلمان هوتے هیں - اون پر تو رسول الله صلعم کے اخلاق کا اثر پڑتا هے - وہ تو " انما انا بشر مثلکم " کے اعلان پر جان دیتے هیں - " لا نفرق بین احد من رسله " کے گرویدہ هوتے هیں !

جب موجودہ زمانه کي مادي هوا اونهیں پریشان کر دیتي هے - جب وہ هوا اون سے عیسائیت کے اعتقادات تک کو اوڑا لیجاتي هے ' جب اون میں سے بعض حضرت عیسی کے وجود کو تاریخي طور پر پالے سے رہ جاتے هیں - جب وہ انسان کے مقصود و مسجود حال پر غور کر کے گهبرا اوٹهتے هیں ' تب ارنکو اسلام کي صدا پر کان لگانے کا خیال هوتا هے - تب اسلام کا نور ' اسلام کي صلح جوئي ' اور اوسکے تسکین قلب اور طمانیت روح بخشنے والے اصول کام کرتے هیں - الغرض یهاں یه سوال پیدا هي نهیں هوتا که حضرت ابوبکر ' عمر ' عثمان ' علي ' رضی الله عنهم کو خلیفه مانتے هو یا نهیں ؟ سوڈان کے مهدي یا مرزا غلام احمد کي مهدویت و مسیحیت کے قائل هو یا نهیں ؟ اگر یهاں سوال هوتا هے تو یه که هیوم ' مل ' یا هکسلے نے جو تلواریں مذهب پر ماري هیں ' اونکا جواب مذهب دے سکتا هے یا نهیں ؟

عیسائیت پر دهریت غالب آگئي هے ' کیونکه یهاں کے عقلا عیسائیت کے سوا دوسرے مذاهب سے ناواقف هیں - اسلیے اون کے نزدیک دهریت اور مادیت مذهب پر غالب هے - اوس شخص کو جو یهاں تبلیغ اسلام کرنا چاهے ' ان معاملات کو مد نظر رکهنا ضروري هے - یه ظاهر هے که فرقه بندي کا سوال لیکر یهاں کوئي بهي تبلیغ اسلام نهیں کر سکتا -

میں کهتا هوں که اگر خواجه کمال الدین صاحب کبهي ایسا چاهیں بهي تو وہ اپني کامیابي کو جواب دے بیٹهینگے -

مشیر حسن قدوائي

12 مشا هیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیرخسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام غزالي ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۲ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰ رنگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۹ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ۹ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۹ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۹ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموزالاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الحیوان اس نا مواد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه -(۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

دهلي کے خانداني اطبـا اور دوا خـانه نو رتن دهلي

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدوله قبله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاہ دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائی ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمه کا مجرب علاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خان مالک دواخانه نورتن دهلي فراشخانه

ترجمه اردو تفسیر کبیــر

قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں سہو و خیال کا آدمی تو پابند ہو۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب سیکرٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ

اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلے

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم تر، تیز و تاریخ ہو تاہم اتنا کہہ دینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی معلوم ہو کہ آج اہل المشرقین میں شاید ہی کوئی صدر ہو گا نہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج خواہ روایات ہو کر وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں تاج روغن گیسو دراز بھی آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام رایوں زیادہ تعداد ولکہ جس میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش ہوا اور حسن الطلب بہر تقدیر پیش کیا جا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فرنگی کا کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے ایسا ایسی موجود ہیں کہ جہاں کوئی پائے سر چھپائے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو بجز ہندوستان سیلون برما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر و معدودین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جسطرح حسن تن کے کاموں پلپک سکواہونا اور سر کیلئے دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقدر دماغ اسکی کیفیت و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت مدت سے چلی آتی تھی کہ تاج میرٹل اسنشیا قیمت میں قدرے زیادہ ہے اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقعے ملتے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہولنز برو وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا ہے اور کیا ہے۔

وہ تمام مواقع اگرچہ انتہا درجہ مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل اگر وہیں سے کہ یہ ترتیب منسوب ہی کی قیمت تو کم ہو جیسے ہی اور اگر گیسو دراز خدانخواستہ کم تا ہوسے۔ آپھر پریشان ہو کر شانوں پہ چھا جاتے اور کمر کا اتنا اتنا معلوم ہو کہ فیسکا ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تقاضا ہے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور مخلص احباب جب ہو میدان مقابلے پر پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پکھنے پہ نچے ترسے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جو یہ تجویز کی اجازت دیدی کہ پرانے چند سے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیا جائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن حرکات پر اودھ کی قدرتی پر اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پہ ایک دلفریب تجسم کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص دلوکی باعث ہوئی ہو بلکہ تقابلاً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو لطافہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر دیکھئے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہو اور در اصل یہ تاج میں آمیزکی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دیجئے سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض پلسنے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہ جائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر تیل روغن کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح تیل کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے ۰۰ ۔ ۵ کا تین ہی شیشیوں کے بعد آتا تاملک کی ایک درد انگیز فرنگ کا شافعہ ہوگی جہاں علاوہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو دیدہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اور صاف مختلف خوشبوؤں میں مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمن — قیمت بادام روغن فی شیشی — تاج روغن آملہ و بولہ فی شیشی ۱۲ — فی شیشی (۱۰/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک ہر ایک شیشی پر ۵ روپے شیشی نمبر ۸ اور تین شیشیوں پر دار بذمہ خریدار مقرر ہوا ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہو کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں تاج میرٹل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ ہندوستان کے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یکمشت قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ چھوٹے مقامات میں جہاں مال خرید نے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا سوا بکر فرمائش مفصل پتہ خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

اکسیر شفا ! دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان کو یہ مرض مار چکی ہے

یہی ایک دوا ہے جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہوچکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز ۵ بوند استعمال کی جائے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ ہدایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا، اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسی نے اسکی تحقیقات نہیں فرمائی محققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ علمی تجربات و مشاہدات اور مختلف عوارض کس طرح دور ہوسکتے ہیں اس کی علمی عملی ثبوت۔

ایک سو ۳۲ صفحہ کی کتاب

لا علاج کہنہ بیماریوں۔ مثلاً کمزوری۔ ہر طرح کے ضعف باہ۔ براسیر۔ نواسیر۔ ذیابیطس۔ درد گردہ، ضعف جگر کا شرطیہ علاج ہوسکتا ہے فارم تشخیص منگوائیے۔

پتہ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما مصنف رسالہ جوانی دیوانی۔ طب نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاہور موچی دروازہ لاہور۔

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئے

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں۔ اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے۔ دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے۔ تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کر کے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے۔ قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ۔

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے۔ امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے۔ ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے۔ منہ کو معطر کرتا ہے۔ قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ۔

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی۔ تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور معدہ کی اصلاح کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ۔

ملنے کا پتہ۔ جی۔ ایم۔ قادری اینڈ کو۔ شفاخانہ حمیدیہ منتھالہ ضلع گجرات پنجاب

15

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کارآمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي ہے - یـــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کو لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سربسته راز حاصل کر لیئے صرف اس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے کہ مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهوںمیں نور پیدا هو' بصارت کي آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي اُنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري؛ و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول معالجات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' اُنکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي مرا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا ہے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچـــسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حـــال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں صفائی

کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مفصل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچـــسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي ہے' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هوجاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بوقت ٹهیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائی پر بند هسکتي ہے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے نئے همارے یهاں آئے هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لیمپ رات کو اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم اسیوجه سے آٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ مع محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونـــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي هیں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوا لیجیے -

مینیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریــداران الہلال کے لئــے خــاص رعــایت

یہ گھــڑیاں سوٹس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہــاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجــہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریــداران الہــلال کر دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایــک گھڑي خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي - گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنــگ و گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۱ - روپیہ -

آربانــہ اکسٹــرا فــلاٹ ڈرس واچ - سنہري ... ین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور ... - ... ست - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ ... بل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - ... مل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنــگ ... لاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنــہ رعایتي ... ت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ ... - انامــل ڈایل - گــلاس ڈوم - هلنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ ... - انامــل ڈایل - گــلاس ڈوم - هلنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیــہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑي نہایت عمــدہ اور مضبوط - لیور ... - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنہ -

مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپــن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر ... پن هانــڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹــیل هانــڈس - بــزل ست اور مصنوعي جواهــرات - اکسپانــڈنــگ برسلٹ بغیر ڈوم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنــہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

بالکل نمبر ۲ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیــہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہــلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

... ر کے - بی ... ایجنـگ کمپني پوسٹ بکس ۱۷۰ کــلکتــہ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت رکھتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو دفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تھا که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقافیه کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماٹیں کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھه ساتھه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں - حجم ۴۵۰ صفحه - قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا ہے جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنھیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ہے - حجم ۶۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسي قیمت ۵ روپیه -

جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه شخص سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کولیے سر سے پیر تک درست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھیے ! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نقیلي اجزاء دھتورة بھنگ - بلمونا - پوٹاسرائي ' ایوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارا هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پانیکے مداح هیں - آپکے بهت کچھه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب کهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

دعوے کے ساتھه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه کلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز' اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چھوٹي بوتل باره آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

ا ۱۰ ٪
ار ره ر ره ر ا لقر

ایم - ایس - عبد الغني نیهسکه - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

هر فرمـــایش میں الهـــلال کا حوالہ دینا ضروری ھے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ آف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رھگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - پوري جلد ہے جسمیں سنھري حروف کي کتابت ہے اور ۳۱۶ ھاف ٹون تصاویر ھیں تمام جلدیں دس روپیہ وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۲ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbasar Calcutta.

پـوٹـــن ٹائـــن

معجز نمـــا اکسیــــر اور حیـــرت انگیز شفـــا - دماغ کي شــکایت کو دفع کرنے کیلیے - مردہانہ عرقے مادر ڈاؤ کرنیکے لیے - ھسٹریہ اور کلورو ٹیک کے کلیجاریاں دماغ کے زور میں قوت پہونچانا - بڑھاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونونکے لیے مفید - قیمت دو روپیہ في بکس جسمیں چالیس گولیاں ھوتي ھیں -

زیلوٹن - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نہایت تیر بہدف دوا اسکے استعمـــال کرنے ہي آپ فائـدہ محسوس کرینگے -

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

ھائیڈرولین — ھائیڈ روسیل کا نہایت مجرب دوا - مس دنکے لیے چار روپیہ اور ایک مہینہ کے لئے دس ڈالیں اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکتہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

اِنسانگي

یعني جنون کي مجرب دوا

ڈاکٹر کیلو سي راے کي پچاس برس کي آزمودہ دوا یہ دوا ہر قسم کے مجنونیت کیلیے مخصوص ہے بے عقل والیکو عقلمند بناتي ہے کم خوابي کو دور کرکے نیند لاتي ہے - اور ہر طرح کے رعشہ کو چند خوراک میں دور کرتا ہے بہت مفید ہے جلد طلب کرو قیمت في شیشي پانچ روپیہ -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Sareet, Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس

عمدہ نئے چالی کي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور دیکھنے میں اچھي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارہي ھیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي ہے -

اصلي قیمت ۵ روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ ہر ایک گھڑي کے ھمراہ سنہرا چین اور ایک فرنٹیں پن اور ایک چاقو مفت دیے جاوینگے -

کالي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باھمنے کا نیلہ مفت جاویگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane, Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

ھمارا مس موھني فلوٹ ھارمونیم سرپلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگون کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت ھي عمدہ اور بہت روز تک قائم رہنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۰ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے ھمراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاھیئے -

کمرشیل ھارمونیم فیکٹـري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجیب و غریب مالش

استعمال سے مردہ لوگوں میں تازگي اجاتي ہے - اور کھوئي قوتیں پھر پیدا ھوجاتي ہے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکلیف نہیں ھوتي ہے - قیمت دو روپیہ ۴ آنہ فی شیشي - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمـــال سے بغیر کسي تکلیف کے تمام روئیں ازجاتے ھیں -

آر - پي - گھوس

ڈبن بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکتہ

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـــکاری فلوٹ

بھترین اور سریلي آواز کي ھارمونیم

سنگل ریڈC سے تک C یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ھر قسم اور ھر صفت کا ھرمونیم ھمارے یہاں موجود ہے -

ھر فرمایش کے ســاتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاھیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجـربہ کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سی داس کا آزمایا ہوا - جو مستورات کے خاص بیماري کے لیے عجیب دوا مبتلاے ایام کے زمانہ میں وغیرہ -

گولیـاں — ایـک بکس ۲۸ گولیونکی قیمت ایک روپیہ -

مستورات کے بیماریوکے لیے نہایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع دیجائیگي -

سوائیـم اے گولیـاں

مردونکے نروس بیماري کے لیے نہایت مفید اور مجرب ہے اب ایک مرتبہ استعمال کریں اگر فائدہ نہو تو میرا ذمہ -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائٹ

بہت قوت دار ہے اور ضعف کیلئے بہت مفید ثابت ھوا ہے جسم کو قوت بخشتا ہے جوان اور سن رسیدہ اور لڑکوں کیلئے غرض کے ھر عمر والوں کو نہایت فائدہ مند ثابت ھوا ہے ھر ایک شخص کو فائدہ کریگا کسیکو نقصان نہیں کرتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

S. C. R. ay, M. A.
36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, Calcutta.

[80] الاث آزاد

جو اردو کے مشہور اور مقبول انشا نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۴ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولوالابصار ہے - ذیل کے پتے سے ریلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اوٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ۲۹ تالتلا لین - کلکتہ

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کاروبار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :
هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -
فہرست ادویہ مفت (خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ - دهلی

(1) راسکوپ فایور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) ونڈابلائیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکابلائیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلائیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت ' مضبوط ' سچا وقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں. اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -
ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -
M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla
Calcutta.

۔۔۔ رکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلی (هوڑہ)

میرے لڑکے نے مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ویلس اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں ' وہ تشفی بخش ہیں - میں نے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

مینیجر

الهلال کي ششماهی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں - (منیجر)

مژدہ وصل

یعنی عمل حب وبغض بہ هردو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئی ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - هدیہ هر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوہ یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم باثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جهانسی

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی
ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴-۷ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ١٧ — کلکتہ : چہارشنبہ ٣ جمادی الثانی ١٣٣٢ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, April, 29. 1914

"دارالعلوم ندوہ" کے متعلق ١٠ مئی کو دهلي میں عام اجتماع !!

بالاخر قوم کي صدائیں بیکار نہ گئیں ' ارباب اصلاح کي سعي ناکام نہوئي ' ندوہ کا نم رایسین بے اثر کیے نہ رہا ' مسلمانوں کي سب سے بڑي اصلاح دیني کي تحریک مٹنے اور برباد ہونے کیلیے نہیں چھوڑ دي گئي ' اور وقت آگیا کہ اسکي داستان الم سننے کیلیے همدردان ملت یک جا جمع هوں ' اور دهلي مرحوم کي اس خاک مقدس پر جہاں علوم اسلامیہ کے خزان پیشیں مدفون ہیں ' اپنی اُن امیدوں کو ایک بار اور دهرا لیں جو بیس سال سے احیاء علوم اسلامیہ اور دعوۃ اصلاح دیني کیلیے " ندوۃ العلما " کے نام سے غلغلہ انداز عالم اسلامي هیں !

تمام ارباب درد کیلیے پیام کار اور مدعیان خدمت ملت کیلیے صلوۃ عمل ہے - یہ آخري فرصت ہے جو ندوہ کے بقا کیلے همیں دي گئي ہے اور اگر اس موقعہ پر بھي قوم نے خبر نہ لي تو پھر رشتۂ کار همیشہ کیلیے هاتھہ سے نکل جائیگا - ندوہ کے معاملات محض اخباروں کے مضامین اور انجمنوں کي تجویزوں سے حل نہیں ہو سکتے تھے - اسکی صرف ایک یہی تدبیر تھی کہ تمام ارباب فکر و راے ایک مقام پر جمع هوں اور ایک اختتامی تجویز اصلاح کیلیے عمل میں لائیں - خدا جزاء خیر دے تمام بزرگان دهلی کو ' اور علي الخصوص جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کو جنھوں نے ایک ایسے عام جلسے کا دهلي میں انتظام کیا ہے اور تمام بزرگان ملت کو دعوت دي ہے - اعلان سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان دهلي کے علاوہ دیگر صوبوں کے بھي بعض سربرآوردہ اشخاص شریک دعوت هیں ' اگر اللہ کا فضل معین و موفق هوا تو امید ہے کہ یہ اجتماع نتیجہ خیز اور موصل الي المقصود هو -

فی الحقیقت اِن بزرگوں نے اپنا فرض ادا کردیا - اب همدردان ملت کا فرض ہے کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامي کام کیلیے اپنے وقت ' اپنے آرام ' اور اپنے مال کا تھوڑا سا ایثار گوارا فرمالیں اور اس جلسے میں شریک هوکر حصول مقصد کیلیے سعي کریں - هم گذشتہ دو تین سالوں کے اندر پولیٹکل کاموں سے اپني سچي دلچسپي کے متعدد ثبوت دیے هیں - هم آگرہ میں بکثرت جمع هوے هیں تاکہ لیگ کی پالیسي کو آزادانہ اقدام سے هٹنے نہ دیں - هم الکست کي گرمیوں میں علي گڈھ پہنچے هیں تاکہ مسلم یونیورسٹي کے آخري فیصلہ کیلیے کسي ایک جماعت کو تنہا نہ چھوڑ دیا جاے -

لیکن آج وقت ہے کہ ایسی هی دلچسپي کا ثبوت ایک سچے دیني کام کیلیے بھي دیا جاے جو فی الحقیقت مسلمانوں کي احیاء و ترقي کیلیے اصلي اور حقیقي کام ہے اور هماري غفلتوں سے سنبھل کر پھر گرجانے والا ہے -

یہ پہلے سے معلوم ہے کہ جلسے کیلیے وقت موزوں نہیں - کوئي سرکاري تعطیل نہیں ہے اور گرمی بھی شدت سے شروع هوگئي ہے - تاهم کام کرنے والوں کیلیے ایسي رکاوٹیں دامنگیر نہیں هو سکتیں اور درد مند دلوں کے اندر محبت ملت کي جو حرارت هوتي ہے ' اسکے آگے موسم کي گرمي کي کوئي حقیقت نہیں - هم ایک ایسے عہد میں هیں جبکہ هم نے کام کرنے کا نیا نیا دعوا کیا ہے - پس کچھہ عرصے تک ضرور ہے کہ اسکي آزمایشوں سے بھي کامیاب گذریں - اگر ایسے عذر هماري راہ میں مانع هوسکتے هیں تو همارے لیے اپنے شاندار دعوؤں کے واپس لے لینے کا دروازہ کھلا ہے - کوئي همیں سولي پر نہیں چڑھا دیگا اگر هم کہدیں گے کہ قوم و مذهب سے اپنے آرام و راحت کو زیادہ عزیز رکھتے هیں !

ندوہ کے موجودہ ارکان و منتظمین اگر اب بھي اصلاح و تلافي مافات کیلیے آمادہ هوجائیں تو انکے لیے وقت باقي ہے - انہیں چاهیے کہ اس جلسے میں سب سے پہلي صف اپنے تئیں ثابت کریں ' اور اس طرح صداقت و حسن نیت کے ساتھہ طریق اصلاح و دفع مفاسد کیلیے متحدہ و متفقہ کوشش کي جاسکے - اسی میں هم سب کیلیے بہتري ہے : هذہ تذکرۃ ' فمن شاء اتخذ الي ربہ سبیلا !

اطلاع

١٠ مئي کے جلسے کے انتظام کیلیے معززین دهلي کي ایک استقبالي کمیٹي قائم هوگئي ہے -

جو حضرات شریک جلسہ هونا چاهیں وہ اپنے ارادے کي نسبت فوراً " سکریٹري استقبالي کمیٹي - دولت خانہ جناب حاذق الملک - دهلي " کو تار دیں تاکہ انکے قیام کا بندوبست کیا جاے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک اسد مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کم خرچ ہوا - اچھے روا کہ کہا اور آسی میں روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے ایسے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

پی - گرونہ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - مضبوطی بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

ریا[illegible] بھوپال اور [illegible] ندوہ

ندوہ کی بد انتظامیاں اور مفسدانہ تغیرات اس درجہ آشکارا ہوگئے کہ ریاست بھوپال نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح حالات ملتوی کردیا -

چاہیے تھا کہ موجودہ حکام ندوہ اب بھی اپنے مفسدانہ اعمال سے باز آ جاتے ' اور ندوہ پر رحم کرتے جسکی بربادی کے بعد انہیں کچھ دین و دنیا کے خزانے نہیں ملجائینگے بلکہ دائمی ذلت و خسران ہی میں گرفتار ہونگے ' لیکن نفس خادع جسکی شرارت بے پناہ اور جسکے مکر ان گنت ہیں ' اس موقعہ پر بھی سامنے آیا اور اس نے بجائے شرمساری و خجالت کے اور خیرہ سری کی تعلیم دی :

فویل لہم ثم ویل لہم !

انہوں نے دیکھا کہ ندوہ کی سب سے بڑی غیر سرکاری اعانت کا بند ہو جانا ' مفاسد ندوہ کا ایک کھلا ثبوت ہے جسکے بعد فریب دینے کیلیے کوئی شرارت کارگر نہیں ہوسکتی - پس ضرور ہے کہ بہت جلد کوئی ایسا جھوٹا قصہ گھڑ کے مشہور کر دیا جائے جس سے اپنی رو سیاہی دوسروں کے حصے میں آجائے - چنانچہ ایک گمنام مراسلت ایک اخبار میں شائع کی گئی ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایڈیٹر الہلال نے مخفی کوششیں کرکے یہ رقم بند کرائی ' اور ثبوت یہ دیا ہے کہ اسکی اطلاع صرف (فرضی) ناظم ندوہ کے پاس آئی تھی - ایڈیٹر الہلال نے بعینہ اسکے الفاظ کیونکر معلوم کر لیے اور اخبارات کو تار دیدیے اگر وہ خود اس کام میں نہ تھا ؟ سبحانک ہذا بہتان عظیم ! میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ کیوں شر و فساد کے دست کے آگے اس طرح اندھے بہرے ہوکر اوندھے ہوگئے ہیں ؟

ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ اگر میں اپنی علانیہ اور بے پردہ کارروائیوں کے علاوہ کسی مقصد کیلیے مخفی کوشش کرنا بھی جائز رکھوں ' تو الحمد للہ فضل الہی سے اتنا اثر ضرور رکھتا ہوں کہ بہت سے معاملات زیادہ عرصے تک طول ہی نہ پکڑیں -

مگر اس طرح کرنے کی مجھے ضرورت ہی کیا ہے جب میں علانیہ سب کچھ کہنے کی قوت رکھتا ہوں ؟ میں ندوہ کی موجودہ حالت کو علانیہ پر از مفاسد بتلا رہا ہوں - میں اسکے کانسٹی ٹیوشن کو قاعدے اور اصول کی بنا پر لغو و نامعقول کہتا ہوں ' اور تمام نہاد مجلس انتظامی کی کارروائیوں کو خود ندوہ کے دستور العمل کی بنا پر باطل ثابت کرتا ہوں - علانیہ خود بھی کوشش کرتا ہوں اور لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ ہر جگہ جلسے کریں ' مضامین لکھیں ' اور پوری طرح ساعی ہوں کہ انکی ایک قیمتی متاع چند مفسد و ہوا پرست اور اعداء اصلاح و تجدید لوگوں کے ہاتھوں برباد نہو -

میں اپنی بصیرت اور اپنے ایمان کی بنا پر ندوہ کو وہ ندوہ ہی نہیں سمجھتا جو ایک اچھی چیز ہے ' اسلیے علانیہ میرا مشورہ گورنمنٹ کو ' والیان ریاست کو ' اور تمام قوم کو یہی ہے کہ جب تک ندوہ درست نہو ' اسوقت تک ایک کوڑی آپ نہ دیں اور اپنی تمام اعانتیں بند کردیں - اگر موجودہ دار العلوم درست نہو تو انہیں اعانتوں سے (بقول مسٹر محمد علی) دوسرا ندوہ بنالیں ' اور اسطرح روپیہ کو ایک بیکار و لغو شے کے پیچھے ضائع نہ کیا جائے -

جبکہ میں یہ سب کچھ علانیہ لکھتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں اور مجھے ڈرنے ' گمنام مراسلات کے لکھنے ' منہہ پر ستر و اخفا کا برقع ڈالنے ' اور شرمیلی عورتوں کی طرح پیچھے رہکر اشارے کرنے کی ضرورت نہیں ہے ' تو پھر کونسی وجہ ہے کہ میں ریاست بھوپال کی اعانت کو ملتوی کرانے کیلیے چوروں کی طرح مخفی کوششیں کرتا ؟

نادانو ! یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ تمہاری طرح ہر شخص بزدل ہو ' اور جہل و باطل جس طرح قدرتاً لرزان و ترسان رہتا ہے ' اسی طرح صدا نرمایان حق و حقیقت بھی کرتے ہوے اور مجرموں کی طرح کام کریں - تم اپنی حالت پر دوسروں کو قیاس نہ کرو اور مان لو کہ دنیا میں قوت ' اطمینان ' اور روشنی کے ساتھہ کام کرنے والے انسان بھی بستے ہیں - انسانیت کا پیمانۂ اخلاق صرف تمہارے ہی دل کو ناپ کر نہیں بنایا گیا ہے !

واقعہ یہ ہے کہ ندوہ کے تغیرات باطلہ عرصے سے آشکارا ہیں - اخبارات میں برابر تذکرہ ہو رہا ہے ' اور علی الخصوص ذیل امرتسر میں مہینوں تک مضامین نکلتے رہے ہیں - مسئلہ کانپور کی مشغولیت اور بعض اور وجوہ سے دیگر اخبارات نے اسپر توجہ نہ کی تھی ' اور میں نے خود بھی متوجہ ہونے میں بہت دیر کردی -

بالاخر توجہ ہوئی اور لکھنؤ میں نواب علی حسن خان اور حکیم عبد الولی صاحب جو کوشش پیشتر سے کر رہے تھے ' وہ بھی اس منزل تک پہنچ گئی کہ با قاعدہ انجمن اصلاح ندوہ کا اعلان ہوگیا -

یہ حالات دیکھکر ہر ہائنس سرکار عالیہ بھوپال دام اقبالہا ' جو ایک نہایت ہوشمند و مدبر اور اصلاح پسند و حقیقت شناس فرماں روا ہیں اور ہمیشہ ملک کے حالات پر نظر رکھتی ہیں ' اور زیادہ مفاسد ندوہ پر خاموش نہ رہسکیں ' اور انہوں نے بلا کسی مخفی تحریک کے خود بخود ایک رائے قایم فرما کے ماہوار اعانت بند کردی - فی الحقیقت یہ انکی قابلیت و روشن ضمیری کا سب سے بڑا ثبوت تھا ' اور اس کے ذریعہ انہوں نے ایک نہایت اعلی اسوۂ حسنہ تمام والیان ملک کیلیے قائم کر دیا ہے - انکی نظر ہوشمند اس سے ارفع و اعلی ہے کہ وہ کسی کی مخفی تحریکوں کی محتاج ہو -

انہوں نے اطلاع ریاست نے دفتر ندوہ کو دی ' اور بجنسہ اسکی ایک نقل صدر انجمن اصلاح ندوہ لکھنؤ کو بھی بھیجدی - میں جب لکھنؤ پہنچا تو واقعہ معلوم ہوا اور اسکی اطلاع اوسی وقت اخبارات کو دیدی - کیونکہ میں جانتا تھا کہ حکام ندوہ اس واقعہ کو بالکل چھپا دینے کی کوشش کرینگے -

یہ سچ ہے کہ سرکار عالیہ اس عاجز کی نسبت حسن ظن رکھتی ہیں جیسا کہ ارباب فضل و کرم کا شیوہ ہے اور آج برسوں سے میرے بعض اعزا انکی ملازمت میں ہیں ' تاہم بھوپال کے تمام احباب جانتے ہیں کہ باوجود ان تعلقات کے میں اجتک کبھی بھوپال گیا بھی نہیں ' اور کبھی سرکار عالیہ کیخدمت میں حاضر ہونے کی کوشش بھی نہیں کی -

اصلاح ندوہ مجھے عزیز ہے مگر اس سے بھی بالا تر اپنی زندگی کے چند اصول رکھتا ہوں - انہیں کسکے لیے نہیں توڑ سکتا - میں ہمیشہ ایسے مقامات سے بھاگتا ہوں جہاں میری موجودگی کو مخاطب کسی ذاتی غرض یا طلب و سوال پر محمول کرسکے اور مجھے اسکی تغلیط کرنی پڑے - میں ندوہ کیلیے ریاستوں میں مارا مارا نہیں پھر سکتا -

البتہ یہ مقام دوسرا ہے جسے میرے مخاطب ابھی برسوں تک نہیں سمجھہ سکتے -

---

شذرات

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

فریب سکوت و افسون تجاہل

غلط بیانیوں کی انتہا - ادعاے باطل - اشاعات مفسدہ - ارباب راے کی بیخبری و غلط فہمی -

(التسام - ۔ ۔)

شاید ہی آجتک کسی قومی مجلس کے متعلق اسقدر مفصل ' اسقدر مدلل ' اسقدر واشگاف ' اسدرجہ مسکت و ملزم ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسدرجہ علانیہ حقیقت طلب اور جواب خواہ بحث کی گئی ہوگی ' جیسی کہ بحمد اللہ ندوۃ العلما کے متعلق کی جا چکی ہے ' اور شاید ہی کسی جماعت نے ابتک اسدرجہ بے پردہ سکوت الزامات صریحہ کے مقابلے میں کیا ہوگا ' جیسا کہ حکام ندوہ (ہداہم اللہ تعالی) کر رہے ہیں - سکوت بہت سی بلاؤں کو ٹالنے والا ہے ' اور داناؤں نے ضرور نصیحت کی ہے کہ مصیبتوں سے چپ رہکر محفوظ رہو ' تاہم ندوہ کا معاملہ تو اب اس حد سے گذر چکا ہے - یہ نسخہ ہمارے نا دان دوستوں کو کچھہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا - چپ رہکر آپ سب کچھہ کرسکتے ہیں پر واقعات کو نہیں بدل سکتے - اور حق جب ظاہر ہوجاے ' تو باطل کو اپنا دھن فساد بند ہی کرنا پڑتا ہے - تم اگرچہ چپ رہکر صرف اپنی زبان کو بند دکھلانا چاہتے ہو ' مگر مدت سے میں تمہارے دلوں کو بھی مقفل اور تمہارے کانوں کو بھی بہرا یقین کرچکا ہوں : صم بکم عمی فہم لا یبصرون ! اگر ایسا نہ ہوتا تو اپنے جہل و اصلاح دشمنی ' اور ولولۂ اغراض شخصیہ پر اس جرات باطل ' اس جسارت افساد ' اور اس بے پردہ دلیری کے ساتھہ مسلمانوں کے ایک بہت ہی قیمتی کام کو قربان نہ کرتے : و ہو الذی جعل لکم السمع و الابصار و الافئدہ ' قلیل ما تشکرون !

پس مجھے بے اختیار ہنسکر کہنا پڑتا ہے کہ یہ فریب سکوت اور افسون تجاہل بالکل بے فائدہ ہے ' اور صداے حق و اصلاح کی اٹل قوتوں کا کبھی بھی ان بچوں کی سی بے جہت ضد اور شوخ عورتوں کی سی بلا دلیل " نہیں " کے حربے سے مقابلہ نہیں ہوسکا ہے - جب کہ وقت آجاے اور حق کھل جاے ' جبکہ سچی نیتوں اور صادقانہ اغراض کے ساتھہ اصلاح کی سعی ہو ' جبکہ واقعات اور حقیقت اصلاح طلبوں کا ساتھہ دے ' تو پھر وہ سمندر کی موجوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی سی قوت ہے ' جسے بڑی بڑی انسانی دانائیاں اور شہنشاہیاں بھی نہیں روک سکتیں - چہ جائیکہ غرور باطل اور فساد جہل کا ایک شرذمۂ قلیل جسکو خود ہماری ہی [illegible] اور [illegible] کی [illegible] نے [illegible] [illegible] [illegible] مخاطب کرکے اپنا وقت صرف کرنا پڑا ' ورنہ وہ اتنی کا [illegible] اہل نہ تھا !

[illegible] معاملے کا فیصلہ آسان ' اور حکم دینے کا وقت قریب ہے - [illegible] ندوہ کے متعلق جو کچھہ لکھہ رہا ہوں ' اگر اسمیں شخصی اغراض کی خباثت کا کوئی جزو بھی شامل ہے ' اور اگر اسکی بنیاد علم صحیح ' بصیرۃ قلبی ' حق و صداقت ' واقعیت و خلوص کی جگہ کوئی دوسری شے ہے ' تو بہت جلد دنیا کو فیصلے کا موقعہ مل جائیگا ' اور خدا کی عطا کردہ کامیابی و ناکامی خود ہی آکر بتلا دیگی کہ حق کس کے ساتھہ ہے ؟ یہ میرا ایمان ہے ' اور یہی عقیدہ میری زندگی کی اصلی روح ہے جو اگر مجھسے لیلی جاے تو میں اسی وقت ہلاک ہوجاوں - ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے کو بھی میں اسی عقیدۂ ایمانی کی روشنی میں دیکھتا ہوں - گذشتہ دو تین سال کے اندر الہلال کی اس دعوۃ کے بہت سے تجربے اہل بصیرت دیکھہ چکے ہیں - اگر آنکھیں ہوں تو اب کسی مزید روشنی کی ضرورت ہی نہیں ہے -

(ایک جواب)

ہاں اس تمام مدت کی پوری خاموشی کے بعد ایک جواب مجھے ضرور ملا ہے ' اور یہ جھوٹ ہوگا اگر کلیتاً نفی کردوں کہ مجھے مضامین اصلاح کا کوئی جواب نہیں ملا -

یہ ایک گمنام خط ہے اور لکھنؤ سے آیا ہے - اسمیں اول سے لیکر آخر تک مجھے مخاطب کرکے نہایت فحش اور ادنی درجہ کی بازاری گالیاں دی ہیں ' اور اسکا لکھنے والا اس فن میں اس شخص سے بھی بازی لیگیا ہے جس نے مدت ہوئی لکھنؤ سے ایک گمنام خط لکھا تھا - گالیوں سے اگر کچھہ جگہ بچی ہے تو وہ صرف چند مقامات ہیں جہاں مولوی خلیل الرحمن صاحب کا نام مجبوراً آگیا ہے ' اور مجھے جرم کی نوعیت بتلانے کیلیے ضرور تھا کہ ایسا کیا جاتا -

اسمیں لکھا ہے کہ تم مولوی خلیل الرحمن پر اعتراض کرتے ہو ' اور لکھتے ہو کہ وہ بڑے دولت مند ہیں مگر ندوہ کو آجتک ایک ٹکہ بھی نہیں دیا بلکہ خود اسیکی کمائی کھا رہے ہیں - تم ایسا کہنے والے کون ہو ؟

اسکے بعد یکسر ماں بہن کی گالیاں ہیں -

یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ابکے لکھنو آے تو ہماری ایک جماعت تمہیں خوب پیٹیگی - وغیرہ وغیرہ -

بہر حال غنیمت ہے کہ خاموشی ختم ہوئی اور کچھہ تو جواب ملا - رہی جواب کی نوعیت ' تو یہ اپنا اپنا اصول ہے اور اپنا اپنا طریقہ - جن لوگوں کے پاس اسکے سوا اور کچھہ جواب نہو وہ دوسرا جواب کہاں سے لائیں ؟ اسکی نسبت تو کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں - البتہ اس اخبار کے ذریعہ لکھنؤ کی اس جماعت کو خبر دیدیتا ہوں کہ میں عنقریب یعنے مئی کے پہلے ہفتے میں لکھنو آنے والا ہوں - ۵ مئی کے بعد سے وہ انتظار کریں -

اس ڈھائی سال کے اندر کتنے ہی لوگوں اور جماعتوں نے اس طرح کی اطلاعیں دیں ' پر افسوس کہ شرافت و انسانیت ایک طرف رذالت کی شرم رکھنے والا بھی کوئی نہ نکلا !

میں ایسے لوگوں کو جو گمنام خطوط یا مضامین لکھیں ' بالکل ہی ناکارہ سمجھتا ہوں - علم و قابلیت اور شرافت و اخلاق کے کام تو یہ کیا کرینگے ؟ بدمعاشی اور پاجی پنے کے کاموں میں بھی مجھے انسے کسی بلند اور بڑے کام کی توقع نہیں - اسکے لیے بھی ہمت چاہیے - قول کا پاس چاہیے - نڈر اور بے خوف دل کی ضرورت ہے - یہ جوہر ان میں ہوتے تو پھر آدمی ہی نہ بن جاتے ؟

ندوہ کے متعلق بعض اشخاص اخباروں میں ادھر ادھر کی باتیں اکثر [illegible] کرکے کچھہ بھیجتے بھی ہیں تو وہ بھی گمنام ' اسی سے اندازہ کرلیجیے کہ اصلیت کیا ہے ؟ جن لوگوں کو اتنی ہمت بھی نہو کہ اپنا نام ظاہر کریں ' انکے ضمیر کے اطمینان کا کیا حال ہوگا

اصلاح ندوہ کے مسائل میں مسئلۂ نظامت ختم ہوگیا - اب آیندہ نمبر سے دیگر مسائل کے طرف متوجہ ہونگے : فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین ہداہم اللہ و اولائک ہم اولو الالباب !!

الهلال

۳ - جمادی الاخر ۱۳۳۲ ھجری

عالم اسلامی

آثار قونیه

تاریخ آل سلجوق کا ایک صفحه

آثار ملوکانه و علمیه - خانقاه مولویه - جامع علاء الدین -

دولة عثمانیه کو یورپ ' ایشیا ' افریقه ' تینوں بر اعظموں کے سب سے زیاده عظیم الشان ' متمدن ' اور پر از آثار و نوادر حصهٔ زمین کو زیر نگیں رکھنے کی عظمت حاصل هوئی - وہ ایک هی وقت میں یورپ ' ایشیا ' اور افریقه کی بهترین زمینوں کو اپنے قبضهٔ حکومت میں دیکھتی تھی -

یورپ میں رومن امپائر اور یونان تمدن و علوم کا منبع و مولد تھے -

ایشیا میں سرزمین دو آبه عراق ' بابل و نینوا کی پر عظمت داستانوں کی راوی ھے - شام کی مقدس سرزمین بنی اسرائیل کی تاریخ کا دفتر مکمل اور سریانی اقوام کا موطن ھے جو قرون متوسطه میں یورپ اور ایشیا کے تمدنی تعلقات کا ایک ضروری حلقه رهی ھے - اسی طرح یمن کا پر اسرار خطه جو روز بروز اپنے اسرار علمیه پرسے پردہ اٹھا رہا ھے ' اور مملکت معینیه اور تمدن حمورابی کے آثار نے تاریخ قدیم کے مسلمات کو منقلب کر دیا ھے - پھر عرب کا ریگ زار حجاز جو چھٹی صدی کے سب سے بڑے انقلاب عالم کا سر چشمه ھے ' اور جسکے اندر بوقبیس اور ثور کی وہ پهاڑیاں موجود هیں ' جنکی غاروں کے اندر کی روشنی نے ایک طرف الپس کے چوٹیوں تک اپنی شعاعیں پهنچائیں اور دوسری طرف همالہ کے سب سے بڑے کوهی طول و عرض کی تاریکی کو روز روشن کی طرح منور کردیا !

افریقه میں شمالی افریقه عهد قدیم کے تمدنوں کا سب سے بڑا گهواره رها ھے - کارتهیج کی حکومت اسی سرزمین پر عرصے تک قائم رهی - یونانی دولة سارانیکا نے اپنی عظیم الشان عمارتیں یهیں کهڑی کیں - رومیوں کے فتح باب قول اسی پر سے گذرے اور اپنی ایسی پائدار اور مستحکم یادگاریں چهوڑ گئے که آج بهی اسکے ریتلے تودوں کے اندر سے عظیم الشان ستونوں کے ٹکڑے ' اور منقش و مخطط محرابوں کے حلقے برآمد هو رہے هیں !

اس سے بهی بڑهکر مصر کی پر هیبت و عجائب سرزمین جس کی تاریخی اور تمدنی حیثیت کے لیے کچھ کهنا فضول ھے -

کرهٔ ارض کے تینوں بر اعظموں کے یه پر عظمت ٹکڑے دولة عثمانیه کے حصهٔ فتح و اقبال میں آے ' اور اس جامعیت کے لحاظ سے اگر دیکھا جاے تو دنیا کی کوئی موجوده حکومت اسکی اس خصوصیت میں شریک و مقابل نہیں هو سکتی -

لیکن افسوس که غفلت و تنزل نے گذشته ایک صدی کے اندر یورپ کا سب سے بڑا حصه اس سے چهین لیا ' اور افریقه کی تقریباً تمام عثمانی مقبوضات دول یورپ کے قبضے میں چلی گئیں - مصر کے بعد سب سے بڑا افریقی علاقه طرابلس کا تھا ' لیکن پچهلی جنگ نے اسکا بهی تمام ساحلی حصه اٹلی کے سپرد کردیا !

تاهم اب بهی یورپ کا سب سے بڑا تاریخی شهر اسکا دار الحکومت ھے ' اور ایشیا میں بڑے بڑے آثار و نوادر کی سرزمینیں اسکے زیر حکومت باقی هیں - یورپ کے سیاح اور محققین آثار آتے هیں اور ان خزائن تاریخ و علم کو کوڑیوں کے مول لیجاتے هیں - اگر دولت عثمانیه نے اپنے عهد عروج میں علم و تمدن کی طرف توجه کی هوتی ' تو آج اس سے بڑهکر دنیا کے آثار علم و تمدن کے خزائن کا مالک اور کوئی نہوتا ' اور لندن ' پیرس ' والنا ' برلن ' اور

قونیه کا منارهٔ سافد (اسلاک قاور)
بنا کردا سنه ۷۵۳ هجری

سلطان علاء الدین کا کوشک اور شکسته برج
بنا کرده سنه ۷۵۳ - هج

مولانا شبلي اور مسئلۀ ندوه

سچ یه ہے که حق کے کاموں میں ذاتي محبت و عداوت سے بڑھکر کوئي سنگ راہ نہیں -

ندوه کي اصلاح اور دفع مفاسد و مفسدین کا مسئله چھڑا - اسکا جواب مفسدین کے پاس کچھه نه تھا - پس مجبور هوکر انھوں نے دوسروں کے سہارے اٹھنا چاها - انھوں نے دیکھا که بعض لوگ مولانا شبلي کے مخالف هیں - سونچا که اقلاً انهي لوگوں کی همدردي حاصل کرلو - پس مشہور کرنا شروع کیا که یه تو صرف مولانا شبلي کي معتمدي کا سوال ہے : و الله یعلم انهم لکاذبون !

ان لوگوں کي حماقت و ناداني پر رونا چاهیے - کیونکه وہ حق اور حقیقت کي طاقت کے متعلق بالکل دهوکے میں هیں - وہ نہیں جانتے که اس طرح کی کذب بافیوں سے واقعه اور حق چھپ نہیں سکتا -

ممکن ہے که ندوه کے متعلق مولانا شبلي کي معتمدي کا کوئي سوال هو لیکن کیا الهلال جو کچھه لکھه رها ہے ' وہ بھي اس سوال سے متاثر هوسکتا ہے ؟ کیا کانسٹی ٹیوشن کی بحث کا کوئي جواب ہے ؟ کیا ندوه کے دستور العمل کے بدلدینے کی کوئي تاویل هوسکتي ہے ؟ کیا مجلس خاص کی غیر شرعی و قانونی کار روائی صرف قانون اور حقیقت کا سوال نہیں ؟ کیا ناظم کے انتخاب کی کار روائی بد ترین قسم کی شرمناک قانون شکنی نه تھی ؟ کیا فرضی نظامت کیلیے مکان کا کرایه لینا کوئی غلط واقعه ہے جسکی تغلیط کی جائگی ؟ کیا صیغۀ مال کے وہ تمام مباحث مٹ سکتے هیں جو بابو نظام الدین کرچکے هیں اور آور کرنے کیلیے طیار هیں ؟

پھر آج سے چھه سات ماہ پیشتر سرکاري انسپکٹر کا آنا اور دار العلوم کو خوکرش حانه سے تشبیه دیني اور رپورٹ کرني که مدرسه سرکاري اعانت کے لائق نہیں ہے ' اور اسکی اطلاع خود مولوي خلیل الرحمن صاحب کا ارکان کو دینا ' کیا یه واقعه بھي مولانا شبلي کي شخصیت هي کا سوال ہے ؟

اصل یه ہے که میري پوري بحث اصول اور حقیقت کي بنا پر ہے اور میں نے پہلے هي دن کہدیا ہے که یه تمام خرابیاں خود مولانا شبلي کي کمزوري اور باطل پر سکوت کا نتیجه هیں اور سب سے پہلے قوم کے آگے وهی اسکے لیے جواب ده هیں کیونکه انھوں نے ان مفاسد سے قوم کو مطلع نہیں کیا - اگر دل کي طرح آنکھوں پر بھي پردہ نہیں پڑگیا هے تو الهلال کے پرچے اٹھا کر دیکھه لو -

دهلی کے جلسے میں مولانا نے اسکا یه جواب دیا که میں ناظم نه تھا - صرف دار العلوم کا معتمد تھا - لیکن افسوس ہے که یه جواب قابل تسلیم نہیں - مانا که وہ ناظم نه تھے لیکن اسي مجلس کے ایک رکن عامل تو ضرور رتھے جو شریعت اسلامیه اور قانون مجالس اور حق و جماعت کے سچے اصولوں کو ٹھکرا رهي تھي ؟ پھر کیا عند الله و عند الناس انکا فرض نه تھا که قوم کو با خبر کرکے بري الذمه هو جاتے ؟

یه سچ ہے که انھوں نے دار العلوم کو زنده کیا اور اسکو لڑ جھگڑ کے همیشه نام نہاد مجلس انتظامي اور حزب الفساد کے حملوں سے بچایا ' لیکن ساتھه هی انہیں سونچنا تھا که قوم صرف میرے هي اعتماد پر ندوه کي مدد کررهي ہے اور جب اسکی اصلی

کل هی بگڑي هوئی ہے تو اس طرح للو پتو کرکے کب تک کام چلے گا ؟

بهر حال میں تو ندوه کو وہ ندوه دیکھنا چاهتا هوں جسکا اسنے اعلان کیا - اور اس کام میں جن جن لوگوں سے قصور هوے ' میرے نزدیک سب یکساں جوابده هیں - اگر کوئي کہے که یه سب کچھه مولانا شبلي کا کیا دهرا ہے تو جب بھي چشم ما روشن اور دل ما شاد - لیکن سوال یه ہے که اب اصلاح کیوں نه کي جاے ؟

اسي اخري سوال پر آکر مفسدوں کے دل هل جاتے هیں اور رنگ فق هوجاتا ہے - حالانکه ابتو یه سوال چھڑ هي گیا ہے اور آج جس خوف سے انکا رنگ فق ہے ' کل اسکا پنجه انکی گردنوں تک پهنچکر رهیگا - فانتظروا ' اني معکم من المنتظرین ! !

معاصر اٹاوه

اس عاجز کا همیشه سے یه اصول رها ہے که جب تک کوئی قابل توجه بات معاصرین کے صفحوں میں نہیں آتی ' اپنا وقت عمل انکے قال اقوال میں ضائع نہیں کرتا - مسئلۀ ندوه کے متعلق ابتک کسی نے بھی اصل امور کا جواب نہیں دیا ' اسلیے میرا عمل بھي : و اذا مروا باللغو مروا کراما - پر رها - لیکن پچھلے هفته جناب مولوي بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر نے چند نوٹ لکھے هیں جنمیں مولانا شبلي کے بعض خطوط کا ذکر کیا ہے جو انکے هاتھه آگئے هیں اور ابھي صرف دهمکي هي دي ہے که اگر مسئله اصلاح ندوه سے هاتھه نه اٹھا یا تو انهیں شائع کردیا جائیگا -

معلوم نہیں وہ کونسے خطوط هیں اور انسے مسئلۀ اصلاح پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ تاهم چونکه بحث چھڑ گئي ہے ' اسلیے سب کچھه پبلک کے سامنے آهي جاے تو بہتر ہے - پس میں اپنے معزز دوست کو توجه دلاتا هوں که وہ خدا کیلیے ان خطوں کي اشاعت میں جلدي کریں اور صرف انذار و تخویف هي میں معاملے کو نه ٹالیں - اب قوم کو ندوه کے متعلق سب کچھه معلوم هو جانا چاهیے - یه بہت بڑا احسان هوگا اگر البده اشاعت کے البشیر میں وہ تمام خطوط شائع کردے جائینگے -

اگر مولانا شبلي نے بھی ندوه کے کاموں میں ایسے هی خلاف قانون کام کیے هی تو کوئی وجه نہیں که انسے بھی باز پرس نه کی جاے - لیکن پہلے ان خطوط کي اشاعت سے وقعات تو سامنے آجائیں -

ان خطوں کے ذکر میں بعض بعض اشارے ایسے موجود هیں جنسے میں سمجھه گیا هوں که کن واقعات کا انسے تعلق ہے ؟ میں یه سمجھکر اپنے جي میں خوب هنسا اور افسوس هوا که مولوي بشیر الدین صاحب کو اصلي حالات معلوم نہیں هیں ' اور بعض ارکان فساد نے انهیں غلط سلط باتیں کہکر دهوکے میں ڈالدیا ہے - وہ خطوط شائع هو جائیں - پھر خود همارے تجربه کار دوست پر اصلیت منکشف هوجائیگی -

ندوه کی اصلی مصیبت یه ہے که باهر کے لوگوں کو حالات معلوم نہیں - اسي کا نتیجه ہے که وہ مفسدین کے دهوکے میں آجاتے هیں - مولوي بشیر الدین صاحب ایک با اصول آدمي هیں مگر نا واقفیت کي وجه سے سمجھتے هیں که ندوه کي موجوده حالت بڑي اچھي ہے اور یه سب کچھه مولانا شبلي کا سوال هے - مجھے یقین هے که انپر اصلیت ظاهر هوگي تو وہ قطعاً راے بدلنے پر مجبور هو جائینگے -

جو روز بروز بڑھنے لگی - پھر وہ مرگیا اور بیگو ' طغرل ' داؤد ' اسکے جانشین ہوے - وہ تاتار گئے - مسعود بن سلطان محمود غزنوي سے مقابلے ہوے - اور متعدد تغیرات و حوادث کے بعد ایک مستقل حکومت قائم ہوگئی - مشہور الپ ارسلان اور اسکا وزیر نظام الملک سلجوقي اسي خانـدان کا ایک حکمراں اور وزیر تھا جسکے بعد ملک شاہ سلجوقی تخت نشین ہوا -

یہ خاندان سلجوقیۂ ایران کي نسبت سے تاریخ میں مشہور ہے - لیکن ایک دوسرا سلجوقي سلسلہ ایشیاء کوچک کا بھي ہے - یہ خاندان پہلے خاندان کي شاخ ہے ' اور اس طرح قائم ہوا کہ ایک سلجوقي ترک قتلمش نامي ایشیاے کوچک میں چلا آیا اور قونیہ پر قابض ہوگیا - یہي وجہ ہے کہ اس خاندان کو " بنوقتلمش" بھی کہتے ہیں -

یہ سلجوقي خاندان سنہ ۴۵۶ ہجري سے سنہ ۷۱۸ ہجري تـک قائم رہا - البتہ اسکا آخري زمانہ محض براے نام تھا ' کیونکہ

(عـــلاء الـــدین سلجـــوقي)

اس سلسلہ کا ایک فرمانروا علاء الدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ثاني بھي تھا - ثاني اسلیے کہ ایک کیقباد اس سے پہلے بھي اسي خاندان میں گذرچکا ہے ' اور اسي کا زمانہ اس خاندان کا پورا عہد عروج تھا -

علاء الدین اپنے والد کیخسرو کے انتقال کے بعد سنہ ۶۵۴ میں تخت نشین ہوا - یہ زمانہ تاتاري فتـنہ کے انتہاے عروج کا تھا - منـکو خان قراقرم میں تخت نشین ہو چکا تھا اور اسکا بھائي ہـلاکو خان خون اور ہلاکت کا پیغام لیکر بـلاد اسلامیہ کي طرف بڑھرہا تھا - اسي اثنا میں عـراق عـرب و عجم کي تسخیر کي خبر مشہور ہوئي ' اور اسکے بعد ھی تاریخ اسلام کا وہ حادثۂ کبری ظہور میں آیا ' جسمیں شش صد سالہ مرکز اسلامي یعنی دارالخـلافـۃ بغداد کا تمام خشک و تر حصہ انساني لاشوں اور خون کے سیلابوں سے معمور ہوگیا تھا :

فلا تسالن عما جرى يوم حصرهم و ذلك مما ليس يدخل في حصر!
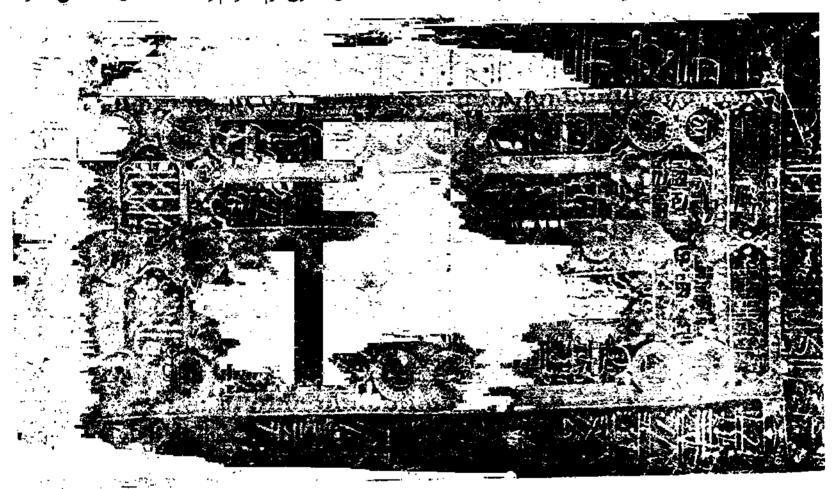
قونیہ کي خانقاہ مولویہ میں حضرۃ مولانا روم کا مخطوط و منقوش سجادہ

تاتاري کفار تمام عالم اسـلامی پر قابض ہوگئے تھے - آخري فرما نروا مسعود بن کیکاؤس تھا جسکي براے نام حکومت کے بعد پوري طرح تاتاري مسلط ہوگئے -

لیکن پھر اسکے بعد ھي انقلاب ہوگیا اور موجودہ دولت عثمانیہ ایشیاے کوچک میں شروع ہوکر رفتہ رفتہ تمام اطراف و ملحقات پر قابض ہوگئي -

اس سلجوقی خاندان کا دارالحکومۃ ہمیشہ قونیہ رہا اور اکثر بادشاہ علم پرور اور علما دوست ہوے - وہ گو تاتاري النسل تھے جنکا کام وحشت و جہل کے سوا کچھہ نہ تھا ' مگر اسلام نے انکے خواص قومي کو بـدل دیا تھا - اور قوموں اور جماعتوں کی قلب ماہیت کردینا اسکي تعلیمات کا اصلي جوہر ہے - موجودہ دولت عثمانیہ کي بنیاد بھي وھیں پڑي ' اور گویا وہ اسی خاندان کي بـلا فصل جانشین ہوئي - اسلیے قونیہ اور اسکے آثار دولت عثمانیـہ میں ایک خاص تاریخي اثر رکھتے ہیں -

اسي زمانے میں خان تاتار منـکو خان نے اپنا ایک امیر ایشیاے کوچک بھی بھیجا اور وہ اکثر شہروں پر قابض ہوگیا - یہ حالت دیکھکر عـلاء الدین کیقباد مضطرب الحال ہوا ' اور ہر طرف سے مجبور ہوکر قصـد کیا کہ تاتاري دارالحکومـۃ میں پہنچے ' اور خاص تاتار کو اپني اطاعت کا یقین دلاکر اپني حکومت کي حفاظت کا پروانہ لے آے -

چنانچہ وہ تحفہ تحائف لیکر روانہ ہوا - لیکن قبل اسکے کہ قراقرم تـک پہنچے ' راہ ھي میں پیـام اجل آ پہنچا اور اسکے ساتھي قونیہ واپس آگئے -

(مـولانا روم)

حضرۃ مولانا روم کا سال وفات ۶۷۰ ہے - وہ علاء الدین کیقباد کے عہد سے پہلے قونیہ آے ' اور غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیج ا۔ لی کے عہد تـک زندہ رہے - علاء الدین کے بعد اسکا بھائي عزالدین تخت نشین ہوا - عزالدین کے بعد رکن الدین قلیج

برلن کے عجائب خانوں کی گیلریوں کا سب سے بڑا حصہ قسطنطنیہ کے " عتیق خانہ " میں نظر آتا -

(آثار و تمدن اسلامی)

تمدن قدیم سے قطع نظر' خود عہد اسلامی کے جو آثار قدیمہ جابجا مملکت عثمانیہ میں موجود ہیں ' علی الخصوص اواخر عہد عباسیہ سے لیکر دور اخیرۂ اسلامیہ تک کے آثار و نوادار' اگر صرف انہی کے جمع و تحقیق کی کوشش کی گئی ہوتی' تو آج تاریخ اسلام کے بہت سے غیر معلوم سلسلے مکمل ہوجاتے - لیکن وہ صرف تلوار ہی کی دوست رہی' کیونکہ اسنے اپنے دشمنوں کو کبھی بھی تلوار کے بغیر نہ دیکھا - افسوس کہ اس ایک ہی رفیق نے بھی اسکے ساتھہ حق رفاقت ادا نہ کیا !

(عثمانی دار الاثار)

انقلاب دستوری کے بعد جو مختلف علمی صیغے نئے کھولے گئے تھے' ان میں ایک خاص صیغہ اس غرض سے بھی قائم ہوا تھا

جلال الدین رومی صاحب مثنوی معنوی کی خانقاہ اور اسکے آثار-

(اجمال تاریخی)

قونیہ ایشیاے کوچک کا ایک مشہور صدر مقام اور تاریخی حیثیت سے کئی اسلامی حکومتوں کا دار الحکومت ہے - تمدن اسلامی کے عہد متوسط کے متعدد صاحبان علم و کمال اسکی خاک سے اٹھے' اور تقریباً ہر علم میں اپنی بیش بہا خدمات یادگار چھوڑیں -

مگر ان سب میں جو شہرت حضرت مولانا روم کو انکی مثنوی کی وجہ سے ہوئی' وہ کسی کو نہوئی - " روم " کی نسبت سے وہ اسی لیے مشہور ہیں کہ قونیہ میں چلے آے اور مقیم ہوگئے - ایشیاء کوچک کا یہ حصہ بلاد اسلامیہ میں روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا -

(دولۃ سلجوقیہ)

چوتھی صدی ہجری میں جبکہ بغداد کا سیاسی مرکز ضعیف ہوگیا' تو جیسا کہ عام قاعدہ ہے' تمام بلاد اسلامیہ میں نئی نئی

جامع مسجد سلطان علاء الدین کیقباد کے ایک برج کا کتبہ

کہ عثمانی ممالک کے بقیہ آثار و نوادر کی تفتیش کرے' اور انکے متعلق سالانہ رپورٹیں مرتب کرتا رہے - لیکن بدقسمتی سے اسکے بعد ہی یورپ کے حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا' اور دولت و ملک کی تمام قوت جنگ طرابلس اور بلقان کی نا کامیوں کی نذر ہوگئی -

بربادیوں اور تباہیوں کے بعد اب امن و فرصت کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے جو نہیں معلوم کتنی عمر لیکر آیا ہے - تاہم کام کرنے والے اپنی ہوشیاری اور مستعدی کا ثبوت برابر دے رہے ہیں - صرف یہی نہیں ہے کہ " رشادیہ " اور " عثمان اول " تعجب انگیز آمادگی سے خریدا گیا ہے' بلکہ علمی صیغے بھی نہایت تعجب انگیز سرعت سے ترقی کر رہے ہیں !

حال میں عثمانی تفتیش آثار عتیقہ کے صیغے نے ایشیاے کوچک کی بہت سی تاریخی اشیا کا پتہ لگایا ہے اور انکے حالات و نتائج مرتب ہو رہے ہیں - اسی سلسلے میں مشہور تاریخی مقام " قونیہ " کے آثار اسلامیہ ہیں - علی الخصوص حضرت مولانا

حکومتیں قائم ہونے لگیں' اور بعینہ وہی حال ہوگیا جو سترھویں صدی عیسوی میں دہلی کے ضعف سے ہندوستان کا ہوگیا تھا - ہر شخص جو تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ سکتا تھا' حکومت کے ولولے اور فرمانروائی کی امنگیں لیکر اٹھتا' اور خلافۃ بغداد کا ایک رسمی تعلق و اعتراف قائم رکھکر اپنی نئی حکومت جمالیتا -

ان حکومتوں میں سب سے زیادہ قوی اور متمدن حکومت' خاندان آل سلجوق کا سلسلہ تھا -

ایک تاتاری خاندان اپنی حکومت سے ناراض ہوکر بخارا میں چلا آیا اور مسلمان ہوگیا - اسکے مورث اعلی کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا اپنی جماعت کا سردار ہوا - یہ وقت تاتاریوں کے ظہور اور آہستہ آہستہ عروج کا تھا - تمام سرحدی ممالک انکی تاخت و تاراج کا جولانگاہ تھے - یہ تاتاری نو مسلم خاندان انکے حملوں کا جواب دینے لگا' اور اس طرح ایک جنگی جماعت طیار ہوگئی

الحـــريـــة فـــي الاسـ ـلام

حریت اور حیـات اسلامي

قرآن حکیـــم کي تصـــریحات

(۲)

(محبت بـاطـل)

دنیا میں محبت باطل سے بڑھکر پاے حق کوش کیلیے کوئي سخت زنجیر نہیں "حبك الشي يعمي و يصم" (حدیث صحیح) محبت باطل قبول حق سے آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کردیتي ہے - ہم اپنے نفس کو محبوب رکھتے ہیں اسلیے ہم اپنے نفس کے مقابلہ میں شہادت حق سے عاجز ہیں - ہم عزیز و اقارب سے محبت باطل رکھتے ہیں اسلیے ہم اونکے خلاف حق کیلیے گواهي دینے پر آمادہ نہیں ہوتے حالانکہ اُس شاهد حقیقي کا فرمان ہے :

و اذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی (انعام)

جب بولو انصاف کي بات بولو اگرچہ تمہارے کسي عزیز کے مخالف هي کیوں نہو -

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله و لو علی انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء)

مسلمانو ! اپنے نفس کے مقابلہ میں' اپنے ماں باپ کے مقابلہ میں' اور اپنے اعزۂ و اقارب کے مقابلہ میں بھي انصاف پر مضبوطي سے قائم رہو اور خدا کے گواہ بنے رہو -

اسلیے سرگروہ احرار اور سر خیل قائلین حق وہ ہے جو اس راہ میں اثر محبت سے مسحور نہیں' جو ان علائق ظاهري سے آزاد ہے' جو اپنے نفس سے بھی حق کیلیے اسیطرح انتقام لیتا ہے جسطرح اپنے دشمن سے - جو اپنا سر حق کے سامنے اوسیطرح جھکا دیتا ہے' جسطرح وہ غیر کا سر جھکا ہوا دیکھنا چاهتا ہے - کتنے انسان ہیں جو جادۂ حق کوشي میں خطرات و شدائد سے نہیں ڈرتے ؟ اور کتنے ہیں جو آزادي حق کیلیے اپني جان فدیہ میں دینے کیلیے طیار ہیں' لیکن اس آیت پاک نے صدق پسندي اور حریت پرستي کي جو راہ قرار دیدي ہے اوسپر چلتے ہوے اکثر پاؤں کانپ گئے ہیں اور اکثر دل بیٹھ گئے ہیں' فان ذلك هو البلاء المبين' کیونکہ یہ سب سے بڑي آزمایش ہے - اس آزمائش میں جو پورے اُترے اور اس امتحان میں کامیاب ہو' وهي میدان حریت کا شہسوار اور معرکۂ حق و صداقت کا فاتح ہے :

رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه (احزاب)

یہي وہ لوگ ہیں جنھوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا اوسپر پورے اُترے -

(خـــوف)

ہم غیر سے ڈرتے ہیں اور ڈرکر حق کی گواهي سے باز آجاتے ہیں' حالانکہ ایک هي ہے جس سے ڈرنا چاهیے - کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ دنیا کي هر چیز جس سے هم ڈرتے هیں خدا کي مخلوق ہے ؟ دلوں کي عنان حکومت صرف ایک کے هاتھہ میں ہے هو القاهر فوق عباده اور وہ جدهر چاهتا ہے اوسکو پھیر دیتا ہے يقلب كيف يشاء ؟ پھر کیوں همارے دل اپنے هي جیسي بے بس اور بے اختیار مخلوقوں سے ڈرجاتے هیں ؟ هم مصائب سے ڈرتے هیں لیکن کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ ما اصاب من مصيبة الا باذن الله (تغابن) هر مصیبت خدا هي کے حکم سے آتي ہے ؟ هم موت سے ڈرتے هیں پھر کیا همارا یہ ایمان نہیں کہ :

اذا جاء اجلهم لا يستقدمون ولا يستاخرون

جب موت آتي ہے تو نہ آگے بڑھ سکتے هیں نہ پیچھے ؟

اور جو راہ صداقت پرستي میں مرجاتے هیں' وہ مرتے کب هیں ؟ وہ تو فاني زندگی چھوڑ کر دائمي زندگي حاصل کرلیتے هیں - کیا تم اسکو مرنا کہتے ہو ؟ نہیں :

لا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل هم احياء (بقره)

شہداے راہ خدا کو مردہ نہ کہو - وہ تو زندہ هیں !

وہ دنیا میں بھي زندہ هیں - قوم اونکے نام کا ادب کرتي ہے' دنیا زبان احترام سے اونکا نام لیتي ہے' تاریخ اونکے نام کو بقاے دوام بخشتي ہے - وہ نہ صرف خود هی زندہ هیں بلکہ اونکا مسیحانہ کارنامہ دوسروں کو بھي زندہ کرتا ہے (باذن الله) قوم اونکے مرنے سے جیتي ہے - ملک اونکي موت سے زندگي حاصل کرتا ہے کیونکہ :

يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي (انعام)

خدا مردہ شے سے زندہ شے اور زندہ شے سے مردہ شے کو پیدا کرتا ہے -

اتخشى الناس والله احق ان تخشاه (احزاب)

(پھر) کیا انسانوں سے ڈرتے ہو ؟ حالانکہ سب سے زیادہ خدا کو اسکا حق حاصل ہے کہ اُس سے تم ڈرو -

و من يعمل من الصالحات و هو مومن فلا يخاف ظلما ولا هضما (طه)

اور جو نیکو کار اور با ایمان ہے اوسکو کسي ظلم و نا انصافي سے ڈرنا نہ چاهیے -

(طمـع)

سالک راہ حریت و صداقت کے پاؤں میں اُسکے دشمن لوہے کي زنجیریں ڈالدیتے هیں تا کہ وہ آیندہ کے منازل طے نکرسکے' لیکن اکثر ایسا یہ زنجیر لوہے کي جگہ سونے کي بھي هوتي ہے - وہ اس طلسمي زنجیر کو دیکھکر راہ و رسم منزل صداقت پرستي سے بیخبر هو جاتا ہے' اسکے لیے دوڑتا ہے اور مسکراتا هوا خود دشمن کے هاتھہ سے لیکر اپنے پاؤں میں ڈال لیتا ہے - یہ طلسمي زنجیر کیا ہے ؟ امید زر اور طمع جاہ !

لیکن آہ ! کس قدر دني الوجود اور کم ظرف ہے وہ انسان" جو صرف حب مال اور الفت زر کیلیے خدا کي محبت کو ٹھکرادیتا ہے' اور ایک فاني شے کیلیے حق و صداقت کي باقي اور لازوال دولت کو همیشہ کیلیے کھو دیتا ہے ! وہ چاندي سونے کے سکوں

ارسلان' اور اسکے بعد غیاث الدین - گویا انہوں نے تخت قونیہ کے پانچ حکمرانوں کا زمانہ پایا -

(خــانقــاه مولویه)

مثل دیگر سلاسل تصوف کے ایک سلسلهٔ "مولویه" بھی ہے جو مولانا روم کی طرف منسوب ہے اور ابتک اسکا مرکز ارشاد خانقاہ مولویه ہے - بلاد روم و ایشیاء کوچک میں اس طریقه کے ارادتمند ہزارہا مسلمان ہیں - خود قسطنطنیه میں مولویه درویشوں کا رقص کناں ذکر تکیهٔ مولویه میں ہوا کرتا ہے اور یورپین سیاحوں نے ہمیشه تعجب و شوق سے اسکا ذکر کیا ہے -

خانقاہ مولویه قونیه کی بہت بڑی تاریخی عمارت ہے جسمیں حضــرت مولانا روم کا خاندان ابتــک سجادہ نشین چلا آتا ہے - مولانا کے مزار کے علاوہ اسمیں ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے جو علاء الدین کیقباد نے بنائی تھی' اور اپنی وسعت اور طرز عمارت کے لحاظ سے ایک مخصوص شکل کا اثر تاریخی ہے -

(آثــار قونیــه)

حال میں قونیه کے جن آثار پر توجه کی گئی ہے' انمیں سب سے زیادہ قیمتــی شے ایک طلائی شمعدان ہے جسے سلطان علاء الدین کیقباد نے بنــایا تھا اور جامــع علاء الدین میں ابتک موجود ہے -

اسکی شکــل اسکی تصــویر سے معلوم ہو جائیــگی - وہ بالکــل مرصع اور منقش ہے اور اسقدر نازک اور باریک نقــش و نــگار کیا گیا ہے که موجــودہ زمانے کی بہتر سے بہتر صناعی بھی اسکے آگے ہیچ نظر آتی ہے - اسکے چاروںطرف مجوف حرفوں میں سلطان کا نام اور دعائیه فقرے کندہ ہیں' اور اُنسے جسقدر جگه بچی ہے' اسمیں طرح طرح کے بیل بوٹے کھود کر بنائے گئے ہیں -

اسی طرح اوپر کے درجه پر جو خاص شمع کی نشست کی جگه ہے' ابھرے ہوے نقش و نگار ہیں' اور درمیانی گردن پر دونوں طرف خط کوفی میں مقدس اسماء کے دو دائرے منقش ہیں -

(مولانا کا سجادہ)

دوسرا تاریخی اثر' مولانا روم کا وہ سجادہ ہے جو اُنکی درگاہ میں ابتــک موجود ہے' اور جو یکسر آیات و سور کــلام الله اور اسماء متبرکه سے منقش و مخطوط ہے -

اسکا عکس بھی شائع کیا جاتا ہے - فی الحقیقت یه فن پارچه بافی کی اعلی ترین صنعت کا ایسا نمونه ہے جسکی نظیر شاید دوسری نہیں ملیگی -

یه خطوط و حروف جو اسمیں نظر آتے ہیں' در اصل اسکی بناوٹ میں مختلف رنگ کے ابریشم اور اون کی آمیزش سے بنے گئے ہیں - اسطــرح کی بناوٹ تو ایک عام بات ہے لیکن جیسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث مع حرفوں کے دوائر اور انکے نازک نوک و پلــک کے قائــم رکھا گیا ہے' وہ اس فن کی نہایت تعجب خیز صنعت ہے' اور جس عہد میں یه کام ہوتا تھا یقیناً اس صناعی کا سب سے زیادہ ترقی یافته عہد تھا -

غور سے دیکھیے - اسکے چاروں طــرف سورهٔ فتح کی ابتــدائی آیات ہیں - درمیــان میں اسماء متبرکــه کے دوائر ہیں - انسے بنی ہــوئی جدولوں کے انــدر پوری سورهٔ فاتحه لکھی ہوئی ہے - کاغذ اور وصلی پر بھی ایسا اعلی ترین خــط نســخ و ثلــث ہر خوشنویس نہیں لکھ سکتا - چه جائیکه کپڑے کے اندر بنا جائے ؟

(جامع سلطان علاء الدین)

سلطــان علاء الــدین تخت نشین ہوتے ہی فتنــه تاتار میں مبتلا ہو گیا - تعجب ہے که ایــک بہــت بــڑی عظیم الشان مسجد کے بنانے کا اُسے کب وقت ملا ؟ بہرحال یه مسجد اپنــی پوری شــان و شــوکت کے ساتھ ابتک موجود ہے' اور عربی و ایرانی طرز عمــارت کی ممزوج خصوصیــات کا ایــک عجیب و غریب نمونه ہے !

سلطان عــلاء الدین کا طــلائی شمعدان جو جامع قونیه کے آثار ملیکه میں ابتــک محفــوظ ہے - (ســنه ۶۵۴ ہجــری)

اسکے گنبد نصف دائرہ کے بالکل ایرانی طرز کے ہیں' لیکن محرابیں اور منارے عربی طرز کے بنائے گئے ہیں - ایک سب سے بڑا برج جو صدر دروازے پر ہے' اسپر منارهٔ قطب دہلی کی طرح ابھرے ہوے حرفوں میں کتبے کندہ ہیں - انسے معلوم ہوتا ہے که سنه ۶۵۴ ہجری میں (که یہی اُسکا سال جانشینی ہے) سلطان علاء الدین کیقباد کے حکم سے تعمیر ہوا -

چنانچه ایک جانب کے کتبے کا عکس لیا گیا ہے جسکی نقل ہم بھی شائع کرتے ہیں - ایک لفظ نہیں پڑھا جاتا - باقی عبارت حسب ذیل ہے :

" بنی هذا البرج و...... با مر السلطان العظیم علاؤ الدین الدنیا والدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ناصر امیر المومنین "

[البقیة تتلی]

(خلاصۂ مطالب)

ان تمام مباحث کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر حقیقی مسلم کا وجود دنیا میں حق کی شہادت اور حریت کا نمونہ ہے - نہ تو ناجائز حسن اعتقاد اوسکی عقل صداقت شعار کو سلب کرسکتا ہے نہ محبت اوسکو حق گوئی سے اندھا اور بہرا بنا سکتی ہے - نہ خوف جان و مال اوسکو حق سے باز رکھہ سکتا ہے ' اور نہ حرص و طمع اور حب زر و جاہ کے سحر سے مسحور ہوکر منکر صداقت ہوسکتا ہے - نہ ہی کسیکی عداوت و دشمنی سلوک راہ حق میں اوسکے لیے زنجیر پا ہوسکتی ہے - وہ حق کا شیدا ہے اور حق کا طالب - وہ حریت کا دلدادہ اور حریت کا جویاں ہے - وہ ہر جگہ' جہاں اوسکو پاسکتا ہے اوسکے لیے جاتا ہے - اور جس طرح وہ مطلوب حقیقی اسکو ملسکتا ہے اوسکے لیے کوشاں ہوتا ہے - ایک مسلم کی شان یہ ہے کہ اوسکو ہمیشہ باطل سے نفرت اور حق کی جستجو رہتی ہے - دنیا میں اسکی متاع مطلوب اور معشوق اصلی سچائی اور حق کے سوا اور کوئی نہیں ہے !

اگر آج ہم حقیقی طور سے مسلم ہوں' حق کے طالب ہوں حریت کے دلدادہ ہوں - حق کیلیے اور اداے شہادت کیلیے جو ہر مسلم کے وجود کا مقصد ہے ' نہ تو ہم دوستوں کی محبت کی پروا کریں اور نہ جابرہ حکومت کے جبروت وجلال سے مرعوب ہوں - نفاق کا ہم میں وجود نہ ہو - طمع و خوف ہماری استقامت کو متزلزل نہ کرسکے تو حسب وعدۂ الہی اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے تمام اعمال صالح اور ہمارے تمام گناہ مغفور ہونگے -

یاایہاالذین آمنوا اتقوالله مسلمانو! خدا سے ڈرو اور سچی بات وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم کہو' تا کہ خدا تمہارے اعمال کو صالح اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم کردے اور تمہارے گناہ بخشدے !
(۷ - ۳۳)

پــریـس نــوت

بجاے چھاپہ سنگی (لیتھوگراف) ٹائپ استعمال کرنیکا مسئلہ ... عرصہ سے سرکار عالی (ہزہائنس) نظام گورنمنٹ کے زیر غور ... مگر چونکہ نستعلیق ٹائپ کے اعلی درجہ کے نمونے دستیاب ... ہوے ' لہذا اس خصوص میں کوئی کارروائی نہوسکی - ... میں چند اولو العزم کمپنیوں نے عمدہ نستعلیق ٹائپ ... دکیے ہیں ' اور خاص وضع کے ٹائپ ڈھالنے پر بھی آمادہ ہیں - ... سرکار عالی نے ایک کمیٹی زیر صدارت معتمد صاحب ... کوتوالی و امور عامہ (ایجوکیشنل سیکرٹری) قائم کی ... موجودہ ... ق ٹائپ کے نمونوں کے حسن و قبح و دیگر ... مسائل کے متعلق تفصیلی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش ...

چونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسمیں زبان اردو کے تمام بہی ... کو دلچسپی ہے ' اس لیے کمیٹی نہایت خوشی سے ان ... کی آراء پر غور کریگی جنہیں اس مسئلہ پر غور کرنیکا اتفاق ... - ٹائپ کے فروخت کرنے اور بنانے والے اور ٹائپ ڈھالنے کی ... بنانے والے بھی اپنے ٹائپ کے نمونے وغیرہ بھیجسکتے ہیں -

بشیر احمد مددگار معتمد

الهلال کی ایجنسیا

... ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار ... میں الهلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ... اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ... اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی ... بھیجیے -

ودیق و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

(مترجم از نوالہم)

(۲)

(تخلیق مخفی)

تخلیق مخفی Sublimnal creation سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ ہم میں ہر شخص ہر شب کو اس کا ثبوت دیتا ہے - وہ عالم خواب میں ایک ناول یا ڈراما نویس بنجاتا ہے اور ایسے ایسے حالات تراشتا ہے جو بیداری کی حالت میں نفس کو بالکل نئے معلوم ہوتے ہیں اور ہمارے تجربہ کے لحاظ سے بالکل انوکھے ہوتے ہیں !

اسکی تصدیق اسکاٹ بھی کریگا جس نے برائڈ آف لمیرمور (Bride of Lammermoor) اپنے مرض اور دماغ کی غیر معمولی حالت میں لکھوائی ' اور جب یہ قصہ کتاب میں پڑھا تو اس کا ہوا حصہ اسے بالکل نیا معلوم ہوا !

اگر دعوے کی اس سے بلند تر سطح پر قدم رکھنا ہو تو بلا خوف رد کہا جاسکتا ہے کہ ذہن کے تمام اعمال اور تخلیقات انہی مخفی چشموں سے جوش زن ہوتے ہیں - یہ چیزیں خیالات کے اخذ سے پیدا نہیں ہوتیں - معلوم ہوتا ہے کہ اسکا طریقہ اس قوۃ کے طریقہ سے بالکل مختلف ہے جو دانستہ سونچتی اور دلائل قائم کرتی ہے - یہاں عمل سے زیادہ انتظار ہوتا ہے - گیٹے (Goethe) کہتا ہے کہ " گویا سب کچھہ دیا ہی گیا ہے (Alles ist als wie ge schenkt) اور الہام " دہلیز " کے نیچے سے آتا ہے - بہت سے اجلۂ اہل قلم گیٹے کے مقولے کی تائید کرتے ہیں -

چنانچہ اسبین (Isbeen) نے سخت بخار کی حالت میں تین ہفتہ کے اندر برینڈ (Brand) لکھی - وہ نیم خوابی کے عالم میں اپنے بستر مرض سے ان سطروں کے لکھنے کے لیے ہاتھہ بڑھایا کرتا تھا جو ہنگامہ محشر بپا کرتی ہوئی اسکے نفس کی سطح تک آجاتی تھیں - شیرلٹ برونٹے (Charlotte Bronte) کی یہ حالت تھی کہ وہ پہلے تو چند دنوں تک نہایت آزادی سے لکھتی تھی' مگر اسکے بعد تحریر ملتوی ہو جاتی تھی اور ہفتوں تک دوبارہ جاری ہونے کا نام نہیں لیتی -

اسکے بعد پھر کوہ آتش فشاں پھٹتا تھا اور وہ نہایت جوش و خروش کے ساتھہ لکھنا شروع کرتی تھی - یہانتک کہ وہ کثرت محنت کی وجہ سے آخر بیمار پڑ جاتی تھی - اس نے " ایمیلیز ویتھرنگ ہائٹس " (Emilys wuthiring Hhieghts) میں جہاں یہ بحث کی ہے کہ ہیتھکلف (Heathcliff) کے سے کریکٹر کا پیدا کرنا بجا ہے' وہاں وہ اپنی بہترین زبان میں اس واقعہ کو یوں بیان کرتی ہے :

" مگر اسکو میں جانتی ہوں جو انشا پرداز کہ قوت تخلیق رکھتا ہے - اسکے پاس ایک ایسی شے ہوتی ہے جس کا وہ ہمیشہ مالک نہیں ہوتا - جو بسا اوقات نہایت عجیب و غریب طور پر چاہتی ہے اور اپنے لیے کام کرتی ہے - وہ قواعد بنا سکتا ہے ' اصول وضع کرسکتا ہے ' شاید سالہا سال تک انکی محکومی میں پڑا بھی رہے ' لیکن پھر ایک وقت آتا ہے جب یہ قوت بغاوت کی اطلاع کے بغیر وادیوں کی جتی ہوئی زمین میں ہینگا یا سراون پھیرنے یا ہل میں جتنے کو قبول نہیں کرتی - جبکہ یہ شہر کے مجمع پر خندہ

کو اگر خدا کیلیے اور اسکي سچائي کیلیے کھو دے تو خدا اسے سچائي کے ساتھہ واپس دلا سکتا ہے ' پر جس خدا کي محبت کو دولت کیلیے کھوتا ہے ' وہ تو اسے دولت نہیں دلا سکتي ؟ پھر انسانیت کیلیے کیسی درد انگیز موت ہے کہ انسان آسمان کي سب سے بڑي عزت کو زمین کي سب سے زیادہ حقیر شے کیلیے کھودے ؟

وہ دولت اور دولت کے کرشمے جس سے طمع کي لعنت اور لالچ کی پھنکار نکلتی ہے ' کیا ہے ؟ کیا انسان کي عمر کو بڑھا دینے والي اور عیش حیات کو موت کے ڈر سے بے پروا کر دینے والي ہے ؟ کیا وہ زندگي کي تمام مصیبتوں کا علاج اور انسان کي تمام راحت جوئیوں کا وسیلہ ہے ؟ نہیں ! ان میں سے کوئي بات بھي اسمیں نہیں ہے - چاندي اور سونے کے محل سراؤں میں رہنے والے بھي اسي طرح موت کے پنجہ میں گرفتار ' مصائب حیات کے ہجوم سے محصور ' تکلیف اور دکھہ کے حملوں سے زخمي ' اور تڑپ اور بے چیني کي چیخوں سے الم ناک دیکھے جاتے ہیں ' جیسا کہ ایک فقیر و مفلس فاقہ مست ' یا ایک پتوں کے جھونپڑے میں بیماري کے دن کاٹنے والا محتاج و بیکس مسکین !

پھر کیا ہے جسکے لیے حق کي عزت کو برباد ' اور خدا کی صداقت کو ذلیل کیا جاتا ہے ؟ وہ کونسي ایسي طاقت ہے جو خدا کو چھوڑ کر ہم حاصل کرلینگے ؟ روپیہ نہ تو ہمیں زمین کي رسوائي سے بچا سکتا ہے اور نہ آسمان کی لعنت سے ' مگر حب زر سے فرض صداقت کي خیانت ہمیں دونوں جہانوں میں عذاب دیسکتي ہے -

کتنے بڑے بڑے [illegible] پر ہیبت فاتح ' عظیم الشان سپہ سالار ' نامور محب وطن ' اور محبوب القلوب و ملت پرست انسان ہیں ' جنکے حق پرستانہ عزائم کي استقامت کو اسي لعنت طمع نے ڈگمگا دیا - انھوں نے اپنے ملک ' اپني قوم ' اپني فوج ' اور در اصل اپنے خدا اور اسکي صداقت سے غداري کي ' اور دشمنوں کیلیے دوستوں کو ' غیروں کیلیے اپنوں کو ' ظالموں کیلیے مظلوموں کو ' بے رحم فاتحوں کیلیے بیکس مفتوحوں کو ' اور شیطان کے تخت کي زیب و زینت کیلیے خداے رحمان کے دربار اجلال کي عزت و عظمت کو چھوڑ دیا ! تاریخ کے صفحات ہمیشہ سے اسي درد کے ماتمي ہیں - قوموں اور ملکوں کي داستانیں ہمیشہ اسی ناپاک سرگذشت پر خون کے آنسو بہاتي ہیں ' اور دولت پرستی کی ملعون نسل آغاز عالم سے ناصیۂ انسانیت کیلیے سب سے بڑا بے عزتي کا داغ رہي ہے !

فی الحقیقۃ .. راہ حق پرستي کي سب سے بڑي آزمایش چاندي کي چمک اور سونے کي سرخی هي میں ہے ' اور اگر اس منزل پر خطر سے تم گزر گئے تو پھر تمھاري ہمت بے پروا اور تمھارا عزم ہمیشہ کیلیے بے خوف ہے - یہي طمع کا خبیث دیو ہے جسکا پنجہ بڑا ہي زبردست اور جسکي پکڑ قلب انساني کیلیے بڑي ہی مضبوط ہوتي ہے - اسي نے فرزندان ملت سے غیروں کے آگے مخبري کرالي ہے - یہي پکڑ پکڑ کے ابناے وطن کو لے گیا ہے ' اور غیروں کے قدموں پر اخلاق کي ناپاکي اور جذبات کي کثافت کے کیچڑ میں گرا دیا ہے ' تاکہ اپنے وطن ' اپني سرزمین ' اپنے مذہب ' اپني قوم ' اور اپنے بھائیوں کے خلاف جاسوسي کریں ! اسي نے بڑے بڑے مدعیان خدمت ملک و ملت کي برسوں کي کمائي ایک آن کے اندر ضائع کردي ہے ' اور انہیں چارپایوںکي طرح گرا دیا ہے تاکہ برسوں کي سچائي کو ایک لمحہ کي طمع پر قربان کردیں - آہ ! یہي انسانیت کیلیے وہ روح خبیث ہے جو بڑے بڑے پاک جسموں ' بڑي بڑي مقدس صورتوں ' بڑے بڑے پر از علم و عمل دلوں کے اندر حلول کرگئی ہے ' اور فرشتہ سیرتوں نے شیطانوں کے ' اور ملکوتي صفات ہستیوں نے خونخوار عفریتوں کے سے کام کیے ہیں !

وہ مقدس عالم جو کتب فقہ کو حیلہ تراشیوں کیلیے الٹتا ہے ' وہ مفتی شریعت جو جرائم و معاصي کو جائز بنا دینے کیلیے ابلیسانہ فکر و غور کے ساتھہ نئی نئی پرفریب تاویلیں سوچتا ہے ' وہ واعظ جو سامعین کے آگے ان تعلیمات کے پیش کرنے سے گریز کرتا ہے جو انکے اعمال سیئہ کي مخالف ہیں ' وہ صاحب قلم جو اپنی حق پرستانہ سختي کو نفاق آمیز نرمي سے ' اور حریت خواہانہ جہاد حق کو زمزمۂ صلح باطل سے بدلدیتا ہے ' آخر کس سحر و افسوں سے مسحور اور کس دام سخت کا شکار ہے ؟ کونسا جادو ہے جو اسپر چل گیا ہے ' اور خدا سے روٹھہ کر شیطان کے تخت کے آگے سجدہ کرنا چاہتا ہے ؟ کونسی قوت ہے جسکے آگے شریعت کے احکام ' ضمیر کا فتوا ' اور حق کا الہام بیکار ہوگیا ہے ؟

آہ ! کوئی نہیں مگر طمع کا افسون باطل ' اور کچھہ نہیں مگر زرپرستی ' حب مال ' جاہ طلبی ' کا عمل السحر : اولئک الذین یلعنهم اللہ و یلعنهم اللاعنون !

من کان یرید العاجلۃ	جو دنیا کے خیر عاجل کا طالب ہو تو
عجلنا لہ فیها ما نشاء لمن	ہم جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے
نرید ' ثم جعلنا لہ جهنم	ہیں اسي دنیا میں دیدیتے ہیں '
یصلها مذموماً	مگر آخر کار اوسکے لیے جہنم هي ہے
مدحوراً (اسرائیل)	جسمیں وہ حقیر و ذلیل ہوکر رہیگا !

(عداوت)

لیکن یاد رہے کہ جسطرح محبت آنکھوں کو بصارت حق سے اندھا اور شنوائي صداقت سے بہرا کردیتي ہے ' بالکل اوسیطرح عداوت بھي آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا بنا دیتی ہے - صداقت کي روشني نظر آتي ہے لیکن وہ نہیں دیکھتا ' حق کی آوازیں بلند ہوتی ہیں لیکن وہ نہیں سنتا ' کیونکہ عداوت نہیں چاہتي کہ انسان غیر کي صداقت و حقیقت کا اعتراف کرے - سفر حریت کی ایک پرخطر اور دشوارگذار منزل یہ بھي ہے جسکو صرف وہی قطع کرسکتا ہے جو اس میدان کا مرد اور اس معرکہ کا بہادر ہے - اگر انسان کیلیے یہ دشوار ہے کہ اپني غلطي اور انحراف عن الحق کا اعتراف کرے ' تو یہ دشوار تر ہے کہ اپنے دشمن کي سچی راے اور سچے عمل کا اپنے دست و زبان سے اقرار کرے -

لیکن مسلم و مومن زندگي کے فرائض حریت کي ایک دفعہ یہ بھي ہے کہ اگر انصاف و عدل اور حق و صداقت اوسکے سب سے بڑے دشمن کے پاس بھي ہو ' جب بھي اوس روح ایمان کیلیے جو اوسکے ساتھہ ہے ' اپنا سر نیاز اوسکے آگے جھکادے کہ " دو مع الحق کیفما دار " :

یا ایها الذین آمنو کونوا	مسلمانو ! خدا کیلیے آمادہ اور حق
قوامین للہ شهداء بالقسط	کیلیے گواہ رہو ! دیکھو کسي قوم کي
ولا یجرمنکم شنآن قوم	عداوت و دشمني تمکو حق و عدل سے
علی الا تعدلوا - اعدلوا	کہیں باز نہ رکھے - حق و عدل سے کام لو
هو اقرب للتقوی - ان اللہ	کہ وہ تقوی سے قریب تر ہے اور خدا
خبیر بما تعملون (المائدہ)	تمھارے اعمال سے خوب واقف ہے -

کیا اسکے بعد بھي کسي مسلمان کو عداوت و کینہ پروري اعتراف حق سے باز رکھہ سکتي ہے ؟ اگر رکھہ سکتي ہے تو وہ خصائص و امتیازات اسلام سے محروم ہے -

ہے - " ایک " " کئی " ہے اور " کلي " " ایک " - ممکن ہے کہا جائے ' یہ ایک ایسا نتیجہ ہے جسکا مبنی خیال اور جسکا وجود صرف ذہن میں ہے ' مگر اسکے برعکس حالت یہ ہے کہ یہ بالکل عملي شے ہے ' کیونکہ اسے اعمال انسانیہ سے بہت بڑا تعلق ہے -

دیکھو ! ہم اپنے بھائی اور بہنوں کا کیسا درد رکھتے ہیں ؟ کیا انکے دوش بدوش نہیں کھڑے رہتے کہ خاندان کا فائدہ ایک عام فائدہ ہے ' اور اسکے لیے کیا ہم میں سے ہر شخص کو اس کار زار ہستي میں جنگ نہیں کرنا چاہیے ؟ دیکھو ' کسیقدر توسع کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ افراد کي بہبودي خاندان کي بہبودي کے ساتھہ وا بستہ ہے ' اور جو ایک جزو کے لیے بہتر ہے وہي دوسرے اجزاء کے لیے بھي بہتر ہے ؟ پس اب غور کرو کہ کیا سے کیا ہو جائے اگر سب لوگ یا کم از کم متمدن اور تعلیم یافتہ آدمي سمجھنے لگیں کہ انسانیت ایک بڑا خاندان ہے اور فوائد کے لحاظ سے نیز اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے " ایک " ہي ہے - جو فرق ہمیں نظر آتا ہے وہ افرادي نفس آگاہ کا فریب ہے - اسکا سبب صرف ہماري اصلی فطرت کا جہل ہے - اگر واقعي ایسا ہوجائے تو کیا اس سے ایک انقلاب برپا نہ ہوجائیگا ؟ مجھے تو یقین ہے کہ جلد یا بدیر ایسا ضرور ہوگا -

مذہب کي تعلیم اخوت ایک شریفانہ اخلاقي ترغیب تھی مگر اسکي اپیل محبت کے جذبات سے تھي - اسلیے وہ سرد مہر دماغ کے مقابلے میں بے اثر ثابت ہوئي - لیکن اب اسے علم (سائنس) سے مدد مل رہي ہے - اب علم عقیدہ اور محبت کے ہاتھہ میں ہاتھہ ڈالکر چل رہا ہے اور مشرق میں اسکي شعاعیں پہنچنے کے لیے ایک نئي پو پھٹ رہی ہے - اب نیکی کا دور قریب ہی ہے - .... اب ہمیں یہ نظر آنے لگا ہے کہ ہم " معرکہ آرا اجزاء دمي مقراطي " کا ایک انبار ہي نہیں ہیں بلکہ اجزاء وسیع کا ایک مجموعہ ہیں جو آپسمیں لڑتے اور ایک جسم تیار کرتے ہیں - پس جو اس جسم کے لیے اچھا یا برا ہے ' وہ اجزاء کے لیے بھی اچھا یا برا ہے - ہمارا شعار ہم جنسي اور یکجہتي ہونا چاہیے - شخصیت حد سے زیادہ تیز ہوگئي ہے - ہمیں انسانیت کو استقلال کے ساتھہ پیش نظر رکھنا چاہیے اور اسکے ایک ایک مجموعہ کو تمام کائنات کے وسیع تر مجموعہ کے لحاظ سے مجموعہ در مجموعہ سمجھنا چاہیے -

الہـــلال : ٩٠

یہ تحریر اس عظیم الشان روحاني لٹریچر کے علمي مباحث کا نمونہ ہے جو یورپ اور امریکہ کي موجودہ روحانیات (اسپیریچولیزم) کے معتقدین نے مرتب کیا ہے اور اسی لیے بجنسہ ترجمہ کردیا گیا ہے ' لیکن قارئین کرام اسکے دعاوي اور اظہارات کی نسبت راے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں اور اس مضمون کا انتظار کریں جو اس موضوع پر الہـلال میں نکلنے والا ہے - اسکی تصویریں مدت سے بني پڑي ہیں اور بکثرت مواد سامنے ہے لیکن ابتک لکھنے کی مہلت نہیں ملي - یہ گویا اس مضمون کا تتمہ ہوگا جو پچھلے دنوں ڈاکٹر رسل ویلس ایک طبیعی روحاني کے متعلق شائع ہوا تھا -

ابتدائی تعلیم

میري مونسٹوري

(۲)

سلسلے کیلیے جلد حال ملاحظہ ہو الہلال نمبر (۱۳)

اس طریق تعلیم میں سب سے پہلے جس شے پر توجہ کي جاتي ہے ' وہ اولاً قوت لامسہ ' اور اسکے بعد قوت باصرہ و سامعہ کی ترقي ہے - اسکے لیے پہلے مختلف قسم کے کھیل بچوں کو کھلائے جاتے ہیں - اسکے بعد جو اشیاء کہ ان کھیلوں میں استعمال ہوتي ہیں ' انکی اور انکے ناموں اور عقلي صورتوں کے باہمي ربط و تعلق کي طرف بچوں کي قوت انتباہ کو متوجہ کیا جاتا ہے - مثلاً ایک استانی نے چند بچوں کو بلایا کہ آؤ پانی سے کھیلیں ' اور ایک جگ میں ٹھنڈا یا گرم پانی لیکے انکے ہاتھہ پر ڈالنا شروع کردیا - اب بچے خوش ہو ہوکے نیچے طشت میں ہاتھہ دھو رہے ہیں - جب وہ پانی ختم ہوگیا تو اور منگوایا - مگر ابکي دفعہ پہلی مرتبہ کے برعکس گرم کے بدلے ٹھنڈا یا ٹھنڈے کے بدلے گرم منگوایا - ظاہر ہے کہ جب جلد پر دو متضاد کیفیتیں یکے بعد دیگرے طاري ہونگی تو قوت لامسہ میں ایک قسم کا ہیجان یا انتباہ شدید پیدا ہوگا - چنانچہ بچوں میں ایک خفیف سي حرکت پیدا ہوئي اور بعض کي زبان سے چند غیر موضوع آوازیں نکل گئیں - معلمہ نے فوراً پوچھا کہ کیا ہے ؟ وہ بچے کیا بتا سکتے ہیں جنہوں نے ابھي اپني عمر کا تیسرا سال بھي پورا نہیں کیا ہے ؟ (کیونکہ اس طریقہ تعلیم میں داخلہ کی عمر صرف ڈھائي سال ہے) اسلیے استاني نے استفہام تقریري کی صورت میں دریافت کیا کہ کیسا پانی گرم ہے ؟ بچوں نے سر ہلا دیا کہ ہاں ! پھر پوچھا کہ پہلے بھي ایسا ہی تھا ؟ انہوں نے سر کے اشارے سے کہا " نہیں " یا کہا : ہاں وہ ٹھنڈا تھا -

یا مثلاً اس نے مختلف قسم کي دفتیاں (پیسٹبورڈ) لیں - بعض نرم اور لچکتي ہوئي ' بعض سخت جیسے لکڑي کا تختہ - اور یہ بچوں کو دیں کہ انہیں لچکاؤ - نرم تو لچک گئي مگر سخت نہیں لچکي - ان سے پھر کہا اور بچوں نے بار بار کوشش کي ' مگر انکي سختی انکے نرم و نازک ہاتھوں کي طاقت سے زیادہ تھي - وہ اس استاني کا منہہ دیکھنے لگے - استاني نے سمجھایا کہ پہلي دفتي نرم تھي اسلیے لچک گئي - دوسري سخت ہے - وہ تم سے نہیں لچکے گي -

(قوت باصرہ کي تربیت)

اب فرض کرو کہ قوت باصرہ کو ترقي دینا منظور ہے ' اور اسمیں بھي خصوصاً مختلف شکلوں کا باہمی امتیاز اور انکے اسماء تعلیم ' تو اسکے لیے وہ مختلف شکلوں کے لکڑي کے ٹکڑے اور انکے خانے لائیگي - یہ خانے اسطرح بنے ہوتے ہیں کہ انمیں سے ہر ایک میں وہي ٹکڑا جا سکتا ہے جسکے لیے وہ خانہ بنایا گیا ہے - وہ بچوں سے کہیگی کہ ان ٹکڑوں کو ان خانوں میں ڈالو ! کلي بچے ایک کیس میں لپٹ گئے اور انکے خانوں میں لکڑي کے ٹکڑے ڈالنا شروع کیا - جس نے اپنا ٹکڑا ٹھیک اسکے خانے میں ڈالدیا وہ تو پڑگیا ' اور جس نے دوسرے خانے میں ڈالنا چاہا اس سے نہیں پڑا -

زن ہوتی ہے اور ہنکانے والے کی آواز کے ساتھ بے پروائی کرتی ہے - جبکہ وہ سمندر کی ریت کی رسیاں (ریت کی رسی یعنی کمزور اور غیر استوار رشتہ یا رابطہ) بنانے سے انکار کرتی ہے اور بت تراشی شروع کردیتی ہے - چنانچہ تمہیں "قسمت" یا "الہامی داعی" کی حیثیت سے ایک (Pluto) یا ایک (Jove) یا ایک (Tisiphone) یا ایک (Psyceh) یا ایک (Mermaid) یا ایک (Madonna) ملیکا - یہ کام خواہ ہیبت ناک ہو یا شاندار' ابلیسی ہو' یا قدسی ' تمہیں انتخاب کا اختیار نہیں - تمہارے لیے صرف یہی رکھا ہے کہ اسے خاموشی کے ساتھ اختیار کرلو - رہے تم ' تو ایک برائے نام صناع کی حیثیت سے تمہارا حصہ صرف اتنا ہی ہے کہ خاموشی کے ساتھ ان ہدایات کے اندر کام کرو جو نہ تو تم نے دیے ہیں اور نہ جنکے متعلق تم دریافت کرسکتے ہو - جو نہ تو تمہاری نماز جنازہ میں بیان کیے جائینگے اور نہ تمہارے خیال کے وقت چھپائے یا بدلے جائینگے - نتیجہ دلچسپ ہوا تو دنیا تمہاری تعریف کریگی - تم کہ تعریف کے مستحق نہیں ہو دنیا تمہاری تعریف کریگی' اور اگر ناپسند ہوا تو تم تعریف کی طرح الزام کے بھی سزاوار نہیں - دنیا الزام دیگی ! " -

اسکاٹ کی طرح اسٹیونسن (Stevenson) بھی اسکی تالیف کریگا ' جسکا بیان ہے کہ اس نے "ٹریژر آئیلینڈ" (Treasure Island) کے پندرہ باب پندرہ دن میں لکھ ڈالے - مگر اسکے بعد یہ کارروائی رک گئی ' اور خاص اُسکے الفاظ میں "میرا منھہ بالکل خالی تھا اور میرے سینے میں ٹریژر آئیلینڈ کا ایک حرف بھی نہ تھا" مگر اس جزر کے بعد پھر مد ہوا ' اور "دیکھو! وہ میرے اندر سے چھوٹی چھوٹی نالیوں کی طرح جاری ہولی" چنانچہ اس نے ہر روز ایک باب کے حساب سے کتاب پوری کر دی !

اس سلسلے میں یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے افسانوں کے خاکے (پلاٹ) خواب میں دیکھا کرتا تھا ' جیسا کہ اس نے ایکروس دی پلینس (Across the Plains) میں بیان کیا ہے -

اس قسم کے تجربے دوسرے فنوں کے میدانوں سے بھی منتخب کیے جاسکتے ہیں جہاں قوت تخلیق کام کرتی ہے - غالباً یہ فن ادب سے زیادہ موسیقی میں نظر آئیگا - مثلاً (Moz.rt) کے ذہن میں الہام کی اجنبی (کیونکہ الہام "نفس آگاہ" کے لیے اجنبی ہی ہے) نوعیت کا ایک روشن تخیل تھا - مصوروں میں سے Watteau ایک عجیب انداز کے ساتھ کہتا ہے کہ وہ اپنی نادرۂ روزگار صناعی پر خود ششدر ہے ! یہ ظاہر ہے کہ وہ ذرا بھی نہیں جانتا کہ وہ کیونکر کرتا ہے ؟

فی الواقع کوئی ذہن نہیں جانتا کہ " وہ کیونکر کرتا ہے ؟ " اگر وہ جانتا تو دوسروں کو بھی بتاسکتا - مگر یہ شے تو نہ نفس کا جاننے والا حصہ ہے ' اور نہ کوئی دوسرا حصہ جسے " آگہی " سمجھہ سکے - یہ تو ایک قوت ہے جو مخفی طبقات میں بہت نیچے مدفون ہے ' اور یہ جو ہمیں نظر آتا ہے صرف اسکے نتائج و آثار ہیں -

غرض اب یہ ثابت ہوگیا ہے کہ احساس ' ادراک ' حافظہ ' ہیجان ' جذبات ' تخلیق ' وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایسے اعمال جسمانی و دماغی ہوسکتے ہیں جو ان تمام چیزوں سے بالا تر ہوں ' جن سے نفس آگاہ واقف ہے - سائنس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو جسقدر جانتے ہیں' اس سے زیادہ بڑے ہیں - نفس کے اشارہ فرما ابر کے ٹکڑے چھٹ گئے ہیں ' اور مابعد الطبیعی میں نئے مناظر کا دروازہ کھلا ہے - ہماری روح بے پایاں اور ناقابل پیمایش نکلی ہے' اور دفعتاً ہمیں تہ خانوں سے نکالکر ناپیدا کنار مرغزاروں میں لیا گیا ہے - ہم صرف یہی نہیں جانتے کہ ہم آیندہ چلکے کیا ہونگے ؟ بلکہ ہم کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ہم کیا ہیں ؟

اسلیے ہم (Malvolio) کی طرح روح کا تصور عزت کے ساتھہ کرتے ہیں ... صاحب ... جسے ... نے اتفاق کیا ہے اور اسکا

قول نقل کیا ہے ' کہتا ہے کہ " ہم خدا ہیں" یعنی ایک نظر خیز کن ہستی ' اور ایک نقش حیرت خیال !

لیکن خواہ ہم اسقدر بلند جائیں یا نہ جائیں ' لیکن بہرحال یہ کوئی ایسی بہت بڑی بات نہیں کہی گئی ہے - کیونکہ ہم یونان اور ناروے کے بہت سے معبودوں سے کہیں زیادہ تعجب انگیز مخلوق ہیں - ہم کم از کم ذیل کے دانشمندانہ مثلث (Triplet) میں ایمرسن (Emorson) کے ہم نوا ہوسکتے ہیں جو ان امور کے متعلق انبیاء کا سا احساس رکھتا ہے - وہ کہتا ہے :

" اگر تجھسے ہوسکے تو تو وہ پر اسرار خط کھینچ جو صحیح طور پر " تجھے " " اس " سے جدا کردے اور یہ بتادے کہ کون انسان ہے اور کون خدا ؟ "

(۳)

متوفی پروفیسر ولیم جیمس کہا کرتا تھا کہ فلسفہ کا سب سے اہم مسئلہ وحدت و کثرت کا ہے - یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جو " کل " یا " ایک " ہو ' وہی ایک " عالم " بھی ہو جسمیں مادی اور غیر مادی ہر قسم کی چیزیں شامل ہیں ؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی شے ایک ہی وقت میں ایک بھی ہو اور کئی بھی ؟ اگر اسکے برعکس ہم کثرت کی طرف سے شروع کرتے ہیں - مثلاً یہ اور وہ درخت اور مکان ' پہاڑ اور ملک' خورد بینی کیڑے اور گھاس کی پتیاں یا تتلی' تو یہ چیزیں جو بلا اختلاف ایک دوسرے سے علحدہ ہیں ' انہیں ہم کیونکر " ایک " دیکھہ سکتے ہیں ؟ اسوقت یہ مسئلہ ناقابل حل ہے - ہم دونوں سروں میں کسی ایک سے شروع کرتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ درمیان میں کوئی ملتقی (Meeting place) نہیں ہے - " ایک " ہمیشہ ایک رہیگا اور " کئی " ہمیشہ کئی رہینگے -

لیکن اس مسئلہ کے حل کی طرف کم ازکم اشارہ تو ضرور ر... نفس' یا ذات مخفی (Sublimnal self) کے جدید اصول میں مو... ہے جسے ۲۵ برس ہوے' سب سے پہلے میرس (Myers) نے پیش کیا تھا ' جسکا استقبال جیمس نے علم النفس میں " سب سے بڑی جدید ترقی " کے نام سے کیا ' اور جسکی تائید تازہ ترین واقعات سے ہو رہی ہے -

یہ صحیح ہے کہ نفوس انسانیہ بہت ہیں ' مگر ان میں بہت ہی مشابہت ہے اور ان تمام علوم میں جنکا تعلق الحیات سے ہے' یہ دیکھا گیا ہے کہ مشابہت کا اشارہ ایک عام سرچشمہ کی طرف ہوتا ہے - اسلیے ایک طرح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ تمام نفوس انسانیہ کا سرچشمہ صرف ایک ہی ہے -

مگر تحقیقات طبیعی کے مشاہدات جیسے (Telepathy) سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام نفوس انسانیہ جو یہاں ہیں اور اسوقت موجود ہیں ' ان میں باہم کچھہ اسطرح کا تعلق کامل ہے کہ ... تمام طریقوں سے خارج اور بالا تر ہے جنکو حواس معلومہ سمجھ سکتے ہیں - اس یقین کے لیے وجوہ موجود ہیں کہ وہ اور اسکے ہم مشاہدات میں اصلی کار فرما وہی نفس کا حصۂ مخفی ہے دلائل اسقدر پیچیدہ ہیں کہ انکی تفصیل یہاں نہیں ہوسکتی

یہ اور اسی قسم کے غور و فکر کا اشارہ اس طرف ہے ہماری معمولی طبیعی آگہی ایک دوسرے سے جدا اور بظاہر ... نظر آتی ہے ' اور اسلیے مخابرات میں نطق اور تحریر کے ذرائع سے حد کام لینا پڑتا ہے ' تاہم مخفی سطحوں میں ہم باہم وابستہ ہیں -

بتغیر استعارہ ' ہم میں سے ہر شخص پانی کی ایک دھار جو ایک شہر کی ہزارہا نلوں میں سے کسی ایک نل سے ... ہے ' مگر پانی وہی ہے اور اسی ایک خزانۂ آب (Reservoir) آرہا ہے - اسی طرح وہی ایک روح ہے جو ہم سب کو ...

کامیاب خوش و خرم اور ناکام کھسیانے ہوے - استانی نے ان ناکام بچوں کو تسلی دی' اور چمکار کے ایک لڑکے سے کہا کہ تمہارا ٹکڑا اس طرح کا مثلاً گول ہے - جب گول خانے میں ڈالوگے جب ہی پڑیگا' - پھر کہا کہ دیکھو اس کیس میں گول خانہ کہاں ہے ؟ اس نے تھوڑی دیر تک تلاش کیا' اور اسکے بعد ڈھونڈھ نکالا - اس بچے کو کہا کہ اسمیں ڈالدو - بچے نے جب ٹکڑا ڈالا تو اندر چلا گیا - وہ باغ باغ ہوگیا - اسی طرح اور بچوں کو بھی بتایا' یہاں تک کہ سبکی شرمساری و ناکامی کامرانی کی مسرت سے بدلگئی' اور اسطرح بغیر کسی باقاعدہ تعلیم کے انہیں ریاضی و اقلیدس کے بڑے بڑے مسائل معلوم ہوگئے !

یا مثلاً شکل کے بدلے رنگوں کے باہمی فرق اور انکے نام بتانا مقصود ہیں - وہ لکڑی کی رنگیں تختیاں بچوں کے آگے رکھدیگی اور رنگ برنگ کی ریشمی پٹیاں انکو دیگی کہ ان تختیوں پر باندھدیں - پٹیوں کے دینے میں ایسی ترتیب ملحوظ رکھیگی کہ باندھنے کے بعد ایک عجیب دلفریب منظر پیدا ہوجاے - بچے اسے دیکھکے خوش ہونگے' اور اسی سلسلہ میں انہیں ایک ایک رنگ کا نام یاد کرا دیگی !

(لامسہ و سامعہ)

اس طریق تعلیم میں بعض کھیل ایسے ہیں جن نے قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی ایک ساتھہ پرداخت و بالیدگی ہوتی ہے - یہ کھیل اندھیرے میں ہوتا ہے - اسکے تمام کھلونے پتھر یا کسی اور وزن دار شے کے ہوتے ہیں -

فرض کرو کہ استانی یہ کھیل کھلانا چاہتی ہے تو وہ ایک بچے کو بلالگی' اور اسے ایک ایسی میز کے پاس کھڑا کرائیگی کہ اس لڑکے کا ہاتھہ ایک طرف سے دوسری طرف جاسکے - اسکے بعد اسکی آنکھوں پر پٹی باندھدیگی' اور اس میز پر پتھر کے چند ٹکڑے جو ایک دوسرے سے وزن اور قد و قامت میں مختلف ہوتے ہیں' ڈالکر بچے سے کہیگی کہ انہیں چنکے اس طرح رکھدو کہ جو پتھر جس پتھر سے وزن میں کم ہو وہ اسکے بعد ہی رکھا جاے - بچے کی آنکھیں بند' وہ نہیں جانتا کہ کون ٹکڑا کدھر گیا ہے ؟ پھر وہ ٹٹولکر معلوم کریگا کہ سب سے زیادہ وزندار ٹکڑا کون ہے اور کدھر گیا ہے ؟

استانی بچے کو ہدایت کریگی کہ وہ ان ٹکڑوں کی آواز غور سے سنے - ظاہر ہے کہ جو شے بھاری ہوگی اسکے گرنے کی آواز بھی بھاری ہوگی' اور جو چیز ہلکی ہوگی' اسکے گرنے کی آواز بھی ہلکی ہوگی - اسی آواز سے بچہ نہ صرف ٹکڑوں کی جگہ کو بلکہ انکا وزن بھی معلوم کرلیگا' اور اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ہوا تو پھر وہ ٹٹولکے جمع کریگا اور دونوں ہاتھوں میں تولکے انکے وزن کو معلوم کرلیگا -

غرض اس کھیل میں قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی تربیت و ترقی ہوتی ہے -

(جسمانی ورزش)

اس طریق تعلیم میں صرف حواس ہی کی پرداخت و بالیدگی پر توجہ نہیں کی جاتی' بلکہ حواس کے ساتھہ ساتھہ اعضا و جوارح یعنی ہاتھہ پیر وغیرہ کے نشو و نما کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے -

ہر بچے کے کھلونے اور دوسری ضرورت کی چیزیں ایک خاص قرینے سے رکھی ہوتی ہیں -

انکے لانے کے لیے نوکر نہیں ہوتا - بچہ اپنے کھلونے خود ہی اٹھا کر لاتا ہے - جب کھیل سے فارغ ہوجاتے ہیں تو جہاں سے وہ شے لاتے ہیں وہیں رکھہ آتے ہیں - کام کی عادت ڈالنے اور ہاتھہ پیروں کی نادانستہ ورزش کے لیے یہاں تک کیا جاتا ہے کہ کپڑے پہننا' جوتوں کی لیس باندھنا' ہاتھہ منہہ دھونا' نہانا وغیرہ وغیرہ تمام کام استانیاں اپنی موجودگی میں ان بچوں سے لیتی ہیں - جو کام ایسے ہیں جنہیں ہر بچہ خود کرلے سکتا ہے' وہ تو خود کرتا ہے اور جو کام وہ تنہا نہیں کرسکتا' اسمیں دوسرے بچے اسکی مدد کرتے ہیں -

(طـریق کتـابت)

یہ اس طریق تعلیم کی اولین منزل ہے - عام طور پر ابتدا پڑھانے سے کی جاتی ہے' مگر اس تعلیم میں کتابت قرأت پر مقدم ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہندوستان کی طرح بچوں کو حروف کی شکلیں بنا کے دیدی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ انکے نام' شکل' اور پھر لکھنا' یہ تینوں کام ایک ساتھہ ہی کرو -

نہیں' اس تعلیم کی تمام چیزوں کی طرح کتابت کی تعلیم بھی کھلونے ہی کے ذریعہ دیجاتی ہے - دفتی کے ٹکڑوں پر ورق سنباده (emery paper) کے حروف کٹے ہوے چسپاں ہوتے ہیں - یہ حروف بچوں کو دیدیے جاتے ہیں - وہ ان سے کھیلتے ہیں - کھیل اس انداز سے ترتیب دیے گئے ہیں کہ بچوں کو ان حروف پر لازمی طور پر انگلی پھیرنا پڑتی ہے - اسطرح قبل اسکے کہ بچہ قلم اور روشنائی لیکر لکھنے بیٹھے' اسکی انگلیاں ان تمام گردشوں کی عادی ہو جاتی ہیں' جنکی ضرورت حروف کے لکھنے میں پڑتی ہے !!

پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا' بلکہ جسطرح ہمارے یہاں قدیم طرز تعلیم میں میانجی بچوں کو کٹکھنے بناکے دیتے ہیں کہ بچے اس پر ہاتھہ پھیریں' اسیطرح ان لڑکوں کو بھی بنے بناے حروف دیے جاتے ہیں جنکا جوف خالی ہوتا ہے - وہ انمیں رنگ بھرتے ہیں - جب بچے اچھی طرح حرفوں کی شکلیں پہچاننے لگتے ہیں تو پھر مرکبات بتاے جاتے ہیں -

(تعلیم کتابت کی مدت)

مسٹر ہولمز مفتش (انسپکٹر) تعلیمات انگلستان لکھتے ہیں :

" لکھنے کے لیے اسطرح سے تیار ہونے میں ان بچوں کا ڈیڑھہ مہینے سے زیادہ صرف نہیں ہوتا جنکی عمر ابھی صرف چار ہی سال کی ہے - جب یہ مدت گذر جاتی ہے تو وہ روشنائی سے سادہ اور بسیط مرکبات لکھنا شروع کرتے ہیں - اگر مشق جاری رہے تو تین مہینے نہیں گذرنے پاتے کہ بچے کا خط نہایت خوشنما ہوجاتا ہے !

جب بچے کو لکھنا آجاتا ہے تو اسے پڑھنے پر لگایا جاتا ہے - پڑھنے میں وہ صرف انہی الفاظ کو نہیں پڑھتا جنکو وہ خود لکھتا ہے' بلکہ اسے ہر قسم کی تحریر پڑھائی جاتی ہے' خواہ وہ مطبوعہ ہو یا قلمی' اور خود اسکی لکھی ہوئی ہو یا غیر کی -

بچے کو جس زبان کی تعلیم دی جاتی ہے' وہ اگر ایسی زبان ہے جسمیں تمام حروف پڑھے جاتے ہیں - یعنی کوئی حرف بھی سائلینٹ یا غیر ملفوظ نہیں ہوتا' تو اسکے سیکھنے میں بچے کو بہت سہولت ہوتی ہے - چنانچہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بچوں کو اطالی زبان انگریزی' فرنچ' اور جرمن وغیرہ کی نسبت جلد آجاتی ہے - کیونکہ اطالی میں سائلینٹ (حروف غیر ملفوظ) کا جھگڑا نہیں ہے "

پڑھنے کی ابتدا مفرد اسماء سے کرائی جاتی ہے - اسکے بعد مفرد صفات اور صفات کے بعد جملے بتائے جاتے ہیں - تمام الفاظ

مس مونٹسوري کي ابتدائي تعلیم

اس طریقه کے سب سے بڑے کامیاب اسکول کے چهه کلاس جسکي معلمه مس جارج هیں

یه پانچ تصویریں مس مونٹسوري کي ایجاد کرده ابتدائی تعلیم کے متعلق هیں -

(۱) مس جارج معلمه بیٹھي هیں بچوں کے سامنے کاغذ کے کٹے هوے حروف رکھدیے هیں جنسے الفاظ ترکیب پاتے هیں - بچوں کو بتا رهی هیں که الفاظ کے کیونکر هجے کیے جاتیں ؟

دو خانے اسکے ایسے بنائے جاتے هیں جنکے اندر تمام حروف کاغذ کے ترشے هوے آجاتے هیں ' اور تعلیم حروف میں انهه کے پانچ سٹ استعمال کیے جاتے هیں -

(۲) معلمه بچوں کو بتا رهی هے که ضخامت ' قد ' اور قطر و عرض کی بنا پر کیونکر اشیا کو شناخت کیا جا سکتا هے ؟ موضوع تعلیم یه هے که قوة لامسه کے ذریعه مختلف اشیا کي شکلیں معلوم کي جائیں - طریقه تعلیم یه هے که بچے کي آنکھوں پر پٹي باندھ دیتے هیں اور اسکو کوئي تعلیمي چیز دیر پوچھتے هیں که کیسي هے ؟ اسکے بعد پٹی کھول دي جاتی هے ' اور بچه دیکھکر معلو کرلیتا هے که اسکا اندازه صحیح تها یا نهیں

(۳) بہت سے چھوٹے چھوٹے لکڑي کے ٹکڑے هیں جنکي بلندي اور عرض باه مختلف هے - معلمه بچوں سے کہتي هے ' انهیں تلے اوپر رکھتے چلے جاؤ - اسطرح ان طول و عرض اور حجم و ضخامت اشیا کے علم کي مشق کرائي جاتي هے -

(۴) رنگوں کے بکس هیں جنکے عکس سے مختلف قسم کے ملے جلے رنگوں کے تماشے اور کھیل بنتے هیں اور بچه نهایت دلچسپي سے ان میں مشغول هوجاتا هے - رنگو کي تعداد ۸ هے - اور انکے عکس اپنی اصلی ترتیب میں اسطرح نظر آتے هیں که یک بعد دیگرے انکا باهمي تدریجي فرق نمایاں هو جاتا هے - موضوع تعلیم رنگوں کی شناخت اور انکی ترکیبی حالتوں کا علم هے - رنگو
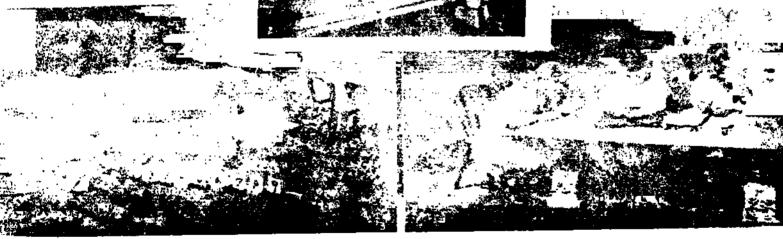
کا فطري حسن خود بخود بچے کو اپني طرف متوجه کرلیتا هے !

(۵) اس مرقع میں بائیں جانب کا بچه واٹرکلر سے رنگ بھر رها هے - درمیان میں جو لڑکي بیٹھي هے وه لیس بن رهي هے - تیسري لڑکي بٹن لگا رهي هے - اس کھیل کا موضوع درس یه هے که انگلیوں کي مشترکه حرکت کو ضمناً ترقي دي جاے - اس طریق تعلیم میں ریاضي ورزش کي ابتدا انگلیوں سے کرائي جاتي هے کیونکه تمام اعمال ید میں انگلیاں هي اصلي قوت کار هیں -

(۶) لکڑي کے نو ٹکڑے هیں جنپر مختلف رنگوں میں ایک سے لیکر نو تک کے عدد منقوش هیں - معلمه پہلے ان ٹکڑوں کو باهم ملا کر رکھدیتي هے اور بچے کو انکے خوشنما و مختلف رنگ کی ترتیب دکھلا دیتي هے - بچه جب اچھي طرح دیکھ لیتا تو پھر اس سلسلے کو منتشر کردیتي هے اور اس سے کہتي هے اب اسي طرح تم بھي ملا کر دکھلاؤ - رنگوں کا اختلاف ' انکي باهم آمیزش کي طبیعي خوشنمائي ' انکي ترتیبي حالت کا سلسله الوان ' اسقدر دلفریب هوتا هے که بچه پوري دلچسپي سے ان انهیں جوڑ کے رکھنے کا شائق هو جاتا هے - موضوع تعلیم حساب کا ابتدائي درس هے - اس رنگین کھیل سے پھرتکر خود بخود تعداد اور ابتدائي عشرۂ حساب کا علم حاصل هو جاتا هے -

اردو پریس کی تنظیم

ایک اہم تجویز

صوبۂ پنجاب و اگرہ و اودھہ کے اسلامی اخبارات
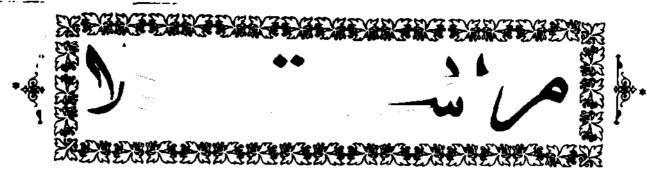
جناب نے از راہ نوازش نیازمند کی تحریر الہلال جلد حال نمبر ۱۲ میں درج فرماکر جو جواب مرحمت فرمایا ہے ' اسکا شکریہ ادا کرتا ہوں - میں نے لکھا تھا کہ صوبۂ متحدہ مسلمانوں کے بڑے بڑے کاموں کا مرکز ہے مگر یہاں سے کوئی با وقعت اخبار نہیں نکلتا - جناب نے اس پر تعجب کیا ہے اور لکھا ہے کہ اخبارات تو نکل رہے ہیں - پھر خود ہی یہ راے دی ہے کہ روزانہ کیلیے کوشش کرنی چاہیے اور بہتر ہے کہ اخبار مشرق یا کوئی اور اخبار روزانہ ہوجاے -

لیکن گذارش ہے کہ میں اسقدر دنیا سے بے خبر نہیں ہوں کہ مجھے ایک صوبے کے مشہور اخباروں کا حال معلوم نہو اور سمجھتا ہوں کہ وہاں سے کوئی اخبار نہیں نکلتا - مجھے معلوم ہے کہ علی گڈہ گزٹ اردو کا سب سے پہلا وقیع اخبار وہیں سے نکلتا ہے - البشیر اور مشرق بھی وہیں سے نکلتے ہیں - جناب نے انکی تعریف کی ہے - ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو مگر میرا مقصد تو یہ تھا کہ گو بہت سے اخبار نکل رہے ہیں ' لیکن ہمارے لیے انکا وجود و عدم برابر ہے - کوئی آزاد مسلمان اخبار نہیں نکلتا - ان سب کی پالیسی کا حال دنیا کو معلوم ہے -

میں چاہتا ہوں کہ اس صوبے میں ایک کمپنی قائم کی جاے لیکن اسے نیا اخبار نکالنا چاہیے - ایک ہفتہ وار ایک روزانہ - ملک میں اب ازاد اخبارات کا کافی ذوق پیدا ہوگیا ہے ' اور ارزاں قیمت ہو تو کمپنی کو نقصان کا خوف بھی کسی طرح نہیں ہو سکتا - آپ جن اخبارات کو بتلاتے ہیں' انسے مسلمانوں کی موجودہ سیاسی حالت کو نفع نہیں پہنچ سکتا - وہ انہیں آگے لیجانے سے قاصر ہیں اور اپنی اغراض کی بنا پر سعی کرتے ہیں کہ ہوسکے تو پھر پیچھے لیجائیں - مجھے آپکا ایسا خیال پڑھکر سخت تعجب ہوا ....

میرا تو یہ خیال ہے کہ اب حالت بدل گئی ہے ' اور اسلامی پریس کا صرف اشخاص کی قوت پر چھوڑ دینا ٹھیک نہیں - چاہیے کہ ہر صوبے میں کمپنیاں کھل جائیں - ہر کمپنی ایک روزانہ اور ایک ہفتہ وار اخبار ایک ہی اصول اور پالیسی کے ماتحت جاری کردے - اسطرح تمام مسلمانان ہند ایک ہی طرح کی صدائیں سننے لگینگے - ایسا ہونا کچھہ مشکل نہیں ہے - جو لوگ زمیندار فنڈ میں بار بار چندہ دیکر اپنی بیداری کا ثبوت دیچکے ہیں ' کیا وہ ایک مرتبہ سو پچاس روپیہ دیکر کمپنی میں شریک نہیں ہوسکتے ؟

میں پہلے لکھہ چکا ہوں اور اب پھر اعادہ کرتا ہوں کہ اگر کمپنی قائم ہو تو صوبجات متحدہ کی کمپنی میں ایک معقول حصہ سب سے پہلے میں خریدونگا - جناب اس تجویز پر غور فرمائیں اور اہل الراے بزرگوں سے مشورہ کریں - اگر آپکا قلم ساتھہ دے تو ایسے صدہا کام ہوسکتے ہیں -

نیاز مند - ن - ح -

الہلال:

اس عاجز کا بھی یہ مقصد نہ تھا کہ آپ کو ان اخبارات کی خبر نہیں' لیکن چونکہ آپنے مطلق نفی سے کام لیا تھا ' اسلیے میں نے بھی صرف اثبات ہی کو کافی سمجھا -

آپکا یہ خیال کہ " صوبجات متحدہ سے جو مسلمان اخبارات نکل رہے ہیں انکا وجود و عدم برابر ہے " میرے عقیدے میں اسدرجہ افسوس ناک خیال ہے کہ اگر اسکی تغلیط کردینے کا ارادہ نہوتا تو میں اسے شائع بھی نہ کرتا جیسا کہ آگے چلکر دس بارہ سطریں مجبوراً کاٹ دی ہیں - اختلاف راے دوسری چیز ہے - ہمکو اپنی بصیرت کے مطابق اپنی راے کو ترجیح دینے یا حق سمجھنے کا پورا حق حاصل ہے - مگر دوسروں کی نسبت یہ سمجھہ لینے کا کہ انکا وجود محض بیکار و لا حاصل ہے' کسی کو حق نہیں پہنچتا - صوبجات متحدہ سے جسقدر اخبارات نکل رہے ہیں' وہ بھی مثل تمام اخبارات کے بقدر اپنی طاقت اور سمجھہ کے ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں' اور جب تک صریح واقعات سامنے نہ ہوں اس وقت تک نیتوں کے لیے عدالت کھولنا اور فیصلہ کرنا بہت نازیبا انسانی جسارت ہے -

بیشک میں نے البشیر اور مشرق وغیرہ کی تعریف کی تھی لیکن اسکے وجوہ بھی لکھدیے تھے' اور ان اعتبارات سے اب بھی ان اخبارات کو اچھا سمجھتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ انکا وجود مفید ہے اور وہ اپنی قوت کے مطابق خدمت کر رہے ہیں -

اسی طرح مسارات ' قیصر ہند ' مسلم گزٹ ' ہاردم ' یہ تمام اخبارات بھی اسی صوبے سے نکل رہے ہیں ' اور میں نہیں سمجھتا کہ آپکے پاس اسکے لیے کیا وجوہ ہیں کہ انہیں کلیتاً نظر انداز کردیں ؟ میں ان سب میں کچھہ نہ کچھہ خوبیاں پاتا ہوں ' اور ان میں ہر شخص اسی طرح خدمت قوم کی سعی کررہا ہے جس طرح آپکے پیش نظر اشخاص -

رہی پالیسی اور اصول نگارش وآراء ' تو یہ اپنی اپنی سمجھہ ہے اور اپنی اپنی بصیرت - جس طرح اور جس قوت سے ایک شے آپکو مفید نظر آرہی ہے ' بہت ممکن ہے کہ بالکل اسی طرح دوسرے کو مضر نظر آتی ہو - آپکو چاہیے کہ آپ جس عقیدہ کو حق سمجھتے ہیں اسکا اعلان کیجیے ' اسکے مخالف خیالات کا پوری قوت سے رد کیجیے ' معروف کی دعوة دیجیے اور منکر سے لوگوں کو بچالیجیے اور اسمیں کسی کی پروا نہ کیجیے - لیکن یہ اسکے لیے مستلزم نہیں کہ آپ انکی دوسری خوبیوں سے انکار کردیجیے یا انکے وجود ہی کو کالعدم سمجھیے -

البتہ اگر آپکے پاس ایسے وجوہ موجود ہیں جنکی بنا پر آپ نیتوں کو اغراض سے آلودہ پاتے ہیں' تو ایسی راے رکھہ سکتے ہیں' مگر میرے سامنے تو ابھی وہ وجوہ نہیں ہیں -

رہا اردو پریس کی تنظیم و وحدت کا خیال تو بلا شبہہ یہ بہترین خیال ہے - متعدد واقعات نے بتلا دیا ہے کہ اخبارات کو اشخاص کے ہاتھہ میں چھوڑ دینا بہتر نہیں - پریس ایکٹ ایک شخص کے پریس کو ضبط کرنے کی جگہ بہتر ہے کہ صدہا اشخاص کے مشترکہ مال کو ضبط کرے ' اور اس طرح جو کچھہ نقصان ہو وہ ہر شخص

کارڈوں پر لکھے ہوتے ہیں - کارڈ کی وہی شکل ہوتی ہے جو اس پر لکھے ہوے لفظ کے مطلب کی ہوتی ہے - مثلاً ایک کارڈ پر کتا لکھا ہوا ہے ' تو یہ کارڈ خود بھی کتے ہی کی شکل کا ہوگا - و قس علی ھذا -

جب تک مفردات کی تعلیم ہوتی رہتی ہے ' اسوقت تک ان بچوں کی کتاب یہی کارڈ ہوتے ہیں - لیکن جب یہ دور ختم ہوجاتا ہے اور جملوں کا وقت آتا ہے تو ان کارڈوں کے بدلے سیاہ تختے استعمال کیے جاتے ہیں - جملے زیادہ تر عمل کے سوالات یا احکام ہوتے ہیں - استانی اس قسم کے جملے تختے پر لکھکے بچوں سے پڑھواتی ہے ' اور پھر اسکی تعمیل کراتی ہے -

اس طریق تعلیم میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے - چنانچہ وہ بچے جنکی عمر ابھی ساڑھے تین برس کی تھی ' بغیر اسکے کہ وہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ سمجھکر دل گرفتہ ہوں کہ وہ پڑھ رہے ہیں ' انہوں نے انگریزی لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا !!

یہ کوئی مستثنی واقعہ نہیں بلکہ اس تعلیم کا ایک مسلم نتیجہ ہے - چنانچہ مسٹر ہولمز ' جنہوں نے اس طریق تعلیم کو نہایت دقت نظر سے دیکھا ہے ' کہتے ہیں کہ اس تعلیم کے بعد یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں کہ بچہ اسقدر جلد نوشت و خواند سیکھ لیتا ہے - یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ چلتا پھرتا اور بولتا چالتا ہے !

(حســاب)

پڑھنے کے بعد حساب کی باری آتی ہے - حساب بھی بالکل کھیل ہی کھیل میں سکھایا جاتا ہے - میڈم مونٹسوری نے بعض ایسے کھیل ایجاد کیے ہیں جنمیں گنتی کا ہونا ناگزیر ہے - اس قسم کے کھیلوں کے لیے اس خاتون نے بعض خاص قسم کے کھلونے بھی بنائے ہیں جن پر گنتی لکھی ہوتی ہے - یہ کھلونے بچوں کو دیدیے جاتے ہیں اور وہ ان سے کھیلنا شروع کرتے ہیں - یہی کھیل اُنھیں حساب سیکھا دیتا ہے !

اس طریق تعلیم کا تجربہ اسوقت صرف ان لڑکوں پر کیا گیا ہے جو ابھی طفولیت کے دور میں تھے ' لیکن امید ہے کہ اُن لڑکوں کی تعلیم میں بھی کامیاب ہوگا جو اس منزل عمر سے گزر چکے ہیں -

(معـلـمـات)

یہاں تک تو فن تعلیم کے متعلق بحث تھی - اب ہم چند کلمات اُستادوں اور اُستانیوں کے متعلق کہنا چاہتے ہیں -

عام طور پڑھانے والوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ بچے کو کوئی نئی چیز شروع کراتے ہیں تو پہلے اسے بتادیتے ہیں ' پھر اس سے کہتے ہیں کہ اسکی نقل کرے - یا اگر دیکھتے ہیں کہ بچہ ایک کام کررہا ہے مگر اس سے نہیں ہوتا ' تو فوراً اسکی مدد کرنے لگتے ہیں - یا اگر اس نے کرتو لیا مگر اسمیں کسی قسم کی غلطی رہگئی ہے ' تو خود ہی اُسے درست کردیتے ہیں -

لیکن اس طریقہ تعلیم کی اُستانی جب کوئی نئی شے شروع کرانا چاہتی ہے تو ایسے مواقع پیدا کرتی ہے کہ بچے کو خود بخود کام کی طرف توجہ ہو - جب انکو متوجہ دیکھتی ہے تو منتظر رہتی ہے کہ وہ خود بخود اسکو کرنا چاہے - البتہ جسوقت اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچہ خود نہیں کرسکتا کیونکہ اپنی کوشش ختم کرچکا ہے ' تو پھر اسوقت بتادیتی ہے -

اسی طرح اگر وہ غلطی کرتا ہے تو کوشش کرتی ہے کہ خود اپنی غلطی پر متنبہ ہوجاے - اگر نہیں ہوتا تو پھر ٹوکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ وہ خود ہی اسے درست کردے - جب اسمیں بھی کامیابی نہیں ہوتی تو پھر مجبوراً خود ہی بتادیتی ہے -

اسلیے قدرتاً اس طریق تعلیم کی کامیابی کا دار و مدار پڑھانے والوں کی لیاقت و قابلیت پر ہوتا ہے ' اور اس کے لیے جس قسم کی نوعیت اور جس مقدار کی قابلیت کی ضرورت ہے وہ اس سے بالکل مختلف اور بہت زیادہ ہے ' جو عام مدارس کے لیے درکار ہوتی ہے -

چنانچہ جس مدرسہ کو بدقسمتی سے قابل استانیوں یا استادوں کی کافی تعداد نہیں ملتی ' اسے مجبوراً بند کر دیا جاتا ہے - مسٹر ہولمز کہتے ہیں :

" میں نے پانچ مدرسے جو اس طریق تعلیم کے لیے قائم کیے گئے ' دیکھے - مگر اُن میں سے چار کو کامیاب اور ایک کو ناکام پایا - اسکی وجہ مہتممہ کا اس طریقہ کے تفصیلی حالات سے جہل تھا - میں نے اسکی اصلاح کی بہت کوشش کی مگر بالاخر مدرسہ بند ہی کر دینا پڑا "

(موانع رواج تعلیم جدید)

قابل استانیوں کے قحط کے علاوہ اس طریق تعلیم کی راہ میں ایک دوسرا سنگ گراں اسکی گرانی بھی ہے - سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اسمیں عام طریق تعلیم کی نسبت جگہ زیادہ درکار ہوتی ہے - عام تعلیم میں فی بچہ ۹ فیٹ جگہ کافی ہوتی ہے مگر اسکے لیے کم ازکم ۱۵ فیٹ چاہیے - کیونکہ اول تو یہاں بچے آزاد اور مختار ہوتے ہیں - چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے متعلق کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہوتی - دوسرے اس کے لیے ساز وسامان بھی بہت ہوتا ہے جسکے لیے وسیع جگہ کی ضرورت ہے - پھر اسمیں استانیاں بھی بہت چاہییں کیونکہ ایک استانی مشکل سے بیس لڑکوں کو پڑھا سکتی ہے -

با این همه امید ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ تمام یورپ اور امریکہ میں رائج ہو جائیگا - کیونکہ یہ اب تجربہ کی حد سے گزر چکا ہے اسکے فوائد منظر عام پر آچکے ہیں -

(گورنمنٹ ہنـد اور مسئلۂ تعلیم)

لیکن کیا گورنمنٹ ہند بھی اس طریق تعلیم کے فوائد محسوس کرکے بدبخت ہندوستانیوں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریگی ؟ کیا جو گورنمنٹ اپنے تئیں ہندوستان کا تربیت فرما بیان کرتی ہے وہ چند امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کو قایم کرکے تمام فرض تربیت سے سبکدوش ہوگئی ہے ؟ افسوس کہ اسکے جواب میں بجز موجودہ مایوسی کے سوا اور کچھ نہیں ہے !

مسئلۂ اصلاح نـدوہ

بتاریخ ۳ - اپریل جامع مسجد کھل گاؤں میں بعد نماز ایک عام جلسہ مسلمانان کھل گاؤں کا زیر صدارت جناب ابو صاحب بی - اے بدیں غرض منعقد ہوا کہ ندوہ کی موجودہ حالت کے متعلق قوم کو توجہ دلائے -

لائق صدر انجمن نیز جناب حافظ مولوی منظور علی صاحب نے بہت ہی اچھے پیرایہ میں ندوۃ العلما کی سرگذشت اور اغراض و مقاصد بیان کیے - اسکے بعد حسب ذیل تجویزیں باتفاق منظور ہوئیں جو بغرض آگاہی قوم روانہ کیجاتی ہیں :

(۱) یہ جلسہ طلبائے دارالعلوم ندوۃ العلما کی اسٹرائک کو نہایت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے ' اور اس نازک وقت کو بہت ہی غور طلب معاملہ سمجھتا ہے -

(۲) یہ جلسہ بہی خواہان قوم سے درخواست کرتا ہے کہ بعد کافی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے اپنی توجہ اصلاح و استقلال ندوہ کی طرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمائیں -

(۳) یہ جلسہ موجودہ ناظم ندوۃ العلما سے غیر مطمئن ہے اور انہیں اس عہدہ کیلیے موزوں نہیں سمجھتا -

ناچیز شرف الدین

بلکه ميرا گمان تو يه هے که جو لوگ مولوي عبد السلام صاحب کو محض اس بنا پر گالـياں دے رهے هيں وه خود اس قسم کے گناهونکا ارتکاب بارها کرچکے هونـگے ' اور ميرا دعوى هے که غالباً آينده بهى ضرور کرينـگے - مثال کے ليے دهلي مسلم ڈيپوٹيشن کا واقعه کافي هے - ميں سمجهتا هوں که مختلف الخيـال لوگوں کو شمول ڈيپوٹيشن کي ترغيب و تحريص ميں جو پرائيوٹ خطوط لکهے گـئے هونـگے يا زباني گفتگو کي گئي هوگي' اسميں اس سے زياده دروغ مصلحت آميز حرف پيش آيا هوگا - اور يقيناً يه ظاهر کيا گيا هوگا که خود وايسراے کا منشـا هے که ايک ايسا ڈيـپوٹيشـــن آئے' يا سر علي امام کي گفتـگو سے معلوم هوا که وايسـراے کي يه خواهش هے - وقس علی هذا -

اصل يه هے که هم لوگ دوسروں کي اخلاقي کمزوريوں پر طعن کرنے ميں بهت بے باک هيں ليکن خود اسي قسم کي کمزوريوں ميں مبتلا هوجانے کيليے بادنى تحريک آماده رهتے هيں - مثلاً کيا يه واقعه حيرت انگيز نهيں هے که نواب صاحب رامپور کے ڈيپوٹيشن کے متعلق جن جن باتوں پر سنگيں سے سنگين اعتراض کيے جاتے تهے' بعيـنه اسي قسم کي باتوں کي تائيـد ميں اب جديد دهلي ڈيپوٹيشن کے ضمن ميں قوي سے قوي دلائل پيش کيے جا رهے هيں؟

الله تعالے مسلمانوں کو حق کي اعانت اور اسپر استقلال کي توفيق اور تلوں سے احتراز کا حوصله عطا فرماے -

---

دهـلي مـيں [illegible]

ندوہ کے [illegible] ١٠ مئي کا اجتمـاع

(از حاذق الملـک حکيم محمد اجمـل خانصاحب)

١٠ - مئي کو دهلي ميں جو جلسه هونے والا هے' اوسکے متعلق مختلف قومي جرائد ميں موافق اور مخالف بحثيں هو رهي هيں جنهيں ميں قومي بيداري کي ايک علامت سمجهتا هوں - ميرا خيال هے که کسي مسئله ميں جب اختلاف هوتا هے تو عام طور سے يه اختلاف کبهي تو واقعات پر کم غور کرنيکي وجه سے هوتا هے' اور کبهي اسليے هوتا هے که دو گروه جو مختلف خيالات کے هوتے هيں' اپنے اپنے نصب العين کي روشني ميں اس مسئله کے مختلف پهلوؤں کو ديکهتے هيں -

ميں ان سطور ميں يه کهنا نهيں چاهتا که ندوة العلما کے اصلاحي جلسه کے متعلق جو اختلاف هے' وه ان دونوں قسموں ميں سے کس قسم کا هے؟ کيونکه اسے ميں آپ کے اخبار کے پڑهنے والوں کيليے چهوڑتا هوں' اور سمجهتا هوں که يهي طريقه زياده بهتر اور زياده مناسب هے -

ندوة العلما اس ليے قائم کيا گيا تها که اسکے طلبه ايک اعلى نصاب تعليم اور اعلى تربيت سے مستفيد هوسکيں' اور اسکے بعد وه خدمت اسلام کو مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے انجام دےسکيں - يه شريف اور اعلى مقصد اس وقت پورا هو رها هے يا نهيں؟ اور اسکے پورا هونيکي هندوستان کے اهل اسلام توقع کر سکتے هيں يا نهيں؟ اس کا فيصله صرف مسلمانوں کے هاتهه ميں هے -

گو ندوة العلما کا انتظام پست حالت ميں هو' گو قواعد کي خلاف ورزي بهي اسميں هوتي هو' اور گو اسکا مالي انتظام بهي قابل اطمينان نهو' ليکن سب سے زياده اس بات کا فکر هے که وه اپنے اساس سے روز بروز دور هوتا جاتا هے' اور اس بات کے خوف کرنيکے وجوه پاے جاتے هيں که وه ايک معمولي مدرسه کي صورت نه اختيار کرلے - اگر اس خيال سے چند اهل الراے ايک جگه جمع هوں اور ندوہ کي بهتري کے ذرائع پر غور کريں' تو ميرے خيال ميں ايسے جلسے کو بے ضرورت يا مضر بتانے سے يه بهتر هوگا که اس ميں شرکت کيجاے' اور صرف انصاف اور اعتدال کے ساتهه مخالف اور موافق بيانات کو سن کر اُن پر صحيح راے قائم کيجاے -

ميں يه بهي ظاهر کرنا ضروري سمجهتا هوں که سب سے پہلے دوستانه تبادلهٔ خيالات کي کوشش کيجاليگي - اگر اسميں بدقسمتي سے کاميابي نهوي تو انصاف کيساتهه راے قائم کرکے (خدا همیں اسميں توفيق عطا فرماے) اصلاح کا مطالبه کيا جاتے گا (بشرطيکه اسکي ضرورت هوئي) - اور مطالبه اصلاح کا طريقه بهي اميد هے که معتدل هي هوگا -

ميں نهايت افسوس کے ساتهه اُن معزز دوستوں سے جن کا يه خيال هے که قوم کو ندوہ سے مطالبه کرنے کا کوئي حق نهيں هے' اختلاف کرتا هوں - مطالبه قوم کو کرنيکا پورا حق حاصل هے جسطرح که اس مطالبه کو قبول کرنے يا نه کرنے کا ارکان ندوہ کو حق حاصل هے - اگر اسکے عوض يه کها جاتا که قوم کو ارکان ندوہ کے مجبور کرنيکا حق حاصل نهيں هے تو بے شک ميں بهي اسکے ساتهه اتفاق کرتا -

اس وقت جن بزرگوں کے هاتهه ميں ندوہ کے انتظام کي باگ هے' وه سب خدا کے فضل سے مسلمان اور همارے اخوان دين هيں' اور ندوہ کے ساتهه دل چسپي بهي رکهنے والے هيں - اسليے هميں پوري اميد هے که وه مهرباني فرما کر اصل مسئله پر غور کريں گے - اور حق پسندي کي راه کو هر حال ميں ترجيح دينگے -

مجهے اس کے ساتهه هي اُن بزرگوں سے جو ١٠ - مئي سنه ١٤ کو دهلي ميں تشريف لائينگے' اميد هے که وه بهي فرقه بندي کے خيالات سے پاک هونگے اور صرف انصاف اور راستي کی پيروي کرينگے -

علي گڈه کالج هر لحاظ سے باقي اسلامي درسگاهوں ميں ايک بهتر کالج هے جو بهتر انتظام اور بهتر سرمايه کيساتهه بهتر منتظمين کے زير سايه چل رها هے - ليکن ميں نهيں سمجهه سکتا که اگر اسميں کوئي بات بنيادي اصول کے خلاف هو تو کيوں قوم کو اصلاحي مطالبه سے محروم رکها جاے جب که اوس کا تمام سرمايه قومي سرمايه هے؟

حال هي ميں اهل اسلام کے ايک چهوٹے گروه نے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پيش کرتے هوے (يهاں اس بات کا موقع نهيں هے که مطالبات سے بحث کيجاے) ايسي خواهشيں بهي کي هيں جو کالج کے اندروني انتظام سے تعلق رکهتي هيں - ليکن ميرے معزز دوست نواب محمد اسحاق خاں صاحب آنريري سکرٹري نے ان مطالبات کے جواب ميں يه نهيں کها' اور نه ابهي تک کسي اهل الراے نے ايسا ظاهر کيا هے که اهل تشيع کو کوئي حق ان مطالبات کا نهيں هے - بلکه برخلاف اسکے ان کے مطالبات پر غور هو رها هے' اور کوشش کيجا رهي هے که صحيح مطالبات کو منظور کيا جاے - ايسي حالت ميں ندوہ کے مطالبات کے متعلق يه کهنا که اُنکا حق قوم کو حاصل نهيں هے کم سے کم ميرے خيال ميں کسي صحيح دليل پر مبني نهيں هے -

ميري راے ميں ١٠ - مئي کے جلسه کے متعلق اس وقت کوئي موافق يا مخالف راے دينے سے يه بهتر هوگا که اسکي روداد پڑهلے يا اسميں شريک هونے کے بعد کوئي خيال ظاهر کيا جاے ممکن هے که يه جلسه جو اسوقت غير ضروري سمجها جاتا هے ١٠ مئي کو مفيد ثابت هو -

اسکے علاوه مجهے يه بهي کهنا هے که دهلي کي انتظامي کميٹي ارکان ندوہ ميں سے بهي ايک جماعة کو دعوت بهيج رهي هے' اور يه تجويز اگرچه همارے بعض معزز اسلامی پرچے بهی پيش کر رهے هيں ليکن خود کميٹي کا اس سے پہلے بهي يهی خيال تها - اميد هے که اس جلسه ميں هر گروه کے اصحاب موجود هونـگے' اور هر ايک گروه کے بيانات روشني ميں آنے کے بعد جلسه کوئي مناسب راے قائم کرے گا -

بانت کو برداشت کرے - پھر خیالات کی طوائف الملوکی سے بہتر ہے که کم از کم کسی ایک اصول میں تو لوگ متحد ہو جائیں -

(تجــویز)

میں سمجھتا ہوں که پنجاب اور صوبجات متحدہ سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور اس طرح کیا جاے که جو عمدہ اخبارات اس وقت نکل رہے ہیں' وہ سب' یا ان میں سے جو منظور کریں' ایک خاص قرار دادہ شرط کے ماتحت یک جا ہو جائیں' اور اعلان کردیا جاے که یه سب ایک ہی سلسله کے اخبارات ہیں - ہر اخبار کوئی خاص خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے - جس شخص کو وہ خصوصیت مطلوب ہو وہ اسی اخبار کو خریدے - کچھ ضرور نہیں که وہ ہر معامله میں متحد الراے بھی ہوں - ایسا ہونا ممکن نہیں اور حق پرستی کے ساتھ جائز بھی نہیں - البته قرارداد کے مطابق ایک اصول مشترک ان میں ضرور ہونا چاہیے -

مثلاً لاہور میں عمدہ حلقۂ اشاعت رکھنے والے اخبارات بہت سے ہیں - اخبار وطن لاہور اسلامی ممالک کے عام حالات' عربی اخبارات کے اقتباسات' اور انگریزی جرائد کے عثمانی و مشرقی مراسله نگاروں کے تراجم جس کثرت کے ساتھ دیتا ہے کوئی نہیں دیتا' اور اس شاخ میں وہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے - روزانه پیسه اخبار ایک عام روزانه اخبار کی حیثیت سے ہر طرح کا مواد بہم پہنچاتا ہے' اور تمام روزانه معاملات پر چھوٹے چھوٹے نوٹ دیتا ہے - زمیندار اپنی خصوصیات معلومه و شہیرہ کے لحاظ سے پوری شہرت رکھتا ہے اور لوگ اسکے بہت گرویدہ ہیں - یه تینوں اخبار تین مختلف مذاق کی جماعتوں کیلیے ہیں اور کوئی وجه نہیں که باہم رقیب ہوں - جس شخص کو جس طرح کے اخبار کی ضرورت ہو خریدے - یه سب ایک ایسوسی ایشن کے ماتحت ہو سکتے ہیں -

وطن اور پیسه اخبار ملک کو تعلیم دیں - زمیندار ملک کی شکایتیں گورنمنٹ کے آگے پیش کرے -

اگر ہم چاہیں تو سب کچھ کرسکتے ہیں اور بہت تھوڑے سے ایثار کی ضرورت ہے - قوم کی خدمت کا سب کو دعوی ہے - نه تو وہ صرف زمیندار کے دفتر میں مقفل ہے' نه کارخانه وطن اور پیسه اخبار میں' یه تمام لوگ اپنے اپنے دائرۂ خدمت کو مشخص کرکے بغیر تصادم کے خدمت کر سکتے ہیں -

اسی طرح صوبجات متحدہ کے کچھ اخبار باہم متحد ہو جائیں - پھر اور صوبوں کے - لیکن بمبئی' بنگال' مدراس' اور بہار سے اخبارات نہیں نکلتے - وہاں نئے بھی جاری کرنے چاہئیں -

میں سمجھ نہیں سکتا که آپ ایسا تعلیم یافته اور صاحب اثر بزرگ کیوں علانیه سعی نہیں کرتا ؟ آپ اپنے صوبے میں کام شروع کردیں - سب سے پہلے موجودہ اخبارات کے مالکوں سے ملیں اور مشورہ کریں - اگر آپکا مقصد حاصل نہو تو پھر دوسری راہ اختیار کریں - پتھر کی چھپائی بہت ارزاں ہے' اور ایک عمدہ ہفته وار اخبار پانچ چھه ہزار روپیے کے ابتدائی سرمایه سے نکل سکتا ہے -

حرم مدینـه منـورہ کا سطحی خاکـه

حرم مدینه منورہ کا سطحی خاکه یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کی پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا ہے نہایت دلفریب منقش اور روغنی معه رول و کپڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ۱ روپیه - علاوہ محصول ڈاک -

منیجر صوفی پنڈی بہاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

مسئلـۂ بقـاء و اصلاح ندوہ

مولوی عبدالسلام صاحب کا خط

از جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الهــلال - تسلیم !

معاملات ندوہ کے متعلق آجکل تقریباً کل اسلامی اخباروں میں جو بحث جاری ہے باوجود دیگر مشاغل' راقم حروف نے بڑی دلچسپی کے ساتھ مطالعه کیا - میں اس موقعه پر علامه شبلی یا انکے مخالف گروہ کی تائید یا تردید کرنا نہیں چاہتا' لیکن سلسلۂ بحث میں دو ایک باتیں ایسی پیش آگئی ہیں جنکی نسبت چند کلمے عرض کرنا ضروری معلوم ہوتے ہیں - کیونکه انکے متعلق میرے خیال میں اسوقت تک کسی نے بے لاگ راے قائم نہیں کی ہے -

مثلاً مولوی عبد السلام صاحب ندوی نے اپنے ایک خط میں طلباے ندوہ کو اسٹرائک کرنے کی جو تحریک کی ہے اسے تمام لوگوں نے' عام اس سے که وہ مولوی شبلی صاحب کے موافق ہوں یا مخالف' حد درجه مذموم اور قابل ملامت فعل قرار دیا ہے - اور الهلال نے بھی سخت ملامت کی ہے -

مجھکو چونکه بفضله تعالے کسی گروہ سے تعلق نہیں ہے اسلیے بلا خوف تردید و لومۃ لائم اس راے کا ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں که تحریک اسٹرائک کو علامۂ شبلی کے ایما سے منسوب کرنے کے سوا باقی اور کوئی بات مولوی عبد السلام صاحب کے خط میں قابل اعتراض نہیں ہے -

جو لوگ انکی تحریر کو جنون' شکایت' یا فتنه پردازی قرار دیتے ہیں' انہیں پہلے یه بات ثابت کرنا چاہیے که بحالت مجبوری اسٹرائک کرنا یا اسکی تحریک کرنا کوئی نامعقول فعل ہے - ہم کہتے ہیں که زبردست کے مقابلے میں کمزوروں کا اسٹرائک کرنا انکا ایک قدرتی حق ہے جسکو بلا دلیل ناجائز قرار دینے کا کسی شخص کو کوئی منصب حاصل نہیں - اگر کسی کو اس بات کا دعوی ہو تو وہ اسے پیش کراے - اسکا مسکت جواب دیا جائیگا - انشاء الله تعالے -

مولوی عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کی جو تحریک کی تھی وہ بالکل صحیح تھی' اور اگر وہ پخته کار یا صاحب استقلال ہوتے تو اپنی تحریر پر اطمینان اور صداقت کے ساتھ قائم رہ سکتے تھے - لیکن افسوس که اعتراض کی کثرت سے گھبرا کر انہوں نے خود ہی اپنے ایک بالکل جائز فعل کو ناروا تسلیم کرلیا - تحریک اسٹرائک کو مولوی شبلی صاحب کے نام سے منسوب کرنے کو ہم اچھا نہیں کہتے' لیکن وہ بھی کوئی اسدرجه مذموم فعل نہیں ہے که اسکی بنا پر مولوی عبد السلام صاحب پر گالیوں کی بوچھاڑ کردی جاے - ایسا معلوم ہوتا ہے که تحریک اسٹرائک کے متعلق مولوی شبلی صاحب نے کوئی علانیه ایما نه کیا ہوگا' لیکن فحواے کلام سے ایسا ضرور دریافت ہوسکتا ہوگا که مولانا اس تحریک کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے' جیسا که اب بھی انکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے که وہ بحالت مجبوری اسٹرائک کو جائز قرار دیتے ہیں - پس ایسی حالت میں اپنی تحریک کو پرزور بنانے کے لیے علامۂ شبلی کے نام کا حواله دے دینا گناہ کبیرہ یا کفر کی حد تک نہیں پہنچتا -

جام جہـاں نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ھـزار روپـیہ نقد انعـام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھ روپے کو بھی سستی ہے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے اشتہار دازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی ہوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسی معلومات آجتـک کہیں دیکھی نـہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگـہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواهـرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصـر - افـریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھائی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفـر کا مکمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجالیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنـٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے ' جو ہر لحظہ آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے؛ ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر درست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور کام ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہـری نہـایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند ھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ انکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منـگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنـما مل سکتی ہیں - اپنا پتـہ صاف اور خوشخط لکھیں انکا مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منـگوا لیجے -

منیجر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطری حق ہے جس میں ہو عقد و خیال کا تعاون تھا جوابہ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی تجربہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب سیکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلی

ان ناموں کی عظمت اور ان کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہو اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جدید تاریخ ہو تاہم اتنا کہدینا بھی ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان احباب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ کیونکر علم معلوم ہو کہ آج ان حضرات مشرقیوں میں شاید ہی کوئی صاحب مگر ایسا ہو جس سر پر ڈالنے کے تیلوں کا رواج خیلا ہو بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے مارشی خوشبو کے تیل میں یا تاج روغن گیسو دراز ہے اور یہ بھی کیونکر معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ہم میں سے منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیا جاتا ہو اور عند الطلب پر ترجیح دیکر کیا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ زندگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی بیمار پڑے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو۔ یا بہ ہندوستان سیلون برہما وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر و وہ دین احباب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اس کی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض احباب کی یہ شکایت دور سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیئر آئل لسنشایت میں قدرے زیادہ ہو۔ اور ہمیں بھی یہ رفع شکایت کے عدیم الشال مواقع ملے تھے۔ جیسے بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا کیا اور کیا۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے اس کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر کچھ کمی ہو از خدا نخواستہ کرتا ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شاکی رہ جاتے اور کرکا اتم آنا معلوم ہو غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا ست

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور شیدا احباب جو میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہتے ہو تھے کہ ست

یکنون پہونچے ترے گیسو جو کہ زنگ پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی کہ بجائے چند ہے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیکا اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی پر وہ قدرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب تکلم کے ساتھ خوشبوؤں کا چھا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص دلی کا باعث ہوتی ہو بلکہ بتایا ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لیجئے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہو اور دراصل یہ تاج میں آمیزکی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہو جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ الحمد للہ کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دی گئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانا تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستقل فوائد کے فوائد سے معجزہ کی۔ یہ ممکنات قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال ا جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگا، کہ ایک ورد انگیز فرہنگ داخت ہوگی۔ جسکا خمیازہ منتہا ان ناچیز کارخانہ کو دنیا میں ... ت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز جن مختلف اور اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل ہیں۔

فی شیشی قیمت ہر دو اقسام تاج روغن زیتون یاسمین
فی شیشی تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲
فی شیشی (۱۰/۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچ پیکنگ و محصول ڈاک ہو ایک شیشی پر ۵ روپے شیشیو نمبر ۸ اور تین شیشیو نمبر ۴ مقرر ہیں ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہو کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں تاج ہیئر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ بجز مستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یکثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ احباب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

دیگر کتابیں

(۱) حالات و مکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد رحمۃ اللہ علیہ معہ سوانح حضرت اسمعیل شہید و دیگر خلفاے حضرت صاحب اس کا ایک نسخہ سو روپیہ کو بھی نہ ملتا تھا، ہمنے بڑی محنت سے ایک نسخہ تلاش کرکے طبع کرایا ہے - قیمت ۲ روپیہ - [۲] مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیہ - تصوف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۴] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیہ -

(۶) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت معہ رعایتی ۲ ۰ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے قلمی کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۹ روپیہ ۱۲ آنہ

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں بر علاوہ خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کی صورت میں ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کی تصاویر ان مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوی قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگی سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں بڑی اچھی طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھی ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام ربانی کی آیتیں منقش ہیں فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے -

ملنے کا پتہ ـــ منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

خـريــداران الـهـــلال کے لئـے خـاص رعـايت

یه گهـڑیاں سریس واچ کمپنی کے یہاں اُسي قیمت میں ملتي هیں جو یہـاں اصلي قیمت لکهي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف، موجـه سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریـداران الہـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے که هر خریدار کم سے کم ایـک گهڑی خرید لے -

سمتم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈهکنے کے - اناامل ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتهه ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي ۲ - روپیه -

اُربانــه اکسٹـرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنہري سرلین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس -لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنـه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۲ - آنه

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - رایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـــل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیر لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - رایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـــل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیر لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے که سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیــه ۲ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -

یه گهڑي نهایت عمـده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیه ۱۲ - آنه رعایتي قیمت ۷ - روپیه ۲ - آنه -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپــن فیس - تین چوتهائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانــڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانــڈس - بــزل سٹ اور مصنوعي جواهــرات - اکـسپانــڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیه ۸ - آنــه رعایتي قیمت ۵ - روپیه -

بالکل نمبر ۲ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۲ - روپیــه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۸ - آنه -

جن فرمایشوں میں الہــلال کا حواله نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آینده کسي قسم کی سماعت نہیں هوگی -

المشتہر کے - بی محمد اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کـلـکتــه

علمی نوادر

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں ان حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور ان کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں ہندی عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاو لیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں ان کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) - مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) انسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگنے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۱-۲۵ ہر رجسٹرڈ ٹریڈمارک

ایم - ایس - عبد الغنی کمپنی - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

هر فرمـــایش میں الهـــلال کا حوالة دینا ضروری هے

ریئلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ آف لنڈن

یه مشهور ناول جو که سولـه جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑنکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

یوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا کل دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پہونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بار کی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کر کے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹھ آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جا تا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگی واله جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و موسمي جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمـان تـک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمـت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نهونے سے واپس

همارے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه بالدهنے کا فیته مفت جایگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مـدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا مس مردني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاریگي یه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبـل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹـري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسي میدل بخوشي کـر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اترجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گهوش

B. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنـکاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کی هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود هے -
هر فرمایش کے سـاتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کرده - آرلا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانج عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

ســوا تسهائے گولیـان

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ' اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

·· ۱ وائـٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائدہ کے

قیمت في شیشي ایک روپیه

A. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

Printed & Published by A. K. Azad at the Hilal Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوين زائل هوگئي هيں وہ اس دوائي کا استعمال کريں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو يا دماغي يا کسي اور وجه سے بالکل نيست نابود هو جاتا هے - دماغ ميں سرور ونشاط پيدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوريوں کو زائل کرکے السالي ڈهانچه ميں معجز نما تغير پيدا کرتي هے - قيمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپيه -

منجن دندان — دانتوں کو موتيوں کيطرح ابدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نهايت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قيمت ايک ڈبيه صرف ۸ آنه -

ترياق طحال — تپ تلي کيليے اس سے بہتر شايد هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بيخ وبن سے نابود کرکے بتدريج جگر اور تلي کي اصلاح کرتا هے - قيمت في شيشي ۱ روپيه ۴ آنه -

ملنے کا پته - حکيم - قادري اينڈ کو - شفاخانه حميديه ملکوال ضلع گجرات پنجاب

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خيالات

[ترجمه از انگريزي]

مسٹر بي - سي - مٹر - آئي - سي - ايس ڈسٹرکٹ و سيشن جج هوگلي و هوڑه

ميرے لڑکے نے مسرز ايم - ان - احمد اينڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹريٹ کلکته] سے جو عينکيں خريدي هيں ، وه تشفي بخش هيں - مجھے بھي ايک عينک بنوائي هے جو اعلى درجے کي تيار هوئي هے - يه کارخانه موجوده دور ميں ايمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک ميں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا يقيناً همارے همت افزائي کا مستحق هے ؁

کون نہيں چاهتا که ميري بينائي مرتے دم تک صحيح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هيں تو صرف اپني عمر اور دور و نزديک کي بينائي کي کيفيت تحرير فرمائيں تاکه قابل و تجربه کار ڈاکٹروں کي تجويز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عينک بذريعه وي - پي - کے ارسال خدمت کيجائے - اسپر بھي اگر عينک موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلديجا ئيگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عينک ۳ روپيه ۸ آنه سے ۵ روپيه تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني يعني سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کي عينک کے ۹ روپيه سے ۱۵ روپيه تک محصول وغيره ۶ آنه -

مـژده وصـل

يعني عمل حب وبغض به هر دو عمل ايک بزرگ کامل سے مجهکو عطا هوئے هيں لهذا بغرض رفاه عام نوٹس ديا جاتا هے اور خاکسار دعوے کے ساتهه عرض کرتا هے که جو صاحب بموجب ترکيب کے عمل کرينگے ضرور بالضرور کامياب هونگے - هديه هر ايک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپيه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — يا بدوح يعني بيس کا نقش اس عمل کي زياده تعريف کرنا فضول هے کيونکه يه خود اسم بااثر هے - ميرا آزموده هے جو صاحب ترکيب کے موافق کرينگے کبهي خطا نکريگا اور يه نقش هر کام کيواسطے کام آتا هے هديه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپيه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمايش بهيجيں اخبار کا حواله ضرور دينا چاهيے - خادم الفقرا فيض احمد محله تليسا جهانسي

(1) راسکوپ فاہور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپيه آٹهه آنه
(2) ميناکيڈيس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپيه
(3) چانديکيک بلکيس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپيه
(4) نکلکيس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپيه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنيوالي گهڑيوں کي ضرورت هے تو جلد منگا ليں اور نصف يا رعايتي قيمت اور دس باره سالکي گارنٹي کے لالچ ميں نه پڑيں -

ايم - اے شکور اينڈ کو نمبر ۵/۱ ويلسلي اسٹريٹ دهرم تلا کلکته -
M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly ,, 4-12

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ ابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, May, 6. 1914.

اطلاع

الہلال کا اٰیندہ نمبر نہیں نکلیگا

(۱) گو احباب کرام اسے محسوس نہ فرماتے ہوں اور گو الہلال کی مالی حالت کیسی ہی کیوں نہو، تاہم مجھسے دیکھا نہیں جاتا کہ الہلال نکلے، اور اسکی صوری و معنوی خصوصیات میں تہوڑا سا نقص بھی پیدا ہوجاے - یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ڈھائی سال کے اندر متعدد گراں قیمت تغیرات اسکے اندر کیے گئے اور اکثر ایسا ہوا کہ لوگوں کو انکی خبر بھی نہیں دی گئی -

(۲) ٹائپ کی چھپائی میں سب سے بڑا اہم اور گراں مسئلہ حروف کی خوبی اور خوش سوادی کا ہے - جس قسم کی خوبی میں چاہتا ہوں وہ چھہ مہینے کے بعد باقی نہیں رہتی - اسی لیے الہلال کا ٹائپ ہر شش ماہی کے بعد بدل دیا جاتا ہے، اور ابتک تین مرتبہ بدلا جاچکا ہے - جس ٹائپ میں آجکل الہلال چھپتا ہے یہ گذشتہ نومبر کے آغاز میں لیا گیا تھا - اب پورے چھہ مہینے اسپر گذر گئے -

(۳) گو اب تک ٹائپ صاف ہے اور غیر دقیق نظر سے کچھہ ایسا زیادہ بدنما نہیں ہوا ہے، تا ہم پچھلا نمبر دیکھکر میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب الہلال کو بالکل نئے ٹائپ میں چھپنا چاہیے - پچھلی اشاعت کی بد نمائی و بد خطی کا مجھے سخت رنج ہے -

(۴) نیا ٹائپ ایک ہی مرتبہ نہیں مرتب ہوجاتا بلکہ رفتہ رفتہ اسے حسب ضرورت ترتیب دیا جاتا ہے - اقلاً ایک ہفتہ اسمیں ضرور لگے گا - علاوہ اسکے پریس کا ایک مکان بھی بعض وجوہ سے بدلا گیا ہے، اور تمام سامان دوسری جگہ رکھا جا رہا ہے - اسکی وجہ سے بھی انتظامات ابتر اور بے نظم ہو رہے ہیں -

ان مجبوریوں کی وجہ سے دفتر ایک ہفتہ کی مہلت کا طالب ہے، تا کہ نیا ٹائپ مرتب ہوجاے، اور پریس کے انتظامات بھی درست ہو لیں - پس آیندہ ہفتہ کی اشاعت کا قارئین کرام انتظار نہ کریں - اسکے بعد دو پرچوں کی یکجا ضخامت میں نئے ٹائپ اور نئے انتظامات صوری و معنوی کے ساتھہ انشاء اللہ حاضر ہوگا -

(۵) یہ سچ ہے کہ احباب کرام کو یہ غیر حاضری بہت شاق گذریگی - مجھے ایسے سچے دوستوں اور مخلصوں کے دل کا حال معلوم ہے، جنہیں الہلال کے آنے میں ایک دن کی دیر بھی بہت دکھہ پہنچاتی ہے - مگر کیا کروں مجبور ہوں - بری حالت اور مسخ حرفوں میں میں الہلال کے صفحات دیکھکر سخت صدمہ پہنچتا ہے - اور ایسی حالت میں اسکا نکلنا مجھے برداشت نہیں ہوسکتا - امید ہے کہ ان امور کو پیش نظر رکھکر جو معذرت کی گئی ہے وہ قبول کی جائیگی - احباب کرام نے ہمیشہ میری کمزوریوں اور معذوریوں کو سنا ہے اور اپنے لطف و کرم سے معاف فرمایا ہے -

(ایڈیٹر)

بریلی میں عام جلسہ

مسئلۂ ندوہ

۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ ءکو مسلمانان راے بریلی کا ایک عام جلسہ ندوۃ العلماء کے موجودہ معاملات پر غور کرنے کیلیے بمقام مسجد دائرہ منعقد ہوا - جسمیں ہر طبقہ کے لوگ شریک تھے - بہ تحریک جناب حافظ سید محمد صاحب و بتائید جناب منشی حبیب احمد صاحب جناب کپتان علی محمد خانصاحب سردار بہادر - آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ ورئیس راے بریلی بالاتفاق صدر جلسہ قرار پاے، اور حسب ذیل رزولیوشنز پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوے :

(۱) اس جلسہ کو اس بات کا نہایت صدمہ ہے کہ ایک مذہبی درسگاہ میں ایسا نا گوار واقعہ پیش آیا - یہ جلسہ ان ذمہ دار حضرات سے جنکی کارروائی کا یہ نتیجہ ہے، نہایت منت و التجا کے ساتھہ درخواست کرتا ہے کہ حسبۃ للہ اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ دیں اور معاملہ کو خوش اسلوبی سے طے کر دیں -

محرک — جناب صدر جلسہ

(۲) یہ جلسہ طالب علموں کو مشورہ دیتا ہے کہ اسٹرائک ختم کر دیں، اور منتظمین دار العلوم ندوۃ العلماء سے درخوست کرتا ہے کہ وہ قوم کی موجودہ حالت اور اس بات کا خیال کرکے کہ کسی طالب علم کا نکالنا سخت نقصان کا باعث ہوگا، کل طالب علموں کو بلا استثناء داخل کرلیں، اور طلباء کی شکایات و اسباب اسٹرائک کی تحقیقات کے لیے ایک بے تعلق کمیشن مقرر کردیں -

محرک - جناب شیخ شہاب الدین احمد صاحب وکیل -

موید - جناب شیخ سجاد حسن صاحب ہیڈ کلرک عدالت سیشن جج

(۳) یہ جلسہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ ندوۃ العلماء کے معاملات کی تحقیقات کے لیے ایک پبلک آزاد کمیشن بٹھائی جاوے -

محرک — جناب شیخ محمد شعیب - بی - اے - ایل - ایل - بی -

موید — جناب حکیم مولوی سید اسرار حسن صاحب چشتی -

(۴) یہ جلسہ اُن تمام کارروائیوں پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل کی گئی ہیں، اظہار افسوس کرتا ہے اور موجودہ نظامت پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل وجود میں آئی ہے، بے اعتمادی ظاہر کرتا ہے -

محرک — جناب منشی سجاد حسین صاحب -

موید — جناب منشی حبیب احمد صاحب محافظ دفتر عدالت سشن جج بہادر -

(۵) یہ جلسہ ان تمام بزرگان قوم و اخبارات کا جنہوں نے نیک نیتی سے معاملات ندوۃ العلماء پر بحث کی ہے اور اصلاح ندوۃ العلماء کے خواہشمند ہیں، دلی شکریہ ادا کرتا ہے -

محرک — جناب منشی نعمت خانصاحب

موید — جناب منشی حبیب احمد صاحب

اتترشـہ نیٹنگ کمپنـی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتي ہے کہ ہندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رہیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپني امور ذیل کو اپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپني آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئي بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپني ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کي جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپني آپکي بنائي ہوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمہ داري لیتي ہے -

(۵) یہ کمپني ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے ' کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور آپکے روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزوں کي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

بي - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاري) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ہوں -

شمس العلما ! مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ھیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئي تامل نہیں کہ اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باساني اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مشہور اخبارات ھند کی راے

— * —

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپني نے بنائے ہیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھي اچھي ہے - محنت بھي بہت کم ہے اور ولایتي چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپني کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

قانون كي بحث ميں مسلمہ قواعد مجالس هيں اور خود ندوۃ العلما کا دستور العمل ھے - ليکن فلاں فلاں دلائل اور فلاں فلاں واقعات کی بنا پر بغیر کسی تاویل و بحث کے ثابت ہوتا ھے کہ کسی حیثیت سے بھی یہ کار روائی جائز نہیں سمجھی جاسکتي -

پس اگر اُس طالب حق کو راستبازي کے ساتھہ کشف حقیقت اور حصول حق و صداقت کي تلاش ھے' توچاھیے کہ جن جن دلائل اور واقعات کو پیش کیا گیا ھے اور جن جن اصولوں کے ماتحت نتائج نکالے ھیں' اُن سب کو اپنے سامنے لاے اور انکي غلطی کو اُسي طرح ثابت کردے -

(٣)

کوئي چیز هو' ضرور ھے کہ کسي نہ کسي معیار اور اصول کے ماتحت هوگي - ندوۃ العلما کے کاموں کیلیے بھي کوئی نہ کوئي اصول قرار دینا پڑیگا - اِن مضامین میں اصول پیش کیے گئے ھیں' اور کارروائی کے جواز و عدم جواز کیلیے معیار سامنے رکھا ھے - پس چاھیے کہ ان اصولوں کو غلط ثابت کیا جاے' اور ان معیاروں کے مقابلے میں دوسرے معیار پیش کیے جائیں - دنیا میں بھي ایک طریقہ اختلاف اور نزاع کے فیصلہ کرنے کا ھے -

پھر واقعات کی قوت سب سے بالا تر ھے' اور جب وہ سامنے آجائیں' تو جب تک انکے وجود کا بطلان نہوجاے' انکے حکم سے انکار نہیں کیا جاسکتا - ندوہ کے مباحث میں جابجا واقعات پیش کیے گئے ھیں' اور اسکے تمام صیغوں کے متعلق ابتري و بے قاعدگي کا دعوا مطبوعہ کاغذوں اور پبلک تحریرات میں کیا گیا ھے - پس ھر اُس شخص پر جو اصلیت و حقیقت کا جویاں ھو' فرض ھے کہ یا تو اُن واقعات کے واقع ہونے سے علانیہ انکار کرے' یا انکي واقعیت کے آگے نیک روحوں اور سچے مومنوں کي طرح سر جھکا دے -

(۴)

رھي یہ بات کہ جو کچھہ لکھا گیا' اسکا طرز تحریر و الزام سخت تھا یا نرم ؟ تو اسکے متعلق مجھسے شکایت کرنا لا حاصل ھے' اور میري نسبت یہ رونا ابھي نہیں ھے بلکہ آغاز اشاعت الہلال سے ھے - اس مسئلہ کو بھي میں الہلال میں اتني مرتبہ اور اتني تفصیل سے لکھہ چکا ھوں کہ اب زیادہ لکھنا تکلیف دہ اعادہ ھے' اور تعجب ھے کہ لوگ بہت کہنے سے پہلے تھوڑا سا پڑھہ کیوں نہیں لیتے ؟ خواہ اسے کچھہ ھي سمجھا جاے لیکن میں ایک یقین بخش بصیرۃ کے ماتحت اپنے اصولوں کو قرار دیچکا ھوں' اور جن لوگوں کو حق اور صداقت کا مخالف یقین کرلیتا ھوں' انکے بارے میں جو کچھہ میرے خیالات ھوتے ھیں' خواہ وہ اندرائن کے پھل سے زیادہ کڑوے اور تلوار کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ کیوں نہ ھوں' لیکن بغیر کسي نفاق اور ظاھر آرائي کے سچ سچ اور صاف صاف کہدیتا ھوں -

میں نے اپني بصیرۃ کے مطابق اطمینان کرلیا ھے کہ اسلام کا یہي حکم ھے' اور شریعت کے پاک حاملوں اور سچائي کے برگزیدہ نمونوں کي یہي تعلیم رھي ھے - جبتک کہ میرے اس عقیدے کي غلطي مجھپر واضح نہ کردي جاے' میں اسکے مطابق کام کرنے پر مجبور ھوں' اور کسی اعتراض اور اسی مخالفت سے متزلزل نہیں ھوسکتا : فالحمد للہ الذي ھدانا لھذا وما کنا لنھتدي لولا ان ھدانا اللہ !

اب ھر شخص سمجھہ سکتا ھے کہ اگر یہ تمام بیانات صحیح نہ تھے' تو جب غیر صحیح باتوں کو اس دعوے اور علانیہ طریقہ سے بیان کیا جا سکتا ھے' تو صحیح باتوں کا ظاھر کرنا تو بالکل ھي آسان تھا ؟ اور جب حق پر چلنے والوں کو اسطرح باطل پرست جھٹلا دیسکتے ھیں' تو حق والوں کیلیے تو اپني حقانیت کا دکھلا دینا کچھہ بھي مشکل نہ تھا - علی الخصوص ایسی حالت میں جبکہ اسکا علانیہ مطالبہ کیا جاے' اور غلطي پر ٹوکنے والے کیلیے بڑی آرزؤں اور التجاؤں سے پکار ھو !

اگر یہ سب کچھہ سچ نہیں ھے تو کیوں جراتیں مفقود ھوگئي ھیں' صورتیں مستور ھیں' اور زبانیں خاموش ؟

(٥)

البتہ کچھہ اور لوگ ھیں جو ندوہ کے معاملات کے متعلق لکھتے ھیں - میں نے ان کو بھي دیکھا اور خدا جانتا ھے کہ طلب حق اور تلاش جواب کي نظر سے دیکھا' لیکن افسوس کہ انکے پاس بھي ان امور کا کوئي جواب نہیں پایا - یہ تمام لوگ زیادہ تر فریب بیانیوں کا شکار ھوے ھیں' اور اصلیت انسے چھپا دی گئی ھے - وہ عموماً انھي باتوں کو لکھنا شروع کردیتے ھیں جنکو میں پہلے ھي بار بار لکھہ چکا ھوں' یا پھر ایسی افسوس ناک غلط بیانیوں کو صحیح سمجھکر درج کردیتے ھیں جنکو پڑھکر سوا اسکے کہ افسوس کیا جاے اور کچھہ نہیں کہا جاسکتا -

(٦)

سچ یہ ھے کہ حقیقت اور واقعات کا کوئي جواب نہیں - اگر ایسا نہوتا تو دنیا میں کبھي بھي نفس انساني کو اپني شرارتوں کي سزا نہیں ملتي - مجھے گمنام خطوط کا لکھنا اور گالیاں دینا بالکل بے فائدہ ھے - اگر اس سے لکھنے والوں کو کچھہ دیر کیلیے خوشي اور راحت مل جاتي ھو تو میں انکي خوشي میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرونگا - دوسروں کی اُس خوشي پر مجھے کیوں اعتراض ھو جو میري خوشي کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا سکتي ؟ تاھم اگر وہ اپني خوشی کے اس عمدہ ذریعہ کو جاري رکھکر' ساتھہ ھي میري غلطیوں کو ظاھر کرنے اور میري غلط بیانیوں کو واضح کرنے کیلیے بھي ایک سطر لکھدیتے تو میں انکا سچے دل سے شکر گذار ھوتا -

میرے اطمینان کیلیے یہ کافی ھے کہ میں جو کچھہ کررھا ھوں اسمیں الحمد للہ میرے ضمیر کیلیے کوئي شرمندگي نہیں - میں خدا کے وجود پر ایمان رکھتا ھوں' اور اُسے انسان کے چھپے ھوے رازوں اور دل کے اندر کے بھیدوں کا جاننے والا یقین کرتا ھوں - میرے دل میں کاموں کي محبت ڈالي گئي ھے' اور مجھے مضبوط ارادہ اور راسخ اعتقاد بخشا گیا ھے - مجھکو یقین ھے کہ ندوہ ایک مفید کام تھا مگر اسے برباد کیا جارھا ھے' اور اسکی بربادي مسلمانوں کیلیے درد انگیز ھے - پس میں جن لوگوں کو ایسا کرنے والا دیکھتا ھوں' انکي مخالفت کرتا ھوں' اور انسے مسلمانوں کے فولد کو بچانا چاھتا ھوں - اگر اس جذبہ و اعتقاد کے سوا اس کام میں اور بھي کوئي خیال شامل ھے' اور اشخاص کے فولد کي خباثت اور ھٹ دھرمي اور فساد طبعي کي لعنت کو میں نے حق جوئي کي چادر ڈالکر چھپادیا ھے' تو بہت جلد دنیا اسے دیکھہ لیگي - کیونکہ ناپاکي اور غلاظت کو کیسے ھي خوبصورت دوشالے سے چھپا دیا جاے' پر وہ زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتي - یا تو ھوا کا جھونکا اسے الٹ دیگا یا خود ھي اسکي بدبو لوگوں سے مخبري کردیگي !

(٧)

ھاں' میں اپنے نفس سے دھوکا کھا سکتا ھوں' اور میري قوۃ فیصلہ مجھے فریب دیسکتي ھے - میں ایک عاجز انسان ھوں اور انسان ھي ھمیشہ ٹھوکر کھاتا ھے - لیکن اگر ایسا ھي ھے تو کیوں میري غلطي مجھپر نہیں کھول دي جاتي ؟ اور کیوں مجھے میرے غلط بیانات سے واقف نہیں کر دیا جاتا ؟ میں سچ سچ کہتا ھوں کہ مجھے غلطي کے مان لینے میں کوئی شرم نہیں - اگر مجھے بتلا دیا جاے کہ میرا یقین غلط اور میرا اعتقاد باطل ھے' تو آج میں نے جن لوگوں کو مفسد اور مخرب سمجھکر برا کہا ھے' یقین کرو کہ کل انھیں مصلح سمجھکر معافي مانگونگا' اور انکے ھاتھوں کو بوسہ دونگا -

پھر ایسا کیوں نہیں کیا جاتا ؟

و العاقبۃ للمتقین !

مسئلۂ بقـا و اصـلاح نـدوہ

مسئلۂ اصلاح کے مہمات امور

اتقو اللہ یا اولي الالباب ! !

قبل اسکے کہ میں ندوہ کے متعلق بقیہ مسائل و مباحث کو شروع کروں ' چاہتا ہوں کہ جو کچھہ لکھا جا چکا ہے ' اسکا خلاصہ ایک جاجمع کردوں ' تاکہ بیک نظر ارباب فکر و راے کو معلوم ہو سکے کہ ندوہ کے متعلق کیا کیا امور توجہ طلب ہیں ؟

میں ایک حرف نہیں لکھتا جب تک کہ اسکے تمام پہلو میرے سامنے نہیں ہوتے ' اور وہ عالم السرائر خوب جانتا ہے کہ اپنی غلطي کے اعتراف اور حق کے آگے جھک جانے کیلیے ہمیشہ طیار رہتا ہوں بشرطیکہ حق اپنے تئیں مجھے دکھلا دے -

الہـلال میں نـدوہ کے متعلق سلسلۂ مضامین گذشتہ جنوري سے شروع ہوا ہے - اسکو پورے چار مہینے ہوگئے - سب سے پہلا مضمون ۱۶ - جنوري کي اشاعت میں نکلا تھا -

میں نے اسي لیے ندوہ کے متعلق ابتدا سے جامع بحث کي - سب سے پہلے اسکے مقاصد پر نظر ڈالي - پھر اسکے تغیرات ماضیہ کي سرگذشت لکھي - اسکے بعد اسکے کانسٹي ٹیوشن کو پیش کیا ' اور اُن نقائص کو دکھلایا جنکي وجہ سے وہ جماعت کي جگہ محض چند اشخاص کے ہاتھوں میں پڑگیا ہے اور اپنے مقاصد کے حصول سے بالکل محروم ہے -

پھر اس جماعت کے کاموں پر نظر ڈالی جو مجلس انتظامیہ کي فرضي نسبت سے اپنے مخفي و شخصي مقاصد انجام دیتي ہے ' اور علی الخصوص نئے عہدہ داروں کے تقرر کے مسئلہ کو استحقاق و اہلیت اور قوانین و قواعد ' دونوں پہلوؤں سے علي الاعلان باطل قرار دیا -

جن لوگوں کو مسئلۂ نـدوہ کے متعلق الہـلال کي معروضات سے اختلاف ہے ' انکا فرض تھا کہ اس تمام سلسلۂ مضامین پر ایک نظر ڈال لیتے جو نـدوہ کے مقاصد ' اصلاح دیني کي تاریخ ' اور خود ندوہ کے گذشتہ حالات کے متعلق نکل چکے ہیں ' اور پھر اپنے بیانات میں انھیں ملحوظ رکھتے - صادق نیتوں سے اگر بحث کي جاے اور مقصود محض انکار و جحود نہو ' تو ایسا ہي ہونا چاہیے - نیکي اور انصاف کي طلب ہر انسان کا قدرتي حق ہے - مگر افسوس کہ بعض لوگ ایسي باتیں کہہ اٹھتے ہیں جنکے متعلق نہایت تفصیل سے الہلال لکھہ چکا ہے اور پھر اسکے دہرانے کی کوئی حاجت نہیں ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو انہوں نے اُن مضامین کو نہیں دیکھا ہے - یا دانستہ ایسا کر رہے ہیں -

مثـلاً ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اگر یہ مفاسد ندوہ میں موجود تھے ' تو مولانا شبلی پر سب سے پہلے الزام آتا ہے کہ کیوں انہوں نے دور نہیں کیا ؟

گویا انکے خیال میں اس بارے میں الہـلال نے کچھہ نہیں لکھا ہے اور اسکے لیے یہ بالکل ایک نئی دلیل قاطع ہے !

ایک دوسرے صاحب کہتے ہیں کہ اگر ندوہ میں خرابیاں تھیں تو یہ کیا بات ہے کہ آج ہی انکا افسانہ سنایا جاتا ہے ؟

گویا اس شخص کے خیال میں الہـــلال نے اسکے وجوہ و اسباب کی نسبت ابتک ایک حرف نہیں لکھا ہے ' اور اب ضرورت ہے کہ اسکا جواب دیا جاے !

پھر کہا جاتا ہے کہ جب مولوي عبد السلام کا خـط نکل آیا تو اب اسکا جواب کیا ہے ؟

گویا الہـلال ندوہ کے جو مفاسد بیان کر رہا ہے ' وہ یہ ثابت ہونے کے بعد بالکل معدوم ہوگئے کہ مولوي عبـد السـلام نے ایسے چھہ سات مہینے پہلے اشتراک کرنے کیلیے خط لکھا تھا !

حقیقت میں یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے اور اس سے یہ درد انگیز نتیجہ نکلتا ہے کہ ان لوگوں میں سچائی کی طرف کوئی جنبش نہیں پائي جاتی - اگر انہوں نے الہـــلال کے تمام مضامین نہیں پڑھے ہیں تو انکی غفلت پر افسوس ' اور اگر باوجود علم و مطالعہ کے ایسا کر رہے ہیں تو اللہ انکے دلوں کو صداقت کي قبولیت کیلیے کھولدے !

(۲)

پھر ان مباحث کے ضمن میں مفاسد ندوہ کي تاریخ ' مولانا شبلي کي معتمدي دارالعلوم ' اصلاح کي کوششیں ' انکي نا کامیاں ' قوم کو بے خبر رکھنا ' مستبدانہ قانون کي وجہ سے مجلس انتظامیہ کا نا قابل مقابلہ ہونا ' اندروني اصلاح کي تمام کوششوں کا نا کام رہنا ' تاہم مولانا شبلی کي کمزوري اور باطل پر سکوت ' اور اسکے افسوس ناک نتائج کا ظہور ' یہ اور اسي طرح تقریباً تمام وہ مطالب جو اب بعض لوگوں کو یاد آے ہیں ' پوري تفصیل و توضیح سے پہلے ہي بیان کردیے گئے ہیں

اب ایک طالب حق کا کام یہ ہونا چاہیے کہ وہ انہیں پڑھے ' اور جن جن مطالب کو جن جن دلائل کے ساتھہ پیش کیا گیا ہے ' ویسے ہي دلائل سے انکا جواب بھي دے - اگر ندوہ کے مقاصد اور مسلمانوں کی اصلاح و تجدید کي بحث ہے ' تو وہ بتلاے کہ کیوں وہ صحیح نہیں ؟ اگر ندوہ کے مختلف عہدوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے تو وہ ثابت کرے کہ بیان کردہ واقعات غلط ہیں اسي لیے انکے نتائج بھي قابل تسلیم نہیں ! اگر ندوہ کے نظام و اساس (کانسٹی ٹیوشن) پر بحث کي ہے ' تو وہ سچائی اور دلیلوں کی روشنی میں آے اور دکھلا دے کہ حق و جماعت اور شریعت و قوانین کے نام سے جو کچھہ پیش کیا گیا ہے ' وہ انہیں صداقتوں کی بنا پر باطل رد کر دینے اور جھٹلا دینے کا مستحق ہے !

پھر اسي سلسلے میں چند آدمیوں کي ایک جماعت سے قوم کا تعارف کرایا گیا ہے ' اور علانیہ اسے اصلاح دینی کے مقاصد صالحہ و اغراض صحیحہ کا منکر و مخالف بتلایا ہے - پس اگر یہ سچ نہیں ہے تو وہ ویسے ہي دلائل و استشہادات کے ساتھہ جیسے کہ اس بیان میں موجود ہیں ' اٹھے اور انکي غلط بیاني آشکارا کردے !

اسکے بعد ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کي کارروائي پر بحث کي ہے جبکہ چند آدمیوں نے جمع ہوکر ندوہ کا انتظام درہم برہم کر دیا اور ایک شخص کو آیندہ کیلیے ناظم مقرر کیا - اس بحث کے طے کرنے کیلیے صرف دوہي طریقے ہوسکتے تھے : استحقاق و اہلیت اور قواعد و قوانین - پس سب سے پہلے استحقاق و اہلیت کی بنا پر بحث کي گئي ' اور ندوہ کي نظامت کیلیے ادنیٰ سے ادنیٰ معیار قرار دیکر دیکھا گیا کہ مقرر کردہ ناظم کسي طرح بھی اس خدمت کیلیے موزوں ہوسکتا ہے یا نہیں ؟ اس حصہ میں اول سے لیکر اخر تک جسقدر لکھا گیا ہے ' صرف اصول اور واقعات کي بنا پر لکھا گیا ہے - اسکے بعد قوانین و قواعد کي طرف توجہ کي ' اور خود ندوہ ہي کے دستور العمل کو ہاتھہ میں لیکر اس کار روائي پر نظر ڈالی ' نیز جن جن واقعات کی بنـا پر بحث کی ' انکا برابر حوالہ دیا -

پھر ان تمام مباحث کے بعد علانیہ یہ نتیجہ نکالا گیا کہ کسي معیار ' کسی اصول ' کسي قانون ' اور جواز و عدم جواز کے کسي طریق بحث سے بھي جو دنیا میں انسانوں کیلیے ذریعۂ حصول صحت اور وسیلۂ علم و اطلاع صداقت ہو ' یہ کارروائی درست ثابت نہیں ہوسکتي ' اور ان تمام واقعات و شہادات اور دلائل صریحہ و براہین واضحہ کي بنا پر جو ان بیانات میں پیش کیے گئے ہیں ' از سرتاپا باطل اور یکسر نا جائز و کالعدم ہے - استحقاق و اہلیت کي بحث میں علم ہے ' فضیلت ہے ' واقفیت ہے ' تجربہ ہے ' اور ان سب سے بڑھکر ایثار نفس و جذبۂ خدمت ملک و ملت ہے - اسي طر

کہدیا ہے کہ احیاء العلوم میں اکثر حدیثیں ضعیف ' اور بہت زیادہ بے اصل و سند هیں - اسي لیے شارحین احیاء نے اُن احادیث کی تخریج میں بڑی محنت اُٹھائي' اور صحیح کو ضعیف سے اور حدیث کو غیر حدیث سے الگ کرنا چاہا - علامۂ ابن تیمیه کا یه قول احیاء کی نسبت مشہور ہے :

کلامه فی الاحیــاء غالبه جید	امام غزالی کا اکثر بیان احیاء العلوم
لیکن فیه اربع مواد فــاسدة :	میں عمده اور معتبر ہے الا چار
مادة فلسفیه و مادة کلامیـــه	باتیں جو بطور مواد فاسد کے
و ترهات الصوفیه و الاحادیث	اسمیں شامل هوگئي هیں :
الموضوعه -	فلسفیانه مطالب ' کلامیه انداز '

ترهات صوفیه ' اور موضوع حدیثیں -

علامۂ موصوف کو مسلمان فلسفیوں اور متکلموں کے گروہ سے سخت نفرت تھی ' اور انکی غیرت شریعت بعض متصوفین کے ترهات و شطحیات کی سماعت کي متحمل نہیں هوسکتي تھي ' اسلیے انہوں نے ابتدائی تین چیزوں کو بھي احیاء کا مواد فاسد قرار دیا ' مگر در حقیقت یه راے زیادتی سے خالی نہیں - البته آخري چیز یقیناً قابل ذکر ہے ' یعنے نقل احادیث میں بے احتیاطی -

حضرت امام هي پر موقوف نہیں - عموماً صوفیاء کرام نے نقل احادیث میں بڑی بد احتیاطیاں کي هیں ' اور یہي سبب ہے کہ انکے مخالفین کو تشدد و تعصب کا زیاده موقع ملگیا ہے ' اور حق یه ہے کہ محدثین کرام اپنے اس تشدد میں حق بجانب هیں -

(کتب موضوعات)

پس آپ احیاء العلوم وغیره پر اس بارے میں اعتماد نه کریں ' اور اقلاً بعض کتب موضوعات ضرور پیش نظر رکھه لیں - حضرة شاه ولي الله قدس الله سره نے حجة الله البالغه میں طبقات حدیث و محدثین پر جو کچهه لکہا ہے بہت نافع ہے - محدث ابن جوزي ' حافظ سیوطی ' ملا علي قاري ' اور امام شوکاني کي کتب موضوعات چهپ گئي هیں ' اور ان میں عام زبانوں پر چڑهی هوئی حدیثوں کا تذکره آگیا ہے - صاحب سفر السعادة کے تشدد کي اس بارے میں شکایت کی جاتي ہے مگر حقیقت اسکے خلاف ہے - شیخ عبد الحق محدث دهلوي کی شرح سفر السعادة منگوا لیجیے - مع رد کے اسکا خاتمه نظر سے گذر جائیگا اور فائده بخشے گا - شیخ عبد الرحمن بن علی شیبانی کی " التمیز فی ما یدور علی السنة الناس من الحدیث " بهي چهپ گئي ہے ' اور اسمیں تمام مشہور حدیثوں کی کامل طریقه پر تخریج کي گئی ہے - علامۂ ابن تیمیه اور ابن قیم کي تصنیفات میں بهی اسکا مواد بہت ہے - علي الخصوص مجمع الفتاوی اور مجموعۂ رسائل جلد اول و دوم میں جو حال میں مصر میں چهپ گئے هیں -

امام شوکاني کی موضوعات میں قدما کي تمام کتابوں کو ضبط و اعتدال کے ساتهه جمع کرنے کي کوشش کی ہے - اگر اسے آپ دیکهه لیں تو عام و مشہور احادیث کے متعلق اچهي بصیرت حاصل هوجائیگي -

(احادیث مسئوله عنها)

اب میں فرداً فرداً آپکي تحقیق کرده احادیث کي نسبت عرض کرتا هوں :

(۱) حب الدنیا راس کل خطیئة - یعني دنیا کي محبت تمام خطاؤں کي جڑ ہے -

بیہقي نے شعب الایمان میں حسن بصري سے روایت کي ہے - ابو نعیم حلیة الاولیا میں اسے حضرت عیسی کا قول کہتے هیں (دیکهو حلیه ترجمۂ ابو سفیان) مالک ابن دینار کي طرف بهي منسوب ہے - علامۂ ابن تیمیه نے اسے جندب البجلي کا قول کہا ہے -

بہر حال یه جمله معناً تو بالکل صحیح ہے ' مگر لفظاً حدیث نہیں ہے -

(۲) ما وسعني ارضی و لا سمائي و لکن وسعنی قلب عبدی المومن - یعني خدا کہتا ہے کہ نه تو مجهے زمین اٹها سکي نه آسمان ' مگر میرے مومن بندے کے دل میں میں سماگیا :

در دل مومن بگنجم اے عجب
گر مرا جوئي دران دلها طلب

معناً یه جمله بہت صحیح اور قران کریم کی اس آیت کا بیان ہے : انا عرضنا الامانة علی السموت و الارض و الجبال فابین ان یحملنها واشفقن منها وحملها الانسان - لیکن حدیث نہیں ہے - کسي کا قول ہے - محدثین نے تو اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے -

(۳) " گوشت کو چهري سے کاٹ کر کهانے کی ممانعت "

غالباً اپ کا مقصود اس حدیث سے هوگا : لا تقطعوا اللحم با لسکین فان ذلک من صنیع الاعاجم - یعني گوشت کو چهري سے کاٹ کر نه کهاو کیونکه یه عجمیوں کي ایجاد ہے -

بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے - نیز ابو داود نے سنن میں ' لیکن امام شوکاني لکهتے هیں :

قال احمــــد : لیــــس	امام احمد کہتے هیں که یه حدیث
بصحیح و قد کان النبي	صحیح نہیں کیونکه آنحضرة کا بکري
یحتز من لحـــم الشاة	کے گوشت کاٹنا ثابت ہے -

پهر اس کي روایت میں ابو معشر ہے اور امام احمد کہتے هیں که " لیس بشي " وہ کوئی چیز نہیں -

(۴) العلم علمان : علم الابدان و علم الادیان - علم دو هیں : ایک وہ علم جس سے بدن انساني کا تعلق ہے یعنے فن طب ' اور ایک وہ جو شریعتوں اور دینوں کا علم ہے -

اسکي بهي کوئي اصلیت نہیں - ضعیف سے ضعیف سند سے بهي کسي نے روایت نہیں کیا - تعجب ہے که کیونکر یه جمله حدیث مشہور هوگیا ؟

(۵) " رجب خدا کا مہینه ہے اور شعبان پیغمبر کا اور رمضان میري امت کا "

فضائل ایام و شهور میں موضوعات کا بڑا ذخیره ہے - غالباً آپکا مقصد اس حدیث سے هوگا : رجب شهر الله و شعبان شهري و رمضان شهر امتي فمن صام من رجب یومین فله من الاجر ضعفان الخ -

لیکن محققین و ثقات فن نے اسے موضوع قرار دیا ہے - اسکے اسناد میں ابوبکر بن الحسن النقاش ہے جو متہم ہے - اور کسائي نامي بهی ایک راوي ہے جو مجہول ہے -

(صلـــواة التسبیح)

(۶) " صلوة التسبیح اور اسکے فضائل "

" صلوة التسبیح " سے مقصود ایک خاص نماز نفل ہے جو چار رکعتوں میں ختم هوتي ہے - هر رکعت میں فاتحه اور سورة کے بعد " سبحان الله ' و الحمد لله ' و لا اله الا الله ' و الله اکبر " پندره پندره مرتبه پڑهتے هیں - پهر رکوع اور قومه اور دونوں سجدوں میں بهي دس دس مرتبه یهی کلمات پڑهے جاتے هیں - اس طرح هر رکعت میں ۷۵ مرتبه کلمۂ تسبیح پڑها جاتا ہے -

اس نماز کے متعلق متعدد طرق سے حدیث مروي ہے - سب سے زیاده مشہور دو طریقه هیں : ایک حضرت ابن عباس کي روایت سے ' دوسرا ابي رافع کي روایت سے - پہلي روایت کو

الهـــلال

۱۰ - جمـــادي الاخـــر ۱۳۳۲ هـ

اسئلة واجوبتها

بعـــض احـــاديث مشهورة

موضـــوعـــات كـــي اشـــاعت

احاديث مندرجة احياء العلوم

حضرت مولانا - السلام عليكم - چند احاديث كي صحت و عدم صحت كے متعلق بعض علما سے دريافت كيا ليكن مختلف اور متضاد باتيں كہي گئيں - يعنے اكثر نے تو صحيح كہا اور بعض نے ضعيف - يہ حديثيں حضرة امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء العلوم ميں ميں نے پڑھي هيں' اور اكثر واعظان دين نے بهي بيان كيا هے - اب جناب سے ملتمس هوں كه انكي نسبت محققانه جواب مرحمت هو - كيونكه بعض علما فرماتے هيں كه بڑي بڑي مشهور كتابوں ميں يہ حديثيں موجود هيں جو تمهاري نظر سے نہيں گذريں - آپ جو كچهه فرمائينگے اس پر سب سے زيادہ مجهے اعتماد هے - (اسكے بعد وہ احاديث نقل كي هيں اور بعض كا صرف مطلب لكهديا هے - چونكه جواب ميں وہ سب آجائينگي اسليے يہاں مكرر نقل نہيں كي گئيں - الهــلال)

خاكسار محمد علي پيش امام و خطيب - از بهاؤ نگر -

الهلال :

احاديث كي صحت و عدم صحت كا معامله بهت نازك اور محتاج علم و نظر هے - جب تك اس فـن عظيم و مقدس سے واقفيت نهو' اور تمام علوم متعلقة حديث پر نظر نهو' نيز تمام كتب معتبرة قوم و طبقات محدثين و رواة پيش نظر' و تصريحات ائمة فن و طريق تخريج و نقد و درايت كي پوري پوري من الباب الى المحراب خبر نهو' اس وقت تـك كچهه پتـه نہيں چلتا - محض چند كتب حديث كا سامنے ركهه لينا اس بارے مفيد نہيں -

آجكل بڑي مصيبت يہ هے كه علم و جهل ميں كچهه تميز نہيں رهي - هر واعظ محدث اور هر خوانده زبان محقق هے - نتيجه يہ هے كه عوام ميں اس كثرت سے موضوع و بے اصل حديثيں مشهور هوگئي هيں كه اگر ان سب كو جمع كيا جاے تو ايك نئي كتاب الموضوعات لكهني پڑے - يہ ايك بڑي آفت هے اور قوم كي ضلالت ديني كا بهت بڑا سبب قوي - پهر اس سے بهي بڑهكر آفت يہ هے كه هر عربي كا جمله جو كسي واعـظ كي زبان سے نكل جاے اور اس نے كتب مواعظ و قصص ميں پڑهه ليا هو' اسدرجه اصح الحديث اور كالوحي و القران سمجهـا جاتا هے كه اگر انكو بے اصل كہيے تو لوگ جنـگ و جدل كيليے آستينيں چڑها ليتے هيں !

(قصـــاص و واعظيـــن)

يہ قصاص و وعاظ كئي صديوں سے مسلمانوں كيليے سب سے بڑي مصيبت هيں اور موجوده عصر جهل نے اس مصيبت كو اور زياده عام و شديد كر ديا هے - نه تو انهيں قران كي خبر هے نه حديث و آثار كي - نه كتابيں پڑهي هيں اور نه علم و فن كي صورت ديكهي هے - صرف چند قصے اور اشعار ياد كرليے هيں جو يا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آے هيں يا كسي وعـظ كي كتـاب ميں ديكهه ليے هيں !

وعظ كي اصلي قوت دماغ كي جگه انكے گلے ميں هوتي هے - ايك مطرب و مغني كي طرح گانا شروع كرديتے هيں' اور پهر عربي كا هر غلط سلط جمله جو انكي زبان سے نكل سكتا هے' بے تكلف اور بے خوف "حديث" كے لقب سے بيان كرديا جاتا هے - غريب سننے والے جو موسيقي كے قدرتي تاثر سے پہلے هي مرعوب هوچكے هيں' شوق اور عقيدت سے سنتے هيں' اور انكي تمام خرافات كو حديث رسول يقين كر ليتے هيں ! نعوذ بالله من شر الجهل و الفساد !

آج اصلي مصيبت يہي هے كه قران و حديث هي اسلامي تعليم كا اصلي سرچشمه هيں مگر انكي صحيح و حقيقي تعليمات حاصل كرنے كا عوام بيچاروں كے پاس كوئي وسيله نہيں - واعظين جاهلين اور قصاص دجالين نے هر طرف سے انكا محاصره كر ليا هے - علماء حق اول تو قليل هيں' پهر جتنے بهي هيں' اصلاح عوام كي اصلي تدابير سے بے پروا :

كار از دوا گذشته و افسوس نكرده كس !

(احـــاديث احيـــاء)

آپنے حضرة حجة الاسلام امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء علوم الدين كا ذكر كيا هے' اور ان احاديث كي نسبت خاص طور پر پوچها هے جو بكثرت اسميں درج كي گئي هيں - احياء العلوم ايك ايسي كتاب جليل و عظيم هے كه اگر تاريخ اسلام كي تمام تصنيفات سے صرف اعلى ترين كتابوں كي ايك بهت هي منتخب فهرست بنالي جاے' تو بلا شبه احياء العلوم ان سب ميں ايك خاص ممتاز كتاب هوگي -

تاهم يہ ياد ركهنا چاهيے كه هر عالم و مصنف كي حيثيت علمي كا ايك خاص دائره هوتا هے اور اس سے باهر اسكي وہ حيثيت باقي نہيں رهتي - امام مالك محدث تهے اور فقيه' ليكن مورخ نه تهے - پس تاريخ ميں انكا قول بمقابله مورخ كے ارجح نهوگا - اسي طرح ابن خلدون بهت بڑا مورخ هے' ليكن اگر حديث و فقه ميں اسكي سند دي جاے تو اسے كوئي بهي تسليم نہيں كريگا - ابن خلدون نے مقدمه ميں لكهديا هے كه حضرة امام ابو حنيفه كو صرف سترہ حديثيں معلوم تهيں مگر آپ اسے تسليم نہيں كرسكتے - هر فن اپني بحث و نظر كيليے ايك خاص جماعت ركهتا هے اور اسكے خاص خاص اصول هيں - فن تاريخ كي بحث هو تو مورخين كي سند لائيے - ادب كے مسائل هوں تو ائمة ادب كي طرف رجوع كيجيے - يہ نه كيجيے كه بحث تو فقه كي هو' ليكن معتبر سمجهيں آپ كسائي اور سيبويه كو كيونكه وہ فن نحو ميں امام تهے ! اكثر لوگ اس نكتے كو بهول جاتے هيں اور سخت ٹهوكر كهاتے هيں -

حضرة امام غزالي فلسفة و كلام كے ماهر' منقول و معقول ميں تطبيق دينے والے' تصوف و سلوك كے سب سے بڑے اور سب سے بہتر معبر و ترجمان' اور علم اسرار الدين كے بہترين ذخيره كے جامع هيں' مگر محدث نہيں هيں - محدثين و ارباب نقد نے صاف صاف

سفرکي تصريح " و اذا ضربتم في الارض " ميں موجود هے -

ليکن چونکه اسکے بعد حالت خوف وجنگ کا ذکر کيا گيا هے اسليے ثابت هوتا هے که يہاں سفر سے مقصود خاص وهي سفر هوگا جو جہاد و قتال کفار کي غرض سے کيا جاے -

اس آيت سے ضمناً يه بهي ثابت هوتا هے که قصر کي حالت ميں دو رکعتيں پڑهني چاهئيں' کيونکه فرمايا که ايک جماعت جب سجده کرچکے تو هٹ جاے اور دوسري جماعت آکر پڑهے - ايک سجده سے مقصود ايک رکعت هي هوگا -

نماز کا جب حکم هوا تو صرف دو رکعتيں هي فرض هوئي تهيں - احاديث سے ثابت هے که هجرة تک آنحضرت نماز مغرب کے سوا اور تمام نمازيں دو دو رکعت پڑهتے تهے - هجرة کے بعد چار رکعت قرار دي گئي - پس چونکه اصل نماز کي دو رکعت تهي' اور اصل کسي حالت ميں بهي ساقط نہيں هوسکتي' اسليے جنگ اور خوف کے وقت ميں بهي وه قائم رهي -

چنانچه عروه بن زبير کي روايت سے حضرة عائشه کا قول مشہور هے :

فرضت الصلوة رکعتين رکعتين في الحضر و السفر' فاقرت صلاة السفر و زيد في صلاة الحضر (صحيح مسلم کتاب صلاة المسافرين صفحه ۲۵۷)	نماز در اصل دو دو رکعتيں هي فرض هوئي تهي - ليکن اسکے بعد وه سفر کي حالت ميں قرار پائي' اور قيام کي حالت ميں زياده هوگئي ۔

معلوم هوتا هے که جن بزرگ نے آپسے نماز قصر کي نسبت کہا هے' انکی نظر صرف اس ايت هي کے طرف هے' اور بلا شبهه يه درست هے که قصر کا حکم جنگ اور خوف هي کي وجه سے هوا' کيونکه لڑائي کے عالم ميں زياده عرصے تک نماز ميں مصروف رهنا هوشياري اور حفاظت کے خلاف تها -

ليکن جو نتيجه انهوں نے اس سے نکالا هے' وه کسيطرح صحيح نہيں -

(سنة ثابته اور اثار صحيحه)

(۲) بلا شبه اس آيت ميں جنگ اور خوف کي حالت کا ذکر اور حکم هے' ليکن يه بهی بالکل قطعي اور يقيني طور پر احاديث و آثار سے ثابت هے که آنحضرة صلے الله عليه و سلم نے هميشه سفر کي حالت ميں نماز قصر پڑهی' گو وه سفر امن او ر بغير جنگ هي کے هو- کبهی بهي چار رکعت پڑهنا آنسے ثابت نہيں - اسي طرح خلفاء اربعه کي نسبت بهي ثابت هے که انهوں نے هميشه اور هر طرح کے سفر ميں قصر کيا' اور يه امر اس درجه حد تواتر و شہرت تک پہنچا هوا هے' اور صدر اول و عهد صحابه کا تعامل اسدرجه متيقن هے که اس سے انکار کرنا کسی طرح ممکن نہيں - اور جس شخص نے ايک نظر بهي کتب حديث پر ڈالي هے وه اسکی کبهي جرات نہيں کرسکتا -

يه صحاح سته کے ابواب صلاة ميرے سامنے هيں اور اسکے شواهد کثيره سے لبريز هيں - پهر قول جمهور بهي اسی کا موید هے' اور تمام ائمة و فقها کا بهي يہي مذهب هے - ميں کتني حديثيں نقل کرونگا' اور ايک صريح اور مسلم بات کيليے دلائل تلاش کرنے سے کيا فائده؟ حضرت انس هي کي روايت اس بارے ميں کافي هے اگر وه حديث کے طالب هيں :

خرجنا مع النبي (صلعم) من المدينة الى مكة' فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا الى المدينة - قلت اقمتم بمكة شيئاً؟ قال اقمنا بها عشراً (بخاري جزء ثاني باب ماجاء في القصر)	هم آنحضرة (صلعم) کے ساتهه مدينه سے مکه روانه هوے - وه برابر دو دو رکعت نماز پڑهتے رهے - يہاں تک که مکه ميں قيام کرکے پهر مدينه واپس پہنچ گئے (يعني مدينه آنے تک يہی حالت رهي - يحيي بن ابي اسحاق راوي نے پوچها که مکه ميں کچهه قيام بهي کيا تها؟ کہا که هاں ايک عشره -

صرف صحيحين هي کو اٹهاکر ديکهه ليجيے - خلفاء اربعه اور تمام اجلۂ صحابه کا هميشه ايک عمل اسي پر رها -

مسلم ميں بروايت مجاهد حضرة ابن عباس کا قول صاف صاف موجود هے : فرض الله الصلوة على لسان نبيكم في الحضر اربعا و في السفر ركعتين' و في الخوف ركعة - (کتاب صلوة المسافر و قصرها)

(حکمت بقاء حکم قصر مع فوت علت)

(۳) البته يه سوال ضرور پيدا هوتا هے که جب قصر کا حکم ايک خاص علت کي وجه يعني جنگ و خوف کے سبب سے هوا تها' تو پهر دفع علت کے بعد کيوں قائم رها؟ - آپکے سوال ميں اسي پر زور ديا گيا هے - ليکن قبل اسکے که آج اس کي نسبت شبه پيدا هو' خود آسي عهد مقدس ميں يه شبهه پيدا هوا اور اسکا جواب بهي ديا گيا - يعلی بن اميه نے يہي سوال حضرة عمر فاروق رضي الله عنه سے کيا تها :

عن يعلي بن اميه قال : قلت لعمر ابن الخطاب : " ليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا " فقد امن الناس - فقال : عجبت مما عجبت فسالت صلے الله عليه و سلم عن ذالك' فقال : صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقة -	" يعلي بن اميه کہتے هيں که ميں نے حضرة عمر سے پوچها : قران ميں تو يه هے که اگر تمهيں کافروں کي طرف سے خوف هو تو کچهه مضائقه نہيں اگر تم نماز کو قصر کر لو - اس سے معلوم هوا که حکم صرف بے امني اور خوف کي وجه سے هے' ليکن اب تو امن هوگيا هے اور وه حالت باقي نہيں رهي - اب کيوں قصر کيا جاتا هے؟ حضرة عمر نے فرمايا که جسطرح تمهيں اس آيت کي بنا پر تعجب هوا هے' مجهے بهي هوا تها - چنانچه ميں نے آنحضرة سے دريافت

کيا - انهوں نے جواب ديا که يه خدا کا تم پر صدقه هے - اسکے بخشے هوے صدقے کو قبول کرلو "

يه حديث ميں نے صحيح مسلم سے نقل کي هے - ليکن نسائي نے بهي اسے يعلي بن اميه کي روايت سے باختلاف رواة مابعد ليا هے -

اصل يه هے که شريعت کے تمام احکام ميں آساني اور سهولت ملحوظ رکهي گئي هے - " الدين يسر " شريعة حقه کي بڑي پہچان هے - خدا تعالى اپنے بندوں کي کمزوري پر جب رحم فرماتا هے تو پهر اسے واپس نہيں ليتا - اس حديث کا مطلب يہي هے - کو حکم جنگ اور خوف کي بنا پر هوا تها' ليکن جب خدا نے آساني عطا فرما دي تو يه اسکي بخشش هے' اور خدا کی بخشش کو کون هے جو رد کرنے کي جرات کر سکتا هے؟ يريد الله بكم اليسر و لا يريد بكم العسر! و قال ايضاً سبحانه و تعالى : وما جعل عليكم في الدين من حرج - انسان کيليے سچا قانون وهي هوسکتا هے جو اسکے ضعف' اسکي مجبوريوں' اور اسکي طبيعي احتياجات و داعيات کا پورا پورا لحاظ کرے -

(حضرة عثمان اور حضرة عائشه)

(۴) نماز قصر کے متعلق صحابۂ کرام کے اس علم اجماع سے صرف حضـرة عثمان اور حضرة عائشه [illegible] پاے جاتے هيں اور بوجه نا واقفيت و عدم نظر کے بزرگ موصوف نے اس سے احتجاج کيا هے ليکن اس اختلاف کي حقيقت انهيں معلوم نہيں - اس اختلاف ميں بهي پہلا اختلاف محض جزئي هے -

حضرة عثمان کو حالت سفر ميں قصر سے اختلاف نه تها - مثل حضرات شيخين و اجلۂ صحابه کے وه بهي قصر کيا کرتے تهے - صحيح مسلم ميں عاصم بن عمر کا قول هے که ميں نے آنحضرة کے ساتهه نماز پڑهي' حضرة ابوبکر کے ساتهه پڑهي' حضرة عمر کے ساتهه

ابوداؤد، ابن ماجه، اور حاکم نے درج کیا ہے - دوسری ترمذی اور ابن ماجه میں ہے - دار قطني نے بھي حضرة عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے -

لیکن اس حدیث کے متعلق محققین فن میں اختلاف ہے - محدث ابن جوزي نے موضوعات میں شمار کیا ہے - حافظ ابن حجر اسکا رد کرتے هیں اور لکھتے هیں که ابن عباس والي روایت مضبوط اور شرط حسن پر ہے - نیز ابن داؤد نے اسے اسناد " لا باس" به سے روایت کیا ہے، اور فضل بن عباس، ابن عمرؓ علي ابن ابي طالب، جعفر ابن ابي طالب، ام سلمه، ان سب سے روا یتیں موجود هیں - ایسي حالت میں ابن جوزي کا موضوع کہنا کس قدر زیادتي کي بات ہے ؟ چنانچه لکھا ہے که " و قد اساء ابن الجوزي بذ کره في الموضوعات "

علاوہ حافظ ابن حجر کے ابن منده، خطیب، ابن الصلاح، اور نووي نے بھي اسے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اسکي تصریح کي ہے - تاهم ایک بڑي جماعت محدثین کي اسے ضعیف بھي کہتي ہے، اور موضوع کہنے والوں میں ابن جوزي کے علاوہ عقیلي بھي هیں :

و قال العقیلي : لیس فــي صلواة التسبیح حدیث یثبت - و قال ابن العربي : لیس فیها حـدیث صحیـح و لا حسن (الفوائد المجموعه للشوکاني)

اور عقیلي نے کہا که صلواة تسبیح کے بارے میں کوئي حدیث ثابت نہیں - نیز ابن عربي کہتے هیں که اس بارے میں نه تو کوئي حدیث صحیح مروي ہے اور نه حسن -

حتی که حافظ سیوطي اللآلي میں لکھتے هیں :

و الحـق ان طرقه کلها ضعیفة و ان حـدیث ابن عبـاس یقـرب من شـرط الحســن الا انه شـاذ لشـدة الفـردیة فیـه و عدم المتابع و الشاهد من وجه معتبـر، و مخـالفة هیئتها لهیئة باقي الصلوة -

" اور حق یه ہے که اس حدیث کے تمام طریقے ضعیف هیں - ابن عباس والي حدیث البته شرط حسن کے قریب پہنچتي ہے مگر اسمیں بھي یه کمي ہے که شاذ ہے، کیونکه کمـال درجه اپنے بیان میں فرد ہے، اور اسکا تابع اور شاهد کوئي نہیں جو کوئي وجه معتبر رکھتا هو - نیز یه بات بھي ہے که جس نماز کي اسمیں ترکیب بتلائي گئي ہے اسکي صورت باقي نمازوں کے مخالف ہے"

حافظ موصوف کا قول اس حدیث کیلیے سب سے بہتر اور معتدل قول فیصل ہے - اسي سے آپ رائے قائم کرلیں - رها صلوة تسبیح کا حکم اور فضائل، تو وہ بہرحال ایک نفل نماز ہے اور اس طریق تسبیح سے عبادت کرنا کسي دوسرے نص کا معارض بھي نہیں - مختصر یه که اسپر عمل کرنا قابل اعتراض نہیں هوسکتا ! و هذا هو الحق عندي -

(بعض دیگــــر موضوعات مشهـ ورہ)

(۷) " حب الوطن من الایمان " محبت وطن کي ایمان میں سے ہے -

یه ایک اچھا اور صحیح جمله ہے، مگر اسے حدیث کہنا بالکل کذب و افترا ہے - کسي غیر معروف سند سے بھي مروي نہیں -

(۸) " علماء امتي كانبياء بني اسرائیل " میري امت کے علماء ایسے هیں جیسے بني اسرائیل کے نبي -

بالکل بے اصل ہے - حافظ ابن حجر نے صاف لکھه دیا ہے که " لا اصل له " البته " العلماء ورثة الانبیاء " کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذي نے روایت کیا ہے -

حکم نماز قصر بحـالت امن و راحت

فقـه و حـدیث کـي ایک بحـث

ریل کے سفر میں نمـاز کا قصر کرنا

ایک مستند اور بزرگ عالـم نے نماز قصر کے متعلق فرمایا که ریل کے سفر میں قصر کرنا جائز نہیں، کیونکه قصر کا حکم اُس وقت هوا تها جبکه خوف و جنگ اور شدائد و تکالیف کے ساتهه سفر هوتا تها - اب ریل کے سفر میں وہ حالت کہاں باقي رهي ہے ؟ اسکي نسبت احقر نے جناب سے استفسار کیا تها - جناب نے ارقام فرمایا که احادیث صحیحه سے قصر کرنا هر حال میں ثابت ہے - چنانچه میں نے اسے بیان کیا - لیکن اسکے جواب میں انهوں نے کہا که احادیث میں تو اختلاف ہے - حضرة عثمان اور حضرت عائشه کي نسبت ثابت ہے که وہ قصر نہیں کرتے تهے - اتنے بڑے جلیل القدر اصحاب نے جب قصر نہیں کیا تو پهر کیونکر سنت هوسکتا ہے ؟ میں نے آپکا حواله دیا تو انهوں نے کہا که انهیں حدیث کي کچهه خبر نہیں - وہ اس بحث سے واقف هي نہیں هیں - انکے مقابلے میں ایک اور عالم مصر هیں که قصر کرنا واجب ہے اور ثابت ہے - اب احقر نیز یہاں کے مسلمان حیران هیں که کیا کریں ؟ امید ہے که جناب میري تشفي فرمادینگے اور خط کي جگهه الهـلال میں مفصل بحث کرینگے -

احقر العباد احمد علي

الهـلال :

جواب کو چند دفعات میں بالترتیب عرض کرونگا :

(القرآن الحکیم)

(۱) قرآن کریم میں سفر اور خوف کے وقت نماز کے قص کرنے کا حکم سورۂ نساء میں به تصریح موجود ہے :

و اذا ضربتم في الارض فلیس علیکم جناح ان تقصـروا من الصـلـوة ان خفتـــم ان یفتنکم الذین کفروا - ان الکافرین کانوا لـکم عدوا مبینا -

اور مسلمانوں ! جب تم جهاد کیلیے سفر کرو اور تم کو خوف هو که نم پڑهنے میں کافر حمله کر بیٹهیں گے تم پر کچهه گناہ نہیں اگر نماز میں کچهه گهٹا دیا کرو - بے شک که تمهارے کهلے دشمن هیں -

پهر اسکے بعد جنگ اور خوف کي حالت کے متعلق به تفصی فرمایا : .

و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوة فلتقم طائفة منهـم معک و لیاخذوا اسلحتهم، فاذا سجـدوا فلیکونوا من ورائکم، ولتات طائفة اُخرى لم یصلوا فلیصلوا معک و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم -

" اور اے پیغمبر ! جب تم فوج کے سا هو اور نماز پڑهانے لگو تو اس ترتی سے نماز پڑهي جاے : پہلے ایک جماع تمهارے ساتهه کهڑي هو اور اپنے هته لیے رهے - جب وہ سجدہ کر چکی تو پیچهے هٹ جائیں اور دوسر جماعت جو اب تک شریک نم نہیں هوئي تهي، آگے بڑهکر تمها ساتهه نماز میں شریک هوجاے اور هوشیار رهے - نیز اپنے اسل بهي لیے رهے "

اس آیة کریمه سے معلوم هوتا ہے که سفر اور خوف، دو حالتوں میں نماز کو گهٹا کر یعني قصر کرکے پڑهنا چاهیے -

الحرية في الاسلام

احاديث و اثار

قال النبي (صلعم) من راى منكم منكرا فليغيره بيده و من لم يستطع فبلسانه و من لم يستطع فبقلبه و ذالك اضعف الايمان (الترمذي و المسلم)

رسول الله فرماتے هيں : جو مسلمان كسي برائي كو ديكهے ' چاهيے كه اپنے هاتهه كے زور سے اوسے متادے - اگر يه نهوسكے تو زبان سے برا كهے - يه بهي نهوسكے تو دل سے برا سمجهے - اور يه ضعيف ترين درجهٔ ايمان هے -

گذشته نمبر ميں تصريحات قرانيه كي بنا پر هم نے ايک اجمالي نظر حريت و فرائض حريت پر ڈالي تهي - آج احاديث و اثار كي بعض اهم تصريحات پيش كرنا چاهتے هيں -

(سوسائٹي اور امر بالمعروف)

ايک حقگو اور راستباز انسان ' هيئت اجتماعي اور مجتمع انساني (يعني سوسائٹي) كا محافظ اور نگران كار هے - اگر ملک و حكومة كو حفظ امن اور تهديد اشرار كيليے پوليس كي ضرورت هے ' تو يقينـاً مجتمع انساني اور هيئت اجتماعي كے بد كار اور شرير هستيوں كي تهديد و تخويف كيليے حقگو اور راستباز انسانوں كي بهي سخت ضرورت هے - وه راست باز انسان جنكي آواز حق كو دلوں كو تهرا دے ' جنكي راستبازي شريروں كو مرعوب كردے ' جنكي صدق شعاري مبتلايان اعمال سيئه كيليے ايک صداے تنبه هو ' جو عملاً اس عقيدے كي تصوير هوں كه هر تنهائي اور تاريكي ميں ايک ايسا حاضر اونكے پاس موجود هے جو كبهي غائب نهيں هوتا ' اور هر پردے اور ديوار كي اوٹ ميں ايک ايسا ناظر اونهيں ديكهه رها هے جسكي نظرے كبهي اوجهل نهيں هوسكتے - ان ربک لبالمرصاد !

افسوس هے اوس هيئت اجتماعي پر ' اور هزار حيف هے اوس مجتمع انساني پر ' جسميں كسي حقگو اور راستباز روح كا وجود نهو ' جس كي آواز سوسائٹي كيليے باعث حفظ امن اور موجب قلع وقمع مفاسد و ضلالت نه هو - اوسكي هلاكت نزديک آگئي اور اوسكي بربادي كے دن قريب آگئے :

عن ابي بكر رض : اني سمعت رسول الله يقول ان الناس اذ رأوالظالم فلم ياخذوا علي يديه ' اوشک ان يعمهم الله بعقاب منه (رواه الترمذي)

ابو بكر صديق فرماتے هيں : ميں نے رسول الله صلي الله عليه وسلم كو كهتے سنا هے كه " لوگ جب ظالم و بدكار كو ديكهيں اور اوسكا هاتهه نه پكڑيں ' تو عنقريب خدا اپنا عذاب اون سب پر نازل كريگا "

(راست بازي كي هيبت اور خدا كا ڈر)

قوموں كي حيات و ممات سوسائٹي كي زندگي اور بربادي پر موقوف هے ' اور سوسائيٹوں كي زندگي و بربادي افراد كے صلاح و فساد اور معاشرت و اخلاق پر مبني هے - اخلاق و آداب معاشرت كي نگران و محافظ صرف دو هي چيزيں هيں : خشيت الهي اور خوف انساني - مبارک هيں وه جنكے قلوب خشيت الهي كے نشيمن هيں ' اور هر حال ميں اون آنكهوں كو ديكهتے هيں جو تاريكي و روشني دونوں حالتوں ميں يكساں ديكهنے والي هيں ' اور جو خلوت و جمعيت ' دونوں ميں يكساں نظر ركهتي هيں !

ليكن وه جو خشيت الهي سے محروم هيں ' اونكا نگران اعمال كون هوگا ؟ اگر اونميں كوئي راستباز نهيں ' اگر اونميں وه نهيں جو امر بالمعروف اور نهي عن المنكر كي خدمت انجام ديتا هے ' تو پهر اون شرير روحوں كو هدايت پر مجبور كرنے والي قوت اور كون هوسكتي هے ؟ پس ضرور هے كه هر جماعت ميں نوع انساني كے ايسے سچے خدمت گذار موجود هوں جو هر باطل و ضلالت كو هاتهه سے متا دينے پر آماده هوں - يه نهوں تو وه هوں جو انكو زبان سے برا كهكر هدايت كرتے هوں - اگر ايسے بهي نهوں تو پهر غضب الهي كي روک ' انسانيت كے بقا ' اور فطرة كے غصه سے بچنے كيليے كم از كم ايسے تو هوں جو طاقت اور اختيار نه پاكر دل هي دل ميں برائي كو برا سمجهيں ' اور اسطرح بروں ميں هيں ' پر نيكي كے ليے بروں سے اپنے تئيں الگ كرليں ؟ يهي معني هيں مسلم اور ترمذي كي اس مشهور حديث مقدس كے كه :

من راي منكم منكرا فليغيره بيده و من لم يستطع فبلسانه و من لم يستطع فبقلبه و ذالک اضعف الايمان (رواه الترمذي)

جو مسلمان كسي برائي كو ديكهے وه اُسے اپنے هاتهه كے زور سے متادے - اگر يه نهو سكے تو زبان سے برا كهے - اگر يهه بهي نهو سكے تو دل سے برا سمجهے ' مگر يه پست ترين درجهٔ ايمان هوگا -

(فرد كي محبت اور قوم سے عداوت)

جو لوگ حق گوئي سے نفرت كرتے هيں كيونكه اس سے بدكار انسانوں كے دل دكهتے هيں ' اور خاطئين ملت كو برا كهنا برا جانتے هيں كه اس سے بعض گنهگاران ملت كے دلوں ميں ٹيس الهتي هے - كيا اُنهيں يه نهيں معلوم كه چند بد كاروں اور گنهگاروں كے ساتهه محبت كرنا پوري قوم و ملک كے ساتهه عداوت كرنا هے ؟ كيا تم چپ رهكر مالک مكان كے ساتهه دشمني نهيں كر رهے هو ' جبكه تم ديكهه رهے هو كه چور قفل توڑ چكا هے اور اندر داخل هونا چاهتا هے ؟ تم اوس چور پر رحم كرتے هو اور مالک مكان كو نهيں جگاتے ' مگر اس طرح صرف ايک مالک مكان كے ساتهه هي عداوت نهيں كرتے هو ' بلكه اس شهر كے تمام انسانوں كے ساتهه عداوت كر رهے هو ! چور كي همت كو تم نے بڑها ديا - خوف انساني جو پہلے ڈرا ديتي تهي اب نهيں ڈراليگي !

(كشتي كي تمثيل)

كشتي جب ايک معصوم اور نيک كردار انسانوں كي جماعت كو ليے هوے ساحل كي طرف آهسته آهسته آ رهي هے تو تم ايک خائن و گنهگار انسان كو ديكهتے هو كه اپني نا جائز عداوت كي بنا پر كشتي كے ايک تختے ميں سوراخ كر رها هے - ليكن تم ترس كهاتے هو اور اُسكا هاتهه نهيں پكڑتے - كيا اسكا نتيجه يه نهيں كه ايک گنهگار انسان كے ساتهه محبت كركے تم سينكڑوں قابل رحم اور نيک انسانوں كے ساتهه عداوت كر رهے هو ؟ كيا تم يه سمجهتے هو كه كشتي ڈوب جاليگي پر تم محفوظ رهوگے ؟ ديكهو ' تمهارا رهنماے سفينهٔ نجات اپني مبارک تمثيل ميں كيا بتاتا هے ؟

قال النبي صلي الله عليه و سلم مثل القائم علي حدود الله و المداهن فيها كمثل قوم استهموا علي سفينة في البحر فاصاب بعضهم اعلاها و اصاب بعضهم اسفلها ' فكان

اون لوگوں كي تمثيل جو حدود خداوندي ميں مداهنت كرتے هيں اور بيجا رعايت ' ايسي هے جيسے ايک جماعت جس نے ايک كشتي ميں حصه لگايا - بعضوں كے حصے ميں اوپر كا طبقه آيا اور

پڑھی ' لیکن یہ سب قصر کیا کرتے تھے ' اور آخری وقت تک انکا عمل اسی پر رہا - روایت میں حضرۃ عثمان کی نسبت بھی اسی جزم و یقین کے ساتھہ بیان کیا ہے کہ " فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ " یعنی میں نے حضرۃ عثمان کی بھی صحبت پائی ' لیکن انہوں نے بھی سفر کی دو رکعتوں کو کبھی زیادہ نہیں کیا ' یہاں تک کہ وفات پا گئے !

پس دیکھو ' اس روایت سے کس طرح صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر نماز قصر کے متعلق انہیں کوئی اختلاف نہ تھا - وہ اسی طرح قصر کرتے تھے جسطرح کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کرتے رہے ' اور نیز یہ کہ وہ آخر تک اسی پر قائم رہے -

البتہ اپنی خلافت کے دوسرے سال انہیں ایک جزئی اختلاف اس مسئلے میں پیدا ہوا ' اور وہ بھی قصر کے ایک خاص موقعہ اور سفر کی ایک مخصوص صورت کی نسبت - انحضرۃ کا طرز عمل دیگر اجلۂ صحابہ کے سامنے یہ تھا کہ وہ منی میں بھی مثل دیگر مواقع سفر کے قصر پڑھا کرتے تھے - حضرۃ عثمان بھی اپنی خلافت کے ابتدائی عہد میں ایسا ہی کرتے رہے - مگر دوسرے سال انہوں نے اختلاف کیا اور منی میں پوری نماز پڑھی - صحیحین میں عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمان بن یزید وغیرہ سے مروی ہے :

صلیت مع النبی بمنی رکعتین وابی بکر و عمر ' ومع عثمان صدراً من امارتہ ثم اتمہا (بخاری - ما جاء فی التقصیر)

میں نے انحضرۃ کے ساتھہ منی میں دو رکعت پھر ابو بکر کے ساتھہ اور عمر کے ساتھہ - اسی طرح عثمان کے ساتھہ بھی انکی خلافۃ کے ابتدائی عہد میں - اسکے بعد انکی راے بدل گئی اور پوری پڑھنے لگے -

پس حضرۃ عثمان کا جو اختلاف ہے ' وہ عام مسئلۂ قصر پر کچھہ موثر نہیں - صرف قصر الصلاۃ بمنی کی نسبت انہوں نے راے بدل دی تھی اور اسکی ایک تاویل کرلی تھی جسکی تفصیل کتب شہیرۂ فقہ و حدیث میں موجود ہے -

ہمارے لیے اسقدر کافی ہے کہ منی میں بھی انحضرۃ اور شیخین کا قصر ثابت ہے - نیز اجلۂ صحابہ مثل ابن مسعود و ابن عمر بھی اسی پر عامل تھے - صرف ایک حضرۃ عثمان کا اجتہاد اس بارے میں کہا موثر ہو سکتا ہے ؟

(حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۵) البتہ حضرۃ عائشہ کا اختلاف اس معاملے میں بہت مضطرب اور عجیب ہے - ایک طرف تو خود انکا قول اوپر گذر چکا ہے کہ : فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین فی الحضر و السفر ' فاقرت صلوۃ السفر و زید فی صلاۃ الحضر - (نماز اصل میں دو دو رکعت فرض ہوئی تھی - پھر وہ سفر میں قرار پا گئی اور حضر میں زیادہ یعنی چار رکعت ہوگئی) دوسری طرف یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ قصر کی قائل نہ تھیں !

حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا جنکا اجتہاد اور بصیرۃ و علم تمام صحابہ میں امتیاز خاص رکھتا تھا ' سخت تعجب ہے کہ اس صاف اور صریح مسئلہ میں بغیر کسی سبب قوی کے ایسا مضطرب عمل رکھیں ! میں سمجھتا ہوں کہ حضرۃ عائشہ کو بھی مثل حضرۃ عثمان کے صرف منی ہی کے قصر میں اختلاف ہوگا - عام طور پر نفس قصر سے اختلاف نہ رکھتی ہونگی - اس کی تائید مسلم کی ایک مشہور حدیث سے بھی ہوتی ہے - زہری سے حضرۃ عروہ بن زبیر نے حضرۃ عائشہ کا یہ مشہور قول جب نقل کیا کہ " سفر میں دو رکعت نماز قرار پالی " تو زہری نے سوال کیا :

فقلت ما بال عائشہ تتم فی السفر ؟ قال انہا تاولت کما تاول عثمان (کتاب صلوۃ المسافرین)

زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ سنکر عروہ سے کہا کہ پھر عائشہ کو کیا ہوگیا تھا کہ وہ سفر میں پوری پڑھتی تھیں ؟ انہوں نے کہا کہ عائشہ نے بھی اسکی تاویل کرلی تھی جیسی کہ عثمان نے کی تھی -

عروہ کے قول میں حضرۃ عائشہ کی تاویل کو حضرۃ عثمان کی تاویل سے تشبیہ دی ہے - یہ تشبیہ نفس تاویل میں بھی ہوسکتی ہے کہ جسطرح حضرۃ عثمان نے قصر الصلوۃ بمنی میں تاویل کی تھی ' ویسی ہی حضرۃ عائشہ نے نفس مسئلۂ قصر میں بھی کی - اور اسی طرح مسئلہ قصر میں بھی ہوسکتی ہے کہ جسطرح حضرۃ عثمان نے تاویل کرکے منی میں قصر ترک کردیا تھا ' اسی طرح حضرۃ عائشہ نے بھی منی کے قصر کی تاویل کرلی -

(۶) اگر اس حدیث میں عروہ کے قول کا آخری مطلب سمجھا جاے تو نفس قصر کے متعلق حضرت عائشہ کا اختلاف باقی نہیں رہتا - اس صورت میں ایک اور حدیث سامنے آئیگی جو امام شافعی نے روایت کی ہے : " کل ذلک قد فعل النبی قصر الصلوۃ و اتم " لیکن اس حدیث کی صحت بالکل مشتبہ ہے - اسکی روایت یوں ہے : " شافعی عن ابراہیم بن محمد عن طلحہ بن عمرو عن عطاء " لیکن ابراہیم بن محمد اور طلحہ بن عمر باتفاق محدثین ضعیف الروایۃ ہیں ' اور ان دونوں کا ایک روایت میں جمع ہوجانا اسکی تضعیف کیلیے کافی سے بھی زیادہ ہے ' جیسا کہ ارباب فن پر مخفی نہیں -

بہر حال حضرۃ عائشہ کا اختلاف اگر صریح و عمومی صورت میں متحقق بھی ہو جاے ' جب بھی تمام اجلۂ صحابہ اور احادیث معروفہ و مشہورۂ نبویہ کے مقابلے میں صرف انکا اختلاف کیونکر مقبول ہو سکتا ہے ؟ علی الخصوص جبکہ خود انکا قول موجود ہے کہ سفر کی حالت میں دو رکعت قرار دی گئی ' اور خود انکے بھانجے (یعنی عروہ) نے جو اس بارے میں اعلم الناس ہیں ' صاف صاف کہدیا کہ وہ کسی تاویل کی بنا پر ایسا کرتی تھیں ' نہ کہ کسی سنت کی بنا پر ؟ اگر حضرۃ عائشہ کے پاس کوئی دلیل سنت موجود ہوتی ' تو عروہ اس سے کیونکر بے خبر رہتے ؟ فتامل و تدبر -

(حکم نمار قصر)

(۷) اس بارے میں اختلاف ہے کہ حالت سفر میں قصر کرنا کس حکم میں داخل کیا جاے ؟ اور اگر پوری چار رکعت کوئی پڑھلے تو اسکا حکم کیا ہے ؟ آیا وہ حرام ہوگا ' مکروہ ہوگا ' یا یہ کہ اسکا ترک اولی ہے ؟ امام شافعی کا مذہب انکے ایک قول کے بموجب یہ ہے کہ قصر جائز ہے مگر اتمام افضل - لیکن اس سے زیادہ معتبر و مسلم قول انکا وہ ہے جسمیں قصر کو افضل بتلایا گیا ہے -

امام مالک سے بھی دو مختلف قول منقول ہیں - ایک میں قصر و اتمام دونوں کو یکساں بتلایا ہے - ایک میں قصر کے وجوب کے قائل ہیں - امام سحنون کی روایت وجوب ہی کی تائید کرتی ہے - امام احمد بھی ایک قول میں قصر کو افضل اور دوسرے میں اتمام کو مکروہ بتلاتے ہیں - امام ابو حنیفہ قصر کے وجوب کے قائل ہیں - یعلی بن امیہ کی حدیث میں انحضرۃ نے مثل امر کے فرمایا ہے کہ قبول کرلو - اسلیے احناف کہتے ہیں کہ وجوب ثابت ہوگیا -

لیکن " فاقبلو " کو اس طرح کا امر نصی قرار دینا جسکو وجوب کیلیے مستلزم قرار دیا گیا ہے ' ضروری اور قطعی نہیں - سب سے زیادہ اصح اور اوسط مسلک یہی ہے کہ قصر سنت ہے اور اتمام مکروہ - ائمۂ مذاہب کے مختلف اقوال میں سے ایک ایک قول سب کا بالاتفاق اسی کی تائید کرتا ہے - حضرۃ امام ابو حنیفہ باوجود وجوب کے فرماتے ہیں کہ قصر کی نیت واجب نہیں - اگر نیت واجب نہیں تو وجوب قطعی تو نہ ہوا -

(ریل میں نماز)

(۸) الحاصل آجکل کے سفر میں بھی قطعاً نماز قصر کا حکم باقی و قائم ہے ' اور حالت خوف اور شدائد کا نہونا اسپر کچھہ موثر نہیں ہو سکتا - انحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی پیٹھہ پر جب نماز ثابت ہے تو ریل کے اندر کیوں جائز نہوگی

یـورپ اور قـدیـم تـ اویـر
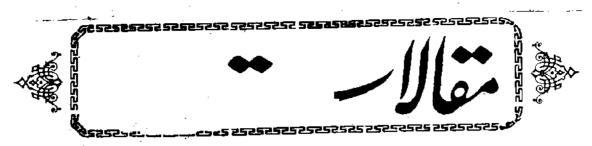
چند مہینوں کی بات ہے - ریوٹـر نے سفریجٹ عورتوں کے جنگی اقدامات کے سلسلے میں یہ خبر سنائی تھی کہ لنڈن کے شاہی عجائب خانے کی گیلری پر حملہ کیا گیا اور ایک نہایت قیمتی قدیم تصویر خراب کردی گئی جسکی قیمت ایک لاکھ پاونڈ کے قریب تھی

اس تار برقی کو پڑھکر بہت سے لوگوں کو تعجب ہوا تھا کہ کیا ایک پرانی تصویر اتنی قیمت کی بھی ہوسکتی ہے ؟

اسی زمانے میں ہمنے چا ہا تھا کہ قدیم تصاویر کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جائے اور اسکے اہم واقعات جمع کریں تاکہ قارئین الہلال کو موجودہ یورپ کی اس سب سے بڑی قیمتی جنس اور تجارت کا حال معلوم ہوجائے - آج اس مضمون کو شایع کرتے ہیں -

* * *

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ یورپ پر فلاکت و افلاس چھایا ہوا تھا ' اور ہزارہا انسان ایک گلاس بیر یا ایک انگیٹھی کوئلے کے نہ ملنے سے بیکسانہ دم توڑکر راہی ملک عدم ہوتے تھے !

مگر اب موسم بدل گیا ہے ' اور وہ نسیم مراد جو کل تک ایشیا میں چلتی تھی ' آج مغرب میں چلرہی ہے - دولت کے چشمے جو ایشیاء میں کبھی ابلا کرتے تھے ' اب بھی جوشزن ہوتے ہیں ' مگر ان سے جو سیلاب جاری ہوتا ہے اسکا رخ صرف یورپ ہی کی طرف ہے - صنعت و تجارت اپنی مقناطیسی کشش سے ایک ایک چپہ کو ایشیا کے گوشے گوشے سے کھینچکر مغرب پہنچا رہی ہے ' اور آج مغرب میں بے شمار انسان ایسے موجود ہیں جنکی آمدنی کا حساب ایک ایک گھنٹے کی آمدنی سے لگایا جاتا ہے !

اس غیر معمولی دولتمندی کا قدرتی نتیجہ ہے کہ ضروریات اور کمالیات تمدن سے گزر کے اب امتیازات میں مسابقت و مباہات شروع ہوگئی ہے - ایک شے گو کتنی ہی بیکار ہو لیکن اگر اپنے اندر کوئی ندرت یا اعجوبگی رکھتی ہے تو اسکی قیمت میں اتنی بڑی بڑی رقمیں دیجاتی ہیں کہ اگر وہ بدبخت انسانوں کے اطعام و فاقہ شکنی میں صرف ہوتیں تو ایشیاء کی وہ ہزارہا ہستیاں راتوں کو آرام سے سو سکتیں ' جنکی شب ہاے حرماں کروٹیں بدلتے یا ستارے گنتے بسر ہوا کرتی ہیں !!

* * *

اس قسم کی چیزیں زیادہ تر عام نیلاموں میں فروخت ہوتی ہیں - گذشتہ ربع صدی میں اس قسم کے جو بڑے بڑے نیلام ہوے ہیں ' انمیں سے بعض یہ ہیں :

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
جاک در ے	۱۹۱۲	۳۹۷	۴	۵۵۵۳۰۰
قصر ھملٹن	۱۸۸۲	۲۲۱۳	۱۷	۳۹ ' ۵۹۲
میکم یولج	۱۹۰۲۳	۲۸۲۰	۳۰	۳ ' ۹۳۱۴
ایریڈرک اسٹیزر	۱۸۹۳	۳۳۶۹	۳۷	۳۶۴۳۱
جون ٹیلر	۱۹۱۱	۱۵۴۵	۱۲	۳۵۸۴۹۹
پارکس	۱۹۱۰	۱۹۸	۳	۳۰۵۳۳۵
ایڈر ڈریر	۱۹۱۲	۳۶۴	۳	۲۱۹۵۲۵

مشہور ریفیل مصور کی بنائی ہوئی ایک تصویر جو ایک لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ کو فروخت ہوئی !

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
میکم رسل	۱۹۱۲	۳۱۳	۴	۲۱۸۸۲۶
سرکیز کارکنیر	۱۹۱۲	۲۷۲	۳	۱۵۷۷۹۱
الگزینڈر نرنگ	۱۹۱۰	۶۸۳	۳	۱۵۳۸۹۱
جان ڈلفس	۰۰۱۲	۵۹۴	۶	۱۳۱۰۰۳
اسٹیفن	۱۸۹۵	۱۲۴۹	۹	۱۴۱۰۰۴
ھولنڈ	۱۹۰۸	۴۳۲	۳	۱۳۸۱۱۸
بیرن شروڈر	۱۹۱۰	۴۲۳	۳	۱۳۰۰۵۸
ورتھیمر	۱۹۱۲	۱۷۶	۲	۱۳۲۰۲۱
لارڈ ڈیڈلی	۱۸۹۲	۱۹	۱	۱۰۱۳۲۰

یہ صرف چند تاریخی نیلاموں کی فہرست ہے ورنہ اس قسم کے عام نیلام تو ہمیشہ ہوا کرتے ہیں -

(قدیم تصـاویر)

اس قسم کے نیلاموں میں جو چیزیں زیادہ تر فروخت ہوتی ہیں' وہ قدیم تصویریں اور پرانی قلمی کتابیں ہیں - اسوقت ہم صرف تصـاویر کو لیتے ہیں اور کتابوں کو آیندہ فرصت کیلیے ملتوی رکھتے ہیں -

نام تصویر	نام مصور	نیلام	قیمت
مریم اور مسیح (علیہما السلام)	انڈریا منانیا	ویر	۲۹۵۹۰
ایک بڑھیا	فرنیس ھرس	برکس	۶۷۳۶۰
تیر اور انوار نیلگون	ٹرنر	„	۰۵۸۹۰
دی رال لابنیوی	دی لاٹور	درے	۰۴۴۰۰
مسز ولیمس	ریبرن	۰	۰۳۴۱۵
مسز ھاے	„	۰	۰۴۴۹۰
ایک بڑھیا جو پرند کے پر نوچ رہی ہے	رمبرنٹ	لیوتھا	۹۸۰۰
سالومی	رنیھلبت	کارکنر	۹۲۰۰
امیرہ ٹیلیرنڈ	میکم ویگابرون	درے	۰۰۰

الذين في البحـر اسفلهـا يصعدون فيستقـون المـاء فيصبون على الذين اعلاها - فقال الذين في اعلاها لا ندعكم تصعدون فتؤذوننا ' فقـال الـذين في اسفلـهـا فانا ننقبها في اسفلها ' فان اخذوا على ايديهم فمنعوهم ' نجـوا جميعاً ' وان تركوهم غرقـوا جميعـا ! (رواه البخاري و الترمذي و احمد)

بعضوں کے حصے میں نیچے کا طبقه - نیچے والے پاني وغیره کي ضرورت سے اوپر کے طبقـه میں جاتے تهے اور اوں پر چھینٹیں ڈالتے تهے - اسپر اوپر والوں نے کہا که اب هم تمکو اوپر نه آنے دینگے - تم همکو تکلیف پہنچاتے هو - نیچے والوں نے کہا اگر تم اوپر نه آنے دوگے تو نیچے کے تختے میں هم سوراخ کردیتے هیں - اب اگر لوگوں نے انکا هاتهه پکڑلیا اور اونکو اس سے بازرکھا تو سب محفوظ رهینگے - اور اگر چھوڑ دیا تو سب هي ڈوب جائینگے "

(امم گذشته اور عذاب الهي)

تم سے پہلے بھي دنیا میں قومیں پیدا هوئیں اور اپنے اعمـال سئیه کي پاداش میں آخر کار تباه و برباد هوگئیں - انـکے حالات و واقعات همارے لیے تازیانۂ تنبیه و عبرت هیں ' لیکن کیا تمنے کبھي جاننے کی کوشش کي که انکي بربادي اور هلاکت کا سبب کیا تھا ؟ ایک قوم کے چند افراد پہلے عصیان الهي ' خیانت ملي ' اور منافقت قومي کے مرتکب هوتے هیں - قوم کے اهل دانش و فہم اور ارباب ایمان و اخلاص اگر اسي وقت متنبه هوجائیں ' اور فرض الهي جو انکے ذمه عائد هے اوسکے ادا کرنیکي کوشش کریں ' تو یقیناً یه سیل بلا چند لمحوں میں تھم جائیگا ' اور سفیـنۂ نجات قومي غـرق هونے سے محفـوظ رهیـگا ' لیکن اگر سوء اعمـالي نے بد بختي اور سیه کاري نے سیه نصیبي کي صورت اختیار کرلي هے ' تو اداے فـرض کي جگـه مسامحت و مساهلت لے لیگي ' جو گنـہگاروں کو بے باک اور بـد کاروں کو دلیـر بنـا دیگی ' اور اسطرح اس تاریکي کا باریک پرده جسنے پہلے صرف چنـد قلوب هی کو فرض شناسي ' اطاعت رباني ' اور ایثار ملي سے محروم کیا تھا ' اب اور زیاده غلیظ و کثیف هو جائیگا - تا آنکه آنکهیں دیکھنے سے ' هاتهه ٹٹولنے سے ' پاؤں چلنے سے مجبور هو جائینگے ' اور پھر اسي پردۂ ظلمت میں صاعقۂ عذاب چمک کر اور کڑک کڑک کر هلاکت کي خبر دیگا اور تمـام قوم پر گرکے موت اور بربادي پھیـلا دیگا - بني اسرائیل کي هلاکت و بربادي کا افسانه تم نے سنا هے ؟

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بني اسرائیل ' کان الرجل یلقی الرجل ' فیقـول یا هذا اتق الله ودع ما تصنع فانـه لا یحل لک ' ثم یلقاه من الغد ولا یمنعه ذلک ان یکون اکیله و شریبه وقعیده ' فلما فعلوا ذلک ضرب الله قلوب بعضهـم علی بعض - ثم قال " لعن الذین کفروا من بني اسرائیل علی لســان داؤد و عیسی بـن مـریم " الی قوله " فاسقون ثم قال : کلا و اللـه لتـامرن بالمعروف و تنهون عن المنکر ' و لتـاخذن علی یدي الظالم و لتا طـرنه علی الحق اطرا ' و تقصرنه علی الحـق قصرا !

آنحضرت صلعم نے فرمایا : سب سے پہلے بني اسرائیل میں جو نقص پیدا هوا وه یه تها که ایک شخص دوسرے شخص سے ملتـا جو مبتلاے گناه تھا اور کہتا که اے شخص خـدا سے ڈرو ' اور اس کام سے باز آجا که تجهے جائز نہیں - پھر جب اس گنہگار سے ملاقات هوتی تو اسے گناه سے روکنا ترک کردیتا کیونکه وه اسکا هم نواله و هم پیاله هو جاتا - جب بني اسرائیـل ایسا کرنے لگے تو خدنے (اثر صحبت سے) اونکے دل یکساں کر دیے - پھر آنحضرت نے قرآن کيؔ یه آیة پڑھي " داؤد اور عیسی ابن مریم کي زبان سے وه ملعون کیے گئے جنھـوں نے بني اسرائیل میں سے کفر کیا "

(رواه ابـو داؤد)

پھر فرمایا : خـدا کي قسم تم اے مسلمانوں ! امر بالمعروف او و نہي المنکر کا فرض ادا کرو ' اور ظـالموں کا هاتهه پکڑو اور اونکو حق و انصاف پر چلنے کیلیے مجبور کرو !

پھر کوئي هے جو اس صداے حق کو جو قلب نبوة سے اٹھي ' اور اس زبان سے نکلي جو " ماینطق عن الهوی " کي شہادت رباني سے مقدس اور " ان هو الا وحي یوحی " کي توثیق سے پاک کی گئی تھی ' سنے ' اور اس اطاعت معصیت او و وفاداري ظلم و عدوان کے پردۂ فریب کو چاک کردے ' جسنے آج کڑوروں پیروان اسـلام کي نظروں سے خـدا اور اسکي عدالت کي صورت چھپا دي هے ؟

کیا تم نہیں سنتے که اسلام کا داعي مقدس تم سے کیا کہه رها هے ' اور تم کو قائم کرنے والا تم سے کیا چاهتا هے ؟ کیا صاف صاف وه نہیں کہتا که ظالموں کا هاتهه پکڑو ' او و انهیں حق او و عدالت پر چلنے کیلیے مجبور کرو ؟ پھر کیا تم نے کبھی انکا وه هاتهه پکڑا جو خدا کے بندوں پر ظلم و جبر کیلیے اٹھتا هے ؟ اور کیا کبھی اپنے جہاد صداقت و حریت سے انکا مقابله کیا که وه حق کی پامالی سے باز آجائیں اور خدا کی پاک عدالت کیلیے مجبـور هوں ؟ اگر تم مومن و مسلم هو ' تو تم کو وه هونا چاهیے جنھیں اس حکم الہی کے تخاطب سے پاک بنایا گیا - نه که وه ' جو معصیت کی اطاعت او و ظلم و عدوان کی وفاداري کی لعنت سے نا پاک کیے گئے ؟ تم حق کیلیے بنائے گئے هو - پس حق هی کے هو کر رهو ! تم کو ظلم و ضلالت پر چیخنے ' چلانے ' هاتهه کو حرکت دینے ' اور زبان کو وقف جہاد لسانی کر دینے کا حکم دیا گیا هے - پس خدا کی مغضوب و مردود قوموں کی طرح شیطانی وسوسوں کے ماتحت نه آؤ او و اپنے کاموں کو انجام دو ! سچا مسلم وهی هے جو اس حکم پر عامل هو ' اور وه ظلم پرست روح کبھی مومن نہیں هوسکتی - جو فاطر السماوات و الارض کے حکم اور ختم المرسلین کی دعوة کو بھلا دے - تم سے پہلے جتنے برباد هوے انکي بربادي صرف اسي کا نتیجه تھي که انهوں نے اس حکم الهي کو بھلا دیا ' اور ظلم کے دوست اور غاصب و جابر قوتوں کے غلام بنگئے - بني اسرائیل کي رحمت لعنت سے بدل گئي ' اور سلیمـان کا تخت اور داؤد کا هیکـل خونخوار ظالموں سے بھر گیا - یه سب کیوں هوا ؟ صرف اسلیے که انهوں نے ٹھیک ٹھیک اسي طرح خدا اور اسکے مقدس رسولوں کا حکم حق پرستي و حق پژوهي بھلا دیا جسطرح که اے روے زمین کے سب سے بہتر انسانوں تم بھلا رهے هو ! !

اور اے علمـاے امت محمدیه ! و اے رؤسا ملت اسلامیه ! ! اٹھو که وقت آگیا ' هاتهه بڑھاؤ که صداقت طالب اعانت اور اسلام اپنے فرض کیلیے پکار رها هے ! سنو ' صداے حق کیا کہتي هے ؟ کیا علماؤ رؤسـاے بنی اسرائیل کي طرح تمهارا بھي اراده اس عهد شرو و شر میں خاموشی و سکوت کا هے تاکه تمام قوم کي هلاکت و بربادي کا سامان هو ؟ کیا تم سب سے پہلے اس بات کیلیے جوابده نہیں هو جسکے لیے تمام امت جوابده هے ؟ کیا تمهیں معلوم نہیں که بني اسرائیل کا پہلا گناه اسکے عالموں اور پیشواوں هي سے نکلا تھا ؟ آه سنو که مخبر صادق کي آواز بے ایف کیا کہه رهي هے ؟

والذي نفس محمد بیده لتامرن بالمعروف و تنهون عن المنکر او لیوشکن الله ان یبعث علیکم عقاباً من عنده ثم لتدعونه فلا یستجاب لکم (رواه احمد و الترمذي)

اوس ذات اقدس کي قسم جسکے هاتهه میں محمد کي جان هے ' تم فرض امر بالمعروف اور نهي عن المنکر ادا کرو ' ورنه خـدا تم پر اپنا عـلم عذاب بھیجیگا پھر تم پکاروگے ' لیکن قبول نه کیا جائیگا !

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
خروج	پونگٹن		۳۴۰۰
مصور کی لڑکیاں	گانیبرد	۵۸۸۰	۸۴۰۰
مسز پرل بیچلي	"		۴۶۲۰
جان الڈ	"		۴۲۰۰
مسز گرانفل	جان هیز		۳۵۷۰
کوینٹھہ و ملٹهن	سر طامس لارنس		۱۷۴۰۰
سر چارلس لاڈر	"		۴۹۴۰
مسز هاے	سر ایچ بریبرن		۲۲۲۹
جنرل هاے	"		۵۲۵۰
مسز لوئي ڈیوڈ سن	"		۳۲۶۰
مسز طامسن	"		۴۶۷۲
لارڈ نیوٹن	"		۷۱۲۰
مس مانٹلو	"		۵۰۴۰
مسز آکینس لو	"		۴۹۰۵
ایک لیڈي کي تصویر	"		۳۹۹۰
مسز میکرٹني	"		۳۳۹۹
مسز ڈنکن	"		۳۳۲۰
حنه لیڈي اسکهاپ	سر رینگلڈز		۹۴۰۵
لیڈي سارا ربنبري	"		۸۹۱۰
لیڈي بلیک	"		۵۲۵۰
تابین و تعزیت کي لڑکیاں	"		۹۰۳۰
برنس میں ایک بڑا تالاب	ٹرنر	۳۱۰	۳۲۸۰

اس فہرست سے جو صرف سال گذشتہ کي فروخت شدہ تصاویر کي ہے ' آپکو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ انگریزي قوم باکمال اور مقبول عام مصوروں سے خالی نہیں ہے - گذشتہ صفحات میں آپنے پڑھا ہوگا کہ بعض بعض تصاویر کي قیمت ایک ایک لاکھہ پونڈ ہے مگر جیسا کہ ہم لکھچکے ہیں ' اسکو گراں بہالي کی انتہالي سرحد تصور کرنا درست نہوگا - ابھي حال میں ایک تصویر (جو آپکو اس مضمون کے صفحہ اول کي ابتدا میں نظر آتي ہے) ایک لاکھہ ۴۰ ہزار پونڈ کو فروخت ہولي ہے - یہ تصویر پنیشیگبر میڈونا کي ہے اور اسکے بنانے کا فخر ریفیل کے قلم کو حاصل ہے - یہ تصویر لیڈي کوپر کے پاس تھي - لیڈي کوپر کے پاس سے لیڈي ڈیونشائر کے پاس پہنچي جو لیڈي کوپر کي رشتہ دار ہیں - اور لیڈي ڈیونشائر سے ڈیوروین کي معرفت امریکہ کے مشہور اور بہت بڑے دولتمند تاجر مسٹر پي - اے - بي - ونڈر نے خریدي ہے -

الہلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

افریقہ کا سر مخفی

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیہ

(۴)

(شیخ سنوسي دوم اور متمہدي سوڈاني)

شیخ سنوسي دوم کے عہد کے سب سے بڑے واقعات دو ہیں :

(۱) محمد احمد سوڈانی کا ادعاے مہدویت اور سوڈاني تحریک -

(۲) فرانسیسي سرحد تک سنوسي حکومت کا پہنچنا اور باہمي جنگ و پیکار -

مہدي سوڈاني اور شیخ کے تعلقات کا واقعہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ شیخ اول و دوم کی نسبت بھی ادعاء مہدویت کا گمان کیا جاتا تھا - نیز اس لیے بھی کہ اس سے شیخ کے طریقہ اور مقصد دعوۃ پر روشنی پڑتی ہے -

محمد احمد سوڈاني نے جب مہدویت کا دعوا کیا ' اور تمام سوڈان اور اطراف افریقۂ شمالي میں اسکے خلفا پھیلنے لگے تو شیخ نے ایک ناطرفدرانہ اور خاموش حالت اختیار کرلي - نہ تو انھوں نے اسکو روکنا چاہا ' اور نہ اپنے عظیم الشان حلقہ اثر کو اسکي اعانت کا حکم دیا - وہ دیکھہ رہے تھے کہ یہ ابتدا ہی سے ایک جنگی تحریک ہے ' اور اسکا اجتماع دفع کفار و اعداء اسلام کیلیے بہر حال مفید ہے - پس اسکو روکنا اور اسکي عملاً مخالفت کرني مصلحت ملي کے خلاف ہے - البتہ اسکي اعانت بھي نہیں کي جاسکتي کیونکہ اسکي بنیاد دعوے پر رکھي گئي ہے اور وہ دعوا صحیح نہیں ہے -

لیکن سوڈانی کیلیے ضروري تھا کہ وہ شمالي افریقۂ و مصر ' بلکہ تمام عالم اسلامي اور تمام براعظم افریقہ و جزیرۂ عرب کے اس عظیم الشان حلقۂ دعوۃ کي طرف جلد سے جلد متوجہ ہوتا اور اس سے فائدہ اٹھانے کي کوشش کرتا - خود شیخ سنوسي اول کي نسبت ادعاء مہدویت کا ذکر کیا جاتا تھا ' اور بہت سے لوگ آیندہ ظہور میں آنے والے واقعات کی نسبت اسکي پیشین گوئیاں بیان کیا کرتے تھے - یہ بھي مشہور تھا کہ وہ خود اپنے تئیں موعود و منتظر قرار نہیں دیتا ' لیکن علم الہی کي بنا پر کہتا ہے کہ اسي کے نسل سے کوئي ظہور ہوگا - ان حالات میں محمد سوڈانی نے سمجھا کہ اگر یہ سلسلہ اسکا ساتھہ دے ' تو وہ اپنے کاموں کیلیے تمام دنیا سے مستغني ہوجائیگا ' اور ایسا ہونا ممکن بھی ہے - کیونکہ اسی قسم کے خیالات اسکی نسبت بھی بیان کیے جاتے ہیں -

چنانچہ سنہ ۱۸۸۳ میں جبکہ سوڈاني کي تحریک ابتدائي منزلوں سے گذر چکي تھي ' اسنے ایک لمبا چوڑا خط شیخ سنوسي کے نام لکھا ' اور اسمیں اسے دعوت دي کہ اگر وہ ساتھہ دیگا تو سوڈاني اسے اپنے مخصوص ترین خلفا میں جگہ دینے کیلیے طیار ہے - یہ مراسلہ شیخ عبد اللہ نامي ایک سوڈاني عالم کے ذریعہ روانہ کیا گیا تھا -

ليڈي ڈريل	ريبرن		۱۷۰۰۰
همشير رمبرنت (مشهور مصور رميرنت)		كار كانو	۱۴٦۰۰
ايک لڑکي مع بچے	-	هوكر	۱۴۱۰۰
خلوت	كوارڈ	كاركانو	۱۴۰۰۰
پيٹا	منتّانيا	ربڈي	۱۲۹۱۵
بازار جاتا	ڈررن	يارکس	۱۲۱۰۰
سينٹ زيلو بيرس کي زندگي -	بوچلے	ايڈمي	۱۱۳۴۰
ايک يهودي ربي	رميرنت	يارکس	۱۰۲۸۰
تعليم سب کچهه کرتي ہے	ڈررہ	روسل	۱۰۰۰۰

اس فہرست میں آپنے دیکھا هوگا کہ بعض بعض تصويروں کي قيمت ... ۲۹ پونڈ سے زايد دي گئي - آپ شايد اسي قيمت کو انتہا ئي خيال کرينگے ؟ مگر ذرا انتظار کيجيے - عنقريب ايک اور تصوير کا تذکرہ آپکي نظر سے گزريگا جسکے متعلق خود يورپ نے تسليم کرليا ہے کہ يہ گراں ترين تصوير ہے جو آج تک فروخت هوئي ہے -

(قديم تصاوير کي تجارت)

قاعدہ ہے کہ جب کوئي کام چلنے لگتا ہے تو پهر لوگ اسے بطور پیشے کے اختيار کرليتے هيں - چنانچہ جب بعض لوگوں نے دیکھا کہ نوادر و تحف کا مذاق بڑهرها ہے اور لوگ عام طور پر اسکے متلاشي و جويا هوتے هيں ' تو انهوں نے پيشہ کے طور پر يہ کام شروع کر ديا - اسوقت يورپ اور امريکہ ميں بہت سي کمپنياں نہايت وسيع پيمانے پر قائم هيں - جہاں صرف نوادر و عجايب فروخت هوتے هيں - انکے وکيل (ايجنٹ) تمام اقطار عالم ميں پهيلے هوے هيں - جہاں کوئي عجيب يا نادرہ روزگار شے انهيں نظر آجاتي ہے' فوراً اپني کمپني کو اطلاع ديديتے هيں -

نوادر و عجائب کي تجارت کسقدر نفع بخش ہے ؟ اسکا اندازہ ذيل کي فہرست سے هوسکتا ہے جسميں صرف چند تصاوير کا ذکر ہے جو ان نوادر فروشوں نے لي تهيں اور اسکے بعد پهر فروخت کيں :

نام تصوير	نام مصور	خريد بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
مريم (عليها السلام)	انڈريا منتّانيا	۴۰۰۰	۲۹۵۰۰
مديشي	انجيولو بر نزينو	۷۰۰۰	۱۱۳۴۰
ايک جوان	" "	۲۰۰۰	٦۰۹۰
مسيٖن	پولن ويرونيز	۱۲۰۸	۷۲۲۰
زمين اور انسان -	ٹچيان	۲۱	۱۱۲۵
مريم (عليها السلام)	كار لوكريولي	۹۰	۲۸۰۰
" "	ڈي بلٹو منيارڈي	۱۹۹	۲۵۰۰
وينس کے قريب ايک جزيرہ -	فرنسکو گارڈي	۱۷	۲۱۰۰

اس فہرست ميں ۹۰ پونڈ کو جو تصوير خريدي گئي تهي وہ اٹهائيس سو پاؤنڈ کو فروخت کي گئي !

غرضکہ يورپ کي تمام تجارتوں ميں نوادر فروشي کي تجارت سب سے زيادہ نفع بخش ہے- اسکي بڑي وجہ يہ ہے کہ بعض نوادر نہايت کم قيمت ملجاتے هيں - کيونکہ انکے بے خبر مالک انکي قيمت سے واقف نہيں هوتے - تهوڑے عرصہ کے بعد جب وہ بکنے لگتے هيں تو اصلي قيمت سے اتنے زيادہ داموں پر فروخت هوجاتے هيں کہ دوسري تجارتوں ميں اتنے نفع کا تصور بهي نہيں هوسکتا - بعض تصويرونکي تو يہ حالت ہے کہ انکي قيمت ايک ايک لاکهہ پونڈ ملي ہے - چنانچہ آپ ابهي پڑه آے هيں کہ "ارض و اشخاص" تصوير ۲۱ پونڈ کو لي گئي تهي اور ۱۱۲۵ کو فروخت هوئي !

ايک اور تصوير جو ليويہ کے نيلام ميں ۵٦۰ پونڈ کو ليگئي تهي' ۱۹۸۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي - کار کانو کے نيلام ميں جو تصوير ۱۴٦۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي' وہ دراصل ۸۸۴ پونڈ کو خريدي گئي تهي - ويبر کے نيلام ميں جس تصوير کے ۲ هزار پونڈ آے ' وہ صرف ۲۳۱ پونڈ کو خريدي گئي تهي !!

(تصاوير کي انتہائي قيمت)

ميدان عمل ميں هزاروں آدمي اترتے هيں اور ان ميں بہت سے ايک حد تک کمال بهي پيدا کرليتے هيں - مگر ايسے لوگ جنهيں انتہاء کمال اور قبول عام کي سند ملے صرف چند هي هوتے هيں - ليکن جنهيں يہ مرتبۂ بلند ملتا ہے انکي قدرداني کا يہ عالم هوتا ہے کہ کسي شے کا انکي طرف منسوب هو جانا هي اس شے کے بيش بہا هونے کے ليے کافي هوتا ہے - چنانچہ هولينڈ ' امريکا ڈينمارک ' جرمني ' اطاليا وغيرہ کے جن مصوروں نے شہرت کمال حاصل کي ہے ' انکي تصويرونکي قيمتوں ميں برابر اضافہ هوتا رهتا ہے - مثلاً يورپ ميں رمبرانت مصور بہت مقبول ہے - اسکي تصويروں کي جو قيمت چند روز پہلے تهي وہ آج نہيں ' اور جو آج ہے وہ يقيناً کل نہ هوگي - مارکوئس آف لينڈون کے يہاں رمبرانت کي تصوير تهي جو آس نے نہايت بڑي قيمت پر لي تهي - اسکے بعد جب فروخت کي گئي تو ايک لاکهہ پونڈ کو فروخت هوئي ! يہ تصوير فيور شام کے پاس پہنچي اور جب آس نے فروخت کي تو اسکي قيمت ۵ لاکهہ پونڈ ملي !

جان استين بهي ايک مشهور مصور ہے - اسکي ايک تصوير سنہ ۱۸۷۷ ع ميں ۸۷۰ پونڈ کو فروخت هوئي تهي' مگر سنہ ۱۹۱۳ ع کے موسم گرما ميں ۲۱۵۲ پونڈ کو بکي ! گيرارڈ ڈيوڈ کي ايک تصوير سنہ ۱۸۹ ع ميں ۱۲۰ پونڈ کو فروخت هوئي تهي ليکن گذشتہ سال ڈيفرس کے نيلام ميں اسکي قيمت ۱۴٦۰ پونڈ ملي

ان تمام واقعات سے بهي زيادہ تعجب انگيز يہ ہے کہ مريا ٹريزا ... البين کے ايک مشهور مصور ويلا سکوئا کي لڑکي تهي ' اسکي تصوير بيسويں صدي کے آغاز ميں ۲۰ پونڈ کو خريدي گئي تهي - اور وهي ويبر کے نيلام ميں ۲۲۵۰ کو فروخت هوئي ہے !

ذيل ميں ايک فہرست دي جاتي ہے جس سے معلوم هوسکيگا کہ ان کن مصوروں کي تصويرونکي کيا کيا قيمت ملي ہے ؟

نام تصوير	نام مصور	خريد	فروخت
ڈي وال ڈي بوني	دي لاٹور	۲۰۸	۲۴۰۰۰
اميرو ٹليرنڈ	ميڈم دی برون	٦۴۰	۱٦۰۰۰
قرباني	فرا گونار	۲۱۲	۱۴۴۰۰
تعليم	"		۱۰۰۰۰
تعظيم	"	۸۰۰	۲۸۴۰
شاگرد	ڈررہ	۴۸	۸۲۰۰
باني قصور	شارڈن	۴	۷۲۰۰

(مصورين انگلستان)

هم نے ابهي تک انگريزوں کي تصاوير کا ذکر نہيں کيا ہے اس سے آپ يہ نتيجہ نہ نکاليں کہ انگريز اس ميدان ميں بالکل نہيں اترے يا اترے مگر کوئي کمال پيدا نہ کرسکے - صرف ايک گذشتہ سال کے اندر انگريز مصوروں کي کهينچي هوئي تصويريں جو فروخت هوي هيں' انکي فہرست يہ ہے :

بتلاے' اور اسکے بعد خود آنحضرة صلی الله علیه وسلم کے دربار میں مجھے حضوري نصیب هوئي اور میں نے دیکھا که انکے اصحاب کے ساتھه ساتھه میرے اصحاب کے مقامات بھی قرار دیے گئے ھیں - چنانچه مجھے نظر آیا که حضرة ابوبکر صدیق کي کرسي پر میرے ایک اصحابي کو جگه دي گئی ہے' اور اسي طرح حضرة عمر کي کرسي پر میرے دوسرے صاحب کو - حضرة عثمان کی کرسي کي نسبت مجھسے کہا گیا که وہ ابن السنوسي کیلیے ھے - (یعنے آپکے لیے)

پھر میں نے حضرة علي کي جگه دیکھي اور اسپر اپنے ایک دوسرے رفیق کو متمکن پایا -

میں نے همیشه آپکي روحانیة کو اپنے بعض اصحاب کے ساتھه اپنے همراہ پایا ہے "

آخر میں لکھا تھا :

" جب میرا یه خط آپکو ملے تو چاهیے که دو راستوں میں سے ایک راسته اختیار کریں - یا تو آپ مصر اور اسکے نواحي کي طرف متوجه هوں - یا همارے طرف هجرت کریں - یه دونوں صورتیں آپکے سامنے هیں -

البته مجھے هجرت زیادہ محبوب ہے اور آپکو معلوم ہے که هجرت کا ثواب سب سے زیادہ ہے "

(شیخ سنوسي کا جواب)

شیخ سنوسي نے اس خط کو پڑھکر کیا جواب دیا ؟

یه ظاهر ہے که یه موقعه شیخ کي صداقت اور راست بازي کے لیے ایک کامل درجه کي آزمایش تھي - اگر اسکے دل میں جھوٹے دعوؤں اور غلط اعلانات کا کچھه بھي کھوٹ ہوتا تو وہ اس موقعه پر یا تو سوڈاني کا ساتھه دیتا یا اسکے سامنے ایسے هي روحاني دعوے پیش کرتا -

سوڈاني اسکي نسبت شهادت دے رہا تھا که اسکا مرتبه غیر معمولي اور عام انساني کمالات سے ارفع ہے' اور اسکي جگه آنحضرة صلے الله علیه و سلم کے اصحاب اور خلفاؤ جانشین میں اسے نظر آئي ہے - پس اگر اسکے دل میں سچائی نہوتی تو ضرور تھا که اس بڑي شهادت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا -

لیکن جونهي اسنے خط کو پڑھا اور اس حصے تک پہنچا جہاں سوڈانی نے لکھا تھا که " میرے ساتھیوں کو آنحضرة کے خلفاء ؤ اصحاب کي جگه دي گئی " تو وہ غصه سے بھر گیا ' اور اسکے بعد جب یه پڑھا که " حضرة عثمان کي کرسي تمھارے لیے مخصوص کي گئي ہے " تو اسکے غیظ و غضب کي کوئي انتہا نہیں رهي - اس نے خط پھینک دیا اور چلاکر کہا :

" استغفر الله ! جس خاک پر سے اصحاب رسول اور حضرة عثمان گذرے هیں' هم تو اسکا درجه بھي حاصل نہیں کر سکتے - کچھه نہیں - یه هفوات و خرافات هیں ہے' دین کي تحقیر' اور شارع مقدس کا مقابله ! ! "

اس نے سوڈاني ایلچي کو نا کام واپس کردیا اور کہا که میرے پاس تمھارے متمهدي کیلیے کچھه نہیں ہے - اگر وہ کفار سے مقابله کي طیاري نه کرتا اور سرزمین اسلام کو دشمنان ملت سے پاک کرنے کي تحریک نهوتي تو میں اسکی پوري پوري مخالفت کرتا -

ایڈیٹر الهلال کی رائے

میں همیشه کلکته کي یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز (نمبر ۱۵/۱ - رپن اسٹریٹ کلکته) سے فرمائش کي - چنانچه دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انھوں نے دي هیں اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هر طرح بہتر اور عمدہ هیں' اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هیں - مزید براں مقابلتاً قیمت میں بھی ارزاں هیں - کام بھي جلد اور وعدے کے مطابق هوتا ہے -

(ابو الکلام آزاد - ۲ مئی سنه ۱۹۱۴ع)

مسئلۂ قیام الهلال

الهلال کي گذشته اشاعتوں میں " مسئلۂ قیام الهلال کا آخري فیصله " دیکھکر بے حد رنج هوا -

قوم کي اس تیرہ و تاریک گھٹا میں الهلال اور صرف الهلال هي کي روشني ایسي ہے جو گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کرسکتي ہے - الهلال اور صرف الهلال هي ایک سچا هادي اور ایک ایسا رهبر و رهنما ہے جو کشتي قوم کو گرداب ضلالت سے نکالکر سچي راہ پر لگا سکتا ہے' اور جسکے سچے اور بے لاگ صلاح پر قوم کي دیني و دنیاوي فلاح منحصر ہے - اگر اسکي ضرورت ہے که مسلمان زندہ رهیں' اگر یه ضروري ہے که اسلام صرف نام هي کو باقي نه رہے بلکه هر مسلم هستي کو سچا مسلمان هونا چاهیے' تو یقین فرمالیے که میرا یه ایمان ہے که الهلال کو زندہ رهنا اور قوم کي رهنمائي کرنا چاهیے !

مانا که الهلال اپني " پہلی منزل دعوة " سے گذر چکا ہے' لیکن قوم ابھي پوري طرح سے بیدار نہیں هوئي اور میں اس تباہ کن غفلت کے خیال سے لرز رها هوں جو نیم باز آنکھوںپر چھا جایا کرتي ہے - پس قطعي ضروري ہے که یه صداے غفلت شکن برابر جاري رہے -

آنجناب نے جو صورت الهلال کے مالي مسئله کي درستگي کي تجویز فرمائي ہے' وہ اس خیال سے که مسلم پبلک شاید زیادتي قیمت کي متحمل نه هوسکتي' نہایت مناسب ہے' لیکن میں چونکه اپنے زمانۂ قیام کلکته میں (جب ڈاکٹري و علم حیوانات پڑھتا تھا) الهلال پریس کے وسیع انتظامات دیکھه چکا هوں' اسلیے میري راے یه ہےکه زیادتي قیمت هي بہتر تھي اور الهلال آٹھه روپیه میں بالکل مفت ہے - بہر حال میں کوشش میں هوں که خریدار پیدا کروں اور میرا ارادہ ہے که ان اطراف میں دورہ کروں اور لوگونکو خریداري پر آمادہ کروں - بہتر تھا که جناب قواعد ایجنسي بھي روانه کرنیکي هدایت فرما دیتے تاکه شهروں میں ایجنسیاں قائم کرانے کي کوشش کرتا - مجھے امید ہے که انشاء الله دو هزار خریدار بہت جلد پیدا هوجائینگے اور خدا آپکے مشن کو هر طرح سے کامیاب کریگا -

نیاز مند رحم حسین قدوائي - بارا بنکي -

گذشته الهلال میں (صدا به صحرا) کے عنوان سے جو مضمون شایع هوا ہے اسنے همدردان ملت اور علی الخصوص ناظرین الهلال کے دل دهلادیے' اور ابتک بھي اسکا انتشار باقي ہے - لیکن خداے قادر و توانا سے همیں امید کامل ہے که مولانا کے خیالات کے موافق دو هزار خریدار دو هفته میں ملجائینگے' بشرطیکه هر ناظر الهلال اس رساله کي سچي خدمت پر کمربسته هو (جو میرے خیال ناقص میں اسکا فرض اولین اسلامي ہے) کیونکه یهي ایک وہ اخبار ہے جو احیاء شریعت کا مرید اور صداے حق سے ممجد ہے -

همارے مردہ دل اس کي آواز سے زندہ هیں - اگر یه نهوگا (خدا نخواسته) تو دیکھه لینا هم پھر مردہ هوجاینگے - هم اس کي توسیع کے لیے هزار جان سے کوشاں هونگے - اگر سو مرتبه بھي هوسکے تو اسکے خریدار کا شرف غلامي حاصل کرنے کے لیے تیار هوں !

بہر حال میرے ایک عزیز اسوقت ایک پرچه کے خریدار هوچکے هیں ایک اور اخبار ذیل کے پته پر ارسال فرما دیجیے -

سید امیر الدین وکیل مدهول علاقه نظام دکن

(بقیه مضمون کے لیے صفحه ۱۸ ملاحظه هو)

(سوڈانی کا خط شیخ کے نام)

یہ خط کی مختلف کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جو فتح سوڈان کے بعد مصر میں شائع کی گئیں - نعوم بک نے تاریخ سوڈان گورنمنٹ مصر کے سرکاری کاغذات سے مرتب کی ہے' اور اس خط کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی نقل خرطوم میں سنوسی کے خزائن سے ملی - ہمیں اس دینی و سیاسی تعصب کا حال بھی معلوم ہے جو گورنمنٹ مصر اور مصر کے انگریزی اثر کے حلقوں میں سوڈانی تحریک کی نسبت قدرتاً موجود ہے' اور اسلیے پورے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان نیم سرکاری کتابوں کے پیش کردہ کاغذات کہاں تک صحیح اور درست ہیں ؟ تاہم اس واقعہ کی صحت میں بھی شک نہیں - کیونکہ خود سنوسی اعیان و اکابر نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے' اور ظن غالب یہی ہے کہ اس خط کی نقل بھی صحیح ہوگی -

اس خط میں حمد و نعت کے بعد پہلے اپنے ان حالات کو لکھا ہے جو ادعاء مہدیت سے پہلے پیش آے اور جو آنے والے ظہور کی خبر دیتے تھے - اسکے بعد حکم الہی سے دعوا کرنے کا حال لکھا ہے

یہ پہلی اور ایک ہی تصویر ہے جو موجودہ حضرۃ شیخ سنوسی اور انکے خلفاء خاص کی لی گئی ہے - موجودہ شیخ بالکل درمیان میں کھڑے ہیں

اور وہ تمام دلائل لکھے ہیں' جو اسکے خیال میں اثبات مہدیت کیلیے قاطع ہیں - مثلاً یہ کہ میرا نام محمد ہے - میری ماں کا نام آمنہ تھا اور باپ کا عبد اللہ - حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مہدی کا نام اور اسکے والدین کا نام وہی ہوگا جو انحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے والدین کا ہے - وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد شیخ سنوسی کو مخاطب کرکے کہتا ہے :

" و اعلم یا حبیبي قد کنا و من معنا من الاعوان' ننتظرک لاقامة الدین قبل حصول المهدیة للعبد الذلیل' وقد کاتبناک لما سمعنا باستقامتک و دعایتک الی الله علی السنة النبویة وتأهبك لاحیاء الدین لنتجمع معك - ولیکن لم ترد لنا المکاتبة و ظن ذالك من عدم وصولها الیکم - حتی اني ذاکرت جمیع من اجتمعت معه من اهل الدین و الشیوخ و الامراء المشهورین فابوا ذلك لهوان الدین عند هم و تمکن حب الوطن و الحیاة فی قلوبهم وقلة توحیدهم حتی با یعني الضعفاء علی الفرار بالدین ' و اقامته علی ما یطلب رب العلمین' وقنعت نفوس من بایعناه من الحیاة الدنیا لما یرون للدین من الممات -

و لا زال المساکین الذین لم یدلوا بالله بما فاتهم من المحبوب یزدادون' و فیما عند الله یرغبون -

حتی هجمت المهد یة الکبری من الله و رسوله علی العبد الحقیر. فاخبرني سید الوجود (صلعم) بانی المهدي المنتظر و خلفني علیه الصلاة والسلام علی کرسیه مراراً بحضرة الخلفاء الاربعة والاقطاب و الخضر علیه السلام -

ولازال التایید یزداد من الله و رسوله و انت منذا علی بال حتی جاء نا الخبار فیك من النبي (صلعم) انك من الوزراء لي ثم ما زلنا ننتظرك حتی اعلمنا النبي الخضر علیه السلام باحوالك وبما انتم علیه - ثم حصلت حضرة عظیمة عن النبي (صلعم) ند خلفه من اصحابه و من اصحابي فاذ اجلس احد اصحابي علی کرسی ابی بکر الصدیق واحدهم علی کرسی عمر' واوقف کرسی عثمان فقال هذا الکرسی لابن السنوسی الی ان یاتیکم بقرب او طول واجلس احد اصحابی علی کرسی علی رضوان الله علیهم' ولازالت وحانیتك تحضر معنا فی بعض الحضرات مع اصحابی الذین هم خلفاء رسول الله صلی الله علیه وسلم -

فاذا بلغك جوابى هذا اما ان تجاهد فی جهاتك الی مصر و نواحیها ان لم یسلموا و اما ان تهاجر الینا - ولکم الهجرة احب الینا لما علمت م فضل الهجرة من زیادة الثواب و المقابلة ان تیسرت - و علی کا حال ترد الینا منك الافادة ب سیصیر الیه عزمك من جهاد هجرة و مثلك تکفیه الاشارة "

خط کا خلاصہ یہ ہے کہ "قبل اظہار مہدیت کے میں اور میرے اعوان واحباب آپکا انتظار کرتے ا اور اسی لیے ایک خط بھی آپکی طرف' بھیجا گیا تھا - اسکا سبب یہ تھا کہ ہمنے آپکی استقامت اور خدمت دین و ملت کا حا سنا ہے' اور ہم جانتے ہیں کہ آ دین اسلام کو زندہ کرنے اور سنت نبوی کی تازگی کیلیے نہایت استقامت اور قوت سے کوشش کررہے ہیں' اور اس لیے ہمارا اور آپکا اس مقصد کیلیے ج ہوجانا بہت مبارک اور بہتر تھا - ہم اس خط کے جواب کے منتظ تھے لیکن غالباً وہ آپ تک نہیں پہنچا اور اسی لیے کوئی جوا حاصل نہیں ہوا -

اسکے بعد میں نے اس مقصد کیلیے بڑے بڑے لوگوں سے ذکر کیا لیکن حب دنیا دین پر غالب آئی اور سوا غریب اور مسکین لوگ کے کسی نے میرا ساتھہ نہ دیا - یہاں تک کہ مہدیۃ کبری کا ظ ہوا - اللہ اور اسکے رسول کے طرف سے یہ درجہ مجھے عطا کیا گ اور حضرۃ سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ م ہی مہدی منتظر ہوں - چنانچہ بار بار مجھے آنحضرۃ نے خلفاء اربع اقطاب و اولیا' اور خضر علیہ السلام کے حضور میں کرسی مہدیۃ بٹھایا' اور روز بروز میری قوت بڑھتی جاتی ہے -

اسی اثنا میں مجھے آپکی نسبت بھی نبی صلی اللہ ع وسلم نے خبر دی کہ وہ تیرا وزیر ہوگا - میں برابر ظہور خ انتظار کر رہا تھا کہ پھر خضر علیہ السلام نے آپکے تمام حالات م

اثر عتيقه

اثـــار قـــونيه

(۲)

آثـــار ملوکانـــه و عا[illegible]

(منارۂ ساعت)

ایک عجیب عمارت منارۂ ساعت ہے جو اسی علاؤ لدین نے تعمیر کیا تھا - اور جسکي تصویر گذشته نمبر کے مضمون میں چلے صفحه پر نکل چکي ہے -

نیچے ایک بہت بڑي کرسي قلعه کے دروازوں اور حصار کے برجوں کي طرح تعمیر کي ہے - اسکے اوپر دو درجے محرابوں کے بنائے هیں - تیسرا درجه اس سے چھوٹا ایک مربع کمرہ کی شکل کا ہے - اسکے اوپر گھڑي کا برج ہے -

کلاک ٹاور آجکل کي ایجاد ہے اور جہانتک میرا خیال ہے' دمشق اور بغداد کی دو عجیب و غریب گھڑیوں کے سوا عام طور پر قدیم عمارتوں میں اسکی نظیر نہیں ملتي -

زیادہ تر برج بنائے جاتے تھے جنپر هر ایک پہر کے بعد یا ایک ایک گھنٹے کے بعد نوبت بجتی تھي' لیکن اسمیں گھڑي کا لگانا اسی وقت سے رائج هوا ہے' جس وقت سے کہ موجودہ گھڑیاں ایجاد هوئی هیں -

غالبا ابن جبیر نے دمشق کی جامع اموي کي ایک طلسمي گھڑي کا حال لکھا ہے' اور خطیب نے بغداد کے ایک برج کي نسبت بھي روایت کی ہے جسمیں ایک عجیب الهئیة گھڑي لگائی گئی تھی - جامع اموي کی گھڑي فن آلات و حیل (مشینري اور میکانک) کا عجیب وغریب نمونه تھی - اسکے اندر چند پتلے بنائے گئے تھے جو گھنٹه بجاکر پھر اپنے خانے کے اندر واپس چلے جاتے تھے -

لیکن اس منارے کے دیکھنے سے معلوم هوتا ہے کہ گھڑي کا وجود اس زمانے میں اسقدر محدود و خاص نه تھا جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے - اس منارہ میں چاروں طرف مختلف اللون شیشے لگے تھے - اسکے اندر شب کو روشنی کی جاتی تھی اور بالکل آجکل کی بڑي بڑي گھڑیوں کی طرح اس قسم کے آلات لگائے گئے تھے کہ هر گھنٹے کے بعد نہایت بلند اور دور دور تک پہنچنے والی آواز میں خود بخود گھنٹا بجتا تھا !

حوادث و تغیرات نے اس گھڑي کو اب نا پید کر دیا ہے لیکن سرکاري کاغذات سے معلوم هوتا ہے کہ اب سے دو سو برس پہلے تک موجود تھي - متعدد مورخین عثمانیه نے اپني اپني تاریخوں میں اسکا حال لکھا ہے - قدیم شعراے ترک نے آواز کی بلندي' دائمي هوشیاري' تغیر الوان' اور شب بیداري کیلیے اس گھڑی کے وجود سے ایک محسوس تمثیل کا کام لیا ہے - سلطان سلیم کے عہد کے مشہور مصنف شیخ زادہ بروسه لی نے خاص اسکے حالات میں ایک مختصر رساله بھی لکھا تھا جسکا احمد مدحت نے اپني تاریخ آل عثمان میں تذکرہ کیا ہے -

(کوشـــک سلطانی)

اس عہد کي اولو العزمیوں کا تصور کرو کہ امن و فرصت کے ایام راحت و عیش هي میں نہیں' بلکہ جنگ و خوف اور بے امني و سراسیمگي کي پر آشوبیوں میں بھي عظیم الشان محل سراؤں کي تعمیر' مدارس و مساجد کي بنا' اور بڑے بڑے تمدني و علمی کاموں کا سلسله برابر جاري رهتا تھا !

وہ لوگ حوادث و مصائب سے کس درجه نڈر تھے' اور مصیبتیں اور پریشانیاں کس طرح انکے ارادوں کو معطل کردینے میں ناکام رهتی تھیں ؟ انکی همتوں کو دیکھو جو بالکل نڈر تھي' اور انکے عزموں کو یاد کرو جو کسي وقت بھي بیکار نہیں هوتے تھے !

ایک نوجوان پادشاہ جسے تخت پر بیٹھتے هی پیام جنگ سننا پڑا' اور بربادي و هلاکت کا وہ سیلاب عظیم اسکی طرف امنڈ آیا جو تمام عالم اسلامی کي بڑي بڑي شہنشاهیوں کو تنکوں اور خشک پتوں کی طرح بہا لے گیا تھا' پھر اس عالم میں بھي چند مہینوں سے زیادہ مہلت اسے نہ ملی اور وہ اپنا تخت چھوڑکر دور دراز سفر پر نکـل گیا - تاهم ایسی پر آشوب' همت فراموش' عزائم شکن' هوش و حواس افگن' اور پر از آلام و مصائب زمانے میں وہ ایک طرف جنگ و مقابله کی طیاریاں بھي کرتا ہے' اور دوسري طرف بڑي بڑي عظیم الشان عمارتوں کو مکمل بھی کردیتا ہے !!

یہ وہ اولو العزمی تھی جسکے نظائر و شواهد سے تاریخ اسلام بھري پڑي ہے' اور جسکا آج کل کے عالم اسلامی کی منقلب و مبدل حالت سے مقابله کرنا چاهیے - فشتان ما بین الیوم و الامس !

سلطان علاء الدین کے اقل قلیل اور پر اشوب زمانے کی یادگار هی کیا هوسکتی تھی ؟ مگر ان دو چار مہینوں کے اندر هي اس نے عظیم الشان جامع مسجد بنائی' منارۂ ساعت تعمیر کیا' اور اس سے بھي زیادہ تعجب انگیز یہ کہ ایک وسیع و عظیم قصر سلطانی بنایا جو ابتک "علاء الدین کوشک" کے نام سے قونیه میں موجود ہے اور جسکی تصویر گذشته نمبر میں پانچویں صفحه پر نکل چکي ہے -

یہ کوشک دراصل ایک نا تمام قلعه ہے - معلوم هوتا ہے کہ پہلے اپنے رهنے کا محل بناکر اسکے بعد رفته رفته پورا قلعه تعمیر کرنے کا ارادہ تھا - عمارت کے اندر داخل هوکر سب سے پہلے ایک شکسته برج ملتا ہے جسکے پہلے درجه کي صرف ایک محراب هي باقي رهگئی ہے - اسکے بعد دروازۂ قلعه کی طرح نشیب میں اتر کر صدر دروازہ ملتا ہے اور اندر کا حصه مختلف عمارتوں اور محل سراؤں میں منقسم ہے - عمارت میں ایرانی طرز غالب ہے جسکی بنیاد اس وقت پڑ چکی تھی - البته ایک چیز بالکل نئی قسم کي ہے - یعنے مخروطی شکل کا ایک مدور گنبد جو مثل هندوستان کے مندروں کے معلوم هوتا ہے - تمام بلاد اسلامیه کے آثار و ابنیه میں کہیں بھی اس طرز کا گنبد نہیں پایا جاتا -

اسلامي طرز تعمیر میں گنبد کی دو هی شکلیں تھیں : ایراني اور عربی - ایرانی طرز کا گنبد کرہ کا نصف اول یا اس سے بھی کچھه کم هوتا تھا' جیسا کہ جامع اصفهان' مساجد قسطنطنیه' اور اثار شاهان مشرقیۂ جونپور میں پایا جاتا ہے - عربی طرز میں کرہ کا دو تہائی حصه یا نصف سے زائد لیا جاتا تھا اور بہت خوشنما هوتا تھا - تاج آگرہ' جامع مسجد دهلی' مقبرۂ منصور' اور الحمراء اندلس وغیرہ کے گنبد اسی طرز کے هیں -

لیکن مخروطي مدور گنبد کہیں بھی نہیں بنائے گئے -

حکومة عثمانیه نے حکم دیا ہے کہ ان تمام آثار کي حفاظت ایک مستقل محکمے کے سپرد کی جائے' اور همیشه انھیں اصلی حالت میں برقرار رکھا جائے -

ہوائی جنگ

(۳)

ہوائی جنگ کے عنوان سے جو دو نمبر الہلال میں نکلے ہیں ' یہ دو تصویریں انکا تتمہ ہیں - پہلی تصویر سب سے زیادہ طاقتور ایروپلین کوالیورجین سن نامی کی ہے جو حال میں فرانس نے طیار کیا ہے - اسکی شکل کشتی کی سی ہے ' اور تصویر اس طرح لی گئی ہے کہ اسکی اندرونی حالت نظر آجاے - اسمیں برخلاف علم ہوائی جہازوں کے دو انجن ہیں ' اور انکی مجموعی طاقت چار سو گھوڑوں کی ہے - ہوائی جہازوں میں سب سے زیادہ اہم آلہ پراپلر (Prapellar) نامی ہوتا ہے جو جہاز کو آگے بڑھا تا ہے - اسمیں پراپلر کے آگے ایک اور آلہ بھی لگا یا گیا ہے جس سے مستقیم شعاعیں نکلتی ہیں - اسلیے تاریکی میں وہ ہوائی جنگ کو جاری رکھہ سکتا ہے اور اپنی شعاعوں کے اندر کی ہر چیز دیکھہ سکتا ہے -

دوسری تصویر سے یہ دکھلا نا مقصود ہے کہ ہوائی جہازوں میں کس طرح توپوں سے کام لیا جاتا ہے ؟ یہ ایک ایروپلین ہے اور اسکی بالائی سطح پر پروں کے آگے ایک مشین گن رکھی گئی ہے - توپچی کھڑا ہے تاکہ اپنا کام شروع کرے - وہ ہوائی سفر کا لباس پہنا ہوا ہے - طیارہ چی (ڈرائیور) اسکے پیچھے سر نکالے ' اور ہوائی سفر کی عینک چڑھاے غور سے دیکھہ رہا ہے -

یہ تجربہ گذشتہ فروری کو کپتان ڈارشے (Destawches) نے ویلا کوریلا واقع جرمنی میں کیا تھا ' اور فائر کرنے اور گولوں کے ٹھیک اتارنے میں پوری کامیابی ہوئی تھی -

یہ سب سے آخری خدمت ہے جو بنی نوع انسانی کی ہلاکت کیلیے علم و تمدن نے انجام دی ہے ! !

اعلان

انجمن اصلاح المسلمين قصبه گنيشپور ضلع بستي کا پهلا جلسه بتاريخ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ مئي سنه ۱۹۱۴ع يوم جمعه و شنبه و يکشنبه قرار پايا هے - علماء کرام و ملک کے قابل حضرات کے خدمت ميں استدعا هے که شريک جلسه هوکر کارکنان انجمن کو مشکور فرمايں -

جو صاحب کوئي مضمون نثر يا نظم انجمن ميں پڑهنا چاهيں - وه دو هفته قبل سکريٹري انجمن کو عنوان مضمون سے اطلاع ديديں - شريک هونيوالے حضرات کے قيام و طعام کا انتظام منجانب انجمن هو گا بشرطيکه ايک هفته قبل اطلاع ديدالے

قصبه گنيشپور استيشن بستي سے قريب هے -

المعلن

ابو الاعجاز عرشي - سکريٹري انجمن اصلاح المسلمين قصبه گنيشپور ضلع بستي پوسٹ صدر - يو - پي -

ايک اهم خوشخبری

حضرت مولانا و مقتدانا - السلام عليکم و رحمته الله و برکاته !

غالباً آپ اس خبر مسرت اثر سے بهت هی خوش هونگے

صحت النساء و محافظ الصبيان

طب جديد اور اپنے چاليس ساله ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابيں تيار کي هيں - صحت النساء ميں مستورات کے امراض اور محافظ الصبيان ميں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابير سليس اردو ميں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هيں - ڈاکٹر کرنيل زيڈ احمد صاحب نے بهت تعريف لکهه کر فرمايا هے که يه دونوں کتابيں هر گهر ميں هوني چاهيں - اور جنابه هر هائينس بيگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بهت پسند فرما کر کثير جلديں خريد فرمالي هيں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے ليے رعايت کي جاتي هے - طالبان صحت جلد فائده اٹهاليں -

صحت النساء اصلی قيمت ۱ روپيه - ۱۰ آنه - رعايتی ۱۲ آنه

محافظ الصبيان ' اصلی قيمت ۲ روپيه ۸ آنه - رعايتی ۱ روپيه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سيد عزيز الدين گورنمنٹ پنشنر و ميڈيکل افسر دو جانه - ڈاکخانه بهري ضلع رهتک -

الهلال کي ششماهی مجلدات

— * —

قيمت ميں تخفيف

الهلال کي شش ماهي جلديں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپيه ميں فروخت هوتي تهيں ليکن اب اس خيال سے که نفع عام هو ' اسکي قيمت صرف پانچ روپيه کردي گئي هے -

الهلال کي تيسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهايت خوبصورت ولايتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں ميں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زياده کي ايک ضخيم کتاب جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فيصله بس کرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه کچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے - بهت کم جلديں باقي رهگئي هيں -

(منيجر)

که ۲۴ - اپريل جمعه گذشته کو مسجد گيان باپي ميں ايک اعلی تعليم يافته يوروپين شخص اور بنارس اسٹيٹ کا چيف انجنير مسٹر سي - ايف - لنٹن صاحب بهادر بعد نماز جمعه ايک بهت بڑے عظيم الشان مجمع کے سامنے مشرف به اسلام هوے ' اور انهوں نے خود اپنا اسلامی نام محمد اسمعيل پسند فرمايا - اس سارے واقعه کی کاميابي کا سهرا جناب مولانا مولوي محمد عظيم صاحب متوطن ککهڑ ضلع گوجرانواله (پنجاب) کے سر هے - جن کي فيض صحبت سے متاثر هوکر صاحب موصوف نے اسلام قبول فرمايا - صاحب موصوف ايک معزز انگريز خاندان سے هيں - اور خاص علمی مذاق رکهنے کے علاوه بهت بڑے انجنير هيں - چنانچه آجکل بنارس اسٹيٹ ريلوے کی تعمير کا کام ان کے سپرد هے - جسميں انهيں باره سو روپے ماهوار تنخواه علاوه الاؤنس کے ملتي هے - قبول اسلام سے پہلے تلاش حق ميں مصروف تهے - اتفاقاً مولوي صاحب سے سابقه پڑ گيا - اور يه سعادت خداوند کريم کے فضل سے انهيں نصيب هوی -

نيازمند نذير علي - نمبر ۳۴ - چهاؤني بنارس -

روغن بيگم بهار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا و گرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسين ' معلمين ' مولفين ' مصنفين ' کيخدمت ميں التماس هے که يه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديکها اور پڑها هے ' ايک عرصے کي فکر اور سوزنج کے بعد بهترين مفيد ادويه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تيار کيا گيا هے ' جسکا اصلي ماخذ اطبائے يوناني کا قديم مجرب نسخه هے ' اسکے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان و پيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ايک شيشي ايکبار منگواکر استعمال کرنے سے يه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبيراجي تيل نکلے هيں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي کے ليے بمقابله تمام مروج تيلونکے کهانتک مفيد هے اور نازک اور شوقين بيگمات کے گيسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے ميں کهانتک قدرت اور تاثير خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۂ برودت کيوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پيدا هو جاتے هيں ' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال کي رعايت رکهي گئي هے تاکه هر ايک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونيکے علاوه اسکے دلفريب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپيه ۸ آنه -

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114-116 Machuabazar Street
Calcutta.

دهلي کے خانداني اطبا اور دواخانه نورتن دهلی

يه دوا خانه عرب - عدن - افريقه - امريکه - سيلون - آسٹريليا - وغيره وغيره ملکوں ميں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدوله قبله حکيم محمد احسن الله خان مرحوم طبيب خاص بهادر شاه دهلي کے خاص مجربات هيں -

دوائی ضيق - هر قسم کي تنفسي و دمه کا مجرب علاج في بکس ايک توله ۲ دو روپيه -

حب قتل ديدان - يه گولياں پيٹ کے کيڑے مار کر نکال ديتي هيں في بکس ايک روپيه -

المشتهر حکيم محمد يعقوب خان مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

بقیہ "۲۰۰ تا ؟ قیام الهلال"

میں نے مولانا صاحب سے ذکر کیا - انہوں نے خواهش کی کہ میں آپ لیے اپکی خدمت میں تحریر کروں -

محمد اکبر خاں - ارشد منزل - کیمبل پور -

سردست تین خریدار حاضر هیں -

نذر محمد کورٹ انسپکٹر هوشیار پور

م جمادی الاولی کا پرچہ پڑھنے سے کمال پریشانی هوئی کہ بوجہ نقصان مالی کے کہیں ایسا نہو کہ الهلال بند هی هوجاے' پھر آگے جب خریداروں کی بابت پڑھا تو اس سے بھی زیادہ گھبراهٹ هوئی - میں بہ حیثیت ایک مسکین هونے کے اپنے مال سے امداد کرنے پر طیار هوں - اگر اجازت هو تو حاضر خدمت کیا جاے -

نیز یہ بھی عرض ہے کہ آپ نے جو حضور رائسرائے کے جواب ایڈریس میں اشارہ اسطرف کیا ہے کہ حاکم کی وفاداری کوئی جزؤ اسلام یا احکام قران میں داخل نہیں' اور نہ قرآن میں اسکا ذکر آیا ہے' تو عرض ہے کہ میں کچھہ زیادہ علم نہیں رکھتا - صرف ترجمہ لفظی پڑھا ہے - مگر جو همارے مولوی صاحبان هیں' وہ آیت کریمہ اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم کی تفسیر میں یہی تعلیم دیتے هیں کہ حاکم کی اطاعت محکوم پر فرض ہے' بلکہ جس طرح خدا و رسول کی اطاعت فرض ہے اوسی طرح یہ بھی فرض ہے - اب میری سمجھہ میں یہ نہیں آیا کہ آپکا اشارہ غیر اسلام حاکم کیطرف ہے یا کہ عام طور پر - تفسیر آیت کریمہ کی کس طرح هوگی ؟ آپ خاکسار کو جواب باصواب سے بذریعہ اخبار مشکور فرماویں -

حافظ سراج الدین قریشی از تراب تحصیل تلہ ضلع اٹک

هندوستانی دواخانہ دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دواخانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کاروبار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور هوچکا ہے - صدہا مرکبات (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے هیں) عالی شان کاروبار' صفائی' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستانی دواخانہ تمام هندوستان میں ایک هی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت' (خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی

رسالت

اس نام کا ایک ماهوار اردو رسالہ قابل ترین ایڈیٹرونکی ایڈیٹری میں کلکتہ سے شایع هونے والا ہے - مضامین - مذهبی - اخلاقی تمدنی تاریخی - ادبی - طبی وغیرہ وغیرہ هوا کریں گے - مقصد اعلی توحید و رسالت کی تبلیغ ہے - خط عمدہ کاغذ و چھپائی اعلی حجم ۴۸ صفحہ - نہایت لا جواب و قابلدید رسالہ هوگا - قیمت با وجود بیشمار خوبیوں کے عام خریداروں سے مع محصولڈاک صرف ایک روپیہ آٹھہ آنے سالانہ لیجائیگی - پہلا نمبر نمونے کے طور پر بلا قیمت روانہ هوگا - مابعد چار آنے کے ٹکٹ آنے پر -

ترسیل زر و جملہ خط و کتابت اس پتہ پر هونی چاهیے -

منیجر رسالت نمبر ۱۰۵ سندریہ پٹی بازار - کلکتہ

الهلال :

جواب تفصیل کا طالب ہے - اس آیت کو اس موقعہ سے کوئی تعلق نہیں - اسکی ایسی تفسیر کرنا بڑی هی سخت باطل پرستانہ جسارت ہے - میں آیندہ کسی اشاعت میں فرصت پاتے هی مفصل جواب دونگا - ایک مرتبہ اس مسئلہ کو بالکل صاف کردینا چاهیے -

---

مسیحاے ملت - روحی فداک - الهلال اسلام اور فرزندان اسلام کی جو کچھہ گرانقدر خدمت انجام دے رہا ہے' وہ اهل بصیرت سے پوشیدہ نہیں - کوئی مسلم قلب یہ سننے کی تاب نہیں لاسکتا کہ خدا نخواستہ الهلال کی اشاعت بند هوجائیگی -

میرے خیال میں جن دلوں میں درد ہے وہ کب کے صدا بصحرا کے گوش زد هوتے هی بیچین هوگئے هونگے' بلکہ عملی طور سے مصروف هونگے کہ مسئلہ قیام الهلال کے متعلق جو کچھہ جناب نے تجویز فرمائی ہے' اوسکی تکمیل هوجاے - اس قصبہ میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت نہایت ابتر ہے - اور قومی احساس کیسے هوسکتا ہے جبتک کہ انکو علم نہو' تاهم میں شبانہ روز اسی فکر میں هوں کہ جہاں تک هوسکے اس مفید تجویز کی تکمیل میں کچھہ خدمت کروں - مجھے اس کا خیال بہت دنوں سے ہے کہ الهلال هر مسلم هاتھہ میں رهنا چاهیے اور کم از کم جنکو کچھہ بھی علمی مذاق ہے یا اخباری ذوق اور مذهبی احساس' انکے هاتھہ تو کبھی بھی الهلال سے خالی نرهیں - بحمدہ کہ جناب کی اس مفید تجویز نے اور آمادہ اور طیار کردیا' انشاء اللہ میں برابر کوشش کرونگا - لیکن خدا کیلیے آپ کوئی فیصلہ ایسا نہ کر بیٹھیگا کہ مسلمانوں کی آرزؤں کی خلاف هو - سردست سات خریدار حاضر هیں -

انور علی فاروقی از پربھنی ' دکن -

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

" یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی هیں' زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کردیتی هیں' کیسا هی ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی هیں' اور همارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگی جو بیان سے باهر ہے - ٹوٹتے هوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتی' اور چہرے پر رونق لاتی ہے - علاوہ اسکے اشتہا کی کمی کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھی عدیم النظیر هیں' هر خریدار کو دوائی کے همراہ بالکل مفت بعض ایسی هدایات بھی دیجاتی هیں' جو بجاے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشی کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیونکے ساتھہ سا تھہ راز بھی تحریر کیا جائیگا -

۱ ۔ ۰ ---------------

منیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارہ الهلال سے طلب کیجیے -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سروہ - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر انشا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے - پرندونکی هوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر [illegible] میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا [illegible]

ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ [illegible] آسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفصیل حالات وهانکی درسگاهیں دکھائی

کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا ' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ لیکر اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت و معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

[illegible] - علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں کلاک اور [illegible] وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - [illegible] خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت [illegible] جاد [illegible] لیں -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۶۱۳ - مقام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Pu[illegible]

خـريـــداران الهلال کے لئـــے خـــاص رعـــایت

یہ گھـڑیاں سوپس واچ کمپني کے یہاں ایسي قیمت میں ملتي هیں جو یہـاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - صرف رعایتي قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریـداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایـک گھڑي خرید لیے -

بسسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفـت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -

ببمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - واینڈنگ اکشن - راسکوپ [illegible] - انامـل ڈایل - گـلاس قرم - هنج باک - پن هانکس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۴ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑي نہایت عمدہ اور مضبوط ہے اور [illegible] - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۷ - روپیہ ۹ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - [illegible] اوپـن فیس - قین جوتھائي پلیٹ [illegible] سیلنڈر [illegible] - کیس واینڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـکس - بـزل سٹ اور مصنوعي جواهـرات - اکسپانـڈنـگ بریسلٹ بغیر قرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

آربانـہ اکسٹـرا فـلاٹ گرس واچ - سنہري سرلین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس لیور [illegible] - پن سٹ - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۹ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۹ - روپیہ ۹ - آنـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۹ - آنہ

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - واینڈنگ اکشن - راسکوپ [illegible] - انامـل ڈایل - گـلاس قرم - هنج باک - پن هانکس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیـہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

بالکل نمبر ۹ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۹ - روپیـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهـلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

المشتهر کے - بي [illegible] سعیـد اینـڈ کمپني پوسٹ بکس ۱۷۰ [illegible]

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جهاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور آن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندسي عروض وقافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۱۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قسران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید علم پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

ا۔۱۰۔ور عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب ابھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا پیٹ کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پیارا اسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیوں کی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[8]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کایا پلٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز آپکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر رہبر دواخانہ

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

زکریا اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

هر فرمـايش ميں الهـلال كا حواله دينا ضروري هے

ريلنڈ كي مسٹر يز اف دي كورٹ أف لندن

يه مشهور ناول جو كه سولـه جلدونميں هے ابهي چهپ کے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ٤٠ روپيه اور اب دس ١٠ روپيه - هر ايكي جلد هے جسمين سنهري حروف كي كتابت هے اور ٣١٦ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين مس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ١٢ آنـه محصول ڈاک -

اميريل بک ڈيپو - نمبر ٦٠ سريكوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Book Depot, 60 9... Mullik Lane, Bowbazar C-'x tta

يوتن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز غذا ' يه دوا كل دماغي شكايتوں كو دفع كرتي هے - پژمرده دلونكو تازه كرتي هے - يه ايک نهايت موثر ٹانک هے جوكه ايكسان مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمال سے بشاشت اور قوت پيدا هوتي هے - هسٹريه وغيره كو بهي مفيد هے چاليس گوليونكي بكس كي قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا کے بيروني استعمال سے ضعف باه ايک بار كي دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال كر تے هي آپ فائده محسوس كرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائي ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جا تا رها -

يه دوا آب نزول - فيل پا وغيره کے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ايک ماه کے استعمال سے يه امراض بالكل دفع هو جاتي هے قيمت دس روپيه اور دس دنكي دوا كي قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هرقسم كا جنون خواه نيلي جنون ' مرگي والا جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و موسمي جنون ' وغيره وغيره دفع هوتي - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كه كبهي ايسا گمان تـک بهي نهيں هوتا كه وه كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, C... (Calcutta)

نصف قيمت پسند نهونے سے واپس

ميرے نئے چالان كي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهي عمده فائده عام کے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک کے ليے كي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي کے همراه سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت ديے جائينگے -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے كا فيته مفت ملےگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ٢٠ مدن متر لين كلكته -

Competition Watch Company No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هار مونيم سرنا فائده عام کے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاويگي يه ساكهو كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ٣٨ - ٤٠ - ٥٠ - روپيه اور نصف قيمت ١٩ - ٢٠ - اور ٢٥ - روپيه ڈبل ريڈ قيمت ٦٠ - ٧٠ و ٨٠ روپيه نصف قيمت ٣٠ و ٣٥ و ٤٠ روپيه هے آرڈر کے همراه ٥ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹري نمبر ١٠/٣ لوئر چيت پور روڈ كلكته -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/ 3 Lover Chitpur Road Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس کے استعمال سے كهوئي هوئي قوت پهر دو باره پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسي قسم كي تكليف نهيں هوتي - مايوسي مبدل بخوشي كر ديتي هے قيمت في شيشي دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور ... كسي قسم كي جلد ... دفع ... هے

قيمت ...

R. ... Road. Calcutta.

سنـكاري فلوٹ

تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم سنگل ريڈ C سے تک C يا F سے F تک

قيمت ١٥ - ١٨ - ٢٢ - ٢٥ روپيه

ڈبل ريڈ قيمت ٢٢ - ٢٧ - ٣٢ روپيه

اسكے ماسوا هر قسم اور هر صفت كا هارمونيم همارے يهاں موجود هے -

هر فرمايش کے ساتهه ٥ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day. 34/1. Harkata Lane, Calcutta.

پچاس برس کے تجربه كار

ڈاكٹر رائے - صاحب کے - سي - داس كا ايجاد كرده - اولا سهائے - جو مستورات کے كل امراض کے ليے تير بهدف هے ' اسكے استعمال سے كل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهايت هي مفيد هے - مثلا ماهوار نه جاري هونا دفعتاً بند هو جانا - كم هونا - بے قاعده آنا تكليف کے ساتهه جاري هونا - متواتر يا زياده مدت تک نهايت زياده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجهه عورتيں بهي باردار هوتي هيں -

ايک بكس ٢٨ گوليوں كي قيمت ايک روپيه

سواستهه سهائے گولياں

يه دوا ضعف قوت کے واسطے تير بهدف حكم ركهتي هے - كيسا هي ضعف كيوں نه هو اسكے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوكه بيان سے باهر هے - شكسته جسموں كو از سرنو طاقت ديكر مضبوط بناتي هے ' اور طبيعت كو بشاش كرتي هے -

ايک بكس ٢٨ گوليوں كي قيمت ايک روپيه

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

... وائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم كا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا اور كسي وجه سے هوا هو دفع كرديتي هے ' اور كمزور قوي كو نهايت طاقتور بنا ديتي هے - كل دماغي اور اعصابي اور دلي كمزوريونكو دفع كرکے انسان ميں ايک نهايت هي حيرت انگيز تغير پيدا كرديتي هے - يه دوا هر عمر والے کے واسطے نهايت هي مفيد ثابت هوئي هے - اسكے استعمال سے كسي قسم كا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائده کے

قيمت في شيشي ايک روپيه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the Hilal Electrical Ptg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹهه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑهاے حل هو جائیگا - منیجر

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
مولانا ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰-۱۹ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۲-۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914

شذرات

مسئلۂ قیام الہلال

"صدا بہ صحرا" کے عنوان سے الہلال کے مالی مسئلہ پر نظر ڈالی گئی تھی - احباب کرام اور مخلصین ملت نے جس درد اور محبت کے ساتھہ اسکا جواب دیا ' وہ اس امر کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے کہ احیاء ملت اور دعوۃ دینی کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپنی ابتدائی منزلوں سے گذر چکا ہے ' اور میری امیدیں کچھہ بیجا نہیں اگر میں سمجھتا ہوں کہ موسم میں تبدیلی ہوگئی ہے اور الہلال کی دعوۃ نے اپنے پہلا کام پورا کر دیا ہے - و للہ در ما قال:

کسیکہ محرم باد صباست ' می داند
کہ با وجود خزاں بوے یا سمن باقیست !

جو خطوط اور مفصل مکاتیب اس بارے میں بکثرت دفتر میں پہنچے ' افسوس ہے کہ انکی اشاعت کیلیے کافی جگہہ نہ نکل سکی ' اور صرف گذشتہ دو تین اشاعتوں میں بعض مکاتیب کے مقتبس ٹکڑے شائع کر دیے گئے - اُن سے ایک سرسری اندازہ احباب و معاونین کرام کے جوش و محبت کا کیا جا سکتا ہے - فالحمد للہ علی ذالک -

اُن مضامین میں ظاہر کیا گیا تھا کہ الہلال کی اشاعت سے مقصود جس تیقظ و بیداری کا پیدا کرنا اور جس فراموش کردہ سنت مقدس حریت و دعوۃ اسلامیہ کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا ' الحمد للہ کہ وہ اس اقل قلیل مدت ہی میں فضل الہی سے حاصل ہوگئی ہے ' اور اس طرح دعوۃ دینی اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے - اسکے بعد زیادہ تر خاموش اور مستغرق کاموں کی منزلیں ہیں ' اور میں مضطرب ہوں کہ کسی طرح جلد یکسوئی حاصل کر کے صرف آنے والی منزلوں ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤں -

پس جبکہ میری محسوسات کا اس بارے میں یہ حال ہے ' تو میں اپنے مقصد حقیقی کی بنا پر مجبور نہیں کہ آئندہ بھی الہلال کو جاری ہی رکھوں - رہا اعلان و دعوۃ کا تسلسل ' اور ایک اعلی مذاق اور پیمانے کے علمی و مذہبی رسالے کی ضرورت ' نیز اُن تمام صوری و معنوی خصوصیات کے بقا بلکہ ترقی کا سوال جو الحمد للہ الہلال کو حاصل ہیں ' تو یہ سب باتیں دنیا میں تقسیم عمل کے قدرتی اصول ہی پر ہوسکتی ہیں - ایک فرد واحد کئی سال تک ؛ کاموں کو ایک ہی وقت میں انجام دینے کیلیے ہاتھہ پانوں مارتا رہا ' اور جو کچھہ اُس سے ہوسکا

تصاویر

خریداران الہلال

جن حضرات کی قیمت آئندہ جون میں ختم ہوجائیگی ' انکی خدمت میں اطلاعی کارڈ حسب معمول روانہ کیے جا رہے ہیں تاکہ جون کا پہلا پرچہ وی - پی روانہ کرنے کی اجازت دیدیں - جن صاحبوں کو کسی وجہ سے آئندہ الہلال کی خریداری منظور نہو ' اگر وہ ایک کارڈ لکھکر دفتر کو اطلاع دیدینگے تو باعث تشکر و ممنونیت ہوگا -

ایسے مواقع پر دفتر نے کبھی بھی احباب کرام سے اصرار نہیں کیا کہ وہ آئندہ بھی الہلال کو ضرور ہی خریدیں - یہ امر صرف دلی خواہش اور طبیعت کے پسند پر موقوف ہے اور اسمیں کسی دوسرے کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے - تاہم چونکہ آجکل قیام الہلال کا مسئلہ درپیش ہے اور اکثر ارباب درد توسیع اشاعت کیلیے سعی فرما رہے ہیں ' اسلیے بیجا نہوگا اگر اُن دوستوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی جائے جنکی سابقہ قیمت ختم ہوگئی ہے - الہلال مقررہ قیمت کے سوا اور کسی اعانت کا طالب نہیں ہے - اگر اسمیں بھی تساہل و انکار ہو تو کچھہ نہ کچھہ افسوس ضرور ہونا چاہیے -

(منیجر)

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

— ٭ —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں پنل کٹنگ (یعنے سیاہی تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۰۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں معض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ اچھا روا نہ کیا اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی [illegible]

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— ٭ —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گوپال راؤ پانیکر -(بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(٭)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزے پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

چند مشہور اخبارات ہند کی رائے

— ٭ —

بنگالی — موزے جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - مصلحت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انگلش مین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

وہ ایک خاص قسم کا ٹائپ ہے ' پھر بہت گھس جانے کي وجهه سے بالکل نا قابل قرات ہوگیا ہے - اگر ٹائپ کي چھپائي آیندہ جاري رکھي جاتي تو یقیناً ٹائپ بدلا جاتا - ایسي حالت میں جو اصحاب همدرد کي تبدیلي سے آزردہ تھے ' انکا فرض صرف یهي نہ تھا کہ اس کاغذي مناظرہ میں سرگرم حصہ لیں ' بلکہ همدرد کے مالي مسئلہ کے حل کرنے کیلیے بھي کچھه نہ کچھه کرنا ضروري تھا جو اس راہ میں بڑي سے بڑي قرباني کرچکا -

اصل یہ ہے کہ اس بارے میں ابتدا هي سے همارے دوست نے غلطي کي اور ٹائپ کا سر رشتہ اپنے حد رسائي کے اندر رکھنے کي جگہ سمندر پار کي سرد مہر مخلوق کے رحم پر چھوڑ دیا - ٹائپ جس قسم کا بھي ہو ' اسکي اصلي مصیبت یہ ہے کہ جلد جلد بدلنا چاهیے اور اسکا حقیقي طریقہ ذاتي فونڈري کا قیام ہے یا اقلاً ایسے ٹائپ کو اختیار کرنا جو همیشہ بآساني ملسکے - جو لوگ همدرد کے ٹائپ سے گھبرا گئے تھے ' انکے حق بجانب ہونے میں کچھه شک نہیں - واقعي اسکا ٹائپ بہت هي خراب ہوگیا تھا ' اور حرفوں کے دوائر و اشکال اسدرجہ مندرس ہوگئے تھے کہ انکا پڑھنا مشکل ہوگیا تھا - مگر همدرد بھي اس مشکل میں گرفتار تھا کہ پرانے ٹائپ کو بدلے تو کیونکر بدلے ؟ نیا ٹائپ اگر بیروت سے منگوایا جاے تو اسکے لیے علاوہ مصارف کثیرہ کے صبر و انتظار کي ایک نئي عمر کہاں سے لاے ؟ خود فاونڈري قائم کرے تو اسکے لیے بھي کئي ماہ مطلوب اور پھر بھي نمونے کے مطابق ٹائپ کا ڈھلنا مشکوک !

غرض دوگونہ عذا بست جان مجنوں را !

بہر حال ٹائپ کتنا هي ضروري ہو ' مگر تین سال کے اولین تجربے کے بعد خود هماري بھي راے یهي ہے کہ پتھر کے مقابلے میں اسکا صرف نہایت کثیر اور مشکلات طباعة و تفریق کار و تعدد مطلوبات کي دقتیں بہت زیادہ هیں ' پس بحالت موجودہ وهي فیصلہ بہتر تھا جو دفتر همدرد نے کیا ' اور آئندہ کیلیے پتھر کي چھپائي منظور کرلي -

همدرد کي اشاعت کي تجویز جن بلند ارادوں پر مشتمل تھي ' اور جیسا وسیع پیمانہ اسکے بلند نظر مجوز کے پیش نظر تھا ' اگر اسکي تکمیل کے سامان میسر آجاتے تو في الحقیقت اردو پریس کي سب سے بڑي ضرورت پوري ہوتي - روزانہ اخبارات پریس کي پہلی منزل هیں ' اور همارا پریس ابتک اسی اولین راہ میں درماندہ ہے -

لیکن افسوس کہ جسقدر اسباب و وسائل اس مقصد کي تکمیل کیلیے ضروري تھے ' ان میں سے ایک بھي وقت پر میسر نہ آیا - سب سے پہلے ٹائپ کے مصائب شروع ہوے - پھر ٹائپ وغیرہ سے بھي اهم تر بلکہ جان مقصد ایڈیٹوریل اسٹاف کا مسئلہ تھا - اخبار صرف عمدہ چھپے ہوے اوراق هي کا نام نہیں ہے بلکہ اصلي شے وہ معنوي روح ہے جو اسکے جسم صورت میں زندگي پیدا کرتي ہے - لیکن یہ وہ مسئلہ ہے جو شاید ابھی برسوں تک حل نہوگا - اس کی دقتیں کوئی هم سے پوچھے :

که من بخویش نمودم صد اهتمام و نشد !

ایک تنہا مسٹر محمد علي کي اولوالعزمي کیا کرسکتي تھي ؟ انکي مشغولیت کیلیے کامریڈ پہلے هی سے زنجیر پا ہے - نتیجہ یہ نکلا کہ پبلک نے همدرد کو توقع سے کم پایا ' اور دنیا میں صناع کي مصیبتونکو محسوس کرنے والے کم مگر رد و قبول کا فیصلہ کرنے والے بہت ہوتے هیں :

نوا گران نخوردہ گزند را چہ خبر ؟

اسمیں شک نہیں کہ پبلک کي شکایت درست ہے مگر هم میں سے هر شخص صرف سعي و کوشش هي کرسکتا ہے - ضرورتوں کے پورا کرنے کیلیے اپني مطلوبات کا خالق نہیں بن سکتا - بڑے ارادے پہلے هي دن پورے نہیں ہوتے ' اور تنہا کام کرنے والوں کے قصوروں کیلیے چاهیے کہ صبر اور برداشت کے ساتھه فیصلہ کیا جاے :

نفس نہ انجمن آرزو سے باهر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ ! !

اب همیں معلوم ہوا ہے کہ ادارۂ همدرد صرف ٹائپ هی کي تبدیلي کا نہیں بلکہ اخبار کے مضامین اور انکي کمیت و حیثیت میں بھي بہت بڑي تبدیلي کرنے کا انتظام کر رہا ہے - هماري دلي التجا ہے کہ وہ اپنے ارادوں میں احسن و اکمل طریقہ سے جلد کامیاب ہو ' اور هم تمام همدردان ملت کا ایک اهم فرض یہ سمجھتے هیں کہ اس موقع پر اسکي توسیع اشاعت اور اعانت مالي کیلیے بڑي سے بڑي کوشش عمل میں لائیں تاکہ اردو پریس کي ترقي کا ایک بہت بڑا عزم خدا نخواستہ ناکام رهکر قوم کیلیے داغ خجالت ثابت نہو -

مکتوب لندن

مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹر اٹ لا اس مرتبہ جب سے لندن گئے هیں اکثر مراسلات لکھتے رہتے هیں - اشاعت اسلام کے کاموں کے متعلق انکي بعض دلچسپ تحریریں الهلال میں نکل چکي هیں - پچھلي ڈاک میں مسلم ڈیپوٹیشن دهلي کے متعلق انکا ایک سخت مخالفانہ مضمون پہنچا ہے جسے هم بلا تامل حسب عادت شائع کردیتے هیں - مگر همیں تعجب ہے کہ همارے دوست کو اس مضمون کي اشاعت کے متعلق کیوں شبہ ہوا اور خط میں کیوں اصرار کیا گیا ؟ حالانکہ هم نے مختلف مسائل کے متعلق اس سے بھي زیادہ سخت تحریریں شائع کردي هیں -

ڈیپوٹیشن کا واقعہ گذر چکا اور اخبارات میں اسکي بحثیں ہوچکیں ' البتہ مسٹر قدوائي مسٹر شوکت علي معتمد خدام کعبہ کے متعلق شخصاً معترض هیں کہ وہ اس حیثیت سے کیوں شریک وفد ہوے ؟

مسٹر موصوف هي اسکو بہتر سمجھه سکتے هیں ' تاهم جہاں تک همیں علم ہے ' هم کہه سکتے هیں کہ انکي شرکت غالباً ایک تعلیم یافتہ مسلمان اور عام طور پر قومي کاموں میں سرگرم حصہ لینے والے شخص کي حیثیت سے تھي ' نہ کہ معتمد خدام کعبہ ہونے کی حیثیت سے ' اور جبکہ جناب مولانا عبد الباري صاحب کی نسبت تعدد حیثیات کو اس بارے میں خود همارے دوست قابل اعتراف تسلیم کرتے هیں تو پھر مسٹر شوکت علی اگر اپنی عام حیثیت سے ڈیپوٹیشن میں شریک ہوے ہوں تو یہ کیوں قابل اعتراض سمجھا جاے ؟

بہر حال مسٹر قدوائي خود بھی خدام کعبہ کے بانیوں اور عہدہ داروں میں سے هیں اور انهیں ذمہ دارانہ حیثیت سے لکھنے کا حق حاصل ہے همارا خیال جو کچھه تھا وہ هم نے ظاهر کردیا -

مسلم گزٹ

عین اس وقت جبکہ پریس ایکٹ کي سختیوں سے هندوستان کي عدالت هاے عالیہ ' کونسل کے هال ' اور پارلیمنٹ کے ایوان یکساں طور پر گونج چکے هیں ' یہ خبر تعجب اور عبرت کے کانوں سے سني جائیگي کہ ابھي اسکے مذبح پر اور نئي قربانیوں کي ضرورت

اُس نے کیا - لیکن اب کہاں تک ضمني فوائد کے آگے اپنے سب سے بڑے مقصد کو فراموش کردے ' اورکب تک اصلي اور حقیقي کاموں کي عدم تکمیل کے تصور سے بیقراري و بیتابي کے انگاروں پرلوٹے ؟ اس شب فراق و اضطراب کي سحرکب هوگي ؟ اور اس انتظار و جستجو کي تاریکي میں کب تک طلیعۂ مقصود و صبح مطلوب کیلیے چشم و دل وقف امتحان رهیں گے ؟ ولنعم ما قیل :

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست
درون دیدہ اگر نیم مو ست ' بسیار ست !

مالی مسئله اصلاً کوئي شي نہیں ہے ' اور زمانه جانتا ہے که اس بارے میں توفیق الهي سے الهلال نے همیشه غیورانه خاموشي کے نقصانات کو گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر ترجیح دي ہے ' لیکن اب که اپنے اولین کام کو مکمل پا تا هوں جسکے بعد اُس اصل مقصد کے لحاظ سے الهلال کي اشاعت ناگزیر نہیں رهي ہے - نیز نقصانات بهي حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هیں ' اسلیے میں نے ضروري سمجها ہے که اسکے قیام و عدم قیام کا مسئله ایک بار احباب کرام کے سامنے پیش کردوں ' اور صاف صاف عرض کردوں که آیندہ قیام بغیر مالي مسئله کي درستگي کے ممکن نہیں -

اسکي مختلف صورتیں تهیں - از انجمله یه که قیمت میں اضافه کیا جاے ' لیکن میں نے اسے پسند نہیں کیا ' اور صرف اسیکي خواهش کي که دو هزار نئے خریدار الهلال کے فراهم هو جالیں - کیونکه اگر ایسا هوا تو دفتر کي بعض جدید تخفیفات کے ساتهه ملکر الهلال کا جمع خرچ برابر هو جالیگا -

بلا شبه احباب کرام کے لطف و محبت کا اعتراف کرنا چاهیے ' جنهوں نے اس تحریر کو پڑهتے هي توسیع اشاعت کي سعي شروع کردي اور اسکا سلسله برابر جاري ہے - حتی که بعض بعض ارباب درد نے پہلے هي خط میں سات سات اور دس دس خریداروں کے نام روانه کیے ' اور بعض حضرات نے تو خریداروں کي جگه اپني جانب سے اعانت مالي یا اضافۂ قیمت کي نسبت بهي مزید اصرار کیا - اسکے لیے میں ته دل سے اُنکا شکرگذار هوں اور ایسے دوستوں کي موجودگي کو اپنے لیے الله تعالی کا سب سے بڑا احسان یقین کرتا هوں ' اگرچه اسکي تعمیل نہیں کرسکتا -

تا هم جو رفتار توسیع اشاعت کي اس تمام عرصے میں رهي ہے ' اسکي نسبت اتنا عرض کردینا ضروري و ناگزیر ہے که وہ اس درجه تک نہیں پہنچي جو اس مسئله کے کسي انقطاعي فیصله کیلیے معین هوتي - بهرحال مشیت الهي کو جو کچهه منظور هوگا وہ هر حال میں هو رہے گا - سردست میں نے آخري راے قائم کرلي ہے که آئندہ جولائي سے نئي ششماهي جلد شروع هونے والي ہے ' اور درمیان میں ایک مهینه اور دو هفتے فرصت کے موجود هیں - اگر اس عرصے میں مطلوبه تعداد کا ایک بڑا حصه پورا هو گیا تو فبها - نہیں تو ایک بار اور علم مشورہ کرکے اپني راہ اختیار کرونگا :

آں نیست که من هم نفساں را نه شناسیم
با آبله پایاں چه کنم ' قافله تیز ست !

~~~~~~~ ~~~~~~~

روزانه معاصر دهلي

"همدرد" کو بالاخر ٹایپ سے کناره کش هو کر پهر وهي قدیم راه اختیار کرني پڑي ' جسمیں انقلاب پیدا کرنے کي دیرینه آرزوئیں لیکر هم اور وہ نکلے تهے :

تا روا بود به بازار جهاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

چنانچه اس نے اعلان کر دیا ہے که بهت جلد پتهر کي چهپائي میں نکلنا شروع هو جائیگا - اسکے لیے نئي لیتهو مشینیں خریدي گئي هیں اور نئے انتظامات هو رہے هیں -

اصل یه ہے که کوئي انقلاب بهي هو لیکن انقلاب کي بے مہر دیبي بغیر قربانیوں کے راضي نہیں هوتي - انسان کیلیے رسم و رواج کي زنجیریں سب سے زیاده بوجهل هیں ' اور رسم کهن کي محبت اسدرجه اسکے اندر رکهي گئي ہے که مذهب کي بهي اسکے آگے بسا اوقات نہیں چلتي - انا وجدنا ابائنا علي امة و انا علي اثارهم مهتدون کي صدائیں گو مذهبي انقلابات کے سلسلے میں سني گئي هیں مگر صرف اسي عالم تک محدود نہیں - انسان اپني هر عادت اور هر خواهش میں رسم پرستي کا بنده ہے :

خلاف رسم دریں عهد خرق عادت داں
که کارهاے چنیں از شمار بوالعجبي ست !

دفتر همدرد غیر معمولي ارادوں اور انتظامات کے ساتهه وجود میں آیا ' اور اُسنے اردو طباعة کے انقلاب کي راه میں اپنے تئیں مالي قرباني کیلیے پیش کردیا - یقیناً هر شخص اس قابل تعریف همت کا اعتراف کریگا جسکا نمونه مسٹر محمد علي نے اس راه میں پیش کیا ہے ' اور واقعي بات یه ہے که محض ایک خاص طرح کي چهپائي کو رواج دینے کیلیے شدید ترین مالي نقصانات کو مردانه وار برداشت کرنا ایک ایسا شاندار اور موثر واقعه ہے ' جسکو معمولي باتوں کي طرح نہیں دیکهنا چاهیے -

مگر معلوم هوتا ہے که ٹائپ کے مسئله کیلیے یه ابتدائي قربانیاں کافي نہیں ' اور اس شاهد امتحاں طلب کے رام کرنے کیلیے ابهي اور بهت کچهه لٹانا پڑیگا :

عالمے کشته شد و چشم تو درناز هماں !

اس سوال نے همدرد میں ٹائپ اور لیتهو کے موازنه کي بحث چهیڑ دي :

فاذا هم فریقان یختصمون (۲۷ : ۴٦) پس معاً دو فریق هوگئے اور آپسمیں بحث کرنے لگے -

ان میں سے جو لوگ ٹائپ کي چهپائي کے مخالف تهے ' وہ اُن دقتوں کو پیش کرتے تهے جو همدرد کے مطالعه میں اُنهیں پیش آتي هیں ' اور جو موافق تهے وہ اصولاً ٹائپ کي وہ خوبیاں پیش کرتے تهے جو پتهر کے مقابله میں انکي سمجهه میں آتي تهیں - یه بحث ضرور دلچسپ تهي ' مگر دفتر همدرد جو هزارها روپیه کے نقصانات برداشت کرتے کرتے عاجز آ گیا تها ' اتني فرصت اور انتظار کهاں سے لاتا که اس دلچسپ اور طولاني مناظرہ کے آخري نتیجه کا انتظار کرتا ؟

اس بحث ناصواب میں کیونکر نه جاے دل
میں دل کو آزماؤں ' مجهے آزماے دل !

درحقیقت اس بحث میں بڑي غلطي یه تهي که همدرد کي موجوده حالت کو ٹائپ کا نمونه قرار دیا جاتا تها ' حالانکه اول تو
~~~~~~~

۱۷ - ۲۴ جمادي الاخــر ۱۳۳۲ هج

ا لۃ واجوبتھا

اصول رد و دفاع مطاعن منکرین

واقعہ ا ا و تہ د ر

روایـات ضعیفـہ و موضوعہ

انکار حدیث و ..ا ..ین متفرنج ین

حضرت مولانا - السلام علیکم - میرے ایک نوجوان دوست (جنکا نام لکھنا ابھي مناسب نہیں سمجھتا اور غالباً انکے خاندان سے جناب بھي ضــرور واقف هیں) آجکل عیسائي مشنــریوں کے دام میں پھنس گئے هیں' اور رفتہ رفتہ انہیں اسلام کي جانب سے بدظن کیا جارہا ہے - وہ روز اپنے نئے عیسائي رفیقوں کے یہاں سے کوئي نہ کوئي اعتراض سیکھہ کر آتے هیں' اور هم لوگوں سے جواب طلب کرتے هیں - ایک کتاب اردو کی تکپ میں لنڈن کی چھپي هوئي بھي انہیں مي گئي ہے جسکو وہ بطور حرز جان کے هر وقت اپنے ساتھہ رکھتے هیں اور اسمیں بھي اسیطرح کے اعتراضات جمع کیے گئے هیں - الحمد للہ کہ آجتک انکے هر اعتراض کا میں نے مسکت جواب دیا اور اسکا جواب دیانیے وہ کوئي نہ لا سکے - البتہ ایک واقعہ انھوں نے ایسا بیان کیا جسکے متعلق بوجہ عــدم علم و واقفیت میں پوري طرح تشفي نہ کرسکا لیکن چونکہ اسکا حوالہ احادیث کی بنا پر دیا گیا تھا اسلیے میں نے صاف کہدیا کہ هم صرف انہی اعتراضات کے جوابدہ هیں جو قرآن کریم کی بنا پر کیے جائیں - صرف وهی حقیقي اور ایک هی مجموعہ همارے تمام اعتقادات و عبادات کا ہے - حدیثوں کو کوئي یقیني درجہ حاصل نہیں اور اسلیے اس ۔ کے هم ذمہ دار نہیں هیں - یہي زریں اصول سر سید احمد خان مرحوم نے خطبات احمدیہ اور مضامین تہذیب الاخلاق میں قائم کیا ہے - اسپر انکے عیسائي دوست نے جواب میں کہلایا کہ قرآن میں بھي اسکا ذکر کیا گیا ہے -

انھوں نے حضرۃ سرور کائنات (صلی اللہ علیہ و سلم) کے متعلق بیان کیا ہے کہ ایک مصري عورت حضور کے پاس آگي تھي' اور آپے بطور لونڈي کے اپنے رکھہ لیا تھا - ایک دن آپ اسکے ساتھہ خلوت میں تھے کہ یکایک آپکي بیویوں میں سے ایک بیوي چلي آئیں اور دیکھکر سخت ملامت کي' اسپر آپنے معذرت کي اور کہا کہ اس واقعہ کا ذکر دوسري بیویوں سے نہ کرنا ورنہ مشکل هوگي - مگر انھوں نے ذکر کردیا اور آپ ایک مہینے تک اپني تمام بیویوں سے ناراض هوکر بالکل الگ رہے' اور اسقدر اسکا صدمہ هوا کہ مہینے بھر تک اپني کوٹھري سے بالکل نہ نکلے -

وہ کہتا ہے کہ یہ واقعہ معتبر کتب میں موجود ہے' اور اس بنا پر اعتراض کرتا ہے کہ کیا ایسا اخلاق انبیا کا هو سکتا ہے ؟ میں نے اپنے یہاں کے بعض علما سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ هاں بیشک یہ واقعہ کتب معتبرہ میں آیا ہے - پھر جناب .... کو لکھا انھوں نے بھي اسکي تصدیق کي - اب جناب سے مستدعي هوں کہ خدا را اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے مجھے واقعہ کي حقیقت سے مطلع فرمائیں بلکہ الهــلال میں درج کریں - تا کہ تمام مسلمانوں کیلیے ذریعۂ علم هو اور مخـالفوں کے دام تزویر سے بچیں - نیــز اسکي نسبت بھي تحــریر فــرمائیں کــہ کیـا احادیث کے متعلق اس اصول کو آپ تسلیم کرتے هیں جو میں نے مخالف کے سامنے پیش کیا ؟

خاکسار غلام سرور شاہ عفي اللہ عنہ

الهـلال :

(۱) آپنے جس کتاب کو اپنے قابل رحم دوست کے هاتھہ میں دیکھا ہے وہ غالباً پادري عماد الدین کي میزان الحق وغیرہ هوگي جو لندن میں چھپي تھي - ازالۃ الاوهام' استفسار' لسان الصدق' اظهار الحق وغیرہ انہي کتابونکا جواب ہے - لیکن جس واقعہ کا آپنے ذکر کیا ہے اسے ان کتابوں سے کوئي تعلق نہیں -

(۲) جن لفظوں اور جس صورت میں آپکے دوست نے یہ واقعہ بیان کیا ہے' وہ قطعاً بے اصل اور حتماً کذب و افترا ہے - آپ پورے وثوق او ر تحدي کے ساتھہ انکار کردیں اور ثبوت طلب کریں - جن حضرات علما سے آپنے تحقیق فرمایا اور انھوں نے اس واقعہ کي تصدیق کي' انکي نسبت بجز اسکے کیا کہوں کہ اللہ انپر رحم کرے - ایسے اپنوں کا وجود دشمنوں سے زیادہ مہلک ہے - نعوذ باللہ من شر الجہل و الجاهلین -

(۳) البتہ بیان کردہ صورت واقعہ سے اگر قطع نظر کرلي جاے' تو یہ در اصل واقعۂ ایلا و تخییر کي بعض روایات کي ایک مسخ شدہ صورت ہے' اور جس مصري لونڈي کي طرف اشارہ کیا ہے اس سے مقصود ماریہ قبطیہ هیں - بلاشبہ کتب سیر و تفاسیر میں بعض روایات ایسي موجود هیں جنسے معلوم هوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ازواج کي خاطر ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا' اور حضرت حفصہ یا حضرت زینب سے کہا تھا کہ اس واقعہ کا ذکر کسي سے نہ کرنا - انھوں نے حضرت عائشہ سے ذکر کردیا اور اسپر سورۂ تحریم کي آیات نازل هوئیں -

لیکن اول تو آپکے دوست کے مسیحي معلم کا یہ کہنا کہ یہ واقعہ قرآن کریم میں بھی موجود ہے' بالکل غلط ہے - قرآن کریم میں کوئي واقعہ بیان نہیں کیا گیا' بلکہ صرف ایک راز کا ذکر کیا گیا ہے جو آنحضرت نے بعض ازواج پر ظاهر کیا تھا اور اسکا ذکر دوسروں سے کردیا گیا' پھر جو روایتیں اس بارے میں موجود هیں انکا کتب معتبرۂ حدیث میں کہیں ذکر نہیں - صحاح کے تمام ابواب نکاح و طلاق و ایلا و تفسیر انسے خالي هیں' اور طبري وغیرہ میں انکا هونا کوئي دلیل صحت نہیں جب تک کہ اصول نقد حدیث کے مطابق ثابت نہو جاے - علاوہ بریں متعدد وجوہ ایسے موجود هیں جنسے یہ تمام روایات موضوع اور پایۂ اعتبار سے ساقط ثابت هوتي هیں اور محققین فن کي بھي یہي رائے ہے کما سیاتي انشاء اللہ -

لیکن آپنے ساتھہ هي ایک نہایت اهم اور اصولی موضوع بھي چھیڑ دیا ہے یعنے ا-اد... کے انکار و تسلیم کا سوال - بغیر ایک مستقل مبسوط مضمون کے اسکا تشفي بخش جواب تو ممکن

باقي ہے' اور جب تک یہ ایکٹ قائم ہے اس رقت تک پالیسي کي تبدیلیوں کے سر گوشانہ مواعید اور صلح ر صفائي کے بڑے بڑے کام کچھہ بھي مفید نہیں ہوسکتے !

مسلم گزٹ لکھنو کے نذر استبداد غیر قانوني ہونے کے بعد کئي صاحبوں نے اسکے دوبارہ اجرا کي کوششیں کي تھیں - بالاخر بعض حضرات کي سعي سے دو بارہ جاري ہوا - ہم نے اسکا پہلا نمبر دیکھا تھا مگر اسکے بعد اخبارات دیکھنے کي مہلت نہ ملي -

اب ایک تار سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکي پچھلي اشاعت کے کسی مضمون کی بنا پر دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے - جب تک وہ مضمون ہم دیکھہ نہ لیں کوئی قطعی راے نہیں دیسکتے - تاہم پریس ایکٹ کے گذشتہ تجارب سامنے ہیں اور پنجاب اور یوپی کی گورنمنٹوں کا اصول حکومت ہمیں معلوم ہے - یہ ظاہر ہے کہ اس مضمون میں بغارت اور قتل و غارت کا اعلان نہیں کیا ہوگا' اور نہ غریب مسلم گزٹ نے بم بنانے کا حکم دیاہوگا - زیادہ سے زیادہ کسي معاملہ پر غیر عاجزانہ نکتہ چیني کي ہوگي - مگر جس ایکٹ نے ہر مقامي حاکم کو مالک رقاب امم بنا دیا ہے' اسکے لیے یقیناً ہر آواز جرم اور ہر راے بغارت ہوسکتی ہے !

ہم آیندہ تفصیلی بحث کرینگے - سر دست اسکے سوا اور کیا کہیں کہ ہم دفتر مسلم گزٹ کی خدمت کیلیے ہر طرح طیار ہیں اگر وہ ضمانت کی رقم کا بندوبست کرنا چاہے -

[illegible] مساجد و قبور [illegible] پور

ڈیپوٹیشن کی ملاقات سے انکار !

از [illegible]

اس مسئلہ پر بظاہر خاموشي کے چند ہفتے گذر گئے' مگر دراصل ہم اس کارروائي کے نتائج کا انتظار کررہے تھے جو "انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیہ کلکتہ" اس بارے میں کورہي تھي' اور جو دراصل امن و سکون اور صلح جویانہ کوششوں میں سب سے زیادہ قیمتي اور شاید آخري کوشش تھي -

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ انجمن مذکور کے ایک عام جلسہ کے متعلق الہـلال میں اطلاع دي گئي تھي' جسمیں باتفاق عام یہ تجویز منظور ہوئي تھي کہ اس مسئلہ کے متعلق منتخب مسلمانوں کا ایک وفد ہز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل بہادر کي خدمت میں حاضر ہو' اور اس فیصلہ کے حاصل کرنے کي کوشش کرے جو اس مسئلہ کا ایک ہي فیصلہ ہے' اور خواہ وقت سے پہلے غور و فکر اور دانشمندي و عاقبت بیني کے ساتھہ کیا جاے' یا گذشتہ تجربوں کي طرح وقت کے گذر جانے کے بعد' جو گورنمنٹ اور رعایا' دونوں کیلیے سخت انسوس ناک واقعہ ہوگا -

چنانچہ ایڈیٹر الہـلال نے بہ حیثیت صدر انجمن مذکور اس بارے میں گورنمنٹ سے مراسلت کي' اور اس تجویز کي نقل بھیجکر درخواست کي کہ ایک ڈیپوٹیشن کو حاضر ہونے کي اجازت دي جاے -

۶ - مئي کو دارجلنگ سے حسب ذیل جواب چیف سکریٹري گورنمنٹ بنگال کي جانب سے اس مراسلت کا موصول ہوا :

" از جے - جي - کمنگ سي - آئي - اي آئي - سي - ایس - چیف سکریٹري گورنمنٹ اوف بنگال -

بنام پریسیڈنٹ دي موسک ڈیفنس ایسوسي ایشن کلکتہ -

دارجلنگ ۴ - مئي سنہ ۱۹۱۳ع :

جنابمن !

آپ کے خط مورخہ ۲۸ - اپریل بنام پرائیوٹ سکریٹري ہز اکسلنسي گورنر کا جواب دینے کیلیے مجھے ہدایت کي گئي ہے' جسمیں آپ نے تحریر کیا ہے کہ ہز اکسلنسي کیخدمت میں ایک وفد قائم مقام مسلمانوں کا قانون اسلامي متعلق مساجد کیلیے حاضر ہونا چاہتا ہے - ہز اکسلنسي اس مجوزہ وفد کا کوئي فائدہ مند نتیجہ نہیں خیال کرتے' کیونکہ ہز اکسلنسي کے پاس کل واقعات موجود ہیں' اور قانون اسلامي متعلق مسئلہ ہذا کے متعلق انہوں نے کافي اطلاعات حاصل کرلي ہیں -

اس پر بھي ہز اکسلنسي قانون اسلامي متعلق مساجد کے متعلق ہر قسم کي تحریرات کو دیکھکر بہت خوش ہونگے جو آپکي ایسو سي ایشن انکے پاس روانہ کریگي "

ہمارے لیے اس خبر سے بڑھکر اور کوئي مسرت انگیز خبر نہیں ہوسکتي کہ گورنمنٹ بنگال کے سامنے لشکر پور کي مساجد کے تمام واقعات موجود ہیں' اور اسلامي قانون کي آیے پوري اطلاع حاصل ہے جسکا اس چٹھي میں اعتراف کیا گیا ہے - یقیناً اسکے معني وہي ہونگے جو اس بارے میں ایک اور صرف ایک ہي ہوسکتے ہیں - کیونکہ قانون اسلامي کے احکام واضح اور غیر مشتبہ ہیں' اور انکے متعلق کبھي بھي مختلف قسم کي صحیح اطلاعات نہیں ہوسکتیں - اسکا صاف منشا جیسا کہ اس قانون کے تمام پیرو یقین کرتے ہیں' یہي ہے کہ جو زمین مسجد کے نام سے وقف کردي گئي اور خدا کي عبادت کیلیے پکار دي گئي' وہ نہ تو فروخت کي جاسکتي ہے اور نہ کسي دوسرے کام میں لائي جا سکتي ہے - پس ہمیں یہ معلوم کرکے نہایت خوشي ہوئي کہ ہز اکسلنسي کي گورنمنٹ کو اس قانون اسلامي کا پوري طرح علم حاصل ہے -

لیکن اسکے ساتھہ ہی ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس علم صحیح کا کوئی فیصلہ کن نتیجہ کیوں نہیں ظاہر ہوتا' اور کیوں تمام مسلمانوں کو اضطراب و پریشانی کے عالم میں مبتلا چھوڑ دیا گیا ہے ؟ وہ اطلاع جو ہز ایکسلنسي نے حاصل فرمائي ہے' بلاشبہ نہایت قیمتی وسائل سے ملی ہوگي اور اسکی صحت و واقعیت کا بھی ہم بلا تامل اعتراف کرتے ہیں - تاہم صرف اطلاع کامل اور معلومات مرتقہ کے وجود کا علم اس زخم کا اصلی مرہم نہیں ہے جو مسجد لشکر پور کے مناروں کے انہدام سے تمام مسلمانوں کے دلوں پر لگا ہے اور جسے پوري بے پروائي کے ساتھہ چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ اچھی طرح گہرا ہوکر نا قابل اندمال ناسور بن جاے !

مجوزہ ڈیپوٹیشن اسلیے نہیں جاتا تھا کہ اس نے فرض کرا تھا کہ ہز ایکسلنسي کو واقعات کا علم نہیں ہے' اور نہ اسکا حا ہونا اس امر کیلیے مستلزم تھا کہ گورنمنٹ کے پاس قانون اسلام کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کے ذاتي ذرائع نہیں ہیں' ب مقصود اس مسئلہ کو پیش کرنا تھا جو باوجود ان اطلا و معلومات کے خطروں اور بے چینیوں کیلیے چھوڑ دیا گیا ہے' جسکے آخري فیصلے کے انتظار میں عام پبلک کے جوش کو ذمہ لوگوں نے اس وقت تک بمشکل روکا ہے -

بہتر تھا کہ گورنمنٹ انجمن دفاع مساجد کي اس سعی اسکي اصلي جگہ دیتی' اور ان امن دوست اور خیر مسلمانوں کے وفد کی ملاقات سے انکار نہ کرتی جو اس بارے نہایت قیمتی مشورے اپنے ساتھہ رکھتے ہیں - اس کارروائی سے معاملہ کی صورت دوسري ہوگئی ہے' اور اصلاح و درستگی نہایت قیمتی فرصت افسوس ناک نا عاقبت اندیشی کے ضائع کی جارہی ہے - ہم ایندہ نمبر میں اسکے متعلق مفصا پر لکھینگے -

مذهب کے متعلق یه کہنا که وہ بزور شمشیر پھیلا' سننے والے کو اسدرجه متأثر نہیں کرسکتا جسقدر اس افترا کا پیش کرنا که (نعوذ بالله) اسکا باني اپنے متبنی کي بیوي کو برهنه غسل کرتے دیکھکر فریفته هوگیا' اور بالاخر اس سے طلاق دلاکر خود اپنے نکاح میں لے آیا -

یه ایک نہایت دقیق نکته هے جو میں کہه رہا ہوں اور اس وقت تک بہت کم اسپر توجه کی گئي هے -

(ان مطاعن کا سر چشمه)

اس قسم کے تمام مطاعن و معائب میں جو واقعات بیان کیے جاتے هیں' انکا ایک بڑا حصه تو خود معترضین کے القاء کفر و ضلالت کا نتیجـــه هـــوتا هے جسکي کوئي اصلیت نہیں' البتـــه معانـــدانه حذف و اضافه اور تحریف و تلبیس کو الگ کردینے کے بعد دیکھا جاے تو اسکي بنیاد میں کوئي بات ایسي ضرور نکل آتي هے' جو یا تو کسي مسلمان مصنف کا بیان هے' یا کوئي روایت اور اثر هے' یا پھر کوئي قصه هے جو عام مسلمانوں کي زبانوں پر چڑھگیا هے -

معترضین عموماً یه کرتے هیں که اسـلامي تصنیفات کے متعلق ایک سطحي اور سر سري واقفیت حاصل کرکے چند کتابیں تفسیر اور سیـــرۃ یا قصص و فضـــائل کي اپنے سامنے رکھه لیتے هیں' اور اسمیں جسقدر روایتیں اس قسم کي پاتے هیں جنکي بنا پر اسلام کی صداقت اور بانی اسلام کی زندگی پر طعن و قدح کیا جاسکتا هے' انھیں کامل ابلیسانه هوشیاري اور پوري مفتریانه چالاکی کے ساتھه یک جا کر لیتے هیں - پھر اپنے اکاذیب و مفتریات کا انپر اضافه کرتے هیں' اور مفید مطلب ترجیهه و تعلیل کے ساتھه ترتیب دیکے اس طرح پیش کر دیتے هیں که ناواقف انکے استدلال اور استشهاد سے مرعوب هو جاتا هے -

وہ عموماً کتابوں کا حواله دیتے هیں اور بعض اوقات اُن روایات کو نقل بھي کر دیتے هیں جنسے انکا استدلال هوتا هے - امریکن مشن نے عربي زبان میں جو کتاب بلاد مصر و شام کیلیے شائع کي تھي' جو چار ضخیم جلدوں میں ختم هوئي هے اور جسکا نام الهدایه هے' اسمیں اول سے لیکر آخر تک هر اعتراض کے ساتھه کوئي نه کوئي روایت بھي پیش کي هے - غیروں کے علاوہ خود نا واقف مسلمانوں پر بھي ان حوالوں کا بہت اثر پڑتا هے' اور وہ کہتے هیں که جب خود اسلامي روایات میں یه واقعات موجود هیں تو انسے کیونکر انکار کیا جاسکتا هے؟

اس قسم کي روایات زیاده تر تفاسیر اور عام کتب سیر و تاریخ میں هیں' یا حضرۃ شاه ولي الله کي تقسیم مدارج کتب حدیث کے مطابق' تیسرے اور چوتھے درجے کي کتابوں سے لي جاتي هیں -

(فتنۂ اصـــلاح و اجتہاد جدید)

یه ایک نہایت اهم اور اصولي بحث هے که اس قسم کے اعتراضات اور مطاعن کیلیے صحیح اور حقیقي طریقه جواب ورد کا کیا هے؟

همارے زمانے میں ایک نیا گروہ مصلحین و ... ین کا پیدا هوا هے جس نے اپني قابل تعریف بیداري و باخبري سے چلے پہل ان اعتراضات سے واقفیت حاصل کي' اور چاها که ان مطاعن کي آلودگي سے اسلام کے دامن کي تنزیهه و تقدیس ثابت کرے - اسکي مستعدي مستحق اعتراف هے' اور اسکي نیت سعي قابل تحسین' لیکن افسوس هے که جس کام کو وہ کرنا چاهتا تھا' اسکے لیے مستعدي اور آمادگي تو اسکے پاس ضرور تھي' پر اسباب و وسائل یکسر مفقود تھے - اسکا دماغ کا رکن اور اسکا فہم طالب اجتہاد تھا' لیکن نه تو اسکے پاس نظر علم پیما تھي جو معین مقصد هوتي' اور نه هي فکر واقف کار تھا جو سامان مہیا کرتا - نه تو اُسے علوم اسلامیه کي خبر تھي نه فن حدیث و اثر پر نظر تھي - نه اصول فن سے اُسنے واقفیت حاصل کي اور نه اسفار و مصنفات محققین و ائمۂ قوم پر نظر ڈالي - جس طرح اسلام کے حریفوں نے اسپر طعن کرتے هوے اپنے جہل پر اعتماد کیا' اسي طرح اسلام کے ان حامیوں نے انکا جواب دیتے هوے صرف اپنے بے خبرانه اجتہاد هي کو کافي سمجھا - چونکه انھیں اپني قوت کي خبر نه تھي اور صرف اپني فکر و راے هي پر اعتماد تھا' اسلیے وہ حریفوں کي سطوت سے مرعوب هوگئے' اور قابل اعتراض روایات و بیانات کا انبار دیکھکر اس طرح گھبرا گئے که ان میں رد و تحقیق کیلیے کوئي قوۃ فعال باقي نه رهي - اور انکا رشتۂ کار حریفوں کي قوت اور استیلاء اثر کے هاتھوں میں چلا گیا -

اس گھبراهت میں انھوں نے اپنے تئیں بالــکل مجبور پایا' اور اسکے سوا کوئي چارہ نه دیکھا که اپنے کسي جـدید خود ساخته اصول کي بنا پر احادیث و روایات کي صحت هي سے قطعي انکار کردیں' اور اسطرح انکے جواب کي ذمه داري سے بآساني سبکدوش هوجائیں - پس بجاے اسکے که وہ ان روایات کي حقیقت و اصلیت کو واضح کرتے' انھوں نے اس قسم کے مجتہدانه اصول وضع کرنا شروع کردیے جنکو اگر صحیح تسلیم کرلیا جاے تو معترضین کے فـتنه سے بھي بڑھکر ایک داخلي فتنۂ عظیم اسلام میں پیدا هو جاے - اعاذنا الله من شرها و من شر الجهل والفساد !

مثلاً انھوں نے اُن اعتراضات سے بچنے کیلیے جو احادیث کي بنا پر کیے جاتے هیں' سرے سے فن حـدیث هی کي تضعیف و تحقیر شروع کردي' حتی که صاف فیصله کر دیا که چونکه حدیثیں اکثر خبر احاد هیں اور خبر احاد مفید یقین نہیں - اسلیے حدیث في الـحقیقـ... کوئي شے نہیں هے - اسکے جواب کے هم ذمه دار نہیں ! انا لله و انا الیه راجعون -

اسطرح انھوں نے ایک فتنه سے بچنے کیلیے اپنے وجود کو دوسرا فتنه بنا دیا' اور دشمن نے چونکه مکان کے شاگرد پیشه پر قبضه کرلیا تھا' اسلیے اسکے هلاک کرنے کیلیے پوري عمارت میں آگ لگادي ! عزیز من ! یه اسلام کي حمایت نہیں هے : بل هي فتنة' ولکن اکثر الناس لا یعلمون -

وقت تفصیل کا متحمل نہیں اسلیے میں نہایت سرسري اشارات کرونگا - اگر فن و ارباب فن پر ان بے خبروں کي نظر هوتي تو وہ ...ـجھتے که مخالفین کے حملوں سے بچنے کیلیے اس مہلک اجتہاد کي کوئي ضرورت نہیں هے - ایک محفوظ و مصئون طریق کار پیشتر سے موجود هے' اور بغیر اِسکے که کسي جدید مصلح و مجدد کو اپنے غزاء اجتہاد کے اعلان کي ضرورت هو' خود محققین فن نے اس بارے میں جو اصول و قواعد وضع کردیے هیں اُنهی کے مطابق چلکر هم بہتر سے بہتر حق تحقیق و دفاع ادا کر سکتے هیں -

(اصول بحث و مسلک صحیح و مستقیم)

اصل یه هے که یه تمام نتائج جہل و بے خبري کے هیں' اور وہ بے خبري همارے مخالفین اور همارے نئے حماۃ و مصلحین' دونوں کے حصے میں آئي هے - همارا اولین فرض یه هے که هم معترضین کو بتا دیں که قرآن کریم کے بعد همارے لیے حجة و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد هو سکتے هیں؟ نیز یه که کیا کسي روایت کا کسي کتاب میں درج هونا اسکے لیے کافي هے که وہ مسلمانوں کیلیے حجة هو سکے اور اس بارے میں ائمۂ سلف نے کچھه اصول مقرر کیے هیں یا نہیں؟

درحقیقت انهي دو سوالوں کا جواب آجکل کے صدها داخلي و خارجي مباحث و اختلافات کیلیے بمنزله اصل و اساس کے هے

نہیں - البتہ اصل سوال کے جواب سے پہلے سرسری طور پر کچھہ انکی نسبت بھی عرض کریتا ہوں -

(معترضین اسلام کی ایک اصولی تقسیم)

مخالفین و اعداء اسلام جسقدر اعتراضات اسلام اور حضرۃ داعی اسلام کے متعلق کرتے ہیں' خواہ وہ آج پادری عماد الدین' پادری فنڈر' سر ولیم میور' اور مارگولیتھہ وغیرہ نے کیے ہوں' یا اب سے صدہا سال پہلے ان معترضین نے جنکے جوابات ابن حزم نے ملل و النحل میں' غزالی نے تحفۃ الاریب میں' ابن تیمیہ اور ابن قیم نے ارشاد الحیاری وغیرہ میں دیے ہیں (رحمہم اللہ) مگر اصولاً انکی دو ہی قسمیں ہیں :

(الف) وہ اعتراضات جو محض سوء تفہم یا دانستہ تلبیس و اعراض عن الحق کا نتیجہ ہیں - مثلاً قران کریم کے احکام جہاد ونکاح وطلاق وغیرہ کے متعلق جسقدر اعتراضات کیے جاتے ہیں' یا اختلاف بیانات قران وکتب مقدسہ کی بنا پر جو کچھہ کہا جاتا ہے انکی بنیاد ایک صحیح اور واقعی تعلیم پر ہے' اور یقیناً وہ احکام قرآن کریم میں موجود ہیں' لیکن یا تو انکی نسبت تعصب وجہل سے غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں - یا دانستہ انکے رد و بطلان کی کوشش کی گئی ہے - یا سرے سے اس اصل ہی کو قابل اعتراض قرار دیدیا ہے جسپر وہ تمام تعلیمات و احکام متفرع ہیں - غرضکہ اسلام کو ان باتوں کیلیے الزام دیا ہے جنکے وجود سے تو وہ منکر نہیں' لیکن جن وجوہ و دلائل کی بنا پر الزام دیا گیا ہے انکا منکر و مبطل ہے -

(ب) یا پھر وہ اعتراضات ہیں جنکی بنا نہ تو کسی اسلامی تعلیم پر ہے' اور نہ کسی اسلام کے مسلمہ واقعہ پر- نہ تو خود قرآن کریم میں انکا وجود ہے' اور نہ احادیث صحیحہ و معتبرہ میں - انکا دار و مدار صرف ان بیانات اور روایات پر ہے جو بعض مسلمان مصنفوں نے اپنی کتابوں میں کسی نہ کسی حیثیت سے درج کردیے ہیں یا عام طور پر مسلمانوں میں بیان کی جاتی ہیں' اور افواہ عوام پر چڑھگئی ہیں - مثلاً قصۂ غرانیق اور واقعۂ حضرۃ زینب وغیرہ' یا مثلا یہی واقعۂ ماریہ قبطیہ جو آپکے دوست کو ایک نہایت مکروہ و متعرف صورت میں دکھلایا گیا ہے -

ان دو قسموں کے علاوہ بے شمار اعتراضات ایسے بھی ہیں جو محض افترا و بہتان ہیں' جیسے صلیبی لڑائیوں کے زمانے میں مشرقی پادریوں نے مسلمانوں کی بت پرستی کے اکاذیب مشہور کردیے تھے' اور جنکو موسیو کاستری نے " اسلام اور بانی اسلام " میں مفصل بیان کیا ہے - یا آج بھی ایسی صدہا باتیں اسلام کی طرف منسوب کردی جاتی ہیں جنکی کوئی ادنی اور ضعیف اصلیت بھی روایات اسلامیہ میں نہیں ہے - لیکن یہ تمام اعتراضات یکسر عداوت و تعصب اور جہل و فساد کا نتیجہ ہیں جنکو خود صاحب نظر معترضین بھی تسلیم نہیں کرتے' اور یہاں مقصود صرف قابل توجہ اقوال ہیں نہ کہ افتراء محض و بہتان صرف -

(سب سے زیادہ خطرناک قسم)

جن لوگوں نے مخالفین و معترضین کے اسفار وکتب سے واقفیت حاصل کی ہے' وہ تسلیم کرینگے کہ اعتراضات کا سب سے زیادہ حصہ دراصل دوسرے ہی قسم پر مشتمل ہے' اور پہلی قسم کے اعتراضات کو اصلاً زیادہ اہم ہیں' لیکن انکی تعداد بہت کم ہے اور اعداء اسلام کو اسلام کی تضحیک و تحقیر میں بھی ان سے نسبتاً بہت کم مدد ملتی ہے - یہ صدہا کتابیں جو اسلام کی مخالفت میں لکھی گئی ہیں یا لکھی جا رہی ہیں' انہیں اٹھا کر دیکھیے' اور ان تمام اعتراضات پر نظر ڈالیے جو ان میں پیش کیے گئے ہیں - ان میں بہت تھوڑا حصہ ان اعتراضات کا ہوگا جو براہ راست قرآن کریم کی تعلیمات یا احادیث معتبرہ و مسلمہ کی بنا پر کیے گئے ہیں' اور تمام مجلدات یکسر انہی مطاعن و معائب سے لبریز ہونگی' جو علم روایات مفسرین وکتب سیرۃ و مغازی کی بنا پر کیے گئے ہیں' اور جنمیں ضمناً یہ مقدمہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ اسلام و پیروان اسلام کیلیے ہر مسلمان مصنف کا بیان حجۃ اور برہان ہے !

سب سے بڑا ابلیسی دسیسہ اعداء اسلام کے پاس یہ ہے کہ حضرۃ داعی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ و مقدسہ کو دنیا کے سامنے ایسی مکروہ و معیوب شکل میں پیش کیا جاے جسکے دیکھتے ہی طبائع میں نفرت و کراہیت پیدا ہو جاے' اور اسلام کے متعلق کسی حسن ظن کے پیدا کرنے کا موقعہ ہی نہ ملے !

یہ مقصد پہلی قسم کے اعتراضات سے حاصل نہیں ہوسکتا - قرآن کریم میں جہاد کا حکم ہے - تعدد ازدواج کی اجازت ہے - طلاق کو جائز بتلایا ہے - قوم عاد و ثمود کے تاریخی مقامات کا ذکر ہے - حضرۃ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کا خانۂ کعبہ بنانا بیان کیا گیا ہے - حضرۃ مریم علیہا السلام کو ملامت کرنے والوں نے " یا اخت ہارون " کہا ہے - معترضین انپر نکتہ چینی کرتے ہیں - احکام جہاد کو ظالمانہ بتلاتے ہیں - تعدد ازدواج اور طلاق کو اخلاقاً معیوب کہتے ہیں - قوم عاد و ثمود کے متعلق تاریخی ثبوت طلب کرتے ہیں - حضرۃ ابراہیم کے بناے کعبہ کا ثبوت تورات سے مانگتے ہیں - حضرۃ مریم کا " اخت ہارون " ہونا انکی سمجھہ میں نہیں آتا - تاہم ان تمام اعتراضات سے اسلام کے محاسن و فضائل پر بالکل پردہ نہیں پڑ جا سکتا' اور سننے والے کیلیے یہ باقی رہجاتا ہے کہ وہ اسکے دیگر احکام و تعلیمات کے متعلق حسن ظن قائم کرے' یا بعض دیگر شرائع سے مقابلہ کرکے تسلی حاصل کرلے - حضرۃ موسی نے تلوار سے کام لیا - حضرۃ داؤد و سلیمان نے صدہا بیویاں رکھیں - اگر مخاطب ان الزامات کو صحیح مان بھی لے جب بھی زیادہ سے زیادہ یہی نتیجہ حاصل کرسکتا ہے کہ قران کریم اور کتب مقدسۂ عتیقہ کو ایک درجہ میں رکھنا چاہیے -

لیکن برخلاف اسکے دوسری قسم کے اعتراضات و مطاعن اپنی معاندانہ تاثیر و نفوذ میں ان اعتراضات سے بالکل مختلف ہیں - ان میں اس زندگی کی تصویر دکھلائی جاتی ہے جو تعلیمات اسلامیہ کا حامل ہے' اور جسکی رسالت و نبوت کی صداقت پر قران و اسلام کی حقانیت موقوف ہے - یہ تصویر نہایت مکروہ ہوتی ہے' اور شیطان کفر و ضلالت اعداء اسلام کے اندر حلول کرکے اسکے خال و خط درست کرتا ہے - نعوذ باللہ انسانی معاصی و رذائل کے تمام اعمال سئیہ اسمیں جمع کیے جاتے ہیں' اور ایسے ایسے قبائح و فضائح کو اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو انسانی بد اخلاقی کی انتہا ہیں' اور درجۂ نبوت و رسالت تو بہت ارفع و اعلی ہے' ایک شریف و نیک اعمال شخص کی زندگی بھی انسے ملوث نہیں ہوسکتی - کذالک یوفک الذین کانوا بایات اللہ یجحدون (۴۰ : ٦٥)

آج یورپ اور امریکہ میں عام طور پر جو توحش و تنفر اسلام کی طرف سے پھیلا ہوا ہے' وہ زیادہ تر اسی تلبیس و شیطنت کا نتیجہ ہے - ان مفتریات کو سنکر ایک سادہ ذہن مخاطب اسدرجہ اسلام سے متوحش ہوجاتا ہے کہ اسکے کسی حسن و فضیلت کا اسے تصور بھی نہیں ہوسکتا - اور ہمیشہ کیلیے حسن ظن و تلاش حقیقت کا سد باب ہوجاتا ہے -

پس فی الحقیقت قسم اول کے اعتراضات اسدرجہ اسلام کیلیے مضر نہیں ہیں جسقدر دوسری قسم کے' اور آج اعداء اسلام کے ہاتھہ میں سب سے زیادہ خطرناک حربہ یہی مفتریات ہیں - کسی
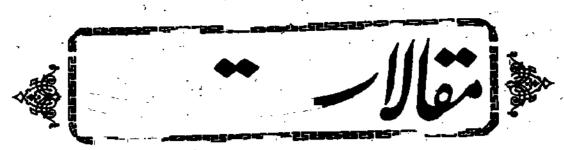
یه بالکل ایک کهلی هوئی بات ہے - علی الخصوص کتب تفسیر و سیرۃ و مغازی اور قصص انبیاء سابقین و اسرائیلیات کے متعلق ابتدا سے ائمۂ فن نے یہی راے دی ہے ' اور حضرۃ امام احمد کے زمانے سے جبکہ انهوں نے " ثلاثة کتب لیس لها اصل : المغازي والملاحم و التفسیر " کہا تها ' حفاظ حدیث کے آخری عہد تک جبکہ ابن حجر ' ابن تیمیه ' ابن قیم ' اور حافظ ذهبی رحمهم الله نے کتابیں تصنیف کیں ' تمام محققین فن کا طرز عمل اسی کا موید رہا ہے -

([illegible] مطـالب)

پس ضرور ہے کہ اس امر کو اچهی طرح معترضین اسلام پر واضح کردیا جاے اور اسکے اصول و قواعد انکے سامنے پیش کردیے جائیں اسکے بعد آنسے بحث کی جاے - اگر ایسا کیا جاے تو باوجود اس واقفیت کے جو مجهے معترضین کے ذخیرۂ کثیرۂ مطاعن و معائب سے ہے ' اور باوجود اُن مشکلات کا کامل اندازہ کرنے کے جو همارے نئے مصلحین و مجتهدین او ر متکلمین قرن جاری کو رد مطاعن اور دفع اعتراضات و شکوک میں پیش آئی هیں ' میں پورے طمانیة قلب اور وثوق کامل کے ساتهه کهتا هوں که احادیث معتبرہ کی بنا پر کوئی دقت همیں اس راہ میں پیش نہیں آئیگی ' اور نئے اجتهادات و تجدیدات کا طوفان مهلک و هادم آٹهانے کی بالکل ضرورت نه هوگی -

یہی وہ مقام ہے جہاں آکر باوجود اتحاد مقصد و علم ضرورت ' مجهے نئے مصلحین متفرنجین سے علحدہ هوجانا پڑتا ہے ' اور باوجود انکے کاموں سے غیر جامدانه و غیر متقشفانه واقفیت کے ' میرے دل میں انکے لیے کوئی حسن اعتقاد و اعتماد پیدا نہیں هوتا - بلاشبه ضرورتیں شدید اور نظر و تحقیق کی داعیات ناگزیر هیں ' یقیناً همارا مقابله سخت اور بہت سے عوارض و جزئیات میں بالکل نئے قسم کا ہے ' اور یه بهی بالکل سچ ہے که جو لوگ سب سے پہلے حریف کے وجود سے خبردار هوے اور میدان کارزار میں نکلے ' انکی مستعدی و هوشیاری اور سعی و محنت کا پوری طرح اعتراف کرنا چاهیے ' لیکن تاهم ان میں سے کوئی بات بهی اسکے لیے مستلزم نہیں ہے که نا واقفیت کو مجتهد العصر اور لا علمی و بے خبری کو صاحب الامر تسلیم کرلیا جاے ' اور بلا ضرورت دشمنوں کے مقابلے میں ایسا اسلحه اٹهایا جاے جسکا پہلا وار خود اپنے هی گردن پر پڑے ؟

جبکه هم اصول و قواعد فن کے مطابق چلکر بعینه وهی مقصد حاصل کرسکتے هیں جو ان لوگوں کے پیش نظر ہے تو پهر اسکی کیا ضرورت ہے که محض اپنے فهم و قیاس شخصی کا نام " درایت واحتجاج عقلی " رکهکر اُن علوم مسلمۂ اسلامیه کی تضعیف و تحقیر بل انکار و انهدام کے درپے هو جائیں ' جو خزائن امة کا راس المال ' و اشرف ترین مصادر علوم دینیه ' و سرچشمۂ معارف و حقائق اسلامیه ' و تاریخ صدر اول و سیرۃ حضرۃ ختم المرسلین ہے ' اور جسکے لیے خود صحابۂ و تابعین ' ائمۂ مهتدین ' اور تمام سلف صالح ' بل اجماع جمیع امة مرحومه ' من بدایة عهدها الی زماننا هذا ' قولاً و فعلاً همارے سامنے موجود ہے ؟ درحقیقت ایسا کرنا اصول متفقه امة اور مصادر شریعة و علوم شرعیه میں ایک سخت اختلال و اغتشاش پیدا کرنا ہے جسکا نتیجه مهلک اور جسکے عواقب فساد آلود هیں -

[illegible]

ناخلف شـاگـرد

یه امر اب عام طور پر مسلم ہے که یورپ (یا نصرانیت) اپنی تمام اقسام کی ترقیات میں مسلمانوں کا ممنون احسان ہے - جسقدر علوم اسوقت رائج الوقت هیں ' یا جو کچهه اکتشافات زمانه حال میں هو رہے هیں ' انکی ابتدا اسلام هی کے کسی قابل فرد کی کوشش کا نتیجه ہے - یه ضرور ماننا پڑیگا که بعض اکتشافات میں مسلمانوں نے بالکل نقش اول چهوڑے ' اور یورپین اقوام نے انهیں اپنی ترقیات سے نقش بنا دیا - لیکن " الفضل للمتقدم " ابتداء کا فخر مسلمانوں هی کو ہے ' اور موجودہ دنیاے نصرانیت بهترین طور پر مسلمانوں کی شاگرد ہے -

مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں غیر مذاهب کے ساتهه جو نیک سلوک کیا ' اسکی مثال غیر مسلمانوں میں ' آجکل کے مهذب ترین زمانه میں بهی نہیں پائی جاتی - یہی وہ تعلیم تهی جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دی تهی ' اور یہی وہ تعلیم تهی ' جس پر عمل پیرا هونے سے مسلمان دنیا کے تخت و تاج کے مالک بنے تهے - اب چونکه مسلمانوں نے اس تعلیم کی پیروی چهوڑ دی هر جگه قعر مذلت میں گر رہے هیں -

برخلاف اسکے غیر مسلمانوں علی الخصوص یورپین عیسائیوں نے جو سلوک اپنے استادوں (مسلمانوں) کے ساتهه کیا ' اسپر نظر ڈالنے سے رونگٹے کهڑے هو جاتے هیں - صرف چند تاریخی واقعات کے صرف اشارہ کرتا هوں -

ان دنوں آپ جا کر اسپین (اندلس) کی سیر کیجیے - آپ کو تمام سفر میں کوئی چیز بهی ایسی دکهائی نه دیگی ' جس سے اسکا پته چلے که اس علاقے میں کبهی بهی مسلمانوں کا قدم آیا تها - تاریخ میں جو واقعات آپنے ملاحظه کیے هونگے ' اُن سے آپ ضرور نتیجه نکالینگے که مورخین نے مبالغه سے کام لیا - لیکن حقیقت یه ہے که ان تاریخی واقعات میں ذرا بهی مبالغه نہیں - غرناطه جو اندلس میں مسلمانوں کا دار الخلافة سات سو بیاسی سال تک رها ' اور سنه ۸۹۷ھ میں ایک عرصه دراز کے محاصرہ کے بعد انکے هاتهه سے نکلا ' اب اسمیں سواے قصر الحمراء کے کوئی علامت مسلمانوں کی باقی نہیں ہے - وهاں کی بے نظیر جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا ' جسمیں اب تک توحید کی جگه تثلیث کی تعلیم دی جاتی ہے !

اسی طرح " اشبیلیه " کی جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا جو اسوقت کلیساے اعظم روم کے بعد دوسرے درجه پر دنیا میں شمار هوتا ہے - بلکه بقول بعض دنیا میں سب سے بڑا گرجا ہے !

عبد الرحمن بن معاویه بن هشام نے (جسنے اندلس میں پچاس سال کے قریب حکومت کی) اپنے دار الخلافة قرطبه میں ایک عالی شان مسجد کی بنا ڈالی - جسے اسکے بیٹے نے سنه ۱۸۳ میں پورا کیا - اسکے بعد تمام مسلمان سلاطین اسپر کچهه نه کچهه

اور جسقدر مشکلات همیں نظر آتی هیں اور جسقدر ٹھوکریں نئے مصلحین نے کھائی هیں ' وہ تمام تر اسی اصولی بحث کے افراط و تفریط کا نتیجہ ہے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحہ کا درجہ ہے ' اور بغیر کسی خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کر لینا چاهیے کہ حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور ہے جو همارے لیے دلیل اور حجة هوسکتا ہے - اور جس طرح هم اپنے داخلی اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد هیں ' بالکل اسی طرح خارج کے اعتراضات میں بھی انکی حقیقت کو تسلیم کرتے هیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن ہے جسکے اصول و قواعد هیں ' اور اسکی جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاری رها ہے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے متعدد طبقات و مدارج میں منقسم هوگیا ہے - اسکی بنیاد انسانوں کی روایت پر تھی اسلیے اصول شہادت و روایت کی بنا پر ضرور تھا کہ نقد و درایت کے اصول وضع کیے جائے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضی کے اندر جسمیں انسان نے هزارها برس کے تجارب و محن کے بعد صدها علوم و فنون تک رسائی حاصل کی ہے ' اور هر قوم نے علم کی تفتیش و تدوین میں حصہ لیا ہے ' بے خوف دعوے کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی علم و فن کو بھی انسانی دماغ نے اسدرجہ منضبط ' اور سعی انسانی کی انتہائی حد تک مرتب و مہذب نہیں کیا جیسا کہ علماے سلف نے فن حدیث کو ' اور یہ ایک مخصوص شرف و مزیت علمی ہے امة مرحومہ کی جسمیں دنیا کی کوئی قوم شریک و سہیم نہیں - والقصة بطولها -

پس ضرور ہے کہ جس حدیث سے همارے سامنے استدلال کیا جاے ' اسکی صحت اصول و قواعد مقررۂ فن اور علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بھی کردی جاے - اگر ایسا نہ کیا گیا تو همارے لیے کسی طرح بھی دلیل و حجة نہیں هوسکتی -

(ایک عام غلط فہمی)

ایک بہت بڑی غلط فہمی یہ پھیل گئی ہے کہ فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کی نظر نہیں - عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ تفسیر و سیر اور مغازی و ملاحم کی کسی کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسی روایت کا درج هونا اسکے لیے کافی ہے کہ آسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکہ یہ صریح غلطی ہے ' اور خود محدثین نے اس غلطی کو کبھی جائز نہیں رکھا - حضرة شاہ ولی الله رحمة الله علیه نے حجة الله البالغه وغیرہ میں جو تصریحات اس بارے میں کردی هیں ' وہ قدما کی تصنیفات سے مستغنی کر دیتی هیں - انھوں نے باعتبار صحت و شہرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے - اول درجے میں وہ موطاء امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے هیں ' اور بقیہ کتب صحاح ستہ کو دوسرے درجے میں رکھتے هیں - اسکے بعد دارمی ' ابو یعلی ابن حمید ' طیالسی ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابی شیبہ ' حاکم ' بیہقی ' اور طبرانی وغیرہ کے مجموعے هیں - انھیں تیسرے درجے میں قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اسمیں رطب و یابس هر طرح کا ذخیرہ ہے ' یہاں تک کہ موضوع حدیثیں بھی شامل هیں - شاہ صاحب نے سنن ابن ماجہ کو بھی اسی درجہ میں قرار دیا ہے - مگر اسکے خلاف رائیں زیادہ ملیں گی -

چوتھے درجے میں کتب حدیث کا تمام بقیہ حصہ داخل ہے - علی الخصوص تصانیف حاکم ابن عدی ' ابن مردویہ ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبری ' فردوس دیلمی ' ابو نعیم صاحب حلیہ ' ابن عساکر وغیرہ وغیرہ - عام کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سر چشمہ یہی کتابیں هیں -

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تھا - اس مقصد کی بے خبری هی سے تمام مشکلات پیدا هوتی هیں - انھوں نے کبھی بھی یہ دعوا نہیں کیا کہ جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے هیں ' سب کی سب قابل اعتماد هیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسی خاص سلسلے سے جمع کر دینا تھا ' اور اسکے نقد و بحث کو انھوں نے دوسروں کے لیے چھوڑ دیا تھا -

چنانچہ اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یہ ہے کہ محققین فن حدیث نے همیشہ اپنی تصنیفات میں انکی جمع کردہ حدیثوں کو اسی وقت قبول کیا جبکہ وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور همیشہ ان پر اپنے اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح اور نقد و جرح کرتے رہے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبری کی تفسیر ہے جنھوں نے قرآن کریم کی هر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے ' اور واقعۂ ماریۂ قبطیہ کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافہ کے بعد پیش کی ہے ' وہ بھی امام موصوف هی نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی ہے - یا پھر طبرانی کے معاجم هیں ' اور حاکم کی مستدرک ' ابن حمید و دارمی کی مسانید ' اور ابو نعیم و دیلمی کی تصنیفات هیں - لیکن هم دیکھتے هیں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذهبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے هیں ' اور کسی روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے هیں - صرف فتح الباری اور عینی هی اٹھاکر دیکھہ لیجیے کہ اس رد و قبول کا کیا حال ہے ؟

امام ابن تیمیہ سے بڑھکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص هوگا ' جنھوں نے اس راہ میں بے شمار متاعب و شدائد بھی فقہاء متقشفین کے هاتھوں برداشت کیے ' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعہ کرنے کی توفیق ملی ہے ' وہ اندازہ کرسکیں گے کہ میں کیا کہہ رها هوں ؟ منہاج السنة وغیرہ میں صحاح کی متعدد احادیث کو انھوں نے صاف صاف رد کردیا ہے !

یہ همارے پاس علامۂ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیرہ مصنفات شہیرہ موجود هیں - ایک نہیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کردہ احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے هیں - صرف اتنا هی نہیں بلکہ کتب صحاح کی مرویات پر بھی روایت و درایت کے مقررہ اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے هیں ' اور کسی سے استدلال کرتے هیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے هیں - پھر فقہاء حنفیہ کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شہادت ہے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابلہ میں تسلیم نہیں کرتے -

پس یہ ایک صریح اور مسلم بات ہے کہ احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروری اور ناگریز ہے اور اس بارے میں همیشہ اہل فن کا یکساں طرز عمل رها ہے - اس امر کیلیے کسی شہادت کے پیش کرنے کی ضرورت نہ تھی - میں نے اسلیے زور دیا تا کہ مخالفین اسلام یہ نہ سمجھیں کہ انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یہ کوئی نیا اصول قرار دیا جا رها ہے - یہ اصول همیشہ سے موجود ہے ' اور جس طرح هم اب سے آٹھہ سو برس پہلے صرف انھی احادیث کو تسلیم کرتے تھے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت هو جائیں ' اسی طرح آج بھی صرف انھی روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقررہ اصول کے مطابق ثابت کر دی جائیں -

اسلام

اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر عیسائی ہوگا تو حکومت کی طرف سے اسپر مہربانی کی جائیگی - اور اگر مسلمان رہیگا ' تو سب سے اول جو سلوک اس سے کیا جائیگا - وہ یہہ ہوگا کہ بیدردی کے ساتھہ اسکا ختنہ کیا جایگا -

الغرض ان ناخلف شاگردوں نے جو سلوک اپنے استادوں کی اولاد کے ساتھہ یورپ ' ایشیا ' اور افریقہ میں کیا یا کر رہے ہیں ' وہ انسانیت اور تہذیب کیلیے باعث ہزار شرم ہے -

مزا کو میں اب کیا ہوگا ؟ اٹلی ٹریپولی میں کیا سلوک کریگی ؟ جن اصلاحات کی بنیاد طرابلس میں ابراہیم پاشا نے قائم کی تھی ' انکا کیا حشر ہوگا ؟ ریاستہاے بلقان نو مفتوحہ علاقوں پر کسطرح حکومت کرینگی ؟ البانیہ کا مستقبل کیسا ہوگا ؟ ان سوالوں کے جوابات واقعات سے ظاہر ہیں - اور جو کچھہ ڈھکا چھپا رکھا ہے وہ عنقریب معلوم ہو جائیگا -

عروس ملک کسے تنگ در کنار زند
کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

(مراسلہ نگار خصوصی - آستانہ علیہ)

انجمن ترقی اردو

جناب من تسلیم — گذشتہ اجلاس انجمن ترقی اردو میں جو ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بمقام آگرہ زیر صدارت جناب انریبل خواجہ غلام الثقلین بی - اے - ال - ال - بی - وکیل میرٹھہ منعقد ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تھا -

رزولیوشن نمبر (۸) " یہ انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین اور اہل قلم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسایل اور تالیفات ' انجمن کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں تاکہ جدید ادبی تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے میں مدد ملے "

آپ کی خدمت میں اس رزولیوشن کی بناء پر التماس ہے کہ آپ جو کچھہ شایع فرمائیں اسکا ایک نسخہ دفتر انجمن میں ارسال فرماتے رہیں تاکہ جو مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے اسمیں آپ کی توجہ و امداد سے کامیابی ہوسکے ' اور خود آپ کی مطبوعات انجمن کی رپورٹوں کی ذریعہ سے ملک میں علم طور پر مشتہر ہو سکیں - انجمن کی رپورٹ میں جہاں اسکی سال بھر کی کارگذاری کا بیان ہوگا وہاں ارادہ یہ ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیرہ معلومات بھی جمع کیا جائے ' تاکہ رپورٹ کے ناظرین کو اسکے مطالعہ سے اپنی مادری زبان کے متعلق کافی واقفیت ہوجائے ' اور جن لوگوں کو اپنی ملکی علم ادب کی ترقی اور نشو و نما سے دلچسپی ہو اون کے لیے یہ رپورٹ بمنزلہ تاریخی سرمایہ کے بن جائے -

لیکن کوئی کام ایک شخص کی کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا ' اسلیے ناممکن ہے کہ آپ کی توجہ اور عنایت کے بغیر یہ مقصد پورا ہوسکے - پس امید ہے کہ از راہ نوازش و کرم و ہمدردی زبان اردو آپ اس قسم کی امداد دینے سے دریغ نہ فرمائینگے ' جس کی اس رزولیوشن میں آپ سے درخواست کیگئی ہے - انجمن آپ کی اس عنایت کی دل سے قدر کریگی اور آیندہ اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوگی اوس میں اوس امداد و اعانت کا بتفصیل ذکر کیا جائیگا ' جو اس معاملہ میں آپ سے ملیگی - فقط -

آنریری سکریٹری -

الحریۃ فی الاسلام

امر بالمعروف و اثار

(۲)

(امر بالمعروف اور رشتۂ الٰہی)

کیا تم اظہار حق ' اعانت حریت ' اور اعلان صداقت میں اسلیے ڈرتے ہو جو اس دنیا میں بڑے ہیں ؟ آہ ' نڈر رکہ وہ آخرت میں چھوٹے ہونگے - کیا تم اسلیے ڈرتے ہو کہ تم چھوٹے ہو ؟ مگر یقین کرو کہ مستقبل میں تم ہی بڑے ہوگے - پھر کیا تم اسلیے حق سے باز رہتے ہو کہ انسانوں سے ڈرتے ہو ' لیکن کیا تم انسانوں کے مالک سے نہیں ڈرتے جسکا مقدس پیغامبر فرمایا ہے ؟

لا یحقرن احدکم نفسہ ان یری امر اللہ تعالی علیہ فیہ مقال فلا یقول فیہ فتلقی اللہ وقد اضاع ذلک ، فیقول اللہ ما منعک ان تقول فیہ ؟ فیقول یا رب خشیۃ الناس - فیقول فایای کنت احق ان تخشی (رواہ احمد و ابن ماجۃ)

تم میں سے کوئی اپنے آپکو اس امر میں حقیر نہ سمجھے کہ وہ کسی بات کو دیکھے جسکے متعلق اسکا فرض ہو کہ امر حق کو ظاہر کرے مگر اپنی کمزوری کے خیال سے چپ رہے - قیامت میں خدا کے روبرو جب حاضر ہوگا اور وہ اس موقع کو بھول چکا ہوگا ' تو خدا اس سے پوچھیگا کہ تو نے کیوں راستی اور صداقت کی بات نہ کہی ؟ وہ کہیگا : " پروردگارا لوگوں کے خوف سے " خدا فرمائیگا کہ " کیا خدا تیرے سامنے نہ تھا جس سے تو ڈرتا ؟ "

اسوقت کون ہوگا جو اوس عرش جلال و قدوسیت کے آگے جھوٹ بول سکیگا ؟ اے وائے اوس اعتراف پر ' عجب خجالت و شرمندگی کے ساتھہ ہم اقرار کرینگے کہ ہاں اے قادر علی الاطلاق ! ہاں اے دانائے اسرار قلوب ! ! ہم انسانوں سے ڈرے پر تجھسے نڈرے ' ہمنے مخلوق کے سامنے سر جھکایا پر تجھسے سربلندی کی ' ہم نے حق کو چھوڑ کر باطل کو سجدہ کیا - ہم غیروں سے آشنا ہوکر تجھسے بیگانہ ہوگئے - اوسوقت کہا جائیگا کہ کیا تم نے میرے منادِ صادق اور داعی حق کی اوس آواز کو نہیں سنا تھا جبکہ کہا گیا تھا کہ :

ایہا الناس ! ان اللہ تعالی یقول : امروا بالمعروف وانہوا عن المنکر قبل ان تدعونی فلا اجیبکم ' و تسألونی فلا اعطیکم ' و تستغفرونی فلا اغفر لکم - (رواہ الدیلمی)

لوگو ! خدا فرماتا ہے : اچھی باتوں کا حکم کرو ' اور بری باتوں سے منع کرو ! قبل اسکے کہ تم پکارو اور میں نہ بولوں ' تم مانگو اور میں نہ دوں ' تم مغفرت چاہو اور میں مغفرت نکروں ! (یعنی اگر تم نے امر بالمعروف کا فرض ادا نہ کیا تو میں اپنا رشتہ تم سے کاٹ لونگا)

اسلیے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ حق کا طالب ' باطل کا دشمن ' عدل و حریت کا عاشق ' اور جور و ظلم سے متنفر ہو - اوسکا فرض ہے کہ طلب صداقت میں اپنے عزیز ترین سامان حیات کو بھی نثار کرنے کیلیے طیار رہے - حق پژوہی اور عدل پرستی اسکا جوہر ایمانی اور اسکے لیے روح لخلفین ہو - وہ راہ حق میں موت سے نہ ڈرے کہ یہی اوسکی زندگی ہے ' اور سچائی کے عشق میں وہ سب کچھہ

ایـتریـا نـوپـــل کي ایک یادگار مسجد

جسے بلغاریا کے صلیبوں نے اپنے قیام کے زمانے میں گرجا بنا دیا تھا اور فتح ادرنه کے بعد دوبارہ صداے توحید سے مقدس کي گئي !

اضافه کرتے رہے - آج وهی مسجد گرجا کا کام دے رهي ہے ! اس مسجد کي وسعت کا اندازہ اس سے هوسکتا ہے که اسکا طول تین سو تیس گز اور عرض دو سو پچاس گز ہے - اور چودہ سو ستون سنگ مرمر وغیرہ کے منقش و مشجر اسمیں استعمال کیے گئے هیں !

غرناطه اندلس میں آخري شہر تها جو مسلمانوں کے هاتهه سے گیا - چونکه محاصرہ نے بہت طول پکڑا ' اسلیے مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتهه ۶۷ شرایط منظور کرکے اپنے آپکو ان کے حواله کردیا - ان میں سے بعض شرایط یه هیں :

(۱) تمام مسلمان امان میں رهیں - ان کي جان و مال کي حفاظت کي جاے -

(۲) مسلمان اپنے مذهب میں آزاد رهیں ' اور انپر اسلامي شرع کے مطابق حکومت کي جاے -

(۳) مساجد اور دیگر اوقاف بدستور قایم رهیں -

(۴) اسلامي احکام کي نگہداشت کي خاطر انپر کوئي یہودي یا عیسائي حاکم مقرر نه کیا جاے -

(۵) ان کے کل سیاسي قیدي آزاد کیے جائیں -

(۶) انکو اجازت هو که اگر چاهیں تو یہاں سے هجرت کرجائیں -

(۷) ایام جنگ میں اگر کوئي عیسائي کسي مسلمان کے هاتهوں مارا گیا هو تو اس سے مواخذہ نه کیا جاے - وغیرہ وغیرہ -

اب غور کرو که صلح کے بعد کہانتک ان شرایط پر عمل کیا گیا ؟ افسوس که بجاے ان شرایط پر عمل کرنے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائي بنایا گیا اور یہاں تک سختي کي گئي که بحکم شاهي جو مسلمان عیسائي هونا منظور نه کرتا ' بے دریغ قتل کیا جاتا - اس ظالمانه حکم سے جو مسلمان پہاڑي علاقه میں پناهگزین هوگئے تھے ' ان کو بهي بالاخر اس علاقه سے بهاگنا پڑا - پهر اس پر بهي اکتفا نه کي گئي ' بلکه نئے عیسائي شدہ مسلمانوں کی نسبت فتوا دیا گیا که وہ دل سے مسلمان هیں اور اسیلیے انہیں طرح طرح کے عذاب دیے گئے - یہاں تک که بعضوں کو زندہ جلا دیا گیا !!

سنه ۱۰۱۰ هجري سے اب وهاں ایک فرد متنفس بهي مسلمان نظر نہیں آتا جہاں آٹهه سو برس تک توحید کي حکومت رهی !!

لطف یہه ہے که مسلمانوں پر یہه لوگ اسلام کو بزور شمشیر پهیلانے کا ناپاک الزام لگانے سے نہیں چوکتے - حالانکه یوروپین ٹرکي پر آٹهه سو سال سے مسلمان قابض هیں ' لیکن ابهي تک رعایا کي تعداد میں کثرت عیسائیوں هي کي ہے - هندوستان پر اتنے هي سال مسلمانوں نے حکومت کي ' لیکن کثرت هندوں هي کي رهي - حالانکه اسپین پر جب عیسائي قابض هوے تو نصف صدي کے اندر هي اندر مسلمانوں کے نام سے بهي ملک خالي کردیا گیا -

دوسرا علاقه جو عیسائیوں کي مہرباني سے اسوقت اسلام کے پیروؤں سے خالي ہے ' جزیرہ سسلي (صقلیه) ہے جو از روے مساحت گیارہ هزار دو سو اکیانوے مربع میل ہے ' اور مامون الرشید کے زمانه میں فتح هوا ہے - آهسته آهسته وهاں کے باشندوں نے خوشي سے اسلام قبول کیا ' اور اس جزیرہ میں بہت سي عالیشان مساجد بنائي گئیں - تقریبا دو سو سال یعنے سنه ۲۰۶ هجري سے سنه ۳۹۳ ھ تک مسلمانوں نے اس جزیرہ پر حکومت کي - لیکن رفته رفته ان سے چهینا گیا ' اور سنه ۴۸۴ هجري میں باضابطه مسلمان اس سے بے دخل هوگئے - یہه جزیرہ اجکل اٹلي کے زیر حکومت ہے - اب اگر کوئي سیاح اس جزیرہ میں جاکر تلاش کرے تو اسے اسلام کي کوئي علامت نظر نه آئیگي ' وہ گمان بهي نه کرسکیگا که اس زمین پر کبهي مسلمان بهي حکومت کرچکے هیں !

اسیطرح الجزایر کو لیجیے جسکي آبادي چهه کروڑ کي کہي جاتي ہے - سنه ۱۲۴۷ هجري میں اسپر فرانس نے قبضه کیا اور بے انتہا مظالم کرنا شروع کیے - مسلمانوں کي طاقت کم کرنے کے لیے انکو شہروں سے نکالکر خود فرانسیسي قابض هوگئے -

اسیطرح تیونس پر جب فرانس نے سنه ۱۲۹۹ هجري میں قبضه کیا ' اور اصلاح و تہذیب کے مشہور بہانے سے دست ظلم دراز کیا تو ان سے بهي وهي سلوک کیا گیا جو الجزایر میں هوا تها - فرانس جو جمہوریت کے لباس میں ہے ' جب اسکا یه حال ہے تو روس جو کرے کم ہے - چنانچه روس کے قرم اور قازان کے علاقه میں مسلمانوں کو عربي ترکي یا فارسي میں گفتگو کي اجازت نہیں - اسلامي نام وہ نہیں رکهه سکتے - اگر رکهیں تو اسکا تلفظ روسي طرز سے هونا چاهیے - کوئي نئي مسجد مسلمان نہیں بنا سکتے - بلکه اس علاقه میں مرمت طلب مساجد کي مرمت کي بهي اجازت نہیں - اکیس برس کي عمر سے پہلے اولاد کو ختنه کرنے کي بهي اجازت نہیں ہے - اکیس سال کي عمر کے بعد لڑکے کو عدالت میں حاضر کیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے که عیسائیت اور اسلام میں سے جس مذهب کو چاہے اختیار کرے - اسکو طرح طرح سے عیسائي هونے کي ترغیب دي جاتي ہے - یہانتک که

مسیحي وحشت کا ایک نیا منظر !

یعني سالونیک کي ایک قدیمي اور تاریخي مسجد جو اب گرجا بنا دي گئي ہے !

کیا همارے لیڈر اس جہاد کیلیے طیار هیں ؟ کیا کونسلوں کے مسلمان ممبر اس شجاعت کا نمونہ دکھانے کو آمادہ هیں ؟ کیا صحافۃ اسلامیہ کے محرر و مدیر اس میدان میں آئینگے ؟ مطمئن رهنا چاهیے کہ اس " افضل الجہاد " کیلیے هاتھہ کی ضرورت نہیں دل کی ضرورت ہے - اس بہترین مظہر شجاعت کا آلۂ عمل تلوار نہیں بلکہ قلم ہے - اس جنگ کیلیے ابھی اسلحۂ آهنین نہیں چاهئیں ' صرف چند پارہ هاے گوشت درکار هیں جن میں حرکت صحیح او ر جنبش صادق هو !

تم مواقع جہاد کو میدانوں اور معرکوں میں ڈھونڈھتے هو ؟ لیکن میں کہتا هوں کہ تم اونکو اپنے دل کے گوشوں میں ڈھونڈھو - ضعف ارادہ و باطل پرستی کی اصلی کمینگاہ یہیں ہے - و قال رسول اللہ صلعم :

الجهاد اربع : الامر بالمعروف والنهي عن المنكر والصدق في مواطن الصبر ' و شنئان الفاسق (رواہ ابو نعیم)

جہاد چار چیزیں هیں : اچھی باتوں کا حکم کرنا ' بری باتوں سے منع کرنا ' صبر و آزمایش کے موقع پر سچ بولنا ' اور بدکار سے عداوت رکھنا -

انواع جہاد میں سے کون سی نوع ہے جسکا مظہر دل نہیں ؟ هاں دل درست کرو کہ تمہارے ارادوں میں قوت ' افکار میں صداقت ' حوصلوں میں استقلال ' اور پاے عمل میں ثبات پیدا هو - دل ' اور یہی دل جسکا مضغۂ گوشت تمہارے پہلو میں ہے ' یقین کرو کہ تم سے باهر تمام عالم کی اصلاح و فساد کی اصلی کنجی یہی ہے :

قال النبي صلعم : ان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله ' الا وهي القلب ! (صحاح) -

انسانکے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑہ ہے ' جب وہ صالح هوتا ہے ' تو تمام جسم صالح هوتا ہے ' اور جب وہ فاسد هوجاتا ہے تو تمام جسم فاسد هوجاتا ہے ' هاں جانتے هو وہ گوشت کا ٹکڑہ کیا ہے ؟ " دل " -

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق هیں کہ دهلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع هونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاهیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اهم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے هیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نکے دیوان کے شائع هونے کی بہت هی کم امید ہے ...... آپ قدیم اهل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیہ -

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کرایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - [illegible]

مدرس سلامیہ

[illegible]

موعظة و ذكرى لقوم يذكرون !

قل رب احكم بالحق ' و ربنا الرحمن المستعان على ما تصفون !

بالاخر مسئلۂ اصلاح ندوہ کا مجوزہ جلسہ ۱۰ - مئی کو دهلی میں منعقد هوا ' اور گو اسکے انعقاد سے پہلے اور خود اسکے اندر وہ سب کچھہ کیا گیا جو اعمال انسانیہ کی اصلاحی کوششوں کی تاریخ میں همیشہ هوا ہے ' اور گو غلط فہمیوں اور دروغ سرائیوں کے وہ تمام حربے اسکی مخالفت میں استعمال کیے گیے ' جو انسانوں کی کوئی جماعت اپنی انتہائی جد و جہد کو صرف کرکے ایسے مواقع میں کرسکتی ہے ' تاهم اسکو منعقد هونا تها اور وہ منعقد هوا ' اور ایک خاص نتیجہ تک پہنچنا تها اور بے خوف و خطر پہنچا - جسقدر کوششیں اسکی مخالفت میں کی گئیں ' اتنا هی اور زیادہ رفع ذکر هوا ' اور جسقدر اسکی ناکامی و نامرادی کی آرزوئیں کی گئیں ' اتنی هی زیادہ اسکی کامیابی نمایاں هوئی - سچائی کے شعلے مخالفت کے طوفان سے اور زیادہ بھڑکتے هیں ' اور یہ معجزہ صرف صداقت هی کے درخت میں ہے کہ جسقدر اسے چھانٹا جاے اتنا هی اور زیادہ نشو و نما پاتا ہے - پس خدا کی مرضی یہی تهی کہ اس کام کی کامیابی اور عظمت کا کام مخالفوں کے هاتھوں لیا جاے ' اور جن خدمات کے انجام دینے کی مہلت اس کام کے دوستوں کو میسر نہ تهی ' وہ اسکے مخالفوں کی جانکاہ محنتوں اور تاب گسل مشقتوں کے ذریعہ انجام پا جائیں - جس خداے عجائب ساز کی نیرنگیاں ظلمت سے روشنی کو اور موت سے حیات کو پیدا کرتی هیں ' اسکے لیے کچھہ مشکل نہ تها کہ وہ دشمنی سے محبت کو اور نامرادی کی کوششوں سے مقصد و مراد کے نتائج حسنہ پیدا کردے : يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ' و يحي الارض بعد موتها ' و كذلك تخرجون (۳۰ : ۳۵)

غور کیجیے کہ جلسے کا اعلان کیسے قلیل اور ناموافق موقعہ پر هوا تها ؟ وقت کس قدر کم تها ' اور موسم کس درجہ مخالف تها ! پهر ندوہ کے مسئلہ سے چنداں دلچسپی بهی قوم کو نہیں رهی تهی ' اور کوئی تعطیل بهی ایسی نہ تهی جسکی وجہ سے کار و باری اشخاص کو آنے میں سہولت هوتی - یہ تمام حالات ایسے تهے جنسے جلسے میں اجتماع کثیر کا هونا ' اور ایک نمایاں اور ناقابل انکار حیثیت اکثریۃ و نیابتی کا پیدا هونا بالکل غیر متوقع تها - پهر اسکی کامیابی کیلیے ایسے لوگوں کی ضرورت تهی جو یکسر وقف کار هو جاتے ' اور اپنا پورا وقت سرگرمی و استغراق سے اسکے لیے وقف کر دیتے - وقت کی قلت سے ایسی محنتوں اور مشقتوں کا حصول بهی مشکل هو گیا تها ' اور جسقدر کوشش استقبالی کمیٹی کے سرگرم ممبر کر رہے تهے ' انکے نتائج بهی ضیق وقت کی وجہ سے کچھہ زیادہ امید افزا نہ تهے نیز زیادہ سے زیادہ انکی انتہائی سرحد اخبارات کے اعلانات یا دعوۃ و طلب کی مراسلات تهیں ' اور ظاهر ہے کہ صرف اسقدر تحریک ایسے اجتماع عظیم کیلیے کسی طرح بهی کافی نہ تهی -

لتا ہے جو آدم کی اولاد اس زمین پر لٹا سکتی ہے - یہی تعلیم ہے جو ہمارے معلم ربانی نے ہمیں دی ہے :

تحرو الصدق وان رایتم فیہ الھلکۃ فان فیہ النجاۃ (رواہ ابن ابی الدنیا مرسلاً)

راستی و صدق کو تلاش کرو ' گو اسمیں تمہارے لیے ھلاکت ہی کیوں نہو کہ اسی ھلاکت میں تمہارے لیے نجات ہے -

کون ہے جو اس ھلاکت کا طالب نہیں جو موجب نجات ہے ؟ کون ہے جو اس زہر آلود پیالہ سے نفرت کرتا ہے جو اسکی زندگی کیلیے آب حیات ہے ؟ شہید راہ حق پرستی نہ صرف تنہا زندہ ہے بلکہ وہ تمام قوم کو بھی زندہ کردیتا ہے - اسکے مردہ قالبوں میں روح حرکت کرنے لگتی ہے ' اور اسکی بند رگوں میں خون حیات اپنی آمد و رفت شروع کردیتا ہے - پھر کیوں لوگ اس موت سے ڈرتے ہیں ؟ کیا وہ قوم کی زندگی کے آرزو .. نہیں ؟ کیا وہ حیات جاوید کے طالب نہیں ؟

وہ خدا کی راہ میں ان انسانی بتوں سے ڈرتے ہیں ' جو سونے چاندی کی کرسیوں پر خدا بنکر بیٹھے ہیں ' جو اپنی فوج کی چند مٹھی سے قہر الہی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں ' جو معصوم جانوں کی ظلم و قہر کی مذبح پر قربانی چڑھاتے ہیں ' جو کمزوروں کو ستاتے ہیں کیونکہ انکے نالہ و فریاد کی لے انہیں پسند ہے ' جو بے گناہوں کو قتل کرتے ہیں کیونکہ انکے دستر تشنہ کیلیے خون کے چند قطروں کی ضرورت ہے ' جو مصیبت زدوں کی فریاد ناپسند کرتے ہیں تاکہ انکی محفل عیش و امن منغض نہو - جو مظلوموں پر ظلم کرتے ہیں تاکہ انکی مجلس عدالت داد رسی کیلیے زحمت کش نہو -

(پیغمبر کی پیشین گوئی)

لیکن ہر مسلمان کو آج یقین کرلینا چاہیے کہ اسکے پیغمبر مقدس نے اپنی امت کے پاس اس مرقعہ کیلیے ایک پیغام بھیج دیا ہے اور کمک اسی وقت کیلیے اسکی زبان وحی پیشین گوئی کرچکی ہے :

انہ سیکون علیکم ائمۃ تعرفون و تنکرون ' فمن انکر فقد بری ومن کرہ فقد سلم ' ولکن من رضی و تابع ھلک (رواہ احمد و الترمذی)

عنقریب تم میں بعض امیر ہونگے جنکی بعض باتیں اچھی ہونگی اور بعض بری ' جنے انکو نہ مانا وہ بری ہوا ' اور جسنے ناپسند کیا وہ محفوظ رہا ' لیکن جسنے رضامندی ظاہر کی اور اتباع ... کی وہ ھلاک ہوا -

سیکون امراء فتعرفون و تنکرون ' فمن کرہ بری ومن انکر سلم ' ولکن من رضی و تابع ھلک (رواہ مسلم و ابو داؤد)

عنقریب تم میں بعض ایسے حکام ہونگے ' جن کی بعض باتیں اچھی اور بعض بری ہونگی ' جو ان باتوں کو مکروہ سمجھیگا وہ بری ہوگا ' اور جو انکو نمانیگا وہ محفوظ رہیگا ' لیکن جو ان باتوں کو پسند کریگا اور انکی متابعت کریگا وہ ھلاک ہوگا -

(الی الجہاد فی سبیل اللہ !)

پس کیا جور و ظلم کی رضا کا اور باطل و منکر کی اطاعت کا ارادہ ہے ؟ نہیں تم مسلم ہو ' اور مسلم دنیا میں صرف اسلیے آیا ہے تاکہ عالم کو ہر طرح کے ظلم و فساد اور عدوان و طغیان سے نجات دلاے ' پس جسطرح کفار و مشرکین نے اپنے اعمال سیئہ اور مقاصد شنیعہ سے دنیا کو جور و ظلم سے بھر دیا ہے ' اسی طرح تم بھی اسے عدل و صداقت سے بھر دو - ہاں اے فرزندان ابراہیم ! اٹھو اور ان ھیکلوں کو جن میں سنگ مرمر کے انسانی بت بستے ہیں توڑ ڈالو ' اور اس صنم آبان کے " صنم کبیر " کو جسکو تمہارے باپ ابراہیم نے اسلیے چھوڑ دیا کہ وہ اپنے بندوں کو معبودان صغار کی تباہی کا افسانہ سنائیگا ' سب سے پہلے توڑ ڈالو تاکہ وہ انکی تباہی کا افسانہ بھی نہ سنا سکے - ... و ضعف کا سوال نکرو کہ تم ... کرچکے ہے کمزور تر ہو ' اور ... و ثروت ... نہیں ...

تقربوا الی اللہ ببغض اھل المعاصی ' والقوھم بوجوہ مکفھرۃ ' والتمسوا رضاء اللہ بسخطھم ' و تقربوا الی اللہ بالتباعد منھم (رواہ ابن شاھین)

ظالموں سے عداوت رکھو تاکہ خدا کی محبت تمہیں نصیب ہو ' ان کے ساتھہ تلخ روئی سے پیش آؤ ' تاکہ خدا کی رضا تمہیں حاصل ہو ' ان سے دور رہو تاکہ خدا سے نزدیکی اور اسکی درگاہ میں تقرب پاؤ ! !

میں بغض و نفرت اہل جور و ظلم کے مناظر میدانوں میں دیکھنا نہیں چاہتا بلکہ دلوں کے گوشوں میں ' آبادیوں میں دیکھنے کا طالب نہیں ہوں بلکہ قلوب کے خلوتکدوں میں : و ذالک اضعف الایمان :

(اقسام جہاد)

میں تم سے فتنہ کا طالب نہیں کیونکہ فتنہ خداے اسلام کو محبوب نہیں ہے - میں تم سے صرف قول حق کی درخواست کرتا ہوں کہ یہی اعلی ترین میدان ... ہے - میں تم سے صرف کلمۂ حق کا طالب ہوں کہ وہی افضل ترین جہاد ہے :

قال النبی صلعم : احب الجہاد الی اللہ کلمۃ حق یقال لامام جائر (رواہ احمد و الطبرانی)

آنحضرت صلعم فرماتے ہیں : خدا کے نزدیک سب سے محبوب جہاد وہ " کلمۂ حق " ہے جو کسی ظالم حاکم کے سامنے کہا جاے -

افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر (احمد و ابن ماجۃ و الطبرانی والبیہقی)

بہترین جہاد وہ " کلمۂ حق " ہے جو کسی ظالم سلطان کے روبرو کہا جاے -

ان من اعظم الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر (رواہ ... و ...)

جہاد اکبر ' کسی ظالم حکمران کے آگے انصاف و عدل کی بات کہنا ہے !

یہ کیسی عالمگیر غلطی ہے کہ اسلام کے جہاد کو صرف جنگ و قتال ہی میں محدود سمجھا جاتا ہے ؟ افسوس کہ غیروں کے ساتھہ تم بھی اسی غلطی میں مبتلا ہو ' حالانکہ مسند ' ترمذی اور سنن ابن ماجہ کی یہ تین حدیثیں جو اوپر گذر چکی ہیں ' اس خیال کو یکسر غلط باطل ثابت کرتی ہیں - وہ صاف صاف شہادت دیتی ہیں کہ جہاد مقدس صرف اس سعی اور جہد صالح کا نام ہے جو ایثار و جان نثاری کے ساتھہ راہ حق و صداقت میں ظاہر ہو ' اور اسکا سب سے بڑا مہد ان امر بالمعروف اور دعوۃ حق و عدل ہے - فرمایا کہ " افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر " سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ ایک ظالم و انصاف دشمن بادشاہ اور ... کے سامنے حق اور عدل کا بے خوف اظہار کیا جاے - اس سے ثابت ہوگیا کہ سچا مجاہد وہی راست باز انسان ہے جو انسانی قوتوں کی ہیبت اور سطوت کے مقابلے میں کھڑا ہوجاے ' اور خدا کی عدالت اور صداقت کی محبت اسپر اسدرجہ چھا جاے کہ وہ انکے بندوں کی ہیبت کی کچھہ پروا نہ کرے !

یہی جذبۂ صداقت و حق پرستی ہے جسکو آج دنیا کی قومیں ... ناموں سے پکارتی ہیں مگر اسلام نے اسکا نام جہاد رکھا اور ایک مومن و مسلم زندگی کا اسے اصلی شعار بتلایا - افسوس کہ خود مسلمانوں ہی نے اس شعار کی توہین کی ' اور خود اپنی ہی نے غیروں کی خاطر خدا و رسول کے اس پاک حکم کو مٹانا چاہا - لیکن وقت آگیا ہے کہ آج پھر اسلام اپنے ہر فرزند سے اس حکم کی تعمیل کا مطالبہ کرے ' اور الحمد للہ کہ الہلال کو آغاز اشاعت سے اس اصل اسلامی اور اولین حکم اسلامی کے اعلان و ذکر کی توفیق مل گئی ' اور اسکی دعوۃ کی تمام غایتوں کی بنیاد و اساس صرف یہی حکم جہاد فی سبیل اللہ ہے -

حضرات علماء کرام کا بڑا گروہ ابتدا سے ندوہ سے الگ رہا ہے' اور اب ان میں سے بہت سے بزرگوں کو اس سوء ظن میں مبتلا کیا گیا تھا کہ ندوہ کو الحاد اور بد دینی کا گھر بنانے کیلیے یہ سب کچھہ کیا جا رہا ہے اور وہ مختلف اسباب سے اسے جلد تسلیم کرلیلیے تیے اور اوانکی اعانت کیلیے طیار ہوجاتے تیے - ان اسباب سے اصلاحی تحریک ایک عجیب کشمکش میں تھی کہ اصل کام کی طرف متوجہ رہے یا غلط فہمیوں کے انسداد کیلیے ایک دفتر کھولے !

(الهـــلال اور تحـــریک اصـــلاح)

مجھے اوروںکے دلوں کی خبر نہیں' لیکن با ایں همه خود میرے دل کو تو کامل طمانیۃ تھی ' اور الحمد للہ کہ بغیر کسی تزلزل کے ابتک وہ طمانیۃ قائم ہے - میں اس تحریک میں جو کچھہ حصہ لے رہا تھا ' اسکو کسی شخص یا جماعت کی طرفداری سے تعلق نہ تھا بلکہ صرف اپنے یقین اور بصیرت کے ماتحت جو کچھہ سچ دیکھتا تھا لکھتا تھا - غلط فہمیاں آج پھیلائی جا سکتی ہیں' اور نیتوں کو شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے' مگر کل تک انہیں قائم رکھنے پر کوئی قادر نہیں اور خدا کا ہاتھہ سب سے زیادہ زبردست ہے - وہ جس طرح نیتوں کے کھوٹ کو فلاح نہیں دیتا ' اسی طرح غلط فہمیوں اور بیجا شکوک کو بھی زندگی اور طاقت نہیں بخش سکتا - میرے لیے یہ یقین اور اعتقاد کافی ہے کہ اگر میں ندوہ کی اصلاح کی خواہش کسی فرد واحد کی حمایت یا کسی جماعت کی ذاتی عداوت کیلیے کررہا ہوں تو میری ہلاکت خود میرے کام کے اندر ہی سے پھوٹ نکلے گی ' اور میری آواز کو کبھی سچی آوازوں کی سی عمر نصیب نہوگی - حضرۃ یوسف علیہ السلام نے امراۃ العزیز سے جو کچھہ کہا تھا ' وہ ہمیشہ کیلیے دنیا کو بس کرتا ہے : انه لا یفلح الظالمون !

(عـــام جلســه کا اعـــلان)

لیکن ان تمام کوششوں میں جو مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تحریک میں ظاہر ہوئیں' سب سے زیادہ قابل ذکر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو ہے جسکا قیام خود بعض ارکان انتظامیۂ ندوہ کے مساعی حسنہ سے وجود میں آیا ' اور جو گذشتہ دسمبر سے اسکے متعلق ارکان ندوہ و عام اہل الرائے اشخاص سے خط و کتابت کررہی تھی - اس انجمن نے اپنے اولین جلسہ ہی میں یہ تجویز منظور کی کہ معاملات ندوہ پر غور و فکر کرنے کیلیے کسی شہر میں ایک عام جلسہ طلب کیا جاے ' اور ملک کے ہر حصے سے جو صدائیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلیے اٹھہ رہی تھیں' وہ بھی بغیر اسکے ممکن نہ تھی کہ کسی ایسی جماعت کا کسی عام جلسہ میں عام راے سے انتخاب کیا جاے - پس ضرور تھا کہ کسی مرکزی اور غیر جانب دار مقام پر عام جلسہ طلب کیا جاتا -

(بـــزرگان دهلی)

موجودہ حالت میں مشکل ہے کہ اس خدمت عظیم و جلیل کا صحیح اندازہ کیا جاے جو بزرگان دہلی نے ۱۰ مئی کے جلسے کو منعقد کرکے مخلصانہ و بے غرضانہ دین و ملت کی انجام دی ہے' تاہم مجھے یقین ہے کہ اس کام کی عزت اور اصلی قدر و قیمت کے کامل اعتراف کیلیے ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا ' اور وہ زمانہ کچھہ زیادہ دور نہیں ہے جب اس کام کی غیر مشتبہ صداقت اور ناقابل انکار عزت ہر زندہ چشم و قلب کے سامنے ہوگی - انی لا اضیع عمل عامل منکم خدا کا وعدہ ہے : و کان وعـــدا مفعـــولا !

(مخـــالفت کا دوســـرا طـــوفان)

اس جلسہ کے اعلان کے ساتھہ ہی غلط فہمیوں کی اشاعت کا ایک نیا طوفان اٹھا اور وہ تمام باتیں مجوزین جلسہ کے سر تھوپی گئیں جو انکے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں - ظن و گمان کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا اظہار لیا جاے جنکی نسبت ظنون پیدا ہوے ہیں ' مگر مخالفین جلسہ کیلیے یہ طریقہ بالکل بے سود تھا اور باوجود بار بار مقاصد انعقاد کے اعلان کے وہ ہر طرح کی غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں سے کام لے رہے تیے - کبھی مشہور کیا گیا کہ یہ جلسہ طلباے دار العلوم کی اسٹرائک کی حمایت میں منعقد ہونے والا ہے - کبھی کہا گیا کہ اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا جاے - پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے کام کے متعلق جو علانیہ کھلے بندوں ہو رہا تھا اور جو عام دعوۃ تمام پبلک کو دے رہا تھا ' کہا گیا کہ ایک رازدارانہ سازش ہے اور اس طرح پوری کوشش کی گئی کہ جلسہ کے متعلق انعقاد سے پہلے ہی پبلک اچھی طرح مخالفانہ راے قائم کرلے -

یہ تو عام مخالفانہ کوششوں کا حال تھا - لیکن خاص خاص کوششیں جو جلسہ کو ناکام رکھنے ' تمام لوگوں میں طرح طرح کی اشاعات مہیجہ کے ذریعہ جوش پیدا کرنے ' خود دہلی میں اسکی مخالفت کرانے' اور مقامی پارٹی فیلینگ سے فائدہ اٹھانے کیلیے کی گئیں' اگر انکو اجمال و ایجاز سے قلمبند کیا جاے تو بھی کئی صفحے صرف اسی سرگذشت میں صرف ہو جائیں - مثلاً ندوۃ العلما کے ان تنخواہدار سفیروں کے ذریعہ جنکو اسی روپیہ تنخواہ صرف اسلیے دی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام یا مقاصد ندوہ کی اشاعت کریں ' ایک ماہ پیشتر سے بھیجدیا گیا کہ اس جلسہ کی مخالفت و شکست کیلیے کوششیں کریں' اور اسطرح اشاعت اسلام کی خدمت انسے لی گئی !

یہ اور اسی طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو علاوہ مخالفانہ تدابیر کے تذکرہ کے خود ندوہ کے متعلق بھی نہایت ضروری سوالات ہیں - لیکن چونکہ اصلاحی کمیٹی کے قائم ہونے کے بعد میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں کہ مزید بحث اخبارات میں کی جاے ' اسلیے انہیں نظر انداز ہی کردینا بہتر ہے -

(انعقـــاد کے بعـــد)

پھر جب جلسہ منعقد ہوا تو خود اسکے اندر بھی جنگ جویانہ طیاریوں اور معرکہ آرایانہ سامانوں کے ساتھہ حضرات مخالفین شریک ہوے' اور سفراے ندوہ کی کوششوں' باقاعدہ مطبوعہ اعلان ' اور مسلسل مراسلات و مکاتیب کے ذریعہ ایک بڑی جماعت مختلف اطراف سے مخالفت کیلیے جمع کی گئی اور وہ بھی جلسہ میں مستعدانہ شریک ہوی - ابتدا میں خبر دی گئی تھی کہ صرف ایک لکھنو ہی سے تین سو حضرات مخالفت کیلیے تشریف لا رہے ہیں مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ساٹھہ ستر اشخاص وہاں سے تشریف لاے تیے' اور انکے علاوہ ایک جماعت خود شہر کی ' اور ایک بڑی جماعت دیگر مقامات کی بھی (جنکی نسبت مجھے یقین ہے کہ محض غلط فہمیوں سے متاثر ہوکر اس غرض میں انکی شریک ہوگئی تھی اور سمجھتی تھی کہ مولانا شبلی کو ناظم بنانے کی مخالفت کا مسئلہ درپیش ہے) شریک کار و معین مقصد تھی -

کارروائی کے شروع ہوتے ہی طیاریوں کا ظہور ہوا اور جلسے کو درہم برہم کرنے کیلیے ایک ہی مرتبہ پوری فوج نے حملہ کردیا :

پس اگر اس عالم میں سچائی تھی تو ضرور تھا کہ توفیق الہی اسکے تمام کاموں کو خود اپنے ہاتھوں میں لے لیتی اور ایسے مستعد خادموں اور ہمہ تن وقف مزدوروں کا کوئی گروہ باہر سے بھیج دیتی ' جو کام کرنے والوں کے تمام بوجھہ کو خود بخود اپنے سر اٹھا لیتا ' اور جلسہ کو ایسدرجہ منظم و رفیع بنا دیتا ' گویا مہینوں کی کوششوں کا نتیجہ ' اور بڑی بڑی جماعتوں کی سرگرمیوں کا حاصل ہے !

چنانچہ اس صداقت نواز قدوس نے جسکا دست نصرت صرف حق و راست بازی ہی کے لیے اٹھتا ہے ' خود بخود اسکا تمام سامان مہیا کردیا ' اور اُن لوگوں کو جو اپنی نیتوں میں مخالف لیکن اپنے کاموں میں سب سے بڑے جلسہ کے معین و مددگار تھے ' یکایک اسطرح آمادہ کار کردیا کہ وہ اس جلسے کیلیے راتوں کو فکر و اضطراب میں جاگے ' اپنے دن کے کار و بار سعی و تدابیر میں معطل کردیے ' اخباروں میں اعلانات شائع کرلے ' لوگوں کو شرکت کی مسلسل دعوتیں دیں اور دورہ کرنے کیلیے خوش بیان واعظوں کو بھیج دیا جو کو اپنے خیال میں اس جلسہ کی مخالفت پھیلا رہے تھے مگر فی الحقیقة -- خدا تعالی آنسے اس جلسے کی بہترین خدمت لے رہا تھا - قصہ مختصر اسکی رونق و اظہار قوت کیلیے تمام وسائل مخالفت ایک ایک کرکے عمل میں لے گئے ' تا ظلمت کی شدت سے روشنی کی قدر ' اور سیاہی کے تقابل سے سپیدی کی چمک زیادہ کھل کر نمایاں ہو ' اور اس طرح جلسہ میں امید سے زیادہ اجتماع ' توقع سے زیادہ فروغ ' اور اندازے سے زیادہ کامیابی کا خود بخود ظہور ہوجاے : فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئ و الیہ ترجعون !

(بصائر و عبر !)

دنیا کا کوئی واقعہ ہو ' لیکن چاہیے کہ تمہارے سامنے ایک اعتقاد ہو ' جسکی صداقت و راستی کو اس کارگاہ عمل کے ہر حادثے میں تلاش کرو اور اسکی کوئی حرکت ایسی نہو جسکے اندر اُس اعتقاد کی روشنی تمہیں نظر نہ آے - اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کا تماشا گاہ تمہارے لیے کچھہ مفید نہیں ' حالانکہ سیر و نظارہ کے علاوہ اسکے اندر اور بھی کچھہ ہونا چاہیے - نظر غفلت اور دیدۂ اعتبار میں بھی فرق ہے : وکاین من آیة فی السماوات والارض یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون !

۱۰ - مئی کے جلسہ کی موافق مخالف روئدادیں روزانہ اخبارات میں چھپ گئی ہیں اور جبکہ پیش نظر مقصد حاصل ہوچکا ہے تو اب صرف سرگذشت مجلس کی جزئیات و روایات کی تنقیح اور جرح و تعدیل میں وقت ضائع کرنا بے سود ہے ' میں محض روئداد جلسہ کے لکھنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا - البتہ اپنی عادت اور اصول کے مطابق جو بصائر و عبر اس واقعہ میں دیکھہ رہا ہوں ' چاہتا ہوں کہ ان میں سے بعض حوالۂ قلم کروں : وذکر فان الذکر تنفع المومنین -

(الحق و ... ذرۂ بھطلین !)

الحمد للہ ' میں مثل ہر مومن و مسلم قلب کے اپنے تمام کاموں کیلیے ایک اعتقاد اپنے سامنے رکھتا ہوں - خواہ وہ جنگ و خونریزی کے الم ہوں اور خواہ امن و عافیت کے اشغال ' خواہ ہندوستان کے باہر کے مصائب ہوں یا خود ہندوستان کے اندر کے حوادث و تغیرات ' خواہ وہ مسلمانوں کے تنزل کا ماتم ہو یا تدابیر عروج کے سقم و فساد کا نالہ و افغاں ' خواہ وہ سیاسی حقوق و آزادی کا پیچیدہ اعلان ہو یا ندوہ کے تعلیمی مسئلہ کی اصلاح کی مقابلہ اور شکوک آلود بحث '

غرضکہ ان تمام مسائل و حوادث میں سے جو ملکی و جماعتی مقاصد سے تعلق رکھتے ہیں اور جو چھپے ہوے اوراق میں لکھے جاتے یا مجلسوں اور صحبتوں میں بیان کیے جاتے ہیں ' کوئی بھی واقعہ ہو ' میرے پاس انکے دیکھنے کیلیے صرف ایک ہی روشنی ہے - اور میری نظریں صرف اسی میں سے ہوکے ان تک پہنچ سکتی ہیں - یہی اعتقاد میری زندگی اور قیام کی وہ مستحکم چٹان ہے جسپر میں بیخوف کھڑا ہوں حالانکہ میرے ہر طرف موت اور ہلاکت کی خوفناک غاریں کھودی جاتی ہیں - اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلیے بھی اس اعتقاد کی روح مجھسے لیلی جاے تو میں ہلاک ہوجاوں کیونکہ کوئی جسم بغیر روح کے زندہ نہیں رہسکتا !

یہ اعتقاد کیا ہے ؟ یہ صداقت اور سچائی کی فتح مندی اور انجام کار کی کامیابی کا وہ قانون الہی ہے جسکی حکومت قوانین مادیہ سے زیادہ محکم اور جسکی طاقت آگ اور پانی کے خواص طبیعیہ سے بھی زیادہ غیر متزلزل ہے - جسکے وجود کو گو غفلت سرشت انسان بھول جاے ' مگر اسکی قوۃ نافذہ اپنے کاموں کو نہیں بھول سکتی ' اور جو کو ہر خدا پرست قلب کے سامنے موجود ہے کیونکہ اُس راہ کی پہلی منزل یہی ہے ' مگر افسوس کہ خدا پرستی کے بہت کم گھر ایسے ہیں جنہوں نے اس روشنی کو صرف دیکھہ لینا ہی کافی نہ سمجھا ہو بلکہ اپنے اندر جگہ بھی دی ہو ' اور یہی وہ قانون ہے جسکا قرآن کریم نے بار بار " العاقبة للمتقین " کے جامع ترین جملے میں اعلان کیا ہے : وتلک الدار الاخرة نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا ' والعاقبة للمتقین !

میں نے ابتدا سے ہر واقعہ اور ہر حادثہ کو اسی اعتقاد کے ساتھہ دیکھا ہے ' اور اس وقت بھی میں دیکھتا ہوں تو ۱۰ - مئی کے جلسۂ دہلی کے اندر (اس اعتقاد کے ہزارہا تجارب گذشتۂ عالم کی طرح) ایک نیا تجربہ مجھے نظر آرہا ہے -

(ہجوم مخالفت و حصار مخالفین)

ندوۃ العلما کی اصلاح کی تحریک کے شروع ہوتے ہی اسکی مخالفت مختلف جہتوں اور مختلف رشتوں سے شروع ہوگئی - سب سے پہلے تو موجودہ قابض گروہ نے مخالفت کی اور ایسا ہونا ناگزیر تھا - پھر بعض وہ لوگ ایک دوسری سمت سے نمایاں ہوے جنہیں ندوہ کی حیات و ممات سے تو چنداں دلچسپی نہ تھی لیکن اصلاح طلبی کی آواز کا اصولاً ان پر بھی اثر پڑتا تھا ' اور پہلے مخالف گروہ کیلیے یہ اعانت ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگئی - ان دو گروہوں کے علاوہ ایک گروہ اُن حضرات کا بھی اٹھہ کھڑا ہوا جس نے اس تحریک کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں کی نظر سے دیکھا ' اور یہ یقین کرکے کہ اسکے اندر انکی کسی مخالف ہستی کا فروغ پوشیدہ ہے ' اپنی پوری قوتیں وقف مخالفت و انکار کردیں - عام پبلک کو نہ تو ندوہ کے متعلق معلومات تھیں اور نہ تعلیم یافتہ طبقہ کو اس قسم کے مذہبی کاموں سے زیادہ دلچسپی رہی ہے ' اسلیے وہ اس مسئلہ کی اصلیت و حقیقت کے اندازہ داں نہ تھے اور بہت جلد غلط بیانیوں اور مخالف اظہارات سے متاثر ہوجاتے تھے - ان سب سے زیادہ یہ کہ مخالفین اصلاح نے غلط فہمیوں کی اشاعت میں بھی اپنی انتہائی قوت صرف کردی ' اور ایسی ایسی شدید غلط فہمیاں پھیلائی گئیں جنکا انسداد کسی ایسے با قاعدہ محکمہ سے بھی ممکن نہ تھا ' جو صرف ان روز روز کی غلط بیانیوں کی تغلیط کیلیے قائم کیا جاتا ' اور شب و روز صرف یہی ایک کام کرتا -

طرابلس اور بلقان کے بعد

[illegible] ام

خلافۃ علیہ اور مستقبل قریب

یورپ کي مقراض سیاست دولۃ عثمانیہ کي تقسیم میں همیشه متحرک رهتي ہے گو همیں اپني کوتاہ نظري اور ظاهر بیني کي وجه سے بظاهر اس پر سکون و امهال کا پرده پڑا نظر آئے - طرابلس اور بلقان کے واقعات اس قدر قریب العهد هیں که ایک کمزور سے کمزور حافظه بهي انهیں نہیں بهولسکتا - خصوصاً جبکه مجاهدین صحراے لیبیا اور غریب خورمگان البانیا کے حملے اس وقت تک گذشته خونیں واقعات کو یاد دلاتے رهتے هیں -

یه دونوں زخم ابهي غیر مندمل هیں - زخموں سے جسقدر خون بہہ چکا ہے اس قدر پاني بهي ابتک انکے دهونے میں نہیں بهایا گیا - مگر تاهم مسلمانوں کو که یکسر وقف زخم و جراحت هیں نئے زخموں کے لیے مستعد رهنا چاهیے جو علي الترتیب یکے بعد دیگرے دولۃ عثمانیہ کے جسم نزار اور تمام عالم اسلامي کے ملبوس صد چاک پر لگنے والے هیں (لا قدر الله)

یعني مسئلۂ شام و عراق -

بخفاء مطامع اور اخفاء تدابیر سربه انگلستان کی ایک مشهور مزیت ہے - یعني اپني حریص آرزوؤں کو حیرت انگیز ضبط و تحمل سے چهپاے رکهنا اور پوشیده تدابیر میں جادوگروں کي سي قوت سے کام لینا - یه پیش نظر رکهنے کے بعد اب ذرا ایشیا کا نقشه سامنے رکهیے - اگر آپ میں کچهه بهي فراست و توسم ہے تو خلیج فارس کے نئے [illegible] کاروائیوں کو دیکهه کر پہچان لیجیگا که ان کا مقصد کیا ہے ؟ البته یه یقیني ہے که انگریزي مطامع کا اعلان اسوقت تک نہیں هوگا جب تک که (لا قدر الله) شام کا بهي وهي حشر نه هو جاے جو اسکے همسایه طرابلس کا هوچکا ہے - اور جو صرف اسي لیے هوا تا که انگلستان کے لیے مسئلۂ مصر کو خصوصاً اور دیگر عثماني مسائل کو عموماً صاف اور بے خطر کر دیا جاے -

مگر شام کي قسمت نے تو اپنے نقاب کے بند ابهي سے کهولدیے هیں - گو نقاب ابهي بالکل نہیں آلٹي گئي تاهم پیشاني سے تو ضرور سرک گئي ہے - شام میں احتلال فرانس (یعني قبضۂ غیر قانونی) کے [illegible] سامنے آ رہے هیں -

گذشته صدي کے وسط کا زمانه تها که بعض نالائق عثماني عهده داروں کي وجه سے فرانسیسي سیاست میں ایک حرکت پیدا هوئي جسکے نتائج اس وقت بالکل غیر معلوم تهے - کتني هي برائیاں هیں جو اسي طرح کی لا علمي کے پرده میں آتي هیں ؟ لیکن فواد پاشا نے اپني مشهور و معروف پالیسی یعني دول یورپ کي باهمي رقابت [illegible] سے فائده اٹها کے اس حرکت کو روکدینا چاها اور گو رکی نہیں لیکن سست ضرور هوگئي -

اسکے بعد هي شام کي تاریخ میں ایک نیا دور شروع هوا - وه نصراني مبشرین (مشنریز) کا جولانگاه بنگیا جو همیشه یورپ کے احتلال و تاخت و تاراج کا پیش خیمه هوتے هیں - [illegible] سلطنتوں کے مبشرین فوج در فوج شام میں پهیلگئے اور ایک قیامت خیز هنگامۂ فساد بپا کر دیا - گو اسکا نام اشاعت تعلیم اور تبلیغ مذهب رکها جاتا ہے مگر در حقیقت وه موجوده عهد کي سب سے بڑي حمله آور فوج کا ایک بے امان کوچ هوتا ہے - یورپ نے که ایک سچے موحد کي طرح صرف سیاست هي کا پرستار ہے ' ان مذهبي کوششوں پر تحسین و آفرین کا غلغله بلند کرنے میں معاً ایک دوسرے سے مسابقت کي ' اور هر سلطنت کي طرف سے اپنے اپنے مشن کے لیے مدد و اعانت کا هاتهه بڑهگیا !

دمشق اور بیروت کے والیوں نے اپني آنکهوں سے ان مبشرین کو حشرات الارض یا وبائي امراض کے جراثیم کي طرح پهیلتے دیکها مگر پروا نه کي - وه سمجهے که جس مٹي پر بہت سے کیڑے رینگتے هیں " وه انمیں سے کسي کو بهي نہیں ملتي - مگر نه سمجهے که اتحاد مقصد کبهي نه کبهي تمام باهمي اختلافات کو دفع کردیگا - کسی نے سچ کہا ہے که دنیا میں اس شخص سے زیاده احمق کوئی نہیں جو اپني قوت کے بدلے دشمن کے ضعف پر بهروسه کرے -

سال پر سال گزر نے لگے - اس عرصے میں دول یورپ کی نظر طمع کي همت آور بڑهگئي اور اب دولت عثمانیه کے دوسرے حصوں کے لینے کا بهي خیال پیدا هوگیا - اسوقت محسوس هوا که اگر یهي باهمي رقابت [illegible] رهي تو کبهي بهي کامیابي نه هوگي ' اسلیے بہتر یهي ہے که هر سلطنت اپنا اپنا دائره مقرر کرلے اور اسمیں کوئي دوسرا رخنه اندازنه هو -

اب فرانس کے لیے میدان خالی تها -

فرانسیسي سرگرمي اندر هي اندر اپنا اثر پهیلاتي رهي اور گو دریا کي سطح پر سکون معلوم هوتا تها مگر اسکے قعر میں ایک شدید حرکت جاري تهي - اسي اثنا میں فرانس نے دعوا پیش کردیا که مذهبي سیادت کي وجه سے اسے مشرقي کیتهولک عیسائیوں کی حمایت کا حق حاصل ہے جو شام میں آباد هیں - اگرچه یه دعو کبهی بهی اسکي زبان سے آئرلینڈ کے متعلق نه نکلا جسکي زیاده تر آبادي سے اسے بعینه یهي رشته حاصل ہے ' اور جو تیس سال سے انتظامي و اصلاحي خود مختاري کے لیے اپنا لہو پاني ایک کر رهی ہے !

عرصے تک فرانس بظاهر اپنے اسي دعوے پر قائم رها ' لیکن اب وه اس منزل سے گذر چکا ہے اور علانیه کہتا ہے که اسکے غصب و احتلال کا وقت آ گیا - فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجیه مسیو موسیو فرانس کي مجلس النواب (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں فرماتے هیں :

دیدیم زور بازوے نا آزمودہ را !

جس طریقہ سے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی اس پانچ گھنٹے کے بالبر متصل اور غیر منقطع کوشش کی گئی' اب میں کیونکر اسکا نقشہ لفظوں کے ذریعہ دکھلاؤں' کیونکہ ایسی کوئی نظیر اور مثال میرے سامنے نہیں ہے جسکی طرف حوالہ دیکر عہدہ برا ہوسکوں - حقیقۃ ... یہ ہے کہ اسکا اندازہ صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو شریک مجلس تھے اور اب اسکے صحیح تذکرہ کیلیے کوئی قادر سے قادر قلم بھی کام نہیں دیسکتا - کسی مجلس اور صحبت میں آجتک شاید ہی کسی جماعت نے اپنے مخالفین کی ایسی ناگفتہ بہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھہ اسدرجہ صبر و تحمل کیا ہوگا' جسکی حیرت انگیز اور یادگار نظیر عام طالبین ... نے عموماً اور بزرگان دہلی نے خصوصاً اس جلسے میں ۱۰ - مئی ... صبح کو پیش کی !

قاعدہ اور قانون ان بزرگوں کے نزدیک کوئی شے نہ تھی' مجالس و محافل کے اداب و قواعد نے گویا ۱۰ مئی کی دوپہر تک ان حضرات کو اپنی تعمیل سے یکسر مستثنی کردیا تھا - کرسی صدارت کے حقوق اور مسلمہ اقتدار کا ان میں سے کسی بزرگ کو اعتراف نہ تھا - مجالس کے عام قواعد تقریر' تحریک و تجویز اور ترمیم و مخالفت کی قانونی ترتیب' موضوع تحریک و مبحث جاری کا سوال' بلکہ وہ تمام اداب و قواعد جو دنیا بھر میں مجلسوں اور انجمنوں میں عام طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں' اسطرح حرف مہمل ہوگئے تھے کہ انکے یاد دلانے کی کوشش کرنا جنون اور حماقت کا مرادف تھا - صرف ایک ہی خواہش اور ایک ہی ارادہ تھا جسکے لیے پوری جماعت امادۂ پیکار تھی - یعنی یا تو جلسے کو خود ہی بغیر کسی نتیجہ کے حاصل کیے ملتوی کردو' یا تم نہیں کرتے تو ہم درہم برہم کردینگے !

غرضکہ انسانوں کا کوئی گروہ فریقانہ ضد اور جوش مخالفت و تعاند میں آکر جو کچھہ کر سکتا ہے' وہ سب کچھہ پوری ہوشیاری اور کامل سرگرمی سے کیا گیا' اور اس طرح جلسہ کو نا مراد رکھنے اور کسی نتیجہ تک پہنچنے میں ناکام بنانے کیلیے تمام انفرادی و جماعتی حربے ایک ایک کرکے استعمال کیے گئے !

(المصالبۃ ... ...)

لیکن تاہم جو حضرات ایسا کر رہے تھے' وہ اپنی ہوشیاری اور دانائی کے زعم میں یہ بھول گئے تھے - کہ انسانی تدابیر و مساعی کی دنیا سے بھی بالا تر ایک عالم ہے' جسکے فیصلے اٹل اور جسکے حکم کا کوئی مزاحمہ نہیں - وہ خدا جو نیتوں کا عالم اور دلوں کے اندر کے اسرار و خفایا کو دیکھنے والا ہے' یقیناً اسکی بھی قدرت رکھتا ہے کہ ناکامی کی کوششوں کو باوجود ہر طرح کے اسباب و وسائل کے شکست دے' اور صادق نیتوں اور مخلص ارادوں کو باوجود ہجوم ... و حصار مخالفین' ناکامی کی رسوائی سے بچالے -

مخالفین کی تمام کوششوں کا ماحصل یہ تھا کہ یا تو یہ جلسہ منعقد ہی نہو اور ہو تو قبل اسکے کہ کسی نتیجہ تک پہونچے درہم برہم کردیا جاے' لیکن برخلاف اسکے جلسہ عظیم الشان غیر متوقع اجتماع' اور ایک کھلی اور ناقابل انکار اجماعی و نیابتی حیثیت سے منعقد ہوا' اور جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا تھا' اسے علم اتفاق کے ساتھہ حاصل کیا !

پس فی حقیقت یہ واقعہ سچی کوششوں اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے' اور کام کرنے والوں کیلیے اسمیں بڑی ہی قیمتی بصیرۃ و عبرت پوشیدہ ہے - یہ جلسہ ہمارے لیے ایک یادگار سبق ہے اس امر کا' کہ کامیابی کا اصلی میدان انسان سے باہر نہیں بلکہ خود اسکے اندر ہے' اور نیت کی صداقت ہی وہ اصلی قوت ہے جسکی طاقت تمام مادی اسباب و وسائل سے بالا تر ہے - اگر تمہارے دل کے عزائم کے اندر سچائی کا ایک ذرہ بھی موجود ہے' تو یقین کرو کہ باہر کی کوئی انسانی قوت اسے شکست نہیں دیسکتی -

(کامیابی کا اصلی راز)

میں نے کہا کہ یہ واقعہ سچی کوششوں اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے' مگر یہاں " سچی کوششوں اور صادق نیتوں " سے میرا مقصود اصلی کن لوگوں کی کوششیں ہیں ؟ ضروری ہے کہ میں اسے صاف کردوں - فی حقیقت اس سے مقصود نہ تو محض الہلال کی تحریریں ہیں اور نہ دیگر اصلاح طلب حلقوں کی صدائیں' بلکہ خاص طور پر وہ بزرگان دہلی اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ لکھنو مقصود ہیں جنکی کوششوں سے یہ جلسہ منعقد ہوا -

دہلی کے بزرگوں نے اور علی الخصوص جناب حاذق الملک نے اس کام میں جن نیتوں کے ساتھہ حصہ لیا' فی الحقیقۃ ... وہ ہر طرح کی آلودگیوں اور بدگمانیوں سے پاک تھیں - ندوہ کے مناقشات میں کسی ذاتی تعلق یا شخصی اغراض کا انکی نسبت گمان بھی نہیں کیا جا سکتا' اور انہیں آجتک سواے براے نام رکن انتظامی ہونے یا ندوۃ العلما کے ایک جلسۂ عام کے صدر ہونے کے اور کوئی تعلق ندوہ کی ... سے نہیں رہا ہے -

بلا شبہ بہت سے لوگ ہیں جو بہت سے ہنگامہ آرا کام اسلیے بھی کرتے ہیں تاکہ انکی شہرت و ناموری ہو' لیکن اول تو حاذق الملک اس قسم کے چندان شائق نہیں ہوسکتے جو پہلے ہی انکے پاس بکثرت موجود ہے - ثانیاً یہ جلسہ ان کاموں میں سے بھی نہ تھا جو آجکل میدان شہرت و وسیلۂ نام آوری سمجھے جاتے ہیں - پھر سب سے زیادہ یہ کہ حصول شہرت کیلیے قبول عام اور ہر دل عزیزی لازمی شے ہے' مگر اس معاملہ میں پڑکر ایک گروہ کو بیٹھے بٹھاے اپنا مخالف بنانا اور انکے طرح طرح کے حملوں کا آماجگاہ بننا تھا -

پس فی حقیقۃ ... قوم و ملت کا سچا درد اور ایک مفید دینی و تعلیمی کام کی بربادی کا غم ہی وہ چیز تھی' جسنے انکو اور دیگر بزرگوں کو ان تمام مشکلات و محن کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا' اور (بعض حضرات کی زبان میں) الہلال کی تحریک خواہ کتنی ہی ناپاک اور مفسدانہ ہو' لیکن خدا ایسے بے غرض لوگوں کی مخلصانہ سعی کو تو کبھی بھی ناکام و خجل نہیں کرسکتا تھا !!

جلسے کے انعقاد نے نصف سے زیادہ غلط فہمیوں کو ملیا میٹ کردیا' اور جو کچھہ باقی ہیں انکی عمر بھی زیادہ نہیں - نہ تو جلسہ نے اسٹرالک کی مدح میں گیت گاے' نہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا' اور نہ ارکان ندوہ کو گالیاں دیں - اس نے صرف اصلاح کی وہ خواہش کی' جسکا خود حکام ندوہ کو اعتراف ہے - پس ہم کو یقین کرنا چاہیے کہ جن بزرگوں نے دہلی میں یہ عظیم الشان خدمت انجام دیکے اس کام کو ایک عملی سرحد تک پہنچایا ہے' انکے کام کی پوری عظمت عنقریب دنیا دیکھہ لیگی -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاخت و تاراج کررهے هیں مگر امروں نے اپني آنکهیں اسطرح بند کرلیں گویا ان خونریزیوں کا وجود هي نهیں هے یا جو کچهه هورها هے وہ عثماني غیر عثمانیوں کے ساتهه کررهے هیں !

قدرتاً اسکا نتیجه یه هوا که فرانس کی رگ سیاست میں جنبش هوئي - قبل اسکے که وہ مراکش کا لقمۂ گلوگیر نگل چکے' شام میں مستعمارانه کوششوں کے از سر نو شروع کرنے کا پهر شوق پیدا هوگیا - اس کے دوسرے حلیف یعني اطالیا کا بحیرہ ایجین کے بارہ خزانوں پر قبضه اور اپني سلطنت کي توسیع میں شبانه روز سرگرم کوششیں سمند شوق کیلیے تازیانه هوگئیں' اور بالاخر فرانس کي سرگرمي میں غیر معمولي اضافه هوگیا - پس اگر هم نے اس چشمۂ فساد کا دهانه پہلے هي بند کردیا هوتا یعني جرمني کي مستعمرانه کارروائیوں' اور جرمن یهودیوں کے تاخت وتاراج کے ساتهه تسامح و چشم پوشي نه کي هوتي' تو اغلباً اسقدر جلد یه روز بد نه دیکهنا پڑتا !

یه تو هماري سیاست خارجي کي ایک فاحش و شدید غلطي تهي' مگر هم نے اس سے بهي شدید تر غلطي کی جو اگر نه کي هوتي تو اس غلطي کا تدارک ممکن هوتا -

یه هماري سیاست داخلي کي غلطي هے - عثماني حکام نے اپنے فرائض کے انجام دینے میں همیشه تغافل کیا - انهوں نے کبهي کوشش نه کي که ملک میں بتدریج اصلاح هو اور باشندے خود بهي فائدہ اٹهائیں اور حکومت کو بهي پهنچائیں' نیز دوسري طرف انکا تعلق دولت عثمانیه سے بهي استوار و مستحکم هو - یهي وہ اصلي کوتاہ عملي هے جس کے سهارے پر فرانس کے وزیر اعظم کو یه کهنے کا موقع ملا :

" فرانس شام میں اشاعت تعلیم کے لیے اٹهه کهڑا هو - خصوصاً اسلیے که وہ یه چاهتا تها که شام سے ان هجرت کرنے والوں کے سیلاب کو روکے جو وهاں کے باشندے هیں اور جو همیشه فرانس کے زیر حمایت رهینگے "

سچ یه هے که فرانس کو کیوں نه ادعاء حمایت هو جب که حالت یه هو که برازیل (جنوب امریکا) میں ٥ سو شامیوں کو منٹ منٹ پر حملے کا خطرہ هو - وہ اپني سلطنت سے خواستگار هوں که انکي حمایت و اعانت کیلیے قسطنطنیه میں معتمد برازیل سے گفتگو کرکے انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرایا جاے مگر انکي یه درخواست حمایت و اعانت ناکام هو - اسکے بعد وہ بحالت یاس و قنوط پیرس میں عثماني ایوان تجارت کو لکهیں که حکومت فرانس سے کهو که مذهبي رشته کے نام پر هماري دستگیري کرے' اور همیں اس مصیبت سے نجات دے - اس پر فرانسیسي حکومت فوراً مستعد هو جاے' اور موسیو دوبرج اپنے سفیر ریو ڈو جانیرو کو لکهکر انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرادیں !!

اسکے ساتهه ان ادبي اور سیاسي اشارات کو بهي ملا لیجیے جو شام میں فرانس کے بحري اور هوائي جهازوں کي آمد اور انکے لیے عظیم الشان تزک و احتشام اور جوش و خروش کے ساتهه جلسوں کی زبان حال بیان کررهي هے -

تیاز آفندي ممبر مجلس اعیان عثماني نے اخبار جون ترک کو لکها هے که هماري غفلت اور فرانس کي فرصت شناسي کي یه حالت هے که جب کبهي هماري طرف سے شامیوں کي حمایت میں ذرا بهي کوتاهي هوتي هے تو وہ فوراً انکي مدد کے لیے مستعد هوجاتا هے' اور وہ سب کچهه کردیتا هے جو در اصل همارا فرض هوتا هے - اسکا لازمي نتیجه یه هے که اهل شام کے تعلقات فرانس کے ساتهه قوي اور همارے ساتهه کمزور هو رهے هیں -

مسئلۂ شام کا حقیقي راز اس واقعه میں هے که شام کي اصلي آبادي عیسائي اقوام کي هے اور وہ پچاس برس سے برابر خفیه سازشوں اور ریشه دوانیوں میں مشغول هے - وہ گو اپنے تئیں عثماني کهتے هیں اور دولة عثمانیه کے تعلق کو همیشه بڑي بڑي قسموں اور حلفوں کے ذریعه ظاهر کرتے رهتے هیں' لیکن عثماني حکومت میں ... کا زهریلا سانپ اسدرجه خطرناک هے که اسے دودہ پلانا کبهي بهي مفید نهیں هوسکتا' اور وہ گو آستین کے اندر رهتا هے لیکن اسکے تسلے کي جگه دل کے اوپر هے - فرانس کو ابتدا هي سے موقعه ملاگیا که شامي عیسائیوں کي غدارانه امنگوں کو اپني جانب مائل کرلے - عیسائیوں اور فرقۂ دروز کي باهمي خونریزیوں نے بهت جلد اسکے مواقع بهم پهنچا دیے' اور شام میں فرانس کا سیاسي اقتدار قائم هوگیا - اب وهاں کي تمام مسیحي آبادي اس وقت کا نهایت بیقراري سے انتظار کررهي هے جب وہ اسلامي خلافة کي اطاعت سے آزاد هو جائیگي' اور فرانس نے اسے یه فریب دیدیا هے که اندروني خود مختاري کے نام سے تحریک شروع کرکے فرانس کي اعانت سے فائدہ اٹهاسکتي هے :
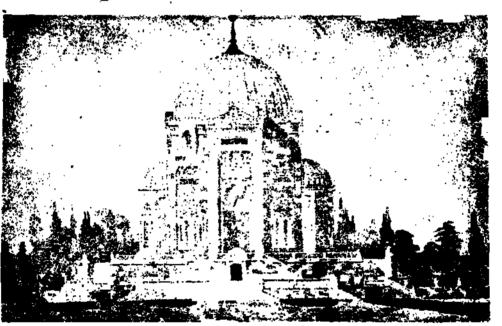
قسطنطنیه کا جدید دار الصنائع

دولت علیه کے جدید علمي اعمال میں سے فنون نفیسه کے دار الصنائع (فائن آرٹس گیلري) کي یه خوبصورت عمارت هے جسکے دو مختلف حصوں کے عکس آجکي اشاعت میں شائع کیے جاتے هیں - اس میں وہ تمام بیش بها صنائع جمع کي گئي هیں جو دولت علیه کے ممالک گذشته و حال سے تعلق رکهتي هیں -

البته اگر دولت عثمانیه کو اندروني اعمال کي فرصت ملتي اور سب سے زیادہ یه که کاردان اور صادق النیة اشخاص هاتهه آتے تو وہ نهایت آساني سے ان مواقع کو نابود کردیتے جو مسیحي رعایا کو شور و شر کے بهانے بهم پهنچا دیتے هیں - انکي شکایتیں همیشه پیدا هوئیں اور انکے لیے بظاهر مسکین شامي کو فرانسیسي قنصل کا دروازہ کهٹکهٹانا پڑا - نتیجه یه نکلا که فرانس کا سیاسي اثر علانیه کام کرنے لگا اور اب وہ اپنے مقاصد کي تکمیل کیلیے زیادہ صبر کرتا نظر نهیں آتا !

آہ وہ فرصت زریں اور مهلت عظیم جو سلطان عبد الحمید نے محض اپني ... کي حفاظت و بقا میں ضائع کردي ! ورنه ایک قرن کامل کا زمانه ان تمام مفاسد کي اصلاح کیلیے کافي سے بهي زیادہ فرصت تهي !

" شام میں فرانس اپنے اثر کے پھیلانے ' اس اثر سے پیدا ہونے والے حقوق ' ان حقوق کی پیدا کی ہوئی قوت ' اور اشاعت تعلیم و تمدن کے ذریعہ اپنے اثر کی تائید و تقویت میں برابر سرگرم سعی کر رہا ہے- وہ ان تمام مختلف مشنوں میں فرق نہیں کریگا جو مشرق میں فرانسیسی تہذیب کی اشاعت کے لیے جالینگے - ان کی حفاظت و حمایت ہمیشہ اپنے مال اور اثر سے کریگا " -

اس سے پہلے بیروت کے فرانسیسی قونصل موسیو کوجہ نے جو کچھہ کہا ہے ' وہ بھی سن لیجیے - گذشتہ ماہ فروری میں لبنان کا بطریق مارونی مغرب اقصی جا رہا تھا کیونکہ اسوقت فرانس کو شام سے زیادہ مغرب اقصی میں اسکی ضرورت تھی - اسکے وداعی جلسہ میں فرانسیسی قونصل نے بھی تقریر کی - اثناء تقریر میں اصلاح لبنان کے لیے بطریق مذکور کی خدمات جلیلہ و مساعی مشکورہ کا ذکر کرتے ہوے کہا :

" فرانس کا ممثل (وکیل) شام سے مغرب اقصی جا رہا ہے ' مگر وہ ایک آدمی ہے جو جاتا ہے- اسکی جگہ کوئی دوسرا آدمی

کی تدبیروں کی شکست میں بھی صرف کیا ہوتا ' اور آج باشندے بجاے اسکے کہ اپنے درمان و چارہ گری کے لیے اجانب و اغیار کے پاس جانے کا بہانہ نکالیں ' خود ہمارے ہی پاس آتے - لیکن افسوس کہ ان کوتاہ نظر و ناعاقبت اندیشوں نے اس سیاسی رقابت پر اسقدر اعتماد کیا کہ وہ اس اصل تدبیر سے بالکل غافل ہو رہے جس کے بعد اغیار کو اس سرسبز و شاداب حصہ ملک کی طرف نظر اٹھاکے دیکھنے کی بھی جراءت نہ ہوتی !

یہ سپر جس پر ہم نے ہمیشہ اعتماد کیا اور جسکو اپنے بقاء و حیات کا دار و مدار قرار دیا ' اس کا وجود اب کہاں تک ہے ؟ اور وہ آیندہ کس حد تک ہمارے لیے مفید ہوسکتی ہے ؟ اس کا اندازہ ان فقروں سے ہوگا جو موجودہ یورپ کا سب سے بڑا ساحر سیاست " یعنی سر ایڈورڈ گرے مارچ کے اول ہفتہ کے اجتماع پارلیمنٹ میں کہہ چکا ہے :

" فرانسیسی اخبارات یہ افواہ اڑا رہے ہیں کہ شام میں انگریزی دائرۂ اثر کے پیدا کرنے میں بعض انگریزی افسروں کا ہاتھہ ہے- لیکن

دولۃ علیہ کا تیسرا آہن پوش جہاز " سلطان عثمان " جو موجودہ عہد کا بہترین آہن پوش ہے-

آجائیگا - فرانس کی پالیسی نہ بدلی ہے اور نہ بدلیگی - قونصل آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر ان کے جانے سے قنصل خانے میں تغیر نہیں ہوتا - وہ حسب دستور باقی رہتا ہے - میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں اس کو باور کیجیے اور کوشش کیجیے کہ یہ جدائی ہمارے لیے زیادہ شاق نہ ہو"
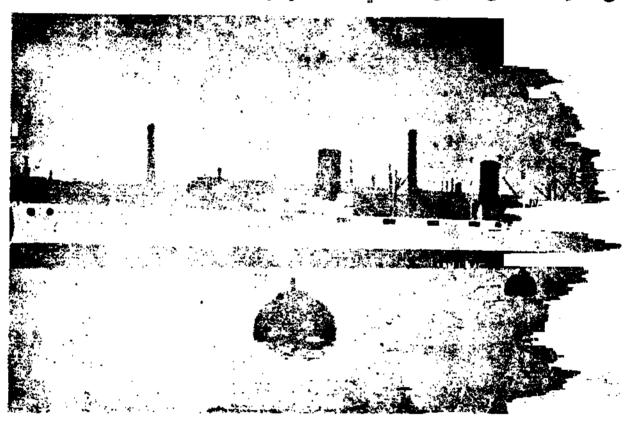
یہ چند اقوال جو بطور نمونے کے آپنے پڑھے کسی اخبار کے ایڈیٹر ' یا اسکے مقامی مراسلہ نگار ' یا کسی چند روزہ قیام کے خیالات نہیں ہیں ' بلکہ ان لوگوں کے خیالات ہیں جو اپنے ساتھہ " گروہ " و ذمہ داری کا وزن اور حکومت کی تمثیل و ترجمانی کی اہمیت رکھتے ہیں - کیا اسکے بعد بھی کسی کو شک ہے کہ فرانس شام کے مسئلہ کو اب زیادہ توقف میں نہیں رکھنا چاہتا ؟

جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں ' اب تک دولۃ علیہ کے ارباب سیاست کا اسلحۂ وحیدہ دول کی سیاسی رقابت اور اختلاف مصالح تھا - یہی وہ سپر تھی جس پر انھوں نے یورپ کے حملوں کو روکا - اس بات پر ہم انہیں ملامت نہ کرتے اگر انھوں نے اس فرصت مغتنم کو ملک کی اصلاح و ترقی ' باشندوں کے جلب قلوب ' اور اظہار

اصل واقعہ وہی ہے جس کا اعلان میں اس سے پہلے کرچکا ہوں - میں نے نہایت سختی کے ساتھہ اس قسم کی ان تمام افواہوں کی تغلیط کی تھی جو ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں -
ہم جانتے ہیں کہ شام میں فرانس کے اقتصادی مصالح کیا ہیں؟ خصوصاً اسلیے کہ اسکی ریل وہاں موجود ہے- اسی لیے ہم ہر ایسی کوشش کو جسکا مقصد شام میں انگریزی دائرۂ اثر کا پیدا کرنا ہو ' ان تعلقات دوستانہ کے خلاف سمجھتے ہیں جو ہم میں اور فرانس میں قائم ہیں "-

اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ مسئلۂ شام میں انگلستان فرانس کا ساتھہ دیچکا ہے اور اسکی حمایت کا فیصلہ کرچکا ہے -

ہماری راے میں آج شام کی جو حالت ہے (جس پر ہر فرزند توحید کی آنکھیں اشک فشاں اور زبان حسرت سنج ہوگی) وہ یقیناً دولۃ عثمانیہ کی داخلی اور خارجی سیاست کی متعدد و مشترکہ غلطیوں کا نتیجہ ہے - حکومت نے فلسطین میں جرمنی کی مستعمرانہ (۱) سرگرمیوں کے ساتھہ غفلت کی اور حکم نے دیکھا- جرمنی کے یہودی فلسطین کے عثمانی عیسائیوں اور مسلمانوں کو

[۱] نو آبادی کو عربی میں مستعمرہ کہتے ہیں -

آثــار مــصــر

اجمتيـــا لـــوجي

" ابوالهول " كي تمهيد ميں هم نے لكها تها كه چند سلسله وار نمبروں ميں هم مصر كے ان عجيب و نادرہ روزگار آثار پر ايک نظر عام ڈالنا چاهتے هيں ' جنكي كشش شائقين آثار كو اكناف و اطراف عالم سے كهينچ كر قاهرہ لاتي هے - ابوالهول اس سلسله كي پهلي كڑي تهي -

آجكے نمبر ميں پانچ مجسموں كي تصويريں شائع كي جاتي هيں - يه تمام تصاوير مصر كے عجائب خانه ميں موجود هيں جسكو يورپ متفقه طور پر علم آثار مصر كي بهترين تعليمگاه تسليم كرتا هے -

ان ميں پهلي تصوير ايک نئے مقبرے كي هے جسكي چوٹي حال ميں نكلي هے - دوسري شاه امينوفس ثالث كي هے - اسكے باپ كا نام توتوميس رابع هے - امينوفس كے حالات ايک محل كي شكسته ديواروں پر كنده ملے هيں - ان حالات كے ديكهنے سے معلوم هوتا هے كه امينوفس فراعنه مصر كے اٹهارويں خاندان كا ايک جليل القدر ' اولوالعزم ' اور نام آور تاجدار تها -

انهيں كتبوں ميں لكها هے كه امينوفس كے پيدا هونے سے پہلے مصر كے سب سے بڑے كاهن نے اسكي ماں كو بشارت دي تهي كه تيرے يهاں ايک لڑكا پيدا هوگا - اور جب امينوفس پيدا هوا تو اس نے مكرر پيشينگوئي كي كه يه اقبالمند و فرخنده انجام هوگا - اسكي قلمرو اتني وسيع هوگي كه آج تک كسي كي نهيں هوئي - وه سارے عالم كا مالک هوگا -

سنه ۱۳۰۹ قبل مسيح ميں امينوفس نے عنان حكومت هاتهه ميں لي اور درحقيقت وه ايک جليل القدر ' اولوالعزم ' اور وسيع الممالک باد شاه هوا - اس نے بهت سے مقامات خصوصاً نوبه اور سودان پر فوجكشي كي اور فتحياب و فيروز مند واپس آيا - ساز و سامان دنيوي اور قوت و شوكت مادي كے گهمنڈ ميں هميشه انسان نے يه بهلا ديا هے كه اسكي حقيقت كيا هے اور جب كبهي اسے عظمت و بزرگي نصيب هوئي هے تو اس نے عبد سے معبود بننے كي كوشش كي هے -

امينوفس اپني عظمت و شوكت كے غرور ميں اسدرجه بد دماغ هوگيا كه اپنےتئيں انسانيت سے ايک ارفع و اعلى هستي سمجهنے لگا اور اپنا لقب روس (آفتاب ربيع) اور شاه چار دانگ عالم ركها -

[بقيه مضمون صفحه ۲۰ كا]

الهـــلال :

اگر معاصر موصوف كي روايت صحيح هے تو اس خطرناک بے خبري پر جسقدر افسوس كيا جاے كم هے - ليكن پچهلے دنوں بعض عثماني جرائد ميں صرف انگريزي كمپني كي اس خواهش كا ذكر كيا گيا تها نيز بوثوق لكها تها كه دولت عثمانيه نے بالكل نا منظور كرديا - خدا نه كرے كه اسكے بعد يه واقعه ظهور ميں آيا هو -

شاه ايمي نم ثالث فرعون مصر كے مقبرے كي چوٹي جو عجائب خانه مصر ميں موجود هے

امينوفس كي جلالت و عظمت فتوحات ملكي تک محدود نه تهي بلكه اسكي زندگي كے بعض اور معيوب المعقول اعمال كا اثر بهي اسميں شريک تها - چنانچه اس نے ايک بت ايسا بنوايا تها جس سے طلوع آفتاب كے وقت آواز نكلتي تهي -

اس اجمال كي تفصيل يه هے كه امينوفس نے رود نيل كے بائيں جانب ايک عبادت خانه بنوايا جسميں بهت سے بت تهے اور ايک خود اسكا بهي تها - يه بت ايسے پتهر سے تراش كے بنايا گيا تها جسكي طبيعي خاصيت يه تهي كه شبنم كے بعد جب اس پر آفتاب كي شعاعيں پڑتي تهيں تو اس ميں آواز پيدا هوجاتي تهي -

عرصه هوا كه يه مندر برباد هوگيا - صرف دو بت باقي رهگئے تهے - ان ميں سے ايک تو سنه ۵۹۹ ھ كے زلزله نے ضائع كرديا - اور دوسرا خود بخود گركے ٹكڑے ٹكڑے هوگيا -

اسوقت جو تصوير آپكے پيش نظر هے ' وه انهيں دو بتوں ميں سے ايک كي هے - انميں داهنے طرف امينوفس كي بيوي بيٹهي هے اور بائيں طرف خود امينوفس بيٹها هے - جن چبوتروں پر دونوں بيٹهے هيں انكے دونوں كناروں اور وسط ميں اسكي تينوں لڑكيوں كي بهي تصوير تهي - سنه ۱۹۰۶ اور ۸ - كے درميان ميں يه گروپ بالكل ٹكڑے ٹكڑے ملا تها جسكو ماهرين آثار نے جمع كركے پهر اصلي شكل ميں كهڑا كرديا اور جو حصے ضائع هوگئے تهے وه از سرنو تراش كے لگادیے -

دوسري تصوير رعمسيس ثاني كي هے جسكے متعلق يقين كيا جاتا هے كه بني اسرائيل كا ابتدائي عهد اسي كے عهد ظلم و استبداد ميں بسر هوا تها - چونكه اس كے مفصل حالات جلد سوم نمبر ۱۰ - ۱۱ ميں نكلچكے هيں اسليے تفصيل كي ضرورت نهيں -

ديرالبحاري (مصر) ميں دو مجسمے ملے تهے ' ان ميں سے ايک اميهيتو كا هے جو هيپو كا لڑكا تها اور دوسرا مرقع دو مقدس بهيڑوں كے سروں كا هے جو فراعنۂ مصر كي پرستشگاهوں ميں قربان كيے جاتے تهے -

اس مرقع كي آخري تصوير ايک گاے كي هے - يه بهي ديرالبحاري ميں ملي تهي - در اصل يه مصر كي ايک ديوي هے جو گاے كي شكل ميں هے - اس ديوي كا نام هيتر تها -

يه مجسمه جو اپني كمال صناعي و رنگ سازي كي وجه سے ايک زنده وجود معلوم هوتا هے ' ايک قبه نما گنبد ميں نصب هے - اس گاے كے تمام جسم پر هلكا هلكا زرد رنگ اور دونوں پهلوؤں پر سرخ رنگ لگايا گيا هے - اسكے علاوه جسم پر گل بهي هيں جنكي شكل لونگ كي سي هے - سر كے نيچے بادشاه كي تصوير هے - گاے پر امنيفس ثاني لكها هے -

(ملاحظات)

ان آثار كے شائع كرنے سے همارا مقصود صرف مصر كے بعض آثار عتيقه كي نسبت سرسري معلومات فراهم كرنا هي نهيں هے بلكه بعض اهم مقاصد بهي پيش نظر هيں :

(۱) قرآن كريم كا طرز تعليم و ارشاد همارے عقيدے ميں يه هے كه وه هر مقصود كيليے پہلے ايک اصول پيش كرتا هے اور پهر اسكے

فلسطین

فلسطین میں دول یورپ کي مستعمارانہ کوششوں کی باهمي کهاکش ایک تفصیل طلب داستان ہے جسکو آئندہ نمبروں میں هم پورے شرح بسط سے لکهیں گے:-

حال ہی میں " الستقلال السرائیلي " نامي یہودیوں کا ایک پرچہ نکلتا ہے - اس نے " روس " نامي اخبار کے مراسلہ نگار بیت المقدس کا خط نقل کیا ہے جسمیں نہایت تفصیل کے ساتهہ فلسطین میں روسي اثر پر بحث کي گئي ہے - اس خط کے آخر میں لکها ہے کہ روسي قونصل کے ترجمان موسیو سلرمیاک نے اس مراسلہ نگار سے کہا:

" حکومت روس کو چاهیے کہ استعمار فلسطین میں روسي یہودیوں کي هر طرح معاونت و حوصلہ افزائي کرے ' کیونکہ انکے ذریعہ هم جرمني کے سیلاب اثر کو روک سکیں گے "

همارے بد ... ي اور ... کي کا اصلي منظر یہ ہے کہ اپنے گهر میں بهي ذلیل و رسوا هیں - وہ جو همارے محکوم تهیں اور خدا نے همیشہ کے لیے انکي پیشاني پر ذلت و ... کا داغ لگا دیا ہے ' آج همیں خود همارے گهر کے اندر ذلیل و رسوا کر رہے هیں !

یافہ کے ایک نوجوان تعلیم یافتہ نے ایک مفصل تار باب عالي کو بهیجا ہے ' جسمیں وہ لکهتا ہے :

" صیہوني یہودیوں نے جلکي دولت عثمانیہ کے اندر ایک چهوٹي سي ریاست ہے ' تل ابیب کي نو آبادي کے اندر ایک قید خانہ بنایا ہے - اسمیں وہ هر اس مسلمان کو قید کر دیتے هیں جس سے کسي یہودي سے لڑائي هو ' اور خواہ وہ حق هي پر کیوں نہ هو - سابق معاون نیابت نے ایک بدبخت مسلمان کو ان یہودیوں کے قید فرعوني سے نجات دلائي تهي ' مگر کوئي دائمي انتظام نہیں کیا "

اس تار میں اسي قسم کے جابرانہ و مغرورانہ واقعات کو بتفصیل بیان کرنے کے بعد تار دینے والوں نے نہایت ادب کے ساتهہ مگر پرزور لفظوں میں لکها ہے کہ اگر دولت عثمانیہ صیہونیوں کي تادیب و سرزنش سے عاجز ہے تو همیں کوئي جگہ بتائے کہ هم هجرت کرکے وهاں چلے جائیں ' ورنہ جسقدر جلد سے جلد ممکن هو فوراً انکي تادیب کي جائے تاکہ یہ حد سے نہ بڑهیں - کیونکہ اگر حکومت نے فکر نہ کي اور یہ یونہیں بڑهتے رہے تو ملک کي آزادي اور دولت عثمانیہ کي عزت ' دونوں شدید ترین خطرہ میں پڑجائیگي -

عراق

معاصر الحجاز لکهتا ہے :

لنچ نامي ایک انگریزي کمپني نے دریاے فرات میں ایک چهوٹے اسٹیمر کے چلانے کے لیے سلطان عبد الحمید سے اس شرط پر حکم حاصل کیا تها کہ اسٹیمر پر عثماني علم نصب رهیگا - تهوڑے عرصہ کے بعد اس نے کسیقدر وسعت اختیار کي اور ایک چهوٹے اسٹیمر کي جگہ دو بڑے اسٹیمر بنواے گئے جو دجلہ و فرات میں چلنے لگے - اسکے بعد اس نے عثماني علم کو بهي خیر باد کہا اور اپنا قومي علم یعني یونین جیک بلند کیا لیکن سلطان نے کچهہ خبر نہ لي - اسکے بعد اس نے ایک اسٹیمر اور بڑها دیا - اس تیسرے اسٹیمر کے بعد پهر ایک اور اسٹیمر کا بهي اضافہ کیا گیا - جب پورے چار بڑے اسٹیمر هوگئے تو اس نے چاها کہ دجلہ و فرات میں جسقدر عثماني اسٹیمر هیں وہ سب کے سب خود خریدلے - اگر جرمني نے ... نہ کي هوتي تو اس انگریزي کمپني نے تمام عثماني اسٹیمر لیلیے هوتے کیونکہ سلطان عبد الحمید انکے فروخت کرنے پر راضي هوگیا تها -

حال کي خبروں سے معلوم هوتا ہے کہ بالاخر اس کمپني نے تمام عثماني اسٹیمر خرید لیے هیں - اب اگر دولت عثمانیہ ان اطراف میں اپني فوج لیجانا چاهے تو اسکے پاس کوئی ذریعہ بجز انگریزي اسٹیمروں کے نہیں هوگا ' اور اگر کبهي انگریزوں کا اقتصادي یا سیاسي مقصد گوارا نہ کرے کہ عثماني فوج ان اطراف میں آئے تو دولت عثمانیہ کو بجز اسکے اور کوئي چارہ نہ هوگا کہ فوج نہ بهیجے -

... اني صنائع ؛ ... کا دار ... الخ

یہ اسکے ایک دوسرے حصے کي عمارت کا مرقع ہے - اولیاء حکومت میں پرنس یوسف عزیز الدین ولي عہد دولۃ علیہ کو اس کام سے نہایت دلچسپي ہے ' اور امید ہے کہ صنعت و حرفت کي ترقي کیلیے اس مدرسہ کا افتتاح ایک قوي ترین محرک ثابت هوگا -

عراق کے ارباب قلم اس واقعہ سے بیحد بیچین هیں اور حکومت کو ان عظیم الشان خطرات کي طرف متوجہ کر رہے هیں جو اس کمپني کے تنہا اختیارات سے پیدا هوتے نظر آتے هیں - وہ لکهتے هیں کہ اس لنچ کمپني کي حالت بالکل ایسٹ انڈیا کمپني سے ملتي جلتي ہے جو ایک تجارتي کمپني کی طرح کام کرتے کرتے ایک دن تمام هندوستان کي مالک هوگئي - پس حکومت کو چاهیے کہ اسوقت بیدار هو ' ورنہ عراق کا بهي وهي حشر هوگا جو هندوستان کا هوا !

اواخر اپریل میں بغداد ریلوے جاري هو جائیگي - پہلے هفتے میں ساحل فرات سے دو سو کیلومیٹر تک سامان لے جائیگي ' اور آئندہ مئي میں بغداد اور سامرا کے درمیان بهي چلنے لگیگي -

نو آبادي کی تمام سڑکوں کي کی گشت لگائی گئی تهي -

[مقتبس از معاصر الحجاز]

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۲۱ دیکهیے]

پس فراعنه کي عظمت و شوکت کے جسقدر آثار نکل رہے هیں ' انکے اندر ایک بہت بڑي عبرت و بصیرت پوشیده ہے ' اور انکا مطالعه ان لوگوں کیلیے خاص اهمیت رکھتا ہے جو قرآن حکیم کے تمثیلي بیانات کے حقائق کے متلاشي هیں - انسے ثابت هوتا ہے که وه کیسي عجیب و غریب انساني عظمتیں تهیں جنکے آگے شریعت الهیه پیش کي گئي اور اسکي نا فرماني کے نتائج الیمه سے ڈرایا گیا - پر انهوں نے سرکشي کي اور انکار کیا - پس بربادي آئي اور دائمي هلاکت نے قانون الهی کے وعید کو پیش کردیا - آج یورپ کي قوموں اور حکومتوں کو بهی مشرق کے مقابلے میں وهي حیثیت حاصل ہے جو فراعنه کو بني اسرائیل کے ساتهه تهي -

(۲) یه ایک تاریخي مبهم ہے که حضرت یوسف کے زمانے میں کون فرعون تخت مصر پر تها جبکه بني اسرائیل مصر میں آباد هوے' اور پهر حضرت موسی کي پیدایش کس کے عهد میں هوئي' اور وه کون تها جسکا مقابله اُنسے هوا اور بالاخر بحر احمر میں غرق هوا ؟

اکثر علماء آثار مصر یقین کرتے هیں که ریمسیس ثاني هي وه فرعون تها جسکے عهد میں بني اسرائیل پر سب سے زیاده مظالم هوے : یسومونکم سوء العذاب : یذبحون ابنائکم و یستحیون نسائکم و في ذالکم بلاء من ربکم عظیم -

اسکے حالات هم مع ایک بڑے مرقع کے پہلے بهي شائع کرچکے هیں -

لیکن وه فرعون جسکے عهد میں حضرة موسی نے پرورش پائي' بظن غالب امیذوفس تها - کیونکه حال میں جو کتبے اسکے متعلق نکلے هیں ' انسے اُن تمام بیانات کي تصدیق هوتي ہے جو توراة میں بیان کیے گئے هیں - هم اس بارے میں تفصیلي بحث قصص بني اسرائیل کے سلسلے میں کرینگے - صرف اسکے مجسمه کا عکس آجکي اشاعت میں شائع کردیتے هیں - اسکے حالات میں آپ پڑهچکے هیں که دریاے نیل کے کنارے ایک مندر بنایا تها اور اسکے بت کے اندر سے خود بخود آواز نکلتي تهي - توراة کے بیان سے بهي اسکي تصدیق هوتي ہے -

فراعنه کي مقدس قرباني کے بهیڑوں کے دو سر جنکے مجسمے حال میں دریافت هوے هیں

(۳) گاے کي عظمت آرین اقوام کیلیے مخصوص سمجهي جاتي ہے - هندوستان کے سوا ایران کے آثار سے بهي اسکا پته چلتا ہے لیکن علماء آثار کے سامنے اب مصر بهي آگیا ہے اور ثابت هوتا ہے که یہاں بهي گاے کے وجود کو ایک خاص ناسوتي عظمت حاصل تهي -

(۴) توراة میں لکها ہے که مصري اپنے مندروں میں بهیڑوں کي قرباني کرتے تهے - ان آثار میں قرباني کے دو بهیڑوں کي شکلیں موجود هیں -

مسئلهٔ قیام الهلال

مسئله قیام الهلال جو کئي نمبروںمیں شایع هوا اور هو رها ہے' هر ناظر الهلال کیلیے اور خصوصاً خریداروں کیلیے نهایت رنجده ہے - کوئي خریدار ایسا نهوگا جو اسکے متعلق اپني ایک هی راے ظاهر کرنے کیلیے بیقرار نهو - میں اس قابل هي نهیں هوں که اس اهم مسئله کي نسبت کوئي راے ظاهر کروں -

لیکن جناب ان سب کو دیکهکر اور حالات قوم کو ملحوظ خاطر رکهکر اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں که قیام الهلال کیواسطے حضرت کو مالي امداد کا لینا منظور نهیں - صرف اسقدر خواهش ہے که نئے خریدار جس سے جتنے هوسکیں بهم پهونچاکر تعداد مقرره پوري کردیجاے -

میں همیشه اس نیک کام اور مقدس فرض کا اراده کرتا رها هوں - مگر ایک خیال میرے اراده اور همت کو بالکل پست کر دیتا ہے - یعني یه نئے خریدار جو هماري کوششوں کے نتائج هونگے - دایمي هونگے یا عارضي ؟

قوم کے حالات سے مجهکو دایمي هونیکا یقین آتا هي نهیں -

بلحاظ حالات کیا اسکا یقین هوسکتا ہے که قوم ایسے مقدس و محترم رساله کي خریداري کو ترجیح دیگي - یا " مسٹریز آف لنڈن " اور " حسن کے ڈاکو " کو -
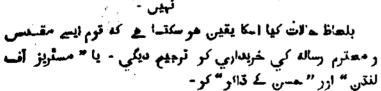
والله بالله ایک صحیح اور سچے واقعه کا شرمندگي کیساتهه اظهار کرتا هوں - ایک عنایت فرما کے روبرو قوم کا تمام دکهڑا رویا - الهلال کے حالات بیان کیے - اپنے قول کي تصدیق کیلیے اپنے پاس سے الهلال کو ایک روز و شب کیلیے جدا بهي کیا اور اسکي مفارقت بامید انشاء الله گوارا کرکے ان حضرت کو دے بهي دیا که دیکهیے آپ مسلمان هیں اور اس رساله کي مقدس و پاک تعلیم سے بے بهره - آجکل کونسا مسلمان روزانه یا هفته وار تلاوت اور مطالعه دینیات کرتا ہے - اس رساله میں یه سب چیزیں اس خوبي سے آپکے روبرو پیش کي جاتي هیں که آپ گهنٹوں او ر دنوں ان مضامین کو پڑهیے - مگر نه تو دل رکتا ہے اور نه هی طبیعت کو سیري هوتي ہے -

رعمسیس ثانی فرعون مصر کا بت

امسی نوفس ثالث فرعون مصر

عملي نتائج کے متعلق يقين و بصيرت پيدا کرنے کيليے کسي ايک قوم يا ايک فرد کي زندگي کے واقعات بطور نمونے کے بيان کرتا ہے - گويا اسکي ہر تعليم اصول اور تجربه' دو چيزوں پر مبني ہوتی ہے - جسقدر قصص قران کريم ميں موجود ہيں' سب کے سب کسي نه کسي ايک اصولي تعليم کو تجربه گاہ عالم کے نتائج کي صورت ميں ممثل و متشکل کرتے ہيں - الہلال ميں باب تفسير شروع ہوگيا تو يه مطالب بتفصيل شائع ہونگے -

قران کريم نے ايک خاص اصولي تعليم کيليے فراعنۂ مصر اور بني اسرائيل کي تاريخ کو ليا ہے اور جا بجا انکے واقعات و حالات اور نتائج و عبر پر زور ديا ہے -

اس تعليم ميں اصولی طور پر "قانون حيات و ممات اقوام و امم" کو وضع کيا گيا ہے اور بتلايا ہے که محض علم و تمدن اور عظمت ملکي کسي قوم کيليے وسيلۂ حيات نہيں ہوسکتي جب تک که وہ مفاسد اجتماعي و اخلاقي سے محفوظ نہو - قوائے ماديه اور وسائل دنيويه کا افراط اور اسکا گھمنڈ جب قوموں کو عبوديۃ الہي سے بے پروا کرديتا ہے تو اسکا لازمي نتيجه شرور طغيان اور عدوان و معاصي کا ظہور ہوتا ہے جو بہت جلد انہيں ہلاکت تک پہنچا ديتا ہے - ظلم و استبداد اور شخصي حکمراني کا غرور خدا کي مقدس طاقتوں کا مقابله کرتا ہے اور اسکا نتيجه خسران ہے - ايک ظالم قوم مظلوم قوموں کو محکوم بنا کر کس طرح ذليل خوار کرتي ہے اور پھر خدا اسي محکوم قوم کے ہاتھوں کس طرح حاکموں سے انتقام ليتا ہے؟ قومي محکومي اور غلامي ايک ايسا عذاب ہے جس سے بڑھکر خدا کے نزديک انسان کيليے کوئي شقاوت دنيوي نہيں - غلامي تمام انساني صفات حسنه سے قوموں کو محروم کرديتي ہے اور همت و سربلندي' اولو العزمي و علو پسندي' صبر و ثبات' اور استقلال و جفا کشي' نيز اسي طرح کے وہ تمام اخلاق حسنه جو انسانيت کا مرتبۂ اعلى ہيں' اُن قوموں کے اندر فنا ہو جاتے ہيں جو عرصے تک فاتح اقوام کي غلامي ميں رہتے ہيں -

اِن تمام تعليمات کيليے قران کريم نے فراعنۂ مصر کی تمدني ترقيات اور استبداد و ظلم کو نمونه قرار ديا اور جا بجا انکے حالات بيان کيے - قصص القران ميں ايک سوال يه سامنے آتا ہے که صرف فراعنه هي کو اس غرض کيليے کيوں منتخب کيا گيا؟ اسکے متعدد وجوہ و حکم ہيں - از انجمله يه که اِن تمام امور کي تمثيل کامل کيليے کوئي ملک اس درجه موزوں نه تھا جيسا که مصر' اور مصر کا سلسلۂ حکومت فراعنه -

علم آثار مصر اسکي تصديق کرتا ہے - کئي ہزار سال دنيا آگے بڑھگئي ہے - صدہا ارضي و بحري انقلابات ہوچکے ہيں جنھوں نے زمين کے گذشته خزائن کو نابود اور اسکي سطح کو نئے آثار کيليے صفحۂ سادہ بنا ديا - بڑي بڑي عظيم الشان قوموں کے خزائن عظمت ان انقلابات ميں بہه گئے' اور اب ان سرزمينوں ميں انکے وجود کا کوئي نشان نہيں جہاں کبھي سربفلک عمارتوں کے اندر اپنے تئيں زمين کا سب سے بڑا مالک يقين کرتے تھے - تاہم تورات اور قران کي تصديق کرنے کيليے مصر کي حيرت انگيز سرزمين ابتک اپنے نشان ہائے عظمت و جبروت کے ساتھ موجود ہے' اور دنيا ميں سب سے بڑا دار الآثار يقين کي جاتي ہے!

اسکے سربفلک مناروں کو کوئي فنا نه کرسکا جو ان لوگوں کي عظمت کي حي و قائم شہادت ہيں جنھوں نے بني اسرائيل کو محکومي و غلامي کي زنجيروں سے مقيد کيا تھا پر خود کو تباہي و ہلاکت سے آزاد نه کرسکے - انکي ممي کي ہوئي نعشين' انکے زمين دوز مندر' اور انکے نا قابل تسخير ميناروں کے اندر کے کتبے اب تک صحيح و سالم موجود ہيں جو بتلاتے ہيں که وہ کيسي عظمت و جبروت ملکي و قومي تھي جو ان فراعنه کو حاصل تھي مگر قانون الہي کي خلاف ورزي و سرکشي نے بالاخر اسطرح نابود و فنا کرديا که آج انکے جمع کيے ہوے پتھر اور تراشے ہوے بت موجود ہيں' ليکن نه تو انکي عظمت ہے جسکے غرور باطل نے انہيں خدائے قدوس سے سرکش کرديا تھا' اور نه وہ قوت و حکومت هي ہے جو خدا کے مظلوم بندوں کو اپنا غلام بناتي تھي اور انکے آگے خدا کي سي کبريائي کے ساتھ تخت غرور و طغيان بچھا کر بيٹھتي تھي!

واستکبر هو و جنوده في الارض بغير الحق و ظنوا انهم الينا لا يرجعون - فاخذناه و جنوده فنبذناهم في اليم' فانظر کيف کان عاقبة الظالمين! (۳۱ : ۲۸)

ترجمه — فرعون اور اسکي فوج نے ملک ميں بغير حق و قانون کے بہت سرکشي کي اور سمجھے که مرنے کے بعد انہيں جوابدہي کيليے ہمارے سامنے نہيں آنا ہے - پس ہم نے فرعون اور اسکے گروہ کو اپنے عذاب ميں گرفتار کرليا اور دريا ميں غرق کرديا - نظر عبرت سے ديکھو که ظلم کرنے والونکا انجام کار کيسا ہوتا ہے؟

قرباني کے مقدس بچھڑوں کے سرونکے بت ديرالبحاري [مصر قديم] سے حال ميں ملے ہيں

افسوس اور سخت افسوس ! الہــلال کا پرچہ ہمیشہ باعث دلجمعي خاطر ناشاد و مونس و سہیم تنہائي ثابت ہوا ' وہ ایک قومي و مذہبي اخبار اور دیني واقفیت کا مجموعہ ' معلم انشا پردازي و مضمون نگاري ' کلام الہي کا ترجمان ' مذہب اسلام کو از سـر نو زندہ کرنیوالا ' مسلم آبادي کا پاسبان ' اور نور بخش چشم مومنین و مسلمین ہے لیکن اس ہفتہ کے نمبر نے وہ جانکاہ خبر سنائي جس نے دل ہلا دیا اور دماغ کو پریشان کردیا -

یقین فرمالیں کہ اس آخري نمبر کے دیکھنے سے وہ بے چیني ہوئي ہے کہ بغیر اپنا فرض ادا کیے ہوئے کسي طرح نہیں رہونگا اور ہفتہ عشرہ میں ضرور دو چار خریدار پیدا کرکے حاضر کرونـگا - ساتھہ ہی یہ بہـتر ہوگا کہ الہــلال کي سالانہ قیمت میں بھي کچھہ اضافہ کردیا جائے - انشا اللہ اعلان کے ہوتے ہي بندہ سب سے اول زر بکف نظر آئیگا -

الراقم حافـظ عبد الغــــفار عفي عنـہ
سوداگر چرم دہلي دروازہ - اجمیر

آج کا پرچہ دیکھکر از حد رنج و غمگیني و پژمردگي پیدا ہوئي - جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ جبتک دو ہزار خریدار نئے پیدا نہوں الہــلال کا جاري رہنا مشکل ہے - جو کچھہ آپنے فرمایا ہے بجا ہے - کیونکہ بنسبت اوروں کے جناب پر اسکا بوجھہ بھي بہت بھاري ہے - میں نے پہلے ہي خدمت اقدس میں عرض کیا تھا کہ حسب حیثیت خاکسار کي پیشکش کو منظور فرماویں - میرے طرف سے آپ آیندہ پرچہ میں درج کردیں کہ نئے خریدار جہاں تک ہو سکے پیدا کیے جائیں ' مگر جن جن صاحبوں کي خدمت میں پرچہ پہونچتا ہے وہ فی الحـال بجـاے آٹھہ روپیہ سالانہ کے ۱۶ روپیہ ادا کریں ' بواپسي ڈاک جناب ایک پیسے کا کارڈ تحریر فرماویں تو بندہ یہہ سال جو شروع ہوا ہے اسکے باقي ۸ روپیہ جناب کي خدمت میں روانہ کردے -

حکیم ملک امام الدین ککے زئی شفاخانہ نسیم - قصور

الہلال کي ششماہي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماہي جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہــلال منقش - پانچ سو صفحـوں سے زیادہ کي ایـک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلـدیں بـاقي رہگئي ہیں -
(منیجــر)

نظارۃ المعارف دہلی کی مجوزہ تحریک

اسوقت اسلام اور مسیحیت میں جو زبردست اور خطرناک معنوي معرکہ آرائیاں ہو رہي ہیں انہیں دیکھکر بلا شبہہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ چند دنوں کے بعد ان دونوں مذہبوں میں سے کسي ایک کا مطلع بقا ضرور مکدر ہونے والا ہے - خصوصاً فرزندان اسلام کي باہمي جنگ و جدال اور نا اتفاقي - پھر اسلام اور اوسکي اشاعت سے بے توجہي اور اصلاحي قوت کو بے موقع و محل صرف کرنے اور غیر ضروري مواقع پر حمیت و غیرت کے جوش دکھلانے اور اسلام پر زر و مال کے نثار کرنے میں بخل اور تنگ نظري سے کام لینے کے مشاہدات و واقعات - ان سبکو مد نظر رکھنے سے معاملہ کي صورت اور زیادہ خطرناک ہوجاتي ہے -

ایسے عہد پر آشوب میں اگر فرزندان اسلام کي مذہبي رگوں میں غیرت و حمیت کا خون جوش مارے اور اونکو جان و مال سے اپنے مذہب و ملت کي حمایت اور اشاعت پر آمادہ کردے ' تو ایسے پر جوش اور غیور مسلمانوںکا تہہ دل سے خیر مقدم ادا کرنا ضروري ہے - مدینہ بجنور مورخہ ۲۹ ربیع الاول میں " بلاد غربیہ میں اشاعت اسلام " کا عنوان دیکھکر مجھے نہایت خوشي ہوئي - خصوصاً جب اس اہم تحریک کو ایک عالم مذہب کے دماغ کا نتیجہ کہا جاتا ہے ' اور پھر قوم کے اون افراد کو جنکے قبضہ میں موجودہ مسلمانان ہند کے ایک مقتدر طبقہ کي باگ سمجھي جاتي ہے ' اس تحریک کا نہ صرف موجد بلکہ سرپرست بتایا جاتا ہے -

لیکن اسوقت ہم نہایت بے تعصبي اور نیک نیتي سے مولانا عبید اللہ صاحب اور قوم کے ان برگزیدہ افراد کو جنکا نام نامي ہم اس تحریک کے مویدین اور سرپرستوں میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں ' مخاطب کرکے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں ' اور اس تحریک کے بعض پہلوں پر آزادي مگر حق پرستي سے نظر ڈالتے ہوے یہ دریافت کرنے کي جرات کرتے ہیں کہ کیا اشاعت اسلام کے تمام پہلوؤں پر غور کر لینے کے بعد یہ تحریک قوم کے سامنے پیش کي گئي ہے ؟

اس وقت جو تحریک مسلمانوں سے کیگئي ہے وہ انگلستان میں خواجہ کمـال الدین کي تحریک اشاعت اسلام کو تقویت پہونچانے کیلیے مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ کا بھیجا جانا ہے جنکے دو سالہ صرفہ کي مقدار تیس ہزار روپیہ بتائي گئي ہے - اس تحریک میں مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں :

(۱) یہ تحریک بذاتہ کیسي ہے ؟ یعني مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ کو لنڈن میں خواجـہ کمال الدین کے ساتھہ ملکر کام کرنے کیلیے بھیجنا چاہیے یا نہیں ؟

(۲) مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ اپني مفوضہ خدمت کو پورے طور پر انجام دیسکنے کے قابل ہیں یا نہیں ؛

ان سوالات پر غور کرنے کیلیے پہلے ایک اور سوال کا جواب دے لینا چاہیے یعني اس وقت لنڈن یا دیگر ممالک میں تبلیغ اسلا

تین روز امید و بیم کی حالت میں کامیابی و ناکامیابی کے تصور میں کٹے - اسکے بعد ان حضرت سے جا کر دریافت کیا تو انھوں نے جوابدیا کہ " ابھی تو مجھے مسٹریز آف دی کورٹ آف لنڈن کی ضرورت ہے جسکا اشتہار الہلال میں شایع ہوتا ہے پہلے وہ منگوا دیجیے" مجھکو سکتہ ہو گیا -

اب بتلایے کہ جس قوم کی یہ حالت ہو ' اس قوم کی نسبت کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ دایمی خریداری قبول ہوگی - پہلے مجھے اسکا خیال ہی خیال تھا ' اب واقعہ مذکورہ بالا سے یقین ہو گیا -

آپ الهـــلال کی قیمت میں ایک پائی کا اضافہ منظور نہ فرمایے - مگر جو صاحبان اولوالعزم خود اضافـہ کرنا چاہیں ' آپ کیوں انہیں روکتے ہیں ؟ کیا یہ ممنوع ہے ؟ قاعدہ کی بات ہے کہ جو شخص جس سے خوش ہوگا یا فائدہ اٹھا ایگا اسکے قیام و بقا کا بھی خواہشمند ہوگا ' اگر اضافۂ قیمت الهـــلال نا منظور ہے تو وہ طریقـہ بتلایے جس سے دائمی اور قابل اعتماد خریدار الهـــلال کیواسطے یا ایںہمہ اوصاف اس قوم کے مجھکو دستیاب ہو سکیں ' اور ان پر پورا بھروسہ بھی ہو سکے - فقط

راقم طالب جواب - نمبر ۲۸۳ - حیدر آباد دکن

دو ہزار نئے خریدار پیدا کرنیکی کوشش کے متعلق آپکا اطلاع نامہ دیکھکر بہت جی چاہا کہ میں بھی اسمیں حصہ لوں ' مگر خوبی قسمت سے ہمارا خاندان لوگونکی نظروں میں ایسا مبغوض ہے کہ کسی پر کچھہ اثر نہیں پڑسکتا - دوگنی قیمت پر ایک پرچہ خریدنا آپ کے منشا کے خلاف ہے - لہذا یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایک اور پرچہ اپنے ہی نام پر جاری کراؤں - اور اسکی قیمت کے آٹھہ روپیہ ادا کردوں - لہذا اس خط کے دیکھتے ہی ایک اور پرچہ میرے نام بذریعہ ویلو روانہ فرما کر آٹھہ روپیہ وصول فرمالیں ' اور دونوں پرچے ایک ہی پیکٹ میں یا علحدہ علحدہ جیسا مناسب ہو ارسال فرماتے رہیں - عین نوازش ہوگی -

ابراهیم ولد شیخ صاحب مدعو از بھونڈی بمبئی

الہلال :

جزاکم اللہ - آپکی محبت دینی اور جوش ملی کا شکرگذار ہوں - لیکن اسے کیونکر گوارا کروں کہ آپ نقصان اٹھا کر بیکار دوسرا پرچہ خریدیں ؟ افسوس ہے کہ آپکی فرمایش کی تعمیل نہ کی جاسکی -

---

سردست پانچ خریدار حاضر ہیں - انشاء اللہ ۲۵ خریداروں تک عنقریب اپنی سعی کو پہنچاونگا - سخت نادم ہوں کہ بعض کاروباری جھگڑوں کی وجہ سے دیر ہوگئی -

سید ظہور حسن - ضلع محبوب نگر - دکن -

اطلاع ثانی

چند غیر معمولی وجہوں سے انجمن اصلاح المسلمین - قصبہ گنیشپور - ضلع بستی نے اپنی جلسہ کے تاریخ میں بجائے ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۱۴ع کے ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - مئی سنۂ ۱۹۱۴ع قرار دیا ہے - استدعا ہے کہ برادران اسلام شریک ہوکر اراکین انجمن کو موقعہ شکرگذاری عطا فرمالیں -

نیاز مند - ابوالاعجاز - عرشی - سکریٹری -
انجمن اصلاح المسلمین قصبہ گنیشپور -
ضلع - بستی - پوسٹ صدر - یو - پی

قابل توجہ عمـــوم مسلمـــانان ہنـــد

ملک میں مدت سے ترقی کا غلغلہ بلند تھا - اخبار بھی جاری تھے اور اپنے اپنے حوصلہ کے موافق قوم کی خدمت کیلیے جد و جہد میں مصروف تھے - مذہبی ' علمی ' اور پولیٹیکل مجلسوں کو نازتھا کہ قومی فلاح و بہبودی کا حل صرف انہی کی کوششوں پر منحصر ہے - یہ سب کچھہ تھا مگر قوم پر بیخودی کی ایک کیفیت طاری تھی - اسکا مستقبل نہایت تیرہ و تار ہورہا تھا - ہر طرف سے مشکلات احاطہ کیے ہوے تھے - نہ لیڈران قوم ہی اپنے فرائض سے آگاہ تھے اور نہ قوم ہی یہ جانتی تھی کہ لیڈروں سے کسطرح کام لیا جاتا ہے - افراد قوم کے دلونمیں تخم عمل کی کاشت تو کیگئی تھی مگر بر وقت آبیاری کے نہونیکی وجہہ سے شجر عمل نمودار ہوکر خشک ہوچکا تھا -

یکایک رفتـار زمانہ نے کروٹ بدلی - پولیٹکل حقوق کے حصول میں پوری قوت صرف کیجانے لگی - قوم کو اپنی قوت کا اندازہ ہوگیا - شجر عمل جو خشک ہوچلا تھا اب ترو تازہ ہو چلا - بظاہر اس فوری انقلاب کی کوئی صریح وجہہ معلوم نہیں ہوتی - قوم کے طرز عمل میں ابتک کوئی عظیم الشان تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے ' اور لیڈروں نے اپنے پروگرام میں بھی کچھہ تغیر نہیں کیا ہے - اب بھی ہمارے خیالات اسی آب و ہوا میں نشو و نما پا رہے ہیں جسمیں کہ اس سے پہلے نشو و نما پاتے تھے - ہاں اتنی تبدیلی ضرور ہوئی ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ع سے دعوت صداقت الہلال کی شکل میں نمودار ہوئی جسنے قوم کے دلونسے وہ زنگ دور کردیا جو برسونکی جمود اور غفلت نے پیدا کررکھا تھا ' اور جسکی پر تاثیر تحریرات نے اہل ملک کے دلوں کو مسخر کر ڈالا - ہر دل نے نہایت خلوص کیساتھہ اسکا خیر مقدم کیا اسکے ایک ہاتھہ میں مذہب اور دوسرے میں سیاست تھی - اسنے ان دونوں میں ایسی تطبیق کی کہ ارباب دانش وعلم و فضل کو بھی سواے تسلیم کے چارہ نرہا - استبداد اور غلامی کی بوجھل بیڑیوں سے قوم کے پاؤں آزاد ہوگئے ' اور حریت اور مساوات کا سبق ہر متنفس کی زبان پر جاری ہوگیا - اگر یہ سچ ہے تو اے برادران ملت ! کیا تم نہیں چاہتے کہ اس دعوت الہی کا سلسلہ اسیطرح جاری رہے ؟ اور کیا تمہیں اب اسکی ضرورت نہیں رہی ؟

گو یہ بالکل سچ ہے کہ الہلال نے اپنی پہلی منزل طے کرلی ہے مگر ابھی اسکو اور کئی منزلیں طے کرنا ہے ' اور ایسے صدہا معاملات ہیں جنکی رہنمائی کیلیے صرف الہلال ہی کی ضرورت ہے - اگر ہمنے مثل دیگر امور کے الہلال کے معاملہ کو بھی طاق نسیان کے سپرد کردیا تو اپنے ہاتھوں ایک ایسے قابل قدر شی کو کھو دینگے جسکی تلافی شاید آئندہ کبھی نہ ہوسکے -

خاکسار محمد عبد اللہ - سکریٹری انجمن اصلاح تمدن - ناندیر دکن

مسئلہ قیام الہـلال کے آخری فیصلہ سے موثر ہوکر اور اہل جزاء الاحسان إلا الاحسان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ملتمس ہوں کہ بالفعـل مفصل ذیل چار اصحاب کے نام پرچـہ موصوف بذریعہ وي - پی روانہ فرما دیں -

ایسے بے ریا اور حق پرست رسالہ کی جو سر بسر قرآن پاک کے احکام کی تعمیل کی دعوت دیتا ہے جان و دل اور ایمان و ارواح سے خدمت کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں -

حکیم محمد اشفاق - ہاسپٹل اسسٹنٹ - ہاتھی دروازہ - امرتسر

[illegible]

مسلمانوں کا ڈیپوٹیشن

از مشیر حسین قدوائي اسکوائر بیرسٹر ات لا - نزیل لندن

کون کہتا ہے کہ مسلمانوں میں اختراعي قابلیت باقي نہیں رهي ؟ اُس سے کہو کہ مسلمانوں کي اس جدت طرازي کو دیکھے کہ محض اظہار وفاداري و عقیدت کیشي کے لیے هندوستان کے گوشہ گوشہ سے بڈھے اور جوانوں کا ایک ڈیپوٹیشن مرتب هوا - کیسا اختراع اور کیسا حسن انتظام ؟ پھر کس صنعت سے مرصع کاري کي ؟

ایڈریس کے لکھنے والوں کو اس طباعي و صورت آفریني کا خود بھي غرور ہے اور فخر کے ساتھہ اسکا ذکر کیا ہے کہ یہ هم نے ایک غیر معمولي بات کي ہے ' اور محض اسلیے کي ہے کہ کوئي چیز همکو اِس سے زیادہ عزیز نہیں کہ هماري وفاداري تسلیم کي جاے -

عام خیال تھا کہ خدا کي تمام خلقت میں صرف ایک هي قسم کے جانور کو یہ بے غیرتي بخشي گئي ہے کہ اوسکا مالک اوسے چاہے جوتیوں سے مارے' تب بھي وہ قدموں هي پر لوٹتا رهیگا - یہ خیال اس حد تک ایشیائیوں پر غالب هوا کہ غریب کتے کو اس خصلت کے باعث بد ترین مخلوق سمجھنے لگے - اونکے نزدیک دوسرے جانور بھي اس انتہائي وفاداري کے جوش سے معرا هیں -

لیکن کچھہ زمانہ هوا کہ ایک ایسے وجود نے جسکے عقیدت کیش اسے اشرف المخلوقات میں بھي اشرف تر شمار کرتے تھے' هندوستان میں ایسي هي وفاداري کو رواج دیا ' اور بہت سے انسان نمائوں نے اسکو اختیار کیا - بلکہ اُس طبقہ اشرف المخلوقات کي یہ پالیسي هي قرار پاگئي' جسکو سب سے زیادہ واقعي اشرف و ممتاز هونا چاهیے تھا اگر وہ اپنے مذهب کا واقعي پابند هوتا -

اب تھوڑے عرصہ سے یہ خیال هو چلا تھا کہ وہ طبقہ اپني حالت سے کچھہ نہ کچھہ باخبر هو گیا ہے' اور اپنے شعار حقیقي پر چلنے کا ولولہ کچھہ نہ کچھہ اسمیں آ چلا ہے - لیکن اس نئي اپچ نے ثابت کردیا کہ وہ خیال غلط تھا -

جو شخص ایڈریس پر دستخط کرنے والوں کي فهرست پڑھیگا اُسے کم حیرت نہ هوگي - اسلیے کہ اُسمیں بعض بعض ایسے نام بھي ملینگے جو اپنے کو سگان وفا پیشہ کي جگہ شیران سربلند کا هم تمثال سمجھتے تھے - مگر بقول غالب :

میرے تغییر رنگ پر مت جا
انقلابات هیں زمانے کے

میں نے ایڈریس کو غور سے پڑھا ' مگر مجھے اُسمیں ایک جملہ ' ایک لفظ بھي ایسا معلوم نہ هوا جس سے میں یہ قیاس کرسکتا کہ یہ مسلمانوں کا ایڈریس ہے - بہت سے لوگ تو اُسمیں ایسے تھے جنھوں نے یہ سن لیا هوگا کہ' رسول اللہ صلعم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر حبشي غلام بھي، مسلمانوں پر حکمران مقرر هو تو اوسکي بھي اطاعت اُنھیں کرنا چاهیے(١) - یہ حدیث اونکے نزدیک انکي هر طرح کي وفاداري کو جائز کردیتي ہے' بلکہ بحیثیت مسلمان اونپر فرض کردیتي ہے - ایسے خوش عقیدہ مگر جہالت مآب شرکاء وفد معذور تھے ' اور اونسے باز پرس کي کوئي وجہ نہیں - دعا ہے کہ خدا اُنکي جہالت کو دفع کرے - لیکن میں اُن شخصوں میں شمس العلماء مولانا شبلي نعماني صاحب کو بھي پاتا هوں' اور اونسے پوچھتا هوں کہ اونهوں نے ایڈریس کا ترجمہ سن لیا تھا کہ نہیں ؟ اونکو اگر بھول گیا هو تو میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کا ایک واقعہ یاد دلاتا هوں - جب آپنے لوگوں سے کہا کہ اگر میں کجروي کروں تو تم میرے ساتھہ کیا برتاؤ کروگے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ هم تمکو تکلے کي طرح سیدھا کردیں گے - یہ اسلامي وفاداري تھي !

کیا میرے مخدوم مولانا عبد الباري صاحب اور شمس العلماء مولانا شبلي نعماني صاحب کو بھي اُس وفاداري کا حال معلوم نہ تھا جسکي خدا قرآن میں تعلیم دیتا ہے' اور جسکي رسول خدا نے اور اصحاب رسول نے اپنے امثال و اعمال سے تعلیم دي تھي ؟

کیا وہ وهي وفاداري تھي جسکا ذکر ایڈریس میں تھا' اور جسپر ان حضرات نے دستخط کیے تھے ؟

مولانا ابو الکلام نے الهلال میں اسپر تعجب کیا ہے کہ لارڈ هارڈنگ نے اسلام کے ارکان میں سے خداے واحد کي پرستش کے ساتھہ بادشاہ کي وفاداري کیوں قرار دي ؟

میں اُنسے کہتا هوں کہ وہ اسکا جواب اِنسے مانگیں - اور نہیں تو مولانا شبلي نعماني وغیرہ تو ضرور دیں - انھیں لوگوں نے دستخطوں نے دھوکا دیا - اللہ ان پر رحم کرے - میں کہتا هوں کہ ایڈریس کے ایک لفظ سے بھي یہ نہیں ظاهر هوتا کہ یہ واقعي مسلمانوں کا ایڈریس ہے - لارڈ هارڈنگ کو صد آفریں کہ اونکے جواب سے اس بات کي کچھہ بو آتي ہے کہ وہ مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دے رہے هیں - کم سے کم اونکے آخري جملہ کے اُس حصہ سے تو ضرور' جہاں اُنھوں نے مسلمانوں کے خاص شعار خدا کي وحدانیت کا اشارہ کیا ہے - مگر ایڈریس میں تو کہیں اسکا بھي اشارہ نہیں ہے -

لارڈ هارڈنگ نے خود هي مقدس مقامات اسلامي کي حرمت و عزت کا بھي ذکر کیا ہے - مسلمانوں کا ایڈریس کسي ایسے ذکر سے بھي خالي ہے !

مجھے ایڈریس کے دستخط کرنے والوں میں جہاں بہت سے ناموں کے نہ هونے پر تعجب هوا وهاں کم سے کم دو ناموں کے هونے پر تو بڑا هي تعجب هوا - وہ دو نام یہ هیں :

(١) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل -

(٢) شوکت علي صاحب معتمد خادم الخدام انجمن خدام کعبہ -

مجھے اِن دو ناموں پر تعجب خاصکر اسلیے هوا کہ یہ انجمن خدام کعبہ کے عہدہ دار هیں -

مولانا عبد الباري صاحب کے نام کے آگے اونکا عہدہ نہیں لکھا گیا ہے - اسلیے میں انپر نکتہ چیني نہیں کرتا - ... فرنگي محلل کے ایک عالم هونے کے اگر اُنھوں نے اسکا ارادہ کرلیا ہے کہ وہ اس قابل عزت جگہ کي بے عزتي کریں تو اُن لوگوں کو افسوس ضرور هوگا جو فرنگي محل کو همیشہ عزت کي نظر سے دیکھتے رهنا چاهتے تھے - کاش وہ مولانا ناصر حسین صاحب اور دیگر شیعہ مجتہدین و علماء هي سے سبق لیتے' جنمیں سے ایک کا نام بھي دستخط کرنے والوں میں نہیں ہے - مجھے مولانا عبد الباري صاحب پر بہت افسوس ہے - مگر میں شوکت علي صاحب پر اس سے بھي سخت اعتراض کیے بغیر نہیں رہ سکتا ' اسلیے کہ اونھوں نے اپنے نام کے آگے معتمد خدام الکعبہ لکھنے کي دلیري فرمائي ہے -

جسوقت اونھوں نے انجمن خدام الکعبہ کي خدمت کا حلف اوٹھایا تھا اور عہدے دار مقرر هوے تھے ' اُسوقت میں یہ سمجھا تھا کہ وہ اُسوقت تک تو انسان کي رضا جوئي سے مستغني هوجائینگے جب تک کہ وہ اِس انجمن کے عہدے دار هیں -

[١] قطع نظر اس حدیث کي حقیقت و اصلیت کے' اس سے یہ کہاں ثابت هوتا ہے کہ وہ حبشي غیر مسلم بھي هو ؟ کیا ایک حبشي مسلمان حکمران نہیں هو سکتا ؟ [الهلال]

کرني چاهيے يا نہيں ؟ اسپر مختلف حيثيتوں سے نظر کيجاسکتي ہے - ايک مسلمان سب سے پہلے اس مسئله کو مذهبي نقطه نگاه سے ديکهيگا' اور فرامين الهيه و أسوۂ حسنـۂ محمديه (صلى الله عليه و سلم) کا بنظر امعان مطالعه کريگا که اُن سے هم کو اسباب ميں کيا سبق ملتا ہے ؟ قران مجيد اس باره ميں همکو جو تعليم ديتا ہے ' وہ يه ہے که سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا تـزکيه کرے - خصائل سئيه سے اپنے قلب کو پاک کرے - اخلاق حسنه کے زيور سے آراسته هو' عقائد کو الحاد' زندقه' اعتزال و ديگر مهلـکات ايمانيه سے منزه کرے' اعمال کو خـدا و رسول کي طاعت گذاري کے سانچے ميں ڈهالکر اسلام کا نمونه بنجاے " يا ايها الذين امنوا عليکم انفسکم لا يضرکم من ضل اذا اهتديتم" (مسلمانو تم اپني خبر رکهو - دوسروں کا گمراه هونا تم کو نقصان نہيں پہونچا سکتا اگر تم هدايت پر هو -)

اپنے نفس کي اصلاح کے بعد اپنے اهل و عيال اور خويش و اقارب کي اصلاح اور دعوت کا درجه ہے - " قوا انفسکم و اهليکم ناراً " اسکے بعد کنبه اور برادري کي اصلاح کيطرف متوجه هونيکي ضرورت ہے " وانذر عشيرتک الاقربين " اور جب ان کے انذار اور تبليغ سے فرصت ملے تو خاص اپنے ملکي بهائيوں اور همسايه اقوام کا حق ہے که اُن کو راه راست پر لانيکي کوشش کيجاے - اُن سب کے بعد يه مرتبه ہے که " وما ارسلنک الا کافـة للناس " (اور آپ کو همنے تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بهيجا ہے) .

پس آج جو مسلمان اپنے رسول کے اس منصب عظمىٰ کي خلافت کا دعوىٰ دار هو' اوسپر فرض ہے که سنت نبويه و طريقه محمديه کي حبل المتين کو هاتهه سے نه چهوڑے - هندوستان کا مبلغ سب سے پہلے اپنے اور اپنے والدين اور عزيز و اقارب کے مسلمان بنانے کيطرف متوجه هو اور پهر هندوستان ميں اپني قوت جد و جهد کو صرف کرے - جو حضرات اسوقت تبليغ اسلام کے ليے کمربسته هوے هيں (خدا اونکي همت ميں برکت اور نيت ميں خلوص عطا فرماے) وہ هميں يه تو بتائيں که کيا هـندوستان ميں اُنکو اپنے مذهبي فرائض سے فراغت هوگئي' جو وہ لندن يا جرمني کي زمين ناپنے کو آگے بڑهے هيں ؟

اس تحرير سے همارا مطلب يه نہيں ہے که تبليغ اسلام کا دائره وسيع نکيا جاوے' اور کبهي هندوستان سے باهر قدم نه نکالا جاے - بلکه هندوستان ميں جن انجمنوں' جن تعليم گاهوں' اور جن افراد کے ذريعه يه مبارک کام انجام پارها ہے' پہلے اونميں انکي قوت کا مجتمع کر دينا ضروري ہے که پورے پيمانه پر وہ اپنا کام کر سکيں' اور اُنکے تمام سامان و رسائل مهيا هو جائيں' پهر اُسکے بعد جو حضرات واقعي اس کام کے قابل هوں وہ شوق سے ديگر ممالک ميں جا کر اپني خدمت انجام ديں ورنه :

تو کار زمين را نکو ساختي * که با آسمان نيز پرداختي

کے مصداق هونگے -

تيسرا امر که خواجه کمال الدين کے ساتهه ملکر کام کرنا چاهيے يا نہيں ؟ تو اگر لندن ميں تبليغ اسلام کي ضرورت تسليم کر بهي لي جاوے جب بهي خواجه کمال الدين کي ماتحتي ميں کام کرنا اسلامي تحريک کے پرده ميں قوم کو کسي دوسري مذهبي قوت کي حمايت پر آماده کرنا ہے - خواجه کمال الدين قادياني هيں - اور علماے اسلام کے نزديک قادياني طبقه کا جو درجه ہے وہ سب کے آگے روشن ہے -

اسلام کا دائره بهت وسيع ہے مگر اسکے يه معنے نہيں که اوسميں الحاد' زندقه' کفر' ارتداد' بد ديني' تمام امور داخل هوسکتے هيں - اسلام نے آزادي اور يسر کي تعليم دي ہے' مگـر جس آزادي اور يسـر کي تعليم دي ہے' وہ يه ہے کـه انسان بندوں سے آزاد هوجاے - نفس کے شکنجے سے چهوٹ جاے' اور صرف خداے واحد کا نياز مند رهکر جائز طرق سے ضروريات زندگي حاصل کرے اور صـرف اوسي کي عبادت و اطاعت ميں مصـروف رهے - آزادي کا يه مطلب نہيں ہے که جس مذهب و ملت کي کوئي بات اپني خواهش کے موافق پسند آجاے' اوسکو اسلام ميں داخل کرکے هم بيفکري سے اُسکے عامل بنجاويں -

ناظرين اب آپ اپني توجه کو اسطرف مبذول فرماويں که مسٹر انيس احمد و محمد علي شاه جو اس کام کے ليے منتخب کيے گئے هيں' وہ اس خدمت کو کہاں تـک انجام دينے کے قابل هيں ؟ ۷ - جنوري سنه ۱۹۱۴ع کے انسٹيٹيوٹ گزٹ عليگڈه ميں " تبليغ اسلام کانفرنس " کے عنوان سے جس جلسه کا حال شائع کيا گيا ہے' اوس ميں مسٹر انيس احمد' ڈاکٹر محمد علي شاه' و خواجه عبد الغني (اونکي موجوده جماعت کے ايک رکن هيں) کے علمي حالات کو بيان کرتے هوئے بعض حاضرين جلسه کے ريمارک پر خود اپنا حال اسطرح بيان کرتے هيں که " ميں بهي مذهبي تعليم پا چکا هوں - عليگڈه کالج کا گريجوئٹ هوں اور کانفـرنس اور کالج دونوں جگه سے تقرير و تحرير ميں اول درجه کے دو طلائي تمغے حاصل کر چکا هوں "

چونکه يه حالات مسٹر انيس احمد صاحب نے خود اپني زبان سے بيان فرماے هيں اسواسطے اسي کو نقل کرنا ميں نے مناسب سمجها - ميں بهي مسٹر انيس احمد صاحب سے اچهي طرح واقف هوں - اونـکي علمية اور قابلية کي مجهے بخوبي اطلاع ہے - مسٹـر موصوف فرماتے هيں که ميں مذهبي تعليم پا چکا هوں - مگر ذرا وہ بتلائيں که کہاں تعليم پاچکے هيں ؟ کيا چند دنوں تـک مدرسه عاليه ديو بند ميں قيام کرنے اور صرف ميزو پنج گنج تـک عربي پڑه لينے اور پهر مولانا عبيد الله صاحب کے ساتهه چند روز رهکر کوئي شخص مذهبي تعليم يافته بن سکتـا ہے ؟ وہ قران کي ايک آيت کا بهي صحيح ترجمه نہيں کر سکتے مگر اوسيقدر که اردو داں مترجم قران کو ديکهکر کرسکتا ہے - اسي حـديث سے وہ واقف نہيں - کوئي معمولي سے معمولي مسـئله وہ نہيں بتا سکتے' اور پهر بهي کہا جاتا ہے که وہ مذهبي تعليم پا چکے هيں - مسٹر انيس احمد گريجوئٹ تو واقعي هيں مگر جس چيز کي بڑي ضرورت ہے اوس ميں ابهي ناقص هيں -

کانفرنس و علي گڈه کالج سے تحرير و تقرير ميں اونکو طلائي تمغے ملے هونـگے - مگر قوم کو اس سے کيا فائـده پہونچا' اور اس تبليغ و اشاعت کے کام ميں اس سے کيا اهميت پيدا هوئي ؟

خاکسار محمد نور الهدىٰ قيس - دربهنـگوي

ریاست بھوپال اور مسئلۂ ندوہ

جناب من تسلیم -

یہ امر بالکل غلط ہے کہ مولانا شبلی کی تحریک پر بھوپال کی امداد بند ہوئی - میں پورے وثوق اور کامل معلومات کی بنا پر یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں - اسی طرح یہ امر بھی غلط ہے اور قطعی غلط ہے کہ مولانا نے ہر ہائنس حضور سرکار عالیہ دام اقبالها کو ندوہ کے معاملات پر توجہ دلائی' یا یہاں کے قیام میں اس کے متعلق نکتہ چینیاں یا برائیاں کیں - مولانا اپنے اثناے قیام میں غالباً دو تین دفعہ باریاب ہوے اور سوا تذکرۂ سیرۃ اور علمی مباحث و مسائل کے کوئی امر معرض بحث میں نہیں آیا - ان مواقع پر اول سے آخر تک میں خود بھی ساتھہ رہا ہوں - میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ جب مولانا کو اس بات کا علم ہوا کہ ہر ہائنس لکھنؤ تشریف لانے والی ہیں' تو انہوں نے اس امر کی پوری کوشش کی کہ حضور ممدوحہ ندوۃ العلما کا معائنہ فرمائیں اور طلبا و اساتذہ اور جماعت منتظمہ کو استقبال کا موقع عطا کریں -

واقعہ یہ ہے کہ ہر ہائنس تمام ملکی اور بالخصوص قومی معاملات سے واقف رہتی ہیں - وہ خود اخبارات ملاحظہ فرماتی ہیں اور اُن کو جزئی سے جزئی اختلافات کا بھی حال معلوم رہتا ہے جس کا اندازہ پبلک نے اسٹریچی ہال کی مشہور اسپیچ سے کرلیا ہوگا' اور اُن خاص اصحاب کو جن کے ہاتھوں میں کالج کا نظم و نسق ہے پرائیویٹ گفتگوؤں سے جو مختلف اوقات میں اور مختلف اصحاب سے برابر تین دن تک ہوئیں' خود اندازہ ہوگیا ہوگا -

حضور ممدوحہ کا یہ خیال ضرور ہے کہ جن مدارس اور قومی انسٹیٹیوشنوں کو وہ امداد عطا فرماتی ہیں اُن کے متعلق حالات بھی معلوم کریں' اور اس بات کا اندازہ فرمائیں کہ جو روپیہ عطا کیا جاتا ہے اُسکا مصرف کس طور پر ہے' اور آیا اُس سے وہ فائدہ حاصل ہوتا ہے یا نہیں جس فائدہ کیلیے روپیہ دیا جاتا ہے ؟

ندوہ کے متعلق جسقدر مضامین اخبارات میں شائع ہوے وہ ضرور ایسے تھے کہ اُنسے بے اطمینانی پیدا ہو' اور پھر جبکہ مطالبۂ اصلاح کیلیے زیر صدارت مولوی نظام الدین حسن صاحب ایک انجمن بھی قائم ہوئی تو میں نہیں سمجھتا کہ کونسی وجہ ہو سکتی ہے کہ ندوہ کی بد نظمیوں کے متعلق شبہہ نہ کیا جاتا -

میں یہ بھی پورے زور اور وثوق کے ساتھہ کہہ سکتا ہوں کہ مولانا ابوالکلام آزاد بھی اس الزام سے اسی قدر اور اسیطرح بری ہیں جسقدر اور جسطرح کہ خود مولانا خلیل الرحمان صاحب ہوسکتے ہیں -

مجھے امید ہے کہ آپ مندرجہ بالا سطور کو جو میں اپنی ذاتی حیثیت سے لکھہ رہا ہوں' اپنے معزز اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرمائینگے :

خادم محمد امین مہتمم تاریخ - ریاست بھوپال

کھلی چٹھی کا جواب

از ناظم نظارۃ المعارف

میری جمعیۃ الانصار سے علحدگی اور نظارۃ المعارف کے قائم ہونے پر جس قدر سوالات بعض اراکین جمعیۃ الانصار یا دیگر حضرات کی طرف سے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں اُنکے جوابات میری طرف سے صرف اسلیے نہیں دیے گئے کہ میں اس قسم کے مناقشات کا صحیح اور مفید حل یہی تصور کرتا ہوں کہ بذریعہ تحکیم فیصلہ کرا لیا جاے - دفتر جمعیۃ الانصار نے جلسہ انتظامیہ کا فیصلہ میرے پاس القاسم کے نمبر صفر سے پہلے نہیں پہنچا - القاسم دیکھہ کر میں دیوبند گیا' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر جمعیۃ الانصار کی خدمت میں دارالعلوم کی مجلس اعلی (الجامعۃ القاسمیہ) تک مرافعہ کی درخواست پیش کی - اسکا جواب نہ ملنے پر المشیر مراد آباد میں اسکی نقل شائع کرائی - ابتک سکوت دیکھہ کر فقط ایک درجہ کوشش کا باقی نظر آتا ہے یعنی الجامعۃ القاسمیہ کے معظم اراکین خصوصاً مولانا اشرف علی صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ معاملہ پیش کروں - اگر خدا نخواستہ میرا یہ مرافعہ قابل سماعت نہ سمجھا گیا' تو ممکن ہے کہ واقعات کا ایک حصہ اخبارات میں بھیجدوں -

عبید اللہ - سابق ناظم " جمعیۃ الانصار "

افسوس کہ اونھوں نے نہ صرف میرے خیال کا بطلان کیا بلکہ انجمن خدام الکعبہ کی عزت کو بھی اپنے اس فعل سے گزند پہنچانا چاہا -

انجمن خدام الکعبہ کے ممبر کو - اور سب سے زیادہ اسکے عہدے داروں کو ... اسکے ممبر ہونے کے سوا خالق مطلق کی رضا جوئی کے اور کسی دنیاوی حاکم کی رضا جوئی سے واسطہ نہیں ہے - وہ دنیوی حاکم جارج پنجم ھی نہیں - چاہے رشاد خامس ھی کیوں نہ ھوں -

ارکان انجمن خدام الکعبہ کو اس سے بحث ھی نہیں ھونا چاہیے کہ اس کام کے انجام دینے میں جسکا اونھوں نے حلف اوٹھایا ہے اور عہد کیا ہے کسی حاکم دنیوی کی وفاداری ھوتی ہے یا غیر وفاداری اور وہ کسی ایسے کاغذ پر تو دستخط کر ھی نہیں سکتے جسمیں غیر مشروط وفاداری کسی حاکم دنیوی کی ھو' اسلیے کہ ممکن ہے' اونکا حلف اور عہد خدمت حرمین اوس کے خلاف کبھی مجبور کرے - ... ممبر انجمن خدام الکعبہ اونکو سیاست سے واسطہ ھی نہیں ہے - بلکہ اونکی حیثیت صرف مذھبی ہے جسمیں اوسکی وفاداری و غیر وفاداری کا کوئی سوال ھی نہیں - سوال ہے تو صرف خدا کی وفاداری کا' اور خانہ خدا کی وفاداری کا -

... اونکے علیگڈہ کے متعلم ھونے کے یا اونکے برادرز لسوسیشن کے سکریٹری ھونے کے - یا مسٹر محمد علی صاحب کے بھائی ھونے کے' یا کسی دوسری صورت کے' مجھے شوکت علی صاحب کے دستخط کرنے پر مطلق کوئی اعتراض نہیں ہے - میں صرف خدام کعبہ کو روتا ھوں -

میں مرکز انجمن خدام الکعبہ کے متبرک نام کو اسطرح ذلیل ھوتے نہیں دیکھہ سکتا' اور اپنی آواز ضرور بلند کرتا ھوں - اونکو چاہیے کہ اسکا اعلان کردیں کہ وہ انجمن خدام الکعبہ کے معتمد کی حیثیت سے نہیں شریک ھوے' بلکہ کسی دوسری حیثیت سے - انجمن خدام الکعبہ کے ممبر یا عہدے دار کی حیثیت خدا کی رضا جوئی کو سب سے مقدم گردانتی ہے' اور کسی کی پرواہ نہیں کرتی -

میں اونسے بہ ادب یہ بھی عرض کرونگا کہ جہاں انہوں نے اسی ایثار نفس اور محنت سے اس انجمن کی خدمت کی ہے جو اونھوں نے تمام کی' وہاں اب وہ اس تذبذب اور خدشہ سے بھی اپنے کو پاک کرلیں جو ابھی کبھی اونسے ظاھر ھوجاتا ہے -

اونھوں نے اور اور ممبروں نے ایسے مسئلے بھی اپنے پیش نظر کرائے ھیں کہ آیا گورنمنٹ کی رعایا دوسری گورنمنٹ کو مالی مدد قانوناً دیسکتی ہے یا نہیں : وہ ایسے معاملات کو گورنمنٹ سے رجوع کرنا چاہتے ھیں' اور شاید اسی اثنا میں وہ ... معتمد کے وائسرائے کے سامنے گئے بھی' اور کامریڈ سے معلوم ھوتا ہے کہ اس معاملہ میں انجمن خدام الکعبہ کے بعض ممبر وائسرائے کے جواب سے بہت خوش ھوے -

میں اونسے اور اپنے سب بھائیوں سے عرض کرتا ھوں کہ اگر اونکو کامیابی حاصل کرنا ہے تو وہ پہلا کام یہ کریں کہ اپنے کو اس قسم کے تمام خرخشوں سے بری کرلیں - بلکہ انکا خیال بھی نہ لاویں -

ھمارے سامنے ایک ھی مقصد ہے جو ھمارا مذھبی مقصد ہے - اس مقصد سے ھمکو کوئی قوت الگ نہیں کرسکتی -

اب ھمکو اسکی فکر کیوں ھو کہ ھماری گورنمنٹ کیا کہیگی یا عثمانی دولت کیا کہیگی ؟ یا کوئی قوم کیا کہیگی ؟ راستی' صفائی' مضبوطی سے ھمکو اپنے مقصد کے پیچھے رہنا چاہیے - اور اپنے خدا پر بھروسہ رکھنا چاہیے - میں جانتا ھوں کہ انگریزی قانون یا قانون بین الاقوام کعبہ کی خدمت و حفاظت کے لیے ترکوں کو روپیہ دینے سے باز نہیں رکھسکتا - لیکن بفرض محال اگر یہ قوانین ھمکو باز رکھنا بھی چاھیں پھر بھی کیا ھم باز رھجاوینگے ؟ کیا ھمارا حلف اور ھمارا عہد فضول ھی تھا ؟

میں اوروں کی بابت نہیں جانتا - لیکن ایک شخص کا نام جانتا ھوں جسکو دنیا کا کوئی قانون اس مذھبی خدمت سے باز نہیں رکھہ سکتا جسکا اسنے حلف اوٹھایا ہے' اور اس شخص کا نام جسکے نزدیک کسی دنیاوی حاکم کی وفاداری ھیچ و بدتر از ھیچ ہے اگر اس سے احکم الحاکمین کی وفاداری میں فرق آوے -

مشیر حسین قدوائی

---

۱۰ مئی کا [illegible]

۱۳ - مئی سنہ ۱۹۱۳ع کو ایکورڈ میموریل ھال میں مسلمان چھاونی ملتان کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ھوکر مندرجہ ذیل رزولیوشن باتفاق آراء پاس ھوے :

(۱) انجمن نصرت الاسلام ملتان چھاونی کا یہ جلسہ محلی کے ۱۰ - مئی والے جلسہ کو بنظر استحسان دیکھتا ہے - اور جو کمیٹی بغرض اصلاح ندوہ بنائیگئی ہے اسپر پورا اعتماد رکھتا ہے - اور استدعا کرتا ہے کہ اصلاحی کمیٹی جلد سے جلد اصلاحی رپورٹ تیار کرکے قوم کی آگاھی کیلیے شائع کرے -

محرک مولوی عبد الکریم صاحب امام جامع مسجد -
مؤید حاجی حکیم اللہ بخش صاحب -

(۲) جلسہ اراکین ندوہ سے ملتجی ہے کہ اصلاحی کمیٹی کو ھر قسم کی امداد دربارہ اصلاح کے دینے سے دریغ نہ فرمائیں' اور ذاتیات کو نظرانداز فرما کر قومی مفاد کو ملحوظ رکھیں -

(۳) رزولیوشن مندرجہ بالا کی نقول اخبار ھمدرد - زمیندار - پیسہ اخبار - الہلال - مسلم گزٹ - وکیل - اور سکریٹری صاحب کمیٹی اصلاح ندوہ کے پاس بھیجی جاویں -

محرک - بابو حفیظ اللہ صاحب -
مؤید - سید عبدالکریم صاحب -

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

دهلي کے خانداني اطبا اور دوا خانه

نورتن دهلی

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - رغیره رغیره ملکونمیں اپنا سکه جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدوله قبله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاه دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوالي ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمه کا مجرب علاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

روغن بیگم بهار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکها اور پڑها ہے' ایک عرصے کي فکر اور سوچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیکس کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا کے خواص بهت سے هیں' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي' اور جسم کي راحت ہے' ایک لهفته کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت ہے -

واما لزاجن تیله اور برنهر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ولگر فل کالیهور" کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه مسک پاس اور الکٹریک دیگر پوسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه یوناني گورت پائوڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

اطلاع

مدرسه ارشاد العلوم ٹسکاري ضلع گیا کا سالانه جلسه بوجهه مرض طاعون هونے قصبه هذا میں اپني تاریخ معینه پر منعقد نهو سکا جسکا هم خدام مدرسه کو سخت افسوس ہے - لهذا شائقین انتظار کي تکلیف نه اٹهائیں' اور دعا فرمائیں که الله تعالی جلد اپنے بندوں پر رحم اور فضل فرمائے والسلام فقط -

عبد الغني ناظم مدرسه -

سمن بنابر انفصال مقدمه

(اوتر ۵ قاعده ۱ , ۵)

نمبر مقدمه ۹۱۹ سنه ۱۹۱۳ ع

بعدالت منصفي سوبي ضلع بدایوں باجلاس بابو منموهن سنیال صاحب بهادر منصف -

برج کشور پسر نابالغ و جانشین ننهو مل داین متوفي بولایت مساة جهنديري مادر خود قوم مهاجن ساکن حال قصبه آنوله محله کٹره پخته مدعي -

بنام عبد القادر ولد حافظ کریم بخش قوم شیخ ساکن قصبه آنوله محله کٹره پخته متعلقه منصفي انوله فرید پور مقام بریلي مدعاعلیه -

هر گاه که مدعي نے تمهارے نام ایک نالش بابت ۹۹۷ روپیه آٹهه آنه کے دائر کي ہے لهذا تمکو حکم هوتا ہے که تم بتاریخ ۲۹ ماه مئي سنه ۱۹۱۳ ع وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمه کے حالات سے قرار واقعي واقف کیا گیا هو' اور جو کل امور اهم متعلقه مقدمه کا جواب دیسکے یا جس کے ساتهه کوئي اور شخص هو که جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر هو' اور جوابدهي دعوی کي کرو - اور هر گاه وهي تاریخ جو تمهارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعي مقدمه کے تجویز هوئی ہے پس تمکو لازم ہے که اسی روز اپنے جمله گواهوں کو جن کي شهادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپني جوابدهي کے تائید میں استدلال کرنا چاهتے هو اسي روز پیش کرو - تمکو اطلاع دیجاتي ہے که اگر بروز مذکور تم حاضر نه هوگے تو مقدمه بغیر حاضري تمهارے مسموع اور فیصل هوگا - به ثبت میرے دستخط اور مهر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماه اپریل سنه ۱۹۱۳ع جاري کیا گیا -

([illegible] جج)

اطلاع

(۱) اگر تمکو یه اندیشه هو که تمهارے گواه اپني مرضي سے حاضر نه هونگے' تو تم عدالت هذا سے سمن به این مراد جاري کرا سکتے هو که جو گواه نه حاضر هوگا وه جبراً حاضر کرادیا جائے اور جس دستاویز کو کسي گواه سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکهتے هو وه اس سے پیش کرائي جائے بشرطیکه تم خرچه ضروري عدالت میں داخل کر کے اس امر کي درخواست گذرانو -

(۲) اگر تم مطالبه مدعي کو تسلیم کرتے هو تو تمکو لازم ہے که روپیه مع خرچه نالش عدالت میں داخل کرو تاکه کارروائي اجراے ڈگري جو تمهاري ذات یا مال یا دونوں پر هو کرنا نه پڑے -

(مهر عدالت)

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس ساله ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابیں تیار کی هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر ترنیل زیک احمد صاحب نے بهت تعریف لکهه کر فرمایا ہے که یه دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں' اور جنابه هر هائینس بیگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بهت پسند فرما کر کئی جلدیں خرید فرمائي هیں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے لیے رعایت کي جاتي ہے - طالبان صحت جلد فائده اٹهائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتی ۱۲ آنه
محافظ الصبیان' اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتي ۱ روپیه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر ویکسینل افیسر شفاخانه - ڈاکخانه بهوري ضلع رهتک -

جام جہــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھ روپے کو بھی سستی ہے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کو لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں رہا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کی ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا ہے که مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوســرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروــے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطه دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــه سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوــے یکه بگھی جهاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑــے هی دنوں میں لاکھه پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دفاتر

کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیرہ سب کچھه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسی دلاویزکه پڑھتے هوــے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چھه روپے

واچ والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

آٹھه روزہ واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

اس گھڑی کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے که کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خو بصــورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھه روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھه روزہ واچ - جو کلائی پر بند سکتی ہے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نه دیا سلائی کی ضرورت اور نه تیل بتی کی - ایک لیمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگه اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے یکدم کسیوجه سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - ہوا نایاب تحفه ہے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروری اطلاع ـــ علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنــما مل سکتی هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منــگوا لیجے -

منیجر گپتــا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانه - ایس - پی - ریلوــے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

12 مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۴ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۳ آنه رعایتي ۲ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۹ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۳ انه رعایتي ۱ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۹ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام حنیفه ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کا کي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرلیے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) رفقاي پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۹ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ۹ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیرهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۹ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکے نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جستـه بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش سے بنایا هے - نهایت دلفریب متبرک اور روغني معه رول رکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

سوانح احمدي یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات میں هے - اپ آمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا هے - ایکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر ایکا لشکر میں لیے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت میں مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورانکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آذوقه کا عدم پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کو اقلیدس کے مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

در حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے تیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوالیے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت وامهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا ومروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

دو کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ - روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے قمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

خریداران الهلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف سوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الهلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - نامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی ارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ رگلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ [illegible] - اناسل ڈایل - گلاس کرم - هنج باک - پن هانکس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ -

اَربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری [...]لین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - [...] ست - هنڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ [...]نیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۶ سال - [...]مل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ [...]گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ رعایتی [...]مت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ اناسل ڈایل - گلاس کرم - هنج باک - پن هانکس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منقش - سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت اناسل ڈایل اسٹیل هانڈس - بزل ست اور مصنوعی جواهرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواهرات -

اصلی قیمت ۹ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُن سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر [illegible] ایند کمپنی پوست بکس ۱۷۰ [illegible]

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۳۱۴ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کرکے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور ان کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے اخیر میں قافیہ عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۲ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاو لیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۱۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۰۵۲) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۴ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ

(۲۵) نقش ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

امپورٹر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکی ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اں مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضرورتیات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' لہذا اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پورا ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۲۰ ا ۱
ار ریورہرا ڈلر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

۲۰ هر فرمــایش میں الهــلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سولے جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑنکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۲ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتي هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے انشاء اللہ کو قوت پہونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهي مفید هے چالیس گولیونکي بکس کي قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بار کي دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال کر تے هي آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتي هے قیمت دس روپیه اور دس ٹکے دوا کي قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه کوئي جنون ' مرگي والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مرض جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

میرے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باتسمہ کا فیته مفت دیا جائیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا مین موهني فلوٹ هار مونیم صرف فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگوان کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory No 10/ 3 Lover Chitpur Road Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتي - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گهوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day. 34/1 Harkata Lane, Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کا

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کرده - آرالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس استعمال سے بانجه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

... واتسهائے گولیــان

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جو که بیان سے باهر هے - شکسته جسم کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ' طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

" ! وائــٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی نهایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغي اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے اس میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده

قیمت في شیشي ایک روپیه

C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
ابوالکلام آزاد الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ | کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

لکھنو میں عثمانی مہمانان محترم کے اعزاز میں یادگار ڈنر جو ڈاکٹر عدنان بے اور عمر کمال بے صدر و مفتش ہلال احمر قسطنطنیہ کی سیاحت ہند کے موقعہ پر سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے دیا گیا تھا۔

همدرد دواخانه یونانی دهلی

همدرد دواخانه یونانی صوبه دهلی

لال کوشش
سے دو هزار
پیدا کرسکیں
سالانه قیمت
سکے بعد یقیناً
الهلال کا مالی مسئله بغیر
قیمت کے بڑھاے حل هو
جائیگا - منیجر

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑه

میرے لڑکے نے مسزز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تعفي بخش هیں - مجھے بھي ایک عینک بنوالي ہے جو اعلی درجے کي تیار هوئي ہے - یه کارخانه موجوده دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا که میري بینائي مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹروںکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۲ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعني سونے کا پترا چڑھا هوا مع پتھر کي عینک کے ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیرہ ۲ آنه -

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کر کے انساني ڈھانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دنداں — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دنداں کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منهه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور تلي کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹھه آنه
(2) منائکبلائیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندیکیڈبلائیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکلائیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اگر خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریٹ دھرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

مژده وصل

یعني عمل حب ربغض به هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا هوئے هیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھه عرض کرتا ہے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیاده تعریف کرنا فضول ہے کیونکه یه خود اسم باثر ہے - میرا آزموده ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محله تلهسا جهانسي

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
تیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ — کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرست

تصاویر

مسئلهٔ قيام الهلال

ممكن هے كه بعض بزرگوں كا يه خيال هو كه اگر كسي وجه سے الهـلال كي اشاعت آينده ملتوي كرديگئي ' تو اُن نئے خريداروں كي قيمت كا كيا حشر هوگا جو اس دو هزار كي تعداد پوري كرنے كي سعي ميں مهيا كيے جارهے هيں ؟

همیں امید هے كه خدا نے الهـلال كو جيسے احباب و مخلصين عطا فرماے هيں ' انكا اعتماد اس سے بهت ارفع و اعلى هے كه اس طرح كي بدگمانياں انكے دلوں ميں گذريں - تاهم هم مناسب سمجهتے هيں كه اسكے متعلق پبلك كا اطمينان كرديں -

اگر كسي وجه سے الهـلال كي حالت ميں تغير كيا گيا يا بالفرض بند هي كرديا گيا ' تو صرف ان نئے خريداروں هي كي قيمت كا سوال سامنے نهيں آتا بلكه بقيه خريداروں كي بقيه قيمتيں بهي أنهيں بغير كسي نقصان كے واپس ملني چاهئيں -

اگر ايسا هوا تو هم دوستوں كو اطمينان دلاتے هيں كه انشاء الله اس بارے ميں بهي الهـلال حسن معامله كي ايك ايسي نظير چهوڑ جائيگا ' جو اردو پريس كي تاريخ ميں بغير كسي شرمندگي كے بيان كي جاسكے گي ' اور ايك لمحه كيلئے بهي پسند نهيں كريگا كه كسي شخص كا مالي حق دفتر كے ذمے باقي رهے - جو شخص حق كے ساتهه سوال كرنا پسند نهيں كرتا ' اسكے لئے يه سوچنا بالكل غير ضروري هے كه ناحق كا بار اپنے اوپر لينا گوارا كريگا -

تار کا پتہ - ادرشنہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کہیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجي عمدہ تیار کیجئے اور تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۵) یہ کمپنسي ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کرديتي ہے - کام ختم ہوا - آپکے روزانہ کہا اور اسی سے روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

ایسے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي چند چیزیں خریدیں مجھ ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

لي - کورٹنہ راؤ پلیڈر - (بلاري) میں کلز وبلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ہوں -

نواب نصیر الملک مرزا شجاعت علي بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ہوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپني نہایت اچھي کام کر رہي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے علاوہ کم قیمتي مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

چند معتبر اخبارات ھند کی رائے

—*—

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتي چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برنچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

اسد پاشا کی گرفتاری

اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں اتني مرتبہ آچکا ہے کہ بغیر کسي تمہید کے اسکا ذکر کرنا چاهیے -

اسد پاشا

یہ وهي شخص ہے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاهاتها' اور اُسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق و معاون هوگیا تها - اسکي حیثیت ابتدا سے عجیب رهي ہے اور اسکے کاموں کا انداز بسا اوقات مبہم اور پیچیدہ رہا ہے - اسکے تمام ظاهری ات بتلاتے هیں کہ وہ ایک دشمن اسلام' عدوے خلافۃ علیہ' ت فروش' اور اغراض پرست شخص ہے - وہ محض اپني ي غرض کیلیے خلافۃ علیہ کے دشمنوں کے قدموں پر گرا' اور سا کہ ایسے خائنین ملت کا ایک هي نتیجہ هوا ہے' پوري ت اور نامرادی کے ساتهہ اب ٹهکرا یا گیا ہے -
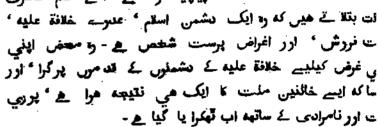
لیکن اسکے ساتهہ هي اسکي زندگي کے متعلق بعض ایسي لومات بهي حاصل هوتي هیں جن سے معلوم هوتا ہے کہ وہ گو ا میں اسماعیل بے کي سي اغراض مفسدہ رکهتا هو' لیکن بعد ، ترکي کے ساتهہ پوشیدہ تعلقات رکهتا تها' اور انقلاب وزارت کے ، اسکا پوزیشن یہ نظر آتا تها کہ بظاهر تو دول کے اغراض کي حمایت ے' لیکن باطن میں اسکي سعي یہ هو کہ اگر ترکي کیلئے البانیا ، کوئي مفید پہلو باقي نہیں رهتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثماني س کي پادشاهت تو قائم هوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں نیا اضطراب شروع هوا - وہ اُس تہریک وخیر مقدم کا رئیس بنکر اٹها جو نئے مسیحي فرمانروا کو ے کیلیے البانیا سے روانہ هوا تها -

اب تازہ انقلابات یہ هیں کہ اسٹریا کا ایک جهاز یکایک پہنچا اسد پا شا کو مع اسکي بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پہنچا دیا - ل اُسے حلف اٹها نا پڑا ہے کہ البانیا کے معاملات میں دخل یگا -

کل کي خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتي ہے - کچهہ عجب نہیں کہ البانیہ کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلي پیدا هو جاے - معلوم هوتا ہے کہ کئي هزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا ہے' اور کہدیا ہے کہ یا تو انهیں ترکي کي حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس لوید ایک جهاز میں پناهگزیں ہے -

آہ' جبکہ خون کے سیلاب بہہ چکے' جبکہ یورپ سے اسلام کا قافلہ نکل چکا' جبکہ دولۃ عثمانیہ کے آخری نقش قدم مٹ چکے' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ مسلمانوں کو ترکي' مظلوم اور بیکس ترکي یاد آئي !!

۔سۂ 1 ۓ مساجد و قبور اشکر پور

آج کي اشاعت میں هم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے هیں جو خاص طور پر عکس لیکر هم نے طیار کیا ہے - تا کہ انکي هیئت مقدسہ نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش هو جاے' اور آیندہ انکي هستي کے متعلق کوئي فریب اور غلط بیاني کام نہ دیسکے -

ان میں پہلي تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتي ہے جسمیں یہ تمام مسجدیں واقع هیں - بقیہ تصویریں اُن مساجد کي هیں جو اس قطعہ اور اسکے حوالي میں واقع هیں - جس مسجد کي برجیاں گرائي گئي هیں' وہ بهي ان میں موجود ہے - ناظرین' اُسے بہ یک نظر پہچان لینگے -

همیں معلوم هوا ہے کہ هز ایکسلنسي لارڈ کار مائیکل عنقریب کلکتہ تشریف لانے والے هیں - اب بهي وقت هاتهہ سے نہیں گیا ہے اور فرصت باقي ہے - اگر انهوں نے کسي وجہ سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کي ملاقات ضروري نہ سمجهي' تو کم ازکم اس موقعہ هي پر وہ لشکر پور کو ملاحظہ فرما کر مسلمانوں کي خواهشوں کو معلوم کر سکتے هیں' اور اس آنے والي مصیبت کو تدبر' و دانشمندي سے دور کرسکتے هیں جو مسلمانوں اور حکومت' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز ہے - الهلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رہا ہے - اور اب بهي آخري علاج کا گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے !

۔ ۱۸ الـم البانیا

لیکن اس واقعہ سے بهي زیادہ دلخراش اور هوش افگن خبر ان نیانہ مظالم کي ہے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع یے هیں -

قاعدہ ہے کہ جب انسان بہت رو لیتا ہے تو اُسکے آنسو خشک هو ے هیں - یہي حال اب مسلمانان عالم کا بهي هوگیا ہے - طرابلس بلقان کے مظالم پر اسقدر آنسو بہہ چکے هیں کہ اب ان وحشت زا و حواس پاش مظالم کو سنکر سمجهہ میں نہیں آتا کہ کس ماتم کریں' اور کن لفظوں کے ساتهہ فرزندان توحید کے اس عام پر آنسو بہائیں ؟

یہ خبریں ریوٹر ایجنسي کي هیں اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ ت سے کس قدر کم هونگي ؟ صدها مسلمانوں کو ایپرس میں کیا گیا ہے - صلیب پر چڑها یا گیا ہے - مکانوں کو جلایا گیا ہے' اور ب کچهہ هوا ہے جو اس نئي مسیحي کروسیڈ کي درندگي سبعیت کي مشهور و مسلمہ خصوصیات هیں -

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کی هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق مؤثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف لکهہ کر فرمایا ہے کہ یہ دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں' اور جنابہ هر هائینس بیگم صاحبہ بهوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي هیں - بنظر رفاہ عام چهہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ہے - طالبان صحت جلد فائدہ اٹهائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتی ۱۲ آنہ
محافظ الصبیان' اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر دو جانہ - ڈاکخانہ بهري ضلع رهتک -

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد !

الهــلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے هیں ' انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کار پیش نظر ہے ' اور بلا استثناء ابتک اُسي پر عمل رہا ہے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق ہے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پھر جو طریقہ رد و مناظرے کا جاري ہے ' اسکا حال پیشتر هي سے معلوم ہے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں هوتي - زیادہ تر اغراض و مقاصد مخفیہ انکے اندر کام کرتے هیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یہي بہتر ہے کہ وہ کام کریں - دیکھنے والے مقابلہ و موازانہ کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الهــلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل ہے - وہ جب کسي معاملہ پر قلم اٹھاتا ہے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرۃ کے اسپر غور کرلیتا ہے' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا ہے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاهر کرتا ہے اور صرف اسي کام میں مستغرق هو جاتا ہے - نہ تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر هوتي ہے ' اور نہ یمین و یسار کي صداؤں پر - نہ مخالفین کي معاندانہ سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج هوسکتي هیں اور نہ معاصرین کرام کي بیخبرانہ مداخلت - اسکا اعتماد صداقت پر هوتا ہے ' اور وہ دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس ہے کہ اسکے بہت سے مخاطبین سمجھتے هیں -

حق سبحانہ نے اپنے رسول اکرم (صلے اللہ علیہ و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي کہ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف اللہ پر بھروسہ کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول هوجا - یہي اُسوۂ حسنہ تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائی ہے -

چنانچہ قارئین کرام بحمد اللہ اسکي تصدیق فرمائینگے کہ جب سے الهلال شائع هوا ہے ' آجتک کبھي بھي اُس نے اس اصول کو فراموش نہ کیا - علی الخصوص معاصرین کرام کے متعلق همیشہ اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رهي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظہور میں نہ آئیں ' اور کیا کچھہ اسکي نسبت نہیں لکھا گیا ؟ با این همہ کبھي بھي رد مطاعن و مقابلۂ بالمثل کي کوشش نہ کي گئي ' اور بالاخر اس بحر رواں کي هر موج اٹھکر خود هي بیٹھہ بھي گئي -

البتہ اس اعراض سے ایک حالت هر حال میں مستثنی ہے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے هر وقت لرزاں و ترساں رهنا چاهیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض ہے کہ بے نتیجہ و غرضانہ مخالفتوں کي سطح سے اپنے همت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یہ بھي فرض ہے کہ اصلاح و نصیحت کي هر سچي آواز کا پوري کشادہ دلي اور معترفانہ آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت همیں یہ بتلائي گئي ہے کہ وہ " نصیحہ " ہے : الدین النصیحہ - اور اسلام کا بنیادي اصول یہ ہے کہ : وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - پس جب توصیۂ حق و صداقت اور نقد صحیح و واقعي سامنے آجاے ' تو خواہ اسکا پیش کرنے والا مخالف هو یا موافق ' دشمن هو یا عدو ' مومن باللہ هو یا مومن بالکفر ' لیکن معاً سر تسلیم و اعتراف خم کردینا چاهیے ' اور اُسکا ایک بخشش کرنے والے کریم اور مالا مال کر دینے والے پادشاہ کي طرح استقبال کرنا چاهیے ' تا کہ وہ مقام رفیع ایماني اور مرتبہ اشرف و اتم ایماني حاصل هو ' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الهي بشارت دي ہے : و بشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین هداهم اللہ و اولائک هم اولو الالباب ! !

البتہ یہ مقام بہت بلند ہے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں نفس کي شرارتیں اس راہ میں حائل هوتي هیں ' اور اسکا ابلیسانہ گھمنڈ اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طرح طرح کے دھوکوں میں ڈالتا ہے - هم اس بارے میں کچھہ اس طرح مجبور هیں کہ بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الهي اور اسکے فضل و کرم هي سے یہ مقام حاصل هوسکتا ہے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البتہ اپني پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاهیے اور هر وقت اسکے لیے خدا سے مدد مانگني چاهیے -

مسئلۂ ندوہ کے متعلق جو تحریریں الهلال کي مخالفت میں شایع هوتي رهي هیں ' اُن میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاها کہ اُن سے اپنے لیے کوئي نہ کوئي واقعي جواب اور سچي نکتہ چیني حاصل کروں - لیکن افسوس ہے کہ مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً اُن میں وهي باتیں دهرائي گئي تھیں جنکے متعلق پہلے هي الهلال میں لکھا جا چکا ہے - یا صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت زیادہ پھیلا کر صرف اسي ایک مسئلہ پر بار بار زور دیا گیا تھا کہ میں اچھا آدمي نہیں هوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاهیے - شخصاً مجھے اس حقیقت کا اُن سے بھي زیادہ علم و اعتراف ہے - مگر مسئلہ ندوہ پر تو اس حقیقت کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري هیں جو مسئلۂ ندوہ اور الهلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي هیں - اور مجھے بہت خوشي هوئي ہے کہ وہ اس عام انداز بحث سے مستثنی هیں جو مخالفین الهلال کي تحریرات میں نظر آتا ہے - میں نے انہیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کي ہے جسکا پہلا ٹکڑہ همدرد میں نکلا تھا اور اب دوسرا ٹکڑہ انسٹي ٹیوٹ گزٹ میں نکلا ہے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي ہے جو مساوات الہ باد میں نکلي ہے اور لکھنو کے کسي بزرگ نے لکھي ہے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا ہے جو البشیر اٹاوہ میں نکلا ہے -

ان تحریروں میں الهلال کي نہایت سختي کے ساتھہ مخالفت کي گئي ہے - تاهم میں انکا معرف اور مداح هوں ' کیونکہ مجھے نظر آتا ہے کہ اصول کے ماتحت لکھي گئي هیں ' اور سچائي کے ساتھہ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف هوں - وہ ایک مخلص اور ملت خواہ بزرگ هیں ' اور انہیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس بارے میں حاصل هوئي هیں بغیر کسي تعاند و فریقانہ انکار کے ظاهر کي هیں - اگرچہ اسمیں غلط فہمي کي آمیزش بہت زیادہ ہے مگر یہ بالکل دوسري بات ہے -

جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے بھي الهلال کے تمام مضامین ملاحظہ فرماۓ هیں ' وقت صرف کیا ہے ' اور اپنے کسي اصول اور عقیدے کے ماتحت لکھا ہے - پس انکا کام بھي هر طرح قابل وقعت ہے ' اور مجھے اسکا اعتراف ہے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب هوں اسلیے زیادہ نہیں لکھہ سکتا - واپس آکر ان تحریرات کے متعلق لکھونگا - میں نے انہیں علحدہ رکھہ لیا ہے -

الهـــلال

یکم رجب ۱۳۳۲ هجري

ا[illegible]ئلة واجوبتها

واقعۂ ایــلاء و تخییر

حــدیث ، تفسیر ، اور سیــرة کــي ایک [illegible] بحث

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه کے بعد

(اصل مسئلــۂ مسئــوله عنهـــا)

یہاں تـک تو صرف اس ٹکڑے کا جواب تها جو جناب نے [illegible] کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دریافت فرمایا تها ' اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرین اسلام کے متعلق ایک نہایت اهم اور وقت کي بحث تهي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه هوتا هوں -

آپکے نوجوان دوست کے مسیحي معلم نے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابلیسانه تحریف و اضافه کے ساتهه پیش کیا هے ' وه دراصل آنحضرة صلے الله علیه وسلم کي حیات مبارک کے اُس واقعه سے تعلق رکهتا هے جو کتب تفسیر و سیرة میں " واقعۂ ایلاء و تخییر " کے نام سے مشہور هے -

(۱) " ایلاء " اصطلاح فقه و حدیث میں شوهر اور بیوي کي اُس علحدگي کو کہتے هیں جو بغیر طلاق کے عمل میں آے اور جسکي صورت یه هے که شوهر غصه کي حالت میں کوئي قسم کها بیٹهے که میں اپني بیوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قران کریم کي یه آیة کریمه هے :

للــذین یولــون مــن نسائهــم تــربص اربعــة اشهــر ' فان فاءو ' فان الله غفــور رحیم - و ان عزموا الطــلاق فان الله سمیع علیم (بقره ع - ۲۸)

جو لوگ اپني بي بیوں کے پاس جانے کي قسم کها بیٹهیں ' اُن کیلیے چار مہینے کي مہلت هے - اگر اس عرصے میں رجوع کرلیں تو الله بخشنے والا مہربان هے ' اور اگر طلاق کا اراده کرلیں تو بهي الله سننے والا اور سب کچهه جاننے والا هے !

اس آیة کریمه سے معلوم هوا که جو لوگ ایلاء کریں یعنے اپني بیوي سے علحدگي کي قسم کها بیٹهیں ' انهیں چار مہینے کے اندر ملاپ کرلینا چاهیے - اگر انهوں نے ایسا کیا تو ایلاء ساقط هوجائیگا - البته قسم کا کفاره دینا پڑیگا - اس امر میں اختلاف هے که اگر شوهر نے چار ماه کے اندر رجوع نه کیا تو محض ایلاء کي مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائیگي یا نہیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت هے که اس صورت میں بهي طلاق نہیں پڑتي اور عورت مرد سے نہیں چهوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چهوڑ دینا چاهیگا ' تو اُسے قید رکها جائیگا - یہاں تـک که وه عورت کي طرف رجوع کرے یا طلاق دیکر فیصله کرے - مگر فقہاے حنفیه کے نزدیک محض انقضاے مدت هي عورت کے حق میں طلاق بائنه هے -

(۲) آنحضرة صلی الله علیه وسلم کي زندگي میں بهي ایک مرتبه ایلا کي صورت پیش آئي - آپنے عہد فرمایا تها که ایک ماه تـک ازواج مطہرات سے کوئي تعلق نه رکهیں گے - واقعۂ ایلاء سے یہي واقعه مقصود هے اور یہي شان نزول هے آیات سورۂ تحریم کا -

(۳) یه واقعه به تفصیل صحاح سته میں موجود هے ' اور علی الخصوص صحیحین کے [illegible] ابواب و کتب میں متعدد رواة و اسانید سے بیان کیا گیا هے - چونکه اس واقعه کي [illegible] حیثیتیں تهیں اور [illegible] قسم کے احکام اس سے نکلتے تهے ' اسلیے حضرة امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب میں اسے درج کیا هے ' اور [illegible] احکام نکالے هیں - ابواب نکاح و طلاق اور ایلاء میں تو اصلي حیثیت سے آیا هے ' مگر کتاب التفسیر میں به ضمن سورۂ تحریم کیونکه اُسکا شان نزول یہي واقعه هے -

میں نے ان تمام ابواب کي احادیث پیش نظر رکهه لي هیں - نیز صحیح مسلم ' بقیه کتب صحاح ' تفسیر امام طبري ' ابن کثیر ' اور در منثور ' بهي سامنے هیں - صحیحین کي شروح میں سے فتح الباري ' عیني ' اور نووي شرح مسلم بهي پیش نظر هیں - ان سب سے جو مشترک اور صحیح واقعه ثابت هوتا هے پہلے اُسے بیان کرتا هوں - اُسکے بعد آپکے پیش کرده واقعه کي نسبت مع بعض اهم متعلقه [illegible] کے عرض کرونگا -

(ازواج مطهــرات کا مطـالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقدیس کیلیے معیار هوسکتے هیں ' تو اس آسمان کے نیچے في الحقیقة ایک هي انساني زندگي هے جسکے سوانح و حالات میں سے هر شے اُسکي صداقت و ربانیت کیلیے معجزات قاهره و براهین قاطعه هیں - یعني : محمد رسول الله ' والذین معه !

جس وجود اقدس کے ظہور نے دنیا کي بڑي بڑي شہنشاهیوں کو نابود کر دیا ' جسکي هیبت الہي اور سطوت رباني کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے ' جسکے غلاموں کے سامنے کسری کا خزانه آنے والا ' اور قیصر کا خراج پہنچنے والا تها ' جو اپني حیات طیبه هي کے اندر عرب و یمن کي شہنشاهي کو اپنے قدموں پر دیکهتا تها ' اور في الحقیقة جسکے لیے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف ' اور جسکي مرضي کیلیے رب السماوات و الارض کي تمام پیدا کرده قوتیں سر بسجود تهیں ' با این همه اُس نے خود اپنے لیے جو دنیوي زندگي اختیار کي تهي ' اسکا حال یه تها که تمام عمر کبهي بهي دونوں وقت شکم سیر هو کر غذا تناول نه فرمائي ' اور دو دو دن تـک آپکے حجرۂ فقر میں غذا کي طیاري کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رهے ! صلی الله علیه وعلی اله و اصحابه وسلم !

اس بارے میں تصریحات سیرة و احادیث اسدرجه مشہور هیں که یہاں دهرانے کي ضرورت نہیں - بسا اوقات ایسا هوتا تها که مہمان آجاتے تهے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد هوتا تها - حضرة عائشه فرماتي هیں : مجهے یاد نہیں که کوئي دن آنحضرة پر ایسا گذرا هو که صبح و شام ' دونوں وقت شکم سیر هوکر غذا میسر آئي هو !

اس روح الہي اور پیکر صفات رباني کي غذا اس خاکدان ارضي پر نه تهي جسکي اُسے آرزو اور جستجو هوتي - اسکا سفرۂ لذائذ و نعائم وهاں بچهتا تها جہاںکے لیے جسم کي تشنگي آب زلال ' اور معده کي بهوکهه غذاے حیات هے که :

ابیت عند ربي ' یطعمني ویسقیني (رواه البخاري)

میں اپنے پروردگار کے هاں شب باش هوتا هوں ' جو مجهے کهلاتا هے اور سیراب کرتا هے !

ابتدائي فتوحات اسلامیه کا دائره روز بروز وسیع هوتا جاتا تها ' اور مال غنیمت اس کثرت اور افراط سے آتا تها که اسکا صرف ایک

هوگئیں - قرار پایا کہ آنحضرۃ جب وهاں سے آئکر همارے یہاں آئیں تو کہنا چاهیے کہ آپکے منهه سے مغافیرکی بو آتی ہے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا ہے جسکے پهولوں سے عرب کی مکهیاں رس چوس کر شهد جمع کرتي هیں - اسکا پهل لوگ کهاتے بهی هیں مگر اسکي بو اچهی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیرکی اور بی بیوں کو بهی خبر دیدي گئی اور وہ بهی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچه آنحضرۃ حسب معمول جب حضرۃ حفصه کے هاں تشریف لاے تو انهوں نے کہا : کیا آپنے مغافیرکهایا ہے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انهوں نے کہا کہ آپکے منهه سے تو مغافیرکی بو آ رهی ہے -

اور بي بیوں نے بهي مغافیرکي بو کا آنا ظاهرکیا - یہ دیکهه کر آپنے قسم کهالي کہ آئنده شـهد نه کهاؤنگا - شهـد ایک حلال غذا تهي اور اسکے نه کهانے کي قسم کهانا ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تها - پس سورۃ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي کہ " لم تحرم ما احل الله لك ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي ہے ؟

یہ واقعه خود حضرۃ عائشه کي روایت سے امام بخاري نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورۃ تحریم میں درج کیا ہے :

قالت (عائشه) : كان رسول الله صلى الله عليه و سلم يشرب عسلا عند زينب ابنة جحش [illegible] عندها فتواطيت انا و حفصه عن ايتنا دخل عليها فلتقل له اكلت مغافير؟ انى اجد ريح مغافير - قال لا و لكني كنت اشرب عسلاً عند زينب فلن اعود له و قد حلف [illegible] لا تخبري بذالك - (بخاري كتاب التفسير جزء ۹ - صفحه ۱۵۹ مطبوعه مصر)	حضرۃ عائشه کهتي هیں : آنحضرۃ صلی الله علیه و سلم زینب بنت حجش کے یہاں شهد نوش فرماتے اور دیر تک ٹهہرتے - اسپر میں نے اور حفصه نے یہ قرار داد کي کہ جب آنحضرۃ هم میں سے کسـي کے یہـاں آئهکر آئیں تو کہیں کہ کیا آپنے مغافیر کهایا ہے ؟ اسکي بو آپکے منهه سے آ رهي ہے - چنانچه ایسا هی کیا گیا - آنحضرۃ نے یہ سنکر فرمایا کہ مغافیر تو میں نے نہیں کهایا' البته زینب کے هاں شهد کهایا ہے - اب میں قسم کهاتا هوں کہ آئنده کبهي نه کهاؤنگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نه کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروۃ عن ابیه عن عائشه " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بهي موجود ہے' جو اس سے زیاده مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف ہے - مثلاً حضرۃ زینب کي جگه شهد کا کهانا خود حضرۃ حفصه کے هاں بیان کیا ہے' اور حضرت سوده کي نسبت کہا ہے کہ سب سے پہلے انهوں نے مغافیرکي بوکي نسبت کہا تها - روایت بالا میں صرف حضرۃ عائشه اور حفصه کا ذکر ہے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ اور بي بیوں کو بهي اسکي خبر دیدي گئي تهي' اور آنحضرۃ اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے' اس نے یہي بات کہي کہ مغافیر کي بو آتي ہے - ایسا هونا درایتاً بهي ضروري معلوم هوتا ہے - اکثر بي بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا' جبهي تو آپنے قسم کها لي - ورنه صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کها لینا مستبعد معلوم هوتا ہے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بهي لیلي هیں اور سب کا مشترک ملخص بیان کردیا ہے - حافـظ ابن حجـر نے فتح الباري میں اس اختلاف پر نہایت عمده بحث کي ہے اور وجوہ تطبیق بیان کردیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکهو فتح الباري جلد ۹ - صفحه ۳۲۹ مطبوعه مصر)

(واقعه " واذا اسرالنبي ")

(۱۱) اسي اثنا میں ایک اور واقعه پیش آیا - آنحضرۃ صلی الله علیه و سلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي رازکي بات فرمائي اور تاکید کردي کہ اسکا ذکر اورکسي سے نه کرنا - لیکن اُن سے ضبط نہوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا - اسي کے متعلق سورۃ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي :

واذا اسرالنبي الى بعض ازواجه حديثاً ' فلما نبات به واظهره الله عليه عرف بعضه و اعرض عن بعض' فلما نباها به قالت من انباك هذا؟ قال نباني [illegible]	اور جبکه پیغمبر نے اپني بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کہي اور اُس نے فاش کردي' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انهوں نے اسمیں سے کچهه حصه بیان کیا اور کچهه چهوڑ دیا - یہ سنکر اس بیوي نے پوچها کہ آپکو کس نے اسکي خبردي ؟ فرمایا کہ اُس خدا نے جسکے علم اور خبرۃ سے کوئي بات پوشیده نہیں !

بخاري و مسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا ہے کہ " بعض ازواجه " سے یہاں مقصود حضرۃ حفصه هیں - انهوں نے هی حضرۃ عائشه سے راز کہدیا تها - اسمیں بعض جزئي و اختلافات بهي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کي ہے - لیکن محقق و راجح یہي ہے کہ حضرۃ حفصه اور حضرت عائشه هي سے اسکا تعلق ہے - جن حضرات کو یہ بحث تفصیل سے دیکهنا هو وہ فتح الباري جلد (۹) شرح کتاب الطلاق - صفحه (۳۲۹) کو ملاحظه فرمالیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البته اس واقعه کے بعض اهم [illegible] آگے آئینگے -

(عهد ایلاء اور رسمي روزۃ علحدگی)

(۱۲) غرضکه توسیع نفقه کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرۃ (صلعم) کے استغراق روحاني پر یہ دنیا طلبي اسقدر شاق گذري کہ آپنے عهد کرلیا کہ ایک ماہ تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نه رکهونگا -

جب کچهه زمانه اس علحدگي پر گذرگیا تو صحابۂ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا کہ عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوۃ رسالت اجازت نہیں دیتي تهي کہ اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے' حتی کہ خواص صحابه و مقربین بارگاه رسالت بهي مبہوت اور خاموش تهے -

(۱۳) سوء اتفاق یہ کہ اسي زمانے میں آپ گهوڑے سے گرپڑے اور ساق مبارک پر زخم آ گیا - اسکي تکلیف چلنے پهرنے سے مانع تهي' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانے سے اُترکر مسجد میں بهي تشریف نه لاسکے - صحابه دریافت حال کو آے تو وهیں بیٹهکر نماز پڑهائي -

جب ایک مہینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذرگئي تو صحابه کي تشویش اور زیاده بڑهگئي' اور ان حالات کو دیکهکر اکثروں کو یقین هوگیا کہ آپنے طلاق دیدي ہے' اور اب ازواج مطہرات سے نہیں ملیں گے -

(حـدیث عمـر فـاروق رض)

(۱۴) یہ حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرات محبت و نیاز نے اس تشویش کا خاتمه کیا ؟ اور کیونکر آیۃ تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مشرح و مطول روایت میں ہے جو حضرۃ عمر فاروق رضي الله عنه سے صحیحین میں منقول ہے - هم مناسب سمجهتے هیں کہ وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں' اور خود حضرۃ فاروق کي زباني اس تمام واقعه کو معلوم کیا جاے - یہ روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي ہے' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا ہے - امام مسلم نے بهي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کی ہے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرۃ عبد الله ابن عباس هیں' اور انسے عبید بن حنین' سماک ابي زمیل' اور عبید الله بن ابي ثور و غیرہ نے روایت کي ہے - ان روایات میں ایک

حصہ پاکر عام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تھے ' مگر خود اس سلطان کونین اور محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر الحال زندگی کی بھی ضروریات و ما یحتاج حاصل نہ تھیں !

(۵) ان حالات کو صحابۂ کرام دیکھتے تھے' اور جوش محبت و جاں نثاری سے بیقرار ہو ہو جاتے تھے - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکی ازواج مطہرات پر پڑتا تھا ' جنھوں نے گو دنیوی جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقہ کو ترجیح دی تھی ' تاہم وہ انسان تھیں ' انسانی خواہشیں اور ضرورتیں رکھتی تھیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نہسہی' لیکن ایک فقیر سے فقیر زندگی کیلیے بھی کچھہ نہ کچھہ سامان حیات و منزل کی ضرورت ہوتی ہے ؟ اسکا خیال تو انھیں ضرور ہوتا تھا - ان میں سے اکثر بی بیاں ایسی تھیں جو امارت و ریاست کے گھروں میں پرورش پا چکی تھیں' اور انکے ماں باپ امرا و رؤساء وقت میں محسوب تھے - حضرت صفیہ خیبر کے امیر اعظم کی صاحب زادی تھیں جو ایک طرح کا شاہی اقتدار رکھتا تھا - حضرۃ ام حبیبہ ابو سفیان کی صاحبزادی تھیں جو اپنے عہد میں جمہوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تھا اور قریش کی پوری ریاست رکھتا تھا - اسی طرح حضرۃ جویریہ ایک بڑے قبیلہ کے رئیس وقت کی بیٹی تھیں جس کا نام غالباً (اس وقت ٹھیک یاد نہیں) نبو المصطلق تھا ' حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ بھی ایسے گھروں میں پرورش پائی ہوئی تھیں جنھوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الہی میں لٹا دیا ہو' مگر صاحب مال و جاہ اور دارائے شوکت و احتشام ضرور تھے - یعنی حضرۃ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما -

یہ تمام خواتین محترمہ آنحضرۃ کے گھر میں آئیں اور اپنے قدیمی شان و شکوہ دنیوی کو انکی عظمت و سطوت روحانی کے آگے بھول گئیں' تاہم وہ بشر تھیں اور ضرورتیں رکھتی تھیں' ہر بیوی کو دوسری بیوی کے مقابلہ میں اقتضاے طبیعۃ نسائیۃ سے اپنی حالت کی بہتری و رفعت کا بھی خیال ہوتا تھا - عام مسلمانوں اور صحابہ کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکھتی تھیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچھہ نہ پاتی تھیں - ان تمام حالات کا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ انھیں اپنی تنگ دستی اور غربت و فقر کا احساس ہوتا ' اور جو شہنشاہ تمام دنیا کو سب کچھہ دے رہا تھا' اس سے کچھہ نہ کچھہ اپنے لیے بھی مانگتیں - علی الخصوص جبکہ اسکی محبت و عشق کا ان میں سے ہر ایک کو ناز تھا ' اور جو کچھہ اپنے لیے مانگنے والی تھیں ' وہ بھی در اصل اسی کے لیے طلب کرنا تھا -

(۶) چنانچہ ازواج مطہرات کی طرف سے آپ پر توسیع نفقہ کیلیے تقاضے شروع ہوے ' اور ایک مرتبہ تمام بی بیوں نے ملکر زور دیا کہ ہماری حالت اس فقر و غربت میں کیسے بسر ہوسکتی ہے ؟ آپکو سب کا خیال ہے مگر خود اپنے گھر کا خیال نہیں - ہماری ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھی کچھہ سامان کیجیے -

(۷) یہ مطالبہ اگرچہ تمام بی بیوں کی طرف سے تھا مگر دو بی بیوں نے خاص طور پر باہم ایکا کرکے زور دیا تھا کہ ہماری معروضات پوری کی جائیں - چنانچہ انھی کی نسبت سورۂ تحریم کی یہ آیۃ نازل ہوئی :

ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما ' و ان تظاہرا علیہ فان اللہ ہو مولاہ و جبریل و صالح المومنین و الملائکۃ بعد ذالک ظہیر -	اگر تم دونوں خدا کی طرف رجوع کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ تمہارے دل مائل ہوچکے ہیں ' اور اگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ایکا کروگے تو جان لو کہ خدا انکا مدد گار ہے - جبریل اور نیک مسلمان بھی انھی کے ساتھہ ہیں' اور سب کے بعد ملائکۃ الہی بھی انھی کے مددگار ہیں !

اس آیۃ میں تثنیہ کا صیغہ " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایکا کرنے والیں دو بی بیاں تھیں ' لیکن نام کی تصریح نہیں ہے - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آئیگا ' لیکن اوجم خبر یہی ہے کہ وہ دو بی بیاں حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ تھیں ' جیسا کہ خود حضرۃ عمر نے حضرۃ ابن عباس سے فرمایا -

(۸) غرضکہ ازواج مطہرات کا یہ مطالبہ غیر معمولی طور پر سخت ہوا اور آنحضرۃ کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بہت بار گذرا - انکی زندگی روحانی استغراق اور اصلاح عالم و انسانیۃ کے مہمات مقاصد سے اس طرح لبریز تھی کہ اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوی کو گنجایش نہیں ملسکتی تھی -

(شان نزول لم تحرم ما احل اللہ)

(۹) اسی اثنا میں ایک اور رنجدہ واقعہ بھی پیش آیا جو گو ایک بالکل علحدہ اور مستقل واقعہ ہے ' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعہ ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں - یعنی سورۂ تحریم کی ان ابتدائی آیات کا شان نزول :

یا ایہا النبي لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک؟ و اللہ غفور رحیم - قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم ' و اللہ مولاکم' و ہو العلیم الحکیم (۶۶ : ۱)	اے پیغمبر! تم اپنی بیویوں کی خوشی کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دی ہے ؟ اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے - بیشک اللہ نے تمہارے لیے یہ فرض کردیا ہے کہ اپنی قسموں کو کھولدو - وہ تمہارا دوست ہے اور سب باتوں کو جاننے والا اور انکی حکمتوں پر نظر رکھنے والا !

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ و سلم نے کوئی ایسی بات اپنے اوپر حرام کرلی تھی جو اللہ کی طرف سے حلال تھی ' اور اسکے لیے کوئی قسم بھی کھا لی تھی - نیز یہ کہ صرف اپنی ازواج کی خوشی کیلیے ایسا کیا تھا -

(۱۰) وہ کیا بات تھی؟ کس بات کیلیے قسم کھائی تھی ؟ ازواج کی خوشی کو اس سے کیا تعلق تھا ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے ہیں ' اور اسی کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج ہوگئی ہیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا ہے اور جسکی نسبت آپنے دریافت فرمایا ہے -

تفصیلی بحث ان روایات مختلفہ پر آگے آئیگی - یہاں صرف اصلی اور محقق واقعہ کو بیان کر دیتا ہوں -

بخاری و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یہ واقعہ بالکل صاف اور غیر پیچیدہ موجود ہے -

ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرۃ کا قاعدہ تھا - عصر کے بعد ازواج مطہرات کے ہاں تھوڑی تھوڑی دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تھے - ایک بار آپ کئی دن تک حضرۃ زینب کے ہاں معمول سے زیادہ بیٹھے - حضرۃ عائشہ نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم ہوا کہ آپکو شہد اور شیرینی بہت پسند ہے - حضرۃ زینب کے پاس کہیں سے شہد آگیا ہے - وہ آپکی خدمت میں پیش کرتی ہیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیادہ دیر ہو جاتی ہے -

رشک اور غیرت محبت جنس اناث کا وہ فطری جذبہ ہے جس کے آگے کسی جذبے کی نہیں چلتی - حضرۃ عائشہ کو یہ معلوم کرکے باقتضاء ضعف بشریت رشک ہوا - وہ سمجھہ گئیں کہ حضرۃ زینب نے یہ تدبیر آنحضرۃ کو زیادہ عرصے تک ٹھہرانے کی نکالی ہے - پس کوئی نہ کوئی تدبیر اسکے توڑ کی بھی کرنی چاہیے - انھوں نے ایک تدبیر سوچی اور حضرۃ حفصہ بھی اسمیں شریک

انھوں نے یہ بات اس زور سے کہی کہ مجھسے کوئی جواب نہ دیا گیا اور میں خاموش اٹھکر چلا آیا -

اسی زمانے کا واقعہ ہے کہ میرے ہمسایے میں ایک انصاری رہتا تھا - ہم اور وہ دونوں باری باری ایک دن درمیان دیکر آنحضرة کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے - اور ایک دوسرے کو اپنی حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تھے - یہ وہ وقت تھا کہ مدینہ میں دشمنوں کے حملوں کی ہر وقت توقع کی جاتی تھی اور خود مجھے ملوک غسان میں سے ایک بادشاہ کی طرف سے کھٹکا تھا کہ وہ حملہ کرنے والا ہے -

ایک دن رات کو میرے انصاری ہمسایہ نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دی اور پکارا کہ دروازہ کھولو دروازہ کھولو! میں گھبرایا ہوا گیا اور پوچھا خیر ہے ' کیا غسانی مدینہ پر چڑھ آے ؟ اس نے کہا کہ نہیں ' مگر اس سے بھی بڑھکر حادثہ ہوا ' یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی !

میں نے کہا کہ یہ سب کچھہ حفصہ و عائشہ ھی کی ان باتوں سے ہوا ہوگا جو وہ آنحضرة کے ساتھہ کیا کرتی تھیں - میں نے کپڑے پہنے اور سیدھا مدینہ پہنچا - انحضرة نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹھے تھے اور غمگین تھے - مجھسے صبر نہوا - بالا خانے کے نیچے آیا اور آنحضرة کے حبشی غلام سے کہا کہ میری اطلاع دو - مگر باریابی کی اجازت نہ آئی - کچھہ وقفہ کے بعد پھر دوبارہ آیا اور غلام سے کہا کہ میری حاضری کیلیے اجازت طلب کر - جب کچھہ جواب نہ آیا تو مجھسے صبر نہوسکا - بے اختیارانہ پکار اٹھا کہ شاید رسول اللہ خیال فرماتے ہیں کہ میں اپنی لڑکی حفصہ کی سفارش کرنے آیا ہوں - خدا کی قسم! میں تو صرف رسول اللہ کی رضا کا بندہ ہوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے ہاتھہ سے حفصہ کی گردن اڑادوں !

غرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پہنچا - کیا دیکھتا ہوں کہ سرور کائنات ایک کھری چارپائی پر لیٹے ہیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑگئے ہیں - گھر کے ساز و سامان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف مٹھی بھر جو کے دانے پڑے ہیں - ایک کونے میں کسی جانور کی کھال رکھی ہے - دوسری کھال ایک طرف لٹک رہی ہے !

یہ حالت دیکھکر میرا دل بے قابو ہوگیا اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے - انحضرة نے فرمایا کہ عمر! تم روتے کیوں ہو؟ عرض کی کہ رونے کی اس سے زیادہ بات کیا ہوگی ؟ آج قیصر اور کسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رہے ہیں حالانکہ خدا کی بندگی سے غافل ہیں' مگر آپ سرور دو جہاں ہوکر اس حالت میں ہیں کہ گھر میں ایک چیز بھی آرام کی میسر نہیں اور کھری چارپائی کے نشان جسم مبارک پر نمایاں ہیں !!

حضور نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے - لیکن کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصر و کسری دنیا لیں اور ہمیں آخرت نصیب ہو؟

میں نے پوچھا کہ کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدی ؟ فرمایا نہیں- یہ سنتے ھی میں اسقدر خوش ہوا کہ میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ نکل گیا - پھر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تھے لیکن یہاں آکر دیکھا کہ رنگ دوسرا ہے - اسپر آپ متبسم ہوے - پھر میں نے اپنی وہ گفتگو عرض کی جو حفصہ اور ام سلمہ کے ساتھہ پیش آئی تھی - اسپر آپ دوبارہ متبسم ہوے - آخر میں عرض کی کہ مسجد میں لوگ مغموم بیٹھے ہیں - اجازت ملے کہ انہیں بھی جاکر خبر دیدوں کہ طلاق کا خیال غلط ہے -

اسکے بعد آپ حضرة عائشہ کے ہاں تشریف لیگئے - انھوں نے عرض کیا کہ آپنے ایک مہینے تک ایلاء کرنے کا عہد کیا تھا - ابھی اسمیں ایک دن باقی ہے - آپنے کہا کہ انتیس دن کا بھی تو مہینا ہوتا ہے ؟ .... "

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعہ ایلاء وتخییر کے متعلق معلومات صحیحہ کا حصول تھا ' لیکن ضمناً جن امور و مسائل پر اس سے روشنی پڑتی ہے ' نہایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاری نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی ہیں - خود امام بخاری نے تحصیل علم ' تحقیق و سوال ' احکام نکاح ' احکام طلاق ' ... والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی ہے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی اور اسلام نے کس طرح اسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہم عورتوں کا کوئی حق اپنے اوپر نہیں ... تھے - اسلام نے جب انکے حقوق گنواے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عباس کے اس شوق تحقیق و تلاش علو اسناد کو دیکھیے کہ صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بھر تک کوشش کرتے رہے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بھی انکے جد و جہد کا حال معلوم ہوتا ہے - جب ایک آیة کے شان نزول کیلیے یہ حال تھا تو پورے قرآن کرم کے معارف کو کس سعی و جہد سے حاصل کیا ہوگا ؟

(۳) اللہ اکبر! یہ کیا چیز تھی کہ خلفاء راشدین رہتے تو تھے اس مساوات اور فقر و زھد کے ساتھہ کہ کوئی تمیز اعلی و ادنی کی نہ تھی ' مگر پھر بھی ہیبت و صولت ربانی کا یہ حال تھا کہ عمر فاروق کے آگے خود صحابہ کی زبانیں نہیں کھلتی تھیں ! ولنعم ما قیل :

ہیبت حق ست ' ایں از خلق نیست !

ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرة سرور کائنات کی اس حیاة مقدسہ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے جو ایک طرف تو دوجہاں کی بادشاہت اپنے سامنے دیکھتی تھی ' دوسری طرف چارپائی پر بچھانے کیلیے ایک کمل بھی پاس نہ تھا :

مقام اس برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا !

(۵) صحابہ کی محبت اور جاں نثاری کہ شمع رسالت پر پروانہ صفت نثار تھے - حضرة عمر نے کہا کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی بیٹی کا سر قلم کردونگا - ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیے کہ کیا حال ہے ؟

(۶) حضرة عمر (رض) کی جلالة مرتبة اس سے واضح ہوتی ہے - نیز وہ تقرب جو دربار رسالت میں آنہیں حاصل تھا - حضرة ام سلمہ نے جھنجھلا کر کہا کہ تم سب باتوں میں دخیل ہوگئے - اب آنحضرة کے گھر کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے ہو؟ جب آپنے یہ واقعہ بیان کیا تو آنحضرة متبسم ہوے !

(۷) اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ باپ کا اپنی بیٹی کے مکان میں بلا اجازت شوہر جانا درست ہے - حضرة عمر حضرة حفصہ کے ہاں بلا اذن آنحضرة کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اہم نکتہ یہ حل ہوتا ہے کہ اس وقت مدینہ کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تھا ' اور ہر وقت حملوں کا خوف تھا ؟ حتی کہ جب انصاری ہمسایے نے کہا کہ دروازہ کھولو تو حضرة عمر بول اٹھے کہ کیا دشمن مدینے پر چڑھ آئے ہیں ؟ پھر جو لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرة نے قیام مدینہ کے زمانے میں خود حملے کیے ' انکا یہ کہنا کس قدر غلط اور خلاف واقعہ ہے ؟

(۹) آنحضرة کی منزلی زندگی کی شفقت و نرمی ' تحمل و درگذر ' رفق و لینت ' اور بیویوں کے ساتھہ صبر و برداشت کا سلوک - اس سے جہاں اس خلق عظیم کی زندگی سامنے آتی ہے ' وہاں انکا اسوہ حسنہ ہم سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ' اور ہمیشہ شفقت و سلوک اور درگذر و رفق سے پیش آئیں کہ یہ آبگینہ بہت ھی نازک ہے !

متفق علیہ روایت عبید اللہ بن حنین کی ہے جو حضرة عباس کے غلام تھے - ہم اُسی روایت کو یہاں پہلے نقل کردیتے ہیں :

" عن عبید بن حنین انہ سمع ابن عباس رضی اللہ عنہما یحدث - انہ قال : مکثت سنة ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن اٰیة فما استطیع ان اسالہ ہیبة لہ ' حتی خرج حاجا فخرجت معہ ' فلما رجعت وکنا ببعض الطریق ' عدل الی الاراک لحاجة لہ - قال : فوقفت لہ حتی فرغ ثم سرت معہ ' فقلت یا امیر المؤمنین ! من اللتان تظاہرتا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ازواجہ ؟ فقال تلک حفصة و عائشة - قال : فقلت واللہ ان کنت لارید ان اسالک عن ہذا منذ سنة ' فما استطیع ہیبة لک - قال : فلا تفعل ما ظننت ان عندی من علم فسالنی ' فان کان لی علم خبرتک بہ - قال ثم قال عمر : واللہ ان کنا فی الجاہلیة ما نعد للنساء امراً حتی انزل اللہ فیہن ما انزل ' وقسم لہن ما قسم ' قال : فبینا انا فی امر اتامرہ اذ قالت امراتی لو صنعت کذا وکذا قال : فقلت لہا ما لک و لما ہہنا فیما تکلفک فی امر اریدہ ' فقالت لی عجباً لک یا ابن الخطاب ! ما ترید ان تراجع انت و ان ابنتک لتراجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یظل یومہ غضبان ! فقام عمر فاخذ رداءہ مکانہ حتی دخل علی حفصة ' فقال لہا یا بنیة ! انک لتراجعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یظل یومہ غضبان ؟ فقالت حفصة : واللہ انا لنراجعہ ' فقلت تعلمین انی احذرک عقوبة اللہ و غضب رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم - یا بنیة لا تغرنک ہذہ التی اعجبہا حسنہا حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاہا (یرید عائشة -) قال : ثم خرجت حتی دخلت علی ام سلمة لقرابتی منہا فکلمتہا ' فقالت ام سلمة : عجباً لک یا ابن الخطاب ! دخلت فی کل شی حتی تبتغی ان تدخل بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ازواجہ ؟ فاخذتنی واللہ اخذا کسرتنی عن بعض ما کنت اجد - فخرجت من عندہا و کان لی صاحب من الانصار اذا غبت ' اتانی بالخبر ' و اذا غاب کنت انا آتیہ بالخبر ' ونحن نتخوف ملکا من ملوک غسان ذکر لنا انہ یرید ان یسیر الینا فقد امتلاءت صدورنا منہ - فاذا صاحبی الانصاری یدق الباب - فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانی ؟ فقال بل اشد من ذلک - اعتزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواجہ - فقلت رغم انف حفصة و عائشة - فاخذت ثوبی فاخرج حتی جئت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشربة لہ یرقی علیہا بعجلة و غلام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسود علی راس الدرجة - فقلت لہ قل ہذا عمر بن الخطاب فاذن لی - قال عمر : فقصصت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الحدیث ' فلما بلغت حدیث ام سلمة ' تبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - و انہ لعلی حصیر ما بینہ وبینہ شی ' و تحت راسہ وسادة من ادم حشوہا لیف و ان عند رجلیہ قرظاً مصبوباً و عند راسہ اہب معلقة ' فرایت اثر الحصیر فی جنبہ فبکیت فقال یبکیک ؟ فقلت یا رسول اللہ ! ان کسری وقیصر فیما ہما فیہ وانت رسول اللہ ! فقال اما ترضی ان تکون لہم الدنیا ولنا الآخرة ؟ "

(خلاصۂ بیان)

لیکن اسی واقعہ کو امام بخاری نے کتاب العلم میں عبید اللہ بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا ہے - وہ جزئیات بیان میں زیادہ مشرح و مفصل - ہے علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرة کا مکالمہ زیادہ تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا ہے - امام مسلم کی روایات میں بھی بعض زیادات ہیں - ہم بخوف طوالت کتاب العلم والی روایة کو نہیں نقل کرسکتے ' مگر ان تمام روایات کو سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصہ باحتیاط درج کردیتے ہیں - یہ نسبت ایک ہی روایت کے ترجمہ کردینے کے یہ زیادہ مفید ہوگا - علاوہ اصل واقعہ کے جو ضمنی روشنی اس روایت سے آنحضرة کی سیرة طیبہ ' فقر و استغنا ' عورتوں کے حقوق ' اسلام کی حمایت حقوق نسواں ' زنان عرب کی حالت میں انقلاب '

صحابہ کا عشق رسول ' حضرة عمر کے مدارج علیہ اور وارفتہ محبت رسول میں بیخودانہ سرشاری ' اور اسی طرح کے بے شمار امور و مسائل پر پڑتی ہے ' اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع خلاصہ درج کرنا بہت ضروری تھا :

" حضرت عبد اللہ ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ میں سال بھر تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرة عمر (رض) سے قرآن کریم کی ایک آیت کی نسبت پوچھوں ' لیکن انکی ہیبت و رعب سے میری ہمت پست ہوجاتی تھی اور پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تھی - ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرة عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھی انکے ہمراہ روانہ ہوا - جب حج سے فارغ ہوکر ہم لوگ واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک اچھا موقعہ گفتگو کا ہاتھہ آگیا اور میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمی ارادے کو پورا کرنا چاہا - میں نے عرض کیا کہ امیر المومنین ! آنحضرة کی وہ کون دو بیویاں تھیں جنہوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرة پر زور ڈالا تھا ' اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " وان تظاہرا علیہ " میں کیا ہے ؟

حضرة عمر نے فرمایا " عائشہ اور حفصہ " اسپر میں نے کہا کہ واللہ - میں ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا کہ اس بارے میں اپ سے پوچھوں مگر آپکے رعب سے میری زبان نہیں کھلتی تھی -

حضرة عمر نے کہا : " اسکا کچھہ خیال نہ کرو - جو بات مجھے معلوم ہے میں بیان کرنے کیلیے موجود ہوں "

اسکے بعد حضرة عمر نے اس واقعہ پر ایک مفصل و مشرح تقریر کی - انہوں نے کہا کہ " ایام جاہلیة میں ہم لوگوں کا عورتوں کے ساتھہ یہ سلوک تھا کہ کسی طرح کے حقوق انہیں حاصل نہ تھے - ہم سمجھتے تھے کہ عورتیں کوئی چیز نہیں ہیں - لیکن جب اسلام آیا اور اللہ تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا حق ہم پر قرار پا گیا ' تو ہماری عورتوں کی حالت بالکل بدل گئی اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جری ہوگئیں -

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کسی بات پر حسب عادت قدیمی میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا اور باہم تکرار سی ہوگئی - اُس نے اُلٹ کر ویسا ہی جواب دیا اور سختی سے بات کی - میں نے کہا : تمہیں کیا ہوگیا ہے ؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتی ہو ؟ وہ بولی کہ سبحان اللہ ! تم کیا ہو کہ میں تمہیں جواب نہ دوں - تمہاری بیٹی (حفصہ) تو خود رسول اللہ صلعم کو برابر کا جواب دیتی ہے - حتی کہ دن دن بھر اُنسے روٹھی رہتی ہے !

یہ سنکر میں نے اپنے دل میں کہا ' یہ تو عجیب بات ہوئی - فوراً اٹھکر حفصہ (حضرة عمر کی صاحبزادی اور آنحضرت کی زوجۂ مطہرہ) کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ بیٹی ! کیا یہ سچ ہے کہ تم آنحضرة سے سوال جواب کرتی ہو اور دن دن بھر روٹھی رہتی ہو ؟ اور کیا اور بیویاں بھی ایسا ہی کرتی ہیں ؟ حفصہ نے کہا کہ ہاں بیشک ہم ایسا کرتے ہیں - مجھے سخت غصہ آیا اور میں نے کہا کہ تجھے اللہ کی سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاہیے - رسول اللہ کی ناراضی عین خدا کی ناراضی ہے - یہ کیا ہے جو تم اسطرح انہیں ناراض کرتی ہو ؟ تجھے حضرة عائشہ کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نہ جانا چاہیے جس سے آنحضرة بہت محبت فرماتے ہیں - واللہ اگر آنہیں میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے ہوتے - تجھکو جو کچھہ مانگنا ہو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی ہے ؟

اسکے بعد میں ام سلمہ (آنحضرة کی دوسری زوجۂ مطہرہ) کے ہاں آیا کیونکہ قرابت کی وجہ سے مجھے زیادہ موقعہ دریافت حال اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے انسے بھی وہ تمام باتیں کہیں جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انہوں نے سنتے ہی جواب دیا کہ اے ابن خطاب ! تمہاری حالت تو بڑی ہی عجیب ہے ! تم ہر معاملے میں دخیل ہوگئے - اور اب یہ نوبت آگئی کہ رسول اللہ اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے ہو ؟

" علم خواهش " کس شے کا نام ہے' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا ہے اور جسکے برتے پر گورنمنٹ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو ہے؟ اگر " علم راے " کے معلوم کرنے کا وسیلہ یہ جلسے نہیں ہیں تو مسلمانوں کے اندر علم راے کا وجود ہی نہیں ہے' حالانکہ گذشتہ چند سالوں کے اندر سب سے زیادہ دعوا علم راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں ہی نے کیا ہے - میں پوچھتا ہوں کہ جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے ہوے' جسقدر تجویزیں صلیبی مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کی مظلومی کے متعلق پاس کی گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامی ہند نے بلند کیں' وہ کن جلسوں سے آئی تھیں؟ اور کن لوگوں نے انہیں منعقد کیا تھا؟ اگر کسی مسئلہ کی تحریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملیا میٹ ہو جاتے ہیں' کیونکہ نہ صرف انکے لیے اخباروں نے تحریک ہی کی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ خاص خاص لوگوں ہی نے جوش اور ہیجان پیدا کرایا - شاید یہ کہنا کسی کے نزدیک بھی مبالغہ نہوگا کہ طرابلس و بلقان کے مسئلہ میں الہلال نے تحریک و دعوۃ کا کام خاص طور پر کیا ہے - پھر اگر اس وقت الہلال کا لکھنا اور ہر طرح ظاہر و باطن کوشش کرنے " علم راے " کی صحت کو نقصان نہ پہنچا سکا تو العجب ثم العجب کہ آج ندوہ کے متعلق اسکا سعی کرنا یہ مطلب رکھے کہ جو کچھہ ہوا صرف اسی کی تحریک سے ہوا' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نہ ہوے؟

میرے عزیز نادانو! فرشتے تو اب کسی جلسے کا بھی پیام لیکر نہیں آتے' اور وحی الہی سے کوئی بھی جلسہ منعقد نہیں کرتا - انسانوں ہی کی تحریک ہر جگہہ کام کرتی ہے - ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام آزاد جمہوری اصول پر چلنے والے ممالک کا بھی یہی حال ہے - علم راے اسی کو کہتے ہیں کہ کسی مسئلہ کی اہمیت کو مخصوص کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجہ دلاتے ہیں' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروری اور اہم سمجھتے ہیں' اسکی اہمیت کا عام اعتراف کرانے کی سعی کرتے ہیں - پھر لوگ انکی سنتے ہیں اور انکے بیانات پر کان دھرتے ہیں - یہاں تک کہ تحریک کی قوت اپنا کام کرتی ہے' اور ایک ہیجان و جوش عام پیدا ہو جاتا ہے - پھر وہی صدا جو پہلے محدود تھی عام ہو جاتی ہے' اور وہی خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے' ہر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے لگتے ہیں - اسی کا نام علم راے ہے اور دنیا کی تمام قوتیں مجبور ہیں کہ اسی کو علم راے سمجھیں اور اسکے آگے سر جھکادیں!

یہ کانپور کی مسجد کا معاملہ ہمارے سامنے ہے - یقیناً الہلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بھی ہر طرح کوشش کی' مختلف مقامات میں لیکچر دیے' چندے کی تحریکیں کیں' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکایا' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بھی اپنی تمام کوششوں کو اس راہ میں وقف کردیا - لیکن ایسا ہونا نہ تو علم راے کے وجود سے انکار کی وجہ ہو سکتا تھا' اور نہ ان جلسہ اور جماعتوں نے محض چند اشخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئلہ اہم' واقعی' اور سچا تھا' خانۂ خدا کی محبت ہر مومن دل میں تھی' اور شہداے راہ الہی کے خون سے ہر دل بیقرار تھا - پس چونکہ بات سچی اور حقیقی تھی' اسلیے سب نے اسی' اور بناوٹی نہ تھا' اسلیے کوئی نہ تھا جسکے منہ سے چیخ نہ نکلی - سر جیمس مسٹن کی گورنمنٹ نے کہا کہ یہ " چند مفسدین کی کارستانی ہے " مگر خدا نے' اسکے قانون صداقت نے' زمانے کی طاقت نے' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " علم راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالآخر عاجزانہ گردن جھکا دینی پڑی -

ہم عمل اور حرکت کے عہد میں ہیں' ہمارے اصلی کام ندوہ کے مسئلہ سے زیادہ اہم ہیں - ہم کو آیندہ چپ ہوکر بیٹھہ نہیں جانا ہے بلکہ کام کرنا ہے' اور ہمارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے ہی ہوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر ہیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوہ کی ضد میں آکر ایسے ہفوات منہ سے نہ نکالو جو نہ صرف یہ کہ واقعیت کے خلاف ہیں - بلکہ کل کو مخالفوں کے ہاتھہ میں ہمارا سر کچلنے اور ہماری آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاری پتھر دیدینے والے ہیں - ندوہ کا مسئلہ دس مٹی کر تھا' لیکن ملک اور قوم کا مسئلہ روز ہمارے سامنے آتا ہے - ہم اپنی خواهشوں کو گورنمنٹ سے منوانا چاہتے ہیں' اور اپنی عام راے کو اسکے ہاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - ہمیں بہت کچھہ لینا ہے اور بہت سے کام ہیں جنکے لیے عام صدائیں بلند کرنی ہیں - اگر آج تم نے یہ کہدیا کہ پچاس سے زائد جلسوں کا ہونا " علم راے " نہیں تو بتاؤ کہ کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کیلیے بھی جسے تم بڑا سمجھتے ہو' کس طرح علم راے کا ثبوت دوگے' اور ان جلسوں کی تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاؤگے جنکی تجویزوں کے ذریعہ گورنمنٹ کے سامنے کھڑے ہوگے؟

جبکہ وہ کہیگی کہ جلسوں کا ہونا علم راے کا ثبوت نہیں' تو اسکا جواب ہمارے پاس کیا ہوگا کیونکہ تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعدہ مجالس کوئی شے نہیں ہیں؟

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ان جلسوں کی تحقیر کرتے ہیں' انہیں شاید اسکی چنداں پروا بھی نہیں ہے کہ اسکا اثر علم اسلامی و ملکی فوائد پر کیا پڑیگا' نیز وہ گورنمنٹ اور حکام کے مقابلے میں قوم کی کامیابی کے کچھہ ایسے شائق بھی نہیں - اگر ایسا ہی ہے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجہ دلانا بیکار ہے - البتہ اصحاب فکر و راے کو سونچنا چاہیے کہ عام مجالس کی تحقیر کا خیال کس درجہ مہلک اور خطرناک غلطی ہے!

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکی اہمیت کا مسئلہ پوری طرح روشنی میں آجاے' مگر اصولاً اس طریق بحث کی ضرورت نہیں سمجھتا - یہ جلسے کیسے بھی ہوں' باقاعدہ ہوں یا بے ضابطہ' الہام آسمانی سے منعقد ہوے ہوں' یا اشارہ انسانی سے - انکے لیے الہلال نے زور دیا ہو یا کامریڈ نے - لیکن ہمارے جلسے یہی ہیں - ہماری صدائیں انہی میں سے اٹھتی ہیں - ہماری موجودہ علم راے انہی سے عبارت ہے اور انکو الگ کر دینے کے بعد ہمارے پاس اور کچھہ نہیں رہتا - بلقان و طرابلس کے تمام مسائل کے متعلق انہی کے ذریعہ ہم نے کام کیا' مسجد کانپور کا مسئلہ انہی کی صداؤں سے عبارت ہے - ہمارے کاموں کی بنیاد اور ہمارے احتجاج کی قوت صرف انہی میں پوشیدہ ہے - پس جسکا جی چاہے انہیں تسلیم کرے' جسکا جی چاہے تسلیم نہ کرے' مگر جب کام کا وقت آئیگا تو تمام قوم اور گورنمنٹ مجبور ہوگی کہ انہی کو تسلیم کرے' اور انہی کو سب کچھہ قرار دے - انکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دوپہر کو بھی انکار کر دے سکتے ہیں لیکن روشنی کا سلسلہ تاریکی کا سوال نہیں بن جا سکتا: فاعتبروا وتدبروا یا اولی الالباب -

مدارس اسلامیه

فنا و بقا و اصلاح ندوه

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

ربنا احکم بالحق ' و ربنا
الرحمن المستعان علی ماتصفون !

گذشتہ اشاعت میں جو کچھہ لکھا جاچکا ہے ' وہ جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تھي - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسري نظر ڈالنا چاھتا ہوں - یہ جلسہ ہمارے لیے عبرۃ و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعہ ہے اور ہمارے عام مجامع اور مجلسي کاموں کیلیے اسمیں بڑي بڑي عبرتیں پوشیدہ ھیں - ایسے واقعات کا نہایت غور و فکر سے مطالعہ کرنا چاھیے - انسان کي سب سے بڑي عقلمندي عبرت پذیري ' مگر سب سے بڑي غلطي غفلت و اغماض ہے : ان فی ذلک لذکری ' لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید -

(طریق انعقاد و دعوۃ کار)

ہم آج نصف صدي سے بڑے بڑے مجلسي کاموں میں منہمک ھیں - بیس برس سے کانفرنسیں منعقد ھوتي ھیں ' اور بڑي بڑي انجمنوں کے علاوہ وقتي مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان ھوتا ہے - لیکن افسوس ہے کہ ابتک ہمارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نہ تو کوئي متفقہ اصول ہے اور نہ کوئي معیار - جس جلسے کو لوگ چاھتے ھیں باقاعدہ کہدیتے ھیں ' جسکو چاھتے ھیں خلاف قاعدہ کہدیتے ھیں - ایک ھي جماعت کو کچھہ لوگ تسلیم کرلیتے ھیں ' کچھہ لوگ انکار کردیتے ھیں - نہ تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئي اصول ہے اور نہ انکار کرنے والوں کے پاس کوئي معیار -

کبھي اسپر بہت زور دیا جاتا ہے کہ " رازداري " کوئي شے نہیں اور جمہوري کاموں کے یہ معنی ھیں کہ بالکل علانیہ ھوں اور انمیں کوئي راز نہو - لیکن پھر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار ھوتا ہے کہ اس عام کلیہ میں استثنا ضرور ھونا چاھیے - حقیقي عمومیت و جمہوریت ایک مفہوم ذھني یا ادعاء خیالي ہے ' اور کبھي بھي اسکا وجود خارج میں نظر نہ آیا - اس عموم میں کچھہ نہ کچھہ خصوص کي گنجایش رکھني ھي پڑیگي اور ذمہ داري کے کاموں میں رازداري کے بغیر چارہ نہیں -

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداري سے کام کریں تو وہ عین جمہوري کام ہے ' لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نہیں ' انکے لیے رازداري جائز نہیں ھو سکتي -

مگر اسپر سوال ھوتا ہے کہ اشخاص کي اس حیثیت کا کیونکر فیصلہ ھو کیونکہ محض ادعا تو اسکے لیے کافي نہیں -

غرضکہ کوئي متفق اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نہیں ہے ' اور ایک افسوسناک طوائف الملوکي اس بارے میں پھیلي ھوئي ہے -

لیکن ۱۰ - مئي کا جلسہ في الحقیقت اس بحث و مناقشہ کا ایک عملي فیصلہ ہے ' اور ایسا فیصلہ ہے جسکو اگر تسلیم نہ کیا جاے تو اس مبحث کا کوئي فیصلہ بھي عملاً ممکن نہوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ' جس طرح اسکی تجویز ھوئي ' اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ' وہ اسکے لیے ایک بہتر نمونہ ہے کہ عام قومي مجالس کو کس طرح منعقد ھونا چاھیے - اور یہ ایک بہت بڑي بصیرۃ ہے جو اس جلسے سے ہم ھمیشہ کیلیے حاصل کرسکتے ھیں -

(ایک خطرناک اور مہلک سعي)

سب سے پہلے ہمارے سامنے وہ کثیر التعداد جلسے آتے ھیں جو ھندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلۂ ندوہ کے متعلق منعقد ھوے ' اور جنکي نسبت پورے اعتماد کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کے لیے بھي اس سے زیادہ عام آواز نہیں اٹھی ہے ' جسقدر کہ اصلاح ندوہ کیلیے اور ایک آزاد کمیٹي یا کمیشن کیلیے ھندوستان کے ھر گوشے سے متفقاً اٹھي ' اور ایک ھي وقت میں اٹھي -

لیکن کچھہ لوگ ھیں جو ان جلسوں کي نسبت کہتے ھیں کہ یہ کوئي چیز نہیں ' اور انھیں کسي طرح بھي عام راے کا خطاب نہیں دیا جا سکتا - انکي بڑي دلیل یہ ہے کہ خود کسي وحي آسماني یا الہام قلبي کي بنا پر انکا انعقاد نہیں ھوا بلکہ بعض لوگوں کي کوشش اور سعی سے ھوا - ایسے جلسے جب چاھیں ھر جگہ کرادیسکتے ھیں - انکي کوئي وقعت نہیں ھوسکتي -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کي تضعیف و تحقیر میں اختیار کي گئي ہے ' سب سے پہلا سوال ان بزرگوں سے یہ ھونا چاھیے کہ انکے ایسا کہنے میں اور اس منطق میں جو مسئلہ مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تھے ' کیا فرق ہے ؟ سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ بھي بعینہ یہي کہتي تھي کہ خود عام پبلک کو کوئي خیال نہیں ہے - صرف چند آدمي ھیں جو ھر جگہ جلسے کراتے ھیں اور جتني مختلف صدائیں اٹھہ رھي ھیں وہ در اصل ایک ھی صدا کی سازشی بازگشت ہے !

پھر کونسي وجہ ہے کہ یہ منطق اس وقت تو تسلیم نہیں کی گئي اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامي اتحاد کي توھین سمجھا گیا ' مگر آج ندوہ کے مسئلے میں بلا تکلف اسي حربے سے کام لیا جا رہا ہے ؟

مجھے افسوس ہے کہ اس استدلال سے کام لینے میں میں نے اُن بزرگوں کو بھي تیز زبان پایا ہے جنھوں نے مسئلۂ مسجد کانپور میں عام راے کي وکالت میں خاص حصہ لیا تھا - پھر کیا مناسب نہوگا کہ وہ اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یہ ہے کہ لوگ جو کچھہ کہتے ھیں ' اسے خود اتنا نہیں سمجھتے جتنا دوسرا سمجھہ سکتا ہے اور سمجھتا ہے - اگر مسئلۂ ندوہ کے متعلق وہ پچاس سے زائد اسلامي جلسے کوئي چیز نہیں ' جو ھندوستان کے تمام شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں تک میں منعقد ھوے ' تو اسکے یہ معني ھیں کہ آپ گورنمنٹ کو ' حکام کو ' انکے پرستاروں کو ' اور قومي و ملکي خواھشوں اور حقوق کے ھر مخالف کو وہ خطرناک اور مہلک حربہ دے رہے ھیں ' جسکا قاتل وار آپکي تمام سیاسي و ملکي زندگي کو نیست و نابود کر دیگا ' اور آپ اُس سب سے زیادہ کارگر اور حقیقي و اصلي دلیل کو خود ھي رد کردینگے ' جسکا رد ھوجانا آپکے مخالفوں کا بہترین مقصد ہے ' اور جسکے بھروسے پر آپنے اپنے مقاصد کي ھستي قائم کي ہے !!

اگر وہ جلسے کوئي چیز نہیں جو مسئلہ ندوہ کے متعلق ھندوستان میں منعقد ھوے تو پھر مجھے بتلایا جاے کہ " قومي راے " اور

مذاکرۂ علمیہ

مرقع تاریخ کیمیا

(تقسیم علوم)

اگر علوم جدیده کي کوئی تاریخ ترتیب اصلي کے ساتھ لکھي جاے تو اسمیں سب سے پہلا باب تقسیم علوم کا هوگا -

قدما کي ایک بنیادي غلطي یه تھي که وه علوم کي کوئي صحیح تقسیم اور تعیین حدود نه کرسکے اور طبیعیات کو جسے فی الحقیقة تجربه اور مشاهدات کا نتیجه هونا تھا ' ان چیزوں سے ملا دیا جو محض زمانۂ قدیم کے ظنون مقصره اور قیاسات ابتدائیه کا نتیجه تھیں - متاخرین کو نئي راه کا سراغ ملگیا اور انھوں نے سب سے پہلے علوم کي تقسیم صحیح اور تعیین حدود میں کامیابي حاصل کي - در اصل یہی اولین کام حکماے جـدیـده کي اصلی مزیت اور شرف ہے -

اب علوم کے اقسام کا نقشه بالکل بدل دیا گیا ہے اور گو بنسبت اعصار قدیمه کے بے شمار نئي نئي شاخیں پیدا هوگئي هیں ' تاهم اصولاً انکي تقسیم و حدود ایک صحیح بنیاد پر قائم اور اپني مختصر تعداد میں بالکل غیر متاثر ہے -

چنانچه موجوده زمانے میں دس باره غیر اصولي قسموں کي جگه صرف ان تین حصوں میں تمام علوم تقسیم کردیے گئے هیں :

(١) علوم حیاتیه -
(٢) علوم نفسیه -
(٣) علوم طبیعیه -

ان تینوں قسموں میں سے همارا موضوع بحث آخر الذکر علم ' اور سب سے پہلے صرف اسکي ایک هی شاخ ' یعني علم کیمیا ہے -

امم قدیمه میں سے جن جن قوموں کي تاریخ میں همیں علم کیمیا کا تذکره ملتا ہے ' وه مصري ' فنیقي ' یهودي ' یوناني ' رومي ' اور عرب هیں - ان قوموں میں سے مصري سب سے پہلے گذرے هیں ' اسلیے غالباً فن کیمیا کا اولین سر چشمه مصر هي ہے -

(لفظ کیمیا)

" کیمیا " کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے کیا معني هیں ؟ اسمیں علماء کا اختلاف ہے - بعض کا بیان ہے که کیمیا " کمي " سے مشتق ہے جسکے معني سیاه زمین کے هیں - قدیم زمانے میں مصر کا بهي نام تھا اور چونکه اس فن کا گهواره مصر تھا ' اسلیے اسکا بھي یهي نام پڑگیا - اسکي تائید اس سے بھي هوتي ہے که کیمیا کو " فن مصري " بھي کہتے هیں -

مگر بعض کا خیال ہے که یه ایک عبراني نژاد لفظ سے مشتق ہے جسکے معني راز یا اخفاء کے هیں - اصل میں یه لفظ غالباً شامان ہے - اهل یونان مصر کو سام ابن نوح کي نسبت سے شامیا کہتے تھے -

ایک تیسري جماعت کو ان دونوں رایوں سے اختلاف ہے - اسکے نزدیک یه در اصل " سیمیا " تھا - سیمیا کے معني بھي اخفاء و پوشیدگي کے هیں -

بهر نوع لفظ کیمیا کا مشتق منه خواه کچھه هي هو اور اسکے معني خواه سیاه زمین کے هوں یا اخفاء کے ' اسقدر یقیني ہے که یه ایک پوشیده فن تھا جسے صرف روساء مذهبي هي جانتے تھے ' اور اسکي بڑي دلیل یه ہے که خود هیکلوں اور عبادتگاهوں کے اندر یا انکے قرب و جوار میں کیمیاوي دار العمل (لیبوریٹري) نکلے هیں -

(کیمیـا کی ابتـدا)

جس طرح دنیا میں تمام علوم کي ابتدا افراد انسانیه کی غیر منضبط اور توهمات آمیز معلومات سے هوئي ہے اور رفته رفته تمدن و عمران کي ترقي نے ان میں ترتیب اور انضباط پیدا کیا ہے ' اسي طرح فن کیمیا کي بھي ابتدا هوئي -

البته اسکي ابتدا اس لحاظ سے ایک خاص اور غیر معمولي حالت بھي رکھتي ہے - شاید هي کسی علم کي ابتدا اسدرجه توهمات اور خلاف مقصد کوششوں سے آلوده رهي هوگي ' جیسي که اس نهایت قیمتي اور ضروري فن شریف کي هوئي ہے !

آگے چلکر فن کیمیا کے مختلف دوروں کي سرگذشت آئیگي یہـاں هم صرف اسقدر اشاره کردینـا چاهتے هیں که اسکي ابتدا نه صرف غلط فهمیوں اور غلط مقاصد کے اعتماد کے ساتھه هوئي جیسا که انقـلاب ماهیت معدنیـات کي کوشش سے ظاهر هوتا ہے ' بلکه بہت کچھه انساني جرائم و معاصي کي ان افسوسناک سرگذشتوں سے بھي اسکا تعلق رها ہے جو دنیا کے گذشته تاریخي زمانوں کي وحشت انگیز یادگاریں هیں ' اور جنسے اس افسوس ناک صداقت کي تصدیق هوتي ہے که بہتر سے بہتر اور اشرف سے اشرف آله و وسیله بھي انسان کے بہیمي جذبات کے قبضه میں آکر بدترین لعنت و عذاب بن جا سکتا ہے !

فن کیمیا کے جس قدر ابتدائي تجارب هیں ' وه دنیا نے صرف دو طریقوں سے حاصل کیے هیں :

(١) بہت سے لوگوں کو خیال پیدا هوا که ادنیٰ درجه کي دھاتوں کو کسي خارجي ذریعه سے اعلیٰ درجه کي دھاتوں میں منقلب کردیا جاے - مثلاً تانبے کو سونا بنا دیا جاے یا قلعي اور پاره کو چاندي کي صورت اور خواص میں بدلدیا جاے - اس مقصد کے حـاصـل کرنے کیلیے بڑي بڑي علمي اور تجـارتي کوششیں شروع هوئیں اور صدیوں تـک بڑے بڑے حکمـا اور علمي حلقے اس مقصد کے تجربوں میں مشغول رهے - وه اپنے مقصد میں تو کامیاب نهوے لیکن انکے تجربوں سے ضمناً بہت سے قیمتي مسائل معلوم هوگئے جو ایک عمده ابتدائي سرمایه اصلي فن کیمیا کا ثابت هوا ! -

(٢) پہلا ذریعه تو یه غلط فهمي اور غلط تلاش تھي - دوسرا ذریعه انساني وحشت و جرائم کے مقتدر اور مخفي حلقوں کا علمي وسائل سے مقصد برآري کي کوشش کرنا ہے جو عصر قدیم سے لیکر ازمنۂ مظلمه (مڈل ایجز) کے بعد تـک برابر جاري رهي - تاریخ کے مطالعه سے ان شریر اور جرائم پیشه اشخاص اور جماعتوں کا پته چلتا ہے جو اپنے علم و حکمت کو اس راه میں صرف کرکے اپنے بڑے بڑے ذاتي فوائد حاصل کرنا چاهتي تھیں - یه وه لوگ تھے

(عام جلسہ کی ضرورت کا اعتراف)

پس ٹھیک ٹھیک اسی اصول کار کی بموجب جو اب تک متفق و متحدہ طور پر ظاہر کرتے آئے ہیں، ہندوستان کے ہر حصہ سے اصلاح ندوہ کے لیے ایک عام جلسہ کی صدائیں اٹھیں، اور نفس اصلاح کا تقریباً ہر حلقہ اور ہر گروہ نے اعتراف کیا - شاید ہی دو چار ماہ کے اندر کسی تعلیمی مسئلہ کے متعلق اسقدر عام اتفاق کی قوت میسر آئی ہے، جیسی کہ بحمد اللہ اس مسئلہ میں حاصل ہوئی - اسقدر سرعت سے مطالبۂ اصلاح کی قوم نے حمایت کی کہ اسکو کسی بڑی سازش سے تعبیر کرنے کے سوا منکرین اصلاح کوئی توجیہہ نہ کر سکے -

عام جلسے کی ضرورت کے عام اعتراف کے بعد یہ سوال سامنے آتا تھا کہ وہ عام جلسہ کہاں منعقد ہو؟ -

مخالفین اصلاح کہتے ہیں کہ اسے لکھنو ہی میں منعقد ہونا تھا، اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ جہاں کا معاملہ ہو، وہیں سعی اصلاح زیادہ موزوں اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے - جو لوگ یہ خیال اپنے فریقانہ مقاصد کی بنا پر ظاہر کرتے ہیں، انسے تخاطب تو مفید نہوگا، البتہ غیر جانب دار لوگوں کو ذرا سوچنا چاہیے کہ ایسا کہنے وہ ایک کھلی اور روشن بات سے کس طرح تجاہل و اغماض کر رہے ہیں؟ ندوۃ العلما کا سارا ماتم اسی میں ہے کہ چند حضرات نے اسے اپنے شخصی اقتدار کا گھر بنا لیا ہے، اور ملک کے قابل اور کارکن اشخاص کیلیے اس میں کوئی جگہ نہیں رہی ہے، اور صرف یہی بات مبدء اصلی ہے ان تمام خرابیوں کا جنکے ذریعہ کوئی کوشش اندرونی اصلاح کی کامیاب نہیں ہو سکتی -

پس ایسی حالت میں اصلاح کے مسئلہ پر غور کرنے کے لیے خود لکھنو میں جلسہ کرنا جو مدعا علیہ فریق کا مرکز ہے، کیونکر اس خواہش کو پورا کرسکتا تھا، جو عام طور پر غیر جانب دار کمیٹی کے قیام پر زور دے رہی تھی؟ اسکے تو صاف معنی یہ تھے کہ جن لوگوں کے خلاف یہ سارا شور و غل ہے، پھر خود انہی کے قدموں پر مسئلہ اصلاح ندوہ کو گرا دیا جائے، اور چھوڑ دیا جائے کہ جس طرح چاہیں وہ اسکا سر کچل ڈالیں -

اصل یہ ہے کہ لکھنو کا نام صرف اسی لیے بار بار لیا جاتا ہے کہ وہاں حضرات ندوہ اپنی مجارتی پیدا کرنے کے عمدہ وسائل اپنے ہاتھہ میں رکھتے ہیں، جسکا ایک چھوٹا سا نمونہ ایک مرتبہ عہدہ داروں کے انتخاب جدید میں نظر آ چکا ہے - اگر لکھنو میں جلسہ ہوتا، تو باسانی ممکن تھا کہ ہزار پانچ سو آدمی شہر اور اطراف سے بلا لیے جاتے، اور وہ شور مچاتے کہ اصلاح کوئی چیز نہیں - ہم کو کارکنان ندوہ پر پورا اعتماد ہے - چونکہ اسکا موقعہ لکھنو سے باہر حاصل نہیں ہے اسلیے اسکا ہمارے دوستوں کو بڑا ہی رنج ہے -

پس لکھنو میں تو اس جلسے کا ہونا کسی طرح بھی ممکن نہ تھا، اور اسے ہر صاحب بصیرت حتی کہ خود ارکان ندوہ بھی تسلیم کرینگے، اگر وہ انصاف اور عدالۃ سے کام لیں، اور وقتی مخالفت اور ضد کو چھوڑ دیں - رہی یہ بات کہ لکھنو کے علاوہ کسی دوسرے شہر میں ہو تو کہاں ہو؟ تو اس کا جواب صاف یہ ہے کہ جس شہر کے لوگ اپنا وقت، اپنا روپیہ، اپنا دماغ، اور اپنی ہمدردی ایثار کرکے جلسہ طلب کریں اور فریق مخالف کے علاوہ عام پبلک اسپر کوئی معقول اعتراض نہ کرے، نیز بہت اچھا ہو اگر کوئی مرکزی مقام اور ہر طرف کے آدمیوں کی شرکت کیلیے سہولت رکھتا ہو -

چونکہ جلسے کی ضرورت اور کمیشن کے انتخاب کی صدائیں ہر جانب سے اٹھہ رہی تھیں تو کسی شہر سے بھی ایسے جلسے کیلیے آمادگی و مستعدی ظاہر نہ ہوے، اور غریب ندوہ کیلیے بڑی بے کسی تھی کہ اس گرمی میں اپنا کار و بار معطل کرکے کسی عظیم الشان جلسے کا انتظام کرتا؟

لیکن خدا کی مرضی یہی تھی کہ باوجود ان تمام باتونکے کام ہو، اور مسئلہ ندوہ غفلت و بے توجہی کی نذر نہ ہوجائے - پس اس نے بزرگان دہلی کے دلوں میں اس خدمت جلیل و عظیم کا خیال پیدا کر دیا، اور وہ ہر طرح کی تکالیف اور صرف مال و وقت کرنے کیلیے مستعد ہوگئے - انہوں نے ایک جلسہ اپنے اہل الرائے اور کارکن حضرات کا منعقد کرکے جلسے کی تجویز منظور کی اور اسکا عام اعلان اسی وقت تمام اردو انگریزی اخبارات میں کردیا - صوبجات متحدہ، بنگال، بمبئی، اور پنجاب کے بعض مشاہیر و عہدہ داران مجالس بھی انکی تجویز سے متفق ہوے، اور انہوں نے اجازت دی کہ اعلان میں انکے دستخط بھی بڑھا دیے جائیں - بمبئی میں انجمن اسلامیہ مسلمانوں کی سب سے بڑی انجمن ہے - پنجاب میں انجمن حمایت اسلام اور انجمن اسلامیہ کی حیثیت تسلیم کرنے سے کسی کو انکار نہ ہوگا - الہ آباد کی پراونشیل مسلم لیگ اپنے صوبے کی باقاعدہ جماعت ہے - ان تمام مجالس کے عہدہ داروں نے اپنے دستخط سے اعلان کی اشاعت منظور کرکے شرکت فرمائی -

کسی ایسے جلسہ کیلیے اس شہر کی خواہش اور ... کے بعد صرف یہ دیکھنا ضروری تھا کہ وہاں کے لوگوں کی مثل لکھنو کے کوئی فریقانہ حیثیت تو نہیں ہے؟

چونکہ واقعات نے باوجود ہزار سعی و جہاد مخالفت، مخالفین اصلاح کے مقاصد کا ساتھہ نہیں دیا، اسلیے ظاہر ہے کہ اب وہ اسکے سوا کر ہی کیا سکتے ہیں کہ جلسے کی غیر جانب دارانہ حیثیت سے انکار کریں، اور کہیں کہ دہلی کی تمام مخلوق، نیز وہ تمام انسانوں کا گروہ عظیم جو انکے مدعو کردہ جلسے میں شریک ہوا، پیشتر ہی سے مخالف تھا -

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب عدالت میں کوئی شخص فریق ہار جاتا ہے تو یہ کہکر اپنے دل کو تسکین دیتا ہے کہ جج کو کچھہ دے دلاکر میرے مخالف نے اپنے ساتھہ ملا لیا ہوگا - پس یہ کہنے کا تو ہمیں چنداں خیال نہیں کرنا چاہیے - البتہ یہ بات قابل غور ہے کہ اگر اتنی بڑی جماعت واقعی مخالفین اصلاح کی مخالف ہے اور ابتدا ہی سے مخالفانہ راے رکھتی ہے، تو پھر ارکان ندوہ اس بیان کے تسلیم کرنے سے کیوں انکار کرتے ہیں کہ عام راے انکے ساتھہ نہیں ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ کے حل کیلیے کسی غیر جانب دار مقام کی جلسہ کیلیے ضرورت تھی تو دہلی کی موزونیت میں کسی صاحب انصاف کو عذر نہونا چاہیے - دہلی کے بزرگوں نے کبھی بھی ابتک ندوہ کے مناقشات میں کوئی حصہ نہیں لیا، اور نہ کبھی انہوں نے کوئی ایسی کارروائی کی جو فریقانہ حیثیت پر دلالت کرتی ہو - وہ نہ تو مخالفین اصلاح کے معہود فی الذہن دشمنوں کی قوت اور اثر کی کوئی جگہ ہے، اور نہ دیگر مقامات کے مقابلے میں وہاں داعیان اصلاح کو کوئی خاص بلکہ حاصل ہے - بلکہ جو لوگ اصلاح کے مخالف اور منکر تھے، انہی میں سے بعض بزرگوں کا وہاں اثر ہونا چاہیے کیونکہ وہیں کے رہنے والے ہیں اور قدرتی طور پر اپنی کوئی جماعت اور حلقہ اثر رکھتے ہونگے - چنانچہ اس جماعت سے کام لینے کی پوری کوشش کی گئی او ۱۰ کی صبح تک جاری رہی -

(۳)

اس کو هم دور احتراق (Phlogistoc Period) (عربي میں اس کا ترجمه عصر السعیر کیا گیا ہے) کہسکتے هیں - یه سترهویں صدي کے وسط سے شروع هوتا اور اٹھارویں صدي کے آخر میں ختم هوجاتا ہے - اس عرصے میں بہت سے علماء کیمیا نے ایک مستقل فن بنانے کي کوشش کي - اس سعي کے لحاظ سے کیمیـا کي تاریخ رو برٹ بول (Robert Boyle) کے وقت سے شروع هوتي ہے - روبرٹ بول کا یه اصـول تهـا که اس فن کا مقصد ترکیب اجسام کا علـم ہے اور بس -

اس دور میں ارباب بحث و تحقیق کے خیـالات پر چنـد خاص مسائل چهاگئے تھے جنمیں سب سے زیاده اهم مسئلۂ احتراق کا ہے اور اسي لیے هم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکھا ہے - اس دور کے علماء کیمیا کا یه اعتقاد تھا که جب کوئي شے جلتي ہے تو اس سے ایک عنصر نکلتا ہے جسے فلو جستن (Phlogiston) کہتے هیں - فلو جستن ایک فرضي عنصر ہے جسکے متعلق فرض کیا گیا تھا که وہ خالص آگ ہے اور آتشگیر مادوں میں ملا هوا رهتا ہے - یه اعتقاد عرصه تک قائم رها - یهاں تک که ایک مشهور عالم کیمیاوي (Lavaisier) نے اس خیال کو باطل ثابت کیا ' اور اسوقت سے چوتھا یا موجوده دور شروع هوا -

یه دور لوزایر کے عظیم الشان و دقیق کارناموں سے شروع هوتا ہے - اس کیمیاوي جلیل نے اپنے تجارب سے ثابت کردیا که اشیاء کے جلنے میں هوا کو بهت بڑا دخل ہے ' نیز یه که احتراق اور فلو جستن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تھے ' وہ وهم محض سے زیاده نهیں هیں - اسي ایک اصول کے دریافت هو جانے سے دفعتاً نظریۂ احتراق کي بنیادیں اسطرح هلگئیں که پھر قائم نه رهسکیں -

جیسا که بعد کے مباحث سے آپکو معلوم هوگا ' در حقیقت لوزایر نے وہ عظیم الشان خدمت اس فن کي انجام دي ہے جسکي وجه سے اسکا نام همیشه تاریخ کیمیا کے صفحات میں محفوظ رهیگا - اس کے اس کار نامه کي عظمت کا اندازہ صرف اسي سے هوسکتا ہے که اهل فن نے اسے " موجوده فن کیمیا کے باپ " کا لقب دیا ہے !

مگـر افسوس که قسمت نے اسـکا ساتھ نه دیا - انقلاب فرانس کے عهد کشت و خون میں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا دیا !

اس عهد کے ارباب فضل میں ڈالٹن (Dalton) اور برزیلیوس (Berzelius) بھي هیں - اول الذکر ایک انگریز حکیم ہے جس نے ذرات کا وہ عظیم الشان نظریه وضع کیا جو آج علوم کیمیاویه کا سب سے بڑا محور ہے - ثاني الذکر سویڈن کا باشنده تھا - اس کا سب سے بڑا کار نامه مختلف عناصر کے اوزان ذري کا (یعني اس وزن کا جو ذرات سے پیدا هوتا ہے) اندازہ کرنا ہے -

اسکے بعد عهد آخر کے ارباب کمال کي جماعت ہے ' جنمیں سویڈن کا ارني نس (Arrhenius) هالینڈ کا وانت هف (Vant Hoff) جرمني کا برتولت Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرینکلینڈ Frankland اور سیـر ولیـم رامزے Sir W. Ramsay مشهور صنادید فن هیں ہے - ان میں سے چار اول الذکر علماء نے کیمیا کي ایک نئي شاخ کي بنیاد ڈالي جسکو کیمیاے طبیعي کہتے هیں - کیمیاے طبیعي میں مرکبات کے خواص طبیعي اور ترکیب کیمیاوي کے باهمي تعلق سے بحث هوتي ہے -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

بریدفرنگ

کارزار البانیا

فتائج و ...

غالباً یاد هوگا - الهـلال جلد ۳ نمبر ۲۵ میں البانیا کي فوجي تیاریوں کے متعلق ایک مضمون مع چند اهم تصاویر کے شائع کیا گیا تھا - اس مضمون میں جن قومي اور جنگي تیاریوں کی اطلاع دي گئي تھی' وہ اب بڑي حد تک مکمل هوگئی هیں - ٹائمز کا ایک جنگي مراسله نگار لکھتا ہے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار البانیا کي قومي فوج میں داخل هوچکے هیں ' انکي تعداد قریباً ایک لاکھ دس هزار ہے ' اور روزانه نئے نئے امید وار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آ رهے هیں !

چونکه اس فوج میں هر شخص داخل هوسکتا ہے اسلیے قدرتاً بهت سے داخل هونے والے بچے ' بوڑھے ' اور مریض و کمزور اشخاص بھي هونگے - اس بنا پر یه خیال چنداں صحیح نه هوگا که سوا لاکھ کي تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ هوتا ہے ' في الواقع اسکی فوجي قوت بھي اتني هي هوگي -

مگر اس خیال کو زیاده وسعت دینا اور اس فوج کو' جس کا هر فرد نه بر بناء ملازمت و قانون ' بلکه محض جوش قلبي و عزت و محبت وطني کیلیے اپنے خون کا آخري قطره تک بہادینے کیلیے تیار ہے ' بھیڑوں کا ایک گله سمجھه لینا بھي صحیح نه هوگا - کیونکه جس شخص کو خوش قسمتي سے اس فوج کي پلٹنوں کے دیکھنے کا موقعه ملا ہے' وہ اچھي طرح جانتا ہے که هر پلٹن کا بیشتر حصه وهي لوگ هیں ' جنکي رگوں میں ابھي عنفوان شباب کا خون دوڑ رها ہے ' اور جو اس سے زیاده تنومند اور چاق و چوبند هیں' جسکي توقع انکو دیکھنے سے پہلے هوسکتي ہے -

رها جوش اقدام و سر فروشي ' تو اسکے متعلق صرف یه کهدینا کافي هوگا که ظفر و فیروز مندي کي روح تو اسمیں خود بادشاہ کي فوج سے بھي کهیں زیاده ہے - بادشاہ کي فوج کي منظوں تنخواہ کی ترغیب اور قانون کي قوت سے چلتي ہے ' مگر یهاں اسکي جگهه جوش وطنیت اور حمیت و غیرت قومي اسکے اندر کام کررها ہے ! و شتان بینهما "

(حکومة کي بیچارگي)

جو لوگ اس ملکي فوج کے نظام سے واقف نهیں ' وہ سمجھتے هیں که اگر حکومت اس وقت سختي اور جبر سے کام لے تو اس حرکت کو فوراً روکسکتي ہے - وہ اسکے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) کا محاصره کرلے ' اور اسکے چلانے زعماء و روساء تحریک هیں ' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نهیں غور کرتے که اگر اس فتنه کا انسداد صرف اسي جرأت اور قانوني قوت پر موقوف هوتا ' تو ... لیکے تکوں کبھي بھي ان کرنے کوں اور تهدید آمیز ... میں نه الجھنے دیتي ' اور آج سے بهت قبل وہ سب کچھه کرچکي هوتي ' جو آج همارے دماغ میں کوشش کررها ہے -

جو اپنے بعض ذاتي مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے' اور انکو مخفي اور ناقابل گرفت ذرائع سے هلاک کرنے کیلیے نئے نئے زهروں اور قاتل ادویہ کے متلاشي تھے -

بڑي بڑي اقتدار طلب اور حکومت خواہ جماعتیں تھیں جو ایسي ادویات اور مرکبات طیار کرتي تھیں جنکے ذریعہ اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیدہ هلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج ہے - متعدد بت پرست اقوام کي مذهبي جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطہ کے متعصب اور جرائم پیشہ مسیحي خانقاهیں بھي اس سلسلے کي ایک مشہور کڑیاں هیں' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعہ نما خانقاهوں کے تہہ خانوں میں انساني هلاکت و وحشیانہ جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کي لعنت سے صرف چند صدي پیشتر هي دنیا کو نجات ملي ہے !

زمانۂ گذشتہ کي پراسرار کہانت اور مذهبي پیشواؤں کي خوفناک قوتیں بھي بہت کچھہ اسي فن کے پوشیدہ تجربوں کا نتیجہ تھیں - یہ لوگ پہاڑوں کي غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تہہ خانوں میں اپنے علم و تلاش کو ان چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نہ تھے' اور پھر انکے ذریعہ اپنے تئیں غیر معمولي اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاهر کرتے تھے - روم اور جرمني کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راهبوں کي خوفناک قوتوں کا تفصیلي تذکرہ تاریخ میں موجود ہے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زهر هوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو هلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروہ (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا ہے) عجیب الخواص ادویات مہلکہ کے لحاظ سے پوشیدہ اور علمي جرائم کي ایک پوري تاریخ ہے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاهتے تھے' انکے بڑے بڑے پوشیدہ حلقے موجود تھے' اور اُنھوں نے اُس عہد کے پوشیدہ علوم و حکمت کے جاننے والوں کي مدد حاصل کرکے ایسي مرکبات حاصل کرلي تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عہد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحي حکومت قائم هوئي' اور اس نے مشہور و معروف عدالت روحاني (انکویزیشن) کے ذریعہ انسانوں کیلیے سب سے بڑي مسیحي لعنت کا وحشت ناک سلسلہ شروع هوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحي یورپ میں پھیل گئے تھے' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعہ منجملہ دیگر مخفي اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھي تھے -

اسي طرح چودھویں صدي مسیحي سے لیکر سولھویں صدي کے اواخر تک روم اور جرمني میں پادریوں کي ایک مخفي اور خوفناک عدالت کي شاخیں پھیلي هوئي تھیں' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیدہ پوشیدہ تمام یورپ میں منتشر اور بادشاهوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے' انکي نسبت بے شمار شہادتیں موجود هیں' جنسے معلوم هوتا ہے کہ انساني هلاکت کیلیے بہت سے کیمیائي عرقیات کا انھیں علم تھا' اور اُسکي تجربہ گاهیں اُس عہد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاهوں کے اندر موجود تھیں - وہ طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کي ترکیب و تجزیہ کا تجربہ کرتے تھے' اور انھوں نے ایسے ایسے آلات بھي ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائي تجارب میں استعمال کیے جاتے هیں - وہ زهریلے جانوروں کے اعضا سے زهر نکالتے' اور درندوں کو زندہ لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیواني مادے اور آنتڑیوں کے عرق کھینچتے !

یہ ایک وحشیانہ اور خونخوارانہ تجربہ تھا' لیکن اسکي وجہ سے فن کیمیا کے بہت سے تجربے معلوم هوگئے' اور گو پوشیدہ علوم اور پراسرار معلومات هونے کي وجہ سے انکا بڑا حصہ غیر معلوم هي رها' تاهم جسقدر بھي معلوم هوسکا' وہ اس فن کی ابتدائي معلومات کا قیمتي ذخیرہ ہے -

(۲ ۴ ۰ ۴ ا کے مبدۃالہ ۰ دور)

دنیا میں جب تک کوئي شے زندہ رهتي ہے' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسلہ جاري رهتا ہے' لیکن جب وہ مرجاتي ہے تو یہ سلسلہ منقطع هوجاتا ہے - یہي حالت علوم کي بھي ہے - علوم جب تک زندہ رهتے هیں اسوقت تک همیشہ انمیں حذف و اضافہ اور ترمیم و اصلاح هوتي رهتي ہے -

یہ مضمون کیمیا کي مکمل تاریخ نہیں بلکہ صرف اس کا ایک صفحۂ مطالعہ ہے' اسلیے هم مجبور هیں کہ فن کیمیا کے صرف اهم دوروں کو لے لیں اور انپر نہایت اختصار و اجمال کے ساتھہ بحث کریں - کیمیا کے اهم دور چار هیں :

(۱)

اس دور میں لوگوں نے علمي یا کم از کم باقاعدہ تجارب کے ذریعہ کیمیاوي ظواهر و آثار کا مطالعہ نہیں کیا - اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ انھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یہ تھا کہ جسطرح هوسکے' کم قیمت دھاتوں کو قیمتي دھاتوں مثلاً چاندي یا سونے کي صورت میں منتقل کردیا جائے - یہ کوشش اهل مصر میں پہلي صدي عیسوي تک جاري رهي - یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ کیمیا اُسي علم کا نام ہے جسکے مطابق چاندي اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد هي مسلمانوں کا عہد علمي شروع هوا اور ان میں بھي گو ابتدا میں اس غلط خیال کو اشاعت هوئي اور اسکا سلسلہ برابر قائم رها' لیکن اُنھي کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکي تغلیط بھي کي اور فن کیمیا کو اصلي مقاصد اور علمي شکل کے ساتھہ مدون کرنا چاها -

مگر یورپ میں یہ دور سولھویں صدي عیسوي کے وسط تک برابر قائم رها چاندي سونا بنانے کے مدعي شعبدہ هزارها انسانوں کو دھوکا اور فریب دیکر لوٹتے رهے -

(۲)

اسکو هم دور طبي بھي کہسکتے هیں کیونکہ اسمیں حالت یکسر هوگئي' اور بجاے اسکے کہ ارباب فن کا مقصد عملاً چاندي اور سونے کے ساتھہ مخصوص هوتا' اب انکے پیش نظر صرف ادویہ کي تیاري آگئي - اس دور میں طب اور کیمیا پہلو بہ پہلو تھے - عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ صحت و مرض' تغیرات کیمیاوي هي کا کام ہے - اسلیے جب کوئي شخص بیمار پڑجاے تو اسکي صحت یابي کے لیے ضروري ہے کہ اسکے بدن میں کوئي اثر کیمیاوي پیدا کیا جاے -

سیرا سلسس (Saracelsus) سب سے پہلا شخص ہے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وین هیل منٹ (Van Helmont) جیسے زبردست عالم تک نے اس مذهب کو قبول کرلیا تھا - اس انقلاب کا نتیجہ یہ هوا کہ بہت سے مرکبات کیمیائیہ خصوصاً فلزي مرکبات ایجاد هوے - یہ دور سترھویں صدي کے وسط میں ختم هوجاتا ہے - اسمیں سب سے زیادہ کامیاب اور علمي حصہ مسلمانوں کے عہد طبي و کیمیائي کا ہے -

ثابت هوتي هے تو وہ فوراً معزول کرديا جاتا هے ' اور اسکي جگه دوسرا شخص مقرر کيا جاتا هے -

انگريزي فوج کے بہت سے افسروں نے وعدہ کيا هے کہ وہ اس ملکي فوج کي هر طرح مدد کرينگے - چنانچه ان ميں سے بعض تو گورنمنٹ کی فوج سے مستعفي هوکے آ بهی گئے هيں اور بعض نے اگرچه ابهي استعفاء نہيں ديا هے مگر تاهم جب ضرورت پڑيگي فوراً داخل کر دينگے -

مسٹر اسکوئتهه خواہ کتنا هي چهپانے کي ناکام کوشش کريں ' مگر يه واقعه اب سبکے پيش نظر هے کہ پچهلے دنوں انگلستان کي فوج نے اپنے السٹر کے بهائيوں پر تلوار اٹهانے ميں ايک سپاهي کي طرح آمادگي ظاهر نه کي تهي اور بہتوں نے تو اسي وقت اپنا اپنا استعفا پيش کر ديا تها - اس وقت پوري گورنمنٹ اس واقعه سے بد حواس هوگئي تهی سپه سالار کو بالآخر خود بهي مستعفي هوجانا پڑا !!

ان فدا کاروں کے ساتهه پادري بهي شريک هيں جنميں سے بعض تو محض قوم کو تحريض و ترغيب دينے کے فرائض انجام ديتے هيں ' اور بعض سپاهيانه حيثيت سے بهی حصه لے رهے هيں -

ايک کمپني خبر رساني کے ليے بهي مخصوص هے - چونکه اسکا تعلق تمام مرکزوں سے هے اسليے اسميں هر مرکز کے چيدہ چيدہ اشخاص شامل هيں - اس کا سرخيل بلفاسٹ کا ايک مشهور رئيس هے -

اس کمپني کے پاس ۴ سو موٹرکار اور ۲ سو موٹر بائيسکل هيں - انکے علاوہ جهنڈياں ' ليمپ ' وہ آلات جنکے ذريعه محض دهوپ کي وساطت سے خبر بهيجي جا سکتي هے ، وغيرہ وغيرہ تمام سامان مخابرۃ کافي مقدار ميں موجود هے - تجربه سے معلوم هوا هے کہ ۴ گهنٹه کے اندر صوبه کے اس گوشے سے اس گوشے تک خبر بهيجي جا سکتي هے !

السٹر کي فدا کار عورتوں کي رجمنٹ جو قومي جهنڈياں هاتهه ميں ليے هوے آ رهي هيں !

تحقيقات سے يه بهی معلوم هوا هے کہ اس کمپني ميں انگريزي فوج کے افسروں کي طرح ڈ کشانه کے بهی بہت سے اعلی ملازم شريک هيں !

(عورتوں کي شرکت)

عورت جو انسان کي هر خدمت اعلی اور فضيلت وطني و ملکي ميں هميشه شريک رهی هے ' السٹر کي اس قومي تحريک کے اندر بهی هر طرح مشغول نظر آتی هے !

ملکي فدا کاري کي لہروں نے مردوں اور عورتوں ' دونوں کو يکساں طور پر هلا ديا - السٹر کي عورتوں نے بهي اس دفاع کي ويسي هي طياریاں کی هيں جيسي که مردوں نے - انکي فدا کار فوج کي بهي خاص خاص پلٹنيں مرتب هوئي هيں ' اور ميدانوں ميں انکے غول کے غول صف آرائيوں اور قواعد جنگ کے سيکهنے ميں مشغول نظر آتے هيں !

فوج کے ان تمام کاموں کيليے جو عام نقل و حرکت ' تيمار داري ' بار برداري ' پيغام رساني ' اور جاسوسي و مخبري سے تعلق رکهتے هيں ' عورتوں هي سے مدد لی جا رهي هے - نوجوان اور سالخوردہ ' هر طرح کي عورتيں اسميں شريک هيں - انهوں نے اپنے ليے خاص طرح کي جهنڈياں بنالي هيں اور فوجي وضع کا چست و آسان لباس اختيار کيا هے - پال مال گزٹ کے نامه نگاروں نے جب انسے گفتگو کي تو انکي قومي جاں نثاري کے ولولوں کو سنکر حيرت زدہ اور مبهوت هوگئے - ايک نامه نگار لکهتا هے کہ السٹر کي اٹهارہ برس کي لڑکي وهاں کے چهل ساله با همت جوان سے کسي طرح جوش و اولوالعزمي ميں کم نہيں هے !

(مسٹر انورڈ کارسن)

اس سلسلے ميں سب سے زيادہ عبرت انگيز منظر جو هندوستانيوں کيليے هو سکتا هے ' اس تحريک کے مشهور ليڈروں کي عجيب و غريب حالت هے -

مثلاً انورڈ کارسن هي کو ديکهيے - يه شخص فوجي تحريک کا مشهور سرغنه هے - ابتدا سے گورنمنٹ کا مقابله کر رها هے ' صاف صاف طور پر کہتا هے کہ تلوار اور بندوق سے مقابله کيا جاليگا - پهر کہنے کا عهد بهي گذر گيا اور کرنے کا دور شروع هوا - تمام السٹر نے فوجي طياریاں شروع کرديں ' اور اسکي روک کيليے جتني کوششيں کي گئيں ' سب کي سب بالکل بے اثر رهيں - اب السٹر پوري طرح آمادۂ جنگ و پيکار هے !

با ايں همه انورڈ کارسن کے ساتهه گورنمنٹ کچهه بهي نہيں کرسکتي - گرفتار کرنا يا گرفتاري کا وارنٹ جاري کرنا تو بڑي بات هے ' اتني قوت بهي نہيں رکهتي کہ اسکي نگراني کيليے پوليس کے جاسوسوں کو متعين کرے - وہ بلا تکلف لندن کي گليوں سے گذرتا هے ' اور اسکے بڑے بڑے هوٹلوں ميں آرام کي نيند سوتا هے - صرف اتنا هي نہيں بلکه هائيڈ پارک ميں هزاروں انسانوں کے سامنے شرر بار اور شعله خيز تقريريں کرتا هے ' گورنمنٹ کو اعلان جنگ ديتا هے ' اور اسکي مخالفانه تدبيروں اور مصنوعي اظهار ! اقدام " پر ٹهٹها مار مار کر هنستا هے - مسٹر ايسکوئتهه اور وزراء حکومت کچهه فاصلے پر کهڑے رهکر سب کچهه سنتے هيں ' اور خاموش و بے حرکت چلے جاتے هيں !

يه حالت هے اس ملک کي جو حقيقت ميں آزادي کا گهر اور حريت کي مملکت هے !

اسکے مقابلے ميں هندوستان کي حالت پر بهي ايک نظر ڈال ليجيے تاکہ انتہا کے دونوں سرے سامنے آ جائيں - گورنمنٹ کے مقابلے يا تحقير کا خيال تو خواب ميں بهي آنا مشکل هے - البته کچهه لوگ هيں جو ملک کي تباهي پر روتے هيں اور جابرانه قوانين کے نفاذ پر ماتم کرتے هيں - انکے هاتهه ميں نه تو تلوار هے ' اور نه هي انکي زبان پر جنگ کا لفظ - بغاوت کا ايک بهيد سا اشارہ بهي کبهي انکي زبان سے نہيں نکلتا ' اور وفاداري پکارتے پکارتے انکي زبانيں سوکهه گئي هيں - تاهم پوليس کي ايک رپورٹ يا کسي جاسوس کا ايک حرف مخفي بهي انکي زندگي اور زندگي کي قدرتي آزادي کے سلب کرلينے کيليے کافي هے - پهر يا تو جيل خانوں کي ديواروں کے اندر نظر آتے هيں ' يا عدالتوں کے سامنے مجرمانه سر جهکائے هوے !

... پارٹیوں کے اختلافات کی وجہ سے انکی تہوارات (جنگی ...) السٹر والے کا ایک قطرہ خون بھی گر گیا تو اسکو ... جنگی کے پر ہیبت ناموں سے موسوم کیا جا ... سکتی، اور اگر وہ اسقدر بد اندیش ہو بھی جائے ... وہاں کی حالت اسدرجہ قوی ہے کہ اس تحریک کی سرکوبی و پامالی میں کبھی کامیاب نہ ہوگی - اس تحریک کے بانیوں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکھا ہے، جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود ہے، اور پھر یہ ایک عظیم الشان داخلی جنگ ہوگی، جو قرون گذشتہ کی باہمی خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

السٹر کارسن السٹر کے بلند گاہ میں کھڑا ہے اور فوجی استحکامات کیلیے حکم دے رہا ہے!

(عدم تمرکز)

السٹر کی ملکی فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی ہے - یعنی اسکا کوئی مرکز عمومی نہیں جسکے ساتھہ پوری فوج کا وجود یا عدم وابستہ ہو، اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بھی گرفتار کرلیا جائے جب بھی اسے کوئی ایسا صدمہ نہ پہنچیگا جو اسکی ہستی کے لیے فیصلہ کن ہو -

اس قسم کی تمام قومی تحریکوں کو محض مرکزیت ہی کی وجہ سے نقصان پہونچتا ہے - اسکی قوت صرف چند لیڈروں کے ہاتھہ میں ہوتی ہے جنکو گورنمنٹ گرفتار کرلیتی ہے، اور پھر انکی تحریک ضعیف ہوجاتی ہے - پس ان تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رہنا چاہیں، ضروری ہے کہ اپنا ایک مرکز کبھی بھی نہ رکھیں - انکی قوت سمندروں کی طرح پھیلی ہوئی ہو جسکی سطح کا ہر حصہ مرکز اور جسکی موجوں کی ہر چھوٹی طاقتور ہوتی ہے!

السٹر کا موجودہ نظام یہ ہے کہ تمام فوج متعدد مرکزوں میں منقسم ہے - ہر مرکز میں متعدد کمپنیاں ... ہر کمپنی میں متعدد ریجمنٹ ہیں - ریجمنٹوں میں سپاہیوں کی تعداد مختلف ہے - جس مقام پر جسقدر افراد جمع ہوے، اتنے ہی آدمیوں کا وہاں ریجمنٹ بنا دیا گیا -

(قومی فوج کی تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجی مرکز ہیں - ان ۹ مرکزوں میں ۹۹ ریجمنٹیں ہیں - بلفاسٹ میں جو اس تحریک کا صدر مقام ہے، ۸ - ریجمنٹ ہر وقت موجود رہتے ہیں - ان ریجمنٹوں کے علاوہ بقیہ فوج تمام صوبہ میں پھیلی ہوئی ہے، بعض میں ۳ ریجمنٹ ہیں، بعض میں تین بعض میں دو، اور بعض میں صرف ایک ہی سواروں کی پلٹن ہے، مگر اس سے ضعف یا کمزوری کا نتیجہ نہ نکالنا چاہیے - کیونکہ جو مرکز جس وقت چاہے گھوڑوں اور سائیکل سواروں کی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا ہے -

اصولاً ہر ریجمنٹ میں ۳ سو سے لیکے ۲ ہزار ۲ سپاہی تک ہونے چاہئیں، مگر چونکہ انکی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہیں تاکہ اہل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاہتے ہیں کہ السٹر بھی ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور ہی شامل ہو) اسلیے اب کسی ریجمنٹ میں بھی ایک ہزار سپاہی سے زیادہ نہیں ہیں -

ان کمپنیوں اور ریجمنٹوں کو مرکز سے ہر قسم کے سامان جنگ و خورد و نوش کی برابر مدد ملتی رہتی ہے - اسکے علاوہ طبی امداد کا سامان بھی وسیع اور عمدہ پیمانہ پر ہے - تیمارداری کے لیے السٹر کی پرجوش خاتونیں ہیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافی مقدار میں گاڑیاں موجود رکھی گئی ہیں!

السٹر کی ملکی فوج کے نظام میں لا مرکزیت کے ساتھہ جمہوریت بھی شامل ہے - چنانچہ تمام ذمہ دار عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے - چھوٹی چھوٹی ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتی ہیں - پھر یہ انتخاب شدہ کمانڈر ریجمنٹ کے قائد کا انتخاب کرتے ہیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے ہیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر ہوتا ہے، اسکے انتخاب کا اختیار کبھی تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا ہے - کبھی فوج خود اپنے ہی ہاتھہ میں رکھتی ہے -

السٹر کے بڑے بڑے رؤساء اور عمائد کے متعلق فوج کی نگرانی کردی گئی ہے - اگر انمیں سے کسی کی غفلت وبے پروائی

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کردیتی ہیں ' کیساھي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہے ' اور ھمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ھدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگي جو بیان سے باھر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائی کے بجائے خود ایک رسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کي گولیونکے ساتھہ ساتھہ راز بھي تحریر کیا جائیگا -

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

جوہر ... مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے ہوے ھمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق آتے ھیں کہ وہ روح شراب میں بنائے جاتے ھیں ' جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ھیں - ہم نے اس جوہر میں برگ ثنا ' چوب چیني وغیرہ مبلدل و مبرد خون دوائیں شامل کردیے ھیں - جن کي شمولیت سے عشبہ کي طاقت دو چند ہوگئي ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بد نما داغ ' پھوڑے ' پھنسي ' بیقاعدگي حیض ' درد نسل ' ھڈیوں کا درد ' درد اعضا ' وغیرہ میں مبتلا رھتے ھیں اسکو آزمالیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازي میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائي جو نا تجربہ کار بنائے مضر و بے عمل ہوجاتي ہے - اور وہي دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمي عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاھر کرتي ہے - دوا سازي میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا سازاں اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نہو ' کبھي اسکا ترکیب دیا ہوا نسخہ سریع الاثر حکمي فائدہ نہ کریگا - یہي وجہ ہے کہ جاھل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازي کے اصول سے محض نا آشنا ہوتے ھیں بجاے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ھیں ' لہذا ان سے بچنا چاہیے - قیمت شیشي کلاں ۳ روپیہ - شیشي خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ -

حکیم ' ڈاکٹر ' حاجي غلام نبي زبدۃ الحکما شاھي سند یافتہ موچي دروازہ لاھور

اعــلان

ایک ھیڈ کلارک کي انگریزي دفتر کے لیے ضرورت ہے - اعلی علمي قابلیت تحریری لیاقت - دفتر کے کام کا تجربہ سابقہ - بی - اے پاس ہونا لازمي شرائط ھیں ' تنخواہ پچھتر روپیہ سے سو روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت دیجا سکتي ہے درخواست مع نقول اسناد جلد آني چاھئیں - پتہ ذیل میں مندرج ہے -

ھوم سکریٹري ھز ھائینس نواب صاحب بہادر
ریاست رامپور - یو - پي -

اڈیٹر الهـلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۳ صفحہ ۱۵ [۳۹۱])

میں ھمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئي تو میسرز - ایم این - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بناکر انہوں نے دي ھیں ' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح بہتر اور عمدہ ھیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کردیتي ہے - مزید برآں مقابلۃً قیمت میں بھي ارزاں ھیں ' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۳]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر ھمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹر وں کي تجویز سے اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک جوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۰ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

ھندوستاني دوا خانہ دھلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ہوئی ھیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ھیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ھندوستاني دوا خانہ تمام ھندوستان میں ایک ھي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت ، (خط کا پتہ)

منیجر ھندوستاني دوا خانہ دھلي

دیــوان و ... ت

(یعني مجموعۂ کلام اردو و فارسي جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود ھیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاھیر عصر متفق ھیں کہ دھلي اور لکھنؤ کي زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعري بلکہ یوں کہنا چاھیے کہ اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے ھیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کي بہت ھي کم امید ہے ...... آپ قدیم اھل کمال کي یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ھیں - " قیمت ایک روپیہ -

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۹ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج ...

مسلمان اب بھي ھوشيار ھون!

مظالم البانيا

حضرت همدرد قوم مرحوم

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - كل كے انگريزي روزانه اخبارات ميں يه خبر مجمل درج تھي كه ايپيرونس يعني ايپيرس كے عيسائي باشندوں نے مقسام كوده پر دو سو مسلمانوں كو نهايت بے رحمي سے انواع و اقسام كي عقوبتونكے ساتھه مار ڈالا اور گرجا كو آگ لگا دي - آج جو خبر كسيقدر تفصيل كے ساتھه لنڈن سے شائع هوئي هے اوسكا مطلب يه هے كه اس خبر كي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق هوئي هے كه كودره ميں نهايت بے رحمي اور ايذا رساني كي گئي هے- مظلوموں كي چھاتيوں' هاتھه' پاؤں ميں كيليں يعني ميخهاے آهني ٹھونكي گئيں - هارمسودا ميں بچے ملے جنكے ساتھه سخت بے رحمي كي گئي تھي - بھتونكي آنگلياں كاٹ ڈالي گئي تھيں - يه ظاهر هوا هے كه كيلوچ كے قريب درسكو اور ديگر مقامات ميں الباني مسلمانونكا قتل عام كيا گيا هے اور اونكو اونكے گھروں ميں ايپيرونس كے لوگوں نے آگ لگاكر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي كي خبر كا هے جو رائٹر كے ذريعه همكو آج ۹ مئي كو وصول هوئي هے - آپ كو معلوم هے كه ايسي خبريں كس احتياط كے ساتھه يورپ كے اخباروں ميں نكلتي هيں' اور كسقدر اُن ميں كاٹ چھانٹ كي جاتي هے؟ هندوستان ميں تو اور بھي زياده هوشياري و احتياط سے كام ليا جاتا هے باايں همه اس خبر كا آنا اسكي صحت كيليے دليل قاطع هے بلكه معلوم هوتا هے كه جو كچھه بيان كيا گيا هے وه اصليت سے بدرجها كم هے-

اب هندوستان كے مسلمانوں سے پوچھتا هوں كه سكوت كبتك؟ كيا وقت نهيں آگيا هے كه مدعيان اسلام كے جگر شق هوجائيں' اور سكون و صبر انهيں جواب ديدے؟ اگر ايسا نهيں تو پھر ايمان كا دعوا كيوں؟ اگر حكومت تركي كے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں كے ساتھه ايسا كرتے تو عيسائي حكومتوں كے جهاز اسوقت ۃ. ما ۱۱ پر گوله باري كررهے هوتے - جو لوگ ايك خدا كو پوجتے هيں اور خداے مصلوب و متعدد پر ايمان نهيں ركھتے' وه اس قابل كهاں كه انكي قابل نفرت وجود كے تلف هونے پر مطالبه كيا جاے؟ يورپ كا ان مظالم كے نسبت يه خيال هے كه اگر يه نه هوتا تو البانيا ميں ايك عيسائي بادشاه كيوں مقرر كيا جاتا؟ حالانكه تعداد مسلمانوں كي رعيت ميں به نسبت نصارے كے بهت زياده هے - پس اصل مدعا يه هے كه ان بد ترين كفار يعني مسلمانوں كا كسي طرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه كيا جاے - اگر كوئي مسلمان البانيا كا فرمانروا هوتا تو عيسائيوں كي جان و مال اور حقوق كي حفاظت كے ليے كل نصراني يورپ كے سلطنتيں اپني مجموعي قوت كے ساتھه موجود تھيں - كسي مسلمان كي كيا مجال تھي كه آنكھه اٹھا كر بھي اونكي طرف ديكھه سكتا' ليكن اس صورت ميں مسلمانوں كا قلع قمع كيونكر هوسكتا تها - اسليے جو اصلي مقصود تها اوسكا پهلا باب يه خوں ريز حالات هيں - اصلي كتاب آينده شروع هوگي -

مگر سوال مقدم يه هے كه هندوستان كے سات كرور مسلمانوں كو اسلام كے ليے كيا كرنا چاهيے؟ اسلام كي اصلي بنا فتح مكه سے پڑي' اور جبتك مسلمانوں نے جهاد كو نه چھوڑا وه ذليل نه هوے - جب سے اونھوں نے تلوار ڈالدي وه پامال هوگئے هيں - تركي اور كابل كو ديكھه لو كه كيا كرتي هے - يهاں هم مسلمانوں كے ليے جهاد شمشيري كا موقعه نهيں هے تو نهيں هم هندوستان كے مسلمان جهاد مالي كركے ايك بقية السيف سلطنت كو بچانے كي كوششيں كرسكتے هيں' پس براے خدا اٹھو اور مسلمانوں كو جگاؤ كه وه اپني آمدني كا ايك حصه اگرچه وه كيسا هي خفيف هو تركي كي بحري اور بري طاقت كے ليے وقف كر ديں -

اگر هندوستان كے سات كرور مسلمان ايك روپيه بلكه ايك پيسه بھي ماهوار اس غرض كے ليے وقف كرديں تو كيا كچھه هوسكتا هے - يه موقع هے كه كلكته' بمبئي' لكھنؤ' دهلي' لاهور وغيره شهروں ميں جلسه هاے عامه منعقد كيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي كے ليے اعانت طلب هو اور عام تحريك پيدا كيجاے - پھر جب يه تحريك شروع هو تو يه ضروري هوگا كه راجه صاحب محمود آباد اور سر كريم بھائي وغيره معتمدين ملك اسكے امين و محافظ بنيں اور قوم كو اپني اعانت كي نسبت پورا اعتماد رهے -

ميں ايك ملازمت پيشه شخص هوں' ميں اس كام ميں كوئي بڑا حصه لينے كي طاقت اپنے ميں نهيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست كرتا هوں كے آپ كمر همت باندهيں اور اگر آپ مناسب خيال كريں تو خدام كعبه كے كام كو اپنے ذمه لے ليں - اسلام و مسلمانوں كي نجات اسي ميں هے بشرطيكه ايمانداري سے كام كيا جاے -

(خاكسار - م - ا -)

دهلي كے خانداني اطبا اور دوا خانه نورتن دهلي

يه دوا خانه عرب - عدن - افريقه - امريكه - سيلون - آسٹريليا - وغيره وغيره ملكوں ميں اپنا سكه جما چكا هے اسكے مجربات معتمدالملك احترام الدوله قبله حكيم محمد احسن الله خاں مرحوم طبيب خاص بهادر شاه دهلي كے خاص مجربات هيں -

حوالي شفي - هر قسم كي كهانسي و دمه كا مجرب علاج في بكس ايك توله ٢ دو روپيه -

حب قتل ديدان - يه گولياں پيٹ كے كيڑے ماركر نكال ديتي هيں في بكس ايك روپيه -

المشتهر حكيم محمد يعقوب خاں مالك دوا خانه نورتن دهلي پھاٹك حبش خاں

روغن بيگم بهار

حضرات اهلكار امراض دماغي كے مبتلا وگرفتار' وكلا' طلبه' مدرسين' معلمين' مولفين' مصنفين' ..... ميں التماس هے كه يه روغن جسكا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديكها اور پڑها هے' ايك عرصه كي فكر اور سوچ كے بعد بهترين مفيد ادويه اور اعلى درجه كے مقوي روغنوں سے مركب كركے تيار كيا گيا هے' جسكا اصلي ماخذ اطباے يوناني كا قديم مجرب نسخه هے' اسكے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان و پيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سكتي هے صرف ايك شيشي ايكبار منگواكر استعمال كرنے سے يه امر ظاهر هو سكتا هے كه آجكل جو بهت طرحكے ڈاكٹري كيوراجي تيل نكلے هيں اور جنكو بالعموم لوگ استعمال بهي كرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي كے ليے بمقابله تمام مروج تيلوںكے كهانتك مفيد هے اور نازك اور شوقين بيگمات كے گيسوؤنكو نرم اور نازك بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت كرنے اور سنوارنے ميں كهانتك قدرت اور تاثير خاص ركهتا هے - اكثر دماغي امراض كبهي غلبۂ برودت كيوجه سے اور كبهي شدت حرارت كے باعث اور كبهي كثرت مشاغل اور محنت كے سبب سے پيدا هو جاتے هيں' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال كي رعايت ركهي گئي هے تاكه هر ايك مزاج كے موافق هو مرطوب ومقوي دماغ هونيكے علاوه اسكي دلفريب تازه پهولوں كي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا' اسكي بو غسل كے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايك روپيه محصول ڈاك ٥ آنه درجن ١٠ روپيه ٨ آنه -

بچوں كا

پاؤڈر و بيگموں كے دائمي شباب كا اصلي باعث - يوناني ميڈيكل سائنس كي ايك نماياں كاميابي هے -

بٹيكا ..... كے خواص بهت هيں - جن ميں خاص خاص باتيں عمركي درازي' جواني دائمي' اور جسم كي راحت هے' ايك گهنٹه كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايك مرتبه كي آزمايش كي ضرورت هے -

دوا نوجوانوں كيليے اور بوڑهوں الهي تيله - اس دوا كو ميں نے اپنا والد سے پايا جو شهنشاه مغليه كے حكيم تهے - يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں - درخواست پر تركيب استعمال بهيجي جائيگي -

"ڈاكٹر قل كلپهور" كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيه باره آنه مسک پلس اور الكٹريك ديگر پرسنٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاك ٩ آنه يوناني لوگ بلاؤر كا سامپل يعني سرخ مره كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ١١٤/١١٥ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

سوانح احمدي يا تواريخ عجيبه

يه كتاب حضرت مولانا سيد احمد صاحب بريلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعيل صاحب شهيد كے حالات ميں هے - آپ امي تهے باطني تعليم شغل برزخ - اور بيعت كا ذكر ديباچه كے بعد ديا گيا هے - پهر حضرت رسول كريم صلعم كي زيارت جسمي - اور توجه بزرگان هر چهار سلسله - وجه هند كا بيان هے - وغيرہ وغيره - مضامين جن جسميں سے چند كا ذكر ذيل ميں كيا جاتا هے - ايك گهوڑكي چوري كي گهاس نه كهانا - انگريزي جنرل كا عين موقعه جنگ پر اپكا لشكر ميں لے آنا - حضوري قلب كي نمازكي تعليم - صوفي كي خيال مخالفت كا امت ميں مبتلا هونا - سكهونسے جهاد اوركئي لڑائياں - ايك رسالدار كا قتل كے ارادہ سے آنا اور بيعت هو جانا - سكهونكي شكست - ايك هندو سيٹهه كا خواب هولناك ديكهكر اپكے بيعت هونا - ايك انگريز كي دعوت - ايك شهيد كا حضرت سروركائنات كے حكم سے اپكے هاتهه پر بيعت كرنا - حج كي تياري - اور غيبي آوازكا مدد پهونچانا باوجود امي هونيكے ايك پادري كو اقليدس كي مسائل دقيقه كا حل كرديتا سمندر كے كهاري پاني كا شيريں هوجانا سلوك اور تصوف كے نكات عجيبه وغيرہ حجم ٢٢٤ صفحه قيمت دو روپيه علاوہ محصول -

ديار حبيب (صلعم) كے فوٹو

گذشته سفرحج ميں ميں اپنے همراه مدينه منوره اور مكه معظمه كے بعض نهايت عمده اور دلفريب فوٹو لايا هوں - جن ميں بعض تيار هوگئے هيں اور بعض تيار هو رهے هيں - مكانوں كو سجانے كے ليے بيهوده اور مخرب اخلاق تصاوير كي بجاے يه فوٹو چوكهٹوں ميں جڑوا كر ديواروں سے لگائيں تو علاوه خوبصورتي اور زينت كے خير و بركت كا باعث هونگے - قيمت في فوٹو صرف تين آنه - سارے يعني دس عدد فوٹو جو تيار هيں اكٹهے منگانے كي صورت ميں ايك روپيه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاك - يه فوٹو نهايت اعلى درجه كے آرٹ پيپر پر ولايتي طرز پر بنوائے گئے هيں - بمبئي وغيره كے بازاروں ميں مدينه منوره اور مكه معظمه كے جو فوٹو بكتے هيں - وه هاتهه كے بنے هوئے هوتے هيں - اب تک فوٹو كي تصاوير ان مقدس مقامات كي كوئي شخص تيار نهيں كرسكا - كيونكه بدوي قبائل اور خدام حرمين شريفين فوٹو لينے والوں كو فرنگي سمجهكر انكا خاتمه كرديتے هيں - ايك ترک موٹر كرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل كركے يه فوٹو لئے - (١) كعبة الله - بيت الله شريف كا فوٹو سياه ريشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو ميں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسكتے هيں (٢) مدينه منوره كا نظاره (٣) مكه معظمه ميں نماز جمعه كا ملبوس نظاره اور مجمع خلائق (٤) ميدان منا ميں حاجيوں كے كيمپ اور مسجد خيف كا سين (٥) شيطان كو كنكر مارنے كا نظاره (٦) ميدان عرفات ميں لوگوں كے خيمے اور قاضي صاحب كا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (٧) جنت المعلى واقعه مكه معظمه جسميں حضرت خديجه حرم رسول كريم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور كائنات كے مزارات بهي هيں (٨) جنت البقيع جسميں اهل بيت وامهات المومنين و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقيع كے مزارات هيں (٩) كعبة الله كے گرد حاجيوں كا طواف كرنا (١٠) دوا صفا ومروه اور وهاں م كلام رباني كي آيت منقش هے فوٹو ميں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

نادر كتابيں

(١) مذاق العارفين ترجمه اردو احيا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قيمت ٩ روپيه - تصوف كي نهايت ناياب اور بے نظير كتاب [٢] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قيمت ٢ روپيه ٨ آنه - [٣] رموز الاطبا علم طب كے بے نظير كتاب موجوده حكماے هند كے باتصوير حالات و مجربات ايك هزار صفحه مجلد قيمت ٤ روپيه [٤] نفحات الانس اردو حالات اولياے كرام مرتبه حضرت مولانا جامي ر قيمت ٣ روپيه -

(٥) مشاهير اسلام چاليس صوفياے كرام كے حالات زندگي دو هزار صفحه كي كتابيں اصل قيمت معه جلد ١٠ روپيه ٨ آنه هے - (٧) مكتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثاني پندره سو صفحے قلمي كاغذ بڑا سا ترجمه اردو قيمت ٦ روپيه ١٢ آنه

منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب

جام جہـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیـہ نقد انعـــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھ روپے کو بھی سستی ہے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر للے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں رہا ایک بڑی بھاری للبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علـــم کیمیا - علـــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی هوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آپ هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی هونگی اول، هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسـپ حالات هر ایک جگـہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں صفائی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسـپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویزکہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے ' جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار، مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجیے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہــری نہـــایت خو بصــورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتـہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

ب

20

هر فرمــایش میں الهــلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ آف لنڈن

یه مشهور ناول جو که سولـه جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - یورپي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ٔ یه دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نہایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پہونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باہ ایک بار ہی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کر کے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نہایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه لوهلي جنون ٔ مرگی واله جنون ٔ غمگین رهنے کا جنون ٔ عقل میں فتور کے خرابي ر موسی جنون ٔ وغیره وغیره دفع هوتی هے اور و ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهی نہیں هوتا که و کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/2 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

عمده نئے چالی کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جاوینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن مٹر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم صرف فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بہت هي عمده اور بہت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نہیں هوتی - مایوسي مبدل بفرحي کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY
SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـکاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹی

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمو همارے یہاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگی آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجربه ک

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کرده - آزالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض لیے تیر بهدف هے ٔ اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ٔ اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هو دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعده تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اسکے استعمال سے بانجهه عورتیں بهي باردار هوتی هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

... وا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوتی جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسم از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

... ! وائـٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي هوا هو دفع کردیتي هے ٔ اور کمزور قوا نہایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغ اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے میں ایک نہایت هي حیرت انگیز تغیر کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں هوتا هے سوائے

قیمت فی شیشی ایک روپیه

Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کھانے میں بدمزه بھي نہیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ٥ آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تـک ٥ آنه

یه
دو دوائیں
همیشه
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھي آپکو درد سر کي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹیکه نگلنے هي سے پل میں آپکي بیمار ایسے درد کو پاني کرد یگي -

قیمت بارہ ٹـکیونکي ایک شیشي ٦ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تـک ٥ آنه -

نوٹ ــــ یـه دونوں دوائیاں ایک ساتھه منگانے سے خرچ ایک هي کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ـ نمبر ۵ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائی حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تـک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشنمائي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تـک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ١٠ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بھي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - هملے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه کھانسي بھي هوگئي هو - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چھوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۰۰۹
ار رهرورابرا الکر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳ کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس دو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یورپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زر تشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور آن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئي کتاب لکهي نهیں گئي هے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے - قیمت سابق ۹ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۶۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا و زهاد وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماؤں کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) انسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۳ روپیه -

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

ا...ر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta

۱۹۱۳ع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی ... بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا -

منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل هوگئے هوں وہ اس مولی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی هویا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود هو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجزنما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن منملی — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض ملتلی کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید هی کوئی دوائی هوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور تلی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

(1) راسکوپ لیور واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ
(2) ... سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاند ... سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) ... انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اگر خوبصورت مضبوط سهارنت بزابر چلنیوالی گهڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا زیادہ قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دهرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhurumtalla Calcutta.

... وکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلی و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - اے - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی هیں ' وہ تشفی بخش هیں - همنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجہ کی تیار هوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً هماری همت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ فلق و تجربہ کار ڈاکٹروںکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھرکی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھرکی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی بطے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھرکی عینک کے ۹ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۹ آنہ -

مژدۂ وصل

یعنی عمل حب و بغض بہ هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا هوئی هیں لہذا بغرض رفاہ علم نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار معوری کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے: ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیہ هر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم بااثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جہالسی

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod Street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
نمبر ۱۴ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۴ | کلکتہ: چہارشنبہ ۸ رجب ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲۲
Calcutta: Wednesday, June 3, 1914

مسلمانان ہند اور دولۂ عثمانیہ کی جنگی اعانت

ایک غلط اور افسوس ناک الزام!

مسلمانوں کے فرض دینی و اسلامی کی تشریح

پچھلے ہفتے مقامي انگریزي معاصر ہندو پیٹریٹ نے دولۃ عثمانیہ کي خارجي اعانات کے متعلق ایک مختصر نوٹ لکھا ہے' اور ہمیں افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ یکسر غلط فہمیوں پر مبنی ہے -

معاصر موصوف لکھتا ہے کہ جنگ طرابلس و بلقان کے زمانے میں بڑے بڑے اعانتي فنڈ اسلامي اخبارات کے دفاتر میں کھولے گئے تھے - انکي نسبت اب بعض پنجابي اخبارات کو معلوم ہوا ہے کہ وہ گو ہلال احمر کے نام سے تھے اور اعلان کیا گیا تھا کہ صرف لڑائي کے مجروحین اور انکے پس ماندوں کو اس سے مدد دي جائیگي' مگر انکا بڑا حصہ ہلال احمر فنڈ کي جگہہ خود حکومۃ عثمانیہ کو جنگي امداد میں دیدیا گیا - اس طرح یہ اہم سوال پیدا ہوگیا ہے کہ باوجود اعلان ناطرفداري کے' مسلمانان ہند کي مالي اعانات کا جنگ میں لگایا جانا قانوناً قابل اعتراض تھا یا نہیں؟ پھر آخر میں لکھا ہے کہ جو رپورٹ انجمن ہلال احمر عثمانیہ سے آئي ہے' اسمیں ان رقوم کا ذکر نہیں ہے - اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ وہ روپیہ حکومت کو بلقاني ریاستوں کے خلاف لڑنے کیلیے دیاگیا ہے' جنکے متعلق برٹش گورنمنٹ ناطرفداري کا اعلان کرچکي تھي -

ہم نہیں سمجھتے کہ معاصر موصوف کو یہ معلومات کہاں سے حاصل ہوئي ہیں اور " بعض پنجابي اخبارات " سے مقصود کون اخبارات ہیں؟ اگر اس سے مقصود پنجاب کے وہ معاصرین ہیں جنہوں نے ہلال احمر کی رپورٹ کے متعلق مضامین لکھے ہیں' تو جہاں تک ہمیں معلوم ہے' ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان حضرات کا مقصود تحریر صرف تحقیقات اور ایک بظاہر اعتراض انگیز مسئلہ کے متعلق اطمینان حاصل کرنا تھا' نہ کہ اُس نتیجہ کو پیدا کرنا جو غالباً ہندوستان میں سب سے پہلے ہندو پیٹریٹ نے پیدا کرنا چاہا ہے' اور گورنمنٹ کے سامنے ایک نئے مسئلہ کے پیش کرنے کي لا حاصل سعي کي ہے -

ہندوستان کے مسلمانوں نے جنگ طرابلس و بلقان کے زمانے میں جسقدر روپیہ جمع کیا' وہ صرف ہلال احمر فنڈ کیلیے کیا - اور جن لوگوں نے روپیہ ترکي بھیجا' بلا استثنا صرف مجروحین جنگ اور انکے پس ماندوں کي اعانت ہي کیلیے بھیجا - ہم پورے وثوق کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام ہندوستان میں اُس عظیم الشان جنگ بلقان کیلیے جسکے روزانہ مصارف کروروں روپئے سے کسي طرح کم نہ تھے' کسي نے بھي دس بیس ہزار یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ لاکھہ روپیہ بھیجنے کي بے نتیجہ سعي نہیں کي ہے -

البتہ یہ ضرور ہے کہ چونکہ ترکي کي انجمن ہلال احمر ایک غیر سرکاري انجمن تھي - اسکے متعلق پورا وثوق اور اعتماد مسلمانان ہند کو حاصل نہ تھا - بہت سے لوگوں نے قرین احتیاط سمجھا کہ اپنا تمام روپیہ براہ راست حکومت اور اسکے وزرا کے نام روانہ کریں جو ہر طرح کے شکوک اور بدگمانیوں سے بالا تر ہیں -

چنانچہ اکثر لوگوں نے صدر اعظم کے نام اپني اقساط روانہ کیں - لیکن اس سے انکا مقصد صرف یہ تھا کہ یہ روپیہ ہلال احمر کے کاموں میں حکومت کے ذریعہ صرف ہو' یا اگر حکومت قابل اعتماد سمجھے تو انجمن کے حوالے کر دے - یہ مقصود ہرگز نہ تھا کہ روپیہ جنگ کے کاموں میں خرچ کیا جاے - یہ ایک ایسي معلوم اور کھلي بات ہے جو کبھي بطور راز کے چھپائي نہیں گئي' اور گورنمنٹ اور پبلک دونوں کو معلوم ہے -

الہلال نے طرابلس جنگ میں جب فہرست اعانت کھولي تو ہمیشہ اسکي سرخي جلي ٹائپ میں یہ لکھي جاتي تھي: " زر اعانۃ دولۃ علیہ عثمانیہ " اقلاً تیس چالیس مرتبہ یہ عنوان علم طور پر گورنمنت اور پبلک کي نظروں سے گذرا ہے - اس سے مقصود یہي تھا کہ وہ ہلال احمر کے کاموں کیلیے دولۃ عثمانیہ کي اعانت کي دعوۃ دیتا تھا -

رہا انجمن ہلال احمر عثمانیہ کي رپورٹ میں اُن رقوم کا درج نہونا' تو اس سے یہ استدلال کرنا کہ وہ روپیہ لڑائي کي اعانت میں حکومت کو دیا گیا' ایک ایسا صریح غلط استدلال ہے جس کو صرف اُن دماغوں ہي میں جگہہ ملسکتي ہے جو بعض مسلمانوں کے سر پولیٹکل الزامات قائم کرنے کے خاص طور پر شائق اور آرزومند ہیں - اس رپورٹ میں صرف وہي رقوم درج کي گئي ہیں جو براہ راست انجمن ہلال احمر کے دفتر میں بھیجي گئیں - جو روپیہ ہلال احمر فنڈ کا براسطۂ حکومت گیا' یا اعانت مہاجرین وغیرہ میں بھیجا گیا' کوئي وجہ نہ تھي کہ اُسے بھي انجمن اپني رپورٹ میں جگہ دیتي - ڈاکٹر عدنان بے جو پریزیڈنٹ انجمن ہلال احمر عثمانیہ نے خود مجھسے متعدد بار فہرست رقوم کا ذکر کرتے ہوے یہ کہا تھا' اور ایک تار میں تو انہوں نے صاف صاف لکھہ بھي دیا ہے جو رپورٹ کي اشاعت کے بہت بعد میرے نام آیا ہے -

کئي ماہ ہوے' میں نے اسکے متعلق ایک خط بعض معاصرین

جنگ کے علاج اور شہداء اسلام کے پس ماندوں کی اعانت میں یہ روپیہ صرف ہو اور کوشش کی گئی کہ اگر اس روپیہ کے ذریعہ دشمنان اسلام کے سینوں پر مہلک زخم نہیں لگائے جاسکتے ' تو کم از کم جاں نثاران توحید کے زخموں پر مرہم ہی لگا دیا جائے -

اگر سوال کیا جائے (جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ بعض اپنے ہی حلقوں میں چھیڑا جا رہا ہے) کہ خود دولۃ علیہ نے بھی اس روپیہ کو ہلال احمر کے کاموں میں خرچ کیا یا نہیں ؟ تو اسکے جواب میں اور کسی کو یہ کہتے ہوئے تو معلوم ہو تو ہو ' مگر مجھے تو کوئی تامل نہیں کہ ہم نے یہ روپیہ ہلال احمر کے کاموں کیلیے بھیجا تھا - اس کے سوا بھیجنے والوں کا کوئی مقصد نہ تھا - لیکن اگر حکومت اور وزراء حکومت نے اس قلیل و حقیر رقم کو ہلال احمر کی جگہ کسی ایسے کام میں صرف کیا ہو جو ہلال احمر سے بھی زیادہ اس زمانے میں اہم ہو ' تو تمام مسلمانان ہند کیلیے جنکے دل اپنی نا رسائی کے غم سے اندوہگین اور اپنی محرومی کے ماتم سے زخمی ہیں ' اس سے بڑھکر فخر و مسرت کی اور کیا بات ہوسکتی ہے ؟ زہے قسمت ہم محرومان دور افتادہ کی ' اور صد عزو افتخار ہم بد بختان بے دست و پا کیلیے ' اگر ہمیں یقین ہوجائے کہ ہماری حقیر و لا شے اعانتیں اس حادثۂ کبری اور مصیبۃ عظمی کے موقعہ پر مجاہدین مقدسین اسلام اور قاتلین اہل صلیب و عبدۃ الاوثان کی راہ میں ٹھکانے لگیں ' اور ہلال احمر کی مرہم پٹی کی جگہ اصلی میدان غزا میں کام آئیں !! -

بریں مژدہ گر جاں فشانم روا ست !

البتہ افسوس ہے کہ اسکا کوئی ثبوت وہ لوگ نہیں پیش کرتے ' جنکے بدترین الزام بھی فی الحقیقت ہمارے لیے بہترین بشارتیں ہیں - کاش ہندو پیٹریٹ اور اسکے ہم مشرب ہمیں اسکا یقین دلا سکتے کہ ہماری کم ہمت نیت کے خلاف ہمارا روپیہ ہلال احمر کی جگہہ اصلی جہاد مقدس میں صرف کیا گیا ہے !

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا معزز مقامی معاصر اپنے کالموں میں اس غلطی کی بہت جلد اصلاح کردیگا - ہم خود تو ایسے الزاموں سے کچھہ متاثر نہیں ہوتے - بجز اسکے کہ مثل صدہا غلط باتوں کے اسے بھی غلط سمجھہ لیں - لیکن اسکا اثر عام طور پر تمام مسلمانوں پر پڑتا ہے ' اور ایک سخت غلط فہمی پیدا ہوتی ہے -

ہمارا ابتدا سے جو اصول ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کے مسئلہ کی نسبت رہا ہے ' وہ زمانے سے پوشیدہ نہیں - حتی کہ ہم نے ہمیشہ نہایت شدت اور سختی کے ساتھہ ان مسلمان لیڈروں کو الزام دیا ہے جو ہندؤں کو ملکی اشغال کی وجہ سے گورنمنٹ کے سامنے ملزم بنانا چاہتے تھے ' اور انکے مقابلے میں اپنی خوشامد اور غلامی پر ناز کرتے تھے - بہت سے مسلمان ہم سے ناخوش ہیں کہ ہم کیوں انکی طرح ہندؤں سے علحدگی اور مخالفت کی دعوت نہیں دیتے -

ایسی حالت میں ہمارے لیے یہ بڑی ہی دکھہ کی بات ہوگی اگر مسلمانوں کو ایک نئے مگر بے اصل سیاسی الزام کا مورد بنانے کیلیے ہندو پریس کے کسی وقیع زبان کی طرف سے کوشش ہو' اور با وجود کشف حقیقت کے وہ تصحیح و اعتذار سے انکار کردے - ہم اسے یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ ہلال احمر کی رپورٹ کی بنا پر بحث کرتے تھے اور جنکا اس نے حوالہ دیا ہے' وہ خود بھی یہ کبھی پسند نہ کرینگے کہ انکے مضامین کا وہ نتیجہ نکالا جائے جو ہندو پیٹریٹ نے نکالا ہے - انکا مقصد صرف تحقیقات تھا - یا اور جو کچھہ بھی ہو - لیکن یہ تو کبھی بھی نہ تھا کہ انکے مضامین کو ایک نئے پولیٹکل الزام کا آلہ بنایا جائے ' اور کہا جائے کہ لوگوں نے ہلال احمر کے نام سے جنگی اغراض کیلیے روپیہ جمع کیا اور ترکی کو پوشیدہ پوشیدہ روانہ کردیا ! روپیہ بھیجنے والوں نے ہمیشہ اعلان کیا ہے کہ وہ خود حکومت کے نام بھیجتے رہے ہیں - یہ کوئی ایسا راز نہ تھا جو اب رپورٹ کی اشاعت سے یکایک آشکارا ہوگیا ہو !

... مساجد و قبور [illegible] پور

هز ایکسلنسی کا ورود اور نئی درخواست

پراونشل لیگ اور انجمن دفاع مساجد کی متحدہ اور آخری سعی !

کانپور کی مسجد کا معاملہ جب ان تمام حوادث و مصائب کے ساتھہ شروع ہوا جو ایک ایک کرکے اب لشکر پور کے مسئلہ کی وجہ سے یاد آ رہے ہیں ' تو ہمارے سامنے ناصحوں اور مشورہ فرماؤں کی ایک بڑی جماعت رونما ہوئی ' اور مسلمانوں کی ان غلطیوں اور بے اعتدالانہ و سرکشانہ گمراہیوں کو واضح کیا گیا جو اگر نہ ہوئی ہوتیں ' تو نہ تو مسٹر ٹائیلر کو فائر کرنے کا حکم دیکر گورنمنٹ کے قیمتی سامان جنگ کو ضائع کرنا پڑتا ' اور نہ ہز آنر سر جیمس کو آگرہ تشریف لیجا کر اس جنگی اسراف مگر فیاضانہ عمل سیاسی کے مناقب و فضائل بیان کرنے پڑتے !

ان نصیحت فرماؤں میں پہلا گروہ حکام کا تھا - انکو افسوس تھا کہ " باہر کے چند سرکش او ر مفسد " مسلمانوں نے عام پبلک کو خطرناک مذہبی جوش میں مبتلا کرکے یہ تمام درد انگیز مصائب پیدا کیے - ہز آنر سر جیمس مسٹن کے یادگار الفاظ میں ' ان مفسدوں نے بدامنی پیدا کرکے اور بہت سا ناحق خون بہاکر " خدا اور اسکے بندوں ' دونوں کے سامنے اپنے تئیں جوابدہ قرار دیا "

لیکن دوسرا گروہ ناصحین اور مجمع واعظین خود ہمارے ہی قوم کے ان سنجیدہ و متین ' عاقبت اندیش ' معاملہ فہم ' سرد و گرم چشیدہ ' امن دوست ' وفا پیشہ ' اطاعت فرما ' اور سر عظیم " اولو الامر منکم " کے محرمان راز بزرگوں کا تھا ' جو ابتدا میں تو اپنی پر وقار علحدگی اور مصلحت اندیش خاموشی کی زبان پنہاں سے حق نصیحت و وعظ ادا فرماتے رہے ' لیکن جب مسجد کی منہدمہ دیوار کی شکستہ اینٹیں گرد و غبار بنکر اڑ گئیں ' جب شہداء جنون مذہب اور دیوانگان جہل مسجد پرستی کے خون کی چھینٹوں سے مسجد کی در و دیوار رنگیں ہوچکیں ' جب کانپور کا جیل خانہ ایک سو سات گرفتاران بغاوت کے ہجوم سے بالکل رک گیا ' اور جبکہ " چند باہر کے " مفسدوں کی شرارتیں اور " مذہبی جہل و جنون " کے فسادات یہاں تک طاقتور اور فتح مند ہو گئے کہ اسکے لیے شملہ کی چوٹیوں سے اترکر ہندوستان کے سب سے بڑے حکمراں کو کانپور آنا پڑا ' تو پھر صداے سکوت اور نصائح خاموش کا عہد غیبت و پنہانی ختم ہوا ' اور اس تبریک مسرت میں سب سے پہلے شریک ہونے کے بعد جسکی تعزیت غم میں احکام مصالح اور اسرار اطاعت نے شرکت کی انہیں اجازت نہیں دی تھی ' بعض نصائح حکیمانہ اور مواعظ بزرگانہ زبان و قلم پر بھی جاری ہوے ' اور نا قدر شناس و کج راے قوم کو پر امن و با اعتدال کاموں کا طریقہ بتلایا گیا !

ان نصیحتوں کی اہم دفعات یہ تھیں کہ جوش اور ہیجان سے کام لینا عقل اور دانشمندی کے خلاف ہے - ادب اور عاجزی کے ساتھہ مثل رعایا اور محکوموں کے التجائیں کرنی چاہئیں - ہمیشہ چاہیے کہ ذمہ دار جماعتیں اندر ہی اندر کام کریں ' اور عوام کو انکے بیجا جوش اور خطرناک ہیجان سے کام لینے کا موقعہ نہ دیں - وغیرہ وغیرہ -

یہ نصیحتیں کتنی ہی قیمتی ہوں مگر مسجد کانپور کے مسئلے کیلیے تو بالکل غیر ضروری تھیں - کیونکہ اگر یہ کوئی صحیح طریق کار تھا تو اس نہایت قیمتی اور صحیح ترین دستور العمل کو کامل طریقہ سے پہلے ہی مسلمانان کانپور اختیار کرچکے تھے ' اور جسقدر طریقے طلب و سوال ' عجز و نیاز ' منت و زاری ' نالۂ و فغاں ' اور ادب و رعایت کے ساتھہ کام کرنے کے ہوسکتے ہیں ' ان سب کا ایک ایک

کے پاس اشاعت کیلیے بھیج دیا تھا اور نہایت تفصیل سے یہ تمام امور اُس میں بیان کردیے تھے - افسوس ہے کہ کسي وجہ سے وہ خط ابتک شائع نہیں کیا گیا -

بہرحال ہمارے مقامي معاصر کو اس بارے میں غالباً غلط فہمي ہوئي ہے' اور اس نے ایک ایسا پولیٹکل الزام اپنے مسلمان ہم وطنوں کو بے خبرانہ دیا ہے جسکي ذمہ داري بڑي ہي شدید ہے' اور جسکے متعلق اگر ثبوت کا مطالبہ کیا گیا تو اُسے اپني مشکلات پر افسوس کرنا پڑیگا -

ہم مسلمان ہیں - ہم اپنے کاموں کیلیے سرکاري قوانین سے بھي بالا تر اپنا مذہبي قانون رکھتے ہیں' اور وہ ہمیں اس درجہ عزیز ہے کہ اسکي تعمیل سے کوئي دنیوي قانون ہمیں نہیں روک سکتا - اس قانون نے یقیناً ہم پر فرض کردیا ہے کہ دنیا کے کسي حصہ میں بھي جب دشمنان توحید و عدالۃ مسلمانوں پر حملہ کریں' تو انکي ہر طرح کي اعانت کیلیے ہم سب اُٹھہ کھڑے ہوں' اور جو کچھہ ہم سے ہوسکتا ہے اس سے دریغ نہ کریں - ہم کو ہندو پیٹریٹ کے ایڈیٹروں نے مسجدوں میں نماز پڑھتے بارہا دیکھا ہوگا - ہم بلا تامل اسے اطلاع دیتے ہیں کہ جس طرح ہم پر نماز فرض کي گئي ہے' بالکل اُسي طرح بلکہ اس سے بڑھکر ہمارے لیے مسلمانوں کي ہر طرحکي اعانت بھي فرض کردي گئي ہے - علی الخصوص جب کہ وہ دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائیں' اور اسلام کي آبادیاں اور بستیاں چھین کر شرک و ضلالت اور ظلم و معصیت کي محکوم بنائي جائیں !

ہمارے انگریزي ہم قلم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسي کا نام "حکم جہاد" ہے جو اسلام کے اولین اور بنیادي احکام میں سے ہے - گو اس مقدس حکم کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں سے آلودہ دیکھکر بد قسمتي سے بعض مسلمان اپني زبانوں پر جگہ نہ دیتے ہوں' مگر الحمد للہ' ہم اپنے اندر اتني قوت پاتے ہیں کہ پورے فخر و امتیاز کے ساتھہ اسکا عـلانیہ اعتراف کریں - اور اب ایسے مسلمان بھي ہندوستان کے آسمان کے نیچے بسنے لگے ہیں جو اس حکم کي پیہم اور متصل دعوت دیتے رہنا اپنے تمام کاموں کا سب سے پہلا مقصد یقین کرتے ہیں !

پس یہ کہکر ہمیں ڈرانے کي کوشش کچھہ بھي سودمند نہیں ہو سکتي کہ ہم پر اسلام کي آخري حکومت کو جنگي امداد دینے کا الزام لگایا جاے - جنگ کیلیے چند لاکھہ روپیوں کا بھیجنا کیا شے ہے؟ زیادہ سے زیادہ اس الزام کا مطلب اتنا ہي ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں خود چین و آرام سے بیٹھکر ہم نے دولۃ عثمانیہ کو روپیہ بھیجدیا تا کہ اس کي قیمت سے خرید کر کسي دن اپنے دشمنوں پر دو چار گولے پھینکدے - اور یہ جائز نہ تھا جبکہ ہم ایک اعلان ناطرفداري کرنے والي گورنمنٹ کي رعایا تھے -

اگر اس الزام سے صرف اتنا ہي نتیجہ نکلتا ہے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حریفوں نے اپني قوت کچھہ زیادہ شدید طریقہ سے استعمال نہیں کي - کیونکہ روپیہ بھیجنا کونسي ایسي بڑي بات ہے؟ ہم تو علانیہ یہ تک کہنے کیلیے موجود ہیں' کہ اگر قسمت یاوري کرے اور ہمت ذلت پسند بلند ہو تو اپني جانوں اور گردنوں سے بھي خلیفۂ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلیے طیار ہیں' اور ہمارے جسم کا گوشت اور خون ہمارے لیے خدا کي لعنت اور پھٹکار ہے' اگر وہ اسلام کي مصیبت کے وقت اسکي حفاظت کي راہ میں کام نہ آیا !

یہ بالکل غلط اور صریح تہمت ہے کہ مسلمانوں نے روپیہ جنگ کیلیے بھیجا - مگر ہم بغیر کسي تامل کے اعلان کرتے ہیں کہ اگر پھر کبھي وقت آگیا اور ضرورت پڑي تو ہم جنگ کے لیے بھي روپیہ بھیجینگے' اور اس سے زیادہ ضرورت ہوئي تو اپني جانوں کو بھي ہتھیلیوں پر لیکر نکلینگے - ہم اس بارے میں صرف اپنے خدا کے حکموں کو جانتے ہیں اور دنیا کي کوئي گورنمنٹ اور اسکا بنایا ہوا کوئي قانون ہمیں اپنے مذہبي اعمال سے نہیں روک سکتا -

مجھے اوروں کے دلوں کي خبر نہیں - نہ میں جانتا ہوں کہ انکي ہمت کا پیمانہ اتنا وسیع ہے یا نہیں کہ اس بارے میں انکا دل اور زبان ایک ہو - تاہم اپني نسبت تو صاف صاف کہتا ہوں کہ جنگ بلقان میں جنگ کے لیے روپیہ نہ بھیجنا کچھہ اس سبب سے نہ تھا کہ اعلان نا طرفداري نامي کسي قانون کو ہم نے اس خدائي قانون پر ترجیح دیدي تھي جو کہتا ہے کہ: جاهدوا في سبيل الله باموالكم و انفسكم ! کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے تو اسکے صاف معني یہ ہوتے کہ انسانوں کے لیے ہم نے اپنے خدا کو چھوڑ دیا جس نے ہمیں ہر ایسے حکم اور قانون کي تعمیل سے روک دیا ہے جو اُسکے حکم اور قانون کے خلاف ہو:

الم تر الى الذين يزعمون انهم امنـوا بما انـزل اليک و ما انـزل من قبلـک' يريدون ان يتحاكموا الى الطاغوت' وقـد امـروا ان يكفروا به' و يريد الشيطان ان يضلهـم ضـلالاً بعيـدا - (۴ : ۶۴)	" اے پیغمبر! کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکا زعم باطل یہ ہے کہ وہ قرآن پر اور خدا کي اُن تمام کتابوں پر ایمان لاچکے ہیں جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں - مگر ساتھہ ہي اُنکے عمل کا یہ حال ہے کہ اپنے معاملات کا فیصلہ الہي احکام و قوانین کي جگہ خدا کي مخالف قوتوں اور شریر و سرکش انسان کے حکم اور قانون سے کرانا چاہتے ہیں' حالانکہ انکو حکم دیا جاچکا ہے کہ وہ اسکے حکموں سے انکار کردیں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھہ شیطـان کي گمراہیاں ہیں جو چاہتا ہے کہ انہیں انتہا درجہ کي ضلالت میں مبتلا کردے "

قرآن کریم کي اصطلاح میں ہر وہ شے اور ہر وہ قوت جو خدا اور خدا کي صداقتوں کي مخالف ہو " طاغوت " ہے - خواہ وہ کوئي بت ہو جو مکہ کے قریش نے خانۂ کعبہ میں رکھدیا ہو' یا کوئي انسان ہو جو شریر قوتوں اور نفساني طاقتوں کے گھمنڈ میں آکر حق سے سرکش ہوگیا ہو' یا پھر کوئي گورنمنٹ اور پادشاہت ہو جو خدا کے بندوں کو اپنے جبر و استیلاء کے آگے سربسجود دیکھنا چاہتي ہو - " من شغلك عن الله فهو صنمك " و " من الهاک' فهو مولاک "

جن بزدل اور کفـر پرست روحوں کو باوجود ادعاء اسلام و توحید' اس حقیقت سے انکار ہو' انکے نفاق و کفر معنوي کے متعلق اسي آیۃ کے بعد ہمیں بتلا دیا گیا ہے:

و اذا قيـل لهم: تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول رايت المنافقين يصـدون عنـك صدودا (۴ : ۶۵)	اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اور تمام حکموں اور طاقتوں سے انکار کردو' اور خدا کے اُتارے ہوے قانون اور اسکے رسول کي تعلیم پر عمل کرو' تو تم ان منافقوں کو دیکھتے ہو کہ کس طرح تم سے اپنا دامن بچا کر الگ ہوجاتے ہیں اور پیچھے ہٹنے لگتے ہیں؟

پس ایک مومن کیلیے جو اپنے تمام کاموں میں صرف اپنے خدا ہي کے حکموں کا فرمانبردار ہے' کسي طرح بھي ممکن نہیں کہ وہ ایک سخت مصیبت انگیز جنگ کے موقعہ پر جبکہ بلاد اسلامیہ اور مرکز خلافت علیہ خطرات شدیدہ سے دوچار ہو' صرف اس خوف سے مجاہدین مقدسین اسلام کي اعانت نہ کرے کہ کسي انساني قانون نے اُسے روک دیا ہے' اور اس طرح خدا پرستي کا دعوا کرکے پھر طواغیت باطلہ کو بھي اپنا حکم اور سلطان بنائے -

البتہ چونکہ بظاہر تھا کہ اس جنگ عظیم کیلیے وہ اعانتیں کچھہ مفید نہیں ہوسکتي تھیں جو مسلمانان ہند بہ ہزار مصیبت اس موقعہ پر جمع کرسکتے تھے' اور موجودہ عہد کي لڑائیوں میں (جبکہ برقي توپوں کي گولہ باري کیلیے في ساعت کئي لاکھہ روپے مطلوب ہوتے ہیں) بیس تیس لاکھہ روپیہ ایک دن بھي پورا جنگي خرچ نہیں تھا - اسلیے اس غرض سے روپیہ بھیجنا کچھہ زیادہ مفید نظر نہ آیا' اور یہي بہتر سمجھا گیا کہ مجروحین

۸ رجب ۱۳۳۲ ہجری

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر، حدیث، اور سیرۃ کی ...

(۲)

(آیۃ تخییر)

غرضکہ اس کے بعد ہی سورۂ احزاب کی آیۃ تخییر نازل ہوئی :

یا ایها النبي قل لازواجك ان كنتن تردن الحياة الدنيا وزينتها ، فتعالين امتعكن واسرحكن سراحاً جميلا - وان كنتن تردن الله ورسوله و الدار الاخرة ، فان الله اعد للمحسنات منكن اجرا عظيما - (۳۳ : ۳۰)	اے پیغمبر! اپنی بی بیوں کو کہدو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اسکی زینت چاہتی ہو تو صاف صاف کہدو! میں تمھیں اچھے طریقہ سے رخصت کردوں - اور اگر تم اللہ ، اسکے رسول ، اور آخرت کی طالب ہو تو پھر اسی کی ہو رہو ، اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والی عورتوں کیلیے بہت ہی بڑا اجر طیار کیا رکھا ہے -

ازواج مطہرات کے متعلق یہ آخری اور الہی فیصلہ تھا - چونکہ توسیع نفقہ اور طلب اسباب ارام و راحت کیلیے انھوں نے انحضرۃ (صلعم) پر زور ڈالا تھا ، اور اس مطالبہ میں تمام بی بیاں متفق ہوگئی تھیں ، حتی کہ انحضرۃ نے ایلاء کرکے ایک ماہ کیلیے انسے کنارہ کشی کرلی تھی ، اسلیے اللہ تعالی نے چاہا کہ ایک مرتبہ ہمیشہ کیلیے اسکا فیصلہ ہو جاے ، اور دونوں راستے انکے آگے پیش کردیے جائیں - یا تو اللہ اور اسکے رسول کی راہ میں ارام و راحت دنیوی کو بالکل خیرباد کہیں ، یا دنیا کے نعائم و لذائذ کیلیے اللہ کے رسول کی رفاقت ترک کردیں !

چنانچہ اس آیۃ میں فرمایا کہ دنیا اور آخرت ، دونوں تمھارے سامنے ہیں - اگر دنیا کی طلب ہے تو صاف صاف کہدو - تمھیں رخصت کے عمدہ عمدہ جوڑے پہنا کر اپنے گھر سے بعزت و احترام رخصت کردوں - لیکن اگر خدا اور اسکے رسول کی معیت چاہتی ہو تو ان زخارف دنیوی کی خواہشوں کو یک قلم جواب دیدو کیونکہ ایسا کرنے والوں کیلیے خدا کے ہاں بڑا ہی اجر اور ثواب ہے -

(مصالح و حکم تخییر)

اس حکم کے نزول میں فی الحقیقۃ بہت سی عظیم الشان مصلحتیں پوشیدہ تھیں - یہ ازواج مطہرات کیلیے بہت بڑی آزمایش تھی - دنیا کو دکھلانا تھا کہ جن لوگوں کو خدا کے رسول نے اپنے زندگی میں شریک کیا ہے ، انکے تزکیۂ باطنی اور خدا پرستی کا کیا حال ہے ؟ اگر اس طرح کے واقعات پیش نہ آتے تو ازواج مطہرہ کا تزکیۂ نفس اور انکے دلونکی محبت الہی کیونکر دنیا کے سامنے واضح ہوتی ؟

چونکہ توسیع نفقہ کی خواہش میں حضرۃ عائشہ اور حضرۃ حفصہ نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا اسلیے انحضرۃ (صلعم) سب سے پہلے حضرۃ عائشہ کے ہاں تشریف لاے اور اس آیت کے حکم سے مطلع کیا - ساتھہ ہی فرمایا کہ اس معاملہ میں جلدی نکرو - بہتر ہوگا کہ اپنے والد سے بھی مشورہ کرلو - حضرت عائشہ بے اختیار بول اٹھیں کہ بھلا اسمیں مشورہ کرنے کی کیا بات ہے ؟ جب خدا نے دو راہیں میرے سامنے کردی ہیں تو اسکا جواب ہر حال میں صرف ایک ہی ہے دنیا اور دنیا کی نعمتیں آپکی رفاقت کے سامنے کیا شے ہیں ؟ میں سب کچھہ چھوڑ کر اللہ اور اسکے رسول کی معیت اختیار کرتی ہوں - اسکے بعد اور تمام بی بیوں سے آپنے پوچھا اور سب نے یہی جواب دیا -

خود حضرۃ عائشہ کی روایت سے صحیحین میں مروی ہے :

مسلم عن مسروق عن عائشہ - قالت : خیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترنا اللہ ورسولہ فلم یعد ذلک علینا شیئاً (بخاری - کتاب الطلاق - باب من خیر ازواجہ)

صحاح کی دوسری روایتوں میں حضرۃ عائشہ کا بیان زیادہ تفصیل سے منقول ہے - ہم نے واقعہ بیان کرتے ہوے انھیں بھی پیش نظر رکھہ لیا ہے - مثلاً امام مسلم و نسائی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے جو روایت اس بارے میں نقل کی ہے ، اسمیں حضرۃ عائشہ فرماتی ہیں :

فبدء ابی رسول اللہ (صلعم) فقال انی ذاکر لک امراً فلا علیک ان لا تعجل حتی تستامری ابویک قالت و قد علم ان ابوی لا یامرانی بفراقہ - ثم قال رسول اللہ (صلعم) " یا ایھا النبی قل لازواجک الخ " فقلت فی ھذا استامر ابوی ؟ فانی ارید اللہ و رسولہ و الدار الاخرۃ - (صحیح نسائی کتاب النکاح - صفحہ ۱۵ - مطبوعۂ دہلی)	پس انحضرۃ نے مجھسے گفتگو کی اور فرمایا کہ میں تجھسے ایک امر اہم کا ذکر کرتا ہوں لیکن کوئی مضائقہ نہیں اگر اسکا جواب دینے میں جلدی نہ کرو اور اپنے والدین سے بھی انکی راے پوچھہ لو - انحضرۃ کو علم تھا کہ میرے والدین کبھی انسے علحدگی کی راے نہ دینگے - بہر حال اسکے بعد آیۃ تخییر آپنے پڑھی اور دنیا اور آخرت کی دونوں راہیں پیش کردیں - میں نے عرض کیا : کیا یہی بات تھی جسکے لیے حضور فرماتے تھے کہ اپنے والد سے بھی پوچھہ لوں ؟ بھلا اسمیں پوچھنے کی کونسی بات ہے ؟ اسکا جواب تو صرف یہی ہے کہ میں اللہ اور اسکے رسول کا ساتھہ دیتی ہوں اور دنیا کی جگہہ آخرۃ کو لیتی ہوں -

یہ حکم اگرچہ صرف ازواج مطہرات کے متعلق تھا مگر در اصل اسمیں اس راہ کیلیے ایک عام بصیرۃ بھی پوشیدہ ہے - اس واقعہ کے ضمن میں خدا تعالی نے ظاہر کیا ہے کہ دو چیزیں ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں - جو دل خدا اور اسکے رسول کی محبت اور مرضات کے طالب ہوں ، انھیں چاہیے کہ پہلے ہی نظر میں دنیا اور اہل دنیا کی طرف سے دست بردار ہو جائیں - یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک طرف تو خدا کی محبت کا بھی دعوا ہو ، دوسری طرف زخارف دنیوی کے پیچھے بھی سرگرداں رہیں ! وللہ در ما قال:

کرنے تجربہ کیا جاچکا تھا - جب یہ تمام باتیں بے سود نکلیں اور ۲ - جولائی کی صبح کو مسجد کی دیوار تیشوں کے ضرب سے گرائی جا چکی ' تو اسکے بعد مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں ' اور انھیں اس سنجیدہ و پر امن دستور العمل کی جگہ قانون فتح و ظفر کی وہ ایک ہی ہنگامہ خیز دفعہ یاد آگئی ' جسکی بے حسن صداقت ان نصائح کی ظاہر فریبی سے زیادہ محکم ہے ' اور جو ہمیشہ سے یکساں طور پر نصیحت کرتی آئی ہے کہ " اعتراف صرف قوت ہی کا کیا جاتا ہے ' اور عجز مزید کا جواب ہمیشہ تشدد مزید سے ملتا ہے ' پر تشدد کا نتیجہ نرمی اور عاجزی ہوتا ہے " !

تاہم کانپور میں جو کچھہ ہونا تھا سو ہوگیا - اب لشکر پور کی مساجد کا معاملہ عرصے سے ہمارے سامنے ہے - بہتر ہے کہ خواہ کچھہ ہی ہو ' لیکن ان نصائح و مواعظ پر اتمام حجت کیلیے پورا پورا عمل کیا جاے -

ہم نے ابتدا سے اس معاملے میں صبر و تحمل کا طریقہ اختیار کیا ہے ' اور وجسقدر وسائل امن و سکون کے ہو سکتے ہیں ' وہ سب ایک ایک کر کے عمل میں لاےہیں - اس مسئلہ کی ابتدا سنہ ۱۸۹۹ سے ہوتی ہے - اسی وقت مسلمانوں نے کمال عجز و نیاز اور ادب و تذلل کے ساتھہ گورنمنٹ کو توجہ دلائی ' اور ایک میموریل سر بیکر کی خدمت میں روانہ کیا جو اس وقت صوبے کے لفٹننٹ گورنر تھے - مگر اسکے جواب میں کہا گیا کہ یہ کوئی ایسی قابل توجہ بات نہیں ہے - متولیوں نے حکام کو اطمینان دلا دیا ہے ' اور گورنمنٹ اچھی طرح معاملہ کو سمجھہ چکی ہے !

اسکے بعد گذشتہ فروری میں جب مساجد کی انہدام کا کام شروع ہوا تو مسلمانوں کے دل بے قابو ہوگئے - اسی وقت متعدد واقف حال مسلمان مقامی حکام سے ملے ' مودبانہ اور عاجزانہ تجویزوں اور عرضداشتوں کا دوسرا سلسلہ شروع ہوا ' یکے بعد دیگرے جلسے بھی منعقد ہوے ' جن میں گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی اور رزولیوشنوں کی نقلیں بھیجی گئیں -

پھر انجمن دفاع مساجد نے ایک خاص جلسہ اس غرض سے منعقد کیا کہ ہز اکسلنسی گورنر بنگال کیخدمت میں ایک قائم مقام وفد لیجاے اور معاملہ کی اہمیت پر توجہ دلاے - اسکے متعلق خط و کتابت کی گئی ' مگر جواب آیا کہ وفد کا آنا کچھہ مفید نہوگا اور گورنمنٹ کی نظر سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے !

اب سوال یہ ہے کہ جو نصیحت فرما مسلمانوں کو صبر و اعتدال کی نصیحت کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ عام ایجی ٹیشن غیر ضروری ہے ' وہ خدا را بتلائیں کہ جب یہ تمام وسائل بے سود ثابت ہوجائیں تو پھر مسلمان کیا کریں ' اور کیونکر اپنی عبادت گاہوں کو گرد و خاک بنکر نابود ہونے سے بچائیں ؟ جو لوگ مسجد کانپور کے حادثہ کے زمانے میں ' عام مسلمانوں کو الزام دیتے تھے ' کیا وہ اس موقعہ پر باہر نکلنے کی زحمت گوارا فرمائینگے ' اور ہمیں بتلائینگے کہ اب مسلمان کیا کریں اور کہاں جائیں ؟

یہ بالکل سچ ہے کہ کام خاموشی اور سکون کے ساتھہ ہونا چاہیے ' مگر لا علاج مصیبت یہ ہے کہ گورنمنٹ اس قسم کے کاموں سے کچھہ متاثر نہیں ہوتی ' اور جب تک ایجی ٹیشن نہو ' اس وقت تک اپنی جگہ سے حرکت کرنا نہیں چاہتی - یہی خطرناک طریق عمل ہے جو عام طور پر ملک کو ایجی ٹیشن بلکہ اس سے بھی زیادہ افسوسناک باتوں کی دعوت دے رہا ہے ' اور امن و سکون کے ساتھہ کوئی سچا سے سچا اور اہم سے اہم مطالبہ بھی پورا نہیں ہوتا !

تمام وسائل عمل میں لاے جا چکے - وقت سے پہلے خطرات کی اطلاع دینے والوں نے اپنا فرض ادا کردیا - عام پبلک صرف ذمہ دار اشخاص کے روکنے سے بمشکل سکون میں ہے اور انھیں سمجھایا جا رہا ہے کہ جوش و ہیجان کو کام میں نہ لائیں - اب صرف ایک آخری موقعہ اور باقی رہگیا ہے جسکے نتائج کا ہمیں انتظار ہے - ہماری دلی خواہش ہے کہ پچھلے انتظاروں کی طرح یہ آخری انتظار بھی ناکام ثابت نہو !

یہ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہز اکسلنسی گورنر بنگال کلکتہ تشریف لانے والے ہیں - پراونشیل مسلم لیگ کا ایک خاص جلسہ پچھلے ہفتے منعقد ہوا جسمیں انجمن دفاع مساجد کلکتہ کے ارکان بھی شریک تھے - اس جلسے میں بالاتفاق اس مضمون کی تجویز منظور ہوئی کہ از سر نو پھر اس معاملہ کے متعلق ایک دوسری درخواست پیش کی جاے اور خواہش کیجاے کہ ہز اکسلنسی کلکتہ تشریف لا رہے ہیں - اس موقعہ پر اجازت دیں کہ مسلم لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے چند منتخب قائم مقام حاضر ہوں ' اور مساجد لشکر پور کے متعلق عرض مقاصد کریں -

گذشتہ واقعات کیسے ہی تاریک ہوں - تاہم آخری مایوسی ابھی نہیں آئی ہے ' اور امید کی روشنی بالکل غروب نہیں ہوئی - ہز اکسلنسی کی گورنمنٹ اپنی دانشمندی و تدبر اور رعایا کی جائز خواہشوں کی مستعدانہ سماعت کے لحاظ سے جو شہرت حاصل کر چکی ہے ' وہ مسلمانوں کیلیے کامیابی کا بہت بڑا سہارا ہے - ہمیں امید ہے کہ اس درخواست کو منظور فرما کر تمام مسلمانان ہند کی سچی شکر گذاری حاصل کرنے میں تامل نہ فرمائینگے - اور معاملہ خیر و عافیت کے ساتھہ ختم ہو جائیگا -

اعـتـذار

تین ہفتے سے الہلال کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہورہی ہے - اس ہفتے امید تھی کہ ٹھیک بدھہ کے دن حسب معمول نکل جائیگا - پھر بھی ایک دن کی تاخیر ہو ہی گئی - امید ہے کہ آیندہ ہفتہ تک یہ ایک دن کا بل بھی نکل جائیگا -

پچھلے دنوں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ناگزیر سفر پیش آتے رہے - دہلی سے واپس آیا تو بزرگان بہار اپنے دو سال کے متصل اصرار اور مواعید کا مطالبہ کررہے تھے - خیال تھا کہ دہلی سے واپسی میں ایک دن کیلیے اتر جاؤنگا ' لیکن اسٹیشن چھوٹ گیا اور مجبوراً کلکتہ آکر پھر نکلنا پڑا - پورے تین دن اسمیں صرف ہوگئے - وہاں سے واپس آیا اور ابھی دو دن بھی کام نہیں کیا تھا کہ عین اخبار کی اشاعت کے دن کلکتہ سے تیس میل کے فاصلے پر ایک دیہات میں جانا پڑا - وہاں جانا بھی ناگزیر تھا - واپسی میں گاڑی نہیں ملی - مجبوراً پچیس میل خام سڑک کا سفر رات بھر کے اندر پالکی کے ذریعہ طے کرکے کلکتہ آیا - بارش کی وجہ سے بخار میں مبتلا ہوگیا تھا لیکن اسی حالت میں معاً اخبار کی فکر کرنی پڑی !

غرضکہ ایسے حالات پیش آجاتے ہیں اور معیت و رفاقت سے محروم ہوں - ان مجبوریوں کی وجہ سے اگر سال بھر میں ایک دو ہفتے اشاعت میں تاخیر ہوجاے توگو ایک اخبار کے دفتر کیلیے کتنا ہی بڑا جرم ہو ' لیکن میری کمزوری اور معذوریوں کو دیکھتے ہوے قابل معافی ضرور ہے -

یہی سبب ہے کہ پچھلی اور آج کی اشاعت میں تمام ضروری ابواب و مضامین نہ آسکے اور با تصویر مضامین کی بھی گنجائش نہ نکل سکی - صرف پرچے کو کسی طرح نکالدینا اور اس تاخیر کو آیندہ کیلیے متعدی نہ ہونے دینا پیش نظر تھا - میں چاہتا ہوں کہ الہلال کے مضامین مختصر ہوں اور تقریباً تمام ضروری ابواب اپنی اپنی جگہ قائم رہیں - اس ہفتہ چونکہ کئی دن کی تاخیر نکل گئی ہے اور امید ہے کہ آیندہ وقت پر کام ہو ' اسلیے انشاء اللہ العزیز آیندہ اشاعتوں میں مضامین و تصاویر بکثرت ہونگے اور ہر باب و عنوان کے متعلق درج ہونگے : و افوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیرا بالعباد -

هیں - پهر صرف اتنا هي نہیں بلکه اول درجه کي صحیح کتب حدیث یعني کتب صحاح اور علی الخصوص صحیحین کي روایات انکے صریح مخالف بهي هیں - اور جو سبب نزول آیة تحریم کا اُن سب میں بیان کیا گیا هے ' اس سے اِن روایات کے بیان کرده قصه کو کوئي تعلق نہیں -

(۲) یه تمام روایتیں طبراني ' ابن سعد ' ابن جریر طبري وغیره کي هیں - اِن مصنفوں کے متعلق لکهه چکا هوں که انکا مقصود صرف روایات کو جمع کر دینا اور هر طرح کے ذخیرۂ احادیث و آثار کو ضائع هونے سے محفوظ کر دینا تها - نه تو انہوں نے کبهي یه دعوا کیا که انکي تمام مرویات صحیح هیں اور نه محققین نے انہیں یه درجه دیا - پس طبراني اور طبري وغیره کي روایات صرف اسي وقت قبول کي جاسکتي هیں جبکه انکي صحت کي دیگر وسائل سے بهي تصدیق هو جاے - یا حسب اصول مقررۂ حدیث انکي صحت پایۂ ثبوت تک پہنچا دي جاے -

علي الخصوص جبکه کتب معتبرۂ حدیث مثل بخاري و مسلم انکے مخالف هوں ' اور تمام صحاح سته خاموش -

(۳) اِن روایتوں میں لـم تحرم ما احل الله لک - اور واذ اسر النبي الي بعض از واجک کا شان نزول بیان کیا گیا هے ' لیکن امام بخاري و مسلم اِنہیں آیات کا شان نزول دوسرا واقعه بیان کرتے هیں یعني جس حلال شے کو آپنے اپنے اوپر حرام کرلیا تها اسکي نسبت خود حضرة عائشه کا قول متعدد روایات و اسناد صحیحه سے موجود هے که وه شهد تهي نه که ماریۂ قبطیه - امام بخاري نے پانچ چهه بابوں میں اس واقعه کو لیا هے لیکن کہیں بهي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینے کا واقعه نظر نہیں آتا - پهر هم اس بارے میں امام بخاري و مسلم اور مصنفین صحاح کي روایت کو تسلیم کریں یا واقدي ' ابن سعد ' طبراني ' اور طبري کي ؟

(۴) قطع نظر اسکے اصول فن کے لحاظ سے بهي یه روایات پایۂ اعتبار سے ساقط هیں - طبراني ' ابن مردویه ' اور ابن جریر وغیره نے مختلف طریقوں سے انہیں روایت کیا هے - لیکن ان میں سے کسي روایت کي بهي اسناد صحیح نہیں - آگے چلکر محققین فن کي تصریحات اس بارے میں درج هونگي -

(۵) البته صرف ایک مبهم و مجمل روایت هے جس سے ان روایات کي تقویت کا کام لیا جاتا هے - اسکے دو مختلف طریقوں کي بعض محدثین نے توثیق کرني چاهي هے ' اور صرف یهي روایت هے جو قصه ماریۂ قبطیه میں نسبتاً بہترین اسناد سے سمجهي جاتي هے - هم صرف اسي پر نظر ڈالینگے اور اس سے ظاهر هوجائیگا که جب بہترین اور اقوي روایت کا یه حال هے تو پهر اُن روایتوں اور انکے اسناد کا کیا حال هوگا جنکو خود انکے حامیوں نے بهي پیش کرنے کے قابل نه سمجها ؟

قیاس کن ز گلستان من بهار مرا !

(روایة مسروق و رقاشي)

حافظ ابن حجر عسقلاني نے کتاب التفسیر کي شرح میں ان تمام روایتوں پر بحث کي هے اور جتنے مختلف اسناد سے مروي هیں سب کو پیش نظر رکها هے :

و اختلف في المراد بتحریمه ففي حدیث عائشه ثاني حدیثي الباب انه ذالک بسبب شربه (صلعم) العسل عند زینب بنت جحش ....و وقع عند سعید بن منصور باسناد صحیح الی مسروق قال : حلف رسول الله لحفصه لا یقرب امته وقال هي علي حرام - (جلد ۸ - صفحه ۵۰۳ مطبوعهٔ مصر)

جس شے کو انحضرة نے اپنے اوپر حرام کرلیا تها اسکے تعین میں اختلاف هے - عائشه کي حدیث میں جو اس باب کي دوسري حدیث هے ' یه هے که اسکا سبب انحضرة کا شهد تناول فرمانا تها جو زینب بنت جحش کے یہاں آپنے کهایا تها ...... لیکن سعید بن منصور نے سند صحیح سے جو مسروق تک پہنچتي هے ' روایت کیا هے که اسکا سبب وه قسم تهي جو انحضرة نے حفصه کیلیے کهالي تهي که اپني لونڈي کے پاس نه جاونگا اور وه مجهه پر حرام هے -

حافظ موصوف نے ان تمام روایات میں سے صرف اس ایک روایت هي کي توثیق کي هے اور اسے سند صحیح سے قرار دیا هے - باقي روایتیں جو طبراني ' ابن مردویه ' اور مسند هیثم وغیره سے مروي هیں اور عموماً قرطبي اور واحدي وغیره نے اپني اپني تفسیروں میں درج کردي هیں ' انکو صرف اس خیال سے نقل کیا هے که جب مسروق والي حدیث معتبر قرار دیلي گئي تو ان روایتوں سے اسکي تقویت کا کام لیا جاسکتا هے گو في نفسه ان میں سے کسي کي سند بهي قابل اعتنا نهو - چنانچه آخر میں لکهتے هیں :

وهذا طرق کلها یقوی بعضها بعضاً فیحتمل ان تکون الایة نزلت في السببین معاً (جلد ۸ صفحه ۵۰۳)

اور یه تمام مختلف طریق باهم ایک دوسرے کو قوت پہنچاتے هیں - پس یه احتمال پیدا هوتا هے که ممکن هے سورۂ تحریم کي پہلي آیة دونوں واقعوں کے متعلق ایک ساتهه نازل هوئي هو -

اس قول میں حافظ موصوف نے دونوں واقعات کے باهم تطبیق کي کوشش هے ' اسکي نسبت هم آگے چلکر لکهیں گے - یہاں صرف اسقدر دکهلانا مقصود هے که تمام روایات ماریۂ قبطیه میں صرف مسروق والي روایت هي سے حافظ موصوف متاثر هیں اور دیگر اسناد و طرق کو اسلیے پیش کرتے هیں که روایۂ مسروق کي اُن سے تقویت مزید هو جاتي هے - پس اس بارے میں عروة الوثقی صرف مسروق هي کي روایت هوي -

اس روایت کے ایک دوسرے طریق کي حافظ ابن کثیر نے بهي اپني تفسیر میں توثیق کي هے ' اگرچه وه خود بهي اس واقعه کا شان نزول سورۂ تحریم هونا تسلیم نہیں کرتے جیسا که آگے نقل کیا جایگا -

چنانچه حافظ موصوف نے سوره تحریم کي تفسیر میں حسب عادت وه تمام روایات نقل کردي هیں جو امام طبري وغیره نے اس بارے میں درج کي هیں ' لیکن چونکه انکي اسناد کا حال ان پر واضح تها اسلیے کسي طریق و سند کي بهي توثیق نہیں کي - البته جو روایت هیثم بن جلیب نے اپني مسند میں درج کي هے ' اسکو نقل کرکے لکها هے که اسکي سند صحیح هے :

قال الهیثم في مسنده ثنا ابو قلابه عبد الملک بن محمد الرقاشي ثنا مسلم بن ابراهیم - (الخ) عن عمر قال قال النبي صلعم لحفصه لا تخبري احدا وان ام ابراهیم علي حرام فقالت اتحرم ما احل الله لک ؟ قال فوالله لا اقربها ... هذا اسناد صحیح - ولم یخرجه احد من اصحاب الکتب الستة - واختاره الحافظ الضیاء المقدسي (برحاشیۂ فتح البیان جلد ۱۰ صفحه ۱۸)

هیثم نے اپني مسند میں حضرة عمر سے براسطۂ ابن رقاشي وغیره روایت کي هے که انحضرة صلعم نے حفصه سے کہا که کسي کو اس بات کي خبر نه دینا ابراهیم کي ماں مجهپر حرام هے - حفصه نے کہا : کیا آپ اُس چیز کو حرام کرتے هیں جسکو آپکے لیے خدا نے حلال کیا هے ؟ فرمایا که قسم خدا کي ' میں کبهي اس کے پاس نه جاونگا - اس روایت کي اسناد صحیح هے - لیکن صحاح سته کے جامعین میں سے کسي نے بهي اسے روایت نہیں کیا - البته حافظ ضیاء مقدسي نے اپني مستخرج میں اسے لیا هے -

سـرمد گلـــه اختـصـار مي بايد كــرد
يـک کار ازيـن دو کار مــي بايــد كـرد
يا تن برضـاـے دوسـت مـي بايـد داد
يا قطع نظـر ز يار مي بايـد كـرد !

حق و صداقت كي محبت هي ميں خدا اور أسكے رسول كي محبت پوشيده هے - اس راه ميں جتني كشمكشيں پيدا هوتي هيں اور جسقدر ٹهوكريں لگتي هيں ' وه صرف اسي بات كا نتيجه هيں كه وهروں نے دوراهوں ميں سے ايک راه اختيار كرنے كا كوئي قطعي فيصله نهيں كيا هے ' اور بغير اسكے كه ايک كے هورهنے كا فيصله كركے قدم أٹهائيں ' ويسے هي جوش ميں آكر أٹهه كهڑے هوے هيں !

(قصۂ ماريۂ قبطيه اور روايات موضوعه)

يهاں تک تو هم نے ايلاء و تخيير كا اصلي واقعه بيان كرديا جو احاديث صحيحه سے ثابت هے - اب هم أن روايات كي جانب متوجه هوتے هيں جنكي آميزش سے اس صاف واقعه كو مكدر و مشتبه كرنے كي كوشش كي گئي هے ' اور جسكي ايک محرف و مسخ صورت آپكے مسيحي معلم نے پيش كي هے -

أن تمام روايات سے صحاح سته خالي هيں - البته ابن سعد ' ابن مردويه ' واقدي ' ابن جرير طبري ' طبراني ' بزاز ' اور هيثم بن حليب وغيره نے درج كيا هے ' اور أن سے عامۂ مفسرين و ارباب سيرة نے اپني اپني كتابوں ميں نقل كرديا هے -

ان روايات كا تعلق واقعۂ تحريم سے هے - اگر انهيں تسليم بهي كرليا جاے ' جب بهي واقعۂ ايلا پر كوئي اثر نهيں پڑسكتا - البته يه معلوم هوتا هے كه " لم تحرم ما احل الله " كا شان نزول يه واقعه نه تها كه آنحضرة نے شهد كو اپنے اوپر حرام كرليا تها ' بلكه ماريه قبطيه سے اسكا تعلق هے جو آپكي لونڈي تهي اور آپنے ازواج كي خاطر اسے اپنے اوپر حرام كرليا تها -

هم اِن روايات كيليے امام طبري كي تفسير كو سامنے ركهه لينا كافي سمجهتے هيں كيونكه انهوں نے سورۂ تحريم كي تفسير ميں حسب عادت تمام روايتوں كو جمع كرديا هے - چنانچه لكهتے هيں :

اختلف اهل العلم في الحلال الذى كان الله احله لرسوله فحرمه على نفسه ابتغاء مرضاة ازواجه ' فقال بعضهم : كان ذالك مارية مملوكته القبطيه حرمهـــا علـى نفسه بيمين انه لا يقربه بها طلبا بذالك رضا حفصه زوجته - (تفسير طبري - جلد ۲۸ - صفحه ۱۰۰)

اهل علم نے اس بارے ميں اختلاف كيا هے كه وه كونسي بات تهي جو خدا نے اپنے رسول كيليے حلال كي تهي اور أنهوں نے اپني بيويوں كي خوشي كيليے اپنے اوپر حرام كرلي ؟ ان ميں سے بعض كا يه بيان هے كه وه ماريه قبطيه لونڈي تهي - أسے آپنے اپنے ليے حرام كرليا تها - ايک قسم كهاكر كه كبهي اسكے پاس نه جاؤنگا - اور ايسا حفصه بنت عمر كي خوشي كيليے كيا تها جو آپكي زوج مطهره تهيں -

ليكن امام موصوف نے جن " بعض اهل علم " كي يه راے نقل كي هے ' اكثر ائمۂ حديث مثل امام بخاري و مسلم بل جميع مصنفين كتب صحاح كے مقابلے ميں انكي كيا وقعت هوسكتي هے جنهوں نے سرے سے اس واقعه كو نقل هي نهيں كيا هے ؟

بهرحال اسكے بعد امام موصوف نے وه تمام روايتيں جمع كردي هيں جو اس بارے ميں أن تک پهنچي هيں - ان سب كا خلاصه يه هے كه ماريۂ قبطيه آنحضرة (صلعم) كي لونڈي تهيں - ايک دن حضرة حفصه آئيں تو أنهوں نے ديكها كه أنهي كے مكان ميں آنحضرة (صلعم) ماريه كے ساتهه خلوت ميں هيں - آپ اسپر آزرده خاطر هوئيں - اور كها كه ميرے هي مكان ميں اور ميري هي باري كے دن آپ نے ايسا كيا ؟ آنحضرة نے فرمايا كه آئنده كيليے قسم كهاتا هوں كه ماريه سے كوئي تعلق نه ركهونگا ليكن اس قسم كهانے كا ذكر كسي دوسري بيوي سے نه كرنا - حضرة حفصه اور حضرة عائشه تمام ازواج مطهرۂ ميں باهم رازدار اور دوست تهيں - انسے صبر نهوسكا - أنهوں نے حضرة عائشه سے كهديا - اسپر يه دونوں آيتيں نازل هوئيں كه لم تحرم ما احل الله لک ؟ اور واذ اسر النبي الى بعض ازواجه - پس جو چيز آپنے اپنے اوپر حرام كرلي تهي وه يهي ماريۂ قبطيه تهي جسے خدا نے آپ كيليے حلال كيا تها ' اور جو راز بعض ازواج نے ظاهر كرديا تها وه بهي يهي آپكا قسم كهانا تها - بعض روايتوں ميں اتنا اور زياده هے كه علاوه قسم كهانے كے آپنے حضرة حفصه سے يه بهي كها تها كه ميرے بعد حضرة ابوبكر اور تمهارے والد ميرے جانشيں هونگے ! !

امام طبري نے اس واقعه كے متعلق متعدد روايتيں درج كي هيں - يهي روايتيں هيں جو محمد ابن سعد ' هيثم ' ابن مردويه ' اور طبراني نے عشرة النساء اور مسند وغيره ميں درج كي هيں - ان ميں باهم سخت اختلاف هے اور ايک هي واقعه كو مختلف صورتوں ميں بيان كيا هے - ليكن جب سرے سے انكي اسناد هي قابل قبول نهيں تو اضطراب و اختلاف متون پر كيا بحث كي جاے ؟

(تحقيق و نقـد روايات)

ليكن هم پورے وثوق اور زور كے ساتهه اِن روايات كي صحت سے قطعاً اِنكار كرتے هيں - اور اسكے ليے كافي وجوه موجود هيں كه اِنهيں يک قلم نا قابل قبول و اعتبار قرار ديا جاے -

بالاختصار اسكے وجوه حسب ذيل هيں :

(۱) سب سے پہلے أس بيان كو پيش نظر ركهيے جو اس مضمون كے پہلے نمبر ميں احاديث و كتب حديث كے متعلق لكهه چكا هوں - محققين و ائمۂ فن نے طبقات و مراتب محدثين كے متعلق كافي تصريحات كردي هيں اور اس بارے ميں حضرة شاه ولي الله (رح) كي تقسيم قدماء محققين كي آراء كي بهترين ترجمان هے - آنكا بيان پہلے گذر چكا هے كه كتب حديث چار درجوں ميں منقسم هيں - پهلا درجه صحيحين كا هے - دوسرا بقيه كتب صحاح كا ' تيسرا تصانيف دارمي ' عبد الرزاق ' بيهقي ' طبراني وغيره كا - چوتها ابن مردويه ' ابن جرير طبري ' ابو نعيم ' ابن عساكر ' ابن عدي وغيره كا - تيسرے اور چوتهے درجه كي كتابوں ميں صحت كا التزام نهيں كيا گيا هے اور هرطرح كا رطب و يابس ذخيره جمع كرديا هے -

يه محققانه تقسيم باعتبار صحت ' شهرت ' اور قبول كے كي گئي هے -

" صحت " كے معني يه هيں كه اس كتاب كے مصنف نے صحيح حديثوں كے جمع كرنے كا اسميں التزام كيا هو اور اگر كوئي حديث اس درجه كي نهو تو اسكے نقص كي بهي تصريح كردي هو -

" شهرت " سے يه مقصود هے كه هر زمانے ميں ارباب فن نے أسے درس و تدريس ميں ركها هو اور اسكے تمام مطالب كي شرح و تفسير اور چهان بين هوگئي هو -

" قبول " سے مراد يه هے كه علماء فن نے اس كتاب كو معتبر اور مستند تسليم كيا هو اور كسي نے اس سے انكار نه كيا هو -

اب غور كرو كه قصۂ ماريه قبطيه كي جتني روايتيں هيں ' وه نه تو پہلے درجه كي كتابوں ميں هيں ' نه دوسرے درجه كي - بلكه تمام تر تيسرے اور چوتهے درجه كي كتابوں ميں روايت كي گئي

مذاکرۂ علمیہ

صفحہ من تاریخ الکیمیا

(۲)

فن کیمیا کے ان مختلف دوروں کی یہ ایک سرسری تقسیم تھی - اب ہم کسی قدر تفصیل کے ساتھہ انپر نظر ڈالتے ہیں تاکہ ہر دور کی ترقیات و انقلابات سامنے آجائیں -

دور اول

[قسم نظری]

اس عہد کے لوگوں نے اپنے اعمال کیمیائیہ میں ہمیشہ نہایت سطحی اور نظری امور کے مطالعہ پر اکتفا کی - وہ کبھی بھی کسی صحیح اور علمی تجربہ میں مشغول نہ ہوے - انکا قاعدہ یہ تھا کہ وہ کلیات سے جزئیات مستنبط کرتے تھے - حالانکہ استنباط و اخذ نتائج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تجربہ و مشاہدے سے جو جزئی واقعات نظر آئیں ' ان سے کلیات اور علم قوانین بنائے جائیں - اسی لیے انکی کوششوں کا ماحصل بجز ناکامی اور ضیاع عمر و محنت کے اور کچھہ نہ ہوا -

(مسئلۂ تخلیق و عناصر)

اس عہد کے علما کے پیش نظر سب سے زیادہ اہم مسئلہ یہ تھا کہ عالم اور ما فی العالم (یعنی دنیا میں جو کچھہ ہے) اسکے عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟

انکو یقین تھا کہ عمل کیمیاوی کے ذریعہ بعض کم قیمت دھاتوں سے دوسری بیش بہا دھاتیں بنائی جا سکتی ہیں - چنانچہ انہوں نے چاندی اور سونے کے بنانے کی بارہا کوشش کی -

عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟ اسکے متعلق چھٹی صدی قبل مسیح کے علماء میں اختلاف تھا - بعض کا مذہب یہ تھا کہ ہر شے کی اصل پانی ہے (فلاسفۂ اسلام میں سے ابن رشد کا مذہب بھی یہی تھا - وہ اپنی تائید میں قرآن حکیم کی یہ آیت : وجعلنا من الماء کل شي حي - پیش کرتا تھا) اس جماعت کا سرگروہ طالیس تھا - ایک دوسرے جماعت کہتی تھی کہ عناصر اصل میں صرف دو ہیں : آگ اور ہوا -

تیسرا گروہ ان دونوں پر خاک کا بھی اضافہ کرتا تھا -

دیمقراطیس جو پانچویں صدی قبل پیدایش مسیح میں تھا ' کہتا تھا کہ عنصر اصلی صرف ایک مادۂ خاکی ہی ہے - یہ مادۂ خاکی نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات میں منقسم ہے - یہ ذرات اگرچہ باہم میں باہم مختلف ہیں مگر انکا مایۂ خمیر اور شکل ایک ہی ہے - یہ ذرات ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں - جسم مثل عنصر متغیرات ہوتے ہیں ' وہ انہی ذرات کے اجتماع و افتراق کا [illegible] ملنے اور الگ ہونے کا) نتیجہ ہیں -

دیمقراطیس کی یہ رائے ذرات کے موجودہ نظریہ سے فی الجملہ ملتی ہے -

اسکے بعد سنہ ۴۴۰ ق - م - میں امبیدو کیلیس آیا - اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ عناصر اصلی چار ہیں : آب و آتش اور خاک و باد - انہی سے تمام اجسام مرکب ہوتے ہیں - یہ خیال ارسطو کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے - بہر حال یہ مذہب خواہ ارسطو کا ہو یا کسی دوسرے حکیم کا ' لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی ان عناصر اربعہ کے مایۂ خمیر میں فرق نہیں کیا - یعنی دونوں اپنی اپنی جگہ پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان چاروں کا قوام ایک ہی مادے سے ہے اور تعداد و اختلاف محض خاصیت کے اختلاف کا نتیجہ ہے -

ان مختلف خواص میں سے جن اہم خاصیتوں تک قوت لامسہ کا دسترس ہے ' وہ چار ہیں : رطوبت ' یبوست ' حرارت ' برودت - ہر عنصر اصلی میں دو دو خاصتیں ہیں - مثلاً آگ گرم و خشک ہے - ہوا گرم و تر ہے ' پانی سرد و تر ہے ' خاک خشک و سرد ہے - اس تفصیل میں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ہر خاصیت گویا دو عنصروں میں مشترک ہے -

ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر عنصر میں دو خاصیتیں ہیں ' لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دونوں مساوی نہیں ہیں - کسی عنصر میں ایک خاصیت زیادہ ہے کسی میں دوسری خاصیت - چنانچہ ہوا میں رطوبت اور حرارت دونوں ہیں ' مگر حرارت کی مقدار رطوبت سے زیادہ ہے - پانی میں برودت اور رطوبت دونوں ہیں ' لیکن برودت رطوبت پر غالب ہے - خاک یبوست و برودت کی جامع ہے ' مگر یبوست غالب ہے - آگ یبوست اور حرارت دونوں اپنے اندر رکھتی ہے لیکن غلبہ حرارت کو حاصل ہے -

انہی خواص کی قلت و کثرت کے ساتھہ عناصر کی نوعیت بدلتی رہتی ہے - مثلاً اگر پانی کی رطوبت پر آگ کی یبوست غالب آگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوجائیگی - یا اگر خاک کی برودت پر ہوا کی حرارت غالب آگئی تو اس سے پانی پیدا ہوجائیگا - یا اگر آگ کی یبوست پانی کی رطوبت پر غالب ہوگئی تو اس سے خاک پیدا ہوگی - اسی طرح اگر پانی کی رطوبت آگ کی حرارت پر غالب ہوگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوگی - غرض جسم کے ہر قسم کے تغیرات انہی خواص کے تغیر کے ساتھہ وابستہ ہیں -

چونکہ بظاہر ان عناصر میں سے بعض عناصر کا بعض کی شکل میں منتقل ہوجانا ممکن تھا ' اسلیے اگر قدماء اس کے قائل تھے کہ بعض مادے دوسرے مادوں کی شکل میں منتقل ہوسکتے ہیں تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے -

مثلاً پانی اور ہوا رطوبت میں مشترک ہیں اسلیے یہ ممکن ہے کہ حرارت کے ذریعہ اسے ہوا بنا دیا جاے -

مگر ظاہر ہے کہ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے - ہم جانتے ہیں کہ پانی اور خاک رطوبت میں مشترک ہیں مگر نہ تو خاک کو ہم کسی طرح پانی بنا سکتے ہیں اور نہ پانی کو خاک - صرف اس ایک ہی مثال سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قدما جزئیات سے کیونکر کلیات بنایا کرتے تھے اور کس طرح غلطیوں میں مبتلا ہوجاتے تھے ؟

مگر ارسطو نے یہ محسوس کیا کہ عناصر اربعہ تمام عالم کے کیمیاوی و طبیعی ظواہر کی تفسیر کے لیے کافی نہیں ہیں - اسلیے

در اصل یہ روایت بھی وہی مسروق والی روایت ہے مگر دوسرے طریق سے مروی ہے - پس ان تمام روایتوں میں جن میں ماریۂ قبطیہ کا حضرۃ حفصہ کے مکان میں آنحضرۃ کے ساتھہ ہونا ' آنکا عتاب کرنا اور آزردہ ہونا ' پھر آنحضرت کا قسم کھانا وغیرہ وغیرہ بیان کیا گیا ہے' صرف یہی ایک روایت ہے جسکے ایک طریق کی حافظ ابن حجر نے اور دوسرے طریق کی حافظ ابن کثیر نے توثیق کی ہے اور کہا ہے کہ اسناد صحیح سے مروی ہے' لہذا انکے علاوہ اور جسقدر طریق ہیں' انکا ذکر کرنا فضول ہوگا - کیونکہ انکی صحت کے متعلق کوئی تصدیق ہمارے سامنے نہیں ہے -

(روایۃ مسروق و رقاشی کی حقیقت)

اب آئیے ' اس روایت پر نظر ڈالیں کہ اصول فن کے لحاظ سے یہ کہاں تک قابل اعتبار و تسلیم ہے ؟ اور اسکا اثر اصل واقعہ پر کہاں تک پڑسکتا ہے ؟

سب سے پہلے اسپر غور کرنا چاہیے کہ اس روایت میں نہ تو ماریۂ قبطیہ کا ذکر ہے اور نہ واقعہ کے وہ تمام اہم حصے منقول ہیں جو امام طبری وغیرہ نے اپنی روایات میں درج کیے ہیں - صرف اسقدر بیان کیا ہے کہ آنحضرۃ (صلعم) نے حضرۃ حفصہ سے فرمایا کہ میں اپنی لونڈی کے پاس نہ جاؤنگا - اسکے لیے قسم کھاتا ہوں - پس اگر یہ روایت تسلیم بھی کرلی جاے ' جب بھی اُن تفصیلات کی تصدیق کیلیے قیاس محض کے سوا اور کچھہ ہاتھہ نہیں آتا -

ثانیاً - اس روایت کا پہلا سلسلہ مسروق تک منتہی ہوتا ہے - مسروق صحابی نہ تھے - تابعی تھے - (یعنی انہوں نے آنحضرۃ کو دیکھا نہیں تھا) لیکن وہ کچھہ نہیں بتلاتے کہ انہوں نے یہ واقعہ کس صحابی سے سنا ؟ اور جس سے سنا وہ کس حیثیت سے بیان کرتا ہے ؟ صرف انکا بیان ہے جو بعد کے راویوں نے روایت کردیا ہے - اسکو اصطلاح حدیث میں " منقطع " کہتے ہیں - یعنے اسکا سلسلہ آنحضرۃ تک نہیں پہنچتا - ایک ایسی منقطع روایت کو بخاری و مسلم اور کتب صحاح کی متصل اور کثیر الطرق روایات صحیحہ کے مقابلہ میں کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے ؟

یہ کہنا کہ دونوں میں تطبیق محتمل ہے ' کسی طرح صحیح نہیں - آگے چلکر ہم اسے واضح کرینگے -

رہا اس روایت کا دوسرا طریقہ جسکی حافظ ابن کثیر نے توثیق کی ہے ' تو وہ بھی اپنے اندر کوئی ایسی قوت نہیں رکھتا جو آے اس حالت میں قائم کرسکے جبکہ امام بخاری و مسلم کی صحیح روایتیں سورۂ تحریم کا شان نزول دوسرے واقعہ کو بیان کررہی ہیں اور تمام کتب صحاح اسکی موید ہیں -

اسکے اسناد میں سب سے پہلے جو راوی ہمارے سامنے آتے ہیں ' وہ ابو قلابہ عبد الملک بن محمد الرقاشی ہیں - حافظ ابن حجر نے تہذیب میں انکا ترجمہ لکھا ہے - اسمیں شک نہیں کہ متعدد ثقات نے انکی توثیق کی ہے ' اور ابن حبان نے ثقات میں انکا ذکر کیا ہے - نیز ابن جریر وغیرہ انکے حفظ کا اعتراف کرتے ہیں - با ایں ہمہ دار قطنی جیسے شخص کی انکی اسناد کی متعلق یہ راے تھی :

كثير الخطاء في الاسانيد والمتون - كان يحدث من حفظه فكثرت الوهام في روايته (۱)

وہ روایت کی سندوں میں اور حدیث کے اصل الفاظ میں کثرت سے غلطیاں کرجاتے ہیں - انکا قاعدہ تھا کہ محض اپنے حفظ کی بنا پر حدیث بیان کرتے تھے - اسلیے انکی روایت میں بہت اوہام پیدا ہوگئے -

پھر اسی تہذیب میں دار قطنی کا دوسرا قول نقل کیا ہے کہ " لا يحتج بما ينفرد به "

آخر میں خود حافظ ابن حجر لکھتے ہیں :

" بلغني عن شيخنا ابي القاسم انه قال : عندي عن ابي قلابة عشرة اجزاء ما منها حديث مسلم اما في الاسناد و اما في المتن - كان يحدث من حفظه فكثرت الاوهام فيه " فتامل !

چنانچہ اسی بنا پر بعض محدثین نے اس حدیث سے انکار کردیا ہے ' جو ابو قلابہ رقاشی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ " ان النبي صلعم صلي حتي تورمت قدماه " جیسا کہ حافظ موصوف نے تہذیب میں تصریح کی ہے -

پس اِن تمام تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ ابوقلابہ کی اسناد میں کثرت خطا و اوہام روایت و اغلاط متون کی ارباب جرح و تعدیل نے صاف صاف شکایت کی ہے ' اور ظاہر ہے کہ راوی کی شخصی ثقاہت اور موصوف بالخیر و الصلاح ہونا (کما قال الخطیب) کچھہ مفید نہیں ہوسکتا جبکہ اسکے حفظ و اتقان اور صحت اسناد و متون کے متعلق مخالف تصریحات موجود ہوں - اور علی الخصوص ایسے موقعہ پر کہ صرف اسناد کی قوت ہی مطلوب ہے اور دیگر اسناد معتبرۂ و مرفوعۂ و متصلہ اسکے مخالف ہیں -

(قصۂ ماریہ اور محققین فن)

(۲) حقیقت یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی روایت بھی صحیح موجود نہیں ہے - جو شان نزول حضرۃ عائشہ نے بیان کردیا ہے اور جسکو بالاتفاق ائمۂ حدیث و اساطین فن نے درج اسفار معتبرہ و صحیحہ کیا ہے ' وہی اصلی اور صحیح واقعہ ہے اور صرف وہی قابل قبول ہے -

چنانچہ خود حافظ ابن کثیر باوجود رقاشی کی روایت کی توثیق کرنے کے ' آگے چلکر اسکا اعتراف کرنے پر مجبور ہوے :

والصحيح ان ذالك كان في تحريمة العسل كما قال البخاري عند هذه الاية (ابن كثير جلد ۱۰ - صفحه ۱۹)

اور صحیح یہ ہے کہ سورۂ تحریم کی پہلی آیۃ اس بارے میں نازل ہوئی کہ آنحضرۃ نے شہد کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا جیسا کہ امام بخاری نے اس آیۃ کی تفسیر میں لکھا ہے -

صرف حافظ موصوف ہی پر موقوف نہیں ' دیگر ارباب نظر و تحقیق نے بھی صاف صاف لکھدیا ہے کہ ماریۂ قبطیہ کے اِس واقعہ کے متعلق کوئی صحیح روایت ثابت نہیں ہے - علامہ عینی شرح بخاری میں ان تمام روایات کا ذکر کرکے لکھتے ہیں :

و الصحيح في سبب نزول الاية انه في قصة العسل لا في قصة مارية المروي في غير الصحيحه (عيني جلد ۹ صفحه ۵۴۸)

اور اس آیت کے شان نزول کی نسبت صحیح روایت یہی ہے کہ وہ شہد کے متعلق ہے - ماریۂ قبطیہ کے قصہ کے متعلق نہیں ہے جو کتب صحاح کے علاوہ دیگر کتب میں مروی ہے -

یہی راے قاضی عیاض کی بھی ہے - بلکہ جو الفاظ علامۂ عینی نے لکھے ہیں در اصل قاضی موصوف ہی کے ہیں - امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں انکی راے انہی الفاظ میں نقل کی ہے - خود امام موصوف کی بھی راے یہی ہے :

و لم تات قصة مارية من طريق صحيح -

اور ماریۂ قبطیہ کا قصہ کسی صحیح طریق سے مروی نہیں ہے -

(نووی جلد ۱ - مطبوعہ مولانا احمد علی مرحوم - صفحہ ۴۷۹)

ایسی صریح اور صاف تصریحات کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ ماریۂ قبطیہ کا قصہ صحیح ہے ؟ اور کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ اسکی بنا پر معترضین اسلام اپنی معاندانہ تلبیس اور ابلیسانہ فریب کاری کے ساتھہ اس واقعہ کو ہمارے سامنے بطور حجت اور دلیل کے پیش کریں ؟

(۱) حافظ ابن حجر کی تہذیب التہذیب حال میں دائرۃ المعارف حیدر آباد نے چھاپی ہے - ہمنے اسی سے یہ عبارت نقل کی ہے - (دیکھو جلد ۶ - صفحہ ۴۲۰)

اسکو تفحص اشیا میں بہت جلد دستگاہ حاصل ہوجاتی ہے - جسطرح - [illegible] پیشہ وروں اور دستکاروںکو اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ اپنے کام کی جزئیات سے کماحقہ واقف ہوں' نیز انکے پیشہ کے متعلق جدید انکشافات و ایجادات انکے پیش نظر رہیں' اسیطرح ایک باقاعدہ فلسفی کیواسطے بھی اشد ضروری ہے کہ ان چیزونکے متعلق جو اسکے ذہن میں گذرتی ہیں' دریافت کرے کہ اسکے پیشروؤں نے انکے متعلق کیا خیالات قایم کیے ہیں ؟

(فلسفه کی غرض)

فلسفه کی غرض کیا ہے ؟ اور اس سے همکو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟

ارسطو کے نزدیک فلسفه کی ابتدا صرف تعجب و تحیر سے ہوئی - جب انسان اس عالم میں آتا ہے تو تغیرات سے دو چار ہوتا ہے - زندگی کی نیرنگیاں اور کائنات کے عجائبات اسکو محو حیرت کردیتے ہیں - پس یہ تقاضاے فطرۃ ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھے اور اپنے دل سے سوال کرے کہ یہ کیوں ہے ؟ کب سے ہے ؟ اور کب تک ہے ؟ یہ عالم مع اپنے تمام کائنات کے انسانکے واسطے ایک معما ہے - اسکے حل کرنیکی کوشش ہی کا نام فلسفه ہے -

پہلی چیز جو انسان کو دریافت حقایق کی طرف مائل کرتی ہے' مفاد اور نفع ہے - کہا جاتا ہے کہ علم هیئت کی ابتدا قدیم مصریوں میں اسوجہ سے ہوئی کہ انکو دریاے نیل کی طغیانی کے بعد اپنی زمینیں ناپنا پڑیں - بیابل نورد کلدانیوں نے ستارہ شناسی اسیواسطے سیکھی کہ اپنے ملکوں میں رهنمائی کرسکیں -

انسان زندگی کے معمے کو حل کرنیکی کوشش بھی اسیوجہ سے کرتا ہے تاکہ اپنے فایدوں اور حقوق کی حفاظت کرسکے - علم اس سے کہ وہ مادی ہوں یا غیر مادی - مگر ان پیچیدہ مسائل کی بھی کوئی حد نہیں ہے - زمین سے آسمان تک سب انہی سے مملو ہے - انسان ہر وقت اسی فکر میں رهتا ہے کہ وہ فطری راز جو مدت سے سر بستہ چلے آتے ہیں' انھیں یکے بعد دیگرے دریافت کرتا جاے' اور یہ عجیب بات ہے کہ گو وہ دریاے علم سے سیراب ہوتا جاتا ہے' پھر بھی اسکی پیاس نہیں بجھتی بلکہ اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے !

یہ تلاش و تفتیش کی عادت انسان میں فطری ہے - یہ کسیطرح اس سے الگ نہیں ہوسکتی اور نہ ہی مٹ سکتی ہے - اسکی ترقی عقل کی ترقی کے ساتھہ وابستہ ہے - جوں جوں عقل ترقی کرتی جاتی ہے' اسیقدر حقایق اشیا کی تلاش بھی بڑھتی جاتی ہے - اسکو اپنی لا علمی کا علم ہوتا ہے' اپنی ناواقفیت سے واقف ہوتا ہے' اور حقائق کو صرف جاننا ہی نہیں چاهتا بلکہ انپر عمل بھی کرنا چاهتا ہے -

پس فلسفه کی مختصر تعریف اسطرح کیجا سکتی ہے کہ "وہ اشیا کے اسباب مخفیہ کے تجسس کا علم ہے جس سے غرض یہ ہے کہ ہمارے افکار اور اعمال میں ایک کامل ربط و اتحاد پیدا ہو' اور جسطرح ہمارے خیالات ہوں' اسی طرز کے ہمارے افعال بھی ہوجائیں - جہل سے گریز کرنا' حقائق دریافت کرنا' اور غلطیوں سے مطلع ہونا' وہ غلطیاں جو شاہد حقیقت کے چہرہ پر نقاب بنی ہوئی ہیں' یہی اصلی غرض زندگی کی ہے - اور یہی غرض فلسفه کی ہوسکتی ہے"

([illegible] تشریح)

خود لفظ "فلسفه" کی ابتدا اور تاریخ ہمارے اس دعوے کی دلیل ہے - یونانی مورخ هیرو ڈوٹس رقمطراز ہے کہ کریس نے سولن سے کہا تھا :

"میں نے سنا ہے کہ تو ملکوں ملکوں فلسفہ [illegible] کیطرح (یعنی تلاش علم میں) پھرا ہے"

پریکلز فلسفه کے یہ معنی بتلاتا ہے :

"تہذیب نفس کیواسطے کوشش کرنا" -

بہر صورت اس لفظ کے ابتدائی معنی اعتراف جہل اور تحصیل علم کے ہیں - حکیم فیثا غورث کا (بعض کا خیال ہے کہ سقراط کا) مقولہ ہے :

"عقل صرف خداوند جل و علی کے واسطے ہے - انسان صرف جاننے کی کوشش کرتا ہے - البتہ وہ عقل کا عاشق اور علم و حق کا جویا ہے"

یہی لفظی معنی "فلسفی" اور "فلاسفر" کے بھی ہیں جو یونانی لفظ "فیلوس" (عاشق) اور "سوفیا" (عقل) سے مرکب ہے - یہ عجیب بات ہے کہ ابتدا میں "سوفاس" (عاقل) اوس شخص کو کہتے تھے جو کسی هنر یا دستکاری کا ماہر ہو - مثلاً ایک کوزہ گر یا باورچی یا ملاح یا بڑھئی' مگر رفتہ رفتہ یہ لفظ علوم عقلیہ کے ماہروں کے واسطے استعمال ہونے لگا - اسی کا دوسرا مشتق "سوفسٹ" (سوفسطائی) ہے جو ان لوگونکے واسطے استعمال ہوتا تھا جو مثل بازاری سودا بیچنے والونکے [illegible] علوم و فنون کو بھی بقیمت بیچتے تھے - چنانچہ سقراط نے اپنے تئیں فلسفی کہا ہے نہ کہ سوفسطائی !

([illegible])

یوں تو فلسفه تمام عالم کے مسایل پر حاوی ہے مگر آسانی ترتیب کے خیال سے یہ تمام مسایل بلحاظ اپنے موضوع کے تین اقسام پر تقسیم کیے جاسکتے ہیں :

(۱) مسئلۂ وحدت - یعنی اصل اصول - وہ قادر اور مبدع قوت جو تمام عالم کی روح ہے - اسکے [illegible] کو مسایل ما بعد الطبیعہ کہتے ہیں -

(۲) مسئلۂ کثرت یا تنوع [illegible] عالم' اسکو فلسفۂ طبیعی کہتے ہیں -

(۳) فلسفۂ انسانی (انتھرو پالوجی) جسکے ذیل میں فزیالوجی (علم الابدان) اور سائکالوجی (علم النفس) ہیں - پھر سائیکالوجی کے ذیل میں منطق ہے' جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان استنباط کیونکر کرے' اور صحیح نتائج تک کیونکر پہنچے ؟ پھر فلسفۂ جمال اور فلسفۂ اخلاق ہے -

پروفیسر سیلی کا قول ہے :

"ہمارے مدرکات پر بنا ہے علم منطق کی' جو ان قوانین کے متعلق ہے جن سے ہم یہ جانچ سکتے ہیں کہ ہمارا خیال یا معلومات صحیح ہے - اسی طرح ہمارے جذبات پر بنیاد ہے فلسفۂ جمال کی جس سے ہم اوس چیز کیلیے ایک معیار قائم کرسکتے ہیں جو ہمارے ذہن میں حسین اور قابل فریفتگی ہے" -

اعمال انسانیہ کیواسطے "تاکہ وہ نیکی تک پہنچ سکے" یہ ضروری ہے کہ کچھہ فرایض منضبط کیے جائیں - فرایض کیواسطے قانون لازمی ہے - اور قانون یا تو فطری ہے یا انسانی - اسکے علاوہ کچھہ ایسے مسایل بھی ہیں جو افراد کے رشتۂ باہمی سے متعلق ہیں - انکو سوشیا لوجی (علم الاجتماع) کہتے ہیں - اسمیں فلسفۂ تاریخ بھی داخل ہے -

پس اس بنا پر فلسفه کی آٹھہ قسمیں حسب ذیل ہوئیں :

(۱) ما بعد الطبیعہ -
(۲) فلسفۂ طبیعی -
(۳) فلسفۂ نفس -
(۴) منطق -
(۵) فلسفۂ جمال -
(۶) فلسفۂ اخلاق -
(۷) فلسفۂ قانون -
(۸) علم [illegible] اور [illegible] تاریخ

اس نے ایک اور عنصر کا اضافه کیا - ارسطو نے یه پانچواں عنصر اثیر غالباً هندوں سے اخذ کیا تھا -

ارسطو کے بعد جو لوگ آئے انہوں نے اس پانچویں عنصر کو ماده سے علحده کر کے دیکھنا چاہا مگر ان کوشش میں کامیابي نه هوئی اور کیونکر هوتي جبکه اثیر (ایتھر) کوئی واقعی شے نہیں هے بلکه ایک وهمی وجود هے جو علماء طبیعة فرض کرلیتے هیں - محض اسلیے که اس کے فرض کرنے کے بعد ان بہت سے ظواهر و عملیات کی تفسیر آسان هو جاتي هے جو مشاهده میں آتے رهتے هیں -

مثلاً تلغراف لاسلکي میں کھربائیت ایک جسم سے دوسرے جسم میں جاتی هے ' مگر ان دونوں جسموں کے درمیان کوئی مادي واسطه نظر نہیں آتا ' اور یه مسلم هے که کوئی مادي طاقت ایک جسم سے دوسرے جسم تک بغیر واسطه کے نہیں جاسکتی - لیکن اس سے یه لازم نہیں آتا که قوت کھربائي کو الگ کر کے بطور ایک عنصر کے دیکھا جا سکے -

دوسرے دور میں بھی ایک جماعت کا ایسا هي خیال تھا که اصلي عنصر پانی هے - اس خیال کی بنیاد وان ملبنٹ کے تجارب تھے جن میں سے ایک تجربے کا تذکره هم یہاں کرینگے -

ملبنٹ کا بیان هے که اس نے ایک پودہ جسکا وزن پندره پونڈ تھا ' تھوڑي سي مٹي میں بودیا - اس مٹی کو پہلے ایک تنور میں اس خیال سے خشک کرلیا گیا تھا که جب اسمیں کوئي شے بوئی جاے تو خالص مٹی کا وزن معلوم هوسکے - کیونکه اگر مٹي گیلی هوگي تو ظاهر هے که اسمیں مٹي کے ساتھه پاني کا وزن بھي شامل هوگا - خشک کرنے کے بعد مٹي کا وزن ۲ سو پونڈ تھا - پانچ سال تک وه اس پودے کو پاني دیتا رها - اسکے بعد جب تولا گیا تو اسکا وزن ۱۹۹ پونڈ اور ۳۰ اونس هوگیا تھا - پھر جب مٹي کو خشک کرکے تولا تو اس کا وزن دو اونس کم تھا !

اس تجربے سے بظاهر یه نتیجه نکلتا هے که اس درخت میں جسقدر ترقي هوئي ' تمام تر پاني هي سے هوئي - اسلیے عرصه تک ایک جماعت اس کي قائل رهي که عنصر اصلي پاني هے - لیکن جب انجنوز (Ingenhousz) اور لاوازیه پیدا هوئے تو انھوں نے اپنے قاطع و مسکت تجارب سے اس خیال کو بالکل باطل کردیا -

اهل یونان میں بعض لوگ صرف آگ کو بھي عنصر اصلي مانتے تھے - مگر یه خیال غالباً کلداني ' ایراني ' اور قدیم هندوں کي آفتاب پرستي کي راه سے آیا هوگا - ایک گروه صرف خاک کو عنصر اصلي کہتا تھا اور اپنے اس خیال کي تائید میں یه دلیل پیش کرتا تھا که تمام اشیاء جب مٹ جاتي هیں تو خاک هوجاتي هیں - ایک اور جماعت صرف هوا کو عنصر اصلي مانتي تھي - اسکے مذهب کي بنیاد انا کسمینس کے اس قول پر تھي که پاني ابر کے تکاثف سے پیدا هوتا هے اور ابر هوا کے تکاثف سے ' نیز یه که پاني کو چونکه هوا کہا جاسکتا هے اسلیے هر شے کی اصل هوا هي هے -

ان فرقوں میں هر ایک کسي ایک عنصر کو عنصر اصل سمجھتا تھا - یہاں تک که ارسطو آیا اور اس نے عناصر اربعه کا اصول روشناس کیا -

ترجمه اردو تفسیر کبیر

قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

فلسفه

مبادیات کا ایک سرسري مطالعه

(۱)

(فلسفه کي حقیقت)

عام خیال هے که فلسفه نہایت دقیق اور مشکل مضمون هے جو صرف بعض خاص دماغوں هي کیلیے موزوں هے ' یا ایک ایسا غیر مفید اور بے نتیجه علم هے جس سے صرف انھي لوگونکو سروکار هونا چاهیے جو کاروباري دنیا کے لایق نه هوں ' اور جو هر وقت اپنے خیالات میں محو اور اپنے توهمات میں غرق رهتے هوں - مگر ایسا خیال کرنا سخت غلطي هے -

انسان اشرف المخلوقات هے - کیوں ؟ اسلیے که عقل یا قوت ممیزه اسمیں ودیعت کیگئي هے جسکا وجود اور جانداروںمیں نہیں پایا جاتا - بیشک دیگر حیوان سنتے ' دیکھتے ' اور یاد بھي رکھتے هیں ' مگر اونکي قوتیں صرف عین ضرورت کیوقت هي استعمال میں آتي هیں - برخلاف اسکے انسان مشاهدات عالم کا مطالعه کرتا هے ' اونکي نسبت اپنے خیالات قایم کرتا هے ' پھر اون خیالات کو ایک دوسرے سے مقابله کرکے اونمیں ایک باهمي ربط اور نسبت دریافت کرتا هے - تا که اونپر من حیث الکل نظر ڈالے اور حقایق اشیا سے رو شناس هو -

یهي فلسفیانه عمل هے -

هم جب کسي چیزکي نسبت خیال قایم کرتے هیں ' عام اس سے که وه چیز مادي هو یا غیر مادي ' تو ذیل کے سوال همارے ذهن میں ضرور پیدا هوتے هیں :

اول یه که وه چیز جو همارے ذهن میں هے کیا هے ؟ دوسرے یه که اوسکي ابتدا کب سے هے ؟ تیسرے یه که اوسکا تعلق دیگر اشیا یا خیالات کیساتھه کس قسم کا هے ؟ یعني هم اشیا یا خیالات کي کیفیت اور اونکي ابتدا اور اونکا باهمي اتحاد و تناسب دریافت کرنا چاهتے هیں -

(فلسفي)

هر شخص کو اپني عمر میں اس قسم کے تفکر کا کبھي کبھي ضرور موقع ملا هوگا - لہذا کہا جاسکتا هے که هر شخص کم و بیش ایک فلسفي فکر ضرور رکھتا هے -

لیکن ساتھ هي اسکے هر وه عقل جو صرف کبھي کبھي غور و فکر اور تجسس و تلاش کا عادي هو اور اپني راے بھي قایم کرے صحیح معنوں میں فلسفي نہیں بھي کہا جاسکتا ' جسطرح که اوس شخص کو جو لوهے کے اوزار کو درست کرنا جانتا هو ایک باقاعده لوهار نہیں کہسکتے ' یا اوس شخص کو جو شیشونکي عارضي مرمت کرسکتا هو ' شیشه گر نہیں کہا جاسکتا - پیشه ور شیشه گر یا لوهار وهي هے جسنے اپنے کام کو اپنا پیشه ٹھیرا لیا هو ' جسنے باقاعده تربیت کے علاوه اپني دایمي جد و جهد اور مزاولت سے اوس میں کمال حاصل کیا هو ' اور جو به نسبت ایک نو کار آدمي اپنا کام کم وقت میں مگر زیاده خوبي کیساته انجام دیسکتا هو -

یهي مثال ایک باقاعده فلسفه دان کي هے جسنے حقایق اشیا کا مطالعه کرنا اور اونکي تلاش و تفتیش کرنا اور اونکے اسباب و علل دریافت کرنا اپنا منشاء زندگي قرار دے لیا هو - جسطرح ایک لوهار کو آلات کي ضرورت هوتي هے ' اسیطرح فلسفي کو بھي هوتي - اسکے آلات اسکے خیالات هیں - محض مشق اور عمل کے ذر

رہتي ہو يا نہ رہتي ہو' تاہم ہمیں افسوس کرنا پڑیگا اگر ترکي میں بھي عورتوں نے اپني معاش کے مسئلہ کو عام طور پر اپنے ہاتھوں میں لے لیا - اور یورپ اور امریکہ کے آن عورتوں کي سي انگیز مثالیں پیدا ہوگئیں جو آج متمدن دنیا کي ..... معاشرتي کا سب سے زیادہ گہرا مرض ہیں' اور جسکے بوجھ سے وہاں کے بڑے بڑے حکماء اجتماعي چیخ آٹھے ہیں !

* * *

عورت کو قدرت نے جن فرائض کے انجام دینے کیلیے پیدا کیا ہے' انکو وہ کبھي بھي نہیں چھوڑ سکتي - انکي حقیقت اب بھي ویسي ہي مسلم ہے جیسي کہ کسي ابتدائي عہد وحشت میں رہي ہوگي - وہ انسان کي ماں بننے کیلیے پیدا کي گئي ہے - اسکي نازک اور منفعل خلقت کبھي بھي آن کاموں کیلیے موزوں نہیں جو گھر کي زندگي کے باہر انجام دیے جاتے ہیں - موجودہ تمدن نے اس قدرتي حد بندي کو توڑ دیا اور عورت کو گھر کي شہنشاہي سے نکلکر اپني غذا حاصل کرنے کے لیے آوارہ گردي کرني پڑي' تاہم اسکا نتیجہ وہي نکلا جو احکام قدرت کي ہر خلاف ورزي کا ہونا چاہیے - آج یورپ اور امریکہ میں عورتیں (بقول ایڈیٹر سائینس پروگرس) ایک محنتي کلرک یا کسي ورزشي کھیل کے میدان میں اول درجے کا چاندي کا کپ لینے والي ضرور ہیں' مگر نہ تو وہ ایک اچھي ماں ہیں جو بچوں کي پرورش کرتي ہے' اور نہ اپنے نسواني فرائض ادا کرنے والي بیوي ہیں' جسکے کاموں کا میدان گھر کے اندر بنایا گیا ہے !

موجودہ عہد کا ایک بہت بڑا سوشیالسٹ حکیم (مسٹر پروڈن) ابسے بارہ سال پہلے ان عورتوں کي حالت پر ماتم کرتا ہوا لکھتا ہے :

" خلقت انساني کا وہ جمیل و لطیف نصف حصہ جسکا شگفتہ چہرہ کائنات کا اصلي حسن اور جسکي مسکراہٹ عالم ارضي کي حقیقي مسرت تھي' افسوس کہ آج دنیا سے چھینا جا رہا ہے' اور گویا ارادہ کرلیا گیا ہے کہ اب دنیا میں مرد بغیر عورت کے رہینگے اور فطرة نے مرد اور عورت کو دو جنس قرار دینے اور اس تفریق کي ضرورت سمجھنے میں ایک سخت غلطي کي تھي جسکي تصحیح سے اب زیادہ غفلت نہیں ہوني چاهیے !

وہ وقت بہت قریب ہے جب " عورت " کا وجود صرف گذشتہ زمانے کے شعرا کے تخیلات اور عہد قدیم کے صحائف و اوراق سے باہر نہیں ملیگا - لوگ آہ سرد بھر کر کہینگے کہ ملٹن نے اپني نظم میں " عورت " کے محسوسات بتلاے ہیں' یا ڈکنس نے اپنے قصہ میں ایک دوشیزہ لڑکي کي تصویر کھینچي ہے - وہ بڑي ہي دلفریب اور دلربا چیز ہے مگر افسوس کہ اب زمین پر عورتوں کا پیدا ہونا موقوف ہوگیا !

یہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں محض ایک شاعرانہ تخیل نہیں ہے - یہ واقعات و حقائق ہیں جن پر متمدن دنیا کا ہر باشندہ میري ہي طرح رو سکتا ہے بشرطیکہ وہ دنیا کو دیکھنے میں میرے برابر آکھڑا ہو - آس آنے والے زمانے کو چھوڑ دو جسکو ہمارے موجودہ تمدن کي غلط کاریاں اور ضلالت پیدا کرینگي - موجودہ عہد ہي میں تلاش کرو کہ متمدن دنیا کے بڑے بڑے دار الحکومتوں میں " عورتیں " کتني ہیں اور کہاں بستي ہیں ؟ کیا تم آس جدید مخلوق کو بھي " عورت " کہنے کي جرات کر سکتے ہو جو لنڈن اور نیو یارک کے کارخانوں میں پھرکي کي طرح حرکت کر رہي ہیں ؟ نہ تو وہ ماں ہیں نہ بیوي - نہ تو انکا سر کسي قدرتي رفیق کے سینے پر ہے اور نہ انکي گود میں کوئي محبت اور نسواني جذبات کا مرکز ہے - وہ محنت و مشقت کي ایک تھکي ہوئي روح ہے یا کارخانوں کي ایک مضطرب الحال مزدور' یا پھر ایک ایسي مخلوق جو مثل مردوں کے روٹي اور کپڑے کیلیے محنت سراے عالم کي تکلیفوں اور مصیبتوں میں کود پڑي ہے - البتہ مرد محنت و مشقت اپني بیوي اور اسکے بچوں کیلیے کرتا ہے - یہ صرف اپنے نفس کیلیے کر رہي ہے !

بہرحال وہ کوئي ہو' لیکن قطعاً عورت تو نہیں ہے - مرد بھي نہیں ہوسکتي - پس وہ ایک تیسري جنس ہے جسے خدا کي جگہ شریر اور گستاخ انسان نے پیدا کیا ہے !

عورت اور مرد کے فرائض بالکل الگ الگ تھے - انکي نسبت جو کچھ ابتدا سے ہو رہا تھا' وہي خدا کا قانون تھا مگر آسے توڑ ڈالا گیا - عورت نوع انساني کي تکثیر اور اسکي پرورش و تربیت کیلیے تھي - کارخانوں میں مزدوري تلاش کرنے کیلیے نہ تھي - نہ اسلیے تھي کہ مدة العمر مجرد رهکر - سوسائٹي کا ایک کم قیمت کھلونا یا سڑکوں اور تفریح گاہوں کے اندر ایک آلۂ رونق کي طرح متحرک رہے !

جبکہ یہ حدود توڑ دیے گئے اور عورت پر وہ فرائض ڈالدیے گئے جو صرف مردوں کیلیے مخصوص تھے' تو اسکا لازمي نتیجہ یہ نکلا کہ عورت اپنے جسم سے وہ کام لینے لگي جو اسکا اصلي کام نہ تھا - اس حالت نے اسکے محسوسات بدل دیے' اسکے جذبات میں تغیر عظیم ہوگیا' اسکا نازک جسم محنتوں اور مشقتوں سے کھلا گیا' بلکہ اسکے اندر ایک عضوي انقلاب کے آثار نمایاں ہونے لگے - اب نہ اُسکا عورت کا سا چہرہ ہے اور نہ عورت کا سا دل (یعني جذبات) وہ تمام اپنے جذبات لطیفہ و رقیقہ سے محروم ہوگئي ہے - وہ مرد بھي نہ بني جسکے بننے کے شوق میں اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا تھا - پس یقیناً اسے ایک تیسري جنس ہي کہنا چاهیے جو خلقت انساني کا ایک نیا نمونہ ہے' اور جسکا وجود سوسائٹي اور خاندان کیلیے ہلاکتوں اور بربادیوں کا پیام ہے "

* * *

صرف اسي ایک راے پر موقوف نہیں - یہ ماتم عام ہے اور یورپ کے تمام اجتماعي حلقے ان مصائب انگیز نتائج کو محسوس کر رہے ہیں -

مگر یہ احساس و علم جو دنیا کے اس ترقي یافتہ حصے کو اب ہوا ہے' آن لوگوں کو ایک ہزار تین سو برس پہلے سے معلوم تھا جنھوں نے قرآن حکیم کي ہدایات و تعلیمات کو اپني زندگي کا دستور العمل قرار دیا تھا -

قرآن حکیم نے اسي شے کو "حدود اللہ" سے تعبیر کیا ہے جسکو آج حکماء اجتماعي ہر مخلوق اور ہر انساني گروہ و جنس کے "قدرتي فرائض" کے نام سے تعبیر کرتے ہیں اور انکي نافرماني کو انسانیة کیلیے ہلاکت بتلاتے ہیں - ایک جگہ کہا کہ :

تلک حدود اللہ فلا تقربوہا (۱ : ۱۸۷۰) یہ خدا کي قرار دي ہوئي حدیں ہیں - انکي نافرماني کے قریب بھي نہ جاؤ - پھر کہا :

" تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا (۱۰ : ۲۲۹) یہ خدا کي حدود ہیں - ان حدود کو نہ توڑو -- اسي طرح سورۂ طلاق میں فرمایا :

و تلک حدود اللہ و من یتعد حدود اللہ فقد ظلم نفسہ (۶۵ : ۱) یہ اللہ کي قرار دي ہوئي حدیں ہیں - جو شخص انسے باہر قدم نکالیگا وہ اپنے ہي اوپر ظلم کریگا -

اس نے بھي بڑھکر یہ کہ مومنین کي سب سے بڑي تعریف سورۂ توبہ میں یہ بتلائي : الحافظون لحدود اللہ (۹ : ۱۱۳) وہ خدا کي قرار دي ہوئي حدود کي حفاظت کرتے ہیں -

عــالم اسـلامی

ٹـرکي اور تعلـيم و حريـة نسـوان

مسئلہ حريۃ نسواں پر ايک ضمني نظر

يورپ ميں حياۃ نسوانيہ کا ماتم اور ترکی حکام

دفتر الهـــلال ميں جو مصور و غير مصور اخبارات و رسائل يورپ سے منگوائے جاتے هيں' ان ميں پيرس کا مشہور " السٹريشن " (L'Illus...) فرانسيسي زبان کا بہترين مصور رسالہ هے - اور مضامين کي کثرت ' مواد کے تنوع ' تصاوير کي صناعۃ و طباعۃ کے لحاظ سے گريفک ' السٹريٹڈ لنڈن نيوز ' اسفير وغيرہ تمام انگريزي رسالوں پر هر طرح فوقيت رکهتا رهے -

بلاد مشرقيہ اسکا ايک خاص مصور موضوع هے - چنانچہ ۲۸ اپريل کي اشاعت ميں ايک پورے صفحہ کا مرقع ديتے هوے لکهتا هے :

" ترکي کي تمدني حالت ميں روز بروز انقلابات هو رهے هيں - ايک سياح کو انکي سست رفتاري سے اگرچہ نا اميدي هوتي هے ' تاهم وہ اسکي رفتار سے انکار نہيں کرسکتا اور ايک هي موسم ميں چند بار سفر کرکے اس حرکت کے نتائج اپنے سامنے نماياں ديکهہ سکتا هے -

ايک ماہ سے زيادہ عرصہ هوا کہ ...... ميں عام طور پر استعمال کرنے کيليے ٹيلي فون لگايا گيا هے - آپ نہايت تعجب سے سنيں گے کہ بہت سي ترک لڑکياں ٹيلي فون کے مرکزي دفتر ميں کام کر رهي هيں' اور بہت سي لڑکياں کام سيکهہ رهي هيں !

ترکي ميں ٹيلي فون اور ٹيلي گرام کے دفتر انگلستان اور فرانس کي طرح نہيں هوسکتے جہاں صرف مقامي زبان کا جاننے والا اچهي طرح کام کرسکتا هے - يہ مغربي اسلامي پايہ تخت ايک عجيب و غريب مخلوط آبادي سے عبارت هے ' جہاں يورپ اور ايشيا کي متعدد زبانيں بولنے والي مخلوق بستي هے - وہ جس طرح ايک ترک کا گهر هے جو اپنے کاروبار ميں بلا ضرورت دوسري زبان اختيار کرنا پسند نہيں کرتا' اسي طرح ايک يوناني کا بهي وطن هے جو يوناني زبان کو هر طرح عثماني زبان پر ترجيح ديتا هے - پهر اسکا يورپين حصہ جو ان تمدني وسائل سے زيادہ تر کام لينے والا هے ' مختلف يورپين اقوام پر مشتمل هے - انگريز ' فرنچ ' جرمن ' تقريباً اکثر اقوام يورپ يہاں آباد هيں' اور وہ اس ٹيلي فون سے زيادہ فائدہ نہيں اٹها سکتے جسکے مرکز ميں احکام کي تعميل کرنے والے صرف ترکي زبان هي کا مطالبہ کريں !

اس دقت کے دور کرنے کيليے کمپني نے (جو در اصل خود حکومت هي هے) يہ شرط قرار ديدي هے کہ ٹيلي فون کے مرکزي اسٹيشنوں کے تمام کارکن اقلاً تين زبانوں سے ضرور واقف هوں -

با اين همہ اس صيغہ ميں عثماني لڑکيوں کا هونا اس امر کا بين ثبوت هے کہ يہ لڑکياں عام ترک مردوں سے بهي زيادہ زباں دان هيں - کيونکہ ان ميں سے هر لڑکي اقلاً تين زبانيں علاوہ اپني مادري زبان کے ضرور هي جانتي هے !

يہ صيغہ ايک انگريز ليڈي کے ماتحت کهولا گيا هے - اس وقت تک پندرہ لڑکياں سيکهہ کر نکل چکي هيں اور کافي تعداد زير تعليم هے ' انگريزي معلمہ کہتي هے کہ ان سے زيادہ جفا کش ' محنتي ' اور ذهين طلبا ميں نے يورپ ميں بهي نہيں ديکهے - انکے ارادے بلند اور انکا نسواني کيريکٹر نہايت اعلی هے "

* * *

اس فرانسيسي رسالے نے ايک مرقع بهي ديا هے جسميں ٹيلي فون کے مدرسے کي بعض متعلمات کهلے چہروں کے ساتهہ موجود هيں - هم اس کي نقل شائع کرتے هيں - يہ ان چهہ لڑکيوں کي تصوير هے جو عنقريب فارغ هوکر نکلينگي - درميان ميں انگريز ليڈي بيٹهي هے جو اس اسکول کي معلمہ اور منتظمہ هے - اسکے بائيں جانب تپائي کے سامنے وہ ترک خاتون هے جو اسي اسکول کي تعليم يافتہ هے مگر اب اسکي تعليم ميں مدد ديتي هے - دونوں جانب دو متعلمہ بيٹهي هيں اور انکي پشت پر چار لڑکياں کهڑي هيں -

قسطنطنيہ ميں ٹيلي فون کا اسکول - اسکي منتظمہ اور ترک متعلمات

* * *

اس رسالے کے مراسلہ نگار کا بيان هے کہ يہ تمام مسلمان لڑکياں هيں - وہ تعجب کے ساتهہ اس تبديلي کا ذکر کرتا هے جو عورتوں کي حالت ميں هولي هے "

ان تصويروں ميں عورتوں کے چہرے اگرچہ بالکل بے نقاب هير ليکن جسم پر ترکي برقعہ کا وہ تمام حصہ موجود هے جو نقاب کے الگ کرديني کے بعد بهي بطور ايک بالائي فرغل کے استعمال کيا جاتا هے - اس سے معلوم هوتا هے کہ يا تو نقاب اتار کر ابهي رکهي هے ' يا اسکول کے اندر اسکي چنداں ضرورت نہيں سمجهي گئي -

بہر حال خواہ ان جفاکش اور حيران معاش چہروں پر نقاد

موسیو کایو وزیــر مال فرانس

تاهم حسن و عشق کي هر زندگي کیلیے " محبت کي پہلي غلطي" همیشه درد ناک رهي هے اور اس راه میں جب کبھی ٹھوکر لگتي هے تو پہلے هي قدم کو لگتي هے :

طفل نادانم و اول سبق است !

میڈم کایو کے دل عشق خواه کیلیے بھي اُسکي " پہلي غلطي" کي یاد زخم حسرت بني - اسکے لیے تلافي کا مرهم بنا یا گیا مگر اس راه کي پہلي غلطي همیشه لاعلاج ثابت هوئي هے - اسکا زخم جب گہرا هو جاے تو پھر اُسکا کوئي علاج نہیں :

جرم را این جا عقوبت هست و استغفار نیست !

یهي پہلي غلطي تهي جس نے بالاخر اسے عدالت کے سامنے مجرموں کي طرح پہنچایا ' حالانکه کتنے هي مجرمان عشق اور گنه گاران محبت هونگے جنهوں نے اس قهرمان نازو عشوه کے سامنے اپني زندگي کا آخري فیصله سننے کیلیے سر جهکا یا هوگا !

* * *

جون سنه ۱۹۰۰ میں اسکي پہلي شادي هوئي - یهي اُسکي " پہلي غلطي" تهي - بسا اوقات محبت چهرے پر نقاب ڈالکر آتي هے جو بہت دلفریب هوتا هے ' مگر اُسکي دلفریبي کو چهپے هوے چهرے کي دلفریبي سمجهه لینے میں هم غلطي کرجاتے هیں - میڈم کایو پر بہت جلد هي ظاهر هوگیا که اس تعلق میں اسکے لیے خوشي نہیں هے اور انتخاب کرنے میں اسکے دل پرستش طلب نے جلدي کي - وه اپنے شوهر کیلیے امید واروں کي ایک بہت بڑي صف کو جواب دیچکي تهي - اب ایک ایک کرکے تمام دلدادگان عشق یاد آنے لگے - نظروں کا جب اصلي ٹهکانا تاراج نا کامي هوجاتا هے تو وه عشق کے دوسرے آشیانوں کي جستجو شروع کردیتي هیں -

محبت کا خاتمه هوا اور تاجرانه معاهدے شروع هوے - بالاخر دونوں نے باهم راضي نامه کرلیا که ایک دوسرے کے معامله میں دخل نه دینگے اور اپني اپني دلچسپیوں کي راهیں الگ الگ نکال لینگے :

بس لیجیے سلام ' اپنا بھي وعده هے کسي سے !

آج کل یورپ اور امریکه کے اعلی طبقوں کي ازدواجي زندگي ایسے هي باهمي راضي ناموں پر بسر هو رهي هے !

* * *

لیکن یه طرز زندگي بھي زیاده عرصه تک قائم نه رهسکي اور بہت سے معاملات طشت از بام هوگئے - آخر عدالت کے قانون سے مدد لیني پڑي ' اور تین سال کے بعد اُس مقدس معاهدهٔ محبت کا جو قربانگاه کے سامنے هاتهه میں هاتهه دیکے دائمي زندگي کیلیے کیا گیا تها ' یه نتیجه نکلا که قانون طلاق کے ذریعه دونوں علحده هوکر آزاد هوگئے !

اس طرح " پہلي غلطي " کا علاج کیا گیا - مگر عشق کي غلطي کا کون علاج کرسکتا هے ؟ یه زخم دوا پذیر نہیں :

نے گفته بود که بدردش دوا پذیر مباد !

* * *

اب پهر امید واروں کا هجوم ' طلب گاروں کا انبوه ' عشق کي فریادیں ' حسن کي خود داریاں ' سوسائٹي کیلیے روز بازار رد و قبول کا هنگامه گرم ' اور مسابقت و رقابت کي کشمکش کي صلاے عام تهي :

سر دوستاں سلامت که تو خنجر آزمائي !!

بالاخر اس معرکهٔ عظیم میں موسیو کایو وزیر مال فرانس اپني فتح مندي سے محسودانه بازي لیگئے اور طلاق کے ایک سال بعد هي دونونکا باقاعده عقد هو گیا -

* * *

حال میں بعض پولیٹکل مسائل کے متعلق مختلف جماعتوں میں جوش و هیجان پیدا هوا اور اسکا اثر اُن اشخاص و افراد تک پہنچا جنکا اُن مسائل سے خاص تعلق تها - اسي سلسلے میں اخبار " فگارو" موسیو کایو کا سخت مخالف هوگیا اور اپنے حریف کو شکست دینے کیلیے هر طرح کے حربے کام میں لانے لگا -

اُسنے مخالفانه مضامین کا ایک پورا سلسله شروع کردیا جسکے هر نمبر میں کوئي نه کوئي سخت اعتراض اور طعن هوتا اور پبلک طور پر اسکا جواب طلب کیا جاتا - یہاں تک که ایک بار صاف صاف لکهدیا : " میرے پاس اس قسم کي تحریري شهادتیں موجود هیں جن سے اس مغرور وزیر کي زندگي کے بڑے بڑے راز آشکارا هوتے هیں - میں انهیں عنقریب شائع کرونگا اگر وه اپنے کاموں سے باز نه آیا "

* * *

اس دهمکي کے شائع هوتے هي تمام پبلک میں اُن رازوں کا تذکره شروع هوگیا - یورپ میں پریس کي قوت سب کچهه کرسکتي هے -

میڈم کایو ایڈیٹر فگارو کي قاتله

یہي " حدود اللہ " نظام انسانیۃ کي اصلي بنیاد ہیں ' اور انساني ضلالت جب کبھي انکو توڑتي ہے تو اسکا لازمي نتیجہ خسران و ہلاکت ہوتا ہے -

درحقیقت " اسلام " بھي عبارت انہي " حدود اللہ " کے قیام سے ہے " مسلم " وہي ہے جسکي زندگي ان حدود کي ایک عملي اور کامل تصویر ہو - مستقل مضمون اس موضوع پر لکھوں تو یہ حقیقت واضح ہو -

پس مرد اور عورت کے فرائض کے متعلق بھي خدا نے حدود قرار دیے ' اور آن تمام حکمتوں اور دانائیوں کے جاننے والوں سے زیادہ کامل اور زیادہ بہتر طریقہ سے انکي تصریح کردي ' جو آج تمدن و علم کے مختلف حلقوں میں ان کي حقیقت بیان کر رہے ہیں -

دیکھو' سورۂ روم میں جہاں خدا کے احسانات و نعائم گنائے ہیں' وہاں ایک سب سے بڑي نعمت خدا کي یہ بتلائي :

ومن آیاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ (۳۰ : ۲۱)	اور خدا کي حکمت و قدرت کي نشانیوں میں سے ایک بڑي نشاني یہ ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاري ہي جنس کي ساتھي عورتیں پیدا کیں تاکہ تمہیں اپني زندگي میں سکون اور امن و راحت ملے '

اور پھر شوہر اور بیوي کے رشتے کو باہمي محبت و رحمت سے مسرت بخش بھي بنا دیا ' تاکہ تم خوشي اور راحت کے ساتھہ زندگي بسر کرو -

یہ آیۃ کریمہ في الحقیقۃ اس بحث کا آخري فیصلہ ہے - عورتوں کے پیدا کرنے اور حیاۃ ازدواجي کي غرض و غایت یہ بتلائي کہ " لتسکنوا الیہا " تاکہ تم سکون اور چین پاؤ - یعني عورت مرد کي رفیق زندگي ' اور اسکي کامل زندگي کا وہ بقیہ نصف ٹکرا ہے جسکے ملے بغیر اسکي زندگي پوري نہیں ہوسکتي - پھر کہا کہ " جعل بینکم مودۃ ورحمۃ " اس رشتے کي بنیاد " محبت اور رحمت " پر رکھي -

اس سے معلوم ہوا کہ اس زندگي کي اصلي شے مودت اور رحمت ہے - لیکن وہ پیدا ہو نہیں سکتي جب تک اسطرح کا باہمي اشتراک جذبات و قویٰ میں پیدا نہو جائے کہ مرد عورت کیلیے ہو' اور عورت مرد کیلیے - یعني بالفاظ کامل تر :

ہن لباس لکم و انتم لباس لہن (۲ : ۱۸۷)	تم عورتوں کي زینت ہو اور عورتیں تمہارے لیے زینت ہیں !

اللہ اکبر ! کون ہے جو کلام الہي کے ان حقائق کیلیے اپنے فکر و دماغ کو وقف کرے ' اور غور کرے کہ اسکے ایک ایک لفظ کے اندر حیاۃ انسانیۃ اور اسرار زندگي کي کیسے بڑے بڑے صحائف و دفاتر موجود ہیں ؟ انسان کي زندگي اور حیاۃ مدني کي جس غرض و غایت کو آج بڑے بڑے مدني علوم ہمیں نہیں بتلا سکتے ' قرآن حکیم نے اس ایک جملے میں بتلا دیا کہ " جعل بینکم مودۃ ورحمۃ " نیز کہا کہ " لتسکنوا الیہا " صرف ان دو جملوں کي پوري تشریح کي جاے اور اسکے ہم مطلب دیگر آیات کریمہ بھي جمع کي جائیں تو مسئلۂ حیاۃ اجتماعي و عائلي پر ایک پوري کتاب مرتب ہوجاے ! -

چونکہ یہي اشتراک جنسي اور باہمي الفت و رحمت ہے جس سے یورپ و امریکہ کي سرزمین خالي کي جا رہي ہے - کیونکہ عورت اپنے فرائض کے حدود سے باہر نکل گئي ہے اور مرد و عورت کے اشغال و وظائف کي قدیمي اور قدرتي حد بندي یکسر توڑ ڈالي گئي

بریدِ فرنگ

ایک اڈیٹر اور وزیر فرانس !

یورپ میں پریس کي قوت

مشرق کي پہلي غلطي !

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں رائٹر ایجنسي کي تاربرقیوں میں پیرس کے ایک سخت حادثہ کي خبر دي گئي تھي جو وہاں کے مشہور روزانہ اخبار " فگارو " کے دفتر میں واقع ہوا تھا ' اور جسمیں فرانس کے وزیر مال کي بیوي نے ایڈیٹر " فگارو " کو خاص اُسکے دفتر میں جاکر ریوالور سے قتل کردیا تھا -

شاید عام نظروں نے اس واقعہ کو زیادہ اہمیت نہ دي ہو مگر في الحقیقۃ ... مختلف نتائج و اطراف کے لحاظ سے یہ ایک نہایت اہم اور قابل غور و تفکر واقعہ تھا -

پچھلي ڈاک میں فرانس کے جو اخبارات و رسائل آئے ہیں ' اُن میں اس حادثے کي پوري تفصیل درج ہے - پیرس کے مصور رسالہ " السٹریشن " نے ایڈیٹر فگارو ' اُسکے خاندان ' اسکي بیباک قاتلہ ' اور قاتلہ کے شوہر کي تصویریں بھي دي ہیں اور پوري تفصیل سے قتل کے اسباب پر بحث کي ہے -

* * *

میڈم کایو جس نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کیا ' پیرس کي موجودہ اعلیٰ سوسائٹي کي ایک حسین ' فیشن ایبل ' اور طرحدار لیڈي ہے - اُس کا حسن و جمال گو اس درجہ کا نہیں ہے کہ اسکي مثالیں کم یاب ہوں ' تاہم بہ حیثیت ایک شیوہ طراز اور مجلس آرا لیڈي ہونے کے اعلیٰ سوسائٹي نے ہمیشہ اسکي دلربائیوں اور سحر ادائیوں کا اعتراف کیا ہے ' اور ابتدا سے اسکے قدردانوں اور امیدواروں کا حلقہ وسیع ہے :

خوبي ہمین کرشمہ و ناز و خرام نیست '
بسیار شیوہ ہاست بتاں را کہ نام نیست !

[بقیہ مضمون پہ کالم ۲]

ہے - ضرور ہے کہ اسکے نتائج ظاہر ہوں ' اور واقعات کہتے ہیں کہ ظاہر ہوگئے -

پس یہ ایک سخت خطرناک غلطي ہے کہ مشرق یورپ کي نقالي کے شوق میں اُن چیزوں کي طرف بھي بڑھ رہا ہے جنسے خود یورپ اکتا گیا ہے اور چاہتا ہے کہ کسي طرح پیچھے ہٹے - مسلمانوں کے پاس اس بارے میں ایک سچي اور حقیقي تعلیم موجود ہے - عورتوں کو تعلیم دینے اور علم حقوق و مقاصد حیات میں برابر سمجھنے کیلیے تمہیں یورپ کي شاگردي و نقالي کي ضرورت نہیں - تمہارے پاس وہ سب کچھہ موجود ہے جو بہتر اور اصلي ہے اور اُن مضرتوں سے پاک ہے جنکو یورپ الگ کرکے عورتوں کے مسئلہ کو حل نہ کرسکا - پھر اس سے بڑھکر اور کیا مصیبت ہوگي کہ تم اپني ہستي کو بھول جاؤ اور یورپ کے سامنے اسکے لیے ہاتھہ بڑھاؤ ؟ حالانکہ خود یورپ اپني اس حالت پر مطمئن نہیں ہے -

كتاب مفتــــوح بنـــام

ايـڈيـٹـر الهـــلال از عبد السلام نــدوي
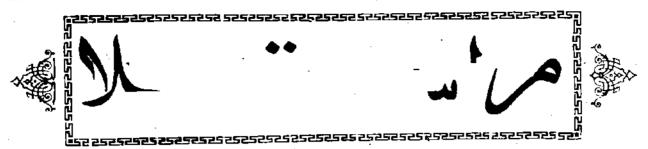
جناب مولانائے محترم زاده الله بسالتكم شدة و قوة - تحيت و سلام - ميرا خط جس كو طلبائے دارالعلوم ندوة العلماء كے اعتصاب كا محرك قرار ديا گيا هے اور جس كا ذكر جناب نے بهي اپنے جريده ميں ضمني طور پر كيا هے ' ميں اوسكے متعلق اخبارات ميں مختلف حيثيتوں سے نهايت تفصيلي بحث كرنا چاهتا تها ' ليكن احباب نے مشوره ديا كه اب تمام مباحث كو چهوڑ كر جلسۂ دهلي كے نتائج كا انتظار كرنا چاهيے - ميں اگرچه حقائق شريعت كے اظهار ميں مصلحت وقت كا لحاظ خدع نفس كي بدترين شكل خيال كرتا هوں ' تاهم جب يه مشوره اصرار اور اصرار سے جبر و اكراه كي صورت ميں بدل گيا ' تو مجهے مجبوراً خاموش هونا پڑا ' ليكن اب جب كه قوم كے اس جوش ملي كے اظهار كا زمانه ختم هوگيا ' ميں آپ كے اخبار كے ذريعه ان مباحث كو چهيڑنا چاهتا هوں - ميں اس خط كے متعلق صرف شرعي اور اخلاقي حيثيت سے بحث كرنا چاهتا هوں - اسليے ميں نے الهلال كو منتخب كيا هے كه اس جريدة غراء كا عروة الوثقى صرف شريعت هي هے -

سب سے پہلے آپ سے پوچهنا چاهتا هوں كه جب آپ كو يه معلوم هوا كه ميں نے بمبئی سے ايک خط بهيجا اور وه مكتوب اليه تک نهيں پهونچا ' آپكو يه بهي معلوم هوا كه مولوي اعجاز علي صاحب نے اخبار مساوات مورخه ۲۰ نومبر ميں يه خط شائع كيا ' وه براه راست انكو كوري ميں نهيں مل سكتا تها ' اس بنا پر بظن غالب (جس پر تمام دنيا كے كاروبار كا دار مدار هے) يه خط انكو متعلقين دفتر نظامت يا دفتر اهتمام كے ذريعه ملا هوگا جن كے هاتهه ميں ڈاک كا انتظام تها - بهر حال يقيني طور پر كوئي ذريعه متعين نهيں كيا جاسكتا - تاهم يه يقيني هے كه اس معامله ميں تودوا الامانات الى اهلها كے محكم اصول كي خلاف ورزي كيگئي - تو پهر آپ نے بحيثيت مدعي امر بالمعروف و النهي عن المنكر هونے كے كشف حقيقت كا (اس معامله ميں) فرض كيوں نهيں ادا كيا ؟ اور شريعت كے اس اصل مهم كي توهين كيوں گوارا كي ؟ يهانتک تو امر بالمعروف و احتساب ديني كا فرض صرف اشخاص كي ذات تک محدود تها ' ليكن يه خط جلسه انتظاميه ميں پيش كيا گيا - اور اوسكے ذريعه اسٹرائک كا قطعي فيصله كيا گيا ' مجهے اگرچه قانون سے واقفيت نهيں هے تاهم عقل سليم بتاتي هے كه اس خط كے متعلق تمام معلومات كا فيصله اوسي جلسے كو كركے ملک و قوم كے سامنے ايک موثق صورت ميں پيش كرنا تها - ليكن جلسه انتظاميه كي روئداد سے يه نهيں معلوم هوتا كه وه خط كيونكر ناظم صاحب كے هاتهه آيا ؟ اور مولوي اعجاز علي تک كيونكر پهونچا ؟ جلسه نيز ميں اصل خط پيش كيا گيا ؟ يا اوسكي نقل سے كام ليا گيا ؟ بهر حال جب ايک جلسه نے ان تدليسات باطله كو جائز ركها تو اس نے نوعي حيثيت سے ايک امر منكر كا ارتكاب كيا ' اس حالت ميں آپنے بحيثيت ايک ناهي منكر هونے كے اس شر مستطير كي طرف كيوں نهيں توجه كي ؟ معلوم هوتا هے كه اوس قانون كے اتباع سے جس نے كسي مدرسه كے ناظر يا مدير كو خطوط كهولنے كا اختيار ديا هے ' آپ نے شريعت كے اس اخلاقي اصول كو نظر انداز كرديا هوگا ' ليكن آپكو يقين دلاتا هوں كه مولوي خليل الرحمان صاحب نے اخبارات ميں ايک تحرير شائع كي هے جس ميں اس خط كے كهولنے سے انكار كيا هے ' اور غالباً مهتمم صاحب بهي انكار كرينگے اور اوس قانون كي رو سے صرف انهي دو بزرگوں كو يه حق حاصل تها - ان كے علاوه جس شخص نے يه جرأت كي هوگي ' وه يقيناً اخلاقي ' شرعي ' بلكه قانوني مجرم هوگا -

اگرچه اس قسم كي عام فريب تحريروں سے حقيقت نهيں چهپ سكتي - ناظم صاحب نے جب اوس خط كو جلسه ميں پيش كيا تو انكو كهولنے والے كے نام سے ضرور واقفيت هوگي ' اسليے وه شرعي حيثيت سے كتمان شهادت كے مجرم هيں ' اور اس نے آپ كے احتساب ديني كے فرائض ميں ايک دوسرے فرض كا اور اضافه كرديا هے جو هر حيثيت سے آپ كي توجه كا محتاج هے ' ليكن ميرے نزديک تو اس بے توجهي اور اغماض كا حقيقي سبب آپ كي بيجا خود داري اور مفرط بلند خيالي هے - آپ فخر و غرور كے لهجه ميں اكثر كها كرتے هيں كه " ميں مقاصد مهمه پر نظر ركهتا هوں يه تو يه جزئي بات هے - "

" ميں كليات سے بحث كرتا هوں ' اصول كو پيش نظر ركهنا چاهيے - هميں فروعات سے كيا بحث - فلاں شخص قابل خطاب نهيں " غالباً اسي بنا پر آپ نے اس خط كے متعلق بهي تمام جزئي مباحث كو نظر انداز كرديا هوگا - ميں آپ كي همت بلند كا معترف هوں ' ليكن جب خود خدا كهتا هے : ان الله لا يستحي ان يضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها " " فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره و من يعمل مثقال ذرة شرا يره " " تبت يدا ابي لهب " تو پهر ايک مصلح ديني و محتسب عمومي كا يه عذر بارد كهاں تک بجا هوسكتا هے ؟ اگر ايک مصلح ديني بت پرستي و شرک سے دنيا كو نجات دلانا چاهتا هے ' تو جسطرح اوسكا يه فرض هے كه بت خانوں كے كنگره هائے مرتفع كو منهدم كرے ' اوسي طرح اوسكا يه فرض بهي هے كه اوس حجر المس كو بهي ٹهكرادے ' جو باعتبار طول و عرض كے سطح ارض سے ملصق و متصل هے مگر ايک بندۂ خدا كي جبين عبوديت كو داغدار بناتا هے - ميں اب آپكي خاطر اصول شريعت كو چهوڑ كر صرف عقلي حيثيت سے بحث كرتا هوں - كيونكه كوئي طريقه عقل و نقل سے باهر نهيں - آپ بتائيں كه كليات و اصول كا دنيا ميں كهاں وجود هے ؟ قابل خطاب اشخاص تو هر زمانے ميں چند هي هوتے هيں ' باقي عام لوگ هيں جن كو جمهور و امت كها جاتا هے ' اور شريعت انهي لوگوں كيليے نازل هوتي هے ' پهر خدا تو ان كو قابل خطاب سمجهتا هے ' اور آپ ان سے اس بنا پر قطع نظر كرتے هيں كه اس خط كو كسي عظيم الشان آدمي نے غائب نهيں كيا ' بلكه منشي محمد علي يا عبد الغفور يا كسي اور شخص نے غائب كيا هوگا ' اور يه لوگ قابل التفات نهيں - پهر وه خط بهي مولانا شبلي كا نهيں تها ' بيچارے عبد السلام كا تها جو قابل توجه نهيں هے -

رر مطبوعات کي آزادي کي آگے خود حکومت اور اعلي ترين
مکام ر وزرا حتي که خود پريسيڈنٹ جمہوريت کي بهي کچهه
بهي چلتي - اگر وهاں پريس کسي شخص کا مخالف هو جاے تو
سکا مرض لا علاج هوتا هے -

"فگارو" کے مضامين نے وزير فرانس کي زندگي تلخ کردي اور
سکي وقعت و عزت کا يکايک خاتمه هوگيا !

* * *

دهمکي کے اعلان سے پانچ دن بعد سں کا وقت تها - بارہ بج چکے
تے - دفتر فگارو ميں چيف ايڈيٹر اپني ميز کے سامنے بيٹها تها -
يکايک اسے ايک کارڈ ملا جس پر "ميڈم کايير" کا نام لکها تها - وہ
حيران هوا که اسکے سب سے بڑے مخالف کي بيوي کا اس سے کيا
کام هوسکتا هے ؟ بهر حال اس نے نوکر سے کہا که ميرے کمرہ تک
معزز ملاقاتي کو پہنچا دو -

ميڈم کايير نهايت سنجيدگي اور ايک معمولي ملاقاتي کي
طرح بڑهي' اور ايڈيٹر کي ميز کے سامنے آکے کهڑي هوگئي - وہ
مصافحه کرنے کيليے اٹها اور اپنے خوبصورت ملاقاتي کے رک جانے پر
کچهه کہنا چاها - يکايک ميڈم کي حسين آنکهيں خوفناک روشني سے
چمک اٹهيں - اس نے اپنا دهنا هاتهه کوٹ کي جيب سے نکالا
جسميں بهرا هوا تپنچه تها - قبل اسکے که اس حيرت انگيز واقعه کو
سمجهنے کي اسکے مخاطب کو مهلت ملے' تپنچه کے چهوٹنے کي آواز
سنائي دي' اور بے خبر ايڈيٹر ميز کے نيچے فرش پر لوٹنے لگا ...

* * *

پوليس نے فوراً قاتله کو گرفتار کرليا - اس نے ذرا بهي مزاحمت
نه کي - اس حادثه کے بعد يه راز کهلا که جو دهمکي فگارو نے تحريري
شهادتوں کي نسبت دي تهي' وہ در اصل قاتله کے اس نا جائز
حسن و عشق کے تعلقات کے متعلق تهيں' جو اس کے پہلے شوهر کے
زمانے ميں موسيو کايير اور اسميں باهم جاري رهے تهے - يه عاشقانه
خطوط کا ايک بهت بڑا بنڈل تها جو کسي طرح ايڈيٹر فگارو يا اسکے
ساتهيوں نے حاصل کرليا تها -

ان خطوط سے معلوم هوتا هے که شادي سے پہلے بهي يه دونوں
باهم هر طرح کے تعلقات رکهتے تهے' اور حالت يہاں تک بڑهگئي
تهي که بالاخر پہلا بد نصيب شوهر مجبور هوگيا که عدالت تک
معامله پہنچا کر باقاعده طور پر علحده هوجاے اور اپني بيوي کو نئے
دوستوں کيليے خود مختار چهوڑ دے !

ان ميں وہ خطوط بهي هيں جن سے ثابت هوتا هے که اس
زمانے کے تعلقات صرف موسيو کايير هي تک محدود نه تهے' بلکه
عشاق اور طلبگاروں کا پورا حلقه کامياب لطف و کرم تها' اور اس فياض
حسن کي بخشش ني عموميت امتياز و خصوصيت کے بخل سے
پاک تهي !

جب "فگارو" نے تحريري شهادات کي دهمکي دي تو
ميڈم کايير کو يقين هوگيا که اب تمام معاملات طشت از بام
هوجائيں گے - اسکا علاج کچهه نه تها جبکه ايک اخبار حريف و مقابل
هوگيا تها - مجبور هوکر اس نے اراده کرليا که قبل اسکے که اسکے
دشمن کا قلم کام کرے' خود اسکي زندگي هي کا خاتمه کرديا جاے -

معامله با قاعده عدالت کے سامنے هے - ميڈم کايير جيل خانے ميں
هے - اسکے وکلا ثابت کرنا چاهتے هيں که يه الفعل جنوں اور ايک
طرح کي ديوانگي کا نتيجه هے جسميں قاتله مرض سے مبتلا تهي -
مگر ساتهه هي ايڈيٹر فگارو کا جو مقصد تها وہ حاصل هوگيا کو اسکي
دهمکي جاتي رهي - يعني وزير کو بالآخر استعفا دينا پڑا !

* * *

اس واقعه سے متعدد اهم نتائج حاصل هوتے هيں :

(۱) يورپ کے اعلى طبقه کي موجوده زندگي سامنے آجاتي هے
جسکي حياة ازدواجي عيش محبت سے يکسر محروم هوگئي هے
اور گو اسکا ظاهر کتنا هي روشن هو ليکن اسکے اندر خوفناک
رازوں اور اخلاقي جرائم کي تاريکي پوشيده هے !

(۲) دنيا کي قديمي اخلاقي صداقتيں اب بالکل بے اثر
هوگئي هيں - يورپ کي زندگي روز بروز جس طرف جا رهي هے'
اسکا لازمي نتيجه يه هے که بڑي بڑي معزز زندگياں بهي اس قسم
کے واقعات کو چنداں اهم نہيں سمجهتيں - محض سوسائٹي کے اعتبار'
مجلسي قواعد کے وقار' اور رسمي ضوابط کے اعتراف پر هر شے منحصر
هے - في نفسه نه تو اخلاقي اصول کوئي شے هيں اور نه عصمت و عفت
کوئي چيز هے -

(۳) يورپ کے پريس کي قوت جسکے آگے کسي قوت کي
نہيں چلتي - جب وہ کسي شخص کا مخالف هوجاے تو خواه
وہ کتنا هي بڑا آدمي هو' ليکن اسکے سوا کوئي علاج اپنے پاس نہيں رکهتا
که يا تو خود اپني زندگي سے هاتهه اٹهالے يا اپنے مخالف کو قتل
کرڈالے - اس واقعه ميں دوسرا طريقه اختيار کيا گيا ليکن بے شمار
واقعات اس قسم کے بهي هوچکے هيں جنميں بڑے بڑے آدميوں نے
پريس کي مخالفت سے عاجز آکر خود کشي کرلي هے -

[illegible] قيــام [illegible] الهلال

الهلال ميں ديکها گيا که الهلال کے بقاء کا مسئله درپيش هے
اور دو هزار خريدار بهم پہنچانے کي خواهش کي گئي هے - اسکي
تعميل ميں آپ کے خادم مصروف هيں - ميں بهي في الحال
دو خريدار حاضر کرتا هوں - انشاء الله عنقريب اور بهيجونگا -

خدا آپکے اخبار کو کامياب کرے اور آپ کي عمر و اقبال
ميں ترقي دے - آپ کے اخبار کا مجهکو بے حد انتظار رهتا هے -
ڈاک خانه ميرے سکونتي مکان کے سامنے هے - ڈاک ۲ بجے
رات کو آتي هے - ميں اخبار کے انتظار ميں هر هفتے اکي راتيں
دو دو بجے تک انتظار ميں کاٹ ديتا هوں !

اپنے بچوں کي خيريت کے خط کا مجهے اسقدر انتظار نہيں هوتا
جسقدر آپ کے اخبار کا -

آپکا خادم محمد عبد الرزاق - تعلقه کهم ضلع مدگل (علاقۂ نظام)

چهه خريدار سردست حاضر هيں - تين کي قيمت بذريعه
مني آرڈر بهيجتا هوں اور تين کے نام وي پي روانه هو -

عقيدت مند

محمد خليل الله شريف - محاسب ضلع ورنگل دکن

سردست پانچ خريدار ان اطراف کے حاضر هيں - مزيد کوشش
جاري هے -

سيد ظہور حسن کنٹراکٹر و کميشن ايجنٹ جالم پٹه - ضلع
محبوب نگر (دکن)

هزار کي لاگت سے تيار هوئي هے' ساڑهے نو هزار کے فرنيچر اور پچيس هزار کي کتب سنسکرت سے بهي آراسته نظر آتي هے - اس ميں دو سو طالب علمونکو مفت تعليم دينے کي تجويز منظور کي گئي هے جنميں سے سو طالب علمونکو بلا کسي معارضه کے هوسٹل ميں جگه بهي دي جايگي اور اونکے ليے خود يونيورسٹي قوم سے سائل هوکر انکي خورو نوش کا سامان کريگي - نيز بعد فراغت اچار جيا کو ۲۰ روپيه ماهوار کا تين سال تک وظيفه ملے گا -

ليکن کميٹي کے راز سربسته سے ايک نا واقف شخص جب يه دريافت کرتا هے که گورنمنٹ نے اپني مسلمان رعايا کے ساتهه جنکو اڑيسه کي هندو آبادي کے ساتهه ضم هوجانے سے بهت سے حقوق ميں محروم هوجانا پڑا هے' تعليم ميں کيا مراعات کيں ؟ تو اسکو نهايت مايوسانه جواب ملتا هے' اور مسلمانان بهار کو يکسر گويا اخراج کا حکم ديديا جاتا هے !!

کميٹي کے هندو اور يوروپين ممبر برابر حصه تقسيم کرليتے هيں' کيونکه جهاں هندؤں کيليے ايک کالج قائم کيا گيا هے اور ... ۲۷ هزار سالانه کي رقم ديگئي هے' وهاں هندو ممبروں نے اپني فياضي سے اضافه کے ساتهه يورپين ممبرونکو پرنسپل اور پروفيسر کے عهده کي طمع ديتے هوے تيس هزار سالانه کا ايک عهده (وائس چانسلر) کا نذر کيا هے جو کسي يونيورسٹي ميں نهيں هے' اسپر يورپين منصف مزاج ممبروں نے بهي اپنے حصه ميں سے اس کالج کے کل عهدے هندؤں کو ديکر برابر کا سهيم بنا ليا هے !

پهر ايسي صورت ميں هم کيونکر باور کرسکتے هيں که يه يونيورسٹي اسي گورنمنٹ کي هے جسکي سلطنت کا قيام ان دونوں ستونوں (هندو مسلمانوں) پر هے ؟ عربي تعليم گاه کے قائم کرنيکي تجويز ناکام رهي تو اسکا ذمه دار کون هوگا ؟ آنريبل مولوي فخر الدين صاحب اور مسٹر نور الهدى صاحب مسلمانونکو اس بارے ميں واقفيت بخشيں ورنه قوم کي جانب سے پوري ذمه داري آنهي پر عائد هوگي -

سـيد ابوالحسـن از محله گذري - پٹـنه

مقصد اس تطويل کا يه هے که اس معامله ميں آپکے فرائض احتساب عمومي پر جالز نکته چيني کي جاے ' ورنه اگر آپ اپنے احتساب و مخاطبين کا دائرہ محدود کرديں تو مجهکو کوئي اعتراض نهيں : ولکل قوم هاد - آپ صرف طبقۂ امرا و افاضل و اجلاء کے هادي کہے جائينگے ' اور اس تحديد سے آپ کي خود داري اور فخر و غرور ميں بهي اضافه هو جايگا -

آپ اکثر يه بهي کہتے هيں که " فلاں مسئله کے چهيڑنے کا وقت نهيں تها - يه چيز مصالح وقت کے خلاف هے " غالبـاً اس خط کے متعلق تمام مباحث بهي اسي مصلحت آميز اصول کے تحت ميں آگئے هونگے - ليکن ميں نهيں سمجهه سکتا که فرض احتساب ديني وقت کا کيوں پابند هے ؟ آنحضرت کي هدايات و ارشادات تو سفر ' حضر ' جنـگ ' امن ' جلوت ' خلوت ' غرض تمام اوقات ميں جاري تهے - پهر آپ وقت کي تحديد کس اصول کي بنا پر کرتے هيں ؟ يه ياد رکهنا چاهيے که عبادات شريعت کا وه جزو هے جو اخلاق سے الگ هے ' اور اخلاقي فرائض ميں رخص و عزيمت کا مساغ نهيں - مقصد يه هے که اوس خط کي نسبت بحث کا اصلي وقت وهي تها جب وه روداد ميں شائع هوا - آپ نے وه فرصت کهودي ' ليکن اب بهي وقت هے - کتمان شهادت ' اور خيانت اخلاقي جرم هيں ' اور احتساب کيليے هر شخص اور هر زمانه برابر هے !

بهر حال اس ضروري و مخلصانه نکته چيني کے بعد ميں اپنے خط کے متعلق چند بحث طلب امور کي طرف اشاره کرتا هوں :

(۱) ميرا خط مکتوب اليه کو نهيں ملا ' ناظم صاحب مجاريه و رجسٹر کي رو سے اخبارات ميں تحرير شائع کرتے هيں که ميں نے ڈاک کا انتظام ۷ - اگست کو اپنے هاتهه ميں ليا ' اور وه خط ۲۵ جون کا چلا هوا تها جو اس سے پہلے پهونچا هوگا ' اسليے ميں اس خط کو پهونکر کهول سکتا تها - اب صرف مهتمم صاحب کي شهادت درکار هے که ڈاک اب تک اونکے پاس آتي تهي ' اگر وه بهي انکار کرديں ' تو هميں منشي محمد علي کو شهادت ميں طلب کرنا هوگا جسکے مختلف وجوه هيں - وه اپني ڈاک براه راست منگواتے هيں ' ڈاليه سب سے پہلے اونکے پاس جاتا هے ' وهاں سے هوکر مهتمم صاحب کي باري آتي هے - مولانا شبلي کي کتابيں وهي فروخت کرتے هيں ' الندوه کي خط و کتابت بهي اونهي کے متعلق هے ' اسليے تمام فرمائشي خطوط اونکے پاس جاتے هيں - اس بنـا پر اونکي شهادت شرعي نهايت ضروري هے -

مولوي عبد الغفور محرر دفتر نظامت کي شهادت بهي مفيد هوگي که دفتر کے تعلق سے اونکو اس خط کے متعلق علم هوگا ' بهر حال ميرا مقصد يه نهيں که کسيکو اس فعل شنيع کے ساتهه متهم کروں - تاهم ناظم صاحب کے انکار کے بعد نفس واقعه کے انکشاف کيليے ان تينوں صاحبوں کي شهادت ضروري هے - خود ناظم صاحب تو اس خط سے بري هيں ' ليکن مولانا شبلي نے ۱۹ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ع کو جو خط مجهے حيدر آباد سے بهيجا تها اور جو مجهے نهيں ملا مگر جلسه ميں پيش کرکے درج روداد کيا گيا ' اوسکی نسبت اونکا يه عذر کافي نهيں که " ميں نے ۷ اگست سنه ۱۹۱۳ع کو ڈاک کا انتظام اپنے هاتهه ميں ليا " وه اس خط کے غائب کرنے والے کا نام بتلائيں - بظاهر تو وهي اسکے مجرم معلوم هوتے هيں ' کيونکه اسوقت ڈاک اونهي کے هاتهه ميں آگئي تهي -

(۲) ميرے خط کي نقل جلسه انتظاميه ميں پيش کيگئي ' حالانکه اصل خط کے هوتے هوے اسکي ضرورت نه تهي - اب قانوني و اخلاقي دونوں حيثيتوں سے سوال هوتا هے که نقل ميں کچهه اضافه يا تغير و تبديل تو نهيں کيا گيا ؟ جب تک اصل خط چند معتبر اشخاص کے سامنے نه پيش کيا جاے يه شبه قائم رهے گا - مجهے خط کا مضمون ياد هے ' مگر اوسکے الفاظ محفوظ نهيں - جان سخن يه فقره هے " مولانا کا حکم هے " مگر مجهے اسميں شبهه هے - اگر يه ثابت هو جاے که ميرے ان الفاظ کو بدل ديا گيا هے تو جعلسازي و بد ديانتي ناظم صاحب کي ثابت هو جائيگي ' کيونکه انجيل کے محرف هونے کيليے يه ضروري نهيں که هر لفظ ميں تحريف کي گئي هو - کسي کے نام سے جعلي خط بنا کے عدالت ميں پيش کرنا ' يا کسي کے خط ميں تغير کرکے عدالت کو دکهلانا ' ميرے نزديک اخـلاقي حيثيت سے دونوں برابر هيں - قانون کو ميں نهيں جانتا -

(۳) اس خط کي عجيب و غريب خصوصيت يه هے که اگر وه مکتوب اليه کے پاس پهونچتا تو اسٹرائک نه هوتي ' ليکن نهيں پهونچا اسليے اسٹرائک هوگئي ' مولانا خليل الرحمان کے هاتهه ميں مولانا شبلي کي بدنامي کي دستاويز هاتهه آگئي ' اوسکے بهروسے پر انهوں نے طلباء پر سختياں کيں که اگر دب گئے تو ميرا رعب قائم هو جائيگا ' اور اسٹرائک کي بنا پر اس خط کے ذريعه سے مولانا شبلي کو بهي بدنام کرونگا ' طلباء کي اسٹرائک کو بهي سازشي ثابت کرکے بے اثر کردونگا - پس في الحقيقة ... اسٹرائک کا باني صرف وهي شخص هے جس نے مولانا خليل الرحمان کو يه خط ديا -

(۴) يه خط مولانا خليل الرحمان کو نيک نيتي سے نهيں ديا گيا بلکه اسکا مقصد نهايت وسيع تها - جس شخص نے اونکو يه خط ديا هوگا وه اونکے دل ميں رسوخ و محبت پيدا کرسکتا تها - اس خط کے ذريعه مولانا شبلي کو بد نام کر سکتا تها ' اور مجهے موقوف کرا سکتا تها ' غرض که اس قسم کے مختلف اغراض شخصيه کو پورا کر سکتا تها -

ميرا تو يه عقيده هے که ندوه کي اوسوقت تک اصلاح نهيں هوسکتي جب تک که اوس شخص کا پته نه لگايا جاے جس نے ميرا خط اوڑايا - اسي فتنه انگيز نے اس قسم کے نا جائز و مخفي ذرائع سے ندوه کي اينٹ سے اينٹ بجا دي هوگي - پس آپ کا فرض هے که فرض اصلاح کے اتمام کيليے اوسکا پته لگائيں - ارکان ندوه کو اسکي طرف متوجه کريں ' جو کميٹي تمام معاملات جزئيه ندوه کي تحقيقات کرے ' وه تمام ملازمين مدرسه کي اخلاقي خصوصيات کو بهي پيش نظر رکهے - هر قومي مدرسه ميں اپنے اغراض شخصيه کي تکميل کيليے اس قسم کے مفسد پيدا هو جاتے هيں ' اور ندوه ميں بهي اس قسم کے مفسد هيں ' اور اونکے جال ميں پهنسکر اور لوگ بهي نا دانسته فتنه گري کرتے هيں - مجهے توقع هے که آپ اس خط کو شائع کرکے تمام مراتب کي تحقيقات کرينگے -

پٹنه يونيورسٹي اور مسلمان

پٹنه يونيورسٹي کے متعلق تمام امور پر غور کرنے کے ليے جو کميٹي قائم کيگئي تهي ' اسکي رپورٹ شائع هوگئي - اسکے ديکهنے سے ابتدائي نظر ميں اسکا فيصله کرنا دشوار هے که يه يونيورسٹي گورنمنٹ يونيورسٹي هوگي يا هندو' يا عيسائي يونيورسٹي؟ کيونکه جهاں ايک طرف کينگ کالج کي عمارت کي بنياد پڑتي هے ' وهاں اسکے مقابل ميں ايک سنسکرت کالج کي عاليشان عمارت بهي جو ايک لاکهه چونسٹهه

اڈیٹــر الہ ـل کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فـرم جیمس مـرے کے یہاں سے عینـک لیتاهوں - اس مـرتبه مجهے ضـرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هرطرح بہتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کـر دیتي هے - مـزید بـر آں بمقابلۂ قیمت میں بهي ارزاں هیں ' کام بهي جلد اور وعده کے مطابق هوتا هے :

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجـربه کار ڈاکٹـروںکي تجویـز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جالیگي - اسپـر بهي اگـر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجـرت بدل دي جالیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - عینـک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھـر کے قیمت ۲ روپیه سے ۱۲ روپیه تـک عینـک اسپیشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصـورت حلقه اور شلغین نہایت عمده اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیه محصول وغیرہ ۲ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجرن عینک و گھڑي - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخا نـه ویلسلي - کلکـته

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بہت مشہور هوچکا هے - مصفا دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئي هیں) حاذق الملـک کے خانـداني مجربات (جو صرف اسي کارخانـه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فہرست ادویه مفت ، (خط کا پتــه)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

دیـــوان و ــ ت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنو کي زبان کا عمده نمونه هے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلـکه یوں کہنا چاهیے که اردو لٹـریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها هے که جسکو دیکهکر نـکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نکـے دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید هے ...... آپ قـدیم اهل کمال کي یادگار اور انـکا نام زنـده کرنے والـے هیں - " قیمت ایک روپیه -

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - ...

سوانح احمدي یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں هے - اپ آمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجهه بزرگاں هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا هے - اپکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پـر اپکا لشکـر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا اذیت میں مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورنکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریـز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آدمیونکا مدد پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کے مسایل دقیقه کا حل کردینا - سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیار حبیب (صلـ) کے فوتـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نہایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے ہیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نہایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بہت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور مجموم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

د گ ر کتـ ابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ - روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربّاني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے دمئي کاغذ بڑا سائز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

جام جهـان نمـا

— * —

بالكل نئى تصنيف كبهى ديكهي نهوگى

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيده كتاب دنيا بهركي كسي ايك زبانميں دكهلا دو تو

ايک هــزار روپيــه نقد انعــام

ايسي كارآمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يــه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عــروض - علــم كيميا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نو پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمي انكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري: و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ' بكري ' كتا وغيره جانوروںكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي هوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هــر شخص كو عموماً كام پــڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالــک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اردو كے بالمقابل لكهي هيں آپ هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملــک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـر كے متعلق ايسي معلومات آجتــک كهيں ديكهي نــه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگــه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـر كا بالتشريح بيان ملــک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصــر - افــريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دستكاري كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـر كا مجمل احوال كرايه وغيره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ٨ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف -

---

تصوير دار گهڑي

گارنـٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار. مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

---

آٹهه روزه واچ

گارنـٹي ٨ سال قيمت ٦ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتيان اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگــڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهــري نهـايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ١ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهسكتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي كيضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک ليمپ انكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كرکے خطرے سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ١ معه محصول صرف دو روپے ٢ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ٣ روپيه ٨ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنمـا مل سكتي هيں - اپنا پته صاف اور خوشخط لكهيں انكها مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجے -

منيجر گپتا اينڈ كمپني سوداگران نمبر ٥١٣ - مقــام توهانه - ايس - پي - ريلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت، سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی اُٹھکر درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳ لوئر چیت پور روڈ [?] کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن مود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں چھانٹکر "مسیحا کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے بگڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلاطبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت رکھتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تھا که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زریں اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۳۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پرو‌ڈنس - یعنی طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصه تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خاں بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما الین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھه ساتھه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۳ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اطــــلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلئے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھائے حل ہو جائیگا -

منیجر

الہلال کی شش ماہی مجلدات
قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو، اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہلال کی دوسری اور تیسری جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

میر مسئول و مہتمم خصوصی
احمد الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
نمبر ۱۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

جلد ٤ | کلکتہ: چہارشنبہ ١٥ رجب ١٣٣٢ ہجری | ٢٣
Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

فہ ں

تص اویر

الا : وع

پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ یہ خبر آئی تھی کہ کیمبرج یونیورسٹی میں ڈاکٹر منگانا نے ایک قدیم مسودہ کی بنا پر قران کریم کے کسی ابتدائی ایڈیشن کا پتہ لگایا ہے اور وہ موجودہ نسخہ سے مختلف ہے - اسکے متعلق اخبارات میں بحث چھڑ گئی ہے اور اس ہفتہ کی ولایت ڈاک میں بعض مزید معلومات آئی ہیں -

جب تک ڈاکٹر منگانا اپنی کتاب شائع نہ کرے ' اسکے متعلق کچھہ لکھنا فضول ہے - البتہ تاریخی حیثیت سے ہم چاہتے ہیں کہ الہلال میں " تاریخ جمع و تنزیل قران " کا سلسلہ شروع کردیں جسکے لکھنے کا عرصہ سے خیال کر رہے تھے ' اور جسکے لیے اس واقعہ سے ایک تحریک مزید پیدا ہوگئی - انشاء اللہ تعالی -

ہندوستان میں کچھہ عرصہ سے " شیعہ کانفرنس " قائم ہے - افسوس ہے کہ شخصی مسائل کی بنا پر اختلافات و نزاعات سے وہ بھی محفوظ نہ رہسکی - ایک عرصہ تک نفس صدارت کا جھگڑا جاری رہا - اس سال یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ آیندہ اجلاس کیلیے جو صدر منتخب ہوا ہے ' اسکی جگہ کوئی دوسرا شخص ہو - انکا اجتہاد مسلم نہیں ہے - اب ہر جگہ موافق و مخالف جلسے ہو رہے ہیں - اگر ہمارے راے دینے کو مداخلت بیجا نہ سمجھا جاے (اور امید ہے کہ ایسا نہ سمجھا جائگا) تو ہم کہینگے کہ خدا کیلیے اس بحث کو ختم کردیا جاے - یہ بڑی ہی افسوس ناک اور لا حاصل بحث ہے - ایک شخص کو ہندوستان میں منتخب کرکے پھر الگ کر دینا کسی طرح بہتر نہ ہوگا - اور صدر کیجیےگا تو انکے مخالفین کانفرنس کے مخالف ہو جاینگے - پس بہتر ہے کہ اس سال شیعہ کانفرنس عراق اور عتبات عالیات سے کسی مجتہد مسلم کو دعوۃ دیکر طلب کرے - اور اُسی کو جلسہ کا صدر بناے - اگر ایسا کیا گیا تو موزوں اشخاص کے متعلق بھی ہم مشورہ دیسکتے ہیں جنکی نسبت ہمیں ذاتی واقفیت حاصل ہے -

سفریجٹ عورتوں کی جد و جہد روز بروز بڑھ رہی ہے اور ہندوستان کے مردوں کیلیے انکا ہر اقدام تازیانۂ عبرت ہے - پرسوں کی تاروں میں ایک عجیب واقعہ کی خبر دیگئی ہے - لنڈن میں پادشاہ کے ہاں ڈرائنگ روم کا دربار تھا (یعنی صرف عورتوں کی لیوی) ایک مشہور کرنیل کی لڑکیاں بھی پیش ہوئیں جنکے سفریجٹ ہو جانے کے متعلق انکی ماں کا بیان ہے کہ اسے کوئی خبر نہ تھی - جونہی وہ پیش ہوئیں - اُن میں سے ایک گھٹنے ٹیک کر کھڑی ہوگئی اور پکار کے کہا : " حضور ہم پر ظلم نہ کریں اور اپنی فوج کو ہماری مخالفت میں کام نہ لائیں ! " پادشاہ اور ملکہ متحیر رہگئیں اور کچھہ جواب نہ دیا - بالاخر رئیس تشریفات (چمبرلین) نے انہیں باہر کردیا -

حال میں انہوں نے کئی عمارتیں بھی جلا دی ہیں - دربار کی نسبت پہلے سے افواہیں اڑ رہی تھیں کہ کچھہ نہ کچھہ کیا جائیگا - مسز پنکھرسٹ کی نسبت تو یہاں تک شبہ کیا گیا ہے کہ وہ خود پادشاہ کے متعلق کوئی کارروائی کرنا چاہتی ہے - اس نے قصر شاہی کے سامنے ایک مکان لیا ہے جسکی جنگی پولیس نگرانی کر رہی ہے - پادشاہ نے صبح کی چہل قدمی بھی اسی خیال سے ترک کردی !

ہاوس اف لارڈ میں ایک بل کا مسودہ بھی عورتوں کے حقوق کے متعلق پیش کیا گیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نازکبدن عشوہ گروں نے اپنی جد و جہد سے بالاخر مغرور مردوں کو تھکا ہی دیا - ایک ہم ہیں کہ اپنی غفلت و سرشاری ہی کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے ہیں !

یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس بے معنی اور بے اصول طریقہ سے ایک پبلک ہال اور میونسپلٹی کی ملکیت کے دینے سے انکار کیا گیا ' اور " ٹون ہال کلکتہ " کا مسئلہ مستقل طور پر چھوڑا گیا -

اب ہمارے لیے پبلک کے حقوق اور ٹون ہال کو ایک یوروپین چیرمین کی ملکیت نہ بننے دینے کیلیے ضروری ہوا کہ " ٹون ہال " کے مسئلہ پر متوجہ ہوں ' لیکن چونکہ اصل معاملہ سامنے تھا اور ابھی بذریعہ شریف کلکتہ کے جلسہ ہوسکتا تھا ' اسلیے یہی بہتر معلوم ہوا کہ اس انکار کی تلخی کو چند روزوں کیلیے برداشت کرلیں ' اور اصل معاملہ سے فارغ ہوکر اسکی طرف متوجہ ہوں -

پرنس غلام محمد کے بعد مسٹر اسٹوارٹ کلکتہ کے شریف ہوے ہیں - مساجد لشکرپور کا مسئلہ اگر چند شخصوں کا بنایا ہوا نہیں ہے اور انجمن صرف عام پبلک کے جذبات کی ترجمان ہے ' تو ضرور ہے کہ اسکا احساس ہر شخص کو ہو - چنانچہ دوسرے ہی دن شریف کے دفتر میں جلسے کی درخواست پہنچ گئی جس پر مسلمانان کلکتہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کے دستخط تھے ' اور تمام معززین و متوسطین و عوام شہر جلسہ کے انعقاد کا مطالبہ کرتے تھے !

اب صورت معاملہ بالکل دوسری ہوگئی - شریف کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ عام پبلک کی ایک ایسی قوی درخواست کی وقعت سے انکار کردے - اسکا کام کلکتہ ٹون کی پبلک کی نیابت ہے -

بہر حال انہوں نے کہا کہ " جواب کیلیے چند دنوں کی مہلت چاہیے - اس قسم کا جلسہ شریف کی شرکت بغیر نہیں ہوسکتا - پہلے شریف مسلمان تھا - اتوار کے دن شریک ہوسکتا تھا - میں مسیحی ہوں - اتوار کے دن نہیں آسکونگا - پھر مسئلہ بھی اہم ہے " اسپر ہم نے کہلا دیا کہ جس دن فرصت ہو اسی دن جلسہ کیجیے -

اس مہلت طلبی کو ہم خوب سمجھہ گئے تھے - مسٹر اسٹوارٹ کو قطعی جواب دینے کیلیے اتنے دن کی مہلت ضرور ملنی چاہیے تھی ' جسمیں کلکتہ سے کسی قریبی گرمائی مقام تک مسٹر بنجمن فرینکلین کی قیمتی ایجاد ڈاک کا تھیلا لیجا سکے اور پھر ویسا ہی ایک تھیلا واپس لاکر پہنچا بھی دے !

سر این رشتہ ز جائیست کہ من می دانم !

بہر حال ہم نے بھی اصرار نہیں کیا اور بخوشی مہلت دیدی کہ ذرا آن بلند نشینان غفلت و بے خبری کو بھی حقیقت حال معلوم ہوجاے جو زمین کی سطح سے آٹھہ ہزار فیٹ بلندی پر رہتے ہیں ' اور نہیں جانتے کہ زمین پر بسنے والوں کے دلوں کا کیا حال ہے ؟

ز دامنے کہ کشادیم ما تہی دستاں
تو میوۂ سر شاخ بلند را چہ خبر ؟

کم از کم اتنا تو معلوم ہوجائیگا کہ خدا کی عبادت گاہوں کے انہدام کا مسئلہ صرف " انجمن " کے بعض عہدہ داروں ہی کا طبع زاد نہیں ہے - بلکہ انکے پیچھے ایک دوسری طاقت بھی موجود ہے - اس طاقت سے وہ غریب بھی اسی طرح مجبور ہیں جس طرح خود گورنمنٹ کو مجبور ہوجانا پڑتا ہے - گو ابتدا میں وہ کتنا ہی ناک بھوں چڑھاے -

ہاں ! یہ تو آسان ہے کہ انجمن کے وفد کو " غیر مفید " بتلادیا جاے ' اور اسکے لیے ایک چٹھی بھی ضرورت سے زیادہ ہے ' لیکن شاید " مسلمانوں کا سوال " اس آسانی کے ساتھہ " غیر مفید " نہیں سمجھا جا سکتا ' اور اسکے لیے یہ بیخبرانہ و ناعاقبت اندیشانہ اغماض بالکل ویسا ہی " غیر مفید " ہے ' جسطرح قانون اسلامی کی " صحیح واقفیت و معلومات " کی موجودگی میں کسی قائم مقام ڈیپوٹیشن سے گفتگو کرنا " غیر مفید " ہے !

بہر حال اب حالات میں یکایک تغیر شروع ہوا اور لشکرپور کی مساجد کا مسئلہ اسدرجہ غیر اہم نہیں رہا جیسا کہ اس سے پہلے تھا - ادھر مسٹر اسٹوارٹ جواب کیلیے مہلت لیچکے تھے ' ادھر آمد و رفت اور فہم و تفہیم کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا - مقامی مسلم لیگ کے چند عہدہ دار اور ممبر ایک دن شب کو جمع ہوے ' اور ایک صاحب نے یہ تحریک پیش کرکے پاس کرانی چاہی کہ " مجوزہ ٹون ہال کا جلسہ ملتوی کردیا جاے ' اور ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں " !

یہ تحریک جسقدر بے معنی اور تمسخر انگیز تھی ' اسکا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنے کیلیے مقامی لیگ کی پوری تاریخ سامنے لانی پڑتی ہے مگر اسقدر تضیع وقت کی ہمیں فرصت نہیں - صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ کسی ایسی تجویز کے منظور کرنے کا لیگ کو کوئی حق حاصل نہ تھا - جلسہ عام پبلک طلب کر رہی تھی جو مقامی لیگ کے وجود ہی سے یکسر غیر متاثر ہے - جلسہ لیگ کے اہتمام سے نہیں ہو رہا تھا جس نے ابتک مسئلۂ مساجد کے متعلق کوئی کاروائی نہیں کی - پھر اسکے التوا کی تجویز پاس کر کے گورنمنٹ میں بھیجنے کا اُسے کیا حق تھا ؟ اور کسی پوشیدہ حکم کی تعمیل کے سوا عام پبلک پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا تھا !

اس صحبت میں انجمن دفاع مساجد کے سکریٹری (آنریبل مولوی فضل الحق) اور پریسیڈنٹ (ایڈیٹر الہلال) ' نیز بعض دیگر ممبر بھی موجود تھے -

لیکن خود بنگال لیگ کے جوائنٹ سکریٹری مولانا نجم الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے نہایت زور کے ساتھہ اس تجویز کی مخالفت کی ' (جو انجمن کے بھی ایک سرگرم ممبر ہیں) اور مجاریٹی نے انکا ساتھہ دیا - بعض وجوہ معارضہ کی بنا پر محرک کو اس کی منظوری پر بہت اصرار تھا - لیکن جب ایڈیٹر الہلال نے صاف صاف کہدیا کہ اگر ایسا کیا گیا تو اسکا نتیجہ صرف یہی نکلے گا کہ بجاے ایک دو ہفتہ بعد کرنے کے (جیسا کہ خیال ہے) آیندہ ہفتے ہی ٹون ہال میں جلسہ منعقد کیا جائیگا ' تو مجبور ہوکر انہیں اپنی تجویز واپس لے لینی پڑی ' اور ویسے بھی مجارٹی کی وجہ سے نا منظور ہی ہوتی -

اسکے بعد باہمی اتفاق اور یکسوئی کے ساتھہ قرار پایا کہ اس بے معنی تجویز کو بالکل بھلا دیا جاے ' اور صرف دو رزولیوشن اتفاق عام سے منظور کرکے گورنمنٹ میں بھیجدیے جائیں - ان کا مضمون یہ ہو کہ ہز اکسلنسی کلکتہ آ رہے ہیں - اس موقعہ پر وہ مسلمانوں کے چند وکلا کو اس مسئلہ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ دیں ' اور وہ وکلا لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے منتخب کردہ اشخاص ہوں -

صرف یہی کاروائی تھی جو اس صحبت میں ہوئی اور چونکہ فی الحقیقۃ خود لیگ کیلیے بھی یہ بات نہایت ناموزوں تھی کہ اسمیں ایک عام پبلک اور اسلامی جلسے کے خلاف اسقدر مہمل ' اسقدر تمسخر انگیز ' اسقدر بے موقعہ ' اسقدر خلاف وقت ' اور اسدرجہ پبلک میں جائز بدگمانیاں پیدا کرنے والی تجویز شائع کی جاے ' اسلیے یہی بات مناسب نظر آئی کہ جو تجاویز آخر میں اتفاق سے قرار پاگئی ہیں ' صرف انہی کو شائع کیا جاے اور اس تجویز کا کچھہ تذکرہ نہو - البتہ آخر میں تجویز کے محرک نے خواہش کی تھی کہ انکا نا کام رزولیوشن کم از کم لیگ کے دفتر میں ضرور درج کردیا جاے تاکہ انکے لیے کسی سے یہ کہنے کا موقعہ باقی رہے کہ

بالآخر انڈیا کونسل کی اصلاح کا بل ہاوس آف لارڈز میں پیش کردیا گیا - اس بل سے سکریٹری آف اسٹیٹ اور پارلیمنٹ کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑیگا - صرف انڈیا کونسل کی حالت میں چند بے اثر تبدیلیاں ہوجاینگی - مثلاً ممبروں کی تعداد چودہ سے دس کردی جائگی ' تین ممبروں کو زیادہ تنخواہ دی جائیگی ' کمیٹیوں کی جگہہ ڈپارٹمنٹ ، صیغوں کا کام خاص خاص ممبر انجام دینگے ' دو ممبر ہندوستانی ہونگے ' وغیرہ وغیرہ -

تفصیلی حالات ابھی معلوم نہیں ' لیکن اینگلو انڈین پریس ابھی سے بد حواس ہورہا ہے کہ کہیں ان تبدیلیوں سے ہندوستان کو کوئی بڑا فائدہ نہ پہنچ جاے - کانگریس کے وفد نے اسکے متعلق اپنی خواہشیں پیش کی ہیں جن میں وہ تمام دفعات شامل ہیں جو اسکے متعلق مسٹر جینا نے کرانچی کانگریس میں پیش کی تہیں - بہر حال. ہندوستان کا اصلی دکھہ ان نمایشی اشک شوئیوں سے دور نہیں ہوسکتا -

---

ہر اس شخص کیلیے جو ملک کے امن کا طالب ہے ' یہ بڑے ہی رنج کی بات ہے کہ مقدس عمارات کے تحفظ کیلیے بڑے بڑے اعلانات اور مواعید تو کیے جاتے ہیں لیکن گورنمنٹ کی جانب سے عملی کام کچھہ نہیں ہوتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ اب مسلمانوں کے علاوہ سکھوں کے جذبات کی بھی پامالی شروع ہوگئی ہے !

گوردوارہ رکاب گنج دھلی میں سکھوں کی ایک تاریخی اور مقدس عمارت ہے - اسکا کچھہ حصہ گورنمنٹ نے لینا چاہا اور امرتسر کے چیف خالصہ دیوان کے ذریعہ کارروائی کی گئی - اس نے ۳ مئی کو ایک جلسہ منعقد کرکے بالکل اسی طرح گورنمنٹ کو اسکی اجازت دیدی ' جس طرح ایک دو مسلمان کانپور کی مسجد کا ایک حصہ دیدینے کیلیے طیار تے اگر خدا انکو مہلت دیدیتا ' مگر خدا کا ہاتھہ ہمیشہ جماعت ہی کے پشت پر رہتا ہے اور اسی میں سے ہوکے کام کرتا ہے : ید اللہ علی الجماعہ !

لیکن یہ سکھہ پبلک کی آواز نہ تھی - عام پبلک نے پچھلے ہفتہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسکے خلاف آواز بلند کی - ہم کو پوری امید ہے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں ایک ایسی جماعت کی دلازاری کبھی روا نہ رکھیگی جسکی تلوار کا وہ اپنے تئیں بہت بڑا قدردان ظاہر کرتی ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ عمارات دینیہ کا مسئلہ کب تک اسی عالم میں چھوڑدیا جائیگا ؟ کاش لارڈ ہارڈنگ کی دانشمند گورنمنٹ ہندوستان چھوڑنے سے پہلے ملک اور حکومت ' دونوں کی اس سب سے بڑی اہم خدمت کو انجام دیدے !

نینی تال میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کا جلسہ زیر صدارت ہزانر سر جیمس مسٹن منعقد ہوا - سکریٹری نے بتلایا کہ سنہ ۱۹۱۳ میں ۳۳ ' ۴ ' ۵۸ ' ۸۹ لاکھہ انجیل کی جلدیں مفت تقسیم کی گئیں - یعنی قریب ایک کرور کے - اور اب تک ۴۵۶ زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوچکا ہے !

قرآن کریم کا ابتک ایک انگریزی صحیح ترجمہ بھی شائع نہوسکا اور تقسیم تو شاید سو نسخے بھی نہ ہوے ہونگے - تعلیم یافتہ اصحاب کو مسئلۂ تعلیم سے اور علما کو مسئلۂ تکفیر سے فرصت نہیں ملتی - قرآن کو شائع کرے تو کون کرے ؟ : وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا !

شذرات

مساجد و قبور لشکر پور

ٹون ہال کا مجوزہ جلسہ

مسلم لیگ کلکتہ مقامی معاملات و جماعات کے متعلق الہلال کبھی صرف وقت و قلم نہیں کرتا - عام مسائل کے انہماک سے اسے فرصت نہیں :

مرا کہ شیشۂ دل در زیارتِ سنگ ست
کرا دماغ مئے ناب و نغمۂ وچنگ ست ؟

لیکن اس ہفتہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا ہے جو مسئلۂ مساجد لشکر پور سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہایت اہم ہے ' اور ہم مجبور ہوگئے ہیں کہ چند کلمات اسکی نسبت لکھیں :

مساجد لشکر پور کا مسئلہ گذشتہ فروری سے ملک کے سامنے ہے - اس وقت سے متصل اور پیہم اسکے لیے کوشش کی جا رہی ہے -

مسئلۂ مسجد کانپور کے زمانہ میں " انجمن دفاع مسجد کانپور" کلکتہ میں قائم ہوئی تھی - فیصلۂ کانپور کے بعد جب اسکا جلسہ ٹون ہال کلکتہ میں منعقد ہوا تو ایک تجویز اس مضمون کی بالاتفاق منظور کی گئی کہ " کانپور کا مسئلہ گو بظاہر ختم ہوگیا ہے لیکن اس انجمن کو آئندہ بھی بدستور باقی و قائم رہنے دیا جاے ' اور " کانپور" کا لفظ نکالکر اسکا نام صرف " موسک ڈیفنس ایسوسی ایشن " یا " دفاع مساجد و عمارات دینیہ " رکھا جاے "

چنانچہ انجمن قائم تھی - اس نے مساجد لشکر پور کے متعلق بھی کارروائی شروع کی - پہلے مختلف جلسے منعقد ہوے - پھر ایک ڈیپوٹیشن لیجانے کی تجویز ہوئی - جب اسکے متعلق ایک طرح سے انکار کا جواب آگیا تو اس نے خیال کیا کہ اب اتمام حجت ہوچکی ہے اور وقت آگیا ہے کہ ٹون ہال میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جاے -

ٹون ہال میں جلسہ کرنے کی یہاں دو صورتیں ہیں - ایک آسان طریقہ تو یہ ہے کہ کوئی ذمہ دار شخص کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین کو خط لکھکر ہال طلب کرے اور معمولی کرایہ دیکر جلسہ کرلے - اسمیں وقت کم خرچ ہوتا ہے - ہم نے جسقدر جلسے پچھلے دنوں ٹون ہال میں کیے - عموماً اسی طرح کیے - ایک موقعہ پر تو چیرمین نے از راہ لطف پولیس اور روشنی کی معمولی رقوم ہی پر ہال دیدیا ' اور کرایہ بھی طلب نہ کیا -

دوسرا زیادہ با قاعدہ طریقہ یہ ہے کہ پبلک کی طرف سے شریف آف کلکتہ سے درخواست کی جاے کہ وہ جلسہ طلب کرے ' اور پھر شریف جلسہ کا اعلان کرے - اسکے لیے ضروری ہے کہ جو درخواست بھیجی جاے اسپر پبلک کی جانب سے ایک اچھی تعداد میں دستخط ہوں -

چنانچہ انجمن نے حسب معمول ٹون ہال کیلیے چیرمین کو خط لکھا ' اور دریافت کیا کہ فلاں فلاں تاریخ کے اتواروں میں ہال خالی ہوگا یا نہیں ؟

جواب آیا کہ لشکر پور کی مساجد کا معاملہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جسکے لیے ٹون ہال میں جلسہ کیا جاے اور پورٹ کمشنر کی مخالفت ہو - نہایت افسوس ہے کہ ہم اس غرض سے ہال نہیں دیسکتے !

مسلمانوں کا مذهب کوئي راز نہیں هے - انکے پیغمبر کي حیاة مقدسه انا جیل اربعه کے پیش کرده مسیح کي سي نہیں هے جو (بروایت متي و لوقا) جب کبهي برو شلیم میں آتا تها تو گنه گار عورتوں هي کے یہاں مهمان رهتا تها اور زانیه عورتوں کي بڑي حمایت کرتا تها - پس هم بالکل نہیں چاهتے که همارے مخالفین هماري مخالفت نه کریں - صرف یه چاهتے هیں که اسدرجه اپنے تئیں شیطان کي غلامي میں نه دیدیں که جهوٹ اور افترا پردازي کو واقعات کے نام سے پیش کریں ' اور دنیا میں انساني خباثت اور ابلیسي رذالت کے شجرۂ ملعونه کو همیشه تروتازه رکهنے کا کام ترقي کرتا رهے !

یقیناً یه قصه اور اسکي فلم کسي مشنیري حلقه کي تصنیف هے ' اور چونکه وه بائبل میں پڑهچکا هے که حضرت داود (ع) نے ایک فوجي افسر کو اسکي بیوي کیلیے مروا دیا تها (نعوذ بالله) ' اسلیے اس شیطان لعین سے ' جس نے اسکے مصلوب خدا کو کئي دن تک آزمایا اور حریفانه مقابله کیا تها ' اپني اختراع و افتراء کے ابلیسي الهام کو نہایت آساني سے حاصل کرسکا هے ' اور یه قصه گهڑکے کوشش کي هے که تفریح و تماشے کے ضمن میں بهي اس صلیبي خدمت کو انجام دے ' جو اسکے بهائي بند تاریخ کے مفعوں ' سڑکوں اور باغوں کے لیکچروں ' اور پهر کبهي کبهي البانیا اور مقدونیا کے خونریز میدانهاے جنگ میں انجام دیا کرتے هیں !

همیں انتظار کرنا چاهیے که کرانچي کا مجسٹریٹ اس بارے میں کیا کرتا هے - اور پهر اسکے بعد بالکل طیار رهنا چاهیے که صرف تماشه کو بند هي کرکے نه چهوڑ دیا جاے بلکه اس صریح قانوني جرم کي پاداش میں اس شریر شخص کو پوري پوري سزا بهي دي جاے جس نے کئي دن تک ایک تماشه گاه کے اندر اس جرم عظیم کو انجام دیا هے -

---

مسلم یونیور سٹي ایسو سي ایشن کے متعلـق مسلمان جس غفلت سے کام لے رهے هیں ' عجب نہیں که بہت جلد اسپر انهیں متاسف هونا پڑے !

علي گڈه کے یونیور سٹي فاونڈیشن کے جلسه میں قرار پایا تها که ایک نئي جماعت " مسلم یونیور سٹي ایسو سي ایشن " کے نام سے قائم هو اور تمام معاملات اپنے هاتهه میں لیلے - نیز اسکے لیے دو سو ممبر مختلف انتخاب کنده جماعتوں میں سے منتخب کیے جائیں - غالبا چهه یا سات جماعتیں اسکے لیے منظور هوئي تهیں -

پچهلے دنوں صدر دفتر یونیور سٹي نے جو اعلانات شائع کیے تهے ' انسے معلوم هوتا هے که کانفرنس ' ٹرسٹیز ' اولڈ بوائز ' اور اسلامیه کالج کمیٹي وغیره کے ۱۲۵ قائم مقام منتخب هو چکے هیں اور اب صرف ۷۵ ممبروں کا انتخاب مسلمان گریجوائٹس گلڈ ' زمیندار و جاگیردار ' ٹیکس ادا کنندگاں ' پراونشیل مجالس ' مسلمان اخبارات ' اور علماء کرام کي جماعت سے باقي هے -

اِن جماعتوں میں مسلمان گریجویٹس ' زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز کیلیے سب سے پہلے الکٹوریٹ یعنے انتخاب کرنے والوں کي کوئي جماعت هوني چاهیے - جب تک ایسا نہوگا ' انکے قائم مقام کیونکر منتخب هونگے اور کون منتخب کریگا ؟

اسکے لیے یه اصول قرار پایا تها که ان تمام جماعتوں میں سے جو لوگ دس روپیه فیس داخله اور پانچ روپیه سالانه دینا منظور کریں گے ' نیز اپنا نام انتخاب کننده جماعت کے رجسٹر میں درج کرادیں گے ' صرف انهي کو حق حاصل هوگا که مسلم یونیور سٹي ایسو سي ایشن کیلیے اپني اپني جماعتوں میں سے قائم مقام منتخب کریں -

گریجویٹ سے مقصود وه لوگ هیں جنهوں نے کسي یونیور سٹي سے بي - اے ' یا منشي فاضل اور مولوي فاضل کي سند حاصل کي هو ' اور حصول سند پر پانچ سال گذر چکے هوں -

زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز سے هر طرح کي جائداد و ملکیت رکهنے والے اور انکم ٹیکس دینے والے مسلمان مقصود هیں -

یه بات طے پاچکي هے که ایک هي شخص کو اگر مختلف حیثیتیں حاصل هوں تو وه اپني هر حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ فیس ادا کرکے بیک وقت مختلف جماعتوں کیلیے مختلف ووٹ دینے کا حق حاصل کرلے - مثلاً آپ صاحب جائداد هیں ' گریجویٹ هیں ' زمیندار هیں ' ٹیکس پیر هیں ' پس اپکو حق حاصل هے که یونیورسٹي فنڈ کي اعانت کیجیے ' اور چار ووٹروں کي فیس بیس روپیه سالانه ادا کرکے ان چار مختلف حقوق کے لحاظ سے چار ووٹ حاصل کرلیجیے -

همیں اسکے متعلق چند امور عرض کرنا هیں :

(۱) یه ایسوسي ایشن جو بن رهي هے ' مسلم یورسٹي کیلیے اصلي کارکن جماعت هوگي ' اورگو فاونڈیشن کمیٹي اب تک باقي هے اور آخري حق منظوري و عدم منظوري صرف اسي کو حاصل هے ' تاهم قوم کے تیس لاکهه روپیه کا نفع کالج پر یهي جماعت لگائیگي اور یونیورسٹي بني تو اسکے لیے بهي ایک باقاعده جماعت پیشتر سے صرف یهي موجود هوگي - پس چاهیے که مسلمان غفلت نه کریں اور اسکي شرکت کیلیے پوري سعي و جهد کے ساتهه اٹهه کهڑے هوں -

جس یونیورسٹي کیلیے انهوں نے اس فراخدلي سے روپیه دیا ' اور پهر جسکي ازادانه تاسیس کیلیے اپني عام راے کي فتح کي ایک ایسي تاریخي نظیر قائم کي جسکا ثبوت هندوستان کے زیاده آزاد حلقے بهي ابتک نہیں دیسکے هیں ' اسکے عین اصلي کام کے موقعه پر اسطرح غفلت و بے خبري کا چها جانا بڑے هي افسوس اور رنج کي بات هوگي -

تمام مسلمان پنج ساله گریجوئٹ اصحاب ' زمیندار ' جاگیردار ' اور عموم ٹیکس ادا کنندگاں فوراً بیدار هوں اور سب سے پہلے اپنے تئیں الکٹوریٹ رجسٹر میں درج کرائیں - صرف ۱۰ - روپیه داخله اور پانچ روپیه فیس سال اول ' کل پندره روپیه درخواست کے ساتهه " صدر دفتر مسلم یونیور سٹي علي گڈه " کے نام جانا چاهیے - اگر ایسا نه کیا گیا اور ایک خاص خیال کے لوگوں هي کي اجارتي هوگئي تو کل کو انهیں شکایت کا کوئي حق نہوگا -

(۲) اسي طرح مسلمان اخبارات کو بهي اپنا نام بهیجکر بہت جلد رجسٹر میں درج کرانا چاهیے -

(۳) صدر دفتر یونیورسٹي سے هم درخواست کرینگے که وه معامله کي اهمیت پر نظر رکهکر دفتر رجسٹر کو ابهي کچهه دنوں اور کهلا رهنے دے اور ۱۵ - جون تک ناموں کے پہنچنے کي جو قید لگائي گئي هے ' اسے چند هفتے اور بڑها دیا جاے - جہاں کئي ماه نکل گئے هیں وهاں چند دن اور سهي - لوگوں کو ابتک توجه نہوئي تهي - بہتر هے که کچهه دنوں اور مہلت دیدي جاے اور ممبروں کا اولین انتخاب زیاده سے زیاده وسیع راؤں سے هوسکے - امید هے که هماري اس درخواست پر توجه کي جائیگي -

(۴) حضرات علماء کرام کے ۱۰ - قائم مقاموں کے انتخاب کا کام کمیٹي نے اپنے هاتهه میں رکها هے - هم [illegible] هیں که اسکے لیے بهي پہلے الکٹوریٹ علماء کي فہرست مرتب کي جاتي اور انهي کي راؤں سے قائم مقام علماء منتخب هوتے تو یه زیاده بہتر تها -

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ' ولے اے میر
مقــابلــه تو دل ناتواں نے خوب کیــا ؟

چنانچه اسي بنا پر گذشته اشاعت میں هم نے ان تمام واقعات کا کچهه بهي تذکره نهیں کیا - صرف رهي کار روائي درج کي جو بالاتفاق قرار پائي تهي ' اور پسند نه کیا که ایک اهم اور اسلامي مسئله کے متعلق ناگوار اور اغیار پرستانه کوششوں کا ذکر کریں -

لیکن افسوس هے که اسکے بعد هي هم نے وه تار دیکها جو لیگ کے اس جلسے کے متعلق اخبارات میں بهیجا گیا هے اور نیز گورنمنٹ میں بهي اسي کي نقل گئي هے -

اس تار کا مضمون یه هے که جلسه میں یه مسئله پیش هوا که مجوزه جلسهٔ ٹوٴن هال میں لیگ حصه لے یا نه لے ؟ بالاخر قرار پایا که سر دست جلسے کو نهونا چاهیے - اسکا انعقاد بالکل خلاف مصلحت هے -

مگر یه تار صریح غلط اور سر تا سر خلاف واقع هے - اول تو ٹون هال کے جلسے کي تحریک کے مناقشه کے متعلق بالاتفاق طے پایا تها که اسے شائع نه کیا جایگا اور اسي بنا پر بهت سے اهم امور قرار پاے اور منظور کیے گئے - پهر یه تو بالکل هي غلط هے که اسکے متعلق لیگ میں کوئي تجویز قرار پائي - ایسا لکهکر غلط بیاني کي ایک ایسي نظیر قائم کي گئي هے جس سے زیاده شدید غلط بیاني سمجهه میں نهیں آتي اور جسپر یقیناً اس صحبت کا هر شریک انگشت بدندان هوگا !

اگر لوگوں کو اس امر کا افسوس تها که جس بات کا ذمه لیکر هم آے هیں اسکے نهونے سے همیں شرمندگي و خجالت کا سامنا هوگا ' تو بهتر یه تها که خود جلسے هي میں آخر تک قائم رهتے - یه کیا که جلسے کے اندر تو صرف ایک گرم لهجه میں یه جمله کهدینے سے که " جلسه هوگا اور آئنده اتوار هي کو هوگا " سارے عزائم اور مواعید ختم هوگئے اور تجویز واپس لیلي ' لیکن پهر اسکے بعد خلاف وعده ' خلاف واقعه ' خلاف صداقت ' بالکل ایک فرضي کار روائي اخبارں میں بهیجي گئي ؟

افسوس که یه تار دیکهکر همیں مجبور هوجانا پڑا که اصلي واقعات پبلک تک پهنچا دیے جائیں - اس بارے میں هم پر کوئي الزام نهیں - هم نے گذشته اشاعت کے الهلال میں ایک حرف نهیں لکها تها - یه اس امر کا صریح ثبوت هے که هم بے فائده بحث کو طول دینا نهیں چاهتے تهے - لیکن " البادي اظلم " - جب خود بعض حضرات نے عهد شکني کي - نیز خلاف واقعه اور فرضي کارروائي شائع کرکے پبلک فوائد و قوت کیلیے اس نهایت مضر کارروائي کو ناکامي کے بعد کامیاب کرنا چاها جسکے لیے یه صحبت منعقد کي گئي تهي ' تو بالکل مجبور هوکر همیں قلم اٹهانا اور وقت صرف کرنا پڑا -

هم جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹري لیگ کے شکر گذار هیں که انهوں نے اخبارات کو دوسرا تار بهیجدیا هے جسمیں اصلي حقیقت بے کم و کاست بیان کردي هے -

خدا کي مسجدوں کا معامله نه تو ایڈیٹر الهلال کا ذاتي معامله هے اور نه کسي دوسرے شخص کا - یه ایک دیني و اسلامي اور تمام مسلمانوں سے یکساں تعلق رکهنے والا مسئله هے - پس همارے لیے اس سے زیاده کوئي نا زیبا بات نهیں هوسکتي که هم چند صاحب حکومت انسانوں کي خاطر خدا کي عبادتگاهوں اور تمام مسلمانوں کے حق دیني کي طرف سے بالکل آنکهیں بند کرلیں : والعــاقبــة للمتقین !!

یا للاسف و یا للعار

صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کي نسبت ایسي ایسي مفتریات و مکذوبات شائع کي تهیں که انکے تذکره سے آج خود مورخین یورپ کو شرم آتي هے - موسیو کاستري کي ایک کتاب کا مصر کے زغلول پاشا نے ترجمه کیا هے - وه لکهتا هے که یورپ کو یقین تها که مسلمان ایک سنهري بت کو پوجتے هیں جو مکه میں هے !

غالباً سب سے پہلے گبن نے ان مفتریات کي جگه اسلام کو نسبتاً صحیح صورت میں دیکهنا چاها اور اب کها جاتا هے که مشرق اور مغرب باهم مل رهے هیں - لیکن افسوس که واقعات تو اب تک ایسے هي پیش آتے هیں جن سے معلوم هوتا هے که مسیحي یورپ کیلیے تیرهویں صدي هي کا زمانه وحشیانه تعصب و جنون کا نه تها ' بلکه اسکا دماغ ایک دائمي کروسیڈ میں مبتلا هے !

کل کے اسٹیسمین میں اسکے نامه نگار کرانچي نے اس قسم کے ایک وحشیانه مسیحي افتراء کي خبر دي هے جسکا اگر فوراً انسداد نهوا اور آئنده کیلیے بهي اطمینان نه دلایا گیا ' تو وه صرف کرانچي هي کا نهیں بلکه سات کروڑ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان اور نا قابل تسخیر ایجي ٹیشن کا معامله هوجایگا ' اور وه مجبور هونگے که ایک بار اپني هستي کا سب سے زیاده تلخ ثبوت پیش کریں !

وه لکهتا هے که " کرانچي میں سیني میٹو گراف (صور متحرکه) کي ایک یوروپین کمپني هے - حال میں اس نے ولایت سے ایک نئي فلم منگوائي هے جسمیں " عظیم " نامي ایک قصه کے مختلف حصے دکهلاے گئے هیں - قصه (حضرة) پیغمبر اسلام (صلعم) کے ایک خیالي واقعه کے متعلق هے - فرض کیا گیا هے که وه ایک عورت " سالکه " نامي پر (نعوذ بالله) عاشق تهے جو آپکے ایک سپه سالار کي بیوي تهي - اسي زمانے میں ایک جنگ پیش آ گئي - آپنے سپه سالار کو میدان جنگ میں بهیجدیا اور کچهه عرصے کے بعد مشهور کردیا که وه مارا گیا - اسکے بعد آپ اسکي بیوي کے طرف متوجه هوے مگر اسنے انکار کردیا - قصه کا خاتمه یه هے که سپه سالار زنده و سلامت واپس آتا هے اور اپني بیوي کو لیجاتا هے " (سبحانك هذا بهتان عظیم !)

کمپني نے بے دهڑک اس فلم کا تماشا دکهلانا شروع کردیا اور کرانچي کے غیر مسلم لوگوں نے اسمیں بڑي هي دلچسپي لي - مسلمانوں کو معلوم هوا تو وه بر افروخته هوے اور کمپني کے مالک سے شکایت کي مگر اس نے کچهه خیال نهیں کیا اور کهدیا که جسے برا معلوم هو وه تماشه نه دیکهے - بالاخر مجبور هوکر سیٹهه محمد هاشم صاحب نے باقاعده عدالت میں توهین مذهب و اشتعال انگیزي کي نالش کردي اور تا انفصال مقدمه تماشے کو رکوادینا چاها - مجسٹریٹ نے درخواست منظور کرلي هے اور کمپني کے نام سفینه نکالا هے - عام مسلمانوں میں سخت جوش پهیل گیا هے - سننے میں آیا هے که ایک مرتبه سو آدمي جمع هوکر چلے تهے که تماشه گاه کو منهدم کردیں "

اسکے بعد نامه نگار لکهتا هے : " اگر تماشه بند نهوا تو بهت ممکن هے که مسلمانان کرانچي کسي دن ایسا هي کر بیٹهیں "

مگر هم نامه نگار مذکور سے کهنا چاهتے هیں که ایسا هونے کي نسبت بے فائده شک و شبه نه کرے - اگر یه تماشه بند نهوا اور اس علانیه توهین مذهبي اور ابلیسانه تهمت و افترا کیلیے کمپني کو سزا نه دي گئي تو صرف کرانچي کے مسلمانوں هي پر اس معامله کو نهیں چهوڑ دیا جایگا ' بلکه انسانوں کا ایک ایسا گروه عظیم آگے بڑهیگا جسکے سات کروڑ متحد هاتهه حرکت کرینگے - اور جسکي اٹهي هي صدائیں اٹهکر پورے بر اعظم هند کو هلا دینگي ! !

۱۵ رجب ۱۳۳۲ ھجری

ایک یـورپیــن کونٹیس اور جنـوبـي عرب کـــی سیـاحـــت !

Gauntess Molitor Explorer.

سیر في الارض او ر لسائحون العابدون !

رسالۂ " گریفـک " لنـدن نے ایک دولت مند انگریز لیڈي کونٹیس مولیٹر (Molitor) کي تصویر شائع کي ھے ' جو حال میں جنوب عرب کے اندروني اور پر خوف و خطر مقامات کي سیاحت کیلیے لندن سے روانہ ھوئي ھے ' اور عرب کے ان دور دراز گوشوں تـک جانا چاھتي ھے جہاں سے بڑے بڑے یورپین سیاح ناکام واپس آچکے ھیں !

اسکے اس اولو العزمانہ سفر کي کئي خصوصیات ایسي ھیں جن کي وجہ سے یورپ کے تمام علمي حلقوں میں اس سیاحت کا خاص طور پر چرچا ھو رھا ھے - اول تو ایک امیر زادي نے جس نے یورپ کے بہترین دار الحکومت میں پرورش پائي ھے ' غیر معلوم اور پر خطر ریگستان عرب کے سفر کا قصد کیا ھے - پھر وہ تمام سفر میں بالکل تنہا رھیگي - اپنے ھمراہ کسي شخص کو نہیں لیجاتي - اس قسم کے سفر موجودہ عہد کي با قاعدہ اور با سر و سامان سیاحتوں میں بالکل مفقود ھوچکے تھے -

سب سے زیادہ یہ کہ وہ عربي لباس اور برقعہ پہنکر سفر کریگي ' تاکہ غیر متمدن قبیلوں اور بادیہ نشین عربوں میں سے بلا تکلف گذر سکے ' اور انکے تعصب اور مخالفت سے ناکامیوں اور مصیبتوں میں گرفتار نہو !

چنانچہ سفر سے پہلے اس نے عربي برقعہ پہنکر جو تصویر کھنچوائي تھي ' وہ ھم گریفک سے نقل کرتے ھیں - اس سے معلوم ھوتا ھے کہ کس طرح مغرب کا ایک مسیحي چہرہ عرب کے اسلامي لباس سے چھپا دیا گیا ھے ' اور عجب نہیں کہ اس سیاحانہ اور مفتشانہ مکر و فریب سے صحرا کے نادان عرب اور قبائل کي خیمہ نشین عورتیں دھوکا کھا جائیں !

* * *

عربي کے مشہور راوي ابو نواس نے ایک بوڑھے باغبان کا ذکر کیا ھے جسکا شگفتہ باغ اجڑ چکا تھا ' اور جسکے ماتم حسرت کا یہ حال تھا کہ گلیوں اور کوچوں میں آوارہ گردي کرتا ' اور جب کبھي کوئي سبز پتہ یا سرخ پھول نظر آجاتا تو بے اختیار چیخ اٹھتا کہ ھاے میرا شگفتہ اور سرسبز و شاداب باغ ! !

یہي حال ھمارا ھے - ھمارے اقبال و عروج کا باغ اجڑ چکا ھے - اسکے بڑے بڑے شاداب تختے تاراج خزان غفلت و طوفان انقلاب ھوچکے ھیں - تاھم ابھي اسکي یاد باقي ھے اور ھم اسکي دلفریب بہاروں کو کسي طرح نہیں بھلا سکتے - اب بھي جب کبھي ترقي یافتہ قوموں کے باغ و بہار کی سیر کرتے ھوے کوئی شگفتہ ورق گل نظر آ جاتا ھے تـو ابونواس کے ماتـم زدہ باغبـان کی طرح اپنے اقبال رفتـہ کو یاد کرلیتے ھیں کہ :

گذر چکي ھے یہ فصل بہار ھم پر بھی !!

* * *

قومي و شخصي اولوالعزمیوں کا کوئي واقعہ ھو ' مگر اسکے نظارے میں کوئي ویسی ھي اپني گذري ھوئي یاد ضرور پالے ھیں - آج یورپ کے سیر في الارض اور سیاحت و سفر کا دور ھے ' کرۂ ارضي کے گوشے گوشے کو متلاشیان علم و حقائق نے چھانڈالا ھے ' افریقہ کے لق و دق صحراؤں کي پیمائش ھوچکي ھے ' نائجریا اور سوڈان کے وحشي حصوں میں سیاحان مغرب کے صدھا قافلے گذر چکے ھیں ' قطب شمالي و جنوبي کي مہموں کي سرگذشتیں سب کے سامنے ھیں - پہاڑوں کي چوٹیاں ' قہار و متلاطم سمندروں کي ناپیدا کنار موجیں ' صحراوں اور میدانوں کي مہلک اور خوفناک روایتیں ' زندگي کا فطري عشق اور نفس کي مسحرانہ دامنگیریاں ' کوئي چیز بھي انکے شوق سفر اور ھواے تحقیق کیلیے مانع نہیں ھوسکتي - یہاں تک کہ قافلے کے قافلے لٹتے ھیں - جہازوں کے جہاز ڈوبتے ھیں - صدھا سیاح مفقود الخبري یا موت اور تباھي سے دوچار ھوتے ھیں - تا ھم ھر بربادي خوف کي جگہ ایک نئي عزیمت ' اور ھر ناکامي بے ھمتي کي جگہ اور زیادہ تحریک و ولولہ کا کام دیتي ھے ' حتی کہ وہ مقامات تک ان سیاحوں کے حملوں سے محفوظ نہ رھے جہاں اجنبیوں اور غیروں کیلیے موت اور تباھي کا اعـلان صدیوں سے چلا آرھا ھے !

ایک وقت تھا کہ ھمارے سیاحان ارض اور جہاں نوردان علم کا بھی یہي حال تھا - انکے ولولۂ سیاحت کیلیـــے بھي کوئي روک مانع کار نہ تھي ' انکے عشق جہاں پیمائی کا مرکب بھي بحر و بر کے چپے چپے پر سے گذر چکا تھا - چونکہ انکے تمام کاموں کا مرکز تعلیم اسلام ' اور انکے ھر جذبے کے اندر حکم الہي کي اطاعت و فرمان برداري کام کرتي تھي - اسلیے جس طرح وہ اپنے گھروں کے اندر بیٹھکر خدا کي عبادت کرتے تھے ' بالکل اسي طرح خدا کي زمین میں بھي پھرتے اور اسکے پیدا کردہ سمندروں اور پہاڑوں پر سے گذر کے ' اسکے حکموں کي تعمیل کرتے تھے ' اور جسم و اعضا کي عبادت کے ساتھہ فکر و ذھن کي بھي عبادت انجام دیتے تھے :

کونٹیس مولیٹـــر عـــربي برقعـہ میں !

البانيا

البانيا كي حالت بدستور هے - ايک طرف وحشيانه مظالم كي خبر خود يورپ كے ذريعه پهنچتي هے - دوسري طرف اب گورنمنٹ يونان كا پيام بهي سنايا جا رها هے كه وه صحيح نه تهيں !

مسلمان پوري قوت كے ساتهه كام كر رهے هيں - انهوں نے اپنے مطالبات دول كے پاس بهيجدیے هيں جنكا خلاصه يه هے كه يا تو ايک مسلمان پادشاه ديا جاے يا دولۃ عثمانيه كي محكومي !

كرجه نامي ايک قصبه پر بهي انهوں نے قبضه كر ليا اور فوجي پوليس كو شكست ديكر چلے جانے پر مجبور كرديا هے - ۶ جون كے تار سے معلوم هوتا هے كه جو بين الدولي كميشن گفتگو كرنے كيليے گيا تها وه نا كام رها اور واپس آ گيا - وه اپني اس خواهش سے كسي طرح هٹنا نهيں چاهتے كه كسي مسلمان كو البانيا كا پرنس بنايا جاے -

البانيا كي سب سے بڑي جماعت ماليسوريوں كي هے جنهوں نے پچهلے دنوں اپني مفسدانه اور باغيانه شرارتوں سے جنگ بلقان كي بنياد ركهي تهي - گورنمنٹ نے انهيں حكم ديا كه انقلابي گروه كا مقابله كريں ليكن انهوں نے صاف انكار كرديا اور مجبور هو كر حكم واپس لينا پڑا -

دول كا رويه ابتک مضطرب هے - كوئي قطعي كارروائي نهيں كي گئي - كل كے تار ميں ظاهر كيا گيا هے كه حالات نے اجازت دي تو جهاز بهيجے جائينگے : ولعل الله يحدث بعد ذلك امرا !

كينيڈا اور هندوستان

جنوبي افريقه كي داستان مصيبت ختم نهيں هوئي تهي كه اب كينيڈا كي گورنمنٹ كے تشدد و مظالم كا مسئله سامنے آگيا هے !

كيسي عجيب بات هے ! غلامي و محكومي اور ذلت و نكبت كے نتائج كا كيسا موثر منظر هے ! هندوستان ميں دنيا كے هر حصے كے باشندے آسكتے هيں' اسكي زرخيز زمين كي دولت سے اسكے بدبخت فرزندوں كو محروم كر كے اپنے اپنے ملكوں كي دولت بڑها سكتے هيں - ايک آزاد شهري كي طرح رهتے هيں' اور انكے آرام و آسائش كے آگے خود اس ملک كي آبادي بهي كوئي چيز نهيں سمجهي جاتي - ليكن اگر هندوستان كے باشندے جنوبي افريقه ميں جائيں تو انكے ليے دروازه بند هے - اگر كينيڈا ميں جائيں تو تارک الوطني كا قانون ساحل هي پر روک ديتا هے - لٹنے' برباد هونے' اور غلام بننے كيليے صرف هندوستان هي هے مگر اپني سرزمين كے فوائد كو صرف اپنے هي ليے مخصوص كرنے كيليے تمام دنيا ! جو انگلستان اسكے سب كچهه كا مالک هے' وه صرف اس سے مانگ هي سكتا هے - دينے كيليے اسكے پاس بهي كچهه نهيں !

گورنمنٹ كينيڈا كي اس ظالمانه بندش كا عملي مقابله كرنے كيليے پچهلے دنوں ايک مرد غيور و محترم سردار گوردت سنگهه ايک خاص جهاز چهه سو هندوستاني نو آباد كاروں كا ليكر كينيڈا روانه هوے تهے - جب جهاز ساحل وينكو پر پهنچا تو گورنمنٹ نے روک ديا اور كسي شخص كو اترنے نهيں ديا - حتى كه وهاں كے هندوستانيوں كو بهي انسے جاكر ملنے كي اجازت نه ملي !

اسپر سردار گوردت نے گورنمنٹ كينيڈا سے درخواست كي كه تارک الوطن هندوستانيوں كے حقوق پر غور كرنے كيليے ايک كميشن بٹهايا جاے - ليكن اس سے بهي صاف انكار كرديا گيا اور جواب ملا كه قانون كي سخت پابندي كے ساتهه سلوک كيا جائيگا !

بعد كي خبروں سے معلوم هوتا هے كه باقاعده تحقيقات كيليے ايک جماعت مقرر هوئي هے جس ميں ايک هندوستاني قائم مقام بهي شامل هے - ليكن جب تک تحقيقات كا نتيجه نهيں نكلے گا' مصيبت زده مسافروں كو ساحل پر قدم ركهنے كي اجازت بهي نهيں مليگي !

كيا گورنمنٹ هند ان هندوستانيوں كيليے كچهه بهي نهيں كريگي اور بالكل خاموش رهيگي ؟

اصلاح ندوه

بعض اخبارات ميں غلطي سے شائع هوگيا هے كه ۱۰ - مئي كے جلسهٔ دهلي ميں جو كميٹي مسئلهٔ اصلاح ندوه كي تكميل كيليے منتخب هوئي ' اسكے ممبروں ميں ايڈيٹر الهلال كا بهي نام هے - حالانكه اسكي كوئي اصليت نهيں - غالباً يه غلطي سب سے پہلے روزانه معاصر لاهور پيسه اخبار كے نامه نگار سے هوئي هے - اسي سے اور لوگوں نے نقل كرليا -

واقعه يه هے كه جلسه ميں جب ممبروں كے نام پيش هوے تو پہلے صرف مولانا ثناء الله ' نواب سيد علي حسن ' حكيم عبد الولي ' مولوي نظام الدين حسن' بابو نظام الدين ' پيرزاده محمد حسين ' اور مولانا عبيد الله كے نام ليے گئے تهے - اسكے بعد هي تمام جلسے كي طرف سے متفقاً اصرار هوا كه كچهه نام اور بهي بڑهاے جائيں - جن ناموں كا جلسه اضافه كرنا چاهتا تها' خود اُن لوگوں كو شركت سے انكار تها - وه كهتے تهے كه هماري عديم الفرصتي اور كثرت اشغال كو پيش نظر ركهكر اس خدمت سے هميں معاف ركها جاے - ليكن جلسے كا اصرار نهايت شديد تها - بالاخر مجبور هوكر ان ميں سے اكثر بزرگوں كو قبول هي كرنا پڑا' اور اسطرح حاذق الملک 'مسٹر محمد علي' آنريبل خواجه غلام الثقلين كے ناموں كا اضافه هوا -

چنانچه اس موقعه پر ايڈيٹر الهـــلال كي شركت كيليے بهي اصرار كيا گيا تها - علي الخصوص بزرگان دهلي اسپر بهت مصر تهے - حتى كه ايک بزرگ نے (جنكا نام افسوس هے كه مجهے معلوم نهيں) جلسه ميں تقرير بهي كي' اور كها كه هميں سخت شكايت هے كه هماري خواهش كو پورا نه كيا گيا ' ليكن ميں اس اظهار كرم و لطف كو بوجوه نا منظور كرنے پر مجبور تها' اسليے برابر انكار كرتا رها - بالاخر صرف مندرجهٔ صدر حضرات هي كي تعداد كافي قرار دي گئي -

ممكن هے كه اُس وقت ايڈيٹر الهلال كا نام سنكر بعض اشخاص كو غلط فهمي هوئي هو اور انهوں نے سمجها هو كه ميرا نام بهي بعد كو بڑها ديا گيا هے' ليكن اگر وه اسے تحقيق كرليتے تو بهتر تها -

ادارهٔ الهـــلال

الحمد لله' اس هفته سے الهلال كي اشاعت بالكل باقاعده هوگئي هے - ٹهيک بده كے دن تمام اخبار ڈاک ميں ڈالے گئے - حسب معمول جمعرات ' جمعه ' اور بهت دور كے احباب كو سنيچر كے دن اخبار ملجائيگا - اگر ايسا نهو تو وه يقين كريں كه ڈاكخانے ميں كوئي بدنظمي هوئي هے اور مقامي پوسٹ آفس سے تحقيق كرنا چاهيے -

متصل شب و روز كام كرنے چار دن كي تاخير دور كي گئي !

ٹائپ بهي بالكل بدلديا گيا هے - پورا پرچه نئے ٹائپ ميں كمپوز هوا هے - مضامين كے اختصار' تنوع' اور ترتيب ميں بهي جو نماياں تبديلي هوئي هے' يقين هے كه محسوس هوگئي هوگي - تين سال سے گرميوں كا موسم ميرے ليے ايک پيام آزمايش هے - اختلاج دائمي دوران و رجع سر' نفث الدم ' ضعف بصارت ' جتني بهي شكايتيں هيں' سب كا موسم بهار يهي زمانه هوتا هے - اس پر كلكته كي آب و هوا كے مسئله كا بهي اضافه كر ديجيے كه جسقدر ميرے كاموں كيليے بهتر و موزوں هے ' اتني هي ميري صحت و طبيعت كيليے مهلک و قاتل هے ' بلكه يوں كهيے كه شمالي هند اور پنجاب كے هر باشندے كيليے :

كمند كوته و بازوے سست و بام بلند
بمن حواله ' و تو ميدهيم گنه گيرند ! !

ربنا لا تحمل علينا ما لا طاقة لنا به ' واعف عنا واغفر لنا ' وارحمنا ' انت مولانا ' فانصرنا على القوم الكافرين ! !

فایاي فاعبـــدون ! !
کل نفس ذائقة الموت ‘
ثم الینا تـــــر جعون !
(۲۹ : ٥٦)

ھي وسیع ہے - اوسکے کسي ایک گوشے اور کونے ھي کے ھو کر نہ رھجاؤ - اگر سیرو سیاحت میں موت سے ڈرتے ھو تو موت کا مزہ تو ھر نفس کیلیـــے چکھنا ضروري ہے ‘ اور ایک مرتبہ تم سب کو ھمارے سامنے واپس آنا ہے !

* * *

کونتیس مولیٹر کے سفر میں کئي باتیں قابل غور ھیں:

(۱) یورپ کا شوق سیاحت اور راہ تحقیق و کشف میں اولوالعزمي کہ عورتوں تک میں یہ ولولہ سرایت کرگیا ہے - ھمارے مرد گھر سے ایک دن کے فاصلہ پر بھي کہیں جانے کیلیے قدم نکالتے ھیں تو دس دس مرتبہ رک رک کر پیچھے دیکھتے ھیں ‘ اور ایک ایک عزیز سے گلے مل ملکر رخصت ھوتے ھیں کہ دیکھیے اب کیا ھو؟ کونتیس مولیٹر ایک نوجوان عورت ہے - آرام و راحت کا وقت اور عیش حیات کي عمر رکھتي ہے ‘ لیکن تن تنہا ایک پر خطر سفر کیلیـــے طیار ھوگئي ہے !

(۲) عرب کي سرزمین یورپ کي سیاسي طماعیوں کا عرصے سے نشانہ بني ھوئي ہے - کچھہ تو قدرتي اور سرزمیني موانع تھے - کچھہ مذھبي بندشیں تھیں ‘ زیادہ تر عربوں کی اجنبیوں سے نفرت تھي جس نے مدت تـــک اسکا دروازہ یورپ پر بند رکھا - اسی کا نتیجہ ہے کہ یورپ کي غلامي کي لعنت سے اسکا اندروني حصہ ابتک پاک ہے -

لیکن بیس پچیس برس سے اب یہ سرزمین بھي اجنبیوں کا جولانگاہ بنگئي ہے - طرح طرح سے بھیس بدلکے اور مکر و فریب کے طریقوں سے کام لیکر یورپین سیاح پہنچتے ھیں اور آھستہ آھستہ اپني راہ نکال رہے ھیں - اب ایک عورت مسلمان خاتون کے لباس میں نکلي ہے - آمد و رفت اور تحقیق و تفتیش میں عورتوں کیلیے جو آسانیاں ھیں ‘ وہ مردوں کے لیے نہیں ھو سکتیں - وہ ھر مقام پر جاسکتي ھیں - قبیلوں اور گھروں میں رھسکتي ھیں - عورتوں سے ملسکتي ھیں - اس قسم کي سیاحتیں صرف اسلیے ھیں تاکہ عرب کے بقیہ محفوظ حصے کا طلسم کسي طرح ٹوٹے:
یمکرون و یمکر اللہ ‘ و اللہ خیر الما کرین !

(۳) یورپ کا کوئي کام سیاست سے خالي نہیں ھوتا - اسکي علمي خدمتیں ‘ مذھبي جماعتیں ‘ اشاعت علم و تمدن ‘ تحقیق و سیاحت ‘ مجالس و مجامع ‘ مالیات و اقتصادیات ‘ جسقدر بھي عملي شاخیں ھیں ‘ آن میں سے کوئی شے بھي ایسي نہیں جس سے کوئي خاص سیاسي مقصد حاصل نہ کیا جاتا ھو - اس قسم کي سیاحتیں بھي گو بظاھر محض علمي و جغرافیائي تحقیق نظر آتي ھیں لیکن در اصل سیاسي اغراض و فوائد آن میں پوشیدہ ھوتے ھیں - کونتیس مولیٹر اگر کامیاب ھوئي تو انگلستان کے عربي مطامع کیلیـــے (لا قدر للہ) یقیناً کوئي بڑا کام انجام دیگي -

(۴) اس کارگاہ عمل کي امیر زادیاں اور محلات عیش کي پرورش یافتہ نازک عورتیں بھي کام کر رھي ھیں مگر ھمارے عمال اور مزدور سو رہے ھیں ! انکي مجلس طرب و عیش جسقدر مستعد ہے ‘ کاش ھمارے سپاھي اسقدر سرگرم ھوں !

الاسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر ، حدیث ، اور سیرۃ کی ایک مشترک بحث

(٤)

(تطبیـــق و توجیـــہ)

(۷) رھي یہ بات کہ کیا یہ ممکن نہیں کہ آیت تحریم کے شان نزول میں یہ دونوں واقعات جمع کیے جاسکیں ‘ اور کوئي وجہ تطبیق پیدا کي جاے ؟

حافظ ابن حجر نے اسکي خفیف سي کوشش کي ہے ‘ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا کرنے کي ھمیں ضرورت ھي کیا ہے ؟ ایک واقعہ کے متعلق صاف صاف اور صحیح و مستند روایتیں آن کتابوں میں موجود ھیں جن سے زیادہ صحیح اس آسمان کے نیچے حدیث کي کوئي کتاب نہیں - انکے خلاف جو روایتیں پیش کي جاتي ھیں وہ نہ تو صحاح ستہ میں مروي ھیں نہ اصول فن کے اعتبار سے انہیں کوئي وقعت حاصل ہے - صرف ایک روایت ہے جسکي اسناد کو صحیح کہا جاتا ہے لیکن اول تو اسمیں ماریہ قبطیہ کا قصہ بیان نہیں کیا گیا ہے ‘ پھر اسکي سند بھي منقطع ہے ‘ اور روایت منقطع احادیث صحیحۂ مقبولہ کے مقابلے میں حجت نہیں ھوسکتي - (کما صرح بہ ابن الصلاح في المقدمہ و النووي في شرح الصحیح) دوسرے طریق کا بھي یہي حال ہے - اسکا راوي کثیر الخطا في الاسانید و المتون ہے -

پس ایسي حالت میں ھمارے لیے کونسي مجبوري ہے کہ ھم ان روایات کے تحفظ کیلیے تطبیق و توجیہ باردہ و رکیکہ کي زحمت آٹھائیں ‘ اور بے فائدہ احتمالات پیدا کریں ؟ صاف بات یہ ہے کہ حسب اصول و قواعد فن ان روایات کا کوئي اعتبار نہیں - جب صحیح و غیـــر صحیح میں تعارض ہے تو غیر صحیح کو بلا تامل ساقط کیجیے - اسمیں تکلف کیوں ہے ؟

یہ تو بڑي ھي عجیب بات ھوگي کہ جو تخالف و تعارض ان روایات کے نا قابل قبول ھونے کي سب سے بڑي دلیل ہے ‘ اسي کو انکے تحفظ کیلیے معرک تطبیق و توجیہ بنا یا جاے ؟

پھر اسپر بھي غور کرو کہ تطبیق کیلیے جو احتمال پیدا کیا جاتا ہے وہ کہاں تـــک موزوں اور قرین اعتبار ہے ؟ حافظ ابن حجر لکھتے ھیں : " فیحتمل ان تکون الایة نزلت في السببین معاً " یعني ان دونوں روایتوں کو یوں ملایا جاسکتا ہے کہ شہد کو حرام کرنے کا واقعہ بھي ھوا ھوگا ‘ اور ماریۂ قبطیہ کا قصہ بھي پیش آیا ھوگا - سورۂ تحریم کي آیات ایک ھي وقت میں دونوں کیلیے آتریں -

لیکن یہ توجیہ کسي طرح بھي تسلیم نہیں کي جاسکتي - صحیح بخاري و مسلم وغیرہ کي روایات میں صاف صاف تصریح ہے کہ آیت تحریم شہد کے واقعہ کے متعلق آتري - حضرت عائشہ جنکا اس واقعہ سے حقیقي تعلق ہے اور جو اسکے لیے اعلم الناس ھو سکتي ھیں ‘ صاف صاف فرماتي ھیں کہ آیت کا شان

الذين يذكـــرون الله	وہ سچے مومن جو خدا کي ياد اور ذکر سے
قياماً و قعودا و على	کبھي غافل نہيں ہوتے - کھڑے ہوں '
جنـوبہم ' و يتفكرون	بيٹھے ہوں' ليٹے ہوں' کسي عالم ميں بھي
في خلق السمـاوات	ہوں ' مگر اسکے ذکر سے ہميشہ شاد کام
والارض : ربنا ماخلقت	ہوتے ہيں - اور اسي طرح آسمان اور
هذا باطلا !	زمين کي خلقت و اشيـاء کا بھي فکـر

و غور کے ساتھہ مطالعہ کرتے ہيں' اور انکے اسرار و مصالح کو تلاش کرتے ہوے زبان حال سے کہتے ہيں کہ اے ہمارے پرور دگارا تونے يہ عجائب و غرائب کائنات يقيناً بيکار و لا حاصل نہيں بنائے ہيں ! !

اس آية کريمہ ميں جہاں اُس عبادت کا ذکر کيا ہے جو جسم و اعضا سے کھڑے رہکر اور بيٹھکر کي جاتي ہے يعني نماز' وہاں اُس عبادت کي طرف بھي اشارہ کيا ہے جو " خلق السماوات والارض " ميں تفکر کرنا اور عالم اور ما في العالم کي اشيا کي حقيقت و مصالح کو معلوم کرنا ہے' اور ظاہر ہے کہ اسکے ليے سير و سياحت ناگزير ہے -

دنيا ميں کون مذہب ہے جس نے عام روحاني احکام کے ساتھہ سير و سياحت پر بھي اس طرح جا بجا زور ديا ہو؟ حالانکہ قرآن حکيم ہر جگہ کہتا ہے کہ " سيروا في الارض " زمين ميں پھرو اور سفر کرو تاکہ تمھيں بصيرة و حکمت حاصل ہو !

سير و سياحت کے ذکر ميں يہ آيتيں اکثر پيش کي گئي ہيں - مگر سخت تعجب ہوتا ہے کہ ان سب سے بھي بڑھکر سير و سياحت کا ذکر قرآن ميں کيا گيا ہے - اسپر آجکل بہت کم نظريں پڑتي ہيں - سورۂ توبہ ميں خدا نے سچے مومنوں کي فضيلتيں بيان کي ہيں اور بتلايا ہے کہ ايمان و ہدايت کے يکے بعد ديگرے مدارج کتنے ہيں؟ :

التائبـــون العـابدون	توبہ کرنے والے' الله کے عبادت گذار'
الحامدون السـائحون	اسکي حمد و ثنا ميں رطب اللسان '
الراکعـون السـاجدون	اسکي راہ ميں سير و سفر کرنے والے'
الامـرون بالمعـــروف	اسکے آگے جھکنے والے اور سجدے
والنـــاهون عن المنکر'	ميں گر پڑنے والے' نيکي کا حکم اور
و الحـافظون لحــدود	بديوں سے روکنے والے' نيز اُن تمام
الله - و بشر المومنين	الہي حدود کي دنيا ميں حفاظت
(٩ : ١١٣)	کرنے والے جو الله نے مقرر کردي ہيں !

اس آية کريمہ ميں سب سے پہلے توبہ کرنے والوں کا ذکر ہے - پھر عبادت گذاروں کا ' پھر حمد الہي ميں رطب اللسان رہنے والونکا ' پھر تيسرے درجہ پر ان لوگوں کا جو " السائحون " ميں سے ہيں - يعنے سير و سياحت کرنے والے ہيں' اور جنکے ولولۂ سياحت و سير في الارض ميں اپنے وطن کي دامنگيري ' عزيز و اقربا کي محبت' گھر کا آرام و راحت ' سفر کے شدائد و مصائب ' کوئي چيز بھي مانع نہيں ہوتي - علم و انسانية کي خدمت اور تبليغ حق و صداقت کي راہ ميں انکے قدم ہميشہ دشت پيما ' اور رضاء الہي کي خاطر انکي زندگي ہميشہ در چار خطرات و مہالک رہتي ہے !

اس سے بڑھکر سير و سياحت اور سير في الارض کيليے اور کيا حکم ہو سکتا تھا ؟ اسي حکم رباني کا نتيجہ تھا کہ مسلمانان سلف چند صديوں کے اندر ہي اندر تمام دنيا کے گوشوں گوشوں ميں پھيل گئے' اور کبھي " طارق فاتح" نے اپنا گھوڑا مغرب و مشرق کے درمياني سمندر ميں ڈالکر جبل الطارق پر علم توحيد نصب کيا ' اور کبھي " بيروني" نے شوق علم و تحقيق ميں عرب و عجم کے دشت و جبل طے کر کے ملتان اور پنجاب کي متعصب اور پر خطر سر زمين کو برسوں تک اپنا موطن و ملجا بنائے رکھا !

* * *

مسلمانوں کي سير و سياحت کے واقعات اگر قلمبند کيے جائيں تو ايک بہت بڑي ضخيم مجلد صرف اسي موضوع پر مرتب ہو جائے - دنيا کا چپہ چپہ انکي سير و سياحت کا شاہد ہے - مغرب و مشرق کے ہر حصے ميں اسلام کے آثار خالدہ انکي جہاں نورديوں کا افسانہ سنا رہے ہيں - ابن حوقل' البيروني' ابن جبير' ابن بطوطہ ' علامۂ مقدسي ' اور قزويني صاحب اثار البلاد کے سفرنامے اور تصنيفات اب تک دنيا کے علمي ذخيرہ کا سرمايۂ ناز ہيں - ابو العباس نباتي کا تذکرہ تاريخوں ميں پڑھا جا سکتا ہے' جس نے فن طب کي تکميل اور مفردات و عقاقير کي تدوين کيليے آٹھہ مرتبہ مشرق و مغرب کا سفر کيا - پھر اُن فدا کاران راہ تبليغ حق اور مبشران صداقت و ہدايت کا شمار تو ممکن ہي نہيں' جو پيغام توحيد ليکر اپني اپني سر زمينوں سے اٹھے' اور دنيا کے بڑے بڑے حصوں کو مسخر کر ليا !

کونٹيس موليٹر ايک عورت ہے اور يورپ کي علمي و سياسي اغراض کي تکميل کيليے بڑي الو العزمي کا کام کر رہي ہے' ليکن ہم کو بھي اُن مسلمان سياح عورتوں کا حال معلوم ہے جو عہد گذشتہ ميں محض علم و تحقيق کيليے دنيا کے بڑے بڑے سفروں ميں نکلتي تھيں' اور يہ متاع بھي ايسي نہيں جو ہم نے اپنے بازار علم و تمدن ميں نہ رکھي ہو !

علامۂ مقري نے نفح الطيب ميں اُن سياحوں کا ذکر کيا ہے جنہوں نے ممالک مشرقيہ سے اندلس (اسپين) تک کا سفر کيا تھا ' اور انکي تعداد تقريباً تين سو بتلائي ہے - وہ لکھتے ہيں کہ ان ميں سات سے زيادہ مسلمان عورتيں بھي تھيں جنہوں نے محض تحصيل علم و حصول معلومات کيليے سفر کيا تھا ! (١)

جب صرف ايک عہد اور ايک حصے کے سياحين و سياحات کا يہ حال تھا ' تو ظاہر ہے کہ تمام عہد اسلامي ميں سير و سياحت کي کيا حالت رہي ہوگي ؟

* * *

ليکن افسوس کہ اب يہ ذکر ہمارے چہروں پر نہيں کھلتا - ہماري موجودہ حالت تمام خصوصيات ملي و اسلامي سے محروم ہے - ہم ميں قرآني خصائص اور رباني اعمال بالکل مفقود ہوگئے ہيں ' اب ہم ميں نہ " وہ راکعون الساجدون " ہيں جو " امرون بالمعروف " اور " ناهون عن المنکر " تھے - اور نہ وہ " سائحون العابدون " ہيں جو خدمت انسانية و کشف حقائق و سرائر کي راہ ميں ارض الہي کي سير و سياحت کرتے تھے - ہم غيروں ميں ان ولولوں کو ديکھکر متعجب ہوتے ہيں' حالانکہ دنيا کيليے تعجب و تحير کا تماشہ کبھي ہماري ہي اولوالعزميوں اور سرگرميوں کے اندر تھا - غلامي و محکومي ' ذلت و نکبت ' فلاکت و عسرت ' ادبار و تسفل کي مصيبتيں اٹھالينگے ليکن اپني اُس سرزمين کو کبھي نہ چھوڑينگے جو ہمارا بار اٹھانے سے اب عاجز آگئي ہے - ہمارے خدا نے اپني تمام زمين کو ہمارا وطن اور اپني تمام مخلوق کو ہمارا کنبہ بنايا تھا - عزت و کاميابي ہي ہمارا اصلي گھر تھا - جہاں يہ نصيب ہوتي' وہي ہماري زندگي کي اصلي بستي ہوتي :

يا عبادي الذين آمنوا !	اے وہ لوگو کہ الله پر ايمان لائے ہو !
ان ارضي واسعـــہ !	جان رکھو کہ خدا کي زمين بڑي

[١] ديکھو نفح الطيب جلد ٢ - صفحہ ٣٢١ -

کو یہ سنکے تعجب هوگا کہ ان پرندوں پر اسقــدر روپیہ صرف کیا جا رہا ہے - سپاهي ان ننهے ننهے جانوروں کو بہت چاهتے هیں اور انکي تعلیمي ترقي کو سرگرم دلچسپي کے ساتھہ دیکھتے رهتے رهیں -

مقام ریھیورڈ اور اسیطرح دوسرے مقامات میں کبوتروں کي ڈھابلیاں مکان کي چھت پر هوتي هیں- هر ایک ڈھابلي ایک روش کے ذریعہ دو حصوں میں منقسم هوتي ہے - فرش پر پلاستر اور اس پر خشک اور متوسط درجہ کي خوشنما چٹائیوں کي ایک تہہ هوتي ہے تاکہ انکے پنجے نجاست میں آلودہ نہ هوں - پاني کے برتن چھوٹے بنائے گئے هیں تاکہ کبوتر نہـانے میں زیادہ پاني نہ پھینک سکیں - لیکن جب کبھي ان ڈھابلیوں کي چھت پر بہتے هوے پاني کا سامان هوجاتا ہے تو بـڑے برتن رکھـدیے جاتے هیں تاکہ وہ انمیں آزادي سے نہا دھو سکیں' اور اسطرح مہلک جراثیم سے محفوظ هو جائیں -

هر خانے میں هوا کي آمد و رفت کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے - هر کبوتر کے جوان جوڑے کو ۳۵ فیٹ مکعب' اور هر بچہ کو ۹ فیٹ مکعب جگہ دیگئي ہے- اس خیال سےکہ هوا کي گردش میں سہولت هو' پہاڑي یا سرد ملکوں کے علاوہ اور کہیں ڈھابلیــوں کي چھتوں پر استرکاري نہیں کي جاتي -

ان ڈھابلیوں کا مشرق رو هونا بھي نہایت ضروري ہے - قریبا تمام فرانسیسي ڈھابلیوں کا رخ شمال اور شمال و مشرق نیز طوفان آب کے تمام رخوں کے بالکل مخالف هوتا ہے - اس کا خیال رکھـا جاتا ہے کہ یہ ڈھابلیـاں ٹیلیگراف یا ٹیلیفون کے دفتر کے پاس نہ بنـائي جائیں جنکے تار اڑنے میں ٹکـرا کے انھیں زخمي کرسکتے هیں -

نامہ بر کبوتروں کي باڑک اور انکي بالائي درسگاہ ! !

بڑے بڑے درخت اور اونچي اونچي عمارتیں بھي قابل اعتراض سمجھي جاتي هیں - کیونکہ انکي وجہ سے ان کبوتروں کو بآساني بیٹھنے کے مواقع ملجاتے هیں اور اڑنے سے جي چرانے لگتے هیں - کترنے والے جانوروں مثلاً (ordents) کي روک کے لیے شیشہ دار پنجرے چوکھٹوں میں رکے جاتے هیں - پاس کي چمني پر لوہے کا جال تنا رهتا ہے تاکہ چمني میں بچے نہ گرسکیں - تمام کبوتر خانوں اور انجینیرنگ کور کے دفتروں میں ٹیلیفون لگا هوا ہے -

یہ قاعدہ ہے کہ هر کبوتر خانے میں ۱۰۰ کبوتر ایسے هوتے هیں جو فراهمي فوج میں شرکت کے لیے تیار کیے جاتے هیں - اس مفید طاقت کے قائم رکھنے کے لیے دو کمرے ایک سو تیس جوان کبوتروں کے' ایک کمرہ دو سو بچوں کا جو اسي سال پیدا هوے هوں' ایک جنوب رو شفا خانہ (Imfirmary) ' اور ایک دار التجربہ (Laboratory) درکار هوتا ہے -

ان خانوں میں رکھنے کے لیے کبوتر ان بچوں میں سے انتخاب کیے جاتے هیں جنکي عمر ابھي ۴ هفتہ هي کي هوتي ہے' اور جو ابھي تک اپنے ان پیدائشي خانوں سے نہیں نکلے هوتے جنمیں وہ پیدا هوے هیں-

صحت اور غذا کي نگراني کے خیال سے پہلے ۴ یا ۵ دن تک انکي دیکھہ بھال رهتي ہے - اسکے بعد خانے سے نکلنے اور ادھر ادھر اڑنے پھرنے میں اسطرح حوصلہ افزائي کي جاتي ہے کہ بغیر ڈراے هوے (تاکہ وہ اپنے داخلے کا دروازہ پہچان سکیں) نکل بھاگنے کا انھیں موقع دیا جاتا ہے - یہ تربیت روز ۳ بجے دن کو کي جاتي ہے -

جب اس نو آبادي میں جوان کبوتر ملا دیے جاتے هیں تو یہ مشق بہت دیر تک جاري رهتي ہے - تازہ وارد کبوتر پہلے تو ایک معتدبہ زمانے تک علحدہ بند رهتے هیں - اسکے بعد پرانے رهنے والوں کے ساتھہ ملا دیے جاتے هیں - آخر میں انکي اگلي پانچ پانچ یا چار چار کلیاں دو دو انچ کے قریب کتر دي جاتي هیں تاکہ موسم بھر اڑ نہ سکیں - جب پر جھاڑنے کا زمانہ آتا ہے تو ان کتري هوئي کلیوں کي جگہ پوري پوري نئي کلیاں نکل آتي هیں -

قابل خدمت ٹکریوں میں (ٹکریاں فوجي اصطلاح میں کور Corps کہلاتي هیں) ماہ مئي کے قریب ۴ برس سے لیکے ۸ برس تک کے ۱۰۰ کبوتر هوتے هیں - انمیں اکتوبر تک ۹ محفوظ کبوتر اور ۱۸ مہینے کے ایسے ۲۳ بقیہ نوجوان بڑھا دیے جاتے هیں جو تعلیمي معرکوں میں حصہ لیچکے هیں -

کھانے کے لیے سیم' مٹر' اور مسور کا اکرا دیا جاتا ہے جو برابر سال بھر تک جمع هوتا رهتا ہے - اکرے کي مقدار في کبوتر قریباً ڈیڑھہ اونس هوتي ہے جو تین وقتوں میں یعني صبح' دوپھر' اور ۳ بجے دن کردي جاتي ہے - اسکے علاوہ مٹي' چونا' دریا کي عمدہ بالو' انڈے کے چھلکے' اور گھونگے بھي هم وزن پسے هوے ملتے هیں - یہ مرکب جسے نمــک آمیــز زمین (Solted Earth) کہتے هیں' همیشہ انکے پنجروں میں پڑا رهتا ہے-

بہار کے زمانے میں اس کا خیال رکھنا چاهیے کہ دو هلکے یا دو بہت هلکے رنگ کے کبوتروں میں' یا نہایت هي قریبي رشتہ دار کبوتروں میں' یا ایک دوسرے سے بیحد ملتے هوے کبوتروں میں جوڑا نہ لگنے پاے - جوڑا صرف انھي کبوتروں میں قائم کرنا چاهیے جنکي آنکھوں اور پروں کے رنگ مختلف هوں - چھوٹے بڑے' جوان بوڑھے' باهم مانوس اور غیر مانوس کبوتروں میں لوٹ ضرور بنا دیني چاهیے -

جب چند دنوں تک ایک ساتھہ علحدہ بند رهنے سے جوڑا لگ جاے تو پھر انھیں کمرہ میں آزادي سے پھرنے دینا چاهیے - جوڑا لگنے کے بعد سے ۴۰ دن کے اندر مادہ انڈے دیتي ہے' اور اسکے بعد ۱۷ دن تک سیکتي ہے - جب بچے ۴ یا ۵ هفتے کے هوجاتے هیں اور دانہ چگنے لگتے هیں تو ماں/باپ سے علحدہ کرکے ایک ایسے جنوب رویہ کمرہ میں رکھدیے جاتے هیں جسمیں زیادہ سے زیادہ دھوپ آتي هو - کسي دوسري جھولي کے یا موسم خزاں کے انڈے نہیں رکھے جاتے - کیونکہ انکے بچے موٹے هوتے هیں اور بیقاعدہ پر جھاڑنے لگتے هیں

(لها بقية صالحة)

بھاپ اور بجلي کے انجام دے لیتي تھي' جس طرح آج قدم قدم پر ان عظیم الشان طاقتوں سے ہم مدد لیتے ہیں اور اُن پر مغرور ہیں !

* * *

یہ کیسي عجیب مگر دلچسپ بات ہے کہ جو کام آج انسان بجلي اور بھاپ کي حیرت انگیز قوتوں سے لینے پر نازاں ہے' وہ کسي زمانے میں ایک نہایت معمولي اور حقیر جانور سے لیا جاتا تھا' اور جبکہ ریل کي گاڑیاں ڈاک کے تھیلے لیکر نہیں جاتي تھیں اور تار کے سلسلوں سے دور دراز ملکوں میں باہم خبر رساني کو اسطرح آسان نہیں کر دیا تھا' تو نامہ بر کبوتروں کے غول تھے' جو اپني نازک نازک گردنوں میں خطوط کي امانت لیکر اور بڑے بڑے میدانوں اور دریاؤں پر سے گذر کے مکتوب الیہ تک پہنچتے تھے' اور جس طرح آج تاربرقي کے ہر جگہ اسٹیشن ہیں' بالکل اسیطرح ان بے زبان پیغام بروں کے اڑنے اور اترنے کیلیے بلندیوں پر اسٹیشن بنائے جاتے تھے !

نامہ بر کبوتروں کا وجود عہد قدیم کي ایک نہایت مشہور اور بڑي ہي دلچسپ کہاني ہے - اسکا سلسلہ نصف صدي پیشتر تک بڑي بڑي آبادیوں میں جاري تھا - اب بھي دنیا سے بالکل مفقود نہیں ہوا ہے - بڑي بڑي لڑائیوں اور جنگي حصاروں کے

ایک مستقل فن بنگیا تھا جسمیں متعدد کتابیں بھي تصنیف کي گئیں - انکا ذکر تاریخوں میں موجود ہے -

حال میں رسالہ " سائنٹفک امریکن " کے ایک مضمون نگار نے نامہ بر کبوتروں کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون لکھا ہے اور بہت سي تصویریں بھي دي ہیں - اسے دیکھکر مسلمانوں کے عہد گذشتہ کي وہ ترقیات یاد آگئیں جنکا تفصیلي تذکرہ سیوطي اور مقریزي وغیرہ نے مصر کي تاریخوں میں کیا ہے - ہم سب سے پہلے اس مضمون کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کرام کرتے ہیں - اسکے بعد دوسرے نمبر میں مسلمانوں کے عہد کي ترقیات تفصیلي طور پر درج کرینگے' اور اُن واقعات کا بھي حال لکھینگے جن میں مسلمانوں نے نامہ بر کبوتروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے اور اُنکي پرورش و تربیت کو ایک باقاعدہ فن بنا دیا تھا -

* * *

(فرانس میں نامہ بر کبوتروں کي درسگاہ)

سائنٹفک امریکن کا مقالہ نگار لکھتا ہے :

" یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ عہد علمي میں جبکہ تار برقي اور ہوائي طیارات کي ایجادات نے دنیا کے تمام گوشوں کو ایک کردیا ہے' ان تیزرو اور وفادار پیغامبروں کی کچھہ ضرورت نہ رہي'

اعلی نسل اور قسم کے نامہ بر کبوتر جنکو فرانس میں باقاعدہ طور پر نامہ بري کیلیے طیار کیا جاتا ہے !

زمانے میں انسے کام لینا ہي پڑتا ہے جب نئي دنیا کي بڑي بڑي قیمتي اور مغرورانہ ایجادیں کام دینے سے بالکل عاجز ہو جاتي ہیں - حکومت فرانس نے تو اب تک انکے باقاعدہ اہتمام اور پرورش کے کام کو باقي و جاري رکھا ہے !

ان امانت دار پیامبروں نے دنیا میں خبررساني کي عجیب عجیب خدمتیں انجام دي ہیں اور احسان فراموش انسان کو بڑي بڑي ہلاکتوں سے بچایا ہے - جہاں انسان کي قوتیں کام نہ دیسکیں' وہاں انکي حقیر ہستي کام آگئي !

* * *

ہمارے عالم حسن و عشق کے راز دارانہ پیغاموں کیلیے اکثر انہیں سفیروں سے کام لیا گیا ہے - عشاق بے صبر کو انکا انتظار قاصد بے مہر کے انتظار سے کچھہ کم شاق نہیں ہوتا - شعرا کي کائنات خیال میں بھي خبر رساني و پیامبري صرف انہي کے سپرد کردي گئي ہے' اور فارسي شاعري میں تو " عظیم الشان " بلبل کے بعد اگر کسي دوسرے وجود کو جگہ ملي ہے تو وہ یہي مسکین کبوتر ہے !

* * *

مسلمانوں نے بھي اپنے عہد تمدن میں ان پیامبروں سے بڑے بڑے کام لیے تھے - حتی کہ نامہ بر کبوتروں کے اقسام و تربیت کا کام

جنہوں نے جنگ جرمني و فرانس میں بڑي بڑي گرانقدر خدمات انجام دي تھیں (۱) - حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کا یہي خیال ہے - وہ کہتے ہیں کہ نئي ایجادات نے حالت بدلدي ہے اور اب نامہ بر کبوتر صرف چند بوڑھے شکاریوں ہي کے کام کے رہگئے ہیں !

مگر ایسا خیال کرنا بہت بڑي غلطي ہوگي - جو توجہ کہ اسوقت یورپ کي حکومتیں خصوصاً حکومت فرانس ان پرندوں پر کر رہي ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھي تک وہ خدمت فراموش نہیں ہوئي ہے جو ان مسکین پرندوں نے حملۂ جرمني کے زمانے میں محصورین پیرس کي انجام دي تھي !

اسوقت فرانس کے یہاں ۲۸ فوجي کبوتر خانے ہیں جو اسکے تمام قلعوں میں علی الخصوص اُن قلعوں میں جو مشرقي سرحد میں واقع ہیں' پھیلے ہوے ہیں - یہ کبوتر خانے جو انجینیرنگ کور کے زیر انتظام ہیں' افزایش نسل اور تربیت کے لیے وقف کردیے گئے ہیں -

مجھے ان فوجي کبوتر خانوں میں جانے کے لیے اور خاص اجازت حاصل کرنے میں کامیابي ہوئي جو پیرس کے قلعوں کے قریب مقام (vaugirard) میں واقع ہیں - یہاں کے حکمران افسر نے مجھے اس عجیب جانور کي افزایش اور تربیت کا نظام سمجھا دیا - قارئین کرام
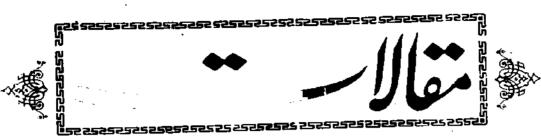
عرب کي بقیه ازاد حکومتوں کا خاتمه

مسقط ' عمان ' یمن ' حضر موت

تاریخ و عبـر !

۱

سنه ۱۷۹۸ ع میں ایسٹ انڈیا کمپني نے سلطان مسقط سے عہد کیا که وه فرانسیسیوں کو عمان سے خارج کردیگا -

سلطان سعید سنه ۱۸۰۴ سے سنه ۱۸۵۶ ع تـک حکمران رها - اسنے انگریزوں کے ساتهه ملکر عربي قزاقوں سے جنـگ کي ' اور غلامي کے انسداد کے لیے تین عہدنامے تحریر کیے - سعید کي وفات پر عمان سے اسکے ماورا البحر مقبـوضات جدا هوگئے - سید سیواني مسقط میں اور اسکا چهوٹا بهائي زنجبار میں حکمراں تها - سیواني سنه ۱۸۶۶ ع میں بمقام سیار قتل هوا - اسکا بیٹا سلیم جانشیں هوا - اسکے بعد سنه ۱۸۷۱ ع میں سید ترکي سعید کا ایک بیٹـا تخت نشیں هوا - اسکے وقت میں اکثر بغاوتیں هوتي رهیں - انگریزوں کے کہنے سے اسنے افریقه او ر زنجبار میں غلاموں کي تجارت مسدود کردي - اِسکے معاوضه میں انگریز اسے چهه هزار پونڈ سالانه دیتے رهے -

سنه ۱۸۸۸ میں اسنے وفات پائي اور اسکا بیٹا فیصل بن ترکي جانشیں هوا - اسکے زمانے میں بهي بغاوتیں بند نه هوئیں - فروري سنه ۱۸۹۵ میں بدویوں نے بغاوت کرکے شہر مسقط لوٹ لیا - سلطان خوف سے قلعه بند هوگیا - بنائے فساد یه تهي که سلطان نے ایک شیخ صالح محمد نامي سے خراج طلب کیا - وه مطلوبه رقم سے کم دیتا تها -

نومبر سنه ۱۸۹۴ ع سے ۱۲ فروري سنه ۱۸۹۵ ع تـک باغي اسلحه اور فوج جمع کرتے رهے - ۱۲ فروري کو عبد الله بن شیخ صالح ۲۰۰ مسلح بدوي لیکر سلطان مسقط سے ملاقات کرنے گیا - اوسکي سلامي هوئي اور سلطان نے چار سو پونڈ نقد تحفه دیا -

مسلح بدویوں کو شہر میں جانے کي اجازت دیدي گئي تهي - آدهي رات گـذرنے پر باهر سے آکر انهوں نے حملـه کر دیا - شہـر کے دروازے کهولدیے او ر بهت سے بدوي گهس آے - بازار کا دروازه اور بڑا مغربي دروازه دونوں بدویوں نے مسخر کرلیے - پهر سلطان کے محل پر حمله کیا - سلطان نے جاگتے هي دو حمله آوروں کو گولي سے مار دیا ' اور خود ایک پوشیده دروازے سے قلعه میں چلا گیا جہاں سے شہر او ر بندر گاه پر گوله باري هوسکتي تهي - اوسکا بهائي بهي ایک دوسرے قلعه میں چلاگیـا - دونوں قلعوں میں پچـاس پچـاس آدمي اور باره پونڈ کي چند توپیں تهیں -

محل پر گوله باري شروع هوگئي جسپر بدوي قابض تهے - مگر ۱۲ فروري کو بدویوں نے شہر کے دروازے بند کرکے اوسپر قبضه کرلیا - محل سلطاني بالکل لوٹ لیا - سلطان نے قلعوں کي توپوں او ر بندوقوں سے آتش افشاني شروع کي - تین روز تـک اپنے هي محل پر گولے برساتا رها - باغیوں نے قلعه پر حمله نه کیا ' اور شہر میں بهي نه پهیلے - انگریزي حصه بالکل محفوظ رها -

حتی که ساحلي شهروں سے ایک هزار فوج مدد کے لیے آئي جس نے دشمن پر حمله کردیا - حمله کے اثنا میں برٹش ریزیڈنٹ هندي انگریزي رعایا کو مقابله میں لے گیا - شام تک او ر کمک بهي آگئي - آخر باغي بهاگ گئے اور غریب سلطان کو انگریزي رعایا کے نقصان کا خساره دینا پڑا ! -

سنه ۱۸۹۲ میں مسقط میں فرانسیسي قنصل خانه قائم هوا جسکا مدعا صرف سیاسي تها - اُنهوں نے بہت سي سازشیں کیں - لیکن انگریزي رقابت سے کوئي اثر هونے نه پایا - انگریزوں نے البته فرانس کے مقابلے میں بہت سي مراعات حاصل کرلیں - چنانچه سلطان مسقط نے بحر قلزم کا سلسله تار قائم کرنے کے لیے پانچ جزیرے دیدیے - یه جزیرے بہت زر خیز هیں -

سنه ۱۸۶۱ میں انگریزي کمشنري نے مسقط اور زنجبار کي حکومت کے دو دعویداروں کے درمیان ثالثي کي ' اور سلطاني علاقه کو دو قسموں میں منقسم کردیا - لیکن تهوڑے هي عرصه کے بعد آخر الذکر حکومت برٹش ایسٹ افریقه میں جذب هوگئي ! پهر سنه ۱۸۷۳ ع میں عمان پر بهي دست آز دراز هوا ' اور اپني عالمگیر انگریزي پالیسي کے مطابق بالآخر سلطان کو وظیفه خوار بناکے چهوڑا !!

عمان کی موجوده پولیٹکل حالت یه هے که جنـگ بلقان کے آخر سے عمان میں پهر بغاوت کي حرکت شروع هوئي - ابهي بغاوت فرو نه هوئي تهي که سلطان فیصل بن ترکي کا انتقال هوگیا - اس کشمکش میں انگریزي طماعي بهلا کب اس بات کي متقاضي تهي که خاموش رهے ؟ سلطان کے طرف سے کچهه هندوستاني فوج مسقط میں اتار دي گئي اور انگریزي بیڑه کو بهي اشاره هوا که برقه اور ساحل سهار پر گوله باري کرے !

بغاوت ابهـي تـک فرو نہیں هوئي هے - انـگریزوں کا اقبال بر سر اوج هے ' اور عمان کو شکنجه میں کسنے کے لیے ایک نیا پیچ کهمایا گیا هے - ٹرکش گورنمنٹ سے جو معاهده خلیج فارس کے لیے هوا تها ' مجهے خیال هوتا هے که اسمیں ایک دفعه یه بهي تهي که ٹرکي عمان کے قانوني دعوے سے دست بردار هوگئي -

مجهکو خوف هے که اسي طرح کل کو یمن ' پهر حجاز ' پهر شام و عـراق سے بهي دست بردار هونا نه پڑے - هاں اس معاهده سے اتنا پته ضرور چلا که عمان بهي کسي وقت ٹرکي کے زیر سیادت هونے کا فخر رکهتا تها -

عمان اور مصر کي حالت ایک سي هے - عمان کے قریب هي جزیره نماے القوس و بحرین ' اور اُسکے متصل ایک مشهور موتیوں کا جزیره هے - ساتهه هي خلیج فارس نے قبرس کي طـرفسے بهي اُسے انـگریزوں کے حواله کردیا هے - بحرین جسکا نام هم شروع اسلام سے سنتے آے هیں اور تاریخ میں اسکي اهمیت اکثـر مطالعه کرچکے هیں ' آج یونین جیک کے زیر سایه هے ! زر خیزي میں یه جزیره تمام عرب میں بے مثل هے ' اور اپني قدامت میں تو بابل کا همسر سمجها جاتا هے - یہاں اُن قبور کا پته چلتا هے جو قحطان کے بتوں کي هیں ' اور یهي پہلا مستقر اقوام عرب یا قبیلهٔ عدنان کا هے -

کویت او ر القطار بهي انـگریزوں کے زیر اثر هے - عدن کو بهي اس بات کا فخر حاصل هے که اس نے پہلے پہل سفید جنس کي

شئون عثمانیہ

اسلام کسی بیکسی میں اپنے گھر میں

فلسطین میں صہیونی یہودی اور مسلمان

هم روتے هیں که اسلام ان ممالک میں ذلیل و پامال هو رها ہے جو هماری بد اعمالیوں کی بدولت مسیحی استعمار (یعنی نو آبادیوں) کی بد بختی میں گرفتار هیں، لیکن اگر هم موجوده شئون و حالات کا ایک غلط انداز نظر سے بهی مطالعه کریں تو صاف نظر آجاے که اب همارے ضعف و انحطاط کا یه عالم هوگیا ہے که فرزندان اسلام خود اپنے گهر میں اور اپنے زیر دستوں کے هاتهوں بهی مقهور و مظلوم هو رہے هیں!

فلسطین وہ مقام ہے جس پر ایام مظلمه میں ... کی خوفناک خونیں کوششوں، اور موجوده عهد تمدن میں یورپ کے پر فریب سیاسی دسائس کے باوجود، آج تک اسلام کا پرچم توحید لهرا رها ہے -

با این همه وهاں کی موجوده حالت نهایت درد ناک اور ماتم انگیز ہے -

فلسطین اس سلسلهٔ مضامین کی ایک مستقل کڑی ہے جو هم بقیه "عالم اسلامی" کے عنوان سے شائع کرنا چاهتے هیں - مختلف دول یورپ کا نفوذ، انکے مصالح و اغراض کا تعارض و تصادم، یهودیوں کا هجوم و استیلاء، مسلمانوں کی حسرتناک مغلوبیت و کس مپرسی، اسکے ضروری مگر دل فگار و گریه انگیز نقطه هاے بحث هیں جنهیں سر دست نهیں چهیڑینگے - صرف دو ایک واقعات کے بیان پر اکتفا کرینگے جو تازه عربی ڈاک میں موصول هوے هیں:

ملکوں کے انقلابات اور قوموں کی بیداری کی تاریخ کا یه ایک متواتر و مسلم واقعه ہے که ظلم و فشار کی زیادتی، هجوم و استیلاء کی شدت، جبر و عدوان کی کثرت، اور چیره دست و غالب قوم کی سبعیت و درندگی، یعنی تاخت و تاراج، خونریزی سفاکی، اور اسی طرح کے تمام مظالم کسی خاموش و افسرده ملک میں عالمگیر حرکت و بیداری اور ایک غافل و خوابیده قوم کے اندر عام احساس و تنبه پیدا کردیتے هیں - بشرطیکه اسکے بهلے دن آنے والے هوں -

گذشته نصف صدی سے عالم اسلامی پر ایک عام جمود و افسردگی طاری تهی - گو اسکے مختلف حصوں میں احساس و شعور کے آثار نمایاں هوے مگر در حقیقت وہ ابتدائی لهریں تهیں جنکا وجود صرف سطح سمندر هی پر هوتا ہے - اسکے نیچے یعنی وسط و قعر حسب سابق خاموش و ساکن رهتے هیں!

لیکن گذشته دو خونین سالوں نے عالم اسلامی کی حالت یکسر بدلدی - اب عربوں نے بهی جمود و تعطل، اور محض ترکوں کے ساتهه معرکه آرائی کرنے کی سطح سے کسیقدر بلند هوکے نظریں ڈالی هیں، اور انهیں اپنے وطن عزیز اور گهوارهٔ اسلام میں اجنبی قوتوں کے اثر کا غلبه، پرانے دشمنوں کا تسلط، اور زمین کے بهوکے فرنگیوں کا چاروں طرف ازدحام نظر آ رها ہے - یه منظر قدرتاً انکی ایک نئی حرکت کا ذریعه هوا - انهوں نے اس عرصے میں وقتاً فوقتاً اپنی موجوده حالات پر ماتم اور اس سے نجات کے لیے استغاثهٔ و فریاد کی چیخیں بلند کیں - مگر یورپ کی مصری ذریات یعنی المؤید، المقطم، اور لسان العال وغیرہ ان علائم و آثار کو ایسے خوفناک عنوانوں کے ساتهه شائع کرتے هیں جن سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کی پرانی دشمنی کو همیشه غذا ملتی رہے، اور اختلاف کی وہ خلیج وسیع سے وسیع تر هوجاے جسکے پانی سے یورپ کی امیدوں کا شجرهٔ ملعونه و خبیثه سیراب هوتا رهتا ہے!

چنانچه گذشته حرکت عربیه اور اسکے طرفداروں کے نزدیک لنچ کمپنی کے دائرهٔ اقتدار کی توسیع پر اهل عراق کی بے چینی، مسلمانان فلسطین کی داخلی تدابیر مقاومت، اور ملک و حکومت کی اطلاع کے لیے شور و فغاں کرنا اسی کا نتیجه ہے -

صهیونی یهودیوں کے روز افزوں تسلط اور اقتدار و مظالم کا تذکره اس جلد کے کسی گذشته نمبر میں آچکا ہے - آج ایک اور واقعه نقل کیا جاتا ہے جسکو اس ظلم و ستم اور توهین و تذلیل کے صدها واقعات کا نمونه سمجهنا چاهیے جو یهاں برابر پیش آتے رهتے هیں -

" محمد عون آفندی ایک پر جوش و غیور شخص مقام زواره کا دولتمند تها - وہ دیکهرها تها که یهودی رفته رفته تمام شهر پر قبضه کرتے جاتے هیں - اسلیے جب یهودیوں نے زواره کا ٹهیکه لینا چاها تو اس نے سخت مخالفت کی - مگر افسوس که اسکی کچهه نه چلی - یهودیوں کو اپنی کوشش میں کامیابی هوگئی -

حال میں اس پر بعض ایسے ناگهانی مصائب آپڑے که اسے اپنی جائداد رهن رکهنا پڑی - فلسطین میں مسلمان اسقدر دولتمند کهاں هیں که وہ رهن رکهسکتے؟ مجبوراً یهودیوں هی کے هاتهه گرو رکهنا پڑی - ان ظالموں نے پہلے تو روپیه نهایت خنده پیشانی سے دیا، مگر تهوڑے هی دنوں کے بعد نهایت سختی سے تقاضا شروع کیا - جب وہ روپیه نه دیسکا تو اسکو گرفتار کرکے مارنے پیٹنے لگے اور جب اچهی طرح زد و کوب کرچکے تو ایک قلعه میں نظر بند کر دیا اور اسکی جائداد نیلام کرکے خود هی خریدلی - وہ بیچاره اب قیدی ہے - اسکے اهل و عیال دانے دانے کو محتاج هیں - اهل شهر نے والی بیروت کے پاس فریاد کی - گو والی نے هنوز قطعی طور پر یاس انگیز جواب نهیں دیا ہے مگر تاهم وہ برابر ٹال رها ہے - اسکی وجه بظاهر یهی معلوم هوتی ہے که مجرم یهودی جرمنی اور روس کی رعایا هیں - والی کو خوف ہے که اگر اس نے کسی قسم کی عملی کارروائی کی تو دونوں سلطنتیں حفظ حقوق کے نام سے مداخلت کرینگی - یهاں یه بهی افواه ہے که انهوں نے اپنی اپنی سلطنتوں کو اس واقعه کی اطلاع دیدی ہے اور وهاں سے انکو اطمینان دلایا گیا ہے " یه حالت ہے اس ملک کے مسلمانوں کی جهاں خود هماری حکومت ہے!

روزانه الهلال

چونکه ابهی شائع نهیں هوا ہے، اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا ہے که ایمبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش، میز پوش، خوان پوش، پردے، کامدار چوغے، کرتے، رنگی پارچات، شال، الوان، چادریں، لوئیاں، نقاشی مینا کاری کا سامان، مشک، زعفران، سلاجیت، ممیرہ - جدوار، زیرہ، گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دی کشمیر کو اپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)
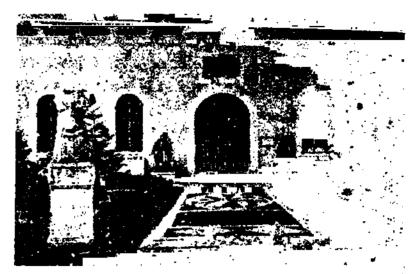
المرجان في آثار هندستان " میں اُس زمانے کے حالات نہایت دلچسپ لکہے ہیں - شیخ اسماعیل شافعي السورتي نامي ایک سیاح نے یہاں کے حالات انسے بیان کیے تیے - اور سنہ ۱۱۷۵ میں سید قمرالدین اورنگ ابادي نے بہي ان جزیروں کو اپني سیاحت حجاز کے اثنا میں دیکھا تھا - وہ لکھتے ہیں کہ نہایت خوبصورت اور آباد جزائر ہیں - آبادي مسلمانوں کي ہے جو حد درجہ صوم و صلوۃ اور جمیع احکام اسلامیہ کے پابند ہیں - تین جمعوں کي نماز بہي میں نے یہاں کي جامع مسجد میں پڑھي - خطبہ میں سلطان عثماني اور شاہنشاہ دہلي کیلیے دعا مانگي جاتي ہے - سلطان عثماني کا ذکر اسلیے کیا جاتا ہے کہ لکونہ خادما للحرمین الشریفین زادھما للہ جاھا - یعني اسلیے کہ وہ خادم الحرمین الشریفین ہیں !

اس سے اندازہ کرو کہ ابسے ڈیڑہ سو برس پہلے ان سمندروں کے بے تعلق جزیروں کے اندر بہي سلطان عثماني کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا ' اور ٹہیک اسي بنا پر لیا جاتا تھا جس حیثیت سے آج ہم لینا چاہتے ہیں ' اور جسکے تسلیم کرنے پر بعض ہندوستاني پیشواوں کو اسلیے اعتراض ہے کہ انگریز اس سے خوش نہیں ہوتے !

سنہ ۱۱۷۵ میں مالدیپ کے جزیروں کےاندر خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا مانگي جاتي تھي ' مگر سنہ ۱۳۳۱ میں جامع مسجد دہلي کے اندریا علي گڈہ کي سب سے بڑي اسلامي تعلیم گاہ کي مسجد میں اسکے لیے دعا مانگنے کي چنداں پروا نہیں کي جاتی !

اسي سلسلے میں سید قمرالدین اورنگ آبادي نے ایک بات نہایت عجیب لکھي ہے - وہ جب جزیرۂ سیلوں کے بندرگاہ کالي میں گئے تو اُس زمانے میں وہاں ولندیزیوں کا قبضہ پایا مگر مسلمان آباد تیے اور ایک شاندار جامع مسجد موجود تھي -

جمعہ کے دن مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک ولندیزي افسر دروازہ پر بیٹھا ہے ' اور ایک بہت بڑا رجسٹر اسکے ہاتھہ میں ہے - ہر مسلمان جو نماز پڑھنے کیلیے آتا ہے ' اسکا نام پوچھتا ہے اور رجسٹر میں درج کرتا ہے - تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہانکے ولندیزي حاکم کے پاس تمام مسلمانان جزیرہ کے نام دفتر میں لکہے ہوے ہیں - جمعہ کے دن ایک افسر انکے ناموں کے رجسٹر کو ساتھہ لیکر آتا ہے اور تمام آنے والوں کے نام رجسٹر میں دیکھتا ہے ' تا کہ اگر کوئي مسلمان بلا عذر جمعہ کي نماز کیلیے مسجد نہ آے تو معلوم ہو جاے ' اور اسے سزا دي جا سکے : ان رئیس ولندیز یعین شخصاً من النصاری یوم الجمعہ ' یجلس علی باب المسجد و یکتب اسماءالذین یحضرون الصلواۃ ' فان لم یحضر احدا من المسلمین ' یواخذہ - و اسما المسکین الساکنین بہا کلہم مکتوبۃ عند رئیس النصاری ! !
(دیکھو سبحۃ المرجان - مطبوعۂ بمبئي - صفحہ ۲۳)

گویا ولندیزي اور مسیحي حاکم مسلمانوں کي مذہبي زندگي کا احتساب کرتا تھا - آج ہندوستان میں خود مسلمان اپنے احتساب دیني سے غافل ہیں !

انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بہي سلطان عثماني اور شہنشاہ دہلي ' دونوں کیلیے خطبہ میں دعا مانگي جاتي تھي !

* * *

لیکن اب اسلام کے تمام بہترین خزانوں کي طرح یہ موتیوں کے جزائر بہي انگریزوں کے قبضے میں ہیں - اپني مشہور مستعمرانہ پالیسي کے مطابق حکمراں خاندان کو براے نام باقي رکھا ہے جو "سلطان مالدیپ" کے لقب سے مشہور ہے - موجودہ سلطان ہزہائنس محمد شمس الدین اسکندري ہے جو چند سال ہوے ' اپنے باپ سلطان سابق کے ساتھہ حج کیلیے مکہ معظمہ گیا تھا - وہانسے واپسي میں اسکا باپ مصر آیا اور اسکندریہ میں انتقال کرگیا - اسي وقت سے مالدیپ کا سلطان یہي قرار دیا گیا ہے -

ان لوگوں کي رنگتیں بدل گئي ہیں - زبان دوسري ہوگئي ہے - عادات و خصائل میں بہي بہت سے تغیرات ہوگئے - تاہم عربي خصائص ابتک مٹے نہیں ' اور اس قافلے کے نقش قدم باقي ہیں جو خشکي اور تري ' دونوں میں اپني نہ مٹنے والي یادگاریں چھوڑ گیا ! عربي حکومتیں مٹ گئیں اور جو براے نام باقي ہیں وہ بہي بظاہر چراغ سحري نظر آ رہي ہیں ' تاہم اُن عربوں کا نام تو دنیا کبھي نہیں مٹا سکتي جو چند صدیوں پیشتر تک دنیا کے سب سے بڑے تمدن ' سب سے بڑے علم و حکمت ' سب سے زیادہ حصۂ ممالک ' اور سب سے زیادہ خدا اور اسکے بندوں کے تعلقات کے مالک تیے !

تلک الجنۃ التي نورث من عبادنا من کان تقیا ! (۱۹ : ۶۴)

اخیر - احمد دیدي صاحب مالدیوي مقیم لکھنو نے ہمیں دو تصویریں اشاعت کیلیے دي ہیں - جنمیں سے ایک سلطان مالدیپ کے محل شاہي کي تصویر ہے ' دوسري وہاں کي ایک مشہور سڑک کو پیش نظر کرتي ہے - یہ سڑک دار الحکومت کي سب سے بڑي سڑک ہے - سلطان کا محل ' جامع مسجد ' شمس الدین کا مزار ' مشہور تاریخي منارہ ' تمام بڑي بڑي عمارتیں اسي سڑک میں واقع ہیں -

ان تصویروں کو ہم نے اس لیے شائع کر دیا کہ مالدیپ کے ذکر میں مسلمانوں کی گذشتہ اولو العزمیاں اور عربي حکومت کي عالمگیر قوت کي یاد پوشیدہ ہے ' اور یہ جو چند مٹے ہوے اور مٹنے کے قریب نشانات دنیا کے مختلف حصوں میں نظر آ رہے ہیں ' في الحقیقۃ ... عبرت و تنبہ کي صدائیں ہیں ' اور ایک ایسي قوم کے لیے جو اپنا اقبال و تمدن تاراج غفلت کر چکي ہے ' آنکے مطالعۂ و نظر سے بڑھکر اور کوئي وسیلۂ بیداري و اعتبار نہیں ہو سکتا :
لمن کان لہ قلب او القی السمع و ہو شہید ! !

ہم احمد دیدي صاحب کا ان تصویروں کیلیے شکریہ ادا کرتے ہیں -

قسم بوسي کي - ليکن حضرموت کو بھي اس بات سے کم فخر نہيں ہے کہ اسکے سلاطين نصارا کے يد بيضا کا معجزہ ديکھہ رہے ہيں ! ابھي دهلي ميں ہز هائنس سلطان مقالہ کو ہم نے ديکھا ہے کہ شہنشاہ جارج خامس کے آگے اپني عزت کو نثار کر رہا تھا !

حضرموت وہ خطہ ہے جسکے باشندوں کي بدولت آج چاليس مليين انسان جزائر سوماترا اور جاوہ ميں مسلمان نظر آتے ہيں ! يہيں کے عرب وہ مشنري اور تاجر ہيں جو ايسٹ انڈيا ميں پہنچے تھے - اور اب بھي وہاں ايسے سلاطين ہيں جنکا رشتہ حضرموت سے ہے - مارب کے عظيم الشان کنہڈر اسي حضرموت ميں ہيں - يہ خطہ کئي سلاطين ميں منقسم ہے - مقالہ سنگ سرخ کے پہاڑوں کے اندروني جانب واقع ہے - يہاں کا حاکم القاعي خاندان کا ايک سلطان ہے - اس خاندان کا سات منزلہ قلعہ ايک ايکڑ رقبہ پر ابتک موجود ہے ' جسکے مورچے اور ديواريں بہت هي مضبوط ہيں -

شبام وادي حضرموت کا سب سے بڑا شہر اور تيل کا رنگ بنانے کے ليے مشہور ہے - اسي کا ايک شہر شہير قديم زمانے ميں تجارت کا مرکز تھا - يہاں خاندان القاس کا ايک وارث نواب ہے جسکا باپ نظام حيدر آباد کي عربي فوج کا سپہ سالار ہے -

حضرموت يمن کا ايک حصہ ہے - ترکي فوج ايک بار يمن سے گذر کر يہاں پہونچ بھي گئي تھي مگر کمزور و بزدل باب عالي نے انگريزي اعتراض کے آگے سر تسليم خم کرديا ' اور اس خطہ کو جو اسکي عربي مقبوضات کے ليے ايک لعل بے بہا تھا ' غيروں کے هاتھہ چھوڑ ديا !

اندرون عرب ميں ايک خطہ وادي دار سير اور نجدران کے نام سے مشہور ہے - يہاں عبد الله بن سبا کے فرقے کے لوگ ہيں - وادي دار سير ۳۰۰ ميل لمبي اور ايک سو ميل چوڑي ہے - يمن کا سب سے بڑا زر خيز خطہ يہي ہے - دار سير ميں تين منزل تک کھجور هي کے باغ ہيں - ان ملکوں ميں کو ابھي تک کسي يوروپين طاقت کا گذر نہيں ہوا ليکن ترکي بھي اس پر متوجہ نہيں ' اور شايد کبھي بھي نہ ہو - (رفيقي)

جوهر شہد مغربي و چوب چيني

يورپ کے بنے ہوے ہمارے مزاجوں کے ساتھہ اس ليے موافق نہيں ہيں کہ وہ روح شراب ميں بنائے جاتے ہيں ' جو سخت محرک خون ورم ہے جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجائے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کريں خون کو اور تيز کرديتے ہيں - ہم نے اس جوهر ميں برگ حنا ' چوب چيني وغيرہ مبتدل و مبرد خون دوائيں شامل کرتي ہيں - جن کي شموليت سے عشبہ کي طاقت دو چند ہوگئي ہے - چند خوراک تجربہ کرکے ديکھہ ليجيے - سياہ چہرے کو سرخ کرديتا ہے - بدنما داغ ' پھوڑے ' پھنسي ' بيقاعدگي ايام ' درد نسل ' هڈيوں کا درد ' درد اعضا ' وغيرہ ميں جو لوگ مبتلا رہتے ہوں آسکو آزمائيں -

ياد رکھيگا کہ دوا سازي ميں يہ نکتہ دل ميں جگہ دينے کے قابل ہے کہ ايک دوائي جو نا تجربہ کار بنائے مضر و بے عمل ہوجاتي ہے - اور وهي دوا مناسب اجزاء و ترکيب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمي عمل و عجيب و غريب خواص و فوائد ظاهر کرتي ہے - دوا سازي ميں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا سازان اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نہو ' کبھي اسکا ترکيب ديا ہوا نسخہ سريع الاثر حکمي فائدہ نہ کريگا - يہي وجہ ہے کہ جاهل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازي کے اصول سے محض نا آشنا ہوتے ہيں بجائے فائدہ دينے کے نقصان کرتے ہيں ' لہذا ان سے بچنا چاہيے - قيمت شيشي کلاں ۳ روپيہ - شيشي خورد ايک روپيہ ۸ - آنہ - استعمال سے پہلے جسم کا وزن کرو اور ايکماہ کے بعد خود ديکھہ لو -

عالم اسلامی

مجمع الجزائر مالديپ

غربي هند ميں عربوں کا ابتدائي ورود

محيط هند ميں ايک عرب سلطان !

مالديپ (جسکو عربي جغرافيہ نويس ملاديف يا ملديف کہتے ہيں) بحر هند کے بے شمار چھوٹے چھوٹے جزيروں کا ايک مشہور مجمع الجزائر ہے جو اپني بحري پيداوار کي وجہ سے هميشہ دور دور کے تاجروں اور متلاشيان دولت کيليے ايک پرکشش خطہ رہا ہے - اسکے جزيرے گو بہت چھوٹے چھوٹے ہيں حتی کہ هر جزيرہ کا طول و عرض ايک ميل سے زيادہ نہيں ' ليکن چونکہ انکي تعداد بے شمار ہے - اسليے مجموعي حيثيت سے ايک بڑي وسيع آبادي پيدا ہوگئي ہے ' اور بيس سے تيس هزار تک بيان کي جاتي ہے -

يہاں کي مشہور پيداوار عنبر ' مرواريد ' اور زيادہ تر موتي ہيں جنکي وجہ سے اسکے بندرگاہ هميشہ تاجران عالم کا جولانگاہ رہے ہيں -

* * *

يہاں کي تمام آبادي تقريباً مسلمان ہے اور ايک خاص مقامي زبان بولتي ہے - تاريخ و آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ يہ سب کے سب عربي النسل ہيں ' اور اُن عرب تاجروں اور داعيان اسلام کي اولاد ميں سے ہيں جو تاريخ اسلام کي ابتدائي صديوں ميں هندوستان کے جزائر غربي کي طرف پہنچے ' اور بحکم :

يا عبادي الذين امنوا ! ان ارضي واسعة ' فاياي فاعبدون ! يہيں آباد ہوگئے !

يہاں کي حکومت ابتدا ميں ديسي آبادي کے هاتھہ ميں تھي جو چکلي قوم کے نام سے مشہور ہے ' ليکن اسلام ايک قوت ہے جو اگر ضائع نہ کردي گئي ہو تو صرف حکومت اور فرمانروائي هي کيليے بھيجي گئي ہے ' اور وہ کبھي بھي محکوم و غلام ہوکر نہيں رہسکتي - تھوڑے عرصہ کے بعد هي ايک عربي سلطنت قائم ہوگئي جسنے مختلف زمانوں ميں قرب و اطراف کے بت پرستوں ' قرون متوسطۂ هند کے دريائي ڈاکوؤں ' يورپ کے ولنديزوں ' اور پرتگيز تاجروں کے فوجي حملوں سے اپني سرزمين کي مدافعت کي اور مرکز اسلامي سے هزارها فرسخ کے فاصلے پر ' عام بحري گذرگاهوں سے الگ رهکر ' اور محيط هندي کي هلاکت خيز موجوں اور طوفانوں کے اندر ' دعوۃ توحيد اور صداے مقدس لا اله الا الله کو عظمت و حکمراني کے ساتھہ قائم رکھا !

* * *

يہاں تک کہ هندوستان ميں ايسٹ انڈين کمپني پہنچي اور آهستہ آهستہ تمام اطراف و جوانب بحر پر بھي قبضہ کرنا شروع کرديا - اپني بحري پيداوار کي وجہ سے يہ مجمع الجزائر هر اجنبي قوم کي طمع و آز کو قدرتي طور پر دعوت ديتا تھا - رفتہ رفتہ انگريزي تجارت کے جہازوں نے آمد و رفت شروع کي اور قبل اس کہ هندوستان کے اندر ميدان پلاسي اسکے مستقبل کا فيصلہ کرے انگريزي نفوذ نے حسب عادۃ مالديپ پر قبضہ کرليا !

* * *

گيارهويں اور بارهويں صدي هجري ميں يہاں کا مسلمان حکمران بالکل خود مختار تھا - مير غلام علي آزاد بلگرامي نے تاريخ " سب

نظارة المعارف دهلی

اور تبلیغ اسلام کي مجوزہ تحریک

(۱) عنوان مندرجه بالا سے ایک مضمون الہلال مورخه ۱۳ - ۲۰ مئي سنه ۱۹۱۴ع میں مولوي نورالهدی صاحب در بهنگوي کے نام سے شائع هوا ہے - اس مضمون کے تین جزو هیں : اول تو صاحب مضمون نے اپني اس راے کا اظہار کیا ہے که مسلمانوں کے لیے هندوستان هي میں بے شمار فرائض ادا کرنے کو هیں - لہذا اشاعت اسلام کے لیے انگلستان یا جرمني جانا فضول ہے - دوسري راے صاحب مضمون کي یه ہے که جو مسلمان مبلغ انگلستان جائیں ' انکو خواجه کمال الدین کي ماتحتي میں کام کرنا مناسب نہیں - تیسرا جزو مضمون کا مولوي انیس احمد صاحب بي - اے کي ذات پر حمله ہے - مولوي نور الهدی فرماتے هیں که " مولوي انیس احمد صاحب قران کي ایک آیت کا بهي صحیح ترجمه نہیں کرسکتے - کسي حدیث سے واقف نہیں ' کوئي معمولي سے معمولي مسئله وه نہیں بتلا سکتے ... کانفرنس اور علیگڈہ کالج سے تحریر و تقریر میں انہیں طلائي تمغے ملے هونگے مگر قوم کو اس سے کیا فائدہ پہنچا ' اور اس تبلیغ و اشاعت کے کام میں اس سے کیا اهمیت پیدا هوئي "

(۲) مضمون کے پہلے دو جزو ایسے مسائل سے وابسته هیں جنکے متعلق میں اس موقعه پر بحث کرنا ضروري نہیں سمجهتا - لیکن تیسرے جزو میں چونکه مولوي انیس احمد صاحب کي ذات پر حمله ہے ' لہذا میں بلحاظ تعلق نظارة المعارف اپنا فرض سمجهتا هوں که مولوي نور الهدی صاحب کو انکي غلطي سے آگاہ کروں -

(۳) انیس احمد صاحب کي کالج لائف کے متعلق جو کچهه صاحب مضمون نے نقل کیا ہے وہ غیر مکمل ہے - علیگڈہ کالج کے اعلی پروفیسر نے انکي کالج لائف کے متعلق جو سند انکو دي ہے ' وہ حسب ذیل ہے :

" انیس احمد همارے کالج کے چار سال تک طالب علم رہے - اپنے پہلے سال میں انهوں نے انگریزي میں اول انعام حاصل کیا ' اور اپنے درجه کے میغه آرٹس میں اول رہے - بعدہ انهوں نے بہترین تقریر کے صله میں اول درجه کا ڈیوٹي پرائز حاصل کیا - دوسرے سال یونین کلب میں اپنے درجه کے طلباء کے ساتهه تقریري مقابله میں اول انعام حاصل کیا - گذشته سال مسلم یونیورسٹي کے مبحث پر بہترین تقریر کرنے کے صله میں انکو اول درجه کا طلائي تمغه ملا ' اور امسال تاریخي مضمون نویسي کے مقابله میں انکو اول درجه کا انعام اور طلائي تمغه عطا هوا ہے - انکا علمي مذاق بہت اچها ہے اور میرا خیال ہے که اگر انکا مطالعه جاري رها تو وہ فاضل بن جائیں گے "

مولوي انیس احمد صاحب کو انعام اور تمغے ملنے سے صرف یه ثابت کرنا مقصود تها که تحریر و تقریر میں ممتاز درجه رکهتے هیں - مذهبي مبلغ کي کامیابي میں تحریر و تقریر کي مهارت کو بہت دخل ہے -

(۴) اب رها یه دعوی که مولوي انیس احمد کو قران کي ایک آیت کا ترجمه کرنے کے بهي قابلیت نہیں - اس کے متعلق میں اپني یا مولانا عبید الله صاحب ناظم نظارة المعارف کي راے نقل کرنے کے بجاے صرف شیخ الشیوخ حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندي مد ظلهم العالی کے الفاظ نقل کر دینا کافي سمجهتا هوں :

" مولوي انیس احمد صاحب بي - اے (کالج علیگڈهه) شریف و خوش خلق ' نہایت فہمیده و سنجیده ' تقریر و تحریر میں چست ' امور اسلامیه میں پخته اور درست هیں (علاوہ قیام دیوبند کے) مولانا عبید الله صاحب کي خدمت میں رهکر انسے کلام مجید اور کتب حدیث توجه اور شوق اور محنت کے ساتهه پڑهتے رہے - مولوي صاحب موصوف بنده کے نزدیک تبلیغ اسلام کي خدمت کے لیے جس کي ضرورت ممالک غیر اسلامیه میں درپیش ہے ' نہایت مناسب اور لائق هیں - امید ہے که مولوي صاحب موصوف امور اسلامیه کو پورا ملحوظ رکهتے هوے اس بهاري خدمت کو لوجه الله انجام دیکر دارین کي سرخروئي حاصل کرنے میں پوري جانفشاني فرماویں گے ' اور اسکو انعام خداوندي سمجهکر هر طرح اسکي شکر گذاري کرنے میں کوتاهي نه کرینگے :

منت منه که خدمت سلطان همي کني
منت شناس ازو که بخدمت بداشتت

الله تعالی انکو کامیابي عطا کرے - حسبنا الله و نعم الوکیل - ۲۱ صفر سنه ۱۳۳۲ ع "

(۵) مجهے مناسب معلوم هوتا ہے که حضرت مولانا کے ارشاد کي نقل کے بعد نواب وقار الملک سابق آنریري سکرٹري علیگڈہ کالج کي وہ تقریر بهي نقل کردوں ' جو اب سے تین سال پیشتر اخباروں میں شائع هوچکي ہے :

" مولوي انیس احمد صاحب چار سال سے کالج میں تعلیم پا رہے هیں - مذهبي تعلیم نے ان پر یه اثر کیا ہے که بي - اے کي ڈگري حاصل کرنیکے بعد ڈپٹي کلکٹر یا سب جج هوسکتے تهے مگر انهوں نے اشاعت اسلام کو اپني زندگي کا مقصد قرار دیا ہے ' اور آج کل وہ علي گڈہ کالج میں اپنے آپ کو اس دیني خدمت کیلیے تیار کررہے هیں .... سالها سال کے تجربه سے اور رات دن کے ایک جگه رهنے سے معلوم هوجاتا ہے که جو شخص اس قسم کے وعدے اور ارادے کرتا ہے ' در حقیقت اسکے فیلنگ کا کیا حال ہے ؟ اور یه میں اپنے ذاتي تجربه سے کہه سکتا هوں که میں نے انیس احمد میں سواے صداقت اور سچے جوش اسلامي کے اور کچهه نہیں پایا "

مولوي انیس احمد صاحب کي مذهبي تعلیم شروع کرتے وقت نواب وقار الملک کي راے اور تعلیم ختم کرنے کے قریب زمانه میں حضرت مولانا کي راے ملاکر پڑهي جاے ' تو اس اشاعت اسلام کي تحریک سے مولوي انیس احمد صاحب کي ... ایسي واضح هوجاتي ہے که کسي صاحب فہم کو اعتراض کي گنجائش مطلقاً نہیں رهتي -

مکتـــوب لنـــدن

از مشیـــر حسین قدوائي اسکوئـــر نزیل لنـــدن

محترم مولانا - افسوس که هم میں غلامي کي عادت اسقدر سرایت کرگئي هے که همارا اس سے آزاد هونا بہت مشکل هوگیا هے - همارے سرغنه اور تعلیم یافته لوگ بهي اوس سے علحده نہیں هو سکتے -

میں نے همیشه یه خیال کیا که اگر مسلمان موجوده تمدن سے الگ نه رکھے جالیں تو اونکو هندو بھائي نیچے رکھنا کیا معني ' مجبور هونگے که اپنا سرغنا بنائیں - میرا یه خیال محض اسلیے تھا که مجھے اسلام کي قوت پر اعتماد هے - موجوده تمدن میں جو کچھه خوبیاں هیں' وه سب کي سب اسلام میں موجود هیں - ایک مسلمان کو نئے سبق کي کچھه ضرورت نہیں - کسي طرح نئي عادات پیدا کرنا نہیں - اوسکے لیے نئي راهوں میں ذرا بهي رکاوٹیں نہیں هیں -

اگر اسکي عملي مثال کي ضرورت هو تو اڈیٹر الهلال کي مثال موجود هے - ایڈیٹر الهلال انگریزي زبان اور تمدن یورپ سے ریسے واقف نہیں جیسے اور نئے تعلیم یافته بزرگ اور مشهور لیڈر - تاهم ایک زمیندار کي ضبطي هي کے معامله کو دیکھیے - اسمیں صائب ترین راے صرف اڈیٹر الهلال هي کي رهي هے - کیوں ؟ اسلیے که وه سچے اسلام سے واقف هیں - انکے کاموں کي بنیاد تعلیم اسلام پر هے - زمیندار کي ضبطي کے متعلق میں نے الهلال دیکھا - اور دیگر اخبارات بهي دیکھے - شروع هی سے یه فرق نظر آیا که جس اصول پر الهلال نے اس معاملے کو اوٹھایا هے وه پورا مدبرانه هے - اور جس نظر سے دیگر مشهور و آزاد اخبارات نے اس معاملے کو دیکھا وه بالکل حقیر و ذلیل هے اور پست همتی پر مبنی هے - بلکه بعض لوگوں نے تو یه کمال کیا که صاف صاف لکھدیا که عدالت میں مقدمه لیجانے کی جگهه (یعنی بجائے حق پر لڑنے کے) صرف لفٹننٹ گورنر صاحب سے غلامانه عرض معروض کي جائے تو بہتر هے - مجھے اس اختلاف راے کا نہایت هی صدمه هوا - اور چونکه میرا مسلک :

فاش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقـم و از جملـه جهاں آزام

هے' اسلیے میں آپ سے کہے بغیر نہیں رهسکتا - خدا نے آپکو اسلامي دل دیا هے - اور یهي راز هے که آپ بالطبع غلامي اور غلامي کے طریقوں سے گھبراتے هیں - مانا که هندوستان کي عدالتیں بالکل ازاد نہیں هیں - پھر بهي عدالت میں لیجانا اصولاً ضرور ري تھا - یہاں کے حالات بهي اسي کے مقتضي تھے -

میں نہیں سمجھتا که لفٹننٹ گورنر صاحب کے هاں دوڑنے سے اگر کامیابي بهي هو - اگر استبداد اور پرسٹیج کو دهکا لگنے کا بہانه جواب کے لیے نه بهي ڈھونڈھا جاے - اگر ضبط شده چھاپه خانه نہیں بلکه اوسي کے ساتھه زمیندار کے مالک کو اور پچیس هزار کا انعام بهي دیدیا جاے جسطرح که اوده کے بادشاه نے پانچ سو کے فدیه سے شاهی فیاضي کا نمونه دکھایا تھا - تب بهي کیا حاصل هوگا ؟

میں زمیندار کي خدمت کا قائل هوں - حیات بخش الهلال کي طرح اوسنے بهي قومی خدمات کیں - میں ظفر علي خاں سے ذاتي ملاقات بهي رکھتا هوں اور یہاں دیکھه رها هوں که گو اونکے ساتھه بعض همارے سرغناؤں نے یہاں کے قیام کے دوران میں اچھا برتاؤ نہیں کیا اور انکے کام میں اور مشکلات ڈالدیں' پھر بهي وه بیچارے پریس ایکٹ کا بہت سا کام کرچکے هیں - ترکوں کے معامله میں بهي اونهوں نے شاید سب سے زیاده عملي کام هندوستان میں کیا - الغرض ذاتي طور پر میں اونکي وقعت کرتا هوں - اور کم نہیں کرتا - لیکن اگر زمیندار کا معامله ذاتي رکھا جاے تو میں اس اخبار کو ایک کاغذ کے ردي پرزے کے مثل سمجھونگا جسکا پاره پاره کردینا هی ٹھیک اور مقابلتاً بہتر هے - اگر اونکو صرف اپني منفعت هی کا خیال اور اپنے پریس هی کي واپسي مقصود هے تو میں سچ کہتا هوں که میرے دل میں اونکي کچھه بهی وقعت نه هوگي !

آپ کي راے بہت صائب تھی - آپنے بالکل درست لکھا که یه بهي غلطي کي گئي که اسے دوباره جاري کرنے کیلیے چنده کیا گیا - مشترکه سرمایه سے جاري کرنا تھا - اسمیں بهي ذاتي منفعت کي جھلک نظر آتي هے - حالانکه اوسکا قومي بنا دینا بہتر اور مضبوط ترین چیلنج هوتا -

خدا را آپ اپني آتشین زبان سے میري قوم کو اور اپني قوم کو یه سمجھا دیں که وه لوگوں کے سامنے هاتهه پھیلانا اور انسانوں کو سجده کرنا چھوڑ دے - وه اپنے پیروں پر آپ کھڑا هونا سیکھے - وه اپنے حقوق پر مضبوطي ' استقلال ' اور پا مردي کے ساتھه جم جاے - وه ذاتي غرض کو قومي اور مذهبي غرض میں فنا کردے - پھر دیکھے که دنیا کي کونسی قوت هے جو اوسکي کامیابي میں حائل هوسکتي هے ؟ زمین اور آسمان ملکر بهي سچے مسلمان کے حصول مقصد میں حائل نہیں هوسکتے !!

مجھے آپ کو اتنا اسوقت اور لکھدینا هے که انجمن خدام الکعبه کے متعلق بهي مجھے اسي کا اندیشه هورها هے - کہیں اوسمیں بهي وهي هاتهه جوڑنے کي پالیسي نه اختیار کیجاے -

مجھے آپ پر بهی اسمیں مجنونانه دلچسپي نه لینے کا بڑا اعتراض هے جو میں کسي دوسرے وقت لکھونگا - خدا کے لیے اوسمیں درآئیے - اور پوري طرح درآئیے -

میں مستقل خط پھر لکھونگا - مسلمان ابهي بہت بڑے خطروں میں هیں - آثار بہت خراب هیں - بلائیں اُمنڈ رهي هیں - وه ابتک غافل هیں گو قہر انگیز و آتش فشاں بجلي کي گرج اور تڑپ کانوں کے پردے اُڑاے دیتي هے - نه صرف هندوستان کے مسلمان بلکه ترک بهي غافل هیں - بالکل سوے هوے - آپ کي خدمت میں میري گذارش هے که خدام کعبه کو اسوقت کا اهم ترین کام سمجھیے اور خدا کیلیے اوسمیں درآئیے -

کیا اچھا هو اگر آپ الهلال کو کسي دوسرے اهل پر چھوڑکر یہاں آجالیں اور میں اور آپ حجاز اور ترکي کے قریه قریه میں دوره کریں - اگر یہاں آپ نه آئیں تو میں کہیں آپ سے مل لوں - میرے نزدیک کئي مصلحتوں سے آپ کا ایک نظر اس ملک کو بهي دیکھه لینا بہتر هوگا -

آئیے - وقت تنگ هے اور تنگ تر هورها هے - بلکه معدوم هونے میں کچھه بهي کسر باقي نہیں رهی - آئیے - اور جلد آئیے - میں تو دل بیمار بهي رکھتا هوں - فرصت جب تنگ هے - هے - آئیے اور بہت هي بہت جلد آئیے - والسلام -

ترجمه اردو تفسیـــر کبیر

قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے

مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

12

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۴ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت اما بخاري ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۲ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۹ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] ترکی معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۲ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۷ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ انه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) بزرگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۹ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه قریباً هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حاذیوں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور مجربات کے جو انکي سال کي مشاهده کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اصلي قیمت چھ روپیه ہے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجدري اس کا مواد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] مضمون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیاگري یه کتاب سونے کي کان ہے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغني معه رول و کپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفي پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجستي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرا بھي جواهر نورالعین کا مقابله نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچھه بھي حقیقت نہیں رکھتے - اس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر درگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پھوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکھه پھوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي ہے - اور آنکھه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نہیں رهتي ' قیمت فی ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب آور دنیا بھر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - ناطاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بہت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکھاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

[illegible] هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بدهضمي ' قے ' اسہال ' منهه آور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اچھلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' کنٹھیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بناکر اور چہره کي چھائیاں اور سیاه داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچھر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا ہے - قیمت فی شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مہاسه چہرے کے دانوں کی ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت فی شیشي ایک روپیه - حبوب مہاسه ان کے استعمال سے چہره پر دانوں کا نکلنا موقوف هوجاتا ہے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسی ان نے مرض نہیں ہے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابی کے ساتھه انکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نہیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنوںمیں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکھني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پته : — منیجر شفاخانه نسیم صحت
دهلي دروازه لاهور

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوی انیس احمد صاحب جیسا تقریر و تحریر میں ممتاز، نواب وقار الملک کا معتمد، حضرت مولانا محمود حسن صاحب کا پسندیدہ، دوسرا گریجوالت نظر نہیں آتا - پھر کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص دینی خدمات کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے، بجاے اسکے کہ اسکی ہمت افزائی کی جاے، بعض حضرات اپنی تمام توجہ اسکی بے بنیاد عیب چینی میں صرف کردیتے ہیں ؟ کیا یہی طریقہ ہے جس سے نوجوان تعلیم یافتہ حضرات دینی خدمات کیلیے راضی کیے جائینگے ؟

خاکسار ضیاء الدین - ایم - اے - پروفیسر نظارۃ المعارف دہلی -

الہلال:

مولوی قیس صاحب دربھنگوی کا وہ مضمون عرصہ ہوا بغرض اشاعت پہنچا تہا لیکن چونکہ بہت طول طویل تہا اسلیے شائع نہ

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تہانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دنیوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تہوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بہی تعلیم جاری کر دی جاتی ہے، اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکی ہے - دہلی، لکہنؤ، کانپور، سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۴ آنہ قیمت -

حصہ اول الف باتا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

کیا جاسکا اور انہیں اطلاع دیدی گئی کہ صرف اسکا خلاصہ شائع ہوسکتا ہے - انہوں نے اصرار مزید کیا اور اختصار کی اجازت دی - چنانچہ بعد اختصار شائع کردیا گیا کہ ہر طرح کی رائیں بغیر کسی فریق کا ساتھہ دیے شائع کردینی چاہئیں - بہر حال ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کی تحریر مبارک کی اشاعت کے بعد یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ جس سختی کے ساتھہ مخالفانہ رائیں بعض حضرات نے دی ہیں، واقعیت اسکے خلاف ہے - موجودہ عہد قابلیتوں کے فقدان و قحط الرجال کا بتلایا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں کیلیے تو واقعی جامع حیثیات مبلغین کا بہت ہی قحط ہے - ایسی حالت میں چاہیے کہ کام کسی نہ کسی طرح شروع کیا جاے، اور اپنا معیار اتنا بلند نہ کیا جاے کہ کام کے آغاز کی نوبت ہی نہ آے - ہمارا خیال تو یہ ہے کہ خلوص و صداقت ہی سب سے بڑی چیز ہے اور اگر یہ ہو تو بہت سی علمی کوتاہیوں کی بہی تلافی کردیتی ہے -

حصہ دوم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصہ سوم روزہ، زکوۃ، قربانی، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق، نکاح، مہر، ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ہوگا، اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ ابتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیڑہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دار العلوم مدرسۃ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

اپنا فاضل وقت روپیــہ حاصل کرنے مین صرف کیجیــے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیه زیاده حاصل کیجیے - نا تجربه کاري کا خیال نه کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتناکه تین روپیه روزانه چست و چالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا هے - هر جگهه - هر مذهب - هر فرقه اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیه حاصل کرنے میں صرف کر رهے هیں - پهر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیــواسطے لکھیــں - اسکو چهوڑ نه دیں - آج هی لکھیں - امداد ان شده کاریگران هر جگهــه .... کیــا کہتــے هیں ؟ پڑهیــے :

جہجر ضلع رہتک
۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع

میں نے کل خط آپکا پایا جسکا میں مشکور هوں - دو درجن جوڑه مردانه جرابیں حسب هدایت آنجناب ٹهیک بناکر روانه کرتا هوں - یقین هے که یه سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتهه دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حواله دیں تو انکو بهي سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو اسکے خواستگار هیں سکهلا سکتے هیں - میں آپکا ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گ ؛ ز و هیلر اینڈ کمپني ڈپارٹمنٹ نمبر ۳ ، ۵۵، ۱۱-۲
ا ؛ ٦، سی اسٹریٹ - ٢ ١ ٢ ٤

Dept. No. 3.

جام جہـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسی کارآمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم لیٹے میں کرلیے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کرلیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری، و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا ' گدها بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی مرا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آپ هی وهاں جاکر روزگار کرلو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسی معلومات آجتـک کہیں دیکھی نـہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں فلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصـر - افـریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں صفائی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفـر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنـٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے میں - برسوں بگـڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہـری نہـایت خوبصـورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منـگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ عدد معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنـما مل سکتی هیں - اپنا پتـہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منـگوا لیجے -

منیجر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ کل مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

معدے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ایسے سبکو جیکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

۲۰۹
ہر ر ہیڈ کوارٹر

ایم - ایس - عبد الغنی نیمستک - ۲۲ و ۷۳ کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6].

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۲۱۴ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوہاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ ہجري کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دہلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں ہندي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھي مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر وقت حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلن نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماکا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) امیر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دہلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي ہزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خداداد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئے

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وہ اس موالي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا کبي اور وجه سے بالکل نیست نابود هوجاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام قلبي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انسان کے کھانچه میں معجزنما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولی پانچ روپیه

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے جگر اور تلي کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

الهلال کي ششماهي مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب یه خیال هے که [illegible] اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي پهلي اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر [illegible] الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیادہ قیمت نہیں هے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

روزانہ الهلال

چونکه ابهي شائع نہیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے کل داو پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رقلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشي مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت [illegible] زیره گل بنفشه وغیرہ وغیرہ هم سے طلب کریں [illegible] ارسال کي جاتي هے - دي کشمیر کراپر یٹیو سوسائٹي - سري نگر کشمیر

جهان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکی اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چندہ سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے [illegible] اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور [illegible] توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارۃ الجریدہ في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبرہ صندوق البوسته ۱۷۳ استانبول

Constantinople

(1) راسکوپ نلیور واچ گارنٹي ۲ سال معه محصول ہر روپیه آٹهه آنه
(2) [illegible] سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندي [illegible] سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) [illegible] سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات [illegible] مضبوط [illegible] گهڑیوں کي ضرورت هے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلي اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MCLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الآزاد الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ٦٠٤٨
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914

الاسبوع

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق بعض بزرگوں نے ہمیں لکھا ہے کہ الہلال کیوں خاموش ہے ؟ کیا مقصود اصلی حاصل ہوگیا ؟

جواباً گذارش ہے کہ مقصود اصلی تو حاصل نہیں ہوا لیکن حصول مقصد کا جو عملی وسیلہ ہوسکتا تھا اور جو اس درجہ ضروری تھا کہ اسکی تلاش بھی کم از تلاش مقصد حقیقی نہ تھی' الحمد للہ کہ وہ حاصل ہوگیا ہے - ۱۰ مئی کو مسلمانوں کی ایک ایسی عظیم الشان جماعت نے جو ہندوستان میں کسی اہم مسئلہ کیلیے یک جا ہوسکتی ہے ' ۹ - آدمیوں کی ایک کمیٹی منتخب کرلی ہے -

الہلال کا مقصد حصول نتائج ہے نہ کہ محض تسلسل مباحث و ہنگامۂ تحریر و نگارش - ایک با قاعدہ اور معتمد کمیٹی کے قائم ہوجانے کے بعد ہم نے یہی مناسب سمجھا کہ اب اسکے نتائج کا انتظار کریں ' اور دیکھیں کہ کیا صورت حال پیش آتی ہے ؟

دو ہی صورتیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں:

یا تو حضرات ندوہ اصلاحی کمیٹی کا ساتھہ دینے کیلیے طیار ہوجائینگے اور اسکے کاموں میں حارج نہونگے - یا (خدا نخواستہ) بعض نا سمجھہ اور نادان لوگوں کے طفلانہ خیالات سے متاثر ہوکر کوشش کرینگے کہ اپنے استبداد اور شخصیت کے آگے جماعت کی خواہشوں او کوئی چیز نہ سمجھیں -

پہلی صورت میں انشاء اللہ مقصود اصلاح حاصل ہے اور کچھہ ضرورت نہیں کہ جو کام ایک کمیٹی کے ہاتھہ میں دیدیا گیا ہے وہ اخبار کے صفحوں پر لایا جاے -

لیکن اگر خدا نخواستہ دوسری صورت پیش آئی تو پھر مجبوراً ہم سب کا فرض ہوگا کہ " مسئلۂ اصلاح ندوہ " کی طرف پہلے سے بھی زیادہ متوجہ ہوں' اور جو لوگ نادانی سے سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی عظیم الشان جماعت کی منتخب کردہ کمیٹی کی قوت سے بآسانی انکار کردیا جاسکتا ہے' آنہیں بتلا دیں کہ مثل اور بہت سی پچھلی رایوں کے آنکی یہ راے بھی صحیح نہیں ہے' اور ایک ایسی امید کو اپنے دماغ میں جگہ دینا ہے جس کا نتیجہ نامرادی کے سوا اور کچھہ نہ ہوگا -

---

ایسا کرنا نہ صرف اصلاح ندوہ ہی کیلیے ناگزیر ہوگا بلکہ اسلیے بھی کہ بہتر سے بہتر قومی اجتماع اور بڑا سے بڑا جلسہ جو کسی قومی مسئلہ کیلیے منعقد ہوسکتا ہے' وہ یہی تھا جو ۱۰ مئی کو دہلی میں منعقد ہوا - پس ہر اُس شخص کا جو ہندوستان میں کام کرنا چاہتا ہے اور اپنے صدہا سیاسی و غیر سیاسی مقاصد کو محبوب رکھتا ہے ' فرض ہے کہ جماعت کی قوت کے تحفظ اور عام راے کے احترام کے بقا کیلیے اس جلسہ کی واقعی ہستی و وقعت کو ہر حال میں قائم رکھے ' اور ایک لمحہ کیلیے بھی ان لوگوں کی مہلک کوششوں کو کامیاب ہونے نہ دے جو محض اپنے وقتی اور شخصی منافع کیلیے آمادہ ہوگئے ہیں کہ کسی طرح اس جلسہ کی قوت سے انکار کردیں ' اور اس طرح مسلمانوں کو انکے اعمال حیات کے سب سے بڑے آلہ سے محروم کردیں -

---

پس ہم انتظار کر رہے ہیں کہ اصلاحی کمیٹی کو حضرات ندوہ کی جانب سے قطعی جواب کیا ملتا ہے ؟ اسکے بعد اپنی راہ اختیار کرینگے -

ہم نے سنا ہے کہ طرح طرح کی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ کسی طرح سعی اصلاح و اصلاح سے پہلے ریاست بھوپال اور ریاست رامپور کے ملتوی شدہ وظائف کھل جائیں - سنا ہے کہ اس غرض سے بعض لوگ بھوپال جائینگے -

لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ جن لوگوں نے ۱۰ - مئی کے عام قومی فیصلہ کا ساتھہ دینے اور اسکی مخالفت کے خیال خام سے باز آجانے کا ابتک اعلان نہیں کیا ' انہیں کیا حق ہے کہ وہ اُن اعانات کے لیے دست طلب بڑھائیں جو " تا وقت اصلاح " کی شرط کے ساتھہ ملتوی کر دی گئی ہیں !

بالآخر ۱۲ - جون کو " زمیندار لاہور " کی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی - گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر پٹمین اور اپیلانت کی جانب سے مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا پیرو کار تھے -

اس مقدمہ کیلیے انتظام کیا گیا تھا کہ مشہور مسٹر نارٹن کی خدمات حاصل کی جائیں - خود مسٹر موصوف کو بھی اس مقدمہ سے اسقدر دلچسپی تھی کہ وہ نہایت شوق سے لاہور جانے کیلیے مستعد تھے -

لیکن افسوس ہے کہ وقت پر اطلاع نہیں دیگئی ' اور ۱۵ - جون تک کیلیے وہ ایک دوسرے بڑے مقدمے کے واسطے روک لیے گئے -

---

کار روائی دو دن تک جاری رہی - اُن تمام مضامین کے قابل اعتراض حصوں پر بحث ہوئی جو دوسری ضمانت اور آخری ضبطی کا موجب قرار دیے گئے ہیں - ضمناً یہ مسئلہ بھی چھڑ گیا کہ " گورنمنٹ " کا مفہوم حقیقی کیا ہے ؟ وہ حکام و اشخاص جو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں' یا کوئی اور شے جو ایک بالا تر نظامی قوت ہے ؟

مسٹر فضل حسین نے بمبئی لا رپورٹ سے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا جسمیں لکھا ہے کہ " گورنمنٹ کے خاص خاص افراد کے متعلق تنفر پھیلانا خود گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانا نہیں ہے ' کیونکہ افراد آتے جاتے رہتے ہیں ' مگر گورنمنٹ ہمیشہ مستقل رہتی ہے "

فیصلہ ابھی محفوظ ہے - ہم آیندہ اشاعت میں تفصیلی طور پر لکھینگے -

تار کا پتہ - اندرشہ

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

— * —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی ضرور قبول کر آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بڑا نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزا اور گنجی فوراً تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون اور سوت روزانہ نرخ پر مہیا کرتی ہے جو کام ختم ہوا آپکے روزانہ کیا اور اسی سے روپیے بھی حاصل کیے اور لطف یہ کہ شائقہ ہی بنانے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

ایسے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— * —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے خال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لی - گروند راؤ پلیکر - (بلاری) میں کلوز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگاکر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

... اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - قیمت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سلہٹ -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایم - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

مسئلۂ مساجد و قبور [illegible] پور

بنگال مسلم لیگ

پرسوں شب کو مسلم لیگ بنگال کا ایک جلسہ منعقد ہوا ' اور اسمیں یہ مسئلہ باقاعدہ پیش ہوا کہ ۵ - جون کے جلسے کي جو فرضي اور مصنوعي کارروائي اخبارات میں بذریعۂ تار بهیجي گئي ہے وہ کیوں بهیجي گئي اور کس نے بهیجي ؟

سکریٹري صاحب نے بیان کیا کہ انہیں اس تار کي کوئي خبر نہیں اور نہ کسي دوسرے ذمہ دار شخص نے لیگ کے دفتر سے بهیجا ہے !

بہر حال ایک با قاعدہ تجویز اسکے متعلق منظور ہوگئي ' اور قرار پایا کہ سکریٹري اسکي تغلیط اخبارات میں بهیجدیں -

جب اس تار کے مضمون کی مصنوعیت و کذب بیاني تسلیم کرلي گئي ' تو اب ہمیں اس سے کچهہ بحث نہیں کہ وہ تار کس نے بهیجا اور کیوں بهیجا ؟

مسئلۂ مساجد کي موجودہ حالت یہ ہے کہ ابتک کوئی با قاعدہ جواب ہز اکسلنسي کي جانب سے نہیں آیا ہے - غالباً جولائي کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ تشریف لائینگے - یہ بالکل آخري فرصت ہے جو انکے سامنے ہے - امید ہے کہ وہ اپني مشہور دانشمندي کا اس موقع پر بهی ایک یادگار نمونہ پیش کرینگے اور لیگ اور انجمن دفاع کے قائم مقاموں سے ملکر مسلمانوں کو انکی سب سے بڑي بیچینی کے طرف سے اطمینان دلا دیں گے -

---

مسلم یونیورسٹي

ایسو سي ایشن کے متعلق گذشتہ اشاعت میں ہم نے خواہش کي تهي کہ صدر دفتر ۱- جون کي جگہ کوئي دوسري تاریخ مقرر کردے تاکہ کافي لوگوں کو شریک کار ہونے کا موقعہ ملے - ہم نہایت خوش ہیں کہ اس سے قبل هي مسٹر محمد علي کی درخواست پر ایک ماہ کی مہلت اور بڑها دي گئي ہے ' اور اب آخري تاریخ الکٹوریٹ کے درج رجسٹر ہونے کي ۱۵ - جون کي جگہ ۱۵ - جولائي قرار پائي ہے - ہم سکریٹري کمیٹي کي اس فراخ دلی اور قابل تعریف مستعدي کے شکرگذار ہیں ' اور سمجهتے ہیں کہ انہوں نے اپنا انتہائي فرض ادا کر دیا - اب عام تعلیم یافتہ حضرات اور زمینداران و ٹیکس ادا کنندگاں کا فرض ہے کہ اس مہلت سے پورا پورا فائدہ اٹهائیں اور فیس داخلہ و سال اول بهیجکر بکثرت شریک کار ہوں -

ممکن ہے کہ بعض اصحاب کو خیال ہو کہ فیس کي بهي قید لگا دي گئي ہے - لیکن ایسا خیال کرنا بڑي هي چهوٹے درجہ کي بات ہوگي - ان طبقوں کے حضرات کو ایسے منسوبات سے بهی اپنے تئیں محفوظ رکهنا چاهیے - دس روپیہ سالانہ کوئي ایسي بڑي رقم نہیں جو ٹیکس پیرز اور زمینداروں کیلیے قابل ذکر ہو -

ادنی قسم کا ہوانا سگار بهي دس روپیہ سیکڑہ سے کم میں نہیں ملتا - کتنے هي ارباب استطاعت ہیں جو ہر ماہ دو چار ڈبے ضرور ہی سگار کے پهونک ڈالتے ہونگے - یہی سمجهہ لیں کہ سال میں ایک سو سگار کم پیے !

[...]چي بائسکوپ کمپنی

بعد کي خبروں سے معلوم ہوا کہ کرانچي کي جس سینی میٹوگراف کمپني نے [...]ظیم " نامي قصے کي فلم دکهلا کر اسلام و پیروان اسلام کي [...]اري کي ایک نہایت شرمناک کوشش کي ہے ' اسکے [...]جنگ ڈائرکٹر کا نام مسٹر گرین فیلڈ ہے -

بعض واقعات جو مقامي اینگلو انڈین معاصر میں شائع ہوے [...] انسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت سرکش اور مغرور آدمي اور نہایت بے پرواهي سے کہتا ہے کہ جن لوگوں کو میرے تماشے سے دکهہ پہنچتا ہو ' وہ تماشہ گاہ سے نکل جائیں - ہم نے یہ پڑهکر کہا کہ سچ ہے - جس قوم کو اسکي قسمت نے اپنے تخت اقبال و عزت کے چهوڑنے پر مجبور کیا ہو ' اسکے لیے اس شریر منیجر کا یہ کہنا بالکل ٹهیک ہے کہ میرے تماشہ گاہ کو چهوڑ دو - اصل میں یہ سب باتیں قومي ذلت و ادبار کا نتیجہ ہیں - جو قوم ذلیل سمجهہ لي جاتي ہے ' اُسے مسلط قوم کا ہر ادنی سے ادنی فرد بهي ذلیل و حقیر سمجهتا ہے - اسکي کوئي هستي هي تسلیم نہیں کي جاتي - جذبات و معتقدات کا پاس کرنا تو بڑي بات ہے :

> جرم منست پیش تو گر قدر من کم ست
> خود کردہ ام پسند خریدار خویش را !

یہ واقعہ کوئي تازہ واقعہ نہیں ہے - غالباً سنہ ۱۸۸۰ میں ایک تهیٹریکل کمپني نے کسي مشنیري شخص سے ایک ڈراما لکهوایا تها ' اور اسمیں واقعۂ افک کي بنا پر ایک ابلیسانہ تہمت تراشي کي گئي تهي - اسي طرح گذشتہ سال دهلي میں بهي ایک کمپني نے حضرۃ اسماعیل (ع) کے متعلق ایک فرضي قصہ کي فلم منگوائي اور پبلک میں اس سے سخت جوش پهیل گیا - قانون موجود ہے جو کہتا ہے کہ ہر مذہب کے جذبات کا پاس و لحاظ رہے - پینل کوڈ بهي ہے جسکي دفعہ ۱۵۱ ' ۱۵۲ ' اور ۲۹۸ کہتي ہے کہ کوئي فرقہ کسي دوسرے فرقے کي مذہبي توهین نہ کرے اور قوموں کو باهم اشتعال نہ دلایا جاے - بے طرفدار حکومت بهي اپنے دبدبۂ و سطوت کے ساتهہ قائم ہے اور اُسکے اصول حکومت کي پہلي سطر یہ ہے کہ کسي مذهب کي تحقیر و تذلیل نہو - یہ سب کچهہ ہے ' تاهم اسکو کیا کیجیے کہ ان میں سے ہر شے بیکار ہے جب تک اُس سے کام لینے والے بهي اپنے اندر قوت نہ رکهتے ہوں - قومي ذلت و ادبار ایک ایسا زخم ہے جسکے لیے کوئي مرہم مفید نہیں ہوسکتا ! قوت ہو تو پهر قانون کي بهي ضرورت نہیں - یہ روح حیات نہیں تو تمام چیزیں بیکار ہیں - مردہ لاش سامنے پڑي ہو تو مغرور اور سرشار نخوت قدموں کو ٹهکرانے سے کون روک سکتا ہے ؟ قانون بہت کریگا تو بعد کو سزا دیدیگا ' لیکن جو شیشہ ٹوٹ چکا اُسکے جوڑنے کیلیے مرہم پٹي بیکار ہے !

آہ ! تم نے قرآن کو بالکل بهلا دیا ' جسنے ملکۂ سبا کي زباني ان تمام مصائب کي اصلي علت پہلے هي بتلا دي تهي : ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوها ' و جعلوا اعزۃ اهلها اذلۃ و کذالک یفعلون ! (۲۷ : ۳۲) .

مسٹر گرین فیلڈ

تاهم مسٹر گرین فیلڈ کو معلوم ہونا چاهیے کہ زخمي شیر کو زخمي سمجهہ لینے میں تو کوئي غلطي نہیں ہے ' لیکن زخمي شیر کو زخمي بهیڑیا سمجهہ لینا صحیح نہوگا - مسلمان اپني غفلت و ترک عمل کے هاتهوں *خواہ کتنے هي* ذلیل و حقیر ہوگئے ہوں ' تاهم ابهي وہ وقت نہیں آیا ہے کہ دنیا کي سب سے بڑي بے داغ زندگي کے متعلق ایسي ناپاک جسارتیں دیکهیں اور اپنے تئیں طاقت سے محروم پاکر خاموش ہو رہیں - دنیا میں گو سب سے بڑي طاقت حکومت و فرمان روائی سمجهي جاتي ہے ' لیکن حکومت کے بغیر بهي دنیا میں بہت کچهہ ہوسکتا ہے اور ہوا ہے -

وہ اس قسم کي مفتریات پر محض اس وجہ سے غضبناک نہیں ہوتے کہ انکا مذہبي اعتقاد اس سے زخمي ہوتا ہے ' بلکہ صرف اسلیے کہ سچائي کے عالمگیر اصول پر حملہ کیا جاتا ہے ' اور محض افتراء اور بہتان کے ذریعہ اپنے مذہبي عداوت و بغض کا مقصد حاصل کرنے کي ناپاک کوشش کي جاتي ہے - وہ اپنے مخالفوں سے رعایت کے طالب نہیں ہیں بلکہ صرف سچ بولنے کے !

شذرات

... اور یونان

... کے آثار و علائم

صدیوں کي اسلامي آبادیاں لٹ گئیں' ظلم و غارت اور وحشت و سفاکي کا نشانه بنیں' لاکھوں مسلمان بے سرو سامانی کے ساتھه ترک وطن پر مجبور ہوے' ریاست ھاے بلقان و یونان کي فوجي و غیر فوجي جماعتوں نے آنکے ساتھه جو کچھه سلوک کیا' وہ تمام عالم کو معلوم ھے' اور اسکو ایک بار اور یاد کرلینے کیلیے سینٹ پیٹرز برگ کے نیم سرکاري اخبار " نووي ریمیا" کے نامه نگار موسیو مشکوف کا یه بیان کافي ہوگا:

" آجتک کسي وحشي سے وحشي ملک و قوم نے بھي اپنے بے بس اور مظلوم محکوموں کو اس تباھی و بربادي اور وحشت و سفاکی کے ساتھه ترک وطن پر مجبور نه کیا ہوگا' جسطرح ھزاروں فاقه مست مسلمان عورتیں اپنے شیر خوار بچوں کو گود میں لي ہوئیں اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی انگلیاں پکڑي ہوئیں' ناگہانی فرار پر مجبور کي گئیں' اور جنکا وجود فی الحقیقت انسان کی محبت حیات کا ایک درد انگیز ترین نمونه ھے - وہ ان مصائب میں گرفتار ہو چکی ھیں جن سے زیادہ تلخی موت میں بھی نہوگی' تاهم موت سے بچنے کے لیے نئی زمینوں کو تلاش کر رھی ھیں ! "

یه سب کچھه ہوا اور ہو رہا ھے' مگر نه تو " انساني مصیبت " کے مفہوم کا اس تمام عرصهٔ وحشت و سفاکي میں خود یونان کو احساس ہوا' اور نه یورپ کي دارالحکومتوں ھي میں اسے چنداں اھمیت دي گئي -

لیکن اب جبکه اس قومي ھجرۃ اور ترک وطن کا ایک خفیف سا سبق یونان کو دیا گیا اور تھریس و ایشیاے کوچک سے یوناني نکلنے پر مجبور ہوے' تو یکا یک دنیا کا گم گشته " اخلاق " پھر نمودار ہو گیا - " انسانیة " اور " انصاف و عدالة " کے فراموش شدہ الفاظ جنکے معاني کے سمجھنے کي اینھنس یا لندن و پیرس میں کبھي کوشش نہیں کي گئي تھي' یکایک یونان کو یاد آگئے' اور " ظلم و سفاکي" کا مرثیه جسکے غم آلود ترانوں کیلیے سرزمین مغرب میں کل تک ایک نا تمام آہ بھي نه تھي' اب اس درد و حسرت کے ساتھه شروع ہوگیا که عجب نہیں' یورپ کي وزارت خارجیه کي تمام مجلسیں صف ماتم بچھا دیں' اور ھر طرف سے آہ و بکا کے نعرے بلند ہوجائیں !

شاید آجتک دنیا کي نظر عبرۃ کیلیے اس سے زیادہ دلچسپ تماشه کوئي نه ہوا ہوگا که یونان' یعني گذشته دو سالوں کے سوانح مظلمه و حوادث الیمه کا یونان' اپنے ایک وزیر کي زباني ۱۳ - جون کو یوناني چیمبر میں اعلان کرتا ھے: " ترک جس تشدد اور جبر کے ساتھه یونانیوں کو انکے گھروں سے نکال رھے ھیں اسکي نظیر تاریخ میں نہیں ملیگي - انکا ارادہ ھے که وہ رعایا جو ایک زمانهٔ دراز سے وھاں بستي آئي ھے' یکایک نکال باھر کي جاے " !

الله الله' یونان کي زبان بھي اب " تشدد اور جبر" کے لفظ سے آشنا ہوگئي' اور اُسے بھي ایسے مظالم کي شکایت ھے جسکي " نظیر تاریخ میں نہیں ملیگي " ؟

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون و اذا کالوا هم او وزنوا هم یخسرون ! الا یظن اولائک انهم مبعوثون لیوم عظیم ؟ (۸۳ : ۱)

کیا ھي تباھي و بربادي ھے ان لوگوں کیلیے جو لوگوں سے اپنے لیے لیتے ھیں تو پورا پورا ماپ کر لیتے ھیں' لیکن دینے کا وقت آتا ھے تو چاھتے ھیں که کم کرکے دیں ! افسوس ! کیا انھیں اس بات کا کچھه خیال نہیں که ایک بڑا ھي سخت دن آنے والا ھے' اور اسمیں جواب دھي کیلیے کھڑا ہونا پڑیگا ؟

مسیحي دنیا نے اگر صداقت اور راست بازي میں تمدن و علوم کي طرح اتنی ترقي نہیں کي ھے که مسلمان و مومن بن جاے' تو کاش وہ مسیح ھي کي سچي پیرو ہوجاتي جسکا مقدس قول متي نے ھمیں سنایا ھے : " تو اپنے بھائی کے ساتھه وھی کر جو تو چاھتا ھے که وہ تیرے ساتھه کرے " !

۱۲ - سے ۱۴ - تک کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا ھے که حکومت یونان یونانیوں کی جلا وطني کے واقعه کو نہایت رنگ آمیزي کے ساتھه شائع کر رھی ھے - چھه جہاز یوناني جلا وطنوں کو جزائر ایجین میں پہنچا رھے ھیں - بیس ھزار سے زیادہ ایشیاے کوچک سے ایران چلے آئے ھیں - پچاس ھزار کے قریب وسط ایشیا کے سواحل پر آمادۂ سفر ھیں -

لیکن جو تار ۱۲ کو قسطنطنیه سے آیا ھے' اس سے معلوم ہوتا ھے که یوناني اظہارات کو باب عالي کے اندر چنداں اھمیت نہیں دي گئي - طلعت بے نے اعلان کیا ھے که بلا شبه ایوالي میں بعض ترک افسروں سے کچھه زیادتي ہوئي تھي لیکن انھیں موقوف کردیا گیا - باقي تشدد اور سختي کے جو اظہارات اینھنس سے کیے جا رھے ھیں' وہ مبالغه آمیز ھیں !

۱۴ - کا تار ھے که یونان کے سفیر نے باب عالي میں ایک نوٹ پیش کیا ھے جسمیں لکھا ھے که اگر تشدد کا انسداد نہوا تو اسکے نتایج کے هم ذمه دار نہیں !

یوناني وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوے کہا که اگر حالات میں تبدیلي نه ہوئي تو یونان فقط رونے ھی پر اکتفا نہیں کریگا ! -

بھر حال ترکی اور یونان کے ایک قریبي جنگ کا جو ظن غالب تمام یورپ میں کیا جا رھا تھا' یقین کیا جاتا ھے که اسکے سریع النتائج آثار شروع ہوگئے ھیں' اور جونہي دولت عثمانیه کے آخري جنگي جہاز بوسفورس میں پہنچ جائیں گے' اعلان جنگ ہو جائیگا -

اصل یه ھے که جس دن سے پرنس سعید حلیم کي وزارت نے اپنے تعجب انگیز اور محیر العقول عسکري انتظامات اور فوري اصلاحات شروع کیں' اور پھر جس دن سے انور پاشا کي وزارت جنگ کا اعلان ہوا' اُسي وقت سے یه امر قطعي سمجھه لیا گیا تھا که ان طیاریوں کا مقصود یقیناً کوئي قریبي جنگ ھے اور ترکي نے فیصله کرلیا ھے که حکومت کي بقیه هستي کو برقرار رکھنے کیلیے ایک مرتبه اور میدان جنگ میں نکلے اور اپنے نئے بحري همسایه سے ایک فیصله کن مقابله کرلے : وما تشاؤن الا ان یشاء الله - ان الله کان علیماً حکیما -

---

الهلال

۲۲ رجب ۱۳۳۲ هجري

ادبیات

مرزا غالب مرحـوم کا غیر مطبوعـه کـلام

مصائب غدر ' قلعهٔ معلی کي تباهي ' وفاداري و بغاوت کي ایـک قـدیمي حـــکایت !

مرزا غالب مرحوم کا سال وفات " آه غالب بمرد " هے - یعني سنه ۱۲۸۵ هجري -

اس لحاظ سے في الحقیقت انکا شمار موجوده عصر جدید کے عهد میں هونا چاهیے - هندوستان میں پریس سترهویں صدي عیسوي کے اواخر میں رائج هوچکا تها اور غدر سے پہلے خود دهلي میں حاجي قطب الدین وغیره تجار کتب نے بعض پریس قائم کردیے تهے - پس انکو اپني تصنیف و تالیف کیلیے ابتدا هي سے پریس موجود ملا ' اور اپنے حاصل عمر کو اشاعة و طباعة کیلیے غیروں پر چهوڑکر دنیا سے چلے جانے کي مصیبت سے دو چار هونا نه پڑا جو في الحقیقة کسي صاحب کمال کیلیے زمانهٔ گذشته کي سب سے بڑي مصیبت اور سب سے بڑا جانکاه صدمه رها هے -

انکی کلیات نظم و نثر اور مکاتیب و رسائل اردو و فارسي کي تمام کتابیں باستثناء اردوے معلی (جو انکے انتقال کے بعد مرتب هوئي) انکي زندگي میں خود انهیں کي زیر نگراني شائع هوچکي تهیں - دیوان فارسي غالباً سب سے پہلے مطبع اوده اخبار لکهنو (نولکشوري پریس) میں خود چهپوایا - اسي طرح پہلے مهر نیمروز ' پهر مع دستنبو و مکاتیب فارسیه باسم پنج اهنگ شائع کي - قاطع برهان ' درفش کاویاني ' نامهٔ غالب ' تیغ تیز وغیره دهلي میں چهپوائیں - دیوان اردو بهي غالباً پہلے مطبع اوده اخبـــار میں اور پهر مکرر سه کرر دهلي و لکهنو میں چهپوا کر شائع کیا -

لیکن معلوم هوتا هے که آخري زمانے میں جسقدر اردو کلام کها گیا ' وه نئے ایڈیشنوں میں داخل نهیں هوا - جو پہلا ایڈیشن غدر سے پہلے دهلي میں چهپا تها ' اسي کي نقلیں چهپتي رهیں - بخلاف کلیات نظم فارسي کے جسکا پہلا ایڈیشن اور موجوده ایڈیشن ' دونوں میرے پاس موجود هیں ' مگر دونوں کے قصائد و غزلیات و قطعات وغیره کي تعداد میں بهت بڑا فرق هے - پہلے ایڈیشن میں ملکهٔ وکٹوریا کي مدح کا قصیده :

دور روزگارها نتوانند شمار یافت
خود روزگار انچه دریں روزگار یافت

اور ۳۳ - واں قصیده سر اکلینڈ کالون والا :

بهرکس شیوهٔ خاصي در ایثارست ارزاني
ز من مدح و ز لارڈ ایلـــن بر اگنجینه افشاني

اور لارڈ کیننگ کے دربار آگره اور عطاے خطابات کي تبریک :

ز سال نو دگر لبے بروبي کار آمد

وغیره قصائد هیں - اسي طرح سر سالار جنگ اعظم کي مدح کا مشهور قصیده :

شرطست که داستان نه گویم

بهي نهیں هے که یه غدر کے بعد لکها گیا -

اس سے معلوم هوتا هے که فارسي کلیات نظم کے هر ایڈیشن میں نیا کلام شامل کردیا جاتا تها -

مگر افسوس که اردو دیوان کي قسمت اس بارے میں نارسا رهي اور نیا کلام اسمیں شامل هوتا نه رها - اسکا ثبوت وه متعدد غزلیں ' قطعات ' رباعیاں ' اور بعض اردو قصائد هیں جو بعض حضرات کے پاس قلمي موجود هیں اور مطبوعه دیوان میں انکا پتــه نهیں -

اس قسم کے غیر مطبوعه کلام میں سے دو اردو رباعیاں میں نے اُس مطبوعه نسخه کے حاشیه پر خود میرزا صاحب کے هاتهه سے لکهی هوئي دیکهي هیں ' جو انهوں نے خواجه فخر الدین حسین دهلوي مصنف سروش سخن کو دیا تها - اور دو قصیدے ' دو قطعے ' ایک قطعهٔ تاریخ ' تین غزلیں دیوان اردو کے اُس قلمي نسخه میں هیں جو نواب سعید الدین احمد خانصاحب طالب رئیس دهلي کے پاس موجود هے - اس مرتبه دهلي میں وه نسخه چند دنوں تک میرے پاس رها اور میں نے تمام غیر مطبوعه کلام کي نقل لیلی - اسکے لیے میں نواب صاحب موصوف کا شکر گذار هوں -

ان نظموں میں اُردو کا ایک مختصر قصیده هے جسے آج بسلسلهٔ ادبیات شائع کیا جاتا هے - یه بالکل نئي چیز هے اور عـلاوه غیر مطبوعه هونے کے اس سے مرزا مرحوم کے حالات و سوانح پر بهي مزید روشني پڑتي هے -

(قصیـــده)

اس قصیدے کے پڑهنے سے معلوم هوتا هے که اُس زمانے میں کوئي سرکاري دربار ۱۳ - جنوري کو منعقد هوا تها جسمیں حسب معمول مرزا صاحب کو بهي مدعو کیا گیا - لیکن جب وهاں پہنچے تو انکي عزت قدیمانه کے مطابق نشست و ترتیب کا کوئي انتظام نه تها - حتی که انهیں نهایت هي ادنی صف میں کرسي ملي - یه دیکهکر سخت متاسف هوے که قدیمي باتیں خواب و خیال هوگئي هیں :

اُس بزم پر فـروغ میں اس تیره بخت کو
نمبـر ملا نشست میں از روے ۲۱ - ام

" از روے اهتمام " یعنی از روے قاعده و ترتیب دربار جسمیں یه بهت پیچهے اور عام صفوں میں بٹهاے گئے هونگے -

اس حالت کو دوسروں نے بهي محسوس کیا اور اشاره هوئے که :

دربار میں جو مجهه په چلي چشمک عوام

الحمد لله که پیغمبر اسلام کي زندگي بائبل کے یسوع کي طرح ایک مجہول و مخفي زندگي نہیں ہے جسکي زندگي کے تیس سالوں میں سے صرف آخري دو سالوں کے متفرق حالات دنیا کو معلوم ہوے ہیں' اور وہ بھي اسقدر بے اصل' باہم متضاد' باہمد گر معارض' مختلف الروایة' اور توہم آمیز ہیں کہ انکي تصحیح و تطبیق سے عاجز آکر امریکہ کے بعض آزاد حلقوں نے سرے سے یسوع کے وجود ہي سے انکار کردیا ہے! اس کرۂ ارضي پر صرف پیغمبر اسلام هي کي زندگي ایک تنہا زندگي ہے' جو ایک کھلي ہوئي کتاب کي طرح تیرہ سو برس سے دنیا کے سامنے ہے' اور اسکي حیاة مقدسہ و مطہرہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ بھي مخفي و مستور نہیں ہے!

وہ نہ تو یسوع کي طرح اپنے ملک سے آغاز عمر هي میں مفقود الخبر ہوگیا' نہ اس نے مصر کي متمدن و عیش پرست آبادیوں میں ایک طویل و مجہول زندگي بسر کی' اور نہ هي اس نے یسوع کی طرح اپني زندگي کا حصۂ شباب اور امتحان و آزمایش کا سب سے بڑا دور دنیا کي نظروں سے اوجھل رهکر صرف کیا - جس طرح اسکي واضح اور سادہ تعلیمات میں تثلیث و کفارہ کے سے عقل دشمن رموز هین نہیں' بالکل اسي طرح خود اسکي زندگي میں بھي یسوع کے سي سالہ اسرار حیات کي طرح کوئي راز نہیں - وہ انسانوں میں رہا اور ایک کامل ترین انسان کي بے داغ اور معصوم زندگي بسر کي - جس طرح اسکي زندگي اس وقت سب کے سامنے تھي' اسي طرح آج بھي سب کے سامنے موجود ہے!

پس ایک ایسي عالم اشکارا زندگي کیلیے جو دو پہر کے سورج کي طرح سب کے سامنے هو اور جسکي زندگي کي کوئي بات بھي غیر معلوم نہ رهي هو' جھوٹے قصے گھڑنا اور انہیں علانیہ تماشہ گاهوں میں دکھلانا' نہ صرف اسي خاص قوم هي کے جذبات کي تذلیل ہے' بلکہ فی الحقیقت بیسیوں صدي کي ادعائي روشني کے اندر اخلاق کو ذبح کرنا اور راستي و حقیقت کو علانیہ شیطان کے مذبح پر قربان کرنا ہے - یہ انسان کے اخلاقي موت کا ایک ناپاک منظر ہے جسپر کوئي راستي پسند انسان ماتم کیے بغیر نہیں رهسکتا!

اگر ان لوگوں کو قدیم زمانے کے مشہور اور عظیم المرتبة انسانوں کے متعلق شرمناک حکایتوں کے دیکھنے کا شوق ہے' تو اس ابلیسی مکر و افتراء کي جگہہ کیوں نہیں ان واقعي قصوں اور مستند حکایتوں کے عظیم الشان ذخیرہ کی طرف بڑھتے' جو خیر سے خود بائیبل کی کي مجلدات کے اندر موجود ہے' اور جو اس پر فخر تاریخ مسیحیت کے علاوہ ہے جسکی اخلاقی فتح مندیاں پہلی صدي عیسوي سے لیکر پندرهویں صدي تک برابر جاري رهیں' اور جو در اصل انساني نفس پرستی و بہیمیت کی ایک ایسي مکروہ سرگذشت ہے' جسکي نظیر دنیا کي وحشي سے وحشي قوموں میں بھي نہیں ملسکتي -

جس زندگي کے تیس سال مجہول و غیر معلوم هیں' وهي پر اسرار زندگي ایسي حکایتوں کیلیے زیادہ موزوں هوسکتي ہے - اگر کسي وجہ سے اسے مستثنی کر دیا جاے' جب بھي ان هزارها مسیحي ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاهوں کے اخلاقي اسرار و خفایا بے حد و شمار هیں' جو گذشتہ ایک هزار سال تک تمام مسیحي یورپ میں خدا کے الموتے بیٹے کي اخلاقي وراثت کے مالک رہے میں' اور روم اور هسپانیہ کے چرچوں کي تاریخ تو ابھی دنیا سے معدوم نہیں هوئی ہے!

هم آیندہ کسي قدر تفصیل سے اس موضوع پر لکھینگے' اور مسٹر گرین فیلڈ کے تماشہ گاہ کیلیے بعض دلچسپ قصص و حکایات کا ذخیرہ پیش کرنے کي کوشش کرینگے تاکہ وہ انمیں سے چند [illegible] روایات چھانٹ کر فلم بنانے کیلیے ولایت روانہ کر سکیں - وہ "عظیم" کے فرضي قصے کي طرح محض افتراء و کذب پر مبني نہونگي' بلکہ مقدس نوشتوں اور تاریخ کلیسا کے مسلم واقعات سے اخذ کي جائیں گي جنکي تصدیق خود مسٹر گرین فیلڈ کے روحاني آباء و اجداد کر چکے هیں -

آخر میں هم کہدینا چاهتے هیں کہ اسلام حضرة مسیح علی نبینا و علیہ الصلواة والسلام کا احترام کرنے میں تنگ دل نہیں ہے - یہ جو کچھہ لکھا جاتا ہے اس سے مقصود صرف بائبل کے پیش کردہ یسوع کي زندگي ہے - جو لوگ کانچ کے گھر میں رهکر لوہے کے ستونوں پر پتھر پھینکتے هوں انہیں اپني هستي کي قوت بھي معلوم هوجاني چاهیے -

---

پریس ایکٹ

کانگریس کا ڈیپوٹیشن انگلستان میں مجوزہ اصلاحات انڈیا کونسل کے متعلق سعي و جهد کرنے کے علاوہ پریس ایکٹ کے متعلق بھي قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے - حال میں مسٹر مظہر الحق نے پریس کانفرنس کے سامنے اس ایکٹ کے متعلق ایک مفصل تقریر کي تھي جسکا خلاصہ هم درج کرتے هیں:

"میں قانون مطابع سنہ ۱۹۱۰ کے عملي نتائج پریس کانفرنس کے سامنے بیان کرنا چاهتا هوں - سنہ ۱۹۱۰ ع میں هندوستان میں ایسے جرائم کی کثرت هو رهي تھي جن میں جبر و اشتداد سے کام لیا گیا تھا - اس وقت مناسب خیال کیا گیا کہ اخبارات کي تحریروں پر سرکاري نگرانی قائم کی جاے - لارڈ منٹو کی اصلاح یافتہ کونسل کا سب سے پہلا کام یہي تھا - مگر جو قانون نافذ کیا گیا وہ اس قدر سخت تھا کہ سر لارنس جنکنس کا (جن کا ممتاز ترین ججوں میں شمار کیا جاتا ہے) قول ہے کہ بائیبل جیسي مقدس کتاب بھي اس قانون کي گرفت میں لائي جا سکتي ہے - اس زمانہ میں جو لوگ وائسراے کي کونسل میں اهل هند کي طرف سے قائم مقام تھے وہ بھي سخت شش و پنج میں تھے - انہیں اس امر کا علم تھا کہ اخبارات کي شورش انگیز تحریروں پر نگراني رکھنے کي ضرورت ہے - مگر وہ اس کے ساتھہ اس بات کے بھي خواهشمند تھے کہ هماري جائز آزادي میں کسي طرح کا فرق نہ آنے پائے - اگرچہ اس بارہ میں حکام کو مطلوبہ اختیارات عطا کر دیے گئے' مگر اس امر کي بھي کوشش کي گئی کہ جن لوگوں پر اس قانون کا اثر پڑتا تھا انہیں اس امر کا اختیار دیا جائے کہ عمال کي کارروائي کے جائز یا حق بجانب هونے کی آزمایش کرسکیں - مسٹر سنہا نے جو اس زمانہ میں قانوني ممبر تھے' اس بات کي دھمکي بھي دي تھي کہ اگر اس ایکٹ میں اس مضمون کي شرط داخل نہ کي گئي اور اهل هند کو هائي کورٹوں میں اپیل کرنے کا اختیار نہ دیا گیا تو میں استعفا دیدونگا -

بدقسمتي سے وہ خطرے بعد میں صحیح ثابت هوے - اس ایکٹ کي تحت میں اس قسم کي کارروائي عمل میں لائي گئي جسکا قانون وضع کرتے وقت کسي کو وهم و گمان بھي نہ تھا - مثال کے طور پر اخبار کامریڈ دهلي کا معاملہ پیش کیا جاسکتا ہے جسنے بدقسمتي سے ایک پمفلٹ کو جو یورپ میں شائع کیا گیا تھا دوبارہ چھاپ دیا - گورنمنٹ هند نے ظاهر کیا نہ اس پمفلٹ کي اشاعت سے هز مجسٹي کي مسیحي رعایا کي توهین و تذلیل مقصود ہے - اس بنا پر اس نے اخبار کامریڈ کے وہ تمام پرچے جن میں پمفلٹ شائع کیا گیا تھا' سرکاري طور پر ضبط کرلیے - حکام کي اس کار روائي کا هائیکورٹ کلکتہ میں مرافعہ کیا گیا - هائیکورٹ کے تین ممتاز ججوں نے جنمیں سر لارنس جنکنس بھي شامل تھے' اپیل کي سماعت کي اور یہ فیصلہ کیا کہ هماري راے میں ایڈیٹر کامریڈ نے کسي جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے' بلکہ اس پمفلٹ کو دوبارہ چھاپنے میں ایک قابل تعریف مقصد اسکے پیش نظر تھا -

کیا انگریزي قوم کا کوئي فرد ایک دن کے لیے بھي اس قسم کے قانون کو قلمروے برطانیہ کي "ٹیوچر" میں رکھنا گوارا کرسکتا ہے؟

و اجلال کے سوا کسی مصیبت کا کبھی تصور بھی نہیں ہوا تھا ' اور جو ہمیشہ اُن کروروں انسانوں کو جنکی آبادیاں کابل کے کوهستان سے لیکر آسام کے جنگلوں تک پھیلی ہوئی تھیں ' اپنے سامنے سربسجود پاتے تھے ' کون تھا جو سنگ و آھن کا دل و جگر پیدا کرکے بھی یہ دیکھہ سکتا تھا کہ وہ چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح گلیوں میں مارے جائیں' اور انکی لاشیں اُس عظمت رفتہ کا افسانۂ ماتم سنائیں ' جو چند روز پیشتر تک دنیا میں صرف اُنہی کیلیے تھی ؟

غدا سمراً بین الانام حدیثهم
وذا سمر یدمي المسامع کالسمر!
تحیة مشتاق والف ترحم
علی الشهداء الطاهرین من الوزر!

ان الملوك اذا دخلوا قریة ' افسدوها جعلوا اعزة اهلها اذلة وکذلك تفعلون (۲۷ : ۳۴)

لیکن یہ سب کچھہ دیکھنے اور سننے کیلیے مرزا غالب دهلي میں زندہ تھے اور دیکھتے رہے تھے - یہ وہ حوادث ھیں جن پر غیروں کی انکھوں سے بھی آنسو نکل آتے ھیں - ممکن نہ تھا کہ مرزا غالب جیسے غم دوست شاعر نے یہ سب کچھہ دیکھا ہو اور اسکے دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے نہو گئے ھوں !

گو ضرورت و احتیاج نے اُنھیں انگریز حکام اور گورنروںکی چوکھٹوں پر گرادیا تھا اور مدحیہ قصائد لکھواے تھے' تاھم "مرزا صاحب مشفق و مہربان" کے خطابات اور ساتھہ ستر روپیہ کا خلعت اُس زخم کاری کا مرھم تو نہیں ھوسکتا تھا جو حوادث غدر سے انکے دل پر لگا ھوگا ؟ ایک ضعیف الارادہ انسان وقت و احتیاج سے مجبور ھوکر صدھا باتیں اوپرے دل سے کر بیٹھتا ھے مگر کچھہ اس سے دل کے اصلی محسوسات و جذبات مٹ نہیں سکتے - علی الخصوص ایسے حادثۂ کبری اور مصیبۃ عظمی کے موقعہ پر جسکو دیکھکر بڑے بڑے غدار و ملت فروش دلوںسے بھی آھیں نکل گئی ھونگی !

(الزام بغاوت !)

چنانچہ معلوم ھوتا ھے کہ ان سب باتوں کا جو اثر ایک مسلمان هندوستانی کے قلب پر پڑتا تھا ' مرزا مرحوم پر بھی پڑا ' اور اُنکی غیرت و حمیت نے گوارا نہ کیا کہ فتح دهلي کے بعد فاتح حکام کے سامنے جاکر خوشامد و عاجزی کریں' اور اُس عیش و نشاط تازہ کا تماشہ دیکھیں جو دهلي مرحوم کی بربادی و تباھی کے غم و ماتم سے حاصل کی گئی ھے - وہ خود ھی کہہ چکے تھے :

ھر جادہ کہ از نقش پئے تست بہ گلشن
چاکیست بجیب ھوس انداختۂ ما!

انکے تعلقات حکام انگریزی کے ساتھہ ابتدا سے خوشامدانہ رہے تھے - انکا وظیفہ اُنہی کے ھاتھہ میں تھا - اس کمبخت وظیفہ کے واگذار کرنے کیلیے اُنہیں بیسیوں قصیدے انگریزونکی مدح و ثنا میں اس جوش سے لکھنے پڑے گویا اکبر و جہانگیر کی مدحی ھو رھی ھے ! پھر وقت بھی ایسا پرآشوب تھا کہ مارشل لا جاری تھا' اور سولی کے تختوں اور درختوں کی ٹہنیاں ھمیشہ لاشوں سے بھری رھتی تھیں - ان حالات کی وجہ سے وہ بڑی ھی مجبوریوں میں پھنس گئے تھے - تاھم انکی طبیعت کچھہ اسطرح بیزار ھوئی کہ فتح کے بعد قلعہ میں وفاداران سرکاری جمع ھوے - انعامات و سندات ملیں - اُن تمام لوگوں نے بڑی بڑی کوششیں کرکے اپنے تئیں نمایاں کیا جنھوں نے غدر میں حصہ نہیں لیا تھا اور اسکے صلۂ و اکرام سے مالا مال ھوے' مگر مرزا غالب اپنے بیت الحزن سے نہ نکلے' اور کسی حاکم کے آگے جاکر اسکا منتقم و قاھر چہرہ نہ دیکھا !

بعد کو اپنی بریت کیلیے اُنھوں نے اس عدم حاضری کے بہت سے وجوہ بیان کیے تھے ' مگر اصل حقیقت یہی تھی کہ دل دردمند کے ھاتھوں پانوں بندھگئے اور مصلحت و ضرورت کی عاقبت اندیشیونکی بھی کچھہ نہ چلی ' بعد کو ھوش آیا تو عذر بنا کر پیش کرنے پڑے -

نتیجہ یہ نکلا کہ سرکاری حلقوں میں عام طور پر اس هندوستان کے سب سے بڑے شاعر کی نسبت ٹھیک اسی طرح "غیر وفاداری" کا یقین ھوگیا ' جس طرح آجکل بہت سے نثر نویسوں کی نسبت یقین کیا جاتا ھے جو اپنے دلی جذبات و حسیات کے ھاتھوں مجبور ھیں - اُنکی وہ پنشن بھی بند ھوگئی جو اُنکی زندگی کا اصلی آذوقہ تھی اور چند جام ھاے "فرنج" گلاب آمیز (۱) کا وسیلہ تھی - انگریزی درباروں میں پرسش و طلب اور علم تعلقات لطف و نوازش بھی یک قلم موقوف ھوگئے اور پوری طرح نیم باغیوں میں شمار ھونے لگا !

مرزا مرحوم کیلیے یہ حالت بڑی ھی سخت مصیبت تھی - ایک شاعر ان کڑی منزلوں کا مرد نہیں ھوسکتا - انوری نے صاف کہدیا ھے :

حکیم و شاعر و ملا چگونہ جنگ کنند ؟

قلعہ کے برباد ھونے سے وہ چند روپیے بھی جاتے رہے جو بہ تعلق تاریخ نویسی و شاعری ملا کرتے تھے - اسپر سرکاری وظیفہ کا بند ھو جانا قیامت تھا - شام کی سرشاری اور صبوحی کی خمار شکنی دونوں سے محروم ھوگئے - ساری زندگی آزادانہ داد و ستد اور یک گونہ فارغ البالی میں بسر ھوئی تھی - اب فاقہ مستی تک نوبت پہنچ گئی' اور صرف دوستوں اور شاگردوں کی خدمت گذاری پر دن کٹنے لگے - اس زمانے کے خطوط اردوے معلی میں موجود ھیں - انسے معلوم ھوتا ھے کہ زندگی سے تنگ آگئے تھے اور سرکاری وظیفہ کی واگذاری اور الزام بغاوت سے بریت کیلیے بڑی بڑی کوششیں کرتے تھے -

(غیر مطبوعہ قصیدہ)

یہ زمانہ تین سال تک رہا اور صفائی کی کوئی کوشش سود مند نہ ھوئی - معلوم ھوتا ھے کہ اردو کا یہ غیر مطبوعہ قصیدہ بھی اسی زمانے سے تعلق رکھتا ھے - دربار و خلعت کا نہ ملنا ' نذر وغیرہ کا سلسلہ بند ھو جانا ' قدیمی عزت و احترام کی یاد ' اپنی بے آبروئی و بے عزتی پر حسرت و افسوس ' یہ تمام باتیں جو اسمیں پائی جاتی ھیں ' صرف اسی زمانے کی شکایتیں ھوسکتی ھیں - غالباً لارڈ کیننگ نے جنوری سنہ ۱۸۶۰ میں جو دربار آگرہ میں لب دریاے جمنا کیا تھا ' اسی کی طرف اسمیں اشارہ کیا گیا ھے - دهلي سے اسمیں شریک ھونے کیلیے شاید آگرہ گئے ھونگے - "لب دریا" خیموں کے لگنے اور ریل کا وقت کم ھونے کے ذکر سے اس خیال کی تائید ھوتی ھے -

چنانچہ اسکی تصدیق اُنکے بعض فارسی قصائد و قطعات سے بھی ھوتی ھے جو اسی زمانے میں لکھے گئے تھے ' اور جو بالکل اس اُردو قصیدے کے ھم معنی و ھم مطلب ھیں -

(۱) مرزا مرحوم اپنے فارسی خطوں میں ولایتی شراب کو "فرنچ" لکھا کرتے ھیں - فرانس اور اسپین شراب سازی کا مرکز ھیں - کوئی فرانسیسی شراب لی ھوگی جسکو ساختۂ فرانس ھونے کی وجہ سے "فرنچ" کہدیا ھوگا - انھوں نے اپنے عالم وارستگی میں یہی نام رکھہ لیا - قاعدہ تھا کہ اسکی تیزی کم کرنے کیلیے گاہ گاہ عرق گلاب ملا لیا کرتے تھے - چنانچہ ایک غزل کے مقطع میں کہتے ھیں :

آسودہ باد خاطر غالب کہ خوے اوست
آمیختن بہ بادۂ صافی گلاب را !

دربار کے بعد انہوں نے چاہا کہ لفٹننٹ گورنر پنجاب سے ملیں اور عرض حال کریں لیکن ریل کا وقت کم رهگیا تها اور درباریوں کا هجوم بهي بہت تها - ملاقات کا موقعه نه ملا :

آیا تها رقت ریــل کے کهلنے کا بهي قریب
تها بارگاه خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں "آپکا" مداح نامور
"آقاے نامور" سے نه کچهه کرسکا کلام

اس سے معلوم هوتاهے که ره دربار' دهلي کے علاوه کسي دوسري جگه هوا هوگا کیونکه ریل کے رقت کا ذکر کرتے هیں - "آپکا مداح نامور" میں پنجاب کے لفٹننٹ گورنر سے خطاب هے - معلوم نہیں "آقاے نامور" سے بهي خود رهي مراد هیں یا کوئي اور؟ تخاطب کے بعد اسطرح کے ضمیر نما رصف سے تو یه معلوم هوتاهے که ره کوئي دوسرا شخص هوگا -

اس زمانے میں لدهیانه سے کوئي اخبار نکلتا تها - اس نے دربار کي روئداد چهاپتے هوے یه تمام باتیں لکهدیں - اسپر مزید ستم یه کیا که انکا نام اور لقب لکهنے میں کچهه ایسي غلطیاں کردیں جسے دیکهکر انکا رنج اور دوگنا هوگیا :

اخبار لودهیانه میں میري نظــر پڑي
تحریر ایک ' جس سے هوا بنده تلخ کام
ٹکــرے هوا هے دیکهکے تحریر کو جگر
کاتب کي آستیں هے مگر تیغ بے نیام
ره فــرد جسمیں نام هے میرا غلط لکهــا
جب یاد آگئي هے کلیجا لیا هے تهام !

معلوم هوتا هے که دربار میں انہیں معمولي خلعت بهي نہیں دیا گیا اور نه نذر دینے والوں میں شمار کیے گیے :

سب صورتیں بدل گئیں ناگاه یک قلـم
نمبر رها ' نه نذر' نه خلعت کا انتظام '

لیکن قصیدے سے ٹهیک معلوم نہیں هوتا که کس زمانے کا یه واقعه هے اور کس دربار کا ذکر کر رهے هیں؟ صرف اسقدر معلوم هوتا هے که غدر کے بعد کا دربار هے ' کیونکه لفٹننٹ گورنر پنجاب کي مدح کي هے - نیز اس رقت انکي عمر ستر برس کي تهي -

میں نے اس رقت مولانا حالي کي یادگار غالب دیکهنا چاهي مگر کتابوں میں ملي نہیں - غالباً اس واقعه کے متعلق اسمیں کوئي ذکر نہیں هے - میرا خیال یه هے که شاید یه قصیده غدر کے بعد کے اس سه ساله عهد سے تعلق رکهتا هے ' جبکه قیام دهلي' تعلق قلعه' اور فتح کے بعد عدم حاضري کي رجه سے انکا سرکاري وظیفه بند هوگیا تها - انکي رفاداري مشتبه سمجهي گئي تهي اور بڑي هي تکلیف و شدائد کي زندگي بسر کرتے تهے -

(مصائب غدر اور مرزا غالب)

غدر میں مرزا گهر سے باهر نہیں نکلے اور آخر تک بند رهے - مهاراجه پٹیاله کي سرکار سے سپاهي متعین هوگئے تهے جو غفراں ماٰب حکیم محمود خاں مرحوم اور مرزا غالب' دونوں کے مکانوں کي حفاظت کرتے تهے (۱)

(۱) بلي ماروں میں حکیم صاحب کے مکان کے سامنے مسجد هے - بالکل اس سے متصل مرزا مرحوم کا کوٹها تها جهاں غدر سے پیشتر آ رهے تهے - آجکل هندرستاني دواخانه جس مکان میں هے - ٹهیک اسکے مقابل مرزا صاحب رهتے تهے - میں جب کبهي رهاں سے گذرتا هوں تو شوق و عقیدت کي ایک نظر ڈال لیتا هوں - اسي مسجد کے قرب کي نسبت کہا تها :

مسجد کے زیر سائے اک گهر بنالیا هے
یه بنــدۂ کمینــه همسایۂ خدا هے !

غدر کي تمام بربادیاں اور اس قلعۂ دهلي کي تمام خونریزیاں ایک ایک کرکے انکے آنکهوں کے سامنے گذریں ' جو هندوستان میں شش صد ساله حکومت اسلامي کا آخري نقش قدم تها ' اور گو بہادر شاه (رحمة الله علیه) خود کچهه نه تها لیکن اسکے بقا سے عظمت و جبروت اسلامي کي ایک بہت بڑي روح زنده تهي - اسکے مٹنے سے اکبر و شاهجهاں کا گهر بے چراغ هوگیا ! اسکا مٹنا درحقیقت سلالۂ تیمور و آل بابر کا مٹنا تها - معتصم عباسي خود کچهه نه تها لیکن جب فتنۂ تاتار میں بغداد کے محل لوٹے گئے تو معتصم کي جگهه هارون و مامون کي عظمت لٹ رهي تهي !

و ما کان قیسا هلکه هلك واحدا
و لکنه بنیــان قومــاً تهــدما !

مرزا غالب نے عمر بهر بهادر شاه کي لا حاصل مداحي کي تهي' اور ره قصیدے جو عرفي اور نظیري کے قصائد سے مقابله کا دم رکهتے تهے' ایک ایسے مخاطب کے سامنے ضائع کیے تهے جسکے سر پر جهانگیر و شاهجهاں کا تاج تو ضرور تها ' پر نه تو عرفي و نظیري کي قدر شناسي کا هاتهه تها اور نه کلیم کو زر خالص سے تلواکر بخشش کرنے والا خزانه - تاهم ره جو کچهه لکهتا تها ' اسکا تخاطب خود بهادر شاه سے نہوتا تها - بلکه اس تخت اعظم کي روح صولت و عظمت اسکے سامنے هوتي' تهي جسپر کبهي بیٹهکر اکبر نے فیضي سے' جهانگیر نے عرفي و طالب سے ' اور شاهجهاں نے کلیم سے مدحیه قصائد سنے تهے ' اور جو اب بهي جشن نوروز و عید کے دن اس زرد زرد دهوپ کي طرح جو غروب آفتاب سے کچهه پہلے اونچي دیواروں اور محرابوں پر دکهائي دیتي هے ' دیوان عام و خاص کے طلائي ستونوں کے نیچے چند لمحوں کیلیے نظر آ جاتي تهي !

که با رجود خزاں بوے یاسمن باقیست !

چنانچه انکے اکثر قصائــد مدحیــه کي تشبیبوں میں اور علي الخصوص اس مدحیه نثر میں جو مهر نیم روز کے دیباچه میں حضرة بهادر شاه رحمة الله علیه کو مخاطب کرکے لکهي هے ' اس سوز دروني اور اس آتش پنهاني کي گرمي صاف محسوس هوتي هے ' جسکا شعله کا روان عظمت کے اس آخري مسافر کو دیکهکر بے اختیار انکے دل میں بهڑک اٹهتا تها ' اور جسکو رقت کي نزاکت اور انگریزي حکومت کے ذریعه وظیفه حاصل کرنے کے تعلق ' نیز ایک حد تک طبیعت کي شاعرانه طماعي و وارستگي نے غالب آکر بظاهر پوشیده و افسرده کر دیا تها !

فتح دهلي کے بعد جو عالمگیر اور عدیم النظیر مصیبت اشراف و اعیان شهر پر نازل هوئي ' اور جسطرح شاهجهاں آباد کي ان سڑکوں پر جهاں کبهي صاحبقراں اعظم کي سواري کیلیے جمنا کے پاني کا چهڑکاؤ کیا جاتا تها ' مسلمانوں کے خون کے فوارے بهــے ' مرزا غالب نے دهلي میں رهکر اسکے تمام مناظر خونین اپني آنکهوں سے دیکهے ' اور ان چیخوں کو اپنے کانوں سے سنا جو عرصے تک دارالخلافه کي گلیوں اور کوچوں سے بلند هوتي رهي تهیں :

فلا تسئلن عمــا جری یوم حصرهــم
و ذالك ممــا لیس یدخل في حصر !

علي الخصوص قلعۂ معلی کي بربادیاں جن کے لیے اگر تمام حیوانات ارضي کي آنکهیں اشکبار هو جاتیں ' اور جنکے غم میں اگر آسمان سے پاني کي جگه خون برستا ' جب بهي انکے ماتم کا حق ادا نه هوتا - ره اجساد محترمۂ و رفیعه' جو تیمور و بابر کي یادگار اور اکبر اعظم و صاحبقران ثاني کي خون عظمت و جبروت کے حامل تهے ' جنهوں نے چهه صدیوں سے متصل شهنشاهي اور فرمانروائي کي گود میں پرورش پائي تهي ' جنهیں حکم و سلطنت کے عیش

ادبیات

مرزا غالب مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ

کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام * فرماں رواے کشور پنجاب کو سلام
حق گو و حق پرست و حق اندیش و حق شناس * نواب مستطاب امیر شہ احتشام
جم رتبہ منکلوڈ بہادر کہ وقت رزم * ترک فلک کے ہاتھ سے وہ چھین لیں حسام !
جس بزم میں کہ ہو انھیں آئین میکشی * واں آسمان شیشہ بنے ' آفتاب جام !

* * *

چاہا تھا میں نے تم کو مہ چاردہ کہوں * دل نے کہا کہ یہ بھی ہے تیرا خیال خام
دو رات میں تمام ہے ہنگامہ ماہ کا * حضرت کا عز و جاہ رہیگا علی الدوام
سچ ہے تم آفتاب ہو ' جس کے فروغ سے * دریاے نور ہے فلک آبگینہ فام
میری سنو کہ آج تم اس سرزمین پر * حق کے تفضلات سے ہو مرجع انام
اخبار لودھیانہ میں میری نظر پڑی * تحریر ایک ' جس سے ہوا بندہ تلخ کام
ٹکڑے ہوا ہے دیکھ کے تحریر کو جگر * کاتب کی آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فرد جس میں نام ہے میرا غلط لکھا * جب یاد آگئی ہے ' کلیجہ لیا ہے تھام !
سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم ' * نمبر رہا ' نہ نذر ' نہ خلعت کا انتظام !
ستر برس کی عمر میں یہ داغ جانگداز * جس نے جلا کے راکھ مجھے کر دیا تمام
تھی جنوری مہینے کی تاریخ تیرھویں * استادہ ہوگئے لب دریا پہ جب خیام
اس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو * نمبر ملا نشست میں از روے اہتمام
[illegible] ! اے گراب ہوا پاش پاش دل * دربار میں جو مجھ پہ چلی چشمک عوام
عزت پہ اہل نام کے ہستی کی ہے بنا * عزت جہاں گئی تو نہ ہستی رہی نہ نام
تھا ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر * اس ناز کا فلک نے لیا مجھ سے انتقام
آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھی قریب * تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں آپکا مداح دردمند * آقاے نامور سے نہ کچھ کر سکا کلام
جو واں نہ کر سکا وہ لکھا حضور کو * دیں آپ میری داد کہ ہوں فائز المرام
[illegible] روپیہ نہو تو نہو ' کچھ ضرر نہیں * سلطان بر و بحر کے در کا ہوں میں غلام
وکٹوریا کا دہر میں جو مدح خواں ہو * شاہان عصر چاہیے لیں عزت اس سے وام
خود ہے تدارک اسکا گورنمنٹ کو ضرور * بے وجہ کیوں ذلیل ہو ' غالب ہے جسکا نام
امر جدید کا تو نہیں ہے مجھے سوال * بارے قدیم قاعدے کا چاہیے قیام
ہے بندہ کو اعادۂ عزت کی آرزو * چاہیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام
دستور فن شعر یہی ہے قدیم سے * یعنی دعا پہ مدح کا کرتے ہیں اختتام
ہے یہ دعا کہ زیر نگیں آپکے رہے * اقلیم ہند و سندھ سے تا ملک روم و شام

مثلاً غدر کے بعد جو فارسي قطعه مستر اڈمنستن بہادر لفٹننٹ گورنر صوبۂ شمال و مغربي کو مخاطب کرکے لکھا ھے ' اور جسکا پہلا شعر :

فـــرزانـۂ یـگانـه ' اڈ منستن بہـادر
کا موخت دانش از رے آئین کاردانی

ھے - اسمیں اپني مصیبتوں کا افسانه سنا کر الزام شرکت بغاوت سے اپني بریت کي ھے ' اور کہا ھے که حکام کے دل میري جانب سے پھر گئے ھیں - آپ مدد کیجیے اور میري صفائي کرا دیجیے !

چنانچه لکھتے ھیں که میرے تعلقات انگریزي حکومت سے نہایت قدیمي ھیں - میں همیشه حکام کي مدح میں قصائد لکھتا رھا اور صلۂ و انعام سے شاد کام ھوا :

از حضرة شہنشه خاطر نشان من بود
در مزد مدح سنجي صد گونه کامراني

یہي حالت تھي که :

ناگه تند بادی کان خاست در قلمرو
برهم زد آن بنا را نیرنـــگ آسماني !

یعنے غدر کا ظہور ھوا -

در وقت فتنه بودم غمگین و بود با من
زاري و بے نوائـي ' پیري و نا تواني
حاشا که بوده باشم " باغي " بآشـکارا
حاشا که کرده باشم ترک وفا نہاني !
از تہمتي که بر من بستند بـد سگالان
حکام راست با من یک گونه سر گراني

یعني غدر کے زمانے میں پیري و ناتواني کي وجه سے کہیں آجا نه سکا اور اظہار وفاداري نه کرسکا - باغیوں سے مجھے کوئي تعلق ظاهر و باطن نه تھا - محض تہمت تراشي سے مقامي حکام مجھسے بدظن ھوگئے ھیں -

اسي طرح سنه ۱۸۶۰ میں جب لارڈ کیننگ گورنر جنرل نے دربار کیا ھے' تو دو مطلعوں کا ایک پر زور قصیده لکھکر پیش کیا :

ز ســـال نو دگر آب بروے کار آمـــد
هزار رهشت صد وشست درشمار آمد

اس قصیده کے آخر میں وہ سب شکایتیں ایک ایک کرکے لکھي ھیں جنکے لیے اس غیر مطبوعه اردو قصیدے میں لفٹننٹ گورنر پنجاب سے فریادي ھیں - معلوم ھوتا ھے که ٹھیک ایک ھي وقت کي لکھي ھوئي دونوں چیزیں ھیں - فارسي قصیده ویسراے کے پاس بھیجا ھوگا ' اور یه اردو کا غیر مطبوعه قصیده لفٹننٹ گورنر پنجاب کے پاس اردو قصیدے میں نمبر کرسي ' خلعت و نذر' وظیفه و انعام' تین چیزوں کے بند ھوجانے پر افسوس کیا ھے :

نمبر رھا نه نذر' نه خلعت کا انتظام'

یہي دکھڑا اس فارسي قصیده میں بھي رویا ھے - اپني قدیمي مداحي و وظیفه خواري کے ذکر کے بعد لکھتے ھیں :

به نا گرفت چناں صرصرے وزید بدهر
کزاں بر آئینۂ آسماں غبـــاز آمـــد
شراره بار غبارے ز مغز خاک انگیخت
سیـــاه رو سپہــے کاندریں دیار آمد
دریں جگر گسل آشوب کز صعوبت آں
سپاهدار سپہرے به زینهـــار آمـــد
گواه دعوي غالب بعـــرض بے گنهي
همیں بس ست که هر گونه رستگار آمد

یعنے غدر کي باد صر صر سے مصائب کا غبار چھا گیا - اس زمانے میں میري بے گناهي کا بڑا ثبوت یہي ھے که میرے خلاف کوئي ثبوت نه ملا ' اور اسلیے کوئي مخالفانه کارروائي میرے مخالف حکام نه کر سکے -

اسکے بعد کہتــے ھیں که اب آپسے طالب لطف و کرم و تلافي مافات ھوں :

کنوں که شد زتو زینت فزاے روے زمیں
سواد هند که چوں زلف تارو مار آمـــد
خطاب و خلعت و پنشن ز شاه مي خواهم
هم از نخســت بـــدیں وایه ام قرار آمـــد
پس از سه سال که دررنج و پیچ و تاب گذشت
ســــر گـــذارش انـــدوه انتظــــار آمـــد

یہاں بھي انھي چیزوں کو طلب کیا ھے اور لکھا ھے که تین سال اس حالت پر گذر چکے ھیں -

غالباً اس قصیدے کے گذراننے کے بعد شمله سے تحقیقات کي گئي اور جب انکي بے گناهي ثابت ھوگئي تو بدستور پنشن جاري کردي گئي - تین سال کي پچھلي مجموعي رقم بھي دیدي گئي تھي - اس سے مرزا صاحب بہت خوش ھوئے تھے - چنانچه اردوے معلی میں اسکا ذکر موجود ھے -

جن لوگوں نے مرزا مرحوم کي صفائي کیلیے خاص طور پر کوشش کي تھي ' مجھے معتبر ذریعه سے معلوم ھوا ھے که اُن میں سر سید مرحوم بھي تھے - اس واقعه سے سید صاحب اور مرزا مرحوم میں صفائي بھي ھوگئي جنکے باهمي تعلقات قدیمانه آئین اکبري کي تقریظ کے قصه سے کچھه مکدر ھوگئے تھے -

بہر حال اس غیر مطبوعه قصیدے کے متعلق میرا خیال ھے که یه سنه ۱۸۶۰ میں لکھا گیا ھے' اور ۳ جنوري کے دربار سے مقصود دربار آگره ھے - امید ھے که مرزا مرحوم کے اُن عقیدتمندان کمال کیلیے جنکي تعداد اب ملک میں روز افزوں ھورھي ھے' یه غیر مطبوعه قصیده بہت دلچسپ ھوگا - گو شاعري کے اعتبار سے چنداں اهم نہو - رحمة الله علیه و غفر الله ذنوبه !

الانســـان

مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دهلوي مصنف حکمت عملي کے نام سے ناظرین نا واقف نہیں ھیں - حال میں انھوں نے ایک کتاب علم " الانسان " پر شایع کي ھے - جس کا نام الانسان ھے - کتاب بڑي جامعیت سے لکھي گئي ھے جس کے مطالعه سے انسان کے تمام قواء نفساني اور جسماني اور خصوصیات طبعي کي کیفیت اچھي طرح منکشف ھو جاتي ھے - علم الانسان اور مشاهده ذات کي تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد انسان کي جسماني ساخت ' ارتقا ' قدامت' انواع و اقسام وغیره کے متعلق زمانۂ حال کي تحقیقات کو نہایت عمدگي سے بیان کیا ھے' اور پھر احساسات اور نطق کي حقیقت بیان کرکے حیات نفسیه کي کیفیت اور نفس کي تمام قوتوں کا حال مشرح بیان ھوا ھے - مذھب ' اختلاف معاشرت و تمدن کا فلسفه بھي نہایت خوبي سے بیان کیا ھے - اردو زبان میں کوئي کتاب اس فن پر اس سے بہتر نہیں لکھي گئي - طرز بیان نہایت دلچسپ اور زبان با محاوره اور شسته ھے - علوم جدیده کي اصطلاحات محنت و تلاش سے قائم کي گئي ھیں' اور دقیق مضامین کو اس خوبي سے بیان کیا ھے که سمجھنے میں ذرا دشواري نہیں ھوتي - غرض اس کتاب کے مطالعه سے نئي اور مفید معلومات حاصل ھوتي اور خیالات میں بیش بہا ترقي ھوتي ھے - عنقریب اس کتاب پر الهلال میں ریویو نکلے گا - کتاب عمده کاغذ پر صاف اور خوشنما چھپي ھے تصاویر اور نقشے موقع بموقعه دیے گئے ھیں - مصنف سے دو روپیه قیمت پر ذیل کے پته سے مل سکتي ھے :

سجاد مرزا بیگ دهلوي - بازار عیسی میاں - حیدر آباد دکن

اس نے دیگر قوموں اور مذهبوں کي اس غلطي کو جائز نه رکها جو خدا کي پيدا کرده جائز لذتوں کو انسانوں پر حرام کرديتے تهے اور اسے اسکي جناب میں وسیلۂ تقرب و عبادت سمجهتے تهے : قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده و الطيبات من الرزق ؟ (۷ : ۳۱) اسے پیغمبر کهدے که یه جو جوگیوں اور راهبوں نے خدا کي پيدا کرده نعمتوں اور لذتوں اور عمده غذاؤں کو اپنے اوپر حرام کرلیا هے ' تو کون هے جو اُن لذتوں اور نعمتوں کو حرام کرسکتا هے جنهیں خدا نے اپنے بندوں هي کے برتنے اور تمتع اٹهانے کیلیے پيدا کیا هے ؟

یه اسلام کا ایک بڑا اصولي کارنامه هے - پس چونکه اس واقعه میں بهي ایک ایسي جائز و حلال اور مفید و نافع غذا کو اپنے اوپر حرام کرلیا گیا تها جو خدا نے انسانوں کیلیے حلال کردي هے' اسلیے اسکا اثر ضمناً اسلام کے اس رهبانية شکن قانون پر بهي پڑتا تها ' اور ضروري تها که اسکي تصحيح کردي جاے -

(حضرت عائشه اور حفصه - رض -)

خیال پيدا هوسکتا هے که حضرة عائشه و حضرت حفصه نیز دیگر ازواج مطهرات کیلیے کیا یه جائز تها که وه انحضرت (صلعم) کو حضرت زینب کے هاں زیاده بیٹهنے سے باز رکهنے کیلیے اس طرح کي سازشیں کرتیں اور جهوٹ موٹ مغافیر کي بو کا قصه گڑه لیتیں ؟

اسکا جواب یه هے که جذبۂ رقابت و غبطۂ و رشک عورتوں کي طبیعت میں داخل هے' اور جهاں محبت هوتي هے وهاں رشک کا قدم ضرور هي آتا هے :

با سایه ترا نمي پسندم !

عورتوں کو اس بارے میں خود شریعت نے معذور رکها هے که وه اپني طبیعت کے بدلنے پر قادر نهیں - ازواج مطهرات صحابۂ کرام کے خاندان میں رهنے اور صحبت و رفاقت نبوت کي وجه سے یقیناً اپنے تمام اعمال و جذبات میں مزکّی و مطهر تهیں' تاهم عورت تهیں' محبت کرنے والي تهیں ' ان میں سے هر ایک کو انحضرة کے عشق و فریفتگي پر ناز تها ' اور ضرور تها که رشک و رقابت کے قدرتي جذبے کي بهڑک سے مجبور هو جایا کرتیں -

انکے باهمي رشک کے دیگر واقعات بهي مروي هیں اور صحیحین میں موجود هیں - خود حضرة عائشه پر نظر خاص رکهنے کا تمام ازواج کو گله رهتا تها - ایک مرتبه حضرة سیدة النسا اور حضرة زینب بنت جحش (رضي الله عنهما) ازواج کي طرف سے بهیجي گئي تهیں که انحضرة سے بمقابلۂ عائشه یکساں محبت و نظر کا مطالبه کریں - چنانچه صحیح مسلم کے باب " فضل عائشه " میں خود حضرة عائشه سے متعدد روایات اس بارے میں مروي هیں اور لکها هے که حضرة زینب نے تمام ازواج کے طرف سے ان لفظوں میں پیام پهنچایا تها که ان ازواجک ارسلنني الیک' یسالنک العدل في ابنة ابي قحافه !

بهر حال اسي رشک و رقابت کے جذبے نے حضرة عائشه کو بیتاب کر دیا جب انهوں نے دیکها که انحضرة (صلعم) زینب بنت جحش کے یهاں معمول سے زیاده تشریف رکهتے هیں' اور اسي جوش میں آکر انهوں نے یه تدبیر گهڑي اور دیگر بي بیوں کو بهي شریک کرلیا - پس اس واقعه کو محض اخلاقي صدق و کذب اور قانوني اصول شهادت کي نظر سے نهیں دیکهنا چاهیے ' بلکه خاص حالات اور اسکے اطراف پر بهي نظر رکهني چاهیے -

علامۂ عیني کي نظر بهي اس خدشه پر پڑي تهي - چنانچه شرح صحیح بخاري میں لکهتے هیں :

فان قلت کیف جاز لعائشة الکذب و المواطاة اللتي فيها ایذاء رسول الله صلعم؟ قلت کانت عائشه صغيرة مع انها وقعت منها من غير قصد الايذاء بل على ما هو من جبلة النساء في الغيرة على الضراير - (عیني جلد ۹ - صفحه ۵۴۹)	اگر کوئي کهے که حضرة عائشه کیلیے یه کیونکر جائز تها که وه جهوٹ بولیں اور انحضرة کے خلاف ایک اس طرح کي سازش کریں جس میں آپکو تکلیف پهنچے ؟ تو اسکے جواب میں کهونگا که اول تو حضرة عائشه کم سن تهیں - کم سني میں انسان بهت سي باتیں ایسي کر بیٹهتا هے - پهر انکا مقصود اس سے کچهه آنحضرة کو اذیت پهنچانا نه تها - صرف دوسري بي بیوں کے مقابله میں ایک تدبیر تهي جیسا که عورتیں اپني

سوکنوں کے ساتهه رشک و غیرت میں آکر کیا کرتي هیں -

(انحضرت کي عزلت گزیني)

آپکے دوست کے مسیحي معلم نے کیسي سخت شیطنت کي هے جبکه کها هے که " بیویوں کي ناراضگي کا آپکو اسقدر صدمه هوا که ایک مهینه تک اپني کوٹهري سے باهر نه نکلے " !

اول تو ایک ماه تک آپکا بیویوں سے علحده رهنا محض طلب نفقه کي وجه سے تها نه که واقعۂ تحریم کي وجه سے - پهر یه کهنا که " آپ اپني کوٹهري سے ایک ماه تک بالکل باهر نه نکلے " اور اس عزلت گزیني کا سبب ازواج سے ناراضگي کو قرار دینا تو سر تا سر افتراء محض اور بهتان عظیم هے -

اصل واقعه یه هے که نه تو آپنے اس طرح کي خلوت گزیني اختیار کي ' اور نه ایلاء کیلیے اسکي ضرورت تهي - علی الخصوص نماز کي جماعت اور اسکے قیام سے آپکو کون شے روک سکتي تهي ؟ چونکه اسي زمانے میں آپ گهوڑے سے گر گئے تهے اور ساق مبارک پر چوٹ لگ گئي تهي اسلیے کچهه عرصے تک اپنے کوٹهے هي میں تشریف فرما رهے -

امام بخاري نے " باب الصلاة في السطوح و المنبر و الخشب " میں حضرة انس بن مالک کي روایت درج کي هے : عن انس بن مالک : ان رسول الله صلعم سقط عن فرسه - فجحشت ساقه او کتفه و آلى من نسائه شهرا ' فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه يعودونه فصلى بهم جالساً وهم قيام - الخ (صحیح بخاري کتاب الصلاة - صفحه ۸۱ -)

اسکا خلاصه یه هے که آنحضرة (صلعم) نے اپني ازواج سے ایک ماه کیلیے ایلاء کیا تها - اسي زمانے میں آپکے ساق مبارک پر چوٹ لگ گئي اور آپ اپنے کوٹهے میں مقیم هو گئے - صحابه عیادت کیلیے آے تو وهیں نماز جماعت بیٹهکر پڑهائي -

اب آپ غور کیجیے که واقعه کي اصلیت کیا هے ' اور اسے معاندین شیاطین کس صورت میں پیش کرتے هیں ؟

(تائید مزید)

یهاں تک لکهه چکا تها که ایک نئي کتاب کا پارسل پهنچا - قاضي ابوبکر ابن العربي الاندلسي کي احکام القرآن اپنے موضوع میں ایک بهترین کتاب هے اور بعد کي تصنیفات کا ماخذ مشهور - حال میں مولائي حفیظ سابق سلطان مراکش نے اپنے صرف سے اسے مصر میں چهپوادیا هے' اور میرے پاس آگئي هے - شکرا لله مساعیه - مجهے نهایت خوشي هوئي که قاضي موصوف کي بهي روایات قصه ماریه کي نسبت وهي راے هے جو علامه عیني اور نووي وغیره کي هے - چنانچه تمام روایات کے نقل کرنے کے بعد لکهتے هیں :

وانما الصحيح انه کان في العسل وانه شربه عند زينب وتظاهرت عليه عائشه وحفصة فيه وجرى ما جرى - (جلد ۲ - صفحه - ۲۷۲)	اور در اصل صحیح یهي هے که آیۂ تحریم کا شان نزول شهد کا واقعه هے ' اسے حضرة زینب کے هاں آپنے پیا تها ' اسپر حضرة عائشه و حفصه نے مظاهره کیا

اور وه سب کچهه پیش آیا جو معلوم هے -

ا[illegible] واجوبتها

ا[illegible] راف و تحقیق مز[illegible]

[illegible] "واقعہ [illegible]"

(یکے از افاضل و ارباب علم - از دهلي)

حضرۃ مولانا مد فیوضہ -

سچ سچ عرض کرتا هوں که واقعۂ ایلاء پر آپکا محققانه مضمون دیکھکر جو في الحقیقت فن حدیث و سیر کا ایک بهترین رساله ہے ' آپکي جانب سے میرے خیالات بالکل هي بدل گئے ' اور یقین هو گیا که الله تعالی نے آپکے دل کو علم و خدمت علم کیلیے کھولدیا ہے -

این سعادت بزور بازو نیست
تا نه بخشد خداے بخشندہ

البته اس بحث میں ابھي چند سوالات کي اور گنجایش باقي رهگئي ہے - اگر ان پر بھي بحث هو جاے تو مسئله بالکل صاف هو جاے ' اور پورا مضمون الگ ایک رساله کي صورت میں شائع کردیا جاے - وہ سوالات یه هیں :

(۱) یه بات تعجب انگیز معلوم هوتي ہے که آنحضرت نے صرف حضرت حفصه کے کہنے سے شہد اپنے اوپر حرام کرلیا هو - اسکي مزید توضیح کرني چاهیے -

(۲) حضرۃ عائشه پر الزام سازش کا اور انحضرۃ کو اذیت دینے کا عائد هوتا ہے ' جس سے ازواج مطہرات کو پاک هونا چاهیے -

(۳) سائل نے مسیحي معترض کا قول نقل کیا تها که آنحضرۃ اس واقعه کي وجه سے اسقدر آزردہ هوے که ایک ماہ تک گھر سے نه نکلے - جناب نے اسکا کوئي مدلل جواب نہیں دیا -

الهلال :

اظہار لطف کیلیے شکر گذار اور مستدعي دعا هوں - جناب نے غالباً خیال کیا که یه بحث ختم کر دي گئي حالانکه ابھي باقي ہے - عدم گنجایش کي وجه سے پچھلي اشاعت میں بقیه ٹکڑہ نه نکل سکا - جن سوالات کو جناب نے لکھا ہے ' اس عاجز نے خود هي انکو ضروري سمجھا تھا اور انپر مستقل عنوانات سے نظر ڈالي تھي - چنانچه بقیه ٹکڑہ آج درج کیا جاتا ہے ' اسے ملاحظه فرمائیں :

(واقعۂ تحریم شہد کی اهمیت)

ایک معترض یه شبه پیدا کرسکتا ہے که تم قصۂ ماریه سے انکار کرتے هو اور جو چیز آنحضرت صلعم نے اپنے اوپر حرام کرلي تھي ' اسے موطوۃ لونڈي کي جگه شہد بتلاتے هو ' لیکن اول تو محض بوے مغافیر کي شکایت کرنے سے شہد نه کھانے کي قسم کھا لینا ایک ایسي بات ہے جو قرین عقل نہیں معلوم هوتي - پھر اگر ایسا هوا بھي هو تو ایک معمولي کھانے پینے کي چیز کے نه کھانے کي قسم کھا لینا کونسي ایسي بڑي بات تھي جسکي وجه سے خدا نے تنبیه ضروري سمجھي اور ایک خاص آیت نازل کي ؟

اس سے معلوم هوتا ہے که ضرور وہ کوئي بڑي هي اهم بات هوگي اور وہ یہي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینا ہے -

لیکن یه شبہات بھي صرف اسي دماغ میں جگه پا سکتے هیں جو سیرۃ حضرۃ سید المرسلین ' و خصائص نبوت عظیمه ' و مصالح و اسرار شریعت ' و وجوہ تنزیل کلام الہي و احکام دینیه سے واقف نه هو - ورنه فی الحقیقت یه امر بالکل واضح و عین قرین عقل و درایت ہے -

آنحضرۃ (صلعم) کا شہد کیلیے قسم کھا لینا کچھه بھي خلاف عقل نہیں ہے جبکه روایات صحیحه سے معلوم هوگیا ہے که اس بارے میں تمام بیویوں نے ایکا کرلیا تھا ' اور ایک هي چیز کے متعلق ' ایک هي زمانے میں ' ایک هي انداز سے ' سب نے شکایت کي تھي - امام بخاري کي تمام روایات کو جمع کرنے سے ثابت هوتا ہے که اس تدبیر میں تمام بیویاں شریک کرلي گئي تھیں - کتاب الطلاق والي روایت میں ہے که حضرۃ عائشه نے سب کو اطلاع دیدي اور سب سے پہلے حضرت سودہ نے اظہار کیا -

پس ظاهر ہے که آنحضرۃ (صلعم) یکے بعد دیگرے تمام بیویوں سے ملے هونگے - ان میں سے سب نے شکایت کي هوگي که مغافیر کي بو آتي ہے - آپ حضرۃ زینب کے هاں معمول سے زیادہ تشریف فرما رهتے تھے اور وهیں شہد تناول فرمایا تھا - آپ توسم نبوت سے سمجھه گئے هونگے که اس شکایت کي تہه میں رقابت کا جذبۂ محبت مخفي ہے - ازواج مطہرات سے آپ کمال محبت و شفقت فرماتے تھے اور عورتوں کے ساتھه عموماً آپکا سلوک نہایت رضا جوئي اور سلوک و تسامح کا تھا - یه حالت دیکھکر انکي خوشي کیلیے آپ نے قسم کھا لي هوگي که اگر ایسا هي ہے تو لو میں اب شہد کبھي نه کھاؤنگا -

اس میں تعجب و انکار کي کونسي بات ہے ؟

رهي یه بات که محض کھانے پینے کي ایک چیز میں کونسي ایسي اهمیت تھي که خدا کو آیت نازل کرني پڑي اور " لم تحرم ما احل الله لک ؟ " کے الفاظ میں آپکو متنبه فرمایا ؟ سو یه شبه احکام شریعت کے اصول و مصالح جاننے والوں کي زبان سے تو کبھي نہیں نکل سکتا - شریعت الہي ایک قانون ہے جو بہت سے کاموں کا حکم دیتا اور بہت سي چیزوں سے روکتا ہے - قانون کا تمام تر دارو مدار اصول (پرنسپل) پر ہے ' اور اسکي هر فرعي اور هر جزئي سے جزئي بات کا بھي اثر اسکے اصل اصول پر پڑتا ہے - مانا که شہد في نفسه کوئي اهم چیز نه تھي ' لیکن کیا قانون الہي کي حلال کردہ شے کو کسي انسان کي خوشي کیلیے اپنے اوپر حرام کرلینے کي نظیر بھي اهم و وقیع نه تھي ؟ الله سبحانه نے دیکھا که آپنے ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے - اس نظیر کا اثر شریعت کے عام قانون حلت و حرمت پر پڑیگا - آپکا وجود شریعت کا عملي پیکر اور اسوہ حسنه ہے - اس نظیر کي وجه سے احکام الہي کي قطعیت مشتبه هوجائگي - اور لوگ حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرینگے - پس نہایت ضروري تھا که فوراً امۃ پر واضح کردیا جاتا که کوئي انسان خدا کي حلال کردہ شے کو اپنے اوپر حرام نہیں کر سکتا - اور جو کھانے پینے کي چیزیں اس نے اپنے بندوں کیلیے حلال کردي هیں ' وہ هر حال میں حلال هیں - اس نظیر کو نظر انداز کردیا جاے اور قانون پر اسکا اثر نه پڑے -

پھر اس واقعه سے یه سوال بھي پیدا هوگیا تھا که اگر کوئي شخص ایسا کر بیٹھے تو اسکے لیے شریعت کا حکم کیا هوگا ؟ کیا واقعي اسکے حرام کرلینے سے وہ حلال کردہ شے اس پر حرام هو جا ئیگي ؟ اسکو بھي صاف کردینا قانون کي تکمیل و حفظ کیلیے ضروري تھا - پس خدا نے صاف کردیا که هر معاهدہ ' هر قسم ' اور هر وعدہ جو قانون شریعت کے خلاف هو ' شریعت کے نزدیک کوئي چیز نہیں ہے - تم هزار کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلو لیکن چونکه قانون الہي نے تم پر حرام نہیں کیا ہے اسلیے وہ کبھي حرام نهوگي !

اسمیں ضمناً یه پہلو بھي ملحوظ تھا که اسلام نے انسان کیلیے جائز اور غیر مضر لذتوں اور راحتوں کا دروازہ بالکل کھول دیا ہے -

(مراسلات)

مراسلات یا تو تحریری ہوتی ہیں یا عکسی - اول الذکر نہایت باریک کاغذ پر ہوتے ہیں جو ۳ - سے ساڑھے ۴ - انچ تک ہوتا ہے - کاغذ کو بیچ سے موڑ کے پٹی کی طرح لپیٹ دیتے ہیں - لپٹنے کے بعد اسکی ضخامت کوئی ڈیڑھ انچ کی ہوتی ہے ' اور ایک سرے کی طرف گاو دم ہوتی چلی جاتی ہے -

عکسی مراسلات ۱۱ × ۱۴ انچ کی قلمی تحریروں سے $1\frac{1}{2}$ × ۲ کی جھلی پر لیلی جاتی ہیں - عکسی مراسلات جب پہنچتی ہیں تو اس جھلی کو ایک شیشہ کی پلیٹ پر منڈھکے خوردبین (Glass maginfying) سے یا طلسمی لالٹین کے ذریعہ اسکا پرتو ڈالکے پڑھتے ہیں - مشقی مراسلات میں یہ فرمایش ہوتی ہے کہ اس کبوتر کے پکڑنے کی اطلاع فوجی حکام کو دیدی جائے - اسکے علاوہ اس کبوتر کی منزل مقصود' جتنے کبوتر چھوڑے گئے ہیں انکی تعداد' انکے سلسلہ وار نمبر' نیز علم الجو کے متعلق چند عملی نوٹ درج کیے جاتے ہیں -

مراسلات دو قسم کے چونگوں میں بھیجے جاتے ہیں - ایک قسم کا چونگا قاز کے پروں کا ہوتا ہے جسکا طول ڈیڑھ انچ اور قطر آدھ انچ ہوتا ہے -

مراسلات روانہ کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے کبوتر کو پکڑ کے اسکے سینے کو اپنے سینے سے لگا دیتا ہے اور اسکی دم کے درمیانی پروں میں سے ایک کو علحدہ کرکے اسمیں قاز کا پر ڈالدیتا ہے ' اور بقیہ پر کے دونوں طرف کے ریشوں کو اسطرح دبا دیتا ہے کہ جب مراسلہ نکال لی جاتی ہے تو پھر اپنی اصلی حالت میں آجاتے ہیں - اسکے بعد اس پر کی ڈنڈی کے اندر جو خول ہوتا ہے اسمیں مراسلت ڈالکے دیا سلائی کے تنکے سے بند کردی جاتی ہے -

دوسری صورت یہ ہے کہ الیومینیم کا ایک چونگا کبوتر کی ٹانگ میں باندھدیتے ہیں ' اور مراسلت ایک دوسرے چھوٹے چونگے میں رکھکے اس بڑے چونگے کے اندر ڈالدیتے ہیں -

ہر فوجی نامہ بر کبوتر پر بعض خاص نشانات ہوتے ہیں جن سے وہ فوراً پہچان لیا جاتا ہے - بائیں پیر میں الیومونیم کا ایک حلقہ ہوتا ہے' جس پر تاریخ 'کبوتر خانے کا پتہ' اور نمبر شمار منقش ہوتا ہے - یہی نقوش مع حرف "ن" یا "م" کے بغرض اظہار جنس اسکے بازو پر بھی چھپے ہوتے ہیں - اسکے علاوہ اجتماع گاہ افواج اور کبوتر کی جنس کا علم اس رنگین مصنوعی ہاتھی دانت (Celluloid) کے حلقہ سے بھی ہو جاتا ہے' جو کبوتر کے دہنے پیر میں ہوتا ہے - یہ حلقے بٹی ہوئی رسی کی طرح بنائے جاتے ہیں اور کئی تاروں کے ان میں بل دیے جاتے ہیں - ڈھائی بل نر کی اور اور ڈیڑھ بل مادہ کی علامت قرار دیگئی ہے - اسکے علاوہ سیاہ ' سفید ' نیلا ' سرخ ' زرد ' سبز ' بنفشی کے سات طرح کے رنگ لگے ہوتے ہیں ' جن سے مختلف اطراف کی علامتوں کا کام لیا جاتا ہے -

(اسباب و وسایل)

طریق تربیت کے اس مختصر خاکے کی تکمیل کے لیے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان مادی سامانوں کو بھی بیان کردیا جائے ' جو فرانس کے فوجی کبوتروں کی تربیت میں استعمال کیے جاتے ہیں - اسمیں نامہ بری کا سامان مع کابکوں کے سامان کے شامل ہے -

چونکہ کبوتروں کو صرف چند مقررہ گھنٹوں ہی میں خانوں سے نکالا جاتا ہے ' اسلیے ہر حصہ (کمپا ٹمنٹ) کے دروازے پر خاص داخلہ کے پنجرے رکھے رہتے ہیں - یہ پنجرے اس طرح کے بنے ہوتے ہیں کہ کبوتر اندر جا تو آسانی سے سکتا ہے مگر نکل نہیں سکتا -

پنجرے عموماً ۲ انچ اونچے' ۲۳ انچ لمبے' ۲۸ انچ کھڑے ہوتے ہیں - انکے پہلو آہنی تیلیوں کے ہوتے ہیں جن میں ڈیڑھ ڈیڑھ انچ باہم فصل ہوتا ہے - اوپر آہنی جال ہوتا ہے جسکا ہر حلقہ ۵ - ۴ انچ کا ہوتا ہے - یہ گنجایش ایسی ہے کہ اندر جانے کے لیے تو کافی ہے مگر باہر نکلنے کے لیے بالکل نا کافی ہے - سامنے کا بالائی حصہ بالکل دونوں پہلوؤں کی طرح ہوتا ہے مگر زیریں حصہ بدنما تاروں کے ایک متحرک چوکھٹے سے بند کردیا جاتا ہے - یہ چوکھٹا ایک قلابہ میں جھولتا رہتا ہے جو اس چوکھٹے کی بالائی سلاخ میں جڑا ہوتا ہے ' اور زیریں سلاخ اسطرح بنی ہوتی ہے کہ اس بدنما تاروں کے چوکھٹے کو اندر جانے دیتی ہے مگر باہر آنے نہیں دیتی - جب کبوتر واپس آتے ہیں تو پنجرے کے سامنے والے تختے پر بیٹھکے اس چوکھٹے کو دھکیلتے ہوئے اندر چلے جاتے ہیں - جب نکلنا ہوتا ہے تو دور سے کھڑکی اٹھا دیتے ہیں -

وہ تختہ جس پر کبوتر آکے بیٹھتے ہیں ' اسلیے لمبا بنایا گیا ہے تاکہ بچوں کو اپنے خانے کا راستہ ملنے میں سہولت ہو -

[۱] کبوتروں کا سفری آشیانہ - ایک بالکل بند حالت میں دکھلایا گیا ہے اور ایک جالی دار ہے -

[۲] نامہ بر کبوتروں کے اترنے کا منارہ نما اسٹیشن -

وہ آشیانے جنمیں بیٹھکے مادہ انڈے سیتی ہے' بالائی خانوں میں بنائے جاتے ہیں - ہر خانے میں دو آشیانے ہوتے ہیں کیونکہ پہلی جھول کے بچوں کے نکلنے کے بعد سے تین ہفتے کے اندر (یعنے قبل اسکے کہ بچے خود دانا چگنے کے قابل ہو جائیں) جوڑے دوسری جھول کے انڈے دیدیتے ہیں - ان خانوں کا بالائی حصہ اسطرح بنایا جاتا ہے کہ کبوتروں کے لیے ایک روش سی نکل آتی ہے - سامنے کا حصہ لکڑی کی ہلکی جالی سے بند ہوتا ہے جو آشیانے کی صفائی کے وقت بآسانی ہٹا لی جاتی ہے -

کبوتروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر موٹی موٹی شاخوں کے پنجروں میں لیجاتے ہیں - جب اڑنے کے لیے چھوڑنا ہوتا ہے تو اس چور دروازے کو کھولدیتے ہیں جو پنجرے کے اوپر ہوتا ہے - یہ پنجرے تین مختلف پیمانوں کے ہوتے ہیں ' جنمیں علی الترتیب ۲۵ سے ۳۰' ۱۲ سے ۱۵' اور ۴ سے ۶ کبوتر تک آسکتے ہیں - پنجرے یا تو ریل کی گاڑیوں میں جاتے ہیں یا خچر پر رکھکر لیجاتے ہیں -

فوجی حکام جہاں تک ہوسکتا ہے نامہ بر کبوتروں کی پرورش کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں - فرانس کے ملکی (سول)

تاریخ قدیم کا ایک فراموش شدہ صفحہ !

نامہ بر کبوتر !

عہد قدیم کی تار برقی اور طیارات !

نامہ بر کبوتروں کی فوجی تربیت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے انہیں کبوتر خانوں کے گرد و پیش کا رستہ دکھا دیے جاتے ہیں -

ہر کبوتر سے یہ چاہا جاتا ہے کہ وہ ہر روز ۵ گھنٹے دن بھر میں دو بار اڑیں -

ان آزمایشی اڑانوں کی نگرانی نہایت توجہ سے کی جاتی ہے - پنجروں کی کھڑکیاں جب کھولی جاتی ہیں تو سپاہی مستعد رہتے ہیں اور ان کبوتروں کو ڈھابلیوں کی چھت پر بیٹھنے نہیں دیتے - جو چند کبوتر پاس کی چھتوں پر بیٹھکے اپنے رفقا کے سامنے نافرمانی کی بری مثال پیش کرتے ہیں ' انہیں بلا تکلف فوراً گولی سے مار دیا جاتا ہے -

اعلی درجہ کے تربیت یافتہ کبوتر غول باندھکے اڑتے ہیں ' جسکی وجہ سے وہ کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے پاتے -

نامہ بر کبوتروں کے سفری آشیانے

کورے پٹھے پہلے چند منٹ اڑتے ہیں ' پھر بتدریج بڑھتے جاتے ہیں - یہاں تک کہ تین مہینہ کی عمر میں گھنٹے گھنٹے بھر تک اڑنے لگتے ہیں -

ایک طرح کی نقل و حرکت کے لیے ہمیشہ ایک ہی قسم کے اشارے کیے جاتے ہیں تا کہ کبوتر سمجھہ سکیں کہ انسے کیا کہا جا رہا ہے ؟ کبوتروں کو پنجروں سے نکالنے کے لیے چیخیں ' تالیاں ' اور کمروں کی درمیانی اڑنیں کھڑکھڑائی جاتی ہیں واپس بلانے کے لیے کونڈوں میں پانی بھرنے اور زمین پر دانہ ڈالنے کے بعد سیٹی بجائی جاتی ہے -

(نامہ بری کی مشق)

پرواز کے ساتھہ ساتھہ نامہ بری کی مشق بھی شروع کرادی جاتی ہے - مسافت کی مقدار بتدریج بڑھتی رہتی ہے - فراہمی افواج کی حالت میں کبوتر کسی ایسے مقام پر رکھے جاتے ہیں جسمیں اور فوج میں حملے کے وقت سلسلۂ نامہ و پیام ضرور رہنا چاہیے -

جو مقامات ایسے ہیں کہ بعض ذرائع مراسلت کی بربادی کے بعد کبوتروں کو وہاں رکھا جا سکتا ہے ' انکے متعلق سلسلۂ تعلیم کا جاری رکھنا ایک منطقی نتیجہ ہے ' مگر اسکی قسمت میں پابندی نہیں - کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ کبوتر ڈھابلیوں کے ہر طرف اڑائے جاتے ہیں - بارش ' کہر ' اور برف کے زمانے میں اڑانے کی کوشش نہیں کی جاتی - جاڑے کے زمانے کو بالکل غیر مناسب سمجھا جاتا ہے - فروری ' مارچ ' اور اپریل کے مہینے پٹھوں کی نگرانی و پرداخت کے لیے وقف ہوتے ہیں -

عمر کے لحاظ سے کبوتروں کے دو درجے ہوتے ہیں - پہلے درجے کے کبوتر یا تمام افواج کی کور جسکی عمر ۱۸ مہینے سے لیکے ۸ برس تک ہوتی ہے ' روزانہ اپنی ڈھابلی سے اڑکے وہاں تک جاتے ہیں ' جہاں وہ جنگ کے زمانہ میں رکھے جائینگے - یہ یا تو چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں اڑتے ہیں یا کبھی ایک دم سے چھوڑ دیے جاتے ہیں ' مگر بہر صورت انمیں سے ہر ایک کے کام کا خیال رکھا جاتا ہے تا کہ ہر کبوتر کی مشق اچھی طرح ہو جائے - بعض کبوتر عرصہ تک فوجوں کی اجتماع گاہوں میں بند رہتے ہیں - نیز ایک زمانے تک کسی خاص راہ پر باقاعدہ ہر روز اڑائے جاتے ہیں -

مسافت کی مقدار پہلے دن ۲۰ کیلومیٹر (ساڑھے ۱۲ میل) ہوتی ہے - تیسرے دن ۳۰ کیلومیٹر - چھٹے دن ۵۰ کیلومیٹر - چودھویں دن ۸۰ کیلومیٹر - بیسویں دن ۱۳۰ کیلومیٹر - ستائیسویں دن ۲۱۰ کیلومیٹر - اور چونتیسویں دن ۳۰۰ کیلومیٹر کردی جاتی ہے -

ایک سال کی عمر کے پٹھوں کو بھی چھہ ہفتے میں قریبا یہی مشق کرائی جاتی ہے - ڈھابلی کے آس پاس چند ابتدائی کاؤں کے بعد اولاً ۱۰ - کیلومیٹر تک جاتے ہیں ' اسکے بعد مسافت بتدریج بڑھتی جاتی ہے - یہاں تک کہ چھٹے ہفتہ کے آخر میں ۲۰۰ کیلومیٹر پورے ہو جاتے ہیں -

پرواز کی مشق خشکی یا دریا میں ' جس پر کبوتر خانوں کی مقامی حالت اجازت دے ' کرائی جاتی ہے - دھوپ کی گرمی کے خیال سے کبوتر بہت ہی تڑکے چھوڑے جاتے ہیں موسم سرما میں شرح پرواز ۸۰ سے لیکے ۹۰ میٹر (تیرہ میل) فی منٹ ہوتی ہے - ان مشقوں کے نتائج ' گم شدہ کبوتر دیگر سانحات ' یہ سب چیزیں قلمبند ہوتی ہیں -

چونکہ ان مشقوں کا مقصد کبوتروں کو باقاعدہ نامہ بری کی تعلیم دینا ہے ' اسلیے انکے ساتھہ ایسے خطوط بھی کر دیے جاتے ہیں جو خاص طور پر اسی غرض سے ہلکے اور محفوظ بنائے جاتے ہیں تا کہ بحفاظت و سہولت جا سکیں -

شیخ عبد البہا عباس آفندی

موجودہ رئیس البہائیہ جو عنقریب ہندوستان آنے والے ہیں -

اصول و عقائد اور تاریخ و سوانح کی کتابیں صرف بہائی حلقہ ہی میں محدود رہیں - علی الخصوص کتاب " البیان " جو محمد علی باب نے بطور ایک الہامی کتاب کے پیش کی تھی ' اور جسے اب بہائیہ منسوخ قرار دیتے ہیں ' اور کتاب " اقدس " جو شیخ بہاء اللہ نے پیش کی تھی اور جو اب مذہب بہائی کا اصل الاصول اور کتاب وحی آسمانی ہے ' نیز عبادات و اعمال کے رسائل ' باہمی مشاجرات و مخاصمات کی مصنفات ' بہاء اللہ اور صبح ازل کے مناظرات ' وغیرہ وغیرہ صرف مشاہیر علماء بہائیہ ہی کے پاس رہتی تھیں ' اور عوام بہائیہ کو بھی سوائے کتب احکام و عقائد کے اصلی ذخیرہ بہت کم دیا جاتا تھا -

لیکن ہمارے پاس یہ تمام ذخیرہ موجود ہے - کتاب " البیان " اور " اقدس " اور کتاب الصلواۃ وغیرہ قلمی ہیں جنکی نقل بمشکل حاصل کی تھی - انکے علاوہ تیس چالیس چھوٹے بڑے مطبوعہ رسالے بھی ہیں جنسے تمام اصلی اور اندرونی حالات پر روشنی پڑتی ہے -

پچھلے دنوں غالباً چند کرد و ایرانی بہائیوں نے قاہرہ میں ایک عمدہ پریس جاری کیا ہے جسکا نام مطبع " کردستان العلمیہ " ہے - اس پریس میں بھی متعدد کتابیں نئی طبع ہوئی ہیں - ازانجملہ موجودہ رئیس بہائیہ شیخ عباس آفندی کے عربی و فارسی رسائل و خطوط ہیں جو مختلف سوالات کے جواب میں لکھے گئے تھے - اسکا قلمی نسخہ بعض بہائی دعاۃ کے پاس پہلے دیکھ چکا ہوں - اب چھپنے کی وجہ سے بآسانی ہاتھ آگئی ہے -

اسی طرح " کمب سیریز " میں مسٹر اڈورڈ براؤن نے " تاریخ بہائیہ " شائع کرکے جو در اصل " مقالۂ سیاح " کا اصلی نسخہ ہے اسکی ابتدائی تحریک و ظہور کی پوشیدہ تاریخ بھی شائع کردی ہے -

پس ایک نہایت مفصل اور دلچسپ مضمون مذہب بہائی کی تاریخ پر لکھا جا سکتا ہے - بشرطیکہ لکھنے کی مہلت ملے -

* * *

افسروں میں بہت سے لوگوں کے پاس کبوتر خانے ھیں جنمیں بہت سے تربیت یافتہ نامہ برکبوتر ھیں ' اور جو براہ راست صیغۂ جنگ کي نگراني میں داخل ھیں -

فرانس کے نامہ برکبوتروں کو سرکاري طور پر تعلیم دینے کي تاریخ سنہ ۱۸۷۰ کي جنگ جرمني و فرانس سے شروع ھوتي ھے - گر اسوقت ان مسکین پرندوں کي تربیت بہت ھي معمولي ھوئي تھي' مگر انھوں نے ایسے عجیب و غریب کام انجام دیے کہ اب آیندہ جنگ میں انکي اعانت پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ھے -

(نامہ بر کبوتر اور طیارات)

غالباً عنقریب کبوتر ایروپلین یعني ھوائي جہازوں پر بھي جایا کرینگے ' اگرچہ طیارچیوں کو ان سے طبیعي نفرت ھے کیونکہ وہ کبوتروں کو اپنا ایک خطر ناک دشمن سمجھتے ھیں - انکا خیال ھے کہ ایک تیزرو ایروپلین کي رسي کو پھڑپھڑانے والے کبوتروں سے سخت صدمہ پہنچتا ھے اور پرندے کا پروپلر (Propeller) (ھوائي جہاز کے سامنے کا ایک آلہ) نجس کرنا تو اور بھي خطر ناک ھوگا -

ان امور کے انسداد کے لیے یہ تجویز کیا گیا ھے کہ کبوتروں کو چھوڑتے وقت انکا سر نیچے کي طرف کرکے کسي اتني لمبي نالي میں سے چھوڑا جاے کہ جب تک یہ حیرت زدہ پرند سنبھلکر اوڑنا شروع کرے ' اوسوقت تک طیارہ ان سے بہت دور ھوجاے - اس تجویز کا آیندہ موسم سرما میں تجربہ کیا جائیگا "

یہاں تک سائنٹفک امریکن کے مقالہ نگار کے مضموں کا ترجمہ تھا - بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ھوگي کہ اس وقت تک یورپ کي ایک بڑي حکومت نامہ بر کبوتروں کي تعلیم و تربیت کا ایک ایسا با قاعدہ جنگي صیغہ رکھتي ھے ' اور جو فرانس اس عہد دخان و برق میں اپنے ھوائي طیارات سے شہرت حاصل کرچکا ھے ' وہ ان قدرتي اڑنے والے نامہ بروں کي طرف سے بھي غافل نہیں ھے ' اور بہتر سے بہتر ھوائي جہاز بھي اسے کبوتروں سے بے نیاز نہ کرسکے ھیں !

اسکے بعد ھم نامہ برکبوتروںکي تاریخ گذشتہ کي طرف متوجہ ھونگے ' اور علي الخصوص اسلامي عہد کي ترقیات و انتظامات کا تذکرہ کرینگے - کیونکہ یہ فن بھي مسلمانوں کے عہد عروج کا کچھہ کم ممنوں نہیں ھے -

روزانہ الھلال

چونکہ ابھي شائع نہیں ھوا ھے ' اسلیے بذریعہ ھفتہ وار مشتہر کیا جاتا ھے کہ ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشي مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زیرہ ' گل نفشہ وغیرہ وغیرہ ھم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کي جاتي ھے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

عالم اسلامی

یورپ و امریکہ اور مذھب بہائیہ

موجودہ رئیس البہائیہ کا سفر ھند !

جبکہ انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کي تحریک از سرنو شروع ھوگئي ھے اور توفیق الہي نے اسکے لیے غیر متوقع وسائل بہم پہنچا دیے ھیں ' تو یہ ذکر یقیناً قابل توجہ سمجھا جایگا کہ موجودہ صدي کا ایک نیا ایراني نژاد مذھب جو برسوں سے اپني خاموش اور بے صدا دعوۃ کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کیلیے غیر معمولي جد وجہد کر رھا ھے اور جسکے تفصیلي حالات سے ایران کے باھر بہت کم دلچسپي لي گئي ھے ' امریکہ کي جدت پسندي اور تلاش مذھب سے فائدہ اٹھانے میں بہت کامیاب ھوا ھے ' اور اب انگلستان میں بھي اپني دعوۃ کي تحریک کا سامان کر رھا ھے -

یعني محمد علي باب کي موسسہ اور شیخ بہاء اللہ کي ترقي دادہ بہائي تحریک جسکي ابتدا گو ادعاء مہدیۃ سے ھوئي ھو لیکن اب وہ ایک بالکل مستقل اور مدعي تجدید شریعت و کتاب مذھب ھے ' اور ایران کے علاوہ بھي اسکے پیروؤں کي اچھي تعداد ھندوستان ' برما ' مصر ' کردستان ' امریکہ ' بغداد ' اور عراق عجم میں موجود ھے !

ابھي چند ھفتوں کي بات ھے کہ ایک امریکن بہائي لیڈي نے ھندوستان کا سفر کیا تھا تاکہ بہائي مذھب کي تبلیغ کو تقویت پہنچاے اور عرصے تک کلکتہ میں مقیم رھي تھي - ولایت کي تازہ ڈاک سے معلوم ھوتا ھے کہ شیخ عباس افندي یعني موجودہ رئیس بہائیہ عنقریب ھندوستان آنے والا ھے -

مسز اسٹني نرو : ایک امریکن بہائي داعیہ

حال میں ھم سے ایک صاحب علم بزرگ نے مذھب بہائیہ کي تاریخ و عقائد کے متعلق استفسار کیا ھے - اسکا تفصیلي جواب "اسئلۃ و اجوبتہا" کے سلسلے میں لکھنا چاھتے تھے لیکن واقعۂ ایلاء نے کئي ھفتہ سے تمام گنجائش روک لي ھے ' اسلیے دیگر سوالات کي طرف متوجہ ھونے کا موقعہ نہیں ملا - ھمارے پاس اس مذھب کي صحیح تاریخ اور تمام عقائد و مصطلحات و تغیرات کا بہترین مواد عرصے سے موجود ھے ' اور متعدد مشاھیر علماء بہائیہ سے بمبئی کے قیام میں نہایت مفصل صحبتیں رھچکي ھیں - بہائي عقائد و اصول کي کتابیں عرصہ تک بالکل قلمي تھیں اور اجنبیوں کیلیے انکا دیکھنا تقریباً محال تھا - پھر بغداد و عکہ اور مصر و امریکہ میں بعض بعض طبع ھوئیں ' لیکن انکو بھي اجنبیوں میں تقسیم نہ کیا گیا اور سواے " مقالۂ سیاح " وغیرہ کتب دعوۃ و تبلیغ کے اہ

اس رقم میں مختلف قسم کے قرض شامل هیں- ۲۱,۴۸,۲۱,۸۶۰ پونڈ کي رقم ۱,۸۵۵ اور ۱۸۹۱ کے قرضوں کي هے جسکا سود ۴ فیصدي هے - ایک رقم سنه ۱۸۹۴ کے قرض کي هے جسکا سود ساڑھے تین فیصدي هے - ان قرضوں کي ادائگي مصر کے خراج سے هوتي هے -

یه ایک قسم کے قرض تے - دوسري قسم کے قرضوں کي تعداد ۴۴,۷۲,۳۱۳ پونڈ هے - اسمیں مندرجۂ ذیل قرض شامل هیں:

اجارہ تمباکو کي کمپني کا قرض جو سنه ۱۸۹۳ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا هے - ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۸۹۳ع میں ۵ فیصدي پر لیا گیا هے - صرمه بندرمه ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۹۱۱ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا هے - ان قرضوں کي ادائگي بعض مقررہ مالي معاهدوں سے هوتي هے -

قرض کي تیسري قسم جنگي کے قرض هیں - انکي مقدار ۲,۲۶,۳۰,۰۲۴ پونڈ هے - اسمیں سنه ۱۹۰۲ اور ۱۹۰۹ کے قرض اور سنه ۱۹۱۱ع کے قرض کي پہلي قسط بھي شامل هے - ان تینوں کي شرح سود ۴ فیصدي هے - انکي ادائگي خود حکومت کو براہ راست کرنا پڑتي هے -

اس تفصیل سے معلوم هوگیا هوگا که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دولۃ عثمانیه کے عام قرضوں کي کل مقدار ۲,۹۱,۲۲,۴۲,۹۱۱ فرانک تھي (ایک فرانک دس آنه کا هوتا هے) جسمیں سے اسوقت تک ۳۰۱,۶۲,۲۶,۹۸۵ فرانک ادا هوچکے هیں ' اور ۲,۶۰,۵۹,۱۶,۲۲۶ فرانک دولۃ عثمانیه کے ذمه باقي هیں -

لیکن اسکے بعد هي دولۃ عثمانیه دو شدید هولناک جنگوں میں گرفتار هوگئي ' - علي الخصوص جنگ بلقان میں اسے سخت زیرباري هوئي اور قرض بجاے کم هونے کے اور بڑھگیا - چنانچه جنگ بلقان اور ادرنه کے واپس لینے سے قبل (آخر جون سنه ۱۹۱۳ع میں) وزیرمال نے اعلان کیا تھا که اسوقت دولۃ عثمانیه کے ذمه قرضہاے عام کي مقدار ۱۳,۰۲,۵۴,۴۵۷ عثماني پونڈ یعني ۲,۹۹,۵۸,۵۲,۵۱۱ فرانک هوگئي هے -

اسوقت قسطنطنیه اور یورپ میں عثماني رعایا کي تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ لاکھه هے - ایشیا میں جن ممالک پر دولۃ عثمانیه عثماني افسروں کے ذریعے حکومت کررهي هے ' انکي آبادي ۱۹۱۰۰۰۰۰ هے - اگر یه قرض تمام عثماني رعایا پر تقسیم کیے جائیں تو هر شخص کے ذمه ۱۴۳ فرانک پڑینگے -

لیکن پیرس میں جو موتمر مال منعقد هونے والي هے ' اسمیں ان قرضوں کا ایک حصه ضرور ریاستہاے بلقان سے لیا جائیگا - اگر یورپ نے انتہائي تعصب سے کام نه لیا تو امید هے که اس بار کا جسقدر حصه ریاستہاے بلقان کے ذمه کیا جائیگا ' اسکي مقدار قریباً ۴۶۹۰۰۰۰۰۰ فرانک هوگي - اسکے بعد دولۃ عثمانیه کے ذمه ۲۵۰۰۰۰۰۰۰ فرانک اور کچھه کسور رهجائینگے ' جنمیں غیر منتظم قرضوں کے شامل کرنے کے بعد (آخر جون سنه ۱۹۱۳ ع تک) دولۃ عثمانیه کي کل رقم ۳,۶۸,۱۶,۴۱۷ عثماني پونڈ هوگي - اس میں وہ قرض بھي شامل هیں جو مختلف بنکوں سے لیے گئے اور اب اس آخري فرانسیسي قرض سے ادا کیے جائینگے -

آپ کے الهلال کا میں کیا زمانه شیفته و مفتون هے - خدا کرے اس مقدس پرچه کي اشاعت هر شهر و قصبه میں کافي و وافي هو جائے :

ناوک نے تیرے صید نه چھوڑا زمانے میں
تڑپے هے مرغ قبله نما آشیانے میں

براہ کرم مندرجه ذیل تین خریداروں کے نام وي پي بهیجکر ممنون فرمائیں -

نقیر حقیر شاہ محمد چندا حسیني چشتي نامي کوہ پور شاہ پور - حیدر آباد -

تلخیص و اقتباس

اسد پاشا کي گرفتاري کے متعلق تازہ انگریزي ڈاک میں تفصیلات آگئي هیں مگر بیانات باهم مختلف هیں - معلوم نہیں هوتا که دونوں وزارتوں سے اسد پاشا کا استعفا شہزادہ وید کي ملاقات کا نتیجه هے یا محافظ فوج میں اضافه هونے کا ؟ بہر حال هوا یه که تیج جندرمه (جنگي پولیس) کے افسر اعلی نے اسد پاشا کو حکم دیا که اپني فوج کو منتشر کرکے هتیار حوالے کردے - اس نے انکار کیا - بیان کیا جاتا هے که اسکے بعد اسد پاشا کي فوج نے آتشباري شروع کردي تھي جسکا جواب اس فوجي توپخانه نے دیا جو پہلے سے بنظر احتیاط موقع (پوزیشن) پر رکھدیا گیا تھا - مگر اسکے بعد اسد پاشا نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کردیا -

ایک مشترکه فوج اسد پاشا کے گھر کي طرف بڑھي اور گرفتار کرکے آسٹریا هنگري کے ایک کروزر پر لے آئي - یہاں سے وہ ایک اطالي دخاني جہاز پر سوار کرکے برنڈزي بهیجدیا گیا -

اسد پاشا نے ایک اعلان پر دستخط کردیے هیں' جسکا مطلب یه هے که وہ البانیا کے معاملات میں شہزادہ وید کے بغیر اجازت دخل ندیگا !

ایپرس میں دول کي مداخلت کامیاب ثابت هوئي - البانیا پر قبضه کے متعلق بین الملي کمیشن اور ایپرس کي عارضي حکومت کے درمیان کارفو میں ایک اتفاق هوا هے - اسکا خلاصه یه هے که ملک دو انتظامي ضلعوں (کوانٹرز) میں تقسیم کردیا جاے جو والیوں (Prefect) کے ماتحت هوں - جسقدر یوناني مذهبي و غیر مذهبي عمارات هیں' وہ سب بدستور قائم رهیں - عام مدارس کے ابتدائي تین درجوں میں تعلیمي زبان البانی اور یوناني ' دونوں هوں - اسیطرح مقامي' انتظامي' اور قانوني کارروائیوں میں بھي یوناني زبان البانی زبان کے پہلو به پہلو رکھي جائے - اهل ایپرس سے هتیار نه لیے جائیں - جندرمه (جنگي پولیس) کے لیے اشخاص وهیں سے فراهم کیے جائیں - اس جندرمه کي خدمات کسي دوسري جگه کے لیے صرف اسي وقت لي جا سکیں گي جبکه کسي بڑي طاقت سے مقابله کي صورت پیش آجاے اور اسکا فیصله بین الملي کمیشن کریگا - یهي کمیشن تنظیم و ادارۂ داخلي اور نئي حکومت کے قیام کا بھي ذمه دار هوگا - آخر میں یه هے که اهل ایپرس کو عام معافي دیجائیگي -

گذشته مئي کے دوسرے هفته میں بلغاري ایوان شوری کے اندر نہایت گرم صحبتیں رهیں - موضوع بحث یه تھا که بلغاریا کے آخرین مصائب اور نامرادیوں کے لیے گوشف اور دینف کي وزارتیں کہاں تک ذمه دار هیں ؟ اعضاء (ممبرس) نے اپني اپني جماعتوں کے خیالات بیان کیے - بالآخر هنگامۂ مباحثه و مناقشه کا خاتمه اس پر هوا که تمام مختلف جماعتوں نے بلغاریا کي تقویت اور اسکے لیے متعددہ سعي و کوشش کو اپنا نصب العین قرار دیا ' اور باهمي مناقشات کو مخالفت تک پہنچانے سے باز آگئے -

اس سلسلے میں اس حقیقت کا بھي انکشاف هوگیا جو الهلال آج سے بہت پہلے لکھه چکا هے ' جبکه جنگ بلقان جاري تھي ' اور بلغاري قلم مندیوں کي خبروں نے دنیا کو حیران بنا دیا تھا - هم نے لکھا تھا که جنگ لولي برغاس کے بعد هي بلغاري قوت کا خاتمه

سلطان عبد الحمید نے میرزا یحیی کا ثاني ملقب به " صبح ازل " کو ایڈریا نوپل میں اور بہاء الله کو عکه میں رکھا تھا - یہي عکه بہائي مذھب کا موجودہ مرکز ھے - شیخ بہاء الله کے بعد اسکا بڑا لڑکا " عباس افندي " جانشیں ھوا - وہ ایک صاحب علم' وسیع المعلومات' اور نہایت فصیح و بلیغ شخص ھے -

دستوري حکومت کے اعلان تک رئیس بہائیه کو عکه سے باھر نکلنے کي اجازت نه تھي - اعلان مشروطه کے بعد آزادي دیدي گئي - اس وقت سے ابتک شیخ عباس نے متعدد سفر کیے ھیں' پہلے مصر گیا - پھر امریکه کا سفر کیا جہاں کئي ھزار امریکن بہائي موجود ھیں اور متعدد شہروں میں انھوں نے اپني مذھبي سوسائٹي (بیت العدل) قائم کر رکھي ھے -

پچھلے دنوں وہ انگلستان آیا اور متعدد صحبتیں تحریک و دعوة کي منعقد کي گئیں - مگر اس بارے میں انگلستان اور امریکه بالکل مختلف آبادیاں ھیں - یہاں مذھبي تحریکیں اس قسم کي سیاحتوں سے قائم نہیں ھوسکتیں - تاھم بعض اخبارات میں ایک نئے ایراني مذھب کا ذکر کیا گیا' بعض رسائل نے اپنے نامه نگاروں کو تحقیق عقائد کیلیے بھیجا' بعض نے انکي اور انکے امریکن اور ایراني ساتھیوں کي تصویریں شائع کیں - غرضکه کچھه نه کچھه چرچا ھوگیا -

متعدد امریکن عورتیں انکے ھمراہ تھیں جو بہائي ھوگئي ھیں - انھي میں سے ایک نوجوان داعیه حال میں کلکته آئي تھي -

خیال کیا جاتا ھے کہ شیخ عباس آفندي اب ھندوستان کے سفر کا ارادہ کر رھے ھیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز ھے اور جہاں گذشته بیس پچیس سال سے بہائي داعي متصل مگر بالکل خاموش کام کر رھے ھیں - غالباً وہ عنقریب سیلون و برما ھوکر ھندوستان پہنچیں -

مقامي معاصر " ھندو پیٹریٹ " نے شیخ عباس اور انکے ساتھیوں کي تصویریں بضمن سفر انگلستان و تذکرۂ داعیۂ امریکه شائع کي ھیں - ھم نے انکے بلاک اشاعت کیلیے منگوا لیے تھے جو آجکي اشاعت میں درج " الھلال " کرتے ھیں -

ان میں پہلي تصویر ایک امریکن بہائیه کي ھے - اسکا نام مسز استے نرۃ ھے - وہ شیکاگو (امریکه) میں بہائي ھوئي اور پھر تکمیل و تربیت کي غرض سے پانچ سال تک عکه میں مقیم رھي - پچھلے سال بہائي مذھب پر لکچر دینے کیلیے اس نے مصر کا سفر کیا اور وھانسے گذشته دسمبر میں بمبئي پہنچي - بمبئي میں کچھه دنوں رھکر کرانچي آئي اور کانگریس کے اجلاس میں شریک ھوئي - وھاں سے مدراس گئي اور مدراس سے کلکته آئي -

بہائي مذھب کے داعي جس سرگرمي اور سکوت و سکون کے ساتھه کام کرتے ھیں' اسمیں ھمارے لیے بڑي ھي عبرت و بصیرت ھے - رنگون' بمبئي' کلکته' اور مدراس میں ایک بڑي تعداد ھندوستاني بہائیوں کي موجود ھیں جنھیں میں شخصاً جانتا ھوں' لیکن آجتک نه تو اخبارات میں انکا کبھي تذکرہ ھوا اور نه عام طور پر لوگوں کو حالت معلوم ھے !

دولت عثمانیه کي موجودہ مالي حالت

قرض اور آمدني

کسي سلطنت کے عام حالات پر اسکي مالي حالت کا بہت بڑا اثر پڑتا ھے - خصوصاً دولة عثمانیه که یورپ کے ضغط و فشار اور اسکي عجز و درماندگي کي اصلي وجه اسکي مالي حالت ھی ھے - اسلیے ضروري ھے که جب آپ دولة عثمانیه پر نظر عام ڈالتے ھوے اسکي مشکلات پر غور کریں' تو اسکي مقروضیت کي وسعت اور اسکي آمدني کي قلت کو بھي پوري تفصیل کے ساتھه پیش نظر رکھلیں -

دولة عثمانیه پر یورپ کے جسقدر قرض ھیں' انکي دو قسمیں کي گئي ھیں :

(۱) وہ جو کسي نظام و آئین کے ما تحت ھیں -

(۲) جو اس قید و بند سے آزاد ھیں -

پھر منتظم اور با قاعدہ قرضوں کي بھي ۳ - محرم کے اتفاق (اگریمنٹ) کي رو سے دو قسمیں ھیں -

(۱) وہ جو صیغه قرضه ھاے عام یعني (صندوق الدین) کے ذریعه سے ادا ھونگے -

(۲) وہ جو دولة عثمانیه نے کسي اجنبي بنک سے اس شرط پر لیے ھیں که وہ خود براہ راست ادا کردیگي -

وزیر مال نے اپنے صیغه کي جو رپورٹ سب سے آخر میں شائع کي ھے' اس سے معلوم ھوتا ھے که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دونوں طرح کے با قاعدہ قرض حسب ذیل تھے :

" دولة عثمانیه نے یورپ سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ صیغه قرضهاے عام یا صندوق الدین کے ذریعه سے ادا ھونگے' انکي مجموعي تعداد ۹,۱۳,۵۶,۳۲۸ عثماني پونڈ ھے - یه صیغه جسوقت سے قائم ھوا ھے اسوقت سے لیکر سنه ۱۹۱۱ع تک اس رقم میں سے کچھه اوپر نو ملین ادا ھوچکے ھیں - اب عثماني خزانه کے ذمه ۸۲ ملین ۱۰ ھزار ۳ سو ۵۰ ملین پونڈ باقي ھیں - (ایک ترکي پونڈ ۱۲ - روپیه کا ھوتا ھے)

اصلي قرض میں ۵,۷۹,۰۸,۳۲۰ پونڈ کي وہ رقم بھي ھے' جسکا شمار ان قرضوں میں ھے جو ریلوے کي آمدني سے ادا ھونگے - اسکا سود ۴ فیصدي ھے' اور یه ۳ محرم کے اتفاق میں منظور بھي ھوچکا ھے - اسکے علاوہ باقي ۲,۳۴,۴۸,۰۰۸ پونڈ میں مندرجۂ ذیل رقمیں شامل ھیں : سنه ۱۸۹۰' ۱۹۰۳' ۱۹۰۴' اور ۱۹۰۵ کے قرض جنکا سود ۴ فیصدي ھے - وہ رقمیں جو دوبارہ سنه ۱۹۰۵ع اور سنه ۱۹۰۸ع میں بغداد ریلوے کي ضمانت پر لي گئي ھیں - انکا سود بھي ۴ فیصدي ھے - سنه ۱۸۹۶ع کا قرض جسکا سود ۵ فیصدي ھے -

دولة عثمانیه نے یورپ کے بنکوں سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ خود براہ راست ادا کردیگي' انکي مجموعي تعداد ۴,۸۵,۹۴,۵۲۴ عثماني پونڈ ھے - جسمیں سے آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک قریباً ۴ ملین پونڈ ادا ھوچکے ھیں' اور ۴,۴۶,۰۸,۸۷۲ پونڈ ابھي عثماني خزانه کے ذمه واجب الاداء ھے -

جو هم گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کـر رهي هے مبادا کہیں هماري نظروںسے گم هو جاے ' اور پهر هم اس ظلمت کده میں روشني کیلیے اسطرح محتاجونکي طرح بهٹکتے هوے پهریں ' جسکے تصور هي سے دل خائف هیں -

عنقریب چند خریداروںکے پتے ارسال خدمت کرونگا ' مگر میرے خیال میں یه کوئي ایسي امداد نهوگي - جس امداد کي منظوري کیلیے جناب سے هم امید وار هیں - اسپر توجه هو !

نیاز کیش

(حافظ) امام الدین اکبر آبادي - خریدار نمبر ۳۸۵۷

(۲)

حضرة الاعز المحترم -

آپ کیوں هم لوگوں سے اسقدر بیزار هوگئے هیں که همارے رنج و الم کا آپکو احساس تک نہیں رها ؟ یه خبر که الهلال' محبوب و محترم الهلال' اپني مالي مجبوریوں کي وجه سے (جو اگر ایک میعاد معینه کے اندر پوري نهوئیں تو خدا نخواسته بند کردیا جائیگا) کیا همارے دلوں کو زخمي کرنیکے لیے نا کافي تهیں' جو آپنے اون باتوں کا اظهار شروع کردیا جو اوس حادثه جانکاه کے وقوع کے بعد پیش آنے والي هیں ؟ یعني یه که " خریداران اخبار کے چندوں کا کیا حشر هوگا ؟ " خدا کے لیے یه باتیں لکهه لکهه کر فدائیان الهلال کے مجروح دلوں پر نمک پاشي نه فرمائیے اور اونپر رحم کیجیے - آپنے خدا جانے کیونکر سمجهه لیا هے که الهلال کو جو کام کرنا تها وه کرچکا اور اب اسکي ضرورت باقي نہیں هے ؟ اسکو تو اون سے پوچهنا چاهیے جو اسکي ضرورت کو محسوس کرتے هیں - کیا آپکو اس سے انکار هے نه ضروریات زمانه کیطرف متوجه کرنے والا اور مختلف الخیال اشخاص کو ایک مرکز پر لاکر اونسے ضروریات دیني و دنیوي کا انصرام کرانے والا یہي ایک رساله هے - اگر اپکے نزدیک مسلمانوں کي دیني و دنیوي ' سوشیل و پولیٹکل ضرورتیں درجهٔ تکمیل کو پهونچ چکیں اور کوئي مزید احتیاج باقي نہیں رهي تو بسم الله ' کل کے بدلے الهلال کو آج هي بند کر دیجیے - چشم ما روشن - اور اگر ایسا نہیں هے تو خدا کے لیے اس اراده سے باز رهیے اور مسلمانوں پر رحم فرمایے - میں کہتا هوں که آپ جس مدت تک اوسکي ضرورت سمجهتے تهے اب اوسکے بعد هم اوسکي ضرورت پہلے سے زیاده محسوس کرتے هیں - سب سے اهم سوال جو اس رنجده خیال کا باعث هوا هے ' وه اسکي مالي حالت هے - بے شک توسیع اشاعت کي ضرورت هے ' اور آپ کہانتک نقصان برداشت کر سکتے هیں - لیکن میں نہیں سمجهتا که آپ کیوں ضد پر قائم هیں که قیمت میں اضافه نه کیا جاے - نئے خریدار پیدا کرنے سے یه زیاده آسان هے که قیمت میں قدرے اضافه کردیا جاے - جو لوگ الهلال کے خریدار اور شایق هیں وه معمولي اخباروں کے خریدار جیسے نہیں هیں - افسوس هے که آپ کو اس کا علم نہیں ' اگر علم هے تو عمداً اغماض کرتے هیں - میں تو یقین کے ساتهه سمجهتا هوں که خریداروں میں سے هر هر فرد دو روپیه سالانه الهلال پر نثار کرنے کو اپنا فرض نہیں بلکه سعادت سمجهے گا اگر آپ اس کا چنده بجاے ۸ - روپیه کے ۱۰ روپیه سالانه کردینگے - اس سے قبل بهي میں لکهه چکا هوں اور دیگر حضرات نے بهي یہي استدعا کي تهي که ایسا کیا جاے لیکن معلوم نہیں اسپر توسیع اشاعت کو کیوں ترجیح دیجاتي هے ؟ اسمیں آپکي ذاتي منفعت کو دخل نہیں هے جسکي وجه سے آپ متامل هیں ' بلکه میں تو یہانتک عرض کرنیکي جرات کرتا هوں که خدا نخواسته کیا آپ کا کانشنس آپکو اجازت دیتا هے که آپ همارے منافع کو صرف اس وجه سے پا مال کردیں که اونسے ایک شائبه آپکي نسبت سوء ظن کا نکلتا هے ؟ یه مسئله الهلال کے بقا وقیام کا هے جسمیں سب مسلمان شریک هیں - زیاده سے زیاده آپ یه کیجیے که ایک قسم ۸ - روپیه کي بهي رهنے دیجیے اور جو صاحب ۸ - روپیه سے زیاده کا بار نه اوٹها سکیں وه اس درجه میں رهیں اور کاغذ کي قسم میں تخفیف کرکے اوسکي کمي پوري کر دیجیے مگر لله بند کرنے کا خیال بهي دل میں نه لائیے - میں آپسے باادب درخواست کرتا هوں که میرے اس معروضه کو الهلال میں چهاپ دیجیے جس سے میري یه غرض هے که دیگر خریداران اخبار بهي اسپر توجه فرمائیں اور اس باره میں جو آنکي راے هو اوس سے بذریعه اخبار مطلع کریں ' نیز اپني بات پر اڑ جانے والے اور اپني ضد سے نه هٹنے والے مولانا سے استدعا کیجاے که وه توسیع خریداري پر زور دینے کي جگهه قیمت کي بیشي کو منظور فرمالیں -

والسلام -

آپکا ادنی خـــادم

غلام حسن از امروهه

تین بزرگوں کے نام الهلال بذریعه وي پي کے ارسال فرمادیں مزید کوشش جاري هے - تابعدار بنده محمد امین خریدار نمبر ۹۱۴ -

هوگيا هے اور صرف اسي ليے بلغاريا اور اسكے حامي بيقرار هيں كه آينده بغير مزيد جنگ كے خط اينوس ميڈيا هي پرصلح طے هو جائے اور اسي مقصد كيليـــے كامل پاشا كو دول يورپ نے طيار كيا تها -

---

فيلي پولي كے ايك دولتمند مهاجن اور كملجينا كے مبعوث (ڈيپوٹي) قسطنطين هاجي كيلشوف نامي نے بلغاري پارليمنٹ ميں بيان كيا كه بلغاري فوج كے مركز اعلى (هيڈ كوارٹر) نے خود اسكو خط اينوس وميڈيا كي منظوري كے ليے ڈيلي‌گيٹ بهيجنا چاها تها' اور اس كے ليے كامل پاشا بالكل تيار تها - اپنے بيان كي توضيح و توثيق كے ليے اس نے چند تار پڑهكر سنائے - پهلا تار ڈينف كا تها' جسميں گوشف سے كها تها كه خط اينوس ميڈيا كي بابت كامل پاشا سے گفتگو كرنے كے ليے يه شخص جاتا هے - اسكے ليے مجلس كي منظوري حاصل كرو - اسكے جواب ميں گوشف نے لكها كه مجلس كسي خاص وفد كے ڈيلي‌گيٹ بهيجنے كي ضرورت نهيں سمجهتي - اسكے بعد ۲۹ نومبر كو شاه فرڈيننڈ نے تار ديا كه قسطنطين كيلشوف كے متعلق صدر مجلس كي تجويز سے بالكل اتفاق كرتا هوں - نيز فوري كارروائي كي هدايت كرتا هوں - اسكے جواب ميں گوشف نے لكها كه " مجلس اس فيصله كن وقت پر اپني سنگين ذمه داري سے با خبر هے " گوشف نے اس تار ميں يه بهي لكها تها : " آپ مجوزه مقصد كے متعلق وزير مال كو تار ديں - ڈيلي‌گيٹ ميں بلغاريوں كو آنے كي اجازت نهيں - كيلشوف كا شخصي طور پر جانا نا ممكن هے - انهيں وكيل خاص بنا نا هوگا "

مگر قدرت الهي نے عين وقت پر اپني نيرنگي دكهلائي - كامل پاشا كي وزارت كا خاتمه هوا' اور انور بے نے باب عالي كا مقفل هال فتح كرليا - نتيجه يه نكلا كه بلغاريا كو بالاخر روز بد ديكهنا پڑا اور مع اپنے اعوان و انصار يورپ كے اپني تمام اميدوں ميں ناكام و خاسر رهي !

روس نے تبريز سے ۱۸ - ريں پياده پلٹن اور دو توپخانوں كے بريگيڈوں كو قفقاز سے واپس بلا ليا هے - روسي اخبارات اس واقعه كو بهت اچهال رهے هيں - ايك مقتدر اخبار لكهتا هے كه غالباً اب اس بيچيني ميں سكون پيدا هوجائيگا' جس كے متعلق كها جاتا هے كه شمال ايران پر روس كے مسلسل فوجي قبضه كي وجه سے انگلستان ميں محسوس كي جا رهي هے - اس سے پہلے بهي كئي بار روسي فوج واپس جا چكي هے مگر پهر اسكي جگه تازه دم فوج آگئي - سوال يه هے كه كيونكر يقين كيا جاسكتا هے كه اب اس فوج كي جگه نئي فوج نه آئيگي ؟

بقول تفلس كے ايك نيم سركاري جرنل كے' اسوقت شمالي ايران ميں ۱۲۴۰۰۰ روسي محافظ فوج موجود هے !

لندن ميں علوم و السنۂ شرقيه كے مطالعه و اشاعت كيليے جو مدرسه قائم هونے والا هے' اسكے متعلق نير ايست ميں ايك اپيل شائع هوئي هے جسپر چند مشاهير انگلستان كے دستخط هيں - اس سے معلوم هوتا هے كه لندن انسٹي ٹيوشن كي عمارت (جسكي قيمت ايك لاكهه پونڈ هے) قواعد پارليمنٹ كي رو سے اسكے ليے حاصل كرلي گئي هے - ضروري ترميم و تغير كے ليے حكومت نے ۲۰ هزار سے ۲۵ هزار پونڈ تك دينے كا وعده بهي كيا هے - يه مدرسه لندن يونيورسيٹي كے متعلق هوگا - مشرق اور افريقه كي اهم زبانيں (جنهيں ۸۰ كرور انسان بولتے هيں) انكي تعليم پر ۱۴ هزار پونڈ سالانه صرف كيا جائيگا - اسكے مقابله ميں اسوقت برلن ميں ۱۰ هزار پونڈ اور پيرس ميں ۸ هزار پونڈ سالانه صرف هو رها هے - حكومت انگلستان ۴ هزار پونڈ سالانه اور حكومت هند ۱۲۰۰ پونڈ سالانه ديگي - بقيه روپيے كے ليے قوم سے اپيل كي گئي هے -

مسئلۂ قيام الهلال

قاعده هے كه جس چيز كي ابتدا هوتي هے اسكي انتها بهي لازمي هے' پس اگر الهــلال اپني دعوة اسلامي كي ابتدائي منزل طے كرچكا هے تو انتها كا ابهي سوال باقي هے -

صداقت الهي كي راه ميں سخت سے سخت مشكلات كا مقابله كرنا پڑتا هے' مگر مستقل طور سے ان مشكلوں كا سامنا وهي شخص كرسكتا هے جو حق و صداقت كي مظلوميت اور دين الهي كي بيكسي و غربت پر از سر تا پا پيكر اضطراب اور تصوير التهاب بن جائے' اور جو اپنے دلميں كچهه اسطرح كا درد اور ٹيس ركهتا هو جسطرح كه سانپ كا كاٹا اور اژدهے كا ڈسا هوا مريض تڑپ سے لوٹتا اور كراهتا هے -

الحمد لله كه يه سب كچهه الهــلال ميں پايا جاتا هے اور صرف الهلال هي ميں - مگر مولانا ! جناب كيليے خاكسار كا مشوره ايسا هي هوگا جيسے آفتاب اور ذره كي مثال - وه اسلامي نسل كے سچے اور شيدائي اور غير معمولي افراد' جو الهلال پر اپني جان و مال تصدق كرنے كيليے آماده هيں' كيوں نهيں انكي مخلصانه خدمات قبول كي جاتي هيں ؟ اگر سب نهيں تو اسيقدر سهي جس سے الهلال كا مالي مسله حل هوجائے - جناب نے متعدد مخلصين كے مني آرڈر واپس كيے' رجسٹرياں لوٹا ديں' اور درخواستيں نا منظور كيں' جنكا حال مجهے معلوم هے' حتى كه وه لوگ جنهوں نے ريل كي مسافرت ميں جناب سے درخواستيں كيں كه همارے نام بهي الهلال جاري كرديجيے' عمداً انكے نام جاري نهيں كيا گيا - آخر كيوں اسكا سبب ؟

كيا وه عطيات جناب اپنے ليے' يا اپنے اخراجات كيليے تصرف فرماتے هيں ؟ يا آنكے قبول كرنے ميں كسي قسم كي بد نامي اور كسر شان هے ؟ ميرے خيال ميں هر اعانت پيش كرنيوالا نه تو جناب كي مدد كرنا چاهتا هے اور نه الهلال كي' بلكه اپني محبت ديني و جوش ملي اور ايثار قلبي كا اظهار كرکے اسلام كي مدد كرنا چاهتا هے جسكو آپ ايسا نهيں كرنے ديتے - غالباً جناب ميري اس جرات كو لطف وكرم كي نظر سے ديكهينگے' اگر ميں بالفاظ ديگر يه كهوں كه آپ ان همدردان ملت كو اس ثواب عظيم سے محروم ركهكر اور انكے نه ركنے والے جوش قلبي كو روك كر' خدمت اسلام و مسلمين ميں حائل هوتے هيں -

الهلال كے دو هزار نئے خريدار پيدا هوجانے پر بهي اسكے مالي مسئلہ سے تسلي نهيں هوتي كيونكه بهت ممكن هے كه يه خريدار دائمي نهو سكيں بلكه عارضي هوں - اسواسطے استدعا هے كه جناب علاوه دو هزار نئے خريدار پيدا هو جانيكے اگر ناظرين و معاونين الهلال كي دوسرے طريقه سے توسيع الهلال كي خدمات قبول فرما ليں تو يه تمام مسلمانوں پر احسان هوگا !

بلاشك' الهــلال اول دن هي سے غيورانه خاموشي كے نقصانات برداشت كرتا رها هے' اور گدايانه طلب و سوال كے انعامات پر ان نقصانات كو ترجيح ديتا رها هے' ليكن تابكے ؟ آخر اسكي كوئي حد بهي هے ؟ جبكه نقصانات بهي حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هوں ؟ ناظرين و معاونين الهلال سے بهي التجا هے كه آينده جولائي سے پيشتر هي الهلال كے قيام كيليے كوئي ايسي شكل اختيار كريں جس سے الهلال كا مالي مسله ايك عرصه دراز تك كيليے حل هوجائے - ورنه هدايت الهي كي يه روشني

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام آردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پہلا رساله هے' جو بارجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

روغن بیگم بهـــار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا رگرفتار' رکلا' طلبه' مدرسین معلمین' مرلفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها هے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلیٰ درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا هے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان ر پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلوں کے کہانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز رخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۂ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب رمقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر رقت دماغ معطر رهیگا' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نہیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن - ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه ر بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا ــــ کے خواص بہت هیں' جن میں خاص خاص باتیں . هر ایک زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت هے' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

رما نرنجي تیله اور بزنمیر النجی تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاه مغلیه کے حکیم تھ - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

" رلکو تل کالیهو " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه مسک پاس اور الکٹریک دیگر پوسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه یوناني لٹ باؤار کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 M[illegible] - Street
Calcutta

رساله کانفرنس نمبر ۱۴

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ستائیسویں اجلاس منعقده بمقام آگره میں جو دلچسپ اور معني خیز مضمون " میکینکل تعلیم اور مسلمان " کے عنوان پر پڑها گیا تها اوسکو بغرض رفاه قوم علحده رساله کي صورت میں طبع کیا گیا هے' جو درخواست کرنے پر دفتر کانفرنس سے مفت مل سکتا هے -

خا' ار

آفتاب احمد آنریري جوائنٹ سکریٹري کانفرنس - دفتر کانفرنس علي گڈه

تمام مسلمانون کو ان کتابون کا پڑهنا نهایت ضروری هے

الاسلام سب سے پہلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري هے یه هے که وه مذهب اسلام کے عقاید ضروریه سے واقف هوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے الله علیه وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکهیں - کیونکه اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد هیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کي باتیں سکهانے کے لیے کوئي کتاب نہیں لکهي گئي تهي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکهکر اس ضرورت کو پورا کردیا هے - خدا کي توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکهنا نهایت ضروري هے' بچوں کي سمجهه کے مطابق جیسا عمده بیان اس کتاب میں هے - یقیناً کسي کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نهایت مفید بیان کیا هے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش هوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بهي دي هے - بعض اسلامي ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دیني کردیا هے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاهتے هوں تو یه کتاب انکو ضرور پڑهوا لیجے - قیمت آٹهه آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصه

اس کتاب میں وه قصے جو قرآن مجید میں مذکور هیں آردو میں لکهے گئے هیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب هیں' پهر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے هوئے' ناممکن تها که جو شخص کلام خدا سے ذرا بهي محبت رکهتا هو' اور اس کے دل میں قرآن مجید کي کچهه بهي عزت و عظمت هو وه ان کے پڑهنے یا سننے کي سعادت حاصل نه کرتا - یہي سبب هے که تهوڑے هي عرصے میں یه کتاب اب چوتهي بار چهپي هے - پڑهنے والا انکو پڑهکر پاکیزه خیال اور صالح الاعمال بنتا هے - مسلمانوں کے لیے یه کتاب نعمت عظمیٰ هے قیمت چهه آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصه

اس کتاب میں وه قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم هیں' انتخاب کرکے آردو میں جمع کي گئي هیں - اور ان سے بهي وهي فائده حاصل هوتا هے' جو قرآن مجید کے قصوں سے هوتا هے - نهایت پرلطف اور بیش بها چیز هے - قیمت پانچ آنے یه تینوں کتابیں به نشان ذیل دستیاب هوتي هیں :

نذیر احمد خان کمپني - لاهور

اپنا فاضل وقت روپیـــه حاصل کرنے میں صرف کیجئے -

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیه زیاده حاصل کیجیے - نا تجربه کاري کا خیال نه کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتنا که تین روپیه روزانه چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا هے - هرجگهه - هر مذهب - هر فرقه اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیه حاصل کرنے میں صرف کر رهے هیں - پهر آپ کیوں نهیں کرتے ؟

پوری حالت کیـلیے لکهیــں - اسکی چهوڑ نه دیں - آج هی لکهیں - اطمینـان شده کاریگران هر جگهــه .... کیــا کهتــے هیں ؟ پڑهیــے :

جهجر ضلع روهتــک
۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع

مینے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون هوں - در درجن جوڑه مردانه جرابیں حسب هدایت آنجناب ٹهیک بناکر روانه کرتا هوں - یقین هے که یه سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتهه دریافت کننده کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حواله دیں تو اُنکو بهي سفارش کرونگا - هم اُن لوگونکو جو آپکے خواستگار هیں سکهلا سکتے هیں - میں آپکا ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گ ؛ ز و هیلـر اینڈ کمپنی ڈپارٹمنٹ ن ؛ ر ۱۵۵ - ۲۱۱
ا ؛ ڈ سی اسٹریٹ - ک ا ک ۲

Dept. No. 2.

جام جهـــاں نمـــا

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهی نهوگی

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي ہے - یـــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے مرجذوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمي اُنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فہرست ' اُنکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر ' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي مرا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا ہے) ضابطه دیواني فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں نهرتے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دکاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاتے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا پرزے نهایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹهیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجیے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹي ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي ہے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آگئے هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لیمپ وانکو

اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے یکدم کسیوجه سے اٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں کلاک اور گهڑیونکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پته صاف اور خوشخط لکهیں اکثر مال منـــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـــگوا لیجے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

ہر فرمـایش میں الهـلال کا حوالہ دینا ضروری ھے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوںمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رہگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھا ئي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - انگریزي جلد ہے جسمیں سنهري حروف کي کتابت ہے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیہ وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۳ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک محبوب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یہ دوا دل دماغي شکایتونکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے ہیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - مسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ہے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بار کی دفع ہو جا تی ہے - اس کے استعمال کر تے ہی اپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ -

ھائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جا تا رہا -

یہ دوا آب نزول - فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس منٹ دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

ہر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ہرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ، مرگی والہ جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و موسمی جنون ، وغیرہ وغیرہ دفع ہوتي - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھي نہیں ہوتا کہ وہ کبھي ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نہونے سے واپس

ہمارے نئے چالان کي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور دیکھنے میں بھي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي ہے -

اصلي قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ ہر ایک گھڑي کے همراہ سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھ روپیہ پندرہ آنہ باندھنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No. 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

ہمارا من موهني فلوٹ هار مونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگون کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت هي عمدہ اور بہت روز تک قائم رهنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۰ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے گھرای ہوئي قوت پھر دو بارہ پیدا ہوجاتي ہے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نہیں ہوتی - مایوسي مبدل بہ خوشي کر دیتي ہے قیمت في شیشي دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتي ہیں - قیمت تین بکس آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ار - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta

سنکاری فلوٹ

بہترین اور سریلي آواز کي هارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہرقسم اور ہر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کردہ - آرالا سہالے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف ہے ، اسکے استعمال سے کل امراض متعلقہ مستورات دفع ہوجاتی ہے ، اور نہایت هي مفید ہے - مثلاً ماهوار نہ جاري ہونا - دفعتاً بند ہو جانا - کم ہونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتھہ جاري ہونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نہایت زیادہ جاري ہونا - اس کے استعمال سے بانجھ عورتیں بھي باردار ہوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ

... وا تسهائے گولیان

یہ دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف حکم رکھتي ہے - کیسا هي ضعف کیوں ہو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم ہوگي جو کہ بیان سے باہر ہے - شکستہ جسموں از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتی ہے ، او طبیعت کو بشاش کرتي ہے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

... وائسٹ

اس دوا کے استعمال سے ہرقسم کا ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا اور کسي وجہ ہوا ہو دفع کردیتي ہے ، اور کمزور قوی نہایت طاقتور بنا دیتي ہے - کل دماغي اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت هي حیرت انگیز تغیر کردیتي ہے - یہ دوا ہر عمر والے کے واسطے نہایت هي مفید ثابت ہوئي ہے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں ہوتا ہے سواے فائدہ

قیمت فی شیشي ایک روپیہ

C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعرائے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعرائے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ [illegible] حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتدائے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعرائے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۴۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یورروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جائے - حجم ۳۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زر تشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر او ر ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الخیار کا ترجمہ جس میں ابتدائے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات او ر زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاؤلیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا و ضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۳۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنہیں اس کا مطالعہ لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۳ روپیہ

(۲۵) نقش ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خاں بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MC Leod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۵ | چہارشنبہ : ۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجري | جلد ۴

Calcutta : Wednesday, June, 24 1914.

اطلاع

معاونین کرام الہلال

جن حضرات نے ششماهي قیمت گذشته جنوري میں دي تهي یا گذشته سال کے جولائي سے سال بهر کیلیے خریدار هوے تهے ' انکا حساب جون میں ختم هوگیا ہے - جولائي کا پہلا پرچه انکي خدمت میں وي پي جانا چاهیے - یا خود انهیں بذریعه مني آرڈر قیمت بهیج دیني چاهیے -

الحمد لله که الهلال کے دوستوں کا عهد محبت بہت محکم و استوار ہے' اور وہ جب ایک مرتبه بندهجاتا ہے تو بہت کم ٹوٹتا ہے - انکا رشته محض کاغذ و سیاهي کي خرید و فروخت کا نہیں ہے جسکي کبهي ضرورت هوتي ہے اور کبهي ضرورت نہیں هوتي - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کیلیے بہار و خزاں اور امسال و پار سب برابر هیں !

سخن طرازي و دانش هنر نظیري نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزیں گردد !

تا هم ایسے موقعه پر که قیام الهلال کا مسئله پیش نظر ہے اور توسیع اشاعت کیلیے احباب کرام سعي فرما رہے هیں' خریداران قدیم کو بهي اگر انکے فرض کي طرف توجه دلائي جاے تو غالباً ناموزوں نہو گا - جن حضرات کي پچهلي قیمت ختم هوگئي ہے ' انکا آینده کیلیے خریدار رهنا بالکل ویسي هي اعانت هوگي جیسے الهلال کي مالي دقتوں کے رفع کرنے کیلیے نئے خریداروں کا بہم پہنچانا - بلکه اس سے بهي زیاده -

ان حضرات کي خدمت میں جولائي کا دوسرا پرچه وي - پي - جائیگا - امید ہے که وہ وصول کرلینگے - یا بصورت دیگر اس اطلاع کو دیکهتے هي ایک کارڈ لکهدینگے که وي - پي - نه بهیجا جاے -

مسئلهٔ قیام الهلال

بکثرت تحریرات اسکے متعلق جمع هوگئي هیں جن میں سے صرف ایک دو شائع کردي جاتي هیں- سب کیلیے گنجایش نکالنا مشکل ہے - توسیع اشاعت کے علاوہ سب سے زیاده زور اضافۂ قیمت پر دیا جاتا ہے - بزرگان کرام اور احباب مخلصین کي اس نوازش بیکراں کا نہایت ممنون و متشکر هوں - انشاء الله جولائي کے دوسرے نمبر میں تمام رایوں کا خلاصه پیش کرنے کي کوشش کرونگا - و نسال الله سبحانه و تعالی ان یهدینا سواء السبیل -

" زمیندار "

" زمیندار " کي اپیل کا فیصله هوگیا - نامنظور هوئي - آینده تفصیل کے ساتهه واقعات مقدمه پر نظر ڈالي جائیگي -

مسٹر تلک کی رہائی

مسٹر تلک کي رهائي کے متعلق مختلف افواهیں مشهور تهیں مگر سب غلط نکلیں ' اور وہ ۱۷ جون کو ۱۲ بجکے ۲۵ منٹ پر رہا کردیے گئے -

مسٹر تلک کا بیان ہے که رهائي کي خبر ان تک سے مخفي رکهي گئي - ۱۸ ماہ حال یوم دو شنبه کو دو پهر کے وقت وہ مانڈلے سے روانه هوے اور دوسرے دن صبح کو رنگون پہنچگئے - اسي وقت آئي - آر- ایم - اسٹیمر میں بٹهاے گئے اور وہ مدراس روانه هوگیا - مدراس کے سفر میں ۸ دن لگے - ۱۵ ماہ حال کو شب کے وقت جب جهاز سے اترے تو ایک میل ٹرین تیار تهي - اسمیں بٹهاے گئے اور ٹرین پونا روانه هوئي - اس سفر میں پولیس کا ایک محافظ دسته همراہ تها - ٹرین پونا کے بدله متسیر میں ٹهري جو پونا سے دو میل کے فاصله پر ایک چهوٹا سا اسٹیشن ہے - یہاں مسٹر کانڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس' ایک سي - آئي - ڈي افیسر' اور دو اور افسر موجود تهے جنهوں نے انهیں موٹر میں بٹهاکے گهر تک پہنچا دیا -

مسٹر تلک کي صحت اچهي ہے - قیام مانڈلے میں انهوں نے اپنا وقت زیاده تر مطالعه و تصنیف میں صرف کیا - چنانچه علم هئیة قدیم پر ایک کتاب تین جلدوں میں لکهی ہے جو هنوز نامکمل ہے -

ایڈو کیٹ آف انڈیا کو معلوم هوا ہے که وہ پہلے انگلستان جائینگے اور ایک مقدمے کي اپیل کے متعلق وکلاء کو هدایات دینگے جو پریوي کونسل میں دائر ہے - اسکے بعد جرمني میں چند سال قیام کرینگے ' اور وهاں سے آکر اپني بقیه زندگي تصنیف و تالیف میں صرف کردینگے -

لیکن اگر مسٹر تلک اب بهي وهي مسٹر تلک هیں جیسا که انهوں نے دنیا کو یقین دلایا تها تو همیں اس توقع کے ماننے میں تامل ہے ' اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفه محتسب
بڑهتا ہے اور ذوق گنه یاں سزا کے بعد !

" البلاغ "

یکم جولائي سنه ۱۹۱۴ ع سے ایک ماهوار رساله " البلاغ " دارالریاست مالیر کوٹله پنجاب سے زیر ایڈیٹري مهدي حسن صاحب شائع هوگا - جسمیں قومي ' مذهبي ' اخلاقي ' سوشیل اور تعلیمي مضامین درج هوا کرینگے - نصف حجم عالم نسواں کي اصلاح تعلیم اور حمایت حقوق کے لیے وقف هوگا - اسکے کاغذ ' اعلی لکهائي اور اعلی ' چهپائي کا خاص التزام کیا گیا ہے - چنده ۳ روپیه سالانه - حجم ۲۴ صفحه - تقطیع ۲۰ × ۲۶ - درخواست کے ساتهه چنده پیشگي وصول هونے یا وي - پي کي اجازت موصول هونے پر جاري هوسکیگا - نمونه کا پرچه ۲ - آنه کے ٹکٹ بهیجکر طلب فرمائیے -

تمام درخواستیں بنام منیجر " البلاغ پور کاٹیج مالیر کوٹله " آني چاهئیں -

تقلید کرنی چاهي جو دو دو پارنڈ سالانه قیمتوں کے دینے والے بیس بیس هزار خریدار رکھتا ہے ' اور ترتیب مضامین و کثرت مواد اور تنوع مذاق و معلومات کے لحاظ سے ان رسائل کا مقابله کرنا چاها جنکي طیاري ارباب علم و تصنیف کي بڑي بڑي جماعتوں کے هاتھه سے هوتي ہے ' اور رسالے کے ایک ایک باب اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک ایڈیٹر مخصوص هوتا ہے - تاهم ابناے ملت کی عام حالت نے اجازت نه دي که وہ قیمت کی مقدار میں بھی یورپ کی تقلید کرتا ' اور نه ملک کے قحط الرجال اور افلاس علم و مذاق نے اسکا موقعه دیا که وہ اپنے کسی معین و مددگار گروہ کو اپنے ساتھه دیکھتا - ایک هی وقت میں ' ایک هی قلم سے خالص دینی افکار و جذبات کے مباحث و مقالات بھی لکھے جاتے تھے ' سیاسي مسائل و معاملات پر بھي بحث هوتي تھي ' ادبی و انشائي مضامین بھی ترتیب پاتے تھے - علمی ابواب و تراجم کی بھی فکر کي جاتي تھي ' اور ان سب میں اپنے انداز مخصوص اور معیار کار کا قائم رکھنا بھي ضروري تھا -

پھر ایک خاص مقصد دیني اور دعوۃ اسلامي کا اعلان بھي اسکے پیش نظر تھا ' اور اپنے سیاسی معتقدات کی وجه سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دینی معتقدات تھے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بھی هر آن و هر لمحه محصور رهنا پڑتا تھا جو بڑي بڑي با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تھیں اور هر طرح کي قوتیں انکے ساتھه کام کر رهی تھیں - صحت سے محرومی ' قدرتی ضعف جسمانی ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث ' اور حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوہ هیں ' اور ان سب کا بھی اگر اضافه کردیا جاے تو في الحقیقت اسکا وجود کاموں اور مقصدوں کے هجوم اور اسباب و قوی کي قلت و ضعف بلکه فقدان و عدم کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونه تھا !

(نقـــد و احتســـاب نتـــائج)

لیکن با ایں همه اسباب تحیر و واماندگي ' الحمد لله که چار شش ماهیاں اسپر گذر چکي هیں ' اور اسکا سفر کاموں کي هر شاخ میں بلا توقف و تامل جاري رها ہے - پس ان تمام حالات کي بنا پر نهایت ضروري تھا که اس سفر کے نتائج پر پوري تفصیل و تشریح سے نظر نقد و احتساب ڈالي جاتي ' اور اندازہ کیا جاتا که جو کام هندوستان کي پوري ایک صدي کي حیات طباعۃ و صحافۃ اور دور تصنیف و تالیف جدید میں شروع نهوسکا ' اسکو ایک ضعیف اراده ' ایک بے سروسامان آمادگي ' ایک در ماندہ جد و جهد ' ایک بے اسباب و وسائل سعي و تدبیر ' ایک دائم المرض زندگي ' ایک مبتلاے آلام و موانع اقدام ' ایک معتوب حکومت ' مبغوض امرا ' اور محصور ضد اعداء و معاندین هستي ' غرضکه عاجزیوں اور درماندگیوں کي ایک التجاء حقیر ' اور بے سرو سامانیوں اور بیچارگیوں کي ایک دعاء مضطر نے شروع کرکے کس حد تک پهنچا یا ؟ اور جبکه دنیا اور دنیا والوں کے پاس اسکے لیے کچھه نه تھا ' تو خدا اور خدا کي غیبي نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راہ ارادت بروے گرد آلود
نشسته ایم بدریوزہ تا چها بخشند !

چنانچه تقریباً هر جلد کے اختتام اور نئي جلد کے فاتحۂ آغاز کے موقعه پر ارادہ کیا گیا که الهـلال کي تمام گذشته جلدوں پر ایک تفصیلي نظر ڈالي جاے اور اسکے کاموں کي هر هر شاخ پر علحدہ علحدہ بحث کي جاے ' لیکن پھر خیال هوا که اپنے کاموں پر خود اپنی نظر ڈالنے کی جگه بهتر ہے که اسے اوروںکی نظر و راے پر چھوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپنی نیت اور ارادہ کے احتساب کی مہلت ملجاے تو یہی بہت بڑي توفیق ہے - کاموں اور انکے نتائج کا احتساب دوسرے هی صحیح کر سکتے هیں - اور انهیں پر چھوڑ دینا چاهیے :

بے پردہ تاب محرمي راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژہ و استیں شناس

چنانچه اسي خیال کا نتیجه ہے که نئی جلد کا فاتحۂ آغاز لکھتے هوے جب کبھی الهـلال کے کاموں پر نظر ڈالي بھي گئی ' تو صرف دعوۃ دینیه کے احیـاء هي کا تذکرہ کیا گیا ' اور اسکے نتائج پر بھی تفصیل کے ساتھه بحث نہیں کی گئی ' بلکه نهایت اجمال و ایجاز کے ساتھه اصل دعوۃ کے بقا و قیام اور رفع و اشاعۃ کی طرف اشارہ کرکے کار و بار دعوت کے بعض بصائر و مواعظ مهمه کے پیش کر دینے هي کو کافي سمجھا گیا - حالانکه اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تھے - وہ احیاء تعلیمات صادقۂ اسلامیه کا داعي تھا ' اسلام کي سنت حریۃ کي تجدید اور جهاد حق و عدالۃ کي طرف بلاتا تھا ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تھے ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وہ ایک اسلوب جدید اور انداز نو رکھتا تھا ' اس نے اردو فن صحافۃ کي هر شاخ میں اپني راہ سب سے الگ نکالي تھي ' اور اصولي باتوں سے لیکر چھوٹي چھوٹي جزئیات تک میں دوسرونکي تقلید کي جگه وہ خود اپنا نمونه دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاهتا تھا - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالنے اور ان عظیم الشان تغیرات کو شمار کرنے کیلیے جو اردو علم ادب و صحافۃ میں اس دو سال کي اقل قلیل مدت کے اندر ظاهر هوئیے ' کاموں کي متعدد شاخیں سامنے آتي تھیں - تاهم هم نے اس داستان طویل کو کبھي بھي نه چھیڑا اور صرف اسکے مقصد اولی کے تذکرہ هی پر اکتفا کیا -

آج بھي که بحمد لله و بعونه چوتھي جلد کا اتمام اور نئي جلد کا افتتاح درپیش ہے ' هم مناسب نہیں سمجھتے که قارئین کرام کا وقت عزیز اس مبحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجه سے بھي که اگر یه حکایت شروع کي گئي تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنهیں فخر و ادعا کي آمیزش سے بچانا مشکل هوگا ' اور یه غذاے مهلک نفس حریص کو جسقدر بھي کم میسر آے بهتر ہے -

(حـاصـــل گـذارش)

هم کو اپنے سفر میں نکلے هوے دو سال هوگئے - همارا سفر تاریکي میں نه تھا ' بلکه دو پهر کي روشني میں تھا ' اور دنیا اسے دیکھه رهي تھي - هم اگر حرکت میں رہے هیں تو اسپر پردہ نہیں پڑا ہے ' اور اگر جمود و غفلت میں کھڑے کے کھڑے رهگئے هیں تو وہ بھي کوئي راز نہیں ہے - اگر اپنے سفر کا کچھه حصه طے کرسکے هیں تو دیکھنے والے اسکي شهادت دیسکتے هیں ' اور اگر راہ کي دشواریوں سے واماندہ رهگئے هیں تو همت کا تزلزل اور قدم کي لغزش بھي برسر بازار ہے - متاع بالکل نئي تھي ' اور اپنے سفر کیلیے خود هي ایک نئي راہ نکالي گئي تھي - نه تو همارے سامنے نمونه تھا اور نه کوئي راهنمائي کي مادي روشني :

لب خشک رفت و دامن پرهیز نه کرد
زاں چشمۂ که خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تغیر کي دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر ہے که اگر قرنوں کي بادیه پیمائي اور تگ و دو کے بعد سلامتي کا ایک قدم بھي طے هو جاتا ہے ' تو اس کي کامیابي رشک انگیز اور اسکی فتح مندي جشن و نشاط کی مستحق هوتی ہے - ایک ٹوٹی هوئي دیوار کو گرا کر

شذرات

خاتمهٔ جلد چهارم

اللهم لا تجعلنا بنعمتک مستدرجين ! ولا بثناء الناس مغرورين ! ولا من الذين يا كلون الدنيا بالدين ! وصل وسلم على رسولک وحبيبک خاتم النبيين ! وعلى اله وصحبه اجمعين ! !

رهـــروان را خستگي راه نيست
عشق خود راهست و هم خود منزل ست !

الهلال كي چوتهي جلد كا يه آخري رساله هے - آينده نمبر سے پانچويں جلد يعني تيسرے سال كي پهلي شش ماهي شروع هوگي - فالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لو لا ان هدانا الله !

هم كو اس سفر ميں نكلے هوے پورے دو سال هو گئے - ضروري تها كه ايک مرتبه الهلال كے گذشته دو ساله سوانح و حالات پر تفصيلي نظر ڈالي جاتي ' اور غور كيا جاتا كه تلاش مقصود اور طي منازل ميں ابتک اس كا كيا حال رها هے ؟ طلب و حركت ميں رها يا تحير و جستجو ميں ؟ استقامت و جهد سعي رهي يا تزلزل و قناعت ؟ سفر مقصود قطع راه و نظارۂ منازل ميں كامياب هوا يا محض تلاش راه هي ميں تمام همت باديه پيمائي صرف هوگئي ؟

اسكا سفر گو في الحقيقت ايک هي مقصود اصلي كي تلاش ميں تها جو اسكے تمام كاموں پر حاوي هے ' ليكن وقت كي ضرورتوں اور آرزوں كي وسعت نے ضمناً اور بهي بهت سے مقاصد اسكے ساتهه كر ديے تهے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ايک هي وقت ميں دعوة دينيه كے احياء اور امر بالمعروف و نهي عن المنكر كے اعلان كے ساتهه متعدد علمي اور ادبي اغراض كا بار بهي اپنے اوپر لے ليا تها ' اور وه ملک كے سامنے اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصيات كے ساتهه اعلى و اكمل مذاق كا ايک هفته وار رساله بهي پيش كرنا چاهتا تها - پس اگر اسكے اصلي مقصد ديني اور دعوة اسلامي كو بالكل علحده كر ديا جاے ' قوم كے مذهبي افكار و اعمال اور سياسي آراء و معتقدات ميں جو عظيم الشان تغيرات و انقلابات هوے هيں ' انسے بالكل قطع نظر كرلي جاے ' اور محض اس لحاظ سے ديكها جاے كه يورپ كے ترقي يافته پريس كے نمونے پر وه اردو كا ايک ادبي ' علمي ' سياسي ' اور مذهبي رساله هے ' جب بهي اس دو سال كے اندر اسكے كاموں كا ذخيره اسقدر وسيع هے كه نقد و نظر كيليے ايک بهت بڑا ميدان باقي رهجاتا هے ' اور يه سوال سامنے آتا هے كه اردو علم ادب اور قوم كے عام ادبي و علمي مذاق پر اسكے وجود سے كس قسم كا اثر پڑا ؟ اور ان شاخوں ميں اسكا سفر ابتک كس قدر راه طے كرسكا ؟ وقت و حالات كے مقابلے ميں اسكي مقدار اميد افزا هے يا مايوسي بخش ؟

(اردو پريس الهــلال سے پہلے)

هندوستان ميں پريس كي اشاعت و ترويج پر ايک صدي سے زياده زمانه گذر چكا هے - سنه ۱۷۹۸ كي چهپي هوئي كتاب ميرے پاس موجود هے - اس عرصے ميں صدها اخبارات و رسائل اردو زبان ميں نكلے ' اور نئي تعليم كي اشاعت نے نئے قسم كے كاموں كا ذوق بهي ايک بڑے وسيع حلقه ميں پيدا كر ديا - ليكن يه كيسي عجيب بات هے كه پورے سو برس كے اندر ايک چهوٹي سے چهوٹي مثال بهي اسكي نهيں ملتي كه يورپ كے ترقي يافته نمونے پر كوئي عمده هفته وار رساله يا اقلاً ماهوار ميگزين هي اردو ميں نكالا گيا هو ' اور اسكي ايک نا كام كوشش هي چند دنوں كيليے كي گئي هو !

روزانه اخبارات پر بهي مسلمانوں كو توجه نه هوئي - زياده تر دو هي قسم كے اخبار نكالے گئے اور انهي پر سب نے قناعت كرلي - يا تو ماهوار علمي و ادبي رسائل نكلے جن ميں سے رسالۂ حسن حيدرآباد اور پادري رجب علي كے پنجاب ريويو كو مستثني كرديني كے بعد اكثر كي ضخامت تيس چاليس صفحه سے زياده نهوتي تهي ' يا پهر هفته وار اخبارات نكلے جو زياده تر پنجاب سے شائع هوے اور دو چار پريسوں نے هفته ميں دوبار نكالنے كي بهي كوشش كي -

پهر انكا بهي يه حال تها كه يورپ كے پريس كي كوئي صحيح تقسيم پيش نظر نه تهي - كبهي هفته وار سے روزانه كي تار برقيوں اور دنيا بهر كي خبروں كے اكٹها كر دينے كا كام ليا جاتا تها ' اور كبهي ان ميں هفته وار جرنل اور ميگزينوں كي تقليد كركے چند تاريخي مضامين لوگوں سے لكهوا كر شائع كر ديے جاتے تهے يا خريداروں كي دلچسپي كيليے كوئي ناول شروع كرديا جاتا تها - سب سے بڑي چيز خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف كي تلاش و محنت هے - مگر اردو پريس ميں يه چيز هميشه مفقود رهي - ايڈيٹري كا مفهوم اس سے زياده نه تها كه باهر كي بهيجي هوئي مراسلات كو ايک ترتيب خاص كے ساتهه كاتب كو ديتے جانا ' اور جب صفحات ختم هوجائيں تو ابتـدا ميں ايک دو كالم لكهكر شائع كردينا - يهي حال هفته وار اخبارات كا تها اور يهي ماهوار رسائل كا - مجهے ايسے اخباروں اور رسالوں كا حال بالكل معلوم نهيں جنميں خود ايڈيٹر يا ايڈيٹوريل اسٹاف اول سے ليكر آخر تک مضامين لكهتا هو يا خاص اهتمام سے لكهواے جاتے هوں - اخبار اور رسالے كا ايک ادبي يا علمي معيار ابتدا سے قائم كرلينا ' اور پهر صرف انهي چيزوں كو درج كرنا جو اسكے مطابق هوں ' اسكا تو شايد خيال بهي بهت كم لوگوں كو هوا هوگا - (تهذيب الاخلاق اس بحث سے مستثني هے)

يورپ ميں " هفته وار رسائل " پريس كا ايک خاص درجه هے - انكے مختلف ابواب هوتے هيں اور هر باب كا ايک موضوع خاص - مراسلات سے اگر مقصود ايڈيٹوريل اسٹاف كے علاوه ديگر ارباب قلم كے مضامين هوں تو ان ميں سے بهي صرف وهي ليے جاتے هيں جو ان ابواب كے متعلق هوتے هيں ' ليكن اسكا كوئي نمونه ابتک اردو پيش نهيں ميں كيا گيا تها - اس بارے ميں مصر و شام كي حالت بهي مثل هندوستان كے هے ' گو روزانه اخبارات اور ماهوار رسائل ميں بدرجها آگے هے -

(الهــلال)

پس جو كام پوري ايک صدي كي حياة طباعة و صحافة ميں كوئي بڑي سے بڑي جماعت اور كمپني بهي شروع نه كرسكي ' اُسے الهلال نے متوكلاً على الله محض ايک فرد واحد كے دل و دماغ اور شخصي اسباب و رسائل كے ساتهه يكا يک شروع كر ديا ' اور اس حالت ميں شروع كيا كه نه تو سرمايه كيليے كوئي مشتركه كمپني تهي ' نه انتظام و اداره كيليے كوئي جماعت - نه تو ايڈيٹوريل اسٹاف كيليے اهل قلم كي اعانت ميسر تهي ' اور نه ملک ميں ارباب تصنيف و تاليف كا كوئي ايسا گروه موجود جو يورپ كي طرح اعلى درجه كے مقالات و تراجم سے مدد دينے كيليے مستعد و اهل هو - اس نے ظاهري شكل و صورت كے لحاظ سے اس پريس كي

۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجری

باب التفسير : قسم ... ي

اختلاف الــوان

صفحه من علم العمران

و من اياته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتكم و الوانكم - [۳۰ : ۲۱]

شاهد طبیعة اور جمال کائنات کا ایک سب سے بڑا منظر حسن ' مخلوقات و موجودات کا اختلاف الوان ہے - یعنے مختلف رنگوں کی بو قلمونی اور انکے اختلاف و تناسب کی حسن آرائی - آسمان کی طرف نظر اٹھاؤ ! آفتاب کی کرنیں ' فضاء محیط کی رنگت ' ستاروں کی چمک ' چاند کی روشنی ' قوس قزح کی دلفریبی ' غرضکہ اوپر کی ہر نظر آنے والی شے میں رنگتوں اور انکے اختلاف جمیل کا ظہور موجود ہے - خود آفتاب کی روشنی ہی سات رنگوں کا مجموعہ ہے جو قوس قزح کے مختلف اللون خطوں میں کبھی کبھی صاف صاف نظر آجاتے ہیں -

اس سے بھی بڑھکر رنگونکا ظہور زمین پر نظر آتا ہے - عالم نباتات کے اس حسن کدۂ طبیعة پر نظر ڈالو ' جس کا ہر ورق سرخ ایک صفحۂ جمال اور ہر برگ سبز ایک پیکر دلفریبی و نظر افروزی ہے ! ان بے شمار جڑی بوٹیوں اور عام پیداوار ارضی کو دیکھو جن میں کا ہر دانہ کتنی ہی رنگتوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور جنمیں سے اکثر کا نقاب انکے اصلی چہرے کی رنگت سے مختلف پیدا کیا گیا ہے !

یہ پہاڑوں کی سر بفلک دیواریں جو زمین کے مختلف گوشوں سے نکلکر دور دور تک چلی گئی ہیں ' کبھی تم نے انکی رنگتوں پر بھی غور کیا ہے ؟ کوئی سفید ہے ' کوئی سرخ ہے ' کوئی خاکی ہے ' کوئی جلی ہوئی سیاہ رنگت سے سوختہ جسم ' جو یقیناً جمال فطرة کا اصلی رنگ و روغن نہیں ہوسکتا !

ان سب کو چھوڑ دو ! خاک کے ذروں کو دیکھو جو تمہارے قدموں کے نیچے پامال غفلت و غرور ہوتے ہیں - ان کنکریوں اور مختلف قسم کے پتھروں کے ٹکڑوں پر نظر ڈالو ' جن سے بسا اوقات تمہارے پاے غفلت کو ٹھوکر لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے - سمندر کی تہہ میں اترنے جاؤ اور کائنات بحری کی پیداوار مخفی کا سراغ لگاؤ - اسکی تہہ میں کھڑے ہو جاؤ اور مٹھیاں بھر بھر کر اسکی ریگ و خاک کو اوپر لے آؤ ! ان تمام اشیاء و موجودات کے اندر بھی تم دیکھوگے کہ رنگوں کا نمود حسن اور ظہور جمال اسی طرح موجود ہے جیسا عالم نباتات کی ارواح جمیلہ و اجسام ملونہ کے اندر ' اور ان میں سے ہر شے بالکل اسی طرح اختلاف الوان کے اسرار خلقت کا ایک دفتر رنگین ہے ' جس طرح صبح و شام آسمان پر پھیلنے والے لکہ ہاے ابر کی بوقلمونی اور رنگ آرائیاں ' یا قوس قزح کے حلقہ کی متداخل رنگتوں کی رعنائی و رنگ نمائی ' جو یقیناً عروس فطرة کے گلے کا ایک رنگین ہار ہوگا !

متمدن دنیا کی راحت جوئیوں نے تمہیں بہت کم موقعہ دیا ہوگا کہ صبح سویرے اٹھکر کسی صحرا یا میدان میں نظارۂ فطرة کیلیے نکل جاو جبکہ شاہد قدرت کا چہرہ بے نقاب ہوتا ہے ' اور جبکہ ملکوت السماوات و الارض اپنے شب خوابی کے کپڑے جلد جلد اتار کر مختلف رنگتوں کی رنگین چادریں اوڑھ لیتے ہیں - یہ وقت اختلاف الوان طبیعة کے نظارے کا اصلی وقت ہوتا ہے - خواہ تم غفلت سحر کی کروٹیں بدلتے ہوے اپنے مکان کے دریچہ سے آسمان پر ایک نظر ڈال لو ' خواہ جنگلوں اور صحراؤں میں ہو ' خواہ باغوں کی روشوں اور سبزہ زاروں کی فرش پر چل رہے ہو ' خواہ کسی دریا کے کنارے جا رہے ہو یا سمندر کے وسط میں دوڑنے والے جہاز کی چھت پر کھڑے ہو - کہیں ہو ' لیکن تمہارے سامنے رنگتوں کے ظہور و نمود اور اختلاف الوان کے حسن و جمال کا ایک ایسا منظر ہوگا جسکو دیکھکر بے اختیار اس مبدء جمال حقیقی اور اس سرچشمۂ حسن مطلق کے تصور میں تو گم ہوجاوگے ' جو اس تمام کائنات الوان و جمال اختلاف الوان کا خالق ہے ' جو ان تمام مصنوعات و تکوینات حسینہ و جمیلہ کا صانع ہے ' جو ان تمام صفحہ ہاے نقش و نگار ملونہ کا مصور ہے ' جسکے دست قدرت کی مشاطگی سے جو شے بنی حسین بنی ' جسکے قالب تخلیق سے جو وجود نکلا ' دلربا و رعنا بنکر نکلا ' اور جسکے عکس و ظلال (؟) ہوتی سے عالم خلقت کے ہر نمو نے لخذ جمال و رعنائی کیا :

فسبحان الله حين تمسون و حين تصبحون ! و له الحمد في السمــاوات و الارض و عشياً و حين تظهرون !! (۳۰ : ۱٦)

پس تمام بڑائیاں اور ہر طرح کی تقدیس اللہ کیلیے ہو جبکہ تم پر شام آتی ہے اور پھر جبکہ تم صبح کو اٹھتے ہو - اور تمام حمد و ثنا اسی کے لیے ہے تمام آسمانوں اور زمینوں میں ' نیزوں کے تھلتے ہوے اور جبکہ تم دو پہر کی روشنی میں ہو !

آہ ! وہ خود کیسا حسین ہوگا ' جسکے کائنات کی کوئی شے نہیں جو حسین نہو ؟

جسکے نقاب حسن کی دلآرائی کا یہ حال ہے ' اسکے روے جاں طلب کی رعنائی کا کیا حال ہوگا ؟ آہ ! خود اسی کے سوا کون ہے جو اسکے جمال مطلق کا اندازہ شناس ہو ؟

مشکل حکایتے ست کہ ہر ذرہ عین اوست
اما نمی تــواں کہ اشـارت بار کنـد !

(الــقــرآن الحكـيــم)

یہی سبب ہے کہ قرآن حکیم میں جہاں کہیں قدرة الہی اور مظاہر خلقت کے عجائب و غرائب پر انسان کو توجہ دلائی ہے ' وہاں خاص طور پر رنگوں کے ان مظاہر متنوعہ و عجائب مختلفہ کی طرف بھی اشارہ کیا ہے ' اور طرح طرح کے رنگوں کے ہونے اور انکے اختلاف کو قدرت الہی اور حکمت ربانی کی ایک بہت بڑی علامت قرار دیا ہے -

آج ہم چاہتے ہیں کہ ان آیتوں پر علمی حیثیت سے ایک اجمالی اور سرسری نظر ڈالیں -

* * *

سب سے پہلے سورۂ روم کی آیۃ کریمہ سامنے آتی ہے جسمیں عام طور پر اختلاف الوان کو قدرت الہیہ کی نشانی بتلایا ہے :

نئي ديوار کے بنانے کيليے کس قدر سامان اور وقت مطلوب هوتا هے ؟ پهر ان لوگوں کيليے تو وقت کا کوئی سوال هی نه هونا چاهيے جو معتقدات و اعمال کی ايک پوري آبادي کو بدلدينا چاهتے هوں ' اور صرف کسی ديوار او و محراب هی کو نہيں بلکه شهرکی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے ارزو مند هوں !

کتنے هي عظيم الشان ارادے اور اولو العزم همتيں هيں جنهوں نے اس فکر ميں حسرت و آرزو کے سوا کچهه نه پايا ' اور کتنے بڑے بڑے قافلے هيں جو اس تلاش ميں اس طرح گم هوگئے که پهر انکي کوئي خبر دنيا نے نه سنی ؟

مپـــرس رہ که زسرهاے رهوان حرم
نشـــانهاست که منزل بمنزل افتادست

پس اسکا تو همیں دعوا نہيں هے که هم نے اس تهوڑي سي مدت ميں اپنے سفر کا بڑا حصه طے کرليا اور منزل مقصود کے قريب پهنچ گئے ' کيونکه منزل تک پهنچنے کا ان لوگوں کو کچهه اختيار نہيں ديا گيا هے جو اسکي تلاش ميں نکلنا چاهتے هيں - البته همارا ضمير مطمئن هے که هم نے سفر کا اعلان کيا تها ' اور الحمد لله که پيهم سفر هي ميں رهے ' اور اگر اس منزل مقصود سے قريب تر نه هوے جهانتک همیں پهنچنا هے ' تو اس منزل سے بعيد تر تو ضرور هوگئے جهانسے هم نے سفر شروع کيا تها - اس راه کے مسافر کيليے اتني کاميابي کافی هے - يهاں صرف منزل تک پهنچنے کا خيال هي مقصود نہيں هوتا بلکه منزل کي جستجو ميں چلتے رهنا بهي کم از حصول مقصود نہيں :

رهـــروان را [illegible] کمي راه نيـ[illegible]
عشق خود راهست و هم خود منزل ست !

هم کو اپنے کاموں کي خوبي کا دعوا نہيں هے ' ليکن جن حالات اور جن بے سر و سامانيوں ميں کام کر رهے هيں اسکے ليے داد طلب ضرور هيں - وه بهي انسانوں سے نہيں کيونکه آدم کي اولاد کو سچائي کي عدالت نہيں دي گئي هے - وه کهوے کو کهوٹے سے اور اعلی کو ادنی سے پرکهنے ميں هميشه عاجز رهي هے - البته : انمـــا اشکوا بثي و حزني الی اللـــه ' و اعلـــم من اللـــه ما لا تعلمون

بعض ضروري مطالب اس موقعه پر باختصار ظاهر کرنے تهے جنکے عرض کرنے کي شايد فاتحۂ جلد پنجم لکهتے وقت توفيق ملے - محنت کا معاوضه خود محنت هے اور فرض کو صرف اسي معاوضه کيليے کرنا چاهيے جو خود فرض کے وجود ميں رکهديگئي هے - کام کرنے والوں کے داد و ستد کي اصلي جگه خود انهيں کے اندر هے - اپنے سے باهر تلاش کرنا لا حاصل هے - اگر سلامتي نيت اور حسن اراده کے ساتهه کوئي خدمت بن آئي تو يه الله کا فضل هے ' اور اگر نيت کے نهوٹ ' نفس کي لعنت ' اور اغراض کي خباثت نے اس سے محروم رکها تو يه اپنا قصور هے :

ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك -	جو بهتري اور نيکي تمهيں پيش آئي وه الله کي توفيق کا نتيجه هے اور جن برائيوں سے دوچار هوے وه خود تمهارے نفس هي کي کرتوت هے -

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - والعاقبة للمتقين -

حادثۂ [illegible] کرانچی

اس هفته هميں اس درخواست کي نقل ملگئي هے جو کرانچي بالسکوپ کمپني کي فلم "عظيم" کے متعلق محمد هاشم شاه صاحب قريشي نے سٹي مجسٹريٹ کرانچی کی عدالت ميں داخل کی هے اور جسکي بنا پر تماشه بالفعل روکديا گيا هے - هم اسکا خلاصه نقل کرتے هيں - کيونکه اس سے مزيد تفصيل اس ابليسي حمله کي معلوم هوگي جو اس تماشه گاه کے اندر دنيا کی سب سے بڑي مقدس هستي پر کيا گيا هے :

(۱) ملزم منسلکه پروگرام کے بموجب اس هفتے سے حرکت کرنے والي تصاوير دکها رها تها -

(۲) پروگرام ميں ايک فلم کا نام " عظيم " درج هے -

(۳) چوتهي تاريخ کي رات کو ۰ تغيه ۰، پکچر پيليس ميں تماشه ديکهنے گيا جهاں اس نے وه تصوير بهي ديکهي جسکا نام " عظيم " هے - پيغمبر اسلام (صلی الله عليـه وسلم) اپنے فوجي عهده داروں ميں سے ايک شخص مسمی عظيم کي بي بي سالکه پر عاشق هوجاتے هيں اور عظيم کو لڑائي پر بهيجتے هيں تاکه سالکه کو حاصل کرسکيں - " عظيم " سالکه سے رخصت هوکر لڑائي پر روانه هوتا هے - پيغمبر اسلام (صلعـــم) اپنے غلاموں ميں سے ايک غلام کو سالکه کي پاس بهيجتے هيں که وه اسکو " عظيم " کے لڑائي ميں مارے جانے کي جهوٹي خبر سنا دے - پهر عظيم کو پهر خبر لگتي هے که اسکي بي بي پيغمبر اسلام کے پاس موجود هے - وه انکے پاس جاتا هے ' مگر وه کهتے هيں که سالکه مرگئي هے اور اسکو تسکين ديتے هيں - پهر وه (رسول اکرم) بهت سي خوبصورت عورتوں کو بلا کر " عظيم " سے کهتے هيں که ان ميں سے جس کو چاهو اپني بي بي بنانے کے ليے پسند کرلو - وه انکار کرتا هے اور اس پريشاني ميں اپنے گهر چلا جاتا هے - گهر کے قريب عظيم کو اطلاع ملتي هے که واقعي سالکه زنده هے اور (پيغمبر اسلام صلعم) کے قبضه ميں هے - وه غضبناک هوکر رسول الله (صلعم) کي حرم ميں تلوار ليکر جاتا هے - اور اپني بی بی کو چهڑانا چاهتا هے - پيغمبر اسلام (صلعم) چهپ جاتے هيں اور سالکه کو ترغيب ديتے هيں که وه زهر کهالے - ايسا کرنے سے وه انکار کرتي هے اور " عظيم " سالکه کے سامنے زهر پيش کرتے هوے ديکهه ليتا هے - پيغمبر وهاں سے بهاگ جاتے هيں (نعوذ بالله) اور انکے غلام عظيم کو بيڑياں ڈالکر قيد کرديتے هيں - بالاخر وه کسي نه کسي طرح نکلکر معه اپني بي بي کے بهاگ جاتا هے اور هميشه کے ليے ملک چهوڑ ديتا هے -

(۴) ايسا تماشا مسلمانوں کي مذهبي محسوسات کے ليے سخت نفرت انگيز هے - اگر رسول مقبول (صلعم) کو اسي نيک کام ميں بهی تصويروں کے اندر مشغول دکهايا جاے ' جب بهی اس سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمه پهنچيگا - آنحضرت کو اسطرح ايک برے کام ميں مشغول دکهانا سخت هتک اسلام کي هے -

(۵) بهت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تهے اپني ناراضگي کا باواز بلند اظهار کيا ' ليکن کچهه توجه نہيں کي گئي - اس تماشه سے سيکڑوں مسلمانوں ميں جوش پيدا هوگيا هے - اگر اسکو فوراً بند نه کيا گيا تو يقيناً بلوه اور خونريزي هوجائيگی - ايک پير صاحب کو جو اس وقت وهاں موجود تهے ' بمشکل روکا گيا ' ورنه وه ترکي قونصل کو تار دينے پر آماده تهے -

ملزم نے يقيناً دفعه ۲۹۸ تعزيرات هند کے بموجب ارتکاب جرم کيا هے اور التجا کي جاتي هے که اسکے ساتهه بموجب قانون عملدرآمد کيا جاے -

(دستخط) پي ايم ميک انيري وکيل استغاثه -

(دستخط) محمد هاشم - ۰ [illegible] ۰، کرانچي -

بڑا حسن سمجھے جاتے ھیں ' کیا ھیں ؟ وہ جو دودھ کی رنگت سے سفید اور آئینہ کی چمک سے زیادہ درخشندہ ھوتے ھیں ' کہاں سے نکلتے ھیں؟ یہ سنگ سرخ جس سے " روضۂ تاج " کا جمال آتشین نمایاں ھوا ' کہاں سے آیا ؟ نہ تو وہ سفید دودھ سے پیدا ھوا اور نہ سرخ پھولوں کی رنگت جمع کرکے بنایا گیا ' بلکہ دست قدرت نے اسی خاک ارضی کے اندر اسکی تہیں جمائیں اور اسکے طول و عرض کو زمین کی بد رنگ پشت کے اوپر پھیلا دیا ' تاکہ خلقت الہی کا معجزہ ' حسن آباد ارضی کا زیور ' اور اس حیرت آباد عالم میں معرفت الہی اور توجہ الی اللہ کیلیے درس بصیرۃ ھو: ولکن اکثرالناس لا یعلمون!

عالم جمادات و نباتات کے بعد حیوانات کی خلقت کا صفحہ کھلتا ہے - اختلاف الوان و اشکال کے لحاظ سے اسکے عجائب و غرائب بھی عقل کی سرگشتگی اور ادراک کے عجز و اعتراف کا پیغام ہے : ربنا ! ماخلقت ھذا باطلاً ! پس فرمایا کہ و من الناس والدواب والانعام کذالک ! جس طرح خلقت انسانی کی ھر نوع کے اندر اختلاف الوان کا قانون کام کررھا ہے ' اسی طرح خلقت کا یہ سب سے بڑا نمونہ اور ارتقاء موجودات کی سب سے آخری کڑی بھی طرح طرح کی رنگتوں کا ایک صحیفۂ رنگین ہے ' اور جو لوگ اسرار و حقائق موجودات کو غور و تدبر سے دیکھتے ھیں ' وھی کچھہ اسکی کنہ اور حقیقت کو بھی سمجھہ سکتے ھیں : ان فی ذالک لایات وما یعقلھا الا العالمون !

(خـــلاصـــۂ امـــور)

اس نظر اجمالی کے بعد غور و فکر کا قدم اور بڑھایئے تو ان آیات کریمہ سے مندرجۂ ذیل امور واضح ھوتے ھیں :

(۱) عالم کائنات کے بے شمار و بے تعداد مظاھر خلقت کی طرح ' رنگوں کا اختلاف بھی قدرت الہی کی ایک بہت بڑی نشانی ہے - کیونکہ اسکے مطالعہ سے ثابت ھوتا ہے کہ یہ حسن و جمال عالم محض ایک بے ارادۂ و تعقل مادۂ خلقت کی حرکت اور ترکیب اتفاقی کا نتیجہ نہیں ھوسکتا - کوئی ارادۂ وراء الورای ضرور ہے جسکے دست قدرت و حکمت کی مشاطگی یہ تمام نیرنگ صناعۃ دکھلا رھی ہے !

قرآن کریم نے اسی امر کو دوسری آیتوں میں واضح کیا ہے جبکہ منکرین الہی سے پوچھا ہے کہ :

افمـــن یخلـــق کمن لایخلق ؟ افلا تذکرون ؟ (۱۶ : ۱۷)	کیا وہ ھستی جو پیدا کرتی ہے اور وہ جو کچھہ پیدا نہیں کرسکتی ' دونوں برابر ھیں؟ تمھیں کیا ھوگیا ہے کہ غور نہیں کرتے ؟

یعنی کیا ایک خالق و صانع ھستی جو صفات واجبۂ ارادہ و عقل و علم سے متصف ہے ' اور ایک بے ارادہ و تعقل شے (خواہ وہ افلاک کی حرکت ھو خواہ اجزاء سالمات دیمقرا طیسی) دونوں ایک طرح ھوسکتے ھیں ؟ حالانکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ایک صاحب ارادہ و عقل خالق کی ھستی کی شہادت دے رھا ہے !

یہاں صرف " خلقت " کا لفظ فرمایا اور کہا کہ خلق کرنے والا اور وہ جو خلق نہیں کرتا ' دونوں برابر نہیں ھو سکتے - خلق وھی کرسکتا ہے جو ارادہ و تعقل رکھتا ھو - " لا یخلق " کے اندر تمام چیزیں آگئیں جو قوت خالقیت نہ رکھتی ھوں ' اور خالقیت کیلیے ارادہ و تعقل مستلزم ہے - پس فی الحقیقت اس آیۃ میں نیز اسکی ھم مطلب دیگر آیات میں انھی لوگوں کا رد کیا گیا ہے ' جو وجود الہی کی جگہ کسی بے ارادہ و تعقل شے کو خلقت عالم کیلیے کافی سمجھتے ھیں ' خواہ وہ یونانیوں کی حرکت افلاک ھو یا موجودہ زمانے کے اجزاء سالمات ابتدائیہ - ان آیات کو بتوں سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ ابتک سمجھا گیا ہے - اسکی حقیقت بغیر تفصیل و تشریح کے ذھن نشین نہیں ھوسکتی اور وہ مستقل مضمون کی محتاج ہے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر بڑی بڑی مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ھیں - وہ محض ایک ظہور حسن اور نمایش خلقت یا فطرۃ کا اتفاقی نمود ھی نہیں ہے - کیونکہ اگر ایسا ھوتا تو ھر جگہ تذکیر و تفکر پر کیوں زور دیا جاتا ؟ اور علی الخصوص پہلی آیت میں یہ کیوں کہا جاتا کہ ان فی ذالک لایات للعالمین - یہ صاحبان علم کیلیے اس اختلاف الوان میں بڑی نشانیاں ھیں -

(۳) اخری آیۃ عجیب و غریب ہے - اور اس سلسلے کی ایک آیت ہے جسکی بناپر بعض نئے استدلالات قرآنیہ میرے ذھن میں ھیں - اختلاف الوان وغیرہ مظاھر خلقت اور اسرار کائنات کا ذکر کرکے فرمایا : انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ! اللہ کے وھی بندے خوف و خشیت اپنے اندر پاتے ھیں جو صاحبان علم ھیں -

اس بیان کے ساتھہ ھی " خشیت الہی " اور " علماء " کا ذکر بغیر کسی ربط حقیقی کے نہیں ھوسکتا - اس سے صاف صاف واضح ھوتا ہے کہ خدا کی ھستی کا یقین ' اسکی شناخت ' اور اسکے صفات کی معرفت کے بغیر اسکا خوف پیدا نہیں ھو سکتا ' اور قرآن کریم اس یقین کے حصول کا ایک بڑا وسیلہ یہ بتلاتا ہے کہ خلقت عالم کے حقائق و اسرار اور اختلاف و تغیرات کی کنہ و حقیقت کا علم حاصل کرو تا کہ مصنوعات کی نیرنگیاں اور عجائب آفرینیاں صانع مطلق کی حکمتوں کا سراغ بتلائیں اور معرفۃ الہی کا یقین و اذعان ترقی کرے - چونکہ یہ کام ان لوگوں کا ہے جو ارباب علم و تحقیق ھیں اور جنکا شمار علماء حقیقی میں ہے - اسلیے فرمایا کہ یہ عجائب عالم اور یہ اختلاف الوان جو کائنات کی ھر نوع اور ھر قسم میں جلوہ گر ہے ' اسکے اسرار و مصالح پر غور کرنے والے اور انکی حقیقت کی جستجو میں رھنے والے ھی وہ بندگان الہی ھیں ' جنکے لیے انکا مطالعہ معرفت الہی کا وسیلہ ھوتا ہے ' اور پھر معرفت الہی مقام خشیت و عبودیت کیلیے راھنما ھوتی ہے - وھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(۴) اختلاف الوان ایک قانون خلقت ہے جو تمام انواع میں جاری و ساری ہے - عالم جمادات ' نباتات ' حیوانات ' کوئی نوع نہیں جسکے اندر طرح طرح کی رنگتوں کا ظہور نہو - پس یہ نہیں ھوسکتا کہ ایسا عام ظہور کسی بڑی ھی مصلحت و حکمت پر مبنی نہو؟

(اشـــارات علمیۂ)

قران کریم علم الحیات یا علم الحیوان کی کوئی کتاب نہیں ہے - ان اشارات حکمیہ سے اسکا مقصود صرف یہ ھوتا ہے کہ انسان کو حکمۃ و قدرۃ الہیہ کی طرف توجہ دلائے ' اور ان حقائق کا مطالعہ وسیلۂ تذکیر ' و ذریعۂ عبرت ' و توجہ الی اللہ ھو - نیز ان اشیا کے اسرار و مصالح کی تحقیق و کشف کا اسکے دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرے تاکہ وہ انکی تحقیقات کی دشوار گذار راھوں میں قدم رکھے اور معرفت الہی اور حصول مقام خشیت کیلیے راہ علم کی تمام مصیبتوں کو خوشی خوشی برداشت کرلے -

پس چاھیے کہ پہلے ھم شارحین علم کی طرف متوجہ ھوں کہ وہ اختلاف الوان کے متعلق کیا کہتے ھیں ؟ اسکے بعد دیکھیں کہ قران کریم کا اسطرف توجہ دلانا اور اس کو ایک آیۃ الہیہ قرار دینا ' کن اسرار و حکم پر مبنی ہے؟

(البقیۃ تتلی)

و من اياته خلق السمارات و الارض و اختلاف السنتكم و الوانكم ' ان فی ذالك لايـــات للعالميـــن ! (۳۰ : ۲۱)

اور حکمت الهي كي نشانيوں ميں سے ايک بڑي نشاني آسمانوں اور زمين كي خلقت هے اور طرح طرح كي بوليوں اور رنگوں کا پيدا هونا - في الحقيقت اسميں بڑي هي نشانياں هيں ارباب علم و حکمت کيليے !

پھر بعض آيات ميں زمين کي پيداوار اور عالم نباتات کے اختلاف الوان کا ذکر کيا جو في الحقيقة رنگوں کي بو قلموني کا سب سے بڑا منظر عجيب و موثر هے :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلكه ينابيع في الارض ثم يخـــرج به زرعاً مختلفاً الوانه' ثم يهيج فترى مصفرا - ثم يجعله حطاما - ان في ذالك لذكرى لاولی الالباب ! (۳۹ : ۲۲)

آیا تم نہيں ديکھتے کہ الله نے اوپر سے پاني آتارا ' پھر زمين ميں اسکے چشمے بہاے ' پھر اسي پاني سے رنگ برنگ کي کھيتياں آگائيں ' پھر وہ کھيتياں اپنے جوش نمو ميں بڑھيں اور طرح طرح کے پھل اور پھولوں سے لد گئيں - اسکے بعد جب اچھي طرح پک چکيں تو تم ديکھتے هو کہ وہ بالکل زرد پڑجاتي هيں اور خدا اسے چورا چورا کرڈالتا هے - بيشک ' عالم نباتات کي اس ابتدا و انتہا اور اختلاف و تغيرات ميں ارباب عقل و دانش کے ليے بڑي هي عبرت هے !

اسي کي نسبت سورۂ نحل ميں فرمايا :

و ما ذرا لكم فی الارض مختلفا الوانـــه ' ان في ذلك لايات لقوم يذكرون ! (۱۶ : ۱۳)

اور بهت سي چيزيں جو تمهارے فوائـد کيليے زمين سے آگائي جاتي هيں جنکي طرح طرح کي مختلف رنگتيں هيں' سو ان ميں بھي ان لوگوں کيليے حکمت الهي کي بڑي هي نشانياں هيں جو غور و فکر کو کام ميں لاتے هوں

نيز سورۂ فاطر ميں فرما يا :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ؟ (۳۵ : ۲۷)

ايا تم غور نہيں کرتے کہ الله نے اوپر سے پاني برسايا اور اس سے طرح طرح کے پھل پيـدا هوے جنکي مختلف رنگتيں هيں ؟

اسي طرح شهد کي مختلف رنگتوں پر توجه دلائي جو مکھي کے اندر سے نکلتا اور قدرة الهيه کا ايک عجيب و غريب نمونه هے :

يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ' فيه شفاء للناس - ان في ذلك لايات لقوم يتفكرون ! (۱۶ : ۷۱)

انکے اندر سے ايک عرق نکلتا هے جسکي مختلف رنگتيں هوتي هيں - اسميں انسانوں کيليے هم نے شفا اور نفع رکھديا هے - ارباب فکر کيليے اسميں بڑي هي نشانياں هيں !

اختلاف الوان کا ايک نهايت مدهش منظر پہاڑوں کي مختلف رنگتيں اور انکے سرخ و سفيد پتھر بھي هيں جنسے انسان بڑي بڑي عظيم الشان عمارتوں کو خوشنما و دلفريب بناتا اور طرح طرح کے کام ليتا هے - چنانچه اسکي طرف بھي ايک جگه اشارہ کيا :

و من الجبال جدد بيض و حمر مختلف الوانها و غـــرا بـــيب سود (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح پہاڑوں ميں هم نے مختلف رنگوں کے طبقات پيدا کيے - کوئي سفيد هے کوئي لال هے - بعض کالے کالے سياہ هيں !

يہاں تک عالم کائنات کے عام اختلاف الوان' اور پھر خاص طور پر عالم نباتات و جمادات کي رنگتوں کا ذکر کيا تھا - اب خاص طور پر عالم حيواني کے اختلاف الوان پر يه اشارہ کرکے توجه دلائي :

و من الناس و الـــدواب و الانعام مختلف الوانـــه كذالك' انما يخشى الله من عباده العلمـــاء - ان اللـــه عزيـــز غفـــور (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح آدميوں ' جانوروں ' اور چارپايوں کي رنگتيں بھي کئي کئي طرح کي هيں جن ميں الله نے بڑي بڑي حکمتيں رکھي هيں - الله کا خوف انهي لوگوں کے دلوں ميں پيدا هوسکتا هے جنھوں نے کائنات کے ان اسرار و حقائق کا مطالعه کيا هے اور اسکے علم و حکمت سے بهرہ اندوز هوے هيں -

(ايــک اجمــالي نــظر)

ان آيات کريمه پر پہلے ايک اجمالي نظر ڈالو اور ديکھو کہ کس طرح عالم کائنات کي هر نوع اور اختلاف الوان کے هر منظر پر همیں توجه دلائي هے ؟ سب سے پہلے عام طور پر اختلاف الوان کا ذکر کيا اور فرمايا کہ زبانوں اور بوليوں کے اختلاف کي طرح رنگوں کے اختلاف ميں بھي حکمت الهيه اور قدرت سرمديه کي بڑي بڑي نشانياں هيں - اس طرح انسانکي نظروں کو تمام کائنات کي هئية مجموعي کے جمال الوان اور اختلاف مظاهر و نمايش کيليے دعوت فکر و تدبر دي تا کہ وہ آسمان کي آن رنگ آرائيوں کو بھي ديکھيں جنکا جمال فضائي عقل افگن اور جنکے تغيرات ملونه حيرت فرما هيں ' اور پھر زمين کے اس بهارستان حسن پر بھي نظر ڈاليں ' جسکي کائنات نباتي اور عالم حيواني کا هر گوشه رنگتوں کي رعنائيوں اور انکے اختلاف و تعدد کي دلفريبيوں کا ايک بهشت زار جمال هے !

اسکے بعد اس نظر اجمالي کي تفصيل هوئي اور کائنات کي مختلف انواع و اقسام کے اختلاف الوان کي طرف اشارہ کيا گيا - سب سے پہلے صناع طبيعة کي اس سب سے بڑي اعجاز فرمائي کا جلوۂ قدرت دکھلايا جو عالم نباتات کي ارواح حسينه اور اجسام ملونۂ و جميله کے اندر نظر آتي هے' اور جسکے ايک چھوٹے سے پھول اور پتے کے اندر بھي حيرت و مدهوشي کے وہ وہ جلوے پوشيدہ هيں کہ اگر دنيا کي تمام پچھلي اور آينده حکمتيں اور دانائياں يک جا اکٹھي هوجائيں' اور کسي حقير سے حقير پھول کي ايک مرجھائي هوئي کلي کو اٹھا کر (جو انساني غفلت و سرشاري کے کسي قدم جهل سے پامال هو چکي هو) اپنے سامنے رکھه ليں اور اسکے عجائب و غرائب خلقت کا مطالعه کرتے رهيں ' جب بھي آسکا دفتر حکمت ختم نہوگا !

فرمايا کہ غور کرو ' انکي خلقت کس قدر عقلوں کو وقف تعجب اور انساني دانائي کو هلاک حيرت کر دينے والي هے ؟ چند خشک بيج هيں جو زمين ميں ڈالے جاتے هيں - آفتاب کي روشني ميں گرم هوتے' اور آسمان کے پاني سے اندر هي اندر سڑتے هيں - پھر وہ کيا چيز هے جو انکے اندر ايک عجيب و غريب قوت پھوٹنے' ابھرنے' بڑھنے' پھيلنے' پھر طرح طرح کي رنگتوں سے رنگين هوکر نمودار هونے کي پيدا کرديتي هے ؟ کبھي انکے رنگ الگ الگ هوتے هيں' کبھي کسي خاص تناسب کے ساتھه کئي رنگوں کا مجموعه هوتے هيں' اور کبھي ايک ايک پتے اور ورق گل کے اندر کئي کئي رنگتوں کي دھارياں اور نقش و نگار بن جاتے هيں !

فتبارك الله احسن الخالقين !

عالم نباتات کي طرح عالم جمادات بھي اختلاف الوان کا عجيب و غريب منظر هے جسے ترتيب مدارج خلقت کے اعتبار سے نباتات پر مقدم هونا چاهيے - زمين کے اندر سے طرح طرح کے مختلف رنگوں کے پتھروں کا پيدا هونا اور پہاڑوں کے اندر سے نکلنا اس سے کم عجيب نہيں هے جسقدر نباتات کے غرائب و عجائب هيں - يه سنگ مرمر اور سنگ موسى کے بڑے بڑے ستون جنکے نيچے شہنشاهوں کے دربار لگتے هيں اور جو ايوان هاے عظمت و جبروت کيليے سب سے

فصـل گل و طرف جوئبـار و لب کشت
با یـک دو سه اهل و لعبتي حـور سرشت
پیش آر قـدح که باده نوشـان صبوح
آسـوده ز مسجـدند و فارغ زکنشت !

ان مرقعات میں سے چار تصویریں "اسفیر" لنڈن نے شائع کردی هیں - انکی نقل هم بهي شائع کرتے هیں - انکے نیچے انگریزی میں رباعیات کا ترجمه بهي درج تها - تین ترجموں کی اصل رباعیاں یاد آ گئیں اور درج کردی گئیں - لیکن ایک ترجمه اسدرجه مبهم ' مختصر ' اور کسي بهت هي غیر معروف رباعي سے تعلق رکهتا هے جسکي اصلي رباعي کا سرسري طور سے پته نه لگ سکا - اور صرف اتني سي بات کیلیے رباعیات کي ورق گرداني کون کرتا ؟ -

(مکـمل تـرجمه)

ایک بهت بڑي خصوصیت اس ایڈیشن کي یه هے کہ اسمیں عمر خیام کي تمام رباعیات کا مکمل انگریزي ترجمه دیا گیا هے - وه مشہور فز جیر الڈ کے ترجمه کي طرح نظم میں هے ' اور کوشش کی گئي هے که فارسي شاعري کے اس سب سے بڑے قادر الکلام مترجم کا نسق و انداز اور اسلوب خاص هر رباعي کے ترجمه میں ملحوظ رهے - حتی که اسکي جمع و تهذیب کرنے والوں کا خیال هے که ایک ناواقف شخص فیز جیرالڈ کي نظم میں اور اسکے تراجم میں بمشکل فرق کرسکے گا -

هم نے بعض اردو جرائد میں دیکها که اس نسخه کي اشاعت کا تذکره کرتے هوے انهوں نے اسے پہلا مکمل ترجمه خیال کیا هے - حالانکه یه صحیح نہیں هے - اس سے پیشتر ایک بڑي تعداد میں ایسے ایڈیشن شائع هوچکے هیں جن میں فیز جیر الڈ کي ترجمه کرده رباعیات کے علاوه کئي سو اور رباعیوں کا ترجمه بهي نظم و نثر میں دیا گیا هے ' اور بعض میں تو یه التزام کیا هے که رباعیات کے جس نسخه کو اصل قراردیا ' اسکي تمام رباعیوں کا ترجمه بهي ساتهه ساتهه درج کردیا - اس قسم کے مترجموں میں گارنر ' هنري دے فرناں ' نیکولس ' اور علی الخصوص پروفیسر والا نیٹن ژوکفسکي کا نام قابل ذکر هے ' جس نے نسخۂ کلکته اور نسخۂ سینٹ پیٹرز برگ کي تمام رباعیات کا ترجمه کردیا هے -

ان میں سے آخر الذکر مستشرق کا نسخه میرے پاس موجود هے - اس نئے امریکن ایڈیشن سے پہلے یہي ایڈیشن سب سے آخري ایڈیشن سمجها جاتا تها - اسمیں سینٹ پیٹرز برگ کے نسخه کي ۳۴۰ رباعیوں کا مکمل ترجمه شامل کیا گیا هے - دیگر نسخوں کي مترجمه رباعیوں کو شامل کرلیا جاے تو انگریزي ترجمه شده رباعیوں کي تعداد پانچ سو تک پهنچ جاتي هے !

اسي طرح فرانسیسي ' دنمارکي ' المانی (جرمن) اور روسي زبان میں بهي ۷۵ سے ۴۰۰ تک رباعیوں کا ترجمه هوچکا هے -

لیکن یه ترجمے وه قبولیت حاصل نه کرسکے جو "مغربي خیام" یعني فیز جیر الڈ کي ۷۵ رباعیوں کیلیے قدرت نے مخصوص کردي هے - اسکي انگریزي رباعیوں میں جو سلاست و عذوبت اور حسن ترکیب و تاثر بیان پایا جاتا هے ' اسکے سامنے یه تمام ترجمے اس طرح نظر آتے هیں جیسے کسي اصلي فارسي نظم کے مقابلے میں اسکا بے اثر لفظي ترجمه - فارسي شاعري اور مغربي ادبیات اصولاً اس درجه باهم مختلف هیں که دونوں میں تباین و تضاد کا ایک اطلانٹیک بهه رها هے - اسے عبور کرنے میں صرف فیز جیر الڈ هي کي همت کام کرگئي ' اور وقت و حالات ' جدت و حداثت ' اتحاد خیالات و مشرب ' نیز جماعت کے وقتي انفعال و تاثر نے ایک مرتبه اسکا ساتهه دیدیا - یه باتیں همیشه اور هر شخص کے حصے میں نہیں آسکتیں -

یہي سبب هے که یه تراجم ایک ادبي یا حکیمانه مترجمه ذخیره سے زیاده وقعت حاصل نه کرسکے - انسے صرف یه کام لیا گیا که غیر فارسي داں ادباء عمریئین نے انکے ذریعه بقیه رباعیوں سے بهي واقفیت حاصل کرلي - ان سب میں مسز بوربن اور هانفیلڈ کے بعض تراجم نسبتاً زیاده فصیح و دلنشیں تهے جنهوں نے کیمبرج کے نسخه کي بعض رباعیات کا ترجمه سنه ۱۸۹۰ میں کیا تها ' اور " مجلس عمر خیام " لنڈن نے سنه ۱۸۹۲ میں شائع کیا - تاهم نه تو وه فیز جیر الڈ کي طرح عشاق خیام کے وسیع حلقه میں کوئي ادبي محبوبیت حاصل کرسکیں ' اور نه انگریزي ادبیات میں ایک داخلي جزو شعري کي طرح انهیں قبولیت هوئي - انکا شمار بهي " ترجمه " میں هے - البته اعلی قسم کے تراجم میں -

پس یه کہنا تو صحیح نہیں که نیا امریکن اڈیشن رباعیات کا پہلا مکمل ترجمه هے - البته اسکي خصوصیت یه بتلائي جاتي هے که انکے تراجم میں فیز جیر الڈ کے اتباع بلکه همسري کي پوري کوشش کي گئي هے - فیز جیر الڈ کا اصلي کار نامه " سوئن برن " کے الفاظ میں یه هے :

" وه یورپ کا خیام هے - اس نے ترجمه نہیں کیا هے بلکه انگریزي میں خیام کي روح شعري کو متشکل و متمثل کردیا هے - اگر خیـام انیسویں صدي کے انـدر انـگلستان میں پیدا هوتا اور فردوسي کي جگه چوسر کي زبان میں (یعني انگریزي میں) رباعیات کہتا ' تو یقیناً وه ایسي هي هوتیں جیسی که اس مغربي خیام کے دل پر مشرقي فیضان لاهوتي سے القا هوئي هیں "

اس ایڈیشن کے مرتب کرنے والوں کا دعوا هے که فیزجرالڈ نے ایسا ترجمه صرف ۷۵ رباعیوں کا کیا هے - لیکن یه خیام کي تمام رباعیوں کا ویسا هي مکمل ترجمه هوگا -

ادبا و شعراے عمر یئین کي ایک بهت بڑي امریکن و انگریزي جماعت نے ترجمه کا نیا کام باهم بانٹ لیا تها - چند اصول مقرر کرلیے تهے جنکي پابندي کي هر مترجم کوشش کرتا تها - ان میں سے اکثر مترجم ایسے هیں جنهوں نے ایک ایک رباعي کا ترجمه ایک ششماهي میں کیا هے - پہلے ترجمه کیا جاتا - پهر تصحیح هوتي - پهر قدیم ترجموں سے مقابله هوتا - اسکے بعد نظم کیا جاتا - پهر عرصے تک خود ناظم اپنے مختلف اوقات و اثرات میں کمال استغراق شعریة و شرقیة کے ساتهه پڑهتا ' خاص خاص نغمات مخصوصۂ خیام میں
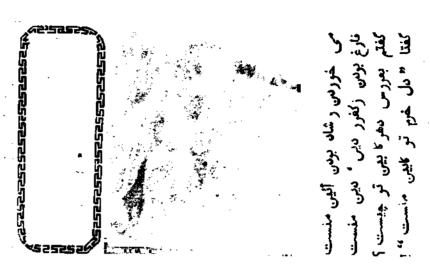
مطبوعات جديده

اين کوزه چو من عاشق زارے بوده ست
در بند سر زلف نگارے بوده ست
اين دسته که بر گردن او مي بيني
دستيست که بر گردن يارے بوده ست

رباعيات عمر الخيام

ايک نيا امريکن ايڈيشن

پچھلے دنوں بعض اخبارات ميں يه خبر شائع هوي تهي که رباعيات عمر الخيام کا ايک نيا ايڈيشن امريکه ميں مرتب هوا هے اور عنقريب شائع هونے والا هے - ولايت کي پچھلي ڈاک ميں اسکے تفصيلي حالات آگئے هيں - انسے معلوم هوتا هے که نيو يارک کي ايک بهت بڑي پبليشر کمپني جان مارٹن اس ايڈيشن کو چھاپ رهي هے ' اور متعدد خصوصيات اسميں ايسي جمع کي گئي هيں جنکي وجه سے يورپ اور امريکه کے " ادباء عمريين " (۱) اسکي اشاعت کا نهايت دلچسپي سے انتظار کر رهے هيں -

(مرقعات و رسوم)

اس ايڈيشن کي ايک بڑي خصوصيت انتها درجه کا جمال طباعة اور حسن صورت هے -

عمر خيام کے اس وقت تک بے شمار پر تکلف ايڈيشن مختلف شکلوں ميں نکل چکے هيں - ليکن بيان کيا جاتا هے که اس نئے ايڈيشن کے تکلفات کے آگے تمام پچھلے ساز و سامان هيچ نظر آئينگے - علي الخصوص اسکے مرقعات اور تصاوير و رسوم جو دلدادگان خيام کي نظر افروزي کيليے هر تيسرے چوتهے صفحه کے بعد لگاے گئے هيں :

مشاطه را بگو که بر اسباب حسن دوست
چيزے فزوں کند که تماشا بما رسد !

(۱) " ادباء عمريين " سے مقصود يورپ اور امريکه کے وه ارباب ادب و شعر اور صاحبان فلسفة و حکمت هيں جو اپنے تئيں عمر خيام کي طرف نسبت ديتے هيں ' اور اپنے خيالات و ادبيات ميں بالکل اس خراساني حکيم کے پير و مقلد هوگئے هيں - کچهه ضرور نهيں که وه مستشرق (او رينٹلسٹ) اور فارسي داں بهي هوں - ايسے بهي هزارها شعرا و ادباء اس حلقه ميں داخل هيں جنهوں نے معض فزجيرالڈ يا اس سے کم تر درجه کے مترجمين کے ذريعه خيام کے خيالات سے واقفيت حاصل کي ' مگر رباعيات کے انداز بيان و اسلوب شاعري سے اس درجه متاثر هوے که اسي رنگ اور اسلوب و نظم و نثر فخريه لکهنے لگے -

يه خيالي تصويريں جو آجکل پر تکلف ادبي تصنيفات کے ساتهه چهاپي جاتي هيں ' غالباً عام قاريين کرام کو انکي قدر و قيمت کي صحيح اطلاع نه هوگي - مشاهير گذشته کي تصنيفات کے متعلق خيالي تصاوير بنانا ايک مستقل فن هے ' جسکے بڑے بڑے ماهرين و مشاهير هيں - جب کبهي کوئي نادر کتاب چهپتي هے تو اسکے ليے ان کي خدمات محفوظ کرلي جاتي هے - وه ايک ايک تصوير کيليے سو سو پاونڈ اجرت پيشگي ليتے هيں !

پچھلے دنوں انگلستان کے ايک کلب نے الف ليله کے ترجمه برٹن کا نهايت پر تکلف ايڈيشن دس جلدوں ميں طبع کيا تها ' اور اسکے بڑے بڑے مناظر حسن و عشق و خلافة و سلطنت کي تصويريں يورپ کے مشهور ماهرين فن رسوم خياليه سے بنواکر شامل کتاب کي تهيں - ميں نے يه نسخه ديکها هے - پوري کتاب ميں اقلاً پچاس مرقع ضرور هونگے - ليکن في مرقع ۳۰ پونڈ سے ليکر دو سو پونڈ تک اجرت دي گئي تهي !

" رباعيات عمر خيام " بهي پچھلي چوتهائي صدي سے بڑے بڑے مصوران مشهوره کے فکر و تخيل کا ايک معركة الارا موضوع رها هے - عمر خيام کي صورت کا موزوں تصور کرنے اور اسکي رباعيات کے مطالب کو تماثيل مصوره کي اشکال ميں پيش کرنے کيليے بڑے بڑے مصوروں نے اپنے اپنے جوهر کمال دکھلاے - علي الخصوص موجوده يورپ کے مشهور ترين مصور مسٹر گلبرٹ جيمس کي تصويريں عديم النظير تسليم کي گئيں ' جنميں سے بعض کو فيز جيرالڈ کے ترجمه ميں آپنے جا بجا ديکها هوگا -

ليکن امريکن ايڈيشن کے شائع کرنے والوں کا دعوا هے که انهوں نے تمام پچھلے نسخوں سے بهتر مرقعات کا اهتمام کيا هے - اينک اسقدر روپيه اور دماغ خيام کي تصويروں پر کسي نے صرف نهيں کيا - يورپ کے مشهور مصوروں کي خدمات کئي سال پيشتر سے حاصل کرلي گئي تهيں ' اور فارسي شاعري کي ادبي تاريخ اور اُس عهد کے عجمي حکما و شعرا کے لباس و اشکال کا تاريخي مواد اس غرض سے بهم پهنچايا تها که مصوروں کو بهتر سے بهتر اور اقرب سے اقرب تصور قائم کرنے ميں اُنسے مدد ملے -

ان تصويروں ميں خود خيام کي تصويريں نهايت اعلي درجه کي کهينچي هيں ' اور کامل الفن اشخاص معترف هيں که تمام پچھلي تصويروں سے زياده مشرقي اور خيام کے خيالات کے لحاظ سے کامل تر قيافه کے مطابق هيں - انکے علاوه سو سے زايد رباعيوں کے بهي مرقع کهينچے هيں اور رنگين اور مطلا و مذهب طبع کيا هے !

ادبیات

عدل جہانگیری
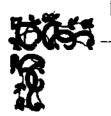
قصر شاهي ميں كه ممكن نہيں غيروں كا گذر * ايک دن " نور جہاں " بام په تهي جلوه فگن
كوئي شامت زده رو گيـــر ادهـــر آ نكلا * گرچه تهي قصر ميں هرچار طرف سے قدغن
غيـــرت حسن سے بيگـــم نے طمنچه مارا * خاک پر ڈهير تها اِک كشتهٔ بے گور كفن !

* * *

ساتهه هي شاه جهانگير كو پهنچي جو خبر * غيـظ سي آگئـــے ابروے عدالت په شكن
حكـــم بهيجـــا كه كنيـــزان شبستان شهي * جاكے پوچهه آئيں كه سچ يا كه غلط هے يه سخن ؟

* * *

نخوت حسن سے بيگـــم نے به صد نازكها : * ميري جانب سے كرو عرض بـه آئين حسن
" هاں مجهے واقعـهٔ قتـــل سے انـكار نہيں * مجهه سے ناموس حيا نے يه كها تها كه " بزن "
اسكي گستاخ نگاهي نے كيا اسكو هـــلاک * كشور حسن ميں جاري هے يهي شرع كهن "

* * *

مفتي دين سے جهانـگيـــرنے فتوى پوچها * كه شريعت ميں كسي كو نہيں كچهه جاے سخن
مفتي دين نے يه بے خوف و خطر صاف كها: * شرع كهتي هے كه " قاتل كي اڑا دو گردن "
لوگ دربار ميں اس حكـــم سے تهرا اٹهے * پر جهانگير كے ابرو په نه بل تها نه شكن !
تركنوں كو يــه ديا حكـــم كه انـدر جاكر * پہلے بيگـــم كو كريں بستـهٔ زنجيـــر و رسن
پهر اسي طـــرح اُسے كهينچ كے باهر لائيں * اور جلاد كو ديں حكم كه " هاں تيغ بزن "

* * *

يه وهي نور جهاں هے كه حقيقت ميں يهي * تهي جهانگيـــر كے پرده ميں شہنشاه زمن
اسكي پيشاني نازک په جو پڑتي تهي گره * جاكے بن جاتي تهي اوراق حكومت په شكن !
اب نه وه نورجهـاں هے ' نه وه انـداز غرور ' * نه وه غمزے هيں ' نه وه عربدهٔ صبر شكن !
اب وهي پانوں هر اِک گام په تهراتے هيں * جنكے رفتار سے پامال تهے مرغـان چمـن !
ايک مجرم هے كه جسكا كوئي حامي نه شفيع ! * ايک بيكس هے كه جسكا نه كوئي گهر نه وطن !

* * *

خدمت شاه ميں ' بيگـم نے يه بهيجا پيغام : * خوں بها بهي تو شريعت ميں هے اِک امر حسن
مفتي شرع سے پهر شاه نے فتـوى پوچها * بولے جائز هے ' رضامند هوں گر بچهٔ و زن
وارثوں كو جو ديے لاكهـه درم بيگـم نے * سب نے دربار ميں كي عرض كه " اے شاه زمن !
هم كو مقتول كا لينا نہيں منظـور قصـاص * قتل كا حكم جو رک جاے تو هے مستحسن "

* * *

هوچكا جب كه شہنشاه كو پورا يـه يقين * كه نہيں اسميں كوئي شائبهٔ حيلـهٔ و فـن
اٹهـه كے دربار سے آهسته چلا سوے حرم * تهي جہاں نورجهاں معتكف بيت حـــزن
دفعتاً پانوں په بيگـم كے گرا اور يه كها : * " تو اگر كشته شدي ' آه چه مي كردم من " ؟

(شبلي نعماني)

يه واقعه اگرچه عام تاريخوں ميں نہيں هے اور خود جهانگير نے بهي اسكا تذكره نہيں كيا هے ' ليكن ايک ايسے مستند راوي سے مروي هے جسكي تنها شهادت بهي هر طرح لائق قبول هے - واله داغستاني جو حملهٔ افاغنه كے زمانے ميں ايران سے نكلا اور محمد شاه كے عهد ميں دهلي آيا تها ' اپنے ضخيم تذكرهٔ شعرا (رياض الشعرا) ميں اس واقعه كو بادعاء صحت بيان كرتا هے - جهانگير كي نسبت اور بهي چند غير معروف واقعات اس نے بيان كيے هيں - شيخ نور الله شوستري مرحوم كے واقعه كي وجه سے وه جهانگير كا مخالف تها اسليے اسكي روائتيں مداحانه مبالغه نہيں هو سكتيں - (الهـلال)

کا تا ' اور دوسروں سے لیے میں پڑھواکر سنتا - جب اس طرح اسکي کیفیت و وجدان کے ذوق و تاثیر کي طرف سے پورا پورا اطمینان ہوجاتا اور کئي کئي مرتبہ ترمیم و اضافہ ہوچکتا ' تو پھر تمام مترجمین کي صحبت میں پیش کیا جاتا اور کئي کئي دن تک محافل و مجالس شعراے عمریین میں اسپر بحث و مذاکرہ ہوتا - جو لوگ باہر کے شریک کار ہیں ' انکے پاس لکھکر بھیجدیا جاتا ' اور اسطرح تمام رائیں جمع کي جاتیں -

ان تمام مراحل کے بعد مترجمہ رباعي داخل کتاب کي جاتي - اس وقت بھي کہ کتاب چھپ رہي ہے اور عنقریب نکلنے والي ہے ' تغیر و تبدل اور اصلاح و نقد کا سلسلہ برابر جاري ہے !

هر نظم گوهریں کہ بیاد تو گفتہ ام
دل رخنہ کردہ و جگر خویش سفتہ ام !

(رباعیات کي تعداد)

رباعیات عمر خیام کي اصلي تعداد کا مسئلہ اب تک مختلف اور ایک حد تک مشتبہ ہے - مختلف نسخے جو یورپ اور مشرق میں پائے جاتے ہیں ' باہم تعداد میں مختلف ہیں - مصنفین یورپ نے انکي تحقیقات و کشف حقیقت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کي ہیں -

سب سے زیادہ قدیم نسخہ ایشیاٹک سوسائٹي بنگال کا ہے جو آٹھویں صدي ہجري کے اواخر کا لکھا ہوا ہے - یعنے عمر خیام کي وفات سے تقریباً تین سو برس بعد کا - اسمیں ۴۰۲ رباعیاں ہیں - میں نے یہ نسخہ ایشیاٹک سوسائٹي میں ممبر ہونے سے پہلے دیکھا تھا - اسکے بعد ایک مرتبہ نکلوانا چاہا تو معلوم ہوا کہ لندن گیا ہے اور غالباً مسٹر اڈورڈ براون نے منگوایا ہے - اب عرصے سے بالکل مفقود الخبر ہے - کچھہ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گیا ؟ اسکے ساتھہ گلستاں کا وہ قیمتي نسخہ بھي مفقود الخبر ہے جو عالمگیر اورنگ زیب نے نہایت اهتمام سے نقل کرایا تھا ' اور اس نسخہ کي نقل تھا جو خود شیخ سعدي کے لڑکے کے ہاتھہ کا لکھا ہوا تھا - ڈاکٹر بروکلمین اور سر جان گلگرسٹ نے گلستاں کے ایڈیشن اسي نسخہ سے نقل لیکر شائع کیے تھے -

میں نے کئي بار سکریٹري کو توجہ دلائي کہ برٹش میوزیم سے خط و کتابت کرکے تحقیق کیا جاے - وہیں یہ نسخے گئے ہیں اور رکھہ لیے گئے ہیں - لیکن غریب ایشاٹک سوسائٹي کو اسکي جرأت کب ہوسکتي ہے کہ انڈیا آفس کے زیر اثر کتب خانے سے کسي طرح کا مطالبہ کرے ؟

اسکے بعد سر گور اوسلي کا نسخہ ہے - وہ ایران سے لاے تھے ' اور اب اکسفورڈ کے کتب خانہ بولڈن میں محفوظ ہے - اسکا سال کتابت سنہ ۱۴۶۱ مسیحي ہے - یعني مصنف سے ساڑھے تین سو برس بعد کا نسخہ ہے - انگریزي مترجمین و مولفین نے زیادہ تر اسي نسخہ پر اعتماد کیا ہے مگر اسمیں صرف ۱۵۸ رباعیاں ہیں -

تیسرا قدیمي نسخہ سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانہ کا ہے جسکا عکس پروفیسر والنتین ژوکفسکي (Valentin Zhukovski) نے باعانت بیرن ویکٹر روزین معلم السنۂ مشرقیہ پیٹرز برگ یونیورسٹي شائع کیا ہے ' اور جو نہایت اعلی ترین خط نستعلیق میں فی صفحہ ایک رباعي کي ترتیب سے لکھا گیا ہے - اسکے کاتب نے اپنا نام " سید علي الحسیني " لکھا ہے - سال کتابت سنہ ۱۴۹۹ مسیحي ہے - یعني سر گور اوسلي کے نسخہ سے تقریباً چالیس برس بعد - اسمیں ۳۳۰ رباعیاں ہیں -

چوتھا نسخہ بانکي پور کے کتب خانے کا ہے پانچواں کیمبرج یونیورسٹي کا جو کسي قدیم طہراني نسخہ کي نقل ہے - اول الذکر میں ۶۰۴ رباعیاں ہیں - دوسرے نسخہ میں ۸۰۰ -

انکے علاوہ بے شمار حدیث العہد قلمي نسخے یورپ کے مختلف کتب خانوں میں ہیں جنمیں سے بعض کي مندرجہ رباعیات پندرہ پندرہ سو تک شمار کي گئي ہیں - پروفیسر براؤن نے ایک قدیم نسخہ طہران میں دیکھا تھا جسمیں ۷۷۰ رباعیاں تھیں اور عہد صفویہ کے درمیاني زمانے کا نوشتہ تھا - مگر جو نسخہ طہران میں چھپا ہے ' اسمیں صرف ۲۳۰ رباعیاں ہیں - اسي کي نقل بمبئي میں بھي بار بار چھپ چکي ہے -

ایک اور نسخہ پرانا رباعیات کا ہے جسکا ذکر مجھسے آجکل کے ایک روسي سیاح و مستشرق موسیو اموانوف نے کیا ہے جو انہوں نے اصفہان میں دیکھا تھا اور اسکي نقل لیلي تھي -

یہ نقل آجکل میرے هي پاس ہے - اسمیں ۴۱۷ رباعیاں ہیں اور عام ترتیب ابجدي کي جگہ ابتدا میں حمد و نعت کي تمام رباعیاں جمع کردي ہیں - اسکے بعد بغیر کسي ترتیب کے باقي رباعیاں درج کي ہیں - سیاح موصوف کا بیان ہے کہ اصلي نسخہ سنہ ۸۰۷ ہجري کا نوشتہ ہے - اگر یہ سچ ہے تو یہ نسخہ سب سے زیادہ قیمتي ہے - اور سر گور اوسلي کے نسخہ سے بھي زیادہ اسکو قیمتي سمجھنا چاہیے - اسي خیال سے میں دیگر نسخوں سے اسکا مقابلہ کررہا ہوں - چند رباعیاں اسمیں بالکل نئي ہیں -

بقیہ ۵ ازاد عـــرب

مسلمانوں کے مسروقہ خزانے کے چند موتي جو باقي رهگئے هیں

تارِیخ و عـبـــر!
(۲)

اب همکو ایک نظر عرب کے آن خطوں پر ڈالني چاهیے جو آزاد عرب کے نام سے مشہور هیں - آزاد عرب سے مراد ان چھوٹي چھوٹي ریاستوں سے ہے جو آجکل جزیرہ نمـاے عرب میں یورروپین قوموں کي ریشـہ دوانیوں کا آماجگاہ هیں - انهي میں مشہور وهابي تحریک نجد اور فرقہ اباضیہ کی سلطنت عمان بھي شامل ہے - انکے علاوہ حضرالموت کا خطہ ہے جس میں قدیم سلطنتوں مارب اور سبا کی بنیادیں رکھي گئي تھیں' اور جو یمن کے ساتھہ عرب معمورہ یا (Arabic Feline) میں شامل ہے -

حضرالموت کے شمال میں نجران و وادي دوسیر کا زرخیز علاقہ ہے - لیکن مشرق کے طرف ایک دشوارگذار ریگستان ہے جو " ربع الخالي" کے نام سے مشہور ہے - اس ریگستاني علاقہ کے علاوہ اور شمالي صحراے شام کو چھوڑکر' یہ تمام حصہ ایک عظیم الشان سلطنت کے لیے مایۂ ناز هوسکتا ہے - اگر ان خطوں پر یورپ کو دسترس هوتا تو اسمیں شک نہیں کہ اپني مادي ترقیوں میں هندوستان و مصر کے برابر هوتے - لیکن دسترس هونا اس لحاظ سے مشکل ہے کہ اس ملک کے آباد اور جنگجو فرقے کسي غیر ملت کے ماتحت رهنا گوارا نہیں کرسکتے - البتہ سلطنت ترکي اگر چاهے تو حکمت عملي سے انکو اپنا حلقہ بگوش بنا سکتي ہے - کیونکہ اول تو یہ علاقے یمن و حجاز کے بالکل محاذي واقع هوے هیں - اسلیے ترک هر طرف سے انپر قابو پانے کي طاقت رکھتے هیں - دوسرے ترک بھي حبل المتین اسلام کے پکڑنے والوں میں سے هیں جن سے عرب کے غیور زیادہ بیگانہ نہیں هوسکتے -

لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ زرخیز خطے جو کبھي قوت اسلامي کا اصلي سرچشمہ تھے' ابھي تـک ایسي کسمپرسي کي حالت میں پڑے هوے هیں جس طرح قدیم رومیوں اور فارسیوں کے زمانے میں ان پر ایک دور گذر چکا ہے -

شاید اسوجہ سے کہ عرب کا ملک بہت عرصے تـک اپني کم مایگي کیلیے بد نام تھا' اور " وادي غیر ذي زرع" یعنے حوالي مکہ کا اطلاق کل سرزمین عرب پر کیا جاتا تھا - لیکن سیاحوں اور مبصرین جغرافیہ دانان قدیم و جدید کي راے ہے کہ درحقیقت عرب هي کے بعض قطعے باغ عدن کہلائے جانے کے قابل هیں - خطہ نجد جو وسطي عرب پر مشتمل ہے' اور جو ترکي صوبے الحجاز اور الحسا کے درمیان واقع ہے' کسي طرح شام و عراق سے اپني اهمیت و زرعیت میں کم نہیں ہے - اگر زرخیزي هي کو مد نظر رکھا جاے' تب بھي موجودہ عراق کو نجد سے کوئي نسبت نہیں -

نجد وسط عرب کا ایک وسیع اور زرخیز ملک ہے جسکي مجموعي آبادي تقریباً بیالیس لاکھہ سے زاید هوگي - عرب کا سب سے مشہور درخت سماثا جسکا کوئلہ دنیا بھر کے درختوں کے کوئلے سے بہتر هوتا ہے' یہاں کي پہاڑیوں میں بکثرت پیدا هوتا ہے - عرار نجد جسکي خوشبو سے پورا جنگل مہک جاتا ہے' اسي خطہ سے تعلق رکھتا ہے[۱] - شتر مرغ کے جھنڈ اور غزال عرب کے قطار اگر عرب میں کہیں پائے جاتے هیں تو وہ یہي خطۂ حسن و شعر ہے - عرب کا مشہور گھوڑا بھي در اصل نجد هي کا گھوڑا هوتا ہے - نجد هي کے بعض حصوں میں لوہے کي کانوں کے نشان پائے جاتے هیں - یہاں کي بھیڑوں کے اون بہت ملایم مثل کشمیري اون کے هوتے هیں - ان خطوں کے بعض ناموں سے اُسکي شادابي کا حال معلوم هوسکتا ہے - مثلاً ریاض (باغ) بلاد الزهور (پھولونکا ملک) بلاد الجوز (اَخروٹ کا ملک) وغیرہ وغیرہ -

یہ پہاڑي خطے همارے نیپال اور کشمیر سے کم نہونگے - مگر اس ملک کی طبیعي حالت سے کہیں زیادہ دلچسپ اسکي پولیٹکل حالت ہے - سو برس کا عرصہ گذرا کہ ایک شخص محمد بن عبد الوهاب اس سرزمین سے اٹھا - اسکي پیدایش سنہ ۱٦۹۱ ع میں بتائي جاتي ہے' یعني ٹھیک اسي وقت جبکہ ترکي سلطنت اپنے عروج کے نصف النہار کو پہونچ چکي تھي اور اس نے پہلے پہل یمن میں قدم رکھا تھا - اس شخص کا معاون ابن مسعود نامي ایک رئیس قبائل اور جنگجو آدمي تھا - اس نے یکایک اپني فوجي قوت بڑھا لي - یہاں تک کہ اسکے پوتے نے ایک مرتبہ نکلکر حجاز و اطراف حجاز پر حملہ کردیا اور قابض هوگیا - جس زمانے میں نپولین یورپ میں تہلکہ مچا رہا تھا - اُسي وقت مسعود ترکي سے لڑائیوں میں مشغول تھا -

بالاخر ابراهیم پاشا حاکم مصر نے جو سلطان کے طرفسے مقابلے کے لیے بھیجا گیا تھا' عبد اللہ بن مسعود کو گرفتار کرکے قسطنطنیہ بھیجدیا - اسکے بعد عبد اللہ کے بیٹے نے سلطان نجد کے لقب سے اپنا ملک پھر حاصل کرلیا - ابتدا میں خدیو مصر کو خراج دینے کا اقرار کیا تھا مگر سنہ ۱۸۳۱ میں بالکل مستقل حاکم هوگیا - اسپر مصري و ترکي فوجوں نے حملہ کرکے هف هف اور قطیف (صوبہ الحساء) پر قبضہ کرلیا اور والي نجد کو قید کرکے مصر لے آے - سنہ ۱۸۴۳ میں وہ مصر سے پھر واپس آیا اور سنہ ۱۸٦۵ تـک مطلق العنان بادشاہ کي حیثیت سے حکومت کرتا رہا -

اسکے بعد اسکا بیٹا تخت نشین هوا - مسعود اسکا بھائي تخت کے لیے لڑا اور کامیاب هوا - عبد اللہ ترکي بھاگ گیا اور سلطان سے مدد مانگي - چنانچہ بغداد سے ترکي فوج نے آکر الحساء پر دائمي قبضہ کرلیا -

مسعود سنہ ۱۸۷۳ میں مرگیا - عبد اللہ همیشہ لڑتا رہا اور آخر غالب آیا - سنہ ۱۸۸٦ تـک ریاض میں وهی حکمراں تھا -

(۱) آہ یہي عرار ہے جسکي بوے عشق آور کي نسبت شاعر عرب نے وصیت کي ہے :

تمتـــع من شمیـــم عرار نجـــد
فمـــا بعد العشیۃ من عـــرار! (الہلال)

ایک افتتاحی رسم

جدید وزارت جنگ کا ایک تازہ ترین مرقع

اس مرقع میں انور پاشا مع دیگر وزراے عثمانیہ کے موجود ھیں - یہ تصویر اس مرقع کی ھے جبکہ برقی ٹریموے کے ایک نئے خط کی انتتاحی تقریب میں تمام اولیاء حکومت شریک ھوے تھے -

دولة عثمانیہ کے مداخل

دولة عثمانیہ کی آمدنی کا صحیح گوشوارہ اور مختلف سالوں کا موازنہ کرنا مشکل ھے ' البتہ یہ وثوق و یقین کے ساتھہ کہا جاسکتا ھے کہ اسکی آمدنی ھرسال بڑھتی ھی رھتی ھے - اسکی بڑی وجہ سفر و نقل کی سہولت ' موجودہ تمدنی وسائل کا حصول ' اور سست رفتار اصلاحات کا نفاذ ھے -

آمدنی کے ذرائع دو قسم کے ھیں :

(۱) ٹیکس -

(۲) ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائع -

جو ذرائع ٹیکس میں شامل نہیں ' وہ حسب ذیل ھیں :

(۱) ریلوے کی آمدنی :

اسوقت تک جسقدر لائنیں دولة عثمانیہ میں ھیں وہ اکثر دوسری قوموں کی ھیں جو ٹھیکہ پر بناتی ھیں - اسوقت دولة عثمانیہ کو انسے ایک مقررہ رقم ملتی ھے - جب ٹھیکہ کی مدت ختم ھو جائیگی تو تمام لائنیں دولة عثمانیہ کی ملک ھو جائینگی - اور اسطرح کسی نہ کسی وقت انشاء اللہ خزانہ عامرہ کی آمدنی میں ایک معتد بہ اضافہ ھو جائیگا -

(۲) زمین - دولة عثمانیہ کا ایک بہت بڑا ذریعہ اسکی طویل و عریض زمینیں ھیں جنمیں ھر قسم کے معدنی اور نباتاتی خزانے مدفون ھیں ' مگر انتظام کا یہ حال ھے کہ آج تک انکا صحیح شمار و پیمایش تک نہ ھوا - اسوقت ان زمینوں سے جو کچھہ ملتا ھے ' چاھے وہ خود زیادہ نہ ھو ' مگر انتظام و تدبیر کے بعد جو کچھہ ملسکتا ھے ' وہ یقیناً بہت زیادہ ھے -

(۳) اوقاف - اوقاف دولة عثمانیہ میں بکثرت ھیں اگر انکا انتظام اعلی درجہ کا ھو تو دولة عثمانیہ کو ان سے گونہ گوں فوائد حاصل ھوں - شکر ھے کہ حکومت کو اسکی طرف توجہ ھوئی ھے ' حال میں انکے متعلق ایک قانونی بصورت تجویز پیش ھوا ھے جس سے بہت کچھہ توقعات کیے جاسکتے ھیں -

(۴) چنگی - اگر گذشتہ سلاطین عثمانیہ نے اپنے آپ کو بہت سے معاھدوں کا پابند نہ کر دیا ھوتا تو تنہا چنگی ھی ایک ایسی شے تھی جس سے بے شمار آمدنی ھو سکتی تھی - کیونکہ بد قسمتی سے ضرورت اور آرایش کی قریباً تمام چیزیں باھر سے آتی ھیں اور چنگی سے ملیونھا روپیہ وصول ھوسکتا ھے - لیکن انقلاب کے بعد سے اسکی حالت کچھہ نہ کچھہ روبہ ترقی ھے - چنانچہ گو آخر فروری سنہ ۱۹۱۳ع میں روم ایلی اور جزائر کی چنگی شامل نہیں ھوئی ' با ایں ھمہ صرف تین ماہ میں چنگی کی آمدنی اس سے کہیں زیادہ ھوئی جتنی کہ سنہ ۱۹۰۸ اور ۱۹۱۰ میں ھوئی تھی -

ترکی قالین

عثمانی مصنوعات قدیمہ کی اصلاح و ترقی

ترکی کے قالین صدیوں سے تمام عالم میں مشہور ھیں - لیکن یورپ کے دخانی کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمہ کو دی ھے ' اسی سلسلے میں یہ نفیس صنعت بھی گمنام ھوگئی - حال میں دولة عثمانیہ نے تمام ترک قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کی صورت میں منتظم کردینے کی تجویز کی ھے ' اور اسکا انتظام ھورھا ھے - یہ تصویر ادرنہ کے ایک کارخانے کی ھے جسمیں ایک قالین قریب تکمیل حالت میں دکھلایا گیا ھے -

تلخیـص و اقتبـاس
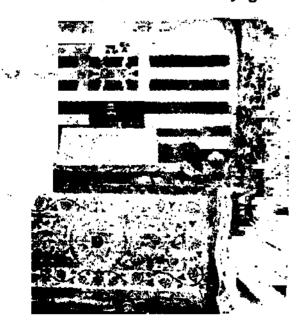
انجمن انگریزي و عثماني (اینگلو آٹومن کمیٹي) کے سکریٹري " نیرایست " کے نام ایک خط میں لکهتے هیں :

" سابق انجمن عثماني کے باني اور موجودہ انجمن انگریزي و عثماني کے سکریٹري کي حیثیت سے میں اعلان کرتا هوں که ایک منظم جماعت کیلیے جو یه کہتي هو که وہ عثماني شاهنشاهي اور عثماني رعایا کے ساتهه انصاف کرنے کي حامي هے (یعنے انگلستان کے لیے) یه ایک اخلاقي خود کشي هے که وہ نه صرف فرانس کے موسیو پیر لوتي بلکه روسي اخبار نوي رریمیا کے مراسله نگار موسیو میشکوف اور انکے علاوہ اور تیس یوروپین ارباب صحافت کي قاطع و عیني شهادات کے هوتے هوے بهي بالکل خاموش رهے ! ان شهادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم هوتے هیں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانیا میں بے دردانه کیے جا رهے هیں "

بخارست اور قسطنطنیه کے عهد ناموں کي وجه سے بلقان کي جو نئي صورت پیدا هوگئي هے ' اسکي تصدیق کے متعلق حال میں سر ایڈ ورڈ گرے نے دارالعوام میں تصریحات کي تهیں - مسٹر ایل ولف جو " گریفـــک " کے مشهور سیاست نگار هیں ' اسکي نسبت خامه فرسائي کرتے هوے لکهتے هیں :

" اس اصول (یعني تصدیق دول کے اصول) کو اگر کسیقدر توسیع کے ساتهه بیان کیا جاے ' تو اسکے معني یه هونگے که دولة عثمانیه کے خاتمه (لا قدر الله) کا نتیجه امن یورپ کا خطرہ میں پڑجانا هے ' اسلیے چاهیے که اسکي مقبوضات کي دوبارہ تقسیم یورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتهه عمل میں آے -

یه اصول کم و بیش تاریکي کے عالم میں سنه ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' ۱۸۵٦ ' اور ۱۸۷۱ ' میں مانا گیا ' مگر صاف طور پر اسکي منظوري اور نفاذ سنه ۱۸۷۸ع میں برلن کانگرس میں هوا - برلن کانگرس سے پہلے اسکے چهرہ پر " دولة عثمانیه کي سلامتي و خود مختاري " کا پر فریب نقاب پڑا رهتا تها - لیکن سنه ۱۸۷۸ع میں اپني اصلي شکل میں جلوہ گر هوگیا - یه عهد نامه سینٹ اسٹي فانو سے دوسرے دن کا واقعه هے جسکي بنا اس فرض کرنے پر تهي که " جنگ نے روس اور دولة عثمانیه کو آزاد کردیا هے اور آنهیں اختیار هے که جسطرح چاهیں مسئله شرقیه کا فیصله کرلیں "

اس " فرض کردہ اصول " کے خلاف سب سے پہلے آسٹریا نے آواز بلند کي - کونٹ بیاست Beust نے لارڈ ڈربي کو ایک نوٹ میں لکها که یورپ کے معاهدوں نے سیاست مشرقیه کا جو نظام قائم کردیا هے ' اسمیں جب کسي قسم کا تغیر کیا جاے تو ضرور هے که اسے یورپ کي منظوري حاصل هو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کیا - اسکے بعد لارڈ سالسبري نے معاهدۂ سینٹ اسٹي فانو کو یورپ کي کسي کانگریس کے حواله کر دینے کے لیے جو مراسله لکها تها ' اسمیں اس اصول کو اسطرح بیان کیا تها :

" کوئي معاهدہ جو حکومت روس اور باب عالي میں هوگا اور جسکا اثر سنه ۱۸۵٦ اور سنه ۱۸۷۱ کے معاهدوں پر پڑتا هوگا ' وہ اسوقت تک هرگز جائز نهیں قرار پائیگا جب تک که وہ سلطنتیں بهي اسے منظور نه کرلیں ' جو ان میں شریک تهیں "

اسکو خود روس اور تمام بڑي سلطنتوں نے منظور کرلیا - اسي سے وہ قانون پیدا هوا جسے " تصدیق دول " سے موسوم کرنا چاهیے - یعني جب تک دول سته تصدیق نه کریں ' ترکي کے متعلق کوئي معاهدہ معتبر نهیں هو سکتا -

پس میري سمجهه میں نهیں آتا که اس کا تعلق عهد نامۂ بخارست سے کیوں نهو ؟ اور اس کے لیے کوئي صحیح وجه کیوں موجود نهیں -

بلا شبه یه سچ هے که بلقاني مقبوضات کي بے اقتدارانه تقسیم سے امن یورپ کو جو خطرات هوسکتے هیں ' وہ ایک حد تک رفع هوگئے هیں ' مگر یہاں تو قانون کا سوال هے !

بهر حال جس چیز کو کونٹ بیؔ اسٹ " سیاست شرقیه کا نظام " کہتا هے ' وہ سنه ۱۸۷۸ ع سے کلیتاً محض زمین یا سیادت و برتري هي کا سوال نهیں رها هے - درحقیقت دول نے شروع هي میں یه محسوس کرلیا تها که ان کے فیصله سے جس آبادي پر اثر پڑیگا ' اسکي بهبودي و فلاح کي ذمه داري جب تک وہ اپنے اوپر نه لینگے اسوقت تک بلقان کے جغرافیۂ سیاسي کي نگراني کا آنهیں کوئي حق نهیں - اسي سنه ۱۸۳۰ میں یونان اور سنه ۱۸۵۸ میں رومانیا کي کامل ترین مذهبي اور ملکي آزادي کے حصول پر اصرار کیا گیا تها - لیکن معاهدۂ برلن میں ان شرائط نے وسیع تر دائرہ اختیار کرلیا اور مشرق ادنی کي تمام سلطنتوں کي بقاء ' هر قسم کي مذهبي اور ملکي مجبوریوں کے انسداد اور هر طبقۂ رعایا کے مساویانه اور آزادنه سلوک سے مشروط هوگئي - یه ذمه داري همیشه کي طرح آج بهي موجود هے - اسلیے دول کا فرض هے که وہ دیکهیں که اس " نظام سیاست " کو عهد نامه بخارست سے صدمه تو نهیں پهنچ رها هے ؟

البانیا کا هنگامۂ رستخیز هنوز ایک غیر منحل عقدہ هے - یورپ کي تازہ ڈاک بهي اسپر کوئي مزید روشني نهیں ڈالتي - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کي اعانت حکومت ' اسکے صله میں جلا وطني ' ابتدأ مسلمانوں کي آسکے ساتهه سرد مهـري ' پهر همدردي ' یه واقعات کچهه اسدرجه پیچیدہ هیں که هنوز انکي تشریح قبل از وقت هوگي -

---

لیکن انگریزي سیاست خارجیه کا بے انتها ضابط و مخفي مدام " نیر ایست " واقعات کي پیچیدگي اور حقیقت کے اخفاء کو تسلیم کرتے هوے اپنے مجتهدانه قیاس سے ایک حل پیش کرتا هے -

اسکے نزدیک اس طلسم کي کنجي علم برداران خروج کا اسلام هے - یه تسلیم کرنے کے بعد که یه لوگ مسلمان تهے ' آپ واقعات کا گم شدہ نظام ملجاتا هے - " یعني مسلمانوں کو شکایت هے که شهزادہ ویڈ کي منظور نظر صرف عیسائي آبادي هے - خود مختاري کے ثمرات سے صرف عیسائیوں هي کے دامن مالا مال هو رهے هیں - پس انکے خروج کا اصلي محرک یهي خیال تها - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خیال هوا که وہ انکو شهزادہ ویڈ کي نظر عنایت سے محروم کرنا چاهتا هے - اس خیال کو اس واقعه سے اور بهي تقویت هوتي تهي که مسلمان فیوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامي تها - اس لیے جب وہ دوروزو پهنچے تو انکو اس سے کوئي همدردي نه تهي ' مگر جب انهوں نے دیکها که انکے مقابله کے لیے صرف عیسائي بهیجے گئے هیں اور نیز یه که اسد پاشا ایک مسلمان (اگرچه وہ مسلمانوں کا دشمن اور عیسائیوں کا حامي هے) جلا وطن

(۱) فیوڈل سسٹم " سے مقصود وہ طرز حکومت هے جسمیں ایک مرکزي طاقت کي جگهه مختلف چهوٹے چهوٹے رؤساء اور صاحبان اراضي و املاک باقتدار هوں اور اپني اپني فوجوں کو اپنے صرف سے قائم رکهیں - قدیم یورپ اور اسلام میں دولة سلجوقي وغیرہ کا یهي طرز حکومت تها - فرانس اور انگلستان کے نائٹس مشهور هیں (الهلال)

جب امیر ترکي کو اسکے بھتیجے مہدي نے قتل کردیا اور فضیل تخت نشیں ہوا تو ریاض کي فوج میں ایک نوجوان عبد الله بن رشید نامي تھا - اسنے دبے پاؤں محل میں جا کر مہدي کو قتل کردیا - اور اسطرح فضیل کو اپنے باپ کا تخت ملگیا - اس نوجوان کو اسکي شجاعت اور وفا داري کے صلے میں اسکے وطن جبل شمار کي گورنري ملگئي -

وہ خود مختار ہوکر ایک علحدہ ریاست بنانے کي سعي کرنے لگا اور بہت جلد فضیل کا ہم قوت ہوگیا - سنہ ۱۸۴۴ میں اس نے انتقال کیا -

بلال ' شعیب ' محمد ' یہ اسکے تین بیٹے تھے - بلال بڑا بیٹا حاکم ہوا - اسنے بغداد و بصرہ کے تاجروں کو اپنے پایہ تخت میں آباد کیا اور بتدریج ریاض کے وهابي قبائل کا جوا گردن سے اوتارکر پھینکدیا - سنہ ۱۸۶۷ میں ایک مرض سے پریشان ہوکر اسنے خود کشي کرلي -

شعیب اسکا جانشیں ہوا لیکن بلال کے بیٹوں نے ایک سال کے اندر ہي مروا ڈالا -

عبد الله کا تیسرا بیٹا محمد ' ریاض میں پناہ گزیں تھا - موقع پاکر امیر عبد الله فضیل سے اجازت لیکر مایل میں آیا اور اپنے بھتیجے کو قتل کیا - پھر بلال کے باقي بیٹوں کو مار کر سنہ ۱۸۶۰ میں خود ہي بے غل و غش امیر بن گیا - سنہ ۱۸۶۶ میں امیر عبد الله بن فضیل کو اسکے بھتیجوں نے قید کرکے تخت پر قبضہ کرلیا - اسوقت سے وسطي عرب میں وهابیوں کے سرخ و سفید علم کے بجاے امیر مایل کا سبز و ارغواني علم لہرانے لگا ہے -

امیر مائل محمد بن رشید بابعالي کا باجگذار تھا - وہ شریف مکہ کو سلطان کے لیے سالانہ رقم پیشکش کرتا رہا - سنہ ۱۸۹۰ میں ریاض کے قدیم حکمراں قبائل نے بغاوت کرکے ریاض کو آزاد کرانا چاہا مگر ناکام رہے - سنہ ۱۸۹۷ میں محمد بن رشید نے رحلت کی - اوسکا جانشیں عبد العزیز بن شعیب اب تک حکمراں ہے - یہ سخت گیري میں محمد بن رشید سے کم مگر سیاست میں اسکا ہم پلہ ہے -

(نئي شورش)

قاریین کرام پر واضح ہوگیا ہوگا کہ نجد کي اس پولیٹکل کشمکش میں ترکوں کو کتنا دخل رہا ؟ امیر نجد شکست کے بعد سلطان کا ادب ملحوظ رکھتا تھا - ہر طرح سے انکو اپنا سرپرست جانتا تھا - اگر ترکوں کي طرف سے اس تعلق کے مضبوط کرنیکي کوشش ہوتي رہتي تو بلا شبہ آج ریاست نجد ترکوں کے زیر اقتدار ہوتي -

لیکن جب کسي قوم پر زوال آتا ہے تو تمام تدابیر ملکي اسکے دماغ سے مفقود ہوجاتي ہیں - موجودہ جنگ بلقان سے بھي نجدیوں نے فائدہ اٹھایا' اور الحساء کو تاراج کرکے قطیف پر قابض ہوگئے -

در اصل اس حرکت و شورش کے اندر ایک پر اسرار ہاتھہ کام کر رہا ہے ' جسکا نام لیتے ہوے مثل اور ہندوستانیوں کے ہمکو بھي ڈرنا چاہیے - مگر ہماري بزدلانہ چشم پوشي ہم پر بہت آفت لا چکي - اب آور کہاں تک خوف کھائیں؟ اسمیں کچھہ شک نہیں کہ گذشتہ صدي میں خلیج فارس کي حفاظت کے نام سے ساحل عرب پر انگریزوں نے بڑے بڑے طوفان برپا کیے - یہ شورش بھي انھي کا ایک ٹکڑہ ہے -

ابھي ترکي کا گلا دبا کر کویت و بحرین کا معاملہ طے کرایا جا چکا تھا کہ بیچارے کے سر پر دوسري آفت لائي گئي -

" دیوانۂ نجد را ہوے بس ست " امیر نجد کو اتنا اشارہ کافي تھا کہ سلطان نے انکے قدیمي ملک الحساء کو انگریزوں کے حوالے کرنیکا تہیہ کرلیا ہے - غیور ملک پرست عرب بے اختیار ترکوں کے سر دوڑ پڑے - ریوٹر کي تازہ ترین خبر سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ ترک ساحل الحساء چھوڑکر بھاگ گئے ہیں - و اللہ اعلم -

یہ واقعہ اگر صحیح ہے تو خدا نخواستہ مسلمانوں کو ایک بہت بڑي بلا کے مقابلے کے لیے آمادہ ہوجانا چاہیے - حجاز کا مشرقي دروازہ نجد تھا ' اور اسکي اوٹ صوبہ الحساء - اگر اس ابتري میں اس طرف توجہ نہ کي گئي تو میں وثوق کے ساتھہ پیشین گوئي کرتا ہوں کہ ساحل خلیج فارس پر کل ہي انگریزي جہاز دکھلائي دینگے جو اس بہانے سے قطیف اور کویت پر گولا باري کرینگے کہ بحري قزاقوں کا مسکن ہورہے ہیں اور اُن سے انگریزي تجارت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے -

پھر امیر نجد کہاں جاتا ہے - دو خوبصورت دوربینیں ' کچھہ رنگین چشمے ' دو ایک سنہري گھڑیاں ' دو چار قسم کے باجے ' بس یہ تحفے اسکے لیے کافي ہیں - بد بخت مولاي عبد العزیز سلطان مراکش تو صرف ایک سائیکل کو پاکر مدہوش ہو گیا تھا !

ہم نے بارہا قرب قیامت کي روایتیں وعظوں میں سني ہیں جنمیں بیان کیا گیا ہے کہ تمام اسلامي ممالک پر نصاری قبضہ کر لینگے - ہم اپنے آنکھوں سے جب شام ' بحر احمر ' عدن ' بیرم ' عمان ' فارس کو دوسروں کے قبضے میں دیکھہ رہے ہیں تو ہمیں ان روایات کي پوري تصدیق ہوجاتي ہے - عرب اور ترکوں کي قومي منافرت کے تشویشناک مسئلہ کي تاریخ کا سر ورق انگلستان کے فارن آفس ہي میں ہے - آہ ! وہ سلطنت جسنے دوسري صدي ہجري میں افریقي ساحل پر ایک زلزلہ ڈالدیا تھا ' جو اسلام میں پہلي ریاست ہے جسنے پرتگال اور ڈچ اور انگریزوں کي طرح ماوراء البحر نو آبادیاں بسائي تھیں ' یعني مشرقي افریقہ اور زنجبار ' وہ آج جرمن اور برٹش ایسٹ افریقہ میں منقسم ہے ! !

عمان بجاے خود ایک با قاعدہ سلطنت ہے جو اپني وسعت میں اٹلي کے برابر ہے ' اور آبادي میں یونان یا بلغاریہ سے کم نہیں - ۳ ملین اباضي خوارج جو گذشتہ عہدوں سے بچ رہے ہیں ' انکا مسکن یہی ہے - اسمیں تمام جنوبي ملک کا وہ علاقہ بھي شامل ہے جو اس خطے کے مشرق میں واقع ہے -

ساحل عمان پر بارش بھي معقول ہوتي ہے جسکے سبب سے ساحلي مقامات برخلاف تمام عرب کے سر سبز ہیں - کھجور کے باغ سمندر کے کنارے دور دور تک چلے گئے ہیں - اسکا میدان دو سو میل تک ہے - چوڑائي بارہ میل ہے - اور عقب میں جبل اخضر کا سلسلہ ہے جسکي چوڑائي ۹۹۰۰ فیٹ اونچي ہے اور سمندر میں سو میل سے نظر آتي ہے -

عمان کے کچھہ خطے شہد اور لوبان کے لیے مشہور ہیں - مشہور ہے کہ شہزادي سبا بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے لوبان اور میوہ کي بڑي مقدار بھیجي تھي جو انھیں اطراف سے حاصل کي گئي تھي -

لوبان ایک درخت کي گوندہ ہے جو عمان کے پہاڑوں پر بکثرت پایا جاتا ہے - عرب بھر میں عمان کا ایک کوہان والا اونٹ سب سے افضل ہوتا ہے - اسي لیے یہ خطہ " ام الابل " کے نام سے مشہور ہے -

اس ملک کي آب و ہوا منطقہ حارہ اور معتدلہ کي درمیاني حالت میں ہے - اسکي بلندي ۳ ہزار سے ۵ ہزار فیٹ تک ہے - یہاں پہاڑي ندیاں اور چشمے جاري ہیں - بحرین اور عمان کے محاذي ساحل اپنے بیش قیمت موتیوں کے لیے مشہور ہیں -

پہلے عمان میں آزاد اماموں کي حکومت تھي جو خانداني لحاظ سے انتخاب نہیں کیے جاتے تھے بلکہ جمہوري اصول پر - لیکن سنہ ۱۵۰۶ ع میں خلیج فارس پر انگریزوں کے نمودار ہونے کي وجہ سے مسقط بھي سنہ ۱۶۵۰ ع تک انکے قبضہ میں رہا - سنہ ۱۷۴۱ ع میں احمد بن سعید ایک مجہول الحال اونٹ چرانے والے نے سہار کي گورنري حاصل کرلي اور ایرانیوں کو جو پرتگالیوں کے بعد قابض ہوگئے تھے ' مسقط سے نکالدیا اور اس خاندان کو قائم کیا جسکي حکومت ابتک براے نام باقي رکھي گئي ہے - (رفیقي)

اس میں کم و بیش اضافہ ہو رہا تھا کوئی شخص جسمیں تھوڑا سا بھی انصاف ہو' وہ اس خرابی کا ذمہ دار صرف موجودہ جماعت ہی کو نہیں سمجھہ سکتا' بلکہ ہر ایک نظامت اور ہر ایک معتمدی کو اسکا ذمہ دار سمجھیگا - بہرحال ایسے اسباب پیش آے کہ ندوہ کی خرابیاں آہستہ آہستہ تمام ہندوستان میں پھیلنے لگیں' اور بہت سے شہروں میں ندوہ کی جماعت سے اصلاح کے مطالبات شروع ہوگئے' اور اسلامی اخباروں نے موافقت اور مخالفت میں خاص طور پر دلچسپی لینی شروع کی - اس کشمکش میں ندوہ کی حالت قاآنی کے اس شعر کے مطابق تھی :

این می کشدش از چپ' آن می کشد از راست
مسکین دلکم مانده درین کشمکش اندرا

ایسی حالت میں ضرور تھا کہ مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسہ کسی شہر میں جمع ہوکر اس ناگوار حالت کو دور کرے' اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتھہ ارکان ندوہ کی خدمت میں پیش کرے تاکہ ایکطرف ندوہ کی وہ خرابیاں جو اساسی ہیں اور جنہیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے ہیں دور ہوں - دوسری طرف مسلمانوں کو بھی ان اصلاحات پر اطمینان ہو جائے' اور ان کی دلچسپی اپنی اس تعلیم گاہ کے ساتھہ انہیں حدود پر آجائے جنپر کہ پہلے تھی -

(دو اعتـــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئی کے جلسہ پر اعتراض فرماتے ہیں کہ :

(۱) اسٹرایک کی حالت میں یہ جلسہ مضر تھا - اسٹرایک کے بعد ہوتا تو مناسب تھا -

(۲) ہر ایک تعلیم گاہ کیلیے جو جماعت قوم نے خاص خاص اصول پر مقرر کر دی ہے' اس جماعت پر بھروسہ کرنا چاہیے اور چونکہ یہ جلسہ عملاً اس اعتماد کو کھونے والا ہے' اور اس سے دوسری تعلیم گاہوں کے لیے بھی مسلمانوں کی ایک عام مداخلت کی ایسی نظیر قایم ہوئی ہے جو ان کے نیک کاموں میں سد راہ ہوگی - اس لیے یہ جلسہ مفید ہونے کے بجاے مضر ہوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا ہوں :

(۱) اس جلسہ کو حقیقت میں اسٹرایک سے کچھہ تعلق نہ تھا - نہ یہ طلبہ کی کفالت پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تھا - تاہم ہمارا فرض تھا کہ ہم عام طور پر اس امر کو ظاہر کردیتے کہ ۱۰ - مئی کے جلسہ کو اسٹرایک سے کوئی تعلق نہیں ہے - چنانچہ سب سے پہلے دہلی میں میرے مکان پر ایک جلسہ ۱۰ - مئی کے جلسہ کو بلانے اور دوسرے انتظاموں کیلیے منعقد ہوا - اسمیں جو ریزولیوشن پہلے پاس ہوا' وہ اسٹرایک کو ختم کردینے ہی سے متعلق تھا - ہم میں سے کسی ایک کو بھی اسٹرایک سے ہمدردی نہیں تھی - بلکہ ہم اسٹرایک کو سب سے زیادہ خود طلبہ کے لیے مضر سمجھہ رہے تھے - ہم نے اس جلسہ کی کار روائی کو بھی چھاپ دیا تھا - اہل اسلام نے اپنے روزانہ ہفتہ وار پرچوں میں اسے پڑھ بھی لیا تھا - اس کے بعد پھر بعض بزرگان قوم کا یہ فرمانا کہ اسٹرایک کی حالت میں جلسہ کا ہونا اس موقعہ پر مناسب نہیں تھا - کیوں کہ طلبہ کو یا دوسرے اصحاب کو یہ قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تھا کہ ۱۰ - مئی کا جلسہ اسی اسٹرایک سے تعلق رکھتا ہے' میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید ہے' اور اگر مجھے میرے احباب معاف فرمائیں تو میں عرض کرونگا کہ میں اسے سخن پروری کی ایک ایسی قسم سمجھتا ہوں جو ان اصحاب میں اکثر پائی جاتی ہے جو غلط یا صحیح طور پر اپنی راے پر جمے رہتے ہیں' اور جو کچھہ وہ ایک مرتبہ ظاہر کردیا کرتے ہیں اس سے انحراف کرنا اپنے اصول مسلمہ کے خلاف سمجھتے ہیں - ابھی تک ۱۰ مئی کی تاریخ نہیں آئی تھی کہ بعض اصحاب کی کوشش سے اسٹرایک ختم ہوگئی' اور جلسہ کا کوئی وہمی تعلق بھی اسٹرایک سے باقی نہیں رہا - مگر کسقدر لطیف بات ہے کہ اب تک بھی ۱۰ - مئی کے جلسہ کی جرائم کی فہرست میں اسٹرایک کا جرم بھی برابر شامل کیا جا رہا ہے' اور راے کی پختگی کی وہ مثال دکھائی جاتی ہے جو نہ پیش ہوتی تو زیادہ بہتر تھا -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو میں اپنے مضمون میں کچھہ لکھہ چکا ہوں' مگر یہاں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ کچھہ عرض کروں :

ندوہ میں ابتدا سے خرابیاں پائی جاتی تھیں اور اس کا قانون اساسی اصلاح کا محتاج تھا - قانون پر سالہا سال سے عمل نہیں ہوتا تھا' ندوہ روز بروز پست ہو رہا تھا' باہمی قصوں نے اسے اور بھی نقصان پہونچا رکھا تھا - اسکی یہ حالت کم و بیش دس بیس برس سے ہو رہی تھی' اگر تھوڑی دیر کیلیے یہ فرض کرلیجیے کہ ایسی ہی حالت کسی دوسری تعلیم گاہ کی ہو تو میں دریافت کرتا ہوں کہ قوم کو اس میں مداخلت (جایز طور پر) کرنی چاہیے یا کسی اور آسمانی جماعت کا اسے انتظار کرنا چاہیے جس کے سپرد اس نے یہ خدمت کر رکھی ہے ؟ اگر فرض کر لیجیے کہ قوم اس میں مداخلت نہ کرے' تو مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دیجیے کہ کیا وہ اپنے فرض سے غافل نہیں سمجھی جائیگی ؟ اور کیا اس کا یہ گناہ نہیں ہوگا کہ جس تعلیم گاہ کے مقصد کے ساتھہ وہ اس قدر دلچسپی رکھتی ہے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کی ہے' اس کی مختلف اور دیرینہ خرابیوں کے معلوم ہونیکے بعد بھی وہ خاموش ہے' اور انہیں بزرگوں پر اس کی عقدہ کشائی کا بار ڈال رہی ہے جن کے ناخن اس کے لیے کچھہ مفید ثابت نہیں ہوے ؟

اگر ہم میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ قوم کی طرف سے ایسی مداخلت ہو' تو اس قسم کے جلسوں کو بے معنی طور پر مضر بتانے سے بہتر ہوگا کہ وہ اپنے اپنے انسٹی ٹیوشنوں کو ایسی حالت میں نہ رکھیں کہ مسلمانوں کی عام جماعت کو توجہ کرنے کی ضرورت ہو - اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیب آپ کو دوا نہ دے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی صحت کو بہتر حالت میں رکھیں - اگر آپ بیمار ہوں گے اور خود آپ کی چارہ سازی آپ کیلیے مفید نہوگی تو پھر طبیب کی مداخلت ناگزیز امر ہے - کیا یہ تعجب خیز بات نہیں ہے کہ آپ اپنی تدبیر سے در ماندہ ہوں' اور دوسرا آپ کو چارہ کار بتانے کے لیے کھڑا ہو تو آپ غل مچالیں کہ تمہیں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو ہمارا نظام بالکل خراب ہو جائیگا ؟

(ایــک دھمکــی)

اس سلسلہ میں نا مناسب نہ ہوگا اگر میں یہ بیان کروں کہ بعض اصحاب نے مدرسہ طبیہ کا بھی ذکر کیا ہے' اور اس طرح مجھے سمجھایا ہے کہ تم بھی ایک اسکول رکھتے ہو - اگر تمہارے اسکول کے ساتھہ بھی یہی سلوک قوم کی طرف سے ہو تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا ہوں کہ میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجھونگا' جس روز ملک کا ایک قائم مقام جلسہ مجھہ سے مطالبات کریگا - اگر ایسا ہوا تو جو جواب میری طرف سے ہوگا وہ صرف اسکی شکرگذاری ہوگی اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا ہوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ جس جماعت کا دل

كيا جا رها هے ' تو انهيں محسوس هوا كه مذهبي تفريق تو جسقدر پہلے سمجھتے تھے ' حقيقت ميں اس كہيں سے زيادہ سنگين هے - اسليے فوراً وہ اسكے همدرد هوگئے "

مسئلۂ خروج البانيا كا يه فلسفه هے جو انگلستان كے اخبارات پيش كر رهے هيں !

يه حل كس حد تك تشفي بخش هے ؟ اور اسكے اندر كونسي روح كام كر رهي هے ؟ اس كا اندازه قاريين كرام خود كرسكتے هيں - مسيحي اهل قلم اور سياست فرما صديوں سے صرف يہي كام كرتے آئے هيں كه اپنے جرائم كو اپنے حريفوں كے سر الزام ركھكر پوشيده كريں !

واقعه كي اهميت كو كم كرنے كے ليے رپورٹ ميں لكھا گيا هے كه البانيا كے انقلابي " صرف دهقانيوں اور كسانوں كي ايك غير ترتيب يافته جماعت هے جسميں كوئي معتبر شخص نه تها " مگر شايد اس تعبير كي تصنيف كے وقت يه خيال نه رها كه جب اس تحقير آميز بيان كے ساتهه يورپ كے قرار داده شهزاده كے فرار ' تمام شهر كے خوف زده هوجانے ' اور جندرمه (فوجي پوليس) كي گرفتاري كي خبريں بهي شائع هونگي ' تو اسوقت البانی حكومت كي كمزوري اور غريب شهزاده كي بزدلي كا سوال بهي قدرتاً پيدا هو جائيگا - چنانچه جن اخبارات كو شهزاده ويڈ كے انتخاب سے اختلاف تها ' وہ ايك طرف رهے ' خود نيرايسٹ كو بهي مجبوراً كهنا پڑا هے : " اس واقعه سے سوال پيدا هوتا هے كه آيا شهزاده ويڈ بغير يورپ كي فوجي اعانت كے حكومت چلا بهي سكتا هے يا نهيں ؟ "

شهزادے كے بهاگنے ميں جن لوگوں پر شركت كا شك تها ' ان ميں آسٹريا كا وزير بهي هے - اسليے حكومت آسٹريا نے اعلان كرديا هے كه " اس كا وزير شهزاده كے عاجلانه فرار كا ذمه دار نهيں هوسكتا - وہ اطالي وزير كے مشوره سے هوا هے " تعجب هے كه ايك جرمن شهزاده نے ايك ايسے شخص كو پا مردي و ثبات كے باب ميں قابل مشوره كيوں سمجها ' جسكي قومي شجاعت كي حقيقت صحراء ليبياء و طرابلس ميں طشت از بام هوچكي هے ؟

حكومت اطاليه كے استعماري حوصلے روز بروز پاؤں پهيلا رهے هيں - طرابلس كي هڈي اگرچه ابهي تك حلق ميں پهنسي هوئي هے مگر اسكا هاتهه يورپ كے خوان يغما (دولت عثمانيه) كي طرف بهي بڑهنے سے باز نهيں آتا - اب اسكے پيش نظر ايشياے كوچك هے !

طرابلس كي طرح اس موقع پر بهي برطاني سياست اسكي تائيد (بلكه مداحاً كهنا چاهيے كه) ايك حد تك اسكي خاطر ايثار كررهي هے ! سمرنا آلدين ريلوے كے متعلق ايك برطاني كمپني كو اپنے استحقاق كا دعوى تها - حكومت اطاليا اسكے متعلق عرصه سے كوشش كررهي تهي ' بالاخر اُسے حكومت برطانيه كي وساطت سے كاميابي حاصل هوگئي - حال ميں اس كمپني اور حكومت اطاليا ميں ايك معاهده هوا هے جسكي تفصيل هنوز معلوم نهيں - ليكن اطالي وزير خارجيه كے بيان سے معلوم هوتا هے كه وہ اپنے آپ كو كامياب سمجهتا هے - چنانچه پچهلے هفتے ايك تقرير ميں اسكي طرف اشاره كرتے هوے اس نے كها : " يه در اصل اس راه ميں پهلا قدم هے جو غالباً محنت طلب ثابت هوگا "

اس تقرير ميں ايشياء كوچك كے اندر اسي قسم كي دوسري اطالي كوششوں كي طرف بهي اشارے كيے گئے هيں -

مگر اطاليا جس كو لقمۂ تر سمجهه رهي هے وہ ان شاء الله طرابلس سے بهي زياده گلوگير ثابت هوگا ' كيونكه يه تركوں كا اصلي وطن هے اور فوجي نقل و حركت كے بري راستے موجود هيں -

مدرس سلاميه

۱۰ مئي كا جلسۂ ندوه

(ازجناب حاذق الملك حكيم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ مئي كے جلسه كے بعد ميں بهت جلد شمله آگيا - ليكن ميں برابر اسلامي اخباروں ميں ان تمام مضامين كو پڑهتا رها جو اس جلسه كے متعلق معزز ايڈيٹروں اور نامه نگاروں نے لكهے يا اب تك لكهه رهے هيں ...... مجهے افسوس كے ساتهه كهنا پڑتا هے كه ميں نے ان واقعات كے پهلو ميں جو مختلف اخباروں ميں درج كئے گئے هيں ' صداقت كي روشني بهت كم ديكهي -

جن بزرگوں نے اب تك ۱۰ مئي كے جلسه پر اپنے خيالات كا اظهار فرمايا هے ' ان ميں سے بعض حضرات كے متعلق ميرا يقين هے كه انهيں صحيح اور كافي معلومات كے حاصل كرنيكا وقت نهيں ملا هے - اس ليے وہ ندوه كے الجهے هوے واقعات كے سلجهانے سے قاصر رهے هيں - ليكن جو كچهه وہ لكهه رهے هيں اُسے وہ صحيح سمجهه رهے هيں - ان بزرگوں كے علاوه دوسرے حضرات وہ هيں جو اپنے خيالات كے ساتهه واقعات كو مطابق كرنے كي خواهش مند هيں ' اور ايسي دوربين سے ۱۰ مئي كے جلسه كے واقعات كو ملاحظه فرمانے كي تكليف گوارا كررهے هيں ' جسے وہ مفيد مطلب چيزوں كے ديكهنے كيليے تو سيدهے طور پر استعمال كرتے هيں ' ليكن جب كوئي چيز ان كے خلاف سامنے آتي هے تو دوربين كو الٹا لگا ليتے هيں ' تاكه وہ معمولي حالت سے بهت چهوٹي اور حقير معلوم هو ' اور اس طرح وہ اپنے دل كے گهواره ميں مصنوعي تسلي كو جهلا رهے هيں !

ميں چاهتا هوں كه ايك مرتبه اپنے قلم سے ان واقعات كو جو ميرے علم ميں صحيح اور يقيني هيں ' اهل اسلام كے سامنے پيش كردوں ' اور پهر اپني طرف سے اس بحث كا دروازه بند كردوں - دوسروں كو اختيار هے كه وہ جس وقت تك چاهيں اور جس طريقه كے ساتهه چاهيں اس بحث كو جاري ركهيں -

سب سے پہلے ميں ۱۰ مئي كے جلسه كي ضرورت پر كچهه لكهونگا ' اس كے بعد جلسه كے حالات بيان كرونگا ' پهر اس كے نتائج سے بحث كرونگا - اگرچه يه تمام باتيں بهت وقت لينے والي هيں مگر ميں كوشش كرونگا كه اختصار سے كام لوں -

(جلسه كي ضــــرورت)

ندوه ايك ايسي تعليم گاه هے جو اپني تعليمي خصوصيتوں كے لحاظ سے دوسري تعليم گاهوں سے امتياز ركهتي هے - اسكا اصلي مقصد يه تها اور هے كه اس سے جو علماء فارغ التحصيل هوكر نكليں وہ اپنے علوم ميں ماهر هونيكے علاوه دوسري زبانوں سے بهي (جيسے كه انگريزي زبان هے) كسيقدر آشنا هوں ' تاكه ايك طرف وہ اشاعت اسلام جيسے مقدس اور مهتم بالشان فرض كو ادا كرسكيں ' اور دوسري طرف وہ ان غير مذهب والوں كے حمله سے بهي واقف هوتے اور ان كے جوابات ديتے رهيں ' جو اپنا فرض سمجهه رهے هيں كه اسلام كو دنيا كي نظروں ميں ايك نهايت هي كمزور اور ضعيف مذهب ثابت كريں - " ندوه " كا يهي وہ اعلى اور اهم فرض تها ' جس نے مسلمانوں كو بهت جلد اپني طرف كهينچ ليا اور ندوه كا يهي وهي نصب العين تها جس نے اسے اور اسلامي مدارس سے ممتاز بنا ديا -

اس ندوه ميں بدقسمتي سے ايسي بے قاعدگي شروع سے چلي آتي تهي ' جو بتدريج ندوه كي اساس كو كمزور كر رهي تهي ' اور روز بروز

سود کي ترقي

سود کے متعلق میں نے ابتک چند ماہ سے پبلک کو کوئي اطلاع نہیں دي تھي ' حالانکہ پبلک کا حق ہے کہ ان معاملات میں اسکو باخبر رکھا جاے لہذا مفصلۂ ذیل عرض کیا جاتا ہے :

(۱) سود کے بارے میں پہلي کارروائي یہ تھي کہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کو ایڈر کونسل صوبجات متحدہ میں بجت کے موقع پر ایک تقریر کي تھي ' جسکو چھاپ کر انگلستان اور ہندوستان کے خاص خاص عہدہ داروں اور ایڈیٹروں کے پاس بھیجا تھا -

(۲) ایک جلسہ پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد سنہ ۱۹۱۳ ع میں ہوا تھا - اس میں سب صوبہ کے منتخب قائم مقام موجود تھے ' وہاں بالاتفاق یہ تجویز منظور ہوئي کہ سود کا قانون نہایت درجہ قابل اصلاح ہے ' اور اس سے کاشتکاروں زمینداروں ' کاریگروں اور چھوٹي تنخواہ کے ملازموں کا بہت نقصان ہے - مناسب ہے کہ گورنمنٹ اسکا انسداد فرماے -

(۳) تیسري منزل اس مسئلہ کي یہ تھي کہ اردو اور بعض انگریزي اخباروں نے میري بجت اسپیچ کے متعلق اس مسئلہ پر بحث کرني شروع کي - چنانچہ بیشمار مضامین لکھے گئے اور سنہ ۱۹۱۳ ع کي رپورٹ میں جو حصہ پریس کے متعلق ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ پریس نے اس سال سود کي اصلاح پر زور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئي اجلاس کونسل کا ایسا نہیں ہوا ' جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں نہیں کئے گئے انکي تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نہ ہوگي -

(۵) اسي عرصہ میں زبان انگریزي میں تاریخ مسئلہ سود مرتب کي گئي ' جو ۲۲۸ صفحہ پر شائع ہوئي ہے ' اور دفتر عصر جدید میرٹھہ سے مل سکتي ہے - اس کتاب میں قدیم مصریوں اور ہندؤں سے لیکر حال تک جسقدر قوانین سود کے متعلق ہوے ہیں اُن سب کا ذکر ہے - جو جو دلائل غیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے ہیں اُن کو توڑا گیا ہے - انگریزي اور اردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشہ جات کا اقتباس دیا گیا ہے - مجھکو افسوس ہے کہ اس کتاب کا اعلان کرنیکي فرصت نہ ملي - لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اردو اور انگریزي اخباروں کو اس کتاب کي ایک ایک جلد بطور ہدیہ بھیج چکا ہوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسودہ بنام " قانون اصلاح سود " کونسل صوبجات متحدہ میں پیش کیا - اسکے متعلق کونسل میں ہز آنر لفٹننٹ گورنر کي تقریر ملاکر دس تقریریں ہوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تھیں ' لیکن مخالف تقریروں نے بھي موجودہ سود کي سختي کو تسلیم کیا تھا - اس مسودہ کا خلاصہ یہ تھا کہ سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنہ في صد سالانہ اور کفالتي قرضوں میں نو فیصد سالانہ سود در سود کي ڈگري کا اختیار ہوگا ' اور کوئي عدالت سادہ قرضوں میں ۶ سال اور کفالتي قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نہ دلاسکے گي - اسوقت یہ مسودہ نامنظور ہوا تھا - مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹھہ وغیرہ بہت جگہ سے اصلاح قانون سود کا مطالبہ ہوا -

(۷) اگلے دن یعني ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جسکا نام تھا " قرضداروں کي منصفانہ داد رسي کا قانون " تیار کر کے سکریٹري کونسل کو بھیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گھٹانے کا اختیار دیا ہے - اول ۳۱ مارچ اسکے مباحثہ کے لیے مقرر ہوئي تھي - میں نے خانگي خطوط بھي اسکي تائید میں موقر ممبران گورنمنٹ اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانہ کیے تھے - لیکن مباحثہ ملتوي ہوگیا ' اور گورنمنٹ نے کہاکہ ہم اسپر غور کر رہے ہیں - چنانچہ مسودہ ابھي تک زیر غور ہے - نیز ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو جو حال کي بجت پر میں نے تقریر کي تھي اسمیں میں نے بتایا تھا کہ موجودہ قانون کسي طرح قائم نہیں رہسکتا - یہ تقریر ۲۴ مئي کے عصر جدید میرٹھہ میں شائع ہوگئي ہے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسہ کلکتہ میں ہوا جسمیں ایک مشہور پادري فادر وان تسي مرگل نے لیکچر دیا ' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود ہونے سے ہوتي ہے اور پالٹیکل انجمنوں سے میرے مسودہ قانون متذکرہ دفعہ ۶ ضمن ہذا اور دیگر امور کے متعلق راے طلب کي -

(۹) اخبار پانیر کي خبر سے اور جو خط ہز آنر سر جیمس مسٹن نے مجھے حال میں لکھا تھا - اُس سے بھي معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ سود گورنمنٹ اوف انڈیا میں زیر تجویز ہے - تائیدي تقریروں میں آنریبل راجہ کشل پال سنگھ بہادر کي تقریر مندرجہ عصر جدید ۸ مئي سنہ ۱۹۱۴ ع اس قابل ہے کہ صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں -

(۱۰) میں اس گشتي چٹھي کے ذریعہ نہایت زور کے ساتھہ صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کے ہاتھہ مضبوط کرنے کے واسطے اس معاملہ پر مضامین لکھیں ' اور جلسے کریں کیونکہ جبتک عام خواہش نہ معلوم ہو گورنمنٹ مجبور ہے کہ نیا قانون نہ بناے - جہاں کہیں جلسہ ہو اسکي روئداد جس اخبار میں درج کي جاے خواہ وہ پرچہ میرے پاس بھیجدیا جاے یا اس قسم کي روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بھیجدي جاے -

غلام الثقلین میرٹھہ - سعید منزل

چاہے ' دفتر انجمن طبیہ میں تشریف لاے ' تمام کاغذات کو ملاحظہ کرے ' اور جو نیک مشورہ وہ چاہے مجھے دے ' اور پھر دیکھے کہ میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار ہوں گا اور اس کي نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ' یا اس کي شکایت کروں گا اور اس کي نیک صلاحوں کو ردي کي ٹوکري میں ڈال دونگا ؟

(جلسہ کا انعقاد)

اس مضمون کے ایک حصہ کو میں نے ختم کردیا ہے - اب دوسرے حصہ کو شروع کرتا ہوں اور ١٠ مئي کے جلسہ کے متعلق کچھہ لکھتا ہوں - مناسب ہوگا کہ اس حصہ کو سہولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کردیاجاے :

(١) ١٠ - مئي سے پہلے کے واقعات -
(٢) ١٠ - مئي کے جلسہ کے واقعات -

جلسہ سے پہلے جو واقعات پیش آے ' انھیں بھي اختصار کے ساتھہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں ' تاہم میں سمجھتا ہوں کہ میرا مضمون اس وجہ سے کہ واقعات ان دونوں حصوں میں زیادہ ہیں ' کچھہ نہ کچھہ طویل ہو ہي جائیگا جس کیلیے معافي چاہتا ہوں -

(١) دھلي میں دو ھفتے یا اس سے بھي پہلے بعض حامیان و ملازمین ندوہ تشریف لے آے تھے ' اور انھوں نے دھلي کے بعض اصحاب کے ساتھہ مل کر مختلف قسم کي مخالفتیں شروع کردي تھیں - چونکہ میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یہ ارادہ کرلیا ہے کہ میں کسي خاص شخص کا کسي واقعہ کے ساتھہ نام نہ لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتھہ تھا ' ذکر کرونگا ' اور اس کوتاھي کي معافي چاہونگا - ان حضرات نے جو کچھہ بھي کیا وہ حسب ذیل ہے :

(الف) اس جلسہ کي مخالفت کي غرض سے ڈپٹي کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دي کہ اس جلسہ میں فساد کا اندیشہ ہے اس لیے یہ جلسہ نہیں ہونا چاھیے -

(ب) مسجد جامع میں سیرۃ رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام پر ایک جلسہ قرار پایا تھا - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکہ اصلاح ندوہ کے حامي تھے ' اس لیے اس کے متعلق بھی صاحب ضلع کي خدمت میں ایک عرضي بھیجی گئي تھي کہ مسجد میں فساد کا اندیشہ ہے - اس جلسہ کو بھي روک دیاجاے -

(ج) سیرۃ نبوي پر جس شخص نے مسجد جامع میں نہایت دلگداز مضمون بیان کیا تھا ' اسکي تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا ' جو جلسہ کے بعد شائع ہوا -

(د) اسي بزرگ کے عقاید فاسدہ کو اشتہاروں میں چھاپ کر بھي اشتعال دلانے کي کوشش کي گئي ' تا کہ جلسہ پر اس کا اثر پڑے -

(ہ) بہت سے مختلف قسم کے اشتہارات جو عامیانہ تہذیب کا نمونہ پیش کرتے تھے ' چھاپ کر وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے -

(و) یہ تجویز کي کہ ١٠ - مئي کے جلسہ میں فساد کردیا جاے تاکہ یہ جلسہ بے نتیجہ رہے ' اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گھروں کا آرام چھوڑ کر آے ہیں ' وہ بغیر کچھہ کیے واپس چلے جائیں -

یہ اور آپ یقین کریں کہ اسي قسم کي اور بہت سي باتیں (جن کا یہاں بیان کرنا گو ضروري ہے ' مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ترک کردینا ھي مناسب سمجھتا ہوں) کي گئیں - اس لیے دھلي کي کمیٹي نے مناسب سمجھا کہ اب جلسہ میں داخل ہونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروري ہے - اس لیے یہ تجویز بدرجہ مجبوري محض انتظام کیلیے پاس کي گئي - یہ ضروري تھي یا نہیں ؟ اس کا فیصلہ ہر ایک شخص اوپر کے چند واقعات ھي سے جو " مشتے نمونہ از خروارے " کے طور پر بیان کیے گئے ہیں کرسکتا ہے -

الغرض سب سے پہلے آٹھہ سو ٹکٹ چھپوا لیے گئے تھے - لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ یہ نا کافي ہونگے ' تو دو سو ٹکٹوں کا اور انتظام کیا گیا ' کیونکہ اسیقدر راما تھیٹر میں گنجایش تھي - یہ کل ایک ہزار ٹکٹ تھے ' جنھیں اس طرح تقسیم کیا گیا کہ سو ٹکٹ ان معزز اصحاب کیلیے نامزد کیے گئے جو باہر سے ھماري دعوت پر تشریف لانے والے تھے ' اور جن کے جوابوں سے ہم نے ایسا ھي اندازہ کیا تھا ' پانچسو کے قریب شہر کے اُن اصحاب کے نام بھیجے گئے جو عام مجالس میں شریک ہوا کرتے ہیں اور جو کسي نہ کسي حیثیت سے مختلف جلسوں اور تقریبوں میں بلاے جاتے ہیں - پندرہ ٹکٹ انجمن خدام کعبہ کے ممبروں کے لیے منگاے گئے تھے ' وہ بھیجے گئے - اسیطرح کامریڈ کیلیے کچھہ ٹکٹ بھیجے گئے - سو ٹکٹوں کے قریب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹي نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو انھیں دیے گئے - ان کي تعداد بھي سو سے اوپر تھي - مدرسہ طبیہ کے جسقدر طلبہ نے وہاں جانے کي خواھش کي انھیں ٹکٹ بھیجے گئے - غالباً انکي تعداد پچاس یا ساٹھہ ہوگي - سو ٹکٹ اس لیے رکھے گئے تھے کہ ارکان ندوہ اور ان کے ساتھیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتھہ یہ انتظام بھي کیا گیا تھا کہ جلسہ کے وقت اگر کوئي شریف صورت آئے تو اُسے روکا نہ جاے - ٩ مئي کي شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوہ نے یہ طے کر لیا کہ ١٠ - مئي کے جلسہ میں وہ شریک نہونگے اور تمام جلسہ کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کردیا کہ " ارکان ندوہ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ کل کے جلسہ میں شریک نہیں ہونگے " یہ اعلان ان تمام معزز ارکان ندوہ کي موجودگي میں کیا گیا جو اُس وقت اُس مجلس مصالحت میں شریک تھے جو میرے مکان پر ہو رھي تھي - ١٠ مئي کي صبح کو جبکہ میں جلسہ میں جانے کے لیے تیار تھا ' میرے دو صاحبوں نے جو ارکان ندوہ کي فرود گاہ سے تشریف لا رہے تھے یہ خبر دي کہ وہ لوگ شکایت کر رہے ہیں کہ اُن کے پاس ٹکٹ نہیں پہنچے ' اور جلسہ کا وقت قریب ہے - میں نے اُسي وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوہ کي خدمت میں بھیجا کہ " شب کے فیصلے کي وجہ سے آپ کي خدمت میں ٹکٹ پیش نہیں کیے گئے ' اب جتنے ٹکٹ درکار ہوں بھیج دیے جائیں - نیز یہ معلوم ہونا چاھیے کہ کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کي ضرورت ہوگي - چونکہ اس کا جواب اچھا نہیں ملا اس لیے جب میں جلسہ میں پہنچا ' تو میں نے ان لوگوں سے جو ٹکٹوں کي دیکھہ بھال کے لیے دروازوں پر کھڑے ہوے تھے یہ کہدیا کہ معزز ارکان ندوہ کو اور جنھیں وہ اپنے ساتھہ لائیں ہرگز نہ روکنا ' بلکہ احترام کے ساتھہ پلیٹ فارم پر پہنچا دینا (اگر وہ لوگ تشریف لائیں) اور جہانتک مجھے علم ہے ایسا ھي ہوا - مگر افسوس ہے کہ اس پر بھي ٹکٹ نہ ملنے کي محض نا واجب شکایت دھلي کي انتظامي کمیٹي سے کي جاتي ہے -

(ح) لکھنو سے جو بزرگ تشریف لائے تھے انھوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا ' اور دھلي کي کمیٹي کو کوئي اطلاع نہیں دي - تاہم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کي کہ گو آپنے بطور خود اپنے ٹھہرنے کا انتظام فرمالیا ہے لیکن میري درخواست ہے کہ آپ مہرباني فرما کر اپني جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجھے ادا کرنیکي اجازت دیجیے - انھوں نے اچھے الفاظ میں عذر فرمایا اور یہ کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے (مجھے ان کے الفاظ ٹھیک یاد نہیں ہیں) اس کے بعد بھي غیر ذمہ دار اشخاص یہ شکایت کرتے ہیں کہ ندوہ کي حامي جماعت کي مدارات نہیں کي گئي ' اور اس کا سارا الزام دھلي کي کمیٹي کے اوپر رکھنا ھي زیادہ مناسب سمجھتے ہیں -

(باقي آیندہ)

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - اپ آمي تھے باطني تعليم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجہ بزرگان ہر چہار سلسلہ مروجہ ھند کا بیان ہے - سدہا عجیب وغریب مضامین ہیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نہ اٹھانا - انگریزي جنرل کا عین موقعہ جنگ پر ایکا لشکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعليم - صوفي کي خيال مخالفونکا افت میں مبتلا ہونا - کھونسے جہاد اورانکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت ہو جانا - شیعونکي شکست - ایک ھندو سینٹھ کا خواب ہولناک دیکھکر ایسے بیعت ہونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعہ کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے ھاتھہ پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آڈرنکا عدن پہونچانا باوجود آمي ہونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسائل دقیقہ کا حل کردینا - سمندر کے کھاري پاني کا شیرین ہوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبہ وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفرحج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجائے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوشنمائي اور زینت کے خیر وبرکت کا باعث ہونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ھاتھہ کے بنے ہوئے ہیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور مجموع خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے خیمے اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت وامہات المومنین وبنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي اللہ عنہ شہدائے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وہاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑھي جاتي ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیہ - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] ھشت بہشت مجموعہ حالات وملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ھند کے باتصویر حالات ومجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیہ -

(۵) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو ہزار صفحہ کي کتابیں اصل قیمت معہ رعایتي ۲ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات وحالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۹ روپیہ ۱۲ آنہ

مینیجر رسالہ صوفی پنڈي بہاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

هز میجستي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیہ ماشہ والا خالص ممیرو بھي جواہر نورالعین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمہ جات تو اسکے سامنے کچھہ بھي حقیقت نہیں رکھتے - اس کي ایک ھي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دھند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پھولہ ' ناخونہ ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور ہرقسم کا اندھا پن بشرطیکہ آنکھہ پھوٹي نہ ہو ایک ماہ میں رفع ہوکر نظر بحال ہوجاتي ہے - اور آنکھہ بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نہیں رھتي ' قیمت في ماشہ درجہ خاص ۱۰ روپیہ - درجہ اعلی ۴ روپیہ - درجہ اول ۲ روپیہ -

حبوب شباب اور دنیا بھر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب ہیں - ناطاقتي اور پیروجوان کي ہرقسم کي کمزوري بہت جلد رفع کرکے اعلی درجہ کا لطف شباب دکھاتي ہیں - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

ما ان م ش ا ہرقسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحہ میں دور ' اور بدهضمي ' قئے ' اسہال ' منہہ اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اچھلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' گنٹھیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

... ن افروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چہرہ کي چھائیاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت في شیشي ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

تریاق سگ دیوانہ اس کے استعمال سے دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے مریض کے پیشاب کے راستہ مچھر کے برابر دیوانہ کتے کے بچے خارج ہوکر زہر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست ہوجاتا ہے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیہ نمونہ ۳ روپیہ -

طلائے مہاسہ چہرہ کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ - حبوب مہاسہ ان کے استعمال سے چہرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے قیمت في شیشي ایک روپیہ -

اکسیر ہیضہ ہیضہ ایک ایسي ادنے مرض نہیں ہے کہ ہر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتھہ انکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نہیں ہوا کرتي - اسکے ۳ درجہ ہوتے ہیں - ہردرجہ کي علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر ہیضہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نہ ہوں وہ خواہ کیسا ھي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نہ ہو اس مرض کا علاج درستي سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنونمیں ہرسہ قسم کي اکسیر ہیضہ تیار رکھني چاہئے - قیمت ہرسہ شیشي ۳ روپیہ -

پتہ : — مینیجر شفاخانہ نسیم صحت دھلی دروازہ لاھور

کمترین کو پرورد گار جل شانه نے ایسے ملک میں رکھا ہے جہاں مسلمان اسلام کے طریقة اور نام تک سے بیزار هیں ' ایسے لوگوںسے پھر کیا امید هوسکتي ہے ؟ بتوں اور دیویوں کي پرستش کرتے هیں اور جمله رسومات هندوؤں کے علانیه کرتے هیں - اگر انکو منع کیا جاوے که تم مسلمان هوکر ایسا کیوں کرتے هو ؟ تو کہتے هیں که همارے آبا و اجداد ایسا هي کرتے آے هیں - هم ایسا هي کرینگے - هر چند تلقین کي جاتي ہے مگر نہیں سنتے ' اور علانیه رسومات شنیعه میں شریک هوتے هیں - مسلمانوں کي یه حالت دیکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھه نہیں هوسکتا - نام تو اِن مسلمانوں کے ابراهیم ' عبد الرحمان وغیرہ هوتے هیں ' مگر فعل رام لعل وغیرہ کا کرتے هیں - باوجود اس قحط الرجالي کے ایک خریدار کا پیدا کرنا بھي محالات سے تھا - اسي اضطراب اور قلق میں تھا که ایک ٹھیکه دار جو محکمه نہر میں کام کرتا ہے به تقریب ملاحظه نیازمند سے ملاقي هوا ' اور ان سے اخبار الهلال کي خریداري کے واسطے عرض کیا گیا بہت رد و قدح کے بعد اُنهوں نے خریداري اخبار کي منظور کي -

خاکسار غضنفر علي چشتي سب اورسیر خریدار الهلال نمبر ۲۰۸۳

اخبار الهلال کے آخري فیصله کا مضمون اخبار میں پڑھکر میں بہت مضطرب هوا ' اور لگا تار کوشش کررها تھا که بتعداد کافي خریدار فراهم کروں - شکر ہے خداوند کریم کا که مجھے اپني کوشش میں کامیابي هوئي - سردست چار اصحاب خریداري پر آماده هوے هیں -

محمد خلیل الله شریف - تحصیلدار تعلقه نظام آباد - دکن

صدا بصحرا کے جواب میں جو صداے لبیک هندوستان کے هر گوشه سے بلند هوئي ہے ' اوس سے وہ حضرات واقف هیں جنکو اخبار الهلال دیکھنے کا فخر حاصل ہے - اوسکے بقا کي ضرورت کا هر متنفس قائل ہے - چنانچه اس معامله میں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامه فرسائي کي ہے - اس کے بعد مجھه هیچمدان کا اِس بارے میں کچھه لکھنا اپني نا سمجھي کا اظہار کرنا ہے ' اسلیے میں صرف یه دعا کرتا هوں که خداوند کریم اپنے حبیب پاک کے صدقه سے اخبار الهلال کي اشاعت کو آپ کي خواهش سے زیاده ترقي عطا فرماوے که اسکا یگانه وجود مسلمانان هند کیلیے علي الخصوص آیة رحمت سے کم نہیں ہے - اگر خدا نخواسته یه رساله بند هوجاے تو جو زندگي کے آثار اب مسلمانان هند میں پیدا هوچلے هیں ' وہ یکسر نابود هوجائینگے -

میں نے في الحال چار خریدار خاص ضلع نظام آباد میں مہیا کیے هیں اور خدا چاهے تو عنقریب اور خریدار بھي مہیا کیے جائینگے - وي پي روانه کر دیجیے -

خاکسار احمد محي الدین حسین - مددگار ناظم جنگلات
مستقر نظام آباد - خریدار نمبر (۱۸۳۱) -

ایک خریدار حاضر ہے -

نیاز منـــد خریدار نمبر ۳۶۲۰

براہ مہرباني مندرجه ذیل تین صاحبوں کے نام ایک ایک سال کے لیے الهلال جاري فرمائیں -

تابعدار شیخ رحمت الله هیڈ ماسٹر اسکول گل امام

بالفعل ایک خریدار پیش کرتا هوں - مزید کوشش جاري ہے -

محمد شمس الدین - از حیدر آباد دکن

مہرباني فرماکر اخبار الهـــلال میرے چچا صاحب کے نام جاري کر دیجیے -

عبد الحد - چھاوني شاهجہانپور خریدار الهـلال نمبر ۳۱۰۴

مندرجه ذیل دو اصحاب کے نام الهلال جاري کردیں - اور قیمت بذریعه وي - پي - پارسل وصول فرمالیں - اس سے پہلے ایک خریدار بھیج چکا هوں -

خاکسار محمد سعید - اسسٹنٹ انجینیر پشاور

مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام ایک سال کیلیے وي پي الهلال ارسال فرما کر ممنون فرماویں -

محمد یار عفي عنه - خریدار نمبر ۳۸۹۱ از بھاول نگر

الهلال کو پبلک جس عزت کي نظر سے دیکھتي ہے اگر اوسکا اظہار آپ پر نکیا جاے تو یه بھي ایک نوع کي ناشکري ہے - میري زبان و قلم میں طاقت نہیں که جناب کي سچي قومي خدمات کے متعلق کچھه عرض کرسکوں - خداوند تعالے سے دعا ہے که وہ آپکو حوادث زمانه سے مصئون و مامون رکھے اور هماري درمانده قوم کي مساعدت کي مزید توفیق عطا فرماے -
الهلال کے دو پرچے بذریعه وي پي حسب ذیل پته پر روانه فرمائیں -

آپکا خادم

محمد رضا حسین ازکھم میٹه ضلع ورنگل - علاقۂ نظام

نوٹس بنام والدین طلباء مدرسة العلوم علي گڈہ

چونکه طلباء اسکول اور اونکے والدین کو ان دو کالرا کیس کے بارہ میں جو حال میں اسکول میں وقوع میں آے هیں کسیقدر پریشاني ہے - لہذا حسب ذیل اطـــلاع اسکي پریشاني دور کرنیکے واسطے شائع کیجاتي ہے :

(۱) بتاریخ ۴ جون سنه ۱۹۱۴ع سرفراز بورڈنگ هاؤس کے ایک لڑکے کو هیضه هوا ' اور اوسي روز انتقال هوگیا -

(۲) ۹ جون سنه ۱۹۱۴ع کو ممتاز هاوس کا ایک باورچي بیمار پڑا ' اور فوراً اچھا هوگیا -

(۳) سرفراز بورڈنگ هاوس بند کردیا گیا ہے ' اور وهاں کے لڑکے ممتاز بورڈنگ میں منتقل کردیے گئے -

(۴) ممتاز هاوس کا باورچي خانه بند کردیا گیا ' اور لڑکوں کو کالج کے باورچي خانه سے کھانا پکوا کر کھلایا جاتا ہے -

(۵) صرف دو ایسے کیس وقوع میں آے اور اوسکے بعد پھر هر ایک قسم کي احتیاط کیجا رهي ہے ' تاکه کوئي بیماري پھر نہو -

(۶) والدین کو کسي قسم کي پریشاني اپنے لڑکوں کے بارے میں نہونا چاهیے -

(۷) لہذا اُن والدین سے جنہوں نے اپنے لڑکوں کو بلا لیا ہے درخواست کیجاتي ہے که فوراً اونکو روانه اسکول کردیں ' تاکه جو نقصان انکي تعلیم کا هو رها ہے آینده نہو -

قائم مقام هڈ ماسٹر محمڈن کالج اسکول علي گڈہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے' اور قرآن مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکی ہے - دہلی' لکھنؤ' کانپور' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدھا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں' اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل وترکیب

حصہ سویم روزہ' زکوۃ' قربانی' حج' منت' وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق' نکاح' مہر' ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم،حسوان وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں و سیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی کفایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ہوگا' اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیڑھ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دارالعلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان' جسکی بندش اور پاکیزگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۶ - کولوتولہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

اشتہار

میرٹھہ کی مشہور و معروف اصلی قینچی اس پتہ سے ملیگی
جنرل ایجنسی آفس نمبر ۱۵۶ اندر کوٹ شہر میرٹھہ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعرائے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعرائے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتدائے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعرائے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۴۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتدائے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں ہندسی عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) انسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۹) صفحہ - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید علم پریس آگرہ - حجم (۴۴۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

[illegible] عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵و۶ نمبر تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہتسے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شائستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی - تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش و تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو چھانکر " مہیلی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی - مد نظر ہے بلکہ موجودہ ... تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے آتے ہیں جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوری کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اکثر مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچ چکی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پورہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

ہول سیل ایجنٹ و ڈسٹری بیوٹر

ایم - ایس - عبد الغنی لیمیٹڈ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کیجئے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپنی آمدنی میں ترقی کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتناکہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - هرجگهہ - هر مذهب - هرفرقہ اور هرقوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے هیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیواسطے لکھیں - اسکو چھوڑ نہ دیں - اج هی لکھیں - اطمینان شدہ کاریگران هر جگہ .... کیا کہتے هیں ؟ پڑھیے :

جهجر ضلع روهتک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

مینے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون هوں - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابیں حسب هدایت آنجناب ٹهیک بناکر روانہ کرتا هوں - یقین ہے کہ یہ سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریداروںکو همارا حوالہ دیں تو آنکو بھي سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو آپکے خواستگار هیں سکھلا سکتے هیں - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

ج : ز و هیلر ا: : ٭، کمپنی ڈپارٹمنٹ ۵ : ر ۳ - ۲۱۱
۱ : ٭، سی اسٹریٹ - ۲ ١ ٭ ٢

Dept. No. 3.

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا ۔

مدیر

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبی - سیاسی - علمی اور تکنیکی مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائی اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکوں کے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرنچ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
استامبول -- Constantinople

ایک سیاسی مہاتما کے دو نادر عطیے

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوت زائل ہوگئی ہو وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - ملنہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلئے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور تلی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

ہندوستانی دوا خانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزا سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار صفائی ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت ! (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

الہلال کی شش ماہی مجلدات قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے۔

الہلال کی دوسری اور تیسری جلد مکمل موجود ہے جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصلہ کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے جسکو کم استطاعت اشخاص نہ رکھتے ہوں

(منیجر)

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربی ترکی اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبی سیاسی اور ادبی معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ - ہندوستانی اور ترکوں کے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کی سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے ترویج اشاعت میں کوشش کی گئی تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمی کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۂ الجریدہ فی المطبعۃ العثمانیہ چنبرلی طاش نمبر صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

اڈیٹر الہلال کی رائے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۹۱])

میں ہمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئی تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کی - چنانچہ دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انہوں نے دی ہیں ' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہرطرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یورپین کارخانوں سے مستغنی کر دیتی ہے ۔ مزید برآں مقابلۃً قیمت میں بھی ارزاں ہیں ' کام بھی جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئی سنہ ۱۹۱۴ء]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر حسب قاعدہ و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل بھی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک - عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے ' ناک چوڑی خوبصورت حلقہ اور شلخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجرین عینک و گھڑی - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ